UNIVERSAL
LIBRARY
OU_226508
UNIVERSAL
LIBRARY

متلا شنا ناز فرما قرآ بعبر زبا ور وا فزائ طبق بنا
لآلی لی ی ل سی ن بی ن لق ی

کو ہ بین بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن با ترجمہ تحت لفظی اردو وصاف سلیس زبان با فوائد و عوائد روایات صحیحہ کارآمد واعظان نامی

تفسیر حقانی

جلد دوم مسمی بہ

تفسیر حقانی

جسکو بجانب مطبع نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب نے ترجمہ فرمایا اور اکسیر ہدایت ترجمہ کیمیائے سعادت بلفین صاحب علم کا

صفا انطبا ناگرا تا با و متجلی ہوا
ضیای ی ع مطبع می می ہیتی ل سی بن ن نو کشور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ کہا خضر علیہ السلام نے کہ کیا نہیں کہا تھا میں نے تجھسے اول مصاحبت میں
کہ تو لَنْ تَسْتَطِيْعَ قوت نہیں رکھتا اور نہ سکیگا تو مَعِيَ میرے ساتھ اور میرے کام دیکھکر صَبْرًا ہم صبر کرنا قَالَ کہا
موسیٰ علیہ السلام نے کہ اِنْ سَاَلْتُكَ اگر پوچھوں میں تجھسے عَنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو صادر ہو ان برے کاموں کے مثل
بَعْدَهَا بعد اس کی بار کے فَلَا تُصٰحِبْنِيْ تو نہ ساتھ رکھنا تو مجھے قَدْ بَلَغْتَ تحقیق کہ پہونچ گیا تو مِنْ لَّدُنِّيْ
عُذْرًا میری طرف سے عذر کو یعنی جب تین بار میں تیری مخالفت کرچکوں تو بیشک میرا ساتھ چھوڑ دینے میں تو معذور ہے
حدیث شریف میں آیا ہے کہ خدا رحمت کرے میرے بھائی موسیٰ کو کہ شرم کی راہ سے انھوں نے کہا فَاِنْ صَاحِبْتُكَ اگر صبر کرتے
اور اپنے ساتھی کے ساتھ دیر تک رہتے تو بہت عجیب عجیب چیزیں دیکھتے فَانْطَلَقَا تو پھر آگے بڑھے اور چلے حَتّٰٓى
اِذَآ اَتَيَآ یہانتک کہ جب آئے اَهْلَ قَرْيَةٍ ایک گاؤں والوں کے پاس کہ وہ گاؤں انطاکیہ یا ابصہ کا ایلیا یا ارمنیہ کا جزائر
یا روم کا برقہ یا فلسطین کی زمین پر اور اوس گاؤں کے لوگوں کا حال یہ تھا کہ جب شام ہوتی دروازے بند کر لیتے اور کسیکے
واسطے نہ کھولتے مغرب کی نماز کا وقت تھا کہ حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام اوس گاؤں پر پہونچے اور چاہا کہ گاؤں میں
داخل ہوں کسینے دروازہ نہ کھولا اِسْتَطْعَمَآ کھانا مانگا دونوں نے اَهْلَهَا اوس گاؤں والوں سے اور یہ بات کہی کہ یہاں ہم
مسافر آئے ہیں اور بھوکے بھی ہیں اگر ہمیں گاؤں میں نہیں آنے دیتے تو کھانا ہی ہمارے واسطے بھیجدو فَاَبَوْا پس انکار کیا اوس
گاؤں والوں نے اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا اس بات سے کہ اونکی ضیافت کریں رات بھر گاؤں کے باہر بھوکے پڑے رہے صبح کو
آگے کل راہ کی فَوَجَدَا پھر پائی اون دونوں نے فِيْهَا اوس گاؤں کے قریب جِدَارًا دیوار ایک طرف جھکی ہوئی يُّرِيْدُ

لآلی تلالی ثنا نازل فرما قرآں بی زبا ورونق افزا طبق سا

در تبیین بیان یعنی ترجمہ تفسیر قرآن باترجمہ قلت لفظی اُردو صاف سلیس زبان بافوائد وعوائد روایات صحیحہ کارآمد عام فہم

ترجمہ اردو تفسیر حسینی

جلد دوم مسمی بہ

تفسیر فتاحی

کو بجناب مطبع نہایت عمدگی کے ساتھ فخر العلماء مولوی فخر الدین صاحب نے مرتب فرمایا اور کیسہ طبع پر بہ کیمیای سعادت مطبعی میں صاف ہوا

ضیا صفا عطا مطبع نما گرامی منشی نول کشور تا بان و مستجلی ہوا

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا زخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست علحدہ ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے تین صفحے جو ساد سے ہین انمین بعض کتب تفسیر حدیث وفقہ حنفیہ اردو و فارسی و عربی کی درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا رخانہ سے فہرد الوان کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب تفسیر اردو

زاد الآخرت - چار جلد مین منظوم تمنوی حامل المتن کامل تفسیر قرآن شریف کی -

تفسیر سورۂ فاتحہ - منظوم -

تفسیر سورہ یوسف - منظوم - سہ سطری

ایضاً - چہار سطری -

ہفت سورہ - مترجم وظائف و تلاوت - مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۸۶ھ

کتب تفسیر فارسی

تفسیر حسینی - یہ کتاب قرآن مجید کی تفسیر مین ملا حسین واعظ سے نہایت مشہور ہی بہت خوشخط

ایضاً - ر کاغذ گلابی

ایضاً حسب مراتب بالا کاغذ خانی

تفسیر بحر مواج - سات پارۂ اولین قرآن کی تفسیر از مولوی شہاب الدین -

کتب تفسیر عربی

تفسیر عرائس البیان مع تفسیر کبیر - یہ تفسیر عرائس البیان فی حقایق القرآن مشہور بہ تفسیر روزبہان مع تفسیر محی الدین ابن عربی حاشیہ پر بالاستیعاب چھپی ہی تفسیر عرائس مین نکات تصوف کا بثبوت آیات قرانی سے ہی یہ نادر الوجود تفسیر مصنفہ حضرت الی محمد روزبہان بہت صحیح و خوشخط آیات قرآنی ہر جگہ بقلم ممتاز ہین دو جلد ہین -

(۱) جلد اول تفسیر از عالم سے تا پارہ پانزدہم ۱۵ سورہ بنی اسرائیل -

(۲) جلد دوم - تفسیر پندرہ پارۂ آخری قرآن کی سورۂ کہف سے تا تمامی -

تفسیر سراج المنیر - یہ تفسیر قرآن مجید کی نہایت مستند ہی چار جلد مین بقطع چہارہ بمصر سے مصنفہ شمس الدین محمد خطیب -

تفسیر جلالین - مسمی بہ تفسیر عضدی تصنیف مولوی تراب علی مرحوم -

خلاصۃ الکشاف - معروف بہ اعراب القرآن مع رسالہ -

درر النظیم - از قاضی ابوالحسن صاحب در باب آیات سورہا سے قرآن شریف -

کتب حدیث اردو

تحفۃ الاحیار - ترجمہ شارق الانوار -

مظاہر حق - ترجمہ مشکوۃ شریف علم حدیث مین چار جلد کاغذ سفید و گلابی -

بہار خلد - شرح منظوم شمائل ترمذی مسمی بہ بہار خلد مولفہ مولوی محمد کاظم مطبوعہ مطبع ثمر ہند -

کتب حدیث فارسی

اشعۃ اللمعات - ترجمہ فارسی مشکوۃ از شاہ شیخ عبد الحق دہلوی چار جلد -

کتب حدیث عربی

جامع ترمذی - متن علم حدیث مین داخل صحاح یہ کتاب مستند علماے محدثین معروف و مشہور ہی کل احادیث اس کتاب شریف کی اسانید صحیح سے ہین بصحت علماے فرنگی محل صحت تمام و خوشخطی سے مطبع ہذا مین طبع ہوئی ہی -

قدر دانان اہل علم سے امید ہی کہ قدر جان سے اسکی خریداری فرماوین -

مجموعہ حصن حصین - وظائف احادیث مع ترجمہ حرز ثمین و حرز مبین عربی و فارسی از مولوی شمس الدین محمد حرزی و علی قاری و فخر الدین علماء حدیث مین بہت مستند اور معتمد اول ہی

تفسیر الوصول الی جامع الاصول من سنن البدامی مصنفہ مولوی عبد العلی صاحب -

قسطلانی - مسمی بارشاد الساری شرح صحیح بخاری تصنیف مولانا شہاب الدین احمد خطیب قسطلانی دس جلد مین طبع ہوئی ہی - یہ کتاب بھی مستند علماء حدیث باسناد صحیحہ ہی خوشخطی و وضاحت مین عمدہ کتاب ہی اہل علم و دولتمندون کے واسطے ایک ہی کافی ہی زیادہ طوالت کی ضرورت نہین -

دلائل الخیرات - مترجم فارسی کامل مع شرح مزرع الخیرات -

ماثبت بالسنۃ - احوال شہور سنین از روے احادیث مصنفہ شاہ عبد الحق دہلوی -

عناصر الخیرات - با ترجمہ اردو محبوبہ عند درود بلفظ مولوی ناصر علی غیاثپوری -

کتب فقہ حنفیہ اردو

راہ نجات - مسائل صوم و صلوات -

مفتاح الجنۃ - از مولوی کرامت علی صاحب

ایضاً - مطبع بمبئی -

حقیقۃ الصلوات - نماز و روزہ کی فضیلت

دُر مختار - اردو فتاوی فقہ مترجم مولوی خرم علی مرحوم و مولوی محمد احسن صاحب -

ایضاً - کاغذ گلابی -

کشف الحاجات - یعنے بالا بندہ اردو مسائل حنفی مین -

شرع محمدی - عقائد اہل تسنن نماز و روزہ مولفہ محمد خان قندھاری -

چاہتی تھی دیوار اَنْ یَّنْقَضَّ یہ کہ گر پڑے اور جڑ سے جاتی رہے دیوار کا ارادہ مجازی یعنی دیوار گر پڑنے کے قریب تھی فَاَقَامَهٗ تو حضرت خضر نے اوسے سیدھا کر دیا اسطرح کہ اوسکی جڑ گارے اور پتھر سے مضبوط کر دی قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اس گاؤں والوں نے نہ ہمین جگہ دی نہ کھانا بھیجا پھر تمنے اونکی دیوار کیون بنا دی لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ اگر چاہتا تو تو البتہ لیتا تو عَلَيْهِ یہ دیوار بنا دینے پر اَجْرًا ○ مزدوری قَالَ هٰذَا کہا خضر علیہ السلام نے کہ یہی ہے فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ جدائی میرے تیرے درمیان یعنی تمنے کہدیا تھا کہ اگر تیسری بار مین کچھ تمسے پوچھون تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا تو اب جدائی کا وقت آگیا سَاُنَبِّئُكَ قریب ہے کہ آگاہ کردون مین تجھے بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْطِعْ اوسکے معنی ہے کہ نہ سکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا ○ جسپر صبر کرنا اور ظاہر دیکھکر اوس کام کو تو نے برا جانا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ مگر کشتی تو تھی لِمَسٰكِيْنَ محتاجون کے واسطے کہ وہ دس بھائی تھے پانچ بیمار بیکار اور پانچ ملاح کہ معاش پیدا کرنے کو يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ کام کرتے تھے دریا مین فَاَرَدْتُّ تو چاہا مین نے خدا کے حکم سے اَنْ اَعِيْبَهَا یہ کہ چھید کر کے عیبدار کر دون اوسے وَكَانَ اور حال ہے کہ ہے وَرَآءَهُمْ آگے اونکی راہ مین مَلِكٌ ایک بادشاہ کہ اوسے جلندبن کر کر کہتے ہین يَّاْخُذُ کر لیتا ہے كُلَّ سَفِيْنَةٍ ہر کشتی جو ثابت ہوتی ہے غَصْبًا ○ غصب یعنی کشتیبانون سے چھین لیتا ہے تو مین نے اوس کشتی کو عیبدار کر دیا تاکہ وہ بادشاہ غصب نہ کرے اور محتاج لوگ بالکل محروم نہ رہ جائین بیت گر خضر در بحر کشتی را شکست ہ صد درستی در شکست خضر ہست ہ وَاَمَّا الْغُلٰمُ اور لڑکا کہ قتل فَكَانَ اَبَوٰهُ تو تھے اوسکے ماں باپ مُؤْمِنَيْنِ ایماندار فَخَشِيْنَآ تو جانا ہمنے یا ڈرے ہم اَنْ يُّرْهِقَهُمَا یہ کہ پہونچائیگا وہ لڑکا اون دونون کو طُغْيَانًا وَّكُفْرًا ○ بیباکی اور کفران نعمت یعنی شاید شفقت مادری و پدری کی وجہ سے وہ دونون اوس لڑکے سے فسق اور زیادتی مین سازش کر لین اور یہ سازش اون دونون ایمانداروں کے کفران اور طغیان کا باعث ہو جائے فَاَرَدْنَآ تو چاہا ہمنے اَنْ يُّبْدِلَهُمَا یہ کہ بدل دے رَبُّهُمَا رب اون دونون کا خَيْرًا مِّنْهُ فرزند بہتر اوس سے زَكٰوةً طہارت اور پاکیزگی کی راہ سے یعنی گناہ کے لوث اور برے اخلاق کے شائبہ سے پاک ہو وَّاَقْرَبَ رُحْمًا ○ اور بہت قریب ہو رحم اور مہربانی کرنے اپنے ماں باپ پر لکھا ہے کہ اوس لڑکے کے بدلے حق تعالیٰ نے اوسکے ماں باپ کو ایک لڑکی عطا کی اور ایک پیغمبر علیہ السلام نے اوس لڑکی کے ساتھ نکاح کیا اور ستر پیغمبر اوس لڑکی کی نسل مین پیدا ہوئے نظم آن پسر اکش خضر ببرید حلق پیر آزاد در دنیا بدعام خلق ہ آنکہ جان نجشد اگر بکشد رواست ہ نائب حق است او دست او دست خداست ہ بس عدا و تہا کہ آن یاری بود ہ بس خرابیہا کہ معماری بود ہ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ اور مگر دیوار تو ہے لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ دو لڑکون یتیم کے واسطے کہ اونکا نام احرم اور حریم ہے اور وہ ہین فِي الْمَدِيْنَةِ شہر مین اس سے وہی قریہ مراد ہے جسکا ذکر ہوا وَكَانَ تَحْتَهٗ اور ہے دیوار کے نیچے كَنْزٌ لَّهُمَا خزانہ اونکے واسطے اگر دیوار گر پڑتی تو خزانہ کھل جاتا اور لوگ اوٹھا لیجاتے وَكَانَ اَبُوْهُمَا اور تھا اونکا باپ صَالِحًا مرد صالح اور اوسکا نام کاشح تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ اون

لڑکون اور جرسالے کے درمیان مین سات پشتین تھین تو حق تعالی نے اوس صالح کی صلاح کی برکت سے سات پشتون کے بعد اوسکے
پوتون کے واسطے خزانہ کی حفاظت فرمائی فَاَرَادَ رَبُّكَ تو چاہا تیرے رب نے اَنْ يَّبْلُغَآ کہ پہونچ جائین وہ دونون اَشُدَّهُمَا
اپنی قوت اور کمال جوانی کو وَيَسْتَخْرِجَا اور نکال لین كَنْزَهُمَا اپنا خزانہ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تیرے رب کی
طرف سے وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِيْ اور نہین کیا مین نے جو کچھ تو نے دیکھا اپنی طرف سے بلکہ خدا کے حکم سے مین نے کیا ہے
اسواسطے کہ اوسی نے چاہا کہ خزانہ مستحقون کو پہونچے لکھا ہے کہ وہ خزانہ سونے چاندی سے بھرا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ تین
علمی کتابین تھین اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ اوسمین زمرد کی ایک تختی تھی اور اوسپر لکھا ہوا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم جو شخص
ایمان رکھتا ہے مجھے اوس سے تعجب ہے کہ خدا کے حکم اور تقدیر سے کیونکر غافل ہوتا ہے اور جو خدا کی رزاقی کا ایمان لایا اوس سے تعجب
کرتا ہون کہ اپنے کو کیون تکلیف اور محنت مین ڈالتا ہے اور جو موت کی تصدیق کرتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ غم خوشی مین کیونکر بسر
کرتا ہے اور جو قیامت کے دن حساب ہونے کا ایمان رکھتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ کیونکر غفلت کرتا ہے اور جو دنیا کے دل و دنیا سے
تغیر اور دنیا داروں کے حالات کے انقلاب کو جانتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ دل دنیا سے کیون لگاتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
ذٰلِكَ تَاْوِيْلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ حقیقت اوسکی کہ نہ سکا تو عَّلَيْهِ صَبْرًا اوسپر صبر کرنا لکھا ہے کہ حضرت موسی
اور خضر علیہما السلام نے باہم ایک دوسرے کو رخصت کیا اور ہر ایک نے اپنے مکان کی راہ لی محققون نے اس قصہ مین
بہت نکتے اور بھید لکھے ہین خصوصا صاحب بحر الحقائق نے یہ قصہ مرید صادق کے آداب اور مرشد محقق کے اشفاق کے
بیان مین عبارت خوب اور تقریر مرغوب کے ساتھ لکھا ہے اور بعض نکات اور اسرار جو ابو النفیس مین مل سکتے ہین وَيَسْـَٔلُوْنَكَ
اور پوچھتے ہین تجھسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرک آنجنابؐ یا یہود کے کہنے سے عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ذوالقرنین کا
حال کہ وہ مشرق سے مغرب تک کا بادشاہ تھا اور اسی جہت سے اوسے ذوالقرنین کہتے ہین کہ وہ مشرق اور مغرب کے
کنارے پھر اہی یا اوسکے زمانے مین لوگون کے دو قرن گذرے یا اوسکے تاج مین دو شاخین تھین یا تھا اور رکاب دونون سے
حربہ کرتا تھا یا کریم الطرفین تھا یا علم ظاہر اور علم باطن دونون اوسے حاصل تھے یا دو گیسو گندھے ہوئے سر کے دونون طرف رکھتا تھا
اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ یہ سکندر رومی ہے اور اسکی نبوت مین اختلاف ہے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَاَتْلُوْا
عَلَيْكُمْ قریب ہے کہ پڑھون مین تمپر مِّنْهُ ذِكْرًا اوس سے ایک خبر اور بیان اِنَّا مَكَّنَّا بیشک ہم نے کیا تمکن یعنی
قدرت اور زور دیا ہمنے لَهٗ اوسکے واسطے غلبہ کے سبب سے فِي الْاَرْضِ زمین مین وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہمنے اوسے
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز سے جسکی خلق محتاج تھی یا جو چیز ملک فتح کرنے اور دشمنون سے مقابلہ کرنے مین بادشاہون کے کام
آتی ہے یا جو چیز وہ ہمسے چاہتا تھا اوسکے واسطے ہمنے اوسے دی سَبَبًا ایک سبب سے کہ اوس سبب سے وہ چیز اوسے میسر
ہو جاتی تھی لکھا ہے کہ نور اور ظلمت کو حق تعالی نے اوسکا مسخر کر دیا تھا اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ ابر کو حق تعالی نے ذوالقرنین کا
فرمانبردار کر دیا تھا یہانتک کہ ابر پر سوار ہو کر جہان چاہتا جاتا جسدن روم سے نکلکر مصر کو فتح کیا اور حبشیون سے لڑکر اونپر غالب ہوا

ع ۱۲

اور مغرب کا قصد کیا فَاَتْبَعَ سَبَبًا تو پیچھے چلا ایک سبب کے کہ مغرب مین پہونچ سکے اور اوس سبب سے وسیلہ ڈھونڈھتا جاتا تھا
حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَغْرِبَ الشَّمْسِ آفتاب غروب ہونے کی جگہ یعنی مغرب کی آبادی کی حد پر
وَجَدَهَا تَغْرُبُ پایا اوسے یعنی آفتاب کو دیکھتے دیکھتے ڈوبتا ہی فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ چشمے مین گندلے پانی کے
جسمین مٹی ملی ہوئی تھی اور بکر نے حَمِیَۃٍ پڑھا ہی یعنی گرم پانی کے چشمے مین وَوَجَدَ عِنْدَهَا اور پایا اوس چشمے کے پاس
دریاے محیط غربی کے کنارے قَوْمًا ایک گروہ کہ اوسے ناسک کہتے ہین اور وہ ایک گروہ بت پرست تھا اونکی آنکھین سبز
بال لال بدن قوی اور مہیب جانورون کی کھال پہنتے وحشی اور آبی جانورون کا گوشت کھاتے قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ
کہا ہمنے کہ ای ذوالقرنین اگر وہ نبی تھے تو یہ ندا وحی کے طور پر تھی اور اگر نبی نہ تھے تو الہام کے طور پر یا اونکے زمانہ کے پیغمبر کی زبانی
بہر تقدیر حق تعالی نے فرمایا کہ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ یا یہ کہ عذاب کریگا تو اس قوم کو یعنی اگر ایمان نہ لائین تو تو قتل کر ڈالیگا وَاِمَّاۤ
اَنْ تَتَّخِذَ اور یا یہ کہ اختیار کریگا تو فِیْهِمْ اونکے باب مین حُسْنًا ○ بھلائی کو اگر وہ ایمان لائے قَالَ کہا
ذوالقرنین نے کہ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی ظلم کرے یعنی اپنے کفر پر مصر رہے فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ تو قریب ہی کہ عذاب
کرین ہم یعنی مین اور جو لوگ میرے ساتھ ہین اوسے قتل کر ڈالین اور یہ دنیا کا عذاب ہی ثُمَّ یُرَدُّ پھر پھیرا جائے اِلٰى رَبِّهٖ
اپنے رب کی جزا کی طرف قیامت کے روز فَیُعَذِّبُهٗ پھر عذاب کریگا اللہ اوسکو عَذَابًا نُّكْرًا ○ عذاب سخت اور بد کہ اوسکے
مثل عہد کیا گیا نہوگا وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ اور جو کوئی ایمان لایا وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک یعنی ایمان کے موافق فَلَهٗ تو
اوسکے واسطے ہی دونون جہان مین جَزَآءَ الْحُسْنٰى جزا اچھی وَسَنَقُوْلُ لَهٗ اور قریب ہی کہ کہینگے ہم اوسے مِنْ اَمْرِنَا
اپنے حکم سے یعنی جچھ ہم حکم کرتے ہین اوسمین سے یُسْرًا ○ کام آسان اوسکی طاقت کے موافق لکھا ہی کہ ذوالقرنین نے ظلمت یعنی تاریکی کا
لشکر قوم ناسک پر متعین کیا یہانتک کہ وہ لشکر اوس قوم کی آنکھون اور کانون مین گھس گیا اور وہ قوم پناہ مانگ کر اوسکا ایمان لائی ثُمَّ
اَتْبَعَ سَبَبًا ○ پھر دوبارہ پیچھا کیا ایسے سبب کا کہ اوسکے توسل سے مشرق کو پہونچ سکے اور قوم ناسک کو اپنے ساتھ لیکر نور کا لشکر آگے
روانہ کیا اور تاریکی کا لشکر پیچھے رکھا اور دکھن کی طرف متوجہ ہوکر قوم ہاویل کو جو قطر ایمن مین تھی مسخر کیا اور پھر جسطرح قصہ ناسک مین مذکور
ہوا اوسی طرح مشرق کی طرف توجہ کی حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ یہانتک کہ جب پہونچا مَطْلِعَ الشَّمْسِ آفتاب نکلنے کی جگہ پر یعنی اوس
مقام پر جہانسے مشرق کی طرف آبادی شروع ہی تو وَجَدَهَا پایا آفتاب کو کہ ہر صبح تَطْلُعُ نکلتا ہی اور اوسکی شعاع پڑتی ہی
عَلٰى قَوْمٍ ایسی قوم پر کہ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ نہین پیدا کیا تھا ہمنے اونکے واسطے مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ○ یعنی آفتاب کے سوا
طلوع کے وقت کوئی پوشش لباس دنیا مین سے جو آفتاب اور ان لوگون کے درمیان مین آڑ اور حجاب ہوا سواسطے کہ اونکے پاس
پوشش بھی نہ تھی اور اونکی زمین اسقدر نرم تھی کہ اوسپر پرندا پر مار سکتا اور کسی طرح کی آڑ ٹھہر نہ سکتی تھی جب آفتاب نکلتا تو وہ لوگ تہخانون مین
چلے جاتے یہانتک کہ آفتاب بلند ہوتے ہوتے ڈھل جاتا تو وہ لوگ زمین کے نیچے سے نکلتے اور مچھلیان پکڑکر آفتاب سے
بھون کے کھاتے اور یہ قوم منسک تھی كَذٰلِكَ اونکے ساتھ بھی سکندر نے ویسا ہی کیا جیسا کہ مغرب والون کے ساتھ کیا تھا

یا اوسی طرح سبب کی اتباع کی اور بائین قطر کی طرف چلا ایک قوم مین پہونچا کہ اونکو تاویل کہتے تھے اور اُنکے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جو قوم
ہاویل کے ساتھ کیا تھا وَقَدْ اَحَطْنَا اور بیشک ہمنے گھیر رکھا بِمَا لَدَيْهِ اوس چیز کو جو اوسکے پاس تھی خُبْرًا ○ آگاہی کی
رو سے یعنی جو لشکر اور لڑائی کے ہتھیار اور ملک گیری کے اسباب اوسکے پاس جمع تھے اون سب کو ہم گھیرے ہوئے تھے اور جانتے
تھے ثُمَّ پھر اسکندر اَتْبَعَ پیچھے داخل ہوا سَبَبًا ○ ایک راہ مین کہ مشرق سے اُتر کی طرف تھی حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ یہانتک
کہ جب پہونچا زمین ترک کی تمامی پر بَيْنَ السَّدَّيْنِ دو پہاڑون کے بیچ مین جنکی پشت پر یاجوج ماجوج کی زمین ہی وَجَدَ
مِنْ دُوْنِهِمَا تو پایا اون دونون پہاڑون کے سامنے قَوْمًا ایک گروہ کو عجیب غریب شکلون اور صورتون پر لَّا
يَكَادُوْنَ نہ نزدیک تھے کم فہمی کی وجہ سے کہ يَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ○ سمجھین کوئی بات اور سکندر کے لشکر مین سے بھی
کوئی اونکی بات نہ سمجھتا تھا قَالُوْا یذا القرنین وہ بولے یعنی جو اونکی باتون کا ترجمہ کرتا تھا وہ بولا کہ اے ذوالقرنین اِنَّ
يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ بیشک یاجوج ماجوج کی قوم مُفْسِدُوْنَ تباہی ڈالنے والے ہین فِى الْاَرْضِ ہمارے مین
کہ جب ان دونون پہاڑون سے نکلتے ہین ہری گھاس کی قسم سے جو پاتے ہین کھا جاتے ہین اور جو خشک چیز ہوتی ہی اپنے ساتھ
لیجاتے ہین اور ہم سب کے چارپایون کو مار کر کھا لیتے ہین اور اگر چارپائے نہین پاتے ہین تو اونکے عوض آدمیون کو کھا جاتے
ہین اور یافث بن نوح کی اولاد مین یہ یاجوج ماجوج دو قبیلے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام کو احتلام ہوا اور
اونکی منی خاک مین ملی تو اونکو اس بات سے رنج ہوا حق تعالیٰ نے اونکی خاک آلودہ منی سے یہ دو قومین پیدا کردین اور جو لوگ کہتے ہین کہ
انبیا علیہم السلام کو احتلام نہین ہوتا اونکے نزدیک یہ قول ضعیف ہی اور اس قوم کے لوگون کی شکلون اور صورتون مین اختلاف ہی حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ اونمین سے بعضون کے قد بالشت بالشت بھر کے ہین اور بعضون کے قد بہت لمبے لمبے اور حدیث مین ہی
کہ اونمین سے ایک قسم کے لوگ درخت ازر کے مثل ہین اور ولایت شام مین یہ ایک درخت ہوتا ہی ایک سو بیس گز کا لمبا اور بعضون کا
عرض وطول برابر ہی اور ایک قسم کے لوگ ایسے ہین کہ ایک کان کا اوڑھنا ایک کا بچھونا کرتے ہین انھی لوگون کی کیفیت مین کہا ہی نظم
بہ کوتاہ چشمی سگ جیفہ جوی ✤ بہ گوش دراز از خران برده گوی ✤ نہ شرمے و نہ بیشے دلنوازی ✤ دران چشم کوتاہ و گوش دراز ✤ بہنگام خفتن
بخسپند سیر ✤ یکے گوش بالا و دیگر بزیر ✤ شکن بر شکن چین ابروے شان ✤ کشان کشان تا زیر زانوے شان ✤ برون آمدہ اشک شان
چون گراز ✤ شکم پہن و پا خرد و گردن دراز ✤ چو بوزینگان آمدہ در وجود ✤ مزہ زرد و رخ سرخ و دیدہ کبود ✤ ندارند جز خواب و خورہیچ کار ✤
نمیرد یکے تا نہ زاید ہزار ✤ غرضکہ اوس گروہ نے سکندر سے یہ بات کہی کہ ہم اس قوم سے تنگ آگئے ہین فَهَلْ نَجْعَلُ تو کیا کرین ہم
یعنی مقرر کردین ہم لَكَ تیرے واسطے اور اپنے مالون مین سے ہم نکالین خَرْجًا خرچ عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ اس شرط پر
کہ کردے تو بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ہمارے اور اونکے درمیان سَدًّا ○ آڑ جو اونھین باہر نکلنے سے روکے قَالَ کہا
سکندر نے کہ مَا مَكَّنِّىْ فِيْهِ جو کچھ دسترس دیا ہی مجھے اوسمین رَبِّىْ میرے رب نے خَيْرٌ بہتر ہی اوس سے جو تم
مجھے دینا چاہتے ہو فَاَعِيْنُوْنِىْ تو میری مدد کرو بِقُوَّةٍ قوت سے یعنی قوی لوگون سے یا ایسی چیز سے جسکے

سبب سے اس کام مین تھے تو تم سے اَجْعَلْ تاکہ کرون بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ تمہارے اور اونکے درمیان رَدْمًا
آڑ سخت کہ اوسمین سے بعض بعض پر مرکب ہو اٰتُوْنِيْ لاؤ میرے واسطے زُبَرَ الْحَدِيْدِ ٹکڑے لوہے کے لکھا ہو کہ
سکندر کے حکم سے لوہے کی اینٹین بنائی گئین بِيْتُ بہ فارغ دلی جا بجا تن زدند ہمہ روز و شب خشت آہن زدند
جب اینٹین بن چکین تو حکم کیا کہ دو پہاڑون کے درمیان کہ چار ہزار قدم کا فاصلہ ہے اوسمین پیٹھے گز چوڑی نیو کھودو چنانچہ اتنی گہری
نیو کھدی کہ پانی نکل آیا پھر زمین کی تہ مین پانی پر پتھر کی چٹان رکھی اور اوسپر لوہے کی اینٹین بچھاوین حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى
یہانتک کہ جب برابر ہو گیا یعنی کھرنجا بنگیا بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ درمیان دونون پہاڑون کے تو سکندر کے حکم سے جلانے کی
بہت سی لکڑیان اوسپر جما کر پھونکنے اور دھونکنے کی راہین ادھر اودھر بنائین اور قَالَ انْفُخُوْا کہا سکندر نے اپنے کارگزارون
کہ پھونکو لوہے کی اینٹون مین حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ یہانتک کہ جب کر دیا اون لوہے کی اینٹون کو نَارًا آگ کے مثل قَالَ
اٰتُوْنِيْٓ کہا کہ لاؤ اُفْرِغْ عَلَيْهِ تاکہ ڈالدون مین اس گرم لوہے پر قِطْرًا تانبا گلا ہوا فرد بہروی نوشتہ اند کہ
برروے حل کردہ میر نجیتند اور اسی طرح ڈیڑھ سو گز اونچی ایک دیوار پہاڑ کے مثل چکنی برابر ایک ڈال بن گئی فَمَا اسْطَاعُوْٓا
پھر نہ سکے یاجوج ماجوج اَنْ يَّظْهَرُوْهُ یہ کہ چڑھین اوس سد پر اوسکی بلندی اور چکنے پن سے وَمَا اسْتَطَاعُوْا اور نہ سکے
لَهٗ نَقْبًا اوسمین سوراخ کرنا اوسکی سختی کے سبب سے قَالَ کہا ذوالقرنین نے وہ دیوار بنانے کے بعد کہ هٰذَا یہ سد
اور اوسے پورا کرنے کی قدرت رَحْمَةٌ رحمت ہے مِّنْ رَّبِّيْ میرے رب کی طرف سے اون لوگون پر جو یاجوج ماجوج کے
فتنہ سے ڈرتے تھے فَاِذَا جَآءَ پھر جب آئیگا وَعْدُ رَبِّيْ وعدہ میرے رب کا یاجوج ماجوج کے نکلنے کی بابت تو جَعَلَهٗ
کردیگا اس سد کو دَكَّآءَ زمین برابر یعنی حق تعالیٰ اوس سد کو یاجوج ماجوج کی راہ مین سے اوٹھالیگا وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ
اور ہی وعدہ میرے رب کا حَقًّا صحیح اور درست سد کے ادھر سے یاجوج ماجوج کے گروہ کا نکلنا قیامت کی نشانیون
مین سے ایک نشانی ہے اور سورہ انبیا کے آخر مین انشاء اللہ تعالیٰ اوسکا ذکر آئیگا وَتَرَكْنَا اور چھوڑا ہوگا ہنے بَعْضَهُمْ
بعض کو گروہ یاجوج ماجوج مین سے يَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی جسدن وہ نکلینگے کہ ازدحام کرکے يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ
اضطراب کرینگے اور داخل ہونگے بعض اورین اور بعضون نے کہا ہے کہ قیامت کے دن تحیر اور اضطراب کی وجہ سے آدمی اور جنات
باہم مجلینگے وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور مین قیامت قائم ہونے کے واسطے فَجَمَعْنٰهُمْ پھر جمع کرینگے ہم
تمام خلق کو جَمْعًا جمع کرنا حساب اور جزا کے واسطے میدان حشر مین وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ اور ظاہر کردینگے ہم جہنم کو يَوْمَئِذٍ
اوسدن لِّلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے عَرْضًا ظاہر کرنا اور کافرون پر قبل دخول دوزخ دوزخ کو ظاہر کرنا ڈرانے اور ہول دلانے کے
واسطے ہوگا اَلَّذِيْنَ وہ کافر جو غفلت کی زیادتی کے سبب سے كَانَتْ ہین اَعْيُنُهُمْ آنکھین اونکے دل کی فِيْ غِطَآءٍ
پردے مین عَنْ ذِكْرِيْ میری یاد سے یعنی وہ آیتین مشاہدہ کرنے سے جنکے سبب سے ایمان والون کے نزدیک توحید اور تعظیم کے
ساتھ مین یاد کیا جاتا ہون وَكَانُوْا اور ہین کافر حق بات نہ سننے کے سبب سے لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہین سکتے ہین سَمْعًا

ع ۱۱ ۱۹

سننا میرے کلام کا مگر یا حجاب سمع کے سبب سے قرآن سننے سے اوپر پردہ پڑا رہتا ہی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی اذا قرأت القرآن جعلنا بینک وبین الذین لا یؤمنون بالآخرۃ حجابا مستورا نظم چون تو قرآن خوانی ای صدر امم ۔ گوش شان را پردہ سازم از ہمم ۔ چشم شان را تیرہ سازم چشم بند ۔ تا نہ بینند و کلامت نشنوند ۔ أفحسب الذین کفروا کیا گمان کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے کفر کیا أن یتخذوا عبادی یہ کہ بنالین میرے بندون کو کہ عیسی اور عزیر اور ملائکہ علیہم السلام ہین من دونی میرے سوا أولیاء دوست یعنی معبود خلاصہ کلام یہ ہی کہ کافرون نے جو میرے بندون کو خدا ٹھہرایا کیا وہ جانتے ہین کہ وہ بندے انھین نفع پہونچائینگے یہ استفہام انکار کے معنی مین ہی یعنی ایک گروہ کو جو انھون نے خدا بنایا اس سے انھین کچھ فائدہ نہوگا انا أعتدنا جہنم بیشک ہمنے تیار کیا ہی دوزخ کو للکافرین کافرون کے واسطے نزلا ○ اوترنے اور پھرنے کی جگہ یا حاضر جو جلدی مین مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اس معنی مین اس بات پر تنبیہ ہی کہ کافرون پر ایسے عذاب ہونگے کہ اونکے سامنے دوزخ حقیر چیز ہوگی قل ہل ننبئکم کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا خبر دون مین تمکو بالأخسرین أعمالا ○ بڑا نقصان پانے والے لوگون کے اعمال کی رو سے الذین ضل جو لوگ کہ گم ہوا اور ضایع گیا سعیہم اونکا دوڑنا ظاہر مین نیک کامون کی طرف فی الحیوۃ الدنیا دنیا کی زندگی مین جیسے یہود و نصارا کے عابد زاہد لوگ کہ اکثر اپنے اپنے معبد مین روزہ نماز کرتے تھے اور کفر کے سبب سے اونکے سب اعمال باطل ہین اور انکا کچھ ثواب نہ ملیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ اس گروہ سے رافضی یا خارجی یا بدعتی یا نیک کام مین ریا کرنے والے مراد ہین اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ کافر اپنے رشتہ دارون سے میل رکھتے فقیرون کو کھانا کھلاتے لونڈی غلام آزاد کرتے تھے حق تعالی نے اوسکے بطلان کا حکم کیا اور فرمایا کہ وہم یحسبون اور وہ گمان کرتے ہین أنہم یحسنون یہ کہ وہ اچھا کرتے ہین صنعا ○ کام أولئک وہ گروہ جسکا ذکر کیا گیا الذین کفروا وہ لوگ ہین جو کافر ہوئے بآیات ربہم اپنے رب کی آیتون کے ساتھ کہ قرآن ہی یا توحید کی دلیلون کے ساتھ ولقائہ اور اوسکے دیدار کے ساتھ یعنی بعث و نشر کے ساتھ کہ اوسی وقت اہل محشر کو دیدار میسر ہوگا فحبطت أعمالہم تو حبط اور ضبط ہوگئے اونکے کام جو ظاہر مین نیک معلوم ہوتے تھے اور اون کاموں کی نیک جزا نہ پائینگے فلا نقیم لہم پھر نہ کھڑی کرینگے ہم اونکے اعمال کے واسطے یوم القیمۃ قیامت کے دن وزنا ○ ترازو کہ اوسمین اونکے وہ عمل تولین اسواسطے کہ وہ عمل تو سب نیست و نابود ہوگئے یا اونکے واسطے ہم کچھ وزن نہ رکھینگے یعنی وہ کافر کچھ تصدا اور اعتبار نہ رکھینگے بلکہ ذلیل اور مبتلا ہونگے ذلک یہی کام ہی جو کہا گیا کہ اونکے عمل باطل ہونگے اور اونکی کچھ قدر نہوگی جزاؤہم جہنم جزا اونکی جہنم ہی بما کفروا بسبب اوسکے کہ اونھون نے کفر کیا واتخذوا آیاتی اور ٹھہرایا اونھون نے میری کتاب کی آیتون و رسلی اور میرے رسولون کو ہزوا ○ ہنسی کیے گئے یعنی کتاب اور پیغمبر کے ساتھ مسخرا پن کرتے تھے إن الذین آمنوا بیشک جو لوگ ایمان لائے کتاب اور رسول کا وعملوا الصلحت اور کام کیے اونھون نے اچھے کانت لہم جنت ہین اونکے واسطے خدا کے حکم سے جنت الفردوس جنتین فردوس کی

جزء ۱۶ صفحہ ۱۵
قرآن تو
دیتے ہین
ہم یحسبون اور
اون کو گمان
ہی ہمین ان
نہین لائے
آخرت کا حجاب
چھپا ہوا

یعنی ایسے باغ جنمین درخت ہونگے اور اونمین انگور کی ٹہنیان ہونگی نُزُلًا ○ پیشکش تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے فردوس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہی اور دنیا کے دنون مین ہر دن کی جو مقدار ہی اسی مقدار کے ہر روز پچاس بار اوسکی طرف نظر کرکے فرماتا ہی کہ اُزْدَادِی طِیْبًا وَّحُسْنًا لِاَوْلِیَائِیْ یعنی اپنا حسن و جمال اور تازگی اور پاکیزگی میرے دوستون کے واسطے زیادہ کر اور ایسی جگہ کو دوستون کا پیشکش کہتے ہین اس بات پر آگاہ کرنے کے واسطے کہ اون دوستون کے واسطے ایسے عطیے ہونگے کہ فردوس کی نعمتین اوسکے سامنے ایک حقیر چیز ہو سکتی ہین اور وہ عطا نہوگی مگر دولت لقا فردوس نعمت فردوس زاہد را و مارا روے دوست ✣ قسمت ہر کس بقدر ہمت والاے اوست ✣ اور بعضون نے کہا ہی کہ جنتون مین سب سے بلند درجہ فردوس ہی اسواسطے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جب تم خدا سے مانگو تو فردوس مانگو اور ایک قول یہ ہی کہ جنتون کے نامون مین سے ایک نام فردوس ہی کہ ایمان والے وہان اوترینگے خٰلِدِیْنَ فِیْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین لَا یَبْغُوْنَ نہ ڈھونڈینگے عَنْهَا اون جنتون سے حِوَلًا ○ کوئی بدلا یا نہ ڈھونڈینگے وہان سے دوسرے مکان مین جانا اسواسطے کہ اونکے سب مطلب وہین مہیا ہونگے قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ اگر ہو دریاے محیط جو زمین کو گھیرے ہوے ہی مِدَادًا روشنائی لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ میرے رب کے کلمات لکھنے کے واسطے یعنی قرآن کے معنی یا خدا کے علم مین جو چیزین ہین انمین لکھنے کو تو لَنَفِدَ الْبَحْرُ البتہ فنا ہو جائے اور نہ باقی رہے دریا کا پانی اسواسطے کہ جسم ہی اور ہر ایک جسم متناہی ہوتا ہی تو پانی نہایت کو پہونچ جائے قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ قبل اسکے کہ نہایت کو پہونچین اور نہ باقی رہین كَلِمٰتُ رَبِّیْ علم میرے رب کے اس جہت سے کہ غیر متناہی ہین تو اس روشنائی سے جو متناہی ہی کلمات نامتناہی نہ لکھے جائینگے وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ اور اگرچہ ہم لائین بھی دریاے نامتناہی کے مثل مَدَدًا ○ مدد اوس روشنائی کی اور اوس روشنائی پر زیادہ کردین کہتے ہین کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب یہود نے مسلمانون سے یہ بات کہی کہ تم اپنے کلام اللہ مین پڑھتے ہو کہ وَمَنْ یُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا كَثِیْرًا اور محمد کو گمان یہ ہی کہ اونھین حکمت دی ہی تو تھوڑا علم بہت ہوا اور دوبارہ تم پڑھتے ہو کہ وَمَاۤ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا تو یہ دونون باتین کیونکر جمع ہو سکتی ہین تو حق تعالی نے اس آیت مین فرمایا کہ حق تعالی کا علم بے نہایت ہی اور کسیکا علم کتنا ہی زیادہ ہو جائے علم الہی کے مقابلہ مین کم ہی ہو سکتا ہی نظم علما از بحر علش قطرہ ✣ آن چو خورشید ست واینہا ذرہ ✣ اگر کسی در علم صد لقمان بود ✣ پیش علم کاملش نادان بود قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ میں سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مِّثْلُكُمْ مثل تمہارے اور کلات الہی کے پہیر لینے کا دعوی نہین کرتا ہون اسقدر ہی کہ جبریل کی وساطت سے یُوْحٰۤی اِلَیَّ وحی کیجاتی ہی میری طرف کہ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ سوا اسکے نہین کہ تمہارا معبود اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ہی ایک بے شریک فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا پھر جو کوئی امید رکھے لِقَآءَ رَبِّهٖ اپنے رب کے دیدار کی جنت مین یا جو کوئی ڈرتا ہی حق تعالی کے پاس پہونچنے یعنی قیامت کے دن اوسکی طرف پھر جانے سے فَلْیَعْمَلْ تو چاہیے کہ وہ کرے عَمَلًا صَالِحًا کام اچھا یعنی پسندیدۂ خدا اور بحر مین لکھا ہی کہ عمل صالح پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور اسنت پر چلنا ہی ظاہر مین تو دنیا ترک کرنا فقیری اختیار کرنا ہمیشہ عبادت مین مشغول و مصروف رہنا

اور باطن مین خلق سے ٹوٹنا حق سے ملنا یعنی غیر خدا کو دیکھنے سے ہمت کی آنکھ بند کر لینا اور حضرت مولیٰ کی دید کے سوا نہ کھولنا ہی جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی یعنی دیدہ نے اس ہمہ برتافتم وسوے تو کردم بہ چشم از ہمہ برتستم و دیدار تو دیدم ۔ لکھا ہی کہ جندب بن زہیر عامری رضی اللہ عنہ نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کیا رسول اللہ مین عمل تو خدا ہی کے واسطے کرتا ہون مگر جب کوئی اوسپر مطلع ہو جاتا ہی تو میرا دل خوش ہوتا ہی حضرت نے فرمایا کہ جس کام مین کوئی غیر شریک ہو حق تعالیٰ اوسے قبول نہین کرتا تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی بات سچی کرنے کو یہ آیت بھیجی کہ وَّلَا يُشْرِكْ اور چاہیے کہ جو بندہ نیک کام کرتا ہی وہ شریک نہ ٹھہرائے بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝ اپنے رب کی عبادت مین کسیکو یعنی دکھانے سنانے کو اور بناوٹ سے عمل نہ کرے اسواسطے کہ ریا چھوٹا شرک اور عمل کو غارت اور تباہ کرنے والا ہی نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الرِّيَاءِ فِي الْعَمَلِ وَنَقْتَضِيْهِ مِنْ وُقُوْعِ الذُّلِّ

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ — وَهِيَ ثَمَانٍ وَتِسْعُوْنَ اٰيَةً

سورۂ مریم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی | اور وہ اٹھانوے ۹۸ آیتین ہین

كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ مواہب الٰہی مین حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی قدس سرہ پر اوترے اوس سے مواہب صوفیان مین مذکور ہی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتین ہین ایک صورت بشری جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ دوسری ملکی جیسا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ اِنِّيْ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ تیسری حقی جیسا خود آپنے فرمایا کہ لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ اور اس سے بھی کھلی ہوئی یہ حدیث ہی کہ مَنْ رَّاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ اور حضرت حق تعالیٰ جل شانہ کو ہر صورت مین جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کلام اور ہی عبارت مین واقع ہوا ہی صورت بشری مین مرکب کلمے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور صورت ملکی مین حروف مفردہ جیسے كٓهٰيٰعٓصٓ وغیرہ مقطعات اور صورت حقی مین کلام مبہم کہ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى بیت درتنگنائے حرف نگنجد بیان ذوق ۔ زان سوے حرف و نقطہ حکایات دیگر ست ۔ وَنَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَعْلَمُوْنَ تو حروف مقطعہ حق تعالیٰ اور اوسکے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان مین ایک مزہ اوسی مین سے ایک کٓهٰيٰعٓصٓ ہی اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہ حروف اسمار الٰہی ہین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ آپ بعضی دعاؤن مین کٓهٰيٰعٓصٓ یٰعٓسٓقٓ پڑھتے تھے اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ کافی اور کبیر اور کریم جو اسمار الٰہی ہین کاف انکی کنجی ہی اور ہے اسم ہادی کی طرف اشارہ ہی اور چونکہ اللہ جل شانہ کے کسی نام کی ابتدا مین یے نہین ہی تو کہتے ہین کہ یے یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ کی طرف اشارہ ہی اور لکھا ہی کہ یٰمَنْ يُّجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ کی طرف اشارہ ہی اور عین عَلِيْمٌ عزیز عدل کا ہی اور صاد صادق کا اور شاید کہ سورت کا نام ہو اور اوسکا مابعد اوسکے ساتھ مترتب ہو یعنی یہ سورت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ یاد کرنا تیرے رب کا ہی مہربانی کے ساتھ اپنے بندے زکریا ابن آزر کو کہ رجعیم بن سلیمان بن داؤد علیہم السلام کی اولاد مین پیغمبر عالیشان بیت المقدس کے خادمون اور مجاورون کے سردار اور صاحب قربت یعنی مقرب درگاہ الٰہی تھے



پس ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکا قصہ پڑھو اور یاد کرو اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ○ جب ندا کی اور پکارا اپنے رب کو بیت المقدس کی محراب مین قربانی سے تقرب حاصل کرنے کے بعد پکارنا پوشیدہ کہ یہ پکارنا اخلاص سے بہت قریب ہی یا آواز بلند سے دعا کرتے تھے اور قوم سے پوشیدہ تھے اسواسطے کہ اس بات سے شرم کرتے تھے کہ خود ننانوے برس کے بوڑھے اور بی بی صاحبہ پانچ بوڑھی اس حال مین لوگون کے سامنے فرزند پیدا ہونے کی کیا دعا کرون یا بوڑھاپے کے سبب سے اونکی آواز ایسی ضعیف ہوگئی تھی کہ ہرچند چلاکر دعا مانگتے مگر کوئی بھی نہ سنتا اور اونکی دعا یہ تھی کہ کمال آرزو کے ساتھ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ کہا کہ ای میرے رب بیشک سست ہوگئی ہی میری ہڈی اور جب ہڈی جو تمام بدن کے اجزا مین سب سے زیادہ سخت ہوتی ہی وہ سست اور کمزور ہوگئی تو تمام بدن بطریق اولی کمزور ہوگا وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا اور سفید ہوگیا ہی سر بوڑھاپے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حق تعالی نے سفیدی کو روشنی مین آگ سے تشبیہ دی ہی اور بال سفید ہونے کو آگ کے شعلے مارنے سے تشبیہ دی ہی یعنی بوڑھاپے کے سبب سے میرا سر روشن اور چمکدار ہوگیا وَلَمْ اَكُنْ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِيًّا ○ اور نہ تھا مین تجھے پکارنے سے ای میرے رب نے نصیب اور نا امید یعنی مین نے جب دعا کی تونے قبول فرمائی اور مجھے دعا کرنے کی عادت ہوگئی وَاِنِّيْ خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِنْ وَّرَآءِيْ اور بیشک مین ڈرتا ہون اپنے چچازاد بھائیون سے کہ یہ میرے قرابتدار نیک کام کرنے اور دین قائم رکھنے کے کام مین سستی کرین اور میری امت مین میری خلافت اچھی طرح نہ کرین تو میرے بعد کوئی میرا خلیفہ چاہیے وَكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا اور حال یہ ہی کہ میری عورت بانجھ اور اٹھانوے برس کی بوڑھیا ہی فَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ○ تو دے ڈال مجھے اپنے پاس سے ایک فرزند کہ امور دین کا متولی ہو اور استحقاق کی رو سے يَّرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ اٰلِ يَعْقُوْبَ مجھسے میراث لے مجھسے امامت اور نیکوکاری اور میراث لے علم و حکمت یعقوب بن اسحاق کی یا یعقوب بن ماثان برادر عمران جو مریم کے بیٹے تھے اونکی اولاد سے وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا ○ اور کر میرے فرزند کو ای میرے رب نیک اور شایستہ کہ اوسکے قول فعل سے تو راضی ہو یہ دعا کرنے کے بعد سجدہ مین عاجزی اور زاری کرتے تھے کہ اللہ جل شانہ نے اپنے کرم سے اونکی دعا قبول فرمائی اور یہ ندا آئی کہ يٰزَكَرِيَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ ای زکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تجھے بِغُلٰمِ اِسْمُهٗ يَحْيٰى لا ایک بیٹے کی کہ اوسکا نام یحیی ہی لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ○ نہین پیدا کیا ہمنے اوسکے واسطے اوس سے پہلے کوئی ہمنام زاد المسیر مین لکھا ہی کہ یحیی علیہ السلام کی فضیلت کا یہ سبب نہین ہی کہ اونسے پہلے کوئی اونکا ہمنام نہ تھا اسواسطے کہ بہتیرے آدمی ایسے پیدا ہونگے کہ اونسے قبل اونکا ہمنام نہین پیدا ہوا ہو بلکہ اونکی فضیلت یہ ہی کہ حق تعالی نے اونکا نام رکھنا اپنے ذمے لیا اور اونکے ماں باپ پر حوالہ نہین کیا امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ پہلے کا ذکر اس سبب سے فرمایا کہ اونکے بعد ایسے کسیکو پیدا کرے کہ اوسے کئی نامون کے ساتھ خاص کرے اور اوسکا اسم شریف اپنے اسم مبارک سے مشتق فرمائے وہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات جامع الکمالات ہی شعر دشق الاسمہ لیجلہ ✤ قد والعرش محمود وہذا محمد ✤ بیت ای خواجہ کہ عاقبت کارمت ست ✤ محمود ازان شدست کہ نامت محمدست ✤ اور بعضون نے کہا ہی

کہ تمسی شبیہ یعنی اس بات مین ہمنے اوسکے مثل کسیکو نہین پیدا کیا کہ اوس سے ہرگز نہ گناہ وقوع مین آیا نہ گناہ کا قصد کیا قَالَ رَبِّ
اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ زکریا علیہ السلام نے کہا کہ ای میرے رب کیونکر ہوگا میرے بیٹا وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا اور ہے
میری عورت بانجھ وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ○ اور یقینی پہونچا ہون مین بوڑھاپے سے تباہی اور کمزوری کو
یہ کلام علم حاصل کرنے کو کہا تعجب کی راہ سے نہین یعنی یا اللہ کیا تو مجھے جوان کریگا یا اسی بوڑھاپے کی حالت مین اپنی قدرت
کاملہ سے مجھے فرزند دیگا قَالَ کہا فرشتے نے حکم الٰہی کے بموجب کہ ای زکریا کَذٰلِکَ ہ اسیطرح بوڑھاپے اور ناطاقتی کی
حالت مین قَالَ رَبُّکَ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ کہا تیرے رب نے کہ یہ کام کہ فرزند پیدا کرنا ہی اس سن مین ایسے دو شخصون سے
میری قدرت کاملہ کے سامنے آسان ہی وَّقَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ اور بیشک پیدا کیا ہمنے تجھے یحیی سے پہلے وَلَمْ تَکُ
شَیْئًا ○ اور نہ تھا تو کوئی چیز یعنی تو محض معدوم تھا مین نے تجھے موجود کیا تو مین جب تجھے عدم سے وجود مین لایا قادر
ہون کہ دو بوڑھون سے بیٹا بھی پیدا کردون زکریا علیہ السلام اس خوشخبری سے خوش ہوئے مگر انھین یہ نہ معلوم ہوا کہ عنقریب
فرزند پیدا ہوگا یا مدت کے بعد قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْ اٰیَۃً ط کہا زکریا نے کہ ای میرے رب کردے میرے واسطے کوئی
نشانی یعنی کوئی علامت مجھے ایسی بتا دے کہ جس سے مجھے وقت معلوم ہوجاے کہ اب وہ فرزند عنقریب پیدا ہونے والا ہی قَالَ
کہا خدا نے زکریا علیہ السلام سے کہ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ نشانی تیری یہ ہی کہ تو بات نہ کرسکیگا لوگون سے ثَلٰثَ
لَیَالٍ سَوِیًّا ○ تین دن رات برابر یا یہ کہ بات کرنے پر قادر نہ ہوگے حالانکہ صحیح اور تندرست ہوگے لکھا ہی کہ اوسی وقت
اونکی زبان منہ مین بہت موٹی ہوگئی حتی کہ اوسکو حرکت دینے کی مجال نہ تھی فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِہٖ مِنَ الْمِحْرَابِ پھر نکلا اپنے
گروہ پر اوس رات کی صبح کو جس رات اوسکی بی بی اشیاع نام حاملہ ہوئی اپنے مصلا پر سے فَاَوْحٰٓی اِلَیْھِمْ تو اشارہ کیا
اونکی طرف اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَۃً وَّعَشِیًّا ○ یہ کہ نماز پڑھو یا تسبیح کرو اپنے خدا کی صبح شام غرضکہ تین دن اسی حال پر گذرے
پھر زکریا علیہ السلام اپنی حالت اصلی پر آئے اور مدت حمل گذرنے کے بعد یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے لڑکپن مین ٹاٹ پہنتے اور
ریاضت کے طور پر عبادت مین عابدون کا ساتھ دیتے حتی کہ اونپر وحی آئی اور حق تعالی نے فرمایا کہ یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ
بِقُوَّۃٍ ط ای یحیی پکڑ کتاب توریت کو کوشش اور محنت سے یا قوت دل سے وَاٰتَیْنٰہُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ○ اور ہمنے
دی تھی یحیی کو حکمت اور توریت کی سمجھ اوس حال مین کہ وہ تین یا سات برس کا لڑکا تھا لکھا ہی کہ محلے کے لڑکون نے تین برس کی
عمر مین یحیی علیہ السلام سے یہ بات کہی کہ آؤ کھیلین اونھون نے فرمایا کہ ہم کھیلنے کو نہین پیدا ہوئے ہین دنیا کے غفلتکدے مین
جو بیخبر لوگ اپنی عمر کو کھیل کود مین بسر کرتے ہین اور اِنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ کے دام فریب مین پھنسے رہتے ہین اونکے واسطے
اس کلام مین بڑی نصیحت ہی نظم عمر ببازیچہ بسر مے بری ۔ پاے ندانداز بدر مے بری ۔ بہ کہ زبازی جہان پاکشی ۔ طفل نۂ
چند ببازی خوشی ۔ وَحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَکٰوۃً ط اور دی ہمنے یحیی کو رحمت اور مہربانی اور نرم دلی اپنے پاس سے
اور گناہ سے طہارت یا خلق کے سامنے تعریف وَکَانَ تَقِیًّا ○ اور تھا وہ تارک یا فرمان بردار یا گناہون سے بچنے والا

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور بھلائی کرنے والا اپنے ماں باپ کے ساتھ یا اونکا فرمانبردار اور خدمتگذار وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا
اور نہ تھا سرکش یعنی اپنے ماں باپ کو ایذا دینے والا اور اونکا حکم نہ ماننے والا اور خدا کا گنہگار نہ تھا وَسَلَامٌ عَلَيْهِ اور سلام
یحیی پر ہماری طرف سے يَوْمَ وُلِدَ جس دن وہ پیدا ہوا وَيَوْمَ يَمُوتُ اور جس دن مرتا تھا وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ع ۱۵
اور جس روز اوٹھایا جائیگا زندہ آخرت مین اور بعضے کہتے ہین کہ جس دن یحیی علیہ السلام پیدا ہوئے اوسدن شیطان کے چھونے
اونکی سلامتی مراد ہے اور جس دن وفات کی اوس روز عذاب قبر سے اور قیامت کے دن اوسکے ہول سے اور یحیی علیہ السلام کے رونے
اور خوف کا قصہ بہت مشہور ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ اور یاد کر قرآن مین قصہ مریم کا جو عمران کی بیٹی تھین اور ہمیشہ وقف لازم
بیت المقدس کی مسجد مین رہتین جب عذر واقع ہوتا تو اپنی خالہ کے گھر جاتین اور پاک ہونے کے بعد مسجد مین پھر آتین ایک دفعہ اپنی
خالہ کے گھر مین تھین اور اونھین غسل کی حاجت ہوئی غسل کرنے کو ایک جگہ ڈھونڈھی حق تعالی اوس سے خبر دیتا ہے کہ
إِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا جب دور ہوگئی مریم یا کنارہ کیا اپنے لوگون یعنی اپنی خالہ اور اونکے لوگون سے مَكَانًا
شَرْقِيًّا مکان مین پورب کی طرف بیت المقدس سے یا اپنی خالہ کے گھر سے نہانے کے واسطے جاڑے کے دنون مین اور
اوس مکان کا منہ آفتاب کی طرف تھا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُونِهِمْ حِجَابًا پھر کرلیا مریم نے اونکے سامنے پردہ یعنی اونکی
طرف سے ایسا پردہ کرلیا کہ اوسکی آڑ مین نہائین اور کوئی اونھین دیکھ نہ سکے جب نہاچکین اور کپڑے پہنے فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا
رُوحَنَا تو بھیجا ہمنے اونکی طرف اپنی روح کو کہ جبرئیل علیہ السلام ہین اپنی ذات مقدس کی طرف روح کی اضافت اونکی بزرگی ظاہر
کرنے کو اور تخصیص کے واسطے ہے فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا پھر صورت پکڑکر ہوگئے جبرئیل مریم کے واسطے آدمی پورے
یعنی جبرئیل مین نے آدمی کی صورت پکڑکے اپنے کو حضرت مریم پر ظاہر کیا حضرت مریم نے اپنے غسلخانہ مین ایک بیگانہ مرد کو دیکھا تو
قَالَتْ إِنِّي أَعُوذُ کہا مریم نے کہ بیشک مین پناہ مانگتی ہون بِالرَّحْمَٰنِ مِنْكَ إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا خدا بڑے
بخشش کرنے والے کی تیرے شر سے اگر ہے تو پرہیزگار اپنی پاکدامنی مین کمال درجہ کا یہ مبالغہ ہے یعنی اگر تو متقی اور پرہیزگار ہے تو بھی مین تجھسے
پرہیز کرتی ہون اور خدا کی پناہ مانگتی ہون پھر اگر تو ایسا نہو تو کیونکر نہ پرہیز کرون اور پناہ نہ مانگون اور بعضون نے کہا ہے کہ اوس زمانہ مین ایک
مرد شریر عورتون سے متعرض ہوا کرتا اوسکا نام تقی تھا اور حضرت مریم نے اوسکا قصہ سنا تھا تو گمان کیا کہ یہی شریر ہے اور حق تعالی کی
پناہ مانگی جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا اضطراب دیکھا تو قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ کہا کہ سوا
اسکے نہین کہ مین بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا جس سے تم پناہ مانگتی ہو مجھے اسواسطے یہان بھیجا لِأَهَبَ لَكِ غُلَامًا زَكِيًّا
تاکہ بخشون تجھے خدا کے حکم سے بیٹا پاک اور ستھرا قَالَتْ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ کہا مریم نے
کہ کیونکر ہوگا میرے بیٹا اور مجھے نہین چھوا ہے آدمی نے یعنی مباشرت کے طور پر ابتک کسیکا ہاتھ مجھ تک نہین پہونچا وَلَمْ أَكُ
بَغِيًّا ع اور نہ تھی مین ناکار اور خرابی اور برائی ڈھونڈھنے والی قَالَ كَذَٰلِكِ کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ ایسا ہی ہے
جیسا تم کہتی ہو کہ کسینے نکاح یا سفاح کے طور پر تمھین ہاتھ نہین لگایا مگر قَالَ رَبُّكِ فرمایا تیرے رب نے هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ع

یہ کام یعنی بے باپ کے بیٹا دینا مجھپر آسان ہی ہم تجھے بیٹا دیتے ہین تا کہ تو اوسکے سبب سے میری قدرت پر دلیل پکڑے وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ اور تا کہ کریں ہم اوسے نشانی لوگون کے واسطے کہ اوسکے حال مین غور کر کے میری قدرت پہچانین وَرَحْمَةً مِّنَّا اور تا کہ
کریں اوسے رحمت اپنی طرف سے اون لوگون کے واسطے جو اونکا ایمان لائین وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ○ اور ہوا اوسکا بے باپ پیدا ہونا
کام حکم کیا گیا یعنی مقدر اور مقرر اور لوح محفوظ مین تحریر ہو چکا ہی پھر جبریل امین حضرت مریم علیہا السلام کے پاس آئے اور اونکی آستین
یا گریبان یا منہ مین پھونکا فَحَمَلَتْهُ تو مریم رضی اللہ عنہا حاملہ ہو گئین اور اوسی دم عیسی علیہ السلام اونکے حمل مین آئے فَانْتَبَذَتْ
بِهٖ پھر پھر گئی اور دور ہو گئی شہر سے حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنے پیٹ مین لیکر مَكَانًا قَصِيًّا ○ ایک مکان مین جو شہر سے دور تھا
اور بعضون نے کہا ہی یورب کی طرف پہاڑ پر گئین یا بیت لحم کے میدان مین کہ شہر ایلیا سے چھ میل دور تھا اور نو یا آٹھ مہینے کے بعد وضع حمل ہوا
یعنی عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے اور بعضون نے کہا ہی کہ حمل رہنا اور عیسی علیہ السلام کا پیدا ہونا ایک ہی ساعت مین واقع ہوا اور زاد المسیر مین
لکھا ہی کہ نو ساعت مین اور مقاتل رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ ایک ساعت مین لوتھڑا ہوا ایک ساعت مین صورت بنی ایک ساعت مین ولادت ہوئی
بہر تقدیر جب وضع حمل کا وقت قریب پہونچا تو حضرت مریم نے کھجور کا ایک خشک درخت دیکھا کہ اوسکی شاخین کٹگئی ہین پتے جھڑ گئے ہین فَاَجَآءَهَا
الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ پھر لایا اوسے درد زہ کھجور کے تنے کی طرف حتی کہ اوس سے پیٹھ لگا کر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ
مِتُّ قَبْلَ هٰذَا کہا مریم علیہا السلام نے کہ کاش مین مر جاتی اس حال سے پہلے وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ○ اور ہو جاتی
مین چھوڑی اور بھولی ہوئی یعنی کوئی مجھے نہ جانتا اور مجھے حساب مین نہ لاتا اور حال یہ ہی کہ بیت المقدس کے عابد لوگ سب مجھے جانتے
ہین اسواسطے کہ اونکے امام کی لڑکی ہون اور حضرت زکریا علیہ السلام کی کفالت مین ہون اور اب تک کنواری ہون شوہر مین نے کیا نہین
اور لڑکا جنتی ہون اور اس امر کی ندامت سے نہین جانتی کہ کیا کرونگی فَرَدِّ هِرچند بروے کار دمے نگرم + محنت ندہ چو خود نے بینم من
فَنَادٰىهَا پھر آواز دی مریم کو مِنْ تَحْتِهَآ اونکے نیچے سے عیسی علیہ السلام نے یا فرشتے نے کھجور کے درخت کے نیچے سے اور بعضون نے من تحتہا
پڑھا ہی یعنی آواز دی اوسنے جو اونکے نیچے یعنی اونکے پیٹ مین تھا اس سے عیسی علیہ السلام مراد ہین کہ اونھون نے اپنی ماں سے بات کی
اور ندا دی اَلَّا تَحْزَنِيْ یہ کہ غمگین نہو اور موت کی تمنا نہ کرو قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ یقینی پیدا کی اور جاری کر دی تیرے رب نے
تَحْتَكِ تیرے قدم کے نیچے سے سَرِيًّا ○ نہر پانی کی کہ اوسمین سے پیو اور اوسکے پانی سے طہارت کرو وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ
بِجِذْعِ النَّخْلَةِ اور ہلا اور جھکا اپنی طرف خرمے کے سوکھے درخت کے ٹھونٹھ کو تُسٰقِطْ عَلَيْكِ تا کہ گرائے وہ درخت تجھپر اور بعضے
تَسَّاقَطْ پڑھا ہی یعنی تا کہ گر پڑین تجھپر رُطَبًا جَنِيًّا ○ خرمے تر و تازہ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ پھر کھا تر خرمے اور پی پانی وَقَرِّيْ
عَيْنًا اور روشن کر آنکھ فرزند سے یا خوش ہو درخت ہرا ہونے اور پھل دینے سے کہ تیرے حال سے مناسبت رکھتا ہی اسواسطے کہ جو
اس بات پر قادر ہی کہ خشک درخت سے خرمے پیدا کرے وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہی کہ ماں سے بے باپ لڑکا پیدا کر دے پھر حق تعالی نے
ملائکہ کو بھیجا اور وہ حضرت مریم کے گرد آئے اور جب عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تو ملائکہ نے اونھین اوٹھا لیا اور نہلایا اور جنت کے
حریر مین لپیٹکر مریم علیہا السلام کی گود مین دیدیا اور آواز آئی کہ فَاِمَّا تَرَيِنَّ پھر اگر دیکھے تو مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا آدمیون مین سے

کسیکو اور لوگ تجھسے پوچھین کہ یہ لڑکا کہان سے آیا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا تو کہدے کہ بیشک مین نے
نذر کیا ہی خدا بڑے مہربان کے واسطے روزہ اور اون لوگون کا روزہ یہ تھا کہ کھانا اور بات کرنا چھوڑ دیتے تھے فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ
اِنْسِيًّا ۚ ○ تو ہرگز نہ بات کرونگی مین آج کسی آدمی سے بلکہ ملائکہ سے مین باتین کرتی ہون اور خدا سے مناجات کر رہی ہون
اور اتنی بات کہدینا نذر کی خبر کرتا تھا یا اشارہ سے یہ بات کہکر نذر جتادی لکھا ہی کہ مسجد اقصیٰ کے لوگون نے مریم علیہا السلام کو جب
محراب مین نہ پایا تو اونھین ڈھونڈھنا شروع کیا ہر جگہ ڈھونڈھتے ہر ایک سے پوچھتے یہانتک کہ کسی نے اون لوگون کو خبر دی کہ مریم
مین نے بیت لحم مین دیکھا ہی پس حضرت مریم کی قوم وہان پہونچی جب مریم علیہا السلام نے اونھین دیکھا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
گود مین اوٹھا کر اونکی طرف متوجہ ہوئین فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ پھر لائی مریم عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی قوم کی طرف اوٹھائے
ہوئے اوسے جیسے اوس گروہ کی نگاہ اونپر پڑی تو قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ بولے وہ لوگ کہ ای مریم یقینی لائی تو شَيْـًٔا
فَرِيًّا ○ چیز تعجب لانے والی یا بری کہ تیرے گھر والون مین ایسا امر نہوا تھا يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ ای بہن ہارون کی کہتے ہین کہ اونکے
ایک بھائی کا ہارون نام تھا یا یہ کہ بنی اسرائیل مین ہارون ایک مرد صالح تھا کہ صلاحیت اور نیکبختی مین اونسے مثال دیتے یا کوئی مرد
فاسق فاسقون کے واسطے ضرب المثل تھا تو لوگون نے حضرت مریم سے یہ بات کہی کہ ہارون کی ایسی عفت اور پرہیزگاری مین
یا ہارون کے مثل گناہگاری مین مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ نہ تھا تیرا باپ عمران بدکار آدمی بلکہ مسجد اقصیٰ کا امام اور
عابدون مین بہت شریف اور عالیمقام تھا وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ اور نہ تھی تیری مان حنہ فاقود کی بیٹی بَغِيًّا ○ زناکار اور
گنہگار ایسے مان باپ کی بیٹی ہوکر بے باپ کا لڑکا تو نے کہانسے جنا فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ تو اشارہ کیا مریم نے عیسیٰ علیہ السلام
کی طرف کہ اس سے بات کرو اور جواب لو قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ بولے قوم کے لوگ کہ ہم کیونکر بات کرین مَنْ كَانَ اوس سے جو
ہی فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ○ گہوارے مین یعنی گہوارے کے قابل بچہ کہ نہ بات سمجھ سکتا ہی نہ جواب دے سکتا ہی لکھا ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام
دودھ پی رہے تھے جب لوگون کی یہ بات سنی غیظ کھاکر چھوڑ کر قوم کی طرف پھرے اور زبان فصیح سے قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۖ
کہا کہ بیشک مین بندہ اللہ کا ہون اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ دی ہی اوسنے مجھے کتاب یعنی مجھے انجیل دینے کا حکم ازل مین کر چکا ہی
ثعلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ تفسیر کی ہی کہ مان کے پیٹ مین مجھے انجیل تعلیم فرما چکا ہی وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ○ اور کیا مجکو پیغمبر اوس حال مین
عیسیٰ علیہ السلام پیغمبر تھے اور اعجاز کے طور پر بات کرتے تھے وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اور کیا مجھے برکت اور منفعت والا اَيْنَ مَا كُنْتُ وہ
جہان مین رہون وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ اور حکم کیا مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا مَا دُمْتُ حَيًّا ○ جب
جب تک ہون زندہ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ اور کیا مجھے بھلائی کرنے والا میری مان کے ساتھ اور اوسپر مہربان وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا
اور نہین کیا مجکو سرکش متکبر کہ خلق کے ساتھ تکبر کرون اور اونھین نج دون شَقِيًّا ○ بدبخت کہ اوسکا حکم نہ مانون وَالسَّلٰمُ
عَلَيَّ اور خدا کا سلام مجھپر ہی جیسے یحییٰ علیہ السلام پر يَوْمَ وُلِدْتُّ جسدن مین پیدا ہوا وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ
حَيًّا ○ اور جس روز مرون اور جس دن اوٹھایا جاؤن زندہ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ ۚ یہ جسکا ذکر ہمنے کیا اور جسکا حال اور وصف کیا

عیسیٰ ہی مریم کا بیٹا وہ نہیں ہی جیسے نصارا خدا کا بیٹا کہتے ہین قَوْلَ الْحَقِّ مین کہتا ہون صحیح اور درست بات الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ○ ایسا کہنا جسمین یہود شک کہتے ہین یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا قصہ کہ یہود اور سنا شایستہ باتون پر حمل کرتے ہین یا نصارا کہ اوسمین جھگڑا کرتے ہین ایک گروہ تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتا ہی اور بعضے خدا کا بیٹا مَا كَانَ لِلّٰهِ نہین ہی اور نہ چاہیے خدا کو اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ یہ کہ پیدا کرلے فرزند اسواسطے کہ بیٹا باپ کے ہمجنس ہوتا چاہیے اور ممکنات کے ساتھ ہمجنس ہونے سے حق تعالیٰ منزہ ہی سُبْحٰنَهٗ طپاک ہی وہ بیٹے سے اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا جب حکم کرتا ہی اور کوئی کام کیا چاہتا ہی یعنی کوئی نئی چیز پیدا کیا چاہتا ہی فَاِنَّمَا یَقُوْلُ تو سوا اسکے نہین کہ فرماتا ہی لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ○ اوس چیز کو کہ ہو تو وہ ہو جاتی ہی نمبر ۱ وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ اور بیشک خدا رب ہی میرا اور رب ہی تمہارا فَاعْبُدُوْهُ ط تو عبادت کرو اوسکی اور اوسکے سوا کسیکی عبادت مین نہ مشغول ہو هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ یہ ہی سیدھی راہ کہ جنت مین پہونچادے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ج پھر اختلاف کیا گروہون نے آپس مین یعنی یہود و نصارا نے عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین اختلاف کیا یہود نے اونھین حد سے زیادہ گھٹایا اور نصارا نے حد سے زیادہ بڑھایا یا یہ مراد ہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کے باب مین نصارا کے تین گروہ ہو گئے نسطوریہ نے تو عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہا اور یعقوبیہ نے اللہ کہا اور ملکانیہ نے تین خداؤن مین سے تیسرا خدا کہا فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا تو واے بر حال اونکے جو کافر ہوئے اور تعجب مین رہے مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ حاضر ہونے سے بڑے دن مین کہ وہ قیامت کا دن ہی یا اوسدن کی ہولین مشاہدہ کرنے سے اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ کیا سننے والے ہونگے کافر اور کیا دیکھنے والے یَوْمَ یَاْتُوْنَنَا اوس روز جب آئینگے ہمارے پاس اور دیکھنے سننے سے اونھین کچھ فائدہ نہوگا یعنی اللہ جل شانہ کے وعدے دیکھینگے اور یقین کرینگے مگر یہ دیکھنا اور یقین کرنا اونھین کچھ فائدہ نہ پہونچائیگا اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ یہ بات تہدید اور دھمکی کے طور پر ہی یعنی اوسدن کیا وحشت ڈالنے والی باتین سنینگے اور ہولون کے سبب سے کیا نہتیان دیکھینگے لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْیَوْمَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ مگر ظالم لوگ آج کھلی ہوئی گمراہی مین ہین وَاَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈرا اونکو یعنی مکہ کے کافرون کو اوسدن سے کہ بڑے آدمی حسرت کرینگے کہ ہمنے کیون برا کیا اور نیک لوگ حسرت کرینگے کہ ہمنے نیکی زیادہ کیون نہ کی اِذْ قُضِیَ الْاَمْرُ جب پورا کیا جائیگا اور کر ڈالا جائیگا حساب اور حکم ہوگا کہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ پس ایسا دن تو سامنے ہو وَهُمْ فِیْ غَفْلَةٍ اور وہ غفلت مین اور اوسدن سے بیخبر ہین وَّهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ اور وہ نہین ایمان لاتے آخرت کا اور اون چیزون کا جو آخرت سے متعلق ہین اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَیْهَا بیشک ہم میراث لینے والے ہین زمین کو اور اوسے جو زمین پر ہی یعنی سب فنا ہو جائینگے اور ہم باقی رہینگے وَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ○ اور ہماری ہی طرف پھیرے جائینگے مرنے کے بعد کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ یہ اشارہ ہی بقاے احدیت اور فناے خلقیت کی طرف یعنی سطوت ازلی ہیبت لم یزلی کی وجہ سے جب موہوم ہستیون کے نقوش بے نیازی کی آگ سے جلا دیگا اور اغیار کا غبار قدرت کے دامن سے اوڑا دیگا تو حضرت کبریا سے ندا ہوگی کہ لِمَنِ الْمُلْكُ الْیَوْمَ اور چونکہ ماسوا معدوم ہونگے تو خود ہی کمال جلال کے ساتھ جواب دیگا کہ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ منظم صرصر قہر چو

وقف لازم ع ۲۵

از کمین و حدت بوزد و خس و خاشاک تعین همه را باد ببرد و هر چیز در عرصۂ امکان بوجود آمده بود و سیل غیرت همه را تا عدم آباد ببرد و اذکر
فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ط اور یاد کر و ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قوم کے واسطے قرآن مین قصہ ابراہیم کا کہ سب ملتون والے
اونکی بزرگی کے مقر ہین اور عرب کے مشرک اونکی اولاد مین ہونے کے سبب سے فخر کرتے تھے تو ابراہیم کے موحد ہونے سے ان مشرکونکو
خبر دو کہ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک ابراہیم تھا سچ بولنے والا اور توحید مین مبالغہ کرنے والا یا درست کام کرنے والا
اور صحیح بات کہنے والا پیغمبر خبر دینے والا یا حالی قدر اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ یاد کرو سے کہ کہا اوسنے اپنے باپ آزر بن ناخور اسے کہ
يٰٓاَبَتِ اے میرے باپ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا يَسْمَعُ کیون عبادت کرتا ہی تو اوسکی جو نہین سنتا تیری دعا اور آرزو وَّلَا يُبْصِرُ
اور نہین دیکھتا ہی تیری عاجزی اور فروتنی جو اونکے ساتھ تو رغبت سے کرتا ہی وَّلَا يُغْنِيْ عَنْكَ شَيْـًٔا ۝ اور نہین دفع کرتا
تجھسے کوئی بُری چیز یا ضرر دفع کرنے اور منفعت حاصل کرنے مین تجھے کچھ نفع نہین پہونچاتا يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ قَدْ جَآءَنِيْ اے میرے باپ بیشک
آیا ہی مجھے وحی کی راہ سے مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ يَاْتِكَ علم جو تجھے نہین آیا فَاتَّبِعْنِيْٓ تو پیروی کر تو میری اَهْدِكَ صِرَاطًا
سَوِيًّا ۝ تاکہ دکھاؤن تجھے راہ سیدھی کہ چلنے والے کو منزل مقصود پر جلد پہونچا دے يٰٓاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ ط اے میرے
باپ نہ پوج شیطان کو اور اوسکی فرمانبرداری نہ کر خدا کی نافرمانی کرکے اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝ بیشک
شیطان ہی خدا کا گناہگار اور نافرمانبردار اور اوسکے گناہون مین سے ایک گناہ یہ ہی اوسنے آدم علیہ السلام کا سجدہ نہین کیا يٰٓاَبَتِ
اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ اے میرے باپ بیشک مین ڈرتا ہون یہ کہ پہونچے تجھے عذاب خدا کی طرف سے
شیطان کی متابعت کے باعث اور جب تجھپر خدا کا عذاب پہونچے فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ۝ تو ہو جائیگا تو شیطان کا
دوست یعنی لعنت مین اوسکا شریک اور عذاب مین اوسکا ساتھی قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰٓاِبْرٰهِيْمُ
کہا ابراہیم کے باپ نے ابراہیم سے کہ کیا تُو منہ پھیرنے والا ہی تو میرے معبودون کی پرستش سے اے ابراہیم اونکو تو چھوڑ دینے والا ہی
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ اگر نہ باز رہیگا تو مخالفت سے ہمارے اونکا عیب اور مذمت کرنے سے تو لَاَرْجُمَنَّكَ ضرور گالی دونگا مین یا
سنگسار کرونگا مین تجھے وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ۝ اور جدا رہ مجھسے بہت مدت تک تاکہ میری مضرت سے بیخوف رہ قَالَ
سَلٰمٌ عَلَيْكَ ج کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سلام تجھپر یعنی جاتا ہون اور رخصت کرتا ہون اور بعضے مفسرون نے کہا ہی کہ دنکی
اور ملامت کے جواب مین حضرت ابراہیم نے اوسے سلام کیا تاکہ اوسکے دل مین اثر ہو اور وہ ایمان لائے اور لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے
جب جدا ہونے کا قصد کیا تو اونکے باپ نے کہا کہ جانے سے غمگین نہو کہ تو خوب خدا رکھتا ہی جسنے تجھے پیدا کیا وہ چھوڑ نہ دیگا ابراہیم
علیہ السلام کو اوسکے ایمان کی امید ہوئی اس سبب سے اوسپر سلام کیا اور فرمایا کہ سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ عنقریب ہی کہ مین مغفرت چاہون
تیرے واسطے اپنے رب سے کافرون کے واسطے استغفار یہ ہی کہ خدا سے دعا کرنا کہ اونھین ایمان کی توفیق دے اسواسطے کہ ایمان ہی مغفرت کا
سبب ہو سکتا ہی اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ۝ بیشک خدا ہی میرے ساتھ مہربان اور اوسنے دعا قبول کرنے کا مجھسے وعدہ کر لیا ہی وَ
اَعْتَزِلُكُمْ اور کنارہ کرتا ہون تمسے یعنی آزر اور جو بت پرست لوگ اوسکے مثل تھے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین تم سب سے

جدائی اور دوری ڈھونڈھتا ہون وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اوس چیز سے جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو خدا کے سوا یعنی بتون سے بھی وَاَدْعُوْا رَبِّیْ اور پکارتا ہون اپنے رب کو اور اوسکی عبادت کرتا ہون وحدہ لاشریک تجھکو عَسٰۤی اَلَّاۤ اَكُوْنَ بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا ○ چاہیے کہ مین نہ رہون اپنے خدا کو پکارنے اور پوجنے کے سبب سے نا امید اور بے بہرہ یہ تنبیہ ہی اس بات پر کہ تم اپنے بتون کو پوجنے کے سبب سے بے نصیب اور خراب ہو اور مین امید رکھتا ہون کہ حق تعالیٰ سے ضرور بہت اچھی طرح بہرہ مند ہونگا یعنی حاجت نر کسے خواہ کہ محتاجان را ✤ بے بہرہ نگرداند از انعام عمیم ✤ تفسیر بحر المحور مین لکھا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام بابل سے فارس کے کوہستان مین آئے اور سات برس تک اون پہاڑون کے گرد سیر کرتے رہے جب اونکے باپ نے انتقال کیا اور اونکے چچا سے تجانہ متعلق ہوا تو وہ پھر بابل مین آئے اور بتون کی مذمت شروع کی اس بار اونھون نے بت توڑ ڈالے اور نمرود کی آگ اونپر ٹھنڈی ہوگئی اور حضرت سارہ اور حضرت لوط کے ساتھ ملک شام کا قصد کیا تو حق تعالیٰ نے اونکی اس ہجرت کی خبر دی کہ فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ پھر جسوقت دور ہوا ابراہیم بت پرستون سے اور اونھین چھوڑ دیا وَمَا یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور اونھین بھی جنھین خدا کے سوا وہ پوجتے تھے وَهَبْنَا لَهٗۤ عطا کیا ہمنے اوسے سارہ سے اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ط اسحاق بیٹا اور یعقوب پوتا وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا ○ اور سب کو کیا ہمنے پیغمبر وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا اور دے دی ہمنے اونھین رحمت اپنی رحمت مین سے لکھا ہی کہ رحمت سے مال اور اولاد مراد ہی کہ حق تعالیٰ نے اونھین عطا فرمایا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا ○ اور دیا ہمنے اونھین بات کہنا سچائی کے ساتھ یا نیک اور بلند ذکر لوگون مین یہ اشارہ ہی ابراہیم علیہ السلام کی وہ دعا قبول ہوجانے کی طرف جو اونھون نے مانگی تھی اور کہا تھا کہ وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤی اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مین موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا بیشک وہ تھا پاک کیا ہوا مخلصون اور نقصانون سے وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ○ اور تھا بھیجا ہوا اللہ کا اور خبر دینے والا خلق کو خدا کی طرف سے رسول نبی پر اخص اور اعلیٰ ہی باوصف اسکے آیت مین رسول کا لفظ نبی پر مقدم آیا اسکی وجہ اہل معانی نے یہ کہی ہی کہ حق تعالیٰ نے پہلے اونھین بھیجا تو مرتبہ رسالت حاصل ہوا پھر اونھون نے خلق کو خبر دی تو نبوت حاصل ہوئی وَنَادَیْنٰهُ اور پکارا ہمنے موسیٰ کو مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَیْمَنِ کوہ طور کی جانب موسیٰ کی داہنی طرف سے وَقَرَّبْنٰهُ اور قریب کرلیا ہمنے اوسے درگاہ قرب سے نَجِیًّا ○ اوس حال مین کہ وہ ہمسے راز کہنے والا تھا اور جس مفسر نے نجی کو بلند کیے گئے کے معنی مین رکھا ہی وہ یہ بات کہتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کو ایک آسمان پر سے دوسرے پر لیگئے اور ایک حجاب سے دوسرے اوس حجاب تک جہان اوس قلم کی آواز سنائی دیتی تھی جس سے توریت لکھی جاتی تھی اور امام ثعلبی نے لکھا ہی کہ حق تعالیٰ اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہی حجاب تھا اور صاحب کشف الاسرار نے کہا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو روش یعنی چال بھی تھی اور کشش یعنی کھینچ بھی فَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰۤی اونکی روش کی طرف اشارہ ہی اور قَرَّبْنٰهُ نَجِیًّا اونکی کشش کی طرف سالک جب تک روش مین ہی خطر رکھتا ہی اور جب کشش مین آپڑا تو اوسے خطر جا نمار یعنی سلوک مین تفرقہ کا شائبہ ہی اور جذبہ محض جمعیت ہی نظم تا خود روی بیحاصلی چون او کشیدت و اصلی بہ رفتن کجا بردن کجا این سر بانیست این ✤ خود میروی نگذاردت او میکشد بر بایدت ✤ تا او کرا

ع ۱۰

بر بایدش انعام سلطانیست این ۞ وَوَهَبْنَا لَهُ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اور عطا کی ہمنے موسیٰ کو اپنی رحمت اور مہربانی سے اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ مدد او سکے بھائی ہارون کی وزارت اور مہمات کی تدبیر کے سبب سے اوس حال مین کہ پیغمبر تھا وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ ۚ اور یاد کر قرآن مین اسماعیل کا قصہ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ بیشک وہ تھا سچا وعدہ کا وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور تھا خدا کا بھیجا ہوا اوسکی طرف خلق کو خبر دینے والا لکھا ہی کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کسی سے وعدہ کیا کہ جب تک تو نہ آئیگا مین اسی جگہ کھڑا رہونگا اپنا وعدہ وفا کرنے کو تین روز اور ایک قول کے موافق سال بھر تک وہین کھڑے رہے یہانتک کہ وہ شخص آیا اور اس مدت مین درخت کی چھال کے سوا اور کچھ کھانے کو نہ تھا نظم ہر کہ ازین پایہ وفایش کم ست ۞ آن نہ وفا بلکہ فریب و دم ست ۞ نیست بر مردم صاحب نظر ۞ صورتے از صدق و وفا خوبتر ۞ پھر دوبارہ حضرت اسماعیل کی صفت مین فرماتا ہی کہ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ اور تھا حکم کرتا اپنے لوگون کو اور بعضون نے کہا ہی کہ اپنی تمام امت کو بِالصَّلٰوةِ نماز کا کہ سب بدنی عبادتون مین افضل ہی وَالزَّكٰوةِ اور زکوٰۃ کا کہ سب مالی عبادتون مین افضل ہی وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِيًّا ۝ اور تھا اپنے رب کے نزدیک پسندیدہ اقوال اور افعال پر استقامت کے سبب سے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ ۚ اور یاد کر قرآن مین ادریس کا قصہ حضرت ادریس حضرت شیث کے پوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا اور انکا نام اخنوخ تھا علوم کا درس دینے کی وجہ سے ادریس لقب ہو گیا قلم سے پہلے خط اونھی نے لکھا نجوم کا حال پہلے اونھی نے بیان کیا سینا پہلے اونھی نے سیا اونپر تیس صحیفے نازل ہوئے اور جامع الاصول مین لکھا ہی کہ آدم علیہ السلام کی وفات سے سو برس کے بعد پیدا ہوئے اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ بیشک وہ تھا سچا خلق کو حق تعالیٰ کی طرف سے خبر دینے والا وَّرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور اوٹھایا اوسے ہمنے بلند مکان مین کہ وہ شرف نبوت اور درجۂ قرب ہی یا اوسے جنت مین پہونچا دیا یا چوتھے آسمان پر اوٹھا لیا جیسا کہ معراج کی حدیث سے ثابت ہوا کہ جناب سلطان الانبیا علیہ افضل الصلوٰۃ والثنا سے اور حضرت ادریس سے چوتھے آسمان پر ملاقات ہوئی اور حضرت ادریس کے اوٹھ جانے کے باب مین مختلف خبرین ہین ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ ایک دن ادریس علیہ السلام کو آفتاب کی بڑی تیزی اور گرمی معلوم ہوئی تو مناجات کی کہ الٰہی آفتاب مجھسے اسقدر دور ہی اور مین اوسکی گرمی اور تیزی سے قریب ہی کہ جل جاؤن تو جو فرشتہ آفتاب کو اوٹھائے ہوئے ہی اوسکا کیا حال ہوگا خدایا اوس فرشتے پر آفتاب کا بوجھ اور تیزی سبک کردے اور اوسے آفتاب کی حرارت سے اپنی عنایت کے سایے مین محفوظ رکھ **بیت** از تاب آفتاب حوادث چہ غم خورد ۞ آنرا کہ سائبان عنایت پناہ دست ۞ حق تعالیٰ نے اونکی دعا قبول فرمائی جو فرشتہ آفتاب اوٹھائے ہوئے ہی اوسنے دوسرے دن اپنا بوجھ ہلکا پایا اور آفتاب کی حرارت کا اثر اپنے مین نہ دیکھا تو حق تعالیٰ سے اوسکا سبب پوچھا جواب ملا کہ میرے بندے ادریس نے تیرے حق مین دعا کی اور مین نے قبول کر لی اوس فرشتے نے ادریس علیہ السلام کی یہ بات کے واسطے آنکی درخواست کی اجازت ہوئی زمین پر آیا اور ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور اونکی التماس کے موافق اونھین اپنے پر کے اوپر بٹھا کر آسمان پر لیگیا اور مطلع آفتاب کے قریب پہونچا دیا پھر حضرت ادریس کی استدعا کے بموجب ملک الموت سے پوچھا کہ اونکی عمر کسقدر ہی اور موت کیونکر ہی حضرت عزرائیل نے عمر اونکا دفتر دیکھا اور آفتاب کے فرشتے سے یہ بات کہی کہ تو جسکا حال پوچھتا ہی اوسکی کیفیت یہ ہی کہ ابھی مطلع

آفتاب کے قریب وفات پائیگا جب وہ آفتاب کا فرشتہ پھر کر آیا تو ادریس علیہ السلام کو مردہ پایا اور ایک روایت یہ ہی کہ ادریس علیہ السلام چونکہ عبادت کثرت سے کرتے تھے تو ملک الموت اونکی زیارت کے مشتاق ہوئے اور حق تعالیٰ کے اذن سے زمین پر آئے اور اونسے ملاقات کی اور اونکی التماس کے بموجب حق تعالیٰ کے حکم سے اونکی روح قبض کرلی اور پھر دوبارہ حق تعالیٰ نے اونھین جان عطا کی اور حضرت عزرائیل اونکو آسمان پر لیگئے اور اونھین دوزخ دکھائی پھر وہان سے جنت مین گئے اور وہان سے نہ نکلے **اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ** وہ گروہ انبیا علیہم السلام جو مذکور ہوئے زکریا اور ادریس علیہما السلام وہ وہ لوگ ہین جنپر نعمتین بھیجی ہین اللہ نے دینی دنیوی ظاہری باطنی **مِّنَ النَّبِيّٖنَ** پیغمبرون مین سے ہین یہ موصول کا بیان ہی یعنی وہ لوگ پیغمبر ہین **مِنْ ذُرِّيَّةِ** اولاد ذریۃ اولاد آدم علیہ السلام مین سے کہ وہ ادریس ہین فقط ق اور باقی **مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ** ذریت مین سے ہین اونکی جنھین ہمنے اوٹھایا کشتی مین نوح کے ساتھ اور وہ ادریس علیہما السلام کے سوا ہین **وَمِنْ ذُرِّيَّةِ اِبْرٰهِيْمَ** اور اولاد ابراہیم **وَاِسْرَآءِيْلَ** اور ذریت یعقوب مین سے **وَمِمَّنْ هَدَيْنَا** اور اونمین سے جنھین ہمنے راہ حق دکھائی **وَاجْتَبَيْنَا** اور برگزیدہ کرلیا لوگون مین نبوت کے سبب سے **اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ** جب پڑھی جاتی ہین اونپر خدا کی آیتین اور تلاوت کی ہوئی کتابون مین **خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا** ○ موٹھ کے بل گرنے والے سجدہ کرنے والے ہین خدا کو اور رونے والے ہین اوسکے خوف سے تلاوت کلام ربانی سننے کے ساتھ رونے کو ایک خاص نسبت ہی چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ قرآن پڑھو اور روؤ اور اگر رو نہ سکو تو اپنے تئین تکلف کے ساتھ رولاؤ ایک مرد صالح نے کہا ہی کہ خواب مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مین نے قرآن پڑھا آپنے فرمایا کہ ای صالح یہ قرات ہی رونا کہان ہی دوست کا کلام شوق بڑھاتا ہی جب شوق کی آگ دل مین بھڑکتی ہی تو غم کے آنسو آنکھ سے بہتے ہین **وَاِذَا سَمِعُوْٓا اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ** اور جبکہ اشک من دریا بدے ٭ تا نثار دلبر زیبا بدے ٭ اشک کان از بہر او بارند خلق ٭ گوہر است و اشک پندارند خلق ٭ قرآنی سجدون مین سے یہ پانچوان سجدہ ہی حضرت شیخ علی قدس سرہ نے اس سجدے کو سجود انعام عام کہا ہی اسواسطے کہ آیات رحمانی کی تلاوت کے سبب سے واقع ہوتا ہی اور اس سجدہ پر جو رونا آئے وہ خوشی اور فرحت کا رونا ہی اسواسطے کہ رحمانیت کی رحمت لطف اور مہربانی چاہتی ہی اور فرحت اور مسرت کا سبب ہی تو اوسکا نتیجہ خوشی ہی رنج و تعب نہین **فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ** پھر پہونچے اونکے پیچھے سے فرزند برے کہ بسبب غفلت کے **اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ** ضائع کی نماز یعنی ترک کردی **وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ** اور پیروی کی اونھون نے نفس کی خواہشون کی اور گناہ کرنے لگے جیسے شراب خواری زنا بدی اور اسکے مثل **فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا** ○ تو قریب ہی کہ دیکھین گمراہی اور تباہ کاری کی جزا یا عذاب اور نقصان اور بعضے کہتے ہین کہ غی ایک کنوا ہی دوزخ مین کہ دوزخی لوگ اوس کنوے والون کے عذاب سے خدا کی پناہ مانگینگے اور بعض کا قول یہ ہی کہ غی ایک میدان ہی جہنم مین اوسکی آگ بہت تیز ہی اور اوسکا عذاب بڑا سخت ہی کہ بے نمازون اور نفس کی آرزوؤن کی پیروی کرنے والون کو وہان لیجائینگے **اِلَّا مَنْ تَابَ** مگر وہ جو پھرا ہو گناہون سے **وَاٰمَنَ** اور ایمان لایا ہو دل و زبان سے **وَعَمِلَ صَالِحًا** اور کیے ہون کام اچھے **فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ** تو وہ گروہ توبہ کرنے والا ایمان لانے والا داخل ہوگا بہشت مین یہ ترجمہ حفص کی قرات کے موافق ہی اور بکر نے

سجدہ

یدخلون

یُدْخَلُوْنَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی وہ داخل کیا جائیگا جنت مین وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْئًا ۝ اور نہ ظلم کیے جائینگے کسی چیز
اپنی چیزون مین سے یعنی اونکے اجر مین سے کچھ کم نہ کرینگے اور وہ بہشت جسمین وہ داخل ہونگے وہ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِیْ
وَعَدَ الرَّحْمٰنُ عِبَادَهٗ باغ ہین اونکی اقامت کے کہ وعدہ دیا ہی خدا نے اونکا اپنے بندون کو بِالْغَیْبِ ط پوشیدگی کے
ساتھ یعنی اونسے بہشت کا وعدہ کیا اور وہ بہشت اونسے غائب ہی یا اونسے غائب ہین اور چونکہ وعدہ ہی تو اس غائب
ہونے سے کچھ باک نہین اِنَّهٗ کَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا ۝ بیشک ہی وعدہ خدا کا آنے والا یعنی اوسکی وعدہ کی ہوئی بہشت
سامنے آنے والی ہی اور ایمان والون کو اوسمین داخل ہونا ہی لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا نہ سنینگے جنتی جنتون مین بات بیہودہ
اور خراب اِلَّا سَلٰمًا ط مگر سنینگے سلام حق تعالی سے یا فرشتون سے یا ایک دوسرے سے وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ اور اونکے واسطے ہی
اونکی روزی جنت کی نعمت مین سے فِیْهَا جنت مین بُکْرَةً وَّعَشِیًّا ۝ صبح اور شام یعنی اونھین جنت کی نعمتین ایک دن کے
دو طرف یعنی ابتدا انتہا کی قدر فاصلہ پر کھلائینگے جیسے امیرون کی عادت ہی کہ دن بھر مین دو بار کھانا کھاتے ہین یا ہمیشہ اور پیہم
روزی دینا مراد ہی اور جنت مین اگرچہ نہ دن ہوگا نہ رات مگر علامتین ہونگی کہ اونسے دن رات کی مقدار پہچانینگے عین المعانی مین لکھا ہی
کہ پردے چھوڑنے اور دروازے بند کرنے سے رات کا وقت معلوم ہوگا اور پردے اوٹھنے اور دروازے کھلنے سے دن اور تبیان مین
لکھا ہی کہ شب کو حورین مسلمانون کی خدمت کرینگی اور دن کو غلمان تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا وہ بہشت
جسکا ذکر ہمنے کیا وہ ہی کہ ہم میراث دینگے اپنے بندون مین سے مَنْ کَانَ تَقِیًّا ۝ اوسے جو ہوگا پرہیزگار لکھا ہی کہ جب حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف و ذوالقرنین اور روح کا حال پوچھا تو آپنے فرمایا کل آنا تو مین جواب دونگا اور انشاء اللہ تعالی
آپنے نہین فرمایا تو بارہ دن یا پندرہ یا پچیس دن تک جبریل علیہ السلام آپ پر نازل نہین ہوئے جب نازل ہوئے تو آپنے فرمایا کہ بھائی بہت
دیر کے بعد آئے مین تو تمہارا منتظر تھا جبریل علیہ السلام نے یہ جواب دیا کہ وَمَا نَتَنَزَّلُ اور نہین نازل ہوتے ہین ہم فرشتے اِلَّا
بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ مگر تیرے رب کے حکم سے لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہمارے آگے ہی آنے والے کامون مین سے
وَمَا خَلْفَنَا اور جو کچھ ہمنے پیچھے چھوڑا ہی یعنی گذرے ہوئے امور وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ اور جو کچھ درمیان مین ہی اوسکے جو
ہوگیا اور ہوگا یعنی جو حال مین ہوتا ہی یا اوسی کے واسطے حکم ہی ہماری ابتدا خلقت مین اور ہماری انتہا رمدت مین اور ہماری زندگی مین
وَمَا کَانَ رَبُّكَ اور نہ ہی نہ تھا نہ ہوگا تیرا رب نَسِیًّا ۝ بھولنے والا یعنی یا رسول اللہ آپکے حال سے وہ آگاہ ہی جب چاہتا ہی
ہمین آپکے پاس بھیجتا ہی رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ ہی رب آسمانون اور زمین کا وَمَا بَیْنَهُمَا اور اوسکا جو کچھ اونکے
درمیان مین ہی تو زمین آسمان پیدا کرنے والا اور اونکے درمیان جو کچھ ہی اوسکا پرورش کرنے والا نہ چاہیے کہ بھولنے والا ہو فَاعْبُدْهُ
تو اوسکی عبادت کرو وَاصْطَبِرْ اور صبر کرتا رہ لِعِبَادَتِهٖ ط اوسکی عبادت کے واسطے یعنی یا رسول اللہ جب آپنے یہ بات جان لی
کہ وہ آپ کو بھولا نہین تو عبادت پر ثابت رہیے اور وحی دیر کر آنے مین دلتنگ نہ ہوجیے هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ۝ کیا جانتا ہی
خدا کے واسطے کوئی مثل کہ اوسے معبود کہہ سکین یا ہمنام یعنی یا رسول اللہ کیا آپ جانتے ہین کہ اللہ کسیکا نام ہوا ہو ایک قہر اور غلبہ الٰہی کے

آثار مین یہ بات ہی کہ کسی مشرک نے اپنے معبود باطل کو اللہ نہین کہا بلکہ الٰہ کہتے تھے غیرت احدیت اور غیرت الوہیت نے اس نر رگنام کو کافرون کے تصرف اور بتون کا یہ نام رکھنے سے حفظ و امان مین رکھا اور ایمان والون کی زبان پر رنج و راحت مین جاری کردیا نظم اللہ اللہ چہ طرفہ نام ست این ؛ حرز جان و دل تمام ست این ؛ بس بود نزد صاحب معنی ؛ حسبی اللہ گواہ این دعوی ؛ وَيَقُولُ الْإِنسَانُ اور کہتا ہی آدمی یعنی ایک دوسرے سے کہتا ہی یا ابی بن خلف ہذیان چور چور لاتا ہی اور بعید سمجھکر تعجب سے کہتا ہی کہ ءَإِذَا مَا مِتُّ کیا جب مین مرونگا تو لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ۝ ضرور جلدی نکالا جاؤنگا خاک سے زندہ استفہام انکار کے معنی مین ہی یعنی کیونکر ہو سکتا ہی کہ مردہ زندہ ہو اور خاک قبر سے نکلے تو حق تعالی اوسکے جواب مین فرماتا ہی کہ أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ کیا نہین یاد کرتا وہ آدمی أَنَّا خَلَقْنَاهُ یہ بات کہ پیدا کیا ہمنے اوسے مِن قَبْلُ پہلے اس سے وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ۝ اور نہ تھا وہ کچھ بلکہ عدم محض تھا یعنی آدمی کو یہ خیال کرنا چاہیے کہ معدوم کو موجود کرنا پراگندہ ہوئی چیز کو جمع کرنے کی بہ نسبت بڑے تعجب کی بات ہی فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ تو قسم ہی تیرے رب کی کہ قیامت کے دن ہم ضرور حشر کرینگے اونہین یعنی کافرون کو وَالشَّيَاطِينَ شیطانون کے ساتھ یعنی اونکے قرینے والے شیطانون کے ساتھ جو دنیا مین اونکے ساتھ رہتے تھے پھر اوسکے ساتھی سمیت ایک ایک زنجیر مین باندھینگے ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ پھر حاضر کرینگے ہم اونھین اور بعض نے کہا ہی کہ سب آدمیون کو حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ۝ گرداگرد دوزخ کے سب نو کے بل پڑے ہونگے حساب کے ہول سے اور دوزخ کے گرد اونکو حاضر کرنا اس جہت سے ہوگا تاکہ نیک لوگ جان لین کہ کن بلاؤن سے اونھون نے نجات پائی ہی اور اونکی خوشی زیادہ ہو اور برے لوگ دوزخ مین اپنے مکان دیکھین اور اونکا ملال بڑھے ثُمَّ لَنَنزِعَنَّ پھر ہم نکالینگے دوزخ مین ڈالنے کو پہلے مِن كُلِّ شِيعَةٍ ہر ایک گروہ سے اوسے أَيُّهُمْ جو ہوگا اونمین سے أَشَدُّ بہت سخت اور بہت زیادہ عَلَى الرَّحْمَٰنِ عِتِيًّا ۝ خدا پر سرکشی اور جرأت کی راہ سے یعنی ہر ایک گروہ مین سے جو بڑا کافر اور بہت نافرمان ہوگا پہلے ہم اوسی کو جدا کرینگے ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ پھر بیشک ہم بڑے جاننے والے ہین بِالَّذِينَ هُمْ اون لوگون کو جو اَوْلَىٰ بہت لائق ہین بِهَا اس دوزخ کے ساتھ صِلِيًّا ۝ ڈالدینے کی راہ سے یعنی مین جانتا ہون کہ کون پہلے آتش دوزخ مین ڈالدینے کے قابل ہی وَإِن مِّنكُمْ اور نہین کوئی تم آدمیون مین سے إِلَّا وَارِدُهَا مگر پہونچنے والا اور گذر کرنے والا دوزخ پر لیکن جب مومن دوزخ پر گذرینگے تو آگ بجھ جائیگی اور ٹھنڈی ہو جائیگی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ بعضے جنتی لوگ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ کیا حق تعالی نے ہمسے وعدہ نہین کیا تھا کہ تم سب دوزخ پر گذرو گے تو یہ کیا ماجرا ہی کہ ہمنے تو آگ دیکھی ہی نہین فرشتے کہینگے کہ تمنے تو دوزخ پر سے گذر کیا مگر اوسکی آگ تمھارے ایمان کے نور کے سبب سے بجھ گئی تھی مولانا روم علیہ الرحمہ نے فرمایا ہی بیت مومن فسون بداند بر آتشے بخواند ؛ سوزش درون نماند گردد چو نور روشن ؛ كَانَ ہی دوزخ پر گذرنا عَلَىٰ رَبِّكَ تیرے رب پر حَتْمًا لازم اور قطعی مَّقْضِيًّا ۝ کام حکم کیا ہوا یعنی ایسا وعدہ ہی کہ ضرور واقع ہوگا اور اوسمین ہرگز خلاف نہین اور کچھ مفسر اس بات پر ہین کہ ورود دخول کے معنی مین ہی اسواسطے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ ورود دخول ہی یعنی سب کو دوزخ مین حاضر کرینگے کوئی نیک اور بد ایسا نہوگا جو دوزخ مین داخل ہوگا مومن اوپر آگ اسطرح گل ہو جائیگی جسطرح حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گل

ہوگئی تھی اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ جو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ثُمَّ نُنَجِّی پھر نجات دینگے ہم الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اونھین جنھون نے پرہیز کیا شرک سے یعنی نکال لینگے اونھین دوزخ سے وَّنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ اور چھوڑ دینگے ہم ظالمون کو فِیْهَا اُس مین جِثِیًّا زانوکے بل گرے ہوئے وَاِذَا تُتْلٰی اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَیْهِمْ مشرکون پر اٰیٰتُنَا ہماری آیتین بَیِّنٰتٍ کہ کھلی ہوئی اور ظاہر ہین اوسکے معنی یا قدرت کی دلیلین یا معجزے تو قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے قریش کے سردارون مین سے لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین فقیرون مین سے یعنی امیر لوگ فقیرون سے کہتے ہین کہ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ کون ان دونون گروہ مومن یا کافرون مین سے خَیْرٌ بہتر ہی مَّقَامًا مکان اور جگہ کی رو سے یعنی ہمارے مکانات عمدہ عمدہ ہین اور عیش کا سب اسباب وسیع مہیا ہی اور تمھارے پاس نہ بیٹھنے کو ٹھور ہی نہ منھ کو کور اور حقیقت مین مقام کی بہتری سے خوشحالی اور وسعت معاش مراد ہی حاصل کلام یہ ہی کہ مشرک لوگ مومنون سے کہتے تھے کہ ہم تم دو گروہون مین کون بہت خوشحال ہی وَّاَحْسَنُ نَدِیًّا ○ اور بہتر مجلس کی رو سے یعنی کسکی مجلس بہت آراستہ اور رونق کی ہی اسواسطے کہ ہمارے مجمع مین سب سردار اور اشراف ہین اور تمھاری مجلس مین غلام ناتوان تو حق تعالیٰ نے اونکی ذلت اور افتخار کی جڑ اوکھاڑ کر فرمایا کہ وَکَمْ اَهْلَکْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہین ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے مشرکان عرب سے مِّنْ قَرْنٍ ہر ایک گروہ سے اور ہر ایک قبیلہ سے کہ ایک زمانہ مین مجتمع تھے اور واقع مین تھے هُمْ وہ عرب کے کافرون سے اَحْسَنُ اَثَاثًا بہتر گھر کے اسباب کی رو سے جسکے سبب سے گھرونکی آرایش ہوتی ہی وَّرِءْیًا ○ اور بہتر اونسے ہیئت اور صورت مین پس اونکے مال نے اونکی ہلاکت دفع کی نہ اونکے جمال نے اونسے عذاب کا بیت برمال و جمال خوشتین تکیہ مکن بہ کاخ زیبے برندواین رابہ تیبے قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے جو مال اور جمال پر بھروسا کیے ہین کہ گھمنڈ نہ کرو اسواسطے کہ مَنْ کَانَ فِی الضَّلٰلَةِ جو کوئی گمراہی اور دوری مین ہی راہ حق سے فَلْیَمْدُدْ تو چاہیے کہ مدد کرے یہ خبر ہی امر کی صورت مین یعنی مدد کرتا ہی لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکی خدا اور کھینچتا ہی اوسکی عمر مَدًّا کھینچکر یعنی اوسے مہلت دیتا ہی اور بڑی درپی نعمت پہونچاتا ہی حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا اوسوقت تک کہ وہ دیکھتے ہین مَا یُوْعَدُوْنَ وہ چیز جسکے سبب سے ڈرائے گئے تھے اِمَّا الْعَذَابَ یا تو عذاب دنیا مین قتل اور قید کے سبب سے وَاِمَّا السَّاعَةَ یا قیامت مین انواع و اقسام کی رسوائی اور خرابی دیکھکر فَسَیَعْلَمُوْنَ تو قریب ہی کہ جانین مَنْ هُوَ شَرٌّ اوسے جو بدتر ہی اون دو گروہ مین سے مَّکَانًا مکان کی رو سے اسواسطے کہ ایمان والون کے لیے جنتون کے درجے ہین اور اون کافرون کے واسطے دوزخون کے درکے وَّاَضْعَفُ اور جانین اوسے جو بہت ضعیف ہے جُنْدًا سپاہ کی رو سے یعنی دوستون اور مددگارون کی طرف سے اسلیے کہ ایمان والون کو خدا اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے یاری اور مددگاری پہونچیگی اور مشرکون کا مطلق کوئی یار مددگار نہوگا وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ وَیَزِیْدُ اللّٰهُ اور زیادہ کرتا ہی خدا دنیا مین الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا اون لوگون کو جنھون نے ہدایت پائی اوسکی کتاب کے سبب سے هُدًی ہدایت یعنی جسقدر قرآن نازل ہوا اوسکا ایمان لائے اور جو نازل ہوتا ہی اوسکی تصدیق کرتے جاتے ہین اور اونکی ہدایت خدا زیادہ کرتا ہی وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ اور نیک کلام باقی پانچون نمازیا چارون کلمے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وغیرہ اونکے واسطے خَیْرٌ بہتر ہین عِنْدَ

۵ اور نہین ظالم کافرون کے واسطے کوئی مددگار ۱۲

رَبِّكَ تیرے رب کے پاس ثَوَابًا ثواب کی رو سے وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝ اور بہتر ہی بازگشت کی راہ سے یعنی دنیا مین اگر کافرون کے واسطے جاہ و مال ہی تو آخرت مین وبال و نکال ہوگا اور مومن دنیا مین ہدایت بھی رکھتا ہی اور حمایت بھی اور آخرت مین ثواب بھی پائیگا اور حسن مآب بھی یعنی پھرنے کی اچھی جگہ بیت بدنیا سرفراز و نامدار اند بعقبی کامدار و کامگار اند لکھا ہی کہ خباب بن حارث رضی اللہ عنہ کا قرض عاص بن وائل تمیمی پر تھا ایک دن اونھون نے اوس سے تقاضا کیا کہ ہمارا قرض ادا کرو وہ بولا کہ جب تک محمدی دین چھوڑ کر کافر نہوگے ہرگز تمھارا قرض نہ ادا کرونگا خباب رضی اللہ عنہ نے کہا واللہ مین تو آنحضرت کے دین ہی پر رہونگا اگر کفر اختیار کرو نہ جیتے نہ مرتے نہ اوسدن جب پھر اوٹھایا جاؤنگا عاص بولا کہ اچھا جسدن پھر اوٹھایا جائیگا اوسدن آنا اور اپنا قرض مجھسے لیلینا اسواسطے کہ یہ جو تم کہتے ہو اگر حق ہی تو مین وہان تمسے افضل ہونگا میرا مال اور میری اولاد بہت ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ کیا دیکھا تمنے اوسے جو نہین ایمان لایا بِاٰيٰتِنَا میری آیتو نکا یعنی قرآن کا یا میری وحدت کی نشانیون کا وَقَالَ اور بولا یعنی عاص کہ قسم خدا کی کل قیامت کو لَاُوْتَيَنَّ البتہ دیا جاؤنگا یعنی اوسدن مجھے ضرور دینگے مَالًا وَّوَلَدًا ۝ مال اور اولاد اَطَّلَعَ الْغَيْبَ کیا مطلع ہوگیا غیب پر اور لوح محفوظ کا مطالعہ کرکے یہ بات وہان سے کہتا ہی اَمِ اتَّخَذَ یا لیلیا ہی عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ خدا کے پاس سے کوئی عہد و پیمان اس صورت پر كَلَّا ط ایسا نہین ہی جو وہ کہتا ہی سَنَكْتُبُ قریب ہی کہ لکھ لین ہم یادگاہ رکھین ہم مَا يَقُوْلُ وہ بات جو وہ کہتا ہی تاکہ اوس بات کے سبب سے اوسے ہم جزا دین یا نامۂ اعمال لکھنے والے فرشتون کو ہم حکم کردین تاکہ وہ لکھ لین وَنَمُدُّ لَهٗ اور کھینچین ہم اوسکے واسطے مِنَ الْعَذَابِ عذاب مین سے مَدًّا ۝ کھینچکر یعنی بڑا اور ملا ہوا کردین ہم اوسکے واسطے عذاب کو اسطرح کہ عذاب پر عذاب اوسے ہم پہونچائین وَّنَرِثُهٗ اور میراث لین ہم یعنی پھیر لین ہم موت کے سبب سے مَا يَقُوْلُ جو کچھ وہ کہتا ہی کہ کل مجھے دینگے یعنی مال و اولاد وَيَاْتِيْنَا اور آئیگا ہمارے پاس موت کے وقت یا قیامت کے روز فَرْدًا ۝ اکیلا نہ مال ہوگا اوسکے ساتھ نہ اولاد ہوگی وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے قریش کے مشرکون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اٰلِهَةً جھوٹے خدا جیسے بت اور فرشتے لِّيَكُوْنُوْا تاکہ ہون یہ معبود لَهُمْ عِزًّا ۝ اونکے واسطے عزت کے سبب یعنی مشرکون معبودون کی شفاعت کی بدولت خدا کے سامنے عزت پائین كَلَّا ط ایسا نہین کہ وہ عزت پائین بلکہ سَيَكْفُرُوْنَ قریب ہی کہ کافر ہوجائین یعنی اونکے معبود انکار کرین اور اقرار نہ کرین بِعِبَادَتِهِمْ اپنی عبادت کا یا کافرون کو جب اہل قیامت معلوم ہو تو بتون کی پرستش سے انکار کرین وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ اور ہون اپنے معبودون پر ضِدًّا ۝ دشمن یا اونکے معبود اونکے دشمن ہون اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تمنے اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ اسے کہ ہمنے بھیجا شیطانون کو عَلَى الْكٰفِرِيْنَ کافرون پر یعنی اونپر ہمنے مسلط کردیا یا اونکا ساتھی اور رفیق کردیا تَؤُزُّهُمْ ہلاتے ہین اونھین اَزًّا ۝ ہلانا یعنی گناہ کرنے پر اونھین آمادہ کرتے ہین اور وسوسے دیکر اونھین اونکی جگہ سے لیجاتے ہین فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ تو جلدی نہ کرو اونپر یعنی اونپر عذاب نازل ہونے کی جلدی نہ کرو اِنَّمَا نَعُدُّ اسکے سوا نہین کہ گنتے ہین ہم لَهُمْ اونکے واسطے اونکی جانون کے دن عَدًّا ۝ ایسا گننا کہ اوسمین غلطی نہین ہی جب وہ ایام پورے ہوجائینگے تو فنا ہوجائینگا جو کچھ مقرر ہوا ہی يَوْمَ یاد کرو وہ دن کہ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اکٹھا کرینگے ہم پرہیزگارون کو اِلَى الرَّحْمٰنِ خدا کی بہشت کی طرف

جو بخشنے والا ہی وَفْدًا ۝ اوس حال مین کہ وہ سوار ہونگے عمدہ اونٹون پر جو جنت کی سواریان ہین یعنی اونکو اسطرح جنت مین سوار کرکے لیجینگے جیسے عزت والے لوگون کو بادشاہ کی جناب مین سوار کرکے لیجاتے ہین امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ بعضے تو عبادتون کے عمدہ اونٹون پر سوار ہونگے اور بعضے ہمتون اور نیتون کی سواریون پر سوار ہونگے جو عبادتون کی سواریون پر سوار ہونگے وہ بہشت کے طالب ہین اونکو تو بہشت مین لیجائینگے اور جو لوگ ہمتون کی سواریون پر سوار ہونگے وہ خدا کے طالب ہین اونکو قرب رحمان مین لیجائینگے طالبان جنت اور طالبان رحمان مین بڑا فرق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ ممشاد دینوری قدس سرہ نزع کے حال مین تھے ایک فقیر اونکے سامنے کھڑا دعا کرتا تھا کہ الہی اللہ اپنپر رحمت کر اور جنت انھین مرحمت فرما پس ممشاد رحمۃ اللہ علیہ اوسپر چیخے کہ او غافل تین برس سے ثروت اور رغبت اور حور و قصور سمیت جنت کو مجھپر جلوہ دیتے ہین مین نے اپنی چشم ہمت کی کنکھیا بھی اوسپر نہین ڈالی اب درگاہ قرب مین جاتا ہون تو اپنی رحمت لایا ہی اور میرے واسطے بہشت اور رحمت چاہتا ہی بیت باغ فردوس از برائے دیدنش باید مرا ۔ بے جمالش روضۂ جنت چہ کار آید مرا ۔ وَنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اور ہنکا دینگے ہم کافرون کو اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ دوزخ کی طرف جیسے بہائم کو بھوکا پیاسا پیادہ یا اکیلے ہنکاتے ہین لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ نہ قدرت رکھینگے اور نہ پائینگے نہ متقی نہ گنہگار سفارش کسی سفارشی کی اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ مگر اوسکی جسنے لیلیا ہو عِنْدَ الرَّحْمٰنِ خدا کے پاس عَهْدًا ۝ عہد سفارش کے واسطے اور وہ عہد توحید اور نیک کام ہی یا یہ کہ کوئی کسیکی شفاعت نکریگا مگر وہ جسنے خدا سے اجازت پائی ہو وَقَالُوا اور بولے کفار بنو ملیح کے اور یہود و نصارا نادانی کی رو سے کہ اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ پیدا کرلیا خدا نے وَلَدًا ۝ فرزند یعنی ملائکہ اور عیسی اور عزیر علیہم السلام کہدو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے کہ لَقَدْ جِئْتُمْ بیشک تم لائے ہو شَيْـًٔا اِدًّا ۝ چیز بری یعنی سخت اور بے ادبانہ بات تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہی کہ آسمان يَتَفَطَّرْنَ پھٹجائین مِنْهُ اوسکی بات سے وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ اور پھٹجائے زمین وَتَخِرُّ الْجِبَالُ اور گر پڑین پہاڑ هَدًّا ۝ ٹوٹکر یعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوجائین اَنْ دَعَوْا اس بات سے کہ دعوی کرتے ہین لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝ خدا کے واسطے فرزند کا یعنی خدا کی طرف اولاد ہونے کی نسبت کی وَمَا يَنْۢبَغِيْ اور نہین سزاوار اور لائق نہین لِلرَّحْمٰنِ خدا کو اَنْ يَّتَّخِذَ یہ کہ پیدا کرے وَلَدًا ۝ کوئی فرزند اسواسطے کہ فرزند پیدا کرلینا چاہتا ہی کہ باپ بیٹے مین مجانست ہو اسواسطے کہ بیٹا باپ ہی کی جنس سے ہونا چاہیے اور حق تعالی کسیکے ہمجنس ہونے سے بری اور منزہ ہی یا اپنی ذاتی بے نیازی کے سبب سے اولاد کی مدد لینے اور اونکے ساتھ انس و الفت کرنے کا اور اونسے سہارا لینے اور اونکے سبب سے اپنی زینت کرنے کا محتاج نہین ہی اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نہین ہی جو کوئی ہی آسمانون اور زمین مین اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ مگر آنے والا ہی قیامت کے دن رحمان کی طرف عَبْدًا ۝ اوس حال مین کہ وہ آنے والا بندہ ہوگا لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ بیشک ضرور سب کو اوسنے جانا ہی اور سب کو گھیر لیا ہی اسیطرح کہ اوسکی قدرت اور علم سے باہر نہین ہین وَعَدَّهُمْ اور گن لیا ہی اونکی ذاتون اور کامون کو عَدًّا ۝ گن لینے کر وَكُلُّهُمْ اور وہ سب اٰتِيْهِ آنے والے ہین اوسکی طرف يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فَرْدًا ۝ اکیلے کہ نہ کوئی تابع ساتھ ہوگا نہ کوئی یار و مددگار اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے سَيَجْعَلُ قریب ہی کہ ظاہر کردے لَهُمُ الرَّحْمٰنُ اونکے واسطے خدا

وقف لازم

وقف لازم

نصف

وُدًّا ○ دوستی خلق کے دلون مین یعنی اونکی محبت دلون مین ڈالدے بے سبب اور بے ذریعے کے حدیث مین ہی کہ حق تعالیٰ جب کسی بندہ کو دوست رکھتا ہی تو جبریل علیہ السلام سے حکم کردیتا ہی کہ مین فلان بندہ کو دوست رکھتا ہون تو بھی اوسے دوست رکھ پس جبریل علیہ السلام بھی اوسے دوست رکھتے ہین اور اہل آسمان مین منادی کردیتے ہین کہ حق تعالیٰ فلان بندہ کو دوست رکھتا ہی تم بھی اوسے دوست رکھو پس آسمان کے رہنے والے اوسے دوست رکھتے ہین پھر اوس بندہ کی محبت زمین پر ڈالتے ہین یہانتک کہ زمین کے رہنے والے بھی اوسے دوست کرلیتے ہین فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ سو اسکے نہین کہ آسان کردیا ہمنے قرآن یا یہ کہ اوتارا ہمنے قرآن بِلِسَانِكَ تمہاری زبان پر یعنی عربی زبان مین یا اوسکا پڑھنا تمہاری زبان پر ہمنے آسان کردیا ہی لِتُبَشِّرَ تاکہ خوشخبری دو تم بِهِ الْمُتَّقِيْنَ اوسکے سبب سے پرہیزگارون کو جنھون نے شرک سے کنارہ کیا ہی وَتُنْذِرَ بِهٖ اور ڈراؤ اوسکے سبب سے قَوْمًا لُّدًّا ○ گروہ جھگڑنے والے سخت عداوت رکھنے والے کو وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور کتنے ہلاک کرڈالے ہمنے قَبْلَهُمْ تمہاری قوم سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ ڈرانے والون مین سے ہر ایک قرن اور قوم مین مشرکون مین سے ہمنے ہلاک کیے ہین هَلْ تُحِسُّ کیا پاتے اور دیکھتے ہو تم مِنْهُمْ اون ہلاک ہوون مین سے مِّنْ اَحَدٍ کسی کو اَوْ تَسْمَعُ یا سنتے ہو تم لَهُمْ اونکی رِكْزًا ○ آواز پوشیدہ یعنی اونپر جب ہمارا عذاب نازل ہوا تو سب نیست و نابود ہوگئے نہ اونمین سے کوئی شخص باقی رہا کہ کوئی دیکھے نہ آواز آتی ہی کہ کوئی سنے بلکہ قہر الٰہی نے کچھ بھی نہ چھوڑا سب کو ایسا فنا کردیا کہ گویا پیدا ہی نہوئے تھے نظم کواثراز سرورانِ تاج بخش ✤ کونشان از خسروانِ تاجدار ✤ سوخت دیہیم شہانِ کامجو ✤ خاک شد تخت ملوک کامگار

ع ۱۲

ایاتها ۱۳۵ | رکوعاتها ۸ | کلماتها ۱۳۵۱ | حروفها ۵۴۶۶

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

مِائَةٌ وَخَمْسٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ طٰہٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

ایک سو پینتیس ۱۳۵ آیتین ہین

طٰهٰ ○ حروف مقطعہ جو سورتون کے شروع مین ہین اونمین کسی مین استقدر اختلاف نہین جتنا طٰہٰ مین ہی بعضے اسے حروف مقطعہ جانتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کا نام ہی یا سورت کا یا اللہ کے ناموں مین سے ایک نام ہی یا اسم طاہر اور اسم ہادی کی ابتدا کے دو حرف ہین اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں مین سے ایک نام ہی جیسے مزمل مدثر یٰسٓ اور کہتے ہین کہ طٰہٰ منادی ہی اور حرف ندا اوسپر سے گرادیا گیا ہی یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو نام ایک طالب دوسرے ہادی کی طرف اشارہ ہی یعنی شفاعت کے طالب شریعت کے ہادی یا گناہون سے طاہر خدا کی معرفت کے ہادی یا اونکا دل غیر خدا سے طاہر ہی اور قرب خدا کی طرف ہادی ہین حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ طٰہٰ اس طرف اشارہ ہی کہ سر محمدی کے صفحے سے کائنات کے نقوش طی کردیے گئے اور یہ ہے مدد فرمی اس طرف کہ ہدایت مبدء کائنات کے قرب کی طرف پائی اور بعض کے قول کے موافق یہ بات ہی کہ ان دو نون حرفون کی قسم کھائی ہی اور ہر ایک ایک چیز کی طرف اشارہ ہی تبیان مین کہا ہی کہ قسم طول یعنی بخشش اور ہدایت الٰہی کی قسم طینت پاک اور ہمت عالی حضرت رسالت پناہی کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تفسیر مین امام جعفر صادق علیہ السلام وعلی آبائہ الکرام سے نقل ہی کہ طٰہٰ یعنی طہارت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم وہ جو اللہ نے فرمایا ہی وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا اور ایک قول یہ ہی کہ قسم طوبیٰ اور ہاویہ کی کہ جنت اور دوزخ کی طرف اشارہ ہی اور زاد المسیر مین لکھا ہی کہ طٰہٰ مدینہ طیبہ کی ہی

اور رہے مکہ معظمہ کی قسم ان دو حرفوں سے حق تعالیٰ حرمین شریفین یعنی مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کی قسم کھاتا ہی یا طٰہٰ طوبیٰ لطالب غازیان کی ہمارہ رہے ہر کافران کی یا طٰہٰ طوبیٰ طرب اہل جنت کی ہی اور رہے ہر ان اہل دوزخ کی ایک گروہ اس طرف ہی کہ یہ لفظ حروف مقطعہ مین سے نہین آیا بلکہ یا رجل کے مقابلہ مین موضوع ہی عربی یا حبشی یا نبطی یا سریانی زبان مین اور اس قول پر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم منادی یعنی پکارے گئے ہونگے اور بعضی تفسیر مین لکھا ہی کہ ابجد کے حساب سے طٰہٰ کے نو مین اور رہے طٰہٰ کے پانچ مجموع چودہ ہوئے اور اکثر یہ ہی کہ چودھوین رات کو چاند پورا ہوتا ہی تو اسمین یہ بات نکلی کہ ای چودھوین رات کے چاند اور ندا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اور پورا چاند ہونا آپکے مرتبۂ جامعیت کے کمال کی طرف اشارہ ہی اور یہ بات عارفون پر پوشیدہ نہین **نظم** ماہ چون کامل شود انور بود ۔ زانکہ او مرآت نور خور بود ۔ گاہ ماہ بدری و گہ شاہ بدر ۔ صد تو مشروح و کارت شرح صدر ۔ در شب تاریکی کفر و ضلال ۔ از جہت روشن شد انوار جلال ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ طٰہٰ اصل مین طاہا تھا ہمزے کو گرا دیا طاہا امر ہی وطایطا سے اور ہاکنایہ زمین سے اور زمین کا ذکر نہین آبتدا زمانہ مین جب جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تہجد کے واسطے اوٹھتے تو ایک پانون پر آپ کھڑے ہوتے اس سبب سے پاے مبارک کی پشت ورم کر جاتی تو یہ سورت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے حکم کر دیا کہ طاہا یعنی اپنے دونون پانون زمین پر رکھو اور بعضے کہتے ہین کہ ایک دن ابو جہل اور اوسکے لوگون نے حضرت رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تمنے ہمارا دین چھوڑ کر اپنے کو رنج اور تکلیف مین ڈالا یا طعن کرتے تھے کہ محمد پر قرآن اسیواسطے اوترا ہی کہ اونھین رنج و مصیبت مین ڈالے تو یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی کہ طٰہٰ یعنی ای وہ مرد کہ تیری طرح کسی مرد نے میدان مردی مین قدم نہین رکھا **مَآ اَنْزَلْنَا** نہین نازل کیا ہمنے **عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ** تجھپر قرآن **لِتَشْقٰٓى** ۝ اسواسطے کہ تو رنج کھینچے اور رات کو نہ سوے اور نماز مین کھڑے رہنے کے سبب سے تمھارے پانون ورم کر جائین **اِلَّا تَذْكِرَةً** مگر نازل کیا ہمنے تمپر قرآن نصیحت کرنے کے واسطے **لِّمَنْ يَّخْشٰى** ۝ اوس شخص کو جو ڈرتا ہی یا وصف اسکے کہ نصیحت عام ہی مگر ڈرنے والے کی تخصیص اسواسطے ہی کہ وہ نصیحت سے فائدہ پاتا ہی **تَنْزِيْلًا** اوتارا گیا اوتارنا **مِّمَّنْ خَلَقَ الْاَرْضَ** اوسکی طرف سے جسنے پیدا کی زمین **وَالسَّمٰوٰتِ الْعُلٰى** ۝ اور آسمان اونچے **اَلرَّحْمٰنُ** وہ ہی بڑی بخشش کرنے والا **عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى** ۝ عرش پر غالب ہوا اوسکا حکم اور یا وصف اسکے کہ حق تعالیٰ سب موجودات پر غالب اور مستولی ہی پھر استیلا کی اضافت خاص عرش کے ساتھ اس جہت سے ہو سکتی ہی کہ وہ سب مخلوقات مین بڑا ہی تاویلات مین امام ماتریدی نے فرمایا ہی کہ عرش ملک کے معنی مین آتا ہی اور حق تعالیٰ اپنے ملک پر مستولی اور غالب ہی فتوحات مین ہی کہ شیخ قدس سرہ اس آیت مین لفظ عرش پر وقف کرتے اور **اِسْتَوٰى** لام فی السمٰوٰت الگ پڑھتے یعنی ثابت ہی اوسکے واسطے جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ عرش پر خدا کا استوا یعنی قرار پکڑنا قرآن مین ہی اور مجھے اس بات کا ایمان ہی بین تاویل نہین ڈھونڈھتا اسلیے کہ اس باب مین تاویل کرنا خفیان ہی ظاہر مین مین قبول کرتا ہون اور باطن مین مان لیتا ہون اسواسطے کہ سنیون کا یہی اعتقاد ہی مگر مین یہ جانتا ہون کہ وہ نہ مکان کا محتاج ہی نہ عرش اوسکو اوٹھائے ہوے ہی اسواسطے کہ وہ اپنی قدرت سے عرش کو اوٹھائے ہوے اور اوسکا نگہبان ہی **نظم** نے مکان یافت سوے کس نے زمان ۔ نے بیان وارد خبر زو نے عیان ۔ این ہمہ مخلوق حکم او رسید

خالق عالم زعالم ہر تر ست ۞ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسکے واسطے ہی جو کچھ آسمانون مین ہی مبدعات علویہ وَمَا فِي الْاَرْضِ
اور جو کچھ زمینون مین ہی مخترعات سفلیہ وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ دونون کے درمیان ہی ملائکہ اور آگ اور ہوا کے طبقے وَمَا تَحْتَ
الثَّرٰى ۝ اور جو کچھ گیلی مٹی کے طبقے کے نیچے ہی ثری زمین کے سب طبقون سے نیچے والا طبقہ ہی اور وہ وہ جگہ ہی جسپر تیسری تہہ ہی تیسیر وغیرہ
تفاسیر مین وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے مذکور ہی کہ زمین کے ساتون طبقے ایک فرشتے کے کاندھے پر ہین اور اوس فرشتے کے
دونون پانون تیسری پر ہین اور تیسری ایک جنت کی گائے کے سینگ پر اور گائے کے پانون حوض کوثر کی ایک مچھلی کی پیٹھ پر ہین اور مچھلی دریا پر
ثابت ہی اور دریا جہنم پر اور جہنم ہوا پر اور ہوا ایک حجاب ظلمت پر اور وہ حجاب ثری پر اور زمین آسمان والون کا علم ثری سے آگے
نہین پہونچتا اور ثری کے نیچے جو کچھ ہی اوسے حق تعالیٰ کے سوا کوئی نہین جانتا وَاِنْ تَجْهَرْ بِالْقَوْلِ اور اگر آشکارا کہو
تم بات فَاِنَّهٗ تو بیشک وہ يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفَى ۝ جانتا ہی پوشیدہ اور جو کچھ پوشیدہ سے بھی زیادہ پوشیدہ ہی کہتے ہین
کہ سر وہ ہی جو بندہ کرتا ہی اور جانتا ہی اور چھپاتا ہی اور اخفیٰ وہ ہی کہ جانتا ہی نہین کہ کیا کریگا یا سر وہ ہی جو کسی سے کہین اور اخفیٰ وہ ہی
جو اپنے دل مین چھپائین اَللّٰهُ وہ ہی خدا ہے برحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود پرستش کے لائق مگر وہ لَهُ الْاَسْمَآءُ
الْحُسْنٰى ۝ اوسکے واسطے ہین نام نیک یا صفتین اچھی وَهَلْ اَتٰىكَ اور کیا آئی تمھارے پاس اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وقف لازم
وسلم حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ خبر موسیٰ بن عمران کی اور اونکا قصہ تمھین معلوم ہوا تو سختیون پر صبر کرنے مین اوسکی اقتدا کر اور ذرا
یاد کرو جب دیکھی موسیٰ علیہ السلام نے نَارًا آگ لکھا ہی کہ جب حضرت موسیٰ نے شعیب علیہما السلام سے اپنے ماں باپ بھائی کو
دیکھنے کے واسطے مصر مین جانے کی اجازت چاہی تو شعیب علیہ السلام نے اونھین اجازت دی اور اونکی بی بی کو اونکے ساتھ روانہ کیا ایک رات
بڑی اندھیری اور بہت سردی تھی برف پڑ رہی تھی وہ راہ بھول گئے اور وادی ایمن کے پاس پہونچے اور حضرت صفورا حضرت شعیب کی
بیٹی جو موسیٰ علیہ السلام کی منکوحہ تھین اونکو درد زہ شروع ہوا آگ کی حاجت پڑی موسیٰ علیہ السلام نے ہر چند کوشش کی چقماق پتھر
سے آگ نہ نکلی ناگاہ دور سے آگ دیکھی فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا تو بولے اپنے اہل و عیال اور خادمون سے کہ ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ
اٰنَسْتُ نَارًا بیشک مین نے دیکھی ہی آگ لَعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید لاؤن تمھارے واسطے مِّنْهَا بِقَبَسٍ اوس آگ مین سے لکڑی
جسکا کنارہ سلگتا ہو یا اپنی بتی روشن کرلاؤن یا کوئی لکڑی جلالاؤن یا انگارا لے آؤن اَوْ اَجِدُ یا شاید پاؤن عَلَى النَّارِ هُدًى ۝
آگ پر راہ کہ مجھے ڈھرے پر لگادے تو اپنے لوگون کو چھوڑ کر اکیلے آگ کی طرف چلے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے اوس آگ کے پاس تو سفید
آگ سبز درخت مین جلتی دیکھی کہ وہ درخت عناب یا عوسج کا تھا اور اوسکے گرد کوئی نہ تھا تو متحیر ہوئے اور آگ کی روشنی اور درخت کی سبزی سے
متعجب تھے کہ ناگاہ نُوْدِيَ يٰمُوْسٰٓى ۝ ندا کی گئی کہ اے موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ مین ہون مین تیرا رب متکلم کی ضمیر کا مکرر لانا
تاکید اور تحقیق کے واسطے ہی یعنی کچھ شک نکر اور یقین جان کہ مین تیرا رب ہون فَاخْلَعْ پھر اوتار ڈال اپنے پاؤن سے نَعْلَيْكَ
اپنی دونون جوتیان بعضون نے کہا ہی کہ وہ جوتیان نجس تھین گدھے کے بے دباغت کیے ہوئے چمڑے کی اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ
جوتیان گائے کے چرسے کی پاک تھین مگر حق تعالیٰ نے اونھین اوتارنے کا حکم دیا تاکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قدم ارض مقدس کی خاک کو چھوجائے
اور اوسکی

اور اوسکی برکت اونکے پانوں مین پہونچے اور محققون نے کہا ہی کہ یہ تواضع اور ادب کی تعلیم ہی اسواسطے کہ پادشاہون کے فرش پر جوتا پہنے نہین جاسکتے اور اسیواسطے اگلے بزرگون کے ایک گروہ نے مثل حضرت بشر حافی وغیرہ قدس سرہم کے ننگے پانوں سیر کی ہی نظم گنجے کہ زمین و آسمان طالب دست ۔ چون درنگری برہنہ پایان وارند اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ جو حکم ہوا کہ جوتیان اوتار اسکے یہ معنی ہین کہ اپنا دل جورو لڑکون کی فکر سے فارغ رکھ امام قشیری رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ دونون جوتے اوتار ڈال یہ اس طرف اشارہ ہی کہ دنیا اور آخرت کی فکر اپنے دل سے نکال ڈال یعنی عالم تفرید مین دونون جہان پر لات مار اِنَّكَ بیشک تو بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ میدان پاکیزہ برکت والے مین طُوًى ○ تعریف کیے ہوئے مین ہی وَاَنَا اخْتَرْتُكَ اور مین نے برگزیدہ کر لیا تجھے نبوت کے واسطے فَاسْتَمِعْ تو سن لِمَا یُوْحٰى ○ وہ چیز جو وحی کیجاتی ہی تجھپر اور وحی یہ ہی کہ اِنَّنِيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک مین ہون خدا تیرا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا نہین ہی خدا سوا میرے فَاعْبُدْنِيْ تو میری عبادت کر اور یہ وحی مقصود تھی توحید مقرر کرنے پر کہ منتہاے علم ہی اور عبادت کے حکم پر کہ کمال عمل ہی پھر اقسام عبادت مین سے نماز کی تخصیص کرکے فرمایا کہ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھ نماز لِذِكْرِيْ ○ اسواسطے کہ تو اوسمین مجھے یاد کرتا کہ مین تجھے ثنا کے ساتھ یاد کرون اِنَّ السَّاعَةَ بیشک قیامت اٰتِيَةٌ آنے والی ہی اَكَادُ اُخْفِيْهَا چاہتا ہون کہ چھپاؤن اوسکا وقت اسواسطے کہ اوس عذاب سے ڈرنا بہت سخت ہوتا ہی جسکا وقت معلوم نہین اور اگر اخفا کو صلب خفا یعنی پوشیدگی اور اٹھا لینے کے معنی مین رکھین تو یہ معنی ہین کہ قریب ہی کہ ظاہر کردین ہم اوسے لِتُجْزٰى کہ یہ متعلق ہی یعنی قیامت بیشک آنے والی ہی تاکہ بدلا دیا جاوے كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک بِمَا تَسْعٰى ○ ساتھ اوس کام کے کہ دوڑتا ہی اوسکی طرف اور کرتا ہی فَلَا يَصُدَّنَّكَ تو چاہیے کہ تجھے باز نہ رکھے عَنْهَا قیامت پر ایمان لانے سے مَنْ لَّا يُؤْمِنُ وہ شخص جو نہین ایمان لاتا بِهَا اوسکے واقع ہونے کا وَاتَّبَعَ اور پیروی کی ہی جسنے هَوٰىهُ اپنے نفس کی خواہش کی تو ایسے شخص کے صادر ہونے کے سبب سے راہ نہ چھوڑ کہ فَتَرْدٰى ○ پھر تو ہلاک ہو جاوے یہ خطاب تو موسیٰ علیہ السلام سے ہی اور مراد اونکی امت ہی امام علم الہدی اور فقیہ ابو اللیث رحمہما اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ وَاَنَا اخْتَرْتُكَ سے یہانتک ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخاطب ہین اور اس تقدیر پر امت محمدی مراد ہی غرضکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب دونون جوتے پانون سے اوتارے اور وادی مقدس مین ٹھہرے تو خطاب پہونچا کہ وَمَا تِلْكَ اور یہ کیا چیز ہی بِيَمِيْنِكَ تیرے داہنے ہاتھ مین يٰمُوْسٰى ○ اے موسیٰ حضرت موسیٰ کو اُنس حاصل ہوئے اور اونکی ہیبت دور ہونے کے واسطے حق تعالی نے اونسے کلام کیا اور یہ بات پوچھی کہ تمھارے ہاتھ مین کیا ہی استفہام یعنی پوچھنا تنبیہ یعنی ہوشیار کرنے کو شامل ہی یعنی حاضرہ تاکہ عجائب دیکھے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ هِيَ عَصَايَ یہ میرا عصا ہی اور درخت جنت کے درخت کی لکڑی کا تھا دس گز لمبا اور اوسکے اوپر والے سرے پر دو شاخین نکلی ہوئی تھین اور اوسکے نیچے لمبی نوک لوہے کی لگی تھی اوسکا نام علیق تھا یا نبعہ حضرت آدم سے حضرت شعیب کو میراث مین پہونچا تھا اونھون نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا غرضکہ حضرت موسیٰ نے جواب دیا اور خدا کی نعمتین شمار کرنے کو جواب پر یہ باتین اور زیادہ کین اور کہا کہ اَتَوَكَّؤُا عَلَيْهَا مین اوسپر ٹیک کرتا ہون اس عصے سے جب تھک جاتا ہون راہ مین یا جب بکریان چرتی ہوتی ہین اور مین اونکے پاس ہوتا ہون وَاَهُشُّ اور جھاڑتا ہون درخت کے پتے

بِهَا اس عصے کے سبب سے عَلٰى غَنَمِيْ اپنی بکریون پر وَلِيَ فِيْهَا اور میرے واسطے اس عصے مین مَاٰرِبُ اُخْرٰى ۝ کام اور ہین
لکھا ہی کہ عصا راہ مین موسیٰ علیہ السلام سے باتین کرتا اور درندے اور موذی جانورون سے اونکی حفاظت کرتا اور جس کوئین پر موسیٰ علیہ السلام
پہونچتے اوسکی لکڑی رسی اور دونون شاخین ڈھول بنجاتین اور زمین مین گاڑتے تو سایہ دار درخت ہوجاتا اور جو میوہ موسیٰ علیہ السلام کو
مرغوب ہوتا وہ اوسمین پیدا ہوآتا اور اندھیری رات مین شمع اور چراغ کی طرح روشنی دیتا اور چونکہ موسیٰ علیہ السلام نے مجملاً کہا کہ مجھے
اس سے بہت کام ہین تو قَالَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ اَلْقِهَا يٰمُوْسٰى ۝ ڈال دے اسے اے موسیٰ تو حضرت موسیٰ سمجھے کہ جوتون کی طرح
اس عصے کو بھی دور کرنا چاہیے فَاَلْقٰىهَا تو پھینک دیا اوسے اپنے پیچھے فوراً ایک بہت بڑی آواز سنی پھر کر دیکھا فَاِذَا هِيَ
تو وہین وہ عصا حَيَّةٌ سانپ تھا تَسْعٰى ۝ دوڑ رہا ہر طرف لکھا ہی کہ پہلے تو وہ زرد سانپ ہوگیا عصے کی مٹائی کے برابر پھر بڑھا
بڑھا اونٹ کے برابر اور لمبا ہوگیا اور چھوٹے چار پیرون پر کھڑا ہو کر چلنے لگا اوسکے دونون گلپھڑون کے درمیان ستر یا چالیس گز کا
فرق تھا اور منہ مین بڑے بڑے دانت اور دونون آنکھین بجلی کی طرح چمکتی تھین بڑے بڑے پتھر جب سامنے پڑتے تو ایک لقمہ
کر جاتا بڑے بڑے درخت جڑ سے اوکھاڑ کر کھا جاتا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوسے دیکھا تو ڈر کر بھاگے تو قَالَ خُذْهَا
فرمایا خدا نے پکڑ لے اوسے وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر اوس سے سَنُعِيْدُهَا جلدی پھیر دینگے اور لے آئینگے ہم اوسے سِيْرَتَهَا
الْاُوْلٰى ۝ پہلی ہیئت پر جو وہ رکھتا تھا یعنی اوسے ہم پھر عصا بنا دینگے جب یہ خطاب آہی موسیٰ علیہ السلام کو پہونچا تو اژدہے
کی طرف منہ کر کے دوڑے اور اپنا ہاتھ اوسکے منہ مین کر دیا اور اوسکے دونون گلپھڑے پکڑے وہی عصے کا عصا ہوگیا دونون شاخین
ہاتھ مین آئین تو موسیٰ علیہ السلام کا دل ٹھہرا پھر ندا آئی کہ وَاضْمُمْ يَدَكَ اور ملا اور لیجا اپنا ہاتھ اِلٰى جَنَاحِكَ اپنے
پہلو کی طرف بغل کے نیچے تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَيْضَآءَ سفید روشن مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ بے کسی عیب اور بیماری کے یعنی سفید
برص کی بیماری نہوگی بلکہ سفید چمکتا ہوگا بجلی کی طرح اوسکی شعاع پڑیگی اٰيَةً اُخْرٰى ۝ لے معجزہ اور نشانی دوسری اپنی نبوت پر
لِنُرِيَكَ ایسا ہمنے اسواسطے کیا تاکہ دکھائین ہم تجھے مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ۝ بعضی اپنی بڑی نشانیان اِذْهَبْ
اِلٰى فِرْعَوْنَ جا یہ دونون معجزے لیکر فرعون کی طرف اور بلا اوسے میری عبادت کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ۝ بیشک وہ حد سے ع ۲۴
گذر گیا ہی اور خدائی کا دعویٰ کرتا ہی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کو دعوت کرنے پر مامور ہوئے تو اپنے دل مین سوچے کہ
مین اکیلا فرعون اور اوسکے لشکر کے ساتھ کیونکر مقابلہ کرونگا تو حق تعالیٰ سے تقویت چاہی اور دعا شروع کی اور عاجزی کی راہ سے
قَالَ کہا کہ رَبِّ اشْرَحْ لِيْ اے میرے رب کھول دے میرے واسطے صَدْرِيْ ۝ میرا سینہ تاکہ جو مجھ پر وحی نازل
فرماوہ اوسمین سما لے یا یہ کہ مجھے متحمل اور بردبار کر دے تاکہ ہر بات سے دلتنگ نہون وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۝ اور آسان کر دے
میرے لیے میرا کام کہ تبلیغ رسالت ہی وَاحْلُلْ اور کھولدے عُقْدَةً گرہ مِّنْ لِّسَانِيْ ۝ میری زبان سے تاکہ يَفْقَهُوْا
قَوْلِيْ ۝ سمجھین لوگ میری بات لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب بچے تھے تو فرعون ایک دن اونھین گود مین لیے تھا
موسیٰ علیہ السلام نے اوسکی ڈاڑھی پر ہاتھ مارا اور کچھ نوچ لی اور کیفیت یہ تھی کہ اوسکی ڈاڑھی مین موتی وغیرہ جواہر گندھے تھے

فرعون کو غصہ آیا موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا بی آسیہ خاتون نے عذر خواہی شروع کی اور یہ بات کہی کہ اس بچے نے جواہر چمکتے دیکھے اسوجہ سے ڈاڑھی پر ہاتھ مارا اگر آگ کا انگارا دیکھے تو بھی اوسپر ہاتھ ڈالدے اس امتحان کے واسطے ایک طباق مین آگ ایک مین یاقوت بھر کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے لائے اور جبرئیل علیہ السلام نے حضرت موسیٰ کا ہاتھ پکڑ کے انگارون کی طرف بڑھا دیا پس موسیٰ علیہ السلام نے ایک انگارا اوٹھا کر اپنے منہ مین رکھ لیا تو اونکی زبان جل گئی اور اوسمین گرہ رہگئی اونکی بات خوب سمجھ مین نہ آتی تھی تو اس جگہہ درخواست کی کہ یا اللہ وہ گرہ کھلجائے اور یہ بھی عرض کی کہ وَاجْعَلْ لِّي اور کردے میرے واسطے یعنی مقرر کر وَزِيرًا مدد دینے والا یا بوجھ بانٹنے والا مِّنْ أَهْلِي میرے لوگون مین سے هَارُونَ أَخِي ہارون میرا بھائی اشْدُدْ بِهِ مضبوط کر اوسکے سبب سے أَزْرِي میری پیٹھ وَأَشْرِكْهُ اور شریک کر اوسے فِي أَمْرِي میرے کام مین یعنی نبوت مین میرا شریک کردے كَيْ نُسَبِّحَكَ تاکہ پاکی بیان کیا کرین ہم تیری یا تیرے واسطے نماز پڑھا کرین ہم كَثِيرًا بہت وَنَذْكُرَكَ كَثِيرًا اور یاد کرین تجھے حمد و ثنا اور دعا کے ساتھ بہت إِنَّكَ كُنتَ بیشک تو تو ہی بِنَا بَصِيرًا ہمارا حال دیکھتا یا تو جانتا ہی وہ بات جسمین ہماری بھلائی ہی قَالَ قَدْ أُوتِيتَ فرمایا حق تعالیٰ نے کہ تحقیق دیا گیا ہی تو سُؤْلَكَ يَا مُوسَىٰ اپنی مانگی مراد ای موسیٰ یعنی جو تمنے درخواست کی وہ مین نے تجھکو عطا فرمائی وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک احسان رکھا ہمنے عَلَيْكَ تجھپر اور نعمت دی ہمنے تجھکو مَرَّةً أُخْرَىٰ دوسرے وقت إِذْ أَوْحَيْنَا جب وحی کی ہمنے إِلَىٰ أُمِّكَ تیری ماں کی طرف مَا يُوحَىٰ وہ جو نہین معلوم ہوسکتی مگر وحی سے یعنی اوسے ہمنے الہام کیا اوسوقت جب تجھکو جنی تھی اور فرعون کے لوگ لڑکون کی تلاش مین تھے کہ جہان پائین قتل کر ڈالین اور وہ تمہارے باپ مین عاجز تھی تو ہمنے ایک فرشتے کی زبانی اوسے الہام کیا نبوت کے طور پر نہین اور ہمنے یہ پیغام بھیجا أَنِ اقْذِفِيهِ یہ کہ ڈالدے موسیٰ کو فِي التَّابُوتِ صندوق مین روئی رکھکر اور اوسکا منہ رال لگاکر خوب بند کردے فَاقْذِفِيهِ پھر ڈالدے وہ صندوق فِي الْيَمِّ دریا ے نیل مین فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ پھر چاہیے کہ ڈالدے دریا یعنی دریا اوسے ڈالدیگا بِالسَّاحِلِ کنارے پر يَأْخُذْهُ تاکہ لیلے اوسے اوسمین سے عَدُوٌّ لِّي دشمن جو میرا ہی وَعَدُوٌّ لَّهُ اور دشمن جو اسکا بھی ہی یعنی فرعون عدو کا لفظ مکرر لانا کمال عداوت کی وجہ سے ہی لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے خدا کے حکم سے حضرت موسیٰ کو صندوق مین رکھکر دریاے نیل مین ڈالدیا اور اوس دریا مین سے ایک نہر فرعون کے گھر مین جاری تھی اوس نہر کی راہ صندوق فرعون کے باغ مین آیا فرعون اپنی جورو کو ساتھ لیے ہوئے نہر کے کنارے پر تھا جب صندوق اون دونون کے سامنے گیا تو اونھون نے نکال لیا کھولا تو اوسمین ایک لڑکا چاند کی صورت سیاہ چشم نکلا بیت ماہ زیباست ولے روے تو زیباتر از دست ✤ چشم نرگس چہ کنم چشم تو رعنا تر از دست ✤ قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام کی آنکھون مین ایسی ملاحت تھی کہ جو اونھین دیکھتا محبت کرنے لگتا آسیہ اور فرعون نے جو اونھین دیکھا تو دونون کے دل مین اونکی محبت پیدا ہوگئی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ وَأَلْقَيْتُ عَلَيْكَ اور ڈالدی مین نے تجھپر مَحَبَّةً مِّنِّي محبت اپنی طرف سے یعنی تمھاری محبت کا بیج دلون مین مین نے بو دیا تاکہ تم پر مہربان ہوجائین وَلِتُصْنَعَ اور پرورش کیا جائے تو عَلَىٰ عَيْنِي میرے

دیکھنے پر یعنی میرے علم اور ارادے کے ساتھ لکھا ہے کہ فرعون اور اوسکی جورو آسیہ نے موسیٰ علیہ السلام کو بیٹا بنالیا اور ہنڈولا تیار کیا
انا مقرر کرنے مین مشغول ہوئے ہر چند انائین لاتے موسیٰ علیہ السلام کسیکا دودھ نہ لیتے موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے اپنی بیٹی
مریم سے کہا تھا کہ دریاے نیل کے کنارے دیکھتی رہ کہ یہ صندوق کہان جاتا ہے جب صندوق فرعون کے باغ مین گیا تو مریم بھی
اوس باغ مین چلی گئین اور یہ حال وہان دیکھا کہ اونکا بھائی کسی انا کا دودھ نہین لیتا پس مریم نے اپنے تئین آسیہ کے پاس پہونچایا
اِذْ تَمْشِيٓ یاد کر جب جاتی تھی اُخْتُكَ تیری بہن فَتَقُوْلُ پھر بولی کہ هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا بتادون تمکو ای لوگو عَلٰى
مَنْ يَّكْفُلُهٗ ط اوس عورت پر جو اس لڑکے کا تکفل کرے اور اسے دودھ دے آسیہ بولین کہ اگر ایسا ہو تو مین تیرے ساتھ احسان
کرون مریم باہر آئین اور اوسیوقت اپنی ماں کو بلا لائین پس موسیٰ علیہ السلام کو اونکی گود مین دیدیا فَرَجَعْنٰكَ پھر پھیر دیا ہمنے تجکو
اِلٰٓى اُمِّكَ تیری ماں کی طرف اور وعدہ پورا کیا ہمنے كَيْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَيْنُهَا ماں کی آنکھ تیرے دیدار سے وَلَا
تَحْزَنَ ط اور تا کہ غمگین نہو تیری جدائی مین وَقَتَلْتَ نَفْسًا اور مار ڈالا تو نے ایک جی یعنی اوس قبطی کو جسکی مالش تجسے
بنی اسرائیل لیتے تھے اور فرعون کے لوگون کو معلوم ہوا اور اونھون نے تمھارے قتل کا ارادہ کیا فَنَجَّيْنٰكَ پھر نجات دی ہمنے تجکو
مِنَ الْغَمِّ مار ڈالے جانے کے غم سے اور ہمنے حکم کردیا کہ مدین مین ہجرت کر جاؤ وَفَتَنّٰكَ اور آزمایا ہمنے تجکو فُتُوْنًا ط
آزمانا یعنی ہمنے تجکو بلا مین ڈالا اور صاف نجات دیدی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت اور قبطی کے قتل اور مدین کی طرف ہجرت کرنے کا
قصہ سورۂ قصص مین مفصل آئیگا فَلَبِثْتَ پھر دیر کی تو نے سِنِيْنَ فِيْٓ اَهْلِ مَدْيَنَ ۵ برسون اہل مدین کے درمیان
اور وہ اٹھارہ یا اٹھائیس برس تھے ثُمَّ جِئْتَ پھر آیا تو اس میدان مین عَلٰى قَدَرٍ يّٰمُوْسٰى ۝ اوس اندازہ پر جو مقرر
کیا ہے ہمنے ای موسیٰ اور یہان تجسے ہمنے کلام کیا وَاصْطَنَعْتُكَ اور تجھے برگزیدہ اور خاص کرلیا مین نے لِنَفْسِيْ ۝ اپنی
محبت کے واسطے یعنی دوست بنالیا اِذْهَبْ اَنْتَ جا تو وَاَخُوْكَ اور تیرا بھائی بِاٰيٰتِيْ میرے معجزون سمیت
وَلَا تَنِيَا اور سستی نہ کرین فِيْ ذِكْرِيْ ۝ میرا ذکر پہونچانے مین توحید اور عبادت کے ساتھ اِذْهَبَآ جاؤ تم دونون اِلٰى
فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى ۝ بیشک گناہ مین وہ حد سے گذر گیا ہے فَقُوْلَا لَهٗ پھر بات کہو اوس سے قَوْلًا
لَّيِّنًا بات کہنا نرم یعنی اوسکے ساتھ مدارا کرکے اوسے دعوت کرو مشورہ کی صورت جیسے ہل لک الی ان تزکی ایسا نہو کہ تم سختی کرو
تو وہ تجھ غصہ کرے یا یہ کہ نرمی کے ساتھ بات کرکے اوسکی پرورش کے حق کی رعایت رکھو اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسے کنیت کے ساتھ
پکارا کرو جیسے ابو العباس اور ایک قول مین ابو الولید اور ابو مرہ بھی اوسکی کنیت کہی ہے بہر تقدیر اوسکے ساتھ سخت کلامی نکرو لَعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ
شاید کہ وہ نصیحت مانے تمھاری بات سے اَوْ يَخْشٰى ۝ یا ڈرے خدا کے عذاب سے تذکرہ نصیبہ متحقق ہے اور خشیہ حصہ متوہم پھر موسیٰ
علیہ السلام اسی جگہ سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور پھر اپنے لوگون کے پاس گئے تیسیر مین لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے لوگ اتنے بھر
منتظر رہے اور وہ نہ آئے اور دن کو بھی اونکی کچھ خبر نہ ملی وہ لوگ اوس میدان مین متحیر رہے اتفاقاً اہل مدین کے لوگون کی ایک جماعت وہان
پہونچی اور حضرت صفورا کو پہچان کر اونکے باپ پاس لیگئی جب فرعون غرق ہولیا تو موسیٰ علیہ السلام کی خبر اونھین ملی غرضکہ موسیٰ علیہ السلام

جب مصر کی طرف متوجہ ہوئے تو حضرت ہارون پر وحی آئی کہ اپنے بھائی کے استقبال کے واسطے مدین کی راہ پر جا پھر دونون سے اثنار راہ مین
ملاقات ہوئی اور موسی علیہ السلام نے تمام حال اونھین مفصل کہہ سنایا کہ ہمین تمھین متفق ہوکر فرعون کے پاس جانا چاہیے اور اوسے حق کی
طرف بلانا چاہیے ہارون علیہ السلام بولے کہ ای موسیٰ فرعون کی شوکت اور ہیبت جو تمنے دیکھی تھی اوس سے اب یاد ہوگئی ہی ذرہی
بات پر ہاتھ کاٹنے سولی دینے کا حکم کردیتا ہی پس موسی علیہ السلام کو اندیشہ ہوا اور دونون بھائیون نے بالاتفاق **قَالَا رَبَّنَا**
کہا کہ ای رب ہمارے **اِنَّنَا نَخَافُ** بیشک ہم ڈرتے ہین **اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیْنَا** اس بات سے کہ فرعون پیشی کرے ہم پر یعنی ہم پر
سختی کرنے مین جلدی کرے اور اتنی بھی مہلت نہ دے کہ ہم اوسے معجزہ دکھائین **اَوْ اَنْ یَّطْغٰی** ۝ یا یہ کہ زیادہ کرے اپنے
طغیان اور تیری جناب پاک مین کوئی بے ادبی کی بات کہے **قَالَ** فرمایا حق تعالی نے کہ ای موسیٰ اور ای ہارون **لَا تَخَافَا** تم دونو
نہ ڈرو اوسکی افراط اور زیادتی سے **اِنَّنِیْ مَعَکُمَا** بیشک مین تمھارے ساتھ ہون حفاظت اور نصرت کو **اَسْمَعُ** سنتا ہون تمھاری
دعا یا وہ بات جو وہ میری نسبت کہیگا **وَ اَرٰی** ۝ اور دیکھتا ہون جو کچھ وہ تمھارے ساتھ کریگا یعنی تم خاطر جمع رکھو کہ مین دیکھنے
سننے والا ہون ایسا نہو گا کہ وہ تمکو ضرر پہونچائے **فَاْتِیٰهُ** تو جاؤ تم دونون اوسکے پاس **فَقُوْلَا** پھر کہو کہ **اِنَّا رَسُوْلَا**
رَبِّکَ ہم دونون تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہین **فَاَرْسِلْ مَعَنَا** تو بھیجدے تو ہمارے ساتھ **بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ** ۝ اولاد
یعقوب علیہ السلام کو تا کہ ارض مقدسہ مین ہم پھر جائین کہ وہ ہمارے بزرگون کے رہنے کی جگہ ہی **وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ** ط اور اونپر عذاب
نکر سخت کا ہون کا حکم کرکے اور ڈانڈ لیکر اور اولاد قتل کرکے **قَدْ جِئْنٰکَ بِاٰیَةٍ** بیشک لائے ہین ہم تیرے پاس معجزہ **مِّنْ**
رَّبِّکَ ط تیرے رب کے پاس سے **وَ السَّلٰمُ** اور سلام فرشتون یعنی جنت کے خازنون کا **عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی**
اوسپر جو پیروی کرے ایمان کی اور سیدھی راہ چلے یا دونون جہان مین سلامتی اوسی کے واسطے ہی **اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَآ**
بیشبہہ وحی کی ہی ہماری طرف یعنی ہمارے پروردگار نے حکم فرمایا ہی **اَنَّ الْعَذَابَ** یہ کہ عذاب دنیا اور آخرت **عَلٰی**
مَنْ کَذَّبَ اونپر ہی جو اسکی تکذیب کرے جو مین لایا ہون **وَ تَوَلّٰی** ۝ اور اوسکی طرف پیٹھ پھیرے اور اوس سے منھ
موڑے پھر موسیٰ اور ہارون علیہما السلام خدا کے حکم سے فرعون کی ڈیوڑھی پر آئے اور مدت کے بعد جب اوسکی ملاقات میسر ہوئی
تو اوس سے یہ بات کہی کہ ہم خدا کے رسول ہین اور تجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہین اور جو کلمات حق تعالی نے تعلیم فرمائے تھے
کہے **قَالَ** بولا فرعون کہ **فَمَنْ رَّبُّکُمَا یٰمُوْسٰی** ۝ پھر کون ہی تمھارا رب ای موسیٰ کہ مجھے اوسکی عبادت کی طرف بلاتے ہو
باوصف اسکے کہ خطاب دونون بھائیون سے تھا پھر خاصکر فرعون نے موسیٰ علیہ السلام ہی کو پکار کر جواب چاہا اسمین نکتہ یہ ہی
کہ فرعون جانتا تھا کہ اونکی زبان پر گرہ ہی اور وہ صاف بات نہین کرسکتے تو اوسنے چاہا کہ انسے کلام کرون یہ جواب صاف تو دے
نہ سکینگے اور انکی بات خوب سمجھ مین نہ آئیگی تو حاضرین کے سامنے انھین ندامت ہوگی اور اوسے اسکی خبر ہی نہ تھی کہ وہ گرہ کھل گئی ہی
پس حضرت موسی علیہ السلام نے بزبان فصیح **قَالَ** کہا **رَبُّنَا الَّذِیْٓ** ہمارا رب وہ ہی جسنے محض رحمت سے **اَعْطٰی** دی ہی **کُلَّ**
شَیْءٍ سب چیزون کو انواع مخلوقات مین سے **خَلْقَهٗ** اوسکی صورت شکل اوسکے حال کے لائق اور موافق یا یہ کہ دی مخلوقات مین سے

ہر ایک کو وہ چیز کہ ہستی اور معاش مین اوسکا قیام اور مستقل رہنا اوس چیز کے سبب سے ہی ثُمَّ هَدٰى پھر راہ بتائی اوسے اوس چیز کی یعنی پہچان دیدی کہ اس سے اسطرح فائدہ حاصل کرنا چاہیے یا ہر جاندار کو اوسکی زوجہ دی اوسی کے مثل خلقت اور صورت مین اور ملنے اور جفتی کرنے کی راہ اوسے بتادی اور بعضون نے کہا ہی کہ خَلْقَهٗ پہلا مفعول ہی اور تقدیر کلام یہ ہی کہ دی اپنے پیدا کیے ہوئون کو وہ چیز جسکی اونھین حاجت تھی اور چونکہ عطا کی ہوئی چیز کا بیان مقصود ہی تو اوسے مقدم کیا فرعون نے جو یہ کلام سنا تو ڈرا کہ ایسا نہو کہ اوسکی قوم ایسے معبود کی عبادت کی طرف جھک پڑے تو یہ بات کاٹکر اور ہی ذکر چھیڑا اور موسیٰ علیہ السلام کو عاجز کرنے کے واسطے قَالَ کہا فرعون نے کہ فَمَا بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى پھر کیا حال ہی اگلے زمانے کے لوگون کا جیسے نوح عاد ثمود علیہم السلام کی قوم کہ اونھون نے تو اس خدا کی پرستش نہین کی اب وسعادت اور دولت مین ہین یا شقاوت اور بے نصیبی مین قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ عِلْمُهَا علم اوس گروہ کے حال اور مآل کا عِنْدَ رَبِّيْ میرے رب کے پاس ہی فِيْ كِتٰبٍ لوح محفوظ مین لکھا ہوا لَا يَضِلُّ خطا نہین کرتا اور نہین چھوڑتا رَبِّيْ میرا رب کسی چیز کو وَلَا يَنْسَى اور نہین بھولتا بلکہ اوسکا علم سب کو گھیرے ہوئے ہی اور مین تمھاری طرح بندہ ہون مین وہی جانتا ہون جسکی خبر خدا مجکو دے اور بعضون نے کہا ہی کہ فرعون کو قیامت کا حال پوچھنا مقصود تھا تو بولا کہ اگلے لوگون کا کیا حال ہی کہ اوٹھائے نہین جاتے تو موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اوسے میرے خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا اور پھر اوسی پہلی بات کی طرف حضرت موسیٰ پھرے کہ حق تعالیٰ کی صفت کرنے لگے اور بولے کہ میرا رب الَّذِيْ جَعَلَ وہ ہی جسنے کر دیا لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو مَهْدًا فرش بچھا ہوا کہ اوسپر بیٹھتے اور گھر بناتے ہو وَّسَلَكَ لَكُمْ اور کھولدین تمھارے واسطے فِيْهَا زمین مین سُبُلًا راہین کہ اوس راہ ایک مین سے دوسری زمین پر جاتے ہو اور اپنی مصلحتون پر قیام کرتے ہو وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً اور نازل کیا آسمان سے پانی کہ مینھ ہی فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ پھر نکالا ہمنے اوس پانی کے سبب سے غیبت سے تکلم کی طرف التفات فرمانا کمال قدرت اور کمال حکمت پر آگاہ کر دینا ہی یعنی میرے سوا اور کسیکو نکالنا ہرگز میسر نہین مین ہی نکالتا ہون مینھ کے پانی سے اَزْوَاجًا اقسام رنگارنگ مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى اگنے والی پراگندہ چیزون مین سے کہ باوصف اسکے کہ زمین ایک پانی ایک مگر ہر ایک کا مزہ رنگ بو دوسرے کے مخالف ہی كُلُوْا پھر ہمنے کہدیا کہ کھاؤ اوسمین سے جو ہمنے نکالا ہی جو کھانے کی چیز ہی پھل دانے وَارْعَوْا اور چراؤ اَنْعَامَكُمْ اپنے چارپائے چراگاہون مین تاکہ وہ گھاس چرین جو چرنے کے لائق ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اسمین جو مذکور ہوا اسمین لَاٰيٰتٍ البتہ راہین دکھانا ہی خدا کی قدرت اور وحدت کی لِّاُولِي النُّهٰى عقل والون کے واسطے اسلیے کہ اونکی عقلین باطل کی اتباع اور بری باتین کرنے سے منع کرتی ہین مِنْهَا زمین سے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہی ہمنے تمھین یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کی اصل خلقت اور تمھارے بدنون کا پہلا مادہ زمین کی خاک ہی ہی تبیان مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ جہان بندہ دفن ہوگا اوس جگہ کی تھوڑی سی خاک لیکر اوٹھالاوہ اوٹھالاتا ہی اور نطفہ جو اوسکے وجود اور ہستی کا مادہ ہی اوسپر وہ خاک ڈالدیتا ہی اور وہ مخصوص نطفہ اور مٹی سے پیدا ہوتا ہی اور پھر اوسی خاک مین دفن ہوتا ہی جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تمکو زمین سے پیدا کیا ہی وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور اوسی مین پھر لیجائینگے ہم

ع ۲ ۱۶

تکمونے کے بعد وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ اور اوسی زمین سے نکالینگے ہم تمکو تَارَةً أُخْرَىٰ ○ دوسری بار حساب اور جزا کے واسطے
حکیم فردوسی کہتے ہین فظم بخاکت در آرد خداوند پاک ۔ ۔ ۔ گریزد برون آرد از زیر خاک ۔ ۔ ۔ بران حال کانی بخاک اندرون ۔ ۔ ۔ بران گونہ باز
خاک آئی برون ۔ ۔ ۔ اگر پاک در خاک گیری مقام ۔ ۔ ۔ بمانی ازان پاک و پاکیزہ نام ۔ ۔ ۔ پھر فرعون نے معجزہ طلب کیا اور موسی علیہ السلام نے
عصا زمین پر ڈالا وہ اژدہا ہوگیا پھر اوٹھالیا تو وہی عصا تھا اور یدبیضا بھی اوسے دکھایا نو نشانیون مین سے ایک کے بعد ایک معجزہ دیکھتا
تھا اور ایمان نہ لاتا تھا چنانچہ حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَقَدْ أَرَيْنَاهُ اور بیشک و بلاشبہہ ہمنے دکھائے فرعون کو آيَاتِنَا
كُلَّهَا اپنے سب معجزے جو ہمنے موسیٰ کو دیے تھے فَكَذَّبَ پھر جھوٹا بنایا اوسی کو وَأَبَىٰ ○ اور انکار کیا اس بات سے
کہ ایمان لائے اور فرمانبرداری کرے اور عناد کی راہ سے قَالَ کہا فرعون نے کہ أَجِئْتَنَا کہ کیا آیا ہے تو ہماری طرف لِتُخْرِجَنَا
تاکہ نکال دے تو ہمین مِنْ أَرْضِنَا ہماری زمین سے کہ مصر ہی بِسِحْرِكَ يَا مُوسَىٰ ○ اپنے جادو سے اے موسیٰ یعنی
ہم جان گئے کہ تو ساحر ہے اور چاہتا ہے کہ جادو کے زور سے ہمین مصر سے نکال دے اور بنی اسرائیل کو یہان بسا کر اوپر تو بادشاہی کرے
فَلَنَأْتِيَنَّكَ بِسِحْرٍ تو ضرور لائینگے ہم تیرے واسطے کوئی جادو مِثْلِهِ مثل تیرے جادو کے اور اوس جادو کے سبب سے
تیرے ساتھ ہم مقابلہ کرینگے تاکہ لوگ جان لین کہ تو پیغمبر نہین ہے جادوگر ہے فَاجْعَلْ پھر مقرر کر بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ ہمارے اور اپنے
درمیان مَوْعِدًا کوئی وعدہ مقابلہ کے واسطے ایسا وعدہ کہ کسی وجہ سے لَّا نُخْلِفُهُ خلاف نہ کرین ہم اوسکو نَحْنُ وَلَا أَنتَ
نہ ہم اور نہ تو بلکہ جب وعدہ آئے تو ہم حاضر ہون مَكَانًا سُوًى ○ ایسی جگہ کہ وہان ہماری اور تیری قوم برابر ہو یا مکان مستوی
یعنی برابر اور ہموار مین جہان اونچا نیچا نہو تاکہ سب لوگ دیکھ سکین قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ مَوْعِدُكُمْ تمھارے
وعدے کا زمانہ يَوْمُ الزِّينَةِ قبطیون کی زینت کا روز ہے اور وہ مصر والون کی عید کا دن تھا کہ اوسدن آراستہ ہوکر ایک جگہ
حاضر ہوتے تھے اور تماشا دیکھتے تھے یا نوروز یا عاشورا کا دن تھا وَأَنْ يُحْشَرَ النَّاسُ اور یہ کہ جمع کیے جائین لوگ
ضُحًى ○ کچھ دن چڑھے کہ اوسوقت بہت روشنی ہوتی ہے یعنی ہمارا وعدہ لوگون کے جمع ہونے کے دن چاشت کے وقت کا ہے
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ دن اسواسطے مقرر کیا تاکہ سب لوگون کے سامنے حق ظاہر ہو اور باطل چھپ جائے اور اسکی خبر تمام
عالم مین ہر طرف پھیل جائے فَتَوَلَّىٰ فِرْعَوْنُ پھر پھرا فرعون مجلس سے اور خلوت مین آیا اور ساحرون کے جمع کرنے کے باب مین
رائے قرار دیکر لوگون کو بھیجا فَجَمَعَ كَيْدَهُ پھر جمع کیا اوس چیز کو جسکے سبب سے کید اور مکر کرے یعنی ساحرون کو اور سحر کا اسباب
ثُمَّ أَتَىٰ ○ پھر آیا وعدہ کی جگہ پر ساحرون کے ساتھ قَالَ لَهُم مُّوسَىٰ کہا موسیٰ نے جادوگرون سے جب انسے ملاقات
ہوئی کہ اے لوگو وَيْلَكُمْ وائے تمپر لَا تَفْتَرُوا افترا نہ کرو اور نہ باندھو عَلَى اللَّهِ كَذِبًا خدا پر جھوٹ کہ اوسکے دیے ہوئے
معجزے کو سحر کہتے ہو اور چاہتے ہو کہ اوسکا مقابلہ کرو یا خدا پر جھوٹ نہ باندھو اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک کرکے فَيُسْحِتَكُم
پھر مٹا دیگا اور جڑ سے اکھاڑ ڈالیگا تمکو بِعَذَابٍ اوس عذاب کے سبب سے جو تمپر نازل کریگا وَقَدْ خَابَ اور بیشک
بے نصیب اور ناامید ہوا وہ مَنِ افْتَرَىٰ ○ جسنے افترا کیا خدا پر فَتَنَازَعُوا پھر گفتگو کی جادوگرون نے

اَمْرَهُمْ اپنے کاموں کی نسبت بَيْنَهُمْ آپس میں موسیٰ علیہ السلام کا کلام سنکر اور بولے کہ یہ ساحروں کے مثل بات نہیں ہے وَ
اَسَرُّوا النَّجْوٰى ۝ اور چھپایا بھید کہنا فرعون کے ملازموں سے اور باہم یہ قرار کیا کہ اگر یہ شخص ہم پر غالب آئے تو اسکی
متابعت کرنا چاہیے لکھا ہے کہ فرعون کھڑکی سے دیکھتا تھا کہ جادوگر باہم باتیں کرتے ہیں اور مشورہ کر رہے ہیں تو پوچھنے لگا کہ یہ
ساحر کیا کہتے ہیں وہ فرعون کے خوف سے قَالُوْٓا بولے کہ اِنْ هٰذٰنِ بیشک دونوں لَسٰحِرٰنِ جادوگر ہیں يُرِيْدٰنِ
چاہتے ہیں اَنْ يُّخْرِجٰكُمْ یہ کہ نکالدیں تمکو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمہاری زمین سے بِسِحْرِهِمَا اپنے جادو کے زور سے
اور مصر کا ملک اپنے تصرف میں لائیں وَيَذْهَبَا اور لیجائیں بِطَرِيْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى ۝ تمہارا مذہب کہ سب مذہبوں میں
افضل ہے اور اپنا دین اور مذہب ظاہر کردیں یا لیجائیں تمہارے اشراف اور اکابر کو یعنی اونکا دل تمہاری طرف سے پھیر دیں
اور اپنی طرف متوجہ کرلیں هٰذٰنِ کے لفظ میں علما کا اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ ان کا اسم ہے اور خثعم کی زبان میں تینوں
حال میں تثنیہ کے اعراب الف ہی کے ساتھ ہوتے ہیں اور یہ حرف اونکی زبان کے موافق واقع ہوا یا اِنْ نعم کے معنی میں ہے اور
هٰذٰنِ مبتدا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر شان کی اسم محذوف ہے اور هٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ اوسکی خبر ہے یہ تقریر بکر کی قرأت کے موافق
ہے کہ اونھوں نے اِنَّ کو تشدید سے پڑھا ہے اور حفص نے تخفیف کے ساتھ پڑھا ہے یعنی اِنْ اور وہ اوسے نافیہ جانتے ہیں اور لام کو
الا کے معنی میں کہتے ہیں یعنی نہیں ہیں یہ مگر ساحر غرضکہ فرعون نے جب ساحروں سے سنا کہ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام جادوگر
ہیں اور مصر سے قبطیوں کو نکالدینے کا داعیہ باندھے ہیں تو فرعون غصے میں آیا اور بولا کہ فَاَجْمِعُوْا كَيْدَكُمْ پھر جب یہی
حال ہے تو تم مکر کے اسباب جمع کرو یعنی سحر کے آلات لاؤ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّا پھر آؤ صف باندھے میدان کی طرف تاکہ تمہاری ہیبت
لوگوں کے دلوں میں پڑ جائے اور کوشش کرو تاکہ اپنے غالب آؤ وَقَدْ اَفْلَحَ الْيَوْمَ اور بیشک کامیاب ہوا اور اپنی مراد کو پہونچا آج
مَنِ اسْتَعْلٰى ۝ جو بالا ہوا سحر میں تو شمار میں تو ستر ہزار یا تینتیس ہزار جادوگروں نے صف باندھی اور موسیٰ اور ہارون علیہما السلام اونکے برابر کھڑے
ہوئے فرعون کے جادوگر ایک قول کے موافق رسیاں اور عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے تین گدھوں پر میدان میں لائے
اور ادب کی راہ سے قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى بولے کہ اے موسیٰ اِمَّآ اَنْ تُلْقِيَ یا یہ کہ تو ڈال اپنا عصا وَاِمَّآ اَنْ نَّكُوْنَ یا یہ کہ ہم ہوں
اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ۝ پہلے اوس شخص کے جو ڈالے موسیٰ علیہ السلام نے اونکے ادب کے مقابلہ میں خود بھی ادب کو کام فرمایا یا اوسکے
بے اعتبار اور بے حساب ہونے کی وجہ سے قَالَ بَلْ اَلْقُوْا کہا بلکہ تمھی ڈالو پس جادوگروں نے اپنے جادو پھینکے اور ہوا کی گرمی کے موافق
پارہ نے چکر کھایا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ پھر وہیں اونکی رسیاں اور عصے يُخَيَّلُ اِلَيْهِ دکھائی دیے موسیٰ علیہ السلام کو مِنْ
سِحْرِهِمْ اونکے جادو اور مکر سے گویا اَنَّهَا تَسْعٰى ۝ یعنی وہ چلتے ہیں اور دوڑتے ہیں فَاَوْجَسَ تو پایا فِيْ نَفْسِهٖ
اپنے دل میں خِيْفَةً مُّوْسٰى ۝ خوف موسیٰ نے اس بات سے کہ دیکھنے والے تو سحر اور معجزہ میں فرق نہ کرینگے یا میں جب
اپنا عصا پھینکوں دیکھنے والے متفرق ہو جائینگے جب موسیٰ علیہ السلام پر یہ وہم طاری ہوا تو قُلْنَا ہمنے کہدیا کہ
لَا تَخَفْ نہ ڈر تو اوس بات سے جسنے تجھے وہم میں ڈالا ہے اسواسطے کہ تیرا کام نہایت کھلا ہونے کے سبب سے عام خاص

کسی پر مشتبہ نہ ہیگا اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ۝ بیشک تو برتر ہی اونسے اور اونپر غالب ہی وَاَلْقِ اور ڈالدے مَا فِيْ يَمِيْنِكَ
جو کچھ تیرے داہنے ہاتھ مین ہی حق تعالیٰ عصے کی تحقیر فرماتا ہی کہ اے موسیٰ اِنکی رسیان اور عصے جو بہت سے ہین اُنسے کچھ پاک نکلا اور
یہ لکڑی جو تیرے ہاتھ مین ہی ڈال تو وے تَلْقَفْ تاکہ نگل جائے مَا صَنَعُوْا جو کچھ بنایا ہی اونھون نے اِنَّمَا صَنَعُوْا
بیشک جو کچھ اونھون نے بنایا ہی كَيْدُ سِحْرٍ فریب ہی جادوگر کا وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ اور نہ چھٹکارا پائیگا اور نہ فتحمند ہوگا
حَيْثُ اَتٰى ۝ جہان سے ہے اور جہان جائے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فوراً وہ بڑا اژدہا ہوگیا اور اپنا
مُنہ پھیلا کر جادوگرون کا سب اسباب نگل گیا اور لوگ اوسکے ڈر کے مارے بھاگنے لگے اور کئی ہزار آدمی اوس ہڑبڑ مین کچلکر مر گئے
پس موسیٰ علیہ السلام نے اوس اژدہے کو پکڑ لیا تو وہی عصا ہوگیا جادوگرون نے جان لیا کہ یہ سحر نہین ہی اسواسطے کہ ایک سحر
دوسرے سحر کو باطل نہین کرسکتا ہی بلکہ سمجھے کہ یہ خدا کی قدرت اور موسیٰ کا معجزہ ہی فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ پھر گرا دیے گئے یعنی اس بات مین
جو اونھون نے غور و تامل کیا اوسنے اونھین مُنہ کے بل گرا دیا سُجَّدًا حال آنکہ وہ سجدہ کرنے والے تھے خدا کو اور صدق اور
سچائی کی راہ سے قَالُوْٓا بولے کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَمُوْسٰى ۝ ایمان لائے ہم ہارون اور موسیٰ کے رب کا
اس آیت مین ہارون علیہ السلام کا نام پہلی آیتون کے خاتمون کے لحاظ اور رعایت کے سبب سے مقدم ہی فرعون نے جب یہ حال
دیکھا تو قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ بولا کہ تم ایمان لائے موسیٰ کا اور اونکی تصدیق تمنے کی یہ حفص کی قرأت کے موافق ترجمہ ہی
اور بکر نے اَاٰمَنْتُمْ ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا تم ایمان لائے ہارون اور موسیٰ کے رب کا قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ
قبل اسکے کہ اجازت دون مین تمکو اور اونپر ایمان لانے کا حکم کرون اِنَّهٗ بیشک موسیٰ لَكَبِيْرُكُمُ البتہ بزرگ ہی تمھارا
الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ وہ کہ سکھایا ہی اوسنے تمکو سحر یعنی اُستاد اور معلم اور سردار جادوگرون کا ہی تم سب نے باہم سازش
کرلی ہی چاہتے ہو کہ میرا ملک چھین لو فَلَاُقَطِّعَنَّ تو ضرور کاٹ ڈالونگا مین اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ ہاتھ اور پان
تمھارے مِّنْ خِلَافٍ مخالف ایک دوسرے کے یعنی ایک ہاتھ داہنا ایک بایان وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اور ضرور سولی پر چڑھاؤنگا
تمکو فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ۫ درخت خرما کے تنون پر اسواسطے کہ یہ درخت بہت لمبا ہوتا ہی تاکہ سب لوگ تمھین دیکھین
اور عبرت پکڑین وَلَتَعْلَمُنَّ اَيُّنَآ تاکہ جان لو تم کہ کون ہم مین سے ہی یعنی مین یا موسیٰ کا خدا جسکا تم ایمان لائے ہو
اَشَدُّ عَذَابًا بہت سخت عذاب کی رو سے وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہی سختی کی راہ سے چونکہ جادوگر
جذبۂ حقانی کے جام سے مست تھے اور انوار ربانی جو متواتر اونکے دلون پر پڑتے تھے اوسکے سبب سے بے اختیار نظم
ع ہر دم یک جرعہ از کف ساقی ہر چہ فانی ست کردہ در باقی ؛ وامین از فکر غیر افشاندہ ؛ لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ خواندہ ؛ تو خواہ مخواہ
فرعون کے جواب مین قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ بولے کہ ہم تجھے نہین برگزیدہ کرتے اور تجھکو نہین اختیار کرتے عَلٰى
مَا جَآءَنَا اوس چیز پر جو آئی ہی ہمارے پاس مِنَ الْبَيِّنٰتِ کھلے ہوئے معجزات مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ سجدہ کی ہمت
جبتین اور اوسکی نعمتین اونھین دکھادی تھین تو وہ فرعون سے بولے کہ ہمنے جو کھلی نشانیان اور نعمتین ہمنے دیکھین اونپر تیری نعمت کو

نہین اختیار کرتے اور کھاتے ہین ہم وَالَّذِيْ فَطَرَنَا قسم خدا کی جسنے ہمکو پیدا کیا فَاقْضِ پھر کر تو مَآ اَنْتَ قَاضٍ جو کچھ کہ
تو کرنے والا ہے یعنی جو کچھ تو چاہے ہمارے ساتھ کر ہم اوسکی کچھ پروا نہین رکھتے اِنَّمَا تَقْضِيْ سوا اسکے نہین کہ تو حکم کریگا
هٰذِهِ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ اسی دنیا کی زندگی مین یعنی یہ جہان جسمین ہم ہین تیرا حکم اسکے سوا اور کہین جاری نہین جو کچھ تو چاہتا ہے
یہین کرتا ہے آخرت جو بہتر اور بہت پائدار ہے اوسمین تو فضیحت اور معزول ہوگا اور اپنی مصیبت مین مبتلا اور مشغول ہوگا بایں
امر وز بجور ہر چہ خواہی بکنی فردا بتو نیز ہر چہ خواہند کنند ۝ اِنَّآ اٰمَنَّا بیشک ہم ایمان لائے بِرَبِّنَا اپنے رب پر لِيَغْفِرَ لَنَا خَطٰيٰنَا
تاکہ بخشدے ہمارے واسطے ہمارے گناہ کہ وہ کفر و معاصی ہین وَمَآ اَكْرَهْتَنَا اور بخشدے وہ گناہ بھی کہ زبردستی کی تو نے
ہمکو عَلَيْهِ اوس گناہ پر مِنَ السِّحْرِ ط کہ وہ جادو سیکھنا ہے لکھا ہے کہ فرعون جادو سیکھنے کے واسطے لوگون پر زبردستی کرتا تھا
یا اون ساحرون کو اوسکا بلانا زبردستی تھا اسواسطے کہ بادشاہ کا حکم ہی زبردستی اور اکراہ ہے اور اونھون نے خدا سے اوس زبردستی کی
مغفرت چاہی اسواسطے کہ سب دینون مین اوس گناہ پر مواخذہ تھا جو کسیکی زبردستی سے وقوع مین آئے اور یہ مواخذہ امت محمدی سے
اوٹھالیا گیا وَاللّٰهُ خَيْرٌ اور خدا بہتر ہے بدلا دینے کی رو سے وَّاَبْقٰى ۝ اور بہت باقی رہنے والا ہے ثواب کی جہت سے اسواسطے ثلثہ
کہ تو کفر کے بدلے جو ہمین اجرت دینا چاہتا اوسمین منقطع ہو جانے کو راہ ہے اور خداوند کریم ایمان پر ایسا اجر عطا کرتا ہے کہ اوسکے گرد
زوال کی گرد بھی نہین پہونچتی اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ تحقیق کہ جو کوئی آئیگا رَبَّهٗ اپنے رب کے پاس مُجْرِمًا مشرک یعنی جو کفر پر
مریگا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ط تو بیشک اوسکے واسطے ہے دوزخ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا نہ مرجائیگا اوسمین کہ عذاب سے چھوٹے وَلَا يَحْيٰى ۝
اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی کے ساتھ جو خوشی سے گذرتی ہے وَمَنْ يَّاْتِهٖ اور جو کوئی آئیگا اوسکے پاس مُؤْمِنًا اوس حال مین
کہ مومن ہو قَدْ عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ اور تعینی کیے ہون اوسنے نیک کام فَاُولٰٓئِكَ تو وہ مومنون اور نیک کام کرنے والون کا ثلثہ
گروہ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ۝ اونکے واسطے ہین درجے بلند کہ وہ درجے جَنّٰتُ عَدْنٍ باغ ہین اقامت کے
تَجْرِيْ جاری ہین برابر مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اوسکے درختون کے نہرین خٰلِدِيْنَ اوس حال مین کہ وہ گروہ ہمیشہ رہینگے ع ۳
فِيْهَا ط اون باغون مین وَذٰلِكَ اور یہ ثواب جَزٰٓؤُا جزا ہے اوس شخص کی مَنْ تَزَكّٰى ۝ جو پاک ہو کفر کی نجاستون سے اور ۲۲
گناہ کے میلون سے یا طہارت حاصل کیے ہو طاعتون اور نیک کامون سے یہانتک ساحرون کا کلام ہے اور چونکہ اونکا قصہ تفصیل کے ساتھ
سورۂ اعراف مین گذر چکا ہے تو یہان مختصر طور پر دو تین باتین بیان کرکے آیتون کے مضامین پر اکتفا کی گئی وَلَقَدْ اَوْحَيْنَآ اور
تحقیق کہ ہمنے وحی کی اِلٰى مُوْسٰٓى ۝ موسیٰ کی طرف یعنی فرعون نے جب معجزات دیکھے اور اثر پذیر نہوا اور بنی اسرائیل پر اور زیادہ تختیان
کین تو ہمنے موسیٰ علیہ السلام سے کہدیا اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْ یہ کہ رات کے وقت لیجا میرے بندون کو مصر سے اور جب دریا کے کنارے
پہونچین اور فرعون کا لشکر پیچھے آئے تو کچھ باک نکر فَاضْرِبْ لَهُمْ پھر مار اونکے واسطے طَرِيْقًا ایک راہ اچھی آبن عیسیٰ نے
یہ معنی کیے ہین کہ عصا مار تا کہ نکالدین ہم اونکے واسطے ایک راہ فِي الْبَحْرِ دریا مین يَبَسًا ۝ خشک کہ اوسمین نہ پانی ہو نہ کیچڑ لَّا تَخٰفُ
نہ ڈریگا تو درکیگا پالینے سے کسی دشمن کے یعنی اس سے بیخوف رہ کہ فرعون کے لوگ تم لوگون کو پا جائینگے وَلَا تَخْشٰى ۝ اور نہ ڈریگا

توڑ دینے سے اسواسطے کہ تمکو ہم سلامت پار اوتار دینگے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق بنی اسرائیل کو مصر سے باہر لیگئے
دوسرے دن قبطیون کو خبر ہوئی مگر اونمین سے ہر ایک کے گھر مین ایک بڑی مصیبت واقع ہوئی کہ اپنے حال مین مبتلا رہے دوسرے دن
بہت لشکر جمع ہوئے فَاَتْبَعَهُمْ پھر پیچھا کیا بنی اسرائیل کا فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فرعون نے اپنے لشکر سمیت اور دریا کے
کنارہ پہونچے موسیٰ علیہ السلام تو اپنے لوگون سمیت پار اوتر گئے تھے فرعون والے بھی دریا مین آئے فَغَشِيَهُمْ تو لیلیا
اونکو مِّنَ الْيَمِّ دریا مین سے مَا غَشِيَهُمْ ۝ اوس چیز نے کہ لیلیا ایہام مسند الیہ کی بڑائی کی جہت سے ہی یعنی ایک بڑی
موج نے اونھین لیلیا اور کوئی اوسکی کنہ کو نہین پہونچتا کہ کوئی لفظ اوسکے مقابلہ مین کہہ سکے وَاَضَلَّ فِرْعَوْنُ
اور گمراہ کردیا فرعون نے قَوْمَهٗ اپنی قوم کو دین مین وَمَا هَدٰى ۝ اور نہ راہ دکھائی اونھین فرعون کی ہدایت تحکم ہی
اسواسطے کہ وہ کہتا تھا کہ وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فرعون نے اپنی قوم کو دریا مین گم کیا اور خود بھی
نجات نہ پائی يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اے اولاد یعقوب قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ بیشک نجات دی ہمنے تمکو مِّنْ عَدُوِّكُمْ تمھارے
دشمنون سے کہ فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ تھے وَوٰعَدْنٰكُمْ اور وعدہ دیا ہمنے تمھارے پیغمبر کو تمھارے واسطے توریت نازل
کرنے کی جہت سے جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ داہنی طرف کوہ طور کے وَنَزَّلْنَا اور اتاری ہمنے عَلَيْكُمُ الْمَنَّ
ترنجبین وَالسَّلْوٰى ۝ اور مرغ بھنا ہوا جسوقت تیہ مین تم سرگردان تھے اور کہا ہمنے کہ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ
مَا رَزَقْنٰكُمْ پاک اور حلال چیزین جو ہمنے تمکو روزی دی ہے وَلَا تَطْغَوْا اور حد سے نہ گذرو فِيْهِ اوس چیز مین یعنی ظلم
نہ کرو اور ہر ایک اپنا ہی حصہ لو یا باسی نہ رکھو دوسرے دن کے واسطے یا شکر نہ چھوڑو اسواسطے کہ شکر کے سبب سے جو نعمت موجود ہے
وہ نہین جاتے پاتی ہے اور جو نعمت مفقود ہے وہ آتی ہے فَيَحِلَّ شکر نعمت واجب آمد و خرد ٭ نعمت حق شاکران را تا ابد ٭ شکر کن تا شادمانی در
دو کون ٭ ورنہ بکشاید در خشم احد ٭ اور یہ معنی بھی کہتے ہین کہ نعمت کو گناہ مین صرف نہ کرو اور اگر ایسا کروگے فَيَحِلَّ تو نازل ہوگا عَلَيْكُمْ
غَضَبِيْ تمپر میرا غصہ وَمَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ اور جسپر نازل ہوتا ہے میرا غصہ فَقَدْ هَوٰى ۝ تو بیشک وہ ہاویہ یعنی
دوزخ مین پڑا یا ہلاک ہوا وَاِنِّيْ لَغَفَّارٌ اور بیشک مین خوب بخشنے والا ہون لِّمَنْ تَابَ اوس شخص کو جسنے توبہ کی شرک سے
وَاٰمَنَ اور ایمان لایا میری وحدانیت کا وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے نیک کام یعنی فرائض ادا کیے ثُمَّ اهْتَدٰى ۝ پھر سیدھی راہ
چلا یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر ثابت قدم رہا یا ہدایت پر استقامت کی یا اہل سنت وجماعت کا طریقہ اختیار کیا انظر راہ سنت
رو اگر خواہی صراط مستقیم ٭ کہ سنن راہے بود سوے رضائے ذوالمنن ٭ ہر مقرر در چشم وی ہمچون سنانے تیز باد ٭ کہ سنانے زندگی گرخواہد
زمانے بے سنن ٭ لکھا ہے کہ فرعون کے ہلاک ہوجانے کے بعد بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے استدعا کی کہ ہمارے واسطے ایک شریعت
قانون اور اوسکے احکام کے قواعد ظاہر اور معین کردیجیے موسیٰ علیہ السلام نے اس باب مین درگاہ رب الارباب مین مناجات کی اور خطاب
پہونچا کہ بنی اسرائیل مین جو شریف لوگ ہین اونکی ایک جماعت ساتھ لیکر کوہ طور پر آؤ تاکہ ایک ایسی کتاب ہم تمھین دین جسمین شرع کے
مسائل احکام جمع ہون موسیٰ نے ہارون علیہما السلام کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور قوم کے ستر اشراف آدمی ساتھ لیکر کوہ طور کی طرف متوجہ ہوئے

اور قوم سے وعدہ کرلیا کہ چالیس دن گذرنے کے بعد میں آؤنگا اور ایک کتاب لاؤنگا جب کوہ طور کے پاس پہونچے تو ساتھیوں کو چھوڑ دیا اور کلام و پیام الٰہی کا شوق جو نہایت درجہ رکھتے تھے اوسکے سبب سے جھٹ پٹ پہاڑ کے نیچے پہونچے تو خطاب ربانی پہونچا کہ وَمَآ اَعْجَلَكَ اور کس چیز نے جلد باز کردیا تجھے کہ تو نے جلدی کی اور پہلے آیا عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى ۝ اپنے گروہ سے اے موسیٰ تو قَالَ هُمْ اُولَآءِ موسیٰ بولے کہ اون مردون کا گروہ بھی ابھی آتا ہی عَلٰٓى اَثَرِيْ میرے قدموں کے نشان پر اور ساعت بہ ساعت پہونچتے ہین وَعَجِلْتُ اور دوڑا ہین اِلَيْكَ رَبِّ تیری طرف اے میرے رب لِتَرْضٰى ۝ تاکہ خوش ہو تو مجھسے اسواسطے کہ حکم کے موافق عمل کرنا حاکم کی خوشنودی کا باعث ہی یعنی مین جو قوم سے پہلے آیا تو اس سے میرا مقصود یہ نہین کہ مین اونسے بڑا اور بزرگ ہون بلکہ تیری خوشنودی مین نے طلب کی قَالَ فَاِنَّا فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پھر بیشک ہمنے قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ یقینی ڈالدیا ہمنے تیری قوم کو اور مبتلا کیا ہمنے بچھڑے کی پرستش مین اونمین سے مِنْۢ بَعْدِكَ تیرے چلے آنے کے بعد وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ ۝ اور گمراہ کردیا یعنی اونکی گمراہی کا سبب ہوا سامری اور وہ ایک مرد تھا قبیلۂ سامرہ کی طرف منسوب بنی اسرائیل کے بڑے آدمیون مین سے اور بعضے کہتے ہین کہ کرمان کا رہنے والا تھا یا جزیرہ کا کہ ایک موضع ہی عراق عرب مین اور سامری اسرائیلیون مین سے ہی قوم بنی اسرائیل سے نہین بلکہ بچھڑا پوجنے والون کی جماعت سے تھا اور اوسے موسیٰ بن ظفر کہتے تھے اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ وہ بنی اسرائیل ہی مین سے تھا جب فرعون اونکے لڑکون کو قتل کرتا تھا تو یہ پیدا ہوا اور پیدا ہونے کے بعد اسکی ماں نے اوسے دریاے نیل کے کنارہ ایک جزیرہ مین ڈالدیا تھا اور حق تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اوسے پرورش کرو اور اوسکا کھانا پینا پہونچاؤ اور اسی سبب سے وہ جبرئیل علیہ السلام کو پہچانتا تھا جس روز فرعون کے لوگ غرق ہوئے اوسدن جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کے نیچے سے اوسنے مٹھی بھر خاک اوٹھا کر حفاظت سے اپنے پاس رکھی اب جو موسیٰ علیہ السلام طور پر گئے تو سامری ہارون علیہ السلام کے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تھوڑا سا زیور قبطیون سے ہمنے عاریت لیا ہی وہ ہمارے پاس ہی ہمین اوسمین تصرف کرنا درست نہین اور ہم دیکھتے ہین کہ بنی اسرائیل بیچتے اور مول لیتے ہین آپ حکم کردیجیے کہ سب جمع کرکے جلادین ہارون علیہ السلام نے حکم کردیا اور سب زیور لاکر گڑھے مین بھر کر آگ دیدی اور سامری چالاک سنار تھا جیسے ہی وہ سونا چاندی پگھلا اسنے سانچا بنا کر وہ پگھلا ہوا سونا چاندی اوسمین ڈال دیا بچھڑے کی صورت ایک چیز اوسمین سے نکلی حضرت جبرئیل کا گھوڑا جسکو فرس الحیوٰۃ کہتے ہین اوسکے سم کے نیچے کی خاک جو اوسنے اوٹھا رکھی تھی اوس بچھڑے کی ڈھلی ہوئی صورت مین ڈالدی فوراً وہ زندہ ہوگیا اور گوشت پوست اوسپر پیدا ہوگیا اور بولنے لگا اور بعضے کہتے ہین کہ زندہ نہین ہوا مگر جس موضع پر خاک ڈالی تھی اسی موضع پر اوسنے ایک آواز کی کہ تمام قوم بنی اسرائیل نے اوسے سجدہ کیا اور حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ تمھاری قوم نے تمھارے چلے آنے کے بعد بچھڑے کی پرستش اختیار کرلی فَرَجَعَ مُوْسٰٓى تو پھرے موسیٰ مقام مناجات سے چالیس دن کے بعد تختیان لیکر اِلٰى قَوْمِهٖ اپنی قوم کی طرف غَضْبَانَ غصہ مین اوپر اَسِفًا ۚ غمگین اونکے اس کام کے سبب سے اور جب قوم مین پہونچے تو اونکا شور و غل سنکر بچھڑے کے گرد دف بجاتے ہین اور ناچتے گاتے ہین تو خفا ہونا شروع کیا اور ملامت کی راہ سے

قَالَ يٰقَوْمِ اَلَمْ يَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ وَعْدًا حَسَنًا ۚ کہا کہ اے میری قوم کیا وعدہ نہین کیا تمھارے رب نے تمسے وعدہ اچھا
اور اچھا کہ تمکو توریت دیگا اور مین تمھاری قوم کے شریف لوگون کو لیکر توریت کی طلب اور تلاش مین گیا تھا اَفَطَالَ عَلَيْكُمُ الْعَهْدُ کیا طول
کھینچا تمپر میری جدائی کے زمانہ نے اور مین نے چالیس دن کا وعدہ کیا تھا اور اوسی وعدہ پر پھر آیا اَمْ
اَرَدْتُّمْ کیا چاہا تمنے اَنْ يَّحِلَّ عَلَيْكُمْ یہ کہ نازل ہو تمپر غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ غضب تمھارے رب کے پاس سے پھر اوپر جسکے
کے باعث فَاَخْلَفْتُمْ تو خلاف کیا تمنے مَّوْعِدِيْ ○ میرا عہد یا ایمان پر ثابت قدم اور میرے حکم پر قائم رہنے کا وعدہ جو
تمنے مجھسے کیا تھا قَالُوْا بولے پھر اوپر جنے والے کہ مَآ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ خلاف نہین کیا ہمنے تیرا وعدہ بِمَلْكِنَا
اپنی قوت اور اختیار سے وَلٰكِنَّا حُمِّلْنَآ مگر اوٹھوائے گئے مطلب یہ کہ ہمین حکم کیا یہانتک کہ ہمنے اوٹھالیا یہ ترجمہ
حفص کے موافق ہی اور بکر نے حَمَّلْنَا پڑھا ہی یعنی اوٹھالیے تھے ہمنے اَوْزَارًا بوجھ مِّنْ زِيْنَةِ الْقَوْمِ زیور سے جو گروہ
قبط کا زیور ہمنے عاریت لیا تھا فَقَذَفْنٰهَا پھر پھینک دیا ہمنے اوسے آگ مین ہارون کے حکم سے فَكَذٰلِكَ پھر جسطرح
ہمنے ڈالدیا تھا اوسی طرح اَلْقَى السَّامِرِيُّ ○ ڈالدیا سامری نے بھی جو کچھ اوسکے پاس تھا آگ مین فَاَخْرَجَ لَهُمْ پھر نکالا
سامری نے اونکے واسطے عِجْلًا بچھڑا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ تپلا سونے کا کہ اوسکی آواز بچھڑے کی تھی فَقَالُوْا پھر
بولا سامری اور اوسکے تابع لوگ کہ هٰذَآ اِلٰهُكُمْ یہ بچھڑا تمھارا خدا ہی وَاِلٰهُ مُوْسٰى ۵ اور موسیٰ کا بھی خدا ہی
فَنَسِيَ ○ تو بھولا اوسی خدا کو اور اوسے ڈھونڈھنے کو وہ طور پر گیا ہی یہ بچھڑا پوجنے والون کا کلام ہی اور بعضے کہتے ہین کہ فَنَسِيَ
حق تعالیٰ کا کلام ہی یعنی چھوڑدیا سامری نے جو اوسپر تھا ایمان پر ثابت قدم رہنا اَفَلَا يَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے
بچھڑا پوجنے والے اَلَّا يَرْجِعُ یہ کہ نہین پھیرتا بچھڑا اِلَيْهِمْ اونکی طرف قَوْلًا بات یعنی اوسے ہرچند پکارتے ہین جواب
نہین دیتا وَّلَا يَمْلِكُ لَهُمْ اور نہین قادر ہی اونکے واسطے ضَرًّا نقصان کا وَّلَا نَفْعًا ۴ اور نہ نفع کا یعنی یہ قدرت ۴ ع ۱۳
نہین رکھتا کہ کسیکو نفع نقصان پہونچاسکے اور جو چیز اپنے پکارنے والے کو جواب دے اور اونھین نفع ضرر پہونچانے پر قادر نہو اوس
چیز کو کسطرح پوج سکتے ہین وَلَقَدْ قَالَ اور بیشک کہا تھا لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ اونسے ہارون نے پہلے اس سے
کہ موسیٰ علیہ السلام آئین وعظ و نصیحت کے طور پر کہ يٰقَوْمِ اے میرے گروہ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ سوا اسکے نہین کہ مبتلا ہوئے
تم بہ بچھڑے کے ساتھ یعنی اوسکی پرستش کے ساتھ وَاِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ اور بیشک تمھارا رب خدا ہی بڑی مہربانی
کرنے والا فَاتَّبِعُوْنِيْ تو پیروی کرو تم میری اوسکی عبادت مین وَاَطِيْعُوْٓا اور اطاعت کرو اَمْرِيْ ○ میرے حکم کی اور میرے
دین پر ثابت اور قائم رہو تو قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ بولے کہ ہم برابر رہینگے عَلَيْهِ بچھڑا پوجنے پر عٰكِفِيْنَ مجاور اور مقیم حَتّٰى
يَرْجِعَ یہانتک کہ پھر آئے اِلَيْنَا مُوْسٰى ○ ہماری طرف موسیٰ طور پر سے اور ہم دیکھین کہ وہ پرستش کرتے ہین نہین
اور یہ جو سامری نے کہا کہ موسیٰ کا خدا یہی ہی یہ بات سچ ہی یا نہین پھر جب موسیٰ علیہ السلام طور پر سے پھر آئے تو پہلے قوم پر
غصہ کیا جیسا بیان ہوچکا پھر اپنے بھائی کی طرف متوجہ ہوئے اور بڑے غصے مین ایک ہاتھ سے اونکی پیشانی کے بال

اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے کی راہ سے قَالَ یٰھٰرُوْنُ کہا کہ اے ہارون مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤا جب کہ دیکھا تو نے کہ وہ گمراہ ہو گئے اَلَّا تَتَّبِعَنِ اس بات سے کہ میری متابعت کرتا خدا کے واسطے اور دین کی حمایت کرنے کو غضبناک ہونے میں یا اوس بات سے کہ میرے پاس تو چلا آتا اور اپنے کو میرے پاس پہونچاتا اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ کیا سرکشی کی تو نے میرے حکم سے قَالَ کہا ہارون علیہ السلام نے اوسکو اپنے اوپر مہربان کرنے کے لیے کہ یَبْنَؤُمَّ اے میری ماں کے بیٹے اگرچہ ہارون اور موسیٰ علیہما السلام سگے بھائی تھے ایک ہی ماں باپ سے مگر ہارون نے ماں کا ذکر اسواسطے کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا دل نرم ہو جائے اور یہ بات کہی کہ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ نہ پکڑ میری داڑھی وَ لَا بِرَاْسِیْ اور نہ میرے سر کے بال اِنِّیْ خَشِیْتُ بیشک میں ڈرا کہ اگر اونسے قتال کرون یا اونھین چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آؤن اَنْ تَقُوْلَ اس بات کو کہ کہیگا تو کہ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ تو نے جدائی ڈالدی بنی اسرائیل مین وَ لَمْ تَرْقُبْ اور نہ دھیان رکھا تو نے قَوْلِیْ میری بات کو جو مین نے کہی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جانے کے وقت ہارون علیہ السلام سے کہا تھا کہ اُخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ اَصْلِحْ یعنی خلافت کرنا میری قوم مین اور اصلاح رکھنا اصلاح جماعت کی نگہبانی اور اوسکے ساتھ مدارا کرنے کا نام ہے موسیٰ نے ہارون علیہما السلام کا یہ عذر مان لیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ سے کہا کہ کیا ہے یہ بڑا کام تیرا اے سامری یعنی تو نے یہ کیا کیا تو قَالَ بَصُرْتُ سامری بولا کہ بینا ہوا مین بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا اوس چیز کے ساتھ کہ نہ بینا ہوئے تھے بنی اسرائیل وہ اوسکے ساتھ یعنی مین نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور پہچان لیا فَقَبَضْتُ پھر بھر لی مین نے قَبْضَةً ایک مٹھی خاک مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ رسول کے سم اسپ کے نشان کے نیچے سے یعنی جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کا جہان نشان تھا وہان سے مین نے خاک اوٹھا کر اپنے پاس رکھ چھوڑی تھی جب بچھڑے کو قالب مین سے مین نے نکالا فَنَبَذْتُهَا تو ڈالدی مین نے وہ خاک اوس بچھڑے مین اور وہ زندہ ہو کر بولنے لگا وَ كَذٰلِكَ اور یہ جو مین نے کیا سَوَّلَتْ آراستہ کر دیا لی میرے واسطے اور میری نگاہ مین اچھا دکھایا یہ کام نَفْسِیْ میرے نفس نے تباب مین لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حق تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اوسے نہ قتل کر اسواسطے کہ وہ بڑا سخی ہے اور چونکہ اوسکی سخاوت سے خلق کو منفعت تھی تو زندگی کا فائدہ اوس سے نہین رک سکتا وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ کا بھید یہان ظاہر ہوتا ہے نظم ہر نہالے کہ برگ و بار دہد باو زاب حیات تازہ و تر ہے اور پنجہ بے میوہ باشد و سایہ بہ کہ گرد و تنور را یہ قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ مجھے تیرے قتل کی ممانعت ہوئی فَاذْهَبْ تو نکل جا ہم مین سے فَاِنَّ لَكَ پس بیشک تجھے ہے فِی الْحَیٰوةِ دنیا کی زندگی مین اَنْ تَقُوْلَ یہ کہ کہے تو اوسے جو تیرے پاس آئے کہ لَا مِسَاسَ نہ چھو مجھے اور دور ہو مجھ سے اسواسطے کہ یہ بات مقرر تھی کہ جو کوئی اوس سے قریب ہو تو اوسے اور اوس قریب جانے والے کو تپ چڑھ آتی تو لوگ اوس سے متنفر ہو اور وہ اکیلا وحشیون کی طرح جنگلون مین پھرتا اور جیسے دوسرے دیکھتا تاکید کرتا کہ میرے پاس نہ آنا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ سامری

اور ایک ہاتھ سے داڑھی پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور غصے کی راہ سے قَالَ یٰھٰرُوْنُ کہا کہ اے ہارون مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤا جب کہ دیکھا تو نے کہ وہ گمراہ ہو گئے اَلَّا تَتَّبِعَنِ اس بات سے کہ میری متابعت کرتا خدا کے واسطے اور دین کی حمایت کرنے کو غضبناک ہونے میں یا اوس بات سے کہ میرے پاس تو چلا آتا اور اپنے کو میرے پاس پہونچاتا اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ کیا سرکشی کی تو نے میرے حکم سے قَالَ کہا ہارون علیہ السلام نے اوسکو اپنے اوپر مہربان کرنے کے لیے کہ یَبْنَؤُمَّ اے میری ماں کے بیٹے اگرچہ ہارون اور موسیٰ علیہما السلام سگے بھائی تھے ایک ہی ماں باپ سے مگر ہارون نے ماں کا ذکر اسواسطے کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کا دل نرم ہو جائے اور یہ بات کہی کہ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ نہ پکڑ میری داڑھی وَ لَا بِرَاْسِیْ اور نہ میرے سر کے بال اِنِّیْ خَشِیْتُ بیشک مین ڈرا کہ اگر اونسے قتال کرون یا اونھین چھوڑ کر آپ کے پاس چلا آؤن اَنْ تَقُوْلَ اس بات کو کہ کہیگا تو کہ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ تو نے جدائی ڈالدی بنی اسرائیل مین وَ لَمْ تَرْقُبْ اور نہ دھیان رکھا تو نے قَوْلِیْ میری بات کو جو مین نے کہی تھی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جانے کے وقت ہارون علیہ السلام سے کہا تھا کہ اُخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ وَ اَصْلِحْ یعنی خلافت کرنا میری قوم مین اور اصلاح رکھنا اصلاح جماعت کی نگہبانی اور اوسکے ساتھ مدارا کرنے کا نام ہے موسیٰ نے ہارون علیہما السلام کا یہ عذر مان لیا اور سامری کی طرف متوجہ ہو کر قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ سے کہا کہ کیا ہے یہ بڑا کام تیرا اے سامری یعنی تو نے یہ کیا کیا تو قَالَ بَصُرْتُ سامری بولا کہ بینا ہوا مین بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا اوس چیز کے ساتھ کہ نہ بینا ہوئے تھے بنی اسرائیل وہ اوسکے ساتھ یعنی مین نے جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور پہچان لیا فَقَبَضْتُ پھر بھر لی مین نے قَبْضَةً ایک مٹھی خاک مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ رسول کے سم اسپ کے نشان کے نیچے سے یعنی جبرئیل علیہ السلام کے گھوڑے کے سم کا جہان نشان تھا وہان سے مین نے خاک اوٹھا کر اپنے پاس رکھ چھوڑی تھی جب بچھڑے کو قالب مین سے مین نے نکالا فَنَبَذْتُهَا تو ڈالدی مین نے وہ خاک اوس بچھڑے مین اور وہ زندہ ہو کر بولنے لگا وَ كَذٰلِكَ اور یہ جو مین نے کیا سَوَّلَتْ آراستہ کر دیا لی میرے واسطے اور میری نگاہ مین اچھا دکھایا یہ کام نَفْسِیْ میرے نفس نے تباب مین لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور حق تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اوسے نہ قتل کر اسواسطے کہ وہ بڑا سخی ہے اور چونکہ اوسکی سخاوت سے خلق کو منفعت تھی تو زندگی کا فائدہ اوس سے نہین رک سکتا وَ اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْكُثُ فِی الْاَرْضِ کا بھید یہان ظاہر ہوتا ہے نظم ہر نہالے کہ برگ و بار دہد باو زاب حیات تازہ و تر ہے اور پنجہ بے میوہ باشد و سایہ بہ کہ گرد و تنور را یہ قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو کہ مجھے تیرے قتل کی ممانعت ہوئی فَاذْهَبْ تو نکل جا ہم مین سے فَاِنَّ لَكَ پس بیشک تجھے ہے فِی الْحَیٰوةِ دنیا کی زندگی مین اَنْ تَقُوْلَ یہ کہ کہے تو اوسے جو تیرے پاس آئے کہ لَا مِسَاسَ نہ چھو مجھے اور دور ہو مجھ سے اسواسطے کہ یہ بات مقرر تھی کہ جو کوئی اوس سے قریب ہو تو اوسے اور اوس قریب جانے والے کو تپ چڑھ آتی تو لوگ اوس سے متنفر ہو اور وہ اکیلا وحشیون کی طرح جنگلون مین پھرتا اور جیسے دوسرے دیکھتا تاکید کرتا کہ میرے پاس نہ آنا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ سامری

اولاد میں اس زمانتک بھی بعض کا یہی حال ہے غرضکہ موسیٰ علیہ السلام نے سامری کو نکل جانے اور الماس کہنے کا حکم فرمایا اور فرمایا
کہ یہ عذاب دنیا کا ہے وَاِنَّ لَكَ اور بیشک تیرے واسطے ہے عذاب کا مَوْعِدًا وعدہ آخرت میں کہ کسی وجہ سے لَّنْ تُخْلَفَهٗ
خلاف نہ کرینگے تیرے ساتھ اوسمیں بلکہ وہ وعدۂ عذاب ضرور کرینگے وَانْظُرْ اور دیکھ اِلٰٓى اِلٰهِكَ الَّذِيْ اوس اپنے معبود
کی طرف کہ ظَلْتَ عَلَيْهِ تو تھا برابر اوسکی پرستش پر عَاكِفًا قیام کرنے والا لَّنُحَرِّقَنَّهٗ البتہ جلادے دیتے ہیں ہم اوسے
آگ میں یہ اوسکا قول ہے جو کہتا ہے کہ اوس بچھڑے کے گوشت پوست تھا یا سو ہمنے اوسکا برادہ کرتے ہیں اور یہ اوس قول کے موافق
ہے کہ وہ بچھڑا سونے کا تھا بے زندگی ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ پھر ہم پراگندہ کرتے ہیں اوسکی خاک یا برادہ فِى الْيَمِّ دریا میں نَسْفًا
پراگندہ کرنے کرنا کہ لوگ جان لیں کہ جس چیز کو جلا سکیں اور اوسکا برادہ بنا سکیں اوسپر خدائی کی صفت اطلاق کرنا عین جہالت
اور محض گمراہی ہے اِنَّمَآ اِلٰهُكُمُ تمہارا معبود اللّٰهُ الَّذِيْ وہ خدا ہے کہ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ نہیں کوئی معبود حقیقت میں اوسکے سوا وَسِعَ پہونچا ہے كُلَّ شَيْءٍ سب چیزوں کو عِلْمًا علم کی رو سے
یعنی خدائے برحق وہ ہے جسکا علم سب چیزوں کو گھیرے ہو بچھڑے کا قالب خدا نہیں ہے اگرچہ زندہ بھی ہو پھر موسیٰ علیہ السلام کے
فرمانے سے لوگوں نے اوس بچھڑے کو جلا دیا اور اوسکی خاک دریا میں ڈالدی مصرع با دست موسوی چہ زند سحر سامری كَذٰلِكَ
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسطرح موسیٰ علیہ السلام کا قصہ ہمنے تم پر بیان کیا اسی طرح نَقُصُّ عَلَيْكَ قصہ بیان کرتے ہیں
ہم تم پر مِنْ اَنْۢبَآءِ خبروں سے مَا قَدْ سَبَقَ اوس چیز کی جو یقینی گذر چکی یعنی گذرے ہوئے لوگوں اور اگلے زمانوں کی
میں تمکو خبر دیتا ہوں تاکہ تمہاری نبوت کا معجزہ ہو اور تمہاری امت میں جو لوگ بصیرت حاصل کرنے والے ہیں اونکے واسطے تنبیہ اور
نصیحت ہو وَقَدْ اٰتَيْنٰكَ اور بیشک ہمنے تمکو دیا ہے مِنْ لَّدُنَّا اپنے پاس سے ذِكْرًا قابل یاد کرنا کہ شرف کا باعث ہو
یعنی نبوت یا کتاب جسمیں قصے اور خبریں ہیں مَنْ اَعْرَضَ جو کوئی منہ پھیرے عَنْهُ اس ذکر سے کہ نبوت یا قرآن ہے فَاِنَّهٗ
تو بیشک وہ منہ پھیرنے والا يَحْمِلُ اوٹھائیگا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وِزْرًا بوجھ بڑا کہ کفر ہے خٰلِدِيْنَ
فِيْهِ وہ حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہونگے اوس بوجھ میں یعنی اوسکی جزا میں جمع خَالِدِيْنَ اور توحید اَعْرَضَ کی حمل ہے معنی اور
لفظ پر وَسَآءَ لَهُمْ اور برا ہے اونکے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حِمْلًا قیامت کے دن بوجھ کہ کفر اور تکذیب ہے يَوْمَ يُنْفَخُ
جسدن کہ پھونکا جائیگا فِى الصُّوْرِ صور میں یعنی اسرافیل علیہ السلام صور پھونکینگے وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ اور حشر کرینگے ہم
گنہگاروں کو یعنی مشرکوں کو يَوْمَئِذٍ زُرْقًا اوسدن نیلی آنکھوں والے لکھا ہے کہ آنکھوں کا نیل اور چہرے کی سیاہی
دوزخیوں کی علامت ہوگی اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ حشر کرینگے ہم اونھیں پیاسے یا اندھے اسواسطے کہ اکثر اندھے کی آنکھ
نیلی ہوتی ہے اور پیاس کی شدت سے نیلے پن کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور جب غصہ کرینگے ہم اوپر تو یَّتَخَافَتُوْنَ بَيْنَهُمْ
چھپا کر اور آہستہ سے کہتے ہونگے باہم کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہیں دیکھی تمنے قبروں میں اِلَّا عَشْرًا مگر دس دن رات یا دنیا میں
اتنی مدت سے زیادہ نہ رہے تھے یعنی مدت آخرت کی درازی کے سبب سے دنیا کی مدت کو بہت کم سمجھینگے نَحْنُ ہم کہ خدا ہیں اَعْلَمُ بِمَا

یَقُوْلُوْنَ خوب جانتے ہین وہ چیز جو وہ کہتے ہین اِذْ یَقُوْلُ جبکہ کہیگا اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً بہتر اونکا عقل کی راہ سے
کہ اِنْ لَّبِثْتُمْ نہین دیر کی تمنے قبر کے اندر یا دنیا مین اِلَّا یَوْمًا ○ مگر ایک دن یعنی قبر یا دنیا مین تمھارا ٹھہرنا ایک ہی دن رات
تھا اس سے زیادہ نہین کہتے ہین کہ قیامت کے ہول کے مارے دنیا اور قبر مین رہنے کا زمانہ بھول جائینگے یا اوسکی درازی کی
بہ نسبت دنیا کی عمر کو کوتاہ جانینگے خصوصًا وہ عمر جو جہالت اور گمراہی مین گذری ہوگی مصرع عمر کیہ بخواری گذرد کوتہ بہ پنداشتہ لکھا ہی
کہ قریش کے مشرکون نے یا بنی ثقیف مین سے کسی ایک آدمی نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ پہاڑ باوصف
اسکے کہ بڑے اور سخت ہین قیامت کے دن انکا کیا حال ہوگا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی کہ وَیَسْئَلُوْنَكَ اور پوچھتے ہین تمسے
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنِ الْجِبَالِ پہاڑون سے یعنی انکے مآل کا حال فَقُلْ تو تم کہدو بے تامل انکے جواب مین کہ اپنی
قدرت کاملہ سے یَنْسِفُهَا پراگندہ کردیگا اونھین رَبِّیْ میرا رب نَسْفًا ○ پراگندہ کردینا صاحب لباب نے لکھا ہی کہ پہلے
اونکو ریزے سے اوکھاڑیگا پھر ریت کی صورت ریزہ ریزہ کردیگا پھر ہوا چلائیگا تاکہ اوسے اوڑادے تبیان مین لکھا ہی کہ پہاڑون کو اونکی
جگہون سے اوکھاڑ کر دریا مین ڈالدیگا فَیَذَرُهَا پھر چھوڑیگا اونکی قرار کی جگہ یعنی زمین کو قَاعًا خالی صَفْصَفًا ○
برابر لَّا تَرٰی فِیْهَا نہ دیکھیگا تو اوسمین عِوَجًا پستی اور گڑھے وَّلَآ اَمْتًا ○ اور نہ بلندی اور پستی یَوْمَئِذٍ
اوسدن یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ پیروی کرینگے سب لوگ پکارنے والے کی آواز کی یعنی حضرت اسرافیل کی کہ وہ حشر کے مقام پر
اونھین بلائینگے لَا عِوَجَ لَهٗ ○ کچھ موڑا اور کجی نہ کرینگے اوسکے واسطے یعنی کوئی پکارا ہوا قدرت نہ رکھیگا کہ بلانے سے عدول
کرے بلکہ سب پیروی کرینگے مومن لوگ تو جلدی کے ساتھ اور کافر دیر کے ساتھ اور بعضون نے کہا ہی کہ آگ آکر مشرکون کو میدان حشر تک
ہنکالیجائیگی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ اور پست ہوجائینگی آوازین لِلرَّحْمٰنِ خدا کے بات کہنے کو یا اوسکی عظمت اور
ہیبت کے مارے فَلَا تَسْمَعُ نہ سنیگا تو اوسدن اِلَّا هَمْسًا ○ مگر آواز نرم یعنی حشر کے واسطے اونکے پانون کی چاپ کو وَیَوْمَئِذٍ
اوسدن لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ فائدہ نہ دیگی درخواست کسیکی کسیکو اِلَّا مَنْ اَذِنَ مگر اوسے کہ اذن دے لَهُ الرَّحْمٰنُ اوسکی
شفاعت کے واسطے خدا اور رَضِیَ لَهٗ اور پسند کرے اوسکے واسطے قَوْلًا ○ بات شفاعت کرنے والے کی یَعْلَمُ جانتا ہی خدا
مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ جو چیز آدمیون کے آگے ہی آخرت کے امور وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ اونکے پیچھے ہی دنیا کے کام وَلَا یُحِیْطُوْنَ
اور گھیر نہین سکتے سب اہل عالم بِهٖ خدا کی ذات کو عِلْمًا ○ علم کی راہ سے یعنی خدا کی ذات معلوم نہین ہوتی اسواسطے کہ اوسکا
مقتضا یہ ہی کہ اوسے علم احاطہ نہ کرے اور علم کی حقیقت معلوم کو احاطہ کرلینا ہی اور معلوم کا کھل جانا اپنے غیر سے بسبیل تمیز تو جسکی ذات
اس بات کو مقتضی ہو کہ اوسے کوئی نہ احاطہ کرے اوس چیز کو علم کا احاطہ کرلینا ممتنع ہی اسواسطے کہ ذاتیات کا زوال اور حقائق کا بدل جانا روا
نہین اور اوسے نہ احاطہ کرنا نسبت علمیہ کے قصور اور نقصان کے سبب سے نہین بلکہ اوس ذات متعالی کے کمال اور بے نہایتی کے سبب سے ہی نظم
کجا دریابد او را عقل چالاک ☆ کہ بیرون ست از سر حد ادراک ☆ تماشا میکن ایمان و صفاتش ☆ کہ آگہ نیست کس از کنہ ذاتش ☆ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ
اور ذلیل اور کمتر ہوگئے سر نہوڑانے والے یعنی حشر کے دن سب لوگ ذلیل ہونگے لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ خدا کے واسطے جو زندہ اور قائم رہنے والا ہی

جیسے قیدی اسیر حاکموں کے ہاتھ مین اور بعضے کہتے ہین کہ مشرک اور مجرم لوگ مراد ہین یعنی یہی ذلیل ہونگے وَقَدْ خَابَ اَوْ یقینی بے نصیب ہا اور نا اُمیدی کھینچی مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ جسنے اوٹھایا ظلم یعنی جو شرک کا بوجھ لیکر میدان حشر مین آیا وَمَنْ یَّعْمَلْ اور جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ بعضے کام اچھے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ مومن ہو اسواسطے کہ طاعات کی صحت اور خیرات کی قبولیت مین ایمان شرط ہی تو ضرور ہی کہ جو مومن نیک کام کرے فَلَا یَخٰفُ تو نہ ڈرے قیامت کے دن ظُلْمًا ظلم اور بیداد سے کہ سیاست کی زیادتی ہی وَّلَا هَضْمًا ○ اور نہ ٹوٹ پھوٹ سے کہ نیکیون کا نقصان ہی یعنی حق تعالیٰ نہ مسلمان کی نیکیون مین سے کچھ کم کریگا نہ برائیون مین کچھ زیادہ کریگا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح نازل کین ہمنے یہ آیتین جنمین وعید ہی اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ نازل کی ہمنے کتاب قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن زبان عرب مین وَّصَرَّفْنَا اور مکرر کین ہمنے فِیْهِ مِنَ الْوَعِیْدِ اوسمین وعید کی آیتون مین جیسے طوفان زلزلہ کڑک دھنس جانا صورتین بگڑ جانا کہ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ شاید پرہیز کرین مشرکا اور ڈرین اس بات سے کہ مبادا ایسا ہی عذاب اونپر نہ نازل ہو اَوْ یُحْدِثُ یا نئی کرے قرآن لَهُمْ ذِكْرًا ○ اونکے واسطے کوئی نصیحت جبکہ وہ اوسے سنین فَتَعٰلَى اللّٰهُ تو برتر ہی خدا مخلوقات کی صفتون سے یا بزرگتر ہی ملحدون کے الحاد سے یا پاکتر ہی مشرکون کے قول سے الْمَلِكُ بادشاہ جسکا حکم نافذ ہی الْحَقُّ ثابت اپنی ذات اور صفات مین یا اوصاف کمال کے لائق لکھا ہی کہ جب جبرئیل امین وحی لاکر کوئی آیت حضرت رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے سامنے پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس خوف سے کہ مبادا کچھ فوت ہوجائے یا بھول جائے وہ آیت تمام کرنے سے پہلے حضرت جبرئیل کے ساتھ ساتھ پڑھتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَعْجَلْ اور نہ جلدی کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِالْقُرْاٰنِ قرآن پڑھنے مین مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰۤى قبل اسکے کہ اوا کیجائے اِلَیْكَ وَحْیُهٗ تمہاری طرف اوسکی وحی ہا وردی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسکے معنی یہ ہین کہ یا رسول اللہ وحی نازل ہونے کے قبل قرآن نازل کرنے کا سوال نہ کرو اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ تاوقتیکہ بیان واضح نازل نہ ہو لے مجمل قرآن خلق کو نہ پہونچاؤ اور زاد المسیر مین امام حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے نقل کی ہی کہ ایک مرد نے اپنی عورت کو طمانچہ مارا وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر قصاص کی طالب ہوئی حضرت نے چاہا کہ قصاص لینے کا حکم فرمائین تو یہ آیت نازل ہوئی اور حضرت نے وہ حکم جاری کرنے مین توقف فرمایا یہانتک کہ آیۂ اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ نازل ہوئی تو اس آیت کے یہ معنی ہونے کہ قرآن کے موافق جب حکم کیا کرو جب وہ نازل ہوچکے وَقُلْ رَّبِّ اور کہو کہ ای میرے رب زِدْنِیْ عِلْمًا ○ زیادہ دے مجکو علم احکام شرع کا یا قرآن اور اوسکے معانی کا یا میرا حفظ زیادہ کرتا کہ مین بھول نہ جاؤن وہ جو تو میری طرف وحی کرتا ہی یا دے مجکو ایک علم کے بعد دوسرا علم لطائف قشیری مین لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جبکہ علم کی زیادتی طلب کی تو حق تعالیٰ نے حضرت خضر پر حوالہ فرمایا اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے طلب علم زیادہ ہونے کی دعا تعلیم فرمائی اور اپنے سوا کسی پر حوالہ نہ فرمایا تاکہ معلوم ہوجائے کہ جسنے ادبتنی ربی فاحسن تادیبی کے مکتب ادب مین قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کا سبق پڑھا ہو وہ البتہ وعلمک مالم تکن تعلم کے مدرسہ مین عُلِّمْتُمْ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ مستفیدون کے گوش ہوش مین پہونچا سکتا ہی نظم

۵۱ اور سکھایا تجکو جو نہ تھا تو جانتا پہلے سے نہ تیری قوم پھر ہو یہ ادب سیکھنا ۱۲

۵۲ کہ کوئی دعوے کرے یہ زیادہ کرے

۵۳ اور سکھائی تجکو جو نہ تھا تو جانتا پہلے سے نہ تیری قوم جسکا تجکو علم نہ تھا

۵۴ پس سکھائے یہ سکھائے یہاں سارا علم اولین و آخرین ۱۲

علمہاے انبیا و اولیا ۔ دولش رخشندہ چون شمس الضحیٰ ۔ عالمی کا موزگارش حق بود ۔ علم او بس کامل و مطلق بود ۔ وَلَقَدْ
عَهِدْنَآ اور بیشک ہمنے وحی بھیجی اِلٰٓى اٰدَمَ آدم صفی کی طرف مِنْ قَبْلُ اس زمانے سے پہلے اور حکم کردیا ہمنے کہ جو درخت
ہمنے تمکو منع کردیا ہی اوسکے گرد نہ جانا اور اوسے نہ کھانا فَنَسِيَ پھر بھول گیا وہ اوس حکم کو وَلَمْ نَجِدْ لَهٗ اور نہین پایا ہمنے
اوسکے واسطے عَزْمًا ۝ قصد گناہ پر یعنی قصداً اونسے وہ صورت نہین واقع ہوئی بلکہ خطاً بانیہ ہی ہین کہ جو ہمنے ممانعت
کردی تھی اوسپر آدم کو صبر تھا وَاِذْ قُلْنَا اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا ہمنے لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا
فرشتون کو کہ سجدہ کرو لِاٰدَمَ آدم کو سجدہ تحیت اور کرامت کا فَسَجَدُوْٓا تو سجدہ کیا سب نے اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر شیطان نے
وہ رد ہوا ہی رحمت سے اوسنے اَبٰى ۝ انکار کیا سجدہ سے فَقُلْنَا تو کہا ہمنے کہ يٰٓاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا اے آدم یقینی یہ
شیطان عَدُوٌّ لَّكَ دشمن ہی تیرا وَلِزَوْجِكَ اور تیری جورو کا کہ حوا ہی فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا تو چاہیے کہ نہ نکالے تم دونو کو
یعنی تمہارے نکلنے کا سبب نہو مِنَ الْجَنَّةِ جنت سے فَتَشْقٰى ۝ تو رنج مین پڑے یعنی جب جنت سے تو باہر جائیگا
تو محنت اور مشقت سے اسباب معاش مہیا کرنے ہونگے اِنَّ لَكَ یقینی تیرے واسطے ہی بہشت اَلَّا تَجُوْعَ فِيْهَا یہ کہ بھوکا
نہین ہوتا ہی تو اوسمین اسواسطے کہ سب نعمتین مہیا ہین وَلَا تَعْرٰى ۝ اور نہ ننگا ہوتا ہی اسلیے کہ لباس چاہیے وجود ہو وَاَنَّكَ
لَا تَظْمَؤُا اور بیشک تو پیاسا نہین ہوتا فِيْهَا اوسمین اسواسطے کہ چشمے اور نہرین براہر جاری ہین وَلَا تَضْحٰى ۝ اور نہ دھوپ
مین ہی تو اسواسطے کہ بہشت کا سایا ہمیشہ پھیلا ہوا ہی بہشت کے باہر یہ صورتین میسر نہین ہین فَوَسْوَسَ اِلَيْهِ الشَّيْطٰنُ پھر
وسوسہ ڈالا اوسکی طرف شیطان نے بعد اسکے کہ بہشت مین آیا اور حضرت حوا علیہا السلام کو دیکھا اور موت سے ڈرایا اور حضرت
حوا نے آدم علیہما السلام سے کہا وہ بھی موت سے ڈرے اور ابلیس جو بوڑھی صورت پر ظاہر ہوا تھا اوس سے موت کا علاج پوچھا تو ابلیس نے
قَالَ يٰٓاٰدَمُ کہا کہ اے آدم شجرۃ الخلد کا میوہ کھانا اس مرض کا علاج ہی هَلْ اَدُلُّكَ کیا دلالت کرون تجھے عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
ہمیشگی کے درخت پر کہ جو کوئی اوسمین سے کھائے ہرگز مرے ہی نہ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى ۝ اور راہ بتاؤن تجکو ایسی بادشاہی کی جو پرانی
نہو یعنی زوال اوسے نہ پہونچے حضرت آدم علیہ السلام نے کہا کہان بتادے ابلیس نے یہ راہ بتائی کہ جس درخت سے کھانے کی ممانعت تھی وہی
بتادیا فَاَكَلَا مِنْهَا پھر کھالیا آدم اور حوا نے اوس درخت مین سے فَبَدَتْ لَهُمَا تو کھل گئین اون دونون کے واسطے
سَوْاٰتُهُمَا شرمگاہین اونکی یعنی بہشت کا لباس اوپر سے اوٹھ گیا اور دونون برہنہ ہوگئے وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ اور لگے
ہونے اور چپکانے تھے عَلَيْهِمَا اپنی شرمگاہون پر مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ بہشت کے درختون کے پتون مین سے
وَعَصٰٓى اٰدَمُ اور خلاف کیا آدم نے رَبَّهٗ اپنے رب کے حکم کو درخت کا میوہ کھالینے مین فَغَوٰى ۝ صحیح تو بے نصیب ہا اپنے
مطلوب سے کہ ہمیشہ کی زندگی تھی پھر توبہ اور استغفار کرتے رہے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ گردانا ثُمَّ
اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کرلیا اوسے اوسکے رب نے فَتَابَ عَلَيْهِ پھر قبول کی توبہ اوسکی وَهَدٰى
اور ہدایت کی اوسے توبہ پر ثابت رہنے کی قَالَ اهْبِطَا فرمایا حق تعالیٰ نے آدم اور حوا علیہما السلام کو کہ اوتر جاؤ تم دونون

مِنْهَا جَمِيعًا بہشت سے سب باہم بَعْضُكُمْ بعضے تمہاری اولاد سے لِبَعْضٍ عَدُوٌّ واسطے بعض کے دشمن ہونگے
جیسا کہ اب عداوت اور لڑائیاں ظاہر ہین اور اگر آدم علیہ السلام اور ابلیس علیہ اللعن مخاطب ہین تو دونون کی ذریت مین جو عداوت ہے وہ ظاہر ہی فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُمْ پھر اگر آئے تمہارے پاس جبکہ تم زمین پر ہو مِنِّي میرے پاس سے هُدًى ہدایت کرنے والی
یا وہ چیز جو ہدایت کی سبب ہو یعنی کتاب اور رسول فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ تو جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت کی فَلَا يَضِلُّ
تو وہ نہ گمراہ ہوگا دنیا مین وَلَا يَشْقَىٰ ○ اور نہ رنج مین پڑیگا آخرت مین یعنی شقی اور عذاب مین مبتلا ہوگا وَمَنْ أَعْرَضَ
اور جو کوئی منہ پھیریگا عَن ذِكْرِي ہدایت کرنے والے سے جو میری یاد کا سبب ہے یا منہ پھیریگا میری کتاب سے فَإِنَّ لَهُ
تو بیشک اوسکے واسطے مَعِيشَةً ضَنْكًا معیشت تنگ ہوگی سخت دنیا مین یعنی حرام کمائی مین پڑ جائیگا یا برے
کام مین مبتلا ہو جائیگا یا قناعت اوس سے جاتی رہیگی اور وہ حرص کے پھندے مین پھسیگا اور بعضون نے کہا ہے کہ تنگ معیشت
عذاب قبر ہے یا ز قوم و زخ وَنَحْشُرُهُ اور حشر کرینگے ہم اوس منہ پھیرنے والے کو يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ ○ قیامت کے
دن اندھا نہ کچھ دیکھتا ہی نہ گھر جنہم کو اور اوسمین جو طرح طرح کے عذاب ہین اور قَالَ رَبِّ وہ کہیگا کہ اے میرے رب لِمَ حَشَرْتَنِي
أَعْمَىٰ کیون حشر کیا تو نے مجھے اندھا یعنی کس سبب سے تو نے مجھ کو اندھا حشر کیا فعل ماضی لانے مین اسطرف اشارہ ہے کہ یہ امر
یقینی واقع ہوگا قَدْ كُنتُ اور حال یہ ہے کہ بیشک تھا مین بَصِيرًا ○ بینا جب کہ قبر سے مین نے سر نکالا تھا قَالَ فرمائیگا
حق تعالیٰ کہ كَذَٰلِكَ کام ایسا ہی ہے جیسا تو نے جانا أَتَتْكَ آیتنا آئی تھین تیرے پاس ہماری کتاب کی یا ہماری
قدرت کی دلیلین اور ہماری وحدت کی نشانیان فَنَسِيتَهَا تو تو نے آنکھ بند کر لی اوس سے اور اوسے ترک کر دیا وَكَذَٰلِكَ
اور جسطرح تو نے اونھین دنیا مین ترک کر دیا تھا اوسیطرح الْيَوْمَ تُنسَىٰ ○ آج تو ترک کر دیا گیا اور عذاب مین رہیگا وَكَذَٰلِكَ
جسطرح اپنی کتاب سے منہ پھیرنے والے کو ہمنے جزا دی اسیطرح نَجْزِي جزا دیتے ہین ہم مَنْ أَسْرَفَ اوسے جو حد سے گذرا یعنی
مشرک ہو گیا وَلَمْ يُؤْمِن بِآيَاتِ رَبِّهِ اور نہ ایمان لایا اپنے رب کی آیتون کا بلکہ تکذیب کی وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ اور البتہ
عذاب آخرت کا أَشَدُّ بہت سخت ہی اس جہان مین تنگ عیش رہنے سے وَأَبْقَىٰ ○ اور بہت باقی رہنے والا ہی اس جہت سے
کہ منقطع ہوتے ہی گا نہین أَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ کیا ہدایت نہ کی قریش کے مشرکون کو اور عبرت پکڑنے کی راہ اوپر ظاہر کی اس بات کے
کہ كَمْ أَهْلَكْنَا کتنے ہی ہلاک کر دیے ہمنے قَبْلَهُم پہلے اونسے مِّنَ الْقُرُونِ گذرے زمانون کے لوگ جیسے قوم عاد
قوم ثمود نمرود يَمْشُونَ چلتے تھے تجارت کے وقت فِي مَسَاكِنِهِمْ اپنے رہنے کی جگہون مین جیسے احقاف یا رحجر اور
ہلاکت اور عذاب کی علامت دیکھتے تھے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اوس ہلاک کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ نشانیان ہین عبرت لینے کو
یا دلیلین ہین منکرون کے عذاب پر لِّأُولِي النُّهَىٰ ○ اون لوگون کے واسطے جنکی عقلین منع کرنے والی ہین یعنی ایسی عقلین کہ
جنکو وہ عقلین ہین اونکو تغافل سے منع کرتی ہین وَلَوْلَا كَلِمَةٌ اور اگر نہ ایک بات سَبَقَتْ پہلے ہو چکی ہوتی مِن
رَّبِّكَ تمہارے رب سے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ منکرون کے عذاب کو آخرت تک پیچھے کیا یا اونکی نسل سے مومن پیدا کرنیکا تو ہوتا

ع ۱۳

البتہ ہوتا عذاب لِزَامًا لازم اوپر کہ جب تک فنا نہ کر لیتا کسی طرح سے نہ چھوڑتا وَاَجَلٌ مُّسَمًّى ○ اور وقت نام رکھا گیا یہ کلمہ پر عطف ہے یعنی اگر تاخیر عذاب اور اجل مسمّٰی کا حکم ہو چکا ہوتا تو جو کچھ عاد اور ثمود پر نازل ہوا تھا وہ سب کافروں پر نازل ہوتا فَاصْبِرْ پھر صبر کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو کہتے ہین مشرک تمھاری تکذیب اور قرآن پر طعن تا وقتیکہ حکم الٰہی پہونچے اور یہ آیت صبر آیت سیف سے منسوخ ہی وَسَبِّحْ اور نماز ادا کرو بِحَمْدِ رَبِّكَ نماز ملی ہوئی اپنے رب کی حمد سے یعنی فجر کی نماز پڑھو کہ اوسوقت حمد کرو خدا کی توفیق اور ہدایت پر قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا اور قبل آفتاب ڈوبنے کے یعنی عصر کی نماز وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ اور رات کی بعضی ساعتون مین فَسَبِّحْ پھر نماز پڑھو یعنی مغرب اور عشا وَاَطْرَافَ النَّهَارِ اور دن کے کنارون مین یعنی ظہر کی نماز اسواسطے اوسکا وقت نے والے کے قریب ہی اور پہلے آدھے دن کا پچھلا کنارہ اور پچھلے آدھے دن کا پہلا کنارہ ہی اور لفظ اطراف کا جمع ہونا اسواسطے ہی کہ دوسرے وقت کے شبہے سے امن ہو جائے یا دو نصفون کے اعتبار سے تو اسوقت نماز ادا کرو لَعَلَّكَ تَرْضٰى ○ شاید کہ خوش ہو یہ ترجمہ قرأت حفص کے موافق ہی اور بکر نے تُرْضٰى مجہول کا صیغہ پڑھا یعنی شاید کہ راضی کیے جاؤ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصح اقوال پر خوشنودی ایسی بزرگی کے سبب سے ہوگی جو حق تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمائیگا اور وہ بزرگی شفاعت ہی اور وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى کا نکتہ اس قول کی تقویت کرتا ہی نظم امت ہمہ جسم اند و تو نوئی جان ہمہ ہا ایشان ہمہ آن تو و تو آن ہمہ ہا خوشنودی تو جست خداوند بخشندہ خوشنود نہ گردی بغفران ہمہ ہا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مہمان آیا اور گھر مین ایسی کوئی چیز نہ تھی جس سے مہمان کی صلاح ہو پس حضرت نے مجھے ایک یہودی پاس بھیجا اور فرمایا کہ اوس سے کہنا کہ محمد رسول اللہ کہتے ہین کہ ایک مہمان ہمارے گھر مین اوترا ہی اور مین اپنے گھر مین کوئی ایسی چیز نہین پاتا جسکے سبب سے اوسکی مہمانداری کرون اسقدر آٹا ہمین قرض دے اور رجب کا چاند دیکھنے تک کا وعدہ کرلے جب وہ وقت آئیگا ہم تمیت بھیجدینگے جب یہ پیام مین یہودی کے پاس لیگیا تو وہ بولا کہ مین یہ معاملہ نہین کرتا اور آٹا قرض نہین دیتا مگر ان کوئی چیز میرے پاس رہن رکھے مین پھرا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال بیان کیا تو آپنے فرمایا کہ قسم خدا کی مین آسمان مین بھی امین ہون اور زمین مین بھی امین ہون اگر وہ مجسے معاملہ کرتا تو مین ضرور اوسکا حق ادا کر دیتا پھر آپنے اپنی زرہ محبودی مین یہودی پاس گرو رکھ آیا اور یہ آیت حضرت کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے نازل ہوئی کہ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اور ہرگز نہ پھیلاؤ نظر اپنی آنکھون کی یعنی نہ دیکھو اِلٰى مَا مَتَّعْنَا اوس چیز کی طرف کہ فائدہ مند کیا ہمنے بِهٖٓ اوس چیز کے سبب سے اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ قسمون کو کافرون مین سے جیسے بت پرست اور اہل کتاب دنیا مین زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زینت زندگی دنیا کی کمال و منال ہی لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ تاکہ آزمائین ہم اونکو اوسمین یا اوسے اونکے حق مین ہم فتنہ اور بلا کرین یا قیامت کے دن اوسکے سبب سے اوپر ہم عذاب کرین وَرِزْقُ رَبِّكَ اور روزی دینا تمھارے رب کا تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روز روز یا یہ کہ نبوت اور ہدایت مین جو تمکو روزی دی خَيْرٌ بہتر ہی اونکے فانی بے اعتبار مال سے وَّاَبْقٰى ○ اور بہت باقی رہنے والا ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ زہرہ در حقیقت پھول کی کلی ہی حق تعالیٰ نے دنیا کو کلی فرمایا اسواسطے کہ اوسکی تری

اور تازگی دو تین روز سے زیادہ نہیں ہوتی ذرا سی مدت میں پژمردہ اور فنا ہو جاتی ہے نظم مال جہان بباغ تنعم شگوفہ ایست ☆ کاول بجلوہ دل
بر باید زد اہل حال ☆ یک ہفتہ نگذرد کہ فرو ریزد و درخت ☆ بر خاک فشود چو خس و خاک پائمال ☆ اہل کمال در دل خود جا چرا دہند ☆ آنرا
کہ دمبدم زپای ست آفت زوال ☆ وَأْمُرْ أَهْلَكَ اور حکم کر اپنے لوگون کو بِالصَّلٰوةِ نماز کا وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا
اور صبر کر اوسپر یعنی ہمیشہ پڑھتے اور حکم کرتے رہو لَا نَسْئَلُكَ نہین چاہتے ہم تجھسے رِزْقًا روزی دینے کو یعنی ہمین یہ نہین
کہتا کہ تم اپنے تئین اور اپنے لوگون کو روزی دو نَحْنُ نَرْزُقُكَ ہم روزی دیتے ہین تجھین اور انھین تو نماز کے واسطے اور
اسباب نیاز مہیا کرنے کو تم فارغ البال رہو وَالْعَاقِبَةُ اور انجام کار بہتر ہے لِلتَّقْوٰى ○ متقیون کو تبیان مین حضرت
ابن سلام رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعضے لوگون کو تکلیف پہونچتی تو آپ اونکو نماز
پڑھنے کا حکم فرماتے اور اونکے سامنے یہ آیت پڑھدیتے وَقَالُوْا اور کہا مکہ کے مشرکون نے کہ لَوْلَا یَاْتِیْنَا بِاٰیَةٍ کیون
نہین لاتا ہمارے لیے کوئی آیت مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کے پاس سے یعنی جو کچھ ہم طلب کرتے ہین وہ معجزہ نہین ظاہر کرتا اَوَلَمْ
تَاْتِهِمْ کیا نہین آئی اونکے پاس بَيِّنَةُ مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ○ خبر اوس چیز کی جو اگلی کتابون مین ہے آمدن
علیہ السلام کی تکذیب کے سبب سے عذاب آنا اور معجزے ظاہر ہونے کے بعد جن لوگون نے اپنی خواہش کے موافق معجزون کی فرمایش کی
اونکا ہلاک ہو جانا یا یہ کہ نہین آئی اونکے پاس یعنی توریت اور انجیل مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت اور
اونکے قدوم کی بشارت جو مذکور ہے وہ اہل کتاب سے کیا اونھون نے نہین سنی اور حقیقت یہ ہے کہ جب اونھون نے معجزہ طلب کیا تو حق تعالیٰ نے
بڑے معجزے یعنی قرآن کے سبب سے اونکو الزام دیا اور فرمایا کہ اونکے پاس کیا کھلا ہوا بیان نہین آیا ہے جو اون سب باتون کا خلاصہ ہے جو اور
آسمانی کتابون مین تھین اور یہ کھلا ہوا بیان یعنی قرآن جو شخص اونکے پاس لایا وہ اُمّی ہے جسنے کتابین نہ دیکھین نہ سنین نہ کسی سے تعلیم کی
اور عرب کے سب فصیح اوسکی ایک سورت کے مثل بنانے مین عاجز ہین تو ایسا کھلا ہوا معجزہ موجود ہوتے ہوئے اور نشانی ڈھونڈھنا
عین عناد اور انکار ہے وَلَوْ اَنَّآ اَهْلَكْنٰهُمْ اور اگر ہم ہلاک کر دیتے مکہ کے کافرون کو بِعَذَابٍ کسی عذاب کے سبب سے
اونکے کفر کے باعث اپنے پاس سے بھیجکر مِّنْ قَبْلِهٖ محمد کو مبعوث کرنے سے تمہارا قرآن نازل کرنے کے قبل لَقَالُوْا رَبَّنَا
البتہ کہتے کہ اے ہمارے رب لَوْلَآ اَرْسَلْتَ کیون نہ بھیجا تونے اِلَيْنَا رَسُوْلًا ہماری طرف رسول کہ ہمین تیری طاعت
کی طرف پکارتا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ پھر ہم پیروی کرتے تیری آیتون کی جو اوس رسول کے ساتھ تو بھیجتا مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ
پہلے اس سے کہ ذلیل ہون ہم دنیا مین قتل اور تعید ہو کر وَنَخْزٰى ○ اور رسوا ہون ہم قیامت کے دن آگ مین داخل ہونے کے
سبب سے تو ہمنے حجت تمام کرنے کو اونکے پاس پیغمبر اور قرآن بھیجا کہ وہ ایمان لائین اور وہ ایمان لائے قُلْ كُلٌّ کہہ کہ ہر ایک ہم مین اور تم مین
مُّتَرَبِّصٌ منتظر ہے کہ انجام مین دوسرے کا کیا حال ہوتا ہے تم ہماری خرابی کے امیدوار ہو اور ہم تمپر سختی ہونے کے منتظر ہین
فَتَرَبَّصُوْا تو امیدوار رہو اور انتظار کھینچو فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانوگے یعنی قیامت مین معلوم ہو جائیگا کہ
حقیقت مین مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ کون لوگ ہین سیدھی راہ والے وَمَنِ اهْتَدٰى ○ اور کون ہدایت پایا ہوا ہے

حق کی طرف اس سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہیں کہ راہ پائے ہوئے بھی ہیں اور راہ دکھانے والے بھی ہیں ہدایت راہ دان و راہ بین و راہبر ۔ درحقیقت نیست جز خیر البشر ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ بعدد ما فی جمیع القرآن حرفا حرفا وبعدد کل حرف الفا الفا

سورۃ الانبیاء مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی مائۃ واثنا عشر ایۃ

سورۂ انبیا مکہ معظمہ میں نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اور وہ ایک سو بارہ آیتیں ہیں

اقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ قریب آ گیا لوگوں کے واسطے اونکے اعمال کے محاسبے کا وقت یعنی قیامت کا دن اور بعضوں نے کہا ہے کہ لوگوں سے مراد مکہ کے کافر ہیں یعنی نزدیک ہے اونکے مواخذہ اور سزا کا وقت کہ وہ جنگ بدر کے دن قتل اور گرفتاری ہے وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ اور وہ غفلت میں ہیں حساب اور مواخذہ سے مُّعْرِضُونَ ۝ انکار کرنے والے اوسمیں فکر کرنے سے یا منہ پھیرنے والے ہیں توبہ کرنے اور آگاہ ہونے کی راہ سے مَا يَأْتِيهِم نہیں آتی اونکے پاس مِّن ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّن رَّبِّهِمْ اونکے رب کے پاس سے مُّحْدَثٍ نئی بھیجی ہوئی إِلَّا اسْتَمَعُوهُ مگر سنتے ہیں اوسے پیغمبر سے وَهُمْ يَلْعَبُونَ حال آنکہ وہ کھیل کرتے ہیں اوسکے ساتھ اور ہنسی اوس نصیحت کو سنکر لَاهِيَةً قُلُوبُهُمْ اوس حال میں کہ اونکے دل مشغول ہیں اور ہی چیز کے ساتھ یعنی قرآن کے معنی اور حقائق میں غور اور فکر کرنے سے غافل ہیں ہنسی نے ابوبکر وراق رحمہا اللہ تعالیٰ سے نقل کیا ہے کہ قلب لاہی وہ دل ہے جو دنیا کے مال سے مشغول اور عقبیٰ کے احوال سے غافل ہو وَأَسَرُّوا النَّجْوَى اور پوشیدہ رکھتے ہیں کافر اپنا بھید کہنا الَّذِينَ ظَلَمُوا جنھوں نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک اور گناہ کرکے هَلْ هَٰذَا کیا ہے یہ شخص جو تمکو دعوت کرتا ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُكُمْ مثل تمہارے کھانے پینے آنے جانے میں تو اوسے رسول نہونا چاہیے بلکہ فرشتہ رسول ہو أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ کیا لاتے ہو تم جادو یعنی اوسکا سحر تم مان لیتے ہو کافروں کا اعتقاد یہ تھا کہ جنا رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ کلام اللہ اونپر پڑھتے ہیں وہ سحر ہے تو انھوں نے چھپا کر باہم مشورہ کیا اور ایک دوسرے سے بولا کہ تم جانتے ہو جو کچھ وہ پڑھتا ہے وہ سحر ہے وَأَنتُمْ تُبْصِرُونَ ۝ اور تم دیکھتے ہو کہ وہ آدمی ہے تمہارے مثل اور فرشتہ نہیں ہے تو کیا فکر کرتے ہو جس سے اوسکا کام بگڑے حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اوس مشورہ سے خبر دی اور فرمایا کہ قُلْ کہا پیغمبر نے کافروں کے جواب میں آور بکر نے قل امر کا صیغہ پڑھا ہے یعنی حق تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ کافروں کے جواب میں کہو کہ رَبِّي میرا رب يَعْلَمُ القَوْلَ جانتا ہے ہر بات کہنے والے کی فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ آسمان اور زمین میں علانیہ کہیں یا چھپا کر وَهُوَ السَّمِيعُ اور وہ ہی سننے والا کافروں کی بات الْعَلِيمُ ۝ جاننے والا اونکے دلوں کی بات بَلْ قَالُوا بلکہ کہا کافروں نے کہ قرآن أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ باتیں ہیں جیسے خواب پریشان یعنی ہر جگہ سے پراگندہ اور وہ ایسا بھی نہیں بَلِ افْتَرَاهُ بلکہ بند باندھ کر لیا ہے اپنی طرف سے اور افترا کیا ہے خدا پر اور وہ ایسا بھی نہیں بَلْ هُوَ شَاعِرٌ بلکہ وہ شاعر ہے شعر کہتا ہے اور سننے والے کے خیال میں محض بے حقیقت مضمون جماتا ہے حاصل یہ کہ کافر لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں مضطرب اور متحیر ہو کر کبھی تو آپکو ساحر کہتے کبھی شاعر

کبھی مغتری کبھی اوکھڑی ہوئی پریشان باتین کرنے والا اور پھر یہ بھی کہتے کہ جیسا ہم کہتے ہین اگر ایسا نہین فَلْيَأْتِنَا بِآيَةٍ تو چاہیے کہ لائے ہمارے واسطے کوئی درست معجزہ كَمَا أُرْسِلَ الْأَوَّلُونَ ۝ جیسا معجزہ دیکر بھیجے گئے تھے اگلے پیغمبر جیسے اونٹنی عصا ید بیضا مُردے جلانا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مَا آمَنَتْ نہین ایمان لائے کھلے ہوئے معجزون پر اونکی فرمایش کرنے کے بعد قَبْلَهُمْ مکہ والون سے پہلے مِّن قَرْيَةٍ کسی شہر والے کہ ہلاک کر دیا ہمنے اونھین یعنی اگلی امتون نے معجزے طلبے اور وہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد ایمان نہ لائے تو انکار اور تکذیب کے سبب سے ہلاک ہو گئے أَفَهُمْ کیا مکہ کے سردار يُؤْمِنُونَ ۝ ایمان لائینگے اگر ہم وہ معجزے ظاہر کردین یعنی چونکہ اگلے مشرکون کی بہ نسبت یہ بڑے سخت دل اور جھگڑالو ہین تو معجزے دیکھنے پر بھی ہرگز ایمان نہ لائینگے وَمَا أَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھسے کوئی پیغمبر إِلَّا رِجَالًا لیکن مردون کو کہ وحی بھیجی ہمنے اور بکر نے یوحی پڑھا ہے یعنی وحی بھیجی گئی إِلَيْهِمْ اونکی طرف یعنی کوئی پیغمبر فرشتہ نہ تھا سب آدمی ہی تھے تاکہ ہمجنس ہونے کے سبب سے اونہین اور اونکی امتون ہین فائدہ لینا اور فائدہ دینا ظاہر ہو فَاسْأَلُوا تو پوچھ لو یہ بات کہ انبیا آدمی تھے یا فرشتہ أَهْلَ الذِّكْرِ اہل کتاب سے جو نبیا کا حال جانتے ہین إِن كُنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۝ اگر تم نہین جانتے کہ رسول آدمی ہونا چاہیے اور تمنے اعتقاد جما لیا ہے کہ پیغمبر کے واسطے کھانا پینا کیونکر ہوگا وَمَا جَعَلْنَاهُمْ اور ہمنے نہین کیا پیغمبرون کو جَسَدًا ایسے جسم والا کہ لَّا يَأْكُلُونَ الطَّعَامَ نہ کھائین کھانا وَمَا كَانُوا اور نہ تھے خَالِدِينَ ۝ باقی رہنے والے دنیا مین کہ مرین ہی نہ ثُمَّ صَدَقْنَاهُمُ الْوَعْدَ پھر سچ کر دیا ہمنے اونکا وعدہ یعنی یہ وعدہ جو ہمنے اونسے کیا تھا کہ موحد غالب ہونگے اور مشرک مغلوب فَأَنجَيْنَاهُمْ پھر نجات دی ہمنے انبیا کو وَمَن نَّشَاءُ اور جسے ہمنے چاہا مومنون مین سے یا اون لوگون کو جنھین باقی رکھنے مین کچھ حکمت تھی وَأَهْلَكْنَا الْمُسْرِفِينَ ۝ اور ہلاک کیا ہمنے فضول کام کرنے والون اور فضول بات کہنے والون کو لَقَدْ أَنزَلْنَا بیشک بھیجی ہمنے إِلَيْكُمْ تمھاری طرف اے گروہ قریش كِتَابًا فِيهِ ایسی ایک بات جسمین ہے ذِكْرُكُمْ تمھارا شرف نامہ اور تمھارا آوازہ اور شہرہ یا تمھارے واسطے نصیحت أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ ع ۱۰ کیا تم نہین دریافت کر لیتے یا تم یہ نہین سمجھتے کہ اوسکا ایمان لاؤ اور یہ آیت قرآن والون کو بڑی بزرگی کی بات ہے اور یہ خبر کہ اشراف امتی حملۃ القرآن اس بات کی تائید کرتی ہے مثنوی اہل قرآنند اہل اللہ بس ✤ اند ایشان کز سد ہر ہلموس ✤ اہل شد جنس و جنس این کلام ✤ نیست جز عکس کہ بر پیر دزدام ✤ ہر کہ اندر دام نفس ست و ہوا ✤ اہل شیطان ست نی اہل خدا ۔ تذکرہ ہے کہ ملک شام مین ایک گانون تھا کہ اوسے حضور یا حضور را کہتے تھے حق تعالیٰ نے وہان ایک پیغمبر بھیجا اون گانون والون نے سرکشی اور عداوت کی راہ سے اوسے قتل کر ڈالا بس احمد کے غضب نے بخت نصر کو اونپر بادشاہ مقرر کیا یہانتک کہ اوسنے اون لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور آسمان سے ندا آئی کہ اے انبیا کے قصاص لینے والو آؤ کہ اب تمھارا وقت آگیا تو وہ لوگ نادم ہونے لوس وقت ندامت سے کچھ فائدہ نہ دیکھا یا سب کے سب ہلاک ہو گئے جیسا حق تعالیٰ فرماتا ہے وَكَمْ قَصَمْنَا اور کتنے ہلاک کیے ہمنے مِن قَرْيَةٍ کانت گانون والون مین سے جو تھے ظَالِمَةً ظالم یعنی ہمنے ہلاک کر دیے اور عذاب مین گرفتار کیے شہر اور گانون والے جو شرک کے سبب سے ظالم تھے وَأَنشَأْنَا اور پیدا کیے ہمنے بَعْدَهَا اوس موضع کو تباہ اور ہلاک کرنے کے بعد

قَوْمًا اٰخَرِیْنَ ○ ایک گروہ اور انمین سے انکی جگہ پر یہ بیان فرماکر حق تعالیٰ کفار عرب کو تہدید آتا ہے کہ جو قادر انکلون کو ہلاک کر دینے مین
عاجز نہ تھا وہ تمپر آئے ہوؤن کو ہلاک کر ڈالنے کی بھی قدرت رکھتا ہے فَلَمَّآ اَحَسُّوْا پھر جسوقت کہ اون کافرون نے یعنی جھٹلانیوالون نے
دریافت کیا اور پایا بَاْسَنَآ ہمارا عذاب اور آنکھون سے دیکھ لیا کہ بخت نصر کے لشکر نے اونہین گھیر لیا تو اِذَا هُمْ مِّنْهَا وہین سے اوس
کافرون سے یَرْكُضُوْنَ ○ بھاگتے تھے اور اپنے چارپائے جلدی ہنکانے لیے جاتے تھے تو فرشتون نے ہنسی کے طور پر کہا کہ لَا
تَرْكُضُوْا نہ جاؤ اور قدم نہ ہلاؤ اور خدا کے عذاب سے نہ بھاگو وَارْجِعُوْٓا اور پھرو اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ اوس چیز کی طرف کہ جسمین تم
اور راحت دیے گئے اوس چیز مین وَمَسٰكِنِكُمْ اور پھراؤ اپنے گھرون مین لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ○ شاید تم پوچھے جاؤ یعنی
تمھارے پیغمبر کے قتل کی کیفیت تمسے پوچھین جب حضور کے ہنسنے والون نے عذاب کے آثار دیکھے اور نجات کی کوئی راہ نپائی تو قَالُوْا
بولے کہ يٰوَيْلَنَآ ای وای ہمپر اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبر کو ہمنے قتل کر ڈالا
فَمَا زَالَتْ تو ہمیشہ تھا تِلْكَ دَعْوٰىهُمْ یہ پکارنا اونکا یعنی یا ویلنا کہتے رہے حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ اوسوقت تک کہ کر
ہمنے اونھین حَصِيْدًا اگھاس چھیلی ہوئی یعنی جسطرح کھرپی سے گھاس کاٹتے ہین اوسی طرح اونھین تلوار سے کاٹ ڈالا اور کر دیا
ہمنے اونھین خٰمِدِيْنَ ○ مرے مرجھائے ہوئے وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور
زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے جو کچھ اون دونون مین ہی لٰعِبِيْنَ ○ اوس حال مین کہ ہم کھیلنے والے تھے یعنی یہ چیزین ہمنے کھیل کے
طور پر نہین پیدا کین بلکہ نگاہ والون کی بصیرت اور سمجھ والون کے دھیان کے واسطے انواع واقسام کے عجائب غرائب کے ساتھ ہمنے پیدا
کیا ہے بیت بنگر بچشم فکر کہ از عرش تا بفرش ۔ دو چیز در نیست کہ در وے عجیب نیست لَوْ اَرَدْنَآ اگر چاہتے ہم اَنْ نَّتَّخِذَ
ہم لھوا وہ چیز جس سے کھیلتے ہین اور جسے دیکھنے سے خوش ہوتے ہین جیسے جورو لڑکے تو لَاتَّخَذْنٰهُ ضرور اختیار کر لیتے ہم مِنْ لَّدُنَّآ اپنی
اپنی قدرت کی جہت سے یا اپنے پاس سے یعنی ایسے طور پر جو ہماری شان کے لائق ہوتا اختیار کر لیتے ہم اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اگر ہوتے ہم
کرنے والے اس کلام کو بَلْ انکار ہے اس بیان کا اختیار کرنے سے اور تنزیہ ہے جورو لڑکے سے یعنی ہم لہو و لعب ہرگز نہین اختیار کرتے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ
ڈالتے ہین ہم حق کو کہ ضد ہے عَلَى الْبَاطِلِ باطل پر یعنی لہو و لعب یا اسلام کو ہم کفر پر مسلط کرتے ہین فَيَدْمَغُهٗ پھر توڑ ڈالتا ہے حق
باطل کو فَاِذَا هُوَ تو وہ ہین یا لہو و لعب یا کفر زَاهِقٌ محو اور زائل ہو گیا ہوتا ہے وَلَكُمُ الْوَيْلُ اور تمھارے واسطے ہے ویل یعنی حسرت
اور ندامت کا کلمہ ہے یا تمھارے واسطے ہے عذاب کی شدت مِمَّا تَصِفُوْنَ ○ اوس چیز کے سبب سے کہ وصف کرتے ہو خدا کو اوس
وصف کے ساتھ جو نہ چاہیے کہ وہ جورو لڑکے اختیار کر لیتا ہے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی آسمانون مین ہے
وہ حیوانات وَالْاَرْضِ اور جو کوئی زمین مین ہے جسمانیات یعنی آسمان اور زمین والے سب اوسی کے مخلوق اور ملوک ہین وَمَنْ عِنْدَهٗ
اور جو لوگ اوسکے پاس ہین یعنی ملائکہ آسمانون والون کو الگ کر کے ذکر کرنا اونکی تعظیم کی جہت سے ہے یعنی فرشتے جو درگاہ الٰہی کے مقرب
ہین اور جنکو تم پوجتے ہو لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ نہین سرکشی کرتے عَنْ عِبَادَتِهٖ اوسکی بندگی سے وَلَا
يَسْتَحْسِرُوْنَ ○ اور کچھ تھکتے بھی نہین اور عبادت سے ذرا بھی باز نہین رہتے يُسَبِّحُوْنَ پاکی بیان کرتے ہین

حق تعالیٰ کی یا نماز ادا کرتے ہین یا حمد کرتے ہین الَّيْلَ وَالنَّهَارَ رات دن یعنی امر الٰہی کی تعظیم مین برابر گذارتے ہین لَا يَفْتُرُونَ ○
سست اور ضعیف نہین ہوجاتے أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً کیا ٹھہرا لیے کافرون نے جھوٹے خدا مِنَ الْأَرْضِ
زمین سے یعنی وہ خدا جو زمین کے اجزا سے بنائے گئے ہین جیسے سونے چاندی لکڑی پتھر کے یعنی انھون نے جو خدا ٹھہرا لیے ہین
کیا قدرت سے هُمْ يُنْشِرُونَ ○ وہ زندہ کرتے ہین مُردے حق تعالیٰ مشرکون کی نادانی بیان فرماتا ہی یعنی تم تو ان کو
خدا کہتے ہو اور خدائی کو یہ بات لازم ہی کہ ممکنات پر قدرت رکھتا ہو اور تم جانتے ہو کہ تمون کو قدرت نہین ہی تو یا وصف انکی عاجزی
کے تم انکی پرستش سے ہاتھ نہین کھینچتے لَوْ كَانَ اگر ہوتے فِيهِمَا زمین آسمان مین آلِهَةٌ بہت سے
خدا جو انکے کامون کی تدبیر کرین إِلَّا اللَّهُ اللہ کے سوا تو لَفَسَدَتَا ضرور تباہ ہوجاتے آسمان اور زمین اور کام خراب
ہوجاتے اسواسطے کہ اگر سب خدا کسی مراد مین موافق ہوتے تو ایک مقدور پر بہت سی قدرتین طاری ہوجاتین اور اگر کسی کام
مین مخالفت کرتے تو وہ کام توقف مین بے بنا پڑا رہتا تو تمام عالم کا تدبیر کرنے والا ایک ہی چاہیے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سوا نہین نظم
در وجہان قادر و یکتا توئی ؛ جملہ ضعیف اند و توانا توئی ؛ چون قدمت بانگ انا الحق زند ؛ جز تو کہ یارد کہ انا الحق زند ؛ فَسُبْحَانَ اللَّهِ
تو پاکی بیان کرتا ہی خدا کے واسطے جو رَبِّ الْعَرْشِ رب ہی عرش کا عَمَّا يَصِفُونَ ○ اوس چیز سے جو وہ وصف
کرتے ہین جو رد لڑکے اختیار کر لینے سے لَا يُسْأَلُ نہ پوچھا جائیگا خدا عَمَّا يَفْعَلُ اوس چیز سے جو وہ کرتا ہی اپنی عظمت کے سبب سے
اور اسوجہ سے کہ خدائی مین اکیلا ہی یا اس باعث سے کہ جو کچھ وہ کرتا ہی عین حکمت اور صواب ہی وَهُمْ يُسْأَلُونَ ○ اور وہ یعنی سب بندے
پوچھے جائینگے یعنی وہ کام جو وہ کرتے ہین اسوجہ سے پوچھے جائینگے کہ مملوک ہین اور مملوک کو ضرور ہی کہ اپنی باتون اور کامون کا حساب
مالک کے ساتھ درست کرے أَمِ اتَّخَذُوا کیا ٹھہرا لیے انھون نے مِنْ دُونِهِ خدا کے سوا آلِهَةً ط بہت سے خدا حال آنکہ وہ تمین
حکم یہی تھا کہ فقط اللہ کو خدا پکڑو قُلْ هَاتُوا کہہ کہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ اپنی دلیل اللہ کے سوا اور بہت سے خدا ٹھہرانے پر عقلی یا نقلی
هَٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ یہ یاد کرنے کی چیز اون لوگون کی ہی جو میرے ساتھ ہین یعنی میری امت مین سے یعنی قرآن وَذِكْرُ مَنْ
قَبْلِي اور یاد کرنے کی چیز اون لوگون کی جو مجھسے پہلے تھے یعنی توریت انجیل اور سب آسمانی کتابین دیکھلاؤ اور جو لوگ وہ اگلی کتابین
جانتے ہین اونسے پوچھو کہ جتنی کتابین نازل ہوئین اون سب مین توحید کا حکم اور شرک کی ممانعت ہی بَلْ أَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے کافر یعنی وہ
سب کے سب لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ نہین جانتے حق کو اور حق و باطل مین تمیز نہین کرسکتے فَهُمْ مُعْرِضُونَ ○ تو وہ انکار کرنے
والے ہین خدا پر ایمان لانے اور اوسکے رسول کی متابعت کرنے سے وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور نہین بھیجا ہمنے پہلے
تجھسے مِنْ رَسُولٍ کوئی رسول إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ مگر وحی کی ہمنے اوسکی طرف اور بکر نے یوحی پڑھا ہی یعنی وحی کی گئی
اوسکی طرف کہ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا بیشک نہین ہی کوئی خدا بجز مین فَاعْبُدُونِ ○ تو میری ہی عبادت کرو
وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ اور کہا انھون نے کہ پیدا کر لیے خدا نے جو بڑا مہربان ہی وَلَدًا فرزند یعنی ملائکہ اوسکی اولاد ہین
سُبْحَانَهُ پاک ہی وہ اس بات سے بَلْ عِبَادٌ بلکہ فرشتے بندے ہین مُكْرَمُونَ ○ بزرگی دیے گئے اور نوازے ہوے

لَا یَسْبِقُوْنَهٗ نہین پیشی کرتے خدا پر بِالْقَوْلِ بات کہکر یعنی اوسکی بے اجازت بات نہ کہوس کلام سے یہ مراد ہی کہ کافر یہ امید منقطع کرین کہ فرشتے اونکی شفاعت کرینگے یعنی خدا کے بے اذن فرشتے ہرگز شفاعت نہین کرسکتے وَهُمْ بِاَمْرِهٖ اور وہ خدا کے حکم سے یَعْمَلُوْنَ ○ کام کرتے ہین یَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ جو کچھ اس سے پہلے وہ کرچکے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو کچھ اسکے بعد کرینگے وَلَا یَشْفَعُوْنَ ۙ اور درخواست نہین کرتے اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰی مگر اوس شخص کے واسطے جسکے لیے خدا پسند کرے شفاعت یا اوسکے واسطے جو خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہی کہ شفاعت کرنے والے اوسی کی شفاعت کرینگے جو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے یعنی جسنے دنیا مین کلمہ طیبہ زبان سے کہا اور دل سے اوسکی تصدیق کی اونکی شفاعت واجب ہوگی وَهُمْ اور فرشتے مِّنْ خَشْیَتِهٖ خوف سے عذاب الٰہی کے مُشْفِقُوْنَ ○ تھرتھراتے ہین یا خدا کی ہیبت اور عظمت سے ڈرتے ہین وَمَنْ یَّقُلْ مِنْهُمْ اور جو کوئی کہے ملائکہ مین سے یا تمام مخلوقات مین سے کہ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ بیشک مین خدا ہون مِّنْ دُوْنِهٖ اللہ کے سوا فَذٰلِكَ تو وہ کہنے والا نَجْزِیْهِ جزا دینگے ہم اوسے جَهَنَّمَ ؕ دوزخ كَذٰلِكَ جسطرح نہ ائی کے دعوی کرنے والے کو ہم جزا دیتے ہین اوسی طرح نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ○ جزا دینگے ہم ظالمون کو جنھون نے اون دعوی کرنے والون کی پرستش کرکے اپنے اوپر ظلم کیا اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا کیا نہین دیکھا یعنی نہین جانا اونھون نے جو ایمان نہین لائے اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یہ کہ آسمان اور زمین كَانَتَا رَتْقًا دونون تھے بندھے ہوئے یعنی مجتمع مراد یہ ہی کہ ایک حقیقت تھے فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ پھر کھول دیا ہمنے اونھین ایک سے دوسرے کو قسم کرکے اور زمین دیگر یا سب آسمان ایک ہی آسمان تھا اوسے مختلف حرکتین دیکر کتنے آسمان ہمنے بنا دیے اور ایک زمین کو بھی طبقون کی کیفیتین اور حال مختلف ہونے کے سبب سے کئی قسم کی ہمنے کردی یا زمین آسمان ایک مین چپکے اور جمے تھے اور اونکے بیچ مین فرق نہ تھا ہم درمیان مین ہوا لائے اور اونھین ایک کو دوسرے سے ہمنے الگ کردیا زاد المسیر مین یہ معنی لکھے ہین کہ ایک زمین سے ہمنے چھ طبقے نکالے تو سات طبقے ہوگئے اور ایک آسمان سے چھ نکالے تو سات ہوگئے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ آسمان بندھا تھا اور اوس سے پانی نہ برستا تھا اور زمین بندھی تھی اور اوسپر گھاس نہ اوگتی تھی ہمنے اوسے توڑنے کے سبب سے اور اسے گھاس کے سبب سے کھول دیا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ اور کیا ہی ہمنے پانی سے كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ ہر چیز کو جو زندہ ہی یعنی سب حیوانون کو ہمنے پانی سے بنایا ہی سو اسطے کہ جن چیزون سے یہ بنے اونمین سب سے زیادہ پانی ہی اور اونکا پانی سے احتیاج رکھنا اور پانی سے نفع لینا سب پر ظاہر ہی یا ہمنے نطفہ سے پیدا کیا یا ہمنے پانی کو ہر زندے کی زندگی کا سبب کردیا اور کُل کا لفظ یہان اکثر کے معنی مین ہی عموم کے واسطے نہین اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ○ کیا پھر نہین ایمان لاتے مشرک باوجود ان کھلی ہوئی نشانیون کے وَجَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ زمین پیدا کیے ہمنے زمین مین رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے اونچے اَنْ تَمِیْدَ بِهِمْ تاکہ نہ ہلے زمین اور آدمیون کو تباہ اور ہلاک کرے وَجَعَلْنَا فِیْهَا اور بنائین ہمنے زمین مین یا پہاڑون کے درمیان فِجَاجًا سُبُلًا راہین کشادہ لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ○ تاکہ وہ راہ پائین سفرون مین اور اپنی منزلون پر پہونچین وَجَعَلْنَا السَّمَآءَ اور کردیا ہمنے آسمان کو سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚ چھت حفاظت کی ہوئی گرپڑنے سے یا وقت معلوم تک نیست و نابود ہوجانے سے یا ہوا مین بے ستون محفوظ وَهُمْ اور کافر عَنْ اٰیٰتِهَا نہ ہماری نشانیون سے جو آسمان مین ہین اور

اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ بنانے والا موجود ہی اور ایک ہی ہی اور اوسکی قدرت کاملہ کھلی ہوئی ہی مُعْرِضُوْنَ ○ منہ پھیرنے والے ہین یعنی جسقدر ہماری نشانیان دیکھتے ہین انکار اونکا بڑھتا جاتا ہی وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہی ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ پیدا کی رات اندھیری تاکہ اوسمین آرام پائین اور دن روشن تاکہ اوسمین کمائی کرنے کو چلین پھرین وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور پیدا کیے آفتاب ماہتاب كُلٌّ ہر ایک اونمین سے فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ ایک آسمان مین تیرتے ہین یعنی آسمان پر اسطرح دوڑتے ہین جیسے پرا ک پانی پر دوڑتا ہی اور کشف الاسرار مین ہی کہ اہل اشارت کے نزدیک رات دن عارفون کا قبض اور بسط ہی کبھی تو کسیکو قبض کے قبضہ مین لے لیتا ہی تو جلال کے سبب سے اوسے جوش آتا ہی اور کبھی کسیکو بسط کے فرش پر بٹھاتا ہی تو جمال کی بدولت وہ اقبال پاتا ہی اور آفتاب صاحب توحید کا نشان ہی کہ ایک حال پر روشن ہی نہ بڑھتا ہی نہ گھٹتا ہی اور ماہتاب اہل تلوین کا نشان ہی کبھی گھٹتا ہی کبھی بڑھتا ہی کبھی وحدت کا نور ظاہر ہونے سے غائب ہوجاتا ہی اور کبھی جامعیت کے رموز کھلنے سے بدر کامل ہوجاتا ہی کما یحضرت شاہ قاسم انوار قدس سرہ کے کلام حقائق انجام مین اسی بات کی طرف اشارہ ہی فرد ز بیم سوز ہجرت زمو باریکتر گردم ✤ چو روز وصل یاد آرم شوم در حال ان فربہ ✤ اور حضرت مولانا روم رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہین نظم چون وے بر تابی زمن گردم ہلالے ممتحن ✤ ور روے سوے من کنی چون بدر بے نقصان شوم ✤ تو آفتابے من چو مہ گردم تو گردم روز و شب ✤ گہ در محاق افتم ز تو گہ شمع نور افشان شوم ✤ لکھا ہی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن گمراہی کی وجہ سے کہتے تھے کہ نَتَرَبَّصُ بِهٖ رَيْبَ الْمَنُوْنِ یعنی ہم یہ انتظار کرتے ہین کہ حوادث کی آندھی آئے اور محمد کے یارون کو متفرق کرکے اوسے ہلاکت مین ڈالدے تو اپنے حبیب کی تسلی کے واسطے حق تعالی فرماتا ہی کہ وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ اور ہمنے نہین دیا کسی آدمی کو مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ تجھسے پہلے ہمیشہ رہنا دنیا مین اَفَاْئِنْ مِّتَّ کیا اگر تم اے محمد مرجاؤ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ○ تو وہ یعنی جو تمھاری موت کے منتظر ہین ہمیشہ رہینگے اور موت سے نجات پائینگے ایسا نہین كُلُّ نَفْسٍ ہر جی دنیا مین ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ چکھنے والا ہی موت جو پیدا ہوا وہ ضرور فنا ہوگا بیت ہر کہ آمد بجہان اہل فنا خواہد بود ✤ آنکہ پایندہ و باقیست خدا خواہد بود ✤ وَنَبْلُوْكُمْ اور ہم آزماتے ہین تمھین بِالشَّرِّ برائی کے ساتھ یعنی بلاؤن اور مصیبتون مین گرفتار کرکے وَالْخَيْرِ اور بھلائی کے ساتھ یعنی نعمتین اور بخشین دیکر فِتْنَةً آزمانا یہ مفعول مطلق لفظ فعل کے خلاف ہی اور اسکے معنی یہ ہین کہ ہم تمھارے ساتھ آزمایش کرنے والون کا معاملہ کرتے ہین سختی اور آسانی مفلسی اور تونگری مین تاکہ صبر اور بے صبری اور شکر اور ناشکری مین ہر ایک کا مرتبہ اہل عالم کو معلوم ہوجائے وَاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ○ اور ہماری طرف پھیرے جاؤگے اور اعمال کے موافق جزا پاؤگے لکھا ہی کہ ایک دن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے سردارون کی ایک جماعت کے سامنے سے گذرے اونمین سے ابوجہل بے ادبی کی راہ سے ہنسا اور بولا کہ یہ نبی عبد مناف کا بیٹا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جب دیکھتے ہین تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ لوگ جو نہین ایمان لائے ہین تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین لیتے تمھین اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسا گیا یعنی وہ ہنسی کی راہ سے تمکو نبی کہتے ہین اور آپسمین کہتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہی ہی جو ہمیشہ يَذْكُرُ اٰلِهَتَكُمْ یاد کرتا ہی تمھارے خداؤن کو برائی اور مذمت کے ساتھ وَهُمْ اور حال یہ ہی کہ کافر بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ خدا کو یاد کرنے اور اوسے ایک جاننے پر یا قرآن کے ساتھ یا رحمان کے

نام پر ھم کفرون ○ وہ نہین ایمان لاتے ہین تو ہنسے جانے اور مسخرے بننے کے لائق وہی ہین خلق الانسان پیدا کیا گیا ہی
انسان مین عجل ط جلدی سے یہ کمال درجہ کا مبالغہ ہی یعنی کامون مین بہت جلدی کرنے اور دیر کم کرنے سے گویا کہ جلدی ہی سے انسان
پیدا ہوا ہی اور اوسکی جلد بازیون مین سے ایک یہ بات ہی کہ عذاب الٰہی بھی جلدی چاہتا ہی جیسے نضر بن حارث عذاب کی جلدی کرتا تھا تو
حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سأوریکم قریب ہی کہ دکھادین ہم تمکو اپنی نشانیان اپنے عذاب کی دنیا مین کہ بدر کا واقعہ تھا اور آخرت مین
کہ عذاب دوزخ ہوگا فلا تستعجلون ○ تو جلدی نہ کرو ہمسے عذاب مانگنے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ انسان سے حضرت
آدم علیہ السلام مراد ہین اونکی جلدی یہ تھی کہ جب اونکے سر اور آنکھون مین روح آئی تو اونھون نے دیکھا کہ آفتاب ڈوبا چاہتا ہی تو بولے
کہ یارب آفتاب ڈوبنے سے پہلے میری خلقت پوری کردے ویقولون اور کہتے ہین کافر کہ متی ھذا الوعد کب ہوگا یہ وعدہ
عذاب کا یا قیامت کا وعدہ ہمین بتاؤ تو ان کنتم اگر ہو تم صدقین ○ سچے مخاطب حضرت رسول مختار اور اونکے صحابہ
کبار صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین ہین تو حق تعالیٰ نے اونکی بات کے جواب مین فرمایا کہ لو یعلم الذین کفروا اگر جانین وہ
لوگ جو کافر ہین حین لا یکفون اوسوقت کو جب کہ بازنہ رکھینگے یعنی بازنہ رکھ سکینگے عن وجوھھم النار اپنے
مونہون سے دوزخ کی آگ کو ولا عن ظھورھم اور نہ اپنی پیٹھون سے اسوسطے کہ آگ نے اونکے بدن گھیر لیے ہونگے
ولا ھم ینصرون ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مدد دیے جائینگے یعنی ایسا کوئی یارومددگار نہ پائینگے جو عذاب کو اونسے روکے یہ شرط
محذوف کا جواب ہی اسکے معنی یہ ہین کہ اگر کافر ایسے عذاب کو جانین تو اسکے نازل ہونے کی جلدی نہ کرین یا اگر پیغمبر کی سچائی اور اپنی بات کی
غلطی جانین بل تاتیھم بلکہ آجائیگی اونپر قیامت بغتۃ اچانک فتبھتھم تو مبہوت اور متحیر کردیگی اونھین فلا یستطیعون
تو نہ سکینگے ردھا ہٹا رکھنا اوسکی ہولون کو اپنے سے ولا ھم ینظرون ○ اور نہ ہونگے وہ کہ مہلت دیے جائین توبہ یا
معذرت کے واسطے یا یہ کہ نظر نہ ڈالی جائیگی نہ اونپر نہ اونکی گریہ وزاری پر ولقد استھزئ اور بیشک ہنسے ہین برسل من
قبلک رسولون کے ساتھ تجسے پہلے حق تعالیٰ جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل کو تسلی دینے کے واسطے اگلے انبیا
علیہم السلام کا حال اور اونکے ساتھ دشمنون کے ہنسنے کی خبر دیتا ہی اور جناب سرور انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جو کافر
ہنسی کرتے تھے اونکو تہدید کرتا ہی فحاق تو عذاب نے گھیر لیا بالذین سخروا اون لوگون کو جنھون نے مسخراپن کیا تھا منھم
پیغمبرون سے یعنی جو لوگ انبیا علیہم السلام کے ساتھ مسخراپن کرتے تھے اونھین پہونچی ما کانوا بہ جزا اوسکی کہ تھے اوسکے
سبب سے یستھزءون ○ ہنسی کرتے تھے تو یا رسول اللہ جو لوگ تمہارے ساتھ ہنسی کرتے ہین اونکے ساتھ بھی یہی صورت
واقع ہوگی قل کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنسنے والون کو کہ من یکلؤکم کون ہی جو نگاہ رکھتا ہی تمھین باللیل والنھار
رات دن من الرحمٰن خدا کے عذاب سے اگر وہ تمسے بدلا لیا چاہے بل ھم بلکہ وہ عن ذکر ربھم اپنے رب کی یاد سے یا قرآن سے
یا اوسکی نصیحت سے معرضون ○ منھ پھیرنے والے ہین کہ ہرگز اونکے دل مین قرآن یا نصیحت نہین جسمین تو عذاب الٰہی سے
کیا ڈرین اور اپنے نگہبان کو کیونکر پہچانین ام لھم الھۃ کیا اونکے واسطے بہت سے خدا ہین کہ قدرت کی راہ سے تمنعھم

ع ۱۲

بازرکھین اونسے مِنْ دُوْنِنَا ہمارے سوا اوس عذاب کو جو ہمارے پاس سے اوپر نازل ہو اور بعضون نے کہا کہ اس آیت مین الفاظ
مقدم مؤخر ہین اصل مین یون ہی کہ اَمْ لَھُمْ اٰلِھَۃٌ مِّنْ دُوْنِنَا تَمْنَعُھُمْ پھر اونکے جھوٹے خداؤن کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
نہین سکتے ہین بت جو اونکے زعم مین خدا ہین نَصْرَ اَنْفُسِھِمْ مدد کرنا اپنی ذاتون کی یعنی اگر کوئی اونکے ساتھ خرابی چاہے
جیسے توڑ ڈالنا نجاست بھر دینا تو اس خرابی کو اپنے سے دفع نہین کرسکتے تو جو اونکی پرستش کرتے ہین اونکی نگہبانی کیونکر کرسکینگے
وَلَا ھُمْ اور نہ بت یا بت پرست ایک دوسرے کی مدد کرکے مِّنَّا ہمارے عذاب سے یُصْحَبُوْنَ ○ نگاہ رکھے گئے اور پناہ دیے
گئے ہین بَلْ مَتَّعْنَا بلکہ فائدہ دیا ہمنے ھٰٓؤُلَآءِ اوس مکہ مین رہنے والے گروہ کو وسعت عیش اور امنی اور سلامتی کے ساتھ
وَاٰبَآءَھُمْ اور اونکے باپ دادا کو حَتّٰی طَالَ یہانتک کہ دراز ہوئی عَلَیْھِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگی اور اوسکے سبب سے مغرور
ہوکر سمجھے کہ ہمیشہ یون ہی رہینگے اور یہ نہ سمجھے کہ عیش اور زندگی دمبدم گھٹیگی بیت مغرور مشو کہ دمبدم دست اجل ؎ برہم زند
این بنا کہ افراشتہ اند ؎ اَفَلَا یَرَوْنَ کیا نہین دیکھتے کافر اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ یہ بات کہ آتا ہی ہمارا حکم اونکی زمین پر اور
نَنْقُصُھَا مِنْ اَطْرَافِھَا گھٹاتے ہین ہم اوسے اوسکے کنارون سے یعنی مسلمانون کے واسطے وہ ملک وزبر وزر فتح کیے
دیتے ہین کہ ہر روز ایک قلعہ لے لیتے ہین اور ایک جگہ اپنے قبضہ مین لاتے ہین اَفَھُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○ کیا وہ غالب ہین یا پیغمبر
یا مسلمان قُلْ اِنَّمَآ اُنْذِرُکُمْ کہ اسکے سوا نہین کہ مین ڈراتا ہون تمھین بِالْوَحْیِ اوس چیز کے سبب سے جو وحی کیجاتی ہی
میری طرف یعنی مین اپنی طرف سے بات نہین کہتا ہون اور تم میرے ڈرانے سے ڈرتے نہین وَلَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اور نہین
سنتے بہرے پکارنا اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ○ جب ڈرائے جاتے ہین کافر جو بات سنتے ہین اوس سے فائدہ حاصل کرنے مین بہرون کے
مثل ہین جو کچھ سنتے ہی نہین وَلَئِنْ مَّسَّتْھُمْ اور اگر چھو جائے کافرون کو نَفْحَۃٌ ذرہ بھی مِّنْ عَذَابِ رَبِّکَ تیرے
رب کے عذاب مین سے یعنی یارسول اللہ تم جس عذاب سے اونھین ڈراتے ہو اوس سے ذلیل اور عاجز ہوکر کمال اضطراب اور حسرت سے
لَیَقُوْلُنَّ ضرور کہینگے کہ یٰوَیْلَنَآ ہاے وے ہمکو اِنَّا کُنَّا ظٰلِمِیْنَ ○ بیشک تھے ہم اپنی جانون پر ظلم کرنے والے شرک اور
تکذیب کے سبب سے وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ اور رکھینگے ہم ترازوین عدل کی لِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن جزا دینے کو
صاحب لباب اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ ترازو عبارت ہی عدل سے یعنی ترازوین تمثیل ہی ٹھیک ٹھیک حساب اور پوری پوری جزاے
اعمال کے واسطے اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ایک میزان مراد ہی کہ اوسکی ایک ڈنڈی اور دو پلڑے ترازو کی طرح ہونگے اور اوسمین اعمال تولینگے
تیسیر مین لکھا ہی کہ میزان کو جمع کے لفظ سے لانا اوسکی شان بڑھانے کو ہی یا اَیُّھَا الرُّسُلُ کلّوا جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی نسبت
جمع کے لفظ کے ساتھ فرمایا تو آپکی تعظیم شان کی وجہ سے فرمایا یا یہ بات ہی کہ ہر ایک مکلف کے اعمال اوس ترازو مین تولے جائینگے تو ہر ایک کے واسطے ایک
ترازو ہوگی یعنی نیک بد عمل جو اوسمین تولینگے فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ تو ظلم نہ کیا جائیگا کوئی شَیْئًا ذرا کچھ اپنے حق مین سے یعنی کوئی نیک بد
عمل بے تلا نہ چھوڑینگے وَاِنْ کَانَ اور اگر ہو عمل مِثْقَالَ حَبَّۃٍ برابر دانہ کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی مین سے اسب دانون مین چھوٹا
ہوتا ہی اَتَیْنَا بِھَا لائینگے ہم اوسے اور ترازو پاس حاضر کرینگے وَکَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ ○ اور بس ہین ہم حساب کرنے والے بندون کے

اعمال کو اسواسطے کہ علم اور عدل کا کمال ہم ہی کو ہی وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ موسیٰ اور
ہارون کو ایک کتاب روشن حق اور باطل کو جدا کرنے والی یا دشمنون پر فتح یا دریا کا پھٹ جانا وَضِيَآءً اور دی ہمنے اونھین روشنی یعنی
ایک روشن کتاب کہ اوسکی متابعت کرنے والے حیرت اور جہالت کی تاریکی سے چھوٹ جائین وَّذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اور نصیحت
پرہیزگارون کو الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ جو ڈرتے ہین رَبَّهُمْ اپنے رب سے بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی خدا کو دیکھا نہین اور
اوس سے ڈرتے ہین اور عذاب دیکھا نہین اور اوس سے خوف کرتے ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جو کوئی خدا کی وحدانیت اور
جنت حشر حساب میزان کا ایمان رکھتا ہی وہ بیشک خدا سے پوشیدہ ڈرتا ہی وَهُمْ اور وہ یعنی پرہیزگار مِّنَ السَّاعَةِ قیامت کے
ہولون سے مُشْفِقُوْنَ ○ ڈرنے والے ہین وَهٰذَا اور یہ قرآن ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ کلام ہی بہت برکت اور منفعت والا کہ محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پر اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے اوسے اور اونھون نے خود نہین بنالیا اَفَاَنْتُمْ کیا تم لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ○ اوسکے منکر ہو ع ۹
وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اور بیشک ہمنے دی اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ ابراہیم کو ہدایت اوسکی صلاحیت موجود ہونے کے باعث مِنْ
قَبْلُ موسیٰ اور ہارون علیہما السلام سے قبل یا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قبل یا نبی ہونے کے پہلے ہمنے ابراہیم کو پہچاننے کی توفیق
دی تھی وَكُنَّا بِهٖ عٰلِمِيْنَ ○ اور تھے ہم جاننے والے یہ بات کہ وہ بخششین دینے کا مستحق ہی تو اوسکے استحقاق کے موافق ہمنے اوسے
نوازا اِذْ قَالَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب ابراہیم نے کہا لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنی قوم سے یعنی بابل والون سے
کہ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ الَّتِيْٓ اَنْتُمْ لَهَا کیا ہین یہ شکلین اور صورتین کہ برابر تم اونپر یعنی اونکی پرستش پر عٰكِفُوْنَ ○ مجاور ہو
اور وہ بہتر مورتین تھین اور تیسیر مین لکھا ہی کہ نوے بت تھے سب سے جو بڑا تھا اوسے آزر نے بنایا تھا اور بہت عمدہ دو موتی اوسکی آنکھونکی
جگہہ جڑے تھے تبیان مین لکھا ہی کہ درندہ پرند چارپائے آدمیون کی وہ صورتین تھین اور بعضون کا قول ہی کہ تارون کی شکلین تھین بہرتقدیر
حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ کیا صورتین ہین جنکو تم پوجتے ہو تو قَالُوْا وَجَدْنَآ وہ بولے کہ
ہمنے پایا اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو لَهَا عٰبِدِيْنَ ○ اونکے واسطے پوجا کرنے والے تو ہمنے بھی اونکی تقلید کی قَالَ کہا ابراہیم نے کہ
لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ قسم خدا کی تھے تم وَاٰبَآؤُكُمْ اور تمھارے باپ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی گمراہی اور خطا مین تو قَالُوْٓا بولے
نمرود کے لوگ تعجب کی راہ سے کہ اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ کیا لایا ہی تو یہ بات سچی اور پکی اَمْ اَنْتَ یا تو ہی مِنَ اللّٰعِبِيْنَ ○ کھیلنے والون
مین سے کہ نہسی اور دل لگی سے بات کرتا ہی تو اونھون نے اپنی گمراہی اور اپنے باپ دادا کی نادانی پر تعجب کیا قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ
بل مین کھیل کرنے والا نہین ہون بلکہ رَبُّكُمْ تمھارا رب رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا ہی آسمانون اور زمین کا
الَّذِيْ فَطَرَهُنَّ جس نے پیدا کیے آسمان اور زمین یا تمھاری مورتین وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ اور مین اس بات پر کہ وہ میرا اور
تمھارا پروردگار ہی مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ گواہون مین سے ہون یعنی تحقیق کی رو سے گواہی تبلیغ کی سے نہین پھر نمرودیون کی عید کا ایک
دن تھا اوسدن وہ میدان مین جاتے اور شام تک سیر کرتے پھرتے وقت بتخانہ مین آتے اور بتون کو بناسنوار کر اونکے سامنے گاتے بجاتے
پھر پرستش کی رسمین ادا کرکے اپنے گھرون مین پھر آتے جب ابراہیم علیہ السلام نے اونمین سے کچھ لوگون سے اون مورتون کے باب مین

مناظرہ کیا تو وہ بولے کہ اچھا کل ہماری عید کا دن ہے شہر سے باہر آکر دیکھنا کہ ہمارے دین اور آئین میں کسقدر زیبائش ہے ابراہیم علیہ السلام نے
ہان نہین کچھ جواب دیا دوسرے دن جب وہ صحرا کو جانے لگے تو ابراہیم علیہ السلام کو بھی اپنے ساتھ لیجانا چاہا ابراہیم علیہ السلام نے بیمار کا
بہانہ کیا اور فرمایا کہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ پس وہ لوگ انھین چھوڑ کر چلے گئے ابراہیم علیہ السلام نے اونسے پوشیدہ یہ بات فرمائی کہ وَتَاللّٰہِ اور خدا کی
کرمین لَاَکِیْدَنَّ ضرور تدبیر اور کوشش کرونگا کہ توڑ ڈالون اَصْنَامَکُمْ تمہارے بت بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا بعد اسکے کہ
تم پھیر واونکی طرف سے اور عید گاہ چلے جاؤ اور رہو تم مُدْبِرِیْنَ ○ پیٹھ کرنے والے اونکی طرف یعنی جب بتون کو چھوڑ کر اپنی سیر گاہ مین
جاؤ گے اون لوگون مین سے ایک نے یہ بات سن لی اور کسی سے نہین کہی مگر جب وہ لوگ چلے گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک تبر
اوٹھالیا اور بتخانہ مین گھسے فَجَعَلَھُمْ پھر کر دیا بتون کو تبر سے جُذٰذًا ٹکڑے ٹکڑے اِلَّا کَبِیْرًا لَّھُمْ مگر ایک بڑے بت کو
جو اونمین تھا یعنی بڑے بت کو نہین توڑا بلکہ اوسکی گردن پر تبر رکھکر نکل آئے کہ لَعَلَّھُمْ اِلَیْہِ شاید نمرود کے لوگ اون بڑے بت کیطرف
یَرْجِعُوْنَ ○ پھر آئین اور اوس سے پوچھین کہ انھین کسنے توڑ ڈالا اسواسطے کہ معبود کی شان سے یہ بات ہے کہ مشکلین حل کرنے مین
اوسکی طرف رجوع کرین اور اس کام سے ابراہیم علیہ السلام کی غرض یہ تھی کہ قوم کو الزام دیجیے اور بعضون نے کہا ہے کہ اِلَیْہِ کی ضمیر ابراہیم علیہ السلام
کی طرف پھرتی ہے یعنی اونھون نے اسواسطے بت توڑے کہ شاید وہ بت پرست اونکی طرف رجوع کرین اور وہ دلیل قاطع سے بتون کی عاجزی ثابت
کردین غرضکہ نمرودی جب شام کو بتخانہ مین آئے تو وہ حال دیکھکر متحیر ہوئے اور قَالُوْا مَنْ فَعَلَ بولے کہ کسنے کیا ہے ھٰذَا یہ کام بِاٰلِھَتِنَا
ہمارے خداؤن کے ساتھ اور اونھین توڑ پھوڑ ڈالا اِنَّہٗ یقینی وہ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ضرور ظالمون مین سے ہے اپنی جان پر یہ کام
کرکے اپنے کو ہلاکت مین ڈالا نمرود اور اوسکے لوگ اوس شخص کی کھوج مین پڑے اور چاہا کہ بت توڑنے والے کو پیدا کرین وہ شخص جسنے
تَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ کا کلمہ ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے سنا تھا اوسنے دوسرے سے کہا ایک سے دوسرے کی زبان پر یہ بات آئی
یہانتک کہ نمرود کے مصاحبون کو خبر پہونچی قَالُوْا سَمِعْنَا اونھون نے نمرود سے کہا کہ ہمنے قوم سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہین فَتًی ایک
جوان کو کہ برائی سے یَّذْکُرُھُمْ یاد کرتا ہے بتون کو یُقَالُ لَہٗٓ اِبْرٰھِیْمُ ○ کہتے ہین اوسے ابراہیم یعنی اوسکا نام ابراہیم ہے
قَالُوْا بولے نمرود اور اوسکے امیر کہ فَاْتُوْا بِہٖ پھر لاؤ اوسے عَلٰٓی اَعْیُنِ النَّاسِ لوگون کی آنکھون کے سامنے یعنی ایسا کرو
کہ لوگ اوسے دیکھین لَعَلَّھُمْ یَشْھَدُوْنَ ○ شاید گواہی دین کہ ہان یہی بتون کی مذمت کرتا ہے پس ابراہیم علیہ السلام کو
پکڑ کر نمرود کے سامنے حاضر کیا تو قَالُوْٓا ءَاَنْتَ اونھون نے کہا کہ کیا تو نے فَعَلْتَ ھٰذَا کی یہ جو ہم دیکھتے ہین ٹوٹ پھوٹ
بِاٰلِھَتِنَا یٰٓاِبْرٰھِیْمُ ○ ہمارے خداؤن کے ساتھ اے ابراہیم قَالَ ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ مین نے تو نہین کیا بَلْ
فَعَلَہٗ بلکہ کیا ہے کَبِیْرُھُمْ ھٰذَا بڑے انکے نے کہ یہ ہے انہین غصہ کی راہ سے کہ میرے ہوتے ہوئے لوگون نے انھین کیون پوجا
فَسْـَٔلُوْھُمْ تو پوچھو تم انسے کہ تمھین کسنے توڑا اِنْ کَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ○ اگر ہین بات کرتے فَرَجَعُوْٓا اِلٰٓی اَنْفُسِھِمْ
تو پھرے وہ اپنی عقلون کی طرف یا ایک دوسرے کی جانب فَقَالُوْٓا پھر کہا بعض نے بعض سے کہ اِنَّکُمْ اَنْتُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○
بیشک تم ہی تو ظالم ہو ایسی چیز کو پوجنے کے سبب سے جو نہ سنے نہ بولے ثُمَّ نُکِسُوْا پھر جھکائے گئے عَلٰی رُءُوْسِھِمْ اپنے سرون کے بل

ربع

یعنی خجالت سے سر جھکا لیے اور حیرت سے بولے کہ لَقَدْ عَلِمْتَ بیشک تو نے جانا ہی کہ مَا هٰٓؤُلَآءِ یہ بت بات نہین کرتے پھر جان بوجھکر یہ بات کیون کہتا ہی کہ انسے پوچھو پھر جب اون بت پرستون نے اپنے خداؤن کی عاجزی کا اقرار کر لیا تو قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اَفَتَعْبُدُوْنَ کیا پوجتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا یَنْفَعُكُمْ شَیْـًٔا اوسے جو نہین نفع پہونچا تا تمکو کچھ بھی اگر تم اوسے پوجو وَّلَا یَضُرُّكُمْ اور ضرر نہین پہونچا تا تمھین کچھ اگر اوسکی پرستش چھوڑ دو اُفٍّ لَّكُمْ برائی اور خرابی ہو تم پر یعنی تھڑی ہی تمکو وَلِمَا تَعْبُدُوْنَ اور اوس چیز کو جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ کیا پھر تم دریافت نہین کر لیتے اپنے کام کی برائی کو جب نمرود کی قوم نے یہ بات سنی تو عداوت سے مضرت پہونچانے کی طرف پھرے اور قَالُوْا حَرِّقُوْهُ بولے کہ جلا دو اسے کہ آگ کا عذاب ہولناک ہی وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اور مدد کرو اپنے خداؤن کی اس سے بدلا لیکر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم فٰعِلِیْنَ کرنے والے مدد یعنی اگر تبون کی مدد کرنے والے ہو پھر نمرود نے حکم کیا تو ایک پہاڑ کے سامنے ایک حظیرہ بنایا گیا اوسکی دیوار ساٹھ گز بلند تھی اور مہینا بھر تک لکڑیان جمع کرتے رہے اوس حظیرہ کو بھر دیا اور بہت سا تیل تمام ایندھن پر چھڑک کر اوسمین آگ دیدی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی گردن مبارک مین طوق ہاتھ مین ہتھکڑیان پانؤن مین بیڑیان ڈالکر منجنیق سے آگ مین ڈالدیا پس جبرئیل علیہ السلام ہوا سے اونکے پاس پہونچے اور پوچھا کہ تمکو کچھ حاجت ہی ابراہیم علیہ السلام نے جواب مین فرمایا کہ تمسے تو کچھ بھی حاجت نہین جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ جسپر سے حاجت رکھتے ہو اوس سے مانگو ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ خود جانتا ہی مانگنے کی حاجت نہین ہی چونکہ خدائے جلیل پر ابراہیم خلیل کا توکل پکا اور ماسوی اللہ سے انقطاع پورا تھا تو قُلْنَا یٰنَارُ کہدیا ہمنے کہ اے آگ كُوْنِیْ ہو جا بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِیْمَ ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ہی کہ اگر یہ نہ کہا جاتا کہ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہو تو ممکن تھا کہ ابراہیم علیہ السلام سردی کے مارے بیٹھ جاتے وَاَرَادُوْا اور چاہا نمرودیون نے بِهٖ كَیْدًا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مکر اونکے جلانے مین فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِیْنَ تو کر دیا ہمنے اونکو بڑے نقصان والے اسواسطے کہ اونکی کوشش ابراہیم علیہ السلام کی حقیت اور اونکے فعل کے باطل ہونے پر دلیل روشن ہو گئی لکھا ہی کہ جب ابراہیم علیہ السلام آگ مین گرے تو فوراً اونکا طوق اور بیڑی اور ہتھکڑی جل گئی اور اونکے گرد پھول کھل گئے اور میٹھے پانی کا چشمہ ظاہر ہو گیا سات دن تک آگ کے حظیرہ مین رہے نمرود نے بلندی پر سے دیکھا کہ ابراہیم علیہ السلام نہایت دلچسپ باغ مین بیٹھے ہوئے تمکو الظل سے باتین کر رہے ہین اور اونکے گرد گرد آگ شعلے مارتی ہی تو نمرود نے پکار کر کہا کہ ای ابراہیم تیرا خدا جسکی اتنی بڑی قدرت ہی جو مین دیکھ رہا ہون بڑا خدا ہی اوسکے واسطے قربانی کرون ابراہیم علیہ السلام بولے کہ جب تک تو اپنے طریقہ پر ہی میرا خدا تیری قربانی قبول نہین کرتا لکھا ہی کہ نمرود نے چار ہزار گائین قربانی کین اور ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دینا چھوڑ دیا کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ محققون نے کہا ہی کہ یٰنَارُ كُوْنِیْ خطاب اوس آگ سے ہی جو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل مین تھی یعنی شوق محبت کا شعلہ بیت آتش دارد دل من آتش دارد وان آتش دل دل مرا خوش دارد حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے نمرود کی آگ کے قریب پہونچکر چاہا کہ شہود عشق کے سوز کے ساتھ آہ کرین اور نمرود کی آگ کو تباہ کرین مدا پہونچی کہ آتش شہودی تھنڈی ہی جا

نمرود کی آگ پر اور ابراہیم پر سلامتی کے ساتھ ۔ اسواسطے کہ ہم حکم کر چکے ہین کہ اوس آگ مین اپنے خلیل کے معجزے سے ایک باغ ہم ظاہر کرینگے
اگر تو نمرود کی آگ پر اپنا تسلط کریگی یہانتک کہ وہ جلجائے تو باغ نہ پیدا ہوگا اور معجزہ نہ ہویدا ہوگا اور اگر تو ابراہیم پر سلامتی سے
ٹھنڈی نہ رہیگی تو نار اللہ الموقدۃ کے شعلے سے وہ جل جائیگا اور وعوت کا قاعدہ بگڑ جائیگا اور یہانتک معلوم ہوتا ہے کہ عشق کی آگ
سب چیزون پر غلبہ کرتی ہے اور اوسپر کوئی چیز غالب نہین ہوتی بیت عشق کان شعلست کو چون بر فروخت ۔ ہر چہ جز معشوق
باقی جملہ سوخت ۔ وَنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے ابراہیم کو عراق سے کہ نمرود اور اوسکی قوم کی جگہ تھی وَلُوْطًا اور اوسکے بھتیجے
لوط بن ہارون کو بھی اور پہونچا دیا ہمنے اونھین اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا اوس زمین کی طرف کہ ہمنے برکت دی اور زیادتی
کی فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ۝ اوسمین اہل عالم کے واسطے یعنی ولایت شام مین اور وہان انبیا علیہم السلام کے مبعوث ہونے سے
برکت اور نعمت و رحمت کی کثرت تھی لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام فلسطین مین اوترے اور لوط علیہ السلام موتفکات مین اور ان دونون
مقامون مین ایک دن رات کی راہ تھی وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیا ہمنے ابراہیم علیہ السلام کو سارہ سے جو اونکے چچا کی بیٹی تھین ایک بیٹا
اِسْحٰقَ ط اسحاق نام وَيَعْقُوْبَ نَافِلَةً ط اور دیا ہمنے اوسے یعقوب مانگنے سے زیادہ یعنی اوسنے ہمسے ایک بیٹا مانگا تھا
ہمنے اوسے بیٹا بھی دیا اور پوتا بھی وَكُلًّا جَعَلْنَا اور چارون کو کر دیا ہمنے یعنی ابراہیم لوط اسحاق یعقوب علیہم السلام کو صٰلِحِيْنَ ۝
نیک و شایستہ وَجَعَلْنٰهُمْ اَئِمَّةً اور کیا ہمنے اون سب کو پیشوا کہ خلق کو يَهْدُوْنَ راہ دکھائین ہماری طرف
بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِمْ اور وحی کی ہمنے اونکی طرف فِعْلَ الْخَيْرٰتِ بھلائیان کرنے کی یعنی نیک کام
کہ خلق کو اونکی رغبت دلائین وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے کی وَاِيْتَآءَ الزَّكٰوةِ اور زکوۃ دینے کی نماز اور زکوۃ کی تخصیص
تفضیل کی جہت سے ہے وَكَانُوْا لَنَا اور تھے ہمارے واسطے عٰبِدِيْنَ ۝ عبادت کرنے والے اخلاص کے ساتھ وَلُوْطًا
اٰتَيْنٰهُ اور دی ہمنے لوط کو حُكْمًا حکمت یا نبوت یا جھگڑنے والون مین فیصلہ کرنا وَّعِلْمًا اور علم جو پیغمبرون کو چاہیے شریعت
اور ملت کے قواعد وَّنَجَّيْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسے مِنَ الْقَرْيَةِ الَّتِيْ اوس گانون سے کہ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓئِثَ
تھا کرتا تھا وہ گانون یعنی اوس گانون کے لوگ کرتے تھے کام ناپاک اور وہ گانون سدوم تھا موتفکات مین کہ لوط کے لوگ لواطت مین مشغول تھے
اور رہزنی کرتے تھے ہمنے اونھین ہلاک کر دیا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ بیشک وہ تھے قوم سوء برے لوگ فٰسِقِيْنَ ۝ فرمان سے نکلجانے
والے وَاَدْخَلْنٰهُ اور داخل کیا ہمنے لوط علیہ السلام کو فِيْ رَحْمَتِنَا ط اپنی رحمت مین یعنی رحمت والون مین یا جنت مین کہ رحمت کی
جگہ ہے اِنَّهٗ بیشک لوط مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ نیکون اور شایستہ لوگون مین سے ہے اور اس سے قبل لوط علیہ السلام کا قصہ
تفصیل کے ساتھ گذرا ہے وَنُوْحًا اور یاد کر نوح علیہ السلام کو اِذْ نَادٰى جب پکارا اوسنے اپنے رب کو مِنْ قَبْلُ قبل
لوط اور ابراہیم علیہما السلام سے یعنی اپنی قوم کے ہلاک ہونے کو دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کر لی ہمنے اوسکی دعا
فَنَجَّيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗ اور اوسکے گھر والون کو اوسکے فرزندون اور عورتون مین سے مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ بڑے غم یعنی طوفان کی مصیبت سے وَنَصَرْنٰهُ اور مدد کی ہمنے اوسکی مِنَ الْقَوْمِ اوسکی قوم پر

ع ۵ ۲۵

یعنی منکرون پر ہمنے اوسے غالب کردیا اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا وہ جنھوں نے تکذیب کی بِاٰیٰتِنَا ہماری آیتون کی اِنَّھُمْ بیشک
قوم نوح کے لوگ کَانُوْا تھے قَوْمَ سَوْءٍ ایک بُری قوم یعنی کافر تھے اسواسطے کہ کفر سب برائیون کا سردار ہے فَاَغْرَقْنٰھُمْ
اَجْمَعِیْنَ ○ تو غرق کردیا ہمنے اون سب کو وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ اور یاد کرو داؤد بن ایشا اور اوسکے بیٹے سلیمان کا قصہ
اِذْ یَحْکُمٰنِ جب حکم کیا اون دونون نے فِی الْحَرْثِ کھیت مین لکھا ہے کہ جب داؤد علیہ السلام محکمہ مین بیٹھتے تو سلیمان علیہ السلام
دروازہ پر کھڑے رہتے جو باہر نکلتا اوس سے اوسکا مقدمہ اور اپنے والد کا فیصلہ پوچھ لیتے ایک دن دو آدمی محکمہ مین آئے ایک کسان کہ اوسے
ایلیا کہتے تھے اور ایک بکریون والا کہ اوسے یوحنا کہتے تھے ایلیا نے اظہار کیا کہ یا خلیفۃ اللہ میرا پڑوسی یوحنا رات کو اپنی بکریان چراتا تھا
میرے کھیت مین پڑین اور سب کھیت چر گئین اور ایک قول یہ ہے کہ ایلیا کے باغ مین جاکر بکریان انگور کے خوشے کھا گئی تھین اور تلف
کر ڈالے تھے داؤد علیہ السلام نے یوحنا سے پوچھا اوسنے جواب دیا کہ ہان ایسا ہی ہوا ہے داؤد علیہ السلام نے حکم فرمایا کہ اپنی بکریان
ایلیا کو دیدے اور داؤد علیہ السلام کی شریعت مین اسی طرح حکم تھا جب وہ دونون محکمہ کے باہر آئے اور اس قصہ کا حال سلیمان علیہ السلام کو
معلوم ہوا تو وہ محکمہ کے اندر چلے آئے انھین تیرھوان برس تھا اور اپنے والد سے عرض کی کہ اگر اسکے سوا اور کچھ حکم ہوتا تو اولی اور انسب تھا
داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ کہو کسطرح حکم کرنا چاہیے سلیمان علیہ السلام نے عرض کی کہ بکریان ایلیا کو سپرد کرنا چاہیے کہ اونسے نفع
حاصل کرے دودھ گھی بالون کے سبب سے اور باغ ایلیا کو دینا چاہیے کہ محنت کرکے جیسا پہلے تھا ویسا ہی تیار کردے جب
انگور کے خوشے لگین یا کھیت تیار ہو تو ایلیا کو سپرد کرکے اپنی بکریان لیلے تاکہ دونون مین کوئی بے نصیب نہ رہے داؤد علیہ السلام نے
اسی طرح حکم فرمایا تو حق تعالی نے اپنے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کو خبر دی کہ اس قوم پر داؤد اور سلیمان علیہما السلام کا قصہ پڑھین جب
حکم کیا کھیت یا باغ کے مقدمہ مین اِذْ نَفَشَتْ فِیْهِ جب رات کو گئی تھی اوس کھیت یا باغ مین غَنَمُ الْقَوْمِ
بکری ایک قوم کی وَکُنَّا اور تھے ہم لِحُکْمِهِمْ حکم حاکم کو جو فریقین پر اونھون نے نافذ کیا تھا شٰهِدِیْنَ ○ دیکھتے جانتے
یعنی ہمنے جانا کہ داؤد و سلیمان علیہما السلام نے ایلیا اور یوحنا پر کیا حکم جاری کیا فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ سے پھر تعلیم کی ہمنے حکومت
سلیمان کو اور اوسے سکھادی اور اوسکے فہم مین پہونچادی یہان تک کہ اوسنے حکم کیا کہ بکریان باغ والے کو دین کہ وہ اونسے نفع لے اور
اوسکے سبب سے اپنے روزگار کا عوض اور تلافی کرے اور باغ بکری والے کو دیا جائے کہ محنت کرکے پہلا سا تیار کردے تاکہ پھر کبھی بکریون
کے گلہ سے غافل نہ ہو جائے اور حقیقت امر یہ ہے کہ اوس زمانہ مین حکم اوسی طرح تھا جو داؤد علیہ السلام نے دیا تھا حق تعالی نے حضرت سلیمان پر
وحی بھیجی کہ اس وحی نے وہ حکم منسوخ کردیا اور حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام پہلا حکم منسوخ ہو جانے پر جب مطلع ہوئے تو یہ دوسرا
حکم اونھون نے نافذ فرمایا وَکُلًّا اٰتَیْنَا اور ہر ایک کو باپ بیٹے مین دیا ہمنے حُکْمًا حکم کرنا پیغمبری وَّعِلْمًا اور علم
دین کے امور کا وَّسَخَّرْنَا اور مسخر کردیے ہمنے مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ یُسَبِّحْنَ داؤد کے ساتھ پہاڑ کہ تسبیح کرتے تھے
خدا کی اونکے ساتھ تبیان مین لکھا ہے کہ جسطرح داؤد علیہ السلام سے لوگ ذکر الٰہی سنتے تھے اوسی طرح پہاڑون سے بھی سنتے تھے
اور یہ اونکا معجزہ تھا وَالطَّیْرَ اور مسخر کردیے ہمنے داؤد علیہ السلام کے واسطے پرند کہ خدا کی تسبیح اور تقدیس کرنے مین اونکا ساتھ دیتے تھے

وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ○ اور ہین ہم کرنے والے ایسی باتین اور ہماری قدرت مین یہ اچنبے کی بات نہین اگرچہ تمھارے نزدیک عجیب بات ہی
صاحب انوارنے کہا ہی کہ بعضون نے تسبیح کو سباحت کے معنی مین کہا ہی یعنی جہان داؤد علیہ السلام جاتے پہاڑ بھی اونکے ساتھ چلتے
فوائد مین لکھا ہی کہ داؤد علیہ السلام کے ساتھ پہاڑون کا سیر کرنا قرآن مین مذکور نہین ہی تو تسبیح سے سیر مراد لینے کی کچھ ضرورت نہین
بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ پرند اور پہاڑون کی تسبیح زبان حال سے تھی اس تقدیر پر جب کہ سب چیزین زبان حال سے تسبیح الٰہی مین
گویا ہین تو حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ کیا خصوصیت ہوسکتی ہی یقین کرنے والے مسلمان کو اعتقاد رکھنا چاہیے کہ پہاڑ اور پرند
حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ اسی طرح تسبیح کرتے تھے کہ سب سننے والے اونکے حروف اور کلمے سمجھتے تھے اور قدرت الٰہی سے یہ بات کچھ
عجب کی نہین ہی نظم ہر کجا قدرتش علم افراخت ✣ ز غرائب ہر انچہ خواست بساخت ✣ قدرتے را کہ نیست نقصانش ✣ کار ہا جملہ ہست آسانش ✣ وَعَلَّمْنٰهُ اور سکھایا ہمنے داؤد علیہ السلام کو صَنْعَةَ لَبُوْسٍ بنانا زرہ کا لَّكُمْ تمھارے واسطے
لِتُحْصِنَكُمْ تاکہ بچائے زرہ تمھین آور بکر نے لتحصنکم نون کے ساتھ متکلم کا صیغہ پڑھا ہی یعنی بچائین ہم تمکو مِّنْۢ بَاْسِكُمْ
تمھاری لڑائی سے یعنی لڑائی کے میدان مین قتل اور زخم سے فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم شٰكِرُوْنَ ○ شکر کرنے والے اس نعمت پر
حکم ہی استفہام کی صورت پر یعنی ایسے لباس پر خدا کا شکر کرو وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ اور مسخر کردی ہمنے سلیمان کے واسطے ہوا عَاصِفَةً
سخت اور تیز چلنے والی اور اوسکی تیزی یہ تھی کہ سلیمان علیہ السلام کا تخت اوٹھا لیجاتی تھی اور ایک دن مین ایک مہینے کی راہ پر پہونچا دیتی
تھی تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ آتھی چلتی حکم سے سلیمان کے یعنی اونکی خواہش کے ساتھ اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف الَّتِيْ بٰرَكْنَا
ایسی زمین کہ برکت دی ہی ہمنے فِيْهَا اوسمین یعنی ولایت شام مین تلخیص مین لکھا ہی کہ ملک شام مین ایک شہر تھا مدمنام دیوون نے
سلیمان علیہ السلام کے واسطے بنایا تھا صبح کو وہان سے حضرت سلیمان نکلتے اور تمام عالم کے گرد پھرتے پھر مغرب کی نماز کے وقت ہوا اونھین
وہین لے آتی مختار القصص مین لکھا ہی کہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان نکلتے اور اصطخر فارس مین استراحت کرتے رات کو بابل مین جاتے
دوسرے دن بابل سے نکل کر چاشت کے وقت اصطخر مین ہوتے اور شام کے وقت تدمر مین پھر آتے وَكُنَّا اور ہین ہم بِكُلِّ شَيْءٍ
عٰلِمِيْنَ ○ سب چیز مین جاننے والے وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ اور مسخر کردیے ہمنے سلیمان کے واسطے دیوون مین سے بھی مَنْ
يَّغُوْصُوْنَ وہ لوگ جو غوطے لگاتے ہین دریاؤن مین لَهٗ اوسکے واسطے نفیس چیزین نکالنے کو وَيَعْمَلُوْنَ اور کرین عَمَلًا
دُوْنَ ذٰلِكَ ج اور کام بھی غوطہ لگانے کے سوا جیسے مکان بنانا اور سب عجیب کام وَكُنَّا لَهُمْ اور تھے ہم دیوون کے واسطے
حٰفِظِيْنَ ○ نگہبان تاکہ سلیمان علیہ السلام کے حکم سے باہر نہو جائین وَاَيُّوْبَ اور یاد کر ایوب کو اور وہ اموص کے بیٹے ہین
اموص رازخ کے رازخ دوم کے دوم عیص کے عیص حضرت اسحاق کے اسحاق حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہما السلام کے بیٹے ہین حق تعالیٰ
نے اونھین مال بہت سا دیا تھا اور نبوت کا خلعت عطا فرما کر ولایت ثنیہ مین بھیجا تھا وہان شام کی زمین پر دن رات وہ
عبادت مین مشغول رہتے اور خیرات کرنے کی رسمین کما حقہ ادا کرتے ابلیس ملعون نے اونپر حسد کرکے حق تعالیٰ سے مناجات کی
کہ یا الٰہی تیرا یہ بندہ عیش مین خیر و عافیت سے ہی اور مال بہت رکھتا ہی اور اوسکی نیک اولاد بھی کثرت سے ہی اگر مال اور اولاد چھین

لینے کی بلا مین تو اوسے مبتلا کرے تو بہت جلد تیری راہ سے پھر جائے اور ناشکری کی راہ اختیار کرلے حق تعالی نے فرمایا کہ تو جو کہتا ہی ایسا نہین ہی وہ میرا پسند کیا ہوا بندہ ہی اگر اوسے ہزار بار بلا مین مبتلا کرون تو بھی امتحان مین پورا ہی اوتریگا بیت چنان در عشق یک دیم کہ گر تیغم رود بر سر ۔ بر روز امتحان باشم چو شمع استادہ پا برجا بہت سی تفسیرون مین لکھا ہی کہ ابلیس ملعون نے حق تعالی سے درخواست کی کہ تو مجھے ایوب کے مال اولاد جسم پر مسلط کردے تا اونکی حقیقت حال کھلجائے حق تعالی نے ابلیس کو اونکے ظاہر پر مسلط کردیا اوسنے شیطانون کو مقرر کردیا یہانتک کہ وہ اونکی ہلاکت مین مشغول ہوے حقائق مین لکھا ہی کہ اس بات پر قرآن اور حدیث مین کوئی دلیل نہین بلکہ یہود کی دی ہوئی خبر ہی کہ کعب اور وہب رضی اللہ عنہما نے نقل کی ہی حقیقت یہ ہی کہ حق تعالی نے انواع واقسام کی مصیبتین اونپر مقرر فرمائین تو بلائین اونپر ٹوٹ پڑین غرضکہ اونکے اونٹ بجلی گرنے سے ہلاک ہوے اور بکریان بھیا آنے سے ڈوبین اور کھیتی کو آندھی نے پراگندہ کردیا اور سات بیٹے تین بیٹیان دیوار کے نیچے دبکر مرگئے اور اونکے جسم مبارک پر زخم پڑگئے اور متعفن ہوے اور اونمین کیڑے پڑگئے جو لوگ اونکا ایمان لائے تھے مرتد ہوگئے جس گانون اور مقام مین حضرت ایوب علیہ السلام جاتے وہان سے وہ مرتد اونھین نکالدیتے اونکی بی بی رحیمہ نام افراہم بن یوسف کی بیٹی یا جرنام منشیا بن یوسف کی بیٹی تھین وہ حضرت ایوب علیہ السلام کی خدمت مین رہین سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت ایوب علیہ السلام اس بلا مین مبتلا رہے اور بعضون نے تیرہ یا اٹھارہ برس بھی کہے ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوب علیہ السلام کا قصہ یاد کرو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ جب پکارا اوسنے اپنے رب کو اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ یہ کہ مجکو پہونچی ہی مضرت اور سختی وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۚ اور تو بڑا رحم کرنے والا ہی رحم کرنے والون مین سے کہتے ہین کہ حق تعالی نے ایوب علیہ السلام کی شان مین فرمایا کہ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اور اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کا نکتہ اوسکے منافی ہی اسواسطے کہ رنج ومصیبت کی شکایت بے صبری کی علامت ہی اسکا جواب اسطرح دیتے ہین کہ شیطان کے طعنہ سے اونھین بڑا رنج پہونچا اسواسطے کہ شیطان نے اونکے پاس آکر کہا تھا کہ تم میرا سجدہ کرو تو تمھین بلا سے نکالدون اوسوقت حضرت ایوب علیہ السلام نے حق تعالی سے شیطان کی ضرر رسانی کی شکایت کی اپنے رنج ومصیبت کی شکایت نہین کی عشرات حمیدی مین لکھا ہی کہ جو لوگ ایوب علیہ السلام کا ایمان لائے تھے اونمین سے بعض نے کہا کہ اگر اونمین کچھ بھی بھلائی ہوتی تو اس بلا مین مبتلا ہوتے اس سخت کلام نے اونکے دل مبارک کو زخمی کردیا اور اونھون نے جناب الٰہی مین اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ عرض کیا یا اسقدر ضعیف اور ناتوان ہوگئے تھے کہ فرض نماز اور عرض نیاز کے واسطے کھڑے نہو سکتے تھے تو یہ بات اونکی زبان پر آئی یا کیڑون نے دل وزبان مین نقصان پہونچانے کا ارادہ کیا اور یہ دونون عضو توحید اور تمجید کے محل ہین انکے ضائع ہونے سے ڈر کر یہ کلمہ زبان مبارک پر لائے یا اونکی بی بی کمال تہیدستی اور بیچارگی کی وجہ سے اپنا گیسو بیچکر اونکے واسطے کھانا لائین ایوب علیہ السلام نے اس حال سے مطلع ہوکر اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کی آواز نکالی حقائق سلمی مین حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ چالیس دن تک حضرت ایوب پر وحی آئی اس محبت سے اونھون نے یہ شکایت فرمائی اور بعضون نے کہا ہی کہ اونکے جسم مبارک مین جو کیڑے پڑے تھے اونمین سے ایک کیڑا زمین پر گرا اور مٹتی ہوئی خاک پر تڑپنے لگا تو ایوب علیہ السلام نے اوسے اوٹھاکر پھر اوسی جگہ پر رکھدیا چونکہ یہ کام اختیار سے واقع ہوا

تو اوسنے ایسا کیا تاکہ ایوب علیہ السلام تاب لاسکے اور یہ کلمہ اونکی زبان مبارک پر جاری ہوا اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ہر صبح کو بے واسطہ کسی فرشتے یا انسان کے بارگاہ کبریا سے یہ خطاب مستطاب ایوب مکروب علیہ السلام کو پہونچتا تھا کہ ای ہمارے بیمار کیسا ہی اور ایوب علیہ السلام اس پرسش کے ذوق وشوق مین وہ بلا کا پہاڑ جان پر اوٹھائے ہوے تھے اور اوس بیماری مین خوش رہتے **بیت** گر بر سر بیمار خود آئی بعیادت ✣ صد سال بامید تو بیمار توان بود ✣ جس دن صحت ہونے لگی اوس صبح کو اس خطاب کے تحفہ سے سرفراز نہین ہوے تو فریاد کی کہ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ مستحق لوگ اس بات پر ہین کہ خدا سے شکایت تھی خدا کی شکایت نہ تھی بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ایوب علیہ السلام کی بشریت ضرر جسمانی سے نالہ کرتی تھی مگر اونکی روحانیت توجہ اور میلان الٰہی کے جمال کا نظارہ کرتی تھی اور اوس بلا مین کمال عنایت دیکھتی تھی تو خواہ نخواہ اونکی زبان بشریت نے اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کہا اور لسان روحانیت اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ کی ندا سے مترنم ہوئی لطائف قشیری مین مذکور ہی کہ یہ بات اس طور پر نہین کہ قضا وقدر پر اعتراض ہو بلکہ ضعف اور عجز بشریت کی رو سے ہی اسواسطے کہ منقول ہی کہ جبرئیل امین ایوب علیہما السلام کے پاس آئے اور پوچھا کہ کیون چپ بیٹھے ہو وہ بولے چند روز اور صبر نہ کرون تو کیا کرون جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے خزانون مین بلائین بہت ہین تم اونکی طاقت نہین رکھتے خدا سے عافیت اور صحت چاہو تو ایوب علیہ السلام نے یہ دعا کی فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو قبول کرلی ہمنے اونکی دعا فَكَشَفْنَا پھر لیگئے ہم مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وہ چیز جو اوسے تھی رنج اور بیماری اوسکی یعنی اوسے ہمنے شفا دیدی اور اسکی شرح سورۂ صاد مین آئیگی وَاٰتَيْنٰهُ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ فرزند اوسکے کہ جینہ اونھی کو ہمنے زندہ کردیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ اور اونکے مثل اونکے ساتھ یعنی سات بیٹے اور تین بیٹیان اور بھی ایک دوسرے مشابہ دین ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہی کہ اولاد اور مال اور مواشی پہلے سے دونے اونھین حق تعالیٰ نے دیے اور ایک ابر سرخ یا سفید بھیجا کہ اوس سے سونے کی ٹیڑیان اوپر برسین اور احقاف مین آیا ہی کہ تین دن رات اونکے گھر کے گرد سونے کی ٹیڑیان برسین رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا یہ کام ایوب کے ساتھ جو ہمنے کیے تو اپنی طرف سے اوسکو حمت اور انعام پہونچانے کے واسطے کیے وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ ○ اور عبادت کرنے والون کو نصیحت کرنے کے واسطے تاکہ جسطرح ایوب نے صبر کیا یہ بھی صبر کرین اور جس طور سے اوسنے بدلا پایا یہ بھی پائین **نظم** ہر کہ او در راہ حق صابر بود ✣ برمراد خویشتن قادر بود ✣ صبر باید تا شود یکسو رحیم ✣ زانکہ گفت اَلصَّبْرُ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ ✣ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسمعیل اور ادریس علیہما السلام کو وَذَا الْكِفْلِ اور صاحب نصیب کو کہ الیاس ہی یا یوشع یا زکریا علیہم السلام اور یہ نام ہونے کی وجہ یہ ہی کہ خدا کی طرف سے بہرہ مند تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ كِفْل ضعف کے معنی مین ہی یعنی اون نبی کے عمل اون انبیا علیہم السلام کے عمل سے دونے تھے جو اونکے زمانہ مین تھے امام محی السنۃ رحمہ اللہ تعالیٰ اور صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ انبیا بنی اسرائیل مین سے ایک نبی پر وحی آئی کہ مین چاہتا ہون کہ تیری روح قبض کرون تو اپنا ملک بنی اسرائیل پر پیش کر کہ جو کوئی اسکا پابند ہو کہ رات کو نماز پڑھے قصور نہ کرے دن کو روزہ رکھے افطار نہ کرے لوگون مین حکم جاری کرے غصہ نہ کرے جو کوئی ایسا کرے اوسے تو اپنی بادشاہی سپرد کر جب اون پیغمبر صاحب نے یہ بات بنی اسرائیل پر ظاہر کی تو ایک جوان اوس قوم مین سے اوٹھا اور بولا کہ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهٰذَا اون پیغمبر علیہ السلام نے ملک اوس جوان کو سپرد کردیا اور اوسنے وعدہ وفا کیا پیغمبری کا خلعت پایا تو حق تعالیٰ نے اوسے

سلہ مین کہا ہی کہ یہ کہتا ہون اپنے دل مین اور سنتے نہین باتین "

ذوالکفل کہا کُلٌّ سب یہ پیغمبر اسماعیل اور یسع و ذوالکفل علیہم السلام مِّنَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ صبر کرنے والون مین سے تھے مشقت تکلیف پر یا زمانہ کی شدتون پر اسماعیل علیہ السلام نے تو مکہ مین رہنے پر صبر کیا کہ وہ ایک میدان بے کھیت کا تھا اور یسع علیہ السلام نے مدت دراز تک قوم کی بلا اور مصیبت پر صبر کیا اور لوگ اونکا ایمان نہ لائے اور ذوالکفل نے اون کامون پر صبر کیا جسکے متکفل ہوے تھے وَاَدْخَلْنٰهُمْ اور داخل کیا ہمنے فِیْ رَحْمَتِنَا اپنی رحمت مین کہ نبوت ہو یا آخرت کی نعمت اِنَّهُمْ بیشک وہ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اچھے لوگون اور فرمانبردارون مین سے ہین وَذَا النُّوْنِ اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مچھلی والے کو یعنی یونس علیہ السلام کو اِذْ ذَّهَبَ جب وہ گیا مُغَاضِبًا غصہ کرتا ہوا اپنی قوم پر اسواسطے کہ قوم نے اونکی دعوت قبول نہین کی تھی اور جنید قدس سرہ نے کہا ہی کہ جانے مین اپنے نفس پر اونھون نے غصہ کیا اسواسطے کہ اونکے جانے کے واسطے حکم الٰہی نہین صادر ہوا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ اونھون نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا تھا جب وعدہ کا وقت آیا تو عذاب آنے مین دیر ہوئی سمجھے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا جانینگے تو اپنی امت مین سے نکل گئے فَظَنَّ پھر گمان کیا یعنی اونسے اوس شخص کا سا کام صادر ہوا جو گمان کرتا ہو اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ یہ کہ تنگ نہ کرینگے ہم عَلَیْهِ اوسپر راہ چلنا تو یونس کو ہم دریا مین لیگئے اور مچھلی کے پیٹ مین قید کر دیا فَنَادٰی تو وہ پکارا فِی الظُّلُمٰتِ تاریکیون مین یعنی ایک دریا دوسرے مچھلی کے پیٹ تیسرے رات کی تاریکی مین اسطرح یونس علیہ السلام پکارے اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ کہ کوئی معبود نہین ہے مگر تو سُبْحٰنَكَ پاک ہے تو اس سے کہ کسی چیز مین تو عاجز ہو اِنِّیْ کُنْتُ بیشک ہون مین آہین مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ اپنی جان پر ظلم کرنے والون مین سے کہ جلدی کی آنوا مین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے کہ جو کوئی سختی اور کرب مین پھنسا ہو اور خدا کو اس دعا کے ساتھ پکارے تو خدا اوسکی دعا قبول کرتا ہے فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ تو ہمنے قبول کر لی یونس کی دعا وَنَجَّیْنٰهُ اور نجات دی ہمنے اوسکو مِنَ الْغَمِّ غم سے اور مچھلی کے نگلجانے سے یعنی ہمنے مچھلی کو حکم کیا اور اوسنے دریا کے کنارے اونھین اوگل دیا وَكَذٰلِكَ اور جسطرح اوسے ہمنے غم سے نجات دی اسی طرح نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ نجات دیتے ہین ہم ایمان والون کو مچھلی اور دریا کا قصہ سورۂ صافات مین مفصل آتا ہے

وزکریا اور یاد کر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زکریا بن آزر کو اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ جب پکارا اسنے اپنے رب کو اور کہا کہ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ ای میرے رب چھوڑ مجکو فَرْدًا اکیا یعنی لاولد اور مجھے بیٹا دے کہ وہ مجھسے میراث لے وَاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ اور تو بہتر وارثون کا ہے تو اگر تو مجھے وارث نہ دیگا تو کچھ پروا نہین فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰی تو قبول کی ہمنے اوسکی دعا اور عطا کیا ہمنے اوسکو یحیی نام بیٹا کہ اوسکے سبب سے دین زندہ ہو گیا وَاَصْلَحْنَا لَهٗ اور صلاحیت پیدا کی ہم اوسکے واسطے زَوْجَهٗ اوسکی عورت ایشاع عمران کی بیٹی کو کہ پہلے بانجھ تھین پھر لڑکا جننے کی صلاحیت ہمنے اونھین دیدی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ ہمنے زکریا کی عورت کو خوش اخلاق کر دیا زکریا کے واسطے اور پہلے وہ بدخلق تھین اِنَّهُمْ بیشک سب پیغمبر جنکا ذکر ہوا کَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ تھے جلدی کرتے فِی الْخَیْرٰتِ نیکیون مین وَیَدْعُوْنَنَا اور پکارتے تھے ہمین رَغَبًا رغبت کرکے ثواب کی طرف وَرَهَبًا اور ڈر کر عذاب سے وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِیْنَ ۝ اور تھے ہمارے واسطے فروتن اور حکم ماننے والے یا نیازمند محققون نے کہا ہی کہ نیاز

اُسی کے واسطے چاہیے اور نیاز اوسی پر لائق ہی کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ جو کوئی نیاز اوسکے سامنے لیجاتا ہی وہ اوس نیاز مند کو تونگر کردیتا ہی
اور جو کوئی اوسپر ناز کرتا ہی وہ اوس ناز کرنے والے کو غمدار بناتا ہی کانوا لنا خاشعین بیان نیاز ہی اور من مثلی ورب العرش معبودی نشان
ناز ہی بیت گدائے میکدہ ام لیک وقت مستی مین ۔ ناز بفلک و حکم بر ستارہ کنم ۔ وَالَّتِيْ اَحْصَنَتْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اوس عورت کو جسنے بچائی فَرْجَهَا اپنی فرج حلال اور حرام سے اُس سے حضرت مریم عمران کی بیٹی مراد ہین کہ اونھون نے اپنے کو
پاک رکھا اور اونکے دامن عصمت تک کسی کا ہاتھ نہین پہونچا فَنَفَخْنَا پھر پھونکدی یعنی ہمنے جبریل کو حکم کیا اور اونھون نے پھونکدی
فِيْهَا اوسکے پیراہن مین یا پیٹ مین مِنْ رُّوْحِنَا اوس روح مین سے جو ہمارے حکم سے ہی حاصل یہ ہی کہ جاری کردی ہمنے اوسمین
مسیح علیہ السلام کی روح وَجَعَلْنٰهَا اور کردیا ہمنے اوس قصہ کو وَابْنَهَآ اور اوسکے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کے حال کو اٰيَةً
دلیل اور علامت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے یعنی جب اونکے حال مین اہل عالم غور اور فکر کرین تو اونپر یہ بات صاف
کھل جائے کہ فقط روح پھونکنے کے باعث بزرگ پاکدامن عورت سے بے باپ کے بیٹا پیدا ہونا صانع حکیم قدیم جل جلالہ کے کمال قدرت
دلالت کرتا ہی اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اسمین کچھ شبہہ نہین کہ ملت توحید اور دین اسلام جسپر تمام استقامت واجب ہی اُمَّةً
وَّاحِدَةً ایک ملت ایک ہی ہی یعنی اوسمین کچھ اختلاف نہین بلکہ سب نبیا علیہم السلام اسی ملت اور دین پر تھے اور اصل توحید مین
سب کو اتفاق ہی وَاَنَا رَبُّكُمْ اور مین تمھارا رب ہون فَاعْبُدُوْنِ ○ تو میری ہی عبادت کرو میرے سوا اور کسی کی عبادت نکرو
وَتَقَطَّعُوْٓا اور کاٹ دیا اگلی امتون نے اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ اپنے دین کا کام آپسمین یعنی فرقہ فرقہ ہوگئے جیسے یہود نصارا اور ایک دوسرے کو کافر
ہی جانتے تھے كُلٌّ یہ سب فرقے اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ ○ ہماری طرف پھرنے والے ہین اور ہم اونھین اونکے اعمال کے موافق جزا دینگے
فَمَنْ يَّعْمَلْ پھر جو کوئی کرے مِنَ الصّٰلِحٰتِ نیک کامون مین سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال آنکہ وہ ایمان لایا ہو خدا اور رسول کا
فَلَا كُفْرَانَ تو ناشکری نہین ہی لِسَعْيِهٖ اوسکے دوڑنے کے واسطے نیک کام کی طرف یعنی ہم اوسکے اعمال ضایع نہ کرینگے وَاِنَّا
لَهٗ اور ہم اوسکے دوڑنے کو كٰتِبُوْنَ ○ لکھنے والے ہین یعنی اوسکے نامہ اعمال مین ہم ثبت کرنے والے ہین مراد یہ ہی کہ اوسکا کام کسی
وجہ سے ضایع نجائیگا بیت مرد کار نیکوان ضایع نباشد نزد حق ۔ لا یضیع اللہ فی الدارین اجر المحسنین ۔ وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ
اور حرام اور ممتنع ہی اوس گانون والون پر کہ اَهْلَكْنٰهَآ ہلاک کردیا ہمنے اونکو اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ یہ کہ پھر آئینگے دنیا
مین یعنی جو لوگ ہلاک ہوگئے اپنے اعمال کی درستی کے واسطے دنیا مین پھر آنا اونپر حرام ہی اور بعضے مفسر لا کو اصلی جانتے ہین زائد نہین جانتے اور
کہتے ہین کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ ہلاک ہوجانے والون پر یہ بات حرام اور ممتنع ہی کہ حساب کے واسطے محشر کی طرف رجوع نہ کرین بلکہ
ضرور آئینگے اور اونکا حساب کیا جائیگا اور پہلا قول یعنی لا کا زائد ہونا بہت مشہور ہی اسواسطے کہ اس عالم کی طرف اونھین رجوع نہوگی اور
اون شقیون پر قبرون ہی مین عذاب ہوتا رہیگا حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ یہانتک کہ کھول دیجائے يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ یاجوج اور ماجوج
کی آڑ یعنی قیامت تک اسواسطے کہ یاجوج ماجوج کی آڑ کا کھلجانا قیامت کی علامت ہی وَهُمْ اور یاجوج ماجوج مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ بلندی سے
يَّنْسِلُوْنَ ○ جھپٹتے اور دوڑتے ہین تاکہ تمام عالم کو لیلین اور سب دریاؤن کا پانی پیجائین اور خشک تر جو کچھ پائین کھاجائین صاحب

ع ۱۶

ف ۱
نہین ضائع کرتا مرد نیکون جہان مین تو چہ نیک بہام ارزد والون کا ۱۲

معتمد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہین جہان قیامت کی علامتین بیان کی ہین وہان لکھا ہی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے دجال اور اوسکے تابع لوگ ہلاک ہوجائینگے تو یاجوج ماجوج نکل آئینگے اور اونکی آمد کھل جائیگی اور ایمان والون کو لیکر عیسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر آرہ پکڑینگے اور بعضی حدیثون مین وارد ہوا ہی کہ یاجوج ماجوج جبل الخمر تک جائینگے اور جبل الخمر بیت المقدس کا پہاڑ ہی اور کہینگے کہ زمین والون کو تو ہم قتل کرچکے اب آؤ جو کچھ آسمان پر ہی اوسے قتل کرڈالین اور آسمان کی طرف تیر ماریںگے اور تیر خون مین ڈوبے ہوے پھرینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اونکے ساتھیون کو دشواری ہوگی وہ دعا کرینگے اور حق تعالیٰ دفعۃً یاجوج ماجوج کو ہلاک کردیگا وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ اور قریب آپہونچا وعدہ سچا کہ قیامت کا آنا ہی فَاِذَا هِيَ تو وہان قصہ یہ ہوگی شَاخِصَةٌ دہشت ہول قیامت سے اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا آنکھین اون لوگون کی جو نہین ایمان لائے اور وہ یٰوَيْلَنَا کہتے ہونگے یعنی والے ہمپر کہ قَدْ كُنَّا بیشک تھے ہم دنیا مین فِيْ غَفْلَةٍ بیخبر مِّنْ هٰذَا اس دن اور اس حال سے بَلْ كُنَّا بلکہ تھے ہم ظٰلِمِيْنَ ○ ظلم کرنے والے اپنی جان پر کہ پیغمبرون کی بات نہین سنی اور اونکے ساتھ تکبر اور جھگڑا کرتے رہے اِنَّكُمْ بیشک تم اے مشرکو وَمَا تَعْبُدُوْنَ اور وہ چیز جسکو تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے بت اور شیطان حَصَبُ جَهَنَّمَ آگ بھڑکانے والے دوزخ کے ہین اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ○ تم بتون سمیت دوزخ پر گذرنے والے اور داخل ہونے والے ہو تبیان مین ہی کہ بت جو دوزخ پر لائے جائینگے اسمین یہ حکمت ہی کہ بت پرستون پر اور زیادہ عذاب ہو اسواسطے کہ بتون سے اور بھی زیادہ آگ تیز ہوجائیگی اور بت پرست زیادہ جلنے لگینگے اور بت پرستون کی نادانی کھلجائیگی دیکھینگے کہ جنکو وہ پوجتے تھے وہ اونکے ساتھ آگ مین جلتے ہین لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ اگر ہوتے وہ بت اٰلِهَةً خدا جیسا کہ وہ گمان کرتے تھے مَّا وَرَدُوْهَا نہ داخل ہوتے دوزخ مین اسواسطے کہ خدا تو اورون پر عذاب کرتا ہی خود عذاب مین نہین ڈالا جاتا وَكُلٌّ اور سب بت اور بت پرست فِيْهَا دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہین کہ اونھین اوس سے کسی طرح خلاصی نہین ہی لَهُمْ اونکے واسطے ہی فِيْهَا دوزخ مین زَفِيْرٌ چلانا وَّهُمْ فِيْهَا اور وہ اوس آگ مین لَا يَسْمَعُوْنَ ○ نہ سنینگے ایسی کوئی بات جس سے خوش ہون لکھا ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ تو عرب کے مشرک غصہ کی آگ مین جلنے لگے ابن الزبعری نے مشرکون کو جب پریشان دیکھا تو بولا کہ غم نہ کرو اور مضطرب نہو مین محمد سے مباحثہ کرتا ہون پھر بولا کہ اے محمد تم کہتے ہو کہ خدا کے سوا جن جھوٹے معبودون کی عبادت کیجاتی ہی وہ سب دوزخ مین ہونگے حالانکہ عزیر اور عیسیٰ اور فرشتے یہود و نصارا اور بنو ملیح کے معبود ہین جبکہ معبود دوزخ کے ایندھن ہونگے تو بت بھی ہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ بیشک وہ لوگ جنکے واسطے آگے بڑھ چکی ہی مِنَّا الْحُسْنٰٓى ہماری طرف سے نیکی کہ سعادت اور توفیق طاعت ہی یا جنت کی بشارت اور وہ لوگ عزیر اور عیسیٰ اور ملائکہ علیہم السلام ہین اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو ہماری اگلی عنایت کے ساتھ خاص کیے گئے ہین عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ○ دوزخ سے دور کیے گئے ہین صاحب بحر نے کہا ہی کہ ابتدا مین عنایت کی بیشی سبب طمع تھی اور انتہا مین باعث دوستی ہوگی بیت ہر تخم کہ در ازل بکشتند نہان ✤ در فرعہ آبد بروید بعیان ✤ لَا يَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے وہ لوگ جو دوزخ سے دور رکھے گئے ہین حَسِيْسَهَا اوسکی آواز اس جہت سے کہ وہ اعلیٰ علیین مین ہین اور دوزخ اسفل السافلین مین ہی وَهُمْ فِيْ مَا اشْتَهَتْ اور وہ

جس چیزمین آرزو کرینگے اَنْفُسُهُمْ اونکے دل خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہینگے یعنی اپنی خواہش کی چیزین ہمیشہ پاتے رہینگے
لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ نہ غمگین کریگا اونھین فزع اکبر یعنی فرشتون کا قول جو فرشتے کہینگے کہ لَا تَخَافُوْا سو اسطے کہ
وہ لوگ یہ کلمہ نہ سنینگے جب تک کہ کہین وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اور وہ لوگ غمگین نہونگے اسواسطے کہ دہنے ہاتھ کی طرف بہشت کی جانب
متوجہ ہونگے اور بعضون نے کہا ہی کہ فزع اکبر اوسوقت ہوگا جب موت کو بھیڑی کی صورت بلندی پر کھڑی کرکے ذبح کرینگے اور یہ ندا آئیگی کہ اے
دونخیو ہمیشہ دوزخ مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی اور اے جنتیو تمکو جنت مین ہمیشہ رہنا ہی اور موت نہین ہی تو دوزخی بے صبری
اور شور کرینگے اور جنتی خوشی کے ساتھ رہینگے وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اور سامنے آئینگے اونکے فرشتے قبرون سے نکلتے وقت
اور کہینگے کہ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ یہ وہ دن ہی کہ دنیا مین كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ تھے اسکا وعدہ کیے گئے یعنی یہی
تمھارے ثواب اور بزرگی کا دن ہی عذابون کو خطاب پہونچیگا کہ یہ دن تمھارے تماشے کا ہی نظم نکیردان انعیم اندر نعیم ؛ عشقبازاز القاندر لقا
حصۂ آنہا وصال حوریین ؛ بہرۂ اینہا جمال کبریا ؛ یَوْمَ نَطْوِی السَّمَآءَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن کہ تہ کرینگے ہم
اور لپیٹ لینگے آسمانون کو كَطَیِّ السِّجِلِّ طومار لپیٹ لینے کی طرح لِلْكُتُبِ رقعون پر یعنی جسطرح رقعون پر طومار لپیٹ لیا
جاتا ہی اوسطرح ہم آسمانون کو لپیٹ لینگے اور بعضے نے لِلْكُتُبِ پڑھا ہی یعنے کتابکے واسطے اور سجل حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کاتب کا نام تھا اور بعضے کہتے ہین کہ سجل ایک فرشتہ ہی کہ کرام الکاتبین نامۂ اعمال لکھکر جب اوسے دیتے ہین تو وہ لپیٹ لیتا ہی كَمَا
بَدَاْنَآ جسطرح ابتدا کی تھی ہمنے اَوَّلَ خَلْقٍ پہلی بار پیدا کرنے کو بے مادہ اور بے مدد نُعِیْدُهٗ پھیرینگے ہم اوسے جو ہمنے پیدا کیا ہی
پھرنا ویسا ہی ہوگا جیسا معدوم سے موجود کرتے وقت ہمنے نیا پیدا کیا تھا دونون باتین ہماری قدرت کے نزدیک آسان ہین وَعْدًا
وعدہ کیا ہی ہمنے پھیرنے کا وعدہ کرکے عَلَیْنَا ہمپر اوسکا وفا کرنا ہی اِنَّا كُنَّا فٰعِلِیْنَ ۝ بیشک ہم کرنے والے ہین یعنی جسطرح
پہلے ہمنے معرفت کے واسطے موجود کیا دوبارہ مکافات کے لیے موجود کرینگے وَلَقَدْ كَتَبْنَا اور یقینی ہمنے لکھا ہی فِی الزَّبُوْرِ
داؤد کی کتاب مین مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ توریت کے بعد یعنی توریت مین لکھنے کے بعد زبور مین بھی ہمنے لکھا اَنَّ الْاَرْضَ یہ کہ زمین
بہشت کی یَرِثُهَا میراث لینگے اوسے عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ۝ میرے نیک بندے یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
لوگ اور بعضون نے کہا ہی کہ نیک بندون سے عام ایمان والے مراد ہین اِنَّ فِیْ هٰذَا بیشک جو ہمنے خبرین نصیحتین وعدے وعیدین
بیان کین انمین لَبَلٰغًا البتہ کفایت ہی لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ۝ اُس گروہ عبادت کرنے والے کو اس سے حضرت خاتم الانبیا علیہ الصلوۃ
والثنا کی امت مراد ہی کہ قرآن کی دی ہوئی خبر اور کی ہوئی نصیحت مقصود کو پہونچنے کے واسطے اونھین بس ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ
اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا رَحْمَةً مگر رحمت لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اہل عالم کے واسطے جناب رسول کریم علیہ افضل الصلوۃ
والتسلیم کی ذات بابرکات مومنون کے واسطے رحمت ہی اسواسطے کہ آپ ہی کی بدولت ایمان والون نے ہدایت پائی اِنَّمَآ اَنَا رَحْمَةٌ مُّهْدَاةٌ اور
آپ کافرون کے واسطے بھی رحمت ہین اسلیے کہ آپکے قدمون کی برکت سے کافر عذاب ہلاکت سے بخوف ہوگئے مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ
اَنْتَ فِیْهِمْ کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ آپکی رحمت مین سے یہ بات بھی ہی کہ اپنی امت کو آپ کہین نہین بھولے اگر مکہ معظمہ مین تھے اور اگر

مدینہ منورہ مین ہے مسجد مکرم مین بھی اور حجرۂ طاہرہ مین بھی عرش پر مقام قاب قوسین پر یاد فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ کل قیامت کے دن شفاعت کا فرش بچھا کر فرمائینگے امتی امتی نفسی نفسی عاصیان پر گنہ در دامن آخر زمان دست در دامان تو دارند و جان در آستین ناامید از حضرت بانصرت نتوان شدن چون تولی دہر دو عالم رحمۃ للعالمین قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے کہ اِنَّمَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ سوا اسکے نہین کہ وحی بھیجی جاتی ہے میری طرف اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ یہ کہ نہین ہے خدا تمہارا مگر اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایک اور یکتا فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہوتم مُّسْلِمُوْنَ ○ ماننے والے وہ بات جو وحی چاہتی ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر وہ برگشتہ ہو جائین توحید سے فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ تو کہہ کہ آگاہ کر دیا مین نے تمھین عَلٰى سَوَآءٍ برابری پر یعنی جو کچھ مین نے اعلام کر دیا اوسمین اور تم اوسمین موضح مین لکھا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ جو کچھ مجھپر وحی آئی وہ مین نے صاف تمھین پڑھ سنائی اور مسلمان اور کافر اسکے جاننے مین برابر ہوئے وَاِنْ اَدْرِيْٓ اور مین نہین جانتا کہ اَقَرِيْبٌ آیا نزدیک ہے اَمْ بَعِيْدٌ یا دور ہے مَّا تُوْعَدُوْنَ ○ وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو حشر مین مسلمانون کا غلبہ اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ بیشک خدا جانتا ہے مِنَ الْقَوْلِ کافرون کی بات جو اسلام پر وہ طعن کرتے ہین وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ○ اور جانتا ہے وہ جو تم چھپاتے ہو حسد پیغمبر اور مسلمانون پر وَاِنْ اَدْرِيْ اور مین نہین جانتا لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ شاید کہ اوس وعدہ کیے ہوئے امر کی تاخیر یا تمہارے اعمال کی مکافات دیر کو ملنا آزمایش ہو لَّكُمْ تمھارے واسطے یعنی استدراج کی راہ سے تاخیر مین ڈالتا ہے وَمَتَاعٌ اور شاید فائدہ ہو تمھارے واسطے اِلٰى حِيْنٍ ○ یہانتک کہ وقت مقرر آپہونچے قٰلَ کہا سَرَبِّ احْكُمْ کہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اے میرے رب حکم کر دے اور بکر نے قل پڑھا ہے امر کا صیغہ یعنی کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اے میرے رب حکم کر دے میرے اور مکہ والون کے درمیان بِالْحَقِّ ٹھراستی کے ساتھ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ اور ہمارا رب جو بڑا مہربان ہے اپنے بندون پر الْمُسْتَعَانُ مدد چاہا گیا یعنی اوس سے مدد چاہتے ہین عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ○ اوس چیز پر جو تم صفت کرتے ہو کہ وعدہ کیا ہوا عذاب اگر حق ہے تو ہم پر کیون نہین نازل ہوتا یا یہ جو تم کہتے ہو کہ اسلام دمبدم ضعیف ہوتا جائیگا یعنی تم نالائق باتین کہتے ہو اور وہ باتین رد کرنے کو ہم خدا سے مدد چاہتے ہین بیت مراد خویش زدرگاہ بادشاہی خواہ ○ کہ ہیچکس نشنود نا امید زان درگاہ ○

نصف ع ۱۹

سورۃ الحج مدنیۃ وقیل مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ ثَمَانٍ وَّسَبْعُوْنَ اٰيَةً

سورہ حج مدینہ مین نازل ہوئی اور بقول بعض مکہ مین شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اور وہ اٹھتر آیتین ہین



يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب عموماً اون سب لوگون کو ہے جو مکلف ہین حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ڈرتے رہو اپنے رب کے عذاب سے اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ بیشک ہلا دینا قیامت کا زمین کو شَيْءٌ عَظِيْمٌ ○ چیز بڑی ہول والی ہے ہلا دینے کی نسبت قیامت کی طرف مجازاً ہے اور یہ زلزلہ قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا اور آفتاب نکلنے کے قبل مغرب کی طرف سے آئیگا زاد المسیر مین لکھا ہے کہ پہلے نفخہ کے قبل زمین کو زلزلہ ہوگا اور آسمان سے آواز آئیگی کہ اے لوگو خدا کا حکم آپہونچا پس مخلوق مین بڑا تہلکہ اور کہرام پڑ جائیگا بیت در طبقات زمین افگندیم ✤ زلزلۃ الساعۃ شیٔ عظیم ✤ یوم ترونہا جسدان بینگے لوگ وہ زلزلہ تو تدن ہل غافل

ہوجائیگی اور بھولیگی کُلُّ مُرْضِعَةٍ ہر دودھ پلانے والی عَمَّآ اَرْضَعَتْ اوس لڑکے کو جسے دودھ پلاتی ہو یا وجود کہ دودھ پلانے والی کو
اوس بچہ پر شفقت ہوتی ہی جسے وہ دودھ پلاتی ہی وَتَضَعُ اور رکھدیگی کُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ ہر حمل والی یعنی گرادیگی ہر حاملہ حَمْلَهَا
حمل اپنا وَتَرَى النَّاسَ اور دیکھیگا تو لوگون کو کمال دہشت کی وجہ سے اوس سُكٰرٰى مست یعنی ایسے مست کہ عقل اور تمیز زائل
ہوگئی ہو وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى اور نہونگے وہ حقیقت مین مست اسواسطے کہ خوف و حیرت سے عقل جاتی رہنا مستی نہین ہوتی اگرچہ
دیکھنے مین مست کے مانند آدمی دکھائی دے تو وہ لوگ حقیقت مین مست نہونگے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ○ اور یہ خدا کا
عذاب سخت ہی اوسکے ہوا کے مارے لوگ مدہوش نظر آئینگے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يُّجَادِلُ کوئی ہی کہ جھگڑتا ہی
فِي اللّٰهِ اسکی کتاب مین جیسے نضر بن حارث کہ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتا ہی یا خدا کی قدرت مین بحث کرتا ہی جیسے ابی بن خلف
کہ حشر کا منکر ہو بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے بوجھے اور بے دلیل کے وَّيَتَّبِعُ اور پیروی کرتا ہی جھگڑنے مین یا اپنے سب احوال مین كُلَّ
شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ○ ہر شیطان سرکش گمراہ کی کہ ازل مین كُتِبَ عَلَيْهِ لکھا گیا ہی اوس شیطان پر لوح محفوظ مین اَنَّهٗ
مَنْ تَوَلَّاهُ یہ کہ جو کوئی اوسے دوست رکھیگا اور اوسکی متابعت کریگا فَاَنَّهٗ تو بیشک وہ شیطان يُضِلُّهٗ گمراہ کردیگا اپنے تابع کو
وَيَهْدِيْهِ اور راہ بتادیگا اوسے اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ○ جلتی آگ کے عذاب کی طرف یعنی اپنے دوست کو ایسے کام مین لگائیگا
جسکی جزا دوزخ ہو احقاف مین لکھا ہی کہ ہٗ کی ضمیر مجادلہ یعنی جھگڑنے کی طرف پھرتی ہی یعنی خدا نے حکم کردیا ہی کہ جو جھگڑنے والا شیطان کی
پیروی کریگا وہ دوزخ مین جائیگا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ خطاب کفار سے ہی حشر کے منکرون سے فرماتا ہی کہ اِنْ كُنْتُمْ اگر تم ہو
فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ شک مین اوٹھنے سے خلق کے اور کہتے ہو کہ کردو بارہ اوٹھنا ناممکن ہی نہ مقدور ہی تو اپنے حال پر نظر کرو
فَاِنَّا کہ بیشک ہمنے خَلَقْنٰكُمْ پیدا کیا ہمنے تمھارے باپ کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے اور تم اونکی فرع ہو ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر تکمنی سے
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر ذرا سے خون کے تھکے سے ثُمَّ مِنْ مُّضْغَةٍ پھر گوشت کے اتنے ٹکڑے سے کہ تم اوسے چبا جاؤ مُّخَلَّقَةٍ
پوری خلقت کہ اوسمین کچھ عیب اور نقصان نہو وَّغَيْرِ مُخَلَّقَةٍ اور ادھوری کہ اوسکے بعضے اجزا مین نقصان ہو یا صورت بنایا گیا اور صورت
نہ بنایا گیا وسیط مین لکھا ہی کہ یہ بات اوس بچے مین ہی جو مدت حمل پوری ہونے سے قبل ساقط ہوجاے اوسمین سے بعض کی صورت بنی ہوتی ہی
بعض کی نہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ تمکو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ہمنے منتقل کیا ہی لِنُبَيِّنَ لَكُمْ تاکہ بیان کرین ہم تمھارے خلقت
کی ابتدا کہ مبدے سے معاد پر دلیل پکڑو اور غور کرو کہ جو چیز تغیر اور تکون کے قابل ہی وہ دوسری بار بھی اوسے قبول کرسکتی ہی وَنُقِرُّ اور
قرار دیتے ہین فِي الْاَرْحَامِ رحمون مین مَا نَشَآءُ جسے چاہتے ہین ہم کہ قرار دین یعنی گر نہ جائے اور رحم مین رہے اِلٰٓى اَجَلٍ
مُّسَمًّى ایک وقت تک جو نام رکھا گیا ہی کہ وہ لڑکا پیدا ہونے کا زمانہ ہی ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا پھر باہر نکالتے ہین ہم ماؤن کے
پیٹ سے بچہ کہ کمال ضعف کی وجہ سے اپنے کامون پر قیام نہ کرسکے ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا پھر تربیت کرتے ہین ہم تمکو تاکہ پہونچو اَشُدَّكُمْ
قوت اور فہم کے کمال کو کہ یہ کمال تیس اور چالیس برس کے درمیان مین ہی وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى اور تم مین سے کوئی ہی کہ وفات پاتا ہی
جوانی کے قریب پہونچکر یا اوس سے قبل وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ اور کوئی تم مین سے ہوتا ہی کہ پھیرا جاتا ہی اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ بہت نکمی نوع کی عمر

نصف ع

کہ وہ خرف ہوجائے کی عمر ہو لِكَيْلَا يَعْلَمَ تاکہ نہ جانے مِنْ بَعْدِ عِلْمٍ جاننے کے بعد شَيْئًا کچھ یعنی پھر بچپنے کی حالت کی طرف پھرے اور جو کچھ جانا ہو بھول جائے اور جو انتہا سے بہت قریب ہو اوسکا ابتدا کی طرف پھرنا اسطرف اشارہ ہو کہ قدرت کاملہ پھیرنے مین عاجز نہین جیسے پیدا کرنے مین عاجز نہ تھی پھر دوسری بار قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑنے کے واسطے فرماتا ہو وَتَرَى الْأَرْضَ اور دیکھتا ہو تو اے آدمی زمین کو هَامِدَةً خشک اور بے رونق جیسے مردہ فَإِذَا أَنْزَلْنَا پھر جب نازل کرتے ہین ہم ابر سے عَلَيْهَا الْمَاءَ اوس زمین پر مینھ کا پانی تو اهْتَزَّتْ ہلتی ہو وہ زمین گھاس کے سبب سے وَرَبَتْ اور بڑھتی اور پھولتی ہو وَأَنْبَتَتْ اور اگاتی ہو مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم سے اوگنے والی چیز مین بَهِيجٍ ○ مرغوب تازہ اور اچھی اور خوشی زیادہ کرنے والی تو جو قادر مری ہوئی زمین کو پانی سے زندہ کرتا ہو وہ اس بات پر بھی قادر ہو مُردون کے اجزا جمع کرکے اوسی حال پر لے آئے جس حال پر وہ تھے نظم آنکہ بے دانہ نہال افزاست بود انہ را ہم شجر تواند ساخت ہر کہ نابود را بقدرت بود تا چہ عجب گر دہد بود وجود ذٰلِكَ یہ جو بیان کیا گیا مختلف طورون مین آدمی کا پیدا ہونا اور قسم قسم کے حالون مین اوسکا پھرنا اور موت کے بعد زمین کا زندہ ہونا بِأَنَّ اللّٰهَ اس سبب سے ہی کہ خدا هُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور صفات کمال کا مستحق ہی وَأَنَّهُ اور اس جہت سے ہی کہ وہ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ زندہ کرتا ہی مُردون کو ورنہ موئے ہوئے نطفے کو زندہ اور سوکھی ہوئی زمین کو تر و تازہ نہ کرتا وَأَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ اور اسواسطے کہ وہ سب چیزون پر قادر ہی اسواسطے کہ قدرت صفات ذاتیہ مین سے ہی اوسکی نسبت سب مقدور چیزون سے برابر ہی تو جب بعضے مردے زندہ کرنے کی قدرت دیکھی گئی تو یہ بات لازم آئی کہ وہ سب مُردون کو زندہ کرنے پر قادر ہی وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ اور یہ دلیلین لانا اسواسطے ہی تاکہ لوگ جان لین کہ قیامت آنے والی ہی لَا رَيْبَ فِيهَا کچھ شبہہ نہین ہی اوسکے آنے مین وَأَنَّ اللّٰهَ اور جان لین یہ بات بھی کہ بیشک خدا يَبْعَثُ اوٹھائیگا مَنْ فِي الْقُبُورِ ○ اون لوگون کو جو قبرون مین ہین اپنے وعدے کے موافق حساب لینے اور جزا دینے کے واسطے اوٹھائیگا وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يُجَادِلُ کوئی ہی تکبر کی راہ سے جھگڑتا ہی فِي اللّٰهِ خدا کے کلام مین یا اوسکی قدرت مین یہ مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یعنی یہ مضمون اسکے قبل انھی الفاظ سے مذکور ہوچکا ہی یا پہلے جو جھگڑنے والے مذکور ہوئے اونسے کافرون کے رئیس مراد ہین جیسے نضر اور ابی اور اوسکے مثل اور یہان جو جھگڑنے والونکا ذکر ہی انسے اونکے تابع اور مقلد لوگ مراد ہین کہ انمین سے بھی ہر ایک جھگڑا اوٹھاتا تھا بِغَيْرِ عِلْمٍ بے جانے یعنی اوسے علم نہین اور وہ جھگڑتا ہی وَلَا هُدًى اور بے کسی دلیل کے جو اوسے متصف کی راہ دکھائے وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ○ اور بے کتاب روشن کے کہ اوس سے صواب اور خطا مین تمیز کیجائے یعنی جھگڑتا ہی اور یہ نہین کہ جھگڑے پر کوئی دلیل لائے یا وحی سنائے بلکہ جھگڑے کے در محض تقلید کی وجہ سے ہی ثَانِيَ عِطْفِهِ اوس حال مین کہ اپنا دامن لپیٹنے والا ہی اور یہ تکبر سے کنایہ ہی اسواسطے کہ متکبر ہر چیز سے دامن سمیٹتا ہی تو یہ مقلد متحیر جھگڑتا ہی لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو خدا کی راہ سے یعنی فرمانبرداری سے لَهُ فِي الدُّنْيَا اوسکے واسطے ہی دنیا مین خِزْيٌ رسوائی قتل کے سبب سے جیسے بدر مین ہوئی وَنُذِيقُهُ اور چکھائینگے ہم اوسے يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن عَذَابَ الْحَرِيقِ ○ عذاب جلنے والی آگ کا اور ہم کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ رسوائی اور عذاب بِمَا قَدَّمَتْ

ع ۱۰

ذٰلِكَ اوس چیز کے سبب سے ہی جو پہلے سے بھیجی ہو تیرے ہاتھوں نے یعنی وہ جو تو نے کمائی ہی کفر اور معصیت وَاَنَّ اللّٰهَ اور اس سبب سے ہی کہ اللہ لَيْسَ بِظَلَّامٍ نہیں ہی ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ ○ اپنے بندوں پر ظلام صیغہ مبالغہ ہی بصیغہ جمع بندوں کی کثرت کی وجہ سے ہی لکھا ہی کہ اعرابیوں کا ایک گروہ مدینہ منورہ میں مشرف باسلام ہوا پھر انمیں سے جس کسیکو بیماری ہوئی اور اوسکی عورت بیٹا جنی اور اوسکی گھوڑی کے بچہ پیدا ہوا اور اوسکے مویشی نے خوب فائدہ دیا اوسنے تو کہا کہ اسلام خوب دین ہی پھر جو اوسکو آفت پہنچی تو اوسکی برکت سے بہت سی بھلائیاں پیش آئیں اوسکے دل نے تو اسلام کے ساتھ آرام پایا اور اگر اسکے برعکس امور پیش آتے تو دین سے برگشتہ ہو کر کہتا کہ اسلام تو ہمکو سازوار نہیں تو یہ آیت نازل ہوئی وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں سے مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ کوئی تو کہ عبادت کرتا ہی خدا کو عَلٰى حَرْفٍ انحراف اور اضطراب پر یا بر طرف یعنی کنارہ پر کھڑا ہو کر اپنے کام میں بنے ہوئے اور باوقت اسکی تفسیر یوں کی ہی کہ عبادت کرتا ہی خدا کی نعمت اور راحت میں سو عبادت اوکلفت کے فَاِنْ اَصَابَهٗ پھر اگر پہونچے اوسے خَيْرُ بھلائی جیسے صحت اور مالداری تو اِطْمَاَنَّ بِهٖ آرام لیتا ہی دین سے اور اوس بھلائی کے سبب سے دین پر ثابت ہو جاتا ہی وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ اور اگر پہونچے اوسے آزمایش جیسے بیماری اور فقیری تو اِنْقَلَبَ پھر جاتا ہی عَلٰى وَجْهِهٖ اپنے منہ پر یعنی جس طرف آیا تھا پھر اوسی طرف پھر جاتا ہی مراد یہ ہی کہ مرتد ہو جاتا ہی اور دین اسلام سے ہاتھ اوٹھاتا ہی ایک قول یہ ہی کہ ایک یہودی ایمان لایا اور مسلمان ہو گیا اور بہت سی بلائیں اوسے پیش آئیں اوسنے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ میں نے دین اسلام کو منحوس ٹھہرایا مجھے بیعت سے رہا کیجیے حضرت نے فرمایا کہ اسلام سے نہیں چھوڑا جاتا پس یہودی مرتد ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی دین سے پھر خَسِرَ الدُّنْيَا اوسنے نقصان کیا دنیا میں کہ مراد کو نہ پہونچا وَالْاٰخِرَةَ اور نقصان رکھتا ہی آخرت میں اسواسطے کہ اوسکے اعمال نیست و نابود ہو گئے ذٰلِكَ وہ دو جہان کا نقصان هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ○ وہ تو ہی کھلا ہوا زیان اسواسطے کہ سب عقلمندوں پر ظاہر ہی کہ اوس سے بڑھکر کوئی نقصان نہیں نظم نہ مانع اعمال دنیا و دین ہ نہ لامعہ صدق نہ انوار یقین ہ دو جہان منفعل و خوار و خزین ہ البتہ زیانے نہ بود بدتر ازین يَدْعُوْا پکارتا ہی اور پوجتا ہی مرتد یا مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَضُرُّهٗ اوس چیز کو جو نہ ضرر پہونچاتی ہی اوسے اگر پوجے وہ اوس چیز کو وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ اور نہ نفع دیتی ہی اوسے اگر وہ اوس چیز کی پرستش کرتا ہی ذٰلِكَ یہ پرستش هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ○ وہی تو گمراہی ہی دور مقصد سے يَدْعُوْا پوجتا ہی لَمَنْ ضَرُّهٗ اوسے جسکو پوجنے کا ضرر کہ دنیا میں قتل آخرت میں عذاب ہی اَقْرَبُ بہت نزدیک ہی مِنْ نَّفْعِهٖ اوسکے نفع سے کہ شفاعت کی توقع ہی اور درگاہ الٰہی میں توسل لَبِئْسَ الْمَوْلٰى البتہ برا ہی حمایتی ہی وَلَبِئْسَ الْعَشِيْرُ ○ اور برا ساتھی اور ملنے والا اِنَّ اللّٰهَ بیشک خدا يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا داخل کرتا ہی انکو جنہوں نے خدا رسول کی تصدیق کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اچھے جَنّٰتٍ بہشتوں میں کہ باغوں میں تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختوں کے نیچے سے نہریں آور باغ کی نہایت تر و تازگی بہتے پانی ہوں سے ہی اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ بیشک اللہ کرتا ہی مَا يُرِيْدُ ○ جو چاہتا ہی بدلا موحد اور مشرک کے ساتھ لکھا ہی کہ غطفان کے ایک گروہ نے اسلام

قبول کرتے ہین کہ یہ تو قف کیا اور بولے کہ شاید محمد کی مہم پیش جائے تو ہمارے اور یہود کے درمیان دوستی ہو منقطع ہو جائیگی اور اونکی
[illegible] تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَنْ كَانَ يَظُنُّ جو کوئی ہو کہ گمان کرے اَنْ لَّنْ يَّنْصُرَهُ اللّٰهُ یہ کہ ہرگز مدد
[illegible] فِي الدُّنْيَا دنیا مین کلمہ بلند کرکے اور دلیل ظاہر فرماکر اور دشمنون پر غلبہ دیکر وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین دے
[illegible] اور قطعیت اور قرب اور بزرگی کے ساتھ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ تو اوسے چاہیے کہ لٹکائے ایک رسی اِلَى السَّمَآءِ
چھت کی طرف یعنی چھت مین رسی لٹکا کر اپنے مین باندھے ثُمَّ لْيَقْطَعْ پھر کاٹ دے وہ رسی تاکہ زمین پر گر پڑے اور مر جائے
یا گردن مین رسی باندھکر پھانسی دے اور مخالفون نے کہا ہو کہ آسمان دنیا مین رسی لٹکائے اور اوسے پکڑا ہوا آسمان پر چڑھ جائے
[illegible] دفع کرنے مین کمال درجہ کوشش کرے فَلْيَنْظُرْ پھر دیکھے نظر کرے کہ باوجود ان کلفتون کے هَلْ يُذْهِبَنَّ
کیا لیجاتا ہو كَيْدُهٗ کام اوسکا جو چیز سے ملا ہوا ہو مَا يَغِيْظُ ○ اوس امر کو جو اوسے غصہ مین لایا ہو پیغمبر کا کام اور یہ گمان
کہ شاید وہ فتحمند نہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے یہ امر بیان کیا اور ظاہر کر دیا اسی طرح اَنْزَلْنٰهُ اوتارا ہمنے قرآن کو اٰيٰتٍ
بَيِّنٰتٍ آیتین کھلی ہوئی حکمون اور خبرون مین تاکہ تم پر ظاہر ہو جائے وَاَنَّ اللّٰهَ اور اسواسطے کہ اللہ يَهْدِيْ ہدایت کرے
اون آیتون کے سبب سے یا ہدایت پر ثابت رکھے مَنْ يُّرِيْدُ ○ جسے چاہے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بیشک جو ایمان لائے وَ
الَّذِيْنَ هَادُوْا اور جو لوگ یہودی ہوئے وَالصّٰبِـُٔوْنَ اور ستارے پوجنے والے وَالنَّصٰرٰى اور نصارا وَالْمَجُوْسَ
اور مجوس وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اور جو مشرک ہوئے یعنی بت پرست اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بیشک اللہ جدا کریگا بَيْنَهُمْ اونکے
درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن حکم محکم اور قضا مبرم کے ساتھ تاکہ جو کوئی حق پر ہو وہ اوس سے متمتع ہو جائے جو باطل پر ہو
اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ○ ہر چیز پر گواہ ہو اور سب کے حال سے آگاہ ہو اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتے ہو تم یعنی نہین
جانتے ہو تم اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ خدا يَسْجُدُ لَهٗ کو سجدہ کرتا ہو مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہو آسمانون مین فرشتے اطاعت کا سجدہ
اور باقی مسخر ہونے کا سجدہ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہو زمین مین مومن طاعت کا سجدہ اور دوسرے ذلت کا سجدہ
وَالشَّمْسُ اور آفتاب طلوع اور غروب ہو کر وَالْقَمَرُ اور ماہتاب بڑھکر گھٹکر وَالنُّجُوْمُ اور تارے آنے جانے سے وَالْجِبَالُ
اور پہاڑ چشمے جاری اور کھانون کی پرورش کرنے کے ساتھ وَالشَّجَرُ اور درخت سایہ کے ساتھ وَالدَّوَآبُّ اور چارپائے عجیب
عجیب ترکیبون کے ساتھ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اور بہتیرے لوگون مین سے سجدہ کرتے ہین اوسے طاعت کا وَكَثِيْرٌ اور
بہتیرے اونمین سے جنھون نے سجدہ سے انکار کیا حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ ثابت حکم ہوا ہو اوپر عذاب کا احقاف مین لکھا ہو کہ حقیقت مین
ماتھا زمین پر ٹیکنے کا نام سجدہ نہین ہو اسواسطے کہ اگر کوئی کسیکے سامنے ہنسی سے زمین پر ماتھا لگاوے تو اوسے سجدہ نہین گنتے بلکہ سجدہ
دل فروتنی کا نشان اور نہایت درجہ عاجزی اور فروتنی کی علامت اور کمال مرتبہ تعظیم و تکریم کی دلیل ہو اور عالم مین جتنے ذرے ہین
سب خدا کے سامنے عاجز اور فروتن ہین اپنے اونکا حال دلالت کرتا ہو اور یہ دلالت بہت صادق ہو دلالت مقال سے بلکہ دلالت
عین شہود + جملہ ذرات جہان را در سجود + سب عالمون کا اس بات پر اتفاق ہو کہ قرآن سجدون مین سے یہ چھٹا سجدہ ہو فتوحات مین اسے مشاہد

اور عبرت لینے کا سجدہ کہا ہے اور فرمایا ہے کہ آدمیوں کے سوا اور کسیکو حق تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ بعضے اونمیں سے سجدہ کرتے ہیں تو بندہ کو چاہیے کہ سجدہ کرنے میں جلدی کرے تاکہ اون بہتوں میں سے ہو جائے جنکو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ سجدہ کرتے ہیں اور زیادہ کی ڈھونڈھنے والے ہیں اور دوسری قسم کے بہتوں میں سے نہو جو عذاب کے مستحق ہیں **وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ** اور جس کسیکو ذلیل کرے اللہ شقاوت کے سبب سے یا کفر کرنے کی وجہ سے یا بے نصیبی کے باعث دوزخ میں داخل ہونے کے سبب سے **فَمَا لَهٗ** تو نہیں اوسکے **مِنْ مُّكْرِمٍ** کوئی بزرگ کرنے والا اور نوازنے والا اور عزت دینے والا سعادت دیکر یا ہدایت کرکے یا توفیق دیکر یا جنت میں پہونچا کے **اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ** ○ بیشک اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے ذلیل کرنا یا عزت دینا لکھا ہے کہ اہل کتاب حضرات اصحاب رضی اللہ عنہم کے ساتھ جھگڑتے تھے کہ ہمارا پیغمبر مقدم اور ہمارا دین قدیم ہے ہم تمسے زیادہ حق پر ہونے کے لائق ہیں مسلمان جواب دیتے کہ ہم اپنے پیغمبر کی بھی تصدیق کرتے ہیں اور تمہارے پیغمبر کی بھی اپنی کتاب کا ایمان رکھتے ہیں تمہاری کتاب کا بھی اور تم باوصف اسکے کہ ہمارے پیغمبر کو پہچانتے ہو مگر حسد کی وجہ سے اونکا ایمان نہیں لاتے تو ہم ہی حق پر ہیں تم نہیں ہو تو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ **هٰذٰنِ خَصْمٰنِ** یہ دو گروہ دشمن آپس میں **اخْتَصَمُوْا** لڑے اور جھگڑے **فِيْ رَبِّهِمْ** اپنے رب کے دین میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ میں خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ یہ آیت چھ آدمیوں کی شان میں ہے جنھوں نے جنگ بدر کے دن پیشی کی کافروں کی طرف سے عتبہ شیبہ ولید اور تین جنھوں نے پیشقدمی کی مومنوں کی جانب سے سید الشہدا حضرت حمزہؓ اور امیر المومنین حضرت علیؓ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم اور زبیان میں حضرت مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ یہ آیت اوس وقت نازل ہوئی جب ہم لوگوں نے جنگ بدر کے دن کافروں پر جرأت کی وسیط میں لکھا ہے کہ پانچوں فرقہ مذکور یعنی یہود ستارہ پرست نصارا مجوسی مشرک ایک گروہ مسلمانوں کا دشمن ہے اور مسلمان علیحدہ ایک گروہ اون پانچوں گروہ کے دشمن اور یہ دونوں گروہ برابر خدا کی ذات اور صفات میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں **فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا** تو جو لوگ کافر ہیں **قُطِّعَتْ لَهُمْ** کاٹینگے اونکے واسطے اونکے قد کی مقدار **ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ** کپڑے آگ سے کہ اونکے بدن کو اسطرح گھیر لینگے جیسے کپڑا بدن سے لپٹا ہوتا ہے **يُصَبُّ** ڈالا جاتا ہوگا **مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ** اونکے سروں پر سے یعنی اونکے سروں پر ڈالینگے **الْحَمِيْمُ** ○ گرم پانی کہ خوب کھولنے کے باعث **يُصْهَرُ بِهٖ** گلایا جائیگا اوسکے سبب سے **مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ** جو کچھ اونکے پیٹوں میں ہوا آنتیں وغیرہ **وَالْجُلُوْدُ** ○ اور گلائی جائینگی اونکی کھالیں یعنی اوس گرمی کا اثر اونکے باطن میں بھی پہونچیگا اور ظاہر میں بھی **وَلَهُمْ** اور اون لوگوں کے واسطے جنپر عذاب کیا جائیگا **مَقَامِعُ** گرز ہونگے **مِنْ حَدِيْدٍ** لوہے کے **كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا** جب کافر چاہینگے **اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا** یہ کہ نکلیں اس میں آگ سے **مِنْ غَمٍّ** اوس غم کے مارے جسنے اونھیں گھیر لیا ہوگا **اُعِيْدُوْا فِيْهَا** پھیرے جائینگے اون گرزوں کے سبب سے دوزخ میں یعنی جب دوزخ کے کنارے آکر نکلنے کے قریب ہونگے تو اونکے سر پر مارینگے اور دوزخ کے اندر پھیر لیجا کر کہینگے کہ **وَذُوْقُوْا** اور چکھو **عَذَابَ الْحَرِيْقِ** ○ عذاب جلانے والی آگ کا **اِنَّ اللّٰهَ** بیشک حق تعالیٰ **يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** داخل کریگا اون لوگوں کو جو ایمان لائے خدا اور رسول کا **وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور کیے اونھوں نے نیک کام **جَنّٰتٍ**

سجدہ فرض

ع ۱۱

تجری جنتوں مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین یُحَلَّوْنَ آراستہ کرینگے اور زیور پہنائینگے اونھین فِیْهَا بہشت مین مِنْ اَسَاوِرَ کنگن مِنْ ذَهَبٍ سونے کے وَّلُؤْلُؤًا اور آراستہ کرینگے اونھین موتی سے وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا اور پوشاک اونکی جنت مین حَرِیْرٌ ○ خالص ریشمی ہی حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی دنیا مین ریشمی لباس پہنتا ہی وہ آخرت مین اوس سے محروم رہیگا اس سے امت کے مرد مراد ہین اسواسطے کہ اونھین ریشمی لباس پہننا حرام ہی وَهُدُوْٓا اور ہدایت کیے گئے ہونگے اِلَى الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ پاکیزہ کی طرف بات مین سے یعنی اچھی باتون کی طرف اور آخرت مین بھی اونھین یہ ہدایت کرینگے اور یہ بات اسلیے ہی کہ جب اونکی نگاہ جنت پر پڑیگی تو کہینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ ہَدٰنَا للہ ہی اوسکو حمد ہی جسنے ہمکو ہدایت کی اور جب بہشت مین داخل ہونگے تو بول اوٹھینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اور جب مکانون مین پھرینگے تو کہینگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ للہ ہی اوسکو حمد ہی جسنے ہمسے اپنا وعدہ سچا کیا جنت مین پاکیزہ بات یہ ہوگی کہ لغو وحشو جھوٹ کچھ نہ کہینگے نہ سنینگے اسواسطے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ دنیا مین اچھی بات کی ہدایت یہ پائی ہی کہ کلمہ شہادت کہا ہی یا قرآن پڑھا ہی یا استغفار کیا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ پاکیزہ بات اللہ کا ذکر ہی یا مسلمانون کو نصیحت اور بعضون نے کہا ہی کہ مریدون کو تعلیم کرنا یا مومنون کی دعا یا امر معروف اور نہی منکر اور لطائف تفسیری مین مذکور ہی کہ پاکیزہ بات وہ ہی جو خالص دل سے صادر ہو اور خدا کی رضا کے ساتھ ملی ہو کشف الاسرار مین کہا ہی کہ پاکیزہ بات وہ ہی جو دعوے سے پاک اور عجز و نیاز سے دور اور عجز و نیاز سے نزدیک ہو سہل تستری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ مین نے اس کام کو غور سے دیکھا نیاز سے زیادہ کوئی راہ خدا سے قریب نہین دیکھی اور کوئی آڑ دعوے سے بڑھکر مین نے نہ پائی نظم امین آباد ست این راہ نیاز ۔ ترک نازش گیر و باین رہ بساز ۔ رو بترک دعوی و دعوت بگو ۔ راہ حق از کبر و از نخوت مجوے وَهُدُوْٓا اور ہدایت کیے گئے ایمان والے اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِیْدِ ○ خدا کی راہ کی طرف جو تعریف کیا ہوا ہی کردہ راہ دین اسلام ہی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَیَصُدُّوْنَ اور باز رکھتے ہین عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی طاعت سے لوگون کو منع کرتے ہین وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اور مسجد حرام کے طواف سے بہت مشہور قول کے موافق اس سے جنگ حدیبیہ کا دن مراد ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافرون نے خانہ کعبہ اور مسجد حرام کے طواف سے اوس دن روکا تھا الَّذِیْ جَعَلْنٰهُ وہ مسجد کہ کر دیا ہمنے اوسے لِلنَّاسِ سب لوگون کے واسطے اور یہ نہین کہ کسیکے واسطے خاص کر دیا ہو کسیکے واسطے نہین سَوَآءً یکسان ہین الْعَاكِفُ فِیْهِ رہنے والے اوسمین وَالْبَادِ اور آنے والے یعنی مسافر اور اوس شہر کے رہنے والے ارکان حج ادا کرنے اور خانہ خدا کی تعظیم بجالانے مین برابر ہین یا قرابت مین برابر ہین یا وہان داخل ہوکر امین ہوجاتے ہین اور اس قول پر مسجد سے فقط مسجد ہی مراد ہی اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہی اور حضرت امام اعظم اور امام احمد جنبل کے قول پر مسجد سے تمام حرم مراد ہی اور مکہ معظمہ کے گھرون اور اونمین اوترنے کے واسطے مسافر اور مجاور سب یکسان ہین یعنی حج کرنے والے عمرہ بجالانے والے اور وہان کے مقیم لوگ جس گھر مین چاہین اوترین مگر اون گھرون مین سے رہنے والون کو نکال دین امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے حج کے موسم مین منادی فرمائی کہ مکہ معظمہ مین گھرون کے دروازے

۵۱ شاید وہ اللہ کا بندہ ہے یہ کیا معنی ۱۲ منہ ۵۲ شاید اوس نے اللہ کو پہچانا ۱۲ منہ

لوگ نہ بند کرین تاکہ آنے والے جہان چاہین اوترین وَمَنْ يُّرِدْ فِيْهِ اور جو کوئی چاہے حرم مین بِاِلْحَادٍ حق سے پھرنا یعنی حرم مین
جو کوئی سیدھی راہ سے پھرنے کا ارادہ کرے بِظُلْمٍ ظلم کے ساتھ نُذِقْهُ چکھائینگے ہم مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ دکھ
دینے والے عذاب مین سے اور ایک قول کے موافق حرم مین الحاد حرام کو حلال کیا جانے کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ البتہ
جس چیز کی ممانعت ہی حرم مین اوسے حلال کیا جانا الحاد ہی حتی کہ خدمتگار کو گالی دینا بھی اور تیسیر مین کہا ہی کہ گرانی مین بیچنے کی
امید پر غلہ جمع کرنا الحاد ہی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ حرم مین گناہ کا ارادہ کرنے سے بھی آدمی عذاب کا مستحق ہوجاتا ہی اور جو
کوئی حرم کے باہر گناہ کا قصد کرے اور اوسکا مرتکب بھی ہوجائے تو اوسکے نام گناہ لکھتے ہین اور اگر فقط قصد ہی کیا تو گناہ نہین لکھتے
مگر حرم مین اگر گناہ کا خیال ہی کرے اور اوسکا مرتکب نہو تو بھی اوسکے نام گناہ لکھ لیتے ہین ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے
کہا ہی کہ اگر کسی نے عدن مین یہ ارادہ کیا کہ مکہ معظمہ مین کسیکو قتل کرونگا تو وہ بھی عذاب الیم چکھیگا امام علم الہدی رحمہ اللہ تعالی نے
کہا ہی کہ مکہ معظمہ چونکہ نیکیان زیادہ ہونے کے واسطے مخصوص ہی اسواسطے کہ اوسمین ایک نماز پڑھنے کا ثواب اوسکے سوا اور کہین
دونی نمازین پڑھنے کے ثواب سے برابر ہی تو وہان گناہ کرنا بھی اور جگہ گناہ کرنے سے بہت بڑھکر ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو اول آیت مین
فرمایا اوسکی خبر محذوف ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ وہ لوگ ہلاک ہوئے یا نقصان پانے والے ہوئے وَاِذْ بَوَّاْنَا اور یاد کر ہمنے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معین اور ظاہر کردیا ہمنے لِاِبْرٰهِيْمَ ابراہیم خلیل اللہ کے واسطے مَكَانَ الْبَيْتِ جگہ خانۂ کعبہ کی
جب وہ بنانے لگے اسطرح پر کہ ہمنے ابر کا ایک ٹکڑا بھیجا اور اوسنے اوس مقدار زمین پر سایہ کرلیا جہان کعبہ بننے کو تھا یا ہمنے ہوا چلائی
اوسنے اوسی قدر زمین کو گھیر لیا اور ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنادیا اور ہمنے اوسکی طرف وحی بھیجی اَنْ لَّا تُشْرِكْ کہ شرک کر
اور شریک ٹھہرا بِيْ شَيْـًٔا میرے ساتھ کسی چیز کو اسواسطے کہ مین شریک سے پاک اور منزہ ہون وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ اور پاک رکھ
میرے گھر کو بتون اور ناشایستہ چیزون سے لِلطَّآئِفِيْنَ طواف کرنے والون کے واسطے جو اور شہرون سے آکر اوسکے گرد گرد
طواف کرین وَالْقَآئِمِيْنَ اور کھڑے ہونے والون کے لیے یعنی شہر مکہ کے رہنے والون کے واسطے اور بعضون نے قَآئِمِيْنَ کی تفسیر
یہ کی ہی کہ نماز پر کھڑے ہونے والون کے واسطے وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ اور رکوع اور سجدے کرنے والون کے لیے یعنی خانۂ کعبہ کو
گندگی اور پلیدی سے پاک کرتا کہ لوگ اوسکا طواف کرین اور اوسمین نماز پڑھین یہ قول تو اہل علم کی زبانی ہی مگر رب العزت کی
زبانی فرماتا ہی کہ تمھارا دل جو میری کبریائی کا دار السلطنت ہی اوسے سب چیزون سے پاک کرو اور کسی غیر کو اوسمین راہ ندو اسواسطے
کہ ہماری محبت کی شراب کا پیمانہ ہی حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی آئی کہ میرے لیے گھر صاف کر کہ میری نظر عظمت اوسپر پڑے
حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ کون سا مکان تیری گنجایش رکھتا ہی یعنی تیرے جلال و عظمت کے لائق ہی ارشاد ہوا کہ مومن بندہ کا
دل داؤد علیہ السلام نے پوچھا کہ اوسے کیونکر صاف کرون حکم ہوا کہ عشق کی آگ اوسمین لگادے تاکہ جو کچھ تیرے سوا ہی سب کو جلادے

بیت خوش آن آتش کہ اندر دل فروزد ۔ بجز حق ہر چہ پیش آید بسوزد

جیسا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے خانۂ کعبہ بناکر تیار کیا
تو وحی آئی کہ اس گھر کی زیارت کے واسطے لوگون کو آواز دے ابراہیم علیہ السلام نے عرض کی میری آواز کہانتک پہونچیگی

حکم پہونچا کہ تیرا کام آواز دینا ہی اور ہمارا کام آواز پہونچانا ہی تو ابراہیم علیہ السلام مقام پر یا کوہ صفا پر آئے اور پکار کر کہا کہ اے موسنو خدا نے اپنے گھر کا حج تمپر فرض کر دیا اور تمکو اوسکی طرف بلاتا ہی اوسکا حکم قبول کرو حق تعالی نے اونکی آواز تمام ذرون اور ذرتیون کو پہونچا دی اور سب کو اونکی پکار کی آواز سنادی جو اللہ کے علم مین حج کرنے والا تھا اوسنے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ جواب مین کہا اور ابراہیم علیہ السلام نے ندا کرنے کا قصہ یہ ہی جو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاَذِّنْ اور ندا دے اے ابراہیم فِی النَّاسِ لوگون مین اور اونھین پکار بالحج خانۂ خدا کے حج کی طرف اور عین المعانی مین کہا ہی کہ یہ پکارنے کا حکم ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگون کو حج فرض ہونے کی خبر دو یَاْتُوْکَ تاکہ آئین تمھارے پاس رِجَالًا پیدل وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ اور سوار ہر ایک اونٹ دُبلے اور کمزور پر کہ یَاْتِیْنَ آتے ہین وہ اونٹ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ہر راہ دور سے یعنی تم پکارو کہ سوار اور پیدل لوگ حج کو آئینگے لِّیَشْھَدُوْا تاکہ حاضر ہون مَنَافِعَ لَھُمْ منفعتون کے پاس جو اونکے واسطے ہی یعنی وہی نیوی منفعتون کو پہونچین وَیَذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ اور یاد کرین اللہ کے نام کو یعنی لبیک کہین فِیْٓ اَیَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ جانے ہوئے دنون مین کہ ذی الحج کے پہلے دس دن ہین اور فقہا کا یہ قول ہی کہ نحر اور تشریق کے دنون مین خدا کا نام لین عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ ذبح پر اوس چیز کے جو روزی دی اونھین مِّنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ چوپایون کی زبان چارپایون مین سے یعنی اونٹ گائے بکرا اس سے قربانی مراد ہی کہ خدا کے نام پر ذبح کرین کافر بتون کے نام پر قربانی کرتے تھے اور قربانی کا گوشت نہ کھاتے تھے حق تعالی نے مسلمانون کو حکم فرمایا کہ خدا کے نام پر قربانی کرو فَکُلُوْا مِنْھَا پھر کھاؤ اوسکا گوشت یہ اباحت ہی تطوع کی قربانی مین وارد ہوا ہی اسواسطے کہ اگر کسی کفارہ مین قربانی ہو یا کسی جبر نقصان مین تو صاحب قربانی کو اوسکا گوشت کھانا جائز نہین وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِیْرَ نس اور کھلاؤ اوس قربانی مین سے عاجز مصیبت کے مارے محتاج فقیر کو ثُمَّ لْیَقْضُوْا پھر تاکہ ادا کرین یہ مذکور ہوا عطف کی یعنی حج کو آئین تاکہ خدا کو یاد کرین اور ادا کرین تَفَثَھُمْ اپنی حاجتین یا مناسک حج بجا لائین یا زائل کرین اپنے میل موچھین کتروانا ناخن کٹوانا بغلون وغیرہ کے بال لیکر وَلْیُوْفُوْا نُذُوْرَھُمْ اور تاکہ وفا کرین اپنی نذرین جو نیک ہین وَلْیَطَّوَّفُوْا اور تاکہ طواف کرین زیارت کا کہ رکن ہی یا طواف وداع بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ گھر کا جو آزاد ہی لوگون کی ملک ہونے سے یا ظالمون کے تسلط سے یا قدیم گھر اسواسطے کہ پہلا عبادتخانہ وہی ہی اس سے خانۂ کعبہ مراد ہی ذٰلِکَ یہ جو کہا گیا اعمال اور احکام حج مین سے دین خدا ہی وَمَنْ یُّعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے حُرُمٰتِ اللّٰہِ احکام الٰہی کی کہ اوسکی ہتک حرمت سے وانھین ہی فَھُوَ تو وہ تعظیم کرنا خَیْرٌ لَّہٗ بہتر ہی اوسکے واسطے عِنْدَ رَبِّہٖ اوسکے رب کے پاس ثواب کی راہ سے وَاُحِلَّتْ اور حلال کیے گئے لَکُمُ الْاَنْعَامُ تمھارے واسطے چارپائے اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ مگر وہ کہ پڑھی گئی ہی تمپر حرمت اوسکی کہ وہ مردار ہی اور سور کا گوشت اور اسکے سوا فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ تو الگ ہونا پاکی سے مِنَ الْاَوْثَانِ بتون سے کہ وہ عین ناپاکی ہی وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ اور الگ ہو جھوٹی بات سے کہ خدا کا شریک ٹھہرانا ہی یا جھوٹی گواہی دینے سے یا اوس بات سے جو زبان پر آئے دل مین نہو حُنَفَآءَ لِلّٰہِ اوس حال مین خلوص رکھنے والے رہو خدا کے ساتھ اور اوسکے دین کی طرف مائل ہو کہ وہ دین اسلام ہی غَیْرَ مُشْرِکِیْنَ بِہٖ ط

نہ شرک کرنے والے اوسکے ساتھ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی شرک کرے خدا کے ساتھ فَكَاَنَّمَا خَرَّ تو گویا ایسا ہے کہ گر پڑا
مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے زمین پر اور ہلاک ہو گیا فَتَخْطَفُهُ الطَّيْرُ پھر نوچ لیے بھاگتے ہین اوسے پرندے مردار خوار زمین پر
اور اوسکے اجزا متفرق کیے دیتے ہین اَوْ تَهْوِيْ بِهِ الرِّيْحُ یا گرادے اوسے ہوا اونچے پر سے فِيْ مَكَانٍ سَحِيْقٍ
ایسی جگہ جو دور ہو فریاد رس اور دستگیر سے یہ کلمات تشبیہات مرکبہ مین سے ہین یعنی جو کوئی ایمان کی بلندی پر سے کفر کی پستی پر
گرے نفس کی خواہشین اوسے پریشان اور پامال کرتی ہین یا وسوسۂ شیطانی کی ہوائین اوسے گمراہی کے جنگل مین ڈالدیتی ہین
خلاصہ کلام مشرکون کی ہلاکت ہے ذٰلِكَ یہی کام ہے جو حکم فرمایا تبون سے الگ رہنے اور جھوٹ بات سے بچنے کا وَمَنْ
يُّعَظِّمْ اور جو کوئی تعظیم کرے شَعَآئِرَ اللّٰهِ خدا کے نشانون کی کہ حج کے مناسک ہین یا ہدیے اور ہدیون کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ بے عیب
بیش قیمت ہون فَاِنَّهَا پھر اسمین کچھ شبہہ نہین کہ اوسکی تعظیم مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۝ دلون کی پرہیزگاری سے ہے یعنی
اون لوگون کا کام ہے جنکے دل پرہیزگار ہین اور جو باتین عذاب الٰہی کا سبب ہون اونسے ڈرنا دلون کی پرہیزگاری ہے لَكُمْ فِيْهَا
تمہارے واسطے چارپایون مین مَنَافِعُ فائدے ہین دودھ اون بال سواری بوجھ لادنا اور خرچ راہ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى وقت نام
رکھے ہوئے تک قربانی کا وقت ہے ثُمَّ مَحِلُّهَآ پھر اوسکے ذبح کی جگہ یا اوسے ذبح کرنے کا واجب ہونا منتہی ہوتا ہے اِلَى الْبَيْتِ
الْعَتِيْقِ ۝ ایسے گھر تک جو آزاد ہے طوفان مین غرق ہونے سے یا بزرگ گھر ہے وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اور ہر گروہ کے واسطے دین دلون مین سے
جو تمسے قبل تھے جَعَلْنَا مَنْسَكًا دی ہمنے قربانی یعنی قربانی کا حکم دیا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تاکہ یاد کرین خدا کا نام عَلٰى
مَا رَزَقَهُمْ اوس چیز کے ذبح پر جو دیا اونھین مِّنْ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ بے زبان چارپایون مین سے یعنی ہر گروہ کے واسطے ہمنے
یہ بات مقرر کردی تھی کہ ہمارے نام پر قربانی کیا کرین فَاِلٰهُكُمْ تو تمہارا خدا اور اونکا خدا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ایک خدا ہے فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا
تو اوسی کے مطیع ہو اور قربانی کو شرک سے نہ ملاؤ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ ۝ اور خوشخبری دو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عاجزی کرنے والونکو
اوس عالم مین بزرگی اور عظمت کی یاد کرنے والون کو رحمت بے نہایت کی اور سلمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کہے ہین کہ مشتاقون کو دیدار
الٰہی کی خوشخبری دو اسواسطے کہ کوئی خوشخبری اس سے بڑھکر نہین پھر عاجزون کی صفت مین فرماتا ہے کہ وہ اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ
وہ لوگ ہین کہ جب یاد کیا جاتا ہے خدا اونکے سامنے تو وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ڈرتے ہین اونکے دل جلال ربانی کی ہیبت اور انوار جاودانی
کی عظمت سے چاہتے ہین کہ شمع جمال کے شعلہ مین اپنے کو پروانہ کی طرح جلادین اور اپنی ہمت کی آنکھ حضرت قدیم کے وجہ مقدس کے
سوا اور کی طرف سے بند کرلین بیت دیدہ از غیر تماشائے تو بردوختہ باد ہر آتش عشق تو جان و دل ما سوختہ باد + تو مطلب
بر آنے کی خوشخبری دیجیو وَالصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والون کو عَلٰى مَآ اَصَابَهُمْ جو اونھین پہونچی اور
پہونچتی ہے تکلیف اور مصیبت وَالْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ اور نماز قائم رکھنے والون کو یعنی وقت پر نماز ادا کرنے والون کو
وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور اوس چیز مین جو کہ روزی دی ہے ہمنے اونھین يُنْفِقُوْنَ ۝ خرچ کرتے ہین نیک کاموں مین
اور صرف کرتے ہین اچھے مصرفون مین وَالْبُدْنَ اور اونٹ گائین جو قربانی کے واسطے ہانکے لیجاتے ہین جَعَلْنٰهَا

کردیا ہمنے اونھین یعنی اونکے ذبح کو تمھارے واسطے مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ دین الٰہی کے نشانون مین سے لَكُمْ تمھارے واسطے فِيْهَا
خَيْرٌ ف صلے اوسمین بھلائی ہی دینی دنیوی منفعتون مین سے فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ تو یاد کرو اللہ کا نام عَلَيْهَا اونکے ذبح پر صَوَآفَّ
اوس حال مین کہ وہ کھڑے ہون اور اونٹ کو کھڑے کھڑے ہی نحر کرنا سنت ہی اور بعضے نحر کے وقت اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر
اللّٰھم منک و الیک کہتے ہین فَاِذَا وَجَبَتْ پھر جب گر پڑین زمین پر جُنُوْبُهَا پسلیان اون ذبح کیے ہوئے جانورونکی
اور اونکی روح نکل جائے فَكُلُوْا مِنْهَا تو کھاؤ اونکے گوشت مین سے اور یہ کھانا سنت ہی وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ اور کھلاؤ
فقیر قناعت والے کو جو سوال نہین کرتا وَالْمُعْتَرَّ ط اور سائل خواہش کرنے والے کو زاد المسیر مین لکھا ہی کہ قانع سے مکہ کے فقیر مراد
ہین اور معتر سے آفاقی فقیر كَذٰلِكَ جسطرح ہمنے انکی نحر کی کیفیت بیان کی اسی طرح سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ مسخر کردیا ہمنے اونھین
تمھارے واسطے باوصف اسکے کہ اونکی قوت زیادہ جثہ بڑا ہی اور تم اونھین پکڑتے کھولتے باندھتے ہو لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝
شاید تم شکر کرو خدا کا اوسکی نعمتون پر لکھا ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ قربانیون کا خون کعبہ شریف کی دیوارون پر ملتے تھے اور اسے
تقرب کا سبب جانتے تھے ابتداے اسلام مین اوسی اگلے قاعدہ کے موافق کعبہ معظم کی دیوار محترم کو خون آلود کرنے کا ارادہ کیا
حق تعالیٰ نے اس بات سے منع کرکے فرمایا کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ نہین پہونچتے ہین خدا کو لُحُوْمُهَا گوشت قربانی کے جو تم
صدقہ دیتے ہو وَلَا دِمَآؤُهَا اور نہ اونکے خون جو قربانی کے وقت گراتے ہو وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ اور مگر پہونچتی ہی محل قبولیت پر
اوسکی جناب مین التَّقْوٰى مِنْكُمْ ط وہ چیز جسکے ساتھ ملی ہی پرہیزگاری تمسے کہ وہ حکم الٰہی کی تعظیم ہی اور اچھی طرح پر قربانی
کرکے اوسکا قرب حاصل کرنا ہی كَذٰلِكَ جسطرح ذکر کیا گیا اسی طرح سَخَّرَهَا لَكُمْ مسخر کردیے تمھارے واسطے چارپائے
لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ تاکہ تکبیر کہو ذبح کے وقت خدا کی یا بڑائی کے ساتھ یاد کرو خدا کو عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ط اوس چیز پر کہ ہدایت کیا
اوسنے تمکو قربانی کے جانورون کو ذبح کرنا اور خدا سے قرب ڈھونڈھنا وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور خوشخبری دے نیک کام
کرنے والون کو جنت کی یا قبول طاعت کی اِنَّ اللّٰهَ يُدٰفِعُ بیشک اللہ باز رکھتا ہی مشرکون کے فتنے کو عَنِ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا ط اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی اونھین دشمنون پر فتح دیتا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ بیشک اللہ دوست
نہین رکھتا كُلَّ خَوَّانٍ کَفُوْرٍ ۝ ہر خیانت کرنے والے کو جو دین کی امانت مین خیانت کرتا ہی خدا کی نعمت پر ناشکرا
کہ حق تعالیٰ تو محض نعمت عطا فرمانے کی راہ سے چارپائے عطا کرتا ہی اور مشرک لوگ بتون کے نام پر قربان کرتے ہین کلبی آیت کا
شان نزول یون لکھا ہی کہ مکہ کے کافر ہاتھ اور زبان سے مسلمانون کو ایذا دینے مین کوشش کرتے تھے اور اصحاب مین ہر گھڑی ایک
نہ ایک سر پھٹا ہاتھ بندھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین آتا اور کفار کی شکایت بیان کرتا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے
کہ صبر کرو اونکے ساتھ قتال کرنے کا ابھی مجھے حکم نہین جب ہجرت کرکے آپ مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو قتال کا حکم آگیا اور اس
باب مین پہلی آیت جو نازل ہوئی وہ یہ ہی کہ اُذِنَ اجازت دیگیا قتال کرنا لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ اون لوگون کو کہ قتال کرتے ہین
کافرونکے ساتھ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ط اس سبب سے کہ وہ ظلم کیے گئے اور دشمنون کی جفائین بہت سہہ چکے ہین اور کرتے ہین یقاتلون کی

ع ۵

ثلثة

تے کو زیر پڑھا ہے یعنی جو لوگ کافرون کے ساتھ قتال کیا چاہین اونھین ہمنے اجازت دی کہ قتال کرین وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ تعالیٰ عَلٰى نَصْرِهِمْ مظلومون کی مدد پر کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یار ہین لَقَدِيْرُ ۝ البتہ قادر ہے اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا وہ لوگ جو نکال دیے گئے ہین مِنْ دِيَارِهِمْ اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے بِغَيْرِ حَقٍّ ناحق یعنی حقیقت مین نکالدینے کے مستحق نہ تھے اور اونسے ایسا کوئی کام سرزد نہوا تھا جو اونکے نکالدیے جانے کا سبب ہوتا اِلَّآ اَنْ يَّقُوْلُوْا مگر یہ کہتے تھے رَبُّنَا اللّٰهُ کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اوسکی وحدانیت کا اقرار کرتے تھے وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ اور اگر نہ دور کرتا خدا کا ہوتا لوگون کو بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ اونکے بعض کو بعض سے یعنی کافرون پر مومنون کو غالب کرکے تو لَّهُدِّمَتْ البتہ ویران کیے جاتے اور بت والون پر کافرون کے غالب ہوجانے کے سبب صَوَامِعُ صومعے رہبون کے یعنی خلوتخانے درویشون کے وَبِيَعٌ اور گرجے نصارا کے وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ اور عبادتخانے یہود کے اور مسجدین مسلمانون کی کہ برابر يُذْكَرُ فِيْهَا ذکر کیا جاتا ہے اون مسجدون مین اور بعضون نے کہا ہے کہ اون سب جگہون مین اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا نام اللہ کا بہت وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ اور ضرور مدد کریگا اللہ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اوسکی جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ بیشک اللہ قادر ہے مومنون کی مدد پر عَزِيْزٌ ۝ غالب ہے سب لوگون پر اور سب چیزون پر خدا جسے چاہے غالب کردے اور اس آیت مین حق تعالیٰ نے مظلوم صحابہ رضی اللہ عنہم کو مدد دینے کا وعدہ فرمایا اور وعدہ پورا بھی کیا کہ روم اور ایران کے بادشاہون کا ملک و مال اونھین عطا فرمایا پھر دوبارہ اون لوگون کی صفت مین فرماتا ہے جنھین قتال کی اجازت دی کہ اَلَّذِيْنَ وہ لوگ کہ اگر ہم اَنْ مَّكَّنّٰهُمْ اگر جگہ دین ہم اونھین فِي الْاَرْضِ زمین مین اور قدرت اور اختیار پائین تو اَقَامُوا الصَّلٰوةَ قائم رکھین نماز میری تعظیم کے واسطے وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ مال کی میرے بندون کی مدد خرچ کرنے کے لیے وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کرین بھلائی کے ساتھ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھین برائی سے یعنی اوس بات سے جسے عالم فاضل برا جانتے ہین وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہی عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝ نہایت کامون کی یعنی سب کامون کا انجام وہی ہوتا ہے جو چاہے رہا یعنی اینا دولت و مال ہے وہ جسکو چاہے وان گلشن و باغ و حوض و جو میخواہد از حق ہمہ کس جان نکو میخواہد آنست سرانجام کار میخواہد وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور اگر تکذیب کرین تمھاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش کے مشرک تو تم رنج نکرو اسواسطے کہ قوم کا تکذیب کرنا کچھ تمھارے ہی ساتھ خاص نہین ہے اور اگر تکو یہ مشرک جھٹلاتے ہین فَقَدْ كَذَّبَتْ تو بیشک جھٹلایا ہے قَبْلَهُمْ پہلے اونکے یعنی سردارن مکہ کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کو وَّعَادٌ اور گروہ عاد نے ہود علیہ السلام کو وَّثَمُوْدُ ۝ اور قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کو وَقَوْمُ اِبْرٰهِيْمَ اور گروہ ابراہیم نے ابراہیم علیہ السلام کو وَقَوْمُ لُوْطٍ ۝ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کو وَّاَصْحٰبُ مَدْيَنَ اور اہل مدین نے شعیب علیہ السلام کو وَكُذِّبَ مُوْسٰى اور جھٹلایا گیا موسیٰ یعنی بطیون نے موسیٰ علیہ السلام کی تکذیب کی اونکی قوم یعنی بنی اسرائیل نے نہین فَاَمْلَيْتُ پھر مہلت دی مین نے لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کو یہانتک کہ اونکے وقت مقرری پہونچے ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ پھر تو لے لیا مین نے اونھین طوفان آندھی کڑک مچھرون کے لشکر ٹڈی سے پتھر برسنے ڈوبنے کے عذاب

عذاب مین فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا تھا نَكِيرِ ○ ناپسند کرنا میرا اونھین یعنی اونکا کام مین نے ناپسند کیا نعمت کو محنت سے زندگی کو ہلاکت سے عمارت کو خرابی سے مین نے بدل دیا فَكَأَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ پھر کتنے ہی دیہ اور شہرون مین سے کہ اَهْلَكْنٰهَا ہلاک کردیا ہمنے اونھین اونکے رہنے والون کو ہلاک کرکے وَهِيَ حال یہ ہو کہ وہ دیہ ظَالِمَةٌ ظالم تھے یعنی وہان کے رہنے والے مشرک اور ظالم تھے فَهِيَ پھر وہ دیہ خَاوِيَةٌ گرپڑے ہین عَلٰى عُرُوْشِهَا اپنی چھتون پر یعنی پہلے اون مکانون کی چھتین گرین پھر اونپر دیوارین گرپڑین وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ اور بہت کنوے بیکار پڑے ہوئے کہ اوس سے پانی لینے والے ہلاک ہوگئے ہین اور کوئی نہین کہ اونکا پانی لیکر نعمت حاصل کرے وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ ○ اور بہت سے اونچے محل گچکاری کیے ہوئے کہ اونھین اونکے رہنے والون سے ہمنے خالی کردیا اکثر معتبر تفسیرون مین ہی کہ یہ کنوے ایک پہاڑ کے نیچے حضرموت مین تھے اور محل اوس پہاڑ کی چوٹی پر اور لباب مین ہی کہ عاد ثانی کا بیٹا اوس محل کا بانی تھا اور اوسے منذر کہتے ہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ قوم ثمود کے لوگ جب ہلاک ہوئے تو صالح علیہ السلام چار ہزار مومنون سمیت دیار یمن مین آئے اور اوس ملک کے بعضے مکانون مین صالح علیہ السلام پر موت حاضر ہوئی اس وجہ سے حضرموت اوسکا نام رکھا بعد ازان اونکے ساتھیون نے جلاس بن سویا یا بلیس بن جلاس کو اپنے اوپر حاکم کرلیا اور سنحاریب بن سوادہ کو اونکی وزارت ملی اوس کنوے پر کہ بیر معطلہ کہکر جسکی طرف حق تعالی نے اشارہ فرمایا ہی وہ کھرے اور قصر مشید تیار کیا اور ایک مدت کے بعد اونکی اولاد نے بت پرستی شروع کی اور اپنے باپ دادا کے دین سے پھر گئے اور حنظلہ بن صفوان ایک پیغمبر جو اونکے پاس آئے تھے اونھین بڑی ذلت اور خواری کے ساتھ قتل کیا اور حق تعالی نے اون لوگون کو ہلاک کیا اور اونکا کنوا بیکار اور محل خالی پڑا رہا اور تیسیر مین لکھا ہی کہ ایک کافر بادشاہ نے مسلمان وزیر پر غصہ کیا اور اوسے قتل کیا چاہتا تھا وزیر چار ہزار مسلمانون کو ساتھ لیکر بھاگا اور حضرموت پہاڑ کے نیچے مقام کیا کہ وہان کی ہوا اچھی تھی ہر چند کنوا کھودا کھاری ہی پانی نکلا حال الغیب مین سے ایک مرد وہان پہونچا اور کنوا کھودنے کے واسطے ایک جگہ نشان کردیا جب وہان کنوا کھودا تو نہایت صاف لطیف ہلکا میٹھا پانی نکلا بیت درمرہ چون شیرہ شل خنبات ٭ در خوشی ہمشیرہ آب حیات ٭ انھون نے اوس کنوے کو کشادہ کرکے نیچے سے اوپر تک سونے چاندی کی اینٹون سے پختہ بنایا اور وہان اپنے رب کی عبادت مین وہ لوگ مشغول ہوئے بہت مدت کے بعد شیطان ایک نیکبخت بڑھیا کی صورت پر ظاہر ہوا اور عورتون کو راہ بتائی کہ جب تمھارے شوہر نہون تو چٹلی اڑا کرو اور پھر ایک نے ایک بوڑھے کی صورت ظاہر ہوکر مردون کو ترکیب بتائی کہ جب تمھاری جورین غائب ہون تو چار پایون سے جماع کرلیا کرو اور یہ دونون بُرے کام اون عورتون اور مردون مین شائع ہوئے تو حق تعالی نے حنظلہ یا فحافہ بن صفوان کو پیغمبر کرکے اونمین بھیجا وہ لوگ اونکا ایمان لائے اونکا پانی غائب ہوگیا تو اونھون نے ایمان لانے کا وعدہ کیا اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا کی پانی پھر ظاہر ہوگیا تو پھر اونھون نے حکم نہ مانا حق تعالی نے فرمایا کہ سات برس سات مہینے سات دن سات ساعت کے بعد اونپر ہم عذاب بھیجینگے تو اونھون نے قصر مشید یعنی اونچا محل سونے چاندی کی اینٹون سے بناکر اوسمین یاقوت اور جواہر جڑے جب وہ مہلت کا زمانہ گذر گیا تو اوس محل کی طرف اونھون نے رجوع کی اور اوسمین داخل ہوکر دروازے بند کرلیے حضرت جبریل علیہ السلام نے اوترکر اونکا وہ اونچا محل زمین پر گرادیا اور اونھین اوسی مین دبا دیا اونکا کنوا بیکار

پڑا ہی اور دھوان سیاہ متعفن وہان سے نکلتا ہی اور اوس نواح مین اون لوگون کی آواز سنائی دیتی ہی جو ہلاک ہو گئے تھے اَفَلَمْ
یَسِیْرُوْا کیا نہین گئے اور نہین جاتے ہین تمھاری قوم کے لوگ اور سیر نہین کرتے فِی الْاَرْضِ زمین مین مین اور شام کی
تاکہ عذاب کی نشانیان منکرون کے دروازون مین مشاہدہ کرکے عبرت پکڑین فَتَکُوْنَ لَھُمْ تو ہون اونکے واسطے قُلُوْبٌ
یَّعْقِلُوْنَ دل کہ سمجھین بِھَآ اونکے سبب سے ایسی چیز جو بصیرت حاصل ہونے یا عبرت پکڑنے کی سبب ہو اَوْ اٰذَانٌ
یَّسْمَعُوْنَ یا ہون اونکے واسطے کان کہ سنین بِھَا اونکے سبب سے اگلی امتون کی خبرین اور اونکے واقعے فَاِنَّھَا تو قصہ یہ ہی کہ
لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ اندھے نہین ہوتے دیدے سامنے کے یعنی اونکی آنکھون مین کچھ خلل نہین سب چیزین دیکھتے ہین
وَلٰکِنْ تَعْمَی اور مگر اندھے ہوتے ہین عبرت کی نظر کرنے سے الْقُلُوْبُ الَّتِیْ وہ دل جو ہین فِی الصُّدُوْرِ سینون مین
یعنی اونکے دل کی آنکھین اگلی قومون کا حال دیکھنے سے بند ہین تو کسی طرح اونکے حال سے عبرت نہین لیتے نظم چشم دل باز
ببین بے انتظار ہر طرف آیات قدرت آشکار ؎ چشم سر جز پوست خود چیزے ندید ؎ چشم سر مغز ہر چیزے رسید وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ
اور جلدی چاہتے ہین تمسے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافر جیسے نضر بن حارث وغیرہ یعنی جلدی کرتے ہین بِالْعَذَابِ وہ
عذاب نازل ہونے کی جسکا وعدہ کیا ہوا ہی وَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰہُ اور خلاف نہ کریگا خدا وَعْدَہٗ ط اپنا وعدہ جو اوپر عذاب نازل کرنے کے بارے مین
فرمایا ہی وَاِنَّ یَوْمًا اور بیشک ایک دن تمھارے دنون مین سے عِنْدَ رَبِّکَ تیرے رب کے پاس کَاَلْفِ سَنَۃٍ مثل ہزار برس کے
مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ○ اوس چیز مین سے جو تم گنتے ہو یعنی خدا کے نزدیک ایک دن اور ہزار برس برابر ہی اسواسطے کہ زمانہ کا حکم اوپر
جاری نہین تو اوسکا ہونا نہونا کمی زیادتی اوسکے نزدیک یکسان ہی جب چاہے عذاب بھیجدے اور یہ جلدی کرنے سے کہ عذاب کا زمانہ
جلدی آجائے کچھ فائدہ نہوگا فرد تا در نرسد وعدہ ہر کار کہ ہست ؎ ہر چند کنی جہد بجائے نرسد ؎ وَکَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ
اور کتنے گانون مین سے یعنی کتنے گانون والون کو کہ محض رحمت کی راہ سے اَمْلَیْتُ لَھَا مہلت دی مین نے اون گانون
والون کو عذاب مین تاخیر کرکے وَھِیَ ظَالِمَۃٌ اور حال یہ ہی کہ وہ گانون یعنی اون گانون کے رہنے والے ظالم اور کافر تھے اور مہلت
اس حجت سے تھی کہ توبہ کرین اور حق کی طرف پھرین ثُمَّ اَخَذْتُھَا پھر لیلیا ہمنے اونھین جب اونھون نے توبہ نہ کی سخت عذاب
دنیوی مین وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ ○ اور میری ہی طرف پھرنا ہی آخرت مین اور وہان بھی جزا کو پہونچینگے قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ
کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای آدمیو اِنَّمَآ اَنَا لَکُمْ سوا اسکے نہین کہ مین تمھارے واسطے نَذِیْرٌ ڈرانے والا ہون
مُّبِیْنٌ ○ ظاہر یا جس چیز سے ڈراتا ہون اوسے ظاہر کرتا ہون فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تو جو لوگ ایمان لائے اوس چیز کا جسکا
ایمان لانا واجب ہی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ اونکے واسطے ہی بخشش گذرے ہوئے
گناہون سے وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ○ اور روزی اچھی ابھی یعنی رزق بے منت اور بے رنج یا بہشت آخرت مین وَالَّذِیْنَ سَعَوْ
فِیْٓ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اور وہ لوگ جو دوڑے ہماری آیتین باطل کرنے مین یعنی قرآن کو باطل کرنے مین سعی کرتے ہین اوس حال مین کہ پیشی لیجانے
والے ہین ہمپر اپنے گمان مین یعنی چاہتے ہین کہ ہمسے درگذرین اور سبقت لیجائین اور ہمارا عذاب اونسے فوت ہوجائے اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ

الجحیم ○ وہ گروہ رہنے والے ہین دوزخ کے جہنم مین ہمیشہ جلتی ہوئی آگ مین رہینگے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بار مسلمانون کو قرآن شریف سناتے تھے آپکی آواز سے اپنی آواز ملاکر شیطان نے دو فقرے درمیان مین پڑھ دیے یہ قصہ بعضی تفسیرون مین اوسطرح پر لکھا ہی کہ اہل سنت اوسے اچھا نہین جانتے اور ہم تاویلات علم الہدی اور تیسیر اور معتبر کتابون سے جیسے معتمد فی المعتقد اور روضۃ الاحباب ہی اوس قصے کو بیان اسطرح بیان کرتے ہین جو اہل سنت کے نزدیک مستحسن ہی لکھا ہی کہ جب سورۂ نجم نازل ہوئی تو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد حرام کے اندر قریش کے مجمع مین یہ سورت پڑھتے تھے اور آیتون کے درمیان مین توقف فرماتے تھے تاکہ لوگ غور سے سنکر یاد کرلین جب یہ آیت کہ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی وَمَنٰوٰۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی پڑھکر آپ ٹھہرے تو شیطان نے موقع پاکر مشرکون کے کان مین پہونچا دیا کہ تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَھُنَّ لَتُرْجٰی یعنی لات عزّٰی منات قوم کے بزرگ ہین یا اونچے اوڑنے والے مرغ ہین اور انسے شفاعت کی امید رکھنا چاہیے کافر لوگ یہ فقرے سنکر بہت خوش ہوئے اور سمجھے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ نے یہ کلمات بھی پڑھے اور اونکے بتون کی تعریف کی تو سورت کے آخر مین سجدہ کی آیت پڑھکر جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانون سمیت سجدہ کیا تو خواہ مخواہ اکثر مشرک بھی یہ سجدہ کرنے مین شریک ہوئے پس حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے نازل ہوکر یہ حال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اور یہ اجرا سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مبارک نہایت غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکے دل کو تسلی دینے کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ تمھین بھیجنے کے قبل کوئی رسول وَّلَا نَبِیٍّ اور نہ کوئی نبی رسول اور نبی مین فرق یہ ہی کہ رسول صاحب شریعت ہی اور نبی اوسکا تابع ہی اوس شریعت مین جسطرح حضرت لوط کہ حضرت ابراہیم علیہما السلام کی شریعت کی طرف لوگون کو دعوت کرتے تھے اور جیسے حضرت یوشع اور موسی علیہما السلام اور شمعون اور عیسی علیہما السلام یا رسول پکارنے والا ہی خاص شریعت کی طرف اور نبی عام ہی اور شامل ہی اوسے بھی اور دوسرے کو بھی جو پہلی شریعت مقرر کرنے والا ہو تو نبی بہت عام ہی رسول سے اور بعضون نے کہا ہی کہ رسول وہ ہی کہ معجزہ کو اوس کتاب کے ساتھ جمع کرے جو اوسپر نازل کیگئی ہو اور نبی کہ غیر رسول ہو تو ہی وہ ہی جسپر کتاب نازل نہوا اور بعضے کہتے ہین کہ رسول وہ ہی جسکے پاس فرشتہ وحی لیکر آئے اور نبی وہ ہی جو آواز سنے یا اوسے الہام ہو یا خواب دیکھے سو بہرتقدیر حق تعالی فرماتا ہی کہ مین نے کوئی رسول اور نبی نہین بھیجا اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ مگر جب تلاوت کی اوسنے تو ڈالدیا شیطان نے فِیْٓ اُمْنِیَّتِہٖ اوسکی تلاوت کے وقت جو کچھ چاہا اسطرح پر کہ لوگون کو شبہہ ہوا کہ یہ بھی اوسی پر ہی نے پڑھا جیسے ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تلاوت کرتے تھے تو اوس شیطان نے جسے ابیض کہتے ہین آپکی آواز بناکر یہ کلمات پڑھدیے تِلْکَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلٰی وَاِنَّ شَفَاعَتَھُنَّ لَتُرْجٰی اور اوسوقت جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۂ نجم پڑھتے تھے اور یہانتک پہونچے کہ وَمَنٰوٰۃَ الثَّالِثَۃَ الْاُخْرٰی اور ایک جماعت نے یہ گمان کیا کہ یہ کلمات بھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نے پڑھے فَیَنْسَخُ اللّٰہُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ پھر باطل اور زائل کردیتا ہی اللہ وہ چیز جو ملاوی ہو شیطان نے کلمات کفر مین سے ثُمَّ یُحْکِمُ اللّٰہُ اٰیٰتِہٖ پھر ثابت کرتا ہی اللہ اپنی آیتین جو اوسکا پیغمبر پڑھتا ہی وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی لوگون کا احوال حَکِیْمٌ ○

حکم کرنے والا حق حکم اوپر لِيَجْعَلَ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً القا کیا شیطان نے انبیا علیہم السلام کی تلاوت کے وقت تاکہ کردے حق تعالیٰ اوس چیز کو جو القا کرتا ہی شیطان ایک آزمایش لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اون لوگون کے واسطے جنکے دلون مین کفر کی بیماری ہی یعنی منافق لوگ وَّالْقَاسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ اور سخت ہین اونکے دل اور تاریک مراد یہ ہی کہ منافق اور مشرک شیطان کے القا سے شک اور حیرت مین پڑجاتے ہین وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور بیشک ظالم لوگ یعنی یہ دونون گروہ اسم ظاہر کا ضمیر کی جگہ پر رکھنا اوپر ظلم کا حکم کرنا ہی یعنی کافر اور منافقون کا فرقہ لَفِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ ○ البتہ خلاف دور دراز اور تکبر اور عناد بے پایان مین ہین وَلِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور القا اسواسطے ہی تاکہ جانین وہ لوگ جو دیے گئے ہین علم یعنی قرآن اَنَّهُ الْحَقُّ یہ کہ قرآن حق ہی مِنْ رَّبِّكَ نازل تیرے رب کی طرف سے اور شیطان کو اوسمین تصرف کی مجال نہین فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ پھر ایمان لائین قرآن کا فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ پھر نرم ہوجائین قرآن کے واسطے اونکے دل اور اوسکے احکام وہ مان لین وَاِنَّ اللّٰهَ لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور بیشک اللہ البتہ ہدایت کرنے والا ہی اونھین جو ایمان لائے ہین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ طرف سیدھی راہ کے یعنی جو بات مومنون پر مشکل ہوتی ہی تو حق تعالیٰ اونھین راہ دکھا دیتا ہی نظر صحیح اور فکر سلیم کے ساتھ تاکہ جلدی اپنے مقصود کو پہونچ جائین وَلَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور ہمیشہ رہینگے وہ لوگ جو ایمان نہین لائے فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ شک مین قرآن سے یا رسول سے یا القاے شیطان سے اسواسطے کہ یہ کافر کہتے تھے کہ محمد کو کیا ہوگیا جو ہمارے بتون کی تعریف سے پشیمان ہوا تو وہ ہمیشہ شک ہی مین ہین حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ یہانتک کہ آئے اونپر قیامت یا موت کہ قیامت صغریٰ ہی یا آئین اونکے سامنے علامات قیامت بَغْتَةً ناگہان اَوْ يَاْتِيَهُمْ یا آئے اونپر عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ○ عذاب اوسدن کا کہ اونکی نسل گرجائے جیسے جنگ بدر کا دن اور بعضون نے کہا ہی کہ روز عقیم قیامت کا دن ہی کہ اوسکے بعد کوئی دن نہوگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ اوسدن بادشاہی اور حکومت خدا ہی کے واسطے ہی بے کسی مدعی اور جھگڑنے والے کے یعنی آج تو بادشاہون کو سلطنت اور ملکداری کا دعوی ہی اور اوسدن متکبرون کی کمر سے تکبر کا پٹکا کھول لینگے اور بادشاہون کے سر سے زبردستی کا تاج اوتار لینگے انکے دعوے اور گمان جاتے رہینگے مالک الملک ان بادشاہون کے تصورات اور تخیلات مٹا دیگا اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ تندی کے صدمہ سے سلاطین کے توہمات اور تفکرات توڑ دیگا سب کو بندگی کے اظہار اور بیچارگی کے اقرار کے سوا کچھ چارہ نہوگا بیت آن سر کہ صیت انسش از چرخ برگذشت ہر روزے در آستانۂ او خاک رشوت است اور جب بادشاہ حقیقی کی حکومت ظاہر ہوجائیگی تو يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ حکم کریگا بغیر کسیکی شرکت کے مومن اور کافر بندون مین فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ پھر جو لوگ ایمان لائے اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ باغون مین ہونگے ناز و نعمت کے بے رنج و محنت وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ کافر رہے وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تکذیب کی اونھون نے ہماری آیتون کی فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ تو وہ گروہ اونھین کے واسطے ہی عذاب سوا اور ذلیل کرنے والا وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا اور جن لوگون نے ہجرت کی اور اپنے گھرون سے نکل گئے فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین یعنی خدا کی طاعت اور اطاعت مین

اوسی کی رضا کے واسطے ثُمَّ قُتِلُوْٓا پھر قتل کیے گئے جہاد کرکے دین کے دشمنون کے ہاتھ سے اَوْ مَاتُوْا یا مرگئے اپنی موت سے
لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ ضرور روزی دیگا اونھین اللہ رِزْقًا حَسَنًا روزی اچھی کہ جنت کی نعمت ہی نہ وہ روزی حاصل
کرنے مین کچھ محنت ہوگی نہ اوسے کھانے سے کچھ بیماری اور علالت ہوگی نہ وہ روزی رُکنے کا کچھ خدشہ ہوگا لکھا ہی کہ بعضے صحابہ رضی اللہ
عنہم نے عرض کی کہ یارسول اللہ ہم دینی بھائیون کے ایک گروہ کے ساتھ جہاد کو جاتے ہین اور وہ شہید ہوکر خدا کے عطیون سے
مشرف ہوتے ہین اگر ہم شہید نہون اپنی موت سے مرین تو ہمارا کیا حال ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جب سب جہاد کی نیت مین متفق
ہین تو سب کو ہم نیک روزی دینگے وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ اور بیشک اللہ البتہ وہ ہی تو بہتر ہی روزی
دینے والون سے اسواسطے کہ بے حساب دیتا ہی لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا يَّرْضَوْنَهٗ تاکہ داخل کرے اونھین بہشت مین
ایسا داخل کرنا جو اوسنے پسند کیا یعنی فرشتون کو جنتیون کے استقبال کے واسطے بھیجیگا اور بڑی تعظیم کے ساتھ اونھین جنت مین
داخل کریگا اور جو نعمتین نہ آنکھون نے دیکھین نہ کانون نے سنین نہ کسی بشر کے دل مین گذرین وہ اونھین دیگا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ اور
بیشک اللہ اونکا حال جانتا ہی اور اونکے دشمنون کے ساتھ حَلِيْمٌ ○ بردبار ہی کہ دشمنون پر عذاب نازل کرنے مین جلدی نہین کرتا
تبیان مین لکھا ہی کہ مشرکون مین سے ایک قوم نے محرم کے آخر مہینے مین چاہا کہ مسلمانون کے ساتھ قتال کرین مسلمانون نے محرم کے مہینے مین
قتال سے پرہیز کرکے کہا کہ صبر کرو محرم کا مہینا گذر جانے دو کافر راضی نہوئے مسلمان اونسے لڑکر فتحمند ہوئے اس آیت مین اوسکی خبر دیتا ہی
کہ ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ یہ ہی حکم الہی جو کہا گیا مومن اور کافر کے باب مین اور جو کوئی عقوبت کرے یعنی مشرکون کے ساتھ مقاتلہ کرے
بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ جیسے اوسکے ساتھ عقوبت کیگئی یعنی قتال کیا گیا جزا کو عقوبت کے جوڑ کے واسطے کہتا ہی یعنی ظالم کو
ویسی جزا دیگا جیسا اوسنے ظلم کیا ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ پھر ظلم کیا جائے اوسپر یعنی وہ شخص جسپر دوسری بار عقوبت کرکے مظلوم نے اپنا
بدلا لیا وہ پھر مظلوم پر ظلم کرے تو لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ضرور مدد کریگا اللہ اوس مظلوم کی اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَعَفُوٌّ البتہ
عفو کرنے والا ہی غَفُوْرٌ ○ بخشنے والا ہی بدلا لینے والے کو یہ اشارہ ہی اسطرف کہ معاف کردینا بدلا لینے سے بہتر ہی وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ
من عزم الامور صاحب موضح نے فرمایا ہی کہ اس آیت کا حکم خصمون کے باب مین ہی یعنی کسیسے دوسرے کو زخمی کیا زخمی نے اپنے برابر ہی
اوسے بھی زخمی کرلیا پھر اوسنے زخمی کو ان زخمون کے مقابلہ مین اور زخم پہونچائے تو حق تعالی مجروح مظلوم کی مدد کرتا ہی ذٰلِكَ یہ مظلوم
کی مدد بِاَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہی کہ حق تعالی اس بات پر قادر ہی کہ ایک چیز کو ایک چیز پر غالب کردے اور از انجملہ یہ ہی کہ يُوْلِجُ الَّيْلَ
فِي النَّهَارِ پیٹھا لتا ہی رات کو دن مین اور دن کی گھڑیان زیادہ کردیتا ہی یا رات کی تاریکی کو دن کی روشنی کی جگہ رکھدیتا ہی وَيُوْلِجُ
النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور پیٹھا لتا ہی دن کو رات مین اور رات کی ساعتین بڑھادیتا ہی یا دن کی روشنی کو رات کی تاریکی کی جگہ پر
لاتا ہی وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ اور سبب یہ ہی کہ حق تعالی سننے والا ہی عقوبت کرنے والے کی بات بَصِيْرٌ ○ دیکھنے والا ہی بدلا لینے
والے کا احوال ذٰلِكَ یہ وصف بوجہ حق تعالی کے واسطے کمال قدرت کے ساتھ کیا گیا بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ بسبب اسکے ہی
کہ حق تعالی وہ ذات ثابت ہی اپنے نفس مین اور واجب ہی ذات قدیم مین وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ

اور بیشک وہ جو چیز جسے کافر پوجتے اور پکارتے ہین خدا کے سوا وہ ہی باطل اور معدوم اپنی ذات کی حد مین آحقاف مین لکھا ہی کہ خدا تو اپنی ذات سے موجود ہی اور دوسرے اگرچہ موجود ہین مگر انکا وجود اوسی کے سبب سے ہی تو اپنی ذات سے باطل ہین اسواسطے کہ باطل وہ ہی جو موجود نہو جیسے باطل دعوے اسی سبب سے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عرب کے اشعار مین لبید کی یہ بیت بہت سچی ہی مصرع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ✤ مولانا نے مثنوی معنوی مین فرمایا ہی ابیات این دوئی اوصاف دیدہ اجول ست ✤ در زہ اول آخر آخر اول ست ✤ کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہَ بَاطِلٌ ✤ اِنَّ فَضْلَ اللّٰہِ غَیْمٌ بَاطِلٌ ✤ ملک ملک اوست اوخود مالک ست ✤ غیر او آتش کل شیٔ ہالک ست ✤ وَاَنَّ اللّٰہَ ہُوَ الْعَلِیُّ الْکَبِیْرُ ○ اور اس سبب سے کہ خدا وہ تو برتر ہی سب چیزون سے اور بہت بڑا ہی شریک اور ہمسر سے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً دیکھا نہین دیکھا اور نہین جانا تو نے یہ استفہام تقریر کرنے کے واسطے ہی یعنی جانا ہی تو نے یہ کہ خدا نے بھیجا ابر سے یا آسمان کی طرف سے پانی فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ تو ہو گئی زمین ماضی کا لایا مضارع کے لفظ کے ساتھ فائدہ دیتا ہی کہ مینھ کا اثر بہت مدت تک باقی رہتا ہی یعنی زمین ہمیشہ ہی اوس پانی کے سبب سے مُخْضَرَّۃً سبز ہری گھاس کے سبب سے پژمردہ اور خشک ہو جانے کے بعد اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ○ یعنی اللہ مہربانی کرنے والا ہی بندون پر گھاس اوگانے کے سبب سے تاکہ بندون کو اوسکے سبب سے روزی دے جاننے والا روزی اور روزی پانے والون کا حال لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین اور سب کا خالق اور مالک وہی ہی وَاِنَّ اللّٰہَ لَہُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ○ اور اسمین کچھ شک نہین کہ اللہ البتہ وہ تو ہی بے نیاز اپنی ذات مین سب چیزون سے تعریف کیا ہوا اور تعریف کرنے والا یا تعریف اور عبادت کے لائق اپنی صفتون اور احوال کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ سَخَّرَ لَکُمْ کیا نہین دیکھا تو نے یہ کہ اللہ نے مسخر کر دیا تمھارے واسطے مَّا فِی الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی حیوانات وغیرہ یعنی وہ سب چیزین جنسے آدمی نفع پاتا ہی وَالْفُلْکَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِہٖ ط اور مسخر کر دی تمھارے واسطے کشتی کہ دریا مین اوسکے حکم سے چلتی ہی وَیُمْسِکُ السَّمَآءَ اور نگاہ رکھتا ہی آسمان کو اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط اس بات سے کہ گر پڑے زمین پر مگر اوسکے اذن سے یعنی جب خدا چاہے کہ آسمان زمین پر گرے تو گر ہی پڑے اِنَّ اللّٰہَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ○ بیشک اللہ لوگون پر مہربان اور بخشش کرنے والا ہی کہ منفعتون کے دروازے اونکے واسطے کھول دیے ہین اور انواع و اقسام کی مضرتین اونسے دفع کر دین وَہُوَ الَّذِیْٓ اَحْیَاکُمْ اور وہی ہی وہ جسنے زندہ کیا تمھین بعد اسکے کہ تم مردہ نطفے ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو جب اجل آئیگی ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ پھر زندہ کریگا تمھین قیامت مین اِنَّ الْاِنْسَانَ لَکَفُوْرٌ ○ بیشک آدمی البتہ ناشکرا ہی کہ باوصف اتنی نعمتون کے نعمت دینے والے کی عبادت چھوڑ دیتا ہی لِکُلِّ اُمَّۃٍ ہر ایک گروہ کے واسطے ملت والون مین سے جَعَلْنَا مَنْسَکًا معین کیا ہمنے ایک دین اور ایک شریعت کہ ہمارے حکم سے ہُمْ نَاسِکُوْہُ وہ قبول کرنے والے اوس دین کے ہین فَلَا یُنَازِعُنَّکَ تو چاہیے کہ نزاع نہ کرین سب دین والے تمسے اے محمد فِی الْاَمْرِ مین کے امر مین اسواسطے کہ تمھارا دین تو ایسا روشن اور ظاہر ہی کہ اوسمین نزاع کر ہی نہین سکتے مصرع در نور آفتاب چہ جائے

ع ۷

ع ۸ سواسطے کہ ہمارا دین باطل نہین ہی

تامل ست ۞ وَادْعُ اِلٰى رَبِّكَ ط اور پکار رہا ی محمد لوگون کو اپنے رب کی توحید اور عبادت کی طرف اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى
مُّسْتَقِيْمٍ ○ یقینی تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھی راہ پر ہو وَاِنْ جٰدَلُوْكَ اور اگر خصومت اختیار کرین تیرے
ساتھ اور جھگڑا کرین حال آنکہ حق ظاہر ہوگیا اور دلیل لازم ہوچکی فَقُلِ تو کہہ کہ اَللّٰهُ خدا اَعْلَمُ خوب جانتا ہی بِمَا
تَعْمَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو عناد اور جھگڑا اور اوسپر تمھین جزا دیگا اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خدا
حکم کریگا تمھارے درمیان قیامت کے دن فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○ اوس چیز مین کہ تھے تم اوسمین اختلاف کرتے
دین کے امر مین اور حکم یہ ہوگا کہ مومن کو ثواب کے درجون پر بلند کردے اور مشرک کو عذاب کے گڑھون مین ڈالدے اور زاد المسیر مین کہا ہی
کہ یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہی اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِى السَّمَآءِ کیا نہین جانا تونے یعنی جانا ہی تونے
یہ کہ خدا جانتا ہی جو کچھ آسمانون مین ہی عجائب علویات وَالْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی عجائب سفلیات اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ
نہین اِنَّ ذٰلِكَ فِىْ كِتٰبٍ ط یقینی جو چیز آسمان و زمین مین ہی وہ لکھی ہوئی ہی لوح محفوظ مین اور لوح محفوظ اوسکے پاس ہی
اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ ہے تحقیق کہ علم سب چیزون کا اللہ پر آسان ہی اسواسطے کہ تمام معلومات کے ساتھ اوسکے
علم کا تعلق یکسان ہی وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پوجتے ہین مکہ کے کافر خدا کے سوا مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا
اوس چیز کو کہ نہین اوتاری ہی اللہ نے اوسکی عبادت پر کوئی دلیل وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ط اور عبادت کرتے ہین اوس چیز کی
جسکا نہین ہی اونھین کچھ علم یعنی اوسکی عبادت پر کوئی دلیل نہین لاسکتے بلکہ محض جہالت و تقلید کی راہ سے پوجتے ہین وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ
مِنْ نَّصِيْرٍ ○ اور نہین ہی مشرکون کے واسطے کوئی مددگار جو اونپر سے عذاب دفع کرے وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر ہماری آیتین یعنی قرآن اوس حال مین کہ وہ آیتین روشن اور کھلی ہوئی ہین اونمین شبہہ ہی نہ ایک دوسرے کے
برعکس نہ اختلاف نہ خلل تَعْرِفُ فِىْ وُجُوْهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ط پہچانتے ہو تم ای محمد اون لوگون کے چہرون مین جو کافر ہین
انکار کو کمال عداوت کی وجہ سے یعنی کافرون کے سامنے قرآن پڑھو تو اونکے چہرے مین کراہت اور نفرت کا اثر دیکھ لو اوس عداوت کی وجہ سے
جو کمال مرتبہ حق تعالی کے ساتھ رکھتے ہین يَكَادُوْنَ يَسْطُوْنَ قریب ہی کہ گرفتار کرین غضب مین اور جھگڑا کرین یا کھولین ہاتھ
بِالَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ط اون لوگون کے ساتھ جو پڑھتے ہین اونپر ہماری آیتین قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذٰلِكُمْ ط کہہ ای محمد کہ کیا خبر کرون تمھین اوس سے بدتر حال کی جو وہ قرآن پڑھنے والون کے ساتھ چاہتے ہین اَلنَّارُ ط آگ دوزخ کی ہی
کہ تم جو غصہ کرتے ہو قرآن پڑھنے والون پر اوس سے بہت زیادہ بری اور مکروہ ہی وَعَدَهَا اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وعدہ دیا ہی
خدا نے اوس آگ کا اون لوگون کو جو کافر ہین یہ وعدہ کہ اون کافرون کو اوس آگ مین جگہ دیگا وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ○ اور بری جگہ
پھر جانے کی ہی آگ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ ای لوگو دیگئی ہی مثل اوسکی جو کافر بتون کی عبادت کرتے ہین اور سورۂ
عنکبوت مین وہ مثل اسطرح بیان کیگئی کہ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِيَآءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ
تو وہ مثل کان کھولکر سنو اور اوسمین غور کرو اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ یہ امر یقینی ہی کہ جو لوگ پکارتے ہین

ع ۸

بتون کو اور وہ تین سو ساٹھ بت خانۂ کعبہ کے گرد رکھے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بت جنھین تم پوجتے ہو اللہ کے سوا کہ وہ اللہ ہین یہ
لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وہ بت نہ پیدا کرینگے ایک مکھی باوجود اس بات کے کہ وہ بہت فراہمی ہوتی ہی وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ اگرچہ
جمع اور متفق ہون اوسے پیدا کرنے کے واسطے وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْـًٔا اور اگر اوڑا لیجائے مکھی اونسے کوئی چیز جو شہد
یا میٹھی کہ اوسمین آلودہ ہین تو لَا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط نہین چھوڑا لے سکتے یعنی اوس مکھی سے وہ چیز پھیر نہین لے سکتے
بت پرستون کی رسم یہ تھی کہ بتون مین شہد اور خوشبو لتھیڑتے اور پھر بتخانے کے دروازے بند کردیتے مکھیان بتخانہ کے روزنون سے گھسکر
وہ شہد اور خوشبو چاٹ جاتین جب چند روز کے بعد شہد اور خوشبو کا نشان بتون مین نہ پاتے تو خوشی کرتے کہ ہمارے خدا شہد اور خوشبو
چاٹ گئے تو حق تعالیٰ نے بتون کے عجز اور ضعف سے خبر دی کہ وہ نہ مکھی پیدا کرنے کی قوت رکھتے ہین نہ اپنے اوپر سے اونھین اوڑا سکتے ہین
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ○ سست ہی ڈھونڈھنے والا یعنی بت جو کچھ مکھی اوپر سے اوڑا لیگئی وہ پھیر نہین لے سکتا
اور سست ہوا مطلوب یعنی مکھی اسواسطے کہ جو کچھ وہ اوڑا لیگئی چاہتے ہین کہ اوس سے پھیر لین یا سست اور عاجز ہین پوجنے والے
اور جنھین پوجتے ہین یعنی بت پرست اور بت نظم عاجزان کہ عاجزان را بندہ اند ٭ چون فتد کارے بہم شرمندہ اند ٭ عجز و امکان
لازم یکدیگر اند ٭ پس ہمہ خلقان ہم عاجز تر اند ٭ قوت از حق ست و قوت حق اوست ٭ زانکہ او مغز ست و خلقش ہمچو پوست ٭
لکھا ہی کہ مالک بن ضعیف اور کعب بن اشرف یا یہود کی اور جماعت نے کہا کہ حق تعالیٰ عالم کو چھ دن مین پیدا کرکے ماندہ ہوگیا تو ہفتہ کے دن
آرام لینے کو لیٹے ہامعاذ اللہ اونکے منھ مین خاک تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ انہ پہچانا
یہود نے خدا کو اوسکے پہچاننے کا جو حق ہی یا خدا کی تعظیم نہ کی جو اوسکی تعظیم کا حق تھا کہ ماندگی اور تھکن کو اوسکی طرف منسوب کیا اور ایک قول
یہ ہی کہ یہ آیت مشرکون کی شان مین فرمائی ہی کہ خدا کو جاننے کا جو حق تھا مشرکون نے وہ نہ جانا کہ اوسکے ساتھ دوسرے کو شریک بنایا اور پتھر کا نام خدا رکھ لیا
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ حق تعالیٰ کو پہچاننے کا جو حق ہی مشرکون کو تو وہ نہ حاصل ہوا علماء اہل نے بھی اوسکی حقیقت معرفت کی طرف راہ
نہین پائی اسواسطے کہ لَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ علمًا کی دور باش بارگاہ کبریا کے گرد کسیکو پھٹکنے ہی نہین دیتی اور اپنی ہویت کے غیب کی طرف کسی کو راہنما
راہ نہین دیتا شیخ ابوبکر واسطی قدس سرہ نے کہا ہی کہ لَا يَعْرِفُ حَقَّ قَدْرِهٖ اِلَّا هُوَ جو اوسکے پہچاننے کا حق ہی اوس طرح اوسے اوسکے سوا اور کوئی
نہین پہچانتا اونمین اور اوسکے ماسوی مین کسی طرح کی نسبت نہین کہ اوسکی معرفت کی راہ چل سکین اور معرفت نے مناسبت قبیل
محالات سے ہی يَا لِلطِّيْنِ وَرَبِّ الْعَالَمِيْنَ مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ○ بیشک اللہ قادر ہی
اونھین پیدا کرنے پر غالب ہی سب چیزون پر اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ اللہ برگزیدہ کرلیتا ہی مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ط
فرشتون مین سے رسولون کو کہ اونمین اور اوسکے پیغمبرون مین واسطہ ہوتے ہین وحی پہونچانے کے سبب سے جیسے جبریل علیہ السلام اور
آدمیون مین سے بھی رسولون کو برگزیدہ کرلیتا ہی تاکہ خلق کو حق کی طرف بلائین اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ○ بیشک اللہ تعالیٰ سننے
والا ہی پیغمبرون کی بات جو حکم پہونچانے اور خدا کی طرف بلانے کے وقت وہ کہتے ہین دیکھنے والا ہی امت کا حال کہ رسول کی بات مانتی ہی
یا نہین يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ جانتا ہی جو کچھ آدمیون کے آگے ہی یعنی وہ عمل جو انھون نے کیے ہین وَمَا خَلْفَهُمْ

اور جو کچھ اونکے پیچھے ہی یعنی وہ کام جو وہ کرینگے وَاِلَی اللّٰہِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین کام
یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا اے ایمان والو رکوع کرو وَاسْجُدُوْا اور سجدے کرو نماز مین جب اسلام کی ابتدا تھی
تو نماز مین فقط کھڑا ہونا اور بیٹھنا تھا اس آیت کے سبب سے رکوع سجود بھی داخل ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ نماز پڑھو اور
نماز کو رکوع سجود کے ساتھ تعبیر کیا ہی اسواسطے کہ نماز کے یہ دونون رکن اعظم ہین اور اسی واسطے حضرت امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ
تعالی اس آیت مین سجدہ نہین کرتے اسواسطے کہ رکوع و سجود کا باہم ذکر یہ ایسا کرتا ہی کہ اس سے نماز مراد ہی اور امام شافعی اور امام احمد حنبل رحمہما اللہ
تعالی سجدہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ظاہر اسجدہ ہی کرنے کا حکم ہی اور ایک حدیث مین بھی آیا ہی کہ سورۂ حج کی فضیلت دو سجدون کے سبب سے ہی
جو پڑھے دونون سجدے نہ کرے وہ دونون پڑھے بھی نہ اس سجدہ مین اختلاف ہی امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کے نزدیک قرآنی سجدون
مین سے یہ ساتوان سجدہ ہی حضرت قدس سرہ نے اس سجدہ کو سجدۃ الفلاح کہا ہی اور نیک کام جو اسکے بعد مذکور ہی اوسے سجدہ کرنے مین
جلدی کرنے پر حمل کرتے ہین وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ اور عبادت کرو اپنے رب کی وَافْعَلُوا الْخَیْرَ اور کرو نیک کام یعنی جو کام شرع مین
اچھا ہی لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○ شاید تم چھٹکارا پاؤ یا مطلوب اور مقصود کو پہونچو وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ
اور جہاد کرو خدا کی راہ مین جو حق ہی جہاد کرنے کا یعنی صاف دل اور خالص نیت سے اور جہاد دو ہین ایک تو ظاہر دشمن یعنی شرکون
اور باغیون کے ساتھ اور دوسرا باطنی دشمن جیسے نفس اور خواہشون کے ساتھ چنانچہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک سے
پھرنے کے بعد فرمایا کہ رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ نظم ای شہا کشتیم ما خصم برون ✤ ماند خصمی دیو در اندرون ✤ کشتن این کار
عقل و ہوش نیست ✤ شیر باطن سخرۂ خرگوش نیست ✤ اور اسی سبب سے امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ جہاد کرنے کا حق یہ ہی کہ جتنی دیر
ملک مارنے مین ہوتی ہی اتنی دیر بھی مجاہدۂ نفس سے باز نہ رہنا چاہیے اسواسطے کہ اوس سے بیخوف ہو سکنا ممکن ہی نہین اور اَعْدٰی عَدُوِّکَ
نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ اسی طرف اشارہ ہی ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وہ جو خداوند ہی اوسنے برگزیدہ کیا تمکو اپنے دین کی مدد کرنے کے
واسطے وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ اور نہ کی اور نہ ٹھہرائی تمپر دین مین کچھ تنگی یعنی احکام دین مین تمکو
تنگ نہین پڑا اور جس کام کرنے کی تم طاقت نہین رکھتے اوسکا حکم نہین فرمایا اور ضرورت کے وقت تمکو رخصتین دین جیسے نماز مین
قصر کرنا اور دو نماز مین اکٹھا پڑھنا اور تیمم کرنا اور روزہ نہ رکھنا بیماری اور سفر مین تو پیروی کرو مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ اپنے
باپ ابراہیم کی ملت کی چونکہ اکثر اہل عرب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد مین تھے تو حق تعالی نے تمام امت پر اونکی تغلیب کی اور
حضرت ابراہیم علیہ السلام کو تعالیٰ یا تمام امت کا باپ فرمایا یہ سبب ہی کہ حضرت ابراہیم ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ
ہین اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم امت کے باپ ہین اور باپ کا باپ باپ ہی کا حکم رکھتا ہی تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی
تمام امت کے باپ ہوئے ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ خدا نے نام رکھا تم سب کا مسلمان پہلے سے قرآن
نازل ہونے کے اگلی آسمانی کتابون مین وَفِیْ ھٰذَا اور اس قرآن مین بھی یا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے تمھارا نام مسلمان رکھا اپنے
زمانہ مین اور اس زمانہ مین بھی تمکو اسلام کے ساتھ یاد فرمایا جیسا کہ قرآن مین مذکور ہی کہ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَا اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ تو چاہیے کہ تم اوسکے

سجدۃ
حنفیہ کے نزدیک اس جگہ سجدہ نہین ہی

۷ جہاد کی دو قسمین ہین ایک جہاد اکبر دوسرا جہاد اصغر جہاد اکبر نفس کے ساتھ ہی جہاد اصغر کافرون کے ساتھ ہی

دین کو لازم پکڑو لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ تاکہ ہو پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے دن گواہ تم پر کہ تمنے دعوت قبول کرلی اور ملت ابراہیمی کی متابعت کی وَتَكُونُوا اور تاکہ تم ہو شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ گواہ لوگون پر کہ انبیا علیہم السلام نے لوگون کو دعوت حق پہونچادی فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ تو چاہیے کہ قائم رکھو نماز امر الٰہی کی تعظیم کے واسطے وَآتُوا الزَّكَاةَ اور دو زکوۃ بندگان خدا پر مہربانی کی راہ سے وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ اور ہاتھ مارو خدا کے فضل پر یعنی اپنے سب کامون مین اوسی پر بھروسا کرو اور اوسی سے مدد چاہو اور قرآن اور حدیث کو مضبوط پکڑے رہو سہلی قدس سرہ نے کہا ہی کہ اعتصام بحبل اللہ یعنی خدا کی رسی کو مضبوط پکڑنا عوام کو حکم ہی اور اعتصام باللہ یعنی خدا کو مضبوط پکڑنا خواص کا کام ہی اعتصام بحبل اللہ تو اوامر اور نواہی پر ٹھہرنا ہی اور اعتصام باللہ غیر خدا سے دل کو خالی رکھنا ہی هُوَ مَوْلَاكُمْ وہ ہی تمھارا اور سب عاجز اور درماندون کا مددگار ہی فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ پھر وہ کیا خوب یار ہی وَنِعْمَ النَّصِيرُ ﴿۷۸﴾ اور وہ کیا اچھا مددگار ہی یاری کرکے عیب چھپاتا ہی اور مدد گاری فرماکر گناہون کی بخشش فرماتا ہی یاری اوسی سے ڈھونڈھو جو یاری کرنے مین نہ جائے اور مددگاری اوسی سے چاہو جو مدد کرنے سے عاجز نہ آئے نقطہ ازیاری خلق بگذر ای مرد خدا یاری زکسے طلب کز از روے وفا ✦ کار تو تواند کہ بسازد ہمہ عمر ✦ دست تو تواند کہ بگیرد ہمہ جا ✦

سورۃ المؤمنون مکیۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وھی مائۃ وثمانی عشرۃ ایۃ

سورۂ مومنون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی اور وہ ایک سو اٹھارہ آیتین ہین

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴿۱﴾ بیشک چھٹکارا پایا اور اپنے مقصد کو پہونچے ایمان والے الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ﴿۲﴾ وہ جو اپنی نماز مین ڈرنے والے ہین آنکھ تو سجدہ کی جگہ سے لڑائے ہین اور دل سے درگاہ الٰہی مین حاضر اور مناجات کرتے ہین لکھا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پہلے جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنے لگے لباب مین لکھا ہی کہ نماز مین جب قیام کرے تو سجدہ کی جگہ کو دیکھتا رہے مگر مکہ معظمہ مین خانۂ خدا کو دیکھنا چاہیے اور کہا ہی کہ خشوع یہ ہی کہ نماز پڑھنے والا یہ نہ جانے کہ اوسکے داہنے بائین کون ہی واسطی قدس سرہ نے کہا ہی کہ خشوع للہ فی اللہ نماز پڑھنا ہی کہ کوئی غرض نہو اور کچھ عوض کی خواہش نہ رکھے اور بحر الحقائق مین ہی کہ ظاہر مین خشوع اسکا نام ہی کہ نماز پڑھنے والا سر جھکائے اور داہنے بائین نظر نہ کرے اور داہنا ہاتھ بائین پر رکھکر حضوری کے ساتھ قرأت کرے اور باطن مین خشوع اسکا نام ہی کہ خطرے اور وسوسے سے روکے اور دل سے مراقب حق رہے اور شہود کے دریا مین مستغرق ہوکر انوار جلال و جمال کے آثار ظہور کی شعلون سے گداختہ ہو ایک محقق نے فرمایا ہی کہ نماز مین پہلے تو اپنے سے بیزار ہونا چاہیے پھر قرب یار کو پہونچنے کا خواستگار ہونا چاہیے نظم ✦ بیزار است از تو تا توئی ✦ اول از خود خویش را بیزار کن ✦ گر ز تو یک ذرہ باقی ماندہ است ✦ خرقہ و تسبیح را زنار کن ✦ خوش بترک ہر دو عالم گیر و رو ✦ ذرۂ مندیش چون عطار کن ✦ وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو عَنِ اللَّغْوِ لغویات سے اور ناشائستہ کام سے مُعْرِضُونَ ﴿۳﴾ انکار کرنے والے ہین امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ جو کچھ خدا کے واسطے ہی



خشوع ہی اور جو کچھ تجکو خدا سے باز رکھے باطل اور بھول اور سہو ہی اور جس بات مین بندے کو کچھ فرہ ہو کھیل اور لہو ہی اور جو کچھ خدا سے نہو
لغو ہی اور حقیقت یہ ہی کہ لغو اوس قول اور فعل کو کہتے ہین جو کچھ کام نہ آئے وَالَّذِيْنَ هُمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ
زکوۃ واجب اپنے مال مین سے ادا کرنے والے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ فرض زکوۃ یا نفل صدقے ادا کرنے والے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ
لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اور وہ لوگ ہین جو اپنی فرجون کو حرام سے بچانے والے ہین اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی
جوروون سے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یا اونسے کہ مالک ہوئے ہین جن عورتون کے ہاتھ اون مردون کے یعنی عورتین جو
مملوک ہین فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ تو بیشک اپنی فرجون کو بچانے والے ملامت کیے گئے نہین ہین اپنی جوروون اور
لونڈیون سے مجامعت کرنے مین بشرطیکہ وہ حیض و نفاس مین نہون اور فرض روزہ اور احرام اونھین نہو اور دخول بے محل نہو یعنی پیشاب
ہی کے مقام مین ہو اور جورو اور لونڈی کے علاوہ اور عورت کے ساتھ کسی طرح جماع درست نہین فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ
پھر جو کوئی ڈھونڈھے مجامعت کے واسطے اپنی جورو اور لونڈی کے سوا اور کسیکو فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ تو وہ ڈھونڈھنے والے
لوگ وہ لوگ ہین جو حلال سے حرام کی طرف یا تمگاری مین کامل ہین اور جو لوگ جلق لگاتے ہین وہ بھی اونھین لوگون مین سے ہین
وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی امانتون کی یعنی اون چیزون کی جنپر اونھین امین کیا ہو وہ چیزین خلق کی
امانتین اور دھر و بہرین ہون یا خدا کی امانتین جیسے نماز روزہ غسل جنابت وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور اپنے عہدون کی جو عہد خلق کے
ساتھ کرتے ہین یا حق تعالی کے ساتھ سب امانتون اور عہدون کی رعایت کرنے والے ہین یعنی اون امانتون اور عہدون کی حفاظت پر قائم
رہتے ہین وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ اور وہ وہ لوگ ہین جو اپنی نمازون پر يُحَافِظُوْنَ ۝ محافظت کرتے ہین یعنی نماز پر ف لازم
ثابت قدم رہتے ہین شرائط اور آداب کے ساتھ وقت پر ادا کرتے ہین ان سب وصفون کے اول اور آخر نماز کا ذکر اسواسطے ہی کہ نماز مین مومنون کی
نجات اور فلاح ہی اور یہ بات ظاہر کرنے کے واسطے کہ نماز کی بڑی شان ہی اُولٰٓئِكَ وہ مومن لوگ جنمین صفتین جمع ہین هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝
وہ وارث ہین یعنی اس لائق ہین کہ وراثت کا لفظ اونکی نسبت بولا جائے الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ وہ جو استحقاق کی وجہ سے
میراث لینگے فردوس کو جو جنت کے سب جون مین بلند ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بہشت مین جو کافرون کی جگہین ہین اونھین میراث
لینگے اسواسطے کہ بہشت اور دوزخ مین ہر ایک مومن اور کافر کی ایک ایک جگہ ہی دوزخ مین مومنون کی جو جگہین ہین وہ کافرون کی جگہون پر
اضافہ کردی جائینگی اور بہشت مین کافرون کے جو مقام ہین وہ مومنون کے مقامات پر زیادہ کردیے جائینگے اور زاد المسیر مین لکھا ہی
کہ کافرون کو بہشت دکھائینگے اور اگر وہ ایمان لاتے تو جن مقامون مین داخل ہوتے وہ مقام اونھین بتائینگے تاکہ اونکی حسرت بڑھے
اور حسرت پر حسرت زیادہ ہو بیت نظر از دور در جانان بدان ماند کہ کافر را ۔ بہشت از دور بنمایند کان سوزد گر باشد ۔
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہ لوگ جو فردوس کے وارث ہین بہشت مین ہمیشہ رہنے والے ہین وَلَقَدْ خَلَقْنَا
الْاِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو مِنْ سُلٰلَةٍ چنی اور چھٹی ہوئی سے جو نکالی ہی مِّنْ طِيْنٍ ۝
مٹی سے یا پیدا کیا ہمنے آدمیون کو منی سے جو نکلی مٹی سے کہ وہ مٹی آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً

پھر کی ہمنے اوسکی نسل یعنی پیدا کیا ہمنے نطفہ سے اور دوسری تفسیر کے موافق یہ معنی ہین کہ کیا ہمنے اوسمیں سے جو ہر کو جگہ پکڑنے والا
فِیْ قَرَارٍ مَّكِیْنٍ ۝ قرار گاہ مضبوط مین یعنی رحم مین اور چالیس دن ہمنے اوسے مقید رکھا ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً پھر کر دیا ہمنے مقید نطفے کو لال خون کا تھکا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً پھر کر دیا ہمنے اوس
خون کو گوشت کا تکڑا اور چالیس دن تک فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا پھر بنا دیا ہمنے اوس گوشت کو ہڈی یا یہ کہ محکم کر دیا ہمنے
اوسے تین چلون کے بعد فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا پھر پہنایا ہمنے ہڈی کو گوشت یعنی ہمنے گوشت جمایا جبکہ رگ پٹھا وغیرہ
اوسپر پیدا ہو چکا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ پھر پیدا کیا ہمنے اوسے خَلْقًا اٰخَرَ پیدا کرنا دوسرا مان کے پیٹ مین یعنی اوسمین ہمنے
روح پھونک دی تو زندہ ہو گیا بعد اسکے کہ مردہ تھا یا پیٹ سے نکلنے کے بعد ہمنے اوسکو منہ اور دانت دیے اور چھاتی کی راہ اوسپر کھولی اور
دودھ پینے کے حال سے کھانے پینے کی حالت پر پہونچایا اور انواع انواع غذاؤن سے پرورش کیا اور جب حد بلوغ کو پہونچا تو ہمنے اوسپر
احکام جاری کیے اور جوانی ادھیڑ ہوے بوڑھاپے کے مرتبون پر ہمنے پہونچایا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ۝
تو بزرگ ہے خدا بہت خوب پیدا کرنے والا پیدا کرنے والون کا اے عزیز حق تعالی نے عرش کرسی لوح قلم فرشتے تارے آسمان زمینین
پیدا کین اور اپنی ذات مقدس کی ایسی تعریف نہین کی جیسی انسان کو پیدا کرنے کے بعد کی اور یہ بات انسان کی تعظیم
و تکریم پر دلیل ہے بیت بر ورق روے تو لطف خدا ے ✤ آیت حسن بست کہ تحریر کرد ✤ مثنوی معنوی ای رخ چون ہر ورت
شمس الضحی ✤ ای کدامی رنگ تو گلگونہا ✤ تاج کرمنا ست بر فرق سرت ✤ طوق فضلنا ست آویزبرت ✤ ہیچ کرمنا شنید این
آسمان ✤ کین شنید این آدمی پر غمان ✤ احسن التقویم در التین بخوان ✤ کہ کدامی گوہرست از بحر جان ✤ گر بگویم تمیت
آن ممتنع ✤ من بسوزم ہم بسوزد مستمع ✤ بعضے اہل وجدان کہتے ہین کہ حق تعالی نے اس آیت مین چونکہ بنی آدم کا حال اور
ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوسکی ترقی بیان فرمائی تو جانا کہ اوسکو وہ گویائی نہوگی جس سے ایسی حمد و ثنا کرے جو بارگاہ قدم کے
لائق ہو تو اپنی ذات مقدس کی تعریف کرنے مین اوسکی طرف سے نیابت کرکے فرمایا کہ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِیْنَ ثُمَّ اِنَّكُمْ
بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَیِّتُوْنَ ۝ پھر تم بعد اسکے کہ جو تمھاری پیدائش کا حال ہمنے بیان کیا البتہ تم مردے ہو یعنی تمھارا انجام کار
موت ہے ثُمَّ اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ پھر بیشک تم قیامت کے دن تُبْعَثُوْنَ ۝ اوٹھائے جاؤگے حساب دینے اور جزا
پانے کو وَلَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ اور بیشک پیدا کیے ہمنے تمھارے اوپر سَبْعَ طَرَآئِقَ سات آسمان ایک طبقہ پر
دوسرا طبقہ اور اوسمین سے ہر طبقہ تک فرشتون کی راہون مین سے ایک راہ وَمَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ غٰفِلِیْنَ ۝ اور نہین ہم
ہم اس مخلوق سے کہ آسمان ہے بیخبر کہ ہم اوسے مہمل چھوڑ دین بلکہ وقت معلوم تک اوسے خلل سے ہم بچاتے ہین یا سب مخلوقات سے ہم غافل
نہین ہین اونکی بھلائی برائی فائدے نقصان کفر و ایمان پر ہم مطلع ہین وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً بِقَدَرٍ اور اوتارا
ہمنے آسمان سے پانی مقدار اور اندازے پر جتنے مین بندون کی صلاح ہمنے جانی فَاَسْكَنّٰهُ فِی الْاَرْضِ پھر ٹھہرا دیا ہمنے
اوس پانی کو زمین مین اور تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حق تعالی نے بہشت کے چشمون مین سے پانی کی

پانچ نہرین جبریل علیہ السلام کے بازو پر رکھکر آسمان سے اوتاریں ایک جیحون کہ ہند کی نہر ہے دوسری جیحون کہ بلخ کی نہر ہے تیسری فرات چوتھی دجلہ کہ عراق کی دنہرین ہیں پانچویں نیل کہ مصر کی نہر ہے اور نہرین ہیں پہاڑوں میں امانت رکھیں اور مصلحت کی قدر خلق کی تفکشے راستے جاری کیا اور یہی ہے جو فرماتا ہے کہ پانی کو زمین میں ہمنے ثابت اور ساکن کیا وَاِنَّا عَلٰی ذَهَابٍ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ اور بیشک ہم وہ پانی لیجانے اور زائل کر دینے پر قادر ہیں جسطرح اوسکے نازل کرنے پر قادر تھے اور لکھا ہے کہ یاجوج ماجوج کے نکلنے کے بعد جبریل علیہ السلام اور ترینگے اور قرآن شریف حجر اسود مقام ابراہیم تابوت سکینہ اور پانچوں نہرین آسمان پر لیجائینگے اوسکے بعد روئے زمین پر کہیں بہرت نہ رہیگا فَاَنْشَاْنَا لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ پھر پیدا کیے ہمنے تمہارے واسطے اوس پانی کے سبب سے باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ کھجور اور انگور اور ان دو درختوں کی تخصیص اس جہت سے ہے کہ خرما مدینہ منورہ کے لوگوں کے لیے خاص ہے اور انگور اہل طائف کے واسطے اور کھجور اور انگور زمین حجاز میں عرب کے سب شہروں سے زیادہ ہوتے ہیں لَكُمْ فِيْهَا فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ تمہارے واسطے اون باغوں میں بہت میوے ہیں کھجور اور انگور کے علاوہ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور اون باغوں میں سے یعنی اونکے پھل کھاتے ہو اور ضروری معاش اوس سے حاصل کرتے ہو وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ اور پیدا کیا تمہارے لیے وہ درخت زیتون جو نکلتا ہے کوہ سینا سے کہ موسی علیہ السلام کا پہاڑ ہے مصر اور ایلہ کے درمیان اور کہتے ہیں کہ طوفان کے بعد پہلا درخت جو اوگا وہ یہی درخت تھا یعنے زیتون کا درخت تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ اوگتا ہے روغن کے ساتھ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ اور روٹی کے ہمراہ کھانے والی چیز کے ساتھ کھانے والوں کے واسطے یعنی درخت زیتون ایسی چیز کے ساتھ اوگتا ہے جسمیں چکنائی بھی ہے اور روٹی سے کھانے والی چیز بھی اوسی تیل سے چراغ جلا سکتے ہیں اور اوسی سے روٹی بھی کھا سکتے ہیں وَاِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً اور بیشک تمہارے واسطے ہے چارپایوں یعنی اونٹ گائے بکری میں ایسی چیز جسکے سبب سے تم عبرت کرو اور خدا کی قدرت پر دلیل پکڑو نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهَا اوسمیں سے جو اونکے پیٹوں میں ہے یعنی خالص دودھ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ اور تمہارے واسطے ہیں اونمیں فائدے بہت کہ بعضے چارپایوں پر سوار ہوتے ہو اور بعض پر بوجھ لادتے ہو اور بعض سے نتیجے لیتے ہو اور اونکے روؤں اور بالوں سے فائدہ حاصل کرتے ہو وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمیں سے کھاتے ہو یعنی اونکا گوشت چکھتے ہو یا اوسکے سبب سے روزی کھاتے ہو وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ اور اونپر یعنی اونمیں سے اونٹوں پر خشکی میں اور کشتیوں پر تری میں اوٹھائے جاتے ہو یعنی اونٹ اور کشتی تمہیں اوٹھاتی ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ پہونچاتی ہے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ اور بیشک ہمنے تیسرے پہلے نوح کو اوسکے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا نوح نے دعوت کی راہ سے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم عبادت کرو خدا کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ نہیں ہے تمہارے واسطے کوئی معبود اوسکے سوا جو کہ عبادت کا مستحق ہو اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہیں ڈرتے ہو اوسکے عذاب سے یعنی ڈرو اور اوسکے سوا اور کسیکی عبادت کی طرف میل نہ کرو فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پھر کہا اون بڑے آدمیوں نے جو نہ ایمان لائے مِنْ قَوْمِهٖ اوسکی قوم میں سے فقیروں اور عوام لوگوں سے یعنی جب قوم کے بڑے آدمیوں نے چھوٹوں کو

نوح علیہ السلام کی دعوت اور دین کی طرف مائل دیکھا تو اوہنھین نفرت دلانے کے واسطے کہا کہ مَا هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یہ شخص جو توحید کی طرف بلاتا ہی مگر آدمی مثل تمہارے کھانے پینے وغیرہ مین یُرِيْدُ اَنْ يَّتَفَضَّلَ عَلَيْكُمْ وہ چاہتا ہی کہ زیادتی اور بڑائی ڈھونڈھے اور سردار بنکر تمکو اپنا تابع اور محکوم بنالے وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً اور اگر چاہتا اللہ تعالیٰ کہ آدمیون پر رسول بھیجے تو ضرور بھیجتا فرشتے تاکہ بھیجا ہوا اونسے ہمارے موتا جنکی طرف بھیجا ہی مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا ہمنے یہ نہین سنا کہ آدمی خدا کا رسول ہوسکتا ہی مخلوق کی طرف فِيْٓ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِيْنَ ۝ اپنے باپ دادے کے زمان مین تھے یہ بات شدت حداوت کی وجہ سے کہتے تھے اسواسطے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے اون لوگون تک بہت مدت نہین گذری تھی اور اونھون نے سنا تھا کہ آدم علیہ السلام کی اولاد مین ایک پیغمبر ہوا اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ نہین ہی وہ مگر ایک مرد کہ اوسے جنون ہی اسواسطے کہ اگر مجنون نہوتا تو جانتا کہ آدمی رسول ہونے کے لائق نہین فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ تو انتظار کرو اور دیکھتے رہو ایک وقت تک یعنی صبر کرو یہ شخص تھوڑی ہی مدت مین مرجائیگا اور ہم اوس سے چھٹکارا پاجائینگے یا مجنون سے ہوش مین آجائیگا اور ایسی باتین کہنا چھوڑکر اپنے کام مین لگیگا قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا نوح علیہ السلام نے اونکے ایمان سے ناامید ہوکر مناجات کے طور پر کہ اے ہمارے رب مدد دے مجھے اونسے میرا انتقام لے اس سبب سے کہ اونھون نے میری تکذیب کی فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ پھر ہمنے وحی کی نوح علیہ السلام کو کہ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِاَعْيُنِنَا یہ کہ بنا کشتی ہماری نگاہداشت کے ساتھ کہ ہم تیری محافظت کرین کہ تو خطا نہ کرے وَوَحْيِنَا اور ہمارے حکم اور تعلیم سے یعنی ہم بتاوینگے کہ اسطرح کشتی بنا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا پھر جب آئے ہمارا حکم کشتی پر سوار ہونے کے واسطے یا ہمارا عذاب نازل ہو وَفَارَ التَّنُّوْرُ اور جوش مارے تنور یعنی اے نوح جب تمہاری عورت روٹی پکاتی ہو اور آگ مین سے پانی نکلے فَاسْلُكْ فِيْهَا تو بٹھالینا تو کشتی مین مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ دونون قسم کے حیوانات کہ ایک دوسرے کا جوڑا ہین اثْنَيْنِ دو یعنی نر اور مادہ تنسیہ مین لکھا ہی کہ نوح علیہ السلام نے اونھین جانورون کے جوڑے کشتی مین داخل کیے جو انڈا یا بچہ دیتے ہین وَاَهْلَكَ اور سوار کر کشتی مین اپنے لوگون کو یعنی گھر والون ایمانداروں کو مگر اونسے جسپر گذر چکی ہی باتون مین یعنی لوح محفوظ مین جسکی ہلاکت لکھ گئی ہی مِنْهُمْ اونمین سے جو تیری قوم کے لوگ ہین یعنی ایک تو نیلا بیٹا کنعان اور دوسرے تیری جورو والیہ نام کہ یہ دونون کافر تھے وَلَا تُخَاطِبْنِيْ اور خطاب نہ کر میرے ساتھ یعنی دعا نہ کرنا فِي الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کے حق مین جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر اور ایمان قبول نہ کیا اور تجھے ایذا دی اور تمہارے ساتھ مسخراپن کیا تو تم عذاب غرق سے اونکی نجات کے واسطے دعا نہ کرنا اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ۝ بیشک وہ سب ڈبو دیے جائینگے فَاِذَا اسْتَوَيْتَ اَنْتَ وَمَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ پھر جب عذاب ظاہر ہونے کے وقت تم نکلو اور تمہارے ساتھ جو ایمان والے ہین اونکے ساتھ کشتی پر سوار ہو بیٹھو فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ تو کہو سب تعریف خدا کے واسطے ہی جسنے ہمین نجات دی ظالمون کی قوم سے یعنی مشرکون سے وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِيْ اور کہو کشتی پر بیٹھتے وقت کہ اے میرے رب

اوتار مجھے مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا اوتارنا برکت کا اور یکبارگی مَنْزِلًا پڑھا ہے یعنی ایسا اوترنے کی جگہ جو برکت والی ہو اور جہاں مسلمانوں کی نجات اور سلامتی ہو وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ○ اور تو بہتر اوتارنے والوں کا ہے برکت والی جگہوں میں اور بعضوں کا قول ہے کہ یہ دعا کرنے کا حکم کشتی سے اوترتے وقت ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ کشتی پر چڑھتے وقت بھی اور اوترتے وقت بھی حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا کی سلمی ابن عطا قدس سرہما سے نقل کرتے ہیں کہ برکت والی وہ جگہیں ہیں جنمیں نفسانی خطروں اور شیطانی وسوسوں سے آدمی بیخوف ہو اور مقامات قدس سے قریب ہونے کے آثار وہاں اوترتے ہوں اور جہاں پر تجلی جمال اکثر ہو اوس جگہ کی برکت اور جگہوں سے زیادہ تر ہے بیت درنرے کہ جانان وزی رسیدہ باشد ✦ باذوہائے خاکش وایم مرجائے ✦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ بیشک نوح علیہ السلام کے قصہ میں اور اوس فعل میں جو اونکی قوم کے ساتھ کیا گیا البتہ نشانیاں ہیں عبرت والوں کو وَّاِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِيْنَ ○ اور بیشک تھے ہم آزمانے والے اوس قوم کو اور مبتلا کرنے والے بڑی بلا میں یا ان نشانیوں سے ہم سب بندوں کا امتحان کرنے والے ہیں تاکہ تصدیق کرنے والے اور تکذیب کرنے والے کھل جائیں ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیا ہمنے نوح علیہ السلام کی قوم کے بعد قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ○ گروہ دوسرا یعنی قوم عاد کو اور بعضے کہتے ہیں کہ قوم ثمود کو فَاَرْسَلْنَا فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ پھر بھیجا ہمنے اونمیں رسول اونمیں سے کہ وہ ہود علیہ السلام تھے یا صالح علیہ السلام اور کہا ہمنے اوس قوم سے اوسکے رسول کی زبانی اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ کہ عبادت کرو اللہ کی مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط نہیں ہے تمہارے واسطے کوئی معبود جو عبادت کا مستحق ہو مگر وہی اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہیں بچتے ہو اوسکے عذاب سے یعنی اوسکے عذاب سے بچو اور اوسکے سوا کسی اور کی عبادت میں مشغول نہو وَقَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا سرداروں کے ایک گروہ نے اوس رسول کی قوم میں سے جو نہ ایمان لائے وَكَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور جھوٹ سمجھے روز قیامت کا دیکھنا یعنی بعث وحشر کا ایمان نہ لائے وَاَتْرَفْنٰهُمْ اور نعمت دی ہمنے اونھیں فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا میں مال اور اولاد کی کثرت کے سبب سے یعنی جو کافر ناز و نعمت میں پرورش ہوئے اور خوب عیش اور ناز و نعمت میں جن کافروں نے بسر کی تھی اونمیں سے بعضے بعضوں سے بولے کہ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ نہیں ہے یہ رسول جو حق کی طرف بلاتا ہے مگر آدمی مثل تمہارے بشریت کی صفتوں اور حالوں میں يَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ کھاتا ہے اوسمیں سے جسمیں سے تم کھاتے ہو وَيَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ ○ اور پیتا ہے اوسمیں سے جسمیں سے تم پیتے ہو یعنی تمہاری ہی طرح وہ بھی غذا کا محتاج ہے اگر نبی ہوتا تو چاہیے تھا کہ اوسمیں فرشتوں کی صفتیں پائی جائیں نہ کھانا نہ پینا وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اور اگر فرمانبرداری کرو تم اوامر اور نواہی میں آدمی کی جو تمہارے مانند ہے تو اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ○ بیشک تم اوسی وقت ضرور نقصان اوٹھانے والے ہو کہ اپنے کو اپنے مثل کا فرمانبردار اور تابع کرو گے اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ تُرَابًا وَّعِظَامًا کیا وعدہ دیتا ہے تمھیں یہ پیغمبر کہ یقینی تم جب مرو گے اور ہو جاؤ گے خاک اور ہڈیاں بوسیدہ تو اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ○ بیشک تم نکالے جاؤ گے قبروں سے زندہ هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ○ بعید ہے بعید جو کچھ تم وعدہ دیے جاتے ہو بعث اور جزا کا

یعنی ہرگز ایسا نہو گا خاک اونکے منھ مین اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نہین ہی یہ زندگی ہماری مگر زندگی دنیا مین نَمُوْتُ وَنَحْيَا مرتے ہین ہم اور جیتے ہین ہم یعنی ہم مین سے اگر ایک مرتا ہی تو ایک پیدا ہوتا ہی وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۝ اور نہین ہم اوٹھائے گئے اور زندہ ہونے والے موت کے بعد اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا نہین ہی مگر ایک مرد یا صالح علیہ السلام مگر ایک مرد کہ باندھتا ہی خدا پر جھوٹ اور کہتا ہی کہ مجھے خدا نے تمھاری طرف رسول کیا ہی اور تمکو بعد مرگ خدا زندہ کریگا وَمَا نَحْنُ لَهٗ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور ہم تو نہین ہین اوسکا ایمان لانے والے اوس بات پر جو وہ خبر دیتا ہی قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا كَذَّبُوْنِ ۝ کہا پیغمبر نے یہ بات سنکر اور اپنی قوم کے ایمان سے مایوس ہوکر کہ ای میرے رب میری مدد کر مجھے غالب کر دے اور اونھین مغلوب کر عذاب کرکے اس سبب سے کہ اونھون نے میری تکذیب کی قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ کہا خدا نے کہ زمانے سے یعنی تھوڑی دیر کو کہ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ۝ ہوجائینگے کافر اور تکذیب کرنے والے پشیمان اپنی تکذیب سے فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ پھر لے لیا اونھین صیحہ نے یعنی جبریل علیہ السلام نے اتنی بڑی آواز کی کہ اونکے دل پھٹ گئے اور وہ مر گئے اور مفسرون کی ایک جماعت کا یہ قول ہی کہ اس قوم کو ثمود کہتے ہین اونکی دلیل یہ ہی کہ عذاب صیحہ ثمود پر ہوا تھا اور جو مفسر کہتے ہین کہ یہ قوم عاد تھی وہ یہ دلیل رکھتے ہین کہ سورۂ اعراف سورۂ ہود سورۂ شعرا مین نوح علیہ السلام کے قصہ کے بعد قوم عاد کا قصہ ہی تو اوسی ترتیب سے یہان بھی عاد ہی مراد ہی اور اس قول کے موافق یہ بات ہی کہ جس عذاب سے ہلاکت ہوا وسے صیحہ کہہ سکتے ہین اور بہر تقدیر لے لیا اونھین صیحہ نے بِالْحَقِّ حکم قضا کے سبب سے یا سچے وعدے کے باعث یا اسوجہ سے کہ وہ عذاب کے مستحق تھے فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً پھر کر دیا اونھین جیسے تنکے پانی کے بہائے ہوے یعنی جیسے پانی اونھین اطرح ہلاک اور نیست و نابود کر دیا جیسے تنکون کو بہیا کنارے پھینکدیتی ہی اور وہ سیاہ بھوسا ہوجاتے ہین فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے ظالمون کے گروہ کو ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ پھر پیدا کیے ہمنے اونکے بعد قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ۝ قرن اور یعنی ہمنے پیدا کیے اور قرنون والے جیسے شعیب اور لوط علیہما السلام مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا نہین آگے نکل سکتا کوئی گروہ اوسوقت سے جو ہمنے اونکے عذاب کے واسطے مقرر کیا تھا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝ اور نہ پیچھے رہینگے کسی گروہ کے لوگ اوسوقت سے ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا پھر بھیجا ہمنے اپنے رسولون کو تَتْرَا ۭ پے در پے یعنی ایک کے پیچھے ایک كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ جب آیا کسی گروہ کی طرف پیغمبر اوس گروہ کا تو تکذیب کی اوس گروہ نے اوس پیغمبر کی اور اوسنے جو کچھ توحید نبوت بعث حشر کا حال کہا اوسے اونھون نے جھوٹ جانا اور اپنے باپ دادا کی پیروی اور اونکی بری عادتین اختیار کرنے کے سبب سے تصدیق کی دولت سے محروم رہے فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا پھر پیچھے لائے ہم اونکے بعض سے بعض کو ہلاک کرنے مین یعنی کسی کو ہمنے مہلت نہ دی اور پچھلون کو اگلون کی طرح ہمنے عذاب مین ڈالا وَجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہمنے اونھین اَحَادِيْثَ باتین یعنی اونھین خلائق کے واسطے ہمنے عبرت کر دیا کہ ہمیشہ اونکا عذاب یاد کرین اور اوسکی مثال دین خلاصہ یہ ہی کہ اونکی فقط حکایت ہی باقی رہگئی کہ لوگ اوسے کہانی کی طرح کہتے ہین اور اگر اونکا ذکر خیر اور اچھی باتین ہوتین تب خوب ہوتا شعر بسا نیک نامی کہ نیکو بماند بسا بد کہ بد نام ماند ۔ دران بکوش کہ نیکو بماند فسانہ ۔

شعر سعدیا مرد نکونام نمیرد هرگز ۔ مرده آنست که نامش بنکوئی نبرند ۔ فَبُعْدًا لِّلْقَوْمِ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ تو دوری ہو خدا کی رحمت سے
اوس گروہ کو جو انبیا کا ایمان نہین لاتے اور اونکی تصدیق نہین کرتے ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى پھر بھیجا ہمنے موسیٰ کو وَاَخَاهُ
هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا اور اوسکے بھائی ہارون کو اپنے معجزے اور پیغامون کے ساتھ وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور کھلی
ہوئی دلیل یعنی عصے کے ساتھ عصے کی تخصیص اسواسطے فرمائی کہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو سب معجزون سے پہلے معجزہ
عصا عطا ہوا تھا اور چند معجزے جیسے جادوون کو نگل جانا دریا کا پھٹنا بدبیضا ہتھ سے پانی جاری ہوجانا اوسی سے تعلق رکھتا تھا
تو موسیٰ اور اوسکے بھائی کو نو معجزون کے ساتھ ہمنے بھیجا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اوسکی قوم کی طرف اور اونھون نے
ہمارا پیغام پہونچا دیا فَاسْتَكْبَرُوْا تو سرکشی کی قبطیون نے پیغمبرون کے ایمان اور متابعت سے وَكَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ۝
اور تھے گروہ سرکش اور قہر اور غلبہ کے سبب سے لوگون پہ زبردست فَقَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا پھر کہا اونھون نے
کہ کیا ایمان لائین ہم یعنی ایمان نہ لائینگے اور تصدیق نہ کرینگے دو آدمیون کی جو ہمارے مانند ہین بشریت کی صفتون مین وَقَوْمُهُمَا لَنَا
عٰبِدُوْنَ ۝ اور حال یہ ہے کہ اونکے گروہ یعنی بنی اسرائیل ہماری پوجا کرنے والے ہین یعنی اسطرح ہمارے حکم مین ہین جیسے غلام
مالکون کے حکم مین اور بعضی تفسیرون مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل فرعون کی پرستش کرتے تھے اور فرعون بت پوجتا تھا یا بچھڑا
فَكَذَّبُوْهُمَا پھر تکذیب کی فرعون اور اوسکی قوم نے موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کی فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ۝ تو ہوگئے
اوس تکذیب کے سبب سے ہلاک کیے گیون مین سے یعنی بحر قلزم مین غرق ہوگئے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور بیشک دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ
موسیٰ کو توریت جب فرعون اور اوسکی قوم ہلاک ہوچکی کہ لَعَلَّهُمْ شاید بنی اسرائیل اوسکی برکت سے يَهْتَدُوْنَ ۝ راہ پائین
احکام شریعت کی وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗٓ اٰيَةً اور کردیا ہمنے ابن مریم یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور اونکی ماں کے
قصہ کو ایک دلیل اپنی قدرت پر یا ہر ایک کو دلیل پکڑنے پر ہمنے نشانی بنایا بیٹے کو تو اسطرح کہ اوسنے اپنی ماں کی گود مین اوسی دن بات کی
جسدن پیدا ہوا اور ماں کو اسطرح کہ بے کسی مرد کے ہاتھ لگائے وہ ایسا بیٹا جنی وَاٰوَيْنٰهُمَآ اور جگہ دی ہمنے ماں بیٹے کو جب وہ
یہود سے بھاگے اور پھیر لائے ہم اِلٰى رَبْوَةٍ ربوہ کی طرف یعنی بیت المقدس کے ٹیکڑے کی جانب یا دمشق یا رملہ یا قسطنطین مصر کی
طرف اور ربوہ ایک موضع تھا ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ ۝ قرار والا یعنی ٹھہرنے کی جگہ کہ وہان آرام لین اور پانی والا کہ وہ پانی
کھلا ہوا پاک جاری تھا کشاف مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس سے رملہ فلسطین کو لازم پکڑو کہ یہ وہ ربوہ ہے جسکا ذکر خدا نے قرآن مین
کیا ہے کہا ہے کہ حضرت مریم عیسیٰ السلام اپنے بیٹے اور چچیرے بھائی یوسف بن ماتان کے ساتھ بارہ برس اوس موضع مین ہین اور رسی باندھکر
پیچھے اون اوسکی تہمت سے غلہ مول لیکر حضرت عیسیٰ کو کھانا کھلاتین يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ اور رسولو یہ خطاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ہے
تعظیم کی راہ سے جمع کے صیغہ کے ساتھ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ کھاؤ پاکیزہ اور حلال کھانون مین سے
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ اور کرو کام اچھے قوت القلوب مین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے حلال پاکیزہ کھانے کو نیک کام کرنے پر مقدم رکھا اسواسطے کہ نیک کام
اوس کھانے کا نتیجہ ہے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ لقمہ عمل کا بیج ہے اور عمل اوسکا پھل ہے جسقدر بیج پاکیزہ ہوگا

اوسی قدر پھل بہتر ہوگا مناہج مین لکھا ہی کہ جس غذا کو شرع نے حلال رکھا ہی اوسمین شرع کی عدالت اور استقامت کا حکم سرایت کیے رہتی
اور وہ میزان وحدت ہی جو شخص وہ غذا کھاتا ہی تو وہ عدالت جو حکم شرع سے اوس غذا کے ساتھ ہی کھانے والے کے نفس اور سب اعضا مین
ظاہر ہو جاتی ہی اور اوسوقت نفس اور اعضا اداے عبادت مین نرم اور مطیع ہو جاتے ہین ثم تلین جلودہم وقلوبہم الی ذکر اللہ
اسی طرف اشارہ ہی اور جس چیز کو شرع نے حرام کیا یا اوسکے حلال ہونے کی وجہ مشتبہ اور پوشیدہ ہی اوس غذا کے ساتھ انحراف اور
مخالفت شرع کا حکم لگا ہوتا ہی اگرچہ وہ غذا ایک ہی لقمہ ہو اور اوسی وقت اوس غذا کے انحراف کا حکم نفس اور اعضا مین سرایت کرتا ہی
اور حد سے گذرنے گناہ کرنے بری باتون کا مرتکب ہونے برے اخلاق پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہوتے ہین حدیث مین آیا ہی کہ اللہ پاک ہی
اور نہین قبول فرماتا مگر پاک کو صاحب روضۃ الانوار نے فرمایا ہی نظم دست دل از زمزم و کوثر نشوے ✤ واب سر چشمہ تقوی بجوے ✤
لقمہ کہ در اصل نباشد حلال ✤ ندہ نقد مرد مگر در ضلال ✤ قطرۂ باران اگر چون صاف نیست ✤ گوہر دریاے تو شفاف نیست ✤ اور
بعضون نے کہا ہی کہ یا ایہا الرسل سب نبیا کی طرف خطاب ایک ہی دفعہ نہین ہی اسواسطے کہ وہ مختلف زمانون مین تھے بلکہ یہ معنی ہین کہ
اپنے اپنے زمانہ مین ہر ایک کی طرف یہ خطاب ہوا ہی تو سب اس خطاب کے تحت مین داخل ہین اور بعضے مفسرین کہتے ہین کہ ہمارے سلطان الانبیا
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف خطاب ہی حق تعالی نے آپکو سب پیغمبر کرکے پکارا اسواسطے کہ آپ سب پیغمبرون کے سردار ہین اور
آپکی ذات مین وہ سب کمالات جمع ہین جو اور تمام انبیا علیہم السلام مین تھے مصرع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✤ توضیح مین لکھا ہی
کہ حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہی کہ اپنی امت عالی ہمت سے حکم کرو کہ حلال کھاؤ اور نیک کام کرو اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ○ جو کچھ تم کرتے ہو جانتا ہون وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ بیشک یہ ملت تمھاری اے رسولو
اُمَّةً وَّاحِدَةً ملت ایک عقائد اور اصول احکام مین یا اے امت محمد تمھاری جماعت ایک جماعت ہی ایمان اور توحید مین متحد
اور متفق وَاَنَا رَبُّكُمْ اور مین رب تمھارا ہون فَاتَّقُوْنِ ○ تو ڈرو مجھسے کلمہ توحید مین مخالفت کرنے سے فَتَقَطَّعُوْۤا
اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ زُبُرًا ؕ پھر کاٹ ڈالا اور کردیا اہل کتاب نے اپنے دین کے کام کو آپس مین ٹکڑے یعنی گروہ گروہ ہو گئے اور باہم
اختلاف کیا كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ اونمین سے ہر ایک گروہ اوس چیز کے سبب سے جو اونکے پاس ہی دین کی
بات خوش ہین اور ناز کرتے ہین اور اعتقاد جمائے ہوے ہین کہ یہی حق ہی فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ تو چھوڑ دو تم اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مکہ کے کافرون کو اونکی غفلت اور گمراہی مین حَتّٰى حِیْنٍ ○ اوسوقت تک کہ وہ مار ڈالے جائین یا مر جائین
اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ کیا گمان کرتے ہین مشرک کہ جو کچھ عطا کرتے ہین ہم اونھین اور مدد کرتے ہین ہم جس چیز کے سبب سے
مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ۙ ○ کہ وہ مال اور زینت دنیا اور اولاد کثیر ہی نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ جلدی کرتے ہین اوس چیز کے
سبب سے بھلائیون مین یعنی وہ گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد دے کر جو ہمنے اونھین مدد دی تو یہ ہماری طرف سے اونکے واسطے بھلائیون کی
جلدی ہی اور اونکے اعمال اس لائق ہین کہ ہم اون اعمال کے عوض اون لوگون کے ساتھ بھلائی کرین بلکہ ایسا نہین جو وہ گمان
کرتے ہین بلکہ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ وہ نہین جانتے کہ یہ مدد دینا آہستہ آہستہ اونکو عذاب کی طرف کھینچنا ہی بھلائیون مین جلدی کرنا نہین ہی

اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ بیشک جو لوگ اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہین عذاب کو خشیہ
یعنی ڈر کہا اسواسطے کہ عذاب ڈر کا سبب ہی وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ اور وہ لوگ جو اپنے رب کی آیتون کا کہ وہ قرآن ہی
یا قدرت کی دلیلین یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لاتے ہین وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو اپنے
رب کے ساتھ شرک نہین کرتے نہ شرک جلی نہ شرک خفی وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا اور وہ لوگ جو دیتے ہین جو کچھ دیتے ہین صدقے اور زکوٰۃ اور
انواع و اقسام کی خیرات مبرات کے سبب سے درگاہ الٰہی مین وسیلہ پکڑتے ہین وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اور اونکے دل ڈرتے ہین کہ کہین اونکی
خیرات مردود نہو جائے اور جانتے ہین اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ یہ کہ بیشک وہ اپنے رب کی طرف پھرنے والے ہین
اُولٰٓئِكَ یُسٰرِعُوْنَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین جلدی کرتے ہین فِی الْخَیْرٰتِ طاعتون مین یا دنیوی
بھلائیان حاصل کرنے مین کہ نیک کامون کی شاخین ہین جیسا حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَهُمْ لَهَا اور وہ لوگ
بھلائیون کی طرف سٰبِقُوْنَ ۝ پیشی کرنے والے ہین یا سب مومنون پر پیشی کرنے والے ہین کثرت عبادات کے سبب سے یا ثواب
حاصل ہونے کے باعث یا جنت مین داخل ہونے کی وجہ سے وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اور تکلیف نہین دیتے ہین ہم کسی کو اِلَّا وُسْعَهَا
مگر اوسکی گنجایش کے موافق یعنی اوسی کام کا ہم حکم کرتے ہین جسکی وہ قدرت اور طاقت رکھتا ہی وَلَدَیْنَا كِتٰبٌ اور ہمارے
پاس ایک کتاب ہی یعنی لوح محفوظ کہ یَنْطِقُ بِالْحَقِّ بات کرتی ہی سچائی کے ساتھ یعنی خلاف واقع اوسمین کچھ نہین لکھا ہی یا ہمارے
پاس ہر شخص کا نامۂ اعمال ہی کہ اوسکے کردار کی گواہی دیتا ہی وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۝ اور وہ لوگ جو عمل کرنے والے ہین
ظلم نہ کیے جائینگے عذاب بڑھنے اور ثواب گھٹنے کے سبب سے بَلْ قُلُوْبُهُمْ بلکہ دل کافرون کے فِیْ غَمْرَةٍ غفلت اور حیرت مین ہین
مِّنْ هٰذَا اس بات سے جو کہی گئی یا فرشتون کے لکھے ہوے اعمالنامہ سے یا قرآن سے وَلَهُمْ اَعْمَالٌ اور اونکے واسطے ہین
عمل ناپاک اور خطائین بیباک مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ سوا اس بڑی خطا کے جسپر وہ اڑے ہوے ہین یعنی شرک اور قبرون سے اوٹھنے
وغیرہ کا انکار مراد یہ ہی کہ شرک کے سوا اور بھی گناہ ہین کہ هُمْ لَهَا وہ ان گناہون کو عٰمِلُوْنَ ۝ کرنے والے ہین حکم قضا کے
موافق اور قضاے الٰہی کا کوئی رد کرنے والا نہین اور وہ اسی غفلت اور معصیت مین رہینگے حَتّٰۤی اِذَاۤ اَخَذْنَا یہانتک کہ
لے لینگے ہم مُتْرَفِیْهِمْ اونکے مالدارون کو بِالْعَذَابِ عذاب مین فاقہ یا قتل کے اِذَا هُمْ یَجْـَٔرُوْنَ ۝ اوسوقت وہ شور اور
فریاد کرینگے اور چاہینگے کہ کوئی فریاد کو پہونچے اور ہم کہینگے کہ لَا تَجْـَٔرُوا الْیَوْمَ تم نہ فریاد کرو آج اور یہ آرزو نہ رکھو کہ کوئی فریاد کو پہونچیگا
اِنَّكُمْ مِّنَّا اسمین کچھ شک نہین کہ تم میری طرف سے لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ نہ مدد دیے جاؤگے یا ہمارے عذاب سے بچوگے قَدْ كَانَتْ
اٰیٰتِیْ بیشک ہین میری آیتین یعنی قرآن کہ ہر وقت تُتْلٰی عَلَیْكُمْ پڑھا جاتا ہی تمپر فَكُنْتُمْ پھر ہوتم اوسکی سننے سے عَلٰۤی
اَعْقَابِكُمْ اپنی ایڑیون پر یعنی اولٹے پاؤن تَنْكِصُوْنَ ۝ پھرتے ہو اور میرا کلام سنتے ہی نہین مُسْتَكْبِرِیْنَ ۚ
اوس حالت مین کہ سربلندی رکھتے ہو لوگون پر اور بڑائی دکھاتے ہو یا حرم مکہ کے سبب سے اور کہتے ہو کہ ہم اہل حرم ہین یا تکبر کرنے والے ہو
قرآن کی تکذیب کے سبب سے سٰمِرًا بات کرنے والے ہو رات کو تَهْجُرُوْنَ ۝ بیہودہ بکتے ہو یا قرآن کو چھوڑے دیتے ہو یا پیغمبر کو

یا خانۂ خدا کو کہ اوسکے گرد کہانی کہتے ہوا و نماز کرتے ہو اور طواف نہین کرتے اَفَلَمْ یَدَّبَّرُوا الْقَوْلَ کیا غور نہین کرتے قرآن مین
تاکہ لفظ کے اعجاز اور معنی کے واضح ہونے سے جان لو کہ کلام حق ہی اَمْ جَآءَهُمْ کیا آیا اونکے پاس کتاب اور رسول مین سے
مَّا لَمْ یَاْتِ جو کچھ نہ آیا تھا اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ اونکے اگلے باپون پر تاکہ عذر کرین کہ ہمین کتاب و پیغمبر کی کچھ خبر ہی نہین
یعنی جسطرح نوح اور ابراہیم علیہما السلام کو اونکے باپ دادا کی طرف ہمنے بھیجا تھا اوسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی انکے
واسطے پیدا کیا تاکہ عذر نہ کرین جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ اَمْ لَمْ یَعْرِفُوْا کیا نہین پہچانا اونھون نے
رَسُوْلَهُمْ اپنے رسول کو امانت سچائی تحمل و فاکرم مروت خوشخوئی اور کمال علم کے ساتھ باوصف اسکے کہ اونھون نے علم حاصل
نہین کیا فَهُمْ لَهٗ تو وہ کافر اوس رسول کے مُنْكِرُوْنَ ۝ منکر اور نہ پہچاننے والے ہون یعنی ایسا نہین کہ رسول کو
پہچانتے ہی نہون تاکہ انکار کرین اور کہین کہ یہ شخص بیگانہ ہی ہم اسکا حال نہین جانتے اَمْ یَقُوْلُوْنَ کیا کہتے ہین کہ بِهٖ جِنَّةٌ ط
اوسکو جنون ہی کہ اوسکی بات شمار مین نہین لاتے بَلْ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ جَآءَهُمْ آئے ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اونکے پاس بِالْحَقِّ حق دین کے ساتھ یعنی اسلام کے ساتھ یا سچ بات کے ساتھ کہ وہ قرآن ہی وَاَكْثَرُهُمْ اور اکثر کافر لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝
حق سے کراہت رکھتے ہین اسواسطے کہ حق اونکی طبیعت اور آرزو کے مخالف ہی اکثر کی تخصیص اسواسطے ہی کہ بعضے کافر حق سے کراہت
نہ کرتے تھے بلکہ شرم اور عار کے مارے ایمان لاتے تھے وَلَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ اور اگر پیروی کرتا حق تعالی اَهْوَآءَهُمْ کافرون کی
خواہشون کی بہت سے معبود موجود ہونے کے باب مین یعنی اگر بالفرض بہت سے خدا ہوتے تو لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَ
مَنْ فِیْهِنَّ ط تو ضرور تباہ اور ناچیز ہو جاتے آسمان اور زمین اور جو کچھ زمین آسمان مین ہی فرشتے آدمی جن وغیرہ جیسا کہ آیہ کریمہ لَوْ كَانَ فِیْهِمَا
اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا مین گذر چکا اور کہا ہی کہ حق سے دین اسلام مراد ہی اگر کافرون کی آرزو کی متابعت کرتا یعنی شرک سے بدل جاتا تو
حق تعالی قیامت ظاہر کر دیتا اور زمین آسمان اور اوسمین رہنے والے تباہ اور ہلاک ہو جاتے بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ بلکہ ہم
ہم اونکے پاس ایک کتاب جو اونکے واسطے وعظ اور نصیحت ہی یا اونکی عزت اور شرافت اوسی مین ہی فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ تو وہ لوگ اپنی
نصیحت سے یا اوس چیز سے جو دنیا اور آخرت مین اونکی بزرگی کا سبب ہی مُّعْرِضُوْنَ ۝ منھ پھیرنے والے ہین اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ یا تم
مانگتے ہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حکم پہونچانے پر خَرْجًا خرچ اور اجرت کہ مال کی طمع کے سبب سے وہ رسالت مین تمپر تہمت
رکھتے ہین فَخَرَاجُ رَبِّكَ تو اجر تمہارے رب کا کہ دنیا کی روزی اور عقبی کا ثواب ہی خَیْرٌ ج بہتر ہی تمہارے واسطے اونکی اجرت سے
وَّهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ اور وہ یعنی حق تعالی بہتر ہی روزی پہونچانے والون کی وَاِنَّكَ لَتَدْعُوْهُمْ اور بیشک تم بلاتے ہو
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین مفت مین اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ سیدھی راہ کی طرف کہ وہ دین اسلام ہی وَاِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ
اور بیشک وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا یا قیامت کا اور اون باتون کا جو قیامت سے علاقہ رکھتی ہین عَنِ الصِّرَاطِ
اوس سیدھی راہ سے لَنٰكِبُوْنَ ۝ پھرنے والے ہین اور جھکنے والے ہین گمراہی کے میدان کی طرف وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ اور اگر رحم کرتے
ہم اونپر وَكَشَفْنَا اور اوٹھا لین ہم مَا بِهِمْ وہ جو اونپر پڑی ہی مِّنْ ضُرٍّ سختی یعنی قحط اور تنگی جو اونپر غالب ہی تو لَلَجُّوْا البتہ اڑین

فِي طُغْيَانِهِمْ اپنی سرکشی پر يَعْمَهُونَ ○ سرگشتہ پھرتے ہین اور تردد کرتے ہین یعنی اگر ہلاؤ پر سے ہم دفع کرین تو بھی اوسی طرح جھگڑے اور عناد کی راہ سے اپنی تکذیب اور کفر پر ثابت رہینگے بیت ستیز ندگی کار دیو و دد ست ✣ ستیز ندہ را دشمنی با خود ست ✣ لکھا ہی کہ جب قحط کا ضرر نہایت کو پہونچ گیا اور مکہ کے لوگ مردار کھانے لگے تو ابو سفیان مدینہ مین آیا اور جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بولا کہ تم گمان کرتے ہو کہ تم اہل عالم کے واسطے رحمت ہو اور مکہ کے لوگ تمھاری دعا کے سبب سے عاجز آگئے ہین باپون کو تمنے تلوار سے قتل کیا اور بیٹون کو بھوک کے مارے مارا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَقَدْ أَخَذْنَاهُمْ اور بیشک ہمنے لیلیا مکہ والون کو بِالْعَذَابِ عذاب قتل مین جنگ بدر کے دن فَمَا اسْتَكَانُوا تو فروتنی نکی اونھون نے لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے سامنے وَمَا يَتَضَرَّعُونَ ○ اور عاجزی اور زاری کی بلکہ اوسی طرح سرکشی اور نافرمانی پر اڑے رہے حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا یہانتک کہ جب کھولدیا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر بَابًا ایک دروازہ ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ سخت عذاب والا کہ وہ عذاب بھوک ہی اور بھوک کی سختی قتل اور قید ہونے سے بڑھ کر ہی إِذَا هُمْ وہان وہ لوگ فِيهِ اوس عذاب مین مُبْلِسُونَ ○ ناامید رنجیدہ عاجز سرگردان ہین یہانتک کہ اونمین جو غنی اور مالدار ہین وہ تمسے یا رسول اللہ مہربانی اور بخشش چاہتے ہین وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ اور وہ ہی جسنے پیدا کیا لَكُمُ السَّمْعَ تمھارے واسطے کان تاکہ اوس سے سنو سننے کی چیزین وَالْأَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ دیکھو دیکھنے کی چیزین وَالْأَفْئِدَةَ ط اور دل تاکہ فکر اور غور کرو اوسکے سبب سے اور سنی اور دیکھی چیزون سے خالق برحق کی قدرت پر دلیل پکڑو اور تم قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ○ تھوڑا سا شکر کرتے ہو اسواسطے کہ شکر گزاری کا عمدہ یہ بات ہی کہ ادراک کے ان آلون کو اوس چیز مین استعمال کرو جو خالق کی شناخت کی طرف پہونچادے وَهُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ اور وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو اور منتشر کردیا فِي الْأَرْضِ زمین مین وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○ اور اوسکی طرف جمع کیے جاؤگے قیامت کے دن اجزا اور اعضا متفرق ہوچکنے کے بعد وَهُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ اور وہ ہی جو جلاتا ہی اور مارڈالتا ہی وَلَهُ اخْتِلَافُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور اوسکے واسطے ہی مخالفت رات دن کی زیادتی اور کمی مین یا اوسکے واسطے ہی دن رات کا آگے پیچھے آنا أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ کیا تم نہین سمجھتے کہ ہماری قدرت نے کل کائنات کو معدوم سے موجود کیا اور از انجملہ قبرون سے دوبارہ اوٹھانا بھی ہی اسواسطے کہ مرجانے کے بعد سب کو ہم زندہ کرینگے پھر تم اوسکا انکار کیون کرتے ہو مکہ کے کافر یہ بات نہ سمجھے بَلْ قَالُوا بلکہ کہی اونھون نے بے سوچے سمجھے ویسی ہی بات مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُونَ ○ جیسے کہی تھی اگلے کافرون نے قَالُوا بولے کہ أَإِذَا مِتْنَا کیا جب مرجائینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہونگے ہم خاک وَعِظَامًا اور ہڈیان خالی بوسیدہ تو أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ○ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے استفہام انکاری کی راہ سے ہی اور مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یعنی جب ہم خاک ہوجائینگے تو ہمین اکٹھا کرنا اور اوٹھانا کیونکر ہوسکتا ہی لَقَدْ وُعِدْنَا البتہ وعدہ کیے گئے ہین ہم نَحْنُ وَآبَاؤُنَا ہم اور ہمارے باپ هَٰذَا اس بات کا مِن قَبْلُ پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یعنی ہمین اور ہمارے باپ دادا کو حشر نشر کا وعدہ کرکے اگلے رسولون نے دھمکایا تھا اور یہ وعدہ پورا نہوا إِنْ هَٰذَا نہین ہی یہ بات إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ○ مگر کہانی اگلون کی اور اونکی جھوٹی باتین کہ کتابون مین لکھ لکھکر چھوڑ گئے ہین قُل کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان منکرون سے کہ بتاؤ تو لِّمَنِ الْأَرْضُ کسکے لیے ہی زمین وَمَن فِيهَا

اور جو اوسمین ہی مخلوقات یعنی زمین کا مالک اور خالق کون ہی مجھے اسکا جواب دو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے
سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہین وہ تمہارے سوال کے جواب مین کہ زمین اور جو کچھ زمین مین ہی لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی بلکہ کے مشرک لوگ
اس بات کے مقر تھے کہ زمین اور اہل زمین کا خالق اللہ ہی تو جب یہ سمجھین وہ یہ جواب دین تو قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ کہو کہ کیا نصیحت نہین
مانتے ہو اور یہ بات نہین سمجھتے ہو کہ جو ذات پاک پہلی بار اہل زمین کو پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوسری بار بھی اونکو پھر موجود کرنے مین عاجز نہو گی
قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری بار کہ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ کون ہی پیدا کرنے والا ساتون آسمانون کا اسقدر بڑائی
اور اونچائی اور عجیب غریب صورت اور ہیئت کے ساتھ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ اور کون ہی پروردگار عرش عظیم کا جو
سب مخلوقات مین بڑا ہی سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہین کہ آسمان بلند اور عرش عظیم لِلّٰهِ خدا کے واسطے ہی اور سب کا رب وہی ہی
قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آیا پرہیز نہین کرتے ہو ایسے خالق کی نسبت شرک کرنے سے اور اوسکے
مخلوق مین سے اوسکا شریک ٹھہراتے ہو قُلْ مَنْ بِيَدِهٖ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی وہ جسکے ہاتھ مین ہی یعنی کسکے قبضہ
قدرت مین ہی مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ بادشاہی سب چیزون کی موضح مین کہا ہی کہ سب چیزون کی مضرت اور منفعت یا اونکے خزانے
وَّهُوَ يُجِيْرُ اور وہ پناہ دیتا ہی اور فریاد کو پہونچتا ہی اور نگہبانی کرتا ہی اور بخوف کر دیتا ہی اپنے عذاب سے جسے چاہتا ہی وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ
اور نہین پناہ دیجاتی ہی اوسپر یعنی کوئی کسی کو اوسکے عذاب سے بخوف نہین کر سکتا اور پناہ نہین دے سکتا ای مشرکو جواب دو اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے سَيَقُوْلُوْنَ قریب ہی کہ کہین مشرک کہ یہ صفتین جو تمنے کہین یہ تو لِلّٰهِ خاص خدا ہی کے واسطے ہین
جو ملکوت کا مالک اور بندون کو پناہ دینے والا ہی قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ○ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پھر کہان سے فریب کھا جاتے ہو
اور کیونکر راہ حق سے پھرتے ہو باوصف نور توحید ظاہر ہونے اور خدائے مجید کی وحدت پر دلیلین موجود ہونے کے حق کی راہ چھوڑ کر
کہان جاتے ہو نظم اَی کہ پے نفس و ہوا میروی ✤ راہ نہ این ست خطا میروی ✤ راہ روان اند ہ دیگر روند ✤ پس تو بدین راہ چرا میروی ✤ منزل
مقصود دران جانب مست ✤ پس تو ازین سوے کجا میروی ✤ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِالْحَقِّ بلکہ لائے ہم اونکے سامنے راستی کی راہ توحید
اور وعدۂ حشر و نشر وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ ایسی حق بات کی تکذیب کرتے ہین یا ہی آیہ
کہ خدا کو صاحب اولاد کہتے ہین اور اوسکا شریک ٹھہراتے ہین مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ نہین پیدا کر لیا خدا نے کوئی بیٹا وَمَا كَانَ
مَعَهٗ اور نہین ہی اوسکے ساتھ مِنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ خدائی مین اوسکا شریک ہو اسواسطے کہ اگر خدائی مین کوئی اوسکا شریک ہو تو
وہ شریک بھی خدا ہو اور خدا کو چاہیے کہ خالق ہو تو اوس دوسرے خدا کے بھی چند مخلوق ہون تو اِذًا اوسوقت لَّذَهَبَ كُلُّ
اِلٰهٍ بِمَا خَلَقَ البتہ لیجائے ہر ایک اوسے جسکو اوس خدا نے پیدا کیا ہی اور اوس مخلوق مین استقلال کے ساتھ ہمیشہ رہے تو مخلوق علامت ہونا چاہیے
جسکے سبب سے فرق معلوم ہو کہ یہ اوس خدا کا مخلوق ہی اور وہ اوس خدا کا اور سب دیکھتے ہین کہ تمام مخلوقات مین کوئی علامت فرق نہین ہی
تو ثابت ہوا کہ خدا ایک ہی اور اوسکے ساتھ کوئی خدا نہین اور دوسری بات یہ ہی کہ اگر اوس خدا کے برحق کے ساتھ کوئی اور خدا ہوتا جیسا کہ کہا
گیا تو وہ دوسرا خدا اپنے مخلوق کو جدا کرتا اور اوسکا ملک اس خدا کے ملک سے جدا ہوتا تو ان دونون خداؤن مین لڑائی جھگڑا ظاہر ہوتا جیسا

دنیا کے بادشاہون کے حال سے معلوم ہی وَلَعَلَا اور ضرور نوبت ڈھونڈھتے اور غلبہ چاہتے بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعضے خدا بعضون
اور سب کو یہ بات معلوم ہی کہ لڑائی جھگڑا واقع نہین ہی تو اوس خدائے واحد کا کوئی شریک نہین سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاک ہی خدائے وحدہ
لاشریک عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو کہ تہمت رکھتے ہین مشرک اوسپر کہ وہ صاحب اولاد ہی اور دوسرے خدا اوسکے شریک ہین
عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وہ ہی جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا فَتَعٰلٰى تو بہت بڑا اور برتر ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے ع ۵ ۱۵
جسے اوسکا شریک ٹھہراتے ہین پھر حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا دل خوش کرنے کو مشرکون پر عذاب نازل کرنے کی حق تعالیٰ خبر
دیتا ہی اور فرماتا ہی کہ قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کے طور پر کہ رَبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ اے میرے رب اگر دکھاتو مجکو اور بے شبہہ تو
دکھاتا ہی مَا يُوْعَدُوْنَ ۝ وہ جو وعدہ دیے گئے ہین کافر دنیا اور آخرت کے عذاب کا رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ تو ای میرے رب رکھ
مجکو فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کی قوم مین یعنی عذاب مین مجکو اونکا شریک کر نہ بات فروتنی اور کسر نفس کے واسطے ہی یا
اس بات پر آگاہ کرنے کے لیے کہ ظلم کی نحوست ممکن ہی کہ بیگناہ کو بھی پہونچے اور ظلم سے یہان شرک مراد ہی وَاِنَّا اور بیشک ہم کہ خدا ہین عَلٰٓى
اَنْ نُّرِيَكَ اس بات پر کہ دکھادین ہم تمھین ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَا نَعِدُهُمْ وہ وعدہ جو دیا ہی ہمنے اونکو عذاب کا لَقٰدِرُوْنَ ۝
البتہ قادر ہین ہم اور یہ جواب شرط مین پر ہوتی ہی اسکا یہ سبب ہی کہ اون کافرون مین سے بعضے ایمان لائینگے یا اونکی اولاد اسلام قبول کریگی
اِدْفَعْ بِالَّتِيْ دفع کر ایسی خصلت کے ساتھ کہ ہر حال مین هِيَ اَحْسَنُ وہ بہت اچھی ہی السَّيِّئَةَ برائی کو حضرت رب العزت
جل جلالہ اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مکارم بہت پورے اور کامل اور بزرگ اور خوب مکارم اخلاق کا حکم فرماتا ہی اور ارشاد کرتا ہی کہ دفع کرو
برائی کو اوس خصلت کے ساتھ جو بہت خوب ہی یعنی عفو اور حلم کے ساتھ مجرمون کے گناہ سے درگذرو اسطرح کہ کسی طور سے دین کی اہانت نہونے
پائے یا نادانون سے جہالت دور کرو اپنے حلم کی بدولت یا لوگون کو گناہون سے باز رکھو طاعت کا حکم کرکے یا مشرک کا شرک دفع کرو کلمۂ توحید کے
سبب سے یا مٹا دو برائی کا معروف کرکے امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ دفع کرو جفا کو وفا سے یا نفس کے اشارہ کو دل کی بشارت سے
یا خلائق کی ظلمت کو تحقیق کے نور سے یا اپنے حظون کو خدا کے حقوق سے یا حوادث کا میدان طی کرو معرفت قدم کی راہ مین سلوک کا قدم مارکر
نظم چو طی گشت راہ حوادث از انجا بملاک قدم ران بیک حملہ محمل دران قلزم نور شو غوطہ زن ہا فروشوے از خویشتن ظلمت ظل ہا یکے
خوان یکے دان یکی جو یکے گو بسوی اللہ و اللہ زو رست و باطل ہا نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جاننے والے ہین بِمَا يَصِفُوْنَ ۝ وہ جسکے
ساتھ صفت کرتے ہین تمھاری ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ تم شاعر اور ساحر ہو یا وہ بات جو میری صفت مین کہتے ہین کہ صاحب اولاد ہی اور
میرا شریک ٹھہراتے ہین وَقُلْ رَّبِّ اور کہہ کہ ای میرے رب اَعُوْذُ بِكَ پناہ لیتا ہون تیری مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ۝ وسوسے
شیطانون کے جو ضلالت اور معصیت کی طرف بلاتے ہین یا لوگون کو فریب اور غرور کے سبب سے ہلاکت مین جو وہ ڈالتے ہین وَاَعُوْذُ بِكَ
رَبِّ اور پناہ مانگتا ہون تیری ای میرے رب اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۝ اس بات سے کہ وہ حاضر ہون میرے پاس نماز یا تلاوت کے
وقت یا اس بات سے کہ کسی وقت میرے گرد وہ پھرین یا اس بات سے کہ وہ مجکو رنج دین حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ یہ متعلق ہی يَصِفُوْنَ کا یعنی
کافر برابر تمھین اور رہین برائی کے ساتھ وصف کرتے ہین یہانتک کہ آئے اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ ایک کو اونمین سے موت اور

اپنی گمراہی پر وہ واقف ہو جائے اور موت کو دیکھ لے اور عذاب کے آثار اوسے نظر آئین تو قال کہے حسرت کی راہ سے کہ رب ارجعون
اے میرے رب پھیر دے مجھے دنیا مین جمع کا صیغہ مخاطب کی تعظیم کے واسطے ہے امام ثعلبی مفسرون کے ایک گروہ سمیت اس بات پر ہین کہ
یہ خطاب ملک الموت اور اونکے مددگار فرشتون سے ہے کہ پہلے وہ کافر کلمہ رب کہکر استغاثہ کرتا ہے خدا سے اور کلمہ ارجعون کہکر ملائکہ کی طرف
رجوع کرتا ہے کہ تم مجھے پھیر دو لعلی اعمل شاید مین کرون صالحا کوئی نیک کام فیما ترکت اوس چیز مین جو مین نے
چھوڑ دی ہے کہ وہ ایمان ہے یعنی ایمان لاؤن اور اوسمین نیک کام کرون کلا رجوع طلب کرنے سے جھڑکی اور انکار ہے یعنی حاشا کہ
اوسے پھیرین انہا بیشک وہ درخواست کلمۃ ایک بات ہے کہ اوسپر حسرت غالب ہونے کے سبب سے هو قائلها وہ کہنے والا ہے
اوس بات کو ومن ورائهم اور سامنے سے مشرکون کے برزخ مانع ہے رجعت اور اونکے درمیان یعنی قبر مین وہ رہینگے الی یوم
یبعثون اوس دن تک کہ اوٹھائے جائینگے قبر سے فاذا نفخ پھر جب پھونکا جائیگا فی الصور صور مین یعنی دوسرا نفخہ
نفخہ کہ اوسکے سبب سے مردے زندہ ہو جائینگے اور قیامت قائم ہو جائیگی فلا انساب بینهم تو نسب نہونگے اونکے درمیان
یومئذ اوس دن یعنی نسب کا علاقہ منقطع ہو جائیگا اور کسی کی رحم کو کسی اپنے پر رحم نہوگا یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه یا جس
نسب کے سبب سے آج باہم فخر کرتے ہین کل قیامت کو اوسکے سبب سے نفع نہوگا اسواسطے کہ اوس روز نسب صحیح چاہیے نسب ظاہری اور صریح
نہین اور نسب صحیح یہ ہے کہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور نہ پوچھینگے ایک دوسرے سے نسب کا کوئی کسیکو
نہ پوچھیگا اپنے حال مین مبتلا ہونے کے سبب سے اور یہ حال حساب کے قبل ہوگا اور اوسکے بعد ایک دوسرے کا حال پوچھیگا جیسا خود حق تعالی نے
فرمایا ہے واقبل بعضهم على بعض يتساءلون فمن ثقلت پھر جو کوئی کہ بھاری ہونگی موازینه ترازوین اوسکی نیک کامون کے
سبب سے جسے من اوتی کتابه بیمینه وہ لوگ اولئک وہ لوگ هم المفلحون وہ تو چھٹکارا پانے والے ہین دوزخ کے درکون سے اور پہونچنے
والے ہین جنت مین پر ومن خفت موازینه اور جو کوئی کہ ہلکی ہونگی اوسکی ترازوین نیک کام کرنے کے سبب سے جیسے منکر اور منافق
لوگ فاولئك الذين خسروا تو وہ گروہ وہ لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا ہے انفسهم اپنی جانون کا یعنی اپنی عمر کی
پونجی غفلت مین برباد کی اور کمال حاصل ہونے کی استعداد ین نفس کی آرزوین ڈھونڈھنے اور خواہشون کی متابعت کرنے مین
وہنھون نے ضائع کین اور وہ لوگ في جهنم خلدون دوزخ مین ہمیشہ رہنے والے ہین تلفح جلاتی ہے وجوههم النار
اونکے مونہون کو آگ وهم فيها اور وہ اوس آگ مین كلحون تیوری چڑھائے ہین یا جلن کی شدت کے مارے اونکے منھ بگڑ گئے ہین
ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کرتے ہین کہ دوزخ کی آگ کافرون کے
منھ بھون دیگی تو اونکا اوپر والا ہونٹھ آدھے سر تک چڑھ جائیگا اور نیچے والا ہونٹھ ناف تک لٹک آئیگا اور موضح مین لکھا ہے کہ اوسکے دونون
ہونٹھون مین چالیس گز کا فاصلہ ہوگا تو حق تعالی اونسے فرمائیگا کہ الم تكن اياتي کیا نہ تھین میری آیتین یعنی قرآن جو دنیا مین
تتلى عليكم پڑھا جاتا تھا تم فكنتم بها تكذبون تو تھے تم کہ اوسکی تکذیب کرتے تھے یہانتک کہ اب
مستحق ہو گئے قالوا ربنا کہینگے وہ کہ اے ہمارے رب غلبت علينا غالب ہو گئی ہم پر شقوتنا ہماری بدبختی یعنی ہم

جو تونے ہمارے واسطے لکھدی تھی لوح محفوظ مین اور اوسکا تونے حکم کردیا ہے ہمارے گناہ جو شقاوت کا سبب ہین وہ ہمپر غالب ہوگئے وَكُنَّا قَوْمًا
اور تھے ہم ایک قوم ضَالِّينَ گمراہ راہ حق سے رَبَّنَا أَخْرِجْنَا اے ہمارے رب نکال ہمین مِنْهَا دوزخ کی آگ سے تاکہ ہم اپنے
حال کا تدارک اور اپنے کام کی درستی کرین فَإِنْ عُدْنَا پھر اگر پھر جائین ہم کفر اور تکذیب کی طرف فَإِنَّا ظَالِمُونَ ○ تو بیشک
ہم ظلم کرنے والے ہونگے اپنے نفس پر دوزخیون کا یہ اخیر کلام ہوگا قَالَ اخْسَئُوا کہیگا خدا کہ چپ ہو فِيهَا دوزخ مین
وَلَا تُكَلِّمُونِ ○ اور نہ کلام کرو مجھسے اپنے نکلنے یا عذاب دفع ہونے کے باب مین اسواسطے کہ نہ مین تمکو دوزخ سے نکالتا ہون نہ عذاب
تمپر سے ٹالتا ہون إِنَّهُ كَانَ فَرِيقٌ بیشک تھا ایک گروہ مِنْ عِبَادِي میرے بندون مین سے یعنی فقیر صحابہ جیسے حضرت عمار
اور بلال اور خباب اور انکے مثل رضی اللہ عنہم کہ ہمیشہ يَقُولُونَ رَبَّنَا کہتے تھے کہ ای ہمارے رب آمَنَّا ہم ایمان لائے تیرا
فَاغْفِرْ لَنَا تو بخش دے ہمکو وَارْحَمْنَا اور رحم کر ہمپر وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ ○ اور تو اچھا ہے بخشنے والا فَاتَّخَذْتُمُوهُمْ
پھر بنالیا تمنے اون فقیرون کو سِخْرِيًّا مسخرا یعنی تم اونپر ہنستے تھے حَتَّىٰ أَنْسَوْكُمْ یہانتک کہ بھلادیا اونھون نے یعنی تم
اونکے ساتھ مسخرا پن کرنے مین ایسے مشغول ہوئے کہ تم بھول گئے ذِكْرِي میری یاد وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ اور تھے تم کہ اونسے
تَضْحَكُونَ ہنستے تھے تکبر کی راہ سے کہ اپنے کو بڑا جانتے تھے اور اونکو حقیر اور ذلیل سمجھتے تھے إِنِّي بیشک مین جَزَيْتُهُمُ
الْيَوْمَ جزا دیتا ہون اونھین آج بِمَا صَبَرُوا اسبسے کہ صبر کیا اونھون نے تمھارے مسخرے پن کے رنج وایذا پر أَنَّهُمْ
هُمُ الْفَائِزُونَ ○ بیشک وہ ہین مراد کو پہونچنے والے یعنی اپنے مطلب کو پہونچنا اونکے صبر کی جزا ہے قَالَ کہیگا خدا یا فرشتہ
خدا کے حکم سے کافرون کو كَمْ لَبِثْتُمْ کتنا ٹھہرے تم فِي الْأَرْضِ زمین پر غفلت اور بڑی امید کی راہ سے کافر کہتے تھے
کہ دنیا مین ہم ہمیشہ رہینگے نیست و نابود ہونگے تو غصے کے طور پر اونسے پوچھینگے کہ تم کتنا ٹھہرے عَدَدَ سِنِينَ ○ برسون کے
شمار سے یعنی دنیا مین یا زمین پر کہ برس زندہ رہے اور قبر مین کہ برس مردہ رہے قَالُوا کہینگے کافر کہ لَبِثْنَا یوما ٹھہرے
ہم ایک دن أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ یا ایک دن سے بھی کم دوزخ مین ہمیشہ رہنے کو خیال کرکے دنیا اور قبر مین اپنے ٹھہرنے کو بہت تھوڑا سمجھینگے
یا آتش دوزخ کے ہول سے بھول جائینگے اور کہینگے کہ دنیا مین ہمارا رہنا ایک دن یا ایک دن مین سے کسیقدر تھا اور اس سے زیادہ ہم
نہین جانتے فَاسْأَلِ الْعَادِّينَ ○ پھر پوچھ ای پوچھنے والے ہمارے ٹھہرنے کا زمانہ شمار کرنے والون سے یعنی اون ملائکہ سے جو ہماری
عمرون اور دمون کے محافظ تھے قُلْ کہیگا خدا کہ إِنْ لَبِثْتُمْ نہین دیر کی تمنے دنیا مین إِلَّا قَلِيلًا مگر تھوڑی سی
آخرت کے دنون کی نسبت لَوْ أَنَّكُمْ اگر یقینی تم كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ○ جانتے ہوتے کہ تمام دنیا آخرت کے مقابلہ مین تھوڑی سی
ہے أَفَحَسِبْتُمْ کیا گمان کرتے ہو تم شدت غفلت کے سبب سے أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ یہ کہ ہمنے تمکو پیدا کیا ہے عَبَثًا کھیل کے طور
یا کھیل کے واسطے وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا اور گمان کرتے ہو کہ تم ہماری طرف لَا تُرْجَعُونَ ○ نہ پھیرے جاؤگے اعمال کی جزا پانے کو یعنی
ہمنے تمکو عبادت کے واسطے پیدا کیا اور تمھارے کامون کا بدلا مقرر کر رکھا ہے لطائف تفسیری مین مذکور ہے کہ ایسی چیز کے ساتھ مشغول ہونا جو
حق تعالی سے باز رکھے اسکا نام عبث ہے خدا نے ہمین ایسی شغول کے واسطے پیدا کیا نہ اوسکا حکم فرمایا شیخ ابو بکر واسطی قدس سرہ ایک دن

یہ آیت پڑھتے تھے فرمایا کہ نہیں نہیں خدا نے خلق کو عبث نہیں پیدا کیا بلکہ چاہا کہ اوسکی ہستی ظاہر ہو اور اوسکی مصنوعات سے اوسکی صفات کمالیہ کی طرف راہ پائیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ اس آیت کے یہ معنی ہین کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اے لوگو مین نے تمکو کھیل کے طور پر نہین پیدا کیا بلکہ نور محمدی کے ظہور کے واسطے پیدا کیا ہی اسواسطے کہ ازل مین یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ وہ نور انسان کی جنس سے پیدا ہوگا تو وہ اصل ہی اور تم سب اوسکی فرع ہو **نظم** ہفت و نہ چہار کہ پرداختند ✤ خاص پے مرکب او ساختند ✤ اوست شہ و آدمیان جملہ خیل ✤ اصل وی و جملہ عالم طفیل ✤ بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ مین نے تمکو اسواسطے پیدا کیا ہی کہ تم مجھسے فائدہ لو اسواسطے نہین کہ مین تمسے فائدہ لون اور کہتے ہین کہ ملائکہ کو خدا نے اسواسطے پیدا کیا کہ قدرت کے مظہر ہون اور آدمیون کو اسلیے پیدا فرمایا کہ نعمت کے مخزن ہون بعضے سماوی کتابون مین ہی کہ اے آدمیو مین نے سب چیزین تمہارے واسطے پیدا کین اور تمکو اپنے واسطے پیدا کیا کُنتُ کَنزًا مَخفِیًّا کا بھید یہان خوب کھلتا ہی جیسا کہ حضرت مولوی معنوی نے اشارہ فرمایا ہی **مثنوی** ای ظہور تو تجلی نور نور ✤ گنج مخفی از تو آمد در ظہور ✤ گنج مخفی بود زیر خاک کرد ✤ خاک تابان تر ز افلاک کرد ✤ گنج مخفی بذر پرّی جوش کرد ✤ خاک را سلطان اطلس پوش کرد ✤ خویش را نشناخت مسکین آدمی ✤ از فزونی آمد و شد در کمی ✤ خویشتن را آدمی ارزان فروخت ✤ بود اطلس خویش را بر دلق دوخت ✤ ای غلامت عقل و تدبیرات و ہوش ✤ تو جز اے خویش را ارزان فروش ✤ فَتَعٰلَی اللّٰہُ تو بزرگ ہی اللہ تعالی اور برتر اس بات سے کہ عبث پیدا کرے اَلْمَلِکُ الْحَقُّ ج بادشاہ حق لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج نہین کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ ○ پیدا کرنے والا عرش بزرگ کا یا ایسے عرش کا جو کریم ہی کہ بھلا ایمان اور برکتین اوسی سے نازل ہوتی ہین وَمَنْ یَّدْعُ اور جو کوئی پکارتا ہی یعنی پرستش کرتا ہی مَعَ اللّٰہِ خدا ے برحق کے ساتھ اِلٰھًا اٰخَرَ لا دوسرے خدا کی کہ لَا بُرْھَانَ کوئی دلیل نہین ہی لَہٗ پرستش کرنے والے کو بِہٖ اس دوسرے خدا کی پرستش پر فَاِنَّمَا حِسَابُہٗ تو سوا اسکے نہین کہ اوسکے عمل کی جزا اور اوسکے کام کا بدلا عِنْدَ رَبِّہٖ اوسکے رب کے پاس ہی اور استحقاق کے موافق اوسے بدلا دیگا اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ الْکٰفِرُوْنَ ○ تحقیق کہ نجات نہ پائینگے اور نہ چھوٹینگے کافر وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ اور کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میرے رب بخشدے مجھے اور میری امت کو وَارْحَمْ اور رحم کر مجھپر اور اونپر وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ○ اور تو بہتر ہی سب رحم کرنے والون سے حدیث مین ہی کہ سورۂ قد افلح کا اول اور آخر ایک خزانہ ہی عرش الٰہی کے خزانون مین سے

ع ۶ ۲۶

ایاتھا ۶۴ رکوعاتھا ۹ کلماتھا ۱۴۰ حروفھا ۶۴۱

سورۃ النور مدنیۃ وھی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

اربع وستون اٰیۃ

سورۂ نور مدینہ مین نازل ہوئی اور ۶۴ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی چونسٹھ آیتین ہین

سُوْرَۃٌ یہ سورت ہی عالم قدس سے اَنْزَلْنٰھَا اوتاری ہمنے وہ سورت جبرئیل کی وساطت سے وَفَرَضْنٰھَا اور فرض کردے ہمنے تمپر وہ احکام جو اوسمین ہین وَاَنْزَلْنَا فِیْھَا اور نازل کین ہمنے اوسمین اٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ آیتین کھلی ہوئین صدین اور حکم لَّعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ○ شاید تم نصیحت مانو اور حرام کامون سے بچو اور اون حکمون مین سے ایک یہ حکم ہی کہ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد جب غیر محصن ہو فَاجْلِدُوْا تو مارو ای امام و ای حاکمو

کُلَّ وَاحِدٍ ہرایک کو مِّنْہُمَا اون دونون مین سے مِائَةَ جَلْدَةٍ سو کوڑے یہ حکم اوس زنا کرنے والے کے ساتھ خاص ہی جو محصن نہو اسواسطے کہ محصن کی حد رجم ہی طحاوی مین لکھا ہی کہ محصن ہونے کی شرطین یہ ہین آزادی بلوغ عقل اسلام نکاح صحیح کے طور پر جوڑ لگنا دخول سمیت اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ شرط نہین لگاتے اور جو غیر محصن کہ آزاد ہو اوسے سو کوڑے مارنے کے ساتھ سال بھر کے واسطے شہر بدر کر دینے کو فرماتے ہین اور امام مالک اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ شہر بدر کر دینے مین امام شافعی کے ساتھ متفق ہین اسواسطے کہ اس باب مین ایک حدیث وارد ہوئی ہی کہ مِائَةُ جَلْدَةٍ وَتَغْرِیبُ عَامٍ اور صاحب کشاف رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ سال بھر کے واسطے شہر بدر کر دینا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسی آیت سے منسوخ ہی وَلَا تَأْخُذْكُمْ اور نہ لیلے تمھین بِهِمَا اون دونون زناکارون کے ساتھ رَأْفَةٌ مہربانی فِي دِينِ اللَّهِ خدا کی فرمانبرداری مین یعنی اونپر رحم کر کے حد مارنا نہ چھوڑو کوڑے مارنے مین سستی نہ کرو اِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ اگر ہوتم کہ ایمان لائے ہو بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اللہ کا اور روز قیامت کا اسواسطے کہ خدا پر ایمان چاہتا ہی کہ حدین قائم کرنے مین کوشش کیجائے وَلْيَشْهَدْ اور چاہیے کہ حاضر ہون عَذَابَهُمَا اون دونون پر عذاب کرتے وقت یعنی جب اونھین حد ماری جائے تو دیکھے طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ ایک گروہ ایمان والون مین سے تاکہ اونکی تشہیر ہو جائے اور اوس فضیحتی کے سبب سے پھر ایسا کام نہ کرین امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک چار آدمیون سے کم حاضر نہون اسواسطے کہ زنا کے واسطے گواہ بھی چار ہی مقرر ہین اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک ایک ہی آدمی کی حضوری کافی ہی اور دس تک بھی کہا ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک عورت مالدار تھی کرایہ کے گھرون مین بیٹھتی دروازہ پر نشان کی جھنڈی لگاتی یہ بات اوسنے قبول تھی کہ جو مرد اوس سے نکاح کرے اوس مرد کو وہ بخوبی معاش دے ایک مسلمان نے اس طمع پر اوسکے ساتھ نکاح کیا اوسے بدنامی سے بچانے کو حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اَلزَّانِي لَا يَنكِحُ زنا کرنے والا مرد نہ نکاح کرے اِلَّا زَانِيَةً مگر زنا کرنے والی عورت سے اَوْ مُشْرِكَةً یا شرک کرنے والی عورت سے اکثر یہ بات ہی کہ جو زنا کی طرف مائل ہوگا وہ پرہیزگار اور پاکدامن سے بچتا ہیگا وَالزَّانِيَةُ اور زنا کار عورت لَا يَنكِحُهَا نہ نکاح مین لائے اوسے اِلَّا زَانٍ مگر زنا کار مرد اَوْ مُشْرِكٌ یا مشرک اسواسطے کہ ہمجنس ہونا میل کا سبب ہی اور ہمصورت ہونا الفت کا باعث ہی بیت ہر کس بناسب گہر خود گرفت یار ✤ بلبل بباغ رفت وزغن سوے خارزار ✤ تبیان مین لکھا ہی کہ مدینہ کے یہود یا مشرکون کی عورتین کرایہ کے گھرون مین بیٹھکر ہر ایک اپنے گھر کے دروازہ پر ایک جھنڈی گاڑتی اور لوگون کو اپنے پاس بلا کر پھر تا دیتی غریب مہاجر جو گھر بار نہ رکھتے تھے اور مفلسی کے مارے پریشان حال رہتے تھے اونھون نے چاہا کہ اون عورتون کو نکاح مین لاکر اپنی محنت وصول کیجیے اور اہل جاہلیت کی عادت کے موافق عیش کیجیے تو حق تعالیٰ نے منع کیا اور فرمایا کہ وَحُرِّمَ اور حرام کیا گیا ذَٰلِكَ یہ زنا کارون سے نکاح کرنا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ ○ مومنون پر ایک قول یہ ہی کہ یہ حکم ابتدا اسلام مین تھا اور آیہ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ سے منسوخ ہو گیا وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین محصنہ عورتون کو زنا کے ساتھ اور مرد محصن بھی اس حکم مین داخل ہی اور یہان محصن ہونا آزادی اور بلوغ اور عقل اور اسلام اور زنا سے پاک رہنے کے سبب سے ہی تو جو لوگ کسی ایسے مرد یا عورت کو زنا کی گالی دے جسمین یہ پانچون صفتین پائی جاتی ہین ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا پھر نہ آئین حاکمون کے پاس بِأَرْبَعَةِ

شُهَدَآءَ چار گواہ عادل کے ساتھ یعنی چار مرد آزاد بالغ مسلمان یہ بات ثابت کرتے کہ نہ لائین جو خود انھون نے گالی دی تھی فَاجْلِدُوْهُمْ تو مارو انھین ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً اسّی کوڑے اور زنا کے سوا اور تہمت لگانے یا غیر محصن کو زنا کی تہمت لگانے مین تعزیر ہی حد نہین اور یہ تہمت لگانے کی حد زنا اور شراب کی حد سے بہت ہلکی ہی اسواسطے کہ زنا کی حد قرآن سے ثابت ہی جیسا کہ گذرا اور شراب کی حد کا ثبوت صحابہ کے قول سے ہی اور جس سبب سے حد قذف جاری ہوتی ہی اوسمین احتمال ہی کہ شاید سچ ہو وَلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ اور قبول نہ کرو اونسے جنھون نے تہمت لگائی اور گواہ نہ لائے اور کوڑے کھائے شَهَادَةً گواہی کسی حکم مین اَبَدًا ج ہمیشہ یعنی عمر بھر اور بعضون نے کہا ہی کہ جب تک توبہ نہ کرین وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ تہمت لگانے والون کا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وہ تو فاسق ہین یعنی اونکے فسق کا حکم کیا گیا ہی اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مگر وہ لوگ جنھون نے توبہ کی ہی مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ بعد اس تہمت لگانے کے اور پھر تہمت نہ لگائین وَاَصْلَحُوْا ج اور نیک کرین اپنی نیتین مسلمانون پر تہمت لگانا چھوڑ دینے مین کہ فسق کا نام اونپر سے اوٹھ جائے مگر حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب مین اوسکی گواہی ہمیشہ مردود ہی اور امام شافعی اور امام احمد رضی اللہ عنہما کے مذہب مین توبہ کے بعد اوسکو فاسق کہنا اور اوسکی گواہی رد کرنا دونون باتین جاتی رہتی ہین فَاِنَّ اللّٰهَ پھر بیشک اللہ غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی بندون کے گناہ رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہی توبہ کرنے والون پر لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ شاید کہ کوئی مرد ہم مین سے کسی غیر کو اپنی جورو کے ساتھ دیکھے تو اگر گواہ ڈھونڈھنے جاتا ہی تو جب تک گواہ جمع ہون وہ غیر مرد اپنی حاجت سے فارغ ہو کر چلدیگا اور اگر ہم مین سے کوئی بے گواہ لائے ایسی بات کہے تو اسّی کوڑے اوسے لگائے جائینگے اور وہ فاسق کہلائیگا اور اوسکی گواہی قبول ہوگی پھر کیونکر ہمارا نباہ ہوگا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عاصم حق تعالیٰ نے ایسا ہی حکم بھیجا ہی پس عاصم جیسے ہی مجلس نبوی سے باہر نکلے اونکے چچیرے بھائی عویمر نام اونھین ملے اور یہ بات کہی کہ اے عاصم بڑے شرمندہ ہین سمجھا کہ اپنی جورو خویلہ کے پیٹ پر مین نے دیکھا ہی عاصم بولے کہ افسوس جو بات مین کہنے پوچھی تھی اوسی مین مبتلا ہوا وہین سے پھرے اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا حضرت نے خویلہ کو بلا کر پوچھا اوسنے انکار کیا تو یہ لعان کی آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین زنا کے ساتھ اَزْوَاجَهُمْ اپنی جوروون کو وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اور نہون اونکے واسطے گواہ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ مگر اونھی کی ذاتین فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ تو واجب ہی گواہی دینا ایک کی اونمین سے اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ چار گواہیان خدا کے واسطے اس مضمون سے کہ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ بیشک وہ یعنی شوہر سچون مین سے ہی اوس عورت کو زنا کے ساتھ منسوب کرنے مین اور ایک بار گواہی قسم کے ساتھ ایک گواہ کی جگہ پر ہی وَالْخَامِسَةُ اور پانچوین گواہی اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ یہ کہ لعنت خدا کی اوسپر اِنْ كَانَ اگر ہو وہ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝ جھوٹون مین سے اوس بات کے کہنے مین مرد کا لعان تو اسطرح پر ہی کہ چار بار کہے کہ خدا کی قسم مین نے اس عورت کو جو بری بات کہی اوسمین مین سچا ہون اور پانچوین بار کہے کہ جو بری بات مین نے اس عورت کو کہی اگر مین اسمین جھوٹا ہون تو مجپر خدا کی لعنت اور ہر بار اوس عورت کی طرف اشارہ کرے اور اس لعان کا حکم یہ ہی کہ مرد پر سے قذف کی حد ساقط اور جورو خاوند مین جدائی کر دینگے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول کے موافق تو

طلاق کی جدائی اور امام شافعی رحمۃ اللہ کے نزدیک فسخ کی جدائی اور عورت پر زنا کی حد ثابت ہو جائیگی اور اگر شوہر لعان سے انکار کرے تو امام شافعی کے قول اور امام ابوحنیفہ رحمہما اللہ تعالیٰ کے مذہب پر اوسے قید کرینگے وَيَدْرَؤُا اور دور کریگی اور باز رکھیگی عَنْهَا الْعَذَابَ اوس عورت سے قید یا حد کو اَنْ تَشْهَدَ یہ کہ گواہی دے وہ عورت اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِ چار گواہیاں خدا کی قسم کے ساتھ اور اس مضمون کے ساتھ کہ اِنَّهٗ بیشک وہ شوہر لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝ جھوٹوں میں سے ہے اوس بری بات میں جو اوسنے مجھے کہی وَالْخَامِسَةَ اور پانچویں گواہی اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَآ یہ کہ خدا کا غضب اوس عورت پر ہو اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو مرد سچوں میں اوسے وہ بری بات کہنے میں عورت کا لعان یہ ہے کہ چار بار کہے کہ گواہی دیتی ہوں میں بخدا کہ یہ مرد جھوٹا ہے اوس بری بات میں جو اوسنے مجھے لگائی اور پانچویں بار کہے کہ اگر یہ مرد اوس بری بات میں سچا ہو تو مجھ پر خدا کا غضب ہے اور ہر بار مرد کی طرف اشارہ کرے موضح میں لکھا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز عصر کے بعد عویمر اور خویلہ کو طلب فرمایا اور جس طور سے مذکور ہوا اوسی طرح مرد اور عورت دونوں نے گواہی دی اور لعنت اور غضب کا حبالون نون نے نام لیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آمین کہا اور اور لوگوں نے بھی اور مفسرین کے ایک گروہ نے عویمر کی جگہ ہلال بن امیہ کا ذکر کیا ہے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا عَلَيْكُمْ تم پر وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت وَاَنَّ اللّٰهَ اور یہ کہ خدا تَوَّابٌ توبہ قبول کرنے والا ہے حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا حدوں کا اور حکموں میں تو ضرور تمکو فضیحت کرتا اور جھوٹے کو عذاب میں مبتلا کرتا اور بعضے یہ معنی کہتے ہیں کہ اگر تم پر عذاب کی تاخیر کرکے فضل و رحمت نہ فرماتا تو تم ہلاک ہو جاتے یا اگر سزائیں مقرر فرما کر اور بری باتوں سے منع کرنے کے سبب سے خدا فضل نہ فرماتا تو تمھاری نسل منقطع ہو جاتی اور لوگ ایک دوسرے کو ہلاک کر ڈالتے یا توبہ قبول کرکے اگر تم پر خدا رحم نہ کرتا تو تم ناامیدی میں حیران رہتے تو تمکو توبہ کی توفیق دیکر امیدوار کیا **نظم** گر توبہ مدد گار گنہگار نہ بودی ✤ اور ابر حد کرم رہ کہ نمودی ✤ در توبہ نبودے کہ در فیض کشودے ✤ زنگ غم از آئینۂ عاصی کہ زدودے ✤ اسکے بعد ام المؤمنین حضرت بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بری الذمہ ہونے کے باب میں آیتیں ہیں اور وہ قصہ طولانی ہے اور رعایت ادب اس بات کو مقتضی ہے کہ اوس قصے کی چھوٹی چھوٹی باتیں لکھنے سے قلم روک کر بڑی بات مجمل لکھی جائے وہ یہ بات ہے کہ ہجرت کے پانچویں برس جب جنگ مریسیع کا اتفاق ہوا تو جناب صدیقہ اوس سفر میں ساتھ تھیں اور ایک منزل میں کجاوے سے اوترین اور اونکا ہار کھو گیا اوسے ڈھونڈھنے کو ٹھہرنے کی جگہ سے دور تشریف لیگئیں فراویہ ہوئی فوراً خادموں نے کجاوہ اوٹھا کر اونٹ پر رکھدیا یہ نہ دیکھا کہ کجاوہ خالی ہے یا جناب صدیقہ اوسمیں بیٹھی ہیں اور وہ لوگ وہاں سے چل نکلے حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا جب پھر کر وہاں تشریف لائیں اور دیکھا کہ وہاں کوئی نہیں تو اوسی جگہ ٹھہر گئیں یہانتک کہ صفوان بن معطل جو حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حکم سے لشکر کے پیچھے پیچھے آیا کرتے وہ وہاں پہونچے اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اونٹ پر سوار ہو کر لشکر میں جا ملیں ابن ابی نے صفوان کے اونٹ پر انھیں سوار دیکھکر وہ بات کہی جو حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم محترم کی نسبت کہنا لائق نہ تھا اور جب مدینہ منورہ میں سب پہونچے تو یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیگئی اور حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئی تھیں اونھیں اس بات کی خبر نہوئی مگر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے

بے التفاتی دیکھیں اجازت لیکر اپنے والد کے گھر آئیں وہان یہ حال سُنا تو اس صدمہ سے مرض اور بڑھا دن رات رویا کرتین بیت چشم گریہ
بر سر آب ست روز و شب ۔ جانم زنالہ در تب و تاب ست روز و شب ۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی عائشہ کا
حال تحقیق کرنے کی طرف متوجہ ہوئے اپنی بیبیون اور بڑے بڑے صحابہ سے آپ پوچھتے سب اونکی پاکدامنی پر گواہی دیتے ایک دن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر مین تشریف لائے اور حضرت عایشہ صدیقہ کو روتے دیکھکر فرمایا
کہ ای عایشہ اگر تمنے گناہ کیا ہے تو خدا سے توبہ کرو اور بخشش چاہو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مان باپ سے کہا کہ تم حضرت کی
اس بات کا جواب دو کسی نے جرات نہ کی تو خود حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا نے نہایت دہشت کے ساتھ یہ بات عرض کی کہ یارسول اللہ
دشمنون نے ایک خبر اڑادی ہے اور مین جو کہتی ہون کوئی باور نہین کرتا تو مین اب کیا کہتی ہون جو یوسف علیہ السلام کے باپ نے
کہا تھا کہ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ بیت صبر کنیم تا کرم او چہ میکند ۔ با این دل شکستہ غم او چہ میکند ۔ بس اس گفتگو کے ساتھ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی کا اثر ظاہر ہوا اور برارت کی آیتین نازل ہوئین کہ اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ بیشک جو
لوگ لائے ہین بڑا جھوٹ عایشہ کی شان مین عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ط ایک گروہ ہین تم مین سے اور وہ پانچ آدمی تھے عبداللہ بن ابی
منافقون کا پیشوا اور زید بن فاعہ اور حسان بن ثابت شاعر اور مسطح بن اثاثہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ کے بیٹے اور حمنہ
بنت جحش ام المومنین حضرت زینب کی بہن لَا تَحْسَبُوْهُ نہ سمجھو اوس جھوٹے کو شَرًّا لَّكُمْ ط برا اپنے واسطے ہمین مخاطب ہین
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی عایشہ رضی اللہ عنہا اور صفوان رضی اللہ عنہ جنکے ساتھ تہمت لگائی تھی حق تعالی فرماتا ہے کہ اوس
جھوٹ کو اپنی نسبت برا نہ سمجھو بَلْ هُوَ بلکہ وہ خَيْرٌ لَّكُمْ ط بہتر ہے تمھارے واسطے اسواسطے کہ تمنے بڑا ثواب پایا اور تمھاری بڑائی
اور پاکی مین آیتین نازل ہوئین اور تمھاری بزرگی اور عظمت شان سب پر ظاہر ہوگئی اور سب جھوٹ بولنے والون اور بہتان باندھنے والون کے
باپ مین وعید ہوگئی لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ ہر شخص کے واسطے انمین سے جو بڑا جھوٹ بولنے والے ہین مَّا اكْتَسَبَ جزا اوس
چیز کی ہے جو کمائی کی اونھون نے مِنَ الْاِثْمِ گناہ مین سے اوسقدر جتنا اونھون نے خوض کیا اسواسطے کہ بعضے ہنسے تھے اور بعض نے
بری باتین کہی تھین اور بعضے چپ رہے اور منع نہ کیا وَالَّذِيْ تَوَلّٰى اور جس شخص نے کہی كِبْرَهٗ بڑی بات اور بہت بڑا مِنْهُمْ
اوس گروہ مین سے اوس شخص سے ابن ابی لعنۃ اللہ علیہ مراد ہے لَهٗ عَذَابٌ اوسکے واسطے ہے عذاب عَظِيْمٌ ○ بڑا آخرت مین یا دنیا مین
اس سبب سے کہ قذف کی حد اوسپر جاری ہوئی اور ذلیل و رسوا ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ حسان تھے اسواسطے کہ آخر عمر مین اندھے ہوگئے یا مسطح
اسواسطے کہ اونکے ہاتھ شل ہوگئے لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ کیون نہ اوسوقت جب سنی تمنے یہ بات ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ
گمان کرتے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتین بِاَنْفُسِهِمْ اپنے دین والون کی طرف خَيْرًا نیک جیسا کہ اپنی ذاتون کی طرف گمان
کرتے ہین خطاب سے غیبت اور مضمر سے مظہر کی طرف پھرنا مبالغہ ہے ملامت کرنے مین اور آگاہ کرنا ہے اس بات پر کہ مومنون کی طرف نیکی کا گمان
کرنا ایمان کا مقتضا ہے یعنی مسلمانون کو چاہیے تھا کہ یہ جھوٹ بات سنکر حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت صفوان کی طرف نیک گمان کرتے
وَقَالُوْا اور کہتے جسطرح کہ یقین کرنے والا کوئی مرد کسی حال پر مطلع ہوا ور کہے کہ هٰذَآ یہ بات اِفْكٌ مُّبِيْنٌ ○ جھوٹی کھلی

ہوئی ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ پیغمبروں کی بیبیوں کو ایسے حالوں سے محفوظ رکھتا ہے اونکی تعظیم اور تکریم کے واسطے **لَوْلَا جَآءُوْ** کیوں نہ لائے **عَلَيْهِ** اس بات پر **بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ** چار گواہ کہ گواہی دین اوس بات کی جسپر وہ قذف کرتے ہین **فَاِذْ لَمْ يَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ** پھر اب جو نہ لائے وہ چار گواہ **فَاُولٰٓئِكَ** تو وہ گروہ **عِنْدَ اللّٰهِ** خدا کے نزدیک یعنی اوسکے حکم مین **هُمُ الْكٰذِبُوْنَ** ○ وہ جھوٹے ہین ظاہر اور باطن مین اسواسطے کہ اگر گواہ لاتے تو ظاہر حکم مین جھوٹے نہوتے مگر حقیقت مین جھوٹے ہوتے اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کی بیبیون پر یہ صورت ممتنع ہے اور چونکہ گواہ نہ لائے تو ظاہر مین بھی جھوٹے ہین **وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ** اور اگر نہ فضل ہوتا اللہ کا **عَلَيْكُمْ** تم پر **وَرَحْمَتُهٗ** اور اوسکی رحمت **فِي الدُّنْيَا** دنیا مین توبہ کی توفیق دیکر **وَالْاٰخِرَةِ** اور آخرت مین عفو اور مغفرت کرکے **لَمَسَّكُمْ** ضرور پہونچتا تمکو **فِيْ مَآ اَفَضْتُمْ فِيْهِ** اوس چیز مین جسمین تمنے خوض کیا صدیقہ کو جھوٹ لگاکر **عَذَابٌ عَظِيْمٌ** ○ عذاب بڑا کہ حد قذف اور لوگون کی ملامت کی سختی اوس عذاب کے سامنے حقیر ہوتی اور تمکو وہ عذاب پہونچتا **اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ** جسوقت کہ لاتے تھے تم وہ بات **بِاَلْسِنَتِكُمْ** اپنی زبانون پر کہ ایک دوسرے سے پوچھتے تھے **وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ** اور کہتے تھے اپنے مونہون سے **مَّا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ** وہ بات کہ نہ تھا تمھین اوسکا علم یعنی نادانی کی راہ سے کہتے تھے **وَّتَحْسَبُوْنَهٗ** اور سمجھتے تھے اوس بات کو جو تمنے کہی تھی **هَيِّنًا** سہل اور آسان کہ کوئی نتیجہ اوس سے نہ پیدا ہی نہ ہوگا **وَّهُوَ** اور حال یہ ہے کہ وہ بات **عِنْدَ اللّٰهِ** خدا کے نزدیک **عَظِيْمٌ** ○ بڑی ہے اور اوسکے سبب سے بڑا عذاب ہوگا اسواسطے کہ عار کی بات اہل بیت نبوت کو لگاتا ہے اور قرآن کی تکذیب اور منصب رسالت کی تحقیر کرتا ہے احقاف مین لکھا ہے کہ ام ایوب حضرت ابوایوب انصاری کی زوجہ نے اونسے پوچھا کہ تمنے وہ بات سنی ہے جو عایشہ کے باب مین لوگ کہتے ہین ابوایوب رضی اللہ عنہ بولے کہ ہان سنی ہے وہ بات جھوٹ ہے کیا تو اپنی نسبت اوس فعل کو جایز رکھتی ہے اونکی زوجہ بولین کہ واللہ نہین پس ابوایوب نے کہا کہ واللہ عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تجھسے بہتر ہین تو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی کی نسبت یہ کام کب ممکن ہوسکتا ہے یہ بہتان عظیم ہے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ **وَلَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ** اور کیون نہ جسوقت سنی تمنے یہ بات **قُلْتُمْ** کہتے تم یعنی تمنے جسوقت بات سنی تو کیون نہ کہا تمنے جیسا ابوایوب نے کہا تھا کہ **مَا يَكُوْنُ لَنَآ** نہین لائق ہمکو اور نہین پہونچتا **اَنْ نَّتَكَلَّمَ** یہ کہ کہین ہم **بِهٰذَا** یہ بات **سُبْحٰنَكَ** پاک ہے تو اے خدا اس سے کہ اپنے پیغمبر کے حرم محترم مین خرابی اور برائی ڈال سکے **هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ** ○ یہ کلام بڑا بہتان ہے منافقون کا باندھا ہوا **يَعِظُكُمُ اللّٰهُ** نصیحت کرتا ہے خدا تمکو **اَنْ تَعُوْدُوْا** یہ کہ پھر کہو **لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا** ایسی بات کبھی یعنی جب تک زندہ ہو ہرگز کبھی ایسی بات پھر نہ کہنا **اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ** ○ اگر ہو ایمان والے اسواسطے کہ ایمان مسلمانون کے باب مین طعن کرنے کو عموماً مانع ہے خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے باب مین جو مسلمانون کی مائین ہین **وَيُبَيِّنُ اللّٰهُ** اور بیان کرتا ہے اللہ صاف صاف **لَكُمُ الْاٰيٰتِ** تمھارے واسطے آیتین کہ نیک و بدون کی تمکو آگاہ بتائین تاکہ نصیحت پکڑو اور ادب کی راہ سے نہ پھرو **وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ** اور اللہ جانتا ہے عایشہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی **حَكِيْمٌ** ○ حکم کرنے والا ہے کہ وہ عیب اور عار سے بری الذمہ ہین بیت تاگر بیان مژن پاک ست ازلوث خطا و وزمدست عیب جو آلودہ از سر تا بپا و کسی نے کیا خوب کہا ہے بیت کرا رسد کہ کند عیب دامن پاکت کہ تہمتوطرہ کہ بر برگ گل چکد

پاکی ۞ اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ بیشک جو لوگ دوست رکھتے ہین اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ یہ کہ پھیلے بدنامی یعنی بری بات کی طرف نسبت کرنا فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اونکی شان مین جو ایمان لائے ہین اور چاہتے ہین کہ لوگ اوس بات کو زبان پر لائین لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ لا اونکے واسطے ہے عذاب دکھ دینے والا فِی الدُّنْیَا دنیا مین حد قذف اور بدنامی کی وجہ سے وَالْاٰخِرَةِ اور آخرت مین عذاب دوزخ ہے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہے اوسکی برائی جسمین تمنے فکر کی ہے وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ○ اور تم اوسے نہین جانتے وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تحمل اور بردباری کے ساتھ عَلَیْكُمْ تم پر وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت مہربانی اور رحم کے ساتھ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ اور یہ کہ اللہ مہربان ہے جسپر افترا کیا گیا اوسکا بری الذمہ ہونا ظاہر کرتا ہے رَّحِیْمٌ ○ رحم کرنے والا ہے اگر توبہ کے سبب سے افترا کرنے والے کا گناہ نہ بخشتا تو ضرور تم پر عذاب نازل ہوتا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لَا تَتَّبِعُوْا نہ پیروی کرو خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ شیطان کے قدمون کی یعنی کی طرف اوسکی راہون کی اور حضرت عائشہ پر تہمت رکھنے مین اوسکے وسوسون کی وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اور جو کوئی پیروی کرے شیطان کے قدمون کی اور اوسکے اثرون کی متابعت کرے فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ تو بیشک حکم کرتا ہے شیطان اس بِالْفَحْشَآءِ اوس کام کا جو عرفا اور عقلا برا ہو وَالْمُنْكَرِ اور اوس کام کا حکم کرتا ہے جو شرع عار ہو وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ اور اگر نہوتا فضل اللہ کا عَلَیْكُمْ تم پر توبہ کی توفیق دیکر یا حدین مقرر کرکے جو گناہون کا کفارہ ہین وَرَحْمَتُهٗ اور اوسکی رحمت پاک کرنے کو تو مَا زَكٰى مِنْكُمْ پاک نہوتا تم مین سے مِّنْ اَحَدٍ کوئی اَبَدًا اخیر زمانہ تک اس عیب جوئی اور بدگوئی کے سبب سے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ اور مگر خدا پاک کرتا ہے توبہ قبول کرکے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہے وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ اور اللہ سننے والا ہے لوگونکی باتین عَلِیْمٌ ○ جاننے والا ہے اونکی نیتین کہتے ہین کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کھائی تھی کہ اپنے خالہ زاد بھائی مسطح کو خرچ نہ دونگا اوسکے ساتھ بھلائی نہ کرونگا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَا یَاْتَلِ اور چاہیے کہ قسم نہ کھائین اُولُوا الْفَضْلِ بزرگی والے جودین مین بزرگی رکھتے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَالسَّعَةِ اور مقدرت والے جو مال کی رو سے فراغت رکھتے ہین اولوا الفضل سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مراد ہین حق تعالی نے فرمایا کہ ایسے لوگون کو قسم نہ کھانا چاہیے اَنْ یُّؤْتُوْۤا اس بات پر کہ نہ دینگے خرچ اُولِی الْقُرْبٰى قرابت والون کو وَالْمَسٰكِیْنَ اور فقیر محتاجون کو وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور خدا کی راہ مین ہجرت کرنے والون کو اور مسطح قرابتدار بھی اور محتاج بھی اور مہاجر بھی تھے وَلْیَعْفُوْا اور چاہیے کہ معاف کرین جو جرم جو اونسے صادر ہوا وَلْیَصْفَحُوْا اور چاہیے کہ بدلا لینے سے منھ پھیرین اور جرم نہ گرین اَلَا تُحِبُّوْنَ کیا دوست نہین رکھتے ہو اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ اس بات کو کہ بخشدے خدا تمکو تم بھی اوروں کے گناہ سے درگذرو وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے با وصف اسکے کہ بدلا لینے پر کمال مرتبہ اوسے قدرت حاصل ہے رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے گناہگارون پر تو تمھین بھی چاہیے کہ اوسکے اخلاق سے خلق حاصل کرو علمانے یہ آیت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلیل پکڑی ہے صاحب اتقان نے لکھا ہے کہ اس آیت سے دلیل پکڑی جاتی ہے اس بات پر کہ فضیلت مطلقہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہے اور حکیم سنائی قدس سرہ نے اس باب مین کہا ہے نظم بود چندان کرامت و فضلش ۞ کہ اولوا الفضل خواند

ذوالفضلش ہ صورت وسیرتش ہمہ جان بود ہ زان زچشم عوام نہان بود ہ روز وشب سال وماہ درہمہ کار ہ ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہ
اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ تہمت لگاتے ہین پاک بیبیون کو الْغٰفِلٰتِ ایسی کہ بیخبر ہین اوس چیز سے
جسکی اونھین تہمت لگاتے ہین الْمُؤْمِنٰتِ ایمان رکھنے والیان خدا اور رسول پر ان عورتون سے پیغمبر صاحب کی بیبیان مراد ہین
وسیط مین لکھا ہی کہ خاص کرام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مراد ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ مہاجرون کی شان مین ہی
اور بعضون نے عام رکھا ہی اور بہر تقدیر جو لوگ ایسی جماعت کو تہمت لگاتے ہین لُعِنُوْا وہ لعنت کیے گئے ہین فِی الدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَةِ دنیا اور آخرت مین دنیا مین نیکنامی سے دور پڑے ہین اور آخرت مین رحمت سے یعنی اس عالم مین ملعون اور مردود ہین اور
اوس جہان مین منحوس اور مطرود وَلَهُمْ عَذَابٌ اور اونکے واسطے ہی عذاب عَظِیْمٌ ۝ بڑا بڑے گناہ کے سبب سے اور وہ
عذاب اونپر ہوگا یَّوْمَ تَشْهَدُ اوس دن جب گواہی دینگی عَلَیْهِمْ اونپر اَلْسِنَتُهُمْ انکی زبانین بڑے گناہ اور بہتان کی یعنی اپنی
زبان سے خود اقرار کرینگے وَاَیْدِیْهِمْ اور گواہی دینگے اونکے ہاتھ وَاَرْجُلُهُمْ اور اونکے پاون بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝
اوس چیز کی جو کرتے تھے گناہ یَوْمَئِذٍ اوس دن یُّوَفِّیْهِمُ اللّٰهُ پورا پورا دیگا اللہ اونھین دِیْنَهُمُ الْحَقَّ جزا اونکی جو اونکے
لائق ہی وَیَعْلَمُوْنَ اور جانینگے اوسدن کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝ وہی ثابت اپنی ذات سے ظاہر الوجود
اور قدرت کے ساتھ قادر ثواب وعذاب پر اَلْخَبِیْثٰتُ بری اور ناپاک باتین لِلْخَبِیْثِیْنَ ناپاکون کے واسطے ہین یعنی ناپاکی
لوگ ناپاک باتین زبان سے کہتے ہین اور اونھین سے بری باتین ظاہر ہوتی ہین وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ اور پلید لوگ قابل پلید
باتون کے ہین اسواسطے کہ اونکی طبیعتین پلیدی کی وجہ سے پلید باتون کی طرف مایل ہین وَالطَّیِّبٰتُ اور پاکیزہ باتین لِلطَّیِّبِیْنَ
پاک لوگون کے واسطے ہین یعنی اونسے سرایت کرتی ہین اور اثر کرجاتی ہین وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اور پاکیزہ لوگ بھی پاکیزہ
باتون کے لائق ہین مصرع از کوزہ ہمون برون تراود کہ دروست ہ اور بعضے مفسرون نے یہ تفسیر کی ہی کہ ناپاک عورتین ناپاک مردون کے
واسطے ہین اور ناپاک مرد اونکی طرف رغبت کرتے ہین اور پاک عورتین پاک مردون کے واسطے ہین اور پاک مرد اونکی طرف مایل ہین خلاصہ کلام یہ ہی
کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمام موجودات مین سب سے زیادہ پاکیزہ ہین آپکے واسطے جناب صدیقہ رضی اللہ عنہا سی محرم سزاوار ہی اسواسطے
کہ جنسیت الفت اور صحبت کا سبب ہوتی ہی اور اسی طرف مثنوی معنوی مین اشارہ ہی مثنوی ذرہ ذرہ کاندرین ارض وسماست ہ جنس
خود را ہمچو کاہ وکہربا ست ہ ناریان مر ناریان را جاذب اند ہ نوریان مر نوریان را طالب اند ہ اہل باطل اہل باطل را میکشند ہ اہل حق از
اہل حق ہم سرخوش اند ہ طیبات آمد زبہر طیبین ہ للخبیثات الخبیثون ست یقین ہ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کی فضیلت کا ذکر رسالہ مرات الصفا مین مفصل تحریر ہوا ہی اسوجہ سے یہان آیتون کا ترجمہ فقط کردیا گیا ہی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ یعنی
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مُبَرَّءُوْنَ
پاک اور مبرا ہین مِمَّا یَقُوْلُوْنَ اوس بات سے جو کہتے ہین گنہگار تہمت لگانے والے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی شان اور منصب بہت پاک اور بلند ہی اس بات سے کہ آپکی زوجہ طاہر کا دامن عصمت ایسے شبہہ سے آلودہ ہو اور صفوان بھی ایک مرد پاکیزہ اولیاء

صحابہ میں سے ہی اوس پر بھی یہ تہمت نہیں کہہ سکتے لَهُمْ اونکے واسطے ہی مَّغْفِرَةٌ بخشش خدا سے وَّرِزْقٌ كَرِيمٌ ع اور روزی اچھی یعنی بے محنت اور بے زوال اوس سے جنت کی نعمت مراد ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو بُيُوْتًا گھروں میں غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ اپنے گھروں کے سوا جنمیں تم رہتے ہو یعنی کسی غیر گھر میں نہ چلے جاؤ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا یہانتک کہ خبر لو اور اجازت چاہو وَتُسَلِّمُوْا اور سلام کرو عَلٰٓى اَهْلِهَا ط اوس گھر والے پر ایک روایت میں آیا ہی کہ کہو السَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَاَدْخُلُ ثعلبی بحملہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ ایک عورت انصاریہ نے حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ بات عرض کی کہ ہم اپنے گھروں میں ایسی حالت پر ہوتے ہیں کہ یہ نہیں چاہتے کہ اوس حال میں ہمیں کوئی دیکھے اور ہمارے لوگوں میں سے ایک ایک چانک ہمارے گھر میں چلا آتا ہی اور جس حال میں نہ دیکھنا چاہیے ہمیں دیکھ لیتا ہی تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور حکم ہو گیا کہ لوگوں کے گھر میں بے اجازت نہ چلے جایا کرو ذٰلِكُمْ وہ سلام کرنا اور اذن چاہنا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمہارے واسطے اس بات سے کہ بے اجازت چلے جاؤ اور بعضوں نے کہا ہی کہ لوگوں کو اپنے بال بچوں میں آئے اوسے بھی چاہیے کہ بات یا چاپ یا کھنکھار کے سبب سے آگاہ کر دے تاکہ گھر والے ستر عورت کر لیں لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ شاید کہ تم نصیحت مانو فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اگر پھر نہ پاؤ اوس گھر میں اَحَدًا کسی کو فَلَا تَدْخُلُوْهَا تو نہ داخل ہو غیر کے گھر میں حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ یہانتک کہ اجازت دیں تمکو یعنی کوئی ظاہر ہو کر تمکو اجازت دے اسواسطے کہ کسکے خالی گھر میں بے اذن چلے جانے میں چوری کی تہمت کا محل ہی وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا اور اگر کہیں تمسے اجازت مانگنے کے بعد کہ پھر جاؤ فَارْجِعُوْا تو پھر آؤ وہاں ٹھہرو نہ اڑو نہ دروازے پر بیٹھو اسواسطے کہ اسمیں گھر والے کی مضرت ہی هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ط پھر آنا بہت پاکیزہ بات اور بہت خوب کام ہی تمہارے واسطے وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو اجازت مانگنا اور نہ مانگنا عَلِيْمٌ جاننے والا ہی اور اوسپر بدلا دیگا یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ملک شام اور عراق کی راہ میں تاجروں کو اتفاق پڑتا ہی کہ خالی گھر اور سرا میں ٹھہرتے ہیں چونکہ کوئی وہاں مقیم نہیں ہی تو کس سے اجازت مانگیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَيْسَ عَلَيْكُمْ نہیں ہی تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ اَنْ تَدْخُلُوْا یہ کہ داخل ہو بے اجازت بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ اون گھروں میں جو مسکون نہیں ہیں یعنی اونمیں کوئی نہیں رہتا بلکہ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں جیسے قافلہ اوترنے کی جگہ اور سرا فِيْهَا اون خالی گھروں میں مَتَاعٌ لَّكُمْ ط فائدہ ہی تمکو کہ سردی گرمی سے وہاں پناہ لیتے ہو اور مال اور جانور تمہارے وہاں محفوظ رہتے ہیں وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تُبْدُوْنَ جو کچھ ظاہر کرتے ہو تم اذن چاہنا وَمَا تَكْتُمُوْنَ ○ اور جو چھپاتے ہو گھروں میں بدنیتی سے داخل ہونا قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والے مردوں سے کہ لیلیں اور چھپا دیں مِنْ اَبْصَارِهِمْ اپنی آنکھوں سے نامحرم کو دیکھنا اسواسطے کہ نگاہ سے فتنہ پیدا ہوتا ہی ذخیرۃ الملوک میں لکھا ہی کہ آدمی کے ڈیل میں شیطان کا بہت تیز قاصد آنکھ ہی اسواسطے کہ اور حواس اپنے ٹھکانے پر ہیں تا وقتیکہ کوئی خبر اون تک نہیں پہونچتی اوسے دریافت کرنے میں مشغول نہیں ہو سکتے مگر دیدہ ایسا حاسہ ہی کہ دور اور نزدیک سے بلا اور گناہ کو شکار کرتا ہی نظم

این ہمہ آفت کہ بتن میرسد ۔ از نظر تو بشکن میرسد ۔ دیدہ فرو پوش چو دُر در صدف ۔ تا نشوی تیر بلا را ہدف ۔ نفحات میں حضرت شبلی قدس سرہ سے منقول ہی کہ اونھوں نے اس آیت کے یہ معنی کہے ہین کہ سامنے کی آنکھین اونکی طرف سے بند کرین جنہ نظر ڈالنا حرام ہی اور دل کی آنکھ ماسوی اللہ کی طرف سے بند کرلین وَيَحْفَظُوا اور بچائین فُرُوجَهُمْ اپنی فرجون کو حرام سے یا چھپائین اپنی شرمگاہین ناف سے لیکر گھٹنے تک ذٰلِكَ یہ آنکھ بند کرنا اور فرج بچانا اَزْكٰى اونکی بہت پاکیزہ اور فائدے کی بات ہی لَهُمْ اونکے واسطے دنیا اور آخرت مین اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بیشک اللہ جاننے والا ہی بِمَا يَصْنَعُوْنَ وہ جو کرتے ہین نگاہ حلال اور حرام پر اور ہاتھ انون سے جو بُرا اور گناہ کرتے ہین وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ اور کہو ایمان والی عورتون کو کہ پاکدامنی کی راہ سے يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ بند کرین اپنی آنکھین اور نامحرم مردون کو نہ دیکھین وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ اور بچائین اپنی فرجین زنا سے وَلَا يُبْدِيْنَ اور نہ ظاہر کرین زِيْنَتَهُنَّ اپنا سنگار زیور لباس نگ وغیرہ سے کرکے اِلَّا مَا ظَهَرَ مگر وہ جو کھل جائے مِنْهَا اوسمین سے بیکام کرتے وقت جیسے انگوٹھی اور کپڑے کے کنارے اور سرمہ آنکھ مین اور رنگ ہاتھ مین اور بعضون نے کہا ہی کہ زینت سے زینت کے مقام مراد ہین تو منھ اور ہتھیلیان مستثنی ہین وَلْيَضْرِبْنَ اور چاہیے کہ ڈالین بِخُمُرِهِنَّ اپنی اوڑھنیان عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ اپنے گریبانون پر یعنی اپنی گردن اوڑھنی سے چھپالین تاکہ اونکے بال اور کان اور گردن اور سینے چھپے رہین وَلَا يُبْدِيْنَ اور نہ کھولین زِيْنَتَهُنَّ اپنی زینت کی جگہین جیسے سر بازو سینہ پنڈلی کہ جھپکے بازو بند چھنکا کلی پازیب کی جگہ ہی اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ مگر اپنے شوہرون کے واسطے اسلیے کہ سنگار اونھی کے واسطے ہی اَوْ اٰبَآئِهِنَّ یا اپنے باپون کے واسطے اور دادا پردادا باپ کے حکم مین ہی اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا اپنے شوہرون کے باپون کے واسطے کہ وہ عورت کے واسطے باپ کے حکم مین ہین اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ یا اپنے بیٹون کے لیے یا بیٹون کے بیٹون یعنی پوتون کے واسطے اسی طرح پوتون کے بیٹے جتنے ہون بیٹون کے حکم مین داخل ہین اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ یا اپنے شوہرون کے بیٹون کے واسطے اسواسطے کہ یہ عورتون کے واسطے بیٹون کے حکم مین ہین اَوْ اِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیون کے لیے اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ یا اپنے بھائیون کے بیٹون کے واسطے کہ وہ بھائیون کا حکم رکھتے ہین اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ یا اپنی بہنون کے بیٹون کے لیے اور یہ سب ایک ایسی جماعت ہین کہ انکے ساتھ عورت کا نکاح درست نہین اور رضاعی محرمون مین بھی یہی حکم ثابت ہی اور حق تعالی نے چچاؤن اور ماموون کا ذکر نہ کیا اسواسطے کہ وہ بھائیون کے حکم مین ہین انوار مین لکھا ہی کہ بہت احتیاط یہ ہی کہ زینت کی جگہین چچا اور ماموون کے سامنے بھی عورت نہ کھولے کہ شاید وہ اپنے بیٹون کے سامنے تعریف کرین اور اس سبب سے کوئی فتنہ پیدا ہو اَوْ نِسَآئِهِنَّ یا اپنے دین کی عورتون کے واسطے یعنی زینت کے مقام ایمان والی عورتون کو دکھائین تبیان مین لکھا ہی کہ یہودی نصرانی مجوسی بت پرست عورتین غیر مرد کا حکم رکھتی ہین اور مسلمان عورت کو اونکے سامنے پوشیدہ زینت ظاہر کرنا درست نہین اسواسطے کہ دین کے حکم نے مسلمانون اور کافرون مین آشنائی اور دوستی کی رسم مٹادی اور پاکدامن بیبیون کو بدکار عورتون کی ملاقات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ نسائہن کے لفظ سے سب عورتین مراد ہین اور اونسے پرہیز کرنا چاہیے اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ یا وہ جسکے مالک ہوئے ہین اونکے ہاتھ یعنی عورتین اونسے پرہیز کرین جو اونکے ہاتھ کلان مین

لونڈیان خواہ ایمان والی خواہ کافر و یا یہ کہ وہ لونڈیان عورتون مین داخل ہین اونکو یہان ذکر کردیا تاکہ یہ بات معلوم ہوجائے کہ اوس لونڈی سے بھی پردہ لازم نہین جو ایمان والی نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ سے لونڈی بھی مراد ہی اور غلام بھی اور بعضے اس بات پر ہین کہ اگر غلام نیک نیت اور پاکدامن ہو تو اوسے اپنی مالک بی بی پر نظر ڈالنا چاہیے اور اگر ایسا نہو تو نہین اور احقاف مین لکھا ہی کہ ابن المسیح رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ کا لفظ تمکو کہین دھوکے مین نہ ڈالدے اسواسطے کہ لونڈیون ہی کے باب مین ہی غلام کے باب مین نہین اسواسطے کہ عورتین اکثر لونڈیان ہی مول لیتی ہین غلام نہین اور عورت کا غلام غیر محرم کے حکم مین ہی اوسے نہ اپنی مالک بی بی پر نظر ڈالنا درست ہی نہ اونکی زینت کی جگہون مین سے کسی جگہہ اَوِ التّٰبِعِيْنَ یا پیروی کرنے والے غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ بے شہوت والے مِنَ الرِّجَالِ مردون مین سے یعنی وہ مرد جو کھانا مانگنے گھرون مین آتے ہین اور عورتون سے کچھ حاجت ہی نہین رکھتے یعنی اونسے شہوت کا دغدغہ نہین جیسے بہت بوڑھا اور نامرد یا وہ احمق لوگ جو مباشرت سے بالکل خبر ہی نہین رکھتے اور اونکی نیت کھانے ہی مین لگی رہتی ہی اور مذہب حنفی کے اکثر امام اس بات پر ہین کہ ہیجڑے زنانے نامرد نگاہ ڈالنے کی حرمت مین غیر مردون کا حکم رکھتے ہین اسواسطے کہ اونکو مباشرت کی خواہش تو ہی زیادہ برین نسبت کہ اوسکی قوت نہین رکھتے اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ یا لڑکے جو لَمْ يَظْهَرُوْا آگاہ نہین عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ عورتون سے یعنی اونکو کچھ تمیز ہی نہ عورتون کے ساتھ مباشرت کرنا جانتے ہین یا یہ کہ عورتون پر لڑنے کی قدرت ہی نہین رکھتے یعنی بالغ نہین ہوئے اور اونکو شہوت نہین ہوتی وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ اور نہ ماریں عورتین اپنے پانون گھنگرون پہنے ہوئے زمین پر چلتے وقت لِيُعْلَمَ تاکہ جانا جائے مَا يُخْفِيْنَ جو چھپائے رکھتی ہین مِنْ زِيْنَتِهِنَّ اپنا زیور کہ وہ پائل چھاگل پازیب ہی یعنی انکی آواز بھی مردون کے کان تک نہ پہونچائین کہ آواز سنکر مردون کو اونکی طرف رغبت ہو وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور پھر خدا کی طرف جَمِيْعًا تم سب اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ اے ایمان والو لَعَلَّكُمْ شاید تم تُفْلِحُوْنَ ○ چھٹکارا پاؤ توبہ کے سبب سے حق تعالیٰ نے سب کو توبہ کا حکم فرمایا اسواسطے کہ کوئی آدمی خطرے اور گناہ سے خالی نہین امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ اوسے توبہ کی حاجت ہی جو اپنے کو توبہ کا محتاج نہین جانتا کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق تعالیٰ نے مطیع اور عاصی سب کو توبہ کا حکم اسواسطے فرمایا تاکہ عاصی شرمندہ نہو اسواسطے کہ اگر یون فرماتا کہ اے گناہگار و تم توبہ کرو تو اونکی رسوائی ہوتی حق تعالیٰ گناہگارون کی رسوائی جب دنیا مین نہین چاہتا تو امید ہی کہ عقبیٰ مین بھی اونکو فضیحت نہ کرے نظم چو رسوا نہ کردی بچندین خطا + درین عالم پیش شاہ و گدا + دران عالم ہم بر خاص و عام + بیامرز و رسوا مکن والسلام + وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى اور نکاح کرلو بے شوہر والی عورتون کو مِنْكُمْ اپنے سے یعنی جس مرد کی جورو نہو اوسے جورو والا کردو اور جس عورت کے شوہر نہو اوسے شوہر والی کردو وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ اور نکاح کردو اپنے نیک پاک غلامون کو وَاِمَآئِكُمْ اور اپنی لونڈیون کا صالح کی تحصیل اونکے اہتمام شان کے واسطے ہی اور اسلیے ہی کہ نکاح کے سبب سے اپنی نیکی پاکی مین رہین اِنْ يَّكُوْنُوْا اگر ہونگی وہ عورتین جو بے شوہر ہین اور صالح لونڈی غلام فُقَرَآءَ فقیر اور محتاج يُغْنِهِمُ اللّٰهُ تو غنی کردیگا اونھین اللہ تعالیٰ مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے بسبب صبر کے یا بوجہ احتمال عروضی کے ایک گھر مین جیسا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

ایک کی کھانا دو کو کافی ہوتا ہی

وَاللّٰهُ وَاسِعٌ اور خدا بڑی بخشش والا ہی فراخی معاش دیتا ہی عَلِيْمٌ ○ جاننے والا ہی اور موافق استحقاق فقرا کے روزی عنایت کرتا ہی وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ اور لازم ہی کہ الگ ہین حرام سے اور پرہیزگاری اختیار کرین وہ لوگ جو لَا يَجِدُوْنَ نہین پاتے ہین نِكَاحًا اسباب نکاح کو مثل ادائے مہر اور زن و نفقہ کے حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ اوسوقت تک کہ حق تعالیٰ تونگر کردے اون لوگون کو مِنْ فَضْلِهٖ اپنے کرم کی زیادتی سے یعنی اوس اسباب پر وہ قادر ہو جائین جسکے سبب سے وہ کد خدا ہو سکین وَالَّذِيْنَ اور جو لوگ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مانگتے ہین مکاتبہ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اوس سے جسکے مالک ہوئے تمہارے ہاتھ یعنی وہ جو تمہارے لونڈی غلامون سے مکاتبہ مانگین فَكَاتِبُوْهُمْ تو مکاتب کردو انھین یہ امر مستحب ہی اور مکاتبہ یہ ہی کہ آقا اپنے لونڈی غلام سے کہے کہ مین نے تجھے مکاتب کیا اتنا مال ادا کر اور آزاد ہو جا لکھا ہی کہ حویطب ابن عبد العزی کے غلام صبیح نام نے اوس سے مکاتبت چاہی اوسنے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تمہارے لونڈی غلام مکاتبہ چاہین تو انھین مکاتب کردو اِنْ عَلِمْتُمْ اگر جان چکے ہو فِيْهِمْ خَيْرًا اوسمین نیکی اور صلاحیت اور امانت یا کمائی کرکے مال ادا کردینے کی قوت یا یہ کہ قسط کتابت کا لوگون سے سوال کرے اسواسطے کہ یہ بات بہت مکروہ ہی کہ لونڈی غلام بھیک مانگ کر کتابت کا مال ادا کرے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ایک غلام نے مکاتب ہونا چاہا حضرت سلمان نے پوچھا کہ تو کچھ مال رکھتا ہی وہ بولا نہین پوچھا کہ تجھے کمائی کرنے کی قوت ہی بولا نہ پس سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر تو کیا یہ بات چاہتا ہی کہ مجھے لوگون کا میل کچیل مین تجھے ہرگز مکاتب کرونگا وَاٰتُوْهُمْ اور دو مکاتب بندون کو مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ کچھ اللہ کے مال مین سے الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ جو اوسنے تمکو دیا ہی حویطب نے اپنے صبیح غلام کو سو دینار پر مکاتب کردیا تھا یہ آیت سُنکر بیس دینار اوسے بخشدیے امام شافعی اور امام احمد رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ اٰتُوْهُمْ مولاؤن سے خطاب ہی تو مال کتابت مین سے کچھ مکاتب کو بخشدینا واجب ہی اور حضرت امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمہما اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ مال دینا واجب نہین اسواسطے کہ وَاٰتُوْهُمْ کا حکم سب مسلمانون کو ہی کہ مکاتب کی اعانت کرو اور اوسے زکوٰۃ دو تاکہ مال کتابت ادا کرے اور مخلوق کے بندہ ہونے سے اپنی گردن خلاص کرے اور اسی سبب سے اس کار خیر کو فک رقبہ کہتے ہین اور اوسکی بدولت عقوبت کی گھاٹی سے گذر جانا ممکن ہی نظم بشنو از من نکتۂ ای زندہ دل ۔ وز پس ہر گم شدہ نیکی بکن ۔ گہ بلطف آزادۂ را بندہ ساز ۔ گہ باحسان بندۂ آزاد کن ۔ لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ابی سلول کہ منافقون کا پیشوا تھا چھ خوبصورت لونڈیان رکھتا تھا اور زبردستی اونسے زنا کرواکے مقاطعہ کے طور پر اونسے کچھ لیا کرتا تھا اونمین سے معاذہ اور مسیکہ نام دو لونڈیون نے آپس مین کہا کہ یہ کام جو ہم کرتے ہین اگر بہتر ہی تو بہت کیا اور اگر برا ہی تو اب وقت یہ ہی کہ اوسے ہم ترک کرین پھر جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے حضور مین حاضر ہو کر کیفیت عرض کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تُكْرِهُوْا اور زبردستی نہ کرو فَتَيٰتِكُمْ اپنی لونڈیون کو عَلَى الْبِغَآءِ زنا اور بدکاری پر اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا اگر چاہین پھر کھڑا ہونا پرہیزگاری پر یا نہ چاہین ارادۂ تحصن کا ذکر حال کے موافق ہی ورنہ زبردستی کرنا ہر حال مین منع ہی تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تم زبردستی نہ کرو لِّتَبْتَغُوْا تاکہ لیلو عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مال زندگی دنیا کا اونکی کمائی سے اور اونکی اولاد کو بیچکر اور تبیان مین لکھا ہی کہ جس مرد کے نطفہ سے بطور زنا لڑکا پیدا ہوتا وہ سوا اونٹ

دیکر وہ لڑکا لے لیتا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ اور جو کوئی جبر کریگا لونڈیون پر زنا کے واسطے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ بعد اسکے کہ اونکے آقا اونپر جبر کرین غَفُوْرٌ بخشنے والا ہی اونکے گناہ یعنی مجبور لونڈیون کو بخشدیگا رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہی اونپر اوس برے کام کا وبال جبر کرنے والون ہی پر ہی وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اور بیشک نازل کین ہمنے اِلَيْكُمْ تمہاری طرف اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ آیتین ظاہر کرنے والی حلال اور حرام اور حدود اور احکام کی اور بکرنے مُبَيِّنَاتٍ پڑھا ہی یعنے کورے یعنی آیتین روشن اور کھلی ہوئین وَّمَثَلًا اور بھیجی ہمنے ایک مثل مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا اون لوگون کی مثلون مین سے جو گذر گئے ہین مِنْ قَبْلِكُمْ تمسے پہلے یعنی عجیب قصہ اگلے لوگون کے قصے کے مانند اور وہ ام المومنین حضرت بی عایشہ رضی اللہ عنہا کا قصہ ہی کہ تہمت واقع ہونے مین حضرت مریم علیہا السلام کے قصہ سے بہت مشابہت رکھتا ہی اور بری الذمہ ہوجانے مین حضرت یوسف علیہ السلام کے قصہ کے مثل ہی وَمَوْعِظَةً اور بھیجی ہمنے نصیحت ان آیتون مین لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ پرہیزگارون کے واسطے متقیون کی تخصیص اسواسطے ہی کہ وہ قرآن کی نصیحتون سے فائدہ اوٹھاتے ہین اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ نور ہی آسمانون اور زمین کا اللہ کے ناموں مین سے ایک نام نور ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اللہ کو نور کہہ سکتے ہین مگر فارسی مین روشن نہ کہنا چاہیے اسواسطے کہ روشنی تاریکی کی ضد ہی اور حق تعالیٰ ان دونون ضدون کا خالق ہی جانتا چاہیے کہ نور مشہور کیفیت ہی کہ باصرہ یعنی نگاہ پہلے اوسے پاتی ہی اور اوسکے واسطے سے دوسری بار دیکھنے کی چیزون کو ادراک کرتی ہی جیسے وہ کیفیت جو آفتاب سے اون کثیف چیزون پر پڑتی ہی جو آفتاب کے محاذی واقع ہون اور ان معنون پر نور کا لفظ حق تعالیٰ کی نسبت بولنا درست نہین اور چونکہ اوسنے اپنا یہ نام رکھا تو ایک مضاف مقدر ماننا ضرور ہی اور اسی سبب سے صاحب کشاف کہتے ہین کہ ذُوْ نُوْرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی آسمانون اور زمین کا جو نور ہی حق تعالیٰ اوس نور کا خداوند ہی یا نور ہی آسمانون اور زمین کے رہنے والون کا یعنی عالم ہستی کے اجزا جو کچھ بلندی اور پستی مین نور رکھتے ہین ذاتی یا عرضی سب اللہ کے فیض کا عطیہ ہی بیت درظلمتِ عدم ہمہ بودیم ہیچ چیز ✤ نورِ وجود در سر شہود انداز تو یا فتیم ✤ یا مصدر کو اسم فاعل کے معنی پر لینا چاہیے جیسے زَيْدٌ عَدْلٌ عدل مصدر عادل اسم فاعل کے معنی مین ہی یعنی زید عادل ہی تو کلام کا مضمون یہ ہوا کہ اَللّٰهُ مُنَوِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اللہ روشن کرنے والا ہی آسمانون کا ملائکہ مقربین کے سبب سے اور نور دینے والا ہی زمین کو انبیاے مرسلین علیہم السلام کی بدولت یا آسمانون اور زمین پر جو رہنے والے ہین اونکے دلون کو معرفت اور توحید کے نور سے روشنی بخشتا ہی تیسیر مین لکھا ہی کہ آراستہ کرنے والا ہی آسمان اور زمین کا اور وہ جو امام یعقوب چرخی قدس سرہ نے اسماء حسنیٰ کی شرح مین نور کے معنی اسطور پر لکھے ہین کہ جہان کا آراستہ کرنے والا اور دل کھولدینے والا اسی قول کی تائید کرتا ہی اور امام نسفی رحمۃ اللہ تعالیٰ آسمان اور زمین کی آرایش کے باب مین کہتے ہین کہ آسمانون کو آراستہ کیا صوامع قدس سے کہ فرشتون کی طاعت کے مکان ہین اور زمین کو آراستہ کیا مساجد انس سے کہ اہل اسلام کے عبادت خانے ہین یا آسمانون کو آفتاب ماہتاب ستارون سے روشن کیا اور زمین کو انبیا علما مومنون سے منور کردیا یا آسمانون کو تسبیح اور تقدیس کرنے والون کی تسبیح اور تقدیس سے اور زمین کو حاجیون کے لبیک اور غازیون کے اللہ اکبر کہنے سے یا آسمان کو بیت معمور اور زمین کو کعبہ

ع ۸

سراپا سرور ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی مُدَبِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ہین یعنی اہل آسمان اور اہل زمین کے امور جیسے چاہیے تھے ویسے ہی بنا کر اوسکی تدبیر مین ہی جو جس قوم یا شہر کے کام انجام اور اوسکی مہم کی تدبیر کرے اوسے اوس قوم اور شہر کا نور کہتے ہین جیسا کسی شاعر نے کہا ہی کہ مصرع نور اللہ بائل ساکب ابن محلم + اور اس تقدیر پر یہ معنی ہوئے کہ وہی سب آسمان اور زمین والون کے کام بناتا ہی اور سب کو جو کچھ اونکے پاس ہی عطا کر کے خوش فرماتا ہی شعر از منہا نخانۂ احسان تو ہر جا ہمہ کس + کُلٌّ حِزْبٍ فَرِحُوْنَ ذرے لطف عمیم + اور تفسیر تبیان مین لکھا ہی کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی مُدَبِّرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ اوسکی قدرت کے دلائل اور اوسکی حکمت کے عجائب جو آسمان و زمین مین ہین وہ اوسکی قدرت علم حکمت پر کھلی ہوئی دلالت رکھتے ہین تو ہر چیز مین ایک نشانی اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ اللہ ایک ہی شعر ہر گیاہ کہ از زمین روید + وحدہ لاشریک لہ گوید + مصرع وجود جملہ اشیا دلیل قدرت اوست + اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کے معنی یہ ہین کہ اہل آسمان اور اہل زمین کو ہدایت کرنے والا اسواسطے کہ سب اوسی کی ہدایت سے اپنی ہستی کی طرف راہ پاتے ہین اور اوسی کے راہ بتانے سے اپنے دین و دنیا کی مصلحتین پہچانتے ہین لطائف حیضمی مین خواجہ ابو سہل انصاری رحمۃ اللہ تعالی سے نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر یون منقول ہی کہ نُوْرُ اَہْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اسواسطے کہ تاریکی مین رنج و ملال اور خوف و وحشت ہوتی ہی اور جب کوئی تاریکی کی مصیبت سے روشنی کی راحت مین پہونچتا ہی تو اوسے فرحت اور مسرت زیادہ ہوتی ہی تو زمین آسمان مین بھی تجلیات جمال الٰہی کے انوار کے آثار بے انتہا خوشی اور مسرت کے سبب ہین بیت چو تو پنہان شوی از من ہمہ تاریکی و غم + چو تو پیدا شوی بر من مسلمانم بجان تو + بعضے علما کہتے ہین کہ نور وہ ہی جو چیزون کو روشن کر دے تاکہ وہ چیزین نظر آئین اور چونکہ حق تعالی نے ہمارے واسطے وہ چیزین بیان فرمائین جو دنیا آخرت مین ہمارے کام آئین اور ہمین وہ چیزین خدا ہی کے سبب سے سوجھین تو خدا کو نور کہہ سکتے ہین صاحب اتحاف رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب اندھیرا ہوتا ہی تو کوئی نہ ساکن کو جانتا ہی نہ متحرک کو نہ اونچے کو پہچانتا ہی نہ نیچے کو نہ اچھے کو تمیز کرتا ہی نہ برے کو جب نور پھیلتا ہی تو اندھیرا دور ہو جاتا ہی اور سب کیفیتین کھل جاتی ہین صاف اور میلے اچھے اور برے جوہر اور عرض مین تمیز ہو جاتی ہی انسان یہ تو جانتا ہی کہ نور کے سبب سے یہ سمجھ اور بوجھ آئی مگر نور کو پہچاننے مین متحیر رہتا ہی اسواسطے کہ جانتا ہی کہ عالم نور سے بھرا ہوا ہی اور نور پوشیدہ ہی اور چیزون کا حال کھولنے کے سبب سے ظاہر ہی اور خود پوشیدہ ہی تو حق سبحانہ تعالی کہ جسکے بدولت ہمین ادراک آئی اور چیزون کی پہچان ہوئی اس بات کے سزاوار ہی کہ اوسے نور کہین اور محققون کے نزدیک نور حقیقی حق تعالی ہی کی ہستی ہی کہ سب موجودات اوسی کے سبب سے ظاہر ہین اور وہ سب سے پوشیدہ ہی اور حضرت ولایت رتبت نے رباعیات کی شرح مین فرمایا ہی کہ تو جو کچھ ادراک کرتا ہی تو پہلے ہستی ہی ادراک مین آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل ہو اور وہ ہستی بکمال ظہور کی وجہ سے مخفی رہتی جیسے رنگون اور شکلون کا ادراک اوس روشنی کے ادراک کے سبب سے ہی جو اونھین گھیرے ہوئے ہی اور جب اون رنگون اور شکلون کا دیکھنا موقوف ہی اور باوصف اسکے دیکھنے والا جب رنگون اور شکلون کو ادراک کرتا ہی تو روشنی کے ادراک سے غافل ہوتا ہی اور جب وہ روشنی غائب ہو جاتی ہی تو اوسے معلوم ہوتا ہی کہ اون رنگون اور شکلون کے علاوہ اور کسی چیز کا بھی ادراک تھا کہ وہ روشنی ہی اسی طرح ہستی حقیقی کا نور جو روشنی اور رنگون اور شکلون اور دیکھنے والے

اور سب موجودات ذہنی اور خارجی کو گھیرے اور سب کو قائم رکھنے والا ہی اور ہر چیز کا ادراک بے اوس نور کے ادراک کے محال ہی اگرچہ تو اوس نور کے ادراک سے غافل ہے اور یہ غفلت اس سبب سے ہی کہ اوس نور کو ہمیشہ ظہور ہی اگر یہ نور بھی اوس روشنی کی طرح غائب ہو جاتا تو یہ بات ظاہر ہو جاتی کہ موجودات کو ادراک کرنے کے وقت اور ایک امر بھی مدرک تھا کہ وہ وجود حق تعالیٰ کا نور ہی نظم ہستی کہ بذات خود ہویدا ست چو نور ÷ ذرات مکونات از و یافت ظہور ÷ ہر چیز کہ از فروغ او افتد دور ÷ در ظلمت نیستی بماند مستور ÷ اور رسالہ حق الیقین میں لکھا ہی کہ خدا کی ہستی سب ہستیوں سے زیادہ ظاہر ہی اسواسطے کہ وہ آپ سے آپ ظاہر ہی اور سب ہستیوں کا ظہور اوسی کے سبب سے ہی اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ سب چیزیں اوسکی ہستی کے بغیر عدم محض ہیں اور سب ہستیوں کا ادراک اوسی سے پیدا ہوتا ہی ادراک کرنے والے کی طرف سے اور اوس چیز کی جانب سے بھی جو ادراک میں آئی اور جو کچھ تو ادراک کرتا ہی تو چلے یہی ہستی ادراک میں آتی ہی اگرچہ تو اس ادراک کے ادراک سے غافل ہے اور شدت ظہور کی وجہ سے یہ ہستی مخفی معلوم ہوتی ہی نظم ہمہ عالم نور اوست پیدا ÷ کجا او گردد از عالم ہویدا ÷ زہے نادان کہ او خورشید تابان ÷ بنور شمع جوید در بیابان ÷ مَثَلُ نُوْرِهٖ اوسکے نور کی مثل جو اوسکی صفت کی طرف منسوب ہی کَمِشْكٰوةٍ مثل روشن دان کے جو دیوار کے پار نہ طاق کی طرح فِيْهَا مِصْبَاحٌ طاوس طاق میں ایک چراغ جلتا ہو خوب روشن اور بعضوں نے کہا ہی کہ مشکوٰۃ لوہے کی چھوچھی ہی جو الاطین کے بیچ میں ہوتی ہی اور اس قول کے موافق مصباح بتی ہوئی جو اوس چھوچھی میں جلتی ہی اَلْمِصْبَاحُ وہ جلتی ہوئی بتی فِيْ زُجَاجَةٍ الاطین میں اَلزُّجَاجَةُ وہ الاطین نہایت صفائی اور لطافت کی وجہ سے كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ گویا ستارہ ہی دُرِّيٌّ چمکتا جیسے زہرہ مشتری اور وہ الاطین یعنی اوسمیں جو بتی ہی يُّوْقَدُ روشن ہوئی ہی پہلے پہل مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ بڑی برکت والے درخت کے تیل سے زَيْتُوْنَةٍ کہ وہ درخت زیتون ہی زمین مقدس میں آگاہوا اور بہت پیغمبروں نے اوسکے حق میں دعاے برکت کی ہی اونمیں سے ایک حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں لَّا شَرْقِيَّةٍ نہ جانب شرق میں ہی آبادی سے جیسے گنگ دژشہر چین ختا ہیں وَّلَا غَرْبِيَّةٍ لا اور نہ جانب غرب میں اوس سے جیسے طنجہ اور طرسوس ولایت قیروان میں بلکہ وہ درخت ملک شام کی زمین اور پہاڑوں میں اگتا ہی یا یہ کہ نہ آفتاب سے ملا ہوا ہی کہ جل جائے نہ ہمیشہ سایہ میں رہتا ہی کہ اوسکا میوہ کچا رہے بلکہ آفتاب کی گرمی سے بھی بہرہ مند ہی اور سایہ کی پناہ میں بھی محفوظ ہی حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ اس درخت کی اصل بہشت سے ہی دنیا میں لائے ہیں تو وہ اس عالم کے درختوں سے نہیں ہی کہ اوسے شرقی اور غربی کہہ سکیں يَكَادُ زَيْتُهَا قریب ہی کہ اوس درخت کا روغن يُضِيْٓءُ روشنی دے اپنی ذات سے وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ اگرچہ نہ چھوگئی ہو اوسے نَارٌ آگ یعنی اوسمیں ایسی چمک اور صفائی ہی کہ بے آگ روشنی دے نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ روشنی پر روشنی یعنی زیتون کی صفائی بتی کی لو سے ملی اور الاطین کی لطافت مزید بران ہوئی اوس چھوچھی میں جو شعاعوں کو تھامے اور نوروں کو جمع کیے ہوئے ہی يَهْدِي اللّٰهُ راہ دکھاتا ہی اللہ لِنُوْرِهٖ اپنے نور معرفت کی طرف مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ اور دیتا ہی اللہ مثالیں یعنی عقل میں آنے والی باتوں کو حواس میں آنے والی چیزوں کی صورت پر بیان فرماتا ہی لِلنَّاسِ

لوگون کے واسطے تاکہ جلدی سمجھ لین وہ بات کا مطلب کھل جائے وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ اور اللہ سب چیزین معقولات و محسوسات کے دقائق جلیات اور خفیات کے حقائق عَلِيْمٌ ۝ جاننے والا ہی اس تمثیل کے باب مین عالمون کو بہت کلام ہی امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالی نے اسرار التنزیل مین فرمایا کہ اس نور سے نور ایمان مراد ہی کہ حق تعالی نے مومن کے سینہ کو اوس طاق سے تشبیہ دی جسمین لالٹین روشن ہو اور اوسکے دل کو لالٹین سے کہ طاق سینہ مین ہی اور ایمان کو شمع سے مثال دی کہ دل کی لالٹین مین روشن ہی اور لالٹین کو ستارہ روشن کے ساتھ تشبیہ دی اور کلمہ اخلاص کو برکت والے درخت کے ساتھ کہ آفتاب خوف کی تابش اور سایہ رجا کی ٹھنڈک سے بہرہ مند ہی اور قریب ہی کہ کلمہ کا فیض بے اسکے کہ مومن کی زبان پر آئے عالم کو منور فرماوے جب زبان پر اوسکا اقرار جاری ہوا اور دل مین اوسکی تصدیق اقرار زبانی کے ساتھ ملی تو نور علی نور ہو گیا اور یہ بھی حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہی کہ نور ایمان کو چراغ کے ساتھ تشبیہ اسواسطے دی کہ جس گھر مین چراغ روشن ہوتا ہی چور اوسکے گرد نہین جاتا اسی طرح جس دل مین نور ایمان ہوتا ہی شیطان اوسکی راہ نہین پاتا یا یہ کہ چراغ سے گھر کا اندر روشن ہوتا ہی اور روشندانون سے اوسکا پرتو باہر پڑتا ہی اور باہر کی طرف بھی روشنی ہو جاتی ہی اسی طرح نور ایمان دل کو روشن کرتا ہی اور زبان سے حواسون کے روشندانون مین معرفت کی شعاعین پڑتی ہین اور اعضا اور جوارح پر طاعتون کا اثر ظاہر ہوتا ہی سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مصرع سیمائے ہر کسے از دل و میدہد خبر اور مومن کے دل کو شیشہ سے اسواسطے تشبیہ دی کہ اوسے ظلم کے پتھر سے نہ توڑین اسواسطے کہ ٹوٹا ہوا شیشہ جہان لگ جاتا ہی کاٹ دیتا ہی اور ٹوٹے ہوئے دل سے جہان نرم لگا اوسکی کچھ دوا ہی نہین بیت چون آبگینہ این دل مجروح نازکم ہر چند بیشتر شکنی تیز تر شود اور بعضون نے کہا ہی کہ نور اسرار الٰہی کی معرفت کا نور ہی اور زجاجہ عارف کا دل اور مشکوۃ اوسکا سینہ اور زیتون سے شجرۂ وجود مبارک محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی چراغ معرفت عارف کے دل اور سینہ مین برکت ہدایت اور تلقین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روشن ہی کہ وہ ذات جامع الکمالات نہ شرقی ہی نہ غربی یا یہ کہ مکی ہی اور مکہ ناف عالم ہی اور عارف حبیب و اسرار حضرت سید ابرار کی تعلیم سے حاصل کرتا ہی تو نور علی نور کا بھید معلوم ہو سکتا ہی اور ایک قول یہ ہی کہ وہ نور قرآن ہی اور مسلمان کا دل زجاجہ اور اوسکی زبان مشکوۃ اور قرآن مصباح اور شجرہ وحی حق تعالی کہ نہ پیدا کیگئی ہی نہ پیدا ہونے والی قریب ہی کہ ابھی قرآن نہ پڑھا گیا اور اوسکی دلیلین سب پر کھل گئین ہون پھر جب اوسکی قرأت کرین تو نور علی نور ہو جائے اور روح الارواح مین لکھا ہی کہ نور نور محمدی ہی اور مشکوۃ حضرت آدم اور زجاجہ حضرت نوح اور زیتون حضرت ابراہیم علیہم السلام کہ نہ دین یہود کی طرف مائل ہین کہ یہود نے جانب غرب کو قبلہ بنایا اور نہ دین نصارا کی جانب ابراہیم علیہ السلام مائل ہین کہ نصارا جانب مشرق متوجہ ہین اور مصباح ہمارے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا مشکوۃ حضرت ابراہیم اور زجاجہ حضرت اسماعیل اور مصباح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شجرہ شجرۂ نبوت کہ نہ جھوٹ بات ہی نہ از قسم ہزلیات یا مشکوۃ حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ کھلا ہوا اور زجاجہ آپکا دل پاک صاف اور مصباح آپکا علم کامل اور شجرہ آپکا خلق شامل کہ نہ زیادتی اور افراط کی طرف مائل ہی نہ کمی اور تفریط کی جانب بلکہ طریق اعتدال پر ہی کہ خَيْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا واقع ہوا اور صراط سوی اوسی سے عبارت ہی اور عین المعانی مین کہا ہی کہ محبت حبیب کا نور خلت خلیل کے نور کے ساتھ نور علی نور ہی بیت پدر نور و پسر نور لیست مشہور بہ از نیخا فہم کن نور علی نور

باقی نکتے جو اس آیت نور سے متعلق ہین جواہر التفسیر مین مفصل اور شرح لکھے ہین فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ تسبیح کرتے ہین اللہ کی اون گھرون مین کہ اذن دیا اور حکم کیا ہی اللہ نے جنکی نسبت اَنْ تُرْفَعَ یہ کہ بلند کیجائے اونکی قدر تعظیم کے ساتھ یعنی اونکی قدر بلند اور مرتبہ بزرگ جانین یا اون گھرون مین آوازین بلند کرین یا اون گھرون مین حق تعالی کی طرف اپنے دست دعا اوٹھائین اور حاجتین مانگین وَيُذْكَرَ فِيْهَا اور یاد کیا جائے اون گھرون مین اسْمُهٗ لا اوسکا نام گھرون سے مسجدین مراد ہین کہ سب مکانون سے عالیقدر اور بزرگ رتبہ ہین وہان یاد الٰہی اور نماز مین مشغول ہونا چاہیے اور دنیا کے کلام اور بے معنی بات سے پرہیز کرنا چاہیے یا انبیا علیہم السلام کے گھر مراد ہین یا شہر مدینہ منورہ کے مکانات یا ازواج طاہرات کے حجرے اور بعضون نے رفع سے بنانا اور اونچا کرنا مراد لیا ہی جیسا حق تعالی نے دوسرے مقام پر فرمایا کہ وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ اور بعضون نے کہا ہی کہ گھرون سے وہ چار گھر مراد ہین جو حکم الٰہی کے موافق پیغمبرون کے ہاتھ سے تعمیر ہوئے ایک کعبہ شریف کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی کوشش اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مدد سے پورا ہوا دوسرا بیت المقدس کہ اوسکی نیو حضرت داؤد علیہ السلام کے عہد خلافت مین اوٹھین اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ مین پورا ہوا اور مسجد مدینہ اور مسجد قبا کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد سے تعمیر ہوئین يُسَبِّحُ لَهٗ تسبیح کیجاتی ہی یا نماز پڑھی جاتی ہی خدا کے واسطے فِيْهَا اون گھرون مین بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ○ صبح شام رِجَالٌ تسبیح کرنے والے اور نماز پڑھنے والے مرد ہین کہ کمال استغراق کی وجہ سے مقام شہود مین لَّا تُلْهِيْهِمْ مشغول نہین کرتے اور باز نہین رکھتی اونھین تِجَارَةٌ تجارت یعنی ایسی پونجی مول لینا جس سے نفع کی توقع ہو وَّلَا بَيْعٌ اور نہ بیچنا اوسکا یعنی لینا دینا بیچنا مول لینا اونھین مانع نہین ہوتا عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الٰہی سے وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ اور نماز قائم کرنے سے وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ اور زکوۃ دینے سے محقق لوگ اس بات پر ہین کہ خرید فروخت جو دنیا کے بڑے شغل ہین جب وہ یاد الٰہی سے اونھین نہین مانع ہوتے تو چھوٹے چھوٹے کام بطریق اولی مانع نہونگے صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اونکا ظاہر تو خلق کے ساتھ ہی اور اونکا باطن اسما اور صفات الٰہی کے مشاہدہ مین ہی اور حقیقت مین خواجگان ماوراء النہر کی یہی روش ہی لکھا ہی کہ ملک حسین گردوالی ہرات نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس سرہ سے پوچھا کہ آپکے طریقہ مین ذکر جہر اور خلوت اور سماع ہوتا ہی اونھون نے فرمایا کہ نہین پھر پوچھا کہ آپکے طریقہ کی بنا کاہے پر ہی فرمایا کہ خلوت اور انجمن پر کہ ظاہر مین تو خلق کے ساتھ ہین اور باطن مین حق کے ساتھ بیت از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش + اینچنین پیبار وش کم می بود اندر جہان + وہ جو حق تعالی فرماتا ہی کہ لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اسی مقام کی طرف اشارہ ہی اور حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے اس طریقہ عمدہ کے بیان مین فرمایا ہی رباعی سررشتہ دولت ای برادر بکف آر + وین عمر گرامی بخسارت مگذار + دائم ہمہ جا با ہمہ کس و رہمہ حال + میدار نہفتہ چشم دل جانب یار + يَخَافُوْنَ ڈرتے ہین یہ لوگ یا وصف اس توجہ اور استغراق کے يَوْمًا تَتَقَلَّبُ اوس روز کو کہ اولٹ جائینگے فِيْهِ

الْقُلُوْبُ اوس دن دل یعنی ہول کے مارے متحیر ہو جائینگے اور آرام کی صفت اضطراب سے بدل جائیگی وَالْاَبْصَارُ ۝ اور پھر جائینگی آنکھین اور ہر طرف دیکھینگی کہ اوسکا نامۂ اعمال کدھر سے اوسکے پاس پہونچتا ہی لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ یہ متعلق یَخَافُوْنَ کا ہی یعنی ڈرتے ہین تاکہ جزا دے خدا اونھین اوس خوف کے سبب سے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت خوب جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہی یعنی جو وعدہ کی ہوئی ہی وَيَزِيْدَهُمْ اور زیادہ کردیگا اونکی نیک جزائین مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی وعدہ کی ہوئی جزا کے علاوہ اونھین ایسے عطیے مرحمت فرمائیگا جنکا ہرگز اونکے دلون مین بھی گمان نہ آیا ہوگا وَاللّٰهُ يَرْزُقُ اور حق تعالی روزی دیتا ہی دنیا مین مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ بے حساب یعنی اوس روزی کا حساب نہ کریگا یا اوس مقدار سے زیادہ عقبی مین مرحمت فرمائیگا جو شمار مین آئے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور جنھون نے چھپایا حق اور نہ موافق ہوئے اوسکے اَعْمَالُهُمْ اونکے اعمال کہ اچھے معلوم ہون جیسے رشتہ دارون سے میل کرنا الاماں غلام آزاد کرنا فقیرون کو کھانا کھلانا اور ایسی باتین كَسَرَابٍ مثل سراب کے ہی بِقِيْعَةٍ یہ ابر زمین مین سراب وہ ہی کہ آفتاب کی شعاع دوپہر کو ابر زمین پر پڑے اور اوسکی چمک موج مارتے ہوئے پانی کی طرح دکھائی دے کہ يَحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ سمجھتا ہی اوسے پیاسا مَآءً پانی صاف اور اوسکی طرف متوجہ ہوتا ہی حَتّٰٓى اِذَا جَآءَهٗ یہانتک کہ جب پہونچتا ہی وہان پانی کا گمان کرکے تو لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا نہین پاتا اپنے اوس گمان اور تصور کی ہوئی کوئی چیز وَوَجَدَ اللّٰهَ اور ہی خدا کے غصہ کو عِنْدَهٗ اپنے کام کے پاس یا خدا کو اپنا حساب کرنے والا پاتا ہی فَوَفّٰىهُ پھر پورا ہی دیگا اللہ اوسے حِسَابَهٗ اوسکے کام کی حساب کے موافق وَاللّٰهُ اور اللہ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ جلدی حساب کرنے والا ہی ایک کا حساب دوسرے کے حساب سے باز نہ رکھیگا اور مثال دی اللہ نے کافرون کے اعمال کو چمکتی ریت کے ساتھ جسپر پانی کا دھوکا ہوتا ہی اور کافرون کو پیاسون کے ساتھ تو جسطرح پیاسا چمکتی ریت سے ناامید ہوا ہو تو پیاس کی شدت اور زیادہ ہوتی ہی کافر جو اپنے اعمال کے ثواب کی امید رکھتے ہین جب وہ امید نہ پوری ہوگی تو اونکی حسرت زیادہ ہوگی اَوْ كَظُلُمٰتٍ یا کافرون کے عمل مثل تاریکیون کے ہین تلے اوپر فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ دریاے عمیق مین کہ دم بدم يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ چھپا لیتی ہی اوس دریا کو ایک موج کہ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ اوپر دوسری موج ہی مِّنْ فَوْقِهٖ اوس دوسری موج پر سَحَابٌ ابر ہی کہ تارون کی روشنی چھپالے ہی ظُلُمٰتٌۢ یہ تاریکیان بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ایک دوسری پر تہ بر تہ ہین یعنی ایک تو دریا کی تاریکی اوسپر اول موج کی تاریکی اوسپر دوسری موج کی تاریکی اوسپر ابر کا اندھیرا اِذَآ اَخْرَجَ جب نکالے کوئی يَدَهٗ اپنا ہاتھ جو اون سب اعضا کی نسبت آنکھ سے قریب ہی جو دکھائی دیتے ہین لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا نہین قریب ہی کہ وہ دیکھے اوسے یہ تاریکیون کی شدت کی تاکید کا بیان ہی یعنی آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہین آتا اور تو جب کہ نظر آئے وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ اور جس کسیکو نہ دی اور مقدر اور مقدر نہ کی خدا نے لَهٗ نُوْرًا اوسکے واسطے روشنی قسمت ازلی مین فَمَا لَهٗ تو نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ نُّوْرٍ ۝ ع کچھ نور کافرون کے عمل کی یہ دوسری تمثیل ہی ظلمات تو اوسکے تاریک عمل ہین اور بحر لجی یعنی دریاے عمیق اوسکا دل ہی اور موج وہ جہل اور شرک ہی جو اوسکے دل کو چھپا لیتا ہی اور اوسپر بیکسی کا ابر تو کافر کا کام اور بات ظلمت ہی اور اوسکا آنا جانا ظلمت ہی اور قیامت کے دن اوسکی رجوع بھی ظلمت کی طرف ہی بخلاف مومن کے کہ اوسکے واسطے

ع ۶

نور پر نور ہی اور کافر کے واسطے ظلمتون پر ظلمتین نظم مومنان از تیرگی دور آمدند ✣ لاجرم نور علی نور آمدند ✣ کافرے تاریک دل را نکبت ست ✣
حال وکارش ظلمت اندر ظلمت ست ✣ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تمنای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَنَّ اللّٰهَ یُسَبِّحُ لَهٗ
یہ کہ اللہ تسبیح کرتا ہی اوسکی اور پاکی کے ساتھ یاد کرتا ہی اوسے زبان قال سے یا دلالت حال سے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
جو کوئی ہی آسمانون اور زمینون مین وَالطَّیْرُ صٰٓفّٰتٍ اور چڑیان بھی اوسکی تسبیح کرتی ہین جب پر کھولے قطار باندھے جو ہین
اوڑتی ہین چڑیون کو خاص کرکے بیان فرمانا اسلیے ہی کہ وہ زمین آسمان کے درمیان مین ہین یا خدا کی صنعت کی دلیلین انمین بہت
کھلی ہوئی ہین اسواسطے کہ بھاری جسم جو اپنی اصل مین مرکز یعنی نیچے کی طرف مائل ہین اونکو محیط یعنی اوپر کی طرف میل کرنے کی
قوت اور ہوا مین ٹھہرنے کی قدرت عطا فرمانا اور غول باندھنے مین باوصف اسکے کہ اونکے بازوون مین سمیٹنے کی بھی قوت ہی پھیلانے کا
طریقہ اونھین الہام فرمانا کمال قدرت صانع پر یقینی دلیل ہی کُلٌّ ہر ایک اہل آسمان اور اہل زمین یا چڑیون یا سب کے سب نے قَدْ عَلِمَ
بیشک جانی ہی صَلَاتَهٗ اپنی دعا وَتَسْبِیْحَهٗ اور اپنی تنزیہ یا خدا کی دعا اور تسبیح یا خدا جانتا ہی سب کی نماز اور نیاز وَاللّٰهُ
عَلِیْمٌۢ بِمَا یَفْعَلُوْنَ ○ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ کرتے ہین سب طاعت اور عبادت وَلِلّٰهِ اور خدا کے واسطے ہی مُلْكُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اون سب کا خالق وہی ہی وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِیْرُ ○
اور اللہ کی طرف ہی سب کی بازگشت اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ اللہ یُزْجِیْ سَحَابًا چلاتا ہی ابر کو اور اوٹھاتا ہی اوسے
ٹکڑے ٹکڑے ثُمَّ یُؤَلِّفُ بَیْنَهٗ پھر تالیف کرتا ہی اونکے درمیان یعنی بعض کو بعض سے ملا دیتا ہی ثُمَّ یَجْعَلُهٗ رُكَامًا
پھر کر دیتا ہی اوسے باہم ملا ہوا اور تلے اوپر چڑھا ہوا فَتَرَى الْوَدْقَ پھر دیکھتا ہی تو مینھ کو کہ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ نکلتا ہی اوسکے
درمیان سے وَیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ اور برساتا ہی ابر سے یا آسمان سے مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا پہاڑون سے جو اونمین ہین یعنی ابر کے
بڑے بڑے ٹکڑے جو پہاڑون کے برابر ہین مِنْ بَرَدٍ اولے سے جو ہوتا ہی اوس ابر مین مفعول محذوف ہی تقدیر
اوسکی یون ہی کہ برساتا ہی اوس اولے مین سے جو ابر مین ہی اولے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان سماء سے آسمان مراد ہی ابر نہین اور
آسمان مین اولے کے پہاڑ ہین جسطرح زمین پر پتھر کے پہاڑ ہین حق تعالی اون آسمانی پہاڑون سے اولے برساتا ہی فَیُصِیْبُ بِهٖ
تو پہونچاتا ہی اوس اولے کو کھیت اور باغ مین مَنْ یَّشَآءُ جسکے چاہتا ہی وَیَصْرِفُهٗ اور باز رکھتا ہی میوے اور حاصلات سے
عَنْ مَّنْ یَّشَآءُ جس کسیکے کہ چاہتا ہی یَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ قریب ہی کہ چمک اوس بجلی کی یَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ○
لیجائے نگاہین اور چمک کے سبب سے اندھا کر دے اور یہ اوسکے کمال قدرت پر بڑی قوی دلیل ہی کہ پانی برسانے والے ابر مین سے آگ کا شعلہ نکالتا ہی
یُقَلِّبُ اللّٰهُ پھیرتا ہی اللہ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ دن رات کو ایک دوسرے کے بعد آنے جانے سے یا ایک کے گھٹنے اور دوسرے کے بڑھنے سے
یا بدلتا ہی اونکے احوال گرمی سردی یا اجالے اندھیرے کے سبب سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک جو مذکور ہوا اسمین لَعِبْرَةً البتہ راہ بتاتا
اور عبرت لینا ہی لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ○ سوجھ بوجھ والون کو وَاللّٰهُ خَلَقَ اور اللہ نے پیدا کیا كُلَّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے
والے کو کہ زمین مین ہی مِّنْ مَّآءٍ پانی سے کہ اوسکا خمیر اور مادہ ہی یا مخصوص پانی یعنی نطفہ سے اور یہ تغلیب کی راہ سے ہی

اسواسطے کہ بعضے حیوانات نطفہ سے مخلوق نہین ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حق تعالی نے ایک جوہر پیدا کرکے اوسے نظر ہیبت سے دیکھا تو وہ پگھل کر پانی ہوگیا اوسمین سے کچھ پانی کو آگ کردیا اور اوس سے جن پیدا کیے اور کچھ پانی کو ہوا کرکے اوس سے فرشتے پیدا کیے پھر کچھ پانی کو خاک کرکے اوس سے آدمی اور سب حیوانات پیدا کیے اور سب اصل پانی ہی ہے پھر ان جنبش کرنیوالون مین سے مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ کوئی ہی کہ چلتا ہی عَلٰى بَطْنِهٖ اپنے پیٹ کے بل جیسے سانپ مچھلی وغیرہ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ اور اونمین سے کوئی ہی کہ چلتا ہی عَلٰى رِجْلَيْنِ دونون پانون پر جیسے آدمی اور پرند جانور وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ اور اونمین سے کوئی چلتا ہی عَلٰٓى اَرْبَعٍ چار پانون پر جیسے زمند چرند حق تعالی نے اون جانورون کو پہلے بیان کیا جنمین اوسکی قدرت بہت ظاہر ہی اور وہ وہ جانور ہین جو بے پیرون کے چلتے ہین پھر اونمین بیان فرمایا جو دو پانون سے چلتے ہین پھر چار پانون کو اور جن حیوانات کے چار پانون سے زیادہ پیر ہوتے ہین وہ بھی چار ہی پانون پر زور دیکر چلتے ہین يَخْلُقُ اللّٰهُ پیدا کرتا ہی اللہ مَا يَشَآءُ ط جو کچھ چاہتا ہی اون چیزون مین سے جو ذکر کین اور جنکا ذکر نہین فرمایا مختلف صورتون اور اعضا اور ہیئتون اور حرکتون اور قوتون اور افعال پر باوجود اسکے کہ عنصر ایک ہی ہی نظام اوست قادر ہر چہ خواہد و خواست ہر چہ خواہد کند کہ حکم اوراست ؛ نقشبندی ہر بن گلہ اوست ؛ نقش دان درون دلہا اوست ؛ اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ ہر چیز پیدا کرنے پر قادر ہی تو جو کچھ چاہے پیدا کرے لَقَدْ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ ہمنے اوتارین اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ ط آیتین کھلی ہوئین وَاللّٰهُ يَهْدِيْ اور اللہ ہدایت کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اون آیتون مین غور اور فکر کرنے کے سبب اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی ٹھیک راہ کی طرف کہ وہ جنت کی راہ ہی لکھا ہی کہ بشر منافق اور ایک یہودی مین جھگڑا پڑا یہودی بولا کہ آؤ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم مین اپنا فیصلہ کرائین منافق کہنے لگا کہ کعب بن اشرف کے سامنے یہ مقدمہ پیش کرین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَيَقُوْلُوْنَ کہتے ہین منافق کہ ہم اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہین خدا کا وَبِالرَّسُوْلِ اور اوسکے رسول کا وَاَطَعْنَا اور فرمانبرداری کی ہمنے دونون کی ثُمَّ يَتَوَلّٰى پھر پھرتا ہی فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ اونمین سے اور حکم ماننے کو منع کرتے ہین مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ط بعد اسکے کہ ایمان اور اطاعت کا اقرار کرچکے ہین وَمَآ اُولٰٓئِكَ اور نہین ہین اوس گروہ کے لوگ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان والے دل سے یا ایمان پر ثابت اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ اور مغیرہ بن وائل مین پانی اور زمین کی بابت جھگڑا پڑا تھا ہر چند حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اوسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لائین مگر یہ بات ممکن نہوئی مغیرہ بولا کہ وہ تمہارا حق ثابت کرینگے اسواسطے کہ اونکے چچازاد بھائی ہوا اور اصل بات یہ ہی کہ وہ ملعون جانتا تھا کہ معاملہ مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حق ہی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق حق فیصلہ کرینگے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ منافق لوگ ایمان اور فرمانبرداری کا اقرار کرتے ہین اور خدا اور رسول کے حکم سے انکار کرتے ہین وَاِذَا دُعُوْٓا اور جب بلائے جاتے ہین اِلَى اللّٰهِ اللہ کی کتاب کی طرف وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے حکم کی جانب لِيَحْكُمَ تاکہ حکم کرین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستی کے ساتھ بَيْنَهُمْ اونکے درمیان اِذَا فَرِيْقٌ تو اوسوقت ایک گروہ مِّنْهُمْ اونمین سے کہ بشر ہی یا منافق

مُّعْرِضُوْنَ ○ انکار کرنے والے ہین محکمہ عالیہ نبویہ سے وَاِنْ یَّکُنْ اور اگر ہو لَّهُمُ الْحَقُّ اونکے واسطے حکم یعنی اونکی
مرضی کے موافق تو یَاْتُوْٓا اِلَیْهِ آئین پیغمبر کی طرف مُذْعِنِیْنَ ○ حکم مانتے اور اطاعت کرتے ہوے یعنی اگر جانین کہ اونھی کا
حق ثابت ہوگا تو فرمانبردار اور مطیع ہین اور اگر معلوم ہو کہ دوسرے کا حق ثابت ہوگا تو منکر ہین اَفِیْ قُلُوْبِهِمْ کیا اونکے دلون
مَّرَضٌ بیماری ہی یعنی کفر اور ظلم کی طرف میلان اَمِ ارْتَابُوْٓا یا شک مین پڑے ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت اور
اونسے ناانصافی دیکھی ہی کہ اونپر اعتماد باقی نہین رہا اَمْ یَخَافُوْنَ یا ڈرتے ہین اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ یہ کہ حیف کریگا حق تعالی کوئی
حکم نازل فرمانے مین اور ظلم کریگا عَلَیْهِمْ اونپر وَرَسُوْلُهٗ اور میل کریگا اوسکا رسول حکم دینے مین بَلْ ایسا نہین کہ رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محل تہمت ہو یا خدا اور اوسکا رسول ظلم کرے بلکہ اُولٰٓئِكَ وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہی تو ظلم
کرنے والے ہین اپنے دوسرے فریق پر یا اپنی جانون پر انکار کے سبب سے یا خدا اور رسول کے حکم سے باز رکھ کر اِنَّمَا كَانَ اسکے سوا
نہین کہ ہو قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ بات ایمان والون کی اِذَا دُعُوْٓا جب پکارے جاتے ہین اِلَی اللّٰهِ اللہ کی کتاب
کی طرف وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کی جانب لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ تاکہ حکم کرے اونکے درمیان جھگڑے کے وقت اَنْ
یَّقُوْلُوْا یہ کہین سَمِعْنَا سنا ہمنے آپکا کلام وَاَطَعْنَا اور فرمانبردار ہین آپکے حکم کے مصرع بہر چہ حکم کنی ما حکمی +
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ جو ایسا کہتے ہین هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہی تو چھٹکارا پانے والے ہین عذاب ہالی کے رکون سے اور پہنچنے
والے ہین رضاے سبحانی کے درجون پر وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی حکم مانے خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کا
اطاعت کرے سنتون مین یا ہر ایک بات مین جو وہ فرمائین وَیَخْشَ اللّٰهَ اللہ اور ڈرے عذاب الٰہی سے گذرے ہوے گناہون پر
وَیَتَّقْهِ اور بچے اوسکے غصے سے اور گناہ نہ کرے آیندہ فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ وہی ہین مراد کو پہنچنے
والے جنت کی نعمتون کے ساتھ کشاف مین لکھا ہی کہ ایک بادشاہ نے علما سے التماس کیا کہ ایک ہی آیت ایسی بتائیے کہ اوسپر عمل
کرنا کافی ہو اور پھر دوسری آیت کی احتیاج نہ رہے تو علما نے اس آیت پر اتفاق کیا اسواسطے کہ فوز و فلاح کا حصول سوا فرمانبرداری
اور خوف اور پرہیزگاری کے متصور ہی نہین بیت اینک واگر مقصد اقصی طلبی + وانیک عمل از رضاے مولی طلبی + وَاَقْسَمُوْا
بِاللّٰهِ اور قسم کھائی منافقون نے اللہ تعالی کی جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون مین سے کہ وہ ایسے فرمانبردار ہین کہ
بے شبہہ لَئِنْ اَمَرْتَهُمْ اگر حکم کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونھین اپنا گھر بار مال متاع چھوڑ کر نکل آنے کا تو لَیَخْرُجُنَّ ط
ضرور وہ نکل آئین اول لحظہ بھر بھی توقف نہ کرین قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا کہو کہ قسم نہ کھاؤ جھوٹی طَاعَةٌ مقصود تمسے فرمانبرداری
ہی مَّعْرُوْفَةٌ ط پہچانی ہوئی اخلاص اور سچی نیت کے ساتھ نہ کہ جھوٹی قسم نفاق اور جھوٹی طاعت پر اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بیشک
خدا جانتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تم کرتے ہو نفاق وغیرہ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَطِیْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو
خدا کی خلوص نیت کے ساتھ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی صاف دلی کے ساتھ فَاِنْ تَوَلَّوْا پھر اگر منھ پھیرو
اور انکار کروگے تم اے لوگو فَاِنَّمَا عَلَیْهِ مَا حُمِّلَ تو اسکے سوا نہین کہ پیغمبر پر وہی ہی جو اوسپر بوجھ رکھا گیا ہی تبلیغ

ع ۶

احکام کا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ اور تمپر ہی جو کچھ تمسے بوجھ اوٹھوایا گیا ہی اطاعت اور فرمانبرداری کا وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ اور اگر اطاعت کروگے رسول کی اوسکے حکم مین تو تَهْتَدُوْا سیدھی راہ پاؤگے وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اور نہین ہی رسول پر اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور دعوت اسلام کرنا صاف صاف اور میرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو کچھ لازم تھا وہ اونھون نے ادا کیا اور جو تمھارا کاروبار ہی وہ باقی رہا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وعدہ دیا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے بہت مشہور یہ بات ہی کہ ان ایمان والوں سے غریب مہاجر مراد ہین جنھون نے ہجرت کے بعد مدینہ منورہ مین انصار کے گھرون مین قیام کیا اور اکثر قبائل عرب جو مکہ اور یثرب مین تھے قریش اونسے ملکر ان غریبون کے ساتھ لڑنے پر متفق ہوئے اور روز دھمکیان دیتے اور سخت پیغام کہلا بھیجتے تھے وہ غریب مہاجر اکثر ہتھیار اپنے پاس رکھتے اور خوف و ہراس مین بسر کرتے ایک دن آپس مین کہنے لگے کہ کوئی زمانہ ایسا بھی آئیگا کہ ہم لوگ اپنے کو مطمئن اور بیخوف دیکھین اور فراغت سے خیر و عافیت کے ساتھ بیٹھین تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی اور وعدہ کرکے قسم کھائی کہ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ ضرور اونکو خلیفہ کریگا فِي الْاَرْضِ کافرون کی سرزمین پر عرب اور عجم مین كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ جسطرح خلیفہ کیا خدا نے اون لوگون کو جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے اور بکرنے اِسْتَخْلَفَ مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جسطرح خلیفہ کیے گئے وہ لوگ جو اونکے قبل تھے یعنی بنی اسرائیل کہ اونھین مصر و شام کی زمین عطا فرمائی یہانتک کہ اونھون نے وہان ایسا تصرف کیا جیسا بادشاہ اپنے ملکون مین کرتے ہین اور تھوڑی ہی مدت مین مومنون سے اپنا وعدہ وفا کیا عرب کے جزیرے اور کسریٰ کے شہر اور روم کے شہر اونھین عطا فرمائے اور امید ہی کہ حکم لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کے موافق تمام مشارق اور مغارب کے اطراف واکناف ملازمان شرع نبوی اور متابعان احکام ملت مصطفوی کی تسخیر اور تصرف مین آجائین نظم دمبدم صیت کمال دولت خدام او بہ عرصہ روے زمین را سر بسر خواہد گرفت ✤ شاہباز ہمتش چون بر کشاید بال قدرت از ثریا تا ثری در زیر پر خواہد گرفت ✤ یہ آیت اعجاز قرآن اور صحت نبوت اور خلفاء راشدین کی خلافت پر دلیل ہی اور فرمایا کہ وَلَيُمَكِّنَنَّ اور ضرور قوت کے ساتھ متمکن اور ثابت کریگا لَهُمْ دِيْنَهُمُ اونکے واسطے اونکے دین کو الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وہ دین کہ پسندیدہ ہی اونکے واسطے یعنی دین اسلام مراد یہ ہی کہ اوس دین کو سب دینون پر غالب کریگا وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ اور ضرور بدل دیگا اونھین مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اونکے ڈر کے بعد کہ دشمنون سے ہی اَمْنًا بیخوفی دشمنون سے يَعْبُدُوْنَنِيْ عبادت کرینگے یعنی زمانہ خلافت مین لَا يُشْرِكُوْنَ نہ شریک کرینگے بِيْ شَيْـًٔا تیرے ساتھ کسی چیز کو یعنی جاہ و دولت اختیار و قدرت اونھین توحید اور عبادت سے باز نہ رکھیگی وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کریگا اس نعمت مین بَعْدَ ذٰلِكَ یہ وعدہ صحیح ہونے کے بعد فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ ناشکرا هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○ وہ لوگ تو پورے فاسق ہین ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قبیلۂ ذوالنورین مین پہلا گروہ تھا کہ اونھون نے اس نعمت کی ناشکری کی وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز جو فرض ہی وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ جو واجب ہی وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری کرو رسول کی جو کچھ وہ حکم فرمائین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○

شاید کہ تم رحمت کیے جاؤ لَا تَحْسَبَنَّ ہرگز نہ گمان کر وتم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو جو ایمان
نہ لائے مُعْجِزِيْنَ عاجز کرنے والے خدا کو عذاب کرنے سے فِي الْاَرْضِ زمین مین یا پیشی لیجانے والے اوسپر یعنی حق سبحانہ
تعالیٰ پر پیشی نہ لیجا سکینگے اور اوسکا عذاب اپنے سے نہ دور کر سکینگے وَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ اور اونکی آتش دوزخ
ہی وَلَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بری بازگشت ہی آتش دوزخ لکھا ہی کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک غلام انصاری کو
کہ مدلج بن عمر اوسکا نام تھا دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلانے بھیجا غلام بے اجازت اونکے گھر مین چلا گیا
حضرت فاروق سوتے تھے اور اونکے بعضے اعضا پر سے کپڑا ہٹ گیا تھا اور بعضی روایت مین ہی کہ جاگتے تھے اور بی بی کے ساتھ
اختلاط کی باتین کرتے تھے بس غلام کا بے اجازت گھر مین چلا آنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت برا معلوم ہوا اور بے اختیار
اونکی زبان مبارک پر یہ بات آئی کہ کیا خوب ہوتا جو حق تعالیٰ منع فرما دیتا کہ مان باپ بیٹی بیٹے نوکر چاکر بھی ایسے وقت ہم لوگون کے
گھرون مین بے اجازت نہ چلے آیا کرین کہ ہمارے پوشیدہ کام دیکھ لین پھر جب حضرت فاروق جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی
خدمت مین حاضر ہوئے تو یہ آیت نازل ہو چکی تھی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ
چاہیے کہ اجازت مانگین تمسے وہ لوگ جنکے مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مالک ہین تمھارے ہاتھ یعنی غلام یا لونڈی غلام سب
وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ اور وہ لڑکے بھی جو نہین پہونچے ہین سن بلوغ کو مِنْكُمْ تمھاری قوم سے یعنی غلام اور لڑکون کو
چاہیے کہ تمھارے گھرون مین آنے کے واسطے پہلے اجازت چاہین ثَلٰثَ مَرّٰتٍ تین بار دن رات مین مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
ایک تو فجر کی نماز کے قبل کہ آدمی سوا وٹھ کر چاہتا ہی کہ خلوت کے کپڑے اوتارے اور لوگون سے ملاقات کرنے کا لباس پہنے وَحِيْنَ
تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ اور دوسری بار اوسوقت جب تم اوتارتے ہو اپنے کپڑے مِّنَ الظَّهِيْرَةِ یہ حین کا بیان ہی یعنی دوپہر کے
وقت وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اور تیسری بار بعد نماز عشا کے کہ وہ کپڑے اوتار کر بچھونے پر لیٹنے کا وقت ہی ثَلٰثُ
عَوْرٰتٍ لَّكُمْ تین نگاہ رکھنے کے وقت ہین تمھارے واسطے لَيْسَ عَلَيْكُمْ نہین ہی تم پر وَلَا عَلَيْهِمْ اور نہ
غلامون اور لڑکون پر جُنَاحٌ گناہ اجازت نہ مانگنے مین بَعْدَهُنَّ بعد ان تین وقتون کے طَوّٰفُوْنَ غلام طواف کرنے والے
یعنی آنے والے ہین عَلَيْكُمْ تم پر یعنی تمھارے کام پر تو ہر وقت نہین اجازت مانگ سکتے بَعْضُكُمْ آتے ہین بعض تم مین سے
عَلٰى بَعْضٍ بعض پر یعنی مملوک لوگ آقاؤن کے کام پر كَذٰلِكَ اسی بیان کی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی اللہ لَكُمُ
الْاٰيٰتِ تمھارے واسطے حق بات کی لیلین اور شرع کے احکام وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہی بندون کی مصلحتین حَكِيْمٌ ۝
حکم کرنے والا ہی مراسم آداب کی رعایت کے ساتھ بعضے علما کے نزدیک اس آیت کا حکم منسوخ ہی اور ایک جماعت کے نزدیک محکم ابن جبیر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ یہ آیت منسوخ ہونے کے باب مین لوگ کلام کرتے ہین تو اونھون نے جواب دیا کہ خدا کی قسم یہ آیت منسوخ نہین مگر لوگ
اس حکم کی تعمیل مین سستی کرتے ہین وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ اور جب پہونچین لڑکے مِنْكُمُ الْحُلُمَ تم مین سے خواب دیکھنے کو
یعنی اونھین احتلام ہونے لگے مراد یہ ہی کہ جوان ہو جائین اور احتلام جوانی کی کھلی ہوئی دلیل ہی فَلْيَسْتَاْذِنُوْا تو چاہیے کہ اجازت

مانگنے ہر وقت کَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِیْنَ جسطرح اجازت مانگتے ہین وہ لوگ جو بالغ ہون مِنْ قَبْلِهِمْ ڈھلے اونسے یعنی جانات مانگنے مین اونکا وہی حکم ہی جو اور سب مردون کا ہی كَذٰلِكَ جسطرح یہ حکم بیان کیا اسی طرح يُبَيِّنُ اللّٰهُ بیان کرتا ہی حق تعالیٰ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ تمھارے واسطے اپنی آیتین وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ خوب جانتا ہی تمھارا احوال حَكِيْمٌ حکم کرنے والا حکمت کے ساتھ شریعت کی طرحین اور وضعین معین کرتے ہین اِنْ دونون نامون کا ان دونون آیتون کے اخیر مین مکرر لانا مبالغہ اور تاکید کی جہت سے ہی وَالْقَوَاعِدُ اور گھر بیٹھ رہنے اور باز رہنے والیان مِنَ النِّسَآءِ عورتون مین سے الّٰتِیْ لَا یَرْجُوْنَ وہ جو امید نہین رکھتی ہین نِكَاحًا اپنے نکاح کی یعنی اونھین یہ آرزو نہین کہ اونسے کوئی نکاح کرے اسوجہ سے کہ وہ بوڑھی ہین فَلَیْسَ عَلَیْهِنَّ تو نہین ہی اونپر جُنَاحٌ کچھ گناہ اور وبال اَنْ یَّضَعْنَ یہ کہ اوتارین ثِیَابَهُنَّ اپنے کپڑے اوپر کے جیسے چادر اور اوڑھنی غَیْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیْنَةٍ اوس حال مین کہ کھولنے والی ہون اپنے سنگار کی جگہین یعنی چادر اوتارنے سے سر گردن کان بال وغیرہ کھولنا مقصود نہو وَاَنْ یَّسْتَعْفِفْنَ اور وہ جو عفت ڈھونڈھین اور اپنے کو پوشیدہ رکھین تو خَیْرٌ لَّهُنَّ بہتر ہی اونکے واسطے اور تہمت سے بہت بعید ہی وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ اور اللہ سننے والا ہی مردون کے ساتھ اونکی باتین عَلِیْمٌ جاننے والا ہی اونکی باتون کا مطلب تام واحدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تندرست صحابہ بیمار اور اندھون کے ساتھ کھانا نہ کھاتے تھے یا بیمار اور اندھے صحابہ تندرستون کے ساتھ ایک پیالہ مین کھانے سے بچتے تھے باین خیال کہ مبادا اونکی طبیعتون کو اونکے ساتھ کھانے سے نفرت آئے یا یہ کہ بعضے صحابہ جب سفر کو جاتے تو اپنے گھرون کی کنجیان محتاجون کو دیجاتے کہ حاجت کے وقت اونکے غلہ مین سے کھائین اور یہ محتاج اونکی نارضامندی کے خیال سے پرہیز کرتے تھے یا اگر کوئی اونکو اوس دسترخوان پر بلاتا جو اونکے ماں باپ یا قریشتہ دار کے گھر مین چنا جاتا تو وہ محتاج لوگ یہ دعوت نہ قبول کرتے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰى نہین ہی اندھے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اور تنگی وَّلَا عَلَی الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ وبال اور گناہ وَّلَا عَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ اور نہ کسی بیمار پر کچھ گناہ وَّلَا عَلٰۤی اَنْفُسِكُمْ اور نہ تمھاری جانون پر بار اَنْ تَاْكُلُوْا یہ کہ کھاؤ تم اور وہ لوگ جو مبتلا ہین مِنْۢ بُیُوْتِكُمْ اپنے گھرون کے کھانے مین سے جنمین تمھارے اہل وعیال ہین اور بیٹون کے گھر بھی اسمین داخل ہین اس حدیث کے حکم سے کہ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِیْكَ یعنی تو اور تیرا مال تیرے باپ کے واسطے ہی اور صحیح یہ ہی کہ بہت پاکیزہ وہ چیز ہی جو آدمی اپنی کمائی مین سے کھائے اور بیٹا بھی اوسی کی کمائی مین سے ہی تو بیٹے کے گھر کا مال باپ کے واسطے حلال طیب ہی اَوْ بُیُوْتِ اٰبَآىِٕكُمْ یا اپنے باپون کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ یا اپنی ماؤن کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ اِخْوَانِكُمْ یا اپنے بھائیون کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ یا اپنی بہنون کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ اَعْمَامِكُمْ یا اپنے چچاؤن کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ عَمّٰتِكُمْ یا اپنی پھوپیون کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ اَخْوَالِكُمْ یا اپنے ماموون کے گھرون مین سے اَوْ بُیُوْتِ خٰلٰتِكُمْ یا اپنی خالاؤن کے گھرون مین سے اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَّفَاتِحَهٗۤ یا اون گھرون مین سے کہ تم مالک ہوئے اونکے خزانون کے کہ وہ نقد وجنس ہین یہ خطاب

وکیلون اور تحویلدارون سے ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ ان گھرون سے لونڈی غلامون کے گھر مراد ہین اور لونڈی غلام اور اولاد کے گھرون کے سوا کھانا کھانے مین گھر والے کی رضامندی شرط ہو **اَوْ صَدِيْقِكُمْ** یا اپنے دوستون کے گھرون مین سے اس صورت مین بھی دوست کی رضامندی چاہیے اور حقیقت یہ ہو کہ اگر ولی دوست ہو تو کھانا کھا لینے سے وہ بہت خوش ہوتا ہی حضرت فتح موصلی اپنے ایک دوست کے دروازہ پر آئے وہ گھر مین نہ تھا اوسکی لونڈی سے اوسکی تھیلی مانگ کر دو درم نکال لیے اور تھیلی باقی درم سمیت لونڈی کو دیدی جب صاحب خانہ گھر مین آئے تو لونڈی سے یہ حال سنا تو اس خوشی کے شکریہ مین لونڈی کو آزاد کر کے سرفراز کیا **نظم** شنیدم گفتہ جہان فرسودہ را کہ بود آسودہ در کنج رباطے ۔ زاد تنہا چہ خوشتر در جہان گفت ۔ میان دوستداران انبساطے ۔ عوارف المعارف مین لکھا ہو کہ جب کوئی اپنے دوست سے کہے کہ اپنے مال مین سے کچھ مجھے عطا کر اور وہ دوست پوچھے کہ کتنا تو وہ دوستی کے قابل نہین یعنی اوس دوست کو چاہیے کہ جو کچھ اوسکے پاس ہو اپنے راجتمند دوست کے سامنے رکھدے اور یہ پوچھے مین کہ کتنا دے کیونکہ اسواسطے کہ دوست جانی مال فانی سے بہتر ہو اسی باب مین کسیسنے کہا ہو کہ یار جانا اپنا سب مال دیکر یار خرید لا اوسکے عوض اپنا سب جان و مال سوخت کرنا اور کسی چیز کے بدلے اوسے نہ فروخت کرنا اللہ جزائے خیر دے یہ اس کہنے والے کو **نظم** یاران بجان مضائقہ باہم نمیکنند ۔ آخر کسے بمال جدائی چرا کند ۔ بسیار جد و جہد بباید کہ تا کسے ۔ خود را بآدمی صفتے آشنا کند ۔ شرط ست بعد یافتن یار آشنا ۔ کز مہر او بعہد محبت وفا کند ۔ اور پہلا قول جو بیان ہوا کہ علیلون کے ساتھ کھانا کھانے مین صحابہ کا نفرت کرنا یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہو اس قول پر لفظ علی فی کے معنی مین لینا چاہیے یعنی ان لوگون کے واسطے ملکر ساتھ کھانا کھانے مین کچھ حرج نہین لکھا ہو کہ بنی لیث بن عمرو کے لوگ تنہا کھانا کھانا حرام جانتے تھے اور صبح سے شام تک خوان چنے ہوئے مہمان کا انتظار کیا کرتے جب ایک تنہائی رات جاتی اور کوئی مہمان نہ آتا تو کچھ کھا لیتے اونکی شان مین اگلی آیت نازل ہوئی ہی یا انصار مین سے ایک گروہ کا یہ حال تھا کہ اپنی جان پر مشقت گوارا کرتے اور بے مہمان ہرگز کھانا نہ کھاتے اونکے حق مین یہ آیت اتری یا ایک گروہ کے لوگ جو دستر خوان پر جمع ہو کر کھانا کھانے سے پرہیز کرتے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ **لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ** نہین ہی تمپر کچھ گناہ **اَنْ تَاْكُلُوْا** یہ کہ کھاؤ کھانا **جَمِيْعًا** باہم اکٹھا ہو کر **اَوْ اَشْتَاتًا** یا الگ الگ **فَاِذَا دَخَلْتُمْ** پھر جب داخل ہو **بُيُوْتًا** گھرون مین جو اندکو رہتے ہو اپنے گھرون مین یا خالی مکانون مین یا مسجدون مین **فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ** تو سلام کرو اپنے دین والون پر اسواسطے کہ المومن من نفس واحدۃ یعنی سب ایمان والے ایک جان کے مثل ہین اور گھرون مین اپنے گھر والون کو سلام کرو اور مسجدون مین بھی سلام کرو اور بعضے علمانے کہا ہو کہ اگر مسجد یا گھر خالی ہو تو کہے **اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا مِنْ رَّبِّنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ** اور بہر تقدیر سلام کرنا چاہیے **تَحِيَّةً** سلام کرنا **مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ** ثابت اور مقرر کیا ہوا خدا کی طرف سے **مُّبٰرَكَةً** بہت خیر و برکت والا **طَيِّبَةً** پاک کہ سننے والے کا جی اوس سے خوش ہوتا ہی **كَذٰلِكَ** جسطرح سلام کا بیان فرمایا اسیطرح **يُبَيِّنُ اللّٰهُ** بیان کرتا ہی حق تعالی **لَكُمُ الْاٰيٰتِ** تمہارے واسطے نشانیان اپنی حکمت کی **لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ** شاید کہ تم اوسمین عقل لڑاؤ اور حق اور ثواب دریافت کر لو **اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ** سوا اسکے نہین کہ کامل ایمان والے **الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ** وہ لوگ ہین جو ایمان لائے خدا کا **وَرَسُوْلِهٖ** اور اوسکے رسول کا دل سے **وَاِذَا كَانُوْا**

ع ۸

اور جب ہوتے ہین مَعَهٗ اوسکے رسول کے ساتھ عَلٰٓى اَمْرٍ جَامِعٍ جمع کرنے والے کسی کام پر یعنی ایسی کسی مہم پر کہ شرع کی رو سے
اونکو اوسپر جمع ہونا چاہیے جیسے جمعے عیدین جہاد مشورے نماز استسقا ان نیک کامون کے واسطے جمع ہوتے ہین تو لَمْ يَذْهَبُوْا
نہین جاتے رسول کے پاس سے حَتّٰى يَسْتَاْذِنُوْهُ جب تک اذن مانگین رسول سے اور وہ اذن عطا فرمائین اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَاْذِنُوْنَكَ بیشک جو لوگ اذن مانگین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ گروہ وہ لوگ ہین جو
صدق دل سے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا کا اور اوسکے رسول کا اور تصدیق کرتے ہین منافقون کے
اوس ایک گروہ پر طعن اور تعریض ہے جسنے جنگ تبوک سے پھر جانے کے واسطے اجازت مانگی اور اونکی شان مین آیہ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ
الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ باللہ نازل ہوئی فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ پھر جب یہ مومن مخلص تجھسے اذن مانگین لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ
اپنے بعض کام بنانے اور پورے کام کرنے کے واسطے فَاْذَنْ تو تم اذن دیدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّمَنْ شِئْتَ جس کسیکو
چاہو مِنْهُمْ اونمین سے جو کھلا ہوا عذر رکھتا ہو وَاسْتَغْفِرْ اور باوصف اجازت دینے کے مغفرت چاہو لَهُمُ اللّٰهَ اونکے
واسطے اللہ سے اسلیے کہ ضرورت دین پر دنیا کے کام مقدم کرنا اگرچہ عذر کے سبب سے ہو تو بھی خلل سے خالی نہین اور گویا کہ جماعت سے
نکلجانے کے باعث گنہگار ہین تو تم اونکے واسطے مغفرت چاہو اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے بندون کی تقصیرین
رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے کہ اونپر تکلیف مین تخفیف فرماتا ہے لَا تَجْعَلُوْا نہ کرو اور نہ جانو دُعَآءَ الرَّسُوْلِ رسول کے پکارنے کو
کہ وہ جو تمکو پکارتے ہین بَيْنَكُمْ اپنے درمیان كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا جیسا تم مین سے بعض پکارتے ہین بعض کو یعنی
یعنی تم جو ایک دوسرے کو پکارتے ہو اوس پکارنے پر رسول کے پکارنے کو بھی قیاس کرکے منھ پھیر سکو یا جواب مین سستی کرسکو اسواسطے کہ رسول کا
حکم بجالانے مین جلدی کرنا واجب و لازم ہے اور اونکے اذن کے بغیر مراجعت حرام اور نادرست ہے یا اپنے اوپر رسول کی بددعا یا اپنے حق مین
اونکی دعا خیر کو ویسی دعا نہ جانو جیسی عام تم ایک دوسرے کے حق مین کرتے ہو اسواسطے کہ رسول کی دعا بیشک قبول ہے خدا کی درگاہ مین
یا تم رسول کو اسطرح نہ پکارا کرو جسطرح ایک دوسرے کو فقط نام لیکر پکارتے ہو بلکہ چاہیے کہ تعظیم کے ساتھ پکارا کرو جیسے یا رسول اللہ یا نبی اللہ
اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے سب نبیا علیہم السلام کو قرآن مین نام لیکر پکارا اور اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بزرگی کے ساتھ خطاب
کیا ہے یا آدم ست یا پدر انبیا خطاب بہ یٰاٰدَمُ اسْكُنْ یا اَیُّهَا النَّبِیُّ خطاب محمد ست ✣ لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے تو
منافق تنگ آکر ایک دوسرے کی آڑ ہوجاتے اور مسجد کے باہر چلدیتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ بیشک جانتا ہے
اللہ اون لوگون کو جو کراہت کی راہ سے يَتَسَلَّلُوْنَ نکلجاتے ہین تھوڑے تھوڑے مِنْكُمْ تمھارے درمیان سے لِوَاذًا
ایک دوسرے کی آڑ مین ہوکر اور چھپکر فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ تو چاہیے کہ ڈرین وہ لوگ جو يُخَالِفُوْنَ مخالفت کرتے ہین اور انکار کرتے ہین
عَنْ اَمْرِهٖٓ حکم سے خدا اور رسول کے اَنْ تُصِيْبَهُمْ اس بات سے کہ پہونچے اونھین فِتْنَةٌ کوئی آزمایش حق تعالیٰ کی طرف سے
کہ گمراہی ہے یا جان مال اولاد مین تکلیف یا بادشاہ ظالم کا تسلط یا دل پر غفلت کی مُہر یا توبہ کا رد ہونا حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ
فتنہ دل کی سختی ہے اور معرفت الٰہی سے دل کا اثر نہ قبول کرنا اَوْ يُصِيْبَهُمْ یا پہونچے اونھین عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○

عذاب دردناک آخرت مین اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ جان لو کہ بیشک خدا کے واسطے ہے مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ آسمانون اور زمینون مین یعنی سب اوسی کی ملک ہین اور وہی سب کا مالک ہے اسواسطے کہ سبکا خالق وہی ہے قَدْ یَعْلَمُ بیشک جانتا ہے مَآ اَنْتُمْ عَلَیْهِ وہ بات جسپر تم ہو ای مکلف لوگو موافقت اور موجب الفت اور نفاق اور اخلاص اور اطاعت اور معصیت یا جس حالت پر تم ہو وَیَوْمَ یُرْجَعُوْنَ اور جانتا ہے اوس دن کو کہ پھیرے جائینگے منافق اِلَیْهِ اوسکی طرف فَیُنَبِّئُهُمْ پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو کچھ کیا ہے اونھون نے برے کامون مین سے اور اوسکی سزا دیگا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ اور اللہ سب چیزین عَلِیْمٌ ۝ جانتا ہے اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین بیت آنکس کہ بیافرید پیدا و نہان چنین نشناسد نہان و پیدا جہان

سورۃ الفرقان مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ سَبْعٌ وَسَبْعُوْنَ اٰیَةً
سورۂ فرقان مکہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ستتر آیتین ہین

ع ۹ ۳

ایاتها ۷۷ — رکوعاتها ۶ — حروفها ۹۰۶ — کلماتها ۹۱۹

تَبٰرَكَ لغت مفسرون نے اس لفظ کے جو معنی کہے ہین اونمین سے صاحب کشف الاسرار نے تین معنی اختیار کیے ہین ایک یہ کہ برکت اوس سے ہے اور یہ حق تعالیٰ کی کارسازی اور بندہ نوازی کی طرف اشارہ ہے دوسرے یہ کہ بزرگ اور برتر ہے اور یہ صفت سرمدی کا بیان اور عزت ازلی و ابدی کا نشان ہے تیسرے یہ کہ دائم اور ثابت ہے اور یہ اوسکے دوام ذات سے عبارت ہے کہ نہ زائل تھا اور نہ زائل ہوگا اَلَّذِیْ وہ جسنے نَزَّلَ الْفُرْقَانَ اوتارا قرآن جو حق اور باطل حلال اور حرام مین فرق کردینے والا ہے عَلٰی عَبْدِهٖ اپنے بندہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لِیَكُوْنَ تاکہ ہووہ بندہ لِلْعٰلَمِیْنَ آدمیون اور جنون کو نَذِیْرًا ڈرانے والا عذاب الٰہی سے یا قرآن ہر زمانہ مین ہر قرن والے کو ان باتون سے ڈرانے والا ہے جو خدا کی ناراضی اور غصہ کی سبب ہین اَلَّذِیْ لَهٗ وہ جسکے واسطے ہے مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی اسواسطے کہ اکیلے اوسی نے اونکو پیدا کیا تو اوسی کو اونمین تصرف پہونچتا ہے وَلَمْ یَتَّخِذْ اور نہین پیدا کیا خدا نے وَلَدًا کوئی فرزند جیسا یہود و نصارا کو زعم ہے وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ اور نہین ہے اوسکا شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ کوئی شریک بادشاہی مین جیسا کہ ثنویہ و ثنیہ کہتے ہین یعنی اوسکے واسطے بادشاہی ہے بے فرزند کے کہ اوسکا قائم مقام ہوسکے یا بے شریک کے کہ اوسکا مقابلہ کرسکے وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ اور پیدا کیا اوسنے سب چیزون کو مخصوص مادّون مختلف ہیئتون اور انواع و اقسام کی شکلون پر فَقَدَّرَهٗ پھر اندازہ کرلیا اوس چیز کو تَقْدِیْرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی جو خصائص اور افعال کہ اوس سے چاہئے اوسکے واسطے مہیا کردیے یا ایک وقت معلوم تک اوسکی بقا کا اندازہ کردیا وَاتَّخَذُوْا اور ٹھہرالیے کافرون نے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدائے خالق کے سوا اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ بہت سے خدا جنھون نے نہین پیدا کی شَیْـًٔا کوئی چیز اور نہ کوئی چیز پیدا کرنے پر قادر ہین وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ اور حال یہ ہے کہ وہ پیدا کیے گئے ہین اور ہر مخلوق ہستی مین خالق کا محتاج ہے اور محتاج خدائی کے لائق نہین تو جن بتون کو بندے تراشتے ہین اور جیسی چاہتے ہین اونکی صورت بنالیتے ہین وہ بت کیونکر پرستش کے لائق ہوسکے

وَلَا يَمْلِكُونَ اور باوجود مخلوق ہونے کے توانائی اور استطاعت نہین رکھتے لِأَنفُسِهِمْ اپنی جانون کے واسطے
ضَرًّا ضرر روکنے کی وَّلَا نَفْعًا اور نہ نفع حاصل کرنے کی یعنی نہ اپنے کو کچھ فائدہ پہونچا سکتے ہین نہ اپنے سے کچھ نقصان روک سکتے
ہین حال آنکہ خدا خدا ہے اور نافع چاہیے وَلَا يَمْلِكُونَ اور نہین سکت رکھتے ہین آلہ باطل اور قادر نہین ہین مَوْتًا کسی کو
مار ڈالنے پر وَّلَا حَيٰوةً اور نہ کسی کو زندہ کرنے پر پہلے پہل یا اوسکی زندگی باقی رکھنے پر وَّلَا نُشُوْرًا ○ اور نہ اوسکے
بعث وحشر پر دوبارہ اور خدائے تعالیٰ جلانے والا مار ڈالنے والا اٹھانے والا چاہیے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور بولے
کافر کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ قرآن جو محمد ہمارے پاس لائے ہین اِلَّآ اِفْكٌ افترا نہ مگر جھوٹ کہ خود باندھ لیا ہی اوسے
وَاَعَانَهٗ اور مدد دی ہی اوسے عَلَيْهِ وہ جھوٹ بنانے پر قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ ایک اور قوم نے جیسے جبر اور یسار
یا عداس یا فکہ رومی یعنی یہ لوگ اگلی خبرین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بیان کرتے ہین اور وہ عربی عبارت مین ہمکو سناتا ہی فَقَدْ جَآءُوْ
تو بیشک آئے ہین اوس قوم کے لوگ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۚ ○ ظلم اور جھوٹ پر یعنی مدد دینے والے لوگ اور اس تقدیر پر یہ کفار کے
کلام کا بقیہ ہی اور صحیح یہ بات ہی کہ یہ حق تعالیٰ کا کلام ہی وہ فرماتا ہی کہ جو کفار یہ کہتے ہین کہ قرآن جھوٹ ہی اور ایک قوم کی مدد سے بنایا جاتا ہی
وہ شرک اور ظلم اور بہتان پر ہین وَقَالُوْٓا اور بولے کافر کہ محمد عربی کا کلام تو اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہانیان ہین اگلون کی
جو کتابون مین لکھی ہین اكْتَتَبَهَا لکھواتا ہی اوسے اسواسطے کہ آپ تو لکھ ہی نہین سکتا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ تو وہ نوشتے املا کیے
املا کیے جاتے ہین اوسپر بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ صبح شام یعنی دونون وقت دن کو یا دن رات محمد عربی کے سامنے پڑھتے ہین
یہانتک کہ وہ یاد کر لیتا ہی اسواسطے کہ خود تو پڑھ ہی نہین سکتا اور جب یاد کر لیا تو ہمارے سامنے پڑھ کر کہتا ہی کہ وحی ہی (منہ مین
خاک اون کافرون کے) قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی بات رد کرنے کو کہ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ اتارا ہی قرآن اوسنے جو
يَعْلَمُ السِّرَّ جانتا ہی پوشیدہ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ آسمانون اور زمین مین اوسپر دلیل یہ ہی کہ یہ کلام شامل ہی
غیب کی خبرون پر اور علم غیب حق تعالیٰ ہی کا خاصہ ہی دوسرے یہ کہ تمھارے سب فصیح لوگ اسکے مثل لانے سے عاجز ہین تو ایسا
کلام ملک علام کے سوا اور کسیکے پاس سے ہونا چاہیے اِنَّهٗ بیشک وہ كَانَ غَفُوْرًا ہی بخشنے والا کہ بندون کے گناہون پر
اپنے کرم کا پردہ ڈالتا ہی رَّحِيْمًا ○ مہربان کہ گنہگارون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا وَقَالُوْا اور کہا سردارن قریش
جیسے ابوجہل عتبہ امیہ عاص وغیرہ نے کہ مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ کیا ہی اس پیغمبر کو یہ بات ہنسی کے طور پر کہی کہ کیا ہو گیا ہی اوسے
کہ رسالت کا دعوی کرتا ہی اور لوگون کی طرح يَاْكُلُ الطَّعَامَ کھاتا ہی کھانا وَيَمْشِيْ فِي اور چلتا پھرتا ہی طلب معاش کے واسطے
اورون کی طرح فِي الْاَسْوَاقِ ۭ بازارون مین اگر اوسکا دعوی صحیح اور درست ہو تو چاہیے کہ اوسکا حال اورون کے حال کے مخالف ہو
چونکہ وہ کافر مرتبہ محسوسات ہی مین اٹکے ہوئے تھے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال سے غافل ہو کر سمجھے کہ رسولون کی تمیز اونکے غیر سے
امور جسمانی ہی کے سبب سے ہوتی ہی اور یہ نہ سمجھے کہ نبوت بشریت کے منافی نہین ہی بلکہ اوسکی مقتضی ہی تاکہ مناسبت اور مجانست جو فائدہ دینے اور
فائدہ لینے کا سبب ہی حاصل ہو بیت جنس با جنس آرمید دجنس با جنس اُنس گیرند باجن جنس اس غرضکہ مشرک کہتے تھے کہ چاہیے تھا کہ وہ جو

بقیہ عند المتاخرین

فرشتہ ہوتا اگر فرشتہ نہین ہی تو لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہ بھیجا گیا اِلَيْهِ مَلَكٌ اوسکی طرف کوئی فرشتہ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ کہ ہوتا اوسکے ساتھ نَذِيْرًا ڈرانے والا اور ڈرانے مین مدد دینے والا اَوْ يُلْقٰٓى اِلَيْهِ یا یہ کہ ڈالدیا جاتا اوسکی طرف كَنْزٌ خزانہ آسمان سے تاکہ اوسکے سبب سے مطمئن ہوکر بازارون مین تحصیل معاش سے مستغنی ہوجاتے اَوْ تَكُوْنُ لَهٗ یا ہوا اوسکے واسطے جَنَّةٌ یَّاْكُلُ مِنْهَا باغ کہ کھائے اوسکا میوہ اور آمدنی اور یہ اوسکی وجہ معاش ہو وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ اور کہا ظالمون نے ضمیر کی جگہہ اسم ظاہر کا لانا اونکے ظلم کا حکم فرمانا ہی یعنی مشرک اس بات مین ظالم ہین جو مومنون کو کہی کہ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ پیروی نہین کرتے ہو تم اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝ مگر ایک مرد جادو کیے ہوے کی مسحور اوسے کہتے ہین جسپر کسینے جادو کیا ہو اور اوسکی عقل جاتی رہی ہو اور تفسیر ماوردی مین مسحور کو ساحر کے معنی مین کہا ہی یعنی تم لوگ ایک جادوگر کی پیروی کرتے ہو کہ تمکو بات مین پھسلا لیتا ہی اُنْظُرْ دیکھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشم بصیرت سے تاکہ سمجھ لو کہ مخاطبون كَيْفَ ضَرَبُوْا کیونکر بنالین لَكَ الْاَمْثَالَ تیرے واسطے مثلین یعنی تمکو بری باتین کہین اور مسحور کے ساتھ تشبیہ دی اور تمکو مفتری اور سکھایا پڑھایا ہوا کہا فَضَلُّوْا تو گمراہ ہوگئے اوس راہ سے جس سے انبیا کی پہچان حاصل ہو اور غیر انبیا سے انبیا علیہم السلام کی تمیز ہوجائے فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَبِيْلًا ۝ تو استطاعت نہین رکھتے اور جوابات کہتے ہین اوسپر دلیل کی راہ نہین پاسکتے تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ بزرگ ہی وہ جو محض فضل سے اِنْ شَآءَ جَعَلَ اگر چاہے تو بنادے اور بخشدے لَكَ تجھے دنیا مین خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ بہتر اوس خزانے اور باغ سے جو وہ کہتے ہین اور وہ بہتر کیا چیز ہو جَنّٰتٍ تَجْرِيْ بہت سے باغ کہ جاری ہون مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَيَجْعَلْ لَّكَ اور دے تجھے اون باغون مین قُصُوْرًا ۝ محل اونچے اور

مکانات بلند اسباب نزول مین مذکور ہی کہ جب قریش کے مالدارون نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقر و فاقہ کے سبب سے ملامت کی تو رضوان داروغہ جنت یہ آیت لیکر نازل ہوئے اور نور کا ایک ڈبا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھکر عرض کی کہ آپکا پروردگار فرماتا ہی کہ ہمین دنیا کے خزانون کی بحساب کنجیان ہین سب تمھارے قبضہ تصرف مین دیتا ہون اور اسکے سبب سے اوس کرامت اور نعمت مین سے بھی ایک پرپشہ کے برابر کچھ کم نہ ہوگا جو آخرت مین ہم تمھارے نامزد کرچکے ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای رضوان مجھے تو دنیا کی کچھ حاجت نہین مین فقیری کو بہت دوست رکھتا ہون اور چاہتا ہون کہ شکر اور صبر کرنے والا بندہ رہون رضوان بولے آپنے بڑی مضبوطی کی اللہ آپکو مضبوط رکھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علو ہمت کی کچھ یہی علامت نہین ہی کہ باوجود تنگدستی اور احتیاج کے روے زمین کے خزانون پر نگاہ تک نہ ڈالی بلکہ یہ بات ملاحظہ کرنا چاہیے کہ شب معراج مین غیر خدا کی طرف مطلق نظر نہ کی اور عجائب ملکوت اور غرائب جبروت مین سے کسی چیز کی جانب التفات نہ فرمایا کہ اوس حال کا اس آیت مین بیان ہی کہ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى سفر رنگ آمیزی ریحان آن باغ بہ نہادہ چشم خود در مہر کاز باغ بہ نظر چون برگرفت از نقش کونین بہ قدم زد در حریم قاب قوسین بہ بل تمھاری فقیری اور محتاجی کفار کو اس بات کی مانع نہین ہی کہ وہ تمھارا ایمان لائین بلکہ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ قف تکذیب کرتے ہین قیامت کی اور انکار نبوت سے تکذیب

ع ۹

قیامت کا اونکو داعیہ ہو وَاَعْتَدْنَا اور تیار کی ہم نے لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ اوسکے واسطے جو قیامت کی تکذیب کرے
سَعِيرًا ۝ آگ جلتی ہوئی اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ کے ناموں مین سے ایک نام سعیر بھی ہو اِذَا رَاَتْهُمْ جب دیکھیگی وہ اونھین یعنی
قیامت کے منکرون کو آتش دوزخ جب دیکھیگی مِّنْ مَّكَانٍ بعید اور دور کی جگہ سے ایک قول کے موافق سو برس اور ایک قول کے موافق
پانچ سو برس کی راہ کا فرق ہوگا اونمین کہ سَمِعُوْا لَهَا سنینگے اوسکے واسطے تَغَيُّظًا آواز جوش کھانے کی غصہ کے مارے وَّزَفِيْرًا
اور چلانے کی آواز جیسے غصہ والے چلاتے ہین اور شیر غرّاتے ہین بعضے مفسرین اس بات پر ہین کہ یہ دیکھنا اور غرّانا محافظ دوزخ کا ہوگا اور صاحب
انوار نے فرمایا ہے کہ ہمارے نزدیک حیات جثہ کے ساتھ مشروط نہین ہو ممکن ہے کہ حق تعالی آگ کو زندگی عطا فرمائے کہ آگ ہی دیکھے اور غرائے
وَاِذَآ اُلْقُوْا اور جب ڈالدیے جائینگے مشرک مِنْهَا دوزخ مین سے مَكَانًا ضَيِّقًا تنگ جگہ مین جسکے سبب سے اور کرب زیادہ ہو
اور تیسیر مین لکھا ہے کہ جہنم کافرون پر ایسی تنگ ہوگی جیسے نیزے کے نیچے والا لوہا نیزے پر تنگ ہوتا ہے اور کافرون کو ایسے تنگ مکان مین
ڈالدینگے مُّقَرَّنِيْنَ جکڑ کر اونکے ہاتھ اونکی گردنون مین زنجیرون سے یا ہر کافر کو اوسکے ساتھی شیطان کے ساتھ آگ کی زنجیر مین جکڑ
دینگے دَعَوْا پکارینگے اپنے اوپر هُنَالِكَ اوس جگہ ثُبُوْرًا ۝ ہلاکت کو یعنی اپنے اوپر ہلاکت کی بددعا کرینگے کہینگے کہ یا
ثُبُوْرَاہ اور یہ کلمہ وہ شخص کہتا ہے جو اپنی ہلاکت کا آرزومند ہو زاد المسیر مین اور اور بعضی تفسیرون مین مذکور ہے کہ دوزخیون مین سب سے
پہلے جسے لباس پہنائینگے وہ ابلیس ہوگا اوسے آگ کا حلہ پہنائینگے اور وہ اوسے پیشانی پر کھینچے کھینچیگا اور اوسکی ذریت اوسکے پیچھے
یا ثبوراہ کہکر چلاتی ہوئی چلیگی حق تعالی فرمائیگا لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ نہ پکارو آج ثُبُوْرًا وَّاحِدًا ایک ثبور وَّادْعُوْا اور
پکارو ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ۝ ثبور بہت یعنی ایک ہی بار اپنے اوپر نفرین نہ کرو بلکہ بہت سی نفرینین کرو اسواسطے کہ تمپر انواع و اقسام
عذاب ہونگے اور ہر قسم کے عذاب پر شدت کی وجہ سے ثبور واقع ہوگا قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اون لوگون سے جو فقیری کی وجہ سے
تمھین ملامت کرتے ہین کہ اَذٰلِكَ کیا یہ خزانہ اور باغ دنیا خَيْرٌ بہتر ہے اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ الَّتِيْ یا وہ بہشت ہمیشہ
کی کہ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وعدہ دیا گیا ہے پرہیزگارون کو اوسمین داخل ہونے کا كَانَتْ ہے خدا کے علم مین یا لوحِ محفوظ مین متقیون کے واسطے
اوس بہشت مین جَزَآءً جزا اونکے اعمال کی وَّمَصِيْرًا ۝ اور پھر جانے کی جگہ کہ آخرت مین اوسکی طرف پھرینگے لَهُمْ فِيْهَا
اونکے واسطے ہے بہشت مین مَا يَشَآءُوْنَ جو کچھ چاہین جنت کی نعمتین اپنے استحقاق کے موافق اسواسطے کہ ضعیف ایمان والون کو
آرزو کرنے سے کامل ایمان والون کے مرتبہ مین سے حصہ نہوگا بلکہ جو مراد اپنے حال کے مناسب چاہینگے پائینگے خٰلِدِيْنَ ۚ اوس
حال مین کہ بہشت مین ہمیشہ رہینگے كَانَ داخل ہونا اور ہمیشہ رہنا جنت مین عَلٰى رَبِّكَ تیرے رب پر وَعْدًا وعدہ ہے
مَّسْـُٔوْلًا ۝ چاہا ہوا اس لائق کہ خدا سے اوسکی درخواست کرین یا مومنون نے اوسکی درخواست کی ہے کہ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا یا فرشتے
مومنون کے واسطے درخواست کرتے ہین کہ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کرو وہ دن کہ جسمین حشر کریگا
مشرکون کو اور بکرنے نحشرنون سے پڑھا ہے کہ حشر کرینگے ہم اونھین وَمَا يَعْبُدُوْنَ اور اوسے بھی جسکو پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا عام ہے سب معبودون کو ذوی العقول اور غیر ذوی العقول سب کو شامل ہو بعضون نے کہا ہے کہ بت ہی مراد ہین حق تعالی اونسے

۱۷ ۱۸

بات کرینگا اور اونسے خطاب فرمائیگا فَيَقُوْلُ پھر کہیگا ءَاَنْتُمْ کیا تمنے اَضْلَلْتُمْ گمراہ کردیا عِبَادِيْ ھٰٓؤُلَآءِ میرے
بندون کو کہ یہ ہین یعنی مشرک اَمْ ھُمْ یا وہی ضَلُّوا السَّبِيْلَ ۝ بہک گئے راہ صحیح نظر کرنے مین اپنے کو گمراہ کردیا اور نصیحت رشد
کی بات سے انکار کرکے راہ راست پر نہ آئے قَالُوْا کہینگے بت کہ سُبْحٰنَكَ پاکی تیرے ہی واسطے ہی اور ہم تجھے پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہین
اور شریک اور مثل سے منزہ جانتے ہین مَا كَانَ يَنْۢبَغِيْ لَنَآ نہین ہی ہمین اور نہین لائق اور روا نہین اَنْ نَّتَّخِذَ کہ
بنالین ہم اوسے جو ہمین پوجے مِنْ دُوْنِكَ تیرے سوا یعنی جو تیری عبادت نہ کرین خلاصۂ کلام یہ ہی کہ جو لوگ تیری عبادت سے
دست بردار ہو کر ہماری پرستش کرین تو ہمین نہین پہونچتا کہ بنالین ہم اونھین مِنْ اَوْلِيَآءَ دوستون مین سے وَلٰكِنْ
مَّتَّعْتَهُمْ اور مگر تو نے فائدہ دیا اونھین وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپون کو مال اولاد عمر دراز صحت بدن اور سب نعمتون کے
سبب سے حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ج یہانتک کہ بھول گئے وہ بات جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونھین بلاتے تھے وَكَانُوْا اور
تھے تیرے حکم ازلی کے موافق قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ گروہ ہلاک یا تباہ پھر حق تعالیٰ بت پرستون کو مخاطب کرکے کہتا ہی کہ فَقَدْ
كَذَّبُوْكُمْ پس بیشک جھٹلایا تمہارے خداؤن نے تمکو بِمَا تَقُوْلُوْنَ اوس بات مین جو تم کہتے ہو کہ خدا کے شریک ہین اور
اونھون نے تو مجھے شرک سے منزہ رکھا فَمَا تَسْتَطِيْعُوْنَ تو نہین سکتے ہو تم کہ شرک ہو صَرْفًا پھیرنا عذاب میرا اپنے اوپر سے
وَّلَا نَصْرًا ج اور نہ مدد کرنا ایک دوسرے کی اور نہ نجات دینا عذاب سے اور کرنے لیے سے يَّسْتَطِيْعُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی تمہارے
معبود تمہارے عذاب نہین پھیر سکتے اور نہ نجات والے ہین تمہاری مدد کرسکتے ہین وَمَنْ يَّظْلِمْ اور جو کوئی ستم کرے یعنی
شرک ہوجائے مِّنْكُمْ تم مین سے اے مکلفو نُذِقْهُ تو ہم چکھائینگے اوسے عَذَابًا كَبِيْرًا ۝ عذاب بڑا کہ آتش دوزخ
ہی اور اوسمین ہمیشہ رہنا وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے قَبْلَكَ پہلے تجھسے مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ کسی پیغمبرون مین سے
اِلَّآ اِنَّهُمْ مگر شک وہ پیغمبر لَيَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ البتہ کھاتے تھے کھانا وَيَمْشُوْنَ اور چلتے تھے فِي الْاَسْوَاقِ ط
بازارون مین اپنے کام کو وَجَعَلْنَا اور کردیا ہمنے بَعْضَكُمْ بعضے کو تم مین سے لِبَعْضٍ دوسرے بعض کے واسطے
فِتْنَةً ط آزمایش جیسے فقیرون کی آزمایش مالدارون سے اور پیغمبرون کی آزمایش اونکی امتون سے یا بیمار کی آزمایش تندرست سے
اور اندھے کی آزمایش آنکھون والے سے خلاصۂ کلام یہ ہی کہ دنیا امتحان کی جگہ ہی تو ضرور ہی کہ لوگون کا احوال اوسمین مختلف ہو اور ہم
اوس اختلاف کے سبب سے لوگون کی آزمایش کرتے ہین تاکہ صبر و شکر والے بے صبرون اور ناشکرون سے ممتاز ہوجائین لکھا ہی کہ ابوجہل
اور ولید وغیرہ جب حضرت بلال اور عمار اور صہیب اور سب محتاج صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھتے تو آپسمین کہتے کہ کیا اسلام لاکر ہم
بھی ان فقیرون کے ساتھ انھی کی طرح ناچیز ہوجائین تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور فقیرون کو مخاطب کرکے فرمایا ہی کہ مین آزماتا
ہون شریف کو کمینے سے اور کمینے کو شریف سے اَتَصْبِرُوْنَ ج کیا صبر کرتے ہو امتحان پر یا بے صبری وَكَانَ رَبُّكَ

اور ہی تیرا رب بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا صابر اور بے صبرون کو

وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اون لوگون نے جو كَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا نہین امید رکھتے ہمارے دیدار کی یعنی



بعث وحشر کے منکر ہین یا اسکا عذاب دیکھنے سے نہین ڈرتے مراد اہل مکہ ہین کہ کہتے تھے لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نازل نہین کیے جاتے
عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ کہ ہمپر فرشتے رسول کرکے یا یہ خبر دینے کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین اَوْ نَرٰى رَبَّنَا یا کیون نہین
دیکھتے ہم ظاہر مین اپنے رب کو کہ سے بات کرے اور تصدیق اور اتباع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم فرمائے لَقَدِ اسْتَكْبَرُوْا
بے شک و شبہہ تکبر کیا اونھون نے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنے جیون مین یعنی تکبر کیا اور اس تحکم پر جرأت کی وَعَتَوْ اور گذر گئے
مدسے عُتُوًّا كَبِيْرًا ○ گذرنا بڑا کہ معجزے دیکھنے کے بعد فرشتون کو دیکھنے اور خدا سے ملاقات کرنے کی فرمایش کی اور وہ
گستاخ ہونگے يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ اوسدن جسدن دیکھینگے فرشتون کو وہ موت کا دن ہوگا یا حشر کا دن لَا بُشْرٰى
کچھ خوشخبری نہین ہوگی يَوْمَئِذٍ اوسدن لِّلْمُجْرِمِيْنَ کافرون کو مکہ کے لوگ دو چیزین طلب کرتے تھے ایک تو فرشتون کی
ملاقات دوسرے خدا کا دیدار تو حق تعالی نے خبر دیدی کہ فرشتون کو دیکھینگے اور لا بشری کی وعید سنینگے وَيَقُوْلُوْنَ اور فرشتے اوسسے
کہینگے کہ خدا کا دیدار تمپر حَجْرًا مَّحْجُوْرًا ○ حرام اور بازر کھا گیا ہی اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ قول کفار کا ہی جب فرشتے کافرون پر
ظاہر ہونگے تو کافر یہ کہکر کہ فرشتون کی ملاقات سے خدا کی پناہ مانگینگے زاد المسیر مین لکھا ہی کہ کافر حرمت والے مہینے مین جب کسی کو دیکھتے
تو اوس سے ڈر کر کہتے کہ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا یہانتک کہ اوسکے شر سے بخوف ہو جاتے تو وہان پر بھی خیال کرینگے کہ اس کلمہ کے سبب سے شدت مرگ
یا ہول قیامت سے نجات پائینگے وَقَدِمْنَآ اور قصد کیا ہمنے اِلٰى مَا عَمِلُوْا اوس چیز کی طرف جو کیا کافرون نے مِنْ عَمَلٍ اوس
کام مین سے جو ظاہر مین اچھا معلوم ہوتا ہے قرابتیون سے صلہ اور مہمانداری اور بھوکون کو کھانا دینا یتیمون کو کھلانا اور اونکی
تعظیم اور خاطرداری کرنا مطلوبون کی فریادرسی اور ایسے کام فَجَعَلْنٰهُ تو کر دیا ہمنے اوس کام کو هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ○ جیسے
ذرے پراگندہ ہوا مین یا غبار پھیلا ہوا یا خاک برباد یعنی اونکے ان اعمال کو ہم حبط اور بیکار کر دینگے اسواسطے کہ قبول اعمال مین ایمان شرط ہی
اور ایمان اونکو نصیب نہ تھا اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت کے رہنے والے يَوْمَئِذٍ اوسدن یعنی قیامت کے روز خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا
بہتر ہین ٹھکانے مین یعنی آخرت مین جنتیون کے مکانات بہتر ہین کافرون کے ان مکانون سے جو دنیا مین ہین وَّاَحْسَنُ
مَقِيْلًا ○ اور بہت اچھے ہین آرام کرنے مین قیلولہ سے یہان استراحت مراد ہی اسواسطے کہ بہشت مین نیند اور سونا نہوگا وَيَوْمَ
اور یاد کر اوسدن کو جسدن کہ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ پھٹ جائیگا آسمان بِالْغَمَامِ ابر سفید کے سبب سے جو آسمان کے ساتون طبقے کے
اوپر ہی اور دل اوسن بادل کا سب آسمانون کے برابر ہی اور وہ سب آسمانون سے زیادہ بھاری ہی حق تعالی نے ابھی اوسسے اپنی قدرت کاملہ سے
روک رکھا ہی قیامت کے دن اوسے آسمانون پر ڈالدیگا جس آسمان پر وہ بادل گریگا تو وہ آسمان پھٹ جائیگا وَنُزِّلَ الْمَلٰٓئِكَةُ
اور اوتارے جائینگے فرشتے اوس جگہ سے زمین پر تَنْزِيْلًا ○ اوتارے جانے کر یہانتک کہ تمام روے زمین فرشتون سے بھر جائیگی
موضح مین ہی کہ فرشتے سات صفین باندھکر عالم کے گرد آئینگے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ بِالْغَمَامِ مین بِ عن کے معنی مین ہی یعنی آسمان
پھٹجائیگا ابر سے اور دور ہو جائیگا تاکہ بادل اوتر آئے اور یہ غمام یعنی بادل وہی ہی جو حق تعالی نے فرمایا کہ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ عین المعانی مین لکھا ہی
کہ یہ وہ ابر ہی جو تیہ مین بنی اسرائیل پر سایہ کیے تھا اَلْمُلْكُ بادشاہی يَوْمَئِذِ اوس روز الْحَقُّ ثابت ہی لِلرَّحْمٰنِ خدا کے واسطے

جو بخشنے والا ہی اسواسطے کہ مدعیون نے مالکیت کے دعوے سے زبان بند کرلی ہوگی وَكَانَ اور ہوگا وہ دن يَوْمًا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
ایک دن کافرون پر عَسِيْرًا ۝ سخت ہولون کی شدت سے وَيَوْمَ اور یاد کرو وہ دن کہ کمال حسرت کی وجہ سے يَعَضُّ الظَّالِمُ
کاٹ کاٹ کھائیگا ظالم عَلٰى يَدَيْهِ اپنے ہاتھون پر یعنی دانتون سے اپنے ہاتھ نوچیگا جیسے حسرت کرنے والے کرتے ہین ظالم سے
جنس ظالم مراد ہی اور بعض مفسرون نے کہا ہی کہ عقبہ بن ابی معیط ایکبار سفر سے پھر کر اپنے گھر آیا تو لوگون کی ضیافت کی پڑوس کی وجہ سے
حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی بلایا تھا آپ نے فرمایا کہ تو جب تک کلمۂ شہادت نہ کہیگا تیرے یہان کھانا نہ کھاؤنگا عقبہ نے
کلمہ پڑھ لیا یہ بات ابی بن خلف نے سنی اور یہ کافر عقبہ کا بڑا دوست تھا اوسکے پاس آیا اور یہ بات زبان پر لایا کہ تو جو محمد عربی کی بات
سنتا ہی اور اونکا کلمہ پڑھتا ہی تو معلوم ہوا کہ اپنے دین سے پھر گیا عقبہ بولا کہ نہین مگر ہان مجھے شرم آئی کہ مہمان میرے گھر آئے اور
بغیر کھانا کھائے چلا جائے اسلیے اونکی خاطر سے مین نے کلمہ پڑھا ابی ملعون بولا کہ جب تک تو اونکے منہ پر نہ تھوکیگا مین تجھسے راضی
نہونگا عقبہ مردود حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے پاس آیا آپ دار الندوہ مین سر بسجدہ تھے اوس کافر ناپاک نے اونکے
وہن چہرۂ مبارک کی طرف ڈالا ترجمہ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ اوسکا تھوک دو شعلے جانسوز ہوگیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نہ پہونچا پھر کر اوسی کافر کے منہ پر پڑا اوسکے چہرے کے دونون کنارے جل گئے جب تک زندہ رہا وہ داغ دکھائی دیتے تھے حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے عقبہ جب تجھے مکہ کے باہر دیکھ پاؤنگا تو تلوار سے تیرا سر اڑا دونگا اور جنگ بدر مین اوسکے قتل کی نسبت حضرت کا کلام
صادر ہوا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسے قتل کیا اور یہ آیت اوسکی شان مین نازل ہوئی مضمون اسکا یہ ہی کہ وہ ظالم قیامت کے
دن مصرع بسیار بخاید سر انگشت ندامت ÷ یعنی مصرع بہت چابیگا انگشت ندامت ÷ صاحب احقاف نے فرمایا ہی کہ چار ہزار برس
چابیگا اونگلیون کے سرے سے کہنی تک اور حق تعالیٰ ہر بار اوسکے ہاتھ کو ویسا ہی کردیگا جیسا تھا اور پھر وہ چابیگا اور اوسے کچھ خبر نہوگی
يَقُوْلُ کہتا ہوگا يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ کاشکے پکڑتا مین مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝ رسول کے ساتھ وہ راہ
جو رسول نے پکڑی اسواسطے کہ وہی راہ نجات ہی يٰوَيْلَتٰى ای وای مجکو لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ کاشکے نہ بناتا مین فُلَانًا
فلان شخص کو یعنی ابی کو خَلِيْلًا ۝ دوست اور اوسے نہ پہچانتا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ بیشک وشبہہ اوسنے مجھے گمراہ کردیا اور
باز رکھا عَنِ الذِّكْرِ یاد الٰہی سے یعنی کلمۂ شہادت یا حضرت کی نصیحت سے بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ بعد اسکے کہ آچکی تھی میرے
پاس وَكَانَ الشَّيْطٰنُ اور ہی شیطان یعنی دوست گمراہ آدمی صورت شیطان سیرت کہ شیطان الانس ہی لِلْاِنْسَانِ
آدمی کے واسطے خَذُوْلًا ۝ چھوڑ دینے والا ابلیس ملعون کہ حکم خدا و رسول کی مخالفت کرنے کے واسطے آدمیون کو وسوسہ
دیتا ہی جب آدمی ہلاکت کے پھندے مین پھنستے ہین تو شیطان چھوڑ دیتا ہی اور فائدہ نہین پہونچاتا بلکہ اوس سے بیزاری ظاہر کرتا ہی وَقَالَ
الرَّسُوْلُ اور کہا رسول نے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا مین یا آخرت مین کہینگے کہ يٰرَبِّ اے میرے رب اِنَّ
قَوْمِي اتَّخَذُوْا بیشک میری قوم کے لوگون نے ٹھہرالیا اور بنالیا هٰذَا الْقُرْاٰنَ اس قرآن کو مَهْجُوْرًا ۝ منسوخ
ہذیان کے ساتھ یا چھوڑا ہوا کہ اوسپر ایمان نہین لاتے اور اوسکے سننے سے انکار کرتے ہین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ان کافرون کو ہمنے

تیرا دشمن کردیا اسی طرح جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ کیا ہمنے ہر پیغمبر کے واسطے عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِينَ ایک دشمن کافرون مین سے
جیسے نمرود کو حضرت ابراہیم کے واسطے اور فرعون کو حضرت موسی علیہما السلام کے لیے اونھون نے تم بھی صبر کرو وَكَفَىٰ بِرَبِّكَ
اور کافی ہے تیرا رب هَادِيًا ہدایت کرنے والا صبر کی وَّنَصِيرًا ○ اور نصرت دینے والا دشمنون پر وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور کہا
اونھون نے جو کافر ہوئے یہود و نصاریٰ مین سے یا مشرکان عرب مین سے کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہین نازل کیا جاتا عَلَيْهِ الْقُرْآنُ
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قرآن جُمْلَةً وَّاحِدَةً ج اکٹھا ایکبار توریت انجیل کی طرح كَذَٰلِكَ ج اسی طرح اوتارا ہمنے متفرق
لِنُثَبِّتَ بِهِ تاکہ ہم ثابت کرین اور قوت دین ہر وقت وحی بھیجکر فُؤَادَكَ تیرے دل کو تاکہ متفرق وحی کرکے تیرے دل مین حفظ کردین
وَرَتَّلْنَاهُ اور پڑھا ہمنے قرآن تھوڑا تھوڑا اٹھہر ٹھہر کر ترتیلًا ○ مہلت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر اسطرح کہ اوسکا نزول مدت مدید اور زمانہ بعید تک
منقطع ہوگیا ہو مشرکون کا یہ اعتراض محض بے حاصل ہے اسواسطے کہ قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا اکٹھا اوسکے اعجاز مین فرق نہین آتا
اور متفرق نازل کرنے مین بہت فائدے ہین ایک تو حفظ کرنے مین سہولت اسواسطے کہ حضرت موسی اور حضرت داؤد علیہما السلام پر کتاب
جو ایکبار اوتری تو وہ لکھے پڑھے تھے اور ہمارے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین اُمّی تھے اگر اونکی کتاب ایک ہی بار نازل ہوتی
تو اوسکو یاد کرنا مشکل ہوتا دوسرے یہ کہ اوسکا نزول حسب ضرورت فریب بصیرت کا سبب ہے اور اسوجہ سے اوسکے معنی مین خوب غور
کیا جاتا ہے تیسرے یہ کہ جو آیت اوتری اوپر کی آیت کی ناسخ اور قرآن کا اعجاز اور کافرون کا عجز نما ہوتا چوتھے یہ کہ گھڑی گھڑی حضرت جبریل امین کے
نازل ہونے سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو تسکین اور تسلی ہوتی پانچوین یہ کہ قرآن مین ناسخ منسوخ آیتین ہین
اور وہ مختلف وقتون سے علاقہ رکھتی ہین اور ضرور ہے کہ ناسخ منسوخ کے بعد ہو ایک آن مین دونون کا اجتماع نہ چاہیے چھٹے یہ کہ قرآن مین سوال
جواب بھی ہین اور جواب سوال کے بعد چاہیے وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ اور نہین لاتے مشرک لوگ تیرے واسطے کوئی مثل یعنی تمھاری
نبوت پر رد اور کتاب پر طعن کرنے کو کچھ بات نہین کہتے إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ مگر یہ کہ لاتے ہین ہم تیرے واسطے جواب صحیح اور درست
کہ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ اونکے قول کو رد کردے وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا ط اور لاتے ہین ہم وہ چیز جو بہتر ہے بیان کی رو سے
اَلَّذِينَ يُحْشَرُونَ مشرک وہ لوگ ہین جو حشر کیے جائینگے عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ اپنے مونھون کے بل یعنی منھ زمین پر رکھکر چلینگے
إِلَىٰ جَهَنَّمَ دوزخ کی طرف أُولَٰئِكَ وہ گروہ شَرٌّ مَّكَانًا بدتر ہین مکان کی رو سے یعنی اونکے مکان اون مکانون سے بدتر ہین
جنمین مسلمان دنیا مین رہتے تھے اور یہ کافر طعن کرتے تھے کہ ہمی اَلْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَأَحْسَنُ نَدِيًّا وَأَضَلُّ سَبِيلًا ○ اور بہت
بیراہ ہین راہ کی وجہ سے اسواسطے کہ اونکی راہ آتش دوزخ مین پہونچا دینے والی ہے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور البتہ دی ہمنے مُوسَى الْكِتَابَ
موسیٰ کو توریت فرعون کے غرق ہونے کے بعد وَجَعَلْنَا اور کیا ہمنے اوس سے پہلے مَعَهُ اوسکے ساتھ أَخَاهُ هَارُونَ
اوسکے بھائی ہارون کو وَزِيرًا ○ یار اور مددگار دعوت مین اور کلمہ بلند کرنے مین فَقُلْنَا اذْهَبَا پھر کہا ہمنے کہ جاؤ تم دونون
إِلَى الْقَوْمِ قوم قبطی کی طرف یعنی فرعون اور فرعون والون کی طرف الَّذِينَ كَذَّبُوا وہ لوگ جنھون نے جھٹلائین بِآيَاتِنَا ط ہماری
آیتین وہ ہمارے حکم پر گئے اور اوس قوم کو دعوت اسلام کی اوس قوم کے لوگون نے اونکے ساتھ تکبر کیا فَدَمَّرْنَاهُمْ تو ہلاک کردیا ہمنے اونھین

اور نیست و نابود کر دیا تَدْمِيرًا ۝ ہلاک کرنے اور نیست کر دینے کر دریائے قلزم مین غرق کر کے وَقَوْمَ نُوحٍ اور گروہ نوح کے
لوگون نے لَمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ جب کہ تکذیب کی پیغمبرون کی یعنی حضرت نوح کی تکذیب کی اور پیغمبرون کی جو اونسے قبل تھے
جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس علیہما السلام یا یہی ایک نوح علیہ السلام کی تکذیب کی اور ایک پیغمبر کی تکذیب سب پیغمبرون کی تکذیب ہے
یا مطلقاً رسولون کی بحث سے انکار کیا تو اَغْرَقْنٰهُمْ ڈبو دیا ہمنے اونھین طوفان کے عذاب مین وَجَعَلْنٰهُمْ اور کر دیا ہمنے
اونکے قصہ کو لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے اٰيَةً نشان تاکہ اوس سے عبرت لین وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہمنے لِلظّٰلِمِيْنَ
ظالمون کے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب دکھ دینے والا وَعَادًا اور ہلاک کر دیا ہمنے قوم عاد کو ہود علیہ السلام کی تکذیب کے سبب سے
وَثَمُوْدَا اور قوم ثمود کو صالح علیہ السلام کی تکذیب کی وجہ سے وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ اور اصحاب رس کو رس ایک کنوے کا نام ہے
تہامہ یا آذربایجان یا انطاکیہ مین کہ صاحب یاسین یعنی حبیب نجار کو اوسمین قتل کر کے ڈالدیا یا ایک چشمہ اور نخلستان تھا بنی اسد کا
یا وہی اُخدود ہے جو سورۂ برج مین مذکور ہوگا اور بعضے کہتے ہین کہ ایک قریہ تھا زمین یمامہ پر ولایت یمن مین اور اصحاب رس نمرودیون مین سے
ایک باقی جماعت تھی ایک پیغمبر علیہ السلام اوسمین مبعوث ہوا اوسکو جماعت کے لوگون نے قتل کر ڈالا اور بعضی تفسیرون مین ہے کہ قتل کے بعد
اوسکا گوشت بھی کھالیا اور اوپر عذاب آپہونچا یا بت پرستون کی ایک جماعت تھی کہ شعیب علیہ السلام اونکی طرف مبعوث ہوئے اوس
جماعت نے انکی تکذیب کی اس جماعت کا ایک کنوا تھا ایک روز اوس کنوے پر جمع ہو کر حضرت شعیب علیہ السلام کو ایذا دے رہے تھے
کہ ناگاہ وہ کنوا بیٹھ گیا اور وہ سب گھر بار مویشی سمیت زمین مین دھنس گئے یا ایک قوم تھی کہ اوسکے لوگ صنوبر کا درخت رکھتے تھے اور
شاہ درخت اوسکا نام رکھکر پوجتے تھے یہود ابن یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ایک پیغمبر اون لوگون کی طرف مبعوث ہوا اون لوگون نے
اس پیغمبر کی تکذیب کی اور قتل کر ڈالا اور کنوے مین ڈالدیا ایک ابر سیاہ اونکے اوپر آیا اور اوسمین سے بجلی گری اور سب کو سوخت کر گئی
یا بیر معطلہ کے لوگ تھے چنانچہ انکا قصہ مذکور ہو چکا اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حنظلہ بن صفوان کے اصحاب ہین جب اونھون نے اپنے نبی کی
تکذیب کی تو حق تعالیٰ نے لمبی گردن کا ایک پرندہ پیدا کیا کہ اوسکے بازو سب رنگ کے تھے اور گردن لمبی ہونے کی وجہ سے اوسے عنقا
کہتے تھے اور ایک پہاڑ زمخ یا فتخ نام کی چوٹی پر وہ جانور رہتا اون لوگون پر خدا نے اوسے مسلط کر دیا پس وہ آتا اور اون لوگون کے
مویشی اور چھوٹے بچون کو اوٹھا لیجا کر نگل لیتا اسوجہ سے مغرب اوسکا لقب کیا تھا یعنی نگل جانے والا اور غائب کر لینے والا
ایک روز ایک نوجوان لڑکی کو اون لوگون مین سے اوٹھا لیگیا وہ لوگ پیغمبر وقت کے پاس شکایت کرنے لگے اور یہ شرط کر لی کہ اگر اس
جانور کا شر بپوشیدہ ہو جائے تو ہم سب ایمان لائین اون پیغمبر علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ الٰہی اس جانور کو لیلے اور اسکی نسل قطع کر دے اون
پیغمبر صاحب کی دعا قبول ہوئی اور وہ جانور غائب ہو گیا پھر اوسکا کچھ پتا نہ لگا نام ہی نام باقی رہگیا نایاب چیز کو اوس سے مثال دیتے ہین جیسا کہ
کسی نے کہا ہی بلیت منسوخ شد مروت و معدوم شد وفا ۔ وز ہر دو نام ماند چو عنقا و کیمیا ۔ اور صاحب لمعات عشق کی بے نشانی سے
اس طرح پر نشان دیتے ہین بلیت عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست ۔ عنقائے مغربم کہ نشانم پدید نیست ۔ غرض کہ عنقا غائب ہو جانے کے سبب
اس قوم نے تمرد اور عناد بڑھایا اور حنظلہ علیہ السلام کو شہید کر ڈالا حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اصحاب رس کو ہمنے ہلاک کیا وَقُرُوْنًا اور قرن والون کو

جو تھے بَيْنَ ذٰلِكَ درمیان مین ان قبائل عاد و ثمود اور اصحاب رس کے كَثِيْرًا ○ بہت سے وَكُلًّا کہ خدا کے سوا کوئی اونھین نہین جانتا وَكُلًّا اور ہر ایک انمین سے اور جو اونکے مثل ہین ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ بیان کین ہمنے اونکے واسطے تمثیلین یعنی اگلون کے قصے اونسے اور انکی امتون سے بیان کرکے ہمنے ڈرایا اور پیغمبر بھیجکر اونسے حجت تمام کرلی جب اونھون نے کچھ نہ سنا اور انکار پر مصر ہوئے تو ہمنے عذاب بھیجا وَكُلًّا اور سب کو تَبَّرْنَا تَتْبِيْرًا ○ نیست کردیا ہمنے نیست کرکے وَلَقَدْ اَتَوْا اور البتہ آئے یعنی گذرے قریش عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْٓ اُمْطِرَتْ اوس گانون پر کہ برسایا گیا اوپر مَطَرَ السَّوْءِ مینھ برا یعنی پتھر کا مینھ اس سے قوم لوط مراد ہے کہ موتفکا تھا مین سے ایک بہت بڑا شہر تھا اور حضرت لوط علیہ السلام وہان بستے تھے اور اوسکے اولٹ جانے کے بعد حق تعالی نے اوس شہر والون پر پتھر برسائے اور اوس دیار مین کفار قریش کا گذر ہوا اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا کیا نہ تھے کہ اپنی گذرگاہ مین يَرَوْنَهَا دیکھتے اوسے اپنی آنکھون سے اور اوس عذاب کے آثار سے عبرت پکڑتے بَلْ كَانُوْا نہین بلکہ اونھون نے نہ دیکھا بلکہ ہین کفر کی راہ سے کہ لَا يَرْجُوْنَ امید نہین رکھتے نُشُوْرًا ○ اوٹھانے کی یعنی حشر کا ایمان نہین رکھتے وَاِذَا رَاَوْكَ اور جب دیکھتے ہین تجھ کو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ نہین بناتے ہین تجھکو اِلَّا هُزُوًا مگر ہنسی کیا ہوا اور مسخرہ کرتے ہین کہ اَهٰذَا الَّذِيْ کیا یہ وہی ہے جسکو بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ○ مبعوث کیا خدا نے اور بھیجا پیغمبر اِنْ كَادَ بیشک قریب تھا کہ وہ اپنی دلفریب باتون اور دعوت کرنے مین ہماری کوشش سے اور اپنے دلایل و براہین سے لَيُضِلُّنَا ہمکو گمراہ کردے اور بہکا دے ہمین عَنْ اٰلِهَتِنَا ہمارے خداؤن کی پرستش سے لَوْلَآ اَنْ صَبَرْنَا اگر نہ ہوتا یہ کہ ہمنے صبر کیا اوکی عبادت پر یعنی اگر ہم اپنے معبودون کی عبادت پر قایم رہتے تو یہ ہمکو بہکا رکھتا اور گمراہ کردیتا تو حق تعالی نے اونکو جواب مین فرمایا کہ سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ اور قریب ہے کہ جانینگے حِيْنَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ اوس وقت جب کہ دیکھینگے عذاب کو یعنی جس روز ایمان لاوین اور ان کافرون مین سے مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ○ کون شخص بڑا گمراہ ہے ضلال سبیل یعنی راہ کی گمراہی محمول ہے راہ والے کی گمراہی پر لکھا ہے کہ قریش لوگ پتھر یا ڈھیلے یا لکڑی کو پوجتے یعنی اگر کوئی پتھر یا ڈھیلا یا لکڑی کا ٹکڑا خوشنما اور خوبصورت دیکھتے تو اپنے معبود کو چھوڑکر اوسکی پرستش کرنے لگتے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَاَيْتَ کیا نہین دیکھا تمنے مَنِ اتَّخَذَ اوسے جسنے بنالیا اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ اپنی خواہش کو اپنا خدا یعنی اپنی آرزو کو پوجتے ہین دوسرے مفعول یعنی لفظ الٰہ کو مقدم لانا اوسکے ساتھ کثرت اہتمام کی جہت سے ہے صاحب تاویلات نے فرمایا ہے کہ جو کوئی خدا کے سوا اور کسی چیز کو دوست رکھے اور اوسے پوجے وہ حقیقت مین اپنی خواہش کو پوجتا ہے اسواسطے کہ اوسکی خواہش ہی تو غیر خدا کی محبت پر اوسے رکھتی ہے سید حسینی قدس سرہ نے طرب المجالس مین لکھا ہے کہ جب آدم صفی اللہ نے حوا علیہا السلام کے ساتھ عقد کیا تو ابلیس لعین دنیا کا بھی باہم پیوند ہوا ہوا اور جسطرح اونکے باہم ملنے سے آدمی پیدا ہوئے ان دونون کے باہم ملنے سے ہوا و ہوس پیدا ہوئی اور اخلاط اربعہ یعنی خون بلغم سودا صفرا کے جوش سے طبیعت کے گہوارہ مین ہوا و ہوس نے پرورش پائی جتنے برے اوصاف بازار دنیا کی رونق ہین سب ہوا و ہوس سے مدد پاتے ہین اور جو بیمار اور عادتین مرد و دین اور مختلف دین اور مذاہب سب اوسی کی تاثیر سے ظاہر ہوتے ہین بیت غبار یکہ خیزد میان راہ است ہر چہ گوید کہ بہ رو بیشتر رانچہ است بدا اوسکا غلبہ اور قوت

اسقدر ہی کہ اَلْهٰهُ ۹۱ اَوَّلُ اِلٰهٍ عُبِدَ فِی الْاَرْضِ کانکتہ اوسکی شان مین ہی اور یہ آیہ کریمہ اوسی کے بیان مین ہی کہ اَرَءَیْتَ ۹۲ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ ہوا ہوئہ کو یا کہ ہوا وہوس اصل ہی اور سب معبود باطل اوسکی فرع ہین اور اسی سبب سے ہوا وہوس کی مخالفت دخول جنت کا سبب ہی **بیت** سرز ہوا تا فتن از سروری ست ✤ ترک ہوا قوت پیغمبری ست ✤ **اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ** کیا رہتے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **عَلَيْهِ** اوسپر جسنے اپنی ہوا وہوس کو اپنا خدا بنالیا **وَكِيْلًا** ۝ نگہبان کہ اوسے منع کرے یہ کلمہ آیت قتال سے منسوخ ہی **اَمْ تَحْسَبُ** بلکہ گمان کرتے ہو تم **اَنَّ اَكْثَرَهُمْ** کہ بہتیرے مشرک **يَسْمَعُوْنَ** سنتے ہین گوش ہوش سے **اَوْ يَعْقِلُوْنَ** یا سمجھتے ہین دل سے توحید کی دلیلین اکثر کی قید مین مشرک معاند داخل ہین اور جو اخیر کو ایمان لائے وہ خارج ہین **اِنْ هُمْ** نہین ہین **اِلَّا كَالْاَنْعَامِ** مگر مانند چارپایون کے کلام سُنکر فائدہ نہ حاصل کرنے مین اور خدا کی قدرت کی دلیلون کو دل مین جگہ نہ دینے مین **بَلْ هُمْ** بلکہ وہ **اَضَلُّ سَبِيْلًا** ۝ بہت گمراہ ہین چارپایون سے بھی اسواسطے کہ چارپائے اوسکی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہین جو اونسے اطاعت لے اور مشرک اپنے رب سے انکار کرتے ہین دوسرے یہ کہ چارپائے اوس چیز کے طالب ہین جسمین اونکو فائدہ ہی اور اوس چیز سے بھاگتے ہین جسمین اونکو ضرر ہی اور مشرک ثواب سے بھاگتے ہین جو بڑی منفعت ہی اور بُرے کامون سے لپٹتے ہین جسمین بڑی مضرت ہی **اَلَمْ تَرَ** کیا نہین دیکھتے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اِلٰى رَبِّكَ** اپنے رب کی صنعت کو کہ محض قدرت سے **كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ** کیسا کھینچا اور پھیلا دیا اوسنے سایہ کو صبح ظاہر ہونے سے آفتاب نکلنے تک اور اوس سایہ کا زمانہ سب زمانون سے زیادہ بہتر ہی اسواسطے کہ خالص تاریکی سے طبیعت کو نفرت ہوتی ہی اور آنکھ کی روشنی بند ہی ہوتی ہی اور آفتاب کی شعاع سے ہوا گرم اور آنکھ کی روشنی پراگندہ ہوجاتی ہی اور ظہور صبح سے طلوع آفتاب تک دونون باتین نہین ہوتین اسیوجہ سے جنت کی نعمتون مین سے ایک نعمت ظل ممدود بھی ہی **وَلَوْ شَآءَ** اور اگر چاہتا خدائے تعالیٰ **لَجَعَلَهٗ** تو کردیتا اوس سایہ کو **سَاكِنًا** ثابت اور ایک اندازہ پر ٹھہرا ہوا **ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ** پھر کردیا ہمنے آفتاب کو سایہ پہچاننے پر **دَلِيْلًا** ۝ دلیل اسواسطے کہ سایہ آفتاب ہی سے پہچانا جاتا ہی **ثُمَّ قَبَضْنٰهُ** پھر لیلیا ہمنے سایہ کو **اِلَيْنَا** اپنی طرف **قَبْضًا يَّسِيْرًا** ۝ لینا آسان یعنی جسقدر تھوڑا تھوڑا آفتاب بلند ہوا اوسیقدر ذرا ذرا اوسکی شعاع کو سایہ کی جگہ پر ہم لائے اور سایہ کو ہمنے لیلیا اسواسطے کہ اگر سایہ ایک ہی بار لیلیا جاتا تو لوگون کے جو کام سایہ سے متعلق ہین معطل رہجاتے اور بعضے مفسرون کے نزدیک ظل سے زمین مراد ہی یعنی رات کا اندھیرا اور قَبَضْنٰهُ کی ضمیر دلیل کی طرف پھرتی ہی اور معنی یہ ہین کہ خدا نے رات کے وقت مین کا سایہ پھیلا دیا اور عالم کو تاریک کیا اور اس تاریکی کو ہمیشگی نہین دی بلکہ آفتاب کو طلوع فرماکر اوسکی شناخت پر دلیل کیا اسواسطے کہ سب چیزین اپنے ضد سے پہچانی جاتی ہین اچھے سے بُرے کی تمیز ہوتی ہی اور گورے سے کالے کی اور دن کو بھی ہمیشہ کے واسطے نہین بنایا بلکہ وہ دلیل جو آفتاب ہی اوسے بھی غروب کرکے لیلیا یہانتک کہ پھر رات ہوئی اور یہ دونون وقت خلق کی آسایش اور آرایش کے واسطے معین فرمائے اور عین المعانی مین لکھا ہی کہ ظل اشارہ ہی زمان فترت کی طرف کہ اوس زمانہ مین لوگ ظلمت حیرت مین تھے اور آفتاب اشارہ ہی نور اسلام کی طرف کہ آفتاب جمال حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سبب سے یہ نور اسلام پھیلا اور یہ آفتاب اعزاز واکرام کے افق سے طالع ہوا اور اگر وہ سایہ

ع ۱۰

ہمیشہ رہتا تو خلق غفلت کی تاریکی مین پھنسی رہتی اور نور آگاہی تک نہ پہونچتی **بیت** گر نہ خورشید جمال ار گشتی رہنمون ۔ از شب تاریک غفلت کس نبردے رہ برون ۔ صاحب کشف الاسرار کہتے ہین کہ یہ آیت ظاہر کے رد سے معجزۂ نبوی ہے اور اہل تحقیق کی فہم کے موافق حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب و کرامت کی طرف اشارہ ہے معجزہ کا بیان اسطرح پر ہے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ صلوات اللہ ایک مرتبہ سفر مین تھے قیلولہ کے وقت ایک درخت کے نیچے اوترے اصحاب بہت سے ساتھ اور درخت کا سایہ تھوڑا حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اوس درخت کا سایہ پھیلا دیا چنانچہ تمام اہل اسلام کے لشکر نے اوس ایک درخت کے سایہ مین آسایش کی اور یہ آیت نازل ہوئی اور آپکی محبوبیت اور خصوصیت کی نشانی اس آیت مین یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اپنے رب کی طرف نہین دیکھتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر جب سوال اَرِنِیْ آیا تو جواب لَنْ تَرَانِیْ سُنکر دل پر داغ کھایا یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض کی تھی کہ ای رب مین تیری رویت اور دید چاہتا ہون جواب ملا کہ تم ہرگز مجھے نہین دیکھ سکتے اور ہمارے حضرت سلطان الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے سوال اس آیت مین ارشاد ہوا کہ ای ہمارے حبیب تم میری طرف نہین دیکھتے اور کیا چاہتے ہو **بیت** فرق ست میان آنکہ یارش در برد ۔ با آنکہ دو چشم انتظارش بر در ۔ اور حقائق سلمی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدظل سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سایہ عصمت کا پھیلنا مراد ہے اور آفتاب معرفت جو آپکے دل منور کے مطلع سے طلوع ہوا وہ اوسکی طویل ہے اور فیض اشارہ ہے رسمون اور واسطون کے ساقط ہو جانے کی طرف لمعات مین مذکور ہے کہ جب آفتاب محبت مشرق غیب سے چمکا تو محبوب نے اپنے سایہ کا پردہ صحرائے ظہور مین کھینچ لیا اوسوقت محب سے کہا اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ مصرع آخر نظرے بسوے مامے نہ کنی ۔ یعنی تو پیرون کھینچنے مین تو میری طرف نہین دیکھتا ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا مصرع در خانہ کسے کہ خدائے ماند ہمہ چیز ۔ اور کیا تو اعتبار نہین کرتا کہ اگر شخص کو حرکت نہو سایہ متحرک نہین ہوتا وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاکِنًا اور اگر ہماری احدیت کا آفتاب مطلع عزت سے چمکے تو سایہ کا اثر نہ رہے اسواسطے کہ سایہ آفتاب کا ہمسایہ ہوتا ہے ثُمَّ قَبَضْنٰهُ قَبْضًا یَّسِیْرًا کے حکم کے موافق آفتاب اوسے اپنے مین کھینچ لیتا ہے **بیت** وے صحرا چو ہمہ پرتو خورشید گرفت ۔ نتواند نفسے سایہ بآن صحرا شد ۔ اس آیت کے دقائق اور حقائق بہت ہین جواہر التفسیر مین بعض کا مطالعہ ہو سکتا ہے

وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ اور وہ خدا وہ ہے جسنے بنایا **لَکُمُ الَّیْلَ** تمھارے واسطے رات کو **لِبَاسًا** پوشش اور پردہ کہ اوسمین آرام لیتے ہو **وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا** اور نیند کو راحت کہ اوسکے سبب سے آسایش پاتے ہو **وَّجَعَلَ النَّهَارَ** اور کر دیا اوسنے دن کو **نُشُوْرًا** اوٹھنے کے واسطے اور طلب معیشت مین چلنے پھرنے کے لیے اور بعضون نے کہا ہے کہ نیند موت کے مشابہ ہے اور نشور سو کر اوٹھنا ہے جیسے مُردون کا مر کر قبر سے پھر اوٹھنا اور لقمان کی حکمتون مین مذکور ہے کہ جسطرح تو سوتا ہے پھر اوٹھتا ہے اسیطرح مر کر پھر جیے گا اور منتشر ہو گا **وَهُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ** اور وہ خدا وہ ہے جسنے بھیجین ہوائین **بُشْرًا** خوشخبری دینے والیان **بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ** اوسکی رحمت نازل ہونے کے آگے آگے کہ وہ رحمت مینھ ہے یعنی برسات کے دنون مین ہوا چلنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ غالبًا مینھ برسیگا **وَاَنْزَلْنَا** اور نازل کیا ہمنے **مِنَ السَّمَآءِ** آسمان سے یا ابر سے **مَآءً طَهُوْرًا** ○ پانی پاک اور پاک کرنے والا **لِّنُحْیِیَ بِهٖ** تاکہ زندہ کرین ہم اوس پانی کے سبب سے **بَلْدَةً مَّیْتًا** شہر مرے ہوئے کو یعنی اوس موضع کو جسمین خشک سالی تھی یا اوس مکان کو جو گرمی مین خشک

اور لے رونق پڑا تھا وَنُسْقِيَهُ اور پلائیں ہم پانی مِمَّا خَلَقْنَا اوس چیز سے کہ پیدا کیا ہمنے اَنْعَامًا چارپاؤن کو وَاَنَاسِيَّ
كَثِيرًا ○ اور بہت لوگون کو جو جنگل مین رہتے ہین اسواسطے کہ گاؤن اور شہر والون کے واسطے نہرین وغیرہ ہین کہ اوسکے
سبب سے وہ مینہ کے پانی کے محتاج نہین وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ اور بیشک مقرر کیا ہمنے مینہ کو بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان مختلف
شہرون اور وقتون مین طرح طرح پر کہ کبھی بڑے بڑے بوند برستے ہین کبھی پھوہار پڑتی ہی یا مکرر لائے ہم ابر و باران کا ذکر قرآن مین
لِيَذَّكَّرُوا تاکہ یاد کرین لوگ میری قدرت کو اور اوس نعمت مین فکر کرین اور اوسکا شکر بجالائین فَاَبٰٓى اَكْثَرُ النَّاسِ
تو انکار کیا بہت لوگون نے اور قبول نہ کیا اِلَّا كُفُورًا ○ مگر ناشکری اور کفران نعمت کو وَلَوْ شِئْنَا اور اگر ہم چاہتے تو
لَبَعَثْنَا البتہ ہم بھیجتے فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ ہر گاؤن اور بستی مین نَّذِيرًا ○ پیغمبر ڈرانے والا مگر ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری
شان بڑی کرنے کو اور مرتبہ بلند کرنے کو ہمنے نبوت تمہیر ختم کردی اور تمھی کو سب مسلمانون اور سب لوگون پر قیامت تک ہمنے پیغمبر کیا
فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ تو تم نہ کہا مانو کافرون کا جو تمکو اپنے باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ اور
جھگڑا کرو اونکے ساتھ قرآن سے یا اسلام سے یا تلوار سے یا اونکی پیروی ترک کرکے جِهَادًا كَبِيرًا ○ جھگڑا بڑا یعنی سخت
اور بہت جھگڑا وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ وہ ہی جسنے اپنی حکمت شاملہ سے مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ ملا دیے دو دریا یعنی اسطرح ملا کر بہائے
کہ ایک دوسرے سے مل نہین جاتے هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ ایک میٹھے پانی کا پیاس بجھانے والا وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ
اور ایک دوسرا کھاری پانی کا تلخی مارتا ہوا یعنی روم اور فارس کے دونون دریا وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا اور کردیا اون دونون دریاؤن کے درمیان
برزخًا پردہ اور مانع اپنی قدرت سے وَحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ○ اور بندبندھا ہوا یہ بات ہمنے حرام اور ناروا کردی کہ ایک دوسرے پر غلبہ کرے
لتاب مین کہا ہے کہ عذب فرات بڑی بڑی نہرین ہین جیسے نیل سیحون جیحون دجلہ اور ملح اجاج سب دریا ہین اور پردہ اونمین بیابان اور شہر
واقع ہوے ہین محقق لوگ اس بات پر ہین کہ دو دریا خوف اور رجا کے ہین کہ مسلمان کے دل مین کوئی دوسرے پر غلبہ نہین رکھتا کہ اگر ایمان
کے خوف اور رجا دونون تولے جائین تو برابر نکلین اور برزخ حمایت الٰہی اور عنایت نامتناہی ہی وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ اور وہ وہ ہی
جسنے پیدا کیا مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا پانی سے آدم علیہ السلام کو یعنی پانی سے اونکی مٹی کو خمیر کیا اور وہ پانی اونکے مادہ کا ایک جزو ہی پیدا
کیا آدمی کو آب منی سے فَجَعَلَهٗ پھر کیا اوسے نَسَبًا وَّصِهْرًا طرشتے اور سسرال والا یعنی اونکو دو قسم کیا ایک وہ کہ نسب کی
نسبت اونکے سبب سے ہوتی ہی اور دوسرے عورتین کہ سسرال اونکے سبب سے ہوتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ نسب وہ ہی جسکے ساتھ نکاح
درست نہو اور صہر وہ ہی جسکے ساتھ نکاح درست ہو وَكَانَ رَبُّكَ اور ہی تیرا رب قَدِيرًا ○ قادر لڑکے اور لڑکیان پیدا کرنے
وَيَعْبُدُوْنَ اور پوجتے ہین مشرک مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَا لَا يَنْفَعُهُمْ اوس چیز کو جو اونمین کچھ فائدہ
نہ دے اگر اوسکو پوجتے رہین وَلَا يَضُرُّهُمْ اور نہ ضرر پہونچائے اونمین اگر اوسے نہ پوجین اس سے بت مراد ہین یا ہر ایک
معبود جو خدا کے سوا ہو وَكَانَ الْكَافِرُ اور ہی کافر عَلٰى رَبِّهٖ اپنے رب کی نافرمانی پر ظَهِيرًا ○ پشت پناہ شیطان کا
اور اوسکا مددگار وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تجھے اِلَّا مُبَشِّرًا مگر خوشخبری دینے والا ایمان والون کو

ثواب آلہی کی وَنَذِيرًا ○ اور ڈرانے والا کافرون کو عذاب نا متناہی سے قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ کہ نہین مانگتا ہون مین تمسے
عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ أَجْرٍ کچھ بدلا إِلَّا مَنْ شَاءَ مگر ایمان اوس شخص کا جو چاہے أَنْ يَتَّخِذَ یہ کہ پکڑے إِلَىٰ
رَبِّهِ اپنے رب کی رضامندی اور قرب کی طرف سَبِيلًا ○ راہ یعنی مومنون کا ایمان اور طاعت میری اجرت ہی اسواسطے کہ
اس بات پر میرے واسطے خدا کے یہان اجر اور ثواب مقرر ہی اور یہ بات ثابت ہی کہ ہر پیغمبر کو اوسکی امت کے عابدون اور صالحون کے برابر
ثواب ملیگا وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر اپنی اجرت بھرپانے مین عَلَى الْحَيِّ الَّذِي اوس زندہ پر جو ہرگز لَا يَمُوتُ نہ مریگا اسواسطے
کہ جو شخص اور زندون پر بھروسا کرتا ہی تو جب وہ مر جاتے ہین تو یہ بھروسا کرنے والا بے نصیب ہی جاتا ہی وَسَبِّحْ بِحَمْدِهِ اور
پاکی کے ساتھ یاد کر خدا کو نقصان کی صفتون سے اوس حال مین کہ اوسکی تعریف کرنے والا ہو اوصاف کمال کے ساتھ وَكَفَىٰ بِهِ
اور بس ہی خدا بِذُنُوبِ عِبَادِهِ اپنے بندون کے پوشیدہ اور آشکار گناہون پر خَبِيرًا ○ خبر رکھنے والا الَّذِي
وہ خداوند جسنے اپنی قدرت بے عجز سے خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسے
جو کچھ اونکے درمیان مین ہی ہوا پانی آگ خاک نباتات جمادات حیوانات فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ چھ دنون کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے
ثُمَّ اسْتَوَىٰ پھر غالب ہوا اوسکا حکم عَلَى الْعَرْشِ ج عرش مجید پر جو سب مخلوقات مین بڑا ہی الرَّحْمَٰنُ وہ بڑا رحم کرنے والا
فَاسْأَلْ بِهِ تو پوچھ اوسکی ذات اور صفات خَبِيرًا ○ خبر رکھنے والے سے یا اوسکے پیدا کرنے اور غالب آنے کا حال اوس سے پوچھ
جو جانتا ہو وَإِذَا قِيلَ اور جب کہا جاتا ہی لَهُمُ اسْجُدُوا اشرکون سے کہ سجدہ کرو لِلرَّحْمَٰنِ خدا کو جو رحمن یعنی بڑا رحم
کرنے والا ہی تو قَالُوا وَمَا الرَّحْمَٰنُ کہتے ہین کہ کون ہی رحمن یعنی رحمن ایسا نام ہی کہ اس نام والے کو ہم نہین پہچانتے اسواسطے
کہ کافر لوگ خدا کا نام رحمن نہین کہتے تھے تو جب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تو بولے کہ ہم رحمن کو نہ جانتے ہین نہ پہچانتے ہین أَنَسْجُدُ کیا ہم
سجدہ کرین یعنی ہم سجدہ نہ کرینگے لِمَا تَأْمُرُنَا اوس چیز کو جسکے سجدہ کا تو ہمکو حکم کرتا ہی وَزَادَهُمْ اور زیادہ کرتا ہی رحمن
یا رحمن کو سجدہ کرنے کا حکم کافرون کو نُفُورًا ○ بھاگنا ہی ایمان سے اور دور ہونا راہ حق سے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے
قول پر یہ ساتوان سجدہ ہی اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آٹھوان فتوحات مین لکھا ہی کہ یہ سجدہ نفور اور انکار کا سجدہ ہی اور
فرمایا ہی کہ مومن جب یہ آیت پڑھکر سجدہ کرتا ہی تو بھاگنے والون اور انکار کرنے والون سے ممتاز یعنی الگ ہو جاتا ہی تو اس سجدہ کو سجدۂ امتیاز بھی
کہہ سکتے ہین تَبَارَكَ الَّذِي بزرگ ہی وہ خدا جسنے اپنی قدرت کاملہ سے جَعَلَ فِي السَّمَاءِ پیدا کیے آسمان مین
بُرُوجًا برج بارہ یا مکان عالیشان کواونکی حقیقت اوسکے سوا اور کوئی نہین جانتا وَجَعَلَ فِيهَا اور پیدا کیا آسمانون یا
برجون مین سِرَاجًا چراغ کہ وہ آفتاب ہی وَقَمَرًا مُنِيرًا ○ اور چاند روشن یا روشن کرنے والا وَهُوَ الَّذِي اور وہ وہی
جسنے اپنی حکمت کاملہ سے جَعَلَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ کیا رات کو خِلْفَةً اختلاف والا یعنی صفات اور احوال مین ایک دوسرے کے
مخالف یا آنے جانے مین ایک کو دوسرے کے پیچھے اور یہ ایک حال سے دوسرے حال پر پھرنا دلیل ہی لِمَنْ أَرَادَ اوس شخص کے واسطے جو چاہے
أَنْ يَذَّكَّرَ کہ یاد کرے عجیب قدرتون اور طرفہ طرفہ خلقتون کو جو اوسکے پیدا کرنے مین ہین أَوْ أَرَادَ شُكُورًا ○ یا چاہے

شکر گزاری حضرت باری کی نعمتون پر کہ رات دن کا آگے پیچھے آنا بھی اون نعمتون مین سے ایک نعمت ہی وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ اور بندے یا عبادت کرنے والے خدا بڑی رحمت والے کے یہ اضافت فضیلت اور خصوصیت ظاہر کرنے کے واسطے ہی فحوص مین ہی کہ جسطرح رحمٰن نام حق تعالیٰ کے واسطے خاص ہی اسی طرح یہ بندے بھی اوسکی بارگاہ قرب کے خاص لوگ ہین اور یہ بندے الَّذِينَ يَمْشُونَ وہ لوگ ہین جو چلتے ہین عَلَى الْأَرْضِ زمین پر هَوْنًا فروتنی کی راہ سے یا وقار کے ساتھ یا چلتے ہین بردبار اور نیکوکار وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ اور جب مخاطب ہوتے ہین اونسے نادان لوگ اور بے ادبانہ بات کرتے ہین تو قَالُوا کہتے ہین وہ خاص بندے جواب مین سَلَامًا ○ بات سلامتی کے ساتھ یعنی ایسی بات کہتے ہین جسمین گناہ سے سلامت رہین اس سے مراد یہ ہی کہ وہ خاص بندے احمقون سے تعرض نہین کرتے اور اونسے نہین لڑتے جھگڑتے جیسا کہ حضرت مولانا ے روم قدس سرہ نے فرمایا ہی نظم اگر گویند اندر نیستی وسالوس ✤ بگو ہستم دو صد چندان میرو ✤ وگر از خشم و شنامے دہندت ✤ دعا کن خوشدل و خندان میرو ✤ خلق کے ساتھ اون خاص بندون کا معاملہ جو حالت صحت مین ہوتا ہی جب اوسکی خبر دیچکا تو اب حق تعالیٰ کے ساتھ حالت خلوت مین جو اونکو معاملہ ہی اس دوسری آیت مین اوسکی خبر دیتا ہی کہ وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ اور وہ خاص بندے ایسے ہین کہ شب بسر کرتے ہین لِرَبِّهِمْ اپنے رب کے واسطے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے ایک وقت وَقِيَامًا ○ اور کھڑے ہونے والے دوسرے وقت اس سے نماز مین سجدہ کرنا اور کھڑا ہونا مراد ہی وَالَّذِينَ اور وہ خاص بندے وہ ہین کہ باوصف اسکے کہ طاعت مین کوشش کرتے ہین اور دن بھر خشوع مین رات بھر خضوع مین رہتے ہین پھر بھی يَقُولُونَ کہتے ہین خوف کی راہ سے کہ رَبَّنَا اصْرِفْ اے رب ہمارے پھیر دے عَنَّا ہمسے عَذَابَ جَهَنَّمَ ✤ عذاب دوزخ کو إِنَّ عَذَابَهَا بیشک عذاب دوزخ كَانَ غَرَامًا ○ ہمیشہ ہی اور لازم یعنی ہمیشہ ہی إِنَّهَا تحقیق کہ دوزخ سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا بری قرارگاہ ہی وَمُقَامًا ○ اور بری جگہ رہنے کی ہی وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا اور وہ لوگ ہین کہ جب خرچ کیا تو لَمْ يُسْرِفُوا نہ اسراف کیا اور نہ حد سے بڑھا یعنی گناہ کے اور حرام کامون مین صرف کیا وَلَمْ يَقْتُرُوا اور نہ تنگ پکڑا اور بخل کیا یعنی اللہ کا مقرر کیا ہوا حق مستحق سے نہ روکا وَكَانَ اور تھا خرچ کرنا اونکو بَيْنَ ذَٰلِكَ اسراف اور بخل کے درمیان مین قَوَامًا ○ سیدھا کھڑا رہنا یعنی اعتدال کی راہ چلے اور دونون طرف یعنی اسراف اور بخل سے کہ مذموم ہین بچتے رہے بیت ✤ سطر امکن ہرگز از کف ہا ✤ کہ خیر الامور اوساطہا ✤ لکھا ہی کہ بعضے مشرکون نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین عرض کی کہ ای محمد ہمنے شرک کیا اور خون ناحق بہت کیے اور زنا اور برے کام ہمسے صادر ہوے جس خدا کی عبادت کی طرف تم ہمین پکارتے ہو اگر وہ خدا ہمارے گناہون سے درگذرے تو ہم ایمان لاسکتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ اور خاص بندگان رحمٰن وہ لوگ ہین جو نہین پکارتے اور نہین پوجتے مَعَ اللَّهِ خدا کے برحق کے ساتھ إِلَٰهًا آخَرَ دوسرے خدا کو وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي اور نہین مارڈالتے وہ جان کہ حَرَّمَ اللَّهُ حرام کیا ہی اللہ نے مارڈالنا اوسکا یعنی ہومن و معاہد کی جان إِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق پر یعنی اون باتون پر جنکے سبب سے قتل کرنا شرعًا درست ہی جیسے مرتد ہوجانا اور زنا اور قتل ناحق اور زمین مین فساد کی کوشش کرنا وَلَا يَزْنُونَ ج

سلام از علیٰ سورہ ۲۵

اور زنا نہین کرتے سوا اسکے کہ اور گناہون کی اصل یہی تین گناہ کبیرہ ہین صحیحین مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین نے رسول خدا علیہ افضل الصلوۃ والثنا سے پوچھا کہ کونسا گناہ بہت بڑا ہی آپ نے فرمایا یہ کہ خدا کا تو شریک ٹھہرائے حالانکہ اوسنے تجھے پیدا کیا مین نے عرض کیا کہ پھر دوسرا بڑا گناہ کون ہی فرمایا یہ کہ روٹی دینے کے خوف سے اپنے فرزند کو تو قتل کرے پھر مین نے کہا اور بڑا گناہ کون ہی فرمایا یہ کہ اپنی پڑوسی عورت سے تو گناہ کرے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تصدیق کے واسطے یہ آیت نازل ہوئی کہ نیک بندے شرک نہین کرتے اور قتل ناحق اور زنا کے مرتکب نہین ہوتے **وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ** اور جو کوئی کریگا وہ گناہ کبیرہ جو مذکور ہوے **يَلْقَ اَثَامًا** ۝ دیکھیگا جزا اپنے گناہ کی بعضون نے کہا ہی کہ اثام ایک میدان ہی دوزخ مین کہ زنا کارون پر اوس میدان مین عذاب کرینگے یا اثام ایک چیز ہی کہ خون پیپ کی طرح دوزخیون کے جسم سے بہتی ہی یا اثام اور غی دوزخ مین دو کنوین ہین ایک گروہ مقرر کے عذاب کے واسطے **يُّضٰعَفْ** دونا کیا جائیگا **لَهُ الْعَذَابُ** یہ کام کرنیوالے کے واسطے عذاب **يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** قیامت دن **وَيَخْلُدْ** اور ہمیشہ رہیگا **فِيْهٖ** عذاب مین **مُهَانًا** ۝ اوس حال مین کہ ذلیل اور بے اعتبار ہوگا **اِلَّا مَنْ تَابَ** اگر وہ ہو توبہ کرے شرک سے **وَاٰمَنَ** اور ایمان لائے خدا اور رسول کا **وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا** اور کرے کام اچھا یعنی ارکان اسلام پر قائم رہے **فَاُولٰٓئِكَ** تو وہ گروہ **يُبَدِّلُ اللّٰهُ** بدلتا ہی خدا **سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ** اونکے گناہ نیکیون سے یعنی اگلے گناہ توبہ کے سبب سے محو کرتا ہی اور نئی عبادتین اوسکی جگہہ پر قائم کرتا ہی یا نفس مین جو گناہ کا ملکہ ہی اوسے عبادت کے ملکہ سے بدل دیتا ہی یا پہلے جو برے کام اوس سے وقوع مین آئے اوسکے خلاف جو نیک کام ہین اونکی توفیق دیتا ہی یا دنیا مین اوسکے کفر کو ایمان سے بدل دیتا ہی اور آخرت مین اوسکے گناہ نیکیون سے بدل دیتا ہی **وَكَانَ اللّٰهُ** اور ہی خدا **غَفُوْرًا** بخشنے والا گناہون کا توبہ کے سبب سے **رَّحِيْمًا** ۝ مہربان اوپر اونکے دل مین توبہ ثابت رکھکر **وَمَنْ تَابَ** اور جو کوئی توبہ کرے گناہون سے آن گناہون سے شرک اور قتل اور زنا کے سوا اور گناہ مراد ہین یعنی جو کوئی ان گناہون کے سوا اور گناہون سے بھی توبہ کرے **وَعَمِلَ صَالِحًا** اور کرے کام نیک یعنی جو کام فوت ہوے اوسکا بدلا کرے **فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ** تو بیشک وہ پھرتا ہی **اِلَى اللّٰهِ** خدا کی طرف **مَتَابًا** ۝ پھرنا یا رجوع کرتا ہی خدا کی طرف اچھی رجوع **وَالَّذِيْنَ** اور خدا کے بندے وہ لوگ ہین جو **لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ** حاضر نہین ہوتے مشرکون اور یہود و نصارا کی عید گاہون مین یا اونکے میلون مین یا ناچ گانے کی محفلون مین یا بدعتیون کی صحبت مین یا جھوٹی گواہی نہین دیتے **وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ** اور جب گذرتے ہین بری چیز کی طرف **تَصَرَّفُوْا كِرَامًا** گذرتے ہین بزرگون اور پرہیزگارون کی طرح یا منع کرتے ہین اوس سے **وَالَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا** اور بندگان حق وہ لوگ ہین کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین **بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ** اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآنی نصیحتون سے **لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا** نہ گر پڑتے اوسپر **صُمًّا** بہرے کہ اوسکے اسرار نہ سنین **وَّعُمْيَانًا** ۝ اور اندھے کہ اوسکے انوار نہ دیکھین بلکہ اونھون نے گوش ہوش سے سنا اور چشم بصیرت سے اوسکے جہان کے جلوے دیکھے مثل یہ آیات الٰہی سے غفلت نہین کی **وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ** اور وہ لوگ ہین جو کہتے ہین **رَبَّنَا هَبْ لَنَا** ای رب ہمارے بخش ہمین **مِنْ اَزْوَاجِنَا** ہماری جوروون سے **وَذُرِّيّٰتِنَا** اور ہماری اولاد سے **قُرَّةَ اَعْيُنٍ**

وہ جو ہماری آنکھون کی روشنی ہو اس سے اچھی اولاد اور نیک بیبیان مراد ہین جب مسلمان اپنے جورو اور اولاد کون کو زندگی مین نیک کو دیکھتا ہی تو اوسکا دل خوش اور آنکھین ٹھنڈی ہوتی ہین وَّاجْعَلْنَا اور کر ہمین لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ۝ پرہیزگارون کے واسطے پیشوا یعنی ہمین ایسا پرہیزگار کر دے کہ پرہیزگارون کی امامت کے لائق ہو جائین اُولٰٓئِكَ یہ لوگ جنکا ذکر ہوا یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بدلا دیے جائینگے غرفہ بہشت یعنی بہشت مین اونکو بلند مقام ملیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ غرفہ ایک نام ہی بہشت کے ناموں سے فصول عبدالوہاب مین لکھا ہی کہ غرفہ کوٹھے ہین چار ستونون پر کھڑے ہوئے سونے چاندی موتی مونگے کے اور ایسے مکان اون لوگون کو دینگے بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے صبر کیا دنیا مین مشقت پر اور کافرون کی ایذا پر اور ذرے کی چیز پر چھوڑ دینے پر یا فقیری اور محتاجی پر یا فرض ادا کرنے پر وَيُلَقَّوْنَ اور دیے جائینگے اور بعضون نے یلقون معروف کا صیغہ بے تشدید قاف پڑھا ہی یعنی پائینگے فِيْهَا بہشت مین تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ۝ زندگی بے زوال اور آفتون سے سلامتی یا زندگی اور سلامتی کی دعا سنیگے یا فرشتون کی طرف سے تحیت اور سلام کہینگے یا تحیت و شتون سے پائینگے اور سلام حق تعالیٰ سے سنیگے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے بہشت مین یا دائم رہینگے تحیت اور سلام مین حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا اچھا ٹھہرنے کی جگہ ہی بہشت وَّمُقَامًا ۝ اور رہنے کی جگہ قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے لوگون سے کہ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ کیا وزن رکھے خدا تمکو یعنی خدا کے پاس تمہاری کیا قدر ہوگی لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ اگر نہ پکارنا تمہارا اوسکو اور عبادت کرنا تمہارا اوسکو اسواسطے کہ آدمی کی خوبی معرفت اور عبادت مین ہی فَقَدْ كَذَّبْتُمْ پس تحقیق کہ تمنے تکذیب کی میری اور تصدیق کی خدا کی عبادت مین فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ۝ تو قریب ہی کہ تمہارا تکذیب کرنا تمکو لازم رہیگا اور ہرگز نہ چھوٹیگا یا تکذیب کا وبال اوسوقت تک رہیگا جسوقت دوزخ مین تمکو نہ پہونچائے اور وہان بھی تمکو نہ چھوڑیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ لزام سے جنگ بدر مین قتل ہونا مراد ہی

ربع ۶



سورۃ الشعرآء مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مائتان وسبع وعشرون آیۃ

سورہ شعرا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ دو سو ستائیس آیتین ہین شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

طٰسٓمٓ ۝ لیعنی معالم مین قتادہ رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل ہی کہ حروف مقطعہ قرآن کے نام ہین اور اسی وجہ سے اکثر ان حرفون کے بعد قرآن کا ذکر آتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اللہ کے ناموں مین سے ایک نام ہی یا ہر ایک حرف ایک ایک نام کی طرف اشارہ ہی چنانچہ طٰسٓمٓ طا سے طاہر ستار مجید کی طرف اشارہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ طوبیٰ اور سدرۃ المنتہیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہی اور بحر الحقائق مین ہی کہ طور طائران مرغان ہوائے وحدت کی طرف اشارہ ہی کہ وہ طائر یعنی اوڑنے والے ہین اللہ کے ساتھ اور سین سیر و سیر کرنے والے ہین اللہ کی طرف اور میم مشی سالکان سبیل عبودیت کی طرف ایما کرتا ہی کہ اللہ کی طرف اور اللہ مین چلتے ہین یا اشارہ ہی طلب مبتدیان اور سرور و ستوسطان اور مشاہدہ منتہیان کی جانب صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ حق سبحانہ تعالیٰ طہارت عزت ازلی اور سناے جبروت ابدی اور مجد جلال سرمدی کی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ آیتین ہین کتاب

روشن یعنی قرآن کی کہ لوگون مین حلال اور حرام کے احکام کھلے ہوئے ہین اور مبین ظاہر کرنے والے کے معنی مین بھی آیا ہی یعنی قرآن خود بھی حق اور باطل کو ظاہر کرتا ہی اور ہدایت کے مقدمون اور ضلالت کے نتیجون کو کھولدیتا ہی اور چونکہ قریش ایسی کتاب کی تکذیب کرکے ایمان نہ لائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے ایمان کا بہت لالچ رکھتے تھے تو اونکی یہ تکذیب آپکے دل مبارک پر بہت گران گذری تو حق تعالی نے آپکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ لَعَلَّكَ مگر تو باخِعٌ نَّفْسَكَ ہلاک کرلے اور ڈالنے والا ہی اپنے جی کو اَلَّا یَكُوْنُوْا اس سبب سے کہ وہ نہین ہوتے مُؤْمِنِیْنَ ○ مومن قرآن کے ساتھ اِنْ نَّشَاْ اگر چاہین ہم تو نُنَزِّلْ عَلَیْهِمْ اوتارین اونپر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے اٰیَةً نشانی قیامت کی نشانیون مین سے یا بلا قہر کی بلاؤن مین سے فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ پھر ہوجائین گردنین اونکی یعنی اون گردن کشون اور بزرگون کی گردنین لَهَا اوس نشانی کے واسطے خٰضِعِیْنَ ○ نیچی یعنی وہ گردنین جھکادین اور اوس نشانی کو مان لین وَمَا یَاْتِیْهِمْ اور نہین آتی ہی اونکے پاس مِّنْ ذِكْرٍ کوئی نصیحت مِّنَ الرَّحْمٰنِ خدا کی طرف سے جو بڑا بخشنے والا ہی مُحْدَثٍ نئی بھی ہوئی وحی کے ساتھ یعنی ایک کے بعد کوئی دوسری سورت قرآن مین نہین نازل ہوتی اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہین عَنْهُ مُعْرِضِیْنَ ○ اوس سے منہ پھیرنے والے فَقَدْ كَذَّبُوْا پھر بیشک تکذیب کی اونھون نے قرآن کی اور اپنی تکذیب پر مصر ہین فَسَیَاْتِیْهِمْ تو قریب ہی کہ آئین اونھین مرتے وقت یا قبر سے اوٹھتے وقت یا جنگ بدر کے دن اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ خبرین اوسکی کہ تھے اوسکے ساتھ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنستے اور اوسے باور نہ کرتے تھے اور وہ خبرین آچکنے کے بعد پشیمانی نفع نہ دیگی مبت امروز بدان مصلحت خویش کہ فردا بدانی بپشیمان شمو سود ندارد اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھتے تکذیب کرنے والے اور باور نہین کرتے دیکھ کر اِلَى الْاَرْضِ زمین کی طرف کہ محض قدرت سے كَمْ اَنْۢبَتْنَا کتنا اوگایا ہمنے فِیْهَا اوسمین مرجانے اور مرجھانے کے بعد مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس مین سے كَرِیْمٍ ○ اچھی اور بہت فائدے والی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اس اوگانے مین لَاٰیَةً ط البتہ نشانی ہی اوگانے والے کی کمال قدرت اور حکمت پر وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہین ہین بہتیرے اونمین سے علم ازلی مین مُّؤْمِنِیْنَ ○ ایمان لانے والے باوصف اسکے کہ ایسی ایسی نشانیان دیکھتے ہین وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِیْزُ وہ غالب اور قادر ہی اس بات پر کہ کافرون پر بلا نازل کرے الرَّحِیْمُ ○ مہربان ہی مومنون پر بخشش کا فرش بچھاکر ع وَاِذْ نَادٰی اور یاد کرو اوسے جبکہ پکارا رَبُّكَ مُوْسٰٓی تیرے رب نے موسی کو اَنِ ائْتِ کہ آؤ الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ○ ظالمون کی قوم پاس قَوْمَ فِرْعَوْنَ ط یعنی قوم فرعون کے پاس کہ اونھون نے اپنے اوپر ظلم کیا شرک کرکے اور بنی اسرائیل پر زیادتی کرکے اور کہونکو کہ اَلَا یَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین ڈرتے ہین یعنی چاہیے کہ عذاب الہی سے ڈرین اور کفر سے پرہیز کرین اور بنی اسرائیل کو چھوڑدین قَالَ رَبِّ کہا موسی نے کہ اے میرے رب اِنِّیْٓ اَخَافُ تحقیق مین ڈرتا ہون اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ○ کہ وہ میری تکذیب کرین اور میرا رسول ہونا نہ مانین وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ اور تنگ ہو میرا دل تکذیب کے انفعال سے وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ اور نہ کھلے میری زبان اور گرہ جو میری زبان مین ہی زیادہ ہو جائے اور یہ دعا اوسوقت حضرت

موسیٰ نے کی تھی جب اونکی زبان مبارک سے گرہ نہ دفع ہوئی تھی اور اوسکے دفع ہونے کی دعا بھی نہ کی تھی فَاَرْسِلْ تو تو بھیج جبریل کو
اِلٰی هٰرُوْنَ ○ ہارون کی طرف جو میرا بھائی ہی اور رسالت مین اوسے میرا شریک کردے تاکہ اوسکی اعانت سے فرعون کے
لوگون کی طرف جاؤن وَلَهُمْ عَلَیَّ ذَنْۢبٌ اور اونکو مجھپر ایک گناہ کا دعوی ہی جو مین نے کیا ہی اس گناہ سے قبطی کا قتل مراد
ہی اور اہل فرعون کے گمان کے موافق اس قتل کو گناہ کہکے کہا کہ فَاَخَافُ پھر مین ڈرتا ہون اَنْ یَّقْتُلُوْنِ ○ اس بات سے
کہ مجھے قتل کرڈالین قبطی کے عوض تبلیغ احکام کے قبل قَالَ کہا خدا نے کہ كَلَّا ہرگز ایسا نہین اس گمان سے اسواسطے کہ وہ لوگ تجھپر
قابو نہ پائینگے فَاذْهَبَا تو جاؤ تم دونون اے موسیٰ اور ہارون بِاٰیٰتِنَآ ہماری نشانیون سمیت یعنی اون معجزون کے ساتھ
جو میری قدرت اور تمھاری نبوت پر دلیل ہون اِنَّا مَعَكُمْ بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین مُّسْتَمِعُوْنَ ○ سننے والے وہ باتین
جو تم مین اور فرعون والون مین ہونگی یعنی تم اور وہ جو کہوگے اور کروگے ہمپر کچھ پوشیدہ نہین فَاْتِیَا پھر آؤ تم دونون فِرْعَوْنَ فرعون
پاس فَقُوْلَآ پھر کہو کہ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ ہم بھیجے ہوئے ہین اوسکے جو رب ہی سب عالمون کا اَنْ اَرْسِلْ
اور بات یہ ہی کہ بھیجدے مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ○ ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو یعنی اونسے دست بردار ہو تاکہ ہمارے ساتھ
زمین شام مین جائین جہان اونکے باپ دادا رہتے تھے تو موسیٰ علیہ السلام حکم الٰہی کے موافق اپنے بھائی ہارون کو ساتھ لیکر فرعون کی
ڈیوڑھی پر آئے سال بھر کے بعد فرعون کی ملاقات میسر آئی جب فرعون نے حضرت موسیٰ کو دیکھا تو پہچانا اور احسان جتانے کے
طور پر فرعون قَالَ بولا کہ اے موسیٰ اَلَمْ نُرَبِّكَ کیا ہمنے تجھے نہین پرورش کیا فِیْنَا اپنے درمیان وَلِیْدًا
اوس حال مین کہ تو بچہ تھا تازہ پیدا ہوا وَّلَبِثْتَ اور رہا تو فِیْنَا ہمارے بیچ مین مِنْ عُمُرِكَ سِنِیْنَ ○ کئی برس اپنی عمر
مین سے یعنی بیس برس ہمارے پاس تمنے اپنی عمر بسر کی وَفَعَلْتَ اور کیا تو نے فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ جو کام کہ تو نے
کیا یعنی فاتون نام قبطی جو میرا باورچی تھا اوسے تو نے مار ڈالا وَاَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ○ اور تو ناشکرا ہی کہ میرا احسان نہ مانا اور
میرے ایک خواص کو قتل کرڈالا قَالَ فَعَلْتُهَآ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ کیا مین نے وہ کام اِذًا اوسوقت وَّاَنَا مِنَ
الضَّآلِّیْنَ ○ اور مین غافلون مین سے تھا یعنی یہ نہ جانتا تھا کہ مین ایک گھوسا مارونگا تو وہ مرہی جائیگا فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ
پھر بھاگا مین تمسے لَمَّا خِفْتُكُمْ جبکہ ڈرا مین کہ تم مجھے مار ڈالوگے اور مین مدین مین چلدیا فَوَهَبَ لِیْ پھر بخشا مجھے
رَبِّیْ میرے رب نے مدین سے پھرتے وقت حُكْمًا علم اور فہم یا نبوت وَّجَعَلَنِیْ اور کیا مجھے مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اپنے
رسولون مین سے یعنی جو رسول خلق کی طرف بھیجے اونکے زمرہ مین مجھے بھی داخل کیا وَتِلْكَ نِعْمَةٌ اور وہ نعمت جو تو
عَلَیَّ احسان جتاتا ہی مجھپر اَنْ عَبَّدْتَّ یہ ہی کہ لونڈی غلام بنایا تو نے بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ○ اولاد یعقوب کو اور مجھے
فرزندی مین لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہان ہمزہ انکار کا پوشیدہ ہی اصل کلام یہ ہی کہ کیا وہ نعمت جسکا تو مجھپر احسان جتاتا ہی
یہی ہی کہ بنی اسرائیل کو تو نے لونڈی غلام بنایا یعنی اگر تو اونکو لونڈی غلام نہ بناتا تو میری ماں مجھے دریا مین نہ ڈالتین اور
میری قوم ہی کے لوگ مجھے پرورش کرتے اور مین تیرا محتاج نہوتا اور چونکہ فرعون سن چکا تھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ہی کہ

رسول رب العالمین ہی ہین رسول ہون رب العالمین کا تو اپنی بات پھیر کر امتحان کی راہ سے قَالَ فِرْعَوْنُ بولا فرعون کہ
وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ط ○ اور کون شخص ہی اور کیا ہی رب سب عالمون کا اور وہ کیا چیز ہی فرعون نے رب کی ماہیت پوچھی
تو قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے اوسکے جواب مین کہ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ ہی رب آسمانون کا اور زمینون کا
وَمَا بَیْنَهُمَا ط اور اوس چیز کا جو کچھ ہی اونکے درمیان اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ○ اگر ہو تم یقین رکھنے والے صفات حق
کی تحقیق مین موسی علیہ السلام نے اوس ماہیت کے جواب سے انکار کیا اور حکمت کی کھلی ہوئی دلیلون اور قدرت کے نشانون سے
خدا کو پہچنوایا قَالَ کہا فرعون نے لِمَنْ حَوْلَهٗٓ اون لوگون سے جو اوسکے گرد و اگرد تھے قبط کے اشراف اور وہ پانسو
آدمی تھے اور پہنچکر سیدھون پر بیٹھے تھے کہ اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ○ کیا تم نہین سنتے جواب اس مرد کا کہ مین تو اوسکے رب کی حقیقت
پوچھتا ہون اور یہ اوسکے افعال بیان کرتا ہی قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے دوبارہ کہ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ
پیر خدا تمھارا پیدا کرنے والا ہی اور تمھارے اگلے باپ دادا کا خالق ہی حضرت موسی علیہ السلام نے بہت کھلی ہوئی نشانیون سے رجوع کی ان
نشانیون کی طرف جو بہت نزدیک ہین دیکھنے والے اور تامل کرنے والے سے قَالَ بولا فرعون اپنی قوم سے کہ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ
بیشک تمھارا رسول فرعون نے مسخرے پن سے حضرت موسی کو رسول کہا کہ تمھارا رسول الَّذِیْٓ اُرْسِلَ اِلَیْكُمْ
لَمَجْنُوْنٌ ○ وہ جو بھیجا گیا ہی تمھاری طرف البتہ دیوانہ ہی کہ سوال کے موافق جواب نہین دیتا قَالَ کہا موسی علیہ السلام نے
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ پروردگار عالم پیدا کرنے والا ہی مشرق اور مغرب کا وَمَا بَیْنَهُمَا ط اور اوسکا جو کچھ مشارق
و مغارب کے بیچ مین ہی اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ○ اگر ہو تم سمجھتے کہ تمھارے سوال کا جواب اس طور کے سوا ہو ہی نہین سکتا
سوا اسکے کہ کسی کو حق تعالی کی حقیقت سے آگاہی ممکن ہی نہین اسلیے کہ جو کچھ عقل و وہم اور ہم مین آئے اور حواس اور قیاس اوسے
دریافت کرلے خدا کی ذات اوس سے منزہ اور مقدس ہی اسواسطے کہ یہ سب نئے پیدا ہوئے ہین اور نئے پیدا ہوئے اوسی کو پہچان سکتے ہین
جو بنایا پیدا ہو نظم آنکہ او را حدث برآرد دوم + چہ شناسد کہ چیست پیش از قدم + علم او سوے حضرتش رہ نیست + عقل نیز از کمالش آگہ نیست +
قَالَ کہا فرعون نے جبکہ مناظرہ سے عاجز آیا کہ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اگر کریگا تو موسی اِلٰهًا کوئی معبود غَیْرِیْ میرے
سوا لَاَجْعَلَنَّكَ تو البتہ کردونگا مین تجھے مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ○ قیدیون مین سے کہا ہی کہ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی اسواسطے
کہ قیدیون کو حکم کرتا تھا کہ گہرے گڑھے مین ڈالدیے جاتے تھے کہ وہان کچھ نہ دیکھتے تھے نہ سنتے تھے اور جب تک قیدی مرجائے باہر نہ نکالے تھے
جب موسی علیہ السلام نے قید خانہ کا ذکر سنا تو قَالَ اَوَلَوْ جِئْتُكَ کہا کہ کیا تو یہ میرے ساتھ کریگا اور اگر لاؤن مین تیرے پاس
بِشَیْءٍ مُّبِیْنٍ ○ ایک چیز کھلی ہوئی یعنی اگر مین کھلا ہوا معجزہ دکھاؤن تو بھی تو مجھے قید کریگا قَالَ فَاْتِ بِهٖٓ بولا فرعون
لا وہ چیز اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ اگر ہی تو سچا اپنے دعوے مین فَاَلْقٰى عَصَاهُ پھر ڈالدیا موسی علیہ السلام نے
اپنا عصا فَاِذَا هِیَ تو وہین پر عصا پھیلتے ہی ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ○ اژدہا تھا کھلا ہوا یعنی اوسکا اژدہا ہونا ظاہر تھا
فرعون و مارد یہ دیکھکر ڈرا اور جو لوگ وہان جمع تھے بے اختیار بھاگے چنانچہ بھاگتے وقت پچیس ہزار آدمی مرگئے وَّنَزَعَ ع

یدہٗ اور نکالا حضرت موسیٰ نے اپنا ہاتھ گریبان سے فرعون کو ہاتھ کا گیہواں رنگ دکھا کر گریبان میں ڈال لینے کے بعد فَاِذَا هِیَ
تو وہ میں اونکا ہاتھ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ۝ سفید چمکتا ہوا تھا بجلی کی طرح دیکھنے والوں کی نگاہ میں لکھا ہے کہ جسطرح نور
آفتاب سے نگاہ کو خیرگی ہوتی ہے اسیطرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دست مبارک کی چمک سے ہوتی تھی قَالَ بولا فرعون لِلْمَلَاِ
حَوْلَهٗ اپنی قوم کے سرداروں سے جو اوسکے گرداگرد تھے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ مرد لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ۝ جادوگر ہے دانا
مگر فرعون ڈرا کہ اوسکے لوگ حضرت موسیٰ کا ایمان لائینگے تو اوسنے حیلہ کیا اور کہنے لگا کہ یہ جادوگر ہے کہ جادوگری میں مہارت کامل رکھتا ہے
یُّرِیْدُ اَنْ یُّخْرِجَكُمْ چاہتا ہے کہ نکالدے تمکو مِّنْ اَرْضِكُمْ تمھاری زمین سے یعنی مصر کے شہروں سے بِسِحْرِهٖ اپنے
جادو کے سبب سے فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ۝ پھر کیا حکم کرتے ہو تم مجھے اسکے امر میں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے نے فرعون
کو دعوی خدائی کی بلندی سے مشورۂ باہمی کے گڑھے میں ڈالدیا یہانتک کہ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی کے رتبہ سے گھسٹکر اپنے پوجا کرنے والوں سے
موسیٰ علیہ السلام کے باب میں مشورہ چاہا تو قَالُوْٓا اَرْجِهْ وہ بولے کہ اسے قید کرو وَاَخَاهُ اور اوسکے بھائی کو یا ٹھہرا رکھا اور اوسکے
قتل میں جلدی نہ کر جبتک اونکا جھوٹ ظاہر ہو جائے تاکہ لوگوں کو شبہہ نہ پڑے وَابْعَثْ اور بھیج فِی الْمَدَآئِنِ شہروں میں
اپنے ملک کے حٰشِرِیْنَ ۝ جمع کرنے والے یعنی ہر شہر میں الچی روانہ کر تاکہ یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ لے آئیں جہان کہیں بڑا
جادوگر ہو عَلِیْمٍ ۝ دانا فن سحر میں کامل فرعون نے اپنے لوگ جادوگر ڈھونڈھنے کو بھیجے فَجُمِعَ السَّحَرَةُ پھر جمع کیے گئے
جادوگر لِمِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ واسطے وقت روز معلوم کے کہ وہ جانا ہوا اور وعدہ کیا ہوا یوم الزینۃ تھا وَّقِیْلَ اور
کہا گیا یعنی فرعون بولا لِلنَّاسِ لوگوں سے یعنی مصر والوں سے کہ هَلْ اَنْتُمْ کیا ہو تم مُّجْتَمِعُوْنَ ۝ جمع ہونے والے اکٹھا
ہو جاؤ لَعَلَّنَا شاید ہم سب متفق ہو کر نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ پیروی کریں جادوگروں کی یعنی موسیٰ کو دفع کرنے میں ہم سب اونکی متابعت
کریں اور اونکے دین پر رہ دین یا ہم اونکے دین کی پیروی کریں اِنْ كَانُوْا اگر ہوں هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ۝ وہ غالب موسیٰ و ہارون پر
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ پھر جب آئے جادوگر فرعون کے پاس اور اوسنے اونکی بڑی خاطرداری کی تو وہ گستاخ ہو کر قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ
بولے فرعون سے اَئِنَّ لَنَا کیا مقرر ہوگا ہمارے واسطے لَاَجْرًا البتہ تیرے پاس سے اِنْ كُنَّا اگر ہوں نَحْنُ الْغٰلِبِیْنَ ۝
ہم غالب جادوگری کے مقابلوں پر قَالَ نَعَمْ بولا فرعون کہ ہاں بدلا ہوگا تمھارے واسطے وَاِنَّكُمْ اِذًا اور بیشک ہوگے تم اوسوقت
لَّمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ۝ مقربوں میں سے یعنی پہلے جو کوئی میرے پاس آئے اور آخر کو جو کوئی میرے پاس سے جائے بھی ہوگے پس اسوعدہ پر
اعتماد کر کے اپنے جادو میدان عین میں لائے اور وقت معلوم پر موسیٰ علیہ السلام کے برابر صف جما کر بولے کہ اے موسیٰ کیا پہلے تو اپنا جادو ڈالتا ہے
یا ہم ڈالیں قَالَ مُوْسٰٓی کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اَلْقُوْا تم ڈالو مَآ اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ۝ جو کچھ تم ڈالنے والے
ہو فَاَلْقَوْا تو ڈالے اونھوں نے حِبَالَهُمْ وَعِصِیَّهُمْ اپنی رسیاں اور اپنے عصے اندر سے خالی کیے ہوئے پارہ بھرے ہوئے کہ
شتر ہزار رسیاں اور شتر ہزار عصے تھے وَقَالُوْا اور بولے وہ بسبب اونکے عصے اور رسیاں آفتاب کی گرمی سے حرکت میں آئیں اور لوگوں پر غلبہ کیا
کہ بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ بزرگی اور قوت اور غالبیت فرعون کے سبب سے اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ بیشک ہمی غالب ہیں موسیٰ اور

ہارون پر فَاَلْقٰى مُوْسٰى عَصَاهُ پھر ڈالدیا موسیٰ علیہ السلام نے حکم خدا سے اپنا عصا اور فوراً وہ اژدہا بن گیا فَاِذَا هِيَ پھر جو ہی عصا اژدہا ہوا تو تَلْقَفُ نگلنے لگا مَا يَاْفِكُوْنَ ۝ جو کچھ اونھون نے مکر کیا تھا اور لوگون کو سانپ کی صورت پر دکھاتے تھے فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ پھر منہ کے بل گرا دیے گئے جادوگر سٰجِدِيْنَ ۝ سجدہ کرنے والے اسواسطے کہ اونھون نے چاہا کہ عصے کا اژدہا ہو جانا جادو کی وجہ سے نہین اور صدق کی راہ سے قَالُوْٓا اٰمَنَّا بولے کہ ایمان لائے ہم بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ساتھ رب العالمین کے پھر اونھون نے تفصیل کی کہ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ موسیٰ اور ہارون کے رب کا ہم ایمان لائے تاکہ فرعون کی خدائی کا توہم رفع ہو جائے اور فرعون نے جب سنا کہ جادوگر ایمان لائے تو اونکو بلا کر قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ کہا کہ ایمان لائے تم موسیٰ کا اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ ءَاٰمَنْتُمْ پڑھا ہے یعنی کیا ایمان لائے تم موسیٰ کا قَبْلَ اٰنْ اٰذَنَ لَكُمْ قبل اسکے کہ اجازت دون مین تمکو اوسکا ایمان لانے کی اِنَّهٗ لَكَبِيْرُكُمُ بیشک وہ سردار تمھارا ہے الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ وہ جسنے سکھایا تمکو جادو اور تم میرے ہلاک کرنے اور میرے ملک مین فساد ڈالنے کے واسطے باہم مل گئے فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پس قریب ہے کہ جانو گے کہ کیا عذاب کرتا ہون مین تمپر موسیٰ کے خدا کا ایمان لانے کے سبب سے پھر عذاب بیان کیا کہ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ البتہ کاٹونگا ہاتھ اور پانون تمھارے مِّنْ خِلَافٍ ایک دوسرے کے خلاف یعنی ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پانون یا تمھارے ہاتھ پانون کاٹونگا اس جہت سے کہ تمنے مجھسے خلاف کیا وَلَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اور ضرور سولی پر کھینچونگا تمکو تاکہ سب مرجاؤ اور سب مخالف لوگ عبرت پکڑین قَالُوْا بولے جادوگر جو ایمان لائے تھے کہ لَا ضَيْرَ کچھ رنج اور ضرر نہین ہمین تیرے دھمکانے سے اور ہم موت سے نہین ڈرتے اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا بیشک ہم اپنے رب کے ثواب کی طرف مُنْقَلِبُوْنَ ۝ پھرنے والے ہین اِنَّا نَطْمَعُ تحقیق کہ ہم امید رکھتے ہین کہ اَنْ يَّغْفِرَ بخشے لَنَا رَبُّنَا ہمارے واسطے رب ہمارا اور بخشدے خَطٰيٰنَآ گناہ ہمارے اَنْ كُنَّآ اسواسطے کہ تھے ہم اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ع پہلے ایمان لانے والے خدا کا لکھا ہے کہ فرعون نے حکم دیا اور فرعون کے لوگون نے اون مومنون کا داہنا ہاتھ اور بایان پانون کاٹ کاٹکر اونچے مکان پر سے نیچے گرا دیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اونکے واسطے روتے تھے پس حق سبحانہ تعالیٰ نے پردے اوٹھا دیے اور اون مومنون کے منازل قرب اور مقامات انس حضرت موسیٰ کو دکھا دیے تو اونکے دل کو تسلی ہوئی مثنوی جادوان کان دست و پارا باختند ؛ در فضائے قرب مولیٰ تاختند ؛ گوبرفت از دست و پا برجائے آن ؛ رست از حق بالہائے جادوان ؛ تابدان پرہا بہ پرواز آمدند ؛ در ہوائے عشق شہباز آمدند ؛ پھر یہ صورت طاقع ہونے کے بعد کئی برس تک حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کے لوگون مین دعوت اور ہدایت فرماتے رہے اور معجزات دکھاتے رہے اور روز بروز اونکی عداوت اور خرابی زیادہ ہوتی تھی یہانتک کہ اونکی ہلاکت قریب پہونچی اور حکم الٰہی صادر ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سمیت مصر سے باہر جائین جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہمنے اِلٰى مُوْسٰٓى موسیٰ کی طرف اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ یہ کہ لیجا رات کے وقت میرے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ تمھاری نجات اور کافرون کی ہلاکت اسی مین ہے اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ۝ بیشک تم پیچھا کیے جاؤگے یعنی فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ تمھارے پیچھے آئینگے تمکو تو ہم دریا کے پار کرینگے اور اونھین ڈبو دینگے مختار مین

لکھا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو حکم فرمایا کہ یہ بہانہ کرکے قبطیون سے زیور مانگ لو کہ ہماری عید قریب ہی ہم چاہتے ہین کہ اوس سے اپنی عورتون کا سنگار کرین بنی اسرائیل نے زیور مانگے لیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے وعدہ لیا کہ فلانی رات جب چاند نکلے تو تم سب فلان مقام پر جمع ہونا اونھون نے ایسا ہی کیا جب کوچ کا وقت آیا تو دروازہ کی راہ بھول گئے اور معلوم ہوا کہ یوسف صدیق علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ بنی اسرائیل جب تک اونکا تابوت اپنے ساتھ نہ لیچلینگے مصر کے باہر نہ جاسکینگے اور اون لوگون مین سے کسی کو یہ خبر نہ تھی کہ حضرت یوسف کہان دفن ہین پس خود حضرت موسیٰ علیہ السلام ندا کرتے تھے کہ جو کوئی مجھے حضرت یوسف کے صندوق کا پتا دے وہ جو مراد چاہے لے قوم بھر مین سے ایک بوڑھیا بڑی عمر کی بولی کہ اس شرط سے مین بتاتی ہون کہ بہشت مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بی بی ہون اور اسی شرط پر اوسنے پتا بتایا کہ وہ صندوق دریاے نیل کے گڑھے مین ہی پس حضرت موسیٰ علیہ السلام اوسے نکالنے مین مشغول ہوئے جب چاند آدھے آسمان پر پہونچا تو اپنا کام کرکے راہ لی اور دوسرے دن اخیر وقت بنی اسرائیل کے نکل جانے کی خبر قبطیون کو پہونچی اب تک قبطی یہی جانتے تھے کہ بنی اسرائیل اپنے گھرون مین عید کا سامان کر رہے ہین دوسرے دن قبطیون نے چاہا کہ اونکا پیچھا کرین تو ہر قبطی کے گھر ایک ایک عزیز مر گیا اوسکی تعزیت مین مشغول ہوئے اس دن فرعون نے لشکر جمع ہونے کا حکم دیا فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ تو بھیجا فرعون نے اون شہرون مین جو اوسکی تختگاہ کے قریب تھے حٰشِرِیْنَ ۝ جمع کرنے والے لشکر کے اور کہدیا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ تحقیق کہ گروہ بنی اسرائیل لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہی تھوڑے سے لوگ حالانکہ بنی اسرائیل مین کارگذار مرد جنکا سن بیس سے زیادہ ساٹھ برس سے کم تھا ستر ہزار چھ سو تھا اور سب قوم بنی اسرائیل عورت مرد بوڑھے جوان تو بارہ لاکھ سے کچھ زیادہ تھے مگر فرعون نے انکو اپنے لشکر کے مقابلہ مین تھوڑا شمار کیا اور بولا کہ یہ لوگ تو بہت ہی تھوڑے ہین وَاِنَّهُمْ لَنَا اور یہ لوگ ہمین لَغَآئِظُوْنَ ۝ غصہ دلانے والے ہین اسواسطے کہ ہمسے بھاگے ہین یا ہماری قوم کا زیور لیگئے ہین وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ اور ہم سب یعنی ہمارے لشکر کے سب لوگ ہتھیار رکھتے ہین لڑائی کے طریقے جانتے ہین یہ طعن ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم کے لوگ نہ سب ہتھیار رکھتے ہین نہ لڑائی کا طریقہ جانتے ہین فَاَخْرَجْنٰهُمْ پھر نکالا ہمنے فرعون والون کو یعنی نکلنے کا ارادہ ہمنے اونکے دلونمین پیدا کیا یہانتک کہ وہ نکل آئے مِّنْ جَنّٰتٍ باغون سے وَّعُیُوْنٍ ۝ اور چشمون سے کہ جاری تھے وَّكُنُوْزٍ اور خزانون سے کہ سونے چاندی سے بھرے ہوئے تھے وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ ۝ اور مکانون سے کہ اچھے تھے كَذٰلِكَ ایسا ہی کیا ہمنے اونکے ساتھ وَاَوْرَثْنٰهَا اور وارث کردیا ہمنے اون باغون خزانون مکانون کا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝ اولاد یعقوب علیہ السلام کو اسواسطے کہ ایک قول یہ ہی کہ بنی اسرائیل نے قوم فرعون کی ہلاکت کے بعد مصر مین آکر قبطیون کے سب مال پر اپنا قبضہ اور تصرف کیا اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہما السلام کے زمانہ حکومت مین ملک مصر پر غلبہ پاکر بنی اسرائیل نے قبطیون کی املاک پر قبض و تصرف کیا القصہ فرعون نے چھ لاکھ سوار لشکر کے آگے روانہ کیے اور چھ لاکھ سوار داہنے پر اور چھ لاکھ بائین پر متعین کیے اور چھ لاکھ سوار لشکر کے پیچھے مقرر کیے اور بہت مخلوق کے ساتھ خود لشکر کے بیچ مین ٹھہر فَاَتْبَعُوْهُمْ یکے لشکر سراپا غرق جوشن پوشیدہ در موج چون دریاے آہن پر چشم دل بران پر کین خونریز بقصد خون مردم بیگانہ پھر پیچھا کیا اونھون نے اونکا مُّشْرِقِیْنَ ۝ مشرق کی طرف قصد

کرنے والے اسواسطے کہ بنی اسرائیل کا لشکر مشرق ہی کی طرف گیا تھا یا داخل ہونے والے آفتاب نکلتے وقت یعنی آفتاب طلوع ہوتے وقت بنی اسرائیل کے
قریب پہونچ گئے اور اوسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لشکر دریائے قلزم کے کنارے پہونچکر پار اترنے کی تدبیر کر رہا تھا کہ ناگاہ فرعون
والون کا نشان ظاہر ہوا فَلَمَّا تَرَاءَى الْجَمْعَانِ پھر جب دیکھا دونون گروہ نے ایک دوسرے کو تو قَالَ أَصْحَابُ مُوسَىٰ
کہا موسیٰ کے یارون نے کہ إِنَّا لَمُدْرَكُونَ ۝ بیشک ہم لیلیے گئے ہین یعنی فرعون کا لشکر ہمین پکڑ لیگا اور ہم اونکے ہاتھ مین
گرفتار ہو جائینگے قَالَ كَلَّا کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ہرگز نہین یہ ہمکو پکڑ لینگے إِنَّ مَعِيَ رَبِّي تحقیق میرے ساتھ ہے میرا
رب یار مدد گار ہدایت کار سَيَهْدِينِ ۝ قریب ہے کہ راہ بتائے مجھے اس حیرت مین اور نجات کا طریقہ ظاہر کردے محققون نے کہا ہے کہ
موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کلام مین معیت یعنی اپنے ساتھ ہونے کو مقدم کیا اور رب کا نام بعد لیا کہ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ کہا اور ہمارے رسول
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قول مین کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا فرمایا معیت کو مؤخر کیا اور اللہ کا نام پہلے لیا تاکہ عارفون کے دلون پر ظاہر
ہو جاوے کہ حضرت کلیم نے اپنے سے حق کی طرف دیکھا اور [illegible] ہے مرید یعنی ارادہ کرنے والے کا ہے اور جناب حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے حق سے
اپنی طرف دیکھا اور یہ مرتبہ مراد یعنی ارادہ کیے ہوئے کا ہے مرید جو کچھ کہین وہ کرتا ہے اور مراد جو کچھ کہے ویسا ہی کرتے ہین بیت این یکے راد
او در روے دوست ✣ وان گزارد روے او خود روے اوست دیکھا ہے کہ جب فرعون کا لشکر بنی اسرائیل کے قریب پہونچا تو حق تعالیٰ نے
ایک ایسا پردہ بخارات کا دونون فریق مین پیدا کر دیا کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھتے تھے فرعون نے اپنی قوم کو کہا کہ اوتر پڑو جب تک آفتاب اونچا
ہو کر بخارات درمیان سے جاتے رہین اور ہم اونکے سر پر جا پڑین اسواسطے کہ بچنے کی راہ اوپر بند ہے کہ آگے دریا ہے اور ہمارا لشکر پیچھے اب
یہ کہان جا سکتے ہین مصرع کجا روی کہ نہ ہر سو گزیر گاہ نداری ناگہان بنی اسرائیل اسقدر مضطرب ہوئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام رو دیے اور وحی آئی کہ
اے موسیٰ ہمنے دریا کو تیرے حکم مین کر دیا ہے اوسے کنیت سے پکارا اور اوسپر حکم کر جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَأَوْحَيْنَا پھر وحی بھیجی ہمنے اِلٰی
مُوسَىٰ موسیٰ کی طرف أَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ اپنے عصے سے دریائے قلزم کو پس موسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے آئے
اور اوسپر عصا مارا اور کہا کہ ای ابو خالد یہ پانی پھٹ جا وے فَانفَلَقَ تو پھٹ گیا دریا اور اوسمین بارہ راہین پیدا ہو گئین فَكَانَ پھر تھا كُلُّ
فِرْقٍ ہر ٹکڑا کَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ۝ جیسے پہاڑ بڑا اور آدمی وقت ایک ہو اور دریا پر چلی اور اوسکی کیچڑ خشک ہو گئی اور ہر ایک سبط
ایک ایک راہ سے دریا مین داخل ہوئے وَأَزْلَفْنَا اور جمع کیا ہمنے ثَمَّ الْآخَرِينَ ۝ وہان اوروں کو کہ قوم فرعون کے لوگ تھے یعنی سب کو
دریائے قلزم کے کنارے ہمنے اکٹھا کیا فرعون کے گرد اور جب فرعون نے دریا کے کنارے پہونچکر یہ حال دیکھا تو جانا کہ اپنی قوم کے احمقون کو دھوکا
دے تو بولا کہ ای قوم کیا دیکھتے ہو کہ یہ دریا میری ہیبت سے پھٹ گیا ہامان نے مشورے کی راہ سے کہا کہ ای فرعون تو خود جانتا ہے کہ یہ صورت موسیٰ
علیہ السلام کی دعا سے واقع ہوئی خبردار دریا مین تو نہ جانا کہ ہلاک ہی ہو جائیگا فرعون نے چاہا کہ گھوڑے کی باگ موڑے جبریل علیہ السلام ایک
گھوڑی پر سوار تھے اپنی گھوڑی فرعون کے گھوڑے کے آگے ڈالدی فرعون بہت تیز و تند گھوڑے پر سوار تھا گھوڑے نے گھوڑی کی
بو پائی فرعون کے تابو سے جاتا رہا اور دریا کی طرف منھ اوٹھایا اور فرعون سمیت دریا مین اوتر گیا فرعون کے لشکر کا ہر ایک راہ سے دریا مین جا چکا
تب کائیل علیہ السلام اوس لشکر کے پیچھے آئے تھے اور اوس لشکر کو دریا کی طرف ہنکاتے تھے یہانتک کہ تمام لشکر دریا مین آ گیا اور حکم آیا

پہونچا کر ادھر پار اپنے حال پر پہونچا اور دفعۃً سب پانی باہم ملگیا اور سب فرعون والے ڈوب مرے اور بنی اسرائیل صحیح سلامت پار اتر کر دریا کے کنارے ٹھہرے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى اور نجات دی ہمنے موسیٰ کو وَمَنْ مَّعَهٗۤ اور اوسے جو کہ اوسکے ساتھ تھا اَجْمَعِيْنَ ۝ سب کو ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پھر ڈبو دیا ہمنے اوروں کو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک موسیٰ علیہ السلام اور اونکی قوم کی نجات اور فرعون اور اوسکے لشکر کی ہلاکت مین لَاٰيَةً ط البتہ ایک نشانی ہے کھلی ہوئی قدرت الٰہی پر وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے قوم فرعون کے بہت لوگ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والے اسواسطے کہ تمام قبطیون مین حزقیل علیہ السلام کے سوا اہل فرعون مین اور کوئی مومن نہ تھا اور کہتے ہین کہ جو کوئی ایمان لایا تھا وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مصر سے باہر آیا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ تو غالب ہے اور اوپر کسی کو غلبہ کی قوت نہین الرَّحِيْمُ ۝ مہربان ہے عذاب نہین کرتا دلیل اور حجت لازم کرنے کے بعد وَاتْلُ اور پڑھ عَلَيْهِمْ اوسپر مشرکون پر نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ۝ خبر ابراہیم کی کہ وہ اپنے کو ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کرتے ہین اور اونکی اولاد مین ہونے پر فخر اور اعتماد کرتے ہین اِذْ قَالَ یاد کر اوسے کہ کہا ابراہیم نے لِاَبِيْهِ اپنے باپ آزر سے وَقَوْمِهٖ اور اپنے گروہ سے یعنی اہل بابل سے اور اونسے پوچھا مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ کیا ہے وہ جسے تم پوجتے ہو قَالُوْا نَعْبُدُ وہ بولے کہ ہم پوجتے ہین اَصْنَامًا بتون کو فَنَظَلُّ تو ہمیشہ ہم رہتے ہین لَهَا اونکے واسطے عٰكِفِيْنَ ۝ مجاور اور برابر ہم اونکی عبادت کرتے ہین بتون سے وہ تصویرین مراد ہین جو سونے چاندی سے مختلف صورتون پر بنا کر ہمیشہ وہ پوجا کرتے تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تمھارے بت هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ کیا سنتے ہین تمھارا پکارنا اِذْ تَدْعُوْنَ ۝ جب تم اونھین پکارتے ہو اور کیا پکارنے والے کو جواب دیتے ہین اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ یا فائدہ پہونچاتے ہین تم لوگون کو کہ تم اونکی پرستش کرتے ہو اور وہ روزی دیتے ہین تمکو اَوْ يَضُرُّوْنَ ۝ یا نقصان پہونچاتے ہین تمھین اگر تم اونکی پرستش سے انکار کرو اور اونکی مذمت کرو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کے لوگ ہان کہکر اونکو جواب دے سکے تو تقلید کا بہانہ پیش کیا اور قَالُوْا بولے کہ نہین یہ جو تمنے کہا یہ باتین تو ہمنے انمین نہین پائین بَلْ وَجَدْنَا بلکہ پایا ہمنے اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو وہ كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ ایسا ہی کرتے تھے یعنی انھی بتون کی پرستش کرتے تھے اور اسپر ثابت قدم تھے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے اَفَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا اور جانا تمنے یعنی یہ بات جان لو کہ جس حال مین مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ جو کچھ کہ ہو پوجتے اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ۝ تم اور تمھارے اگلے باپ دادا نے بھی اوسے پوجا ہے فَاِنَّهُمْ تو بیشک تمھارے وہ معبود عَدُوٌّ لِّيْۤ دشمن ہین میرے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے جی مین حکم اس صورت سے بنا کر کیا کہ اونسے اشارے کی راہ سے ہو صراحۃً نہین اسواسطے کہ نصیحت کے محل مین اشارۃً کلام کرنا زیادہ احکم کرنے کی نسبت بہت مفید ہوتا ہے اور اپنے پوجاریون کے ساتھ بتون کی دشمنی ظاہر ہے اسواسطے کہ اونکی عبادت کرنے سے جو ضرر عبادت کرنے والے کو پہونچتا ہے وہ ضرر کسی دشمن سے متصور نہین یا اسکے یہ معنی ہین کہ مین دشمن ہون ان بتون کا اسواسطے کہ جو کوئی دوسرے کو دشمن رکھتا ہے تو دوسرا بھی اوسے دشمن رکھتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی دشمنی اونکی دشمنی کے پردہ مین ظاہر کی یعنی مین اونکا مخالف اور دشمن ہون اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر میرا

ع ۱۷ وقف لازم

ودست رب ہی سب عالمون کا الَّذِي خَلَقَنِي وہ جسنے مجھے پیدا کیا اور عدم سے وجود مین لایا فَهُوَ يَهْدِينِ ۝ پھر وہ راہ دکھاتا ہی مجھے سیدھی بات مین اور کام مین یا پیدا کیا اوسنے مجھے حق بات قائم کرنے کو اور راہ دکھاتا ہی خلق کو دعوت اسلام کرنے کی وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي اور وہ رب وہی جو کھلاتا ہی مجھے غذا کہ اجزاے بدن کا قوام اوسکے سبب سے ہی وَيَسْقِينِ ۝ اور پلاتا ہی مجھے پینے کی چیز جس سے پیاس بجھتی ہی اور میرے اعضا پرورش پاتے ہین عین المعانی مین لکھا ہی کہ کھانے کی چیز سے مراد الفت ہی اور پینے کی چیز سے قرب صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ کھانے کی چیز بندگی ہی اسواسطے کہ دل اوسکے سبب سے زندہ رہتے ہین اور پینے کی چیز سے ظہور تجلی صفت ربوبیت کے ساتھ اسلیے کہ روحین اوسکے سبب سے تازہ ہوجاتی ہین کشف الاسرار مین حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ سے منقول ہی کہ یہ طعام طعام معرفت ہی اور یہ شراب شراب محبت اور یہ بیت بر محل پڑھی ہی بیت شراب المحبۃ خیر الشراب ÷ وکل شراب سواہ السراب ÷ اور ان کلمات سے محقق لوگ کلام حقائق نظام اَبِيتُ عِندَ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ کے اسرار کی بو سونگھ سکتے ہین نظم ترا نوالہ و مادم زخوان لُطْعِمُنِي ÷ ترا پیالہ مدام از شراب يَسْقِينِي ÷ مرا تو قبلہ دینی ازان سبب گفتم ÷ بہ مردمان کہ کُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِي ÷ وَإِذَا مَرِضْتُ اور جب بیمار ہوتا ہون فَهُوَ يَشْفِينِ ۝ تو وہی مجھے شفا دیتا ہی امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسکی تفسیر مین منقول ہی کہ مین جب بیمار ہوتا ہون گناہ کی بیماری مین تو وہ شفا دیتا ہی مجھے توبہ کے سبب سے سلمی قدس سرہ نے کہا ہی کہ بیماری اغیار کو دیکھنے سے ہی اور شفا واحد قہار کا انوار مشاہدہ کرنے سے بحر مین لکھا ہی کہ بیماری تعلقات کونین کے سبب سے ہی اور شفا قطع تعلق کی وجہ سے اور یہ کشش عنایت کے ساتھ متعلق ہی کہ جب کشش عنایت آپہونچتی ہی تو سالک کو سب سے توڑ کر ایک ہی کے ساتھ ملا دیتی ہی یعنی شربت تجرید پلا کر مرض تعلق سے چھوڑا لیتی ہی بیت چہ گویمت کہ چہ خوش آلمی مسیح صفت ÷ بیک نفس ہمہ دردم دوا کردی ÷ وَالَّذِي يُمِيتُنِي اور وہ وہ ہی کہ مارڈالتا ہی مجھے دنیا مین مدت پوری ہوتے ہی ثُمَّ يُحْيِينِ ۝ پھر زندہ کریگا مجھے آخرت مین حساب اور جزا دینے کو امام ثعلبی قدس سرہ نے کہا ہی کہ مارڈالتا ہی مجھے عدل سے اور زندہ کریگا فضل سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مارڈالتا گناہ کے سبب سے ہی اور زندہ کرنا عبادت کی وجہ سے یا مارڈالتا جہالت کے باعث سے ہی اور زندہ کرنا علم کے سبب سے یا مارڈالتا حماقت کی وجہ سے ہی اور زندہ کرنا عقل کے باعث سے یا مارڈالتا طمع سے ہی اور زندہ کرنا قناعت سے یا مارڈالتا تہ پرہیزگاری کی وجہ سے ہی اور زندہ کرنا پرہیزگاری کے باعث سے یا مارڈالتا جدائی سے ہی اور زندہ کرنا ملنے سے حقائق سلمی مین ہی کہ مارڈالتا ہی مجھے میرے نفس سے اور زندہ کردیتا ہی مجھے اپنے ساتھ اور بعض محققون کے نزدیک مارڈالتا اور زندہ کرنا خوف و رجا کے سبب سے ہی یا غفلت اور یاد کے باعث یا چھپنے اور ظاہر ہونے کی وجہ سے اور صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ مارڈالتا ہی مجھے اوصاف بشریت سے اور زندہ کرتا ہی اخلاق روحانیت کے ساتھ یا مارڈالتا ہی روحانیت کے علامات سے اور زندہ کرتا ہی ربانیت کی صفتون کے ساتھ اور حقیقت یہ ہی کہ مارڈالتا ہی مجھے میری انانیت سے اور زندہ کرتا ہی اپنی ہویت کے ساتھ اسواسطے کہ حیات حقیقی اوسی سے عبارت ہی بیت نجویم عمر فانی تا تو ئی عمر عزیزمن ÷ نخواہم جان پرغم را تو ئی جانم بجان تو ÷ وَالَّذِي أَطْمَعُ اور وہ وہ ہی کہ طمع رکھتا ہون مین أَن يَغْفِرَ لِي کہ بخشدے میرے واسطے خَطِيئَتِي میرے گناہ يَوْمَ الدِّينِ ۝ روز جزا کو باوصف اسکے کہ نبی علیہم السلام معصوم ہین پھر اپنی طرف گناہ کو

منسوب کرنا کسر نفس اور تعلیم امت کے واسطے ہی اور تلخیص مین ہی کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہ مراد ہین کہ حضرت ابراہیم خلیل نے درگاہ رب جلیل سے اونکی مغفرت کی استدعا فرمائی رَبِّ هَبْ لِي اے میرے رب بخش مجھے اور عطا کر مجکو حُكْمًا حکم علم مین کہ اوسکے سبب سے خلافت حق اور ریاست خلق کا مستعد اور مستحق ہوجاؤن وَّ اَلْحِقْنِيْ اور ملادے مجھے علم وعمل مین کمال توفیق کے سبب سے بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ راہ کے شایستہ اور درگاہ کے برگزیدہ لوگون کے ساتھ وَاجْعَلْ لِّيْ اور کر میرے واسطے لِسَانَ صِدْقٍ زبان سچی یعنی نیک ثنا فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون مین یعنی جو لوگ میرے بعد پیدا ہون اونکی زبان پر میری نیکنامی اور شہرہ جاری کردے اور یہ دعا قبول ہوئی اسواسطے کہ مجوس یہود ونصاری اہل اسلام سب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ثنا کرتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد لسان صدق سے مرد صادق ہی اور اس آیت کے معنی یہ ہین کہ ظاہر کر میرا اصل دین نیا کرنے کو ایک سچا آدمی اخیر امتون مین اور اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین وَاجْعَلْنِيْ اور کردے مجھے مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ۝ جنت کے وارثون مین سے جو نعمت سے بھری ہی یعنی مجھے اون لوگون مین رکھ جو بہشت کے مکانون مین اور ترنگے وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ اور بخشدے میرے باپ کو یعنی ایمان نصیب کر تاکہ وہ بخشدیا جائے اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ بیشک ہی وہ گمراہون مین سے وَلَا تُخْزِنِيْ اور رسوا نہ کر مجھے يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوسدن جب اٹھائے جائینگے لوگ اپنی قبرون سے یہ دعا بھی انبیا کی تعلیم ہی ورنہ انبیا علیہم السلام کو ذلت اور رسوائی نہوگی يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ جسدن کہ فائدہ نہدیگا اور کام نہ آئیگا مال وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اور نہ بیٹے كسيكے اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ مگر جو کوئی آئے خدا کے سامنے بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝ ایسے دل کے ساتھ جو خالص ہی کفر اور گناہ سے اسواسطے کہ اوس دل والے نے خدا کی راہ مین اپنا مال خرچ کیا ہوگا اور اپنے فرزندون کو راہ حق ارشاد اور تعلیم کی ہوگی تو ایسا مال اور فرزند اوسے نفع پہونچائینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی مین اخلاص دل کی سلامتی ہی ایک قول یہ ہی کہ دل سلیم وہ ہی جو محبت دنیا سے خالی ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جس دل مین حسد اور خیانت نہو تیسیر مین بعض اہل بیت اور ازواج اور اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہی اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قلب سلیم وہ ہی جو خالی ہو غیر خدا سے سہل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دل سلیم وہ ہی جسمین نہ دنیا کی آفتین سمائین تا عقبی کی طمعین آئین یا جو دل بدعت سے خالی ہو اور سنت پر مطمئن ہو اور سید الطائفہ قدس سرہ سے منقول ہی کہ سلیم سانپ کا ڈسا ہوا ہوتا ہی اور سانپ کا ڈسا ہوا ہمیشہ قلق اور اضطراب کھتا ہی تو معنی یہ ہوئے کہ دل سلیم وہ دل ہی جو ہمیشہ مقام بے صبری اور عاجزی اور زاری مین ہی خوف جدائی یا شوق وصال کے سبب سے نظم ز شوقِ وصل می نالم کہ تا دستم دہد روزے ؛ ز بیم ہجر میگریم کہ ناگہ در کمین باشد ؛ ہمام اگر گریہ خونین و سوز دل نگو چندین ؛ ندانستی کہ حال عشقبازان اینچنین باشد ؛ وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور جسدن کہ قریب کردیجائیگی جنت لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے تاکہ اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے اوسے دیکھین اور اپنے منازل اور مقامات دیکھکر خوش ہون وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ ۝ اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لِلْغٰوِيْنَ ۝ گمراہون کے واسطے تاکہ اوسمین اپنے مقامات دیکھین اور اونکا غم اور الم زیادہ ہو وَقِيْلَ لَهُمْ اور کہین اونھین یعنی خدا کے حکم سے فرشتے اونسے پوچھین کہ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کہان ہین وہ جنکو تم ہمیشہ

تَعْبُدُوْنَ ۝ پوجتے تھے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی تمہارے خدا کہاں ہیں جنسے تم امید رکھتے ہو هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ
کیا مدد کرتے ہیں تمہاری تم پر سے عذاب دفع کرنے میں اَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝ یا بچاتے ہیں اپنے کو عذاب سے فَكُبْكِبُوْا پھر منہ کے
بل ڈالدیے جائینگے فِيْهَا دوزخ میں هُمْ وَالْغَاوٗنَ ۙ اور گمراہ لوگ یعنی اونکے پوجنے والے وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اور دوزخ میں
ڈالے جائینگے ابلیس کے لشکر یعنی جن اور آدمی جو اوسکے تابع ہیں اَجْمَعُوْنَ ۝ سب کے سب قَالُوْا کہینگے کافر وَهُمْ فِيْهَا
اور حال آنکہ وہ دوزخ میں يَخْتَصِمُوْنَ ۝ دشمنی کرتے ہونگے ایک دوسرے کے ساتھ یعنی بت پرست اور بت جھگڑا کرینگے اور بت پرست
بتوں سے کہینگے کہ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا قسم خدا کی ہم تھے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ گمراہی کھلی ہوئی میں اِذْ نُسَوِّيْكُمْ
اوسوقت جب برابر کرتے تھے ہم تمکو مستحقاں عبادت میں بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار اہل عالم کے ساتھ وَمَآ اَضَلَّنَا
اور گمراہ نہیں کیا ہمیں اور گمراہی پر نہیں سوا اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ مگر مجرموں نے اور بدکاروں نے اور ہمارے سرداروں نے یا شیطانوں
نے فَمَا لَنَا پھر نہیں ہے ہمارے واسطے اب مِنْ شَافِعِيْنَ ۙ کوئی شفاعت کرنے والوں میں سے جیسا کہ مومنوں کے
واسطے ہیں وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ۝ اور نہ کوئی دوست مہربان شفیق قوت القلوب میں لکھا ہے کہ حمیم اصل میں ہمیم تھا چھوٹی ہے کو
بڑی حے سے بدل دیا قرب مخرج کے سبب سے اور ہمیم ماخوذ ہے اہتمام سے یعنی وہ یار کوئی نہوگا جو اوسدن یاری اور اہتمام کرے کافروں کی
مہم میں اور دوستی کی شرط بجالائے خود حق تعالیٰ دوسرے مقام پر فرماتا ہے کہ اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ کافر حسرت کی راہ
سے کہینگے کہ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ پھر کاشکے ہوتا ہمیں پھر جانا دنیا میں تو ہم ہوتے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان
والوں میں سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ابراہیم علیہ السلام کی خبر میں اور قوم کے ساتھ اونکی دلیلیں پیش کرنے میں لَاٰيَةً ط البتہ نشانی ہے
کہ عقلمند اوسکے سبب سے عبرت پکڑتے ہیں وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ اور نہ تھا اکثر لوگ قوم ابراہیم کے مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والے
اسواسطے کہ اہل بابل میں سے نمرود کی بیٹی کے سوا کوئی ایمان نہ لایا تھا وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيْزُ وہ تو غالب ہے
مشرکوں پر اسواسطے کہ اوسکا قہر دفع نہیں کیا جاتا الرَّحِيْمُ ۝ بخشنے والا کہ بندوں کی توبہ رد نہیں کرتا اور بے دلیل اوپر عذاب نہیں
بھیجتا كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِالْمُرْسَلِيْنَ ۝ جھٹلایا قوم نوح نے رسولوں کو حضرت نوح علیہ السلام نے اگلے رسولوں کی
خبر دی اور اونکی قوم نے باور نہ کی اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر جب کہا اون لوگوں سے اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اونکے بھائی نوح نے یہاں نسب کی
راہ سے بھائی ہونا مراد ہے یہ کہا کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہیں ڈرتے ہو تم خدا سے جو اوسکی عبادت ترک کرتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ بیشک
میں تمہارے واسطے رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ۙ رسول ہوں امانت والا فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم خدا سے اور بت نہ پوجو وَاَطِيْعُوْنِ ۝
اور حکم مانو میرا ایمان قبول کرنے میں وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ اور نہیں مانگتا ہوں میں تمسے عَلَيْهِ اوسپر رسالت پر مِنْ اَجْرٍ
کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ نہیں ہے بدلا میری رسالت کا اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر اوپر پروردگار اہل عالم کے فَاتَّقُوا
اللّٰهَ تو ڈرو خدا کے عذاب سے وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا ڈرنے اور اطاعت کرنے کا حکم کرنا تاکید کے واسطے ہے
اسواسطے کہ نوح علیہ السلام کی قوم نہایت سخت دل تھی قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگوں نے حضرت نوح علیہ السلام کے جواب میں کہ

ع ۵ ۳۶

نصف

أَنُؤْمِنُ لَكَ کیا ایمان لائین اور تصدیق کرین ہم تیری وَاتَّبَعَكَ الْأَرْذَلُونَ ○ حال آنکہ پیروی کی ہے تیری کمینون اور بے قدرون نے اور یہ لوگ ظاہر مین تیرے تابع ہین اور باطن مین مخالف قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے وَمَا عِلْمِي اور نہین ہے میرا علم پہونچنے والا بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ○ اوس چیز کو کہ ہین وہ کرتے یعنی میرا حکم تو ظاہر پر ہے اسواسطے کہ ظاہر مین تو یہ لوگ ایمان والون کے کام کرتے ہین مگر مین یہ نہین جانتا کہ اخلاص کی راہ سے کرتے ہین یا نفاق کی راہ سے إِنْ حِسَابُهُمْ نہین ہے حساب اونکے باطن کا إِلَّا عَلَىٰ رَبِّي مگر میرے رب پر جو مطلع ہے اونکے باطن کے احوال پر لَوْ تَشْعُرُونَ ○ اگر جانتے تم کہ عالم الغیب وہی ہے اے میری قوم کے لوگو تم جان لو کہ مین سچا ہون تو قوم کے لوگ بولے کہ اے نوح ان کمینون کو اپنی مجلس سے نکال تو ہم تمھارے پاس آئین اور تمھاری بات سنین تو نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ وَمَا أَنَا نہین ہون مین بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِينَ ○ نکالدینے والا مومنون کا إِنْ أَنَا نہین ہون مین إِلَّا نَذِيرٌ مگر ڈرانے والا مُبِينٌ ○ ظاہر یعنی ندانے مجھے مکلف لوگون کو دعوت اسلام کرنے کے واسطے بھیجا ہے وہ لوگ غنی ہون یا فقیر قَالُوا بولے کافر کہ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا نُوحُ اگر باز آئیگا تو اے نوح اوس بات سے جو تو کہتا ہے اسلام کی طرف بلانا اور شرک سے ڈرانا لَتَكُونَنَّ البتہ ہوگا تو مِنَ الْمَرْجُومِينَ پتھرون کے مارے مرے ہوون مین سے یا نکالے ہوون مین سے قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے یہ بات سنکر قوم کے ایمان سے ناامید ہونے کے بعد کہ رَبِّ اے میرے رب إِنَّ قَوْمِي یقینی میری قوم كَذَّبُونِ ○ تکذیب کی ہے میری اور مجھے جھوٹا بنایا فَافْتَحْ تو حکم کر بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ میرے اور اونکے درمیان فَتْحًا حکم کرنا وَنَجِّنِي اور چھوڑ لے مجھے اونکے قصد سے وَمَنْ مَعِيَ اور جو کوئی میرے ساتھ ہے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ○ ایمان والون مین سے فَأَنْجَيْنَاهُ پھر نجات دی ہمنے اوسے وَمَنْ مَعَهُ اور اوسکو جو اوسکے ساتھ ہے فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ○ کشتی بھری ہوئی مین کہ اوسمین آدمی اور حیوانات اور اسباب اور رکھانے کی چیزین تھین ثُمَّ أَغْرَقْنَا پھر ڈبو دیا ہمنے بَعْدُ الْبَاقِينَ ○ اونکی نجات کے بعد اورون کو اوسکی قوم مین سے إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک ایذائے قوم پر نوح کے صبر کرنے مین لَآيَةً البتہ نشانی ہے اس بات پر کہ صبر موجب ظفر ہے بیت کار تو از صبر نکو تر نشود ۔ صبر کہ شکیبا ست منظفر نشود ۔ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ اور نہ تھے نوح کے اکثر لوگ مُؤْمِنِينَ ○ ایمان لانے والے خدا اور رسول کا بلکہ اونکی امت مین سے اوناسی آدمی ایمان لاکر اونکے ساتھ کشتی مین تھے وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ وہی قادر کافرون کو عذاب کرنے پر الرَّحِيمُ مہربان کہ اونپر عذاب مین تاخیر فرماتا ہے یا پیغمبرون کو حلم اور بردباری اور کافرون کے ساتھ حجت اور دلیل کی توفیق عطا فرماتا ہے كَذَّبَتْ جھٹلایا عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ○ یعنی قوم عاد نے رسولون کو اسواسطے کہ جو کوئی ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر ہو چکا إِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر اس بات کو کہ کہا اونسے أَخُوهُمْ هُودٌ اونکے نسبی بھائی ہود نے أَلَا تَتَّقُونَ کیا پرہیز نہین کرتے تم شرک سے اور نہین ڈرتے تم عذاب الٰہی سے إِنِّي لَكُمْ بیشک مین تمھارے واسطے رَسُولٌ أَمِينٌ ○ رسول ہون امانت والا رسالت ادا کرنے مین فَاتَّقُوا اللَّهَ تو ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور اوسکے حکم کی مخالفت چھوڑ دو وَأَطِيعُونِ ○ اور کہا مانو میرا اوس بات مین جسکی طرف مین تمکو بلاتا ہون وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ اور نہین مانگتا

ع ۱۸

ہین تمسے دعوت اسلام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا مال و متاع دنیا مین سے اِنْ اَجْرِیَ نہین بدلا میرا اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝
مگر پروردگار اہل عالم پر اَتَبْنُوْنَ کیا بناتے ہو بِکُلِّ رِیْعٍ ہر اونچی جگہ پر اٰیَۃً نشانی آنے جانے والے کے تماشے کو
تَعْبَثُوْنَ ۝ کھیلتے ہو اوس بنا سے یعنی تباہی کرتے ہو اور اُن مکانون مین نہین رہتے گویا عبث ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ
سرا ہ مکانات بناتے تھے اور وہان بیٹھکر راہ چلتون پر ہنستے تھے یا کبوتر خانے مراد ہین وَتَتَّخِذُوْنَ اور بنا لیتے ہو مَصَانِعَ
پانی کے حوض یا مضبوط کوٹھے یا اونچے محل لَعَلَّکُمْ تَخْلُدُوْنَ ۝ گویا ہمیشہ رہوگے اوسمین وَاِذَا بَطَشْتُمْ اور جب
سخت پکڑتے ہو اور حملہ کرتے ہو تو بَطَشْتُمْ سخت گیری کرتے ہو جَبَّارِیْنَ ۝ سرکش اور متکبر ہو کر یعنی اوسوقت شفقت اور
مہربانی نہین کرتے یا بدلہ لیتے ہو تو ظالمون کی طرح بدلہ لیتے ہو فَاتَّقُوا اللّٰہَ تو ڈرو تم خدا سے اور سرکشی اور تکبر جو تمھارے لائق
نہین اوسے چھوڑ دو وَاَطِیْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا جو حکم مین تمکو کرتا ہون اسواسطے کہ اسی مین تمھارا نفع ہے وَاتَّقُوا الَّذِیْٓ
اَمَدَّکُمْ اور ڈرو حق تعالیٰ سے جسنے مدد گاری کی تمھاری بِمَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اوس چیز کے سبب سے جسے تم پہچانتے ہو
اقسام نعمت مین سے اَمَدَّکُمْ بِاَنْعَامٍ مدد کی تمھاری چارپایون کے سبب سے جیسے اونٹ گائے بکری کہ انکے سبب سے فائدے
اوٹھاتے ہو وَّبَنِیْنَ ۝ اور بیٹون کے سبب سے کہ ہر حال مین تمھارے یار اور مددگار ہین وَجَنّٰتٍ اور باغون کے سبب سے کہ اونکے میوے
کھاتے ہو وَّعُیُوْنٍ ۝ اور پانی کے چشمون کے سبب سے کہ پانی پینے کی ضرورت اور کھیتی کی سینچ اور ہریالی اوسی سے پوری ہوتی ہے
اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون عَلَیْکُمْ تمھارے اوپر کہ اگر تم شرک پر اڑے رہوگے عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ بڑے دن کے
عذاب آنے کو کہ وہ غضب کی آندھی آنے کا دن ہے یا قیامت کا روز قَالُوْا کہا قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کے جواب مین کہ
سَوَآءٌ عَلَیْنَآ برابر ہے ہمپر اَوَعَظْتَ کیا نصیحت کرے تو ہمکو اَمْ لَمْ تَکُنْ یا نہو تو مِّنَ الْوٰعِظِیْنَ ۝ نصیحت کرنے
والون مین سے یعنی ہم اپنا طریقہ نہ چھوڑینگے اِنْ ھٰذَآ نہین ہے یہ کام جسپر ہم لوگ ہین بت پرستی سرکشی اونچے مکانات بنانا
اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِیْنَ ۝ مگر عادت ہمارے اگلے بزرگون کی وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ عذاب کیے گئے اِن
عادتون کے سبب سے فَکَذَّبُوْہُ پھر تکذیب کی اونلوگون نے ہود علیہ السلام کے رسول ہونے کی فَاَھْلَکْنٰھُمْ تو ہلاک کر دیا
ہمنے اونھین آندھی سے اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک قوم عاد کی ہلاکت مین لَاٰیَۃً نشانی ہے یہ بات بتانے والی کہ جھٹلانے والے آخر کو عذاب
مین مبتلا ہوتے ہین وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ اور نہ تھے اکثر لوگ قوم عاد کے مُّؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان والے اسواسطے کہ اوس قبیلہ
مین کے تھوڑے سے آدمی حضرت ہود کے ساتھ امن مین تھے باقی سب عذاب مین مبتلا ہوے وَاِنَّ رَبَّکَ اور بیشک تیرا رب
لَھُوَ الْعَزِیْزُ وہی تو غالب ہے کہ کافرون پر عذاب کرنے مین باک نہین رکھتا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان کہ ایمان والون کو عذاب سے بچا لیتا ہے ع ۱۹
جھٹلایا اَصْحٰبُ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ قبیلہ ثمود نے خدا کے رسولون کو یعنی حضرت صالح اور اگلے انبیا علیہم السلام کو اِذْ قَالَ لَھُمْ
یاد کر جب کہا اونکو اَخُوْھُمْ اونکے بھائی قرابتی طبلے کے صالح بن عبید علیہ السلام نے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو خدا کے عذاب
کہ اوسکے ساتھ خدائی مین دوسرے کو شریک کرتے ہو اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ بیشک مین تمھاری طرف رسول ہون مشہور ہو

امانت اور سچائی مین فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو اور بچتے رہو عذاب الٰہی سے وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور کہا مانو میرا امر و نہی مین وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ اور نہین مانگتا ہون تمسے اوس نصیحت پر جو کرتا ہون مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا کہ مجھے دو اور مجرا اوسکی تہمت ہو اِنْ اَجْرِيَ نہین
میرا بدلا اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر خدا پر جو رب ہے سب اہل عالم کا اَتُتْرَكُوْنَ کیا چھوڑ دیے جاؤگے یعنی تم نہ چھوٹے جاؤگے
فِيْ مَا هٰهُنَآ اوس چیز مین جسمین ہو یہان یعنی دنیا کے جن مکانون مین ہو انمین نہ چھوڑے جاؤگے اٰمِنِيْنَ ۝ امین آفتون سے اور
سلامت فوت ہو جانے سے فِيْ جَنّٰتٍ باغون مین وَّعُيُوْنٍ ۝ اور کنوون کی جگہ بین اسواسطے کہ قوم ثمود کے واسطے چشمے اور نہرین
نہ تھین وَّزُرُوْعٍ اور کھیتیون مین وَّنَخْلٍ اور خرمے کے باغون مین کہ طَلْعُهَا شگوفے اور خوشے اوسکے درختون کے هَضِيْمٌ ۝
نرم و نازک اور پاکیزہ ہین وَتَنْحِتُوْنَ اور تراشتے ہو اپنے رہنے کے واسطے مِنَ الْجِبَالِ پہاڑون مین سے بُيُوْتًا گھر فٰرِهِيْنَ ۝
اوس حال مین کہ تہمرا تراشنے سے واقف اور ماہر ہو فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرتے رہو خدا سے اور دور دراز امید نہ رکھا کرو وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور
کہا مانو میرا احکام مین وَلَا تُطِيْعُوْٓا اور اطاعت نکرو اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ کافرون کے حکم کی کہ اونھون نے اسراف کرکے اپنی جانون پر
اسراف کیا الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وہ کافر جو فساد کرتے اور تباہی ڈالتے ہین زمین مین حجر مین وَلَا يُصْلِحُوْنَ ۝
اور نہین درستی کرتے اپنے کامون کی اُن کافرون سے وہ کافر مراد ہین جنھون نے حضرت صالح کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا اور انکا قصہ
انشاء اللہ تعالیٰ سورۂ نمل مین مذکور ہوگا تو قَالُوْٓا قوم ثمود کے لوگون نے حضرت صالح کے جواب مین کہا کہ اِنَّمَآ اَنْتَ نہین ہی تو مگر
مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ۝ جادو کیے ہوؤن مین سے یعنی تجھپر بڑا جادو کیا ہی کہ تیری عقل گم ہوگئی مَآ اَنْتَ نہین ہی تو اِلَّا بَشَرٌ
مِّثْلُنَا ہمارے مثل مگر آدمی ہمارے مثل صورت بشریت مین قوم نے حضرت صالح علیہ السلام کی صورت ہی پر نظر کی اور اونکی حقیقت سے ناواقف
رہکر یہ نہ جانا کہ صورت کے سوا انکے واسطے اور کوئی چیز بھی حاصل ہی نظم چند صورت بینی ای صورت پرست ؛ جان پے معنی ست کہ صورت
برست ؛ درگذر از صورت و معنی نگر ؛ زانکہ مقصود از صدف باشد گہر ؛ اور چونکہ قوم ثمود کی نگاہ صورت ہی کے ساتھ بندھی تھی اور صالح
علیہ السلام کو اونھون نے اپنی صورت پر دیکھا تو بہانہ کرنے کو کہا کہ تو تو ہماری ہی طرح آدمی ہی رسول ہونے کا دعویٰ کیون کرتا ہی اور جبکہ
تو اپنے اس دعوے پر اصرار کرتا ہی فَاْتِ بِاٰيَةٍ تو لا کوئی نشانی خلاف عادت اِنْ كُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ سچون
مین سے اپنے دعوے مین پس صالح علیہ السلام نے پوچھا کہ تم کیا نشانی مانگتے ہو اونھون نے فرمایش کی کہ خاص اسی تھپر مین سے ایسی ہی
صورت کی اوٹنی نکال جب اونکا مدعا حاصل ہوگیا تو قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ کہا صالح علیہ السلام نے کہ یہ ہی اوٹنی جو تمنے مانگی لَهَا
شِرْبٌ خاص اوسکے واسطے ایک حصہ ہی پانی مین سے وَّلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۝ اور تمہارے لیے ایک حصہ ہی
پانی مین سے دن جاتے ہوئے کو یعنی ایک دن پانی اوسکا ہی ایک دن تمہارا اوسکی باری والے دن اوس سے مزاحمت نہ کرنا وَلَا تَمَسُّوْهَا
اور نہ چھونا اوسے بِسُوْٓءٍ برائی کے ساتھ یعنی اوسے مارنے اور مار ڈالنے کا ارادہ نہ کرنا اور اگر ایسا کروگے فَيَاْخُذَكُمْ تو پکڑیگا تمکو
عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝ عذاب بڑے دن کا اوس دن کی بڑائی اوس عذاب کی بڑائی کے سبب سے ہی جو اوسدن ہوگا فَعَقَرُوْهَا
پھر کوچین کاٹ ڈالین اوس اوٹنی کی فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ۝ تو ہوئے پشیمان بلا نازل ہونے کے قریب فَاَخَذَهُمُ

الْعَذَابُ پھر پکڑ لیا اونھین عذاب نے جسکا وعدہ تھا یعنی آواز سخت کے عذاب نے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک اوس عذاب مین جو قوم
ثمود پر نازل ہوا لَاٰیَةً ط البتہ نشانی اور دلیل ہی اس بات پر کہ مانگے ہوے معجزے ظاہر ہونے کے بعد کفر پر باقی رہنا عذاب نازل ہونے کا
سبب ہی وَمَا كَانَ اور نہ تھے اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ○ اکثر قوم ثمود کے لوگ ایمان والے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب
لَهُوَ الْعَزِیْزُ البتہ وہ ہی غالب کہ مغلوب ہوتا ہی نہین الرَّحِیْمُ ع مہربان کہ جب تک کوئی قابل عذاب نہو تب تک عذاب
نہین کرتا كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ جھٹلایا قوم لوط یعنی موتفکات والون نے الْمُرْسَلِیْنَ ○ پیغمبرون کو جیسے حضرت
ابراہیم اور حضرت لوط علیہما السلام کو اِذْ قَالَ لَهُمْ یاد کر جب کہا اونکو اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اونکے بھائی لوط نے یہان بھائی پن
شفقت کی وجہ کا ہی کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا نہین ڈرتے ہو گناہ کرنے مین خدا سے اِنِّیْ لَكُمْ بیشک مین تمھارے واسطے
رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ○ رسول سچا ہون نصیحت مین یعنی تمھارا خیر خواہ ہون فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم اللہ تعالی سے میری نصیحت
چھوڑ دینے مین وَاَطِیْعُوْنِ ○ اور فرمانبرداری کرو میری نصیحت ماننے مین وَمَا اَسْـَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ
اور نہین مانگتا مین تمسے اوس نصیحت پر جو کرتا ہون کچھ بدلا کہ تمکو گران گذرے اِنْ اَجْرِیَ نہین ہی میرا ثواب اِلَّا عَلٰی رَبِّ
الْعٰلَمِیْنَ ط مگر رب پر اہل عالم کے اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ کیا آتے ہو مردون پر مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ○ اللہ اپنون کے سوا
اس سے غریب لوگ مراد ہین یعنی اونکے ساتھ مباشرت کرنے کی رغبت کرتے ہو وَتَذَرُوْنَ اور چھوڑتے ہو اور ہاتھ نہین لگاتے ہو
مَا خَلَقَ اوسکو جسے پیدا کیا ہی لَكُمْ رَبُّكُمْ تمھارے واسطے تمھارے رب مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ ط تمھاری عورتون مین سے
بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم ہو قَوْمٌ عٰدُوْنَ ○ گروہ حد سے گذرے ہوے کہ جورو مین موجود ہوتے ہوے مردون سے مباشرت کرنے کی رغبت
رکھتے ہو قَالُوْا بولے قوم لوط کے لوگ اسکے جواب مین کہ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ اگر نہ باز آئیگا تو اے لوط ہمارے کام کو برا کہنے سے
اور ہمین منع کرنے سے لَتَكُوْنَنَّ تو البتہ ہو جائیگا مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ○ نکالے ہوون مین سے ہم لوگون مین سے اور موا تکہ یہ
لوگ بہت برے حال سے لوگون کو اپنے شہرون سے نکالتے تھے قَالَ اِنِّیْ کہا لوط علیہ السلام نے کہ بیشک مین لِعَمَلِكُمْ تمھارے کام
واسطے مِنَ الْقَالِیْنَ ط ○ دشمنون مین سے سخت دشمن ہون پھر قوم کی طرف سے منھ پھیر کر مناجات شروع کی اور کہا کہ رَبِّ
نَجِّنِیْ اے میرے رب نجات دے مجھے وَاَهْلِیْ اور میرے لوگون کو مِمَّا یَعْمَلُوْنَ ○ برائی سے اوس کام کی جو وہ کرتے ہین فَنَجَّیْنٰهُ
تو نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗ اور اوسکے گھر والون کو اَجْمَعِیْنَ ○ سب کو حضرت لوط علیہ السلام کے گھر والے اونکی بی بی اور دو بیٹیان
اور دو داماد تھے سب نے رہائی پائی اِلَّا عَجُوْزًا مگر لوط علیہ السلام کی بوڑھی عورت نے کہ داخل تھی فِی الْغٰبِرِیْنَ ○ باقی رہجانے
والون مین جو مبتلاے عذاب ہوے لکھا ہی کہ وہ عورت لوط علیہ السلام کے ساتھ نہین نکلی اور بولی کہ مین اس بات پر راضی ہون کہ جو کچھ قوم پر
گذرے وہ مجھ پر بھی گذرے ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ○ پھر ہلاک کیا ہمنے اورون کو وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ اور برسایا ہمنے اونپر مَّطَرًا
مینھ پتھر کا یا گندھک اور آگ کا فَسَآءَ تو برا ہی مَطَرُ الْمُنْذَرِیْنَ ○ مینھ ڈرائے ہوون کا جو ایمان نہین لائے ہین اِنَّ
فِیْ ذٰلِكَ بیشک موتفکہ والون پر عذاب ہونے مین لَاٰیَةً ط البتہ نشانی ہی حکم نہ ماننے والون کے عذاب پر وَمَا كَانَ

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ○ اور نہ تھے اکثر لوگ اوس قوم کے ایمان والے صحیح قول یہ ہی کہ حضرت لوط علیہ السلام کی دو بیٹیان فقط
ایمان لائی تھین اور بعضون نے کہا ہی کہ لوط علیہ السلام کے دو داماد بھی ایمان لائے تھے وَاِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب هُوَ الْعَزِيْزُ البتہ وہ ہی غالب کہ ہرگز عاجز نہین ہوتا الرَّحِيْمُ ○ مہربان کہ آگاہ کرنے اور راہ بتانے کے قبل عذاب نہین کرتا كَذَّبَ
جھٹلایا اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ○ ایکہ کے لوگون نے پیغمبرون کو ایکہ ایک جنگل تھا مدین کے قریب اوس جنگل مین بھی
اور درخت بہت تھے دمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہی کہ ایکہ کے لوگ قوم عمالقہ تھے چار گانون مین بستے تھے شعیب بیدا غر فاسی حق تعالیٰ
نے شعیب علیہ السلام کو جسطرح مدین والون پر پیغمبر کیا تھا ان لوگون پر بھی پیغمبر کیا اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا لَهُمْ شُعَيْبٌ اونسے شعیب
علیہ السلام نے کہ ای قوم اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ کیا تم لوگ نہین ڈرتے عذاب الٰہی سے کہ اوسکا شریک ٹھہراتے ہو اِنِّيْ لَكُمْ بیشک
مین تمھارے واسطے ہون رَسُوْلٌ رسول اَمِيْنٌ ○ امانت والا کہ تمھارے حال کی درستی ہی چاہتا ہون فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو کفر
اور جھٹلانے سے اور ڈرتے رہو خدا کے غضب سے وَاَطِيْعُوْنِ ○ اور کہا مانو میرا وہ کام چھوڑ دینے مین جو منع ہین وَمَآ اَسْـَٔلُكُمْ
عَلَيْهِ اور نہین چاہتا ہون مین تمسے حکم پہونچانے پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا اِنْ اَجْرِيَ نہین ہی میری جزا اِلَّا عَلٰى رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ○ مگر رب پر اہل عالم کے اَوْفُوا الْكَيْلَ پورا ناپو پیمانہ وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو تم مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ○ کم کرنے
والے اور نقصان پہونچانے والون مین سے جو لوگون کے حق گھٹاتے ہین وَزِنُوْا اور تولو بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ
سیدھی ترازو مین وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اور نہ کم دو لوگون کو اَشْيَآءَهُمْ چیزین اونکی اونکے حقوق مین سے وَلَا تَعْثَوْا
اور بنا ہی نہ ڈھونڈھو فِى الْاَرْضِ زمین ایکہ مین لوٹ مار ڈکیتی کرکے مُفْسِدِيْنَ ○ فساد کا قصد رکھتے ہوے وَاتَّقُوا
الَّذِيْ اور ڈرتے رہو اوسکے عذاب سے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ○ اور اگلون
گروہ کو قَالُوْٓا بولے ایکہ کے لوگ اِنَّمَآ اَنْتَ نہین ہی تو مگر مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ○ جادو کیے ہوون مین سے یعنی اون لوگون مین سے
جنپر جادو کیا گیا ہی یہانتک کہ اونکی عقل زائل ہوگئی یا اون پیدا کیے ہوون مین سے جنپر جادو کیا ہو یعنی اندسے خالی ہین اور کھانے پینے کے
محتاج ہین وَمَآ اَنْتَ اور نہین ہی تو اِلَّا بَشَرٌ مگر آدمی مِّثْلُنَا مثل ہمارے صفات بشریہ مین پھر کس چیز کے سبب سے
ہمپر بزرگی ظاہر کرتا ہی اور رسالت کا دعوی کہان سے لایا وَاِنْ نَّظُنُّكَ اور بیشک گمان کرتے ہین ہم تجکو لَمِنَ
الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹون مین سے کہ تو جھوٹا دعوی کرتا ہی فَاَسْقِطْ تو اوتار لا یعنی اپنے خدا سے کہ گرا دے
عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ہمپر ابر کا ٹکڑا آسمان سے کہ اوسمین عذاب ہو اِنْ كُنْتَ مِنَ
الصّٰدِقِيْنَ ○ اگر ہی تو سچون مین سے اس بات مین کہ ہمپر عذاب ہوگا قَالَ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ رَبِّيْٓ اَعْلَمُ
میرا رب بڑا جاننے والا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو بت پرستی اور غلہ بند کر رکھنا اور کم بیچنا اور سب گناہ
اور جو عذاب کہ اوسکا بدلا ہوگا وہ تمپر نازل کریگا اگر مہلت ہو تو ہو مگر چھوڑیگا نہین نظم مہلت دہ روزہ ظالم مبین
قصہ ببین دم بدمش در کمین اول حالش ہمہ عیش ست و ناز آخر کارش ہمہ سوز و گداز نکتہ ہی کہ جب شعیب علیہ السلام کی قوم انکا

ع ۱۶ ۹

اور تکبر میں حد سے بڑھی تو حق تعالیٰ نے سات دن رات تک سخت گرمی میں اونکو مبتلا کیا یہانتک کہ اونکے کنوون اور چشمون کا پانی ابل آیا
اور وہ اپنی جانین بچانے کو گھرون مین گھسے گرمی اور زیادہ ہوئی تو جنگل کی راہ پکڑی ہر ایک درختون کی جڑ پر گر گرمی کے مارے پکے جاتے
تھے کہ ناگاہ سیاہ ابر ظاہر ہوا اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی ایکے لوگ خوش ہوئے ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ آؤ ابر کے سایہ مین آرام
لین سب لوگ سب کا ابر کے نیچے جمع ہوئے ناگاہ آگ اوس سے نکلی اور سب کو جلا دیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ فَكَذَّبُوهُ پس
جھٹلایا اونھون نے شعیب علیہ السلام کو فَأَخَذَهُمْ تو لیلیا اونھین عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّةِ ط عذاب یوم الظلہ نے
ظلہ زبان عرب مین سائبان کو کہتے ہین اسواسطے کہ ابر سیاہ سائبان کی صورت اونکے سرون پر تھا اور لکھا ہی کہ جب اونکی گرمی حد کو پہونچی
تو حق تعالیٰ نے ایک پہاڑ کو حکم فرمایا اور وہ اپنی جگہ سے اوکھڑ کر سائبان کی طرح ہوا مین ٹھہرا اور اوسکے نیچے ٹھنڈا پانی پیدا ہو گیا پس
اون کافرون نے اوس پہاڑ کے نیچے پناہ لی وہ پہاڑ اونپر گر پڑا اور وہ سب کے سب ہلاک ہو گئے إِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ظلہ کا عذاب تھا
عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ○ عذاب بڑے دن کا إِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک اس عذاب مین کہ پانی والے ابر سے آگ برسی لَآيَةً ط
البتہ نشانی ہی منتقم حقیقی کے کمال قدرت پر وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ○ اور نہ تھے اکثر ایکے لوگ ایمان والے یہان
اکثر سے وہ سب مراد ہین اسواسطے کہ کسی روایت مین یہ نہین کہ ایکے لوگون مین سے کوئی شعیب علیہ السلام پر ایمان لایا ہو بخلاف
مدین کے لوگون کے کہ اونمین سے ایک گروہ ایمان لایا تھا وَإِنَّ رَبَّكَ اور بیشک تیرا رب لَهُوَ الْعَزِيزُ البتہ وہ ہی انبیا علیہم السلام کا غالب
کرنے والا اونکے دشمنون پر الرَّحِيمُ ○ مہربان انبیا پر اور اونکی متابعت کرنے والون پر اور یہ ساتھ پیغمبرون کے قصون مین اخیر
قصہ ہی کہ جناب سلطان الانبیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے مختصر طور پر اس سورہ مین کو رہے
اور کفار قریش کے واسطے ان قصون مین دھمکی بھی ہی تاکہ اونھین معلوم ہو جائے کہ جس طرح سے کسی پیغمبر کی تکذیب کی اوسپر عذاب نازل ہوا
اونپر بھی حضرت پیغمبر صلوات اللہ علیہ وآلہ کی تکذیب کے سبب سے عذاب ہوگا وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اوتارا ہوا اہل عالم کے رب کا ہی نَزَلَ اوترا یا اسکو قرآن سمیت الرُّوحُ الْأَمِينُ ○ جبریل علیہ السلام عَلَىٰ قَلْبِكَ تیرے دل پر
اور یا رسول اللہ تمنے اونسے قرآن لیلیا تو تمہارا دل ظرف اوسکا رہتا ہی اور یہ ایسا ہی گویا تمہارے دل پر اوتارا اور بکہ نے نزل بہ الروح
الامین پڑھا ہی زے کو تشدید اور زبر کے اور نون کو زبر یعنی اوتارا اخذ نے قرآن سمیت جبریل علیہ السلام کو تیرے دل پر یعنی جبریل نے تمکو یا رسول اللہ
سکھایا اور تمنے اونسے سیکھ لیا اور اپنے دل مین یاد رکھا لِتَكُونَ تاکہ ہو تو مِنَ الْمُنْذِرِينَ ○ ڈرانے والون مین سے خلق کو
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ○ ساتھ عربی زبان کھلی ہوئی کے اور زبان عرب مین ڈرانے والے شعیب اور ہود اور صالح اور اسمعیل
علیہم السلام بھی تھے وَإِنَّهُ اور تحقیق قرآن کا ذکر یا حضرت سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی نعت لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ○
اگلون کی کتابون مین تھی بعضی تفسیرون مین ہی کہ عرب کے مشرک اپنے بعض مشکل کامون مین بنی اسرائیل کے علما کی طرف رجوع
کرتے تھے اور علما جوابات اوس باب مین اونسے کہتے وہ اوسے قبول کرکے دلیل جانتے تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ أَوَلَمْ يَكُنْ
لَهُمْ کیا نہین ہو قریش کے مشرکون کو آیۃ نشانی قرآن کی صحت یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر أَنْ يَعْلَمَهُ

ع ۱۴

یہ کہ جانتے ہین قرآن کو اوسکی صفت کے ساتھ یا پیغمبر آخرزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونکی نعت کے ساتھ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ ۝ علمای بنی اسرائیل کے جنھون نے اگلی کتابین پڑھی ہین اور کسی چیز پر عالم کی گواہی کے سبب سے اوس چیز کا یقین ہو جاتا ہی اور وہ چیز تحقیق ہو جاتی ہی وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ اور اگر ہم اوتارتے قرآن کو عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِيْنَ ۝ اوپر بعضے اون لوگون کے جو عجمی یعنی غیر عرب ہین عرب کی بولی زبان مین فَقَرَاَهٗ پڑھتے وہ عجمی لوگ قرآن کو عَلَيْهِمْ اونپر اونکی زبان مین اور یہ اعجاز قرآنی زیادہ ہونے پر دلیل ہوتی کہ عجمی آدمی اوس کلام عربی کو پڑھے جو نہایت فصاحت اور بلاغت کے ساتھ ہو تو مَا كَانُوْا بِهٖ نہوتے وہ اوس اوترے ہوے قرآن پر مُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان لانے والے اسواسطے کہ کہتے کہ عرب کو عجم کی متابعت عار ہی یا اگر قرآن کو مرد عجمی پر زبان عجمی مین ہم اوتارتے تو عرب کے کافر اوسکا ایمان لانے کہ ہم تو یہ سمجھتے ہی نہین اور اسکے معنی ہماری عقل ہی مین نہین آتے كَذٰلِكَ اسی طرح سَلَكْنٰهُ لاتے ہین ہم انکار اور دشمنی فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ دلون مین مشرکین مکہ کے لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ نہین ایمان لاتے قرآن پر حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ جب تک دیکھین عذاب دکھ دینے والا دنیا مین جیسا کہ اگلی امتون نے دیکھا یا قیامت مین فَيَاْتِيَهُمْ پھر آجاے وہ عذاب اونپر بَغْتَةً اچانک وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ نہ جانین اوسکے آنے کا وقت فَيَقُوْلُوْا پھر کہین کہ هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ۝ کیا ہین ہم ڈھیل دیے ہوے یعنی کیا ہمین مہلت دینگے کہ ہم ایمان لائین اور تصدیق کرین اَفَبِعَذَابِنَا کیا ہمارے عذاب کی يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً اور قَالُوْا بِمَا تَعِدُنَا اور حال یہ ہی کہ عذاب دیکھکر مہلت مانگتے ہین اَفَرَءَيْتَ کیا دیکھا اور جانا تونے کہ ہم اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ فائدہ دین اونھین سِنِيْنَ ۝ برسون اور اور زندگی عطا کرین ثُمَّ جَآءَهُمْ پھر آئے اونپر مَّا كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ جو چیز جسکا وعدہ دیے گئے تھے یعنی عذاب مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ دفع نہ کریگی اونسے عذاب یا دور کو مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ۝ جو وہ چیز جسکے سبب سے فائدہ دیے گئے تھے یعنی دنیا کا فائدہ اور نعمت اونپر سے عذاب کو دفع نہ کریگی کشاف مین ہی کہ میمون بن مہران کہتے ہین شیخ حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے ملاقات کی آرزو ہوئی ایکدن اونھین کعبہ شریف کا طواف کرتے پایا اور عرض کی مجھے کچھ نصیحت کیجیے شیخ ممدوح نے یہ آیت پڑھدی کہ مَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ میمون نے کہا کہ آپنے نصیحت کی اور بات پوری کردی

نظم جہان ہیچ وفائیست مدہ فریب ۔ کاخر دل ربابد قرار و شکیب ۔ نگر تا بجا ہش نگردی اسیر ۔ نیفتی پے مالش اندر زحیر ۔ کہ آندم کہ مرگ اندر آید براہ ۔ نہ مالت کند دستگیری نہ جاہ ۔

وَمَآ اَهْلَكْنَا اور ہلاک نہین کیا ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ کسی گانون کے لوگون کو اِلَّا لَهَا مگر وہان کے لوگون کے واسطے مُنْذِرُوْنَ ۝ ڈرسنانے والے تھے ذِكْرٰى تاکید نصیحت کرنے کو یعنی پہلے ہمنے پیغمبر بھیجے وہ اون گانون والون کو حق کی طرف بلاتے تھے اور عذاب سے ڈراتے تھے جب اون لوگون نے پیغمبرون کی تصدیق نہ کی اور عداوت و انکار مین زیادتی کی تو عذاب کے مستحق ہوگئے وَمَا كُنَّا اور نہین ہین ہم ظٰلِمِيْنَ ۝ ظالم کہ ڈرانے سے پہلے ہلاک کرین موضح مین لکھا ہی کہ قریش کہتے تھے وحی نام شیطان محمد کے پاس آتا ہی اور اونکے سامنے قرآن پڑھتا ہی تو حق تعالی نے اونکی بات جھوٹی کرکے فرمایا کہ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيٰطِيْنُ ۝ اور نہین اوترے قرآن سمیت شیطان وَمَا يَنْۢبَغِيْ اور نہ چاہیے اور روا نہین لَهُمْ اونکے واسطے اوتارنا قرآن کا وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

معانقہ عند المتقدمین

اور نہین سکت رکھتے اور قادر نہین اوسپر اسواسطے کہ آگ کی مار اور فرشتے شیطانون کو آسمان پر جانے سے مانع ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ تو
عَنِ السَّمْعِ سننے سے فرشتون کے کلام کو لَمَعْزُوْلُوْنَ ۝ دور کیے گئے ہین یا کنارہ کر گئے ہوئے ہین فَلَا تَدْعُ
پس نہ پکار مخاطب تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور مراد آپکے سوا اور لوگ حق تعالیٰ امت مین سے ہر ایک کو فرماتا ہی کہ پکار
اور نہ پوج مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو فَتَكُوْنَ تو ہو جائیگا تو مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ۝ عذاب کیے
ہوون مین سے وَاَنْذِرْ اور ڈرا یہ خطاب خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ ڈرا عذاب الٰہی سے عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ ۝ اپنے عزیزون کو جو بہت قرابت قریب رکھتے ہین یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر
چڑھ کر اونمین سے ایک ایک کو پکارا جب سب جمع ہوے تو آپنے فرمایا کہ اگر مین کہون کہ اس پہاڑ کے پیچھے سوارون کا ایک گروہ ہی تو تم میری
بات مانوگے سب بولے کہ ہان مانینگے آپنے فرمایا کہ مین ڈرانے والا ہون تمکو عذاب سخت سے کہ درپیش ہی لوگ یہ بات سنتے ہی بد لکر
متفرق ہو گئے اور ابولہب نے آپکو ایذا دینے پر مستعد ہو گیا وَاخْفِضْ اور سمیٹ جَنَاحَكَ بازو اپنے یعنی مہربانی اور بزرگی کر
لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اوس شخص کی جسنے تیری پیروی کی ہی ایمان والون مین سے فَاِنْ عَصَوْكَ
پس اگر نافرمانی کرین تیرے رشتہ دار اور تیری متابعت نہ کرین فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ تو کہدے کہ بیشک مین بری ہون مِّمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس سے جو تم کرتے ہو اور اون تمہارے کامون پر مجسے مواخذہ نہ کرینگے وَتَوَكَّلْ اور بھروسا کر اپنے کامون مین
عَلَى الْعَزِيْزِ خدائے غالب پر جو قادر ہی دشمنون کو مغلوب اور مقہور کرنے پر الرَّحِيْمِ ۝ خدائے مہربان پر جو قدرت رکھتا ہی دوستونکی
مدد پر الَّذِيْ يَرٰىكَ وہ جو دیکھتا ہی تجھے حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ اوسوقت جب کھڑا ہوتا ہی تو نماز تہجد کو اور تنہا ادا کرتے ہو تم یا رسول اللہ
وَتَقَلُّبَكَ اور دیکھتا ہی پھرنا تیرا یعنی تصرف کرنا فِي السّٰجِدِيْنَ ۝ درمیان نماز پڑھنے والون کے کھڑے ہونے رکوع سجدون
بیٹھنے مین جسوقت تم اونکی امامت کرتے ہو اِنَّهٗ بیشک خدا هُوَ السَّمِيْعُ وہ تو ہی سنتا تمہاری بات الْعَلِيْمُ ۝ جانتا ہی
تمہاری نیت هَلْ اُنَبِّئُكُمْ کیا خبر دون مین تمکو کہ برابر عَلٰى مَنْ کس پر لوگون مین سے تَنَزَّلُ الشَّيٰطِيْنُ ۝
اوترتے ہین شیطان اس سے قبل حق تعالیٰ بیان فرما چکا ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر شیطانون کا اوترنا روا نہین اسواسطے کہ باہم
مناسبت نہین ہی اور یہان فرماتا ہی کہ تنزل اوترتے ہین شیطان عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ ہر جھوٹے اَثِيْمٍ ۝ گنہگار پر
جیسے کاہن کہ وہ يُّلْقُوْنَ السَّمْعَ کان لگائے رہتے ہین شیطانون کی بات پر اور جھوٹی خبرین اونسے دریافت کر لیتے ہین
وَاَكْثَرُهُمْ كٰذِبُوْنَ ۝ اور اکثر اونمین سے جھوٹے ہین انوار مین فرمایا ہی کہ بعضے مفسرون نے اکثر سے کل مراد لیا ہی یعنی وہ سب
سب جھوٹے ہین وَالشُّعَرَآءُ اور شاعر لوگ جو مشرک ہین جیسے ابن زبعری اور ہبیرہ اور مسامع اور امیہ ثقفی يَتَّبِعُهُمُ
الْغَاوٗنَ ۝ پیروی کرتے ہین اونکی احمق لوگ عرب کے یعنی اونکے شاگرد اور راوی ہین تفسیر علم الہدی رحمۃ اللہ تعالیٰ مین
منقول ہی کہ دو شاعرون نے حضرت رسالت پناہ علیہ السلام کے باب مین اور اسلام کی مذمت مین شعر کہے اور مشرکون نے یاد کر لیے
گھر پڑھا کرتے تھے یہ آیت اونکی شان مین نازل ہوئی اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ وہ لوگ فِيْ كُلِّ وَادٍ ہر وادی مین

کلام کے فنون مین سے یَهِیمُونَ ۝ سرگردان ہوتے ہین جیسے محبوب کے وصف مین شعر کہنا زلیل بکنا دل لگی کے مضمون نظم کرنا نسبو طعن کرنا مدح غیر مستحق ہجو نالائق تعریف اور مذمت مین زیادتی کرنا اور ایسی باتین وَاَنَّهُمْ اور یہ کہ وہ لوگ یَقُولُونَ کہتے ہین وہ بات مَا لَا یَفْعَلُونَ ۝ جو نہین کرتے یعنی بغیر گناہ کیے ہوے اپنے اوپر گناہ کی گواہی دیتے ہین مجھ پیغام کہین نہین بھیجے اوسے نظم کرتے ہین اگر کوئی اہل جاہلیت کے اشعار ڈھونڈھے تو ایسی بہتیری باتین اوسے معلوم ہوجائین تفسیر کواشی مین لکھا ہے کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت حسان بن رواحہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم مین سے شاعرون کا ایک گروہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ حق تعالیٰ جانتا ہے کہ ہم شاعر ہین اور ابن رواحہ نے کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ مین اسی وصف پر مرجاؤن تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن جہاد کرتا ہے اپنی شمشیر سے اور تم لوگ اپنی زبان سے کافرون کی شان مین جو شعر کہتے ہو وہ تیر اور نیزے سے زیادہ اوپر سخت ہین اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا جن شاعرون کے تابع احمق لوگ ہین وہ ہر وادی مین سرگردان پھرتے ہین مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جنھون نے کام کیے نیک یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کی اور کافرون کی ہجو اور مذمت مین مشغول ہوئے وَذَكَرُوا اللّٰهَ اور جنھون نے یاد کیا اللہ کو اشعار مین کَثِیْرًا بہت یعنی مسلمان شاعرون کے اکثر اشعار توحید اور تمجید مین ہین اور عبادت کی رغبت دلانے مین اور غفلت سے ہوشیار کرنے مین وَانْتَصَرُوْا اور بدلا لیا مشرکون سے مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا بعد اسکے کہ ظلم کیے گئے تھے ہجو کے سبب سے یعنی اونکی ہجو اونھی کی طرف پھیر دی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسان سے فرمایا ہے کہ ہجو المشرکین فان جبرئیل معک یعنی ہجو کر مشرکون کی پس بیشک جبریل تیرے ساتھ ہین حضرت حقائق پناہی قدس سرہ نے پہلے دیوان کے دیباچہ مین لکھا ہے کہ ہر چند حق تعالیٰ نے آیہ کریمہ وَالشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ مین شاعرون کو دریاے شعر کے پیراک ہین جمع کرلیا ہے اور لام استغراق کی کمند اونکی گردنون مین ڈالدی ہے کبھی اونھین حماقت کے دریاے بے نہایت مین ڈالتا ہے اور کبھی اونھین حیرت اور گمراہی کے جنگل مین پیاسا سرگردان کرتا ہے مگر اکثر اونمین سے نیک کام کرنے کے سبب اور سچا ایمان رکھنے کے باعث سے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کی ڈونگی مین امن اور آرام سے بیٹھے ہین اور وَذَكَرُوا اللّٰهَ کثیرًا کے بادبان کے واسطے سے خلاص کے ساحل اور نجات کے کنارے پہونچ گئے بڑے فاضلون مین سے ایک نے کہا ہے کہ بیت شاعرانے را کہ غاوی خواند در قرآن خدائے ہست از ایشان ہم بقرآن ظاہر استثناے شان وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اور قریب ہے کہ جانینگے وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا ہے کفر اور افترا کرکے یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف شاعری کی نسبت کرنے سے کہ موت کے بعد اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ع کس مکان کی طرف پھیرے جائینگے مراد یہ ہے کہ اونکا مکان آتش دوزخ مین ہوگا واللہ اعلم بالصواب

ع ۱۱ ۳۶

ایاتہا ۹۳ کلماتہا ۱۱۶۷ حروفہا ۴۸۰۶۹

سورۃ النمل مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وھی ثلث وتسعون آیۃ

سورۂ نمل مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے اور وہ تراسنوے آیتین ہین

طٰسٓ اسباب التفسیر مین اخفش سے منقول ہے کہ حروف مقطعہ ابتداے کلام اور انتہاے کلام کے واسطے ہین تو یہ حروف

شروع ہے نئے کلام پر دلالت کرتے ہیں جیسے یہاں طسم سورۂ شعرا کا ختم اور سورۂ نمل کا شروع ہے یا طٰسٓ اشارہ ہے طہارت قدس الٰہی کی طرف اور مبین سناتے والے کی طرف یا رہ پانے والوں کی طلب کی طرف یا ماسوی اللہ سے انکے دلوں کی سلامتی کی جانب تِلْكَ یہ سورہ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ آیتیں ہیں قرآن کی وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ۝ اور آیتیں ہیں ایسی کتاب کی جو حلال حرام کے احکام ظاہر کرنے والی ہے یہ قرآن پر کتاب کا عطف ایک وصف کا عطف دوسرے پر ہے قرآن اس جہت سے کہا کہ اوسے پڑھتے ہیں اور کتاب اس وجہ سے کہا کہ اوسے لکھتے ہیں هُدًى یہ کتاب راہ دکھانے والی ہے وَّبُشْرٰى اور خوشخبری دینے والی ہے لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والوں کے واسطے الَّذِيْنَ وہ لوگ جو يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قائم رکھتے ہیں نماز اوسکی حدوں اور رکنوں کے ساتھ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہیں زکوٰۃ اپنے مالوں کی مستحقوں کو وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ آخرت کا هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ وہ تو یقین رکھتے ہیں تعریف کا مکرر لانا اشارہ اس طرف ہے کہ آخرت کی تصدیق انکی کے ساتھ خاص ہے اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک جو لوگ لَا يُؤْمِنُوْنَ نہیں ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت پر زَيَّنَّا ہم نے زینت دی ہے لَهُمْ انکے واسطے اَعْمَالَهُمْ انکے برے کاموں کو یعنی اونکی طبیعت کا مرغوب اور اونکا محبوب کیا ہے حساب فوائد نے لکھا ہے کہ اونہیں امیدوں اور خواہشوں کو ملا دیا ہے کہ برے کام اونہیں اچھے نظر آتے ہیں فَهُمْ يَعْمَهُوْنَ ۝ تو وہ سرگردان ہوتے ہیں اپنی گمراہی میں اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ یہ لوگ ہیں کہ لَهُمْ انکے واسطے ہے سُوْٓءُ الْعَذَابِ برائی عذاب کی دنیا میں جیسے قتل اور قید ہونا جنگ بدر کے دن وَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور وہ لوگ آخرت میں هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ ۝ وہ نقصان اوٹھانے والے ہیں ثواب فوت ہونے اور مستحق عذاب ہو جانے کے سبب سے وَاِنَّكَ اور بیشک تو لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ سکھایا جاتا ہے قرآن یعنی یا رسول اللہ تم قرآن حاصل کر لیتے ہو جبریل کے سکھانے سے کہ وہ تمہارے پاس آتے ہیں مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ پاس سے اوس خداوند کے جسکے کام راست اور درست ہیں عَلِيْمٍ ۝ اور جو جاننے والا ہے اِذْ قَالَ یاد کر جب کہا مُوْسٰى موسیٰ بن عمران نے اپنے لوگوں سے جو اونکے ساتھ تھے اوسوقت جب وہ مدین سے مصر کی طرف متوجہ ہوئے اور راہ بھول گئے تھے اور اونکی بی بی کو درد زہ ہوا اور جاڑے نے شدت کی تھی کہ لِاَهْلِهٖٓ اپنی بی بی سے اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک میں نے دیکھی ہے نَارًا آگ سَاٰتِيْكُمْ جلد لاتا ہوں تمہارے واسطے مِّنْهَا اوس آگ سے بِخَبَرٍ خبر اوس راہ کی جسمیں آگ کی روشنی تھی اَوْ یا اٰتِيْكُمْ لاؤں تمہارے واسطے بِشِهَابٍ قَبَسٍ شعلہ آگ کا لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ۝ شاید تم گرم ہو جاؤ اوس آگ کے سبب فَلَمَّا جَآءَهَا پھر جب آئے موسیٰ علیہ السلام اوس آگ کے پاس تو ایک وحشی دیکھی بے گرمی کی سبز درخت میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اور آگوں کی طرح وہ آگ میں گرمی تھی بہر تقدیر جب موسیٰ علیہ السلام وہاں پہونچے تو نُوْدِيَ ندا کی گئی اَنْ بُوْرِكَ یہ کہ برکت دیا گیا ہو جو مَنْ فِي النَّارِ وہ شخص جو آگ کے مقام پر ہے یعنی بقعۂ مبارک میں ہے یا آگ کی تلاش میں آیا یعنی موسیٰ علیہ السلام وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی گرداگرد آگ کے ہے یعنی فرشتے وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ اور کہ پاک ہے خدا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار اہل عالم کا تشبیہ سے لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ ندا سنی تو کہا کہ کون

ثلثة

ندا کرتا ہی پھر ندا آئی کہ یٰمُوْسٰٓی اِنَّهٗٓ اے موسیٰ ندا کرنے والا اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ مین ہون خدا غالب حکمت کرنے والا مضبوطی کے ساتھ وَاَلْقِ عَصَاكَ ط اور ڈال دے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے عصا ڈالدیا فوراً سانپ ہوکر چلنے لگا فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا موسیٰ علیہ السلام نے عصے کو کہ تَهْتَزُّ حرکت کرتا ہی اضطراب کے ساتھ اور ہر طرف جاتا ہی كَاَنَّهَا جَآنٌّ گویا کہ سانپ ہی بہت تیز چلنے والا پہلے تو چھوٹا سا سانپ ہوتا تھا پھر آخر کو اژدہا ہوجاتا تھا اور امام ابو اللیث رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وادی مقدس مین چھوٹا اور پتلا سا سانپ تھا اور فرعون کے سامنے اژدہا بنگیا بہرحال جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کیفیت دیکھی وَلّٰى مُدْبِرًا منہ پھیر بھاگتے ہوئے اوسکے خوف سے وَلَمْ یُعَقِّبْ ط اور نہ پھرے تو دوبارہ ندا ہوچکی کہ یٰمُوْسٰی لَا تَخَفْ مقتضای موسیٰ نہ ڈر میرے سوا اور کسی سے اِنِّیْ لَا یَخَافُ بیشک مین ہون کہ نہ ڈرین لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ میرے پاس رسول یعنی اونکے واسطے میرے پاس بُرا انجام نہین ہی کہ اوس سے ڈرین اور ڈرنا چاہیے ظالمون کو اِلَّا مَنْ ظَلَمَ مگر جو کوئی ظلم کرے ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا پھر بدل دے اور کرے نیکی بَعْدَ سُوْٓءٍ برائی کے بعد یعنی توبہ کرے گناہ کے بعد فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ تو بیشک مین بخشنے والا ہون توبہ کرنے والون کو رَّحِیْمٌ ۝ مہربان ہون اونپر وَاَدْخِلْ یَدَكَ ط اور ڈال اپنا ہاتھ فِیْ جَیْبِكَ اپنے کرتے کے گریبان مین حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کرتے مین آستین نہ تھی تو حکم ہوا کہ ہاتھ گریبان مین ڈالو تَخْرُجْ تاکہ نکلے بَیْضَآءَ سفید چمکتا ہوا نورانی مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بغیر بیماری کے یعنی ہاتھ کی سفیدی برص کی بیماری کے سبب سے نہو گی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے گریبان مین ہاتھ ڈالا اور چمکتا ہوا نورانی نکالا تو ندا ہوچکی کہ دونون نشانیان ظاہر کر فِیْ تِسْعِ اٰیٰتٍ تو نشانیون مین جو تمھارے معجزے ہین اور جا رسول ہوکر اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ ط فرعون اور اوسکے گروہ کی طرف اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک وہ ہین قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ۝ گروہ نافرمان فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب آئین فرعون اور اوسکی قوم کے پاس اٰیٰتُنَا ہماری قدرت کی نشانیان اور موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کی دلیلین مُبْصِرَةً کھلی ہوئی صاف تو قَالُوْا بولے فرعون والے کہ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ یہ جادو ہی کھلا ہوا یعنی سب جانتے ہین کہ یہ جادو ہی وَجَحَدُوْا بِهَا اور منکر ہوگئے اون معجزون سے وَاسْتَیْقَنَتْهَآ اور یقین تھے اوس سے اَنْفُسُهُمْ اونکے دل یعنی یقینی جانتے تھے کہ یہ نشانیان خدا کے پاس سے ہین جادو نہین ہین اور انکار کرتے تھے ظُلْمًا ظلم کی راہ سے وَّعُلُوًّا ط اور بڑائی اور تکبر کی روسے فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ پس دیکھ کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ انجام کار مفسدون کا کہ دنیا مین پانی کے اندر ڈوبے اور عقبی مین آگ کے اندر جلینگے **بیت** ہمہ حالت مفسدان ناخوش ست + سرانجام اہل فساد آتش ست + وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور بیشک ہمنے دیا دَاوٗدَ داؤد بن ایشا وَسُلَیْمٰنَ اور سلیمان بن داؤد کو عِلْمًا ج علم شریعت کے احکام کا اور دی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ علم کیمیا کا وَقَالَا اور کہا اون دونون نے علم حاصل کرنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سب حمد و ثنا اوس خدا کے واسطے ہی جسنے علم کے سبب سے فَضَّلَنَا فضیلت دی ہمکو عَلٰی كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ بہتون پر اپنے بندون مین سے جو الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ ایمان لائے ہین وَوَرِثَ اور میراث لی سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ سلیمان نے داؤد علیہ السلام سے نبوت یا علم اور بعضون نے کہا ہی کہ ملک اس سبب سے کہ داؤد علیہ السلام کے قائم مقام ہوئے اور

کوئی بیٹا قائم مقام نہوا کہتے ہین کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے اونیس بیٹے تھے ہر ایک کو سلطنت کا دعوی تھا حق تعالی نے ایک نامہ مہر کیا ہوا آسمان سے بھیجا اور اسمین چند سوال لکھے تھے اور فرمایا کہ اے داؤد تمھارے بیٹون مین سے جو کوئی ان سوالون کا جواب دے وہ تمھارے بعد سلطنت کا مالک ہوگا حضرت داؤد علیہ السلام نے بیٹون کو جمع کیا اور علما اور شرفا کو بلا کر سوالات اپنے بیٹون کے سامنے پیش کیے کہ بتاؤ سب سے زیادہ نزدیک کیا چیز ہی اور سب سے دور کیا ہی اور کس چیز کے ساتھ سب سے زیادہ انس و محبت ہوتی ہی اور کس چیز سے نفرت اور وحشت ہوتی ہی اور کون دو قائم اور دو مختلف اور دو دشمن اور کون کام ہی جسکا انجام بہتر ہی اور کس کام کا انجام برا ہی بس داؤد علیہ السلام کے اور بیٹے اوسکے جواب سے عاجز آئے مگر سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اجازت ہو تو مین جواب دون داؤد علیہ السلام نے اجازت دی تو سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ آدمی کے ساتھ سب چیزون سے زیادہ نزدیک موت ہی اور سب سے زیادہ دور وہ چیز ہی جو دنیا مین سے گذرتی ہی اور انس و محبت جسکے ساتھ بہت ہی وہ انسان کا جسم ہی روح سمیت اور سب سے نفرت جسم نے روح کے ساتھ ہوتی ہی اور دو قائم زمین آسمان ہین اور دو مختلف دن رات ہین اور دو دشمن موت اور زندگی ہی اور جس کام کا انجام بہتر ہی وہ بردباری ہی غصہ کے وقت اور جس کام کا انجام برا ہی وہ تیزی ہی غصہ کی حالت مین اور چونکہ سوالات کے جواب توریت کتاب کے موافق تھے تو بنی اسرائیل کے بڑے بڑے علما اور شرفا نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے فضل و کمال کا اقرار کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے سلطنت اونھین سپرد کی اور دوسرے ہی دن وفات فرمائی اور سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے **وَقَالَ** اور کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ **یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ** اے لوگو **عُلِّمْنَا** سکھلائے گئے ہین ہم **مَنْطِقَ الطَّیْرِ** بولی چڑیون کی چڑیون کے ہر گروہ کی ایک آواز ہی کہ اوسی قسم کی چڑیان اوس آواز کے معنی اور غرضین سمجھ لیتی ہین اور جو سلیمان علیہ السلام کو سکھایا وہ یہی تھا جو چڑیان آپس مین سمجھتی ہین لکھا ہی کہ ایک دن سلیمان علیہ السلام نے ایک بلبل دیکھا شاخ پر بیٹھا ہوا سر اور دم ہلاتا تھا اور بول رہا تھا حضرت سلیمان نے اپنے یارون سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ یہ بلبل کیا کہہ رہا ہی وہ بولے کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ یہ کہتا ہی کہ مین نے آج آدھا خرما کھایا ہی خاک پڑے دنیا پر اور فاختہ نے آواز کی فرمایا کہ یہ کہتی ہی کہ کل شکے یہ خلائق پیدا نہوتی اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے یہ بھی منقول ہی کہ گھر مین پالا ہوا کبوتر کہتا ہی کہ جنو مرنے کے واسطے اور بناؤ گرنے کے لیے اور مور کہتا ہی جو کچھ کروگے اوسکا بدلا پاؤگے اور ہدہد کہتا ہی کہ جو دوسرے پر رحم نہین کرتا خدا اوسپر رحم نہین کرتا اور ابابیل کہتی ہی کہ نیکی پہلے سے بھیجو کہ خدا کے پاس پاؤ اور کبوتر کہتا ہی کہ **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** ملائکہ سمائہ و ارضہ اور سنگ خوار کہتا ہی کہ جو چپ رہیگا سلامت بچیگا اور طوطی کہتی ہی کہ افسوس اوسپر جسے دنیا مطلوب اور مقصود ہو اور باز کہتا ہی **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ** اور لٹورا کہتا ہی کہ توبہ اور استغفار کرو اے گنہگارو اور زغن کہتی ہی **کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ** اور ہزار داستان کہتا ہی **سُبْحَانَ الْخَلَّاقِ الدَّائِمِ** اور کوا تلبین کرتا ہی وہ نیک لینے والے پر اور وسیط مین ہی اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مرغا بانگ مین کیا کہتا ہی فرمایا کہ کہتا ہی **اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلُوْنَ** اور وسیط ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ چکاو کو اپنی آواز مین کہتا ہی کہ بار خدایا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے آل و اصحاب کے دشمنون پر لعنت کر اور شلو کہتا ہی کہ بار خدایا تجھسے قوت اور رزق چاہتا ہون یا رزاق ہدہد کہتی ہی **اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی** غرضکہ پرندون کی زبان پہچاننا

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہی اسی سبب سے فرمایا کہ منطق الطیر خدا نے مجھے سکھائی وَاُوْتِيْنَا اور دیا گیا ہون یعنی مجھے عطا کیا ہی
مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ط ہر چیز مین سے جسکی مجکو حاجت تھی اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عطا هُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ○ البتہ وہ تو
فضل ہی کھلا ہوا کہ کسی پر پوشیدہ نہین لکھا ہی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت ایسا تھا کہ بادشاہون مین سے کسی کا نتھا اور موضح مین ہی
کہ تخت کے داہنی طرف دو لاکھ کرسیان تھین بڑے آدمیون کے واسطے اور بائین طرف دو لاکھ کرسیان شرفا جن کے واسطے اور حضرت
سلیمان کے داہنی طرف پینتیس ۳۵ منبر رکھتے تھے اور عالم آدمی اوسپر بیٹھتے تھے اور بائین طرف بھی اتنے ہی منبر ہوتے تھے اور عالم جن اوسپر
بیٹھتے تھے اور چڑیان حضرت سلیمان کے سر پر پر سے پر ملائے رہتی تھین اور علما کلام حق کہتے تھے اور جن اور آدمی کرسیون پر سنا کرتے
تھے اور سلیمان علیہ السلام تخت پر ہوتے تھے وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ اور جمع کر دیے گئے سلیمان علیہ السلام کے واسطے جُنُوْدُهٗ
لشکر اونکے مِنَ الْجِنِّ جنون سے وَالْاِنْسِ اور آدمیون سے وَالطَّيْرِ اور چڑیون سے فَهُمْ تو وہ لشکر يُوْزَعُوْنَ ○
چلائے جاتے تھے سیر کے وقت یا روک رکھے جاتے تھے تاکہ باہم ملجائین امام راغب نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ باوصف اسکے کہ شمار مین
وہ لشکر بڑا تھا مگر تتر بتر نہوتا تھا بلکہ ایسی مثل سے رہتا تھا کہ لشکر والون مین سے کوئی اپنے ٹھہرنے کی جگہ سے نہ ذرہ آگے بڑھ سکتا تھا
نہ ذرہ کوئی پیچھے ہٹ سکتا تھا کشاف اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ سلیمان علیہ السلام کے لشکر پڑنے کا میدان سو فرسخ یعنی تین سو
میل لمبا اور سو فرسخ چوڑا تھا پچیس فرسخ جنون کے لشکر کے واسطے اور اسی قدر آدمیون کے لشکر کے لیے اور اسی مقدار چڑیون کے
واسطے اور اتنا ہی وحشی جانورون کے لیے اور ایک ایک فرسخ تک ریشمی فرش بچھا کر بیچ مین تخت رکھا جاتا تھا اور رؤسا اور شرفا اون
کرسیون پر بیٹھتے تھے جو تخت کے گرداگرد تھین ہوا اوس فرش کو اوٹھاتی دن بھر مین مہینا بھر کی راہ لیجاتی ایک دن ولایت شام سے
یمن کی طرف جاتے تھے حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا یہانتک کہ آئے عَلٰى وَادِ النَّمْلِ وادی نمل پر یعنی جنوبی طائف مین جو وادی ہی
اوسکے نیچے نیچے آتے تھے کہ قَالَتْ نَمْلَةٌ کہا ایک چیونٹی نے کہ اوسکا نام منذرہ یا طاخیہ یا ملاخیہ یا خرمی تھا دوپر سکتی تھی
کشف تعلبی مین ہی کہ وہ چیونٹی مرغ کے برابر تھی اور زاد المسیر مین بھیڑی کے برابر کہا ہی اور احقاف مین بھیڑیے کے برابر کہا ہی اور وہ اوس
جنگل کی چیونٹیون کی سردار تھی اوسنے جب حضرت سلیمان کا لشکر دیکھا تو اونچے پر آکر بولی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ اے چیونٹیو ادْخُلُوْا
مَسٰكِنَكُمْ اپنے گھسون مین آ وُ اپنے بلون مین لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ تاکہ نہ روند ڈالین تمکو سلیمان علیہ السلام وَجُنُوْدُهٗ
اور اونکے لشکر لشکر کے نہ روندنے سے مراد چیونٹیون کا نہ ٹھہرنا ہی کہ تم نہ ٹھہرو کہ روندی جاؤ وَهُمْ اور سلیمان علیہ السلام کے لشکر والے
لَا يَشْعُرُوْنَ ○ نہ جانین کہ تمکو روندے ڈالتے ہین لکھا ہی کہ ہوا نے تین میل کے فاصلہ سے یہ بات سلیمان علیہ السلام کے کان مین پہونچائی
فَتَبَسَّمَ تو مسکرایا ضَاحِكًا تعجب کرتا ہوا مِّنْ قَوْلِهَا اوس چیونٹی کی بات سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت سلیمان
علیہ السلام چیونٹی کی بات سمجھے تو خوش ہوکر مسکرائے لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اوسے بلایا اور یہ بات کہی کہ اے چیونٹی تو نہین جانتی کہ
میرا لشکر ظلم نہین کرتا وہ بولی کہ ہان جانتی ہون مگر مین گروہ کی سردار ہون مجھے نصیحت کرنا ضرور ہی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ میرا لشکر تو ہوا پر بھا
تیرے گروہ کو کیونکر روندتا چیونٹی نے جواب دیا کہ میری غرض یہ نہین تھی کہ زمین مین روندی جائینگی میرا مقصود یہ تھا کہ مبادا آپکا تجمل اور دبدبہ دیکھین

آرہا لشکر دیکھنے میں مشغول ہونے سے خدا کی یاد بھولیں اور عملکے میدان مین پامال نقصان ہوجائین یا آپکی سلطنت دیکھین اور دنیا کی آرزو اوسکے دل مین پیدا ہوجائے حال آنکہ دنیا خدا کی ملعون اور مبغوض ہی کشف الاسرار مین ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اوس چیونٹی سے پوچھا کہ تیرا لشکر کسقدر ہی اوسنے کہا کہ چار ہزار سرہنگ کہتی ہون ہر سرہنگ کے زیر دست چالیس چالیس ہزار نقیب ہین ہر نقیب کے زیر دست چالیس چالیس ہزار چیونٹیان ہین سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اپنے لشکر کو باہر کیون نہین نکالتی چیونٹی نے جواب دیا کہ یا نبی اللہ ہمین نہ مین کے اوپر رہنے کی اجازت تھی نہ اپنے خود اوپر رہنا اختیار نہین کیا زمین کے اندر ہم رہتے ہین کہ خدا کے سوا اور کوئی ہمارا حال نہ جانے پھر چیونٹی بولی کہ اے پیغمبر خدا اون عطاؤن مین سے جو اللہ تعالی نے آپکو دی ہین کوئی بیان کیجیے فرمایا کہ ہوا میری سواری بنادی ہی کہ غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ یعنی صبح کی سیر اوسکی مہینا بھر کی ہی اور شام کی سیر مہینا بھر کی چیونٹی بولی کہ آپ جانتے ہین اسکے کیا معنی ہین اسکے یہ معنی ہین کہ جو کچھ تمکو دنیا کی سلطنت دی مثل ہوا کے جانے والی آنے یا نہ آنے اور اسی معنی مین کسی نے کہا ہی نظم نہ برباد رفتے سحرگاہ و شام ؎ سر سلیمان علیہ السلام ؎ باخر ندیدی کہ برباد رفت ؎ خنک آنکہ بادانش و داد رفت ؎ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سنکر جناب الٰہی مین مناجات شروع کی وَقَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي اور کہا کہ ای میرے رب مجھے الہام دے اَنْ اَشْكُرَ یہ کہ مین شکر کرون نِعْمَتَكَ الَّتِي تیری اوس نعمت کا جو محض اپنے کرم سے اَنْعَمْتَ عَلَيَّ انعام کی تونے مجھپر وَعَلٰى وَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ پر اسواسطے کہ اور نعمتون کا نفع ماں باپ کی طرف رجوع کرنے والا ہی وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا اور یہ کہ کرون مین کام اچھا تاکہ اپنے فضل سے تَرْضٰىهُ پسند کرتو اوسے وَاَدْخِلْنِي اور داخل کر مجھے بِرَحْمَتِكَ اپنی رحمت سے فِي عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اپنے نیک بندون کے ساتھ بہشت مین بحر الحقائق مین وادی نمل کو تشبیہ دی ہی اوس شخص کی خواہش نفس کے ساتھ جو دنیا کا حریص ہو اور بڑنے والی چیونٹی کو نفس لوامہ کے ساتھ اور سلیمان علیہ السلام کو دل کے ساتھ اور بلبون کو حواس خمسہ کے ساتھ اور اسبات مین غور کرنے سے باقی قصہ اوس سالک منحندان پر ظاہر ہی جو عشق کی ہوا مین اوڑنے پرندون کی بولیان پہچانتے ہین بلبیت چون ندیدی مے سلیمان را ؎ توچہ دانی زبان مرغان را لکھا ہی کہ اسی سفر مین سلیمان علیہ السلام کا لشکر ایک جنگل مین پہونچا کہ وہان پانی نہ تھا نماز کا وقت آیا سلیمان علیہ السلام نے چاہا کہ وضو کرین وہان پانی ندارد اور لشکر کو پانی بتانے والا ہدہد تھا اوسے جو ڈھونڈھا تو نہ پایا اور بعضون نے کہا ہی کہ سلیمان علیہ السلام تخت پر بیٹھے تھے چڑیان جو سایہ کیے تھین ناگاہ اوسمین ذرا سی جگہ کھل گئی اور حضرت سلیمان پر دھوپ پڑی دیکھا تو ہدہد کی جگہ خالی تھی حضرت سلیمان نے اوسکی تلاش کی وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ اور ڈھونڈھا پرندون کو تو ہدہد اونمین نہ تھا فَقَالَ تو کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ مَالِيَ کیا ہی مجھے کہ پرندون کے غول مین لَا اَرَى الْهُدْهُدَ نہین دیکھتا ہون ہدہد کو کیا میری نگاہ اوسپر نہین پڑتی اَمْ كَانَ یا ہی مِنَ الْغَآئِبِيْنَ ○ غائبون مین سے اس غول مین لَاُعَذِّبَنَّهٗ ضرور عذاب کرونگا اوسپر ادب دینے کو یا نصیحت کی نظر سے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت کہ اوسکے پر نوچکر اوسے دھوپ مین ڈالدونگا یا اوسے اوسکے جوڑے سے پھٹیل کر لینے کا حکم کرونگا یا اوسکے مخالف جانورون کے ساتھ اوسے پنجرے مین کھونگا یا اپنی خدمت سے نکالدونگا اَوْ لَاَاْذْبَحَنَّهٗ یا بیشک اوسے ذبح کرڈالونگا اور پرندون کی عبرت کے واسطے اَوْ لَيَاْتِيَنِّيْ یا آئے میرے پاس بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ کہ اوسکے غائب ہونے کا کیا سبب تھا فَمَكَثَ پھر دیر کی ہدہد نے غَيْرَ بَعِيْدٍ بہت دیر

تو سلیمان علیہ السلام نے اوسپر غصہ کرنا شروع کیا فَقَالَ تو ہدہد بولا کہ اَحَطتُّ دیکھا میں نے اور پہونچا میں بِمَا لَمْ تُحِطْ
بِہٖ اوسکو جسے آپنے نہیں دیکھا اور اوس تک آپ نہیں پہونچے وَجِئْتُكَ اور میں آیا ہوں آپ پاس مِنْ سَبَاٍ شہر سبا سے
کہ اوسے مارب کہتے ہیں بِنَبَاٍ خبر کے ساتھ یَقِیْنٍ ○ یقینی یعنی شہر سبا سے آپ پاس ایک خبر لایا ہوں وہ خبر یہ کہ ہوا میں اکیلا ہدہد
مجھسے ملاقات ہوئی کہ اوس ملک کا تھا اوسنے اپنے بادشاہ کی عظمت اور وہان کی ہوا کی خوبی بیان کی اوسے دیکھنے کی آرزو کرکے میں گیا
اور دیکھ آیا سلیمان علیہ السلام نے پوچھا کہ اونکا بادشاہ کون ہے اور دین کیا ہے اور رعیت کیسی ہدہد نے کہا کہ اِنِّیْ وَجَدْتُّ
امْرَاَۃً بیشک میں نے پائی ایک عورت بلقیس نام کہ قدرت کی راہ سے تَمْلِكُهُمْ بادشاہی کرتی ہے شہر سبا کے لوگون پر وَاُوْتِیَتْ
اور دی گئی ہے وہ عورت مِنْ كُلِّ شَیْءٍ ہر چیز مین سے جو بادشاہون کے کام آتی ہین وَّلَهَا عَرْشٌ عَظِیْمٌ ○ اور اوسکے واسطے ایک
تخت ہے بڑا اوسکی نسبت کہ یا اور بادشاہون کے تختون کے لحاظ سے لکھا ہے کہ تیس گز لمبا تیس گز چوڑا اتنی گز اونچا اور بلندی اور
تخت کی تھی سونے چاندی کا بنا جواہر سے جڑاؤ وَجَدْتُّهَا پایا میں نے اوس عورت کو وَقَوْمَهَا اور اوسکے گروہ کو کہ نادانی کی
وجہ سے یَسْجُدُوْنَ لِلشَّمْسِ سجدہ کرتے ہین آفتاب کو اور پوجتے ہین مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَزَیَّنَ اور آراستہ
کیا ہے لَهُمُ الشَّیْطٰنُ اونکے واسطے شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام آفتاب کی پرستش اور سب برے کام فَصَدَّهُمْ پھر باز
رکھا ہے شیطان نے اونھین عَنِ السَّبِیْلِ سیدھی راہ سے فَهُمْ تو وہ لَا یَهْتَدُوْنَ ○ راہ نہین پاتے طریق حق کی اَلَّا یَسْجُدُوْا شیطان
اونھین سیدھی راہ سے باز رکھتا ہے کیا سجدہ نہین کرتے لِلّٰهِ اللہ کے واسطے الَّذِیْ وہ اللہ جو اپنی
قدرت سے یُخْرِجُ الْخَبْءَ نکالتا ہے چھپی چیز فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین سے یعنی مینھ کے قطرے آسمان مین
ظاہر کرتا ہے اور اوگنے والی چیز زمین سے نکالتا ہے وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا تُخْفُوْنَ جو کچھ چھپاتے ہو اپنے دلون مین وَمَا تُعْلِنُوْنَ
اور جو کچھ ظاہر کرتے ہو زبانون پر اور بعضے تَخْفُوْنَ وَتُعْلِنُوْنَ پڑھتے ہین یعنی دونون فعل غائب پڑھے ہین یعنی اللہ جانتا ہے جو کچھ پوشیدہ
اور ظاہر کرتی ہے مخلوقات اَللّٰهُ خدا ہے جس لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہے کوئی معبود پرستش کے قابل مگر وہ رَبُّ الْعَرْشِ
الْعَظِیْمِ ○ پیدا کرنے والا ہے عرش یعنی تخت بڑے کا وہ عرش جو کرسی کو گھیرے ہوا ہے کرسی نے گھیرا ہے آسمانون اور زمینون کو تو
بلقیس کے تخت کی بڑائی اس تخت کی بڑائی کے سامنے کیا حقیقت ہے یہ سجدہ آٹھوان ہے حضرت امام اعظم کے قول پر اور نوان ہے امام شافعی
رحمہما اللہ تعالی کے نزدیک فتوحات مین ہے کہ اس سجدہ کو سر خفی کا سجدہ کہتے ہین اور سجدہ کرنے کی جگہ مین اختلاف ہے بعضے یَعْلَنُوْنَ کے
بعد سجدہ کرتے ہین اور بعضے رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھکر لکھا ہے کہ جب ہدہد اپنی بات پوری کرچکا تو قَالَ کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ
سَنَنْظُرُ قریب ہے کہ دیکھین ہم اور اس بات مین غور کرین کہ اَصَدَقْتَ آیا سچ کہا تو نے اَمْ كُنْتَ یا تھا تو مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ○
جھوٹون مین سے پھر سلیمان علیہ السلام نے نامہ لکھا اور ہدہد سے کہا کہ اِذْهَبْ بِكِتٰبِیْ هٰذَا لے جا میرا یہ نوشتہ فَاَلْقِهْ اِلَیْهِمْ
پھر ڈالدے اونکی طرف ثُمَّ تَوَلَّ پھر منھ پھیر عَنْهُمْ اونکی طرف سے ذرا اور دریافت کر فَانْظُرْ پھر دیکھ تو کہ وہ اوسمین مَاذَا یَرْجِعُوْنَ ○
کس چیز کے ساتھ پھرتے ہین یعنی نوشتہ کے جواب مین باہم کیونکر رجوع کرتے ہین اور کیا بات ٹھہراتے ہین ارباب قصص اس بات پر ہین کہ بلقیس

سبحٰن

سمرسیل یا شرحیل بن مالک کی بیٹی تھیں اور شرحیل کے باپ نے تیس برس ملک یمن میں بادشاہی کی تھی وجس سے ملا اور فارعہ جنیہ اوسکے تصرف میں آئی اور عین المعانی میں ہے کہ بلقمہ بنت شیصان کو اپنے تصرف میں لایا اور بلقیس اوس سے پیدا ہوئیں اور اپنے باپ کے بعد سلطنت لی اور اوسکے نانہالی رشتہ دار جن بد کرتے تھے اور اوسکے واسطے جنون نے بڑا تخت بنایا اور وہ اپنے گروہ سمیت آفتاب پوجتی تھی جب ہدہد نے اوسکی خبر سلیمان علیہ السلام کو پہونچائی تو اونھون نے نامہ لکھا اور مہر کرکے ہدہد کو دیا کہ بلقیس پاس لیجا ہدہد نامہ چونچ میں لیکر آیا اوجس جماعت میں بلقیس تخت پر بیٹھی تھیں اور ارکان سلطنت حاضر تھے تخت کے اوپر اوڑنے لگا لوگون نے اوسکی طرف دیکھا تو اوسنے نامہ ڈالدیا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ بلقیس نے خلوتخانہ میں چت لیٹی تھیں اور دروازے بند تھے ہدہد ایک روشن دان میں سے اندر آیا اور نامہ اونکے سینہ پر ڈالدیا بلقیس اوچھل پڑیں اور نامہ اوٹھاکر پڑھا اور حکم دیا کہ ارکان بارگاہ میں حاضر ہون سب حاضر ہوے نامہ ہاتھ سے پھینک کر اونکی طرف متوجہ ہوئیں اور قَالَتْ بولیں بلقیس کہ يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اِنِّيْٓ اُلْقِيَ اِلَيَّ تحقیق کہ ڈالدیا گیا میری طرف كِتٰبٌ كَرِيْمٌ نوشتہ بزرگی والا نامہ کو بزرگ کہا بھیجنے والے کے اعتبار سے کہ وہ بزرگوار پیغمبر تھے یا اس سبب سے کہ وہ نوشتہ ایک پرندہ لایا تھا اور عجیب غریب بات تھی یا اس سبب سے کہ اوپر مہر تھی امام قشیری نے فرمایا ہے کہ اوس نامہ کو بزرگی اسوجہ سے حاصل تھی کہ اوسمین کچھ ملک و سلطنت کی طمع تو تھی نہین بلکہ مالک الملک جل شانہ کی طرف بلانے والا تھا بزرگون نے کہا ہے چونکہ اس نامہ کا مضمون خدا کے نام کے ساتھ شروع تھا تو وہ نامہ سب نامون سے زیادہ بزرگ ہوا نظم ای نام تو بہترین سرآغاز ۔ بے نام تو نامہ کی کنم باز ۔ آرایش نامہاست نامت ۔ آسایش سینہا کلامت ۔ غرضکہ بلقیس نے کہا کہ نامہ میرے پاس آیا ہے ارکان سلطنت نے پوچھا کسکے پاس سے فرمایا کہ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ یقینی یہ نامہ سلیمان کے پاس سے ہے وَاِنَّهٗ اور بیشک اوسکا مضمون یہ ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ شروع ہے اللہ بخشش کرنے والے مہربان کے نام کے ساتھ مجھپر بڑائی نہ کرو اور گردن نہ اوٹھاؤ وَاْتُوْنِيْ اور آؤ میرے پاس مُسْلِمِيْنَ ع گردن جھکائے ہوے فرمانبردار وہ لوگ جب بلقیس نامہ کے مضمون سے مطلع ہوے اور دیکھا کہ عبارت چست اور مختصر ہونے کے ساتھ بہت سے معنی پیدا کرتی ہے تو سب پریشان حال ہوے اور گھبرا گئے قَالَتْ بلقیس نے کہا يٰٓاَيُّهَا الْمَلَؤُا اے سردارو اور وہ تین سو تیرہ بڑے آدمی ارکان سلطنت مین سے تھے ہر ایک دس دس ہزار آدمیون کا افسر اور حاکم بلقیس نے اون سب کو جمع کرکے حکم دیا کہ اَفْتُوْنِيْ جواب دو مجھے فِيْٓ اَمْرِيْ میرے کام مین اور جوابات میرے حق مین صلاح کی اور پکی ہو کہو مَا كُنْتُ نہین ہون مین قَاطِعَةً اَمْرًا قطع اور فیصل کرنے والی کسی کام کو حَتّٰى تَشْهَدُوْنِ یہانتک کہ حاضر ہو تم میرے پاس یعنی بے تمہارے حاضر ہوے اور بغیر تمسے مشورہ کیے کوئی کام مین نہین کرتی قَالُوْا بولے وہ لوگ کہ نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ ہم قوت والے ہین وَّاُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ اور سخت لڑائی لڑنے والے ہین یعنی ہمین قوت بھی حاصل ہے اور لشکر بھی بکثرت اور شجاعت بھی وَّالْاَمْرُ اِلَيْكِ اور کام تیرے ہاتھ مین اور رائے وہی ہے جو آپکی ملے ہو فَانْظُرِيْ پھر دیکھ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ تو کیا حکم کرتی ہے مقاتل یا مصالحہ کا نظم اگر جنگ خواہی بزور آوریم ۔ دل دشمنان بابد دآوریم ۔ وگر صلح جوئی ترا بندہ ایم ۔ بتسلیم حکمت سر افگندہ ایم ۔ جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ لڑائی پر آمادہ ہین تو یہ بات پسند نہ کی اور بولین کہ لڑنا ہمکو مصلحت نہین اسواسطے کہ جنگ دوسردار دا گر وہ غالب آئے تو یہان ملک وال تلف ہوتا ہے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ قَالَتْ بلقیس نے کہا کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ یقینی بادشاہ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً

جب داخل ہوتے ہین کسی دیہ یا شہر مین جسے فتح کرتے ہین تو اَفْسَدُوْهَا اوسے تباہ اور خراب کر دیتے ہین وَجَعَلُوْٓا اور کر دیتے ہین اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اوس دیہ کے عزت والون کو اَذِلَّةً ذلیل اور بیقدر یعنی بستی کو لوٹتے ہین رعایا کو قید کرتے ہین وَكَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ۝ اور ایسا ہی کرتے ہین یہ پہلے قول کی تاکید ہے وَاِنِّيْ مُرْسِلَةٌ اور بیشک مین بھیجنے والی ہون اِلَيْهِمْ سلیمان اور اونکی قوم کی طرف بِهَدِيَّةٍ تحفہ کہ صلح کی ابتدا ہے فَنٰظِرَةٌ پھر دیکھنے والی ہون کہ وہان سے بِمَ يَرْجِعُ الْمُرْسَلُوْنَ ۝ کیا چیز لیکر پھرتے ہین میرے بھیجے ہوے لوگ اسواسطے کہ حضرت سلیمان نے اگر میرا ہدیہ قبول کر لیا تو وہ بادشاہ ہین اور نہین تو پیغمبر کشاف مین ہے کہ بلقیس نے پانسو خلامون کو لونڈیون کے کپڑے اور زیور پہنائے اور پانسو لونڈیون کو خلامون کے لباس اور زیور سے آراستہ کیا اور سونے کی ہزار اینٹین اور ایک تاج موتی اور یاقوت سے جڑاؤ اور کسی قدر مشک و عنبر اور ڈبا اوسمین موتی تو بے بدھ اور مہرہ جزع کے بدھا ہوا بھیجا اور منذر ابن عمر کے ساتھ ایک اور بڑے آدمی کو اپنی قوم مین سے چھانٹکر بھیجنے کے واسطے مقرر کیا اور کہدیا کہ اے منذر خوب احتیاط کرنا اگر حضرت سلیمان غضب کی نظر سے تیری طرف دیکھین تو جان لینا کہ وہ بادشاہ ہین اور اگر خوشی اور خوشخوئی کے ساتھ تجھسے بات کرین تو سمجھ لینا کہ پیغمبر ہین اور اونکی نبوت پر دوسری دلیل یہ ہے کہ غلامون اور لونڈیون مین تمیز کر لینگے اور بے بدھے موتی کو سیدھ دینگے اور مہرے بدھے ہوے مین تاگا پرو لینگے وہ دونون آدمی تحفے لیکر چلے اور ہدہد نے ساری کیفیت حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی حضرت سلیمان نے دیوون سے حکم فرمایا اونھون نے سونے چاندی کی اینٹین بنا مین اور سات فرسخ لمبا ایک میدان مین اوسکا فرش کر دیا منذر جسدن پہونچے اوسی روز دریا اور خشکی کی سواریان میدان کے کنارے لاکر ٹھہرائین اور آدمی اور پری دیو درندے اور وحشی جانور اور کیڑے مکوڑون نے جدا جدا صفین باندھین اور پرندے ہوا مین پر سے پر جوڑ کر تھمے بَلْ بیت با صد ہزار دیدہ فلک در ہزار قرن ✤ مجلس بدان تکلف و خوبی ندیدہ بود ✤ منذر میدان کے کنارے پہونچے اور وہ فرش اور آرایش دیکھ کر اپنے ہدیون سے شرمندہ ہوے جب حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کے کنارے پہونچے حضرت سلیمان نے مسکرکے اونکی احوال پرسی کی اور فرمایا کہ ڈبا لاؤ کہ اوسمین بے بدھا موتی اور مہرہ کج بدھا ہوا ہے پھر دیکھ کو حکم فرمایا اوسنے بے بدھا موتی بیدھ دیا اور کیڑے کو حکم کیا وہ تاگا منھ مین دبا کر اوس مہرے کے سوراخ مین گیا اور تاگا اوسمین پرو دیا اور پانی منگا کر غلامون اور لونڈیون کو حکم دیا کہ راہ کی گرد و غبار سے منھ دھوئین مرد پانی ہاتھ مین لیکر منھ دھونے لگے اور عورتون نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر پانی ڈالنا شروع کیا اور اس نکتہ کے باعث ایک کی دوسرے سے تمیز کر دی اور اونکا ہدیہ پھیر دیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہے کہ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ پھر جب آیا بلقیس کا فرستادہ سلیمان علیہ السلام کے پاس اور تحفہ لایا تو قَالَ اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ کہا سلیمان علیہ السلام نے کیا مدد دیتے ہو مجھے مال سے جبکہ حال آنکہ میرا مال سب سے زیادہ ہے فَمَآ اٰتٰىنِيَ اللّٰهُ پھر جو کہ عطا کیا مجھے خدا نے ملک و نبوت اور علم خَيْرٌ مِّمَّآ اٰتٰىكُمْ بہتر ہے اوس سے جو کچھ تمھین دی دنیا کی پونجی بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ اپنے ہدیہ کے سبب سے خوش ہوتے ہو اور ناز کرتے ہو اسواسطے کہ تمھاری نظر حیات دنیا ہی پر ہے بیت آنکہ پرواز کند جانب علوی چوہماے ✤ دنیا اندر نظرش ہست او مردار ست ✤ اِرْجِعْ اے بلقیس کے بھیجے ہوے پھر جا اِلَيْهِمْ بلقیس اور اوسکے گروہ کی طرف

اور کہ آؤ اور اگر نہین آتے ہو فَلَنَأْتِيَنَّهُمْ بِجُنُودٍ تو ضرور لائینگے ہم اونپر لشکر کہ کمال قوت اور کثرت کی وجہ سے لَا قِبَلَ لَهُمْ بِهَا طاقت مقابلہ کی نہوگی اونکو اون لشکرون کے ساتھ وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ اور البتہ نکال دینگے ہم اونکو مِنْهَا اُس شہر سبا سے أَذِلَّةً اوس حال مین کہ وہ بے عزت اور بے حرمت ہونگے وَهُمْ صَاغِرُونَ ○ اور وہ ذلیل وخوار ہونگے اور قید کیے جائینگے منذر پھر اوسب احوال بلقیس سے کہا بلقیس نے سامان سفر کیا اور اپنا تخت گھر مین خوب احتیاط سے رکھ کر اوسپر نگہبان مقرر کردیا اور مکان کے دروازہ مین قفل لگاکر کنجی اپنے پاس رکھی اور لشکر سمیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے تختگاہ کی طرف چلین ہدہد نے خبر پاکر خیال کیا کہ جب حضرت سلیمان بلقیس کو دیکھینگے تو کمال حسن وجمال وعقل کی وجہ سے اونکے ساتھ نکاح کی رغبت کرینگے اور وہ سلیمان علیہ السلام کو جنون کے تختون سے مطلع کرینگی اور ہمپر کام سخت پڑیگا تو صلاح یہ ہی کہ اونکے جمال وکمال پر ہم طعن کرین تاکہ اونکا عیب سلیمان علیہ السلام کے دل مین جم جائے اور اونکی طرف توجہ نہ کرین تو بعضے سردار جنون نے تخت کے سامنے آکے عرض کی کہ بلقیس کی عقل مین بڑا قصور اور فتور ہی اور اونکی بات پکی نہین ہوتی اور اونکے پانون ایسے ہین جیسے گدھے کے سم اونگلیان بالکل نہین ہین سلیمان علیہ السلام کو سوجھ ہوا چاہا کہ پہلے بلقیس کی عقل ہی آزمائیے قَالَ يَا أَيُّهَا الْمَلَؤُا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ ای سردارو أَيُّكُمْ تم مین سے کون يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا لاتا ہی بلقیس کا تخت قَبْلَ أَنْ يَأْتُونِي مُسْلِمِينَ ○ قبل اسکے کہ آئین وہ میرے پاس مسلمان باسواسطے کہ جب وہ مسلمان ہوکر آئین تو پھر بے اونکی اجازت اونکا تخت لینا درست نہین اور غرض یہ تھی کہ تخت کو نزول دین اور بلقیس سے پوچھین کہ یہ تمہارا تخت ہی یا نہین اور اونکے جواب سے اونکی عقل دریافت کرلین قَالَ عِفْرِيتٌ ایک لمبے بڑے دیو نے کہا مِنَ الْجِنِّ قوم جن مین سے کہ اوسکا نام ذکوان یا صخر تھا أَنَا آتِيكَ بِهِ مین لادونگا وہ آپکو قَبْلَ أَنْ تَقُومَ قبل اسکے کہ اوٹھین آپ مِنْ مَقَامِكَ اپنی جگہ سے یعنی محکمہ سے اور سلیمان علیہ السلام آدھے دن تک محکمہ مین بیٹھکر حکم جاری کیا کرتے تھے وَإِنِّي عَلَيْهِ اور بیشک مین وہ تخت اوٹھالانے پر لَقَوِيٌّ أَمِينٌ ○ البتہ قدرت رکھتا ہون اور امانتدار ہون اوسکے جواہر مین یعنی اوسمین خیانت نہ کرونگا اور امانت کے ساتھ آپ پاس پہونچادونگا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ مین اس سے بھی زیادہ جلدی چاہتا ہون قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ کہا اوسنے جسکے پاس تھا عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ کتاب آسمانی سے یعنی خدا کی بھیجی ہوئی کتابین اوسنے پڑھی تھین اور اسم اعظم جانتا تھا وہ خضر علیہ السلام تھے یا صُبّہ کہ ابو القبیلہ ہی تیسیر مین لکھا ہی کہ صبہ کی اولاد کو یہ دعوی ہی کہ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ سے ہمارا دادا ہی مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ خود حضرت سلیمان تھے یا ایک مرد مستجاب الدعوات کہ اوسے ملیخا کہتے تھے یا ذوالنون یا اسطوع یا وہ فرشتہ جو حضرت سلیمان علیہ السلام کی تائید کرنے والا تھا یا وہ فرشتہ جسکے قبضہ مین مقادیر کا دفتر ہی یا جبرئیل علیہ السلام اور اوس تقدیر پر کہ کوئی فرشتہ ہو کتاب سے لوح محفوظ مراد ہی اور رہبت مشہور یہ بات ہی کہ وہ آصف برخیا حضرت سلیمان کا وزیر تھا اوسنے کہا کہ أَنَا آتِيكَ بِهِ مین لاتا ہون آپ پاس بلقیس کا تخت قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ پہلے اس سے کہ پھرے إِلَيْكَ آپکی طرف طَرْفُكَ آنکھ آپکی یعنی جب آپ کسی چیز کی طرف دیکھین جب تک آپ اوسپر سے نگاہ اوٹھائین مین تخت حاضر کردونگا سلیمان علیہ السلام نے اوسے اجازت دی اور سجدہ مین جاکر کہا یا حی یا قیوم کہ عبری زبان مین اسکا ترجمہ یہیا اشراہیا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت

سلیمان

سلیمان علیہ السلام نے کہا یا ذا الجلال والاکرام اور بہر تقدیر جب دعا کی تو بلقیس کا تخت اپنی جگہ پر زمین میں دھنس گیا اور پلک مارتے ہی حضرت سلیمان کے تخت کے سامنے زمین سے نکلا اور وسیط میں ہی کہ حق تعالیٰ نے وہاں تخت کو معدوم کیا اور سلیمان علیہ السلام کے پاس پھر موجود کر دیا فَلَمَّا رَاٰهُ پھر جب سلیمان علیہ السلام نے دیکھا وہ تخت مُسْتَقِرًّا عِنْدَهٗ ٹھہرا ہوا اپنے پاس تو قَالَ هٰذَا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ یہ عنایت مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ فضل سے ہی میرے رب کے لِیَبْلُوَنِیْٓ تاکہ آزمائے مجھے ایسے امور میں کہ ءَاَشْكُرُ آیا شکر کرتا ہوں میں اَمْ اَكْفُرُ یا ناشکری وَمَنْ شَكَرَ اور جو کوئی شکر کرتا ہی خدا کی نعمت کا فَاِنَّمَا یَشْكُرُ تو سوا اسکے نہیں کہ وہ شکر کرتا ہی لِنَفْسِهٖ اپنی ذات کے واسطے اسواسطے کہ شکر کے سبب سے نعمت ہمیشہ رہتی ہی اور زیادہ ہوتی ہی وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرتا ہی فَاِنَّ رَبِّیْ تو بیشک میرا رب غَنِیٌّ بے پروا ہی لوگوں کے شکر اور ناشکری سے كَرِیْمٌ ○ کرم کرنے والا ہی مستحقوں کو نعمت دیکر قَالَ نَكِّرُوْا لَهَا کہا سلیمان علیہ السلام نے کہ پھیر دو بلقیس کے واسطے عَرْشَهَا اوسکا تخت یعنی اوسکی ہیئت اور شکل بدل دو واسطے جیسے کہ اوپر کی چیز نیچے اور آگے کی پیچھے کر دو یا اوسکے جواہر بدل دو سبز کی جگہ سرخ سفید کے مقام پر زرد جڑدو نَنْظُرْ کہ ہم دیکھیں تو کہ اوس سے پوچھنے کے بعد اَتَهْتَدِیْٓ آیا راہ پاتی ہی اوسکی طرف اور اپنا تخت پہچان لیتی ہی اَمْ تَكُوْنُ یا ہوتی ہی مِنَ الَّذِیْنَ لَا یَهْتَدُوْنَ ○ اون لوگوں میں سے جو راہ نہیں پاتے چیزوں کی طرف اور نہیں پہچانتے فَلَمَّا جَآءَتْ پھر جب آئیں بلقیس سلیمان علیہ السلام کے پاس اور اونکا تخت حضرت سلیمان کے تخت کے سامنے رکھا تھا قِیْلَ کہا گیا اوسے کہ اَهٰكَذَا کیا ایسا ہی عَرْشُكِ تخت تمہارا قَالَتْ کہا بلقیس نے کہ كَاَنَّهٗ هُوَ گویا یہ تو وہی ہی یقین کے ساتھ نکہا کہ یہ تو وہی ہی اس جہت سے کہ ممکن ہی کہ کوئی تخت ہو مثل اوس تخت کے اور یہ کمال عقل کی وجہ سے تھا پھر کہا کہ وَاُوْتِیْنَا الْعِلْمَ اور دیا ہی ہمیں علم کمال قدرت الٰہی اور نبوت سلیمان علیہ السلام کی صحت پر مِنْ قَبْلِهَا پہلے سے اس معجزے کے وَكُنَّا مُسْلِمِیْنَ ○ اور ہیں ہم اونکا حکم ماننے والے وَصَدَّهَا اور باز رکھا حق تعالیٰ نے اپنی توفیق مدد کی بدولت فَكَانَتْ تَّعْبُدُ اوس چیز سے کہ تھی اوسے پوجتی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی آفتاب کو اِنَّهَا كَانَتْ بیشک تھی بلقیس مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ○ کافروں کے گروہ میں سے لکھا ہی کہ سلیمان علیہ السلام نے اونکے پانوں کے امتحان کے واسطے حکم فرمایا اور حکم کے موافق ایک مکان عالیشان تیار کیا گیا اوسکی زمین سفید شفاف شیشہ کی بنائی اور اوسکے نیچے پانی بھر کر اوسمیں مچھلیاں چھوڑ دیں چنانچہ اوس مکان کے صحن میں پانی ہی پانی دکھائی دیتا تھا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اوس مکان عالیشان کے بیچ میں بچھا کر بلقیس کو بلایا جب مکان کے دروازہ پر پہونچیں قِیْلَ لَهَا لوگوں نے اوسے کہا ادْخُلِی الصَّرْحَ آیئے اس مکان عالیشان کے صحن میں فَلَمَّا رَاَتْهُ پھر جب دیکھی بلقیس نے اوس مکان کی زمین حَسِبَتْهُ لُجَّةً تو گمان کیا اوسکو پانی بھرا وَّكَشَفَتْ اور کھینچا اپنے کپڑے کا دامن عَنْ سَاقَیْهَا اپنی دونوں پنڈلیوں پر سے کہ پانی میں پانوں کھلے سلیمان علیہ السلام نے دیکھا کہ اونکے پانوں تو آدمیوں ہی کے پیروں کے مثل ہیں قَالَ فرمایا سلیمان علیہ السلام نے کہ اے بلقیس اس تخت کھینچ اِنَّهٗ بیشک جسے تم پانی سمجھی ہو یہ تو صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ صحن ہی صاف برابر مِّنْ قَوَارِیْرَ شیشوں سے قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ بولیں بی بلقیس کہ اے میرے رب یقینی میں نے

ع ۱۳

ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظلم کیا اپنی ذات پر آفتاب پوج کر وَ اَسْلَمْتُ اور اسلام قبول کیا مین نے مَعَ سُلَيْمٰنَ سلیمان کے
ساتھ یعنی اونکے ہاتھ مین مین نے اپنے کو سپرد کیا لِلّٰهِ خدا کے حکم کے واسطے رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جو رب ہے سب اہل عالم کا حضرت
سلیمان علیہ السلام کے ساتھ بلقیس کے نکاح اور اونکے انجام کار مین بڑی گفتگو ہے جواہر التفسیر مین اوسکی تفصیل مذکور ہے صاحب تاویلات نے
فرمایا ہے کیا خوب مشابہت ہے ہدہد کو قوت متفکرہ کے ساتھ اور شہر سبا کو جسم سے اور سلیمان کو دل کے ساتھ اور بلقیس کو نفس سے اور من
عِنْدَهٗ عِلْمٌ الْكِتٰبِ کو قوال کے فعل سے اور تخت بلقیس کو طبیعت بدنیہ کے ساتھ اور باقی حکایت کو مطابق کرنا موقوف ہے فہم اور عقل پر
بیت آنکس کہ زشہر آشنائی ست ؛ داند کہ متاع ما کجائی ست ؛ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اور تحقیق کہ بھیجا ہمنے اِلٰى ثَمُوْدَ
قبیلہ ثمود کی طرف اَخَاهُمْ صٰلِحًا اونکے بھائی صالح کو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اس حکم کے ساتھ کہ عبادت کرو اللہ کی فَاِذَا هُمْ
پھر جب وہ فَرِيْقٰنِ دو گروہ ہو گئے مومن اور کافر يَخْتَصِمُوْنَ ۝ لڑائی اور جھگڑے مین پڑ گئے باہم اور اونکا جھگڑا سورہ اعراف مین
مذکور ہو چکا اور جب کافر جھگڑے کے وقت ملزم ہوئے تو بولے کہ لاؤ اسی صالح وہ عذاب جس سے تم ہمین ڈرایا کرتے ہو قَالَ يٰقَوْمِ
کہا صالح علیہ السلام نے کہ اے میرے گروہ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّيِّئَةِ کیون جلدی کرتے ہو عذاب نازل ہونے کی قَبْلَ الْحَسَنَةِ
توبہ کے پہلے یعنی توبہ مین دیر نہ کرو لکھا ہے کہ قوم ثمود کے لوگ کہتے تھے کہ جب ہم عذاب دیکھینگے تو توبہ کر لینگے صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ کیون استغفار نہین کرتے اور ایمان لاکر توبہ کرکے خدا سے بخشش کیون نہین چاہتے لَعَلَّكُمْ
تُرْحَمُوْنَ ۝ شاید تم رحم کیے جاؤ اور عذاب نازل ہو تو قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وہ لوگ بولے کہ بُری فال لی ہمنے تیرے سبب سے
وَ بِمَنْ مَّعَكَ اور اوسکے سبب سے جو تیرے ساتھ ہے مومنون مین سے کہ اونھون نے تمھارے ساتھ اسلام کی طرف بلانا شروع کیا اور ہمکو
کلفت اور محنت ہوئی اور ہم مین جدائی پڑی قَالَ طٰٓئِرُكُمْ کہا صالح علیہ السلام نے کہ تمھاری فال نیک و بد عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے
پاس ہے یعنی تمھاری محنت کا سبب خدا کے پاس لکھا ہے حکم ازلی کے ساتھ اور میرے باعث سے بدل جائیگا بیت قلم بہ نیک و بد خلق
ورازل رفت ست ؛ بہ گفتگوے خلائق دگر نخواہد شد ؛ بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لوگ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ گروہ ہو آزمائے ہوئے یعنی
دولت اور مفلسی اور سختی پیچھے لگا کر تمکو آزماتے ہین وَ كَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ اور تھے اوس شہر مین جسمین حضرت صالح علیہ السلام تھے
زمین حجر مین سے تِسْعَةُ رَهْطٍ نو آدمی قوم کے اچھون بڑون مین سے اونمین سے قدار بن سالف اور مصدع بن مہرج اور بعضے کہتے ہین
اوسکا نام مہرج تھا یہ لوگ اونٹنی کی کوچین کاٹنے مین شریک تھے يُفْسِدُوْنَ فساد کرتے تھے فِي الْاَرْضِ زمین مین حجر مین وَ لَا يُصْلِحُوْنَ
اور درستی پر نہین لاتے تھے اپنا کام یعنی فساد ہی فساد اونکے مزاج مین تھا اصلاح بالکل نہ تھی جب اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے بعد
عذاب کی وعید سنی تو قَالُوْا بولے آپس مین تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ اور حال یہ ہے کہ قسم کھائی تھی اونھون نے اللہ کی یعنی قسم کھاکر
اونھون نے کہا کہ لَنُبَيِّتَنَّهٗ ضرور شبخون مارا چاہتے ہین ہم صالح پر وَ اَهْلَهٗ اور اوسکے لوگون پر ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ لِوَلِيِّهٖ پھر کہدینگے
ہم اوسکے ولی وارث سے جو خونبہا کا مدعی ہوگا یعنی اگر ولی ہمسے پوچھینگے کہ صالح کو کسنے قتل کر ڈالا تو ہم کہینگے کہ مَا شَهِدْنَا
حاضر نہ تھے ہم مَهْلِكَ اَهْلِهٖ اوس جگہ جہان اونھین ہلاک کیا اور بکر نے مَهْلِكَ کے لام کو زبر پڑھا ہے یعنی ہمنے نہین دیکھا

اونکے لوگون کے ہلاک کرنے کو تو اونکے ہلاک ہونے کی ہمکو کیا خبر وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝ اور بیشک ہم سچون مین ہین وَمَكَرُوْا
مَكْرًا اور مکر کیا اونھون نے مکر کرنا اسطرح پر کہ صالح علیہ السلام کو قتل کرین اور اونکے ولی وارث سے کہدین کہ ہم نے قتل نہین کیا
اور ہمین تو خبر بھی نہین وَمَكَرْنَا مَكْرًا اور مکر کیا ہمنے مکر کرنا یعنی ہمنے اونکے مکر کی جزا اونکو دی اسطرح پر کہ اونکے مکر کو اونکی ہلاکت کا
سبب کر دیا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ آگاہ نہ تھے اور شعور نہ رکھتے تھے لکھا ہے کہ صالح علیہ السلام نے ایک مسجد ایک غار مین
بنائی تھی راتون کو وہان نماز پڑھتے تھے وہ نو ون آدمی بولے کہ ہمپر عذاب آنے کا وعدہ تو تین دن کے بعد ہے تو ہم اوس سے پہلے ہی صالح کا
کام تمام کر دین تو پہلی شب اوسکے اندر آکر گھات مین بیٹھے کہ جیسے ہی صالح آئین تو اونکو قتل کر ڈالین ناگاہ ایک پتھر اوپر سے پھٹ پڑا اور
اون سب کو دبا لیا اور غار کا منھ بند کر دیا و نو آدمی وہین ہلاک ہو گئے اور باقی کافر جبریل علیہ السلام کی چیخ سے مرے فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ پس دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ انجام اونکے مکر کا اَنَّا دَمَّرْنٰهُمْ اور دیکھ کہ ہمنے ہلاک کر دیا ان
نو آدمیون کو غارمین وَقَوْمَهُمْ اور باقی اونکی قوم کو اَجْمَعِيْنَ ۝ سب کو جبریل کی چیخ سے فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ پھر یہ ہین
اونکے گھر زمین حجر مین اونھین دیکھو خَاوِيَةً خالی اور خراب حال مین بِمَا ظَلَمُوْا ط بسبب اسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی خدا کا
شریک ٹھہرایا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اسمین جو کچھ ہمنے قوم ثمود کے ساتھ کیا اوسمین لَاٰيَةً البتہ عبرت ہے لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝
اوس قوم کے واسطے جو لوگ جانتے ہین اور اوسکے سبب سے نصیحت مانتے ہین وَاَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اون
لوگون کو جو ایمان لائے صالح علیہ السلام پر وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ۝ اور تھے پرہیز کرتے کفر اور گناہون سے اور اسی سبب سے اونھون نے
نجات پائی وَلُوْطًا اور یاد کر لوط بن ہارون کو اِذْ قَالَ جب اونے کہا لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم سے کہ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ
آتے ہو تم بُرے کام کو یعنی لواطت کرتے ہو وَاَنْتُمْ حال آنکہ تُبْصِرُوْنَ ۝ جانتے ہو اوسکی برائی یا دیکھتے ہو دوسرے کو یہ کام کرتے
ہوے یعنی کھلم کھلا یہ گناہ کرتے ہو اور یہ بہت بری بات ہے اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ آتے ہو مردون پر شَهْوَةً
شہوت کی راہ سے مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ط سوا عورتون کے جو شہوت اوتارنے کے واسطے پیدا ہوئی ہین بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ
تَجْهَلُوْنَ ۝ ایسے گروہ کے لوگ ہو کہ اپنے کام کا انجام نہین جانتے فَمَا كَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب قوم لوط کا
اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا مگر یہ کہ کہا اونھون نے آپس مین کہ اَخْرِجُوْٓا اٰلَ لُوْطٍ نکالدو لوط کے لوگون کو لوط سمیت مِّنْ قَرْيَتِكُمْ
اپنے گانون سے کہ اوسکا نام سدوم ہے اِنَّهُمْ بیشک وہ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ۝ لوگ ہین کہ پاکیزگی کرتے ہین یعنی اپنے کو پاکیزہ
جانتے ہین اور ہمکو ناپاک سمجھتے ہین فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے لوط علیہ السلام کو وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون یعنی اونکی بیٹیون کو
اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اوسکی جورو کو قَدَّرْنٰهَا مقرر کیا تھا اوسکا ہونا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ۝ باقی رہنے والون مین سے جو عذاب مین مبتلا ہوے
وَاَمْطَرْنَا اور برسایا ہمنے عَلَيْهِمْ اونپر بلا نازل ہونے اور موتفکات اولٹ پلٹ جانے کے بعد مَّطَرًا ج مینھ پتھر کا فَسَآءَ
پس برا مینھ ہے مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ ع مینھ ڈرائے ہوؤن کا جنھون نے ڈرانے کو سچ نہ جانا قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا ہمنے لوط کو کہ حمد و شکر خدا کا ع ۱۴
ہے کافرون کی ہلاکت پر وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ اور سلام اوسکے اون بندون پر الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ط جنھیں اوسنے برگزیدہ کر لیا معصوم

کرکے اور بچایا ہی بُرے کاموں سے اور نجات دی ہی عذابوں سے اور صحیح بات یہ ہی کہ اس آیت مین حمد کرنے کا حکم ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی اسواسطے کہ جب حق تعالیٰ نے اس سورت مین ایسے قصے بیان فرمائے جو کمال قدرت پر دلالت کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ اور جو بڑی نشانیان اور معجزے رسولون ہی کے ساتھ خاص ہونے پر دلالت کرتا ہی جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ اور جسمین دشمنون کی ہلاکت اور دوستون کی فتح ونصرت کا ذکر ہی جیسے حضرت صالح اور حضرت لوط علیہما السلام کا قصہ اور ان قصون سے واقف ہونا بڑی نعمت ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کے حمد وشکر کا حکم فرمایا اور اسلام کا برگزیدہ بندون پر کہ انبیا علیہم السلام ہین یا آنحضرت کے صحابہ کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یا اہل قرآن ہین یا سب مسلمان ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سلام والے وہ لوگ ہین جنکے دل لوث علائق اور جنکا سر فکر خلائق سے خالی ہی وہ لوگ آج تو واسطے سے سلام سنتے ہین اور کل قیامت کے دن بے واسطے سنینگے کہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ **نظم** ہر بندہ کہ او گشت مشرف بسلامت ✦ البتہ بود خاص بتشریف سلامت ✦ طے کرو بنواز دلم را بسلامے ✦ زیرا کہ سلامت ہمہ لطف ست وکرامت ✦ آٰللّٰهُ آیا خدائے برحق خَیْرٌ بہتر ہی اَمَّا یُشْرِكُوْنَ جو وہ معبود باطل عاجز بہتر ہین جنھین شریک ٹھیراتے ہین فقط

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یا وہ جسنے پیدا کیے اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کہ اس منے بگڑنے والے عالم کے اصول ہین وَاَنْزَلَ لَكُمْ اور اوتارا تمھارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ آسمان یا ابر سے مَآءً پانی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا ہمنے بِهٖ اوس پانی کے سبب سے غیبت سے متکلم کی طرف پھرنا اوسکی ذات کے ساتھ فعل خاص ہونے کی تاکید کے واسطے ہی یعنی ہمنے پانی سے بس ہم ہی اوگا سکتے ہین حَدَآئِقَ باغون کو جنکی چار دیواری کھچی ہی ذَاتَ بَهْجَةٍ خوبی اور خوشی والے یعنی زمین اور آراستہ مَا كَانَ لَكُمْ نہین ہی اور نہین پہونچتا تمکو اَنْ تُنْۢبِتُوْا یہ کہ اوگاؤ شَجَرَهَا درخت اون باغون کے ءَاِلٰهٌ کیا ہی یعنی نہین ہی کوئی معبود مَّعَ اللّٰهِ خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کامون مین اوسکی مدد کرے اسواسطے کہ وہ پیدا کرنے مین اکیلا ہی بَلْ هُمْ بلکہ مشرک لوگ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ ۝ ایک گروہ ہین کہ مڑتے ہین توحید کی راہ سے یا شریک کرتے ہین خدا کے ساتھ اور اوسکا مثل ثابت کرتے ہین تو جسے وہ مثل اور برابر ٹھہراتے ہین آیا وہ بہتر ہی اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ یا وہ جسنے کردیا زمین کو قَرَارًا قرارگاہ آدمیون اور چارپایون کی وَّجَعَلَ خِلٰلَهَآ اَنْهٰرًا اور پیدا کردین زمین کے درمیان پانی کی نہرین وَّجَعَلَ لَهَا اور پیدا کیا زمین کی مضبوطی کے واسطے رَوَاسِیَ پہاڑ اونچے کہ اونمین کھانین ہوتی ہین اور اونکے نیچے سے چشمے نکلتے ہین وَجَعَلَ بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ اور کردیا دو دریاؤن کھاری اور میٹھے مین یا روم اور فارس کی دو نہرون مین حَاجِزًا مانع کہ ایک دوسرے مین مل نہین جاتے ءَاِلٰهٌ کیا ہی کوئی خدا یعنی نہین ہی مَّعَ اللّٰهِ برحق خدا کے ساتھ کہ چیزین پیدا کرنے مین اوسکا مددگار ہو بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے مشرک لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے خدائے برحق کا اکیلا ہونا چیزین پیدا کرنے مین تو اوسکے شریک کے قائل ہین پس آیا وہ شریک عاجز وناتوان بہتر ہین اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ یا جو قبول کرتا ہی مضطر کو اِذَا دَعَاهُ جب پکارتا ہی اوسے مضطر اور مضطر اوسے کہتے ہین جسکا خدا کے سوا کوئی حیلہ اور وسیلہ نہو اور بعضون نے کہا ہی کہ مضطر وہ ہی جسنے اپنی جان سے ہاتھ اوٹھایا ہو

جیسے دریا میں ڈوبتا ہوا آدمی یا بیابان بے پایان میں راہ بھولا ہوا یا وہ بیمار جو صحت سے ناامید ہو شیخ داؤد یمانی قدس سرہ کا یہ حال دیکھنے گئے تھے اوس بیمار نے کہا کہ اے شیخ میری صحت کے واسطے دعا کر شیخ نے فرمایا کہ تو خود دعا کر کہ مضطر ہو اور قبولیت مضطر کی ساتھ بندھی ہوئی ہے اسواسطے کہ اوسکی نیاز اور آرزو بہت زیادہ ہوتی ہے اور حق تعالیٰ عاجزوں بیچاروں کی آرزو برلانے کو دوست رکھتا ہے نظم آن نیاز مرہمی بود دست و درد ۔ کانچنان طفلے سخن آغاز کرد ۔ ہر کجا دردے دوا آنجا بود ۔ ہر کجا فقرے نوا آنجا بود ۔ پیش حق یکتا لہ از روے نیاز ۔ بہ کہ عمرے در سجود و در نماز ۔ پس جب نیازمند بیچارہ دعا کرتا ہے تو حق تعالیٰ قبول فرماتا ہے وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور اوٹھالیتا ہے برائی یعنی جو کچھ اوسے برا معلوم ہوتا ہے وہ اوس سے دفع کر دیتا ہے وَيَجْعَلُكُمْ اور آیا بہت بہتر ہے یا وہ خدا جو کرتا ہے تمکو خُلَفَآءَ الْاَرْضِ خلیفہ زمین میں یعنی تمکو اگلوں کا جانشین کرتا ہے اور زمین کو اونکے بعد تمھارے تصرف میں لاتا ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ کیا خدا دوسرا ہے خدائے برحق کے ساتھ کہ ان کاموں میں اوسکی اعانت کرے یعنی نہیں ہے اور نہ چاہیے قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝ تھوڑی نصیحت مانتے ہو یا خدا کو تھوڑا یاد کرتے ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ کمی سے بالکل نفی کرنا مراد ہے یعنی یاد ہی نہیں کرتے ہو خدا کو اور بت پوجتے ہو آیا وہ بہتر ہیں اَمَّنْ يَّهْدِيْكُمْ یا وہ جو راہ دکھاتا ہے تمھیں فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ اندھیروں میں بیابانوں اور دریاؤں کے وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ اور جو بھیجتا ہے ہواؤں کو بُشْرًۢا خوشخبری دینے والیاں بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ آگے اپنی رحمت کے کہ مینھ ہے ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ آیا ہے دوسرا خدا خدائے برحق کے ساتھ یعنی نہیں ہو سکتا تَعٰلَى اللّٰهُ بزرگ ہے خدا اور برتر ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اوس چیز سے جسے شریک پکڑتے ہیں کافر اسواسطے کہ خالق قادر پاک ہے مخلوق عاجز کی مشارکت سے آیا ایسا شریک بہتر ہے اَمَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ یا وہ جو پیدا کرتا ہے خلق کو اور معدوم سے موجود کرتا ہے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر پھیر لائیگا اوسے معدوم ہو جانے کے بعد یعنی اوٹھائیگا قیامت میں وَمَنْ يَّرْزُقُكُمْ اور جو روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے مینھ برسا کر وَالْاَرْضِ ؕ اور زمین سے اوگنے والی چیزوں کے باعث یا اسباب سماوی اور ارضی کے ساتھ تمکو رزق عطا کرتا ہے ءَاِلٰهٌ کیا ہے کوئی خدا شریک مَّعَ اللّٰهِ ؕ اوس اللہ کے ساتھ جو یہ کام کرتا ہے قُلْ هَاتُوْا کہدو لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی اس بات پر کہ کوئی اللہ کے سوا ان کاموں پر قدرت رکھتا ہے اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِيْنَ ۝ سچے اس بات میں کہ دوسرا خدا ہے اسواسطے کہ کمال قدرت لوازم الوہیت سے ہے اور وہ غیر خدا کے واسطے ثابت نہیں قُلْ کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا يَعْلَمُ نہیں جانتا کوئی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے الْغَيْبَ نہ آئی ہوئی چیز اور پوشیدہ بات کو اِلَّا اللّٰهُ مگر اللہ جانتا ہے تو جسطرح قدرت کاملہ اوسکے ساتھ مخصوص ہے اوسی طرح علم کامل بھی اوسی کے ساتھ خاص ہے وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور وہ نہیں جانتے کہ کب اوٹھائے جائینگے بَلِ ادّٰرَكَ بل یہاں بل کے معنی میں ہے اور لباب میں کہا کہ ام کے معنی میں ہے بہر تقدیر استفہام نفی کے معنی میں ہے یعنی نہیں پہونچا اور کامل نہیں ہوا عِلْمُهُمْ اونکا علم فِي الْاٰخِرَةِ آخرت واقع ہونے میں یعنی جیسا چاہیے ویسا آخرت کو نہیں جانا بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِيْ شَكٍّ مِّنْهَا قطعی شک میں ہیں امور آخرت سے بَلْ هُمْ بلکہ وہ مِّنْهَا عَمُوْنَ ۝ امر آخرت سے اندھے ہیں یعنی اونکے دیدۂ دل بعث و حشر کی دلیلیں دیکھنے سے بند ہیں وَقَالَ الَّذِيْنَ

كَفَرُوْٓا اور کہا اونھوں نے جو کافر ہوے چشم بصیرت اندھی ہونے کے سبب ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہو جائینگے ہم تُرٰبًا خاک وَّاٰبَآؤُنَآ اور باپ دادا ہمارے بھی خاک ہو گئے ہین ءَاِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ○ کیا ہم نکالے گئے ہونگے قبرون سے یا باہر نکلے ہوے تنگی فنا سے اندر ہوے وسعت حیات مین لَقَدْ وُعِدْنَا بیشک ہم وعدہ دیے گئے ہین هٰذَا اس حشر ونشر کا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا ہم اور ہمارے باپ دادا مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد عربی کے وعدہ دینے سے یعنی سب نبیا یہی وعدہ دیا کیے اور اب تک تحقیق کو نہ پہونچا اِنْ هٰذَآ نہین ہے یہ وعدہ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ مگر کہانیان اگلون کی یعنی بنائی ہوئی بے اصل کہانیون کے مثل قُلْ سِيْرُوْا کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جاؤ فِى الْاَرْضِ زمین مین تکذیب کرنے والون کی جیسے دیار حجر اور احقاف اور موتفکات فَانْظُرُوْا کَيْفَ كَانَ پھر دیکھو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ○ انجام کار گنہگارون کا وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور رنجیدہ نہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون کی تکذیب اور انکار کے سبب وَلَا تَكُنْ اور نہ رہ فِىْ ضَيْقٍ تنگدلی مین مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ وہ مکر کرتے ہین اسواسطے کہ تم تو ہماری عصمت اور نگہبانی کی پناہ مین ہو اور تمہاری حفاظت کا کفیل تو مین ہون نظم غم مخور آنرو کہ غمخوارت منم ٭ از ہمہ بدہا نگہدارت منم ٭ از تو گر اغیار بردارند رہے ٭ این جہان و آن جہان یارت منم ٭ وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کہان ہے اور کب ہوگا یہ وعدہ کیا ہوا عذاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے مخاطب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اصحاب رضی اللہ عنہم ہین کہ برابر کافرون کو ڈراتے تھے قُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ کہہ شاید کہ ہو حکم الہی سے رَدِفَ لَكُمْ ملی ہوئی تمہارے واسطے اور تمہارے پیچھے پیچھے آجائے بَعْضُ الَّذِىْ تھوڑی اوس چیز مین سے کہ تَسْتَعْجِلُوْنَ ○ جلدی کرتے ہو جسکے نزول اور حلول کی اور وہ جنگ بدر کے دن کا عذاب تھا یا قحط یا گرانی وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ فَضْلٍ اور بیشک تیرا رب فضل اور رحمت کرنے والا ہے عَلَى النَّاسِ لوگون پر کہ اوپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا گناہ کے بدلے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے اونکے لَا يَشْكُرُوْنَ ○ شکر نہین کرتے اور تاخیر عذاب جو ایک نعمت ہے اوسکا حق نہین پہچانتے وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ اور یقینی تیرا رب البتہ جانتا ہے مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ دل کافرون کے حسد تیرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین تمہاری تکذیب اور عداوت وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ اور نہین ہے کچھ پوشیدہ پیدا اور نازل ہونے والی چیز فِى السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ آسمان اور زمین مین اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ○ مگر لکھی ہے کتاب ظاہر یعنی لوح محفوظ مین اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ بیشک قرآن يَقُصُّ عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ پڑھتا ہے بنی اسرائیل پر یعنی اونکے واسطے بیان کرتا ہے اَكْثَرَ الَّذِىْ بہت سی چیز کہ نادانی کی وجہ سے هُمْ فِيْهِ وہ اوس چیز مین يَخْتَلِفُوْنَ ○ اختلاف کرتے ہین اور ایک دوسرے کے خلاف بات کہتے ہین جیسے یہود کی تشبیہ اور نصارا کی تنزیہ اور معاد جسمانی اور روحانی کا احوال اور بہشت اور دوزخ کی صفت اور کیفیت اور عزیر اور عیسی علیہما السلام کا قصہ وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَهُدًى البتہ ہدایت وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ ایمان والون کے واسطے کہ وہ اوس سے فائدہ لیتے ہین اِنَّ رَبَّكَ یقینی تیرا رب يَقْضِىْ بَيْنَهُمْ فیصلہ کرتا ہے اہل اختلاف مین کہ بنی اسرائیل مین سے ہین بِحُكْمِهٖ ج اپنے حکم صحیح اور درست سے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے

کہ اوسکا حکم نہین کرسکتے الْعَلِيْمُ ۝ وہ جاننے والا ہی حقیقت اوس حکم کی جو وہ کرتا ہی فَتَوَكَّلْ پس توکل کر عَلَى اللّٰهِ ط اللہ پر اور اوہی ہمارے حبیب دشمنون کی دشمنی سے تم کچھ باک رکھو اِنَّكَ بیشک تم عَلَى الْحَقِّ الْمُبِيْنِ ۝ حق ظاہر پر ہو یعنی تمھاری راہ سیدھی ہی اور تمھارا کام درست ہی اِنَّكَ تحقیق کہ تم لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مُردون کو یعنی مردہ دل کافر تمھاری بات سن نہین سکتے وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اور تم نہین سنا سکتے بہرون کو پکار اِذَا وَلَّوْا جب پھرے ہین مُدْبِرِيْنَ ۝ پیٹھ پھیرے یعنی اونکے دلون کے کان بہرے ہین اور قرآن سننے سے انکار کرتے ہین اور منہ پھیرتے ہین تو بہرون کے مشابہ ہین نہ سننے مین خصوصًا وہ بہرا جو پھر جلے اور اپنے پکارنے والے کی طرف پیٹھ پھیرے اس صورت مین اوسکو سنانا بہت مشکل ہی اور اشارہ کنایہ بھی وہ نہین سمجھتا کہ اشارے سے بات سمجھے وَمَآ اَنْتَ اور نہین تو اے ہمارے حبیب بِهٰدِ الْعُمْيِ راہ دکھانے والا اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ط اونکی گمراہی سے اسواسطے کہ ہدایت نہین حاصل ہوتی مگر چشم بصیرت کی بدولت اور وہ آنکھ تمھین رکھتے اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتا ہی تو اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے جو ایمان لائے بِاٰيٰتِنَا ہماری باتون کا یعنی یا رسول اللہ تمھاری بات نہین سنتے مگر ایمان والے فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ تو وہ حکم ماننے والے اور تمھارا کہا یقینی جاننے والے ہین نظم گوش دل رانہادہ بر فرمان ۔ دیدۂ دل کشادہ بر عرفان ۔ زندہ از نفحہائے گلشن قدس ۔ معتکف در فضلے عالم انس ۔ بردہ انداز مضائق لاتشکی ۔ بہ قل اللہ ثم ذرہم ۔ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ اور جب پڑیگی بات یعنی عذاب واجب ہوجائیگا اور حضرت رب الارباب کا قہر آئیگا عَلَيْهِمْ آدمیون پر اور وقت جب امر معروف اور نہی منکر سے ہاتھ اوٹھا لینگے تو اَخْرَجْنَا نکالینگے لَهُمْ اونکے واسطے دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ جنبش کرنے والا زمین سے تُكَلِّمُهُمْ بات کریگا اونسے اَنَّ النَّاسَ یہ کہ لوگ كَانُوْا ہین بِاٰيٰتِنَا ہماری باتون کے ساتھ کہ وعدہ وعید اور حشر نشر کی خبر ہی یا ہماری قدرت کی نشانیون اور حکمت کی دلیلون کے ساتھ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ ع یقین نہین لاتے یعنی ان باتون کا اونھین تیقن نہین جاننا چاہیے کہ دابۃ الارض کا نکلنا قیامت کی علامتون مین سے ایک علامت ہی صاحب معتمد نے لکھا ہی کہ جب دنیا کا زوال قریب پہونچیگا تو حق تعالیٰ دابہ کو زمین سے نکالیگا جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پتھر سے نکالی اور وہ دابہ بولیگا اور حدیث مین ہی کہ زمین سے دابہ کا نکلنا اور مغرب سے آفتاب کا نکلنا قریب ہوگا جو ایک ان مین سے پہلے ہوگا تو دوسرا اوسکے پیچھے ہی ظاہر ہوجائیگا اور بعضے اماموں کی کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ قیامت کی علامتون مین پہلی آسمانی علامت مغرب کی طرف سے آفتاب نکلنا ہی اور زمین کی پہلی علامت دابہ کا نکلنا ہی اور دابہ ایک جانور ہی ساٹھ گز لمبا چوپایہ اوسکے زرد روئین ہونگے جیسے ہرنہ کے بچے ہوتے ہین اور اوسکے دو بازو ہونگے تیز رو ایسا کہ کوئی بھاگنے والا اوس سے نہ چھوٹے اور کوئی تلاش کرنے والا اوسے نہ پائے اوسکا چہرہ آدمی کا سا مگر نہایت روشن اور چمکتا ہوا اور تفسیر مین ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اوسکا سر گائے کے سر کا سا ہوگا اور عین المعانی مین ہی کہ اوسکی آنکھین سور کی آنکھون کے مثل ہونگی اور کان ہاتھی کے سے اور سینگ پہاڑی گائے کے مانند اور رنگ چیتے کا ایسا اور گردن شتر مرغ کی سی اور اوسکا سینہ شیر کا سا اور پسلیان چیتے کی ایسی اور پانون اونٹ کے مثل اور دم مینڈھے کی سی یہ دابۃ الارض نکلیگا کوہ صفا سے یا صفا مروہ کے درمیان سے یا کوہ اجیاد سے یا تہامہ کے جنگلون مین کسی جنگل مین سے یا بحر سدوم مین سے اور حدیث مین ہی کہ اعظم مساجد

ع ۱۶

یعنی مسجد حرام سے نکلیگا اور کتاب علامۃ الساعۃ مین لکھا ہے کہ خارۂ کعبہ کے کونے مین سے نکلیگا لوگ دیکھنے لگینگے اور وہ آفتاب کی طرح سیر کریگا اور بلند ہو جائیگا تین دن کے بعد ایک تہائی باہر آئیگا اور بعضے اس بات پر ہین کہ اوسکا سر اور گردن ہی فقط زمین سے نکلیگی اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ تمام ڈیل سے زمین کے باہر آئیگا حضرت موسیٰ کا عصا حضرت سلیمان کی انگوٹھی اوسکے ساتھ ہوگی ایمان والون کے چہرے مین حضرت موسیٰ کا عصا چھوڈیگا بس چہرہ اونکا سفید ہو جائیگا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی کافرون کی دونون آنکھون کے درمیان مین ملدیگا اونکے چہرے سیاہ ہو جائینگے دنیا مین کوئی سفید رو سیاہ رو ہونے کو نہ باقی رہیگا اور لوگ ایک دوسرے کو نام اور لقب سے نہ پکارینگے بلکہ سفید منہ والے کو جنتی کہینگے اور سیاہ منہ والے کو دوزخی اور یہی ہے کہ بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی اس طور پر کہے ہین کہ جب آپڑیگی ہماری بات مومنون کو کافرون سے تمیز کرنے کے ساتھ تو ہم نکالینگے دابۃ الارض کو وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَیَوْمَ نَحْشُرُ اور یاد کرو وہ دن کہ حشر کرینگے ہم مِنْ کُلِّ اُمَّۃٍ ہر ایک امت مین سے فَوْجًا ایک گروہ کہ وہ رؤسا اور اشراف ہونگے مِّمَّنْ یُّکَذِّبُ اون لوگون مین سے جو تکذیب کرتے ہین بِاٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کی یا ہماری قدرت کی دلیلون کی فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ ○ پھر وہ روکے جائینگے تاکہ قوم کے رذیل اور کمینے اونکے پاس پہونچین حَتّٰٓی اِذَا جَآءُوْ یہانتک کہ جب آئینگے حشر کی جگہ پر قَالَ تو کہیگا خدا کہ اَکَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ کیا جھوٹا مانا تھا تمنے میری آیتون کو پہلے حال مین وَلَمْ تُحِیْطُوْا اور گھیرا تمنے بِھَا اون آیتون کو عِلْمًا علم کی راہ سے یعنی تمنے اون آیتون مین غور نہ کیا اور اونکی تہ کو نہ پہونچے اَمَّاذَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ خبر لیا وہ کیا چیز تھی جو تم تھے کرتے یعنی خدا رسول کا ایمان نہ لانے کے بعد تمنے کیا کام کیا وَوَقَعَ الْقَوْلُ اور آپڑیگی بات یعنی نازل ہوگا عذاب عَلَیْھِمْ اونپر بِمَا ظَلَمُوْا بسبب اوسکے کہ اونھون نے ظلم کیا یعنی تکذیب کی فَھُمْ لَا یَنْطِقُوْنَ ○ پھر وہ بات نہ کہینگے یعنی مبتلاے عذاب ہو جائینگے اور عذر کرنے کی بھی مہلت نہ پائینگے اَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہ جانا حشر سے انکار کرنے والون نے اَنَّا جَعَلْنَا الَّیْلَ یہ کہ ہمنے رات اندھیری لِیَسْکُنُوْا فِیْہِ تاکہ آرام لین اوسمین سونے اور استراحت کرنے سے وَالنَّھَارَ مُبْصِرًا اور کر دیا ہمنے دن کو روشن کہ اوسمین معاش ڈھونڈھین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس لو جانے اندھیرے کے آگے پیچھے آنے مین ایک خاص صورت پر لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین حشر و نشر پر لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین یعنی یہ یقین رکھتے ہین کہ جو دن رات کو بدلنے پر قادر ہے وہ البتہ مردون کے بدنون کے مادے مین موت کو زندگی سے بدلنے کی بھی قدرت رکھتا ہے اور دن رات جو آتے ہین انسے بھی دلیل پکڑ سکتے ہین زندگی اور موت پر وَیَوْمَ یُنْفَخُ اور یاد کرو وہ دن جب پھونکا جائیگا فِی الصُّوْرِ صور مین فَفَزِعَ توڑیگا اوسکی ہول اور ہیبت سے مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہے آسمانون مین وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اور جو کوئی ہے زمینون مین فَزِعَ کا ماضی کے صیغہ پر لانا وقوع محقق ہونے کی جہت سے ہے یعنی صور پھونکنے کے وقت ضرور زمین اور آسمان کے رہنے والے خوفناک ہونگے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰہُ مگر جسے چاہیگا اللہ یعنی بہشت اور دوزخ کے فرشتے یا شہید لوگ یا اسرافیل علیہ السلام کہ پھونکنے والے ہین یا چارون مقرب فرشتے کہ جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل علیہم السلام ہین یا حضرت موسیٰ کہ اونکو طور پر غش تھا تیسیر مین کہا ہے کہ وہ اور یہ علیہ السلام ہین وَکُلٌّ اور سب لوگ اَتَوْہُ دٰخِرِیْنَ ○ آئینگے میدان حشر مین خوار

اور حقیر اور بکرنے اتوہ پڑھا ہی اسم فاعل جمع کا صیغہ کہ کرنے والے ہین میدان حشر مین وَتَرَى الْجِبَالَ اور دیکھیگا تو پہاڑون کو
اوسدن تَحْسَبُهَا سمجھیگا تو جَامِدَةً جگہ پر جمے ہوے وَهِيَ تَمُرُّ حال آنکہ پہاڑ چلتے ہونگے مَرَّ السَّحَابِ چال ابر کی
جلدی مین اور وہ حرکت ادراک مین نہ آئیگی اسواسطے کہ بڑے اجرام سب ایک طرح پر حرکت کرتے ہین تو اونکی حرکت خوب ظاہر نہین
ہوتی جیسا کہ ابر کی سیر اور حرکت مین ہم دیکھتے ہین اور ایک محقق نے فرمایا ہی کہ اولیا بھی خلق مین بسوم کی حد پر ٹھہرے ہوے ہین اور
خلق کو اونکے باطنون کی حرکت کی خبر نہین کہ دم بھر مین ایک عالم طی کرتے ہین نظم تو ہمین آن پایہار ابر زمین ہ زانکہ ہر دل میرود
عاشق یقین ہ از رہ و منزل کوتاہ و دراز ہ دل چہ میداند کہ ہست او دلنواز ہ آن دراز و کوتہ او صاف من ہست ہ رفتن ارواح دیگر
رفتن ست ہ دست نو پاے نی و تا قدم ہ آنچنانکہ تاخت جانہا از عدم ہ صُنْعَ اللّٰهِ کیا اللہ نے کرنا الَّذِيْ اَتْقَنَ وہ اللہ جسنے
مضبوط کیا كُلَّ شَيْءٍ ہر چیز پیدا کرنا سب چیزون کا اور آراستہ کرنا جسطرح پر کہ چاہیے اِنَّهٗ خَبِيْرٌ بیشک وہ جاننے والا ہی بِمَا
تَفْعَلُوْنَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو مَنْ جَآءَ جو کوئی آئے بِالْحَسَنَةِ نیکی کے ساتھ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا تو اوسکے واسطے
جزا ہی بہتر اوس سے اسواسطے کہ فانی کو دیتا ہی اور باقی کو لیتا ہی اور ایک کا بدلا سات سو پاتا ہی اور اگر حسنہ سے کلمہ شہادت مراد رکھین تو کلمہ
کہنے والے کو اوسکی برکت سے بہت بھلائیان حاصل ہین وَهُمْ اور نیکی کرنے والے مِّنْ فَزَعٍ خوف اور ہول سے يَّوْمَئِذٍ اوسدن
یعنی دن قیامت کے اٰمِنُوْنَ ○ بے ڈر ہین وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ اور جو کوئی آئے برائی کے ساتھ کہ وہ شرک ہی فَكُبَّتْ
تو اوندھے کیے جائینگے وُجُوْهُهُمْ منہ اون مشرکون کے فِي النَّارِ آگ مین یعنی اونکو اوندھے منہ دوزخ مین ڈالدینگے هَلْ تُجْزَوْنَ
اور کہینگے کہ کیا جزا دیے گئے ہو یعنی تمکو جزا نہین دی ہی اِلَّا مَا كُنْتُمْ مگر اوس چیز کی کہ تھے تم دنیا مین تَعْمَلُوْنَ ○ کرتے اِنَّمَآ
اُمِرْتُ سوا اسکے نہین کہ مین حکم کیا گیا ہون اَنْ اَعْبُدَ یہ کہ عبادت کرون رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ اس شہر کے خداوند کی
کہ یہ شہر مکہ ہی الَّذِيْ حَرَّمَهَا وہ خداوند جسنے حرمت اور عزت کی جہت سے حرام کردیا اس شہر کو یہان تک کہ اوسکا کانٹا تک نہین توڑتے
اور اوسکی گھاس تک نہین کاٹتے اور اوسکا شکار نہین ہنکاتے وَلَهٗ اور اس شہر کے خداوند کے واسطے ہی كُلُّ شَيْءٍ سب چیزین
یعنی سب اوسی کے مخلوق اور مملوک ہین وَّاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون اَنْ اَكُوْنَ یہ کہ مین ہون مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○
مسلمانون مین سے جو ملت اسلام پر ثابت قدم ہین وَاَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ اور یہ کہ پڑھا کرون قرآن ہمیشہ تاکہ
اوسکے حقائق مجھپر کھلین فَمَنِ اهْتَدٰى پھر جو کوئی راہ پائے اِن حکمون مین میری متابعت کے سبب سے فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ تو سوا اسکے
نہین کہ وہ راہ پاتا ہی لِنَفْسِهٖ اپنی ذات کے واسطے کہ راہ پانے کے فائدے اوسی کی طرف پھرتے ہین وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی گمراہ
ہو جائے اِن امورمین مخالفت کے سبب سے فَقُلْ اِنَّمَآ تو کہہ سوا اسکے نہین کہ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ○ مین ڈرانے والون مین سے ہون اور
میرے ذمے فقط حکم پہونچا دینا ہی اور دوسرے کی گمراہی کا وبال مجھے نہین پہونچتا ہی وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اور کہہ حمد و ثنا اللہ کے واسطے ہی
نعمت نبوت پر یا اس بات پر کہ مجھے علم نافع اور عمل صالح اوسنے عطا کیا سَيُرِيْكُمْ قریب ہی کہ دکھائے خدا تمکو اٰيٰتِهٖ نشانیان
اپنی قدرت کی دابۃ الارض کا نکلنا وغیرہ یا دنیا مین قہر کی نشانیان کہ بدر کا واقعہ ہی اور آخرت مین کہ عذاب ابدی ہی فَتَعْرِفُوْنَهَا

پس پہچانو وہ نشانیان مگر وہ نشانیان ظاہر ہونے کے وقت اوسکا پہچاننا کچھ تمکو نفع نہ دیگا وَمَا رَبُّكَ اور نہین ہے رب تیرا
بِغَافِلٍ غافل عَمَّا تَعْمَلُونَ ع اوس چیز سے کہ تم کرتے ہو اور پڑھے تَعْمَلُونَ غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی جو مشرک کرتے ہین تو سب
یا اوپر عذاب نازل ہونے مین یہ بھی حکمت کے ساتھ ہے کہ اوسکا بھید بس وہی جانتا ہے بیت ہر چہ آوردی بر سر ما بیش و بس ہر حکمت نازاندر جز توکس

ع ۱۱

سورۃ القصص مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وھی ثمان او ثمانون ایاتھا
سورۂ قصص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اٹھاسی آیتین ہین



طٰسٓمٓ ○ امام شافعی قدس سرہ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے ان حرفون کو محافظت قرآن کا سبب کیا ہے کہ انکی برکت سے قرآن مین
کمی یا زیادتی نہین ہو سکتی اور آیت وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ مین جس بھید کی طرف اشارہ ہے وہ یہی بھید ہین امام قشیری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے
لکھا ہے کہ طٰہٰ اشارہ ہے طہارت نفوس عابدان کی طرف کہ غیرون کی عبادت سے اونکے نفس طاہر ہین اور طٰسٓمٓ طہارت قلوب عارفان کی جانب کہ
حضرت حبیب کے سوا اور کی تعظیم سے اونکے قلب طاہر ہین اور حٰمٓ طہارت ارواح محبان کی طرف کہ اونکی روح مین ماسوی اللہ کی محبت
نہین اور طہارت اسرار موحدان کی جانب کہ غیر خدا کا مشاہدہ نہین کرتے سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سین اسرار الٰہی مین سے ایک
رمز ہے عاصیون کے ساتھ نجات کا اور مطیعون کے ساتھ درجات کا اور محبون کے ساتھ دوام مناجات کا اور بحر الحقائق مین کہا ہے
کہ میم ایما ہے منت خالق کی طرف کہ تمام مخلوق پر ہے بقدر حاجت سب کے کام چلانے اور مطالب بر لانے مین اور بعضون نے کہا ہے
کہ طسم تینون حرف قسم ہین طور سینا اور سکندریہ اور مکہ کی اور قسم کا جواب یہ ہے کہ تِلْكَ یہ سورت یا یہ آیتین اٰيٰتُ الْكِتٰبِ
الْمُبِيْنِ ○ آیتین ہین کتاب ظاہر کی یا اوس کتاب کی جو ظاہر کرنے والی ہے طریق احسن نَتْلُوْا پڑھتے ہین ہم یعنی پڑھتا ہے
ہمارے حکم سے جبریل عَلَيْكَ تجھپر مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَفِرْعَوْنَ موسیٰ اور فرعون کی خبرین سے بِالْحَقِّ حق اور راستی کے
ساتھ لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ تصدیق کرتے ہین اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا یقینی فرعون نے
بلندی اور برتری ڈھونڈھی اور تکبر اور زبردستی کی فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین وَجَعَلَ اور کر دیا اَهْلَهَا اہل مصر کے
قبطیون اور سبطیون مین سے شِيَعًا گروہ گروہ اور ہر گروہ کو ایک کام کے ساتھ نامزد کر دیا يَّسْتَضْعِفُ اور تھا کہ
برا پکڑا اور مغلوب و مقہور کیا طَآئِفَةً مِّنْهُمْ ایک گروہ کو اونمین سے یعنی بنی اسرائیل کو کہ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ
قتل کرتا تھا اونکے بیٹے اسواسطے کہ کاہنون نے اوس سے کہدیا تھا کہ بنی اسرائیل مین ایک بیٹا پیدا ہونے والا ہے کہ اوسکے سبب سے
تیری سلطنت کو زوال ہوگا کشاف مین لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کے نوّے ہزار بیٹے قتل کیے وَيَسْتَحْيٖ اور زندہ چھوڑتا تھا
نِسَآءَهُمْ اونکی بیٹیان قبطکے سردارون کی خدمت کے واسطے اِنَّهٗ كَانَ بیشک تھا فرعون مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ○
تباہ کارون مین سے کہ پیغمبرون کی اولاد کے قتل پر وہ جرأت کرتا اور آزاد لوگون کو غلام بناتا تھا وَنُرِيْدُ اور چاہتے تھے
ہم اَنْ نَّمُنَّ یہ کہ احسان رکھین ہم عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اون لوگون پر جو بُرے پکڑے گئے تھے

اور نا چار پڑے تھے فِي الْأَرْضِ زمین مصر مین اور اوسکے نواح مین یعنی بنی اسرائیل تو ہمنے اوپر اسطرح احسان کھنا چاہا کہ چھوڑدین
ہم اونکو بلا اور شدت فرعون سے وَنَجْعَلَهُمْ اور کردین ہم اونکو أَئِمَّةً پیشوا دین کے کام مین اور بلانے والے خیر اور صلاح
کی طرف وَّنَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝ اور کردین ہم اونکو وارث فرعون والون کے مال ومتاع اور املاک کا وَنُمَكِّنَ لَهُمْ
اور قدرت اور جگہ دین ہم اونھین فِي الْأَرْضِ مصر اور شام کی زمین مین وَنُرِيَ اور دکھائین ہم فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ
فرعون اور اوسکے وزیر ہامان کو وَجُنُوْدَهُمَا اور اونکے لشکرون کو مِنْهُمْ بنی اسرائیل سے مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝
وہ چیز کہ تھے جس سے ڈرتے جیسے سلطنت کا زوال اور اونکی ہلاکت دشمنون کے ہاتھ سے اور یہ صورت اونھون نے اوسوقت دیکھی جب
دریا مین ڈوبنے کی علامت مشاہدہ کی اور بنی اسرائیل خوشی کرتے ہوے دریا کے کنارے نظر آئے فرعون سمجھا کہ ہم ظلم اور تعدی کے سبب سے
مغلوب اور مقہور ہوے اور مظلوم بیچارے اپنی دلی مراد کو پہونچکر غالب اور سرفراز ہوگئے اور يَوْمُ الْمَظْلُوْمِ عَلَى الظَّالِمِ اَشَدُّ مِنْ يَوْمِ الظَّالِمِ عَلَى الْمَظْلُوْمِ
کا بھید کھل گیا نظم اے ستمگار ببیں ایشان از زبر سیاہ ۔ کہ ترا شومی ظلم افگند از جاہ بچاہ ۔ آنکہ اکنون بحقارت نگری جانب وی ۔ بشماست
کند آن روز بسوے تو نگاہ ۔ لکھا ہے کہ فرعون نے مصر کی دائیان بنی اسرائیل کی حاملہ عورتون پر تعینات کردی تھین اور دوسری ایک
جماعت کو بھی اونپر مسلط کردیا تھا کہ جس حاملہ کے بیٹا پیدا ہو تو فوراً اوس بیٹے کو قتل کرڈالو جو دائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں پر
مسلط تھی لڑکا پیدا ہوتے وقت حاضر ہوئی اور موسیٰ علیہ السلام کو اوٹھالیا اور اونکے چہرہ کی طرف دیکھتے ہی اونکے حسن وجمال پر عاشق
ہوگئی اور اوس فرزند ارجمند کے ساتھ بڑی محبت اوسکے دل مین پیدا ہوئی اور حضرت موسیٰ کی والدہ سے بولی کہ بی بی مین تیرا بھید
نہ کھولونگی اور لوگ جو متعین ہین اونسے کہدونگی کہ وہ بچہ لڑکی تھی موئی ہوئی اوسے مین نے خاک مین دبادیا مگر شرط یہ ہے کہ تیرے فرزند کو تیرا
کوئی عزیز قریب پڑوسی نہ دیکھے حضرت موسیٰ کی ماں نے تین مہینے یا زیادہ حضرت موسیٰ کو پوشیدہ رکھا اور ایک قول یہ ہے کہ جب حضرت
موسیٰ پیدا ہوے تو فوراً فرعون کے تعینات کیے ہوے سپاہیون کا ایک گروہ گھر مین گھس آیا حضرت موسیٰ کی بہن نے حضرت موسیٰ کو
اوٹھاکر گرم تنور مین ڈالدیا سپاہیون نے جب بچہ نہ دیکھا تو گھر سے باہر نکل آئے حضرت موسیٰ کی ماں نے تنور کے قریب آکر دیکھا تو کیا دیکھتی
ہین کہ آگ گل بوٹا ہوگئی ہے اور موسیٰ علیہ السلام اوس سے کھیل رہے ہین غرضکہ اونکو چھپاکر پرورش کرتے رہے اور ہر وقت ڈرتے رہے اسواسطے
کہ فرعون کے لوگ حد سے زیادہ کھوج مین تھے تو اوسوقت الہام الٰہی حضرت موسیٰ کی ماں کو پہونچا جیسا کہ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَاَوْحَيْنَآ اور وحی بھیجی ہمنے یعنی ہمنے الہام کیا اور علم الہدیٰ قدس سرہ نے فرمایا کہ شاید حق تعالیٰ نے فرشتون وغیرہ مین سے
کوئی رسول بھیجا ہو اِلٰٓى اُمِّ مُوْسٰٓى موسیٰ کی ماں کی طرف کہ لاوی ابن یعقوب کی اولاد مین تھین اور اونکا نام یوخابذ تھا نام کا
پہلا حرف نون اور تیسیر اور عین المعانی مین یوخابذ لکھا ہے یعنی پہلا حرف یے اور بہر تقدیر ہمنے اوسے الہام دیا اَنْ اَرْضِعِيْهِ
یہ کہ دودھ دے اور پرورش کراوسے فَاِذَا خِفْتِ پھر جب تو ڈرے عَلَيْهِ اوسپر اور سمجھ لے کہ لوگون نے اوسکا پیدا ہونا
جان لیا اور اوسے ہلاک کرنے کا قصد کرین فَاَلْقِيْهِ تو ڈالدے اوسے فِي الْيَمِّ دریا مین اس سے دریاے نیل مراد ہے یعنی
صندوق مین اوسے رکھکر آب نیل مین ڈالدے وَلَا تَخَافِيْ اور نہ ڈر اسواسطے کہ وہ ضائع اور ہلاک نہوگا وَلَا تَحْزَنِيْ

اور نہ غم کھا اوسکے فراق مین اِنَّا رَآدُّوْهُ بیشک ہم پھیر دینے والے ہین اوسے اِلَيْكِ تیری طرف تھوڑے زمانے مین اس صورت پر
جوکہ تیری خاطر خواہ ہو وَجَاعِلُوْهُ اور کردینے والے ہین ہم اوسے مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ رسولون مین سے یعنی اوسے نبوت کی
زرگی ہم عطا کرینگے پس جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو دریافت ہوا کہ فرعون کے لوگ بنی اسرائیل کے بیٹون کی تلاش مین بڑا
مبالغہ اور کوشش کرتے ہین تو ایک بڑھئی جو عمران کا دوست تھا اوس سے کہا کہ ایک صندوق پانچ بالشت لمبا اور پانچ بالشت
چوڑا گڑھ کر بنادے اور وہ بڑھئی خدیل بن صبور تھا فرعون کا چچازاد بھائی اوسنے صندوق تیار کرکے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی
ماں کو حوالہ کردیا اور اوسکے دل مین یہ بات آئی کہ اس عورت کے لڑکا ہی چاہتی ہے کہ صندوق مین بند کرکے فرعون کے سپاہیون سے بچالے
پس وہ بڑھئی فرعون کے کارندے پاس آیا اور چاہا کہ صورت حال بیان کرے اوسکی زبان بند ہوگئی اپنے گھر پھر آیا اور چاہا کہ فرعون پاس جاوے
اور آنکھ کے اشارہ سے اوسکو بتائے تو اوسکی آنکھ اندھی ہوگئی پس وہ سمجھ گیا کہ جس لڑکے کا پتا کاہنون نے بتایا تھا وہ یہی ہے بس فوراً
بے دیکھے ہوے ایمان لایا اور فرعون کے لوگون مین مومن وہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے صندوق کو سیاہ روغن سے مضبوط
کیا کہ پانی اوسمین نہ جائے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اوسمین لٹایا اور صندوق کا منھ اوسی روغن سے مضبوط بند کرکے رود نیل مین ڈال دیا
فرعون کی ایک بیٹی تھی برص کے مرض مین مبتلا کاہنون نے کہدیا تھا کہ فلانے دن رود نیل مین ایک آدمی کا بچہ پایا جائیگا یہ بیماری اوسکے
آب دہن یعنی تھوک سے زائل ہوگی اوسی دن فرعون اور اوسکی جورو اور بیٹی وغیرہ رود نیل کے کنارے آئے اور اوس خبر دیے ہوے
بچہ کا انتظار کرتے تھے کہ دفعۃً وہ صندوق پانی پر نمودار ہوا فرعون نے نوکرون کو حکم کیا کہ اس صندوق کو نکال لاؤ فَالْتَقَطَهٗٓ اٰلُ
فِرْعَوْنَ پس موسیٰ علیہ السلام کو لے لیا فرعون کے لوگون نے لِيَكُوْنَ تاکہ ہوجائے یا ہے لَهُمْ فرعون والون کے واسطے
عَدُوًّا دشمن اور خاص اون لوگون کے لیے جو حضرت موسیٰ کے سبب سے غرق ہونے والے تھے وَّحَزَنًا اور غم یہ عورتون کو
کہ اونکو پکڑ کر لونڈیان بنائینگے یعنی موسیٰ علیہ السلام آخر کو اونکے واسطے دشمن ہونگے اور رنج کا سبب ہوجائینگے اِنَّ فِرْعَوْنَ بیشک
فرعون وَهَامٰنَ وَجُنُوْدَهُمَا اور ہامان اور لشکر ان دونون کے كَانُوْا خٰطِـِٕيْنَ ○ تھے خطا کرنے والے سب چیزون مین
لکھا ہے کہ جب صندوق کا پٹ کھولا تو موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو جو لوگ حاضر تھے اور جنھون نے دیکھا سب کے دلون مین حضرت موسیٰ کی
محبت پیدا ہوئی اور فرعون کو دغدغہ ہوا کہ یہ بچہ کیونکر قتل سے بچا جس لڑکے کی خبر کاہنون نے دی ہے مبادا یہی ہو فرعون کی جورو بولی کہ تم نے
نجومیون سے سنا ہی کہتے تھے کہ فرعون پر جہات ہونے سے ہم ڈرتے تھے فلانی رات اوس سے ہمین دلجمعی ہوگئی تو ای فرعون اب اس
بچہ کے قتل سے ہاتھ اوٹھا کہ اسکے سبب سے ہم اپنی بیٹی کا علاج کرین پھر حضرت موسیٰ کا ذرا سا تھوک لیکر اوس لڑکی کے سفید داغ پر مل دیا
اوسی وقت داغ زائل ہوگیا مصرع آمد طبیب و درد بکلی علاج یافت وَقَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ اور بولی عورت فرعون کی آسیہ نام
مزاحم کی بیٹی اور وہ قوم بنی اسرائیل سے تھی سبط نبوت مین سے اور عین المعانی مین لکھا ہے کہ وہ موسیٰ علیہ السلام کی پھوپھی تھی بہر تقدیر
اوسنے فرعون سے کہا کہ قُرَّتُ عَيْنٍ لِّيْ یہ فرزند روشنی آنکھ کی میرے واسطے ہے وَلَكَ اور تیرے واسطے کہ اوسکے باعث سے میری بیٹی
شفا پائی لَا تَقْتُلُوْهُ اوسکو قتل کرو اوسے جمع کا لفظ تعظیم کے واسطے ہے عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ شاید کہ نفع پہونچائے ہمین کہ

برکت کی علامتین اوسکی پیشانی سے ظاہر ہین اَوْ نَتَّخِذَهٗ یا الین اوسے ہم وَلَدًا فرزندی مین اسواسطے کہ وہ اوسکی لیاقت رکھتا ہی فرعون نے موسی علیہ السلام کو آسیہ کے حوالہ کردیا اور آسیہ اونکی پرورش مین مشغول ہوئین وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ حال آنکہ وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ فرعون کی ہلاکت اسی فرزند یعنی موسی علیہ السلام کے ہاتھ سے ہی وَاَصْبَحَ اور ہوگیا فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى دل موسی کی ماں کا فَرٰغًا خالی صبر اور عقل سے یعنی جب اونھون نے سنا کہ وہ صندوق فرعون کے ہاتھ پڑا تو بے صبر اور بے قرار ہوگئین اِنْ كَادَتْ بیشک قریب ہوا کہ اضطراب کی وجہ سے لَتُبْدِيْ بِهٖ ظاہر کردے موسی علیہ السلام کا قصہ اور یہ کہدے کہ یہ میرا بیٹا ہی اسے قتل نہ کرو اور ایک قول یہ ہی کہ جب حضرت موسی کی ماں نے سنا کہ فرعون نے موسی علیہ السلام کو بیٹا بنایا تو غم سے اونکا دل خالی ہوگیا اور نزدیک تھا کہ خوشی کے مارے ظاہر کردین کہ یہ میرا بیٹا ہی لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا اگر نہ یہ ہوتا کہ ہمنے باندھ رکھا اوسکے دل پر یعنی بندھ دیا اور محکم کردیا اوسکے دل کو صبر اور ثبات کے ساتھ لِتَكُوْنَ تاکہ ہوجائے وہ عورت مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ باور کرنے والون مین سے ہمارے وعدہ کو اور اگر ہم یہ مہربانی نہ کرتے تو وہ ظاہر کردیتی اپنے بیٹے کو وَقَالَتْ اور کہا موسی علیہ السلام کی ماں نے لِاُخْتِهٖ موسی کی بہن مریم سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ اوسکا نام کلثوم تھا اور اوسکے شوہر کو غالب بن یوشا کہتے تھے موسی علیہ السلام کی ماں نے اوس سے کہا کہ قُصِّيْهِ پیچھے پیچھے اپنے بھائی کے جا اور اوسکی خبر لا کلثوم بارگاہ فرعون کے دروازہ پر آئین فَبَصُرَتْ پھر دیکھا اپنے بھائی کو عَنْ جُنُبٍ دور سے اسیکی گود مین وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ لوگ نہ جانتے تھے کہ وہ اس فرزند کی بہن ہی وَحَرَّمْنَا اور حرام کردیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ موسی پر دودھ دائیون کا مِنْ قَبْلُ پہلے اوسکی بہن کے آنے سے لکھا ہی کہ آٹھ دن رات موسی علیہ السلام نے کسی انا کا دودھ نہین لیا یہانتک کہ آسیہ اور اوسکی قوم کے لوگ ناچار ہوئے مگر موسی علیہ السلام اپنا انگوٹھا چوستے تھے اور پاک صاف دودھ اوسمین سے نکلتا تھا اوسے پیتے تھے جب کلثوم نے دیکھا کہ آسیہ انا کے واسطے مضطرب ہی فَقَالَتْ تو کہا موسی کی بہن نے هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا دلالت کردون مین تمھین عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ ایک گھر والون پر کہ شفقت کی راہ سے لیلین اس لڑکے کو اور پرورش کرین لَكُمْ تمھارے واسطے وَهُمْ اور وہ گھر والے لَهٗ نٰصِحُوْنَ ○ اوسکے خیر خواہ رہین اور اوسے دودھ پلانے اور پرورش کرنے مین کمی نہ کرین لکھا ہی کہ ہامان نے جب یہ بات سُنی تو بولا کہ اس عورت کو پکڑو یہ جانتی ہی کہ یہ لڑکا فلان گھرانے کا ہی کلثوم سمجھ گئین بولین کہ مین نے یہ خیال کرکے کہا کہ وہ لوگ بادشاہ یعنی فرعون کے خیر خواہ ہین لڑکے کے نہین تو کلثوم کی خاطر داری کرکے کہا کہ جاؤ جنھین کہتی ہو لے آؤ کلثوم جاکر مان کو بلا لائین اوسوقت موسی علیہ السلام فرعون کی گود مین تھے ہر چند انائین لاتے اور وہ موسی علیہ السلام کو گود مین اوٹھاتین مگر حضرت موسی اونسے منھ پھیرتے اور کسی کا دودھ نہ لیتے جب اونھین مان کی گود مین دیا اور مان کی بو اونکے دماغ مین پہونچی تو اونکی طرف متوجہ ہوے اور چھاتی منھ مین لی بلیت بولے خوش تعبیر کہ زیادہ صحیح شنیدہ ام از یار آشنا سخن آشنا شنیدہ ام فرعون بولا کہ تو کون ہی کہ اس دودھ پیتے بچے نے تیری طرف رغبت کی حضرت موسی علیہ السلام کی مان بولین کہ مین عورت ہون بہت پاکیزہ اور مجھمین خوشبو آتی ہی اور میرا دودھ بہت لطیف اور شیریں ہی جو لڑکا میرے پاس آتا ہی میرا دودھ پی لیتا ہی فرعون نے کہا کہ اسکی اجرت مقرر کرو اجرت مقرر ہوئی بس فرعون نے موسی علیہ السلام کو اونکی مان کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ اپنے گھر لیجا ہفتہ بھر مین

۵ آسیہ الفت کا بعد سین اوسکے بھائی تحتانی فرعون کا بیٹا نام مشہور ہی بعض لغات مین بھی اسکی تصریح ہی اردی ہروی نے تفسیر حسینی نسبت وہ کلثوم کی تفسیر حسینی قلمی مین آسیہ الف کے بعد تحتانی اور سکے بعد سین سے لفظا لکھا ہی ۱۲

ایکبار میرے پاس لایا کرنا موسی علیہ السلام کو اونکی ماں نے لیلیا اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے گھر پھیرین کہ خدا کا وعدہ سچا ہوا جیسا
خود حق تعالی نے فرمایا ہی فَرَدَدْنٰهُ پھر پھیر دیا ہمنے موسی کو اِلٰٓى اُمِّهٖ اوسکی ماں کی طرف كَيْ تَقَرَّ تاکہ روشن ہو عَيْنُهَا اوسکی
آنکھ فرزند کی بدولت وَلَا تَحْزَنَ اور غمگین نہووے اپنے بیٹے کی جدائی مین وَلِتَعْلَمَ اور تاکہ جان لے اپنی آنکھون سنے دیکھ کر
اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حَقٌّ حق اور سچا ہی وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر قبطی لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے ربع ۱۳
وَلَمَّا بَلَغَ اور جب کہ پہونچا موسی اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى نہایت قوت اور کمال جوانی کو کہ وہ تیس برس کا سن ہی یا چالیس برس کا
اور رسیدھا ہوا اور اونکی عقل کامل ہوئی اوس سن مین یہان چالیس برس کا سن مراد ہی کہ جب اس سن کو پہونچے تو اٰتَيْنٰهُ دی ہمنے اونھین
حُكْمًا نبوت وَّعِلْمًا اور علم دین مین وَكَذٰلِكَ اور جسطرح موسی اور اونکی ماں پر ہمنے مہربانی اور کرم کیا اسی طرح نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ بدلا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اس قصہ مین نبوت کا ذکر اور دونون وعدے سچے ہونے کا بیان ہی کہ جسطرح
اونھین ماں کے پاس ہمنے پہونچا دیا اوسی طرح نبوت بھی عطا کی وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ اور داخل ہوے موسی شہر مصر مین یا شہر منف مین
کہ ملک مصر مین تھا یا شہر جابین مین کہ مصر سے دو فرسخ یعنی چھ میل ہی یا عین الشمس مین کہ نواح مصر مین ہی اور تفسیر نقاش مین کہا ہی کہ
اسکندریہ مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ مصر مین حضرت موسی داخل ہوے عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ اوسوقت پر کہ غفلت واقع تھی
مِّنْ اَهْلِهَا اہل مصر سے یعنی مغرب اور عشا کے درمیان کہ اوسوقت سب لوگ اپنے کامون مین مشغول تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ
دن کو استراحت اور قیلولہ کے وقت داخل ہوے فَوَجَدَ تو پائے فِيْهَا اوس شہر مین رَجُلَيْنِ دو مرد کہ وہ يَقْتَتِلٰنِ
جھگڑتے تھے هٰذَا ایک ہی مِنْ شِيْعَتِهٖ پیرون اور گروہ مین سے تھا موسی کے یعنی بنی اسرائیل مین سے اور اوسکا نام سامری تھا
اور بعضون نے کہا ہی کہ یلیخا وَهٰذَا اور یہ ایک مِنْ عَدُوِّهٖ اور یہ ایک دشمنون مین سے اوسکے تھا یعنی قبط مین سے اوسکا نام قاتون یا فیلقون تھا
اور یہ فرعون کا باورچی تھا بنی اسرائیل کو لکڑی ڈھونے کی تکلیف دیتا تھا جب موسی علیہ السلام وہان پہونچے فَاسْتَغَاثَهُ تو فریاد کی موسی
علیہ السلام سے اور دوہائی دی الَّذِي مِنْ شِيْعَتِهٖ اوسنے جو موسی کے گروہ مین سے تھا عَلَى الَّذِيْ اوسپر جو تھا مِنْ عَدُوِّهٖ
اوسکے دشمنون مین سے یعنی سبطی نے قبطی کو دور دفع کرنے پر موسی علیہ السلام سے مدد چاہی حضرت موسی نے قبطی کو کہا اور قبطی اس سبطی کو
چھوڑ دے پس قبطی نے موسی علیہ السلام کا کہنا کیا اور جواب دیا فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى تو مکا مارا اوسے موسی نے فَقَضٰى عَلَيْهِ پس مار ڈالا
اوسے اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نے اوسپر موت کا حکم کر دیا تو وہ مر گیا اور موسی علیہ السلام نے اوسے قتل کرنے کے بعد قَالَ کہا هٰذَا یہ کام
مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ اوسکے کام مین سے ہی جسے شیطان نے رغلانے مجھ ایسے لوگون کے کامون مین سے نہین اِنَّهٗ بیشک شیطان عَدُوٌّ دشمن ہی
مُّضِلٌّ گمراہ کرنے والا مُّبِيْنٌ ۝ کھلی ہوئی ہی اوسکی دشمنی چونکہ پیغمبر لوگ قصدًا خدا کی نافرمانی سے معصوم ہین اور اونکی زلت اور خطا سہوا
ہی ہوتی ہی اور یہ خطا اونکے رتبہ عالی کے نسبت گناہ ہی تو حضرت موسی علیہ السلام نے بطریق مناجات قَالَ رَبِّ کہا کہ ای میرے رب اِنِّيْ
ظَلَمْتُ نَفْسِيْ بیشک مین نے ظلم کیا اپنی ذات پر بحکم ہونے سے پہلے قبطی کو قتل کر کے فَاغْفِرْ لِيْ تو بخش دے تو مجھے
فَغَفَرَ لَهٗ تو بخش دیا خدا نے اونھین اونکے استغفار کے سبب اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ بیشک خدا بخشنے والا ہی

بندون کو مہربان ہو قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ اے میرے رب قسم کھاتا ہون مین بِمَآ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ اوس چیز پر جو انعام
فرمائی تونے مجھپر مغفرت وغیرہ کہ توبہ کرتا ہون فَلَنْ اَكُوْنَ پھر ہرگز ہونگا ظَهِيْرًا پشت پناہ اور یار و مددگار لِّلْمُجْرِمِيْنَ ○
گناہگارون کے واسطے یعنی ایسی کسی کی مدد نہ کرونگا کہ وہ گناہ کا سبب ہو جیسے اس سبطی کی مدد کے سبب سے قبطی قتل ہو گیا
فَاَصْبَحَ پھر صبح کی موسیٰ علیہ السلام نے فِي الْمَدِيْنَةِ اوس شہر مین خَآئِفًا ڈرتے ڈرتے يَّتَرَقَّبُ انتظار کرتے
تھے موسیٰ کہ اب کوئی اونھین بلانے اور قصاص لے فَاِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهٗ پھر جسنے مدد چاہی تھی اونسے بِالْاَمْسِ
کل يَسْتَصْرِخُهٗ ط وہ پھر فریاد کرنے لگا دوسرے قبطی پر اور مدد چاہنے لگا قَالَ لَهٗ مُوْسٰٓى کہا موسیٰ علیہ السلام نے اوس
بنی اسرائیل سے اِنَّكَ بیشک تو لَغَوِيٌّ ایک مردہ گمراہ مُّبِيْنٌ ○ کھلی ہوئی ہو تیری گمراہی یعنی کل تو ایک بندۂ خدا کے قتل کا
سبب ہوا فَلَمَّآ اَنْ اَرَادَ پھر اوسوقت جب چاہا حضرت موسیٰ نے اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ یہ کہ پکڑے اوس آدمی کو کہ هُوَ
عَدُوٌّ لَّهُمَا لا وہ دشمن ہو موسیٰ علیہ السلام اور اوس سبطی کا اور قبطی کے شر سے سبطی کو بچائے تو قبطی سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام
اوسکی طرف اوسے مارنے جاتے ہین تو قَالَ يٰمُوْسٰٓى کہا بولا کہ اے موسیٰ اَتُرِيْدُ کیا تو چاہتا ہو اَنْ تَقْتُلَنِيْ یہ کہ تو مجھے قتل کرے
كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا جس طرح قتل کی تونے ایک جان بِالْاَمْسِ کل اِنْ تُرِيْدُ نہین چاہتا ہو تو اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ
مگر یہ کہ ہو تو جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ سرکش نامہربان خونریز قبطیون کو قتل کرکے زمین مصر یا اسکندریہ مین یا اور کسی مین کہ اونکے
نام اوپر ذکر ہو چکے ہین وَمَا تُرِيْدُ اور نہین چاہتا تو اَنْ تَكُوْنَ یہ کہ ہو تو مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ○ صلح کرنے والون مین کہ
لوگون مین تیرے سبب سے صلح رہے قبطی نے یہ بات سنی تھی اور جانتا تھا کہ قانون باورچی کو حضرت موسیٰ نے قتل کیا ہے پھر پیغمبر فرعون کو
پہونچائی اونسے ارکان سلطنت سے مشورہ کرکے یہ امر مقرر کیا کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہیے خریبل جو اہل فرعون مین مرد من تھا اس حال سے آگاہ
ہو کر موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلا وَجَآءَ رَجُلٌ اور آیا ایک مرد یعنی خریبل مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ بہت دور جگہ شہر سے
یعنی فرعون کی بارگاہ سے کہ شہر کے ایک کنارے تھی يَسْعٰى دوڑتا ہوا یہانتک کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہونچا قَالَ يٰمُوْسٰٓى
بولا کہ اے موسیٰ اِنَّ الْمَلَاَ بیشک سردار قوم يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ مشورہ کرتے ہین اور تدبیر ٹھہراتے ہین تیرے ساتھ لِيَقْتُلُوْكَ
تاکہ قتل کرین تجھے مقتولون کی عوض فَاخْرُجْ تو تم باہر چلے جاؤ اس شہر سے اِنِّيْ لَكَ بیشک مین آپکے واسطے مِنَ
النّٰصِحِيْنَ ○ نصیحت کرنے والون مین ہون اور خیر خواہون مین سے فَخَرَجَ پس نکل گئے اوسی دم بے زاد راہ بے سواری
بے ساتھی مِنْهَا اوس شہر سے خَآئِفًا ڈرتے ہوے اپنی جان کو يَّتَرَقَّبُ یہ انتظار اور خیال کرتے ہوے کہ کوئی اونکے پیچھے آتا ہو
اور قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ نے اے میرے رب نَجِّنِيْ نجات دے مجھے اور چھوڑا لے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کی گروہ سے
یعنی فرعون اور فرعون کے لوگون سے موضح مین ہے کہ خریبل علیہ السلام آئے اور اونھون نے کہا کہ اے موسیٰ شہر مدین کی طرف جاؤ یہ کہکر اونکو
راہ پر لائے اور موسیٰ علیہ السلام نے راہ لی وَلَمَّا تَوَجَّهَ اور جب کہ متوجہ ہوے موسیٰ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ مدین کی طرف اور وہ ایک شہر کا نام
آباد کرنے والے کے نام پر رکھا گیا تھا کہ مدین بن ابراہیم تھے اور مصر سے وہان تک آٹھ دن کی راہ ہے اور جب متوجہ ہوے وقت قَالَ

رَبِّيٓ شاید کہ میرا رب اَنْ يَّهْدِيَنِيْ راہ دکھلائے مجھے سَوَآءَ السَّبِيْلِ ○ راہ سیدھی اور صحیح مدین تک پھر موسیٰ علیہ السلام آٹھ دن رات برابر چلے گئے اور گھاس پات کے سوا اور کچھ نہ کھانا تھا سکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کا منھ تو مدین کی طرف تھا اور دل حضرت ذوالمنن کی طرف مدین کے میدانوں کی راہیں طے کرنے میں شوق لقا اونکے ساتھ تھا بیت غمت نایارمن شد سوے درراہ عدم کردم ✤ خوش ست آوارگی آنرا کہ ہمراہ چنین باشد ✤ وَلَمَّا وَرَدَ اور جب پہونچے موسیٰ علیہ السلام مَآءَ مَدْيَنَ پانی پر مدین کے اور وہ ایک کنوان تھا شہر کے کنارے تو وَجَدَ عَلَيْهِ پایا اوس کنوے پر اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ ایک گروہ لوگون کا کہ وہان جمع ہو کر يَسْقُوْنَ پانی پلاتے ہین اپنے مویشی کو وَوَجَدَ اور پائین مِنْ دُوْنِهِمُ اُمْرَاَتَيْنِ اونسے پیچھے دو عورتین یعنی اوس مقام سے پیچھے دو عورتون کو دیکھا تَذُوْدٰنِ کہ چراتی تھین اپنی بکریان تاکہ اورون کے گلہ مین نہ مل جائین چونکہ شفقت صفت ذاتی انبیا علیہم السلام کی ہے حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور مہربانی کی راہ سے قَالَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے مَا خَطْبُكُمَا کیا حال ہے تم دونون کا اور کام تمھارا کہ اپنی بکریون کو اور بکریون کے ساتھ گھاس چرنے اور پانی پینے سے وکتی ہو قَالَتَا بولین وہ دونون کہ لَا نَسْقِيْ ہم پانی نہین پلاتے اپنی بکریون کو حَتّٰى يُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکہ جب تک پھیر لیجائین چرواہے اپنے گلون کو کنوے پر سے اور مویشی سے جو چارہ بیچ رہتا ہے وہم اپنی بکریون کو دیتے ہین اسواسطے کہ ہم کوئی معین ومددگار نہین رکھتے وَاَبُوْنَا شَيْخٌ كَبِيْرٌ ○ اور ہمارا باپ بڈھا بوڑھا ہے اتنی سکت نہین رکھتا کہ یہان آئے اور ہماری مدد فرمائے بعضون نے کہا ہے کہ وہ شعیب علیہ السلام کے بھائی یا بھتیجے کی بیٹیان تھین کہا ہے اونسے بیتین کہتے تھے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ خود حضرت شعیب کی بیٹیان تھین بڑی کا نام صفورا چھوٹی کا نام صفیرا یا صفورہ جب حضرت موسیٰ کو اونکا حال معلوم ہوا تو چرواہون کے پاس آئے اور یہ بات فرمائی کہ ان بیچاری عورتون کو کیون انتظار کرنے دیتے ہو پہلے انھی کے چارپایون کو پانی پلا دیا کرو کہ اپنے گھر جلدی جائین اونھون نے حکم کی راہ سے کہا کہ ہم تو انکو پانی نہین دینے اگر تمکو کچھ میل ہو تو آؤ پانی پلاؤ حضرت موسیٰ آگے بڑھے اور اون لوگون کی نگاہ انکی دونون بھوون کے بیچ مین بڑی ڈرکے مارے بھاگے اور ایک طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے پس موسیٰ علیہ السلام کنوے پر آئے اور جو ڈول دس آدمی ملکر کھینچتے تھے اونھون نے اکیلے کھینچا حال آنکہ آٹھ دن رات گذرے تھے کہ کچھ کھانا نہ کھایا تھا اور اون پیغمبر نے دیون کی بکریون کو سیراب کر دیا اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسرے کنوے پر حضرت موسیٰ گئے اور جو پتھر چالیس آدمی ملکر اوٹھاتے تھے کنوے کے منھ پر سے اکیلے اوسے اوٹھایا اور وہ بڑا ڈول جسے چالیس آدمی ملکر کھینچتے تھے تنہا اوس سے پانی کھینچا فَسَقٰى پھر پانی پلایا لَهُمَا اون دونون کے واسطے اونکی بکریون کو اور وہ چلی گئین ثُمَّ تَوَلّٰٓى پھر پھرے موسیٰ علیہ السلام اِلَى الظِّلِّ طرف سایہ کے کہ دیوار کا تھا یا درخت کا فَقَالَ رَبِّ پھر کہا حضرت موسیٰ نے کہ ای میرے رب اِنِّيْ بیشک مین لِمَآ اَنْزَلْتَ واسطے اوس چیز کے جو بھیجی تو نے اِلَيَّ میری طرف مِنْ خَيْرٍ نیکی مین سے یعنی کھانا تھوڑا بہت جو کچھ ہو اوسکا فَقِيْرٌ ○ محتاج ہون یا جو کچھ نیکیون مین سے تو نے میری طرف بھیجا کہ وہ کمال دین کی مدد ہے اوسکے واسطے مین فقیر ہوا دنیا مین اور وسعت عیش اور مالداری جو فرعون کے پاس مین رکھتا تھا وہ مین نے چھوڑی بیت با فقیر بسازم کہ مرا فقر خوش ست ✤ گر ہیچ ندارم چو تو دارم ہمہ ہست ✤ حضرت شعیب کی

بیٹیاں اوس سے جو بہت جلدی گھر پھر آئین باپ نے جلدی پھر آنے کا سبب پوچھا بیٹیوں نے تمام قصہ عرض کیا پس اونھوں نے اپنی ایک بیٹی کو
حکم دیا کہ جا اوس جوانمرد کو جلد لے آ فَجَآءَتْهُ پھر آئی موسیٰ علیہ السلام پاس اِحْدٰىهُمَا ایک اون دونون عورتون مین سے کہ وہ
حضرت صفورا تھین تَمْشِيْ چلتی تھین عَلَى اسْتِحْيَآءٍ اوس طور پر جیسے شرم والی کو اریان چلتی ہین اور حضرت موسیٰ کے سامنے
آکر حضرت صفورا قَالَتْ اِنَّ اَبِيْ بولین بیشک تحقیق کہ میرا باپ يَدْعُوْكَ بلاتا ہی تجھے لِيَجْزِيَكَ تاکہ بدلا دے تجھے اَجْرَ مَا
سَقَيْتَ لَنَا اجرت اوسکی کہ پانی پلایا تو نے ہماری بکریون کو ہمارے واسطے پس موسیٰ نے حضرت شعیب علیہما السلام کی زیارت
اور ملاقات کی غرض سے قبول کیا اجرت کی طمع کے واسطے نہین آگے آگے حضرت صفورا پیچھے پیچھے حضرت موسیٰ چلے ہوا سے حضرت صفورا کا کپڑا
اوڑتا اور کچھ کچھ اونکا بدن کھل جاتا پس حضرت موسیٰ نے اونسے کہا کہ تم میرے پیچھے پیچھے اور زبان سے مجھے رستہ بتاتی جاؤ فَلَمَّا جَآءَهٗ پھر جب آئے حضرت موسیٰ
حضرت شعیب علیہما السلام کے پاس وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ اور پڑھا اوپر قصہ یعنی اپنا سب حال بیان کیا تو حضرت شعیب نے پہچان لیا کہ یہ جوان
اہل بیت نبوت مین سے ہی قَالَ لَا تَخَفْ کہا شعیب علیہ السلام نے کہ نہ ڈر نَجَوْتَ رہائی پائی تو نے مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ظالمون کے گروہ سے
یعنی فرعون اور اوسکی قوم سے ہوا سطے کہ اس ملک مین اونکا کچھ قابو نہین پھر حضرت شعیب کے فرمانے سے کھانا حضرت موسیٰ علیہما السلام کے سامنے حاضر کیا گیا حضرت
موسیٰ نے کھانے سے انکار کیا اور فرمایا کہ مین آخرت کا کام دنیا کے عوض نہین بیچتا یعنی بکریون کو پانی خدا کے واسطے مین نے پلایا ہی اجرت کے لیے نہین
حضرت شعیب نے فرمایا کہ کھانا تمھارے کام کی اجرت نہین بلکہ میری عادت ہی کہ جو کوئی میرے گھر مین آتا ہی بطور ضیافت اوسکی خدمت
کرتا ہون اب تم میرے مہمان ہوا اور جو کچھ حاضر تھا سو حاضر ہی موجود ہی مدت چاہتی ہی کہ اوسے رد نہ کرو اسواسطے مصرع کہ میہمان سخن میزبان
قبول کند ۔ موسیٰ علیہ السلام نے اوس کھانے مین سے کچھ نوش فرمایا اس اثنا مین قَالَتْ اِحْدٰىهُمَا کہا ایک نے اون دو بیٹیون
مین سے کہ وہ صفورا تھین کہ يٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اے میرے باپ اجرت پر مقرر کرلے موسیٰ کو بکریان چرانے کے لیے اِنَّ خَيْرَ
مَنِ اسْتَاْجَرْتَ بیشک بہتر اوسکا جسے اجرت پر ٹھہراوے الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ○ مزدور قوت والا امانت دار ہی یہ کنایہ اسطرف ہی
کہ موسیٰ علیہ السلام مین قوت اور امانت دونون صفتین ہین لکھا ہی کہ حضرت شعیب نے اپنی بیٹی صفورا سے پوچھا کہ تجھے انکی قوت اور امانت
کیونکر معلوم ہوئی تو حضرت صفورا نے ڈول کھینچنے کا قصہ اور راہ مین اونھین اپنے پیچھے پیچھے چلنے کو کہنے کا حال بیان کیا
شعیب علیہ السلام کو جب یہ حال معلوم ہوا تو قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ بیشک مین چاہتا ہون اَنْ اُنْكِحَكَ یہ کہ
نکاح مین دون اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ ایک کو ان دونون بیٹیون مین سے جسے تم چاہو عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ
اس بات پر کہ اجارہ دو تم ای موسیٰ مجھے اپنی ذات کی یا فروختی کردو مجھے ثَمٰنِيَ حِجَجٍ آٹھ برس عند المعانی مین ہی کہ اگلی شریعتون مین
بیٹیون کے مہر کا اختیار باپون کو تھا و مہر لیتے تھے اور ہماری شریعت مین منسوخ ہوگیا اس حکم کے سبب سے کہ وَاٰتُوا النِّسَآءَ
صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً اور یہ بات کہ مزدوری منافع مہر ہوسکے ممنوع ہی امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخلاف امام شافعی رحمۃ اللہ
علیہ کے اور بعضون نے کہا ہی کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ مزدوری یہ ہی کہ تیرے نکاح مین اپنی بیٹی دیتا ہون اور میری بیٹی کا مہر یہ ہی
کہ آٹھ برس تم میری بکریان چراؤ فَاِنْ اَتْمَمْتَ پس اگر پورے کردو تم ای موسیٰ اون برسون کو عَشْرًا دس برس

فَمِنْ عِنْدِكَ تو وہ تمہاری طرف سے ہو یعنی اگر ایسا کرو تو تمہارا مزید کرم ہو وَمَآ اُرِيْدُ اور میں نہیں چاہتا اَنْ اَشُقَّ
عَلَيْكَ یہ کہ بار رکھوں میں تجھ پر دس سال پورے کرنے کا کہ خواہ مخواہ پورے کرنا جھگڑا کروں کہ ہر وقت میرا پورا کام کیا کرو ایسا
نہ کرونگا بلکہ اے موسیٰ تمسے اسطرح کام کو کہتا ہوں کہ آسانی اور تم تکلیف میں نہ پڑو سَتَجِدُنِيْٓ قریب ہو کہ پائیگا تو مجھے
اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اگر چاہیگا اللہ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ نیکوں میں سے جو خوش معاملگی اور عہد پورا کرنے اور آداب صحبت
بجالانے میں شایستہ ہیں قَالَ ذٰلِكَ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ یہ عہد بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ میرے تیرے درمیان قائم ہو کہ کوئی
خلاف نہ کرے اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ کوئی ان دونوں مدتوں میں سے کہ آٹھ اور دس برس ہیں قَضَيْتُ گذار دوں اور پوری
کردوں میں فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ تو تعدی اور زیادتی ڈھونڈھنا نہیں ہو مجھ پر یعنی پھر میری اہلیہ کو مجھسے روک رکھنا چاہیے وَاللّٰهُ
عَلٰى مَا نَقُوْلُ اور اللہ اوس چیز پر جو میں کہتا ہوں اور شرط کرتا ہوں وَكِيْلٌ ○ ع گواہ ہو اس گفتگو پر جو ہوتی ہو اور وہ میرا
کارساز ہو کہ میں اپنا کام اوسکے سپرد کرتا ہوں کہ اوسکی مدد توفیق سے عہد پورا کروں بیت گر لطف تو یاری ننماید زنخست ✤ ہم عہد شکستن سنت
وہم پیمان سست ✤ فَلَمَّا قَضٰى پھر جب گذار دی مُوْسَى الْاَجَلَ موسیٰ نے اپنی مدت حدیث میں ہو کہ بڑی مدت پوری کی
یعنی دس برس تک بکریاں چرائیں اور دس برس اور حضرت شعیب کی صحبت میں رہے اور چالیس برس کے سن میں حضرت شعیب کی
اجازت سے مصر کی طرف چلے جب راہ میں قدم رکھا وَسَارَ بِاَهْلِهٖٓ اور لیے جاتے تھے حضرت موسیٰ اپنے لوگوں کو جاڑے کی اندھیری رات میں
اور راہ بھول گئے قریب تھا کہ اونکی بی بی کے لڑکا ہوا کی شدت بجلی کی چمک سے بکریاں ادھر اودھر بھاگیں گابہ متفرق ہو گیا پتھری سے
آگ نہ جھڑتی تھی تو اٰنَسَ دیکھی مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ کوہ طور کی طرف سے نَارًا ناگاہ ایک آگ تو قَالَ لِاَهْلِهِ کہا موسیٰ علیہ السلام
نے اپنے لوگوں سے کہ اُمْكُثُوْٓا ٹھہرو اسی جگہ اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ بیشک میں نے دیکھی نَارًا ایک آگ لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ شاید کہ لے
آؤں تمہارے واسطے مِّنْهَا بِخَبَرٍ اوس سے کچھ خبر یعنی جو لوگ آگ کے پاس ہوں اونسے خبر پوچھ آؤں کہ راہ کدھر ہو اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ
النَّارِ یا کوئی چنگاری آگ کی لے آؤں لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ○ شاید تم اپنے کو گرم کرلو اوسکے سبب سے فَلَمَّآ اَتٰىهَا پھر جب آئے
حضرت موسیٰ اوس آگ کے پاس تو نُوْدِيَ ندا کی گئی یعنی موسیٰ علیہ السلام کو پکارا مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ کنارہ رود سے
جو حضرت موسیٰ کے داہنی طرف تھا اور وہ ندا پہونچی فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ برکت والی جگہ میں مِنَ الشَّجَرَةِ درخت سے کہ وہ شمر دار یا خار دار
یا عناب کا تھا اَنْ يّٰمُوْسٰٓى یہ کہ اے موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ بیشک میں ہی ہوں اللہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رب اہل عالم کا پس موسیٰ علیہ السلام
نے درخت کی طرف نگاہ کی ایک آگ دیکھی بے دھوین کی سفید پھر اپنے دل کی جانب جو نظر کی تو شوق لقائے محبوب کی آگ کا شعلہ
مشاہدہ کیا یہ دو آگیں دیکھنے سے قریب تھا کہ بالکل سوخت ہو جائیں بیت ہست در من آتشے روشن نمیدانم کہ چیست ✤ اینقدر
دانم کہ ہمچون شمع میکاہم ز عشق ✤ موسیٰ علیہ السلام اَنْ يّٰمُوْسٰٓى کی ندا سے عشق و شوق میں سوختہ اور گداختہ ہو کر اور بھی درخت کے
سامنے کھڑے ہوئے اور اوس ندا سے دو مضمون پیدا تھے ایک تو یہ کہ یا موسیٰ اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ اور
دوسرا یہ کہ ڈالدے اپنا عصا موسیٰ علیہ السلام نے اپنا عصا جو ڈالا تو وہ سانپ بن گیا فَلَمَّا رَاٰهَا پھر جب دیکھا حضرت موسیٰ نے عصے کو کہ

ع ۷

تَهْتَزُّ جلدی کے ساتھ حرکت کرتا ہی کَاَنَّهَا جَآنٌّ گویا کہ وہ سانپ ہی تڑپنے والا کہ عرب مین اوسکو تیز سانپ کہتے ہین وَلّٰی
پھرے حضرت موسیٰ مُدْبِرًا پیٹھ موڑکر خوف کے مارے وَلَمْ یُعَقِّبْ اور پھر نہ پھرے اوس وادی کی طرف بلکہ اپنے لوگون کی
طرف چلے پھر دوبارہ ندا آئی کہ یٰمُوْسٰۤی اَقْبِلْ اے موسیٰ آگے آ وَلَا تَخَفْ اور نہ ڈر سانپ سے اِنَّكَ بیشک تو مِنَ
الْاٰمِنِیْنَ ○ امان پائے ہوون مین سے ہی اُسْلُكْ یَدَكَ ڈال اپنا ہاتھ فِیْ جَیْبِكَ اپنے کپڑے کے گریبان مین فَتَخْرُجْ
بَیْضَآءَ کہ نکلے سفید چمکتا ہوا مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ بے عیبی سے یعنی اوسکی سفیدی بُری نہ معلوم ہوگی اور اوس سے طبیعت نفرت
نہ کریگی جیسے برص کی سفیدی سے نفرت کرتی ہی وَاضْمُمْ اِلَیْكَ اور سمیٹ اپنی طرف جَنَاحَكَ اپنے بازو یعنی اپنے
سینہ پر اپنا ہاتھ رکھو مِنَ الرَّهْبِ ڈر کے واسطے تاکہ تسکین پاؤ یا ہاتھ بائین بغل کے نیچے لاؤ جیسا کہ ڈرے ہوے آدمی کرتے ہین
فَذٰنِكَ پھر یہ دونون چیزین یعنی عصا اور ید بیضا بُرْهَانٰنِ دو دلیلین اور نشانیان ہین مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے تیرے
رسول ہونے پر اور ان دونون معجزون سمیت جاؤ اِلٰی فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف وَمَلَا۟ئِهٖ اور اوسکے گروہ کی جانب اِنَّهُمْ
بیشک وہ کَانُوْا ہین قَوْمًا ایک گروہ فٰسِقِیْنَ ○ باہر نکلے ہوے دائرۂ فرمان سے قَالَ رَبِّ کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ ای
میرے رب اِنِّیْ قَتَلْتُ تحقیق کہ مین نے قتل کیا ہی مِنْهُمْ نَفْسًا قبطیون مین سے ایک کو فَاَخَافُ تو ڈرتا ہون اَنْ
یَّقْتُلُوْنِ ○ یہ کہ قتل کرڈالین وہ مجھے اوسکے قصاص مین وَاَخِیْ هٰرُوْنُ اور میرا بھائی ہارون هُوَ اَفْصَحُ وہ بہت فصیح ہی
مِنِّیْ مجھسے لِسَانًا زبان آوری اور بات کہنے مین فَاَرْسِلْهُ پس بھیج اوسے مَعِیَ میرے ساتھ رِدْاً یار و مددگار کرکے
یُّصَدِّقُنِیْۤ تاکہ میری تصدیق کرے دلیلین مقرر کرنے اور شبہے دفع کرنے مین یا میری بات صاف بیان کردیا کرے اِنِّیْۤ اَخَافُ
بیشک ڈرتا ہون مین اَنْ یُّكَذِّبُوْنِ ○ یہ کہ میری تکذیب کرین فرعون کے لوگ اور میری زبان مناظرہ کے وقت یاری کرے
قَالَ کہا حق تعالیٰ نے کہ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ قریب ہی کہ سخت کردین ہم تیرا بازو یعنی ای موسیٰ جلد ہم تمھاری قوت بڑھاوینگے
بِاَخِیْكَ تیرے بھائی کے سبب سے وَنَجْعَلُ لَكُمَا اور دینگے ہم تمکو سُلْطٰنًا غلبہ اور تسلط دشمنون پر فَلَا یَصِلُوْنَ
پھر نہ پہونچین وہ اِلَیْكُمَا تم دونون کی طرف یعنی تمپر وہ غلبہ نہ پائینگے تو جاؤ تم دونون بِاٰیٰتِنَآ ہماری دلیلون سمیت یعنی
ہماری قدرت کی دلیلین لیکر یا یہ کہ ہماری آیتون کے سبب سے اَنْتُمَا تم دونون وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ ○ اور جو کوئی پیروی
کرے تم دونون کی وہ غالب ہی مغلوب نہین اسواسطے کہ ہماری نشانیون کا جھنڈا بلند ہی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہماری امداد
اور اعانت متواتر ہی فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰی بِاٰیٰتِنَا پھر جب لائے موسیٰ اونکے پاس ہماری آیتین یعنی ہمارے دیے ہوے معجزے
بَیِّنٰتٍ کھلے ہوے قَالُوْا تو کہا فرعون کے لوگون نے کہ مَا هٰذَاۤ نہین ہی یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًی مگر جادو افترا کیا ہوا اور بنایا ہوا
اوسکا اور کسی نے ایسا جادو نہین کیا اور ایسا جادو ہمنے نہین دیکھا وَمَا سَمِعْنَا اور نہین سنا ہمنے بِهٰذَا ایسا جادو یعنی ایسا
جادو نہوا ہوگا فِیْۤ اٰبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ ○ دنیا مین ہمارے باپ دادا کے جو ہمسے پہلے تھے یہ بات اونھون نے اسواسطے کہی کہ خود دیکھے اور اونکے
باپ دادا کے زمانہ مین جادوگر بہت تھے وَقَالَ مُوْسٰی اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ رَبِّیْۤ اَعْلَمُ میرا رب بڑا جاننے والا ہی بِمَنْ جَآءَ

معانقہ
عند المتاخرین

بِالْهُدٰى اوس شخص کو جو آیا ہدایت کے واسطے انبیا علیہم السلام مین سے مِنْ عِنْدِهٖ اوسکے پاس سے یعنی حق تعالیٰ نے مجھے بھیجا
اور وہ جانتا ہی کہ مین حق پر ہون اور تم باطل پر وَمَنْ تَكُوْنُ لَهٗ اور خوب جانتا ہی اوسے کہ ہو جسکے واسطے عَاقِبَةُ الدَّارِ انجام بہتر دنیا
مین یعنی جسکا خاتمہ ایمان پر ہو جاوے یا آخرت مین انجام بہتر ہو یعنی اوسے دوزخ سے نجات حاصل ہو اور وہ جنت مین داخل ہو اِنَّهٗ تحقیق
شان یہ ہی کہ کسی طرح لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○ نہ فلاح پائینگے ظالم لوگ انجام بخیر ہونے کے سبب سے وَقَالَ فِرْعَوْنُ اور کہا
فرعون نے کہ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَاُ اے گروہ بزرگون کے مَا عَلِمْتُ نہین جانتا ہی مین لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنْ اِلٰهٍ کوئی خدا کہ تم
اوسکی پرستش اور تعظیم کرو غَيْرِيْ اپنے سوا اور موسیٰ کہتا ہی کہ خدا اور ہی جسنے آسمان پیدا کیے فَاَوْقِدْ لِيْ پس جلا آگ میرے واسطے
يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ اے ہامان گلاوے پر تاکہ وہ پختہ ہو جاوے اور اوس سے جو بنیاد رکھی جاوے اوسمین مضبوطی ہو لکھا ہی کہ پہلے جسنے
اینٹ پکانے کا حکم دیا وہ فرعون تھا کہ اوسنے اپنے وزیر سے کہا کہ اینٹ پکا فَاجْعَلْ لِّيْ پھر بنا میرے واسطے صَرْحًا محل اونچا کہ
اوسکی سیڑھیان ہون کہ اوسکی چھت پر چڑھون لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ شاید کہ اطلاع پاؤن اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى موسیٰ کے خدا کی طرف
یعنی اوسپر اطلاع پاؤن اور دیکھون کہ ایسا ہی ہی جیسا کہ موسیٰ کہتا ہی وَاِنِّيْ اور تحقیق کہ مین لَاَظُنُّهٗ گمان کرتا ہون موسیٰ کو
مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ○ جھوٹون مین سے فرعون نے تصور کیا تھا کہ حق تعالیٰ جسم والا ہی اور آسمان پر اوسکا مکان ہی اور اوسکی طرف
چڑھ جانا ممکن ہی اور یہ اوسے نہ معلوم تھا کہ نظم ہامکان آفرین مکان چہ کند آسمانا آسمان چہ کند نہ مکان نہ بردبرونہ زمان
نہبیان زوخبر دہند عیان ۔ صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ ہامان نے پچاس ہزار کاریگر جمع کیے فرد فرد ون کے علاوہ اور اینٹین پاتھنے چونا پکانے
لکڑی کاٹنے مکان اوٹھانے کا حکم دیا محل اوٹھا نہایت اونچا اور پکا مضبوط کہ کسی نے اس سے پہلے ایسا محل نہ بنایا تھا بیت چنان
بلند بنائے کہ عقل نتوانست ۔ کمند فکر فگندن بگوشۂ بامش ۔ اور زاد المسیر مین کہا ہی کہ جب محل بن چکا تو فرعون اوسکی چھت پر
چڑھا اور اوسکے خیال مین تھا کہ آسمان کے نزدیک پہونچا ہوگا جب اوسنے دیکھا تو آسمان کو اوس محل پر سے بھی ویسا ہی دیکھا جیسا
زمین پر سے دیکھتا تھا تو نہایت شرمندہ ہو کر بولا کہ ایک تیر آسمان کی طرف مارو لوگون نے تیر مارا وہ تیر خون مین بھرا ہوا گرا البتہ فرعون بولا کہ
مین نے موسیٰ کے خدا کو مار لیا پس حق تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا اونھون نے اپنا ایک پر جو اوس محل پر مارا تو وہ تین ٹکڑے ہو کر گرا
ایک ٹکڑا تو فرعون کے لشکر گاہ پر اور اوس سے ہزارون قبطی دب کر مرے اور ایک ٹکڑا دریا مین اور ایک مغرب کی طرف چلا گیا اور اون کا ریگرون
اور مزدورون مین سے کوئی زندہ نہ بچا باوجود اس بات کے فرعون مشیۃ نہوا اور اوسکا کبر و غرور اور بھی زیادہ ہوا وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا
هُوَ وَجُنُوْدُهٗ فرعون نے اور اوسکے لشکرون نے فِي الْاَرْضِ زمین مصر مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق کہ اوسے استحقاق
اور لیاقت نہ تھی وَظَنُّوْۤا اور اونھون نے گمان کیا اَنَّهُمْ یہ کہ وہ اِلَيْنَا ہماری جانب اور سزا کی طرف لَا يُرْجَعُوْنَ ○ نہ
پھیرے جائینگے حشر و نشر کے سبب سے فَاَخَذْنٰهُ تو لے لیا ہمنے اوسے وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکرون کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈال دیا
ہمنے اونھین فِي الْيَمِّ دریاے طبریہ مین یہانتک کہ وہ ڈوب گئے فَانْظُرْ کیف کان پھر دیکھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیسا
ہوا اوسمین عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ○ انجام ظالمون کا یعنی مشرکون کو اور اپنی قوم کو ایسے قصے اور واقعے سنا کر ڈراؤ وَجَعَلْنٰهُمْ

اور کر دیا ہمنے اونھین اس جہان مین اَئِمَّةً پیشوا گمراہی مین کہ اپنے گمراہ کرنے سے لوگون کو یَدْعُوْنَ بلاتے ہین اِلَى النَّارِ
آگ کی طرف یعنی ایسے کامون کی طرف بلاتے ہین جسکے سبب سے لوگ دوزخ مین داخل ہون جیسے کفر اور معصیت وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ
اور قیامت کے دن لَا يُنْصَرُوْنَ ○ نہ مدد دیے جائینگے یعنی اونکا کوئی یار اور مددگار اونسے عذاب روکیگا وَاَتْبَعْنٰهُمْ اور لوگے
پیچھے پیچھے لائے ہم یعنی اونسے ملا دی ہمنے فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً اس دنیا مین لعنت کہ فرشتے اور ایمان والے اونپر لعنت
کرتے ہین وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ○ بدصورتون مین سے ہین یا اندے ہوون مین سے ع ۱۴
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسی علیہ السلام کو توریت مِنْۢ بَعْدِ بعد اسکے کہ مَآ اَهْلَكْنَا
الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى ہلاک کیا ہمنے پہلے قرن والون کو جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح قوم لوط کو بَصَآئِرَ اوس حال مین کہ وہ
کتاب حکمتین اور آیتین کھلی ہوئی تھین یا روشنی تھی کہ دیدۂ بصیرت کو روشن کرے لِلنَّاسِ بنی اسرائیل کے واسطے وَهُدًى
اور راہ بتانے والی احکام شرع کی وَّرَحْمَةً اور رحمت تھی اپنے تابعون اور عالمون کے واسطے لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ يَتَذَكَّرُوْنَ ○
نصیحت مانین وَمَا كُنْتَ اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ جانب غربی کے وادی واقع نواح طور مین
اور مقام موسی سے طور مغرب کی طرف تھا یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم کوہ طور پر موجود نہ تھے اِذْ قَضَيْنَآ جب گذرانی ہمنے
اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ موسی کی طرف وحی وَمَا كُنْتَ اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ○ گواہون مین سے
اہل فرعون کی طرف موسی کو بھیجنے پر لیکن اور مگر وحی بھیجا ہمنے وہ قصہ تمھاری طرف اسواسطے کہ ہمنے اَنْشَاْنَا پیدا کیے موسی کے
بعد قُرُوْنًا قرن مختلف ایک گروہ دوسرے گروہ کے بعد فَتَطَاوَلَ پھر بڑی ہوئین عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ اونپر زندگیان یعنی
بڑی مدتین ان قرن والون پر گذرین اور خبرین بحث اور صواب کی راہ سے بدل گئین اور علم مندرس ہوگئے تو ہمنے تمکو وہ خبرین نئی
کر دینے کے واسطے بھیجا تاکہ عقلمند لوگ جان لین کہ ایسی خبرین بے وحی خدا نہین ہوسکتین وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًا اور نہ تھے تم مقیم
اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ اہل مدین کے درمیان کہ برابر تعلیم لینے کے واسطے تَتْلُوْا پڑھتے ہو تم عَلَيْهِمْ
اونپر اٰيٰتِنَا ہماری آیتین موسی اور شعیب علیہما السلام کے قصہ مین جسطرح شاگرد اوستاد سے پڑھتے ہین یعنی تم مدین مین نہ تھے
کہ یہ قصہ تعلیم لو وَلٰكِنَّا اور مگر ہم كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ○ ہین بھیجنے والے تمھاری طرف اور تمھین خبر کرنے والے ان قصون کی
وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اور نہ تھے تم حاضر طور سینا کی طرف اِذْ نَادَيْنَا جب ندا دی ہمنے موسی کو اور توریت عطا کی ہمنے اونھین
زاد المسیر مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ندا کی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور نواز اکشف الاسرار مین ہے کہ موسی علیہ السلام نے
کہا کہ الٰہی توریت مین ایک امت کی صفت اور سیرت مین پڑھا کرتا ہون کہ نیک خصلتون اور پسندیدہ سیرتون سے موصوف ہے کیسے پیغمبر کی امت ہوگی
جواب ملا کہ اے موسی یہ امت ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہوگی پس موسی علیہ السلام کو آرزو ہوئی کہ اس امت کو دیکھین حق تعالی
نے فرمایا کہ اے موسی ابھی یہ امت ظاہر ہونے کا وقت نہین ہے اگر تمکو منظور ہو تو اونکی آواز سنا دون پھر حق تعالی نے خطاب فرمایا کہ اے امت محمد
سب نے اپنے باپون کی پشت سے جواب دیا کہ لبیک اللّٰھم لبیک جب حضرت موسی کو امت محمدی کی آواز حق تعالی نے سنائی تو بیہوش ہوگئے

کہ بے تحفہ دیے پھیرے تو حق تعالیٰ نے فرمایا عطیہ دیا ہمنے تمکو قبل اسکے کہ تم مجسے مانگو اور مین نے تمکو بخش دیا پہلے اس سے کہ تم مجھسے بخشش
چاہو سبحان اللہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے کیا مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ باوصف یہ مرتبہ پانے کے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور قرآن کے ساتھ ہین ہر طرح پر خوشخبری پائی ہے **بیت** حق لطف کرد و داد بما ہر چہ بہتر ست ۔ دین بہتر از ہمہ ہست کہ او نیز از آن
ماست ۔ اور جب ایسی سرفرازی امت کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سے حاصل ہوئی تو آپ سے حق تعالیٰ فرماتا ہے
کہ ای ہمارے حبیب تم کو بطور پر حاضر تھے جب ہمنے تمہاری امت کو پکارا **وَلٰكِنْ رَّحْمَةً** اور مگر تمکو ہمنے خبر دی اوس رحمت کے سبب سے جو
واقع ہے تمپر **مِّنْ رَّبِّكَ** تمہارے رب کی طرف سے اور ہمنے تمکو یہ قصے اسواسطے سکھائے **لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ**
مِّنْ قَبْلِكَ تاکہ ڈراؤ تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس گروہ کو کہ نہین آیا ہی اونپر کوئی ڈرانے والا تمسے پہلے یعنی اوس زمانہ مین جو حضرت
عیسیٰ اور حضرت سرور انبیا علیہما التحیۃ والثنا کے درمیان مین تھا اور نہ حضرت اسماعیل کو عرب مین رسول کیا تھا اور اوس زمانہ کو بہت مدت
گذر گئی تھی پھر اس زمانہ مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے رسول کیا **لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ** ○ کہ شاید وہ نصیحت پائین نصف
وَلَوْلَآ اَنْ تُصِيْبَهُمْ اور اگر نہ یہ ہوتا کہ اونھین پہونچتی **مُّصِيْبَةٌ** مصیبت **بِمَا قَدَّمَتْ** بسبب اسکے جو آگے بھیجا ہی
اَيْدِيْهِمْ اونکے ہاتھون نے یعنی جو کام کہ شرک و ظلم اور گناہ اونھون نے کیے **فَيَقُوْلُوْا** پھر کہتے نزول عذاب کے وقت کہ **رَبَّنَا** اے
ہمارے رب **لَوْلَآ اَرْسَلْتَ** کیون نہ بھیجا تو نے **اِلَيْنَا** ہماری طرف **رَسُوْلًا** رسول جو پہنچاتا پیغام ہمارے پاس لاتا **فَنَتَّبِعَ**
اٰيٰتِكَ پھر ہم اتباع کرتے تیری آیتون کی اور تیرے رسول کی تصدیق کرتے **وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ** ○ اور ہوتے ہم ایمان
والون مین سے کہ تیری وحدانیت تیرے رسول کی رسالت پر ایمان لاتے پہلے لولا کا جواب محذوف ہی یعنی اگر یہ ہوتا کہ نزول عذاب کے وقت
عذر پیش کرتے کہ پیغمبر ہمارے پاس نہین آیا اور ہمین حق کی طرف نہین بلایا تو البتہ اونپر ہم عذاب بھیجتے لکھا ہی کہ قریش کے گروہ نے
یہود سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین سوال کیا اور اونھون نے آپ کی نبوت کا اقرار کر دیا اور آپکی نعت اور صفت توریت سے
پڑھی تو مشرکون نے توریت سے بھی انکار کر کے کہا کہ محمد عربی اگر پیغمبر ہین تو جو معجزے حضرت موسیٰ رکھتے تھے یہ کیون نہین رکھتے تو یہ آیت
نازل ہوئی کہ **فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ** پھر جب آیا اونکے یعنی عرب کے کافرون پاس رسول سچا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغام
صحیح اور درست یعنی قرآن شریف **مِنْ عِنْدِنَا** ہمارے پاس سے **قَالُوْا** کہا کافرون نے کہ **لَوْلَآ اُوْتِيَ** کیون نہ دیا گیا
محمد عربی کو **مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى** مثل اوسکے جو دیا گیا موسیٰ معجزات مین سے یعنی محمد عربی کو معجزہ عصا اور ید بیضا کیون
نہ دیا **اَوَلَمْ يَكْفُرُوْا** کیا کافر نہین ہوے یعنی کافر ہوے انکے ہمجنس قبط کے مشرک **بِمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ** اوس
چیز کے جو دی تھی موسیٰ کو اس سے پہلے یعنی نو نشانیان **قَالُوْا** کہا قبطیون نے کہ **سِحْرٰنِ** دو جادو کرنے والے یعنی موسیٰ و ہارون **تَظٰهَرَا**
پشت پناہ ہین خوارق عادات ظاہر کرنے مین یا عرب کے مشرکون نے کہا کہ دو جادو ایک دوسرے کے معین ہین یعنی توریت اور قرآن **وَقَالُوْٓا**
اور کہا قبطیون نے یا مکہ کے مشرکون نے کہا کہ **اِنَّا بِكُلٍّ** یقینی ہم ہر ایک کے ساتھ ان دونون جادوون مین سے یا سب پیغمبرون اور اونکی کتابون کے ساتھ
كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہین **قُلْ فَاْتُوْا** کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ لاؤ **بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ** کوئی کتاب خدا کے پاس سے کہ ہو

هُوَ اَهْدٰی وہ کتاب بہت ہدایت مِنْهُمَآ اِن دونون کتابون سے جو مجھپر اور موسیٰ علیہما السلام پر نازل ہوئی کہ مین اَتَّبِعْهُ پیروی کرون اوسکی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے کہ توریت اور قرآن جادو ہی فَاِنْ لَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا پھر اگر نہ قبول کرین اور جواب دین لَكَ تجکو اور کتاب لائین فَاعْلَمْ تو جان لے تو کہ اَنَّمَا يَتَّبِعُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ پیروی کرتے ہین اَهْوَآءَهُمْ اپنی خواہشون کی بے علم اور دلیل کے وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص ہی بہت گمراہ مِمَّنِ اتَّبَعَ اوس شخص سے جو پیروی کرے هَوٰىهُ اپنی خواہش کی بِغَيْرِ هُدًى بے ہدایت اور بصیرت کے مِّنَ اللّٰهِ اللہ کے پاس سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالیٰ لَا يَهْدِي ہدایت نہین کرتا اور منزل مقصود کو نہین پہونچاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کے گروہ کو جو اپنے نفس اور خواہش کی پیروی کرتے ہین وَلَقَدْ وَصَّلْنَا اور بیشک ملائی ہمنے لَهُمُ الْقَوْلَ اونکے واسطے بات یعنی دعوت کو دلیلون سے نصیحت کو وعیدون اور عبرتون سے قصہ کو مثالون سے یا قرآن کو ہمنے ملا ہوا بھیجا ایک آیت دوسری آیت کے بعد اور ایک سورت دوسری سورت کے بعد لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ○ شاید کہ وہ نصیحت مانین اور اوسمین غور و تامل کرکے اوسپر ایمان لائین اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وہ لوگ جنھین دی ہی ہمنے کتاب یعنی توریت مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے پہلے هُمْ بِهٖ وہ قرآن کے ساتھ يُؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لاتے ہین مفسرون کے ایک گروہ کے نزدیک اس آیت سے وہ یہود مراد ہین جو ایمان لائے جیسے حضرت ابن سلام اور اونکے یار اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کتاب سے انجیل اور اہل کتاب سے وہ چالیس نصارا حبشہ اور شام کے مراد ہین جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس مکہ معظمہ مین آکر مشرف باسلام ہوے اسواسطے کہ یہ سورت مکہ مین نازل ہوئی اور ابن سلام اور اونکے یار مدینہ منورہ مین ایمان لائے مگر بعضے مفسر کہتے ہین کہ یہ آیت مدینہ مین اوتری ہی وَاِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جب پڑھا جاتا ہی اونپر قرآن قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ تو وہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اوسکا اور جان لیا ہمنے کہ یہ کلام خدا کا ہی اِنَّهُ الْحَقُّ بیشک وہ صحیح اور درست ہی اور اوتراہی مِنْ رَّبِّنَآ ہمارے رب کے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم تھے مِنْ قَبْلِهٖ قبل سے اوسکے اوترنے کے مُسْلِمِيْنَ ○ اسلام اور اخلاص والے اس جہت سے کہ اگلی کتابون مین اوسکا ذکر ہمنے پایا تھا اور اوسکی حقیقت ہم پہچانے ہوے تھے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ دونون کتاب والون کا يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ اجر دیے جائینگے وہ لوگ مَّرَّتَيْنِ دوبار بِمَا صَبَرُوْا بسبب اسکے کہ اونھون نے صبر کیا اور ثابت قدم تھے توریت یا انجیل کے یا قرآن شریف کے ایمان پر وَيَدْرَءُوْنَ اور دور کرتے ہین بِالْحَسَنَةِ نیک بات سے السَّيِّئَةَ بُری بات کو لکھا ہی کہ نصارا جب ایمان لائے تو ابوجہل وغیرہ اونکو گالیان دیتے تھے اور وہ اونکے جواب مین کہتے تھے کہ خدا تمکو توفیق دے اور ہدایت فرمائے یا ماینہ کے منافق اور یہود ابن سلام رضی اللہ عنہ اور اونکے یارون پر طعن کرتے تھے اور یہ بھی اونکو نرمی کے ساتھ جواب دیتے تھے حق تعالیٰ نے اونکی تعریف کی کہ نیک بات کہکر اون احمقون کے کلام کو رد کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اور جو چیز روزی دی ہی ہمنے اونھین اوسمین سے يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین میری راہ مین وَاِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اور جب سنتے ہین یہود وہ بات یعنی کافرون اور منافقون کی طعن و تشنیع تو اَعْرَضُوْا عَنْهُ اعراض کرتے ہین اوس سے اور جب پہورہتے ہین اور اوس سے کچھ تعرض نہین کرتے وَقَالُوْا اور کہتے ہین یہود وہ بات کرنے والون سے کہ لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہین ہمارے

ع ۵

کام تحمل اور بردباری وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمھارے واسطے ہین تمھارے کام حماقت اور بیہودہ بکنا یا تمہارے لیے ہی ہمارا دین اور تمھارے لیے ہی تمھارا دین سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہی تمکو ہمسے یعنی تمھاری لغویات کے جواب مین ہم لغو نہین کہتے اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ سلام رخصتی اور چھوڑ دینے کا ہی تحیت اور دعا کا نہین یعنی ہمنے تمھین چھوڑا لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ○ ہم نہین چاہتے ہم جاہلون کی صحبت اور تمھارے اخلاق اپنے مین ہم نہین پیدا کرتے اسواسطے کہ برون کی صحبت دنیا مین سبب بدنامی عقبی مین باعث بدانجامی ہے

بیت ازبدان بگریز و با نیکان نشین ۔ یار بد بہر ے بود اندر زمین ۔ لکھا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا ابو طالب کے ایمان کے نہایت خواہشمند تھے وقت وفات اونکے سرہانے آپ تشریف لیگئے اور فرمایا کہ ای چچا لا الٰہ الا اللہ کہکر مجھے مدد دے کہ حق تعالیٰ کے سامنے یہ کلمہ کہنا دلیل لاؤن تمھارے واسطے ابو طالب بولے کہ ای میرے بھتیجے مین جانتا ہون کہ تو سچا ہی اگر قریش کی بوڑھیون کی اس ملامت کا مجھے خیال نہوتا کہ وہ کہینگی کہ ابو طالب نے موت سے ڈر کر کلمہ پڑھ لیا تو مین یہ کلمہ پڑھ کر تجھے خوش کر دیتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّكَ تحقیق کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَا تَهْدِيْ تم قدرت نہین رکھتے ہو کہ ہدایت کرو ایمان مَنْ اَحْبَبْتَ اوسے جسے تم دوست رکھتے ہو کہ یہ ہدایت پائے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ہدایت فرماتا ہی جسکو چاہتا ہی وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ اور وہ جاننے والا ہی ہدایت پانے ہوون کو یعنی جو لوگ ہدایت قبول کرنے مستعد ہین یا وہ لوگ کہ حکم ازلی جنکی ہدایت کے واسطے نازل ہوا ہی اسواسطے کہ حکم ازلی ہدایت مین اصل ہی بیت ہدایت ہر کرا داد ایزد ہدایت ۔ باو ہمراہ باشد النہایت ۔ لکھا ہی کہ حارث بن عثمان بن نوفل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ ہم جانتے ہین کہ آپکی بات حق ہے لیکن جو کچھ آپ فرماتے ہین زندگی مین ہماری دولت کا سبب ہی اور وفات کے بعد ہماری سعادت کا ذریعہ ہی مگر آپکی متابعت تمام عرب کی مخالفت کا باعث ہے مین ڈرتا ہون کہ اگر آپکی پیروی کرون تو عرب مجھے زمین حرم سے نکال دینگے اور میرے یار و مددگار تھوڑے ہے ہین مجھے عرب سے مقابلہ کرنے کی قوت نہوگی تو یہ آیت نازل ہوئی وَقَالُوْٓا اور کہا بعضے کافرون نے کہ اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ نُتَخَطَّفْ اگر پیروی کرین ہم راہ ہدایت مین تیرے ساتھ یعنی اگر ایمان لائین تو نکال دیے جائین ہم مِنْ اَرْضِنَا اپنی زمین سے یعنی عرب ہمین اس دین سے نکال دین اَوَلَمْ نُمَكِّنْ کیا ہمنے جگہ نہین دی ہی لَّهُمْ اونکے واسطے حَرَمًا اٰمِنًا حرم امان والا کہ کوئی اوپر قابو نہ پائے يُّجْبٰٓى کھینچے جاتے ہین اِلَيْهِ اس حرم کی طرف ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ میوے ہر چیز کے یعنی ہر قسم کی منفعت اور ہر جگہ کی عجیب چیز وہان لاتے ہین اور وہی ہمنے اس بیابان بے کھیت کے مین رِزْقًا روزی مِّنْ لَّدُنَّا اپنے پاس سے بے منت غیر تو جب باوجود بت پرستی کے ہم اونھین خوف اور مضمین اور مرفہ الحال رکھتے ہین تو اگر وہ ایمان لاوین تو کیونکر اونھین خوف اور نکالدیے جانے سے ہم امان مین نہ رکھینگے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتر اونکے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے اور یہ نکتہ نہین دریافت کرتے وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور بہت سے ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَرْيَةٍ دیہات گانون والون مین سے جو نافرمانی کے سبب بَطِرَتْ کافر ہو گئے مَعِيْشَتَهَا اپنی زندگی مین یعنی نعمت کے وقت طاغی اور باغی ہو گئے اور ہمنے اون طاغیون کو ہلاک کر دیا فَتِلْكَ تو وہ ہین مَسٰكِنُهُمْ مسکن اونکے خالی اور خراب لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ نہ بسے اونمین اونکے ہلاک ہونے کے بعد اِلَّا

قَلِيلًا ط مگر تھوڑے سے راہ چلتوں مین سے کہ دن بھر یا ایک دن سے بھی کم وہان رہتے ہین اور پھر خالی چھوڑکر چلے جاتے ہین بیت خانہ دنیا چہ نشینی برخیز کاین خانہ بدان خوش ست کایند و روند وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ○ اور ہین ہم وارث اون گھر اون کے گھر والون کے بعد یعنی سب کے فنا ہوجانے کے بعد ہمین باقی ہین وَمَا كَانَ رَبُّكَ اور نہین ہی رب تیرا مالک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مُهْلِكَ الْقُرٰى ہلاک کرنے والا گانون والون کو حَتّٰى يَبْعَثَ اوسوقت تک کہ مبعوث کرے فِيْٓ اُمِّهَا اوس بڑی بستی اور اون بستیون والون مین سے یعنی بڑی بستی کے رہنے والے آدمی چھوٹے گانون اور بستیون کے رہنے والون کی نسبت زیادہ ہوشیار اور فہمیدہ ہوتے ہین تو وہین پیدا کرتا ہی اللہ رَسُوْلًا رسول کہ الٰہی سے يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ پڑھے اونپر اٰيٰتِنَا آیتین ہماری الزام حجت اور قطع معذرت کے واسطے وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى اور نہین ہین ہم ہلاک کرنے والے یعنی خراب کرنے والے دیہات کے عذاب سے اِلَّا وَاَهْلُهَا مگر اون گانون والے ظٰلِمُوْنَ ○ ظالم ہون رسولون کی تکذیب اور حق سے انکار کرکے وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اور کچھ دیے گئے تم مِّنْ شَيْءٍ کسی چیز مین سے جو اسباب دنیوی ہو فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا تو فائدہ لینا ہی اس جہان کی زندگی مین وَزِيْنَتُهَا اور آرایش ہی دنیا کی کہ حیات بے اعتبار مین اوسکے سبب سے ڈینگ اور فخر کرتے ہو وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ اور جو کچھ خدا کے پاس ہی اوس جہان کا ثواب اور ہمیشہ رہنے والی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہی اپنی ذات مین اوسواسطے کہ اوسکی لذت مشقت اور محنت کی کدورت سے خالص ہی وَّاَبْقٰى اور بہت باقی رہنے والی ہی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ○ ع ۶ کیا پھر تم سمجھ نہین لیتے ہو اور سوچتے نہین ہو کہ باقی کو فانی اور مرغوب کو معیوب سے بدلتے ہو بیت حیف باشد لعل و زر دادن بہ سنگ پس گرفتہ در برابر خاک و سنگ ☆ حدیث مین ہی کہ حضرت علی اور حمزہ رضی اللہ عنہما نے ابوجہل کے ساتھ بہت جھگڑا کیا دین کے باب مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عمار بن یاسر نے ولید بن مغیرہ کے ساتھ بہت جھگڑا کیا تو یہ آیت نازل ہوئی اَفَمَنْ وَّعَدْنٰهُ آیا وہ شخص جس سے وعدہ کیا ہمنے جنت کا آخرت مین اور فتح و نصرت کا دنیا مین وَعْدًا حَسَنًا وعدہ نیک کہ اوسمین خلاف متصور ہی نہین فَهُوَ لَاقِيْهِ تو وہ پانے والا ہی اوس وعدہ کی ہوئی چیز کا بیشبہہ یعنی حضرت علی اور حمزہ یا عمار رضی اللہ عنہم ایسے ہی آدمی ہین كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مانند اوس شخص کے کہ فائدہ دیا ہمنے اوسے متاع زندگی دنیا مین کہ اسکی نعمت محنت سے ملی ہوئی ہی اور اسکی دولت کا انجام نکبت ہی اور اسکا مال ہمیشہ زوال مین ہی اور یہان کی قدر و جاہ معرض انتقال مین ہی ثُمَّ هُوَ تو وہ شخص يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ○ حاضر کیے ہوون مین سے ہوگا عذاب یا حساب کے واسطے اس شخص سے مراد ابوجہل ہی یا ولید بن مغیرہ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کر روای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جس دن خدا پکاریگا فَيَقُوْلُ پھر فرمائیگا كہ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ کہان ہین شریک میرے وہ کہ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین قَالَ الَّذِيْنَ حَقَّ کہینگے وہ لوگ کہ واجب ہوا ہی عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اونپر خدا کا کلام یعنی وعید کی آیتین یا لَاَمْلَئَنَّ جہنم وہ لوگ گمراہون کے رئیس ہونگے یا شیطان کہ کہینگے رَبَّنَا ای ہمارے رب هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ یہ لوگ یعنی ضعیف بیچارے تابع وہ ہین اَغْوَيْنَا گمراہ کردیا ہمنے اونھین اور شرک کی طرف ہمنے اونھین بلایا تو اونھون نے مان لیا اَغْوَيْنٰهُمْ گمراہ کردیا ہمنے اونکو كَمَا غَوَيْنَا جسطرح ہم خود گمراہ تھے تَبَرَّاْنَآ

ع ۶

ف ۱ خواہ فاعل ہو یا مفعول اور دونون معنی ہین

ف ۲ خواہ بطور پرستش ہم تم ہو

اب بیزار ہین ہم اونسے اِلَيْكَ تیری طرف اور اوس سے بھی جو کچھ اونھون نے اختیار کیا ہی کفر مَا كَانُوٓا تھے وہ کہ واقع مین اِيَّانَا
تَعْبُدُوْنَ ○ ہماری پرستش کرین بلکہ وہ اپنی خواہش کی پرستش کرتے تھے وَقِيْلَ اُدْعُوْا اور کہینگے کافرون کو کہ پکارو شُرَكَآءَكُمْ
اپنے شریکون کو یعنی اونھین جنکو ہما را شریک کرتے تھے بتون مین سے کہ ہمپر سے عذاب دفع کرین فَدَعَوْهُمْ تو پکارینگے وہ اونھین مدد کی
امید پر فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ تو نہ جواب دینگے وہ بت اون مشرکون کو جواب دینے اور مدد کرنے سے وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ اور دیکھینگے
عذاب تابع بھی اور وہ بھی جنکے تابع تھے اور تمنا کرینگے کہ لَوْ اَنَّهُمْ کاشکے وہ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ○ ہوتے کہ راہ پاتے حیلہ کی
کہ عذاب اپنے اوپر سے دفع کرتے یا راہ پائی ہوتی حق کی طرف کہ عذاب سے بچوف ہوجاتے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم وہ دن جسمین پکاریگا حق تعالی تکذیب کرنے والون کو فَيَقُوْلُ پھر کہیگا کہ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ○
کیا جواب دیا تھا تمنے رسولون کو جب اونھون نے تمکو حق کی طرف بلایا تھا فَعَمِيَتْ پھر پوشیدہ ہوجائینگی عَلَيْهِمُ الْاَنْۢبَآءُ اونپر
خبرین یعنی جو کچھ پیغمبرون نے کہا ہوگا یا بھول جائینگے دلیلین يَوْمَئِذٍ اوس دن نہ جانینگے کہ کیا کہین فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ
تو پوچھینگے ایک دوسرے سے کہ ہم کیا جواب دین اس جہت سے کہ پوچھنے والا اور وہ جس سے پوچھے دونون عاجز ہونگے یا نہایت دہشت اور حیرت کے
مارے پوچھنے کی پروا نہ کرینگے فَاَمَّا مَنْ تَابَ پھر گروہ جو توبہ کرے شرک سے وَاٰمَنَ اور ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام نیک فَعَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ تو شاید بلکہ چاہیے کہ ہو مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ○ نیکون اور چھٹکارا پانے والون
مین سے ظالمون مین سے نہین اور سوال کے وقت عاجز نہ رہے اور فلاح ونجات حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دین قبول
کرنے کے ساتھ بندھی ہی بلیت مزن بے رضائے محمد نفس ۔ ۱۲ رہ رستگاری ہین بست وبس ۔ ۱۲ لکھا ہی کہ عرب کے سردار طعنہ دیتے تھے کہ
حق تعالی محمد عربی کو نبوت کے واسطے کیون اختیار کرنے لگا چاہیے کہ ایسا منصب عالی مکہ اور طائف مین جو سب سے زیادہ بزرگ ہوا سے
پہونچتا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ
وَيَخْتَارُ ۭ اور تیرا رب پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی بے موجب اور بے مانع اور اختیار کرتا ہی اور برگزیدہ کرلیتا ہی احکام پہونچانے کے واسطے
جسکسی کو چاہتا ہی مَا كَانَ نہین اور نہوگا لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۭ کافرون کو کچھ اختیار اوسمین کافر جیسے ولید بن مغیرہ وغیرہ یعنی
انکو نہین پہونچتا اور نہین سزاوار ہی کہ نبوت کے واسطے کسی کو برگزیدہ کرین اور خدا جسے چاہے رد کرے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی خدا کے واسطے ہی
اس بات سے کہ اوسپر کسی کو اختیار ہو وَتَعٰلٰى اور برتر ہی اللہ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ شرک لاتے ہین بت پرست اور
شریک کرتے ہین وَرَبُّكَ اور تیرا رب يَعْلَمُ جانتا ہی مَا تُكِنُّ جو کچھ چھپاتے ہین صُدُوْرُهُمْ سینے اونکے یعنی جو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت اور ایمان والون کے ساتھ کینہ چھپاتے ہین وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین نبوت پر
طعن اور قرآن کی تکذیب وَهُوَ اللّٰهُ اور وہ ہی خدا عبادت کا مستحق لَآ اِلٰهَ کوئی معبود لائق عبادت نہین اِلَّا هُوَ ۭ مگر وہ لَهُ
الْحَمْدُ اوسی کے واسطے ہی حمد فِي الْاُوْلٰى وَالْاٰخِرَةِ اس جہان مین اور اوس جہان مین اسواسطے کہ دنیوی اور اخروی نعمتون کا
مالک وہی ہی وَلَهُ الْحُكْمُ اور اوسی کے لیے ہی حکومت وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اور اوسی کی طرف پھیرے

پھیرے جاؤگے قیامت کے دن قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کردے اللہ عَلَيْكُمُ
اللَّيْلَ سَرْمَدًا تم پر رات کو ہمیشہ رہنے والی اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو زمین کے نیچے ہی رکھے
یا اُفق غائر کے حوالی میں حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ کون خدا ہی غَيْرُ اللّٰهِ اللہ کے سوا کہ قدرت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِضِيَآءٍ
لائے تمہارے واسطے روشنی یعنی روز روشن جسمین طلب معاش کرتے ہو اَفَلَا تَسْمَعُوْنَ ○ کیا نہین سنتے ہو تم نصیحت و فکر
و اعتبار کے کان سے قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کیا دیکھتے ہو تم اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ اگر کردے اللہ عَلَيْكُمُ
النَّهَارَ تم پر دن کو سَرْمَدًا ہمیشہ باقی رہنے والا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک اسطرح کہ آفتاب کو وسط آسمان پیا
فوق الارض کے مدار پر حرکت دے تو مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کون ہی خدا اللہ کے سوا کہ رحمت کی راہ سے يَاْتِيْكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُوْنَ
لائے تمہارے واسطے رات کہ آرام لو تم فِيْهِ اوسمین اور دن کے کامون کی تھکن سے راحت طلب کرو اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ○ کیا نہین
دیکھتے ہو آثار قدرت کو فکر کرنے اور بصیرت چاہنے کی آنکھ سے وَمِنْ رَّحْمَتِهٖ اور اپنی رحمت سے اوسنے جَعَلَ پیدا کیا لَكُمُ اللَّيْلَ
وَالنَّهَارَ تمہارے واسطے دن رات کو لِتَسْكُنُوْا فِيْهِ تاکہ آرام کرو رات مین وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو دن مین مِنْ
فَضْلِهٖ روزی جو خدا نے اپنے فضل سے مقرر کی ہی وَلَعَلَّكُمْ اور شاید کہ تم اوسمین تَشْكُرُوْنَ ○ شکر کرو اللہ کا رات دن کی
نعمت پر نظم چرخ را دور شمار روزی نہد ✣ شب بروز آور روزی دہد ✣ خلوت شب ہر آن را جا نیست ✣ راز دل گوید بر جانان بگو
روزہا از بہر غوغائے عوام ✣ تا بدیشان کار تن گیرد نظام ✣ وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ دن جسمین
کہ پکاریگا خدا بت پرستون کو اس ندا کی تکرار تقریع پر تقریع ہی فَيَقُوْلُ پھر فرمائیگا کہ آؤ کہان ہین شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ
شریک میرے وہ کہ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ○ تھے تم گمان کرتے کہ وہ میرے شریک ہین اور تم جھوٹ کہتے تھے وَنَزَعْنَا اور نکالینگے
ہم مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ہر ایک گروہ اور امت مین سے شَهِيْدًا گواہ اونکے قول اور فعل پر یعنی اونکے پیغمبر کو ہم گواہ لائینگے فَقُلْنَا
هَاتُوْا پھر کہینگے ہم امتون کو کہ لاؤ بُرْهَانَكُمْ دلیل اپنی جو شرک پر رکھتے ہو اور تکذیب پر فَعَلِمُوْٓا تو جان جائینگے اوسوقت
کہ اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ بیشک سچائی یا عبادت یا توحید اللہ ہی کے واسطے ہی وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہو جائیگا اونسے مَّا كَانُوْا
يَفْتَرُوْنَ ○ وہ جو کہ تھے افترا کرتے جھوٹی باتین یا امید شفاعت جو بتون سے رکھتے تھے اِنَّ قَارُوْنَ بیشک قارون
كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى تھا قوم موسی مین سے ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ حضرت موسی کا چچازاد بھائی تھا اور بعضون نے
کہا ہی کہ بجا نجا تھا موسی علیہ السلام کا اور بہت صحیح وہی بات ہی کہ چچا کا بیٹا تھا اسواسطے کہ قارون یصہر بن قاہث کا بیٹا ہی اور
حضرت موسی عمران بن قاہث کے فرزند ہین اور قاہث لاوی بن یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین تھا اور قارون بڑا سہایت خوبصورت
اور زیبا طلعت تھا اسوجہ سے اوسے منور کہتے تھے بنی اسرائیل بھر مین توریت خوب پڑھتا تھا اور اوسکے ستر مختارون مین سے
ایک یہ بھی ہی مفلسی اور محتاجی کے زمانہ مین منکسر اور خلیق آدمی تھا مالدار ہوتے ہی اوسکا حال بدل گیا فَبَغٰى پھر ظلم کیا اور زیادتی
ڈھونڈھی قارون نے عَلَيْهِمْ قوم موسی کے لوگون پر اور چاہا کہ سب پر حاکم بن جائے وَاٰتَيْنٰهُ اور دیا ہم نے اوسکو مِنَ

خزانون مین سے یا جمع کیے ہوے مالون مین سے مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ وہ کہ اوسکی کنجیان یعنی کنجیون کا اوٹھانا لَتَنُوْٓاُ البتہ گران ہوتا بِالْعُصْبَةِ لوگون کے ایک گروہ اُولِی الْقُوَّةِ زور والون پر عصبہ دس سے چالیس آدمیون تک کی جماعت کو کہتے ہین اور امام فراے کہا ہی کہ یہان چالیس آدمی مراد ہین کہ قارون کے خزانون کی کنجیان اوٹھاتے تھے اور کشاف مین ہی کہ ساٹھ اونٹ اوسکے خزانون کی کنجیان اوٹھاتے تھے ہر خزانہ کی ایک کنجی اور کوئی کنجی انگل بھر سے زیادہ نہ تھی اور کنجیان چمڑے کی بنائی تھین کہ ہلکی ہون اور امام ثعلبی نے کہا ہی کہ کنجیون سے مال کے صندوق مراد ہین اور وہ چار لاکھ چالیس ہزار سونے چاندی سے بھرے ہوے صندوق تھے اِذْ قَالَ لَهٗ یاد کر جب کہا قارون سے قَوْمُهٗ اوسکی قوم نے یعنی اونمین سے ایمان والون نے نصیحت کے طور پر کہا کہ اے قارون لَا تَفْرَحْ خوش نہو مال دنیا پر اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ○ دوست نہین رکھتا خوشی کرنے والون کو جو مال دنیا پر خوشی کرتے ہین اسواسطے کہ دنیا کے ساتھ حق تعالی کو بغض ہی نظم دنیاے دنی چیست سراے ستمے ✤ افگندہ ہزار کشتہ در ہر قدمے ✤ گردست دہد گرداے شادی نکند ✤ ور فوت شود نیز دریغے ✤ وَابْتَغِ اور ڈھونڈھ یہ نصیحت کرنے والون کے کلام کی تمامی ہی کہ اونھون نے قارون سے کہا کہ ڈھونڈھ اور حاصل کر فِیْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ اوس چیز مین جو عطا کی ہی تجکو اللہ نے الدَّارَ الْاٰخِرَةَ سراے آخرت کو یعنی اپنا مال راہ خدا مین دے اور اس ذریعہ سے اوس جہان کا ثواب حاصل کر لے بیت بدنیا تو فانی کہ عقبی خری ✤ بخر جہان من و زنہ حسرت بری ✤ وَلَا تَنْسَ اور نہ بھول جا نَصِیْبَكَ اپنا حصہ مِنَ الدُّنْیَا مال دنیا مین سے یعنی رحلت کے وقت اس جہان سے فقط کفن ہی تجھے نصیب ہوگا تو وہ حال خیال کر اور دنیا کے مال و منال پر گھمنڈ نہ کر نظم گر ملک تو شام تا مین خواہد بود ✤ ور سر حد روم تا ختن خواہد بود ✤ آنروز کزین جہان کہنی عزم سفر ✤ ہمراہ تو چند گز کفن خواہد بود ✤ اور بعضون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اپنا حصہ بھول نہ جا یعنی جسقدر مال تجکو کفایت کرے اوسی پر بس کر وَاَحْسِنْ اور احسان کر بندگان خدا کے ساتھ كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ جیسا کہ احسان کیا ہی اللہ تعالی نے اور نعمت بھیجی ہی اِلَیْكَ تیری طرف وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِ اور نہ ڈھونڈھ تباہکاری اور ظلم کرنا اور تکبر زمین مین اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ○ دوست نہین رکھتا مفسدون کو جو دنیا کے سبب سے تفاخر کرتے ہین اور بڑائی ڈھونڈھتے ہین قَالَ بولا قارون اسکے جواب مین اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ سوا اسکے نہین کہ دیا گیا ہون مین یہ مال یعنی یہ مال مجھے دیا ہی عَلٰی عِلْمٍ عِنْدِیْ اوس علم پر جو میرے پاس ہی یعنی علم توریت اسواسطے کہ بنی اسرائیل بھر مین سب سے زیادہ مین توریت کا عالم ہون یا تجارت اور کسبی اور اور پیشون کا علم یا حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کے خزانے اوسے معلوم ہو گئے اور وہ اوٹھا لایا تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ علم سے علم کیمیا مراد ہی کہ حضرت موسی نے اپنی بہن کو بتا دیا تھا اور اونھون نے قارون کو تعلیم کیا تھا اَوَلَمْ یَعْلَمْ کیا نہین جانا تھا قارون نے یعنی جانا تھا اور توریت مین پڑھا تھا اور مورخون سے سنا تھا کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک خدا نے قَدْ اَهْلَكَ تحقیق ہلاک کیے ہین مِنْ قَبْلِهٖ قارون سے قبل مِنَ الْقُرُوْنِ زمانہ کے لوگون مین سے مَنْ هُوَ اوسے جو اَشَدُّ مِنْهُ بہت سخت تھا قارون سے قُوَّةً قوت کی رو سے وَّاَكْثَرُ جَمْعًا اور بہت زیادہ جمع مال کی رو سے خلاصہ کلام یہ ہی کہ قارون اپنی قوت

اور کثرت مال پر کیون مغرور ہوا حال آنکہ جانتا ہی کہ جو لوگ اوس سے زیادہ قوی اور غنی تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا ہی تو تہدید کی روسے فرماتا ہی
وَلَا يُسْـَٔلُ اور پوچھے نہ جائینگے عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ اپنے گناہون سے گناہگار یعنی مشرکلوگ اسواسطے
کہ اونھین اونکی پیشانی کے نشان سے پہچان لینگے يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمَاهُمْ یا اونسے بتانے کا سوال نہوگا اسواسطے کہ حق تعالی
مطلع ہی اوسپر یا عذاب کرنے مین اونسے کچھ سوال نہوگا اسواسطے کہ وہ بحساب دوزخ مین جائینگے فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ پھر نکلا
قارون ہفتہ کے دن اپنی قوم پر فِيْ زِيْنَتِهٖ اپنی آرایش کے ساتھ سفید خچر پر سوار سنہرا زین کسے زرد جوڑا پہنے چار ہزار سوار اسی کیفیت
اور صفت پر اوسکے ساتھ اور کشاف مین ہی کہ نوے ہزار آدمی سرخ لباس پہنے اوسکے ساتھ سوار تھے اور اوس سے پہلے کسی نے کسم کا
رنگ نہ دیکھا تھا موضح مین ہی کہ ہزار لڑکیان سفید خچرون پر اوسکے ساتھ سوار تھین سنہرے زین کسے زرد جوڑے پہنے سفید موزے
چڑھائے جب قارون اس شوکت اور دبدبہ کے ساتھ قوم کے لوگون مین داخل ہوا تو قَالَ الَّذِيْنَ کہا اون لوگون نے جو يُرِيْدُوْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا چاہتے تھے زندگی دنیا کو اور اوسکی رغبت رکھتے تھے اوسکی قوم مین سے یعنی جب اس شوکت و زینت کے
ساتھ قارون اون لوگون مین داخل ہوا تو اونھون نے کہا کہ يٰلَيْتَ لَنَا ای کاشکے ہوتا ہمارے واسطے مال مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ
قَارُوْنُ مانند اوسکے جو دیا گیا ہی قارون کو اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ○ بیشک قارون بڑے حظ والا ہی اور بہت مزے لوٹتا ہی
وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہا اون لوگون نے اُوْتُوا الْعِلْمَ جو دیے گئے تھے علم احوال آخرت کا یا جو لوگ برکت قناعت اور عزت
توکل جانتے تھے جیسے حضرت یوشع علیہ السلام اور اونکے اصحاب کہ وَيْلَكُمْ افسوس تمپر ای دنیا طلب کرنے والو ثَوَابُ اللّٰهِ
ثواب اللہ کا آخرت مین خَيْرٌ بہتر ہی دنیا کے مالون سے لِّمَنْ اٰمَنَ اوس شخص کے واسطے جو ایمان لایا خدا اور رسول کا وَعَمِلَ
صَالِحًا اور کرے کام اچھے وَلَا يُلَقّٰىهَآ اور تلقین نہ کرینگے یہ بات جو عالمون نے کہی یعنی دل اور زبان پر وارد کرینگے اِلَّا
الصّٰبِرُوْنَ ○ مگر صبر کرنے والے طاعت پر یا مصیبت پر اور بعضون نے کہا ہی کہ خدا نیک کامون کی توفیق نہین دیتا مگر صابرون
کو نظم اہل صبر از جملہ عالم برتراند ٭ صابران از اوج گردون بگذرند ٭ ہر کہ کار تخم صبر اندر جہان ٭ بدرود محصول عیش جاودان ٭ لکھا ہی
کہ قارون کو موسی اور ہارون علیہما السلام پر بڑا حسد تھا ایک دن حضرت موسی سے کہا کہ تمنے رسالت لی اور منیج ہارون کو ملا مین
بے منصبی پر کہانتک صبر کرون غرضکہ ہمیشہ حضرت موسی کو ایذا دینے کے درپے رہتا تھا یہانتک کہ زکوۃ کا حکم نازل ہوا یا یہ حکم کہ ہر سو ان
حصہ یا چوتھائی مال کی دینا چاہیے موسی علیہ السلام نے حکم آلہی کے موافق اوس سے اس بات پر صلح کی کہ ہزار دینار مین سے ایک دینار
زکوۃ دے قارون نے حساب کیا تو یہ بھی بڑی رقم ہوتی تھی بخل و خست اوسکے دل مین غالب ہوئی تو بنی اسرائیل کے کچھ
لوگون کو بلا کر قارون نے یہ بات کہی کہ جو کچھ موسی نے کہا تمنے مانا اب وہ چاہتے ہین کہ تمسے مال حاصل کرین وہ لوگ بولے کہ تم ہمارے سردار ہو
کیا حکم فرماتے ہو قارون بولا کہ مین چاہتا ہون کہ موسی کو قوم مین سوا کرون کہ اور لوگ اوسکی بات نہ سنین تو ایک بدکار عورت کو
کہ تیسیر مین اوسکا نام سنبرہ لکھا ہی بلایا اور دو تھیلی بھر روپیہ اوسے دیا اور یہ بات ٹھہرائی کہ کل خاص و عام کے مجمع مین وہ اقرار کرے کہ موسی
نے میرے ساتھ زنا کی دوسرے دن جب موسی علیہ السلام امر و نہی فرماتے تھے اوسی بیان مین فرمایا کہ جو کوئی چوری کریگا اوسکا ہاتھ

اکاٹون گا اور جو کوئی زنا کریگا اگر غیر محصن ہی تو کوڑے مارونگا اور اگر محصن ہی تو اوسے سنگسار کرونگا پس قارون اوٹھ کھڑا ہوا اور بولا کہ
اگرچہ تم زنا کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہان اگرچہ مین نا کرون تو میری بھی یہی سزا ہی قارون بولا کہ بنی اسرائیل گمان کرتے ہین کہ تمنے
فلان عورت سے زنا کی ہی موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ معاذ اللہ اوسے حاضر کرو پھر سبزہ محفل مین آئی حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ ای عورت تجھے مین
قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسنے دریا کو پھاڑ دیا اور توریت کو نازل کیا کہ سچ سچ بیان کرنا عورت پر ہیبت آلہی غالب ہوئی بولی کہ ای کلیم اللہ
قارون نے دو تھیلیان بھر روپیہ مجھے رشوت دیا کہ آپ پر افترا کرون اور مین باوجود اسکے کہ بڑی گہنگار اور بدکار ہون کیونکر آپ پر تہمت رکھنا پسند
کرون اور یہ وہ دونون تھیلیان قارون کی مُہر کی ہوئی میرے پاس موجود ہین بنی اسرائیل نے قارون کی مُہر دیکھ کر پہچانی اور اوسکا مکر سب
کھل گیا پس حضرت موسیٰ نے اپنا منھ خاک پر رکھ کر جناب آلہی مین قارون کی شکایت کی حکم ہوپنچا کہ ای موسیٰ زمین کو ہمنے تیرے حکم مین
کردیا جو چاہو اوسے حکم کرو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ای میری قوم مین قارون کی طرف بھیجا گیا ہون جسطرح فرعون کی طرف
مبعوث تھا جو قارون کے ساتھ ہی اوس سے کہدو کہ اسی جگہ پر ٹھہرا رہے اور جو میرے ساتھ ہین اونسے کہدو کہ کنارے ہو جائین پس
سب بنی اسرائیل اوس محفل سے کنارے ہو گئے مگر دو آدمی قارون کے ساتھ رہے اور موسیٰ علیہ السلام نے زمین کو حکم فرمایا کہ لے لے انکو
پس زمین نے اونکے پانون ٹخنون تک دھنسا لیے اور اونھون نے عاجزی شروع کی اور امان مانگی حضرت موسیٰ نے ایک کی بھی نہ سنی اور
زمین سے فرمایا کہ لے لے انھین پھر نصف زانو تک پھر کمر تک پھر گردن تک مین مین دھنسے اور اونکے رونے چلانے امن مانگنے نے حضرت موسیٰ کے
دل مین کچھ اثر نکیا یہان تک کہ زمین نے اون سب کو بالکل نگل لیا اور اونکے نالہ وزاری سے کچھ فائدہ نہوا اکثر تفسیرون مین ہی کہ حق تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ ای موسیٰ قارون اور اوسکے رفیقون نے ستر بار فریاد کی اور تمنے اونکی فریاد نہ سنی اور رحم نہ کیا قسم ہی مجھے اپنی عزت
اور جلال کی کہ اگر وہ مجھے ایکبار بھی پکارتے تو مین سُن لیتا اور قبول فرماتا غرضکہ قارون کے دھنس جانے کے بعد بنی اسرائیل کے
احمقون نے باہم یہ بات کہی کہ موسیٰ نے اسواسطے دعا کی کہ قارون زمین مین دھنس جاے تو اوسکی کنجیان اور خزانے لے لیجیے
جب حضرت موسیٰ نے یہ بات سنی تو حق تعالیٰ سے درخواست کی کہ قارون کے مکان اور خزانے بھی زمین مین دھنس جائین جیساکہ
حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ فَخَسَفْنَا بِهٖ پھر دھنسا دیا ہمنے قارون کو وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ اور اوسکے گھر کو زمین مین صاحب
کباب نے فرمایا ہی کہ ہر روز قارون ملعون اپنے قد کے موافق مال اور گھر سمیت زمین مین دھستا ہی اور نفخ صور مین نیچے کی زمین پر پہونچیگا
بیت گنج قارون کہ در ویرانہ دارد مہر ہنوز ۔ خواندہ باشی کہ ہم از غیرت درویشانست ۔ فَمَا كَانَ لَهٗ تو نہ تھا قارون کو
مِنْ فِئَةٍ کوئی گروہ اوسکے یارون مین سے کہ اوسوقت يَّنْصُرُوْنَهٗ مدد کرتے اوس گروہ کے لوگ اوسکی مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
خدا کے سوا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ○ اور نہ تھا عذاب روکنے والون مین سے یعنی نہ اور کسی نے
اوس سے عذاب کو روکا اور نہ وہ خود روک سکا وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا اور صبح کی اون لوگون نے جو آرزو کرتے تھے
مَكَانَهٗ اوسکے مکان اور رتبہ کی بِالْاَمْسِ کل یعنی جو لوگ آرزومند تھے وہ قارون کے دھستے ہی نیکی کی طرف متوجہ ہوگئے
يَقُوْلُوْنَ کہتے تھے ہر ایک دوسرے سے وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ وَيْكَاَنَّ معنی مین وَیْکَ کے ہی اور لفظ اعلم پوشیدہ ہی یعنی اے تحیر

جہان سے کہ حق تعالیٰ یَبْسُطُ الرِّزْقَ کھولدیتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے واسطے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِہٖ اپنے بندون مین سے
نہ کسی بزرگی کے سبب سے کہ وہ کشایش کی مقتضی ہو بلکہ محض اپنے ارادے سے وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی روزی جسپر چاہتا ہی نہ کسی
ذلت کی وجہ سے کہ وہ تنگی کی مقتضی ہو بلکہ محض تقاضاے مشیت سے لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰہُ اگر نہ یہ ہوتا کہ اللہ تعالیٰ احسان رکھتا
عَلَیْنَا ہمپر اور نہ دیتا ہمین جو کچھ ہماری تمنا تھی مال دنیا مین سے تو لَخَسَفَ بِنَا البتہ دھسا دیتا اللہ ہمکو زمین مین اور بکر نے
مجہول کا صیغہ پڑہا ہی لَخَسَفَ بِنَا یعنی البتہ دھسا دیے جاتے ہم زمین مین وَیْکَاَنَّہٗ اور تقدیم کا کلمہ ہی اور کَاَنَّ تشبیہ کے واسطے ہی
اور رباب مین طبری سے منقول ہی کہ تمام لفظ وَیْکَاَنَّ اَلَمْ تَعْلَمْ اور اَلَمْ تَرَ کے معنی مین ہی یعنی کیا تو نہین جانتا اور نہین دیکھتا یہ کہ لَا یُفْلِحُ
الْکٰفِرُوْنَ ○ چھٹکارا نہین پاتے عذاب سے کافر یا ناشکرے یا تکذیب کرنے والے تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ وہ آخرت کا گھر جو پہنچنے سناہی
اور جانا ہی یعنی بہشت نَجْعَلُھَا بنایا ہی ہمنے اوسے لِلَّذِیْنَ اون لوگون کے واسطے جو لَا یُرِیْدُوْنَ نہین چاہتے عُلُوًّا
بڑائی اور تکبر فِی الْاَرْضِ زمین مین نہ زمین والون کے ساتھ وَلَا فَسَادًا اور نہ تباہی دینا اور ظلم لوگون پر جیسا کہ قارون نے چاہا تھا
وَالْعَاقِبَۃُ اور انجام خیر لِلْمُتَّقِیْنَ ○ پرہیزگارون کے واسطے ہی صاحب بحر نے فرمایا ہی کہ رضا کا گھر اوس جماعت ارواح کے واسطے ہی
جو صفات نفسانیہ کے میلون سے پاک ہوگئی ہی اسلیے کہ زمین بشریہ مین وہ روحین بڑائی اور برتری کی طالب نہین ہوتین اور فرعونون جابرون
نفوس کی طرح فساد نہین چاہتی ہین یعنی حضرت آلہی کے سوا اور سے نظر اوٹھاکر کسی آدمی اور کسی چیز کی طرف التفات نہین کرتے اور عالم
ملک و ملکوت کو حضرت مالک الملک کے تصرف مین چھوڑتے ہین کہ جو تصرف کرون و مکان مین چاہے کرے اور اونکو اوسپر کچھ اعتراض نہین ہوتا مصرع
ہر چہ خواہی کنی کہ ملک تراست ✤ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَۃِ جو کوئی لائے نیک خصلت یا معرفت توحید ربانی کی یا اخلاص کے ساتھ طاعت
فَلَہٗ تو اوسکے واسطے ہی خَیْرٌ مِّنْھَا اوس خصلت یا طاعت یا معرفت سے یا جو کوئی کرے دنیا مین نیکی تو اوسکے واسطے آخرت مین
اوس نیکی سے بہتر ثواب ہی وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَۃِ اور جو کوئی لائے برائی جیسے شرک اور تکذیب فَلَا یُجْزَی الَّذِیْنَ تو جزا
نہ دیے جائینگے وہ لوگ جنھون نے عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ کین برائیان اِلَّا مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ مگر مثل اوسکے جو تھے دنیا مین
عمل کرتے ظاہر آیت اس بات پر دلیل ہی کہ نیکی کا ثواب اوس سے بہتر ہوگا اور برائی کی جزا اوسکے مثل ملیگی ضمیر کی جگہ اسم ظاہر کا لانا بدکارون کے
حال کی خرابی ظاہر کرنے کو ہی اور اونکی طرف برائی کی اسناد مکرر کرنے سے فائدہ یہ ہی کہ عقلمندون کو زجر ہو اور برائی سے باز رہین بیت ہر چہ در عقل
وشرع بد باشد ✤ نکند آنکہ باخرد باشد ✤ لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت ہجرت جب حجفہ مین پہونچے تو حرم کعبہ کا شوق اور اپنی
ولادت گاہ کی آرزو دل مبارک مین پیدا ہوئی تو یہ آیت حضرت جبریل لائے کہ اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ تحقیق کہ فرض کیا ہی
عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ تجہپر اے ہمارے حبیب قرآن پہونچانا یا قرآن پر عمل کرنا لَرَآدُّکَ البتہ پھیرنے والا ہی تجکو اِلٰی مَعَادٍ ط
پھرنے کی جگہ یعنی مکہ کی طرف اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ فتح مکہ کا وعدہ ہی اور بعض نے کہا ہی کہ معاد سے جنت مراد ہی اور تاویلات کاشی مین ہی
کہ معاد فنا فی اللہ ہی احدیت ذات مین اور بقا باللہ ہی مقام تحقیق جمیع صفات مین سالک صاحب بصیرت پر یہان منتہا بدا ولیہ یعود کا
بصیغہ مجہول کھلتا ہی نظم چون از بود این و آن را ابتدا ✤ ہم بدو باید کہ باشد انتہا ✤ نور ہائے را کہ کرد از حق طلوع ✤ جملہ اہم سوے او باشد

ع ۷

رجوع ۴ قُلْ کہو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رَبِّیْ میرا رب اَعْلَمُ خوب جانتا ہے اوسے مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى جو کوئی لایا سیدھی راہ یا توحید یا قرآن اور وہ مین ہون وَمَنْ هُوَ اور اوسے جو ہے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ گمراہی کھلی ہوئی مین جیسے وہ لوگ جو میرے منکر ہین وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْٓا اور نہ تھے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ امید رکھی ہوتی تمنے اَنْ یُّلْقٰٓى اِلَیْكَ الْكِتٰبُ یہ کہ بھیجی جائے تمھاری طرف کتاب تو ہمنے نہین بھیجی تمھاری طرف کتاب اِلَّا رَحْمَةً مگر بجہت رحمت کے مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کے پاس سے فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِیْرًا پس نہو پشت پناہ اور یار لِّلْكٰفِرِیْنَ ۝ کافرون کے واسطے یعنی اونکے ساتھ مدارانہ کرو اور جو کچھ وہ چاہین اوسے قبول نہ کرو وَلَا یَصُدُّنَّكَ اور چاہیے کہ کافر باز نہ رکھین تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتین پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے سے بَعْدَ اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَیْكَ بعد اسکے کہ اوتری مین تیری طرف وَادْعُ اور پکار خلق کو اِلٰى رَبِّكَ اپنے رب کی عبادت کی طرف وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ اور نہو مشرکون مین سے وَلَا تَدْعُ اور نہ پکار مَعَ اللّٰهِ اللہ کے ساتھ اِلٰهًا اٰخَرَ دوسرے خدا کو اسواسطے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود پکارنے کے قابل مگر وہ اس آیت مین خطاب تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہین اور حضرت سے جو خطاب ہوا اسکا فائدہ یہ ہے کہ مشرکون کی یہ امید منقطع ہو جاے کہ آپ اونکے ساتھ موافق ہو جائینگے كُلُّ شَیْءٍ سب چیزین هَالِكٌ فنا ہو جانے والی ہین اِلَّا وَجْهَهٗ ط مگر ذات حق تعالیٰ کی یا سب عمل باطل ہین مگر وہ جس سے وجہ اللہ مطلوب ہو لَهُ الْحُكْمُ اوسی کے واسطے ہے حکم وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ اور اوسی کی طرف پھیرے جاؤگے مرنے کے واسطے بعضے محققون کے نزدیک یہ ہے کہ جب موجود حقیقی کوئی نہین مگر حق سبحانہ تعالیٰ تو حقیقت مین اوسکا ماسوا فانی ہے صاحب کشف الاسرار اس آیت کی تفسیر مین حضرت شیخ الاسلام کے کلمات نقل کرتے ہین بیت کہ نہ از کس تبوو نہ از تو بکس ہمہ از تو تو بس ہمہ تو وبس یعنی اَلَا كُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ اور سب نعمتین لامحالہ زائل علاوہ منقطع عوائق مرتفع رسوم باطل ہین اہل مصحل حدود پر اگندہ خلائق فانی اور حق تعالیٰ یکتا خود بخود باقی ہے شرح عوارف مین مذکور ہے کہ حق تعالیٰ نے یہ نہ فرمایا کہ یَہْلِکُ تاکہ معلوم ہو جاے کہ سب چیزون کے وجود آج ہی اوسکے وجود مین فنا ہین اور مشاہدہ اس حال کا محجوبون کے واسطے کل قیامت پر حوالہ ہے یَوْمَ یَزُوْلُ نَعِیْدُ اَوْ نَزَالُ وقتیناً مصرع با وجود تو زمن ہست نیاید کہ منم ۴

وقف لازم

ثلثہ ع

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّیَّةٌ وَّهِیَ تِسْعٌ وَّسَبْعُوْنَ اٰیَةً

سورہ عنکبوت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ اونہتر ۶۹ آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ حروف مقطعہ خلق کا عجز ظاہر کرنے کے واسطے ہین تاکہ بندے جان لین کہ کسی کو اس کتاب کے حقائق دریافت کرنے کی طرف راہ نہین ہے اور کسی کامل کی عقل اوسکی کنہ معرفت سے آگاہ نہین ہے مصرع خرد عاجز و فہم درو گم ست ۴ اس سورت کے حروف اول کے باب مین کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام لطیف کی جانب اور میم مجید کی طرف فرماتا ہے کہ اللہ مین ہون میری طاعت کی طرف متوجہ ہو لطیف مین ہون اخلاص میری عبادت مین ہو نہ چھوڑ مجید مین ہون



اور ون کی بزرگی مسلم نہ رکھ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا کیا جان لیا لوگون نے یہ کہ چھوڑ دیے جائینگے اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
وہ جو کہین کہ ایمان لائے ہم یعنی یہ نہ سمجھین کہ فقط اُمنا کہنے کی بدولت اونسے ہاتھ روک لیا جائیگا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ○
اور وہ آزمائے نہ جائینگے اوامر و نواہی کے ساتھ یا مبتلا نہونگے نفس اور مال مین یا اونکا امتحان نہ کیا جائیگا ہجرت اور جہاد کے سبب
اور اوسکے مثل امور سے یعنی ایمان لانے کے ساتھ یہ امور بھی اونپر پیش آئینگے اور فقط اُمنا کہنے سے وہ لوگ چھوڑ نہ دیے جائینگے اور یہ آیت
مسلمانون کی ایک جماعت کی شان مین ہی جو مکۂ معظمہ مین تھی اور نہین اپنے وطن اور مسکن سے ہجرت دشوار معلوم ہوتی تھی اور
مہاجر لوگ مدینۂ منورہ سے اونکے پاس پیغام بھیجتے تھے کہ تم لوگ جب تک کافرون کے جوار مین ہوگے تمہارا اسلام پورا نہین ہی تو بعضے اونمین
ہجرت کی نیت کرکے نکلے اور مشرک آگاہ ہوے اور اونھین راہ سے پھیر لیگئے تو حق تعالیٰ نے اونکی تسلی کے واسطے یہ آیت بھیجی کہ یہ نہ تصور کرنا
چاہیے کہ بے کشاکش بلاد عوی ولا صحیح ہو بیت عاشقان آورد دل بسیار میبا یدکشید ✤ جہد ار وقصہ اغیار میبا یدکشید ✤ اور
بہت صحیح یہ بات ہی کہ مجمع نام حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا غلام جنگ بدر مین عمار حضرمی کے تیر سے شہید ہوا اور جناب رسول کریم علیہ التحیۃ
والتسلیم کی زبان مبارک پر یہ لفظ آیا کہ یہ شہدا موحدین کے آگے چلیگا مجمع کے ماں باپ مجمع کی وفات کے سبب بڑی جزع فزع کرے تھے
تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ فقط لفظ ایمان سے بے ابتلا اور امتحان کے کام نہین چلتا وَلَقَدْ فَتَنَّا اور بیشک امتحان کیا اور فتنہ مین
ڈالا ہے اَلَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ اون لوگون کو جو ان ایمان والون سے قبل تھے یعنی یہ صورت تو سب امتون مین واقع تھی اور سب کے
دعوے کو بلا سے آزمایا ہی فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ تو ظاہر کرتا ہی اللہ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا اون لوگون کو جو سچے ہین دعوی ایمان
مین وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ○ اور ظاہر کردیتا ہی جھوٹون کو جو دین مین جھوٹا دعوی کرتے ہین یا دکھا دیتا ہی اونکو دنیا مین گو اونکو
حال خلق کو یا جزا دیتا ہی اوس چیز کی جو جانتا ہی اونکا سچ اور جھوٹ نظم درمجمت ہی کہ او دعوی کند ✤ صد ہزار ان امتحان بروے تند ✤
گر بود صادق کشد بار جفا ✤ ور بود کاذب گریزد از ادا ✤ اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کرتے ہین وہ لوگ جو یَعْمَلُوْنَ
السَّیِّاٰتِ کرتے ہین برائیان جیسے کفر اور گناہ اَنْ یَّسْبِقُوْنَا یہ کہ پیشی کرینگے ہم پر اور ہمکو عاجز کردینگے اونکو گناہون کی جزا دینے
سے سَآءَ مَا یَحْکُمُوْنَ ○ برا حکم ہی وہ جو کرتے ہین فتوحات مین لکھا ہی کہ کیا گمان کرتے ہین گناہگار کہ اپنے گناہون کے
سبب سے میری مغفرت اور شمول رحمت پر سبقت لیجائین یہ حکم ناپسند ہی اسواسطے کہ میری رحمت سبقت لیگئی ہی اونکے گناہون پر
جو موجب غضب ہوتے ہین بیت گر گناہ تو از عدد بیش ست ✤ سبقت رحمتی ازان پیش ست ✤ مَنْ کَانَ یَرْجُوْا جو کوئی ہو کہ
امید رکھے لِقَآءَ اللّٰہِ لقاء الٰہی کی بہشت مین یا ثواب پانے کی او بعضون نے کہا ہی کہ جو کوئی ڈرتا ہی روز قیامت سے اور اس بات سے کہ مین خدا کے
سامنے حاضر کیا جاؤنگا اوس سے کہدو کہ آمادہ ہے فَاِنَّ اَجَلَ اللّٰہِ پس بیشک جو مدت کہ خدا نے مقرر کردی ہی آخرت مین لقاے
الٰہی کی وہ لَاٰتٍ البتہ آنے والی ہی وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ اور وہ ہی سننے والا بندون کی بات جاننے والا اونکے لون کے
ارادے اور خیالات وَمَنْ جَاھَدَ اور جو کوئی جہاد کرے کفار یا ہوے نفس غدا کے ساتھ فَاِنَّمَا یُجَاھِدُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ جہاد
کریگا لِنَفْسِہٖ اپنے واسطے اسواسطے کہ اوسکا ثواب اوہی کو ملیگا اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ لَغَنِیٌّ البتہ بے پروا ہی عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ○

اہل عالم کی طاعتون اور مجاہدون سے اور بندون کو عبادت کی تکلیف اونھی کے احوال کی درستی کے واسطے دیتا ہے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے لَنُكَفِّرَنَّ البتہ مٹا دینگے ہم عَنْهُمْ اونسے سَيِّاٰتِهِمْ اونکی برائیان وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اور البتہ جزا دینگے ہم اونھین اَحْسَنَ الَّذِيْ بہت خوب کام کی جو كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ تھے کرتے یعنی توحید کی جزا کہ اونکے سب عملون مین یہی بہتر ہے اور باقی کام چونکہ فضیلت مین اوسکے برابر نہین ہین نہ اونکی جزا اونکے موافق ہم دینگے اونکے عمل سے بہتر اور زیادہ ایک کے بدلے دس اور اس سے بھی زیادہ سات سو تک اسواسطے کہ وہ محتاج ہین اور مین بے نیاز ہون مصرع ہم باشد کز غنی چیزے رسد محتاج را لکھا ہے کہ جب حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ دولت اسلام سے سرفراز ہوے تو اونکی ماں حمنہ نام بنت ابوسفیان نے قسم کھائی کہ ہرگز دھوپ سے چھاؤن مین نہ جاونگی اور جس چیز سے میری زندگی کو مدد پہونچتی ہے وہ نہ کھاؤنگی جب تک تو دین محمدی سے جو تونے اختیار کیا ہے پیزار نہو جاے حضرت سعد نے یہ حال جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خدمت مین عرض کیا اور یہ آیت نازل ہوئی وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَيْهِ اوسکے ماں باپ کے ساتھ حُسْنًا ط نیکی کا یعنی ایسے کام کا جو محض نیکی ہو وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کرین ماں باپ اور لڑائی جھگڑا کرین تیرے ساتھ لِتُشْرِكَ بِيْ تاکہ شریک ٹھہراے تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ اوس چیز کو کہ نہین ہے لَكَ بِهٖ تجھے اوسکی خدائی کا عِلْمٌ کچھ علم نفی الوہیت کو نفی علم الوہیت کے ساتھ حق تعالیٰ نے تعبیر فرمایا یعنی ماں باپ اگر تجھے حکم کرین اس بات کا کہ اوس چیز کو میرا شریک ٹھہرا جسکی خدائی تو نہ جانتا ہو اور واقع مین خدائی میرے سوا کسی کے واسطے ثابت ہی نہین پس اگر ماں باپ شرک کرنے کو کہین فَلَا تُطِعْهُمَا تو نہ اطاعت کر اونکی اسواسطے کہ خالق کے گناہ مین مخلوق کی فرمانبرداری درست نہین ہے اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ میری جناب کی طرف ہے پھرنا تمھارا مومن ہو یا مشرک فرزند یا رہو یا عاق فَاُنَبِّئُكُمْ تو آگاہ کرونگا مین تمکو جزا دینے کے وقت بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ ہو تم کرتے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے کفر کے بعد وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے برائی کے بعد لَنُدْخِلَنَّهُمْ ضرور ضرور داخل کرینگے ہم اونھین فِي الصّٰلِحِيْنَ ○ گروہ مین نیکون کے یا لاینگے ہم اونھین اونکے داخل ہونے کی جگہ مین کہ وہ بہشت ہے وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ يَّقُوْلُ کوئی ہے کہ کہتا ہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ایمان لائے ہم خدا کا مراد منافق ہین یا ضعیف الایمان لوگ کہتے تھے کہ ایمان کہتے ہین ہم فَاِذَآ اُوْذِيَ فِي اللّٰهِ پھر جب ایذا دیا جاتا ہے وہ راہ خدا مین اپنے دین کے سبب سے یعنی جب کافر اوسپر سختی کرتے ہین تو جَعَلَ کرتا ہے یعنی گنتا ہے اور شمار کرتا ہے فِتْنَةَ النَّاسِ رنج اور سختی کو لوگون کی كَعَذَابِ اللّٰهِ مانند عذاب الٰہی کے یعنی خلق کی تکلیف اور ایذا رسانی کے سبب سے ایمان چھوڑ دیتے ہین جسطرح عذاب الٰہی کے خوف سے کفر ترک کر دینا چاہیے وَلَئِنْ جَآءَ اور اگر آئے نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ مدد تیرے رب کے پاس سے یعنی فتح اور غنیمت لَيَقُوْلُنَّ ضرور کہین کہ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ط بیشک ہم تمھارے ساتھ ہین دین اور ملت مین تو ہمین بھی مال غنیمت مین شریک کرلو اَوَلَيْسَ اللّٰهُ کیا نہین ہے اللہ بِاَعْلَمَ زیادہ جاننے والا سب جاننے والون سے بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ ○ وہ چیز جو آدمیون کے دلون مین ہے اخلاص کی صفائی یا نفاق کا میل وَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور البتہ جانتا ہے خدا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین

دل سے وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ ۝ اور البتہ جانتا ہی منافقون کو جو نہین ایمان لائے ہین اور اونکو دنیا مین تمیز کریگا رنج مین مبتلا کرکے اور بلا مین ڈالکر اونکا امتحان لیکے اسواسطے کہ بلا اور مصیبت مین مردون کا جوہر پہچانا جاتا ہی جسطرح آگ مین سونے چاندی کا کھرا کھوٹا پن کھلجاتا ہی نظم بشکل وہیأت انسان زرہ مروز نہار بتوان بصبر وتحمل شناخت جوہر مرد ہ اگر نہ پاک بود از بلا نخواہد جست ہ وگر در اصل بود پاک صبر خواہد کرد ہ لباب مین ہی کہ ابوسفیان اور امیہ بن خلف نے امیر المومنین عمر اور حضرت خباب رضی اللہ عنہما کو کہا کہ نئے دین سے منھ موڑو اور اپنے باپ دادا کا قدیم طریقہ نہ چھوڑو اور اگر باپ دادا کے دین پر ثابت قدم رہنے مین کچھ گناہ ہو تو اوسکا بار ہم اوٹھالینگے اور تمکو اوس بار مین نہ دینے دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو ایمان لائے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون سے جو ایمان لائے کہ اتَّبِعُوْا سَبِيْلَنَا پیروی کرو ہماری راہ کی یعنی اپنے باپ دادا کے طریقہ پر رہو وَلْنَحْمِلْ اور چاہیے کہ اوٹھائین ہم خَطٰيٰكُمْ تمھارے گناہ تمھارے امر تاویل جزا مین ہی یعنی اگر ہماری متابعت کرو تو ہم تمھارے گناہ اوٹھالین وَمَا هُمْ اور حال یہ ہی کہ نہین ہین کافر بِحٰمِلِيْنَ اوٹھانے والے مِنْ خَطٰيٰهُمْ مومنون کے گناہون مین مِّنْ شَيْءٍ ط کچھ بھی اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ تحقیق کہ وہ ضرور جھوٹے ہین اپنی اس بات مین جو کہتے ہین کہ ایمان والون کے گناہون کا بوجھ ہم اوٹھالینگے اور وہ اوسے اوٹھانے پر قادر نہونگے نہ تھوڑے کے نہ بہت کے اپنے گناہون کے بار کی جہت سے اور اونکے گناہون کے بوجھ کے باعث سے بھی کہ اونھین کافرون کے سبب سے وہ گمراہ ہوے اور اون کافرون کی متابعت کی جیسا حق تعالی نے فرمایا ہی کہ وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ اور ضرور اوٹھائینگے قیامت مین بھاری بوجھ اپنے گناہون کے وَاَثْقَالًا اور بھاری بوجھ اورون کے مَّعَ اَثْقَالِهِمْ اپنے بھاری بوجھون کے ساتھ یعنی جن لوگون کو ان کافرون نے گمراہ کیا ہی اونکے وبال کے بوجھ کو اون کافرون کے گناہون کے بوجھ پر اضافہ کرینگے بغیر اس بات کے کہ گمراہون کے گناہ مین سے کچھ کم ہو وَلَيُسْـَٔلُنَّ اور پوچھے جاوینگے تابع اور متبوع لوگ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن عَمَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ ہین افترا کرتے باطل باتین اور حیلے جسکے سبب سے خلق گمراہ ہوتی ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک بھیجا ہمنے نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ نوح کو اونکی قوم کی طرف فَلَبِثَ تو ٹھہرا فِيْهِمْ اونکے درمیان قوم کے لوگون کو راہ حق کی طرف بلانے کے واسطے اَلْفَ سَنَةٍ ہزار برس اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مگر پچاس سال بہت مشہور یہ روایت ہی کہ نوح علیہ السلام چالیس برس کے سن مین مبعوث ہوے اور نوسو پچاس برس خلق کو خدا کی طرف پکارا اور طوفان کے بعد ساٹھ برس زندہ رہے احقاف مین حضرت وہب سے منقول ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر چودہ سو برس کی ہوئی صاحب عین المعانی نے لکھا ہی کہ تین سو ستر برس کی عمر مین مبعوث ہوے اور نوسو پچاس برس دعوت کی اور طوفان کے بعد تین سو پچاس برس زندہ رہے قبض روح کے وقت ملک الموت حضرت عزرائیل علیہ السلام نے پوچھا کہ ای سب پیغمبرون مین بڑی عمر والے آپنے دنیا کو کیسا پایا فرمایا کہ جیسے دو دروازون کا ایک گھر کہ ایک سے آئین دوسرے سے نکل جائین رباعی اگر عمر تو عمر نوح ولقمان باشد ہ آخر بروی چنانکہ فرمان باشد ہ در بودن دنیا و برون رفتن از و ہ یک روز ہزار سال یکسان باشد ہ حضرت نوح علیہ السلام کا قصہ حق تعالی نے اس جہت سے بیان فرمایا کہ حضرت سید انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل مبارک کو تسکین ہو

ع ۱۳

اور قوم کی ایذا اور ظلم اوٹھانے پر آپ کو آگاہی ہو جائے اور طوفان نوح کا حال سُنکر تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہو جائے یعنی نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس تک قوم کی ایذا سہی اور دعوت اسلام کرتے رہے اور کوئی ایمان لایا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ پھر پکڑ لیا اونکی قوم کو عذاب طوفان نے وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ○ اور وہ ظالم تھے کفر کے سبب سے فَاَنْجَيْنٰهُ پھر نجات دی ہمنے نوح علیہ السلام کو وَاَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ اور یاران کشتی کو اور جو کوئی اونکے ساتھ تھا ایمان والے آدمی اور اقسام جانور وَجَعَلْنٰهَآ اور کر دیا ہمنے کشتی کو یا حضرت نوح کے واقعہ کو اٰيَةً دلالت اور نشانی یا عبرت لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم کے واسطے کہ اوس سے دلیل پکڑین یا نصیحت مانین وَاِبْرٰهِيْمَ اور یاد کر ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے لِقَوْمِهِ اپنی قوم کے لوگون کو کہ بابل کے رہنے والے تھے اعْبُدُوا اللّٰهَ تم عبادت کرو اللہ کی وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے ذٰلِكُمْ یہ عبادت اور ڈر خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمھارے واسطے اوس دین اور آئین سے جو تم رکھتے ہو اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے خیر کو شر سے نفع کو ضرر سے اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْثَانًا بتون کو وَّتَخْلُقُوْنَ اور پیدا کرتے ہو اِفْكًا ط جھوٹ اور اوسکا نام خدا رکھتے ہو یعنی جھوٹا خدا اپنے دل سے پیدا کرتے ہو اِنَّ الَّذِيْنَ تَعْبُدُوْنَ تحقیق کہ جنکو پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا لَا يَمْلِكُوْنَ نہین سکت اور قدرت رکھتے کہ دین لَكُمْ رِزْقًا روزی فَابْتَغُوْا تو ڈھونڈھو عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ خدا کے پاس سے روزی کہ وہ رزق کھانے والون کو رزق پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے وَاعْبُدُوْهُ اور عبادت کرو اوسکی اوسے ایک جان کر وَاشْكُرُوْا اور شکر کرو لَهٗ ط اوسکا اسواسطے کہ شکر سے نعمت حال باقی رہتی ہے اور آیندہ نعمت بڑھتی ہے اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ اوسکی طرف پھیرے جاؤگے یہانتک حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا قول تھا اب حق تعالیٰ کفار قریش کو تہدید فرماتا ہے اور دھمکی سناتا ہے کہ وَاِنْ تُكَذِّبُوْا اور اگر تکذیب کرو ای مکہ والو میرے پیغمبر کی فَقَدْ كَذَّبَ تو بیشک تکذیب کر چکی ہین اپنے پیغمبرون کی اُمَمٌ امتین مِّنْ قَبْلِكُمْ ط تمسے قبل جیسے قوم نوح قوم ہود قوم صالح علیہم السلام اور اونکی تکذیب سے پیغمبرون کو کچھ ضرر نہین پہونچا بلکہ اونکی بھی مضرت اونھی امتون کی الٹی حال ہوئی کہ وہ لوگ دنیا اور آخرت مین مستحق عذاب ہوے تو ای کفار قریش تمھاری تکذیب سے میرے حبیب کا کیا نقصان وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ اور نہین ہے میرے رسول پر مگر پیغام پہونچا دینا کھلا ہوا اور اونھون نے پیغام پہونچا کر خوف اور امید دلا کر تمکو راہ حق کی طرف بلایا اور عذاب آخرت سے تمکو ڈرایا اور تم حشر و نشر کے منکر ہوے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا اونھون نے اور پڑھے لَمْ تَرَوْا جمع حاضر کا صیغہ پڑھا ہے یعنی کیا نہین دیکھا تمنے ای حشر و نشر کے منکرو کہ كَيْفَ يُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ کیونکر ظاہر کرتا ہے اللہ مخلوق کو اوس سے مہلت کرتا ہے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اونھین موت کے بعد پھیر لیگا زندگی کی طرف اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ پہلے پہل پیدا کرنا اور دوبارہ زندہ فرمانا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ○ خدا پر آسان ہے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سِيْرُوْا سیر کرو فِى الْاَرْضِ زمین مین فَانْظُرُوْا کَيْفَ پھر دیکھو کہ کیونکر بَدَاَ الْخَلْقَ پیدا کیا ہے خدا نے خلق کو مختلف شکلون مختلف فعلون مختلف حالون پر ثُمَّ اللّٰهُ پھر اللہ تعالیٰ يُنْشِئُ ظاہر کریگا النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ دوسرا پیدا کرنا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جب

دیکھا اور جان لیا کہ ابتدا مین سب کا خالق اللہ ہی تو تم پر دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل اور حجت لازم ہو جائیگی اور خواہی نخواہی جان لوگے کہ جو
ابتدا مین خلائق کا پیدا کرنے والا ہی ہوسکتا ہی کہ وہ دوبارہ پیدا کرنے والا بھی ہو اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ تعالی عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ
ہر چیز پر ابتدا اور پیدا کرنا ہو یا دوبارہ قَدِیْرٌ ۝ قادر ہی اس جہت سے کہ قدرت اوسکی صفت ذاتی ہی اور اوسکی ذات سب ممکنات کے
ساتھ نسبت کرکے یکسان ہی جب وہ پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہی تو یقینی دوبارہ پیدا کرنے سے بھی عاجز نہوگا یُعَذِّبُ عذاب
کرتا ہی مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی عذاب کرنا وَیَرْحَمُ مَنْ یَّشَآءُ ج اور رحم کرتا ہی جسپر چاہتا ہی رحم کرنا وَاِلَیْہِ تُقْلَبُوْنَ
اور اوسی کے حکم کی طرف پھیرے جاؤگے روز جزا مین اور بعضون نے کہا ہی کہ عذاب کرتا ہی چھوڑ دینے اور کفران کے ساتھ اور رحم
کرتا ہی توفیق ایمان دیکر کشف الاسرار مین ہی کہ عذاب اوسکا عدل کی راہ سے ہی اور رحمت اوسکی فضل کی رو سے جسکے ساتھ
چاہتا ہی عدل کرتا ہی اور سامنے سے ہٹا دیتا ہی اور جسپر چاہتا ہی فضل کرتا ہی اور مہربانی کے ساتھ بلاتا ہی نظم اگر انی زاہ عدل
رانی ۔ وگر خوانی زروے فضل خوانی ۔ مرا با راندن وخواندن چہ کارست ۔ اگر خوانی وگر رانی تو دانی ۔ اور زاد المسیر مین ہی
کہ عذاب بدخوئی کے سبب سے اور رحمت حسن خلق کے باعث سے اور بعضون کے نزدیک عذاب دنیا کی طرف میل اور رغبت کرنے سے اور رحمت
دنیا کو ترک اور نفرت کرنے سے یا عذاب بے رحمت حرص و قناعت کے باعث یا عذاب بدعت کی وجہ سے اور رحمت ملازمت سنت کے
سبب سے یا عذاب پریشانی خاطر اور رحمت جمعیت دل کے ساتھ ہی امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ عذاب یہ ہی کہ بندہ کو اوسی پر
چھوڑے اور رحمت یہ ہی کہ خود بندہ کے کامون کا کفیل ہو جائے مصرع تا تو باشی یار مارونق نگیرد کار ما ۔ وَمَآ اَنْتُمْ اور نہین ہو تم
اے لوگو بِمُعْجِزِیْنَ ۚ عاجز کرنے والے اپنے رب کو اپنے عذاب سے فِی الْاَرْضِ زمین مین اگر چاہو کہ اوسکے حکم سے بھاگو اور زمین مین
چھپ ہو تو نہین چھپ سکتے ہو وَلَا فِی السَّمَآءِ ز اور نہ آسمان مین یعنی اگر آسمان مین ہو تو بھی تم عاجز کرنے والے نہین ہو اور بعضون نے
کہا ہی کہ اس سے یہ مراد ہی کہ جو خلق آسمان مین ہی وہ بھی خدا کو عاجز کرنے پر قادر نہین ہی وَمَا لَکُمْ اور نہین ہی تمھارے واسطے
مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِیٍّ کوئی یا جو تمکو عذاب الہی سے بچاے وَّلَا نَصِیْرٍ ع اور نہ کوئی مدد گار جو عذاب
تمپر سے اوٹھائے وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ اور جو لوگ کافر ہوے خدا کی آیتون کے ساتھ یعنی اوسکی کتابون کا ایمان
نہ لاے یا اوسکی حکمت اور وحدانیت کی دلیلین نہ مانین وَ اور ایمان نہ لاے لِقَآئِہٖٓ اوسکی ملاقات اور دیدار کا یعنی آخرت اور حشر
ونشر کے منکر ہوے اُولٰٓئِکَ یَئِسُوْا وہ لوگ ناامید ہوے مِنْ رَّحْمَتِیْ میری رحمت سے دنیا مین یا ناامید ہونگے قیامت مین
اور یَئِسُوْا صیغہ ماضی تحقق وقوع کی جہت سے ہی گویا وہ مایوس ہو چکے وَاُولٰٓئِکَ اور وہ لوگ لَھُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ
اَلِیْمٌ ۝ عذاب دکھینے والا یعنی ہمیشہ عذاب مین رہینگے اپنے کفر کے سبب سے اسکے بعد جملے معترضے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم
کے قصہ کے ساتھ بیان فرماتا ہی کہ فَمَا کَانَ پھر نہ تھا جَوَابَ قَوْمِہٖٓ جواب قوم ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو جب اپنی
قوم کو بت پرستی سے منع فرما چکے اور بت توڑ دیے اِلَّآ اَنْ قَالُوا مگر یہ کہ بولے قوم کے بعض لوگ بعضون سے کہ اقْتُلُوْہُ قتل کرو
ابراہیم کو اَوْ حَرِّقُوْہُ یا جلا دو اوسے اور جلانے پر متفق ہوکر اونھین آگ مین ڈالدیا فَاَنْجٰىہُ اللّٰہُ تو نجات دی ابراہیم کو اللہ تعالی نے

ع ۲ ۹

مِنَ النَّارِ آگ کے ضرر سے اور آگ اوپر سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی کردی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس نجات دینے میں لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں ہیں اوسکی قدرت کی کہ آگ کو بجھایا اپنے خلیل کو سلامت بچایا اونکی تفریح کے واسطے قدرتی چمن پھولا ہوا لگایا اور قدرت کی نشانیاں کہنے کے واسطے ہیں لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ○ اون لوگوں کے واسطے جو ایمان لاتے ہیں اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا قصہ سنکر اوسمیں غور و فکر کرتے ہیں اور فائدہ اوٹھاتے ہیں وَقَالَ اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ تم نے نہیں بنایا سوا اسکے نہیں کہ ٹھہرایا ہے تم نے مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ سوا اللہ تعالیٰ کے اَوْثَانًا بتوں کو خدا مَّوَدَّۃَ بَیْنِکُمْ اپنے درمیان دوستی ہونے کے سبب سے یعنی تاکہ تم اور بت پرست باہم ملجاؤ اور بتوں کی پرستش پر اجتماع کرو فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا زندگی دنیا میں یعنی جب تک دنیا میں رہو وہ دوستی باقی ہے ثُمَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ پھر قیامت کے دن یَکْفُرُ کافر ہوجائینگے اور بیزاری جتلائینگے اور منکر نظر آئینگے بَعْضُکُمْ بِبَعْضٍ تم میں جنکے لوگ تابع تھے بعض کے ساتھ کہ تابع ہیں وَّیَلْعَنُ بَعْضُکُمْ اور لعنت کرینگے بعض تمھارے یعنی پیروی کرنے والے اور رذیل لوگ بَعْضًا بعض کو کہ گے چلنے والے اور شریف لوگ ہیں وَمَاْوٰکُمُ النَّارُ اور پھرنے کی جگہ تم سب کی دوزخ ہے وَمَا لَکُمْ اور نہیں ہے تمھارے واسطے اوسدن مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ○ کوئی یار اور مددگار وں میں سے جنکی مدد سے تم نجات پاؤ آتش دوزخ سے اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اوس آگ سے نکلے فَاٰمَنَ تو ایمان لائے اور تصدیق کی لَہٗ لُوْطٌ ہے اونکی لوط علیہ السلام نے کہ اونکے بھانجے یا بھتیجے تھے وَقَالَ اور کہا ابراہیم نے لوط علیہما السلام سے اور حضرت سارہ سے کہ اونکی چچازاد بہن تھیں اور اونکا ایمان لائی تھیں کہ اِنِّیْ مُهَاجِرٌ بیشک میں ہجرت کرنے والا ہوں اس قوم سے اِلٰی رَبِّیْ اوس جگہ جہاں میرے رب کا حکم ہے اِنَّہٗ ھُوَ الْعَزِیْزُ بیشک وہ تو غالب ہے مجھے دشمنوں سے مغلوب کریگا الْحَکِیْمُ ○ خوب جانتا ہے اور حکمت کے ساتھ میرا کام بناتا ہے پھر لوط اور سارہ نے ابراہیم علیہم السلام کے ساتھ اتفاق کرکے پہاڑ پر سے جو کوفہ کے سامنے ہے نجران کو گئے اور وہاں سے ملک شام میں داخل ہوئے حضرت ابراہیم تو فلسطین میں ٹھہرے اور لوط علیہما السلام موتفکہ میں گئے کشاف میں لکھا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اوسوقت پچھتر برس کے تھے اور اسی سال حق تعالیٰ نے اسماعیل علیہ السلام کو اونکے گھر پیدا کیا حضرت ہاجرہ سے کہ حضرت سارہ کی لونڈی تھیں اور جب حضرت ابراہیم کا سن شریف ایک سو بارہ یا ایک سو بیس برس کا ہوا تو حق تعالیٰ نے حضرت سارہ سے بھی اونھیں فرزند عطا کیا جیسا کہ فرمایا ہے کہ وَوَهَبْنَا لَہٗ اور عطا کیا ہمنے اونھیں بوڑھاپے میں اِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ ایک فرزند اسحاق نام اور ایک پوتا یعقوب نام وَجَعَلْنَا اور رکھدی ہمنے فِیْ ذُرِّیَّتِہِ النُّبُوَّۃَ اوسکے فرزندوں میں نبوت یعنی بنی اسرائیل اور نبی اسماعیل میں وَالْکِتٰبَ اور کتابیں یعنی توریت انجیل زبور قرآن وَاٰتَیْنٰہُ اَجْرَہٗ اور دیا ہمنے ابراہیم کو اجر ہجرت کا فِی الدُّنْیَا اس جہان میں اسطرح کہ اونھیں ہمنے فرزند عطا کیا بوڑھاپے میں پانچ بوڑھیاسے یا ہمنے ذریت پاکیزہ عطا فرمائی اور پیغمبری اور کتابیں اونھیں مرحمت کیں یا اونھیں ہمنے مقبول خلق اور ہر دل عزیز کردیا کہ سب ملتوں والے اونکی طرف اپنی نسبت ٹھیک کرتے ہیں یا ہمنے حکم کردیا اوپر درود پڑھنے کا آخر زمانہ تک آوے اور دی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ دنیا میں اونکا اجر اونکی ضیافت باقی رہنا ہے یعنی جسطرح اونکی زندگی میں اونکے مہمانخانہ میں دعوت کا دستارخوان بچھا رہتا تھا اب بھی ہے اور سب خاص و عام اوس دستارخوان سے بہرہ مند ہیں وَاِنَّہٗ اور بیشک وہ

وقف لازم

فِي الْاٰخِرَةِ آخرت مین لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ صالحون مین سے ہین وَلُوْطًا اور یاد کر لوط کو اِذْ قَالَ جب کہا اونھون نے
لِقَوْمِهٖٓ اپنی قوم کے لوگون سے کہ وہ سوتفکات کے رہنے والے تھے کہ اِنَّكُمْ بیشک تم لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ نہ
آتے ہو بُرے کام پر اور بکرنے کے ساتھ پڑھا ہی یعنی کیا تم بُرے کام پر آتے ہو یعنی کیا تم وہ کام کرتے ہو جو نہایت
بُرا ہی اور اوسکی بُرائی کے سبب سے مَا سَبَقَكُمْ نہین سبقت لیگیا تمپر بِهَآ اوس بُرے کام مین مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنَ
الْعٰلَمِيْنَ ○ اہل عالم مین سے اسواسطے کہ اچھی اور سلیم طبیعتین اوس کام سے متنفر ہین اور پاکیزہ نفس اوس کام سے کراہت کرتے
ہین اَئِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ کیا تم آتے ہو مردون پر مباشرت کی راہ سے وَتَقْطَعُوْنَ السَّبِيْلَ ۙ اور راہ
ماری کرتے ہو وہ چلتون پر یعنی اونکا مال لیکر اونھین قتل کر ڈالتے ہو یا غریبون پر اس کام کے واسطے جبر کرتے ہو اور اس سبب سے
لوگون نے دریا کی راہ سے آمد و رفت اختیار کی ہی اور خشکی کی راہ بند ہوگئی ہی وَتَاْتُوْنَ اور آتے ہو تم فِيْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ ۭ
اپنی مجلسون مین بُرے کام کے ساتھ یعنی ایسے کام کرتے ہو جو عاقلون اور عارفون کے نزدیک اچھے نہین ہین جیسے گالی دینا اور فحش ملی
ہنسی کرنا اور سیٹی بجانا اور اونگلی سے ایک کا دوسرے کو کنکری مارنا اور راہ چلتون کو ڈھیلے مارنا اور شراب پینا تنبورہ وغیرہ مزامیر بجانا
اور مسافرون سے مسخرا پن اور ایسی باتین فَمَا كَانَ تو نہ تھا جَوَابَ قَوْمِهٖٓ جواب لوط کی قوم کو لوط کی بات کا اِلَّآ اَنْ
قَالُوا اگر یہ کہ کہا اونھین نے ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ لاؤ عذاب خدا کا ہمپر اِنْ كُنْتَ اگر ہی تو مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ○
سچون مین سے اس بات مین کہ یہ کام بُرے ہین اور اسکے سبب سے تمپر عذاب نازل ہوگا یعنی ہم یہ کام نہ چھوڑینگے اے لوط اگر تم سچ کہتے ہو
کہ خدا ہی اور تم اوسکے پیغمبر ہو تو اوس سے کہو کہ عذاب ہمپر بھیجے جب لوط علیہ السلام اون کافرون سے ناامید ہوئے کہ یہ ایمان نہ لائینگے تو
قَالَ کہا مناجات کی راہ سے کہ رَبِّ انْصُرْنِيْ اے رب مدد کر میری عذاب نازل کر کے عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ○ گروہ مفسدون کے
وَلَمَّا جَآءَتْ اور جب آئے رُسُلُنَآ رسول ہمارے یعنی فرشتے اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى ابراہیم کی طرف فرزند کی
بشارت دینے تو قَالُوْٓا کہا فرشتون نے کہ اِنَّا مُهْلِكُوْٓا بیشک ہم ہلاک کرنے والے ہین اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ۚ اس سدوم
نام گانون کے رہنے والون کو اسواسطے کہ وہ آپ کے بھانجے لوط علیہ السلام کی تکذیب کرتے ہین اِنَّ اَهْلَهَا بیشک اوس گانون کے
كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ۚ ع مین ظالم کفر کے سبب سے اور انواع و اقسام کی بُرائیان کر کے قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ اِنَّ فِيْهَا
لُوْطًا ۭ بیشک اوس گانو مین لوط ہی اور وہ تو ظالمون مین سے نہین ہی تو قَالُوْا بولے فرشتے کہ نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین
بِمَنْ فِيْهَا ۭ اوسے جو اوس گانون مین ہی مومن اور کافر اور ہم لوط علیہ السلام کے حال سے غافل نہین ہین لَنُنَجِّيَنَّهٗ ضرور
ضرور ہم نجات دینگے اوسے وَاَهْلَهٗٓ اور اوسکے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَهٗ مگر اونکی جورو کو کہ كَانَتْ ہوہ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○
باقی رہجانے والون مین سے عذاب مین یا گانون مین یعنی ہم کہدینگے کہ لوط علیہ السلام قوم مین سے نکل جائین اپنے لوگون سمیت
اور اونکے سب لوگ نکلجائینگے مگر اونکی جورو قوم کے لوگون مین رہیگی اور اونکے ساتھ ہلاک ہو جائیگی وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ
اور جب آئے رُسُلُنَا لُوْطًا بھیجے ہوئے ہمارے لوط کی طرف تو سِيْٓءَ بِهِمْ غمناک ہوے لوط اونکے سبب سے

ع ۴

وَضَاقَ بِهِمْ اور تنگ ہوے اونکے باعث ذَرْعًا دل کی رو سے یعنی تنگدل ہوے کہ مبادا اونکی قوم کے لوگون سے ان تازہ واردون کو رنج پہونچے باین وجہ کہ قوم کے لوگ غریبون سے متعرض ہوتے تھے فرشتون نے رنج کے آثار حضرت لوط کے چہرہ پر دیکھ کر اونھین تسلی دی وَقَالُوْا اور بولے فرشتے کہ لَا تَخَفْ نہ ڈر وَلَا تَحْزَنْ اور نہ رنج کر اِنَّا مُنَجُّوْكَ بیشک ہم نجات دینے والے ہین تجھے وَاَهْلَكَ اور تیرے لوگون کو اِلَّا امْرَاَتَكَ مگر تیری جورو کو کہ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ○ ہوگی رہجانے والون اور ہلاک ہونے والون مین سے اِنَّا مُنْزِلُوْنَ بیشک ہم نازل کرنے والے ہین عَلٰٓى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ ان گانون والون پر رِجْزًا عذاب مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے یعنی تیھر کا مینھ بِمَا كَانُوْا بسبب اسکے کہ تجھے برابر يَفْسُقُوْنَ ○ فسق کرتے تو حکم آلہی کے موافق لوط علیہ السلام نے اپنے لوگون سمیت نجات پائی اور موتفکہ کے کاؤ ہلاک ہوے اور شہر خراب گیا اور اون کافرون کا حال اہل عالم کے واسطے محل عبرت ہوگیا جیسا کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ وَلَقَدْ تَّرَكْنَا اور بیشک ہمنے چھوڑدیا مِنْهَآ اوس گانون مین سے اٰيَةًۢ بَيِّنَةً نشانی کھلی ہوئی لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس قوم کے واسطے جسکے لوگ سمجھتے ہین اور عبرت لیتے ہین اور وہ نشانی یا اونکے خراب مکانون کے آثار ہین یا تیھر کنکر وغیرہ کہ اوس زمین مین پائے جاتے ہین یا سیاہ پانی کہ ابتک موجود ہی وَاِلٰى مَدْيَنَ اور بھیجا ہمنے اہل مدین کی طرف اَخَاهُمْ شُعَيْبًا اونکے بھائی شعیب کو فَقَالَ پھر کہا شعیب نے کہ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ اے میری قوم کے لوگو عبادت کرو اللہ کی وَارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور امید رکھو ثواب روز آخرت کی یعنی ایسے کام کرو جنکے سبب سے ثواب کی امید رکھسکو یا ڈرو روز قیامت سے وَلَا تَعْثَوْا اور تباہی نہ ڈھونڈھو فِى الْاَرْضِ زمین مدین مین مُفْسِدِيْنَ ○ اوس حال مین کہ قصد کرنے والے ہو فساد کا فَكَذَّبُوْهُ تو تکذیب کی اون لوگون نے اور تباہی اور خرابی کرنے سے باز نہ آئے فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ تو آپکڑا اونھین سخت زلزلے نے یا جبریل علیہ السلام کی چیخ نے کہ اوسکے سبب سے دل تھرا گئے فَاَصْبَحُوْا پھر صبح کی فِىْ دَارِهِمْ اپنے گھرون مین جٰثِمِيْنَ ○ زانوکے بل پڑے ہوے اور مرے ہوے وَعَادًا وَّثَمُوْدَا اور یاد کرو عاد اور ثمود کو وَقَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ اور بیشک ظاہر ہوئی ہی اونکی ہلاکت تمھارے واسطے مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ اونکے مکانون سے جو حجاز اور یمن مین واقع ہین کہ وہان تمھارا گذر ہوتا ہی اور عذاب کے آثار دیکھتے ہو وَزَيَّنَ لَهُمُ اور آراستہ کردیئے ہین اونکے واسطے الشَّيْطٰنُ شیطان نے اَعْمَالَهُمْ اونکے کام کفر اور تکذیب فَصَدَّهُمْ تو باز رکھا اونھین عَنِ السَّبِيْلِ راہ راست سے جسکی طرف انبیا علیہم السلام اونھین بلاتے ہین وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ○ اور تھے دیکھنے والے یعنی دیدہ بصیرت سے ملاحظہ اور نظر اور فکر کرسکتے تھے مگر اس طرف متوجہ اور مشغول نہوے یا اپنے گمان مین ہوشیار اور باریک بین تھے مگر پیغمبرون کی باتون کو نامعقول جانا وَقَارُوْنَ اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قارون کو وَفِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ قف اور فرعون کو اور اوسکے وزیر ہامان کو وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى اور تحقیق کر آئے اونکے پاس موسیٰ علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی نشانیون اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَاسْتَكْبَرُوْا پھر سرکشی کی اونھون نے

فِي الْاَرْضِ زمین مین مصر مین اور بڑائی اختیار کی وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۚ ہمسے اور نہ تھے سبقت لیجانے والے حکم آلہی پر
بلکہ حکم آلہی اونمین جاری ہوا فَكُلًّا توہر ایک کو انمین سے جنکا ذکر کیا اَخَذْنَا پکڑلیا اور عذاب کیا ہمنے بِذَنْۢبِهٖ اوسکے
گناہ کے سبب سے فَمِنْهُمْ تو اونمین سے مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ کوئی تھا کہ بھیجی ہمنے اوسپر حَاصِبًا آندھی کہ اوسمین
سنگ ریزے تھے یعنی قوم لوط پر وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ کوئی تھا کہ پکڑلیا اوسے چیخ کے
عذاب نے یعنی قوم ثمود اور اہل مدین کو وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَّنْ خَسَفْنَا کوئی تھا کہ دھنسادیا ہمنے بِهِ الْاَرْضَ
اوسے زمین مین جیسے قارون کو وَمِنْهُمْ اور اونمین سے مَّنْ اَغْرَقْنَا کوئی تھا کہ ڈبودیا ہمنے اوسے پانی مین جیسے قوم نوح اور
فرعون وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ اور نہ تھا اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہین کہ بے جرم اونپر عذاب کرے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا
اور مگر تھے وہ کہ جہل اور عناد کے سبب سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے اور کفر ومعصیت کرکے اپنے کو تیر عذاب کا
نشانہ بناتے تھے ربا عی اے کہ حکم شرع را رد میکنی ۔ راہ باطل میروی بد میکنی ۔ چون تو بد کردی بدی یابی جزا ۔ بس بد بہا جملہ با خود
میکنی ۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مثل اونکے لوگون کی جنھون نے ٹھہرالیے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اللہ کے اَوْلِيَآءَ دوست
یعنی معبود كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ مانند مکڑی کے ہے کہ اپنے واسطے اتَّخَذَتْ بَيْتًا بنالیتی ہے گھر یعنی جالا لگاتی ہے وَاِنَّ
اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ اور تحقیق کہ گھرون مین بہت سست اور بے ثبات لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ البتہ گھر یعنی جالا مکڑی کا ہے
کہ نہ چھت ہوتی ہے دیوار اور نہ گرمی سے بچاتا ہے نہ سردی سے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اگر ہون کافر کہ کچھ بھی جانین تو یہ بات
ضرور جان لین کہ یہ مثل اونکے دین کے واسطے ہے جیسے مکڑی کا جالا بے اصل ہے اور کسی چیز کو نہین چاہیے ہوتا اسی طرح اونکا دین بھی
ذلیل وخوار اور بے مقدار ہے اور اوس سے کوئی بات نہین کھلتی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ مکڑی جتنا اپنے اوپر جالا تنتی ہے
اپنی ذات کے واسطے قید خانہ بناتی ہے اور اپنے ہاتھ پانون پھنساتی ہے تو اوسکا گھر اوسکا قید خانہ ہے تو جو لوگ خدائے برحق کے سوا
اور معبود ٹھہراتے ہین یعنی ہوا پرستی اور محبت دنیا اور متابعت شیطان کی طرف میل کرتے ہین وطوق زنجیرون یا اوبال مین
مقید ہوکر خلاص ہونے کا منھ اور نجات کی راہ نہین رکھتے اور عاقبت کو دوزخ کے ہلاکتخانہ اور دوری ومحرومی کے گڑھے مین پڑکر مبتلائے
عذاب ہونگے اور بعضون نے ہوائے نفسانی کو بے اعتباری اور بے ثباتی مین مکڑی کے جالے سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کسی نے کہا ہے بیت
از ہوا بگذر کہ بس بے اعتبار افتادہ است ۔ رشتہ دام ہوا چون تار بیت عنکبوت ۔ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ تحقیق کہ اللہ جانتا ہے
مَا يَدْعُوْنَ جو کچھ وہ پکارتے ہین یعنی پوجتے ہین مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مِنْ شَيْءٍ ہر چیز مین سے جیسے بت فرشتے آدمی
ستارے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے اپنی بادشاہی مین شریک نہین رکھتا الْحَكِيْمُ ۝ حکمت کے ساتھ کام کرنے والا کسی
حکمت سے مشرکون پر عذاب نازل کرنے مین تاخیر کرتا ہے وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ اور یہ مثلین نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لاتے ہین
ہم اور بیان کرتے ہین لوگون کے واسطے وَمَا يَعْقِلُهَآ اور نہین دریافت کرتے اوسکا ثمرہ اور فائدہ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ۝
مگر جاننے والے جو غور کرتے ہین چیزون کی حقیقتون مین خَلَقَ اللّٰهُ پیدا کیے اللہ نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وقف لازم

آسمان اور زمینین بالحق حق ظاہر کرنے کو باطل اور کھیل نہین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس پیدا کرنے مین لَاٰیَۃً البتہ
نشانی ہی کھلی ہوئی یا مثال دینے مین عبرت ہی لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ع ایمان والون کے واسطے فقط

اُتْلُ پڑھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ جو وحی بھیجی جاتی ہی تمھاری طرف مِنَ الْکِتٰبِ قرآن سے
وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اور قائم رکھو نماز اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی بیشک نماز باز رکھتی ہی عَنِ الْفَحْشَآءِ اون کامون سے
جو عقل کے نزدیک بُرے ہوتے ہین وَالْمُنْکَرِ ط اور اوس کام سے جسکی ممانعت حکم شرع کی رو سے ہی یعنی نماز گناہون سے باز رہنے کا
سبب ہوتی ہی اسواسطے کہ نماز کی مداومت دوام ذکر کا سبب ہی اور دوام ذکر کا نتیجہ کمال خوف آلہی ہی اور جس دل مین خوف ہو تو
اوسمین ارادۂ گناہ نہین ہوسکتا تو نماز کی خاصیت یہ ہی کہ بندہ کو گناہ سے باز رکھتی ہی لکھا ہی کہ انصار مین سے ایک جوان ہمیشہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتا کبھی اوسکی جماعت نہ ترک ہوتی اور شرعاً جتنی باتین منع ہین سب کرتا جب صحابہ نے
اوسکے حال کی حکایت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہی تو آپنے فرمایا کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی یعنی قریب ہی کہ نماز باز رکھے اوسے
اون بُرائیون سے بس تھوڑے ہی زمانہ مین اوسنے توبہ کی توفیق پائی اور زاہد صحابہ مین سے ہوگیا وسیط مین اپنی اسناد کے ساتھ
مالک رضی اللہ عنہم سے منقول ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو نماز اون کامون سے باز نہین رکھتی
جو شرعاً اور عقلاً ممنوع ہین تو اوسے درگاہ آلہی سے دوری ہی بڑھتی جاتی ہی صاحب تاویلات نے لکھا ہی کہ ہر ایک کو بدن دل
نفس سر روح خفی سے ایک نماز باز رکھنے والی ہی بدن کی نماز گناہون اور کھیل کی باتون سے منع کرتی ہی اور دل کی نماز فضول
امرون کے ظہور اور غفلت کی زیادتی اور وفور سے باز رکھتی ہی نفس کی نماز رذیل باتون اور علاقون اور برے اخلاق اور تیرگی پیدا
کرنے والے گناہون سے منع کرتی ہی اور سر کی نماز غیر خدا کی طرف التفات کرنے سے روکتی ہی اور روح کی نماز ملاحظۂ اغیار کے ساتھ
قرار پکڑنے کو منع کرتی ہی اور خفی کی نماز سالک کو شہود انسیت اور ظہور انانیت سے گزار دیتی ہی یعنی سالک پر ظاہر ہوجاتا ہی کہ حقیقت کی
رو سے سوا اللہ کے کچھ نہین بیت جز یکے نیست نقد این عالم + باز بین و بعالمش مفروش + وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط
اور البتہ ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی سب چیزون کے ذکر سے اسواسطے کہ اوسکا ذکر عبادت ہی اور غیر خدا کا ذکر عبادت نہین ہی یا
اللہ کا ذکر بہت بڑھکر اس بات سے ہی کہ کوئی اوسکی قدر پہچانے یا بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ اور کا ذکر اوسکے ساتھ برابری
کرے اور بعضون کے قول پر ذکر سے نماز مراد ہی تو معنی یہ ہین کہ نماز بہت بڑی عبادت ہی سب عبادتون سے یا اس سبب سے بہت
بڑی ہی کہ نماز پڑھنے والے کو سبب عذاب سے باز رکھتی ہی یعنی شرعاً اور عقلاً جو بُری باتین ہین اونسے روکتی ہی محققون نے کہا ہی
کہ یاد کرنا خدا کا بندہ کو بہت بڑھکر ہی اس بات سے کہ بندہ خدا کو یاد کرے اسواسطے کہ بندہ کا خدا کو یاد کرنا غرضون کے ساتھ ملا
ہوا ہی اور بندہ کو خدا کا یاد فرمانا صاف ہی بے غرض اور بے کدورت یا بندہ کا یاد کرنا خدا کو آپ ہی اور جلد فنا ہوجائیگا اور خدا کا
یاد کرنا بندہ کو باقی ہی کچھ بھی زائل ہی نہوگا حضرت ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا کا بندہ کو یاد فرمانا اس سبب سے
بہت بڑا امر ہی کہ جب وہ پہلے تجھے یاد کرلیتا ہی تو تو اوسے یاد کرتا ہی سلمی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ ازل مین جو اوسے یاد فرمایا یہ یاد

فرمانا بہت بہتر ہی اس سے کہ اب تم اوسکو یاد کرتے ہو نفحات مین حضرت شیخ ابو سعید ابوالخیر قدس سرہ سے منقول ہی کہ خدا کا یاد کرنا بہت بڑھکر ہی اسطرح کہ تو اوسے یاد کرتا ہی بلکہ وہ تجھے یاد فرماتا ہی اس سبب سے اوسکا ذکر بہت بڑھکر ہی تیرا یاد کرنا پیدا ہوا ہی کہانتک ہیگا بیت تو یاد کنی خدائے را در خور خود ۔ او یاد کند ترا ولے در خور خویش ۔ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ جو کچھ کرتے ہو تم نماز و روزہ وغیرہ اور تمھارے عمل کے موافق جزا ہوگی وَلَا تُجَادِلُوْٓا اور نہ جھگڑو اَهْلَ الْكِتٰبِ اہل کتاب سے یعنی اون اہل کتاب سے جو تمھارے عہد مین ہین یا جنھون نے جزیہ دینا قبول کیا اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ مگر اوس خصلت کے ساتھ کہ وہ بہتر ہی یعنی وہ بدمزاجی کرین تو اوسکے مقابلہ مین تم اونکے ساتھ خوشخوئی کرو وہ غصہ کرین تو تم تحمل کرو اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ مگر وہ جنھون نے ظلم کیا اونمین سے یعنی جنھون نے عہد توڑ ڈالا یا جزیہ روک لیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اہل کتاب مین سے ظالم وہ ہین جو خدا کے واسطے فرزند ثابت کرتے ہین وَقُوْلُوْٓا اور کہو اونسے کہ کمال صدق کے ساتھ اٰمَنَّا ایمان لائے ہم بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اوس چیز کا جو اوتاری گئی ہی اِلَيْنَا ہماری طرف یعنی قرآن وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ اور جو اوتاری گئی تھماری طرف یعنی توریت اور انجیل اور زبور وَاِلٰهُنَا اور ہمارا خدا وَاِلٰهُكُمْ اور تمھارا خدا وَاحِدٌ ایک ہی وَّنَحْنُ لَهٗ اور ہم اوسکے واسطے مُسْلِمُوْنَ ۝ گردن جھکائے ہوے اور مخلص اور موحد ہین اور تم اپنے عالمون اور فقیرون سے رب ٹھہرا لیتے ہو وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہمنے اوتارین اور انبیا علیہم السلام پر اپنی کتابین اوسی طرح اَنْزَلْنَآ اوتارا ہمنے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تمھاری طرف ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کہ وہ ایک کتاب ہی اصول دین مین اگلی کتابون کے موافق فَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ تو وہ لوگ جنھین ہمنے اگلی کتابون کا علم جیسے ابن سلام اور اونکے یار لوگ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ایمان لاتے ہین قرآن کا یا وہ لوگ مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل آپ پر اور قرآن پر ایمان لائے ہین جیسے قیس بن ساعدہ اور بحیرا اور نسطور اور ورقہ اور اونکے مثل وَمِنْ هٰٓؤُلَآءِ اور اوس گروہ سے جو عرب سے ہین مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ کوئی ہی کہ ایمان لاتا ہی قرآن کا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اور نہین منکر ہوتے ہماری کتاب کی آیتون کے اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ۝ مگر کافر لوگ یہود مین سے جیسے کعب بن اشرف اور عرب مین سے جو عناد رکھتے ہین جیسے ابوجہل اور مثل اوسکے وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا اور نہ تھے تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ پڑھتے مِنْ قَبْلِهٖ قرآن سے قبل مِنْ كِتٰبٍ کوئی کتاب نازل کی ہوئی کتابون مین سے وَّلَا تَخُطُّهٗ اور نہین لکھتے تم کتاب بِيَمِيْنِكَ اپنے داہنے ہاتھ سے یہ تاکید ہی نفی کتابت مین یعنی ای ہمارے حبیب ہرگز نہ تمنے پڑھا ہی نہ لکھا ہی اسواسطے کہ اگر تم لکھنے پڑھنے والے ہوتے تو اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝ اوسوقت نہ شک مین پڑتے تباہکار اور ٹیڑھی راہ چلنے والے یعنی مشرکان عرب کہتے کہ جب محمد عربی لکھتے پڑھتے ہین تو قرآن کو اگلی کتابون مین سے چھانٹکر ہمپر پڑھ دیتے ہین اور لکھ دیتے ہین یا یہود شک مین پڑتے کہ ہمنے تو کتابون مین پڑھا ہی کہ پیغمبر آخر زمان لکھتے پڑھتے نہونگے اور یہ فحص تو لکھا پڑھا ہی تیسیر مین ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا اور لوگون کے واسطے لکھنا پڑھنا بزرگی اور فضیلت کی بات ہی اور نہ لکھنا پڑھنا معجزہ اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی تھی اور جب معجزہ ظاہر ہو چکا اور آپ کے امی ہونے مین کچھ شک و شبہہ نرہا تو حق تعالی نے اخیر عمر مین لکھنے پڑھنے کی فضیلت بھی آپکو عطا فرمائی تاکہ یہ دوسرا معجزہ ہو ابن ابی شیبہ اپنی تصنیف مین عون بن عبداللہ کے طریق سے نقل کرتے ہین کہ کلمات رَسُوْلُ اللّٰہِ حَتّٰی کَتَبَ وَقَرَءَ یعنی نہین فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہانتک کہ لکھا آپنے اور پڑھا اور یہ صورت قرآن کے منافی نہین ہی اسواسطے کہ جس کتاب مین آپکے نہ لکھنے اور نہ پڑھنے کا ذکر ہی اوسکے معنی مین یہ تاویل کی ہی کہ وحی نازل ہونے کے قبل آپکی یہی شان تھی اور جو علما آپکو اول عمر سے آخر تک امی جانتے ہین اونکا مذہب صحت اور صواب سے بہت قریب ہی نظم بقلم گر بر سید انگشتش ٭ بود لوح و قلم اندر مشتش ٭ از سواد خط اگر دیدہ بہ بست ٭ بگمانش نرسد ہیچ شکست ٭ بود او نور و خط نیرہ ظلم ٭ نشود نور و ظلم جمع بہم ٭ بَلْ ھُوَ بلکہ قرآن اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ آیتین ہین کھلی ہوئی فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ سینہ اون لوگون کے جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہین علم یعنی اہل کتاب مین سے جو ایمان لائے یا صحابہ کرام کہ وہ اوسے یاد کرتے تھے تاکہ اوسمین کوئی تبدیل اور تحریف نہ کرسکے اور دل سے حفظ قرآن پڑھنا امت محمدی کا خاصہ ہی اسواسطے کہ اگلی اور آسمانی کتابین اوراق مین لکھی دیکھکر پڑھتے تھے اور ایک قول یہ ہی کہ بَلْ ھُوَ مین ھُوَ کی ضمیر جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی طرف پھرتی ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکے کام اور علم باوصف اسکے کہ آپ امی ہین کھلی ہوئی نشانیان ہین اون لوگون کے واسطے جو اگلی کتابون کے عالم ہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفتون اور نشانیون سے واقف ہین وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اور منکر نہین ہوتے ہماری آیتون سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہین اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ○ مگر وہ لوگ جو ظلم مین کامل ہین کہ مناظرہ اور مکابرہ کرتے ہین باوصف اسکے کہ معجزے کھلے ہوے دیکھتے ہین وَقَالُوْا اور کہا کافرون نے کہ لَوْلَآ اُنْزِلَ کیون نہین اوتارے جاتے عَلَیْہِ محمد عربی اٰیٰتٌ معجزے مِّنْ رَّبِّہٖ اونکے رب کے پاس سے یعنی ایسے معجزے جیسے کہ حضرت صالح کو اونٹنی اور حضرت موسی کو عصا اور حضرت عیسی علیہ السلام کو مائدہ عطا ہوا تھا قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ آیتین اور معجزے عِنْدَ اللّٰہِ اللہ کے پاس ہین جسوقت جیسا جو معجزہ چاہتا ہی اوتارتا ہی اور وہ میرے اختیار اور اقتدار مین نہین وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ○ اور سوا اسکے نہین کہ مین ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یعنی ایسی زبان مین تمکو خوف دلاتا ہون کہ تم سمجھتے ہو اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ کیا کافی نہین اونھین دلیل کھلی ہوئی اور معجزہ ظاہر اَنَّآ اَنْزَلْنَا یہ کہ اوتارا ہمنے عَلَیْکَ الْکِتٰبَ تمپر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن اور برابر یُتْلٰی عَلَیْھِمْ پڑھا جاتا ہی اونپر اونھی کی زبان مین اور وہ بڑے فصیح لوگ ہین بلاغت کے اسرار اور فصاحت کے لطوار اونپر پوشیدہ نہین ہین اور تمنے اونھین اپنے سامنے بلایا اور سب سے چھوٹی سورت جو قرآن کی ہی اوسکے مثل عبارت اونسے چاہی اور وہ لشکر کھینچتے ہین اور جان و مال ہارے دیتے ہین اور اوسکے مثل عبارت بنانے مین نہین مشغول ہوتے اس سے زیادہ کھلا ہوا اور کونسا معجزہ ہوگا اور کہان سے آئیگا اور بعضون نے کہا ہی کہ کچھ لوگ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اور یہود بعضے کلمات لکھتے لائے مطلب یہ تھا کہ ہم ایسی چیز چاہتے ہین جس سے اپنے علم کو بڑھائین حضرت نے فرمایا کہ پچھلی قوم کی یہی گمراہی ہی کہ جو کچھ اونکا نبی اونپر لایا اوسے چھوڑ کر رغبت کرتے ہین ایسی چیز کی طرف جو اونکے نبی کے سوا دوسرا لایا اور یہ آیت مذکور

نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ یَکْفِہِمْ یعنی کیا اونھین یہ قرآن کفایت نہین کرتا جو اونپر پڑھا جاتا ہی اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک اس کتاب مین لَرَحْمَۃً البتہ بڑی رحمت اور نعمت ہی اوس شخص کے واسطے جو قرآن کی متابعت کرے وَّذِکْرٰی اور نصیحت ہی لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ع اوس گروہ کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین قُلْ کَفٰی بِاللّٰہِ کہہ بس ہی خدا بَیْنِیْ وَبَیْنَکُمْ درمیان میرے اور تمہارے شَہِیْدًا گواہ میری بات پر اسواسطے کہ معجزات عطا فرماکر میری تصدیق فرماتا ہی یَعْلَمُ جانتا ہی خدا مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمین مین تو میرا اور تمہارا حال بھی اوسپر پوشیدہ نہ رہیگا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے بِالْبَاطِلِ ناحق پر جیسے یہودی اور نصرانی یا ایمان لائے ہین باطل معبودون کا وَکَفَرُوْا بِاللّٰہِ اور کافر ہوئے خدائے برحق کے ساتھ اُولٰٓئِکَ وہ لوگ ہُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ تو نقصان اوٹھانے والے ہین کہ اونھون نے کفر کو ایمان کے ساتھ بدل دیا وَیَسْتَعْجِلُوْنَکَ اور جلدی چاہتے ہین تجھسے اے ہمارے صبیب بِالْعَذَابِ عذاب جیسے نضر بن حارث اور اوسکے مثل کافر وَلَوْلَا اَجَلٌ مُّسَمًّی اور اگر نہ مدت ہوتی نام رکھی ہوئی اور معین ہر قوم کے عذاب کے واسطے لَّجَآءَہُمُ الْعَذَابُ تو البتہ آجاتا وہ عذاب جلدی عذاب مانگنے والون پر جسکا وعدہ ہی وَلَیَاْتِیَنَّہُمْ اور ضرور آجائیگا اونپر عذاب بَغْتَۃً اچانک دنیا مین موت کے وقت یا آخرت مین وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ اور وہ نہ جانینگے عذاب آنا یَسْتَعْجِلُوْنَکَ بِالْعَذَابِ جلدی مانگتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عذاب وَاِنَّ جَہَنَّمَ اور حال یہ ہی کہ دوزخ لَمُحِیْطَۃٌ بِالْکٰفِرِیْنَ پکڑے اور گھیرے ہوے ہی کافرون کو یا جہنم مین جانے کے سبب گھیرے ہوے ہین اونھین جیسے کفار اور عذاب یا اسم فاعل فعل مستقبل کے معنی مین ہی یعنی گھیر لیگا اونھین عذاب یَوْمَ یَغْشٰىہُمُ الْعَذَابُ یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو کہ گھیر لیگا اونھین عذاب مِنْ فَوْقِہِمْ اونکے سرون کے اوپر سے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِہِمْ اور اونکے پیرون کے نیچے سے وَیَقُوْلُ اور فرمائیگا حق تعالی یا فرشتہ کہیگا خدا کے حکم سے یا کوئی آدمی کہیگا دوزخیون سے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ جزا اوس چیز کی کہ تھے تم کرتے دنیا عمل کرنے کا گھر ہی اور عقبی جزا پانے کا گھر جو وہان تم بو آئے ہو یہان کاٹو بیت تو تخمے بیشمار کہ چون بدروی ۔ بہ محصول خود شاد و خرم شوی ۔ لکھا ہی کہ کچھ مسلمانون نے مکہ معظمہ مین قیام کیا خرچ راہ کم ہوے یا قوت استعداد کی قلت یا وطن کی محبت یا بھائیون کی صحبت کے خیال سے ہجرت نہ کرتے تھے اور خوف و ہراس کے ساتھ پوشیدہ خدا کی عبادت کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اے میرے وہ بندو جو ایمان لائے ہو مشرکون سے الگ ہو جاؤ اور مومنون کا ساتھ ڈھونڈھو اگر مکہ مین میری عبادت علانیہ نہین کرسکتے ہو تو اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ بیشک میری زمین کشادہ ہی تم خوف کی جگہ سے امن کے مقام پر ہجرت کر جاؤ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ○ پھر میری عبادت کرو خالص اور یہی کسی نے کہا ہی قطعہ سفر کن چو جاے تو ناخوش بود ۔ کزین جاے رفتن بدان ننگ نیست ۔ اگر تنگ گردد ترا جانگاہ ۔ خداے جہان را جہان تنگ نیست ۔ اور اگر اہل و عیال کی محبت کے سبب سے اپنا شہر نہین چھوڑ سکتے تو ایک دن مفارقت ضرور ہونا ہی کہ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ ہر ایک نفس چکھنے والا ہی موت کا اور مر کر ہر جگہ

اور ہر شخص سے چھوٹنا ہوگا ثُمَّ اِلَيْنَا پھر ہماری طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤگے اور کہ نے یُرْجَعُوْنَ جمع غائب کا
صیغہ پڑھا ہی یعنی پھر ہماری طرف وہ پھیرے جائینگے جزا پانے کو تو مشرکون کے شہر مین نہ رہنا چاہیے اور کعبۂ امان یعنی آستان
حضرت پیغمبر آخر زمان کی طرف رخ کرنا چاہیے وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے
اونھون نے کام اچھے یعنی فرض ادا کیے تو لَنُبَوِّئَنَّهُمْ ضرور اوتارینگے ہم اونھین مِّنَ الْجَنَّةِ جنت سے غُرَفًا
اونچے اونچے مکان مین کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہین اونکے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے
والے ہین وہ فِيْهَا اون مکان عالیشان مین نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ خوب اجر ہی نیک عمل کرنے والون کو جنت مین
الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وہ جنھون نے صبر کیا مشرکون کی اذیت پر اور وطنون سے ہجرت پر وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اپنے رب پر اوسکے سوا
اور کسی پر نہین يَتَوَكَّلُوْنَ ○ توکل کرتے ہین اور اپنا کام اوسی کو سونپتے ہین مکّہ کے مسلمانون نے یہ آیتین سنین اور مدینہ منوّرہ
کی طرف ہجرت کرنے کی عزیمت اور نیت کی تو دوسرا دغدغہ پیدا ہوا کہ جس شہر مین ہمارے واسطے اسباب معیشت مہیا نہین ہین وہان
کیونکر جا سکتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ اور کتنے جنبش کرنے والے ہین کہ کسی وجہ سے لَّا تَحْمِلُ
اپنی روزی نہین اوٹھاتے اپنی روزی یعنی اوسے اوٹھانے کی طاقت اور قوت نہین رکھتے یا جمع نہین کر رکھتے اور جمع کر رکھنے والے
تین جاندار ہین آدمی چوہا چیونٹی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنگلی کوّا بھی جمع کر رکھتا ہی اور بھول بھی جاتا ہی کشاف مین بعضے اگلے بزرگون سے
منقول ہی کہ بلبل کو مین نے دیکھا کہ اپنی خوراک بازو کے نیچے چھپاتی تھی غرضکہ بہت جانور ایسے ہین وحوش طیور درندون کیڑے مکوڑون مین کہ
اپنے کھانے کو جمع نہین کر رکھتے اور اپنے اوپر لادے نہین پھرتے اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا اللہ تعالیٰ ہی روزی دیتا ہی اونھین وَاِيَّاكُمْ
اور تمھین بھی تو غربت و مسافرت مین اسباب معیشت نہونے کے سبب سے اندیشہ نہ کرو نظم ہست رفیض کرم ذوالجلال ؛ مشرب ارزاق
ہر آب زلال ؛ شاہ و گدا روزی او میخورند ؛ مور و ملخ قسمت او می برند ؛ وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ ہی سننے والا تمھاری بات جو تم کہتے
کہ پردیس مین ہجرت کرکے ہم جائینگے تو روزی کہان سے کھائینگے الْعَلِيْمُ ؛ جاننے والا کہ تمکو کہان سے روزی دیگا وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکّہ سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمینین
وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کر دیا سورج اور چاند تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؛ ضرور کہینگے کہ اللہ نے چونکہ یہ مسئلہ سب کی عقلون مین
جما ہوا ہی کہ انتہا سب ممکنات کی اوس ایک کی طرف واجب ہی جسکی ذات واجب الوجود ہی اور چونکہ یہ سب جانتے ہین کہ آسمان اور زمین کا پیدا
کرنے والا بھی وہی ہی فَاَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ○ پھر کہان منھ پھیرے جاتے ہین توحید سے یعنی راہ حق سے کیون منھ پھیرتے ہین اور راہ
باطل مین کیون دوڑتے ہین اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ پھیلاتا ہی اور کشادہ فرماتا ہی روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسیکے
واسطے چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون مین سے وَيَقْدِرُ لَهٗ ؛ اور تنگ کرتا ہی اوس کسیکے واسطے کہ چاہتا ہی ضمیر غیر
مذکور کی طرف پھرتی ہی اسواسطے کہ تقسیم اوسپر دلالت کرتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسکے واسطے روزی کشادہ کیجاتی ہی اور جسپر تنگ
کیجاتی ہی وہ ایک ہی ہی یعنی جس بندہ پر چاہتا ہی کبھی روزی کشادہ کر دیتا ہی اور کبھی تنگ کر دیتا ہی اِنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○ ہر چیز جانتا ہی روزی کی تنگی اور فراخی اور بندون کی مصلحت اوسپر پوشیدہ نہین وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ
اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرب کے مشرکون سے کہ مَنْ نَزَّلَ کسنے برسایا مِنَ السَّمَاءِ ابر سے یا آسمان سے مَاءً
پانی فَأَحْيَا پھر زندہ اور سرسبز کردیا بِهِ الْأَرْضَ اوس پانی سے زمین کو مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے
بعد تو لَيَقُولُنَّ اللَّهُ ضرور کہینگے کہ اللہ سے یعنی اس بات کا اونھین اقرار ہی کہ ممکنات کا پیدا کرنے والا وہی ہی اور باوجود اسکے بعضے
مخلوقات اوسکی عبادت مین اور ون کو شریک کرتے ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ط کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ حمد و شکر خدا کے واسطے اور
کہ اوسنے اس گمراہی سے محفوظ رکھا مجھے اور میری اتباع کرنے والون کو بَلْ أَكْثَرُهُمْ بلکہ بہتیرے اونکے یعنی اکثر کافر لَا يَعْقِلُونَ ○ ع ۱۲
نہین سمجھتے اور دوہری بات کہتے ہین خدائے برحق کے خالق ہونے کا اقرار کرتے ہین اور مخلوق کو اوسکا شریک ٹھہراتے ہین وَمَا هَٰذِهِ
الْحَيَاةُ الدُّنْيَا اور نہین ہی یہ زندگی دنیا کی إِلَّا لَهْوٌ مگر مشغولی اور بیکاری وَلَعِبٌ ط اور کھیل یعنی جھٹ پٹ گذر جانے والی
لڑکون کے کھیل کے مثل ہی کہ ایک جگہ جمع ہوتے ہین اور گھڑی بھر کھیل سے خوش ہوتے ہین اور پھر دم بھر مین تھک کر اور رنجیدہ ہوکر متفرق
ہوجاتے ہین اور یہی مضمون کسی نے کیا خوب کہا ہی کہ بیت بازیچہ ست طفل فریبیں متاع دہر ۔ بے عقل مردمان کہ بدین مبتذل شوند
وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ اور بیشک آخرت لَهِيَ الْحَيَوَانُ ط البتہ وہ توحیات ابدی کی جگہ ہی یعنی وہان ہمیشہ زندگی ہوگی لَوْ وقف لازم
كَانُوا يَعْلَمُونَ ○ اگر ہون لوگ کہ جانین اور جان بوجھ کر دنیاے فانی کو سراے جاودانی پر اختیار کرین فَإِذَا رَكِبُوا پھر جب
سوار ہوتے ہین کافر فِي الْفُلْكِ کشتی مین اور موج کے سبب سے مضطرب ہوتے ہین تو دَعَوُا اللَّهَ پکارتے ہین خدا کو
مُخْلِصِينَ اوس حال مین کہ خالص کرنے والے ہوتے ہین لَهُ الدِّينَ ۃ اپنے خدا کے واسطے اپنے دین کو یعنی ظاہر مین
مخلصون کی ایسی صورت بناتے ہین اسواسطے کہ اوسوقت خدا ہی کو یاد کرتے ہین اور وہ خوف و اضطراب دفع کرنے کو اوسی کی پناہ
ڈھونڈھتے ہین فَلَمَّا نَجَّاهُمْ پھر جب نجات دیتا ہی اونھین خدا دریا سے اور وہ سلامت اوترتے ہین إِلَى الْبَرِّ بیابان
کی طرف تو إِذَا هُمْ اوسی وقت وہ يُشْرِكُونَ ○ شرک کرتے ہین یعنی اپنی عادت کی طرف پھر جاتے ہین لِيَكْفُرُوا
تاکہ کافر اور ناشکرے ہوجائین بِمَا آتَيْنَاهُمْ ط اوس چیز کے ساتھ جو ہمنے دی ہی اونھین نجات کی نعمت وَلِيَتَمَتَّعُوا ف
اور تاکہ فائدہ اوٹھائین بت پرستی پر اکٹھا ہوکر یا اس جہان کی زندگی سے پھل کھائین فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ○ پھر قریب ہی کہ جانینگے
عذاب کے وقت اپنے کام کا انجام أَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا مکہ کے لوگون نے اور نہین جانا أَنَّا جَعَلْنَا یہ کہ کردیا ہمنے اونکے شہر
حَرَمًا آمِنًا حرم امن والا یعنی وہان کے لوگ لوٹ مار سے بیخوف ہین وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ اور حال یہ ہی کہ لیے جاتے ہین
لوگ مِنْ حَوْلِهِمْ گرداگرد سے اونکے شہر کے یعنی لوگون کو قتل اور قید کرتے ہین کہ معظمہ کے گرداور کوئی اونکے حال سے متعرض
نہین ہوتا أَفَبِالْبَاطِلِ کیا پھر باطل پر کہ بت ہین یا شیطان يُؤْمِنُونَ ایمان لاتے ہین وَبِنِعْمَةِ اللَّهِ اور نعمت الٰہی کے ساتھ
یعنی ایسی کھلی ہوئی نعمت کہ حرم مین مکان بنانا خوف سے امین ہوجانا اسکے ساتھ يَكْفُرُونَ ○ کفران کرتے ہین اور ناشکر
ہوے جاتے ہین اور اونکے کفران نعمت کی دلیل شرک ہی وَمَنْ أَظْلَمُ اور کون شخص بڑا ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرَىٰ اوس سے

جو افترا کرے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اللہ پر جھوٹ اور گمان کرے کہ خدا کا شریک ہے اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ یا تکذیب کرے قرآن کی یا رسول
کی لَمَّا جَآءَهٗ ط جبکہ آئے اوسکے پاس اَلَيْسَ کیا نہیں ہے یعنی ہے فِيْ جَهَنَّمَ دوزخ مین مَثْوًى جگہ ٹھہرنے کی
لِّلْكٰفِرِيْنَ ○ کافرون کے واسطے وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا اور جو لوگ کوشش کرتے ہین فِيْنَا ہمارے کام مین اور ہمارے
دین قائم کرنے مین تو لَنَهْدِيَنَّهُمْ ضرور راہ دکھاتے ہین ہم اونھین سُبُلَنَا ط اپنی راہین وَاِنَّ اللّٰهَ اور تحقیق کہ
اللہ تعالیٰ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ ع نیک کام کرنے والون کے ساتھ ہے یعنی مجاہدون کے ساتھ مدد اور فتح کرنے کے حق تعالیٰ نے ع ۶
یہان مجاہدہ کا لفظ مطلق فرمایا تاکہ ظاہری اور باطنی دونون جہادون کو شامل ہے تو اس آیت کے یہ معنی ہوے کہ جو لوگ جہاد کرتے ہین
میری راہ مین دین کے دشمنون کے ساتھ اور نفس اور خواہش کے ساتھ تو دکھاتے ہین ہم اونھین وصلت لقا کو پہونچنے کی راہ سہل عبداللہ
تستری رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ کوشش کرتے ہین اقامت سنت مین راہین دکھلاتے ہین ہم اونھین جنت کی امام قشیری
رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ آراستہ کرتے ہین اپنا ظاہر مجاہدات سے آراستہ کرتے ہین ہم اونکا باطن مشاہدات سے شیخ ابوبکر واسطی
رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے معنی یون فرماتے ہین کہ حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہے کہ جو کوشش کرتا ہے میرے واسطے تو مین اوہ دیتا ہون اوسے
اپنی طرف تحر الحقائق مین لکھا ہے کہ اس آیت مین ارشاد ہوتا ہے کہ جو کوئی کوشش کرتا ہے میری طلب مین تو مین اوسے اپنے پا جانے کی راہ
بتاتا ہون اَلْاَمَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ یعنی آگاہ ہو جسنے مجھے ڈھونڈھا پایا بعض کلمات زبور شریف کے ترجمہ مین کسی نے یہ شعر کہا ہے شعر
اَنَا الْمَعْبُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ ✣ اَنَا الْمَقْصُوْدُ فَاطْلُبْنِيْ تَجِدْنِيْ ✣ بیت اگر در جستجوے من شتابی ✣ مراد خود بزودی بازیابی ✣

سُوْرَةُ الرُّوْمِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ روم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

الٓمّٓ ○ ابوالجوزا رحمۃ اللہ تعالیٰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ حروف مقطعہ آیت بانیہ مین ہر ایک حرف
اشارہ ہے اوس صفت کی طرف جسکے ساتھ خدا کی ثنا کرتے ہین جیسا کہ الٓمّٓ مین الف الوہیت سے کنایہ ہے اور لام لطف سے اور میم ملک سے اور
بعضون نے کہا ہے کہ الف اشارہ ہے اسم اللہ کی طرف اور لام جبریل کی جانب اور میم ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف یعنی اللہ نے جبریل
امین کے ذریعہ سے وحی بھیجی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف غُلِبَتِ الرُّوْمُ ○ مغلوب ہوے رومی اور فارسی اونپر غالب آئے فِيْٓ
اَدْنَى الْاَرْضِ اوس زمین مین جو بہت نزدیک ہے عرب سے زمین روم کی نسبت اور وہ شہر اردن اور فلسطین تھا یا کسکا یا اذرعات اور
بصری کا درمیان اور وہ غلبہ اسطرح پر تھا کہ خسرو پرویز نے شہریار اور فرخان کہ اوسکے دو امیر تھے انکو بڑے لشکر کے ساتھ بھیجا اور ملک روم مین سے
اونھون نے کچھ فتح کر لیا اور روم کے لوگ شکست کھا گئے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے کے نوین برس یہ خبر مکہ مین
پہونچی تو کافر خوش ہوے اور مسلمانون سے بدخواہی کے طور پر بولے کہ تم اور نصارا دونون اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی دونون امی ہین تو
روم پر فارس کے غلبہ سے ہم یہ فال نکالتے ہین کہ ہم بھی تم پر غالب ہونگے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اور بیان کر دیا کہ وَهُمْ اور رومی مِّنْۢ بَعْدِ



غَلَبِهِمْ اپنے مغلوب ہونے کے بعد سَيَغْلِبُوْنَ ۙ جلد غالب ہونگے فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ؕ تھوڑے برسون مین کہ تین اور نو برس کے درمیان ہوتے ہین بس امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرکون سے کہا کہ تمہاری تکمین روشن نہون قسم ہی خدا کی کہ روم کے لوگ فارس پر غالب ہونگے چند سال مین اُبی بن خلف بولا کہ ایسا نہین ہی ہم تمہارے ساتھ شرط کرتے ہین پس تین برس کی مدت مقرر کرکے دس دس اونٹ جوان شرط لگائے پھر حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حال عرض کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بضع تین اور نو کے درمیان ہی تم جاؤ مال اور مدت بڑھاؤ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے اور نو برس تک کی مدت مقرر کرکے سو اونٹ پر شرط کی اور باہم ضمانت لی جنگ بدر کے دن جب مسلمان کفار قریش پر غالب ہوے تو فارسیون پر رومیون کے غلبہ کی بھی خبر پہونچی اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خبر جناب حدیبیہ کے دن تحقیق ہوئی پہلے قول کے موافق حضرت صدیق نے سو اونٹ اُبی بن خلف سے لیے اور دوسرے قول پر اوسکے ضامن سے سو اسطے کہ اُبی جنگ احد مین قتل ہوگیا تھا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ بہتر ہی یعنی صدقہ دیدو عنقریب یہ آیت خبر دینا ہوئے والے امور سے اور یہ اعجاز قرآن کے اقسام مین سے ہی لِلّٰهِ الْاَمْرُ اللہ ہی کے واسطے ہی حکم مِنْ قَبْلُ پہلے سے جب فارس کو روم پر غلبہ ہوا تھا وَمِنْ بَعْدُ ؕ اور بعد غالب ہونے روم کے فارس پر یعنی ہر وقت اوسکا حکم جاری ہی اور سب کام اوسی کے قبضۂ قدرت مین ہین اور کشف الاسرار مین کہا ہی کہ قبل ازل ہی اور بعد آبد یعنی امر ازلی وابدی اوسی کو ہی اسواسطے کہ وہ خداوند ازلی وابدی ہی وَيَوْمَئِذٍ اور جب رومی فارسیون پر غلبہ کرینگے تو يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ خوش ہونگے مومن بِنَصْرِ اللّٰهِ خدا کی مدد کے سبب سے کہ وہ اہل کتاب ہین مدد اور فتح دیگا اوس قوم پر جو کتاب نہین رکھتے اسواسطے کہ فارس کی فتح اولٹ جانا نیک فال ہی مسلمانون کے واسطے اور ایمان والون کی دی ہوئی خبر کا صدق ظاہر کرنا ہی اور کی ہوئی شرط کا لینا ہی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا یقین زیادہ ہونا ہی تو ضرور ایمان والے خوش و خرم ہونگے اور بعضون نے کہا ہی کہ مسلمانون کی خوشی کا باعث یہ ہی کہ رومیون اور فارسیون کی لڑائی مین بعضے دین کے دشمنون نے بعض پر غلبہ کیا اور ایک جماعت کو نیست و نابود کردیا اور اوسکی کیفیت اسطرح پر ہی کہ شہریار اور فرخان ملک روم کے بعضے شہرون پر غالب ہوے اور پرویز بعض اہل غرض کی غمازی اور چغلی کھانے سے دونون بھائیون سے ناراض ہوا اور اوسنے چاہا کہ ایک کو دوسرے کے ہاتھ سے ہلاک کرے دونون بھائی اس حال کی حقیقت سے واقف ہوگئے اور قیصر روم کو یہ کیفیت لکھی اور نصارا ہوگئے اور لشکر روم کے سپہ سالار ہوکر فارسیون کو مغلوب کیا اور اونکے بعضے شہر فتح کرلیے يَنْصُرُ مدد دیتا ہی حق تعالی مَنْ يَّشَآءُ ۚ جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی انتقام لیتا ہی ایک گروہ سے الرَّحِيْمُ ۝ مہربان ہی غلبہ دیتا ہی ایک گروہ کو دوسرے گروہ پر وَعْدَ اللّٰهِ ؕ وعدہ کیا خدا نے غلبہ روم کا یا مسلمانون کی خوشی کا وعدہ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ نہین خلاف کرتا ہی اللہ اپنا وعدہ اسواسطے کہ جھوٹ اوسپر ممتنع ہی بلکہ وہ اپنا وعدہ سچ ہی کرتا ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اوسکے وعدہ کی صحت اور سچائی يَعْلَمُوْنَ جانتے ہین ظَاهِرًا ظاہر چیزون مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ زندگی دنیا مین سے دنیا کا مال متاع جاہ و دولت یا معیشتون اور تجارتون کے اسباب

اور تیسیر مین کہا ہو کہ دنیا سے مراد مکان بنانا اور کھیتی کرنا نہرین جاری کرنا اور کھیت اور باغ سے پانی لانا ہو کہ اکثر دنیا کے لوگ اوسکے قواعد جانتے ہین وَهُمْ اور وہ عَنِ الْاٰخِرَةِ امور آخرت سے کہ غایت مقصود وہی ہو هُمْ غٰفِلُوْنَ ○ وہ تو غافل اور بے خبر ہین ضمیر کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہو اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا کیا فکر نہین کرتے فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اپنی ذاتون مین کہ مرایے ممکنات ہی یعنی جو کچھ آفاق مین ہو اوسکی نمود نفسون مین پاسکتے ہین یا یہ معنی ہین کہ اپنے کامون مین کیون تفکر نہین کرتے تاکہ اپنے پہلے پہل پیدا ہونے سے دوبارہ قیامت کے دن اوٹھنے پر دلیل پکڑین مَا خَلَقَ اللّٰهُ نہین پیدا کیا خدا نے السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ آسمانون اور زمینون کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور جو کچھ آسمان اور زمین کے درمیان ہو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے یعنی حکمت کے ساتھ خلاصہ کلام یہ ہو کہ زمین آسمان اور جو کچھ ان دونون مین ہو اوسکا پیدا کرنا کھیل کے واسطے نہین بلکہ اسکا پیدا کرنا اسواسطے ہو کہ حضرت باری تعالی کی توحید پر انسے دلیل پکڑین وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نام رکھے ہوے وقت کے واسطے کہ جب وقت آپہونچیگا تو یہ سب نہایت کو پہونچ جائینگے اس سے قیامت کا دن مراد ہو وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ النَّاسِ لوگون مین یعنی کافر بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ اپنے رب کے دیدار کے ساتھ یعنی قیامت کے دن پر کہ وہ لقاے الٰہی کا وقت ہو لَكٰفِرُوْنَ ○ البتہ نہ ایمان لانے ہین اور منکر ہین اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی تجارت کے وقت عاد و ثمود کے مکانون کی سیر نہین کرتے فَيَنْظُرُوْا کیف کَانَ پھر دیکھین تو کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ انجام اون لوگون کا جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے اگلی امتون مین سے کہ كَانُوْٓا آتھے وہ لوگ اَشَدَّ مِنْهُمْ بہت سخت اہل مکہ کی نسبت قُوَّةً زور کی رو سے جیسے قوم عاد اور ثمود کے لوگ اور مثل اونکے وَاَثَارُوا الْاَرْضَ اور پھاڑی اونھون نے زمین یعنی بیج بونے درخت لگانے کھانین نکالنے پانی لینے کے واسطے اونھون نے زمین پھاڑی وَعَمَرُوْهَآ اور آباد کیا اونھون نے اوسے اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا بہت زیادہ اوس سے کہ آباد کی مکہ کے لوگون نے کہ اوس میدان کے رہنے والے ہین جہان کھیت نہ تھا یا یہ کہ وہ لوگ عمر رکھتے تھے دنیا مین کفار قریش کی عمرون سے زیادہ وَجَآءَتْهُمْ اور آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ پیغمبر اونکے بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی آیتون یا ظاہر معجزون کے ساتھ اور وہ کافر اونکا ایمان نہ لائے تو حق تعالی نے اون سب کو ہلاک کر دیا فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ تو نہین ہو اللہ کہ ظلم کرے اونپر یعنی ایسا نہین ہو کہ بے رسول بھیجے اور بغیر کفر اور تکذیب کے اونکو ہلاک کر دے وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اور لیکن تھے کہ عذابون کے موجبات اور اسباب کے باعث سے اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ○ اپنی ذاتون پر ظلم کرتے تھے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِيْنَ پھر ہی سرانجام اون لوگون کا جنھون نے اَسَآءُوا برا کیا یعنی کافر ہو گئے السُّوْٓاٰى برا کہ سختی اور عذاب ہو اور بعضون نے کہا ہو کہ سوئی جہنم کا نام ہو جس طرح حسنی بہشت کا نام ہو یعنی دونون مشرکون کا انجام ہو اَنْ كَذَّبُوْا بسبب اسکے کہ تکذیب کی ہو اونھون نے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالی کی آیتون کی یعنی اونھون نے قرآن کو نہ مانا یا دلائل قدرت کے سبب سے اونھون نے عبرت نہ پکڑی وَكَانُوْا بِهَا اور تھے کہ اون آیتون کے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے تھے اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ اللہ پیدا کرتا ہی خلق کو نطفہ سے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر دوبارہ زندہ کریگا اور اوٹھائیگا

ع ۱۰

موت کے بعد ثُمَّ اِلَيْهِ پھر اوسکی جزا اور اوسکے حکم کی طرف تُرْجَعُوْنَ ○ پھیرے جاؤگے اور بکر نے جمع غائب کا صیغہ پڑھا ہے یعنی وہ پھیرے جائینگے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ○ چپ ہو جائینگے شرک یعنی ناامید ہو جائینگے اور حجت منقطع ہو جائیگی وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ اور نہوگا اونکے واسطے مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ اونکے شریکون مین سے یعنی خداؤن مین سے جنکا نام اونھون نے شریک رکھا تھا جیسے فرشتے اور بت انمین سے اونکا کوئی نہوگا شَفِعُوْا شفاعت کرنے والے یعنی یہ کافر دنیا مین کہتے تھے کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے اور اوسدن کافر اونکی شفاعت سے محروم رہینگے وَكَانُوْا اور تھے اوس امید کے سبب بِشُرَكَآئِهِمْ اون شریکون کے ساتھ كٰفِرِيْنَ ○ کافر یعنی جب اپنے مطلوب سے ناامید ہونگے تو اپنے خداؤن سے بیزار ہو جائینگے وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ اوسدن يَّتَفَرَّقُوْنَ ○ پراگندہ ہو جائینگے لوگ اور ایک دوسرے سے جدا ہو جائینگے ایک گروہ اعلیٰ علیین کی طرف جائیگا ایک گروہ اسفل السافلین مین گریگا ایک تو درجۂ وصلت پر ہوگا ایک درکۂ فرقت مین پڑیگا وہ تو محبت کے تخت پر ہونگے یہ محنت اور مصیبت کی چٹائی پر اونکو طرح طرح کا ثواب ہوگا اپنے قسم قسم کا عذاب ہوگا ایک گروہ دولت موصلت سے نازش کریگا ایک گروہ آتش مفارقت مین جلے بھنے گا بیت یکے خندان بصد عشرت یکے نالان بصد عسرت ۔ یکے در راحت وصلت یکے در شدت ہجران ۔ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر مگر جو لوگ ایمان لائے ہون وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہون اونھون نے اچھے فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ○ تو وہ ایسے باغ مین خوش کیے گئے ہونگے جو پھلا پھولا سرسبز شاداب ہوگا نہرین اوسمین چھلکتی ہونگی اور وہ نیک لوگ اوس باغ مین ایسے خوش ہونگے کہ خوشی کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا یا بزرگی کیے گئے اور نعمت دیے گئے یا اونھین حلون سے آراستہ کرینگے احقاف مین ہے کہ تاج دیے جائینگے عین المعانی مین ہے کہ ایسی اچھی آواز سنائے جائینگے کہ اوسکے سننے کے برابر کسی چیز مین لذت نہوگی حدیث مین ہے کہ بہشت کی کنواریان ایسی آواز سے گائینگی کہ خلائق نے ویسی آواز نہ سنی ہوگی اور آواز بہشت کی سب نعمتون سے افضل ہے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنت کی کنواریان کیا گائینگی تو اونھون نے فرمایا کہ تسبیح حضرت یحییٰ بن معاذ رازی قدس سرہ سے پوچھا کہ آوازون مین آپ کس آواز کو بہت دوست رکھتے ہین فرمایا کہ مزامیر انس کو مکالمات قدس مین الحان تحمید کے ساتھ ریاض تمجید مین صاحب کشف الاسرار نے لکھا ہے کہ کل قیامت کو خدا کے دوست بہشت کے باغون مین چمنستان انس کے درمیان خوشی کے ساتھ یہ سماع کرینگے کہ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو حکم ہوچکا کہ وہ دلپذیر نغمہ اور شوق انگیز تر آواز جو ہمنے تمکو عطا کی ہے اوس سے زبور پڑھو آی موسیٰ تم توریت پڑھو آی عیسیٰ تم انجیل پڑھنے مین مشغول ہو آی طوبیٰ دل آراستہ کرنے والی آواز میری تسبیح کے ساتھ نکال آی اسرافیل تو قرآن شروع کر امام ثعلبی اور اعی رحمہما اللہ سے نقل کرتے ہین کہ حضرت اسرافیل سے زیادہ کوئی خوش آواز نہین جب وہ خوش آوازی کرتے ہین تو سب فرشتے اپنے اوراد اور اذکار سے باز رہتے ہین حاصل کلام یہ ہے کہ انوار تجلی کے مشاہدہ کے بعد جنت مین سب سے بہتر لذت سماع ہوگی اسی جگہ سے شرح مثنوی مین اوس عزیز نے کہا ہے کہ دنیا کے میدان تیرگی بڑھانے والے مین جو لوگ عاجز اور درماندے ہین سماع اونکے واسطے بہشت نورانی کے عشرت آباد سے

ایک منادی ہی نظم مومنان گفتند کا واز بہشت ✤ لغز گردانید ہر آواز زشت ✤ ماہمہ اجزاے عالم بودہ ایم ✤ در بہشت آن لحنہا بشنودہ ایم ✤ گرچہ بر بار نخیت آب و گل تنکے ✤ یاد ما آید از انہا اندکے ✤ پس ز چنگ و بانگ و ساز ہا ✤ چیز کی ماند از ان آواز ہا ✤ عاشقان کین نغمہا را بشنوند ✤ جزو بگذارند و سوے کل روند ✤ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور رہا گروہ جو نہ ایمان لائے وَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا اور جھٹلائین انھوں نے ہماری آیتین یعنی قرآن یا ہماری قدرت کی دلیلین وَ لِقَآءِ الْاٰخِرَۃِ اور تکذیب کی ملاقات آخرت یعنی حشر و نشر کی فَاُولٰٓئِکَ تو وہ لوگ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ عذاب مین حاضر کیے گئے ہین فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ یہ مصدر ہی امر کے معنی مین یعنی تسبیح کرو خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کرو یا نماز پڑھو حِیْنَ تُمْسُوْنَ جب شام ہوتی ہی اس سے مغرب یا عشا کی نماز مراد ہی وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ○ اور جس وقت صبح ہوتی ہی اس سے صبح کی نماز مراد ہی وَ لَہُ الْحَمْدُ اور اوسی کے واسطے ہی تعریف فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین یعنی جو کوئی آسمان اور زمین مین ہی وہ اوسکی حمد کرتا ہی وَ عَشِیًّا اور نماز پڑھو آخر دن کے کنارے یعنی عصر کی نماز وَّ حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ○ اور جب داخل ہوتے ہو ظہر کے وقت یعنی ظہر کی نماز صاحب لباب نے فرمایا ہی کہ تسبیح کے معنی آواز بلند کرنا ہی تو صلوٰۃ جہریہ یعنی اون نمازون کے ساتھ ملا نسبت سے خالی نہین جنمین چلا کر قرأت کرتے ہین اور حمد چونکہ آواز بلند کرنے پر دلالت نہین کرتی تو نماز اخفائیہ یعنی اون نمازون کے ساتھ اوسکے ذکر کی تخصیص مناسب نظر آئی جنمین آہستہ قرأت کرتے ہین یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ نکالتا ہی خدا زندون کو مردون سے جیسے بڑے پیڑ گٹھلی سے اور چھوٹے بوٹے بیج سے اور پرندا انڈے سے اور انسان نطفہ سے یا مصلح کو مفسد سے اور مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے پیدا کرتا ہی وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے جیسے اوسکا عکس جو مذکور ہوا وَ یُحْیِ الْاَرْضَ اور زندہ کرتا ہی زمین کو گھاس سے بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد وَ کَذٰلِکَ اور اسی نکالنے کیطرح تُخْرَجُوْنَ ○ ع نکالے جاؤگے قبرون سے وَ مِنْ اٰیٰتِهٖٓ اور قدرت خدا کی نشانیون مین سے اَنْ خَلَقَکُمْ وہ ہی کہ اوسنے پیدا کیا تمھاری اصل یعنی آدم علیہ السلام کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ پھر اب تم بَشَرٌ آدمی ہو کہ تَنْتَشِرُوْنَ ○ پراگندہ ہوتے ہو زمین مین اسباب معیشت مین تصرف کرنے کے واسطے وَ مِنْ اٰیٰتِهٖٓ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے اَنْ خَلَقَ لَکُمْ یہ ہی کہ اوسنے پیدا کین تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِکُمْ تمھاری ذاتون یعنی تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتین لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْهَا تاکہ میل کرو ہمجنس ہونے کی وجہ سے اونکی طرف اور آرام لو اونسے اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم میل کرنے کا سبب ہی اور مخالفت باہم نفرت کرنے کا باعث ہی نظم بجنس خود کند ہر خسیس آہنگ ✤ ندارد ہیچکس از جنس خود ننگ ✤ بجنس خوشتین دارد میل ہر جنس ✤ فرشتہ با فرشتہ انس با انس ✤ وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ اور کردی یعنی ظاہر کی تمھارے اور تمھاری عورتون کے درمیان مَّوَدَّةً دوستی وَّ رَحْمَةً اور مہربانی اور موضح مین لکھا ہی کہ عورت کے ساتھ محبت تو فقط عقد نکاح ہوتے ہی ہو جاتی ہی اور مہربانی لڑکا جننے کے سبب سے ہوتی ہی یا محبت تو کمسنون کے ساتھ ہوتی ہی اور مہربانی بوڑھیون پر اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک عورتون کو بشریت مین مردون کے مشابہ اور ہمشکل پیدا کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے

ع ۲

نکالتا ہی خدا زندون کو مردون سے جیسے بڑے پیڑ گٹھلی سے اور چھوٹے بوٹے بیج سے اور پرندا انڈے سے اور انسان نطفہ سے یا مصلح کو مفسد سے اور مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے پیدا کرتا ہی وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ اور نکالتا ہی مردہ کو زندہ سے جیسے اوسکا عکس جو مذکور ہوا وَ یُحْیِ الْاَرْضَ اور زندہ کرتا ہی زمین کو گھاس سے بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہو جانے کے بعد وَ کَذٰلِکَ اور اسی نکالنے کیطرح تُخْرَجُوْنَ ○ ع نکالے جاؤگے قبرون سے وَ مِنْ اٰیٰتِهٖٓ اور قدرت خدا کی نشانیون مین سے اَنْ خَلَقَکُمْ وہ ہی کہ اوسنے پیدا کیا تمھاری اصل یعنی آدم علیہ السلام کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ پھر اب تم بَشَرٌ آدمی ہو کہ تَنْتَشِرُوْنَ ○ پراگندہ ہوتے ہو زمین مین اسباب معیشت مین تصرف کرنے کے واسطے وَ مِنْ اٰیٰتِهٖٓ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے اَنْ خَلَقَ لَکُمْ یہ ہی کہ اوسنے پیدا کین تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِکُمْ تمھاری ذاتون یعنی تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتین لِّتَسْکُنُوْٓا اِلَیْهَا تاکہ میل کرو ہمجنس ہونے کی وجہ سے اونکی طرف اور آرام لو اونسے اسواسطے کہ ہمجنس ہونا باہم میل کرنے کا سبب ہی اور مخالفت باہم نفرت کرنے کا باعث ہی نظم بجنس خود کند ہر خسیس آہنگ ✤ ندارد ہیچکس از جنس خود ننگ ✤ بجنس خوشتین دارد میل ہر جنس ✤ فرشتہ با فرشتہ انس با انس ✤ وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ اور کردی یعنی ظاہر کی تمھارے اور تمھاری عورتون کے درمیان مَّوَدَّةً دوستی وَّ رَحْمَةً اور مہربانی اور موضح مین لکھا ہی کہ عورت کے ساتھ محبت تو فقط عقد نکاح ہوتے ہی ہو جاتی ہی اور مہربانی لڑکا جننے کے سبب سے ہوتی ہی یا محبت تو کمسنون کے ساتھ ہوتی ہی اور مہربانی بوڑھیون پر اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک عورتون کو بشریت مین مردون کے مشابہ اور ہمشکل پیدا کرنے مین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے

جو تفکر کرتے ہین اور اس صورت مین جو حکمت ہی اوسپر مطلع ہوجاتے ہین وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے ہے خَلْقُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانون اور زمینون کا وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور مخالفت تمھاری زبانون کی
بات کہنے مین اسواسطے کہ کوئی بلند آواز کرکے بات کرتا ہی کوئی آہستہ سے کوئی فصاحت کے ساتھ کوئی ہکلا کر مختلف زبانون مین عربی
فارسی ترکی ہندی وغیرہ مین کہ سب مختلف زبانون کی اصلین بہتر ہین اونمین اولاد سام مین سترہ حام کی اولاد تین چھتیس
اولاد یافث مین وَاَلْوَانِكُمْ اور دوسرے اختلاف تمھارے رنگون کا سرخی سفیدی زردی مین یا اعضا اور ہیئتون اور
شکلون مین کہ کوئی آدمی سب چیزون مین دوسرے کے مشابہ نہین ہی یہانتک کہ جو دو لڑکے جڑوان پیدا ہوتے ہین باوجود اسکے کہ
ایک ہی مادّے اور ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوتے ہین مگر اونکی بھی کسی نہ کسی چیز مین فرق ہوتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک
آدمیون کی زبانین اور رنگ مختلف ہونے مین باوصف اسکے کہ ایک ہی ماں باپ سے پیدا ہوے ہین لَاٰيٰتٍ البتہ اوسکی قدرت
اور حکمت کی نشانیان ہین لِّلْعٰلِمِيْنَ ○ علم والون کے واسطے یعنی یہ نشانی عالمون کے واسطے ہی جو اوسمین غور وفکر کرتے ہین
اور اوسکی تہ کو پہونچتے ہین اور بکسر لام پڑھا ہی لام کو زبر یعنی نشانی اہل عالم کے واسطے ہی کہ فرشتہ انسان جن کسی عقل والے پر
یہ بات پوشیدہ نہین کہ اس اختلاف مین حکمت کلی مندرج ہی اسواسطے کہ اگر اس وجہ پر اختلاف نہوتا تو شخصون مین اختلاف مشکل پڑتا
اور بہت کام نہوتے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کاملہ کی نشانیون مین سے ہے مَنَامُكُمْ سونا تمھارا ہی بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ
رات دن مین قواے نفسانی کی استراحت اور قواے طبیعی کی قوت کے واسطے وَابْتِغَآؤُكُمْ اور ڈھونڈھنا تمھارا روزی کو مِنْ
فَضْلِهٖ اوسکے فضل سے یعنی رات معاش ڈھونڈھنا اور بعضون نے کہا ہی کہ سونا مخصوص ہی رات کے ساتھ اور روزی کو ڈھونڈھنا
دن کے ساتھ اور اس آیت مین معنی کے موافق تقدیم اور تاخیر ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ رات کو سونے اور دن کو معیشت ڈھونڈھنے مین
لَاٰيٰتٍ البتہ دلالتین اور عبرتین ہین لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ ○ اون لوگون کے واسطے جو سنتے ہین گوش ہوش سے وَمِنْ
اٰيٰتِهٖ اور اوسکی حکمت کی نشانیون مین یُرِيْكُمُ الْبَرْقَ یہ ہی کہ دکھاتا ہی تمھین بجلی خَوْفًا بجلی گرنے سے مسافرون کو
ڈرانے کے لیے وَّطَمَعًا اور مقیم کو مینھہ کی طمعون مین ڈالنے کے واسطے وَيُنَزِّلُ اور برساتا ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان کی طرف
یا ابر سے مَآءً پانی فَيُحْيِيْ پھر زندہ کرتا ہی بِهِ الْاَرْضَ اوس پانی کے سبب سے زمین کو کہ اوس سے تر وتازہ گھاس اوگتی ہی بَعْدَ
مَوْتِهَا اوسکے افسردہ اور پژمردہ ہوجانے کے بعد اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ برق وباران مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت
الٰہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو عقل رکھتے ہین حق تعالیٰ کی کائنات کے ہونے مین تاکہ اونپر ظاہر ہوجاے
حق تعالیٰ کی کمال قدرت جو ہر نئی پیدا ہوئی چیز مین ہی وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے ہے اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ یہ ہی
کہ قائم رہتا ہی آسمان بے ستون کے وَالْاَرْضُ اور ٹھہری ہوئی ہی زمین پانی پر بِاَمْرِهٖ اوسکے حکم سے یعنی اوسکی نگہبانی سے جانکے
ساتھ علاقہ رکھتی ہی ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جب پکاریگا تمکو اسرافیل آخر کو صور پھوک کر دَعْوَةً ایکبار پکارنا اسطرح کہ اسی مردونکو
مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے اِذَآ اَنْتُمْ اوسوقت تم تَخْرُجُوْنَ ○ نکل آؤگے اپنی قبرون سے خلق کا قبرون سے نکلنا بھی

اوسکی نشانیون مین سے ایک نشانی ہی وَمِنْ اور اوسکے واسطے ہی مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین اور سب کا خالق مالک وہی ہی كُلٌّ لَّهٗ سب اوسکے واسطے قٰنِتُوْنَ ○ فرمانبردار ہین موت زندگی حشر ونشر مین اُن احوال مین اوسکے حکم سے سرکشی نہین کرسکتے وَهُوَ اور وہ ہی الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ وہ جو پہلی بار پیدا کرے خلق کو پھر ڈالے ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر زندہ کرے اوسے وَهُوَ اور وہ پھر زندہ کرنا اَهْوَنُ بہت آسان ہی عَلَيْهِ ط خدا پر جسطرح پہلی بار پیدا کرنا تمہارے اعتقاد کے موافق دوبارہ بنانا پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہی پھر جب تم اس بات کے قائل ہو کہ پہلی بار اوسنے پیدا کیا تو دوبارہ پیدا کرنے سے کیون منکر ہو پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنا اوسکی قدرت کے آگے یکسان ہی نظم چون قدرت اومنزہ از نقصان ست ✤ آوردن خلق وبردنش یکسان ست ✤ نسبت بمن وتو ہر دو دشوار بود ✤ در قدرت پر کمال او آسان ست ✤ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى اور اوسکے واسطے ہی صفت برتر اور بہت بڑی جیسے قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ اور وحدت ذات اور عظمت صفات فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج آسمانون اور زمینون مین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی عاجز نہین ممکن کو پہلی بار پیدا کرنے مین اور دوبارہ زندہ فرمانے مین الْحَكِيْمُ ع ○ صواب جاننے والا اسواسطے کہ اوسکے افعال اوسکی حکمت کے موافق ہوتے ہین ربع ع ۳

ضَرَبَ لَكُمْ بیان کرتا ہی حق تعالیٰ تمہارے واسطے مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ط ایک مثل لی ہوئی تمہاری ذاتون کے احوال سے هَلْ لَّكُمْ کیا ہی تمہارے واسطے اے آزاد لوگو مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ تمہارے لونڈی غلامون مین سے جو تمہارے ہاتھ کا مال ہین مِّنْ شُرَكَآءَ کوئی شریک فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین جو دیے ہین ہمنے تمکو مال اور اسباب فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ پھر تم اور وہ اوس چیز مین یکسان ہو یعنی جس طرح تم اپنے مال اور ملک مین تصرف کرتے ہو اوس طرح وہ بھی کرسکتے ہین تَخَافُوْنَهُمْ ڈرتے ہو اونسے کہ تصرف مین مستقل ہو جائین كَخِيْفَتِكُمْ مثل ڈرنے تم آزادون کے اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون سے یعنی اون آزادون سے جو شریک ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اے لونڈی غلامون کے مالکو کیا تم اپنے لونڈی غلامون کو اپنے ملک و مال مین شریک کرتے ہو کہ اوسپر تسلط اور تصرف کرنے مین تم اور وہ برابر رہو اور اونکے ہمیشہ مستقل قابض ومتصرف ہونے سے ڈرتے رہو مین المعانی اور بعضی تفسیرون مین ہی کہ جب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے یہ آیت سرداران قریش کے سامنے پڑھی تو وہ بولے کہ ہرگز نہین واللہ ہوگا ایسا ایسا کبھی ہرگز پس حضرت نے فرمایا کہ تم تو اپنے لونڈی غلامون کو اپنی ملک مین شرکت نہین دیتے ہو تو مخلوق جو خدا کے بندے ہین اونھین اوسکی ملک مین کیونکر شریک کرتے ہو نظم خلق چون بندگان سر در پیش ✤ ماندہ در بند حکم خالق خویش ✤ جملہ ہم بندہ اند وہم بندی ✤ نرسد بندہ را خداوندی ✤ كَذٰلِكَ اسکی تفصیل کے موافق نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ تفصیل کرتے ہین ہم اور بیان کرتے ہین ہم اپنی وحدت کی دلیلین لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ○ اوس گروہ کے واسطے جو لوگ اپنی عقل مثالین سوچنے سمجھنے مین لڑاتے ہین مگر منکر اور ظالم لوگ اُن باتون کی حقیقت سے بیخبر ہین بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا بلکہ پیروی کرتے ہین وہ لوگ جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر شرک کے سبب سے اَهْوَآءَهُمْ اپنے نفس کی آرزوون کی بِغَيْرِ عِلْمٍ بے علمی اور نادانی کے سبب سے فَمَنْ يَّهْدِيْ پھر کون ہی جو ہدایت کرے اوسے مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ط جسکو چھوڑ دیا اللہ نے اور چھوڑ دینے کے سبب سے گمراہ ہوگیا وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی گمراہ مشرکون کے واسطے

مِّنْ نَّصِرِيْنَ ○ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب دوزخ سے اونھین نجات دے فَاَقِمْ وَجْهَكَ پھر سیدھا رکھو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا منھ لِلدِّيْنِ عبادت آلہی کے واسطے یا خالص کرلو اپنا کام حَنِيْفًا اوس حال مین کہ مائل ہو سب دینون سے دین اسلام کی طرف اور اپنی امت سے کہدو کہ اسی جہ سے سیدھے اور قائم رہین اور سب پیروی کرین فِطْرَتَ اللّٰهِ دین خدا کی الَّتِيْ وہ دین کہ حکمت کے ساتھ فَطَرَ النَّاسَ پیدا کیا خدا نے لوگون کو عَلَيْهَا اوسپر اور بعضے کہتے ہین کہ فطرت صانع کو پہچاننا ہی اور وہ روز الست مین سب آدمیون کو حاصل ہوا تو فرماتا ہی کہ وہ عہد لازم پکڑے رہو کہ اوسپر عہد کیے گئے ہو لَا تَبْدِيْلَ نہی نفی کی صورت مین ہی یعنی نہ بدلو لِخَلْقِ اللّٰهِ خلق خدا کو یعنی جس دین پر حق تعالی نے خلق کو پیدا کیا اور اوس سے عہد و میثاق لیا ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وہ ہی دین سیدھا اور مستقیم وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے سیدھا اور مستقیم ہونا دین کا اپنی طبیعت کی کجی کے سبب اور اسمین غور نہ کرنے کے باعث مُنِيْبِيْنَ حال ہی اَنْتُمْ کی ضمیر سے یعنی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین کی طرف متوجہ ہو اپنی امت سمیت اوس حال مین کہ پھیرے گئے ہو اِلَيْهِ حق کی طرف اوسکے غیر سے شیخ ابو سعید حراز قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ انابت حق سے حق کی طرف رجوع کرنا ہی اور منیب اوسے کہتے ہین کہ جسکو حق تعالی کے سوا اور کسی طرف رجوع نہو بیت تو مرجعی ہمہ را من جوع باکہ کنم ٭ گرم تو دربدری کجا روم چہ کنم ٭ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوس سے وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز وَلَا تَكُوْنُوْا اور نہو جاؤ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ شرک کرنے والون مین ہے تصدا نماز ترک کرکے یہ خطاب امت کی طرف ہی تیسیر مین شیخ محمد طوسی قدس سرہ سے منقول ہی کہ ایک حدیث مجھے پہونچی کہ جو کچھ مجھسے روایت کیجائے اوسے قرآن شریف پر پیش کرو اگر موافق ہو تو وہ روایت مجھسے ہی تو مین نے اس حدیث کو کہ مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ چاہا کہ کسی آیت سے موافق کرون تیس برس مین نے فکر کی سیمان تک کہ یہ آیت پائی کہ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا اور نہو اون لوگون مین سے جنھون نے جدا کیا اور پراگندہ کردیا دِيْنَهُمْ اپنا دین وَكَانُوْا شِيَعًا اور ہو گئے وہ گروہ گروہ اس سے مشرک مراد ہین کہ وہ اسلام چھوڑ کر کچھ بت پوجنے لگے اور ایک گروہ نے فرشتون کی پرستش اختیار کی ایک نے ستارہ کی یا یہود و نصارا مراد ہین کہ انمین سے ہر ایک کئی گروہ ہو گئے یا خارجی اور رافضی مراد ہین کہ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے اس باب مین ایک حدیث مرفوع روایت ہی یا بدعتی مراد ہین كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ ہر ایک گروہ کے لوگ بسبب اوسکے کہ جو کچھ انکے نزدیک ہی دین فَرِحُوْنَ ○ خوش ہین اور اونکو گمان یہی ہی کہ وہی حق پر ہین نظم ہر کسے را درخور مقدار خویش ٭ ہست نوع خوشدلی در کار خویش ٭ میکند اثبات خویش و نفی غیر ٭ چہ امام و مہ چہ پیر دیر ٭ وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ اور جب پہونچتی ہی مشرکون کو ضُرٌّ سختی یا بیماری یا مفلسی اور بعضون نے کہا ہی کہ کچھ مشرکون کی تخصیص نہین بلکہ عام ہی سب لوگون کے واسطے کہ جب کسی سختی اور شدت مین پھنستے ہین تو دَعَوْا پکارتے ہین رَبَّهُمْ اپنے رب کو مُنِيْبِيْنَ اِلَيْهِ پھر کر حق کی طرف ثُمَّ اِذَا اَذَاقَهُمْ پھر جب چکھاتا ہی اونھین یعنی عطا کرتا ہی اونھین خدا مِّنْهُ اپنے پاس سے رَحْمَةً آسانی یا صحت یا مالداری اور اوس شدت سے چھوڑا لیتا ہی تو اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ اوسوقت ایک گروہ اونمین سے بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ○ اپنے رب کے ساتھ شرک کرتے ہین یعنی بلا سے نجات پانے کے عوض ایسا عمل کرتے ہین لِيَكْفُرُوْا

تاکہ کافر اور ناشکرے ہو جائیں بِمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوس چیز کے ساتھ جو عطا کی ہمنے اونھین فَتَمَتَّعُوْا امر تہدید حکم دھمکی ہے یعنی اے کافرو فائدہ اوٹھالو دو چار روز دنیا کی نعمتون سے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر قریب ہے کہ جانو اپنے کام کا انجام کہ وہ عذاب آخرت ہے اَمْ اَنْزَلْنَا کیا بھیجی ہمنے عَلَيْهِمْ کافرون پر سُلْطٰنًا کوئی کتاب دلیل یا رسول صاحب کتاب دلیل یا فرشتہ کہ اوسکے ساتھ کوئی دلیل ہو کہ فَهُوَ پھر وہ رسول یا فرشتہ يَتَكَلَّمُ بات کہے اوس کتاب کے سبب یعنی دلیل رکھتا ہو بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ ساتھ اوس چیز کے کہ ہین وہ اوسکے سبب سے شرک کرتے یعنی وہ دلیل ہو اونکے شرک کرنے پر ایسا نہین وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جب چکھاتے ہین ہم مشرکون کو رَحْمَةً کوئی رحمت وسعت اور رزق اوسکے تو فَرِحُوْا خوش ہوتے ہین بِهَا اوس نعمت کے سبب سے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ اور جب پہونچتی ہے اونھین نحمت بیماری اور قحط اور رزق اسکے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیجے ہین اونکے ہاتھ یعنی اونھون نے جو برے کام کیے ہین جب اونکی شامت سے اونھین بلا پہونچتی ہے تو اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ اوسوقت وہ ناامید ہوتے ہین اور بے صبری کرتے ہین یعنی نہ تو نعمت پر شکر کرتے ہین مصیبت پر صبر اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین جانا ہے اونھون نے کہ اَنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی لِمَنْ يَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہے وَيَقْدِرُ اور تنگ کر دیتا ہے روزی جسپر چاہتا ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک روزی کی وسعت اور قلت مین لَاٰيٰتٍ البتہ دلیلین عبرت کی ہین لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ اوس گروہ کے لوگون کے واسطے جو تصدیق کرتے ہین حکم الٰہی کی وسعت اور تنگی رزق مین اور بھلائی پر شکر کرتے ہین اور برائی پر صبر اسواسطے کہ مومن کے کام کی بنیاد اور ایمان کی اصل انھی دو صفتون پر ہے فَاٰتِ پھر دو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذَا الْقُرْبٰى قرابت والے بنی ہاشم کو حَقَّهٗ اوسکا حق اس غنیمت مین سے بعضون نے کہا ہے کہ ظاہر مین تو یہ خطاب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے ساتھ ہے اور سب ایمان والے اس حکم مین داخل ہین یعنی حق تعالیٰ سب مسلمانون کو حکم فرماتا ہے کہ دو حق قرابت داروں کو یعنی رشتہ جوڑے رہو احسان کرکے انعام دیکر تعظیم و توقیر کرکے امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ نے ذوی الارحام کو نفقہ دینا واجب ہونے پر اسی آیت سے دلیل نکالی ہے وَالْمِسْكِيْنَ اور دو حق محتاجون اور عاجزون کو وَابْنَ السَّبِيْلِ اور راہ چلنے والون کو اوسمین سے جو دینا مقرر ہوا ہے یعنی مال زکوٰۃ مین سے ذٰلِكَ یہ حقوق دینا خَيْرٌ بہتر ہے حق روکنے سے لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو چاہتے ہین وَجْهَ اللّٰهِ خدا کا دیدار یا اوسکی رضامندی ڈھونڈھتے ہین یا اونکی مراد حق تعالیٰ کے ساتھ تقرب ہے اس دینے سے اور کسی غرض اور بدلے کی جہت سے نہین دیتے وَاُولٰٓئِكَ اور وہ گروہ نفقہ دینے والون کا هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ نوین فلاح پانے والے وَمَآ اٰتَيْتُمْ اور جو کچھ دیتے ہو مِّنْ رِّبًا ہدیہ اور عطیہ کی توقع پر لِّيَرْبُوَا تاکہ زیادہ کرے مال تمھارا فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ لوگون کے مالون مین یعنی کسی کو ہدیہ دیتے ہو اور اوسکی قیمت سے زیادہ کی توقع رکھتے ہو تاکہ تمھارا مال بڑھے فَلَا يَرْبُوْا تو زیادہ نہین ہوتا وہ مال عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اور اوسمین برکت جاتی رہتی ہے یا جو کچھ دیتے ہو معاملات مین حرام زیادتی کے طور پر یعنی رشوت یا کاسودتا کہ سود کھانے والون کے مال مین بڑھتی ہو تو ایسا نہین ہوتا اور اوسمین برکت نہین رہتی وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ اور جو کچھ دیتے ہو زکوٰۃ فرض مین سے یا صدقہ کہ اوس دینے مین تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ چاہتے ہو ثواب

الروم تعالیٰ

اللہ تعالیٰ کا فاولئک تو وہ لوگ جزر کوتاہ و صدقہ خدا کے واسطے دیتے ہین بدلے کی نیت سے نہین ہم المضعفون ○ وہ ہین جنکا
زیادتی کے یا زیادتی پانے والے کہ ایک کے بدلے دس یا زیادہ پائینگے اللہ خدا ہے برحق الذی خلقکم وہ ہے جسنے پیدا کیا تمکو
اور تم تھے ثم رزقکم پھر روزی دی اوسنے اور دیتا ہے جب تک تم زندہ ہو ثم یمیتکم پھر مار ڈالیگا تمکو جب تمھاری مدتین
پوری ہوچکینگی ثم یحییکم پھر زندہ کریگا تمکو اور اوٹھائیگا قیامت کے دن ھل من شرکائکم کیا ہے تمھارے
شریکون مین سے یعنی وہ بت جو تمھارے زعم مین خدا کے شریک ہین اونمین سے ہے من یفعل کوئی جو کرے من ذلکم اس
پیدا کرنے روزی دینے مار ڈالنے پھر جلانے مین سے من شیء ٍ کوئی چیز کہ اوس سب سے اوسکی پرستش کرسکیے اور چونکہ ان کاموں مین سے
کچھ بھی اونسے نہین ہوتا تو اونکو شریک ٹھہرانا نہ چاہیے سبحٰنہ پاک ہے اللہ وتعالیٰ اور برتر ہے عما یشرکون ○ اوس چیز سے
کہ شرک کرتے ہین اوسکے ساتھ ظھر الفساد ظاہر ہوا فساد اور تباہی فی البر میدان مین خشک سالی اور چارپایون کے
مرنے اور وباؤن کے سبب سے والبحر اور دریا مین جوشش و طوفان اور کشتیان غرق ہونے کے سبب سے بما کسبت بسبب اسکے
کہ کیا ایدی الناس ہاتھون نے آدمیون کے یعنی اونکے گناہون کے وبال کے سبب سے اکثر علما اس بات پر ہین کہ فساد سے مینھ نہ برسنا
مراد ہے اسواسطے کہ جب پانی نہین برستا تو میدان مین گھاس نہین اوگتی اور دریا مین موتی اور جواہر نہین بنتے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ جب پانی
نہین برستا تو دریا کے جانور اندھے ہوجاتے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ خشکی کا فساد یہ تھا کہ قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور دریا کا فساد یہ تھا
کہ کشتیان غصب کرلین اور بعضون کے نزدیک فساد سے فساد کا اثر مراد ہے یعنی اوسکا نتیجہ ظاہر ہوا خشکی مین اہل قریٰ کو ہلاک کرنے سے اور
دریا مین قوم نوح کو اور آل فرعون کو غرق کرنے سے اور بہر تقدیر حضرت ملک قدیر نے اسباب دنیوی کا فساد آدمیون سے کیا لیذیقھم
تاکہ مچھائے اونھین بعض الذی عملوا بعضی جزا اوسکی جو اونھون نے کیا ہے اسواسطے کہ پوری جزا آخرت مین ہوگی لعلھم شاید کہ
وہ یہ بعضی جزا کا مزا اٹھنے سے یرجعون ○ پھر بن شرک سے توحید کی طرف اور گناہ سے طاعت کی جانب اور محققون کے نزدیک بہ سے
نفس مراد ہے اور بحر سے قلب شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جسکا بحر دل مراقبہ ترک کرنے سے خراب ہوجاتا ہے تو اوسکے بر نفس مین
خرابی ظاہر ہوجاتی ہے اور امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ بر نفس کا فساد خطرات مین مرتکب ہونے سے ہے اور بحر دل کا فساد بد اخلاقی کے سبب سے
جور سمون اور عادتون کی پابندی کے سبب سے ہوتا ہے حقائق سلمی مین مذکور ہے کہ بر تو علما ظاہر کی زبان ہے اور بحر اہل تحقیق کی زبان فاسد
تاویلون سے علما ظاہر کی زبان بگڑتی ہے اور باطل دعوون سے عارفون کی زبان خراب ہوتی ہے نظم ماہ نادیدہ نشانہا مید ہد ✤
دراستیہا را بران کج می نہد ✤ از براے مشتری در وصف ماہ ✤ صد نشان نادیدہ گوید بہر جاہ ✤ قل سیروا کہو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ جاؤ فی الارض اگلی امتون کی زمین مین فانظروا کیف کان پھر دیکھو تو کیسا تھا
عاقبۃ الذین انجام اون لوگون کا جو تھے من قبل اوسے پہلے کان اکثرھم تھے اکثر اونکے جو ہلاک ہوے
مشرکین ○ شرک کرنے والے فاقم تو سیدھا کر وتم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وجھک تم اپنے للدین القیم
سیدھے دین کے واسطے یا متوجہ ہوجاؤ صحیح اور درست دین کی طرف من قبل ان یاتی قبل اسکے کہ آوے یوم لا مرد لہ وہ دن کہ

ع ۱۳

نہین ہی پھرنا اوسکے واسطے مِنَ اللّٰهِ خدا کے پاس سے یعنی خدا اوس دن کو پھیر یگا نہین یا ایک دن آئیگا خدا کی طرف سے کہ اوسے
کوئی نہ پھیر سکیگا یَوْمَئِذٍ یَّصَّدَّعُوْنَ ○ وہ دن کہ جدا ہونگے لوگ ایک دوسرے سے دو رہے پر پس ایک فریق جنت مین جائیگا
ایک فریق دوزخ مین جیسا کہ حق تعالیٰ خود دوسرے مقام پر فرماتا ہی کہ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ مَنْ كَفَرَ جو کوئی کافر ہو
فَعَلَیْهِ كُفْرُهٗ ج تو اوسپر ہی اوسکے کفر کی جزا کہ ہمیشہ آتش دوزخ مین رہیگا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے نیک
کام فَلِاَنْفُسِهِمْ تو اوسنے کیے ہونگے اپنی ذاتون کے واسطے یَمْهَدُوْنَ ○ بچھاتے ہین یعنی جگہ درست کرتے ہین بہشت مین
اور قیامت کے دن بندون کا علاحدہ ہونا واقع ہی لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے خدا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین اونھون نے کام اچھے مِنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے اور یہان کافرون کی جزا کا ذکر نہین کیا
اس جہت سے مقصود بالذات ایمان والے ہین اِنَّهٗ بیشک اللہ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ○ دوست نہین رکھتا کافرون کو کہ ایمان
والون کے ساتھ اکٹھا کرے بلکہ کافرون کو جدا کرکے دوزخ مین بھیجیگا وَمِنْ اٰیٰتِهٖ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے اَنْ
یُّرْسِلَ الرِّیَاحَ یہ ہی کہ بھیجتا ہی ہوائین یعنی اُوتر ہری دکھنی ہوا اور باد صبا کو مُبَشِّرٰتٍ خوشخبری دینے والیان مینھ کی وَ
لِیُذِیْقَكُمْ اور تاکہ چکھائے تمکو اوس سے مِّنْ رَّحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین سے جو مینھ کے تابع ہی یعنی فراخی معیشت اور رفاہیت
وَلِتَجْرِیَ الْفُلْكُ اور اسواسطے تاکہ ہواؤن کے سبب سے چلے کشتی دریا پر بِاَمْرِهٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ ڈھونڈھو
دریاؤن کی تجارت مین مِنْ فَضْلِهٖ روزی جو خدا محض اپنے فضل سے دیتا ہی وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ اور شاید کہ تم شکر کروان
نعمتون پر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور یقینی ہمنے بھیجے مِنْ قَبْلِكَ تجھسے پہلے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رُسُلًا رسول اُمتون مین سے
اِلٰى قَوْمِهِمْ اونکے گروہ کی طرف فَجَآءُوْهُمْ وہ تو آئے ہمارے رسول اپنی قوم کے پاس بِالْبَیِّنٰتِ کھلے ہوئے معجزون کے ساتھ
یا حلال اور حرام کے ظاہر احکام کے ساتھ تو بعضے لوگ اونکی قوم مین سے اونکا ایمان لائے اور بعضے کافر ہوے فَانْتَقَمْنَا پھر ہمنے
انتقام اور بدلا لیا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا اون لوگون سے جو کافر ہے اور اونھین ہمنے ہلاک کردیا اور مدد کی ہمنے اونکی جو ایمان لائے تھے
وَكَانَ حَقًّا عَلَیْنَا اور ہی حق ہمپر نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ مدد دینا ایمان والون کو اسواسطے کہ وہ مدد کے مستحق ہین اَللّٰهُ
خدا ہے برحق الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ وہ ہی جو بھیجتا ہی ہوائین فَتُثِیْرُ سَحَابًا تو اوٹھاتی ہین ہوائین ابر کو فَیَبْسُطُهٗ
پھر پھیلا دیتا ہی خدا اوسے یعنی جب کبھی چاہتا ہی ابر کو ہلا اور گھرا رکھتا ہی فِی السَّمَآءِ آسمان کی طرف كَیْفَ یَشَآءُ جسطرح چاہتا ہی
چلتا ہوا یا تھما ہوا وَیَجْعَلُهٗ اور کردیتا ہی اوسکو کبھی كِسَفًا ٹکڑے ٹکڑے ہر ٹکڑے کو ہر طرف فَتَرَى الْوَدْقَ پھر تو دیکھتا ہی
مینھ کو کہ حکم الٰہی کے موافق خَرَجَ مِنْ نکلتا ہی مِنْ خِلٰلِهٖ ابر کے درمیان سے ابر بلا ہوا اور گھرا ہوا ہوتا ہی جب بھی اور جدا جدا
ہوتا ہی تب بھی فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ پھر جب پہونچا دیتا ہی خدا مینھ کو مَنْ یَّشَآءُ جس کسی کی زمین اور شہر مین کہ
چاہتا ہی مِنْ عِبَادِهٖٓ اپنے بندون مین سے اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ○ اوس وقت وہ خوش ہوتے ہین وَ
اِنْ كَانُوْا اور تحقیق کہ تھے مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ قبل سے اسکے کہ برسایا جائے اونپر مینھ مِّنْ قَبْلِهٖ

ایک فریق جنت مین ہے اور ایک فریق دوزخ مین ہے

بدلی آنے سے پہلے لَمُبْلِسِيْنَ ○ ناامید مینہ سے فَانْظُرْ پس دیکھ اِلٰٓى اَثَرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ رحمت الٰہی کے نشان کی طرف یعنی مینہ کا اثر دیکھ کہ كَيْفَ کیونکر خدا اوس اثر سے يُحْيِ الْاَرْضَ زندہ کرتا ہی زمین کو پیڑوں پھلوں کھیتوں بوٹوں سے بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد یہ ترجمہ بکر کی قرأت کے موافق ہوا کہ اونھوں نے اَثَرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ پڑھا ہی اور حفص نے اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ صیغۂ جمع کے ساتھ پڑھا ہی یعنی تاکہ رحمت الٰہی اور بخشایش نامتناہی کے آثار تو دیکھے کہ مری ہوئی زمین کو زندگی عطا فرماتا ہی اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ جو مری ہوئی زمین کو زندہ کرنے پر قادر ہی وہ لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ہ البتہ زندہ کرنے والا مُردوں کا بھی ہی اسواسطے کہ زمین کا زندہ کرنا نیا پیدا کرنا اوسکا ہی جو اسمین تعیین بناتی قوتین اور مردوں کا زندہ کرنا پیدا کرنا اوسکا ہی جو مُردوں کے مادّوں مین تعیین قوتین وغیرہ وَهُوَ اور اللہ تعالیٰ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ سب چیزون پر قادر ہی اسواسطے کہ اوسکی قدرت سب مخلوقات کے ساتھ یکسان ہی آحقاف مین ہی کہ رحمت کا اثر مینہ کے ظاہر مین یہ ہی کہ سب کی زندگی اوسی کے سبب ہی اور باطن مین اوسکا ذکر ہی کہ دل کی زندگی اوسکے سبب سے ہی اور بحر الحقائق مین ہی کہ اثر رحمت نشان اوس دانہ کا ہی جس سے زمین دل زندہ ہوتی ہی اور بعضون کے نزدیک اثر رحمت خود دل ہی کہ حق تعالیٰ کی نظر پڑنے کی جگہ ہی مثنوی مین اسی مبحث کے مناسب ایک حکایت لائے ہین مثنوی صوفیے دماغ از بہر کشاد ٭ صوفیانہ روے بر زانو نہاد ٭ پس فرو رفت او بخود اندر تفول ٭ شد ملول از صورت خواہش فضول ٭ گرچہ چنسی آخر اندر رزنگر ٭ این درختان ہین و آثار خضر ٭ امر حق بشنو کہ گفت ست انظروا ٭ سوے این آثار رحمت آر زو ٭ گفت آثارش دل ست ای بوالہوس ٭ آن برون آثار آثارست وبس ٭ باغہا و میوہا اندر دل ست ٭ عکس لطف او برین آب و گل ست ٭ وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا اور اگر بھیجین ہم رِيْحًا ہوا ہلاک کرنے والی جیسے دبور کہ عذاب کی ہوا ہی اور یہ ہوا اونکے کھیتون پر چلے فَرَاَوْهُ تو دیکھین وہ کھیتی کو مُصْفَرًّا زرد بنری کے بعد مری ہوئی ایسی کہ اوس سے فائدہ نہ لے سکین تو لَظَلُّوْا البتہ ہوجائین وہ مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ○ کھیت زرد ہوجانے کے بعد کہ ناشکرے ہوجائین گذری ہوئی نعمتون پر چاہیے تھا کہ حق تعالیٰ سے التجا کرتے اور اوسکی رحمت سے ناامید نہوتے اور ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ باتین سمجھین اور تمہارا کہا مانین فَاِنَّكَ پس تحقیق کہ تم ای ہمارے حبیب لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بات نہین سنا سکتے مُردون کو اور کافر مردون ہی کا حکم رکھتے ہین اسواسطے کہ اونکا دل مردہ ہی وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ اور نہین سنا سکتے تم بہرون کو الدُّعَآءَ پکارنا اِذَا وَلَّوْا جب ولٹے پھرین وہ پکارنے والے کی طرف سے مُدْبِرِيْنَ ○ بھاگتے ہوے بات کہنے والے کی طرف سے پھرنے اور بھاگنے کی قید تاکید حکم اور سنانا محال ہونے کے واسطے ہی یعنی وہ بہرا جسکا منھ بات کہنے والے کی طرف ہوتا ہی اگرچہ وہ سنتا نہین مگر لب و دہان کی حرکت اور سر اور ہاتھ کے اشارے سے کچھ دریافت کرلیتا ہی لیکن جس بہرے کی پیٹھ بات کرنے والے کی طرف ہو وہ استقدر دریافت کرنے سے بھی محروم ہی وَمَآ اَنْتَ اور نہین ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِهٰدِ الْعُمْيِ راہ دکھانے والے دل کے اندھون کو عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اونکی گمراہی سے یعنی ای ہمارے حبیب تمکو یہ قدرت نہین کہ مشرکون کو ایمان کی توفیق دو اِنْ تُسْمِعُ نہین سناتے ہو قرآن کی نصیحتین اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ مگر اوسے جو ایمان لایا ہی بِاٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون کا اسواسطے کہ ایمان اونھین اس بات پر رکھتا ہی کہ الفاظ قرآن کو یاد کرلیتے ہین اور اوسکے

معنی مین غور اور فکر کرتے ہو فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ تو وہ ماننے والے ہین امر و نواہی کو اَللّٰهُ خداوند مطلق اور معبود برحق اَلَّذِیْ
خَلَقَكُمْ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو مِّنْ ضُعْفٍ سست چیز یعنی نطفہ سے ثُمَّ جَعَلَ پھر دی تمھین مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ
سستی کے بعد جو بچپنے مین ہوتی ہی قُوَّةً یعنی جوانی ثُمَّ جَعَلَ پھر دی مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ زور جوانی کے بعد ضُعْفًا وَّ
شَيْبَةً سستی اور بوڑھاپا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی ضعف و قوت جوانی بوڑھاپا وَهُوَ الْعَلِیْمُ اور وہ جاننے والا ہی
بندون کا احوال الْقَدِیْرُ ۝ قادر ہی اونکی کیفیتین اور صفتین بدلنے پر وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہوگی قیامت
اور وہ آخر ساعت ہوگی دنیا کی ساعتون مین سے یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ تو قسم کھائینگے کافر کہ مَا لَبِثُوْا نہین ٹھہرے وہ
دنیا مین یا قبرون مین غَیْرَ سَاعَةٍ سوا ایک ساعت کے اور سب ایمان والے جانینگے کہ یہ جھوٹ کہتے ہین كَذٰلِكَ اسطرح
آخرت مین سچ سے برگشتہ ہوکر جھوٹ بولینگے اسی طرح كَانُوْا ہین دنیا مین کہ حشر و نشر سے انکار کرنے کے سبب یُؤْفَكُوْنَ ۝
پھیرے جاتے ہین سچائی کی راہ سے یعنی جھوٹ بولنا اونکا کام ہی دونون جہان مین وَ اور جب وہ قسم کھا چکینگے کہ ہم دنیا مین نہین رہے تو
قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ کہینگے وہ لوگ جو دیے گئے ہین علم وَالْاِیْمَانَ اور ایمان یعنی مومن اور عالم فرشتے اور آدمی
کہینگے کہ کیون جھوٹ بولتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ سچ تو یہ ہی کہ بیشک تم ٹھہرے ہو دنیا مین اور تمھارا ٹھہرنا مذکور اور لکھا ہوا ہی فِیْ
كِتٰبِ اللّٰهِ اللہ کی کتاب یعنی لوح محفوظ یا قرآن شریف مین وہان جہان فرمایا ہی کہ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ یا خدا کے
علم مین یا اوسکے حکم مین یا اوسمین کہ جو کچھ تمھارے واسطے لکھا ہی کہ تمھارے ٹھہرنے کا زمانہ ہوگا اور تم اوسی قدر دنیا مین یا قبرون مین رہے ہو
اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ اوٹھنے کے دن تک فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ تو یہی ہی اوٹھنے کا دن جسکا تم انکار کرتے تھے وَلٰكِنَّكُمْ
كُنْتُمْ اور مگر تم تھے کہ کمال نادانی اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ نہ جانتے تھے کہ قیامت کے دن قبرون سے اوٹھنا حق ہی
تو کافر غدر شروع کرکے جو گذر گیا اوسکے تدارک کے واسطے دنیا مین پھر آنے کی اجازت مانگینگے اور اجازت نہ پائینگے فَیَوْمَئِذٍ پھر اوسدن
لَّا یَنْفَعُ فائدہ نہ کریگی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کرکے مَعْذِرَتُهُمْ عذر خواہی اونکی
وَلَا هُمْ اور نہ وہ یُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ پکارے جائینگے ایسی چیز کی طرف جو اونسے عذاب ٹال کرے یعنی اونسے یہ نہ کہینگے کہ
خدا کی رضامندی طلب کرو اسواسطے کہ خدا تو اونسے راضی ہی نہوگا وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ بیان کی ہمنے لِلنَّاسِ
لوگون کے واسطے فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن مین مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر مثل سے کہ جو اونکے کام آئے توحید اور حشر
اور سب رسول سچے ہونے کے بیان مین وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ اور اگر لاؤ تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس معجزہ
یعنی منکر اور معاند جو معجزہ طلب کرتے ہین اگر وہ معجزہ تم اونمین دکھاؤ تو لَیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا ضرور کہینگے وہ لوگ جو
کافر ہوے شدت عداوت و عناد اور غایت سرکشی و فساد کی وجہ سے کہ اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم یعنی پیغمبر اور مومن لوگ
اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝ مگر تباہ کار اور جھوٹے اور افترا کرنے والے كَذٰلِكَ اسی طرح یَطْبَعُ اللّٰهُ مہر کردیتا ہی اللہ
عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ دلون پر اون لوگون کے جو لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے اور نہ جاننا چاہتے ہین فَاصْبِرْ

تو صبر کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی ایذارسانی پر کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک خدا کا وعدہ تمھارے فتح ونصرت اور کلمہ بلند کرنے
اور تمھارا دین غالب ہونے کے باب مین حَقٌّ سچ ہی اور خدا وہ وعدہ وفا کریگا وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ اور نہ سبک کھینگے
تمھین وہ لوگ جو لَا يُوْقِنُوْنَ نہین یقین رکھتے معاد کے باب مین یا تم اس بات پر نہ لائینگے کہ اوپر جلد عذاب نازل ہونے کی ماکرو کہ
وہ ایک وقت مقرر پر موقوف ہی جب وہی وقت آئیگا تو حکم الٰہی ظاہر ہو جائیگا بلیت نگہدارید وقت کار ہا را کہ ہر کارے بوقتے باز بست +

ع ۷

سورة لقمٰن مكية وهي	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اربع وثلثون اٰياتها
سورۂ لقمان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چونتیس ۳۴ آیتین ہین

الٓمّٓ ۝ حروف مقطعہ سورتون کے شروع اور غیب کے خزانون کی کنجیان ہین ا ل م کی تفسیر مین کہا ہی کہ الف اشارہ ہی
آنا کی طرف اور لام الی کی جانب اور میم منی کی طرف یعنی اَنَا اللّٰهُ اَلٰى جَمِيْعِ الصِّفَاتِ وَمُنْتَهَى الْغُفْرَانِ وَالْاِحْسَانِ یعنی مین معبود برحق
ہون میرے ہی واسطے ہین سب صفتین اور میری ہی طرف سے ہی بخشدینا اور احسان تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ یہ سورت آیتین ہین
قرآن الْحَكِيْمِ ۝ صاحب حکمت یا متضمن حکمت کی یا قرآن محکم کی کہ اوسمین تناقض نہین ہی یا قرآن حاکم کی کہ حلال وحرام کا
حکم کرتا ہی هُدًى ہدایت کرنے والا وَّرَحْمَةً اور رحمت خدا ہی لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ نیک کام کرنے والون کے واسطے الَّذِيْنَ
يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وہ لوگ جو قائم رکھتے ہین نمازین فرض وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہین زکوۃ واجب وَهُمْ
اور وہ بِالْاٰخِرَةِ آخرت پر هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ وہ یقین رکھنے والے ہین یعنی قبر سے اوٹھنے اور جزا پانے کو تصدیق کرتے ہین
اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو ان صفتون سے موصوف ہین عَلٰى هُدًى سیدھی راہ پر ہین مِّنْ رَّبِّهِمْ اپنے رب کی طرف سے
وَاُولٰٓئِكَ اور وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہ تو نجات پانے والے ہین لکھا ہی کہ نضر بن حارث تجارت کے واسطے فارس کی
طرف گیا تھا اور رستم اور اسفندیار کا قصہ مول لاکر قریش کے مجمع مین اسطرح سناتا کہ سب شیفتہ اور فریفتہ ہوتے اور ڈینگ مارتا
کہ اگر محمد عربی عاد وثمود کی حکایت اور سلیمان وداؤد کی بادشاہی کی عظمت بیان کرتے ہین تو مین فارس کے بادشاہون کی سلطنت کی
وسعت اور اونکی شان وشوکت کی حکایت بیان کرتا ہون تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی وَمِنَ النَّاسِ اور لوگون مین سے مَنْ
يَّشْتَرِيْ کوئی ہی کہ مول لیتا ہی لَهْوَ الْحَدِيْثِ بات کھیل کی اور بعضون نے کہا ہی کہ بات فریب دینے والی اور باز رکھنے
والی یعنی اختیار کرتا ہی نامعتبر کہانی لِيُضِلَّ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی اوسکے دین سے باز رکھنے
کو وہ دین قرآن سننا ہی بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ بے علم اور بے دلیل باز رکھتا ہی وَّيَتَّخِذَهَا اور ٹھہرا لیتا ہی خدا کی آیتون کو هُزُوًا ط
ہنسی اور مسخرا پن اُولٰٓئِكَ وہ لوگ لَهُمْ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مُّهِيْنٌ ۝ ذلیل کرنے والا کہ قید اور قتل ہی
دنیا مین اور عذاب ہی آخرت مین اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اون لوگون کی شان مین ہی جو گانے والی لونڈیان مول لیتے
اور لوگون کو اونکی آواز اور الحان سنا کر کلام حق سننے سے باز رکھتے تھے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِ

اوسپر جسنے کھیل کی بات مول لی ہی اور اوسے غلط دی ہی اٰیٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا اوُ منہ پھیرتا ہی
متکبر بنکر یعنی اوسکی طرف التفات نہین کرتا كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ اوسنے سنا ہی نہین كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ گویا کہ اوسکے
دونون کانون مین وَقْرًا بوجھ ہی فَبَشِّرْهُ تو پکار دو تم اوسے اور خوشخبری کی جگہ پر ڈرا دو اوسے بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ عذاب
دکھ دینے والے سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے ہین خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہین
اونھون نے کام اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِيْمِ اونکے واسطے ہین جنتین نعمت والی یا جنت کی نعمتین خٰلِدِيْنَ
فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہی اللہ نے وعدہ حَقًّا صحیح اور درست وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ
خدا غالب ہی کہ کوئی اوسے عہد اور وعدہ وفا کرنے سے مانع نہین ہوتا الْحَكِيْمُ درست کام کرنے والا جو کچھ کرتا ہی وہ حکمت ہی کی
راہ سے ہی بلیت نہ در وعدہ اوست نقض و خلاف ٭ نہ در کار او ہیچ لاف و گزاف ٭ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ پیدا کیے اوسنے آسمان
بِغَيْرِ عَمَدٍ بے ستون تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اونھین اونچے ہوئے وَاَلْقٰى فِى الْاَرْضِ اور رکھے زمین مین یعنی پیدا کیے
اوسمین رَوَاسِيَ پہاڑ بلند پائدار تاکہ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ نہ ہلائے اور نہ مضطرب بنائے تمکو زمین اسواسطے کہ زمین پانی پر پلتی تھی
کشتی کی طرح پہاڑون کے بوجھ مین دب کر تھمی توضیح مین ضحاک سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اُنیس ۱۹ پہاڑون کو میخ زمین کردیا کہ زمین
ٹھہر گئی اونمین سے کوہ قاف ہی اور ابوقبیس اور جودی اور لبنان اور سینا اور طور سینا اور بشیر وغیرہ وَبَثَّ فِيْهَا اور پراگندہ کیا زمین مین
مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ہر جنبش کرنے والے جانور سے وَاَنْزَلْنَا اور نیچے بھیجا ہمنے تکلم کی طرف التفات فاعل کے ساتھ فعل خاص کرنے کی
جہت سے ہی یعنی ہمارے سوا کسی نے نہین بھیجا ہم ہی نے بھیجا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی کہ وہ مینھ ہی فَاَنْۢبَتْنَا پھر اوگایا
ہمنے فِيْهَا زمین مین اوس پانی کے سبب سے مِنْ كُلِّ زَوْجٍ ہر قسم کی گھاس كَرِيْمٍ اچھی اور بہت فائدہ والی هٰذَا یہ جو ندکور
ہوا آسمان زمین پہاڑ حیوان نبات خَلْقُ اللّٰهِ پیدا کیے اللہ کے ہین فَاَرُوْنِيْ پھر دکھاؤ مجھے کہ عالم مین مَاذَا خَلَقَ کیا چیز
پیدا کرتے ہین الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وہ لوگ جو سوا اوسکے ہین اس سے بت مراد ہین کہ کافر اونھین خدا کا شریک کہتے تھے تو حق تعالی
فرماتا ہی کہ یہ سب تو میرے مخلوق ہین تمھارے تبون نے کیا چیز پیدا کی ہی بَلِ الظّٰلِمُوْنَ بلکہ شرک لوگ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ
کھلی ہوئی گمراہی مین ہین کہ عاجز کو قادر کے ساتھ مخلوق کو خالق کے ساتھ پرستش مین شریک کرتے ہین نظم ہر کہ ہست آفریدہ او بندہ است ٭
بندہ در بندآفریندہ است ٭ پس کجا بندہ کہ در بندست ٭ لائق شرکت خداوندست ٭ لکھا ہی کہ لقمان حکیم کا قصہ اور اونکی وصیتین
یہود مین بڑی شہرت رکھتی تھین اور عرب جس مہم مین یہود کی طرف رجوع کرتے یہود لقمان کی حکمتون مین سے اونکے واسطے مثال دیتے
تو حق تعالی نے اوسکے حال سے خبر دی اور فرمایا کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ لقمان بن باعور کو
حکمت کہ بات صائب اور کام بجا ہی یا توحید کی شناخت اور شرک کی نفی اور احقاف مین کہا ہی کہ حکمت لقمان توحید مقرر کرنا اور رسولون پر
ایمان کے واسطے عقلی دلیلین قائم کرنا اور شرک کی نفی اور اوسکی طرف سمعی دلیلون کی اضافت کرنا ہی لقمان کی نبوت مین عالمون کا اختلاف ہی
سدی اور عکرمہ اور شعبی رحمہم اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لقمان پیغمبر تھے اور اس آیت مین حکمت سے نبوت مراد ہی

ع ۱۱

اور لقمان

اور لقمان حضرت ایوب علیہ السلام کے بھانجے یا خالہ زاد بھائی تھے تبیین میں لکھا ہے کہ لقمان باعور کے نزدیک تھا اور باعور کا بیٹا تھا
تاریخ کا بیٹا تاریخ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے بھائی تھے امام ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لقمان کی کنیت ابو الخ
اور عین المعانی میں لکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کی سلطنت کے دسویں برس لقمان پیدا ہوئے اور حضرت یونس علیہ السلام کے
زمانہ تک زندہ رہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ ہزار برس اونکی عمر ہوئی اور اکثر علما اس بات پر ہیں کہ لقمان پیغمبر نہ تھے بلکہ حکیم تھے اور
بعضوں نے کہا ہے کہ کسی کے غلام تھے اور بکریاں چرایا کرتے یا درزی یا بڑھئی کا کام کرتے تھے اور بعضوں نے کہا ہے کہ حبشی تھے بنی اسرائیل من
فتوی پوچھتے اور امام سجاوندی کے قول پر بندگان توبہ سے تھے مرد سیاہ رنگ موٹے موٹے ہونٹ ایک دن حکیم لقمان کے گھر میں
دن کو سونے کے وقت فرشتے آئے اور لقمان پر سلام کیا لقمان نے اونھیں نہیں دیکھا اور سلام کا جواب دیا فرشتے بولے کہ اے لقمان
ہم تمھارے پروردگار کے فرشتے ہیں تمکو زمین پر ہم خلیفہ کرتے ہیں کہ صحت اور راستی کے ساتھ لوگوں میں حکم کیا کرو پس لقمان نے
جواب دیا کہ اگر اس کام پر میرے رب کی طرف سے حکم قطعی ہے تو سنکر طاعت کے طور پر میں قبول کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ مجھے
توفیق دے اور میری مدد کرے اور اگر مجھے اختیار دیا ہے تو میں عاقبت اختیار کرتا ہوں اور فتنہ سے متعرض نہیں ہوتا فرشتوں کو
اس بات سے تعجب آیا حق تعالیٰ نے لقمان کی بات کو پسند فرمایا اور اونکی طرف حکمت افاضہ کی تقریباً دس ہزار کلمے اونسے منقول ہیں
کہ ہر کلمہ ایک عالم کے برابر ہے بنی اسرائیل میں سے ایک بڑا آدمی ایک دن حکیم لقمان کے سامنے گذرا اور ایک جماعت لوگوں کی اونکے پاس
تھی کچھ لوگ بیٹھے کچھ کھڑے حکمت کی باتیں سنتے تھے اوس بڑے بزرگ آدمی نے پوچھا کہ اے لقمان کیا تو وہ کالا غلام نہیں ہے جو بکریاں
چراتا تھا فلاں شخص کی لقمان بولے کہ ہاں میں وہی ہوں پھر اون بزرگ نے پوچھا کہ کس چیز نے تجھے اس مرتبہ پر پہونچایا لقمان بولے کہ تین
چیزوں نے سچ بولنے امانت کی نگہبانی کرنے فضول بات چھوڑ دینے نے امام ثعلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تفسیر میں لقمان کی حکمتوں میں سے مذکور ہے
کہ ایک دن اونکے آقا نے اور غلاموں کے ساتھ اونھیں باغ میں بھیجا کہ میوہ لائیں اور غلام راہ میں میوہ کھا گئے اور کہدیا کہ لقمان نے کھالیا
آقا لقمان پر خفا ہوا لقمان بولے کہ میوہ ان غلاموں نے کھایا ہے اور مجھے جھوٹ لگایا ہے آقا بولا کہ اس بات کی حقیقت کیونکر معلوم ہو لقمان بولے
کہ ہم سب کو گرم پانی پلائیے اور میدان میں دوڑائیے کہ ہم قے کریں جسکے پیٹ میں سے میوہ گرے وہ خائن ہے حضرت مولوی معنوی قدس
سرہ نے مثنوی میں یہ حکایت نظم کی ہے چھ بیتیں جنمیں نکتہ ہے اوس حکایت میں سے یہاں مذکور ہیں نظم گفت ساقی خواجہ از آب جیم ✤ غلامان را
وخورند آنرا بیم ✤ بعد ازان میرانندشان در شتہا ✤ میدوید ند آن نفر تحت و علا ✤ در قی افتاد ند ایشان از عنا ✤ آب می آورد ازیشان
میوہا ✤ چونکہ لقمان را در آمد قی ز ناف ✤ پس در آمد از درونش آب صاف ✤ حکمت لقمان چو این پایہ نمود ✤ تا چہ باشد حکمت رب ودود ✤ ہر چہ
پنہان باشد پیدا شود ✤ ہر کہ از خائن بود رسوا شود ✤ یعنی آقا نے سب غلاموں کو پانی پلا کر میدان میں دوڑایا سب نے قے کی تو لقمان کے سوا
سب کے پیٹ سے میوہ گرا تو لقمان کی حکمت سے جیب خائنوں کی خیانت کھل گئی تو خدائے حکیم کی حکمت کے سامنے کسی کی خیانت کب چھپ
سکتی ہے کتاب میں ہے کہ ایک دن داؤد علیہ السلام نے لقمان سے پوچھا کہ کیونکر صبح کی لقمان نے جواب دیا کہ صبح کی دوسرے کے ہاتھ میں اس سے
فضل اور عدل کا قبضہ مراد ہے حضرت داؤد نے اس بات میں فکر کی اور ایک نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے اور لقمان کی بعضی حکمتیں اور کلمات

اسی مقام پر جواہر التفسیر میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمنے لقمان کو حکمت عطا کی اور اوس سے کہا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ط یہ کہ شکر کر اللہ کا نعمت حکمت پر وَمَنْ يَّشْكُرْ اور جو کوئی شکر کرتا ہے فَاِنَّمَا يَشْكُرُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ شکر کرتا ہے لِنَفْسِهٖ اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ شکر کا نفع ہمیشہ نعمت کا باقی رہنا اور زیادتی کا مستحق ہونا ہے یہ نفع شکر کرنے والے کو پہونچتا ہے وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی ناشکری کرے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَنِيٌّ بے پرواہ ہے کسی کے شکر کی پرواہ نہین رکھتا حَمِيْدٌ حمد کے لائق ہے اگرچہ کوئی اوسکی حمد نکرے یا محمود ہے کہ تمام کائنات زبان قال اور زبان حال سے اوسکے شکر گذار ہین وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ اور یاد کرو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا لقمان نے لِابْنِهٖ اپنے بیٹے انعم سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسکا نام ماثان یا سارن یا اشکم یا شکور تھا وَهُوَ يَعِظُهٗ اور لقمان نصیحت کرتے تھے اوسے اور کہتے تھے کہ يٰبُنَيَّ اے چھوٹے بیٹے میرے شفقت اور مہربانی کی وجہ سے چھوٹا بیٹا کہکر کہا لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ط شرک کر خدا کے ساتھ اِنَّ الشِّرْكَ تحقیق کہ خدا کے ساتھ شرک کرنا لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ البتہ ظلم بڑا ہے اسواسطے کہ مشرک آدمی مخلوق کو خالق کے ساتھ برابر کرتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو اور حکم کردیا بِوَالِدَيْهِ کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کر اور نیکی کرنے کا ایک سبب یہ ہے کہ حَمَلَتْهُ اوٹھایا فرزند کو اُمُّهٗ اوسکی ماں نے تھوڑی مدت اور اوسکے حمل اور اوٹھانے مین سست ہی وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ سستی پر سستی اور ناطاقتی پر ناطاقتی وَفِصٰلُهٗ اور چھوڑانا اوسکا دودھ سے فِيْ عَامَيْنِ دو برس گذرنے مین اور اتنی مدت تک اوسے دودھ دینا اور آدمی کو ہمنے دوسرا حکم کیا اَنِ اشْكُرْ لِيْ یہ کہ شکر کر میرا وَلِوَالِدَيْكَ ط اور اپنے ماں باپ کا اِلَيَّ الْمَصِيْرُ میرے حکم کی طرف ہی پھرنا آدمیون کا اور شکر اور شرک پر اونھین جزا دونگا وَاِنْ جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کرین تیرے ماں باپ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ اس بات پر کہ شریک ٹھہرا تو میرے ساتھ مَا لَيْسَ لَكَ اوس چیز کو کہ نہین ہے تجھے بِهٖ عِلْمٌ شرکت پر اوسکے مستحق ہونے کا کچھ علم فَلَا تُطِعْهُمَا تو نہ حکم مان اونکا وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت کر اون دونون کے ساتھ فِي الدُّنْيَا زندگی دنیا مین مَعْرُوْفًا مصاحبت اچھی کہ شریعت کے موافق اور بزرگی کا مقتضا ہو وَاتَّبِعْ اور پیروی کر دین مین سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اوسکی راہ کی جو پھرا ہے اِلَيَّ میری طرف توحید اور اخلاص کے ساتھ اور وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین یا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ثُمَّ اِلَيَّ پھر میری جزا کی طرف ہے مَرْجِعُكُمْ پھرنا تمھارا فَاُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کرونگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز سے جو کہ ہو تم کرتے بھلائی برائی یہ آیت حضرت سعد وقاص کی شان مین نازل ہوئی جیسا کہ سورۂ عنکبوت مین مذکور ہے اور لقمان کے قصہ مین اس حکم کا ذکر ممانعت شرک کی مناسبت کے سبب سے ہے کہا ہے کہ حضرت سعد وقاص کی ماں نے تین دن کھانا پانی نہ کھایا پیا یہانتک کہ اونکا منہ لکڑی سے کھولکر حلق مین پانی ڈالدیا اور حضرت سعد یہی کہتے تھے کہ بالفرض اگر اسکی ستر روحین ہون اور ایک ایک قبض کرین یعنی اگر ستر بار مرے تو بھی مین دین اسلام سے نہین پھرتا پھر دوبارہ لقمان کی وصیت حق تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اونھون نے اپنے بیٹے سے کہا کہ يٰبُنَيَّ اے میرے چھوٹے بیٹے اِنَّهَآ بیشک جو کام آدمی کا ہوتا ہے یعنی نیک اور بد کام اِنْ تَكُ اگر ہو چھوٹے پن مین مِثْقَالَ حَبَّةٍ برابر دانے کے مِّنْ خَرْدَلٍ رائی سے کہ رائی کا دانہ سب دانون سے چھوٹا ہوتا ہے فَتَكُنْ پھر ہو وہ فِيْ صَخْرَةٍ پتھر کے نیچے کہ اوسے

وقف النبي صلعم

نصف

ع ۲

ہو کہتے ہین اور وہ ساتوین زمین کے نیچے ہی اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ یا وہ کہ آسمانون مین ہو وجود اوسکی بلندی اور وسعت کے یا آسمانون کے اوپر ہو اَوْ فِی الْاَرْضِ یا زمین مین پوشیدہ جگہ تو یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ لاویگا اوسے خدا اور حاضر کردیگا اور اوسکا حساب لیگا اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ بیشک اللہ باریک جاننے والا ہی اور اوسکا علم ہر پوشیدہ چیز کو گھیرے ہوے ہی خَبِیْرٌ جاننے والا ہر چیز کا ٹھکانا یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اے چھوٹے بیٹے میرے قائم رکھ نماز تاکہ تیرا نفس مرتبہ کمال کو پہونچے وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کر نیکی کا وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور باز رکھ برائی سے تاکہ اور لوگ تیرے سبب سے کامل ہون معروف وہ ہی جو شریعت اور سنت کے موافق ہو اور منکر وہ ہی جو عقل اور نقل کے مخالف ہو وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَ اوس چیز پر جو تجھے پہونچے شدتون مین سے خصوصًا اوامر اور نواہی مین اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو حکم کیا گیا مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ واجبات امور مین سے ہی یعنی جو کچھ خدا نے حکم قطعی کیا ہی اوسمین یہ حکم واجب کردیا ہی وَلَا تُصَعِّرْ اور ایک طرف نہ پھیر خَدَّكَ لِلنَّاسِ اپنا منہ یعنی تکبر کی وجہ سے لوگون کی طرف سے منہ نہ پھیر بلکہ فروتنی کے ساتھ اونکی طرف متوجہ ہو وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ اور نہ چل زمین مین مَرَحًا ہنسی کھیل خوشی کے واسطے یعنی جاہل دنیا پرستون کی طرح نہ چل اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ یقینی اللہ نہین دوست رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر چلنے والے کو جو متکبرون کی طرح چلتا ہی فَخُوْرٍ جی ناز کرنے والے کو کہ اسباب تنعم کے سبب سے لوگون کے سامنے اکڑتا ہی وَاقْصِدْ اور اوسط درجہ اختیار کر فِیْ مَشْیِكَ اپنی چال مین یعنی جلد اور آہستہ چلنے کے درمیان مین پیادہ اسواسطے کہ جلدی چلنا ہلکے پن اور سبکساری کی علامت ہی اور دیر کو قدم اوٹھانا کمزوری کا نشان ہی بلکہ میانہ روہ اور فروتنی کے ساتھ قدم رکھ وَاغْضُضْ اور نیچی کر اور کم کمال مِنْ صَوْتِكَ اپنی آواز مین سے یعنی بیجا پکارنا کرزبان دراز اور سخت گو نہو جا اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ یقینی بدتر آوازون کی لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ گدھے کی آواز ہی یعنی آواز بلند کرنے مین کچھ فضیلت نہین ہی دیکھو گدھے کی آواز کیسی بلند ہوتی ہی باوصف اسکے طبیعت کو بری معلوم ہوتی ہی دماغ کو پریشان کرتی ہی عین المعانی مین ہی کہ عرب کے مشرک آواز بلند ہونے پر تفاخر کرتے تھے اس آیت مین حق تعالی نے اونکے فخر کو اونپر رد کردیا اور حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نرم آواز دوست رکھتے تھے اور بلند آواز سے کراہت فرماتے تھے انجیل مین مذکور ہی کہ حکم کر میرے بندون کو کہ جب میرے ساتھ مناجات کریا کرین تو اپنی آواز زبور داؤد یعنی آہستہ مناجات کرین کہ مین سنتا ہون اور جو کچھ اونکے دلون مین ہی جانتا ہون اگر کوئی کہے کہ بدتر ہونا گدھے کی آواز کے ساتھ خاص کیا گیا حال آنکہ بعض حیوانون کی آواز اوس سے بھی بدتر ہوتی ہی تو اسکا جواب دیا ہی کہ بدتر اور مکروہ معلوم ہونے مین عرب کے نزدیک گدھے کی آواز مثل ہی سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی ہر حیوان کی آواز اوسکی تسبیح ہی مگر گدھے کی چیخ شیطان کو دیکھنے کے سبب سے ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اِذَا سَمِعْتُمْ نَهِیْقَ الْحَمِیْرِ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهٗ رَاٰی شَیْطَانًا یعنی جب سنو تم آواز گدھے کی سیپون تو اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ کہو اسواسطے کہ بیشک گدھے نے شیطان کو دیکھا ہی اور کتاب فیافیہ مین حضرت مولوی قدس سرہ سے گدھے کی آواز بدتر ہونے کی وجہ یہ نقل کی ہی کہ اکثر وہ گھاس اور پانی کے واسطے چلاتا ہی یا شہوت جھاڑنے کو یا دوسرے گدھے سے لڑنے کے لیے اور یہ آواز معصیات بہیمی اور سبعی سے سبب سے پیدا ہوہ سب آوازون سے بدتر ہوتی ہی اور یہان سے معلوم ہوتا ہی کہ جو مذاصاب اخلاق ربانی اور فرشتہ خصلت لوگون سے آتی ہی وہ سب سے بہتر اور

اور نداوں سے بہتر ہوگی بیت نغمہائے عاشقان بود ہاکش ست ۔ استماع نغمہ ایشان خوش ست ۔ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہیں دیکھتے ہو تم اے لوگو کہ اَنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ نے سَخَّرَ لَکُمْ مسخر کردیں تمہارے واسطے مَّا فِی السَّمٰوٰتِ جو آسمانوں میں ہیں جیسے آفتاب ماہتاب کہ انکی روشنی سے فائدہ اوٹھاتے ہو اور ستارے کہ اونکے سبب سے راہ پاتے ہو وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو چیزیں ہیں زمین میں جیسے پہاڑ میدان دریا حیوانات نباتات کھانیں کہ اوس سے نفع حاصل کرتے ہو وَاَسْبَغَ عَلَیْکُمْ اور پوری کردیں تم پر نِعَمَہٗ ظَاہِرَۃً نعمتیں اپنی ظاہر وَّبَاطِنَۃً اور پوشیدہ یعنی جو نعمتیں تم پہچانتے ہو اور جو نہیں پہچانتے ہو یا نعمتیں جو محسوس ہیں یعنی جو حس سے پہچانی جاتی ہیں اور جو معقول ہیں کہ عقل سے دریافت ہوتی ہیں اور بکر نے نعمۃ پڑھا ہے صیغہ واحد اور نعمت ظاہر و باطن میں علما کو بہت گفتگو ہے صاحب تیسیر نے لکھا ہے کہ کتاب بحر العلوم میں نعمت کی تین سو تفسیر کی ہے اور جو نعمت ظاہر مشہور ہے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی ذات ہے اور نعمت باطن فرشتوں کی امداد ہے اور ایک قول کے موافق نعمت ظاہر خوبصورتی ہے اور نعمت باطن نیک سیرتی یا اقرار اور تصدیق یعنی گویائی اور عقل یا وجود نعمت اور شہود منعم یا درستی اعضا اور معرفت ملک علی یا حفظ قرآن اور اوسکے معنی سمجھنا اور دوات یا نماز روزہ یا ذکر زبان اور ذکر قلب یا بدنوں کی صحت اور دینوں کی صحت بصیرت اور بصیرت یا منافع کھینچنا اور ضرر دفع کرنا یا زیادتی احوال اور صفائی احوال اور نبوت اور ولایت شیخ جمال الدین سہاسی قدس سرہ نے فرمایا کہ نخر الاولیا یونس سجاوندی نے کہا ہے کہ نعمت ظاہر فقیروں کا اسلام دین کو دینا اور نعمت باطن فقیر کا انصاف رب کو دینا ہے اور باقی وجہیں جو عالموں اور عارفوں نے کہی ہیں وہ جواہر التفسیر میں ہے لکھی ہیں بیت کوشش کن کہ سود آن بحر بر نہ کاندران یابی صدفہا پر گہر نہ وَمِنَ النَّاسِ اور لوگوں میں مَنْ یُّجَادِلُ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے فِی اللّٰہِ اللہ کی کتاب میں یعنی نضر بن حارث کہ قرآن شریف کو اگلوں کی کہانی کہتا تھا عین المعانی میں ہے کہ ایک یہودی نے حضرت سوال کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تمہارا خدا کس چیز کا ہے پس فوراً اوسے بجلی نے ہلاک کردیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ کوئی ہے کہ جھگڑتا ہے خدا کی ذات میں بِغَیْرِ عِلْمٍ بے علم کے وَّلَا ہُدًی اور بے بیان کے کہ خدا کے پاس سے ہو وَّلَا کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ اور بے کتاب روشن کے بلکہ محض تقلید کی راہ سے جیسا کہ اوسنے فرمایا ہے کہ وَاِذَا قِیْلَ لَہُمُ اور جب کہیں اونکو کہ صدق کے ساتھ اتَّبِعُوْا پیروی کرو مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ اوس چیز کی جو بھیجی ہے اللہ نے یعنی قرآن اور اوسکا ایمان لاؤ تو قَالُوْا کہتے ہیں کہ بَلْ نَتَّبِعُ ہم نہیں ایمان لائے اور نہیں پیروی کرتے اوسکی بلکہ ہم پیروی کرتے ہیں مَا وَجَدْنَا عَلَیْہِ اوس چیز کی کہ پایا ہے ہمنے اوسپر اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو یعنی اپنے بزرگوں کی راہ پر ہم چلتے ہیں اَوَلَوْ کَانَ الشَّیْطٰنُ کیا اگر ہے شیطان کہ وسوسوں سے یَدْعُوْہُمْ بلائے اونمیں اِلٰی عَذَابِ السَّعِیْرِ عذاب دوزخ کی طرف تو بھی یہ اسی طرح پیروی کرتے رہینگے اوسکی اور تقلید سے نہ درگذرینگے وَمَنْ یُّسْلِمْ وَجْہَہٗ اور جو کوئی خالص کرے دین یا عمل اپنا یا اخلاص کے ساتھ توجہ کرے اِلَی اللّٰہِ اللہ کی طرف وَہُوَ مُحْسِنٌ حال نکو وہ نیک کام کرنے والا ہو یعنی موحد فَقَدِ اسْتَمْسَکَ تو بے شک وشبہہ ہاتھ مارا اوسنے بِالْعُرْوَۃِ الْوُثْقٰی مضبوط پکڑ پر کہ کلمہ شہادت ہے یا اسلام یا قرآن ہے اور بعضوں نے کہا ہے محبت اللہ کے واسطے اور عداوت اللہ کے واسطے اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ عروہ وثقی یعنی مضبوط پکڑ طریقہ سنت وجماعت کی رعایت ہے وَاِلَی اللّٰہِ اور اللہ کی طرف ہے

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ○ پھرنا سب کامون کا یعنی اہل امور کو کہ خلائق ہین اوسی کی طرف پھرنا ہوگا وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کفر کرے ایمان نہ لائے اور عزوہ وثقی پر ہاتھ نہ مارے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ رنجیدہ نہ کرے تمکو اے ہمارے حبیب كُفْرُهٗ ط اوسکا کفر اِلَيْنَا ہماری طرف ہی مَرْجِعُهُمْ پھرنا اونکا فَنُنَبِّئُهُمْ پھر آگاہ کردینگے ہم اونھین بِمَا عَمِلُوْا ط اوس چیز کے ساتھ جو اونھون نے کیا ہی اور یہ آگاہ کرنا عذاب کرکے ہوگا اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ عَلِيْمٌ خوب جانتا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اون باتون کو جو تمھارے سینون مین ہین بھلائی برائی نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہین ہم اونکو نعمت اور خوشی کے سبب سے قَلِيْلًا تھوڑی مدت کہ جلد تمام ہوجائے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پھر لاچینگے ہم اونھین مضطر اور ناچار کرکے اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○ عذاب سخت اور گاڑھے اور بھاری کی طرف کہ ہرگز سبک نہوگا بلکہ عذاب مین روز بروز ترقی ہوگی وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ط ضرور ضرور کہینگے کہ خدائے برحق نے اور خالق مطلق نے اسواسطے کہ غیر خدا کی طرف پیدا کرنے کی اسناد کو منع کرنے والی دلیلین بہت کھلی ہوئی ہین قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ط کہا ہی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی یعنی شکر کرو کہ وہ اقرار کرتے ہین اوس چیز کا جس سے اونکے اعتقاد کا باطل ہونا ثابت ہی بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر اونمین سے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے کہ اس اقرار کے سبب سے اوپر الزام آتا ہی لِلّٰهِ خدا ہی کے واسطے ہی مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کچھ ہی آسمانون اور زمینون مین یعنی سب اوسی کے مخلوق ہین تو زمین و آسمان مین اوسکے سوا کوئی مستحق عبادت نہین اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ بیشک اللہ تعالیٰ وہ تو بے پروا ہی اپنی ذات سے سب چیزون سے پیدا ہونے کے قبل سے الْحَمِيْدُ ○ خ تعریف کیا ہوا اپنی صفات کے ساتھ سب بندون کی گویائی کے قبل سے یا بے پروا ہی سب تعریف کرنے والون کی تعریف سے اور تعریف کیا ہوا ہی بے اونکی تعریف کیے ہوے بیت اے غنی در ذات خود از ما سوائے خویشتن ✤ خود تو ستایش بخود حمد و ثنائے خویشتن ✤ سورۂ لہب کے آخر مین گذرا کہ یہودی قرآن پر اعتراض کیا کہ کہین تو اوسمین ہی کہ تمکو حکمت کے ساتھ ہمنے بہت کچھ دیا ہی اور کہین ہی کہ تمکو تھوڑا سا علم دیا ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قل لو کان البحر مدادا اس سورت مین بھی اوس خبر کی تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ وَلَوْ اَنَّ اور اگر ہوتا مَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ زمین مین ہی مِنْ شَجَرَةٍ درختون مین سے اَقْلَامٌ قلم وَّالْبَحْرُ اور دریاے محیط با وصف اپنی وسعت کے سیاہی ہوتا کہ يَمُدُّهٗ مدد دیتے اوس بحر محیط کو مِنْ بَعْدِهٖ اوسکا پانی تمام ہوجانے کے بعد سَبْعَةُ اَبْحُرٍ سات دریا اور اوسکے مانند اور قلمون اور دریاؤن کے پانی کی سیاہی سے لکھتے تو مَا نَفِدَتْ نہ ختم اور تمام ہوتا كَلِمٰتُ اللّٰهِ ط علم الٰہی اور عجائب صنع بادشاہی یا دنیا مین جو کچھ پیدا کیا ہی اور عقبیٰ مین جو کچھ پیدا کریگا اونکے نام یا اوسکے حکم اور فرمان یا جو نعمتین کہ دونون جہان مین بندون کو پہونچاتا ہی وسواسطے کہ سیاہی اور قلم کی نہایت ہی اور یہ جو مذکور ہوا بے نہایت ہی اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ بیشک اللہ غالب ہی احکام بے نہایت مین حَكِيْمٌ ○ جاننے والا ہی کوئی چیز اوسکے علم اور حکمت سے باہر نہین مَا خَلْقُكُمْ نہین ہی پیدا ہونا تمھارا اے مکہ کے لوگو وَلَا بَعْثُكُمْ اور نہ اوٹھانا تمھارا موت کے بعد اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ط

مگر مانند پیدا کرنے اور اوٹھانے ایک آدمی کے اسواسطے کہ حق تعالیٰ پیدا کرنے مین اوزار اور مددگارون کی مدد کا محتاج نہین ہے بلکہ ایک لفظ کن سے لاکھ عالم پیدا کرتا ہی اور مُردون کو اوٹھانے مین پہلے کچھ چیزین مرتب کرنے کی احتیاج نہین کھتا بلکہ حضرت اسرافیل سے حکم کردیگا کہ کہا اوٹھو قبرون سے بس ایک ہی پکار مین سب مخلوق اپنی اپنی قبرون سے نکل آئینگے اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ تحقیق کہ اللہ سننے والا ہی سب سننے کی باتین بَصِیْرٌ ○ دیکھنے والا ہی سب دیکھنے کی چیزین اور یقینی ایسے قادر مطلق کی قدرت کامل مین عاجزی کو دخل نہین بیت قدرت بے عجز نداری بکس ✣ قدرت بے عجز توداری وبس ✣ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تونے اَنَّ اللّٰہَ یہ کہ اللہ تعالیٰ یُوْلِجُ الَّیْلَ اندر کردیتا ہی رات کے اندھیرے کو فِی النَّھَارِ دن کے اوجالے مین یہ شام کو ہوتا ہی وَیُوْلِجُ النَّھَارَ اور داخل کرتا ہی دن کے اوجالے کو فِی الَّیْلِ رات کے اندھیرے مین یہ صبح ہوتے ہوتا ہی رات دن کی مقدارین کم اور زیادہ کرتا ہی وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور مسخر کردیا سورج اور چاند کو ان دونون کے سبب سے خلق کو فائدے پہونچتے ہین کُلٌّ یَّجْرِیْ ہر ایک دونون مین سے چلتا ہی اپنے آسمان مین اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی دن نام رکھے ہوئے تک کہ وہ قیامت کا روز ہی اوسدن انکا چلنا البتہ بند ہوجائیگا وَّاَنَّ اللّٰہَ اور تحقیق کہ اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو خَبِیْرٌ ○ خبر رکھتا ہی اور سب امور کی باریکی پہچانتا ہی ذٰلِکَ وہ وسعت علم اور شمول قدرت بِاَنَّ اللّٰہَ سبب ہی اسکے کہ اللہ تعالیٰ ھُوَ الْحَقُّ وہ ثابت ہی اپنی ذات مین اور واجب ہی اپنے وجود مین وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ اور وہ چیز جسے پکارتے ہین مشرک اور کرتے تَدْعُوْنَ مخاطب پڑھا ہی یعنی اے مشرکو جسے تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِہٖ سواخدا کے وہ الْبَاطِلُ لا بیہودہ اور ناحق ہی وَاَنَّ اللّٰہَ اور دوسرا سبب ہی کہ ھُوَ الْعَلِیُّ وہ ہی برتر یعنی سب پر غالب الْکَبِیْرُ ○ بڑا ہی کہ اوس سے بڑا کوئی نہین اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تونے اَنَّ الْفُلْکَ یہ کہ کشتی تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ چلتی ہی دریا مین بِنِعْمَتِ اللّٰہِ اللہ کے احسان سے کہ وہی کشتی کی پانی کے اوپر نگہبانی کرتا ہی اور ہوا کو کشتی چلانے کے واسطے بھیجتا ہی لِیُرِیَکُمْ تاکہ دکھائے تمکو مِّنْ اٰیٰتِہٖ اپنی قدرت کی نشانیون مین سے کشتی کے ہلنے اور چلنے اور دریا کے بعضے عجائبات مین اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ بیشک کشتی اور دریا کے اسمین لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیان ہین شمول قدرت اور کمال حکمت اور وفور نعمت کی لِکُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے اوسکی بلا پر شَکُوْرٍ ○ شکر کرنے والے کے لیے اوسکی نعمتون پر وَاِذَا غَشِیَھُمْ مَّوْجٌ اور جب پکڑتی ہی اور چھپالیتی ہی کشتی والون کو موج دریا کی کہ بڑائی مین کَالظُّلَلِ مانند سائبانون کے ہوتی ہی یا پہاڑون کے مانند یا ابرون کے مثل تو دَعَوُا اللّٰہَ پکارتے ہین خدا کو مُخْلِصِیْنَ پاک کرنے والے لَہُ الدِّیْنَ ✣ خدا کے واسطے اپنا دین اسواسطے کہ آفت ہوا اور کشتی کا کشتیبان کے اختیار مین چلنا کہ مخالف اصلی ہین انکے خوف شدید کو زائل کردے اور اونھین اصلی مقام مین پہونچادے فَلَمَّا نَجّٰھُمْ پھر جب کہ چھڑاتا ہی اللہ اونھین اور صحیح سلامت پہونچادیتا ہی اِلَی الْبَرِّ میدان کی طرف فَمِنْھُمْ تو بعضے اونمین سے مُّقْتَصِدٌ ✣ عادل ہین یعنی سیدھے ہین طریق توحید پر اور بعضے مڑنے والے راہ حق سے یعنی کشتی مین جو ایمان والے ہوتے ہین وہ تو اپنی دعا اور امید پر ثابت رہتے ہین اور مشرک منکر ہوجاتے ہین وَمَا یَجْحَدُ

ع ۱۱

بِاٰیٰتِنَا اور انکار نہین کرتے ہماری قدرت کی نشانیون کا اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ مگر ہر عذر کرنے والا اور عہد توڑنے والا کَفُوْرٍ ناشکرا
اپنے پروردگار کی نعمتون پر یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اے لوگو یہ ندا عام ہے یعنی اے سب لوگو کشتی والے جو ثابت ہوا نبی دعا اور امید پر اور غیر
اہل کشتی اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ڈرو اپنے رب کے عذاب سے یا پرہیز کرو بری باتون سے وَاخْشَوْا اور ڈرو یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ اوس دن سے
کہ دفع نہ کریگا عذاب کو اور نہ روکیگا وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِهٖ باپ اپنے بیٹے سے وَلَا مَوْلُوْدٌ اور نہ کوئی فرزند کہ هُوَ جَازٍ بازرکھنے والا
ہو عَنْ وَّالِدِهٖ اپنے باپ سے شَیْـًٔا ذرا کچھ عذاب مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ خبر خاص ہے کافرون کے ساتھ اسواسطے کہ ایمان والے
باپ بیٹے بعضے بعضون کی شفاعت کرینگے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا ثواب اور عذاب کے باب مین حَقٌّ سچا ہے اور اوسمین کچھ خلاف
نہین اور نہوگا فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ تو چاہیے کہ فریب نہ دے تمکو الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وقفہ زندگی دنیا کی یعنی نیک کے دلفریب مال و متاع اور
اوسکی زینتون پر فریفتہ نہو جاؤ وَلَا یَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ مغرور نہ کرے تمکو بِاللّٰهِ خدا کی بخشش کے ساتھ یا اوسکے مہلت دینے پر
الْغَرُوْرُ شیطان فریب دینے والا یعنی تمکو بڑی لمبی لمبی امیدون کے سبب سے راہ بہکا کر گنا ہون پر دلیر کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ مصرع
امر فردا کنید و فردا توبہ ۔ تم ہرگز دھوکے مین نہ آنا اسواسطے کہ کل کے عذر کے واسطے کل کی عمر چاہیے کوئی اوسکا قبول کرنے والا نہین ہے
نظم کارامروز بہ فردا نگذاری زنہار ۔ روز چون یافتہ کار کن و عذر بیار ۔ ساقیا عشرت امروز بفردا مفگن ۔ یار دیوان قضا خط امانی
من آرد ۔ لکھا ہے کہ حارث یا وارث بن عمرو ایک محارب جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی
کہ اے محمد قیامت کب ہوگی اور مین نے کھیت بویا ہے پانی کب برسیگا اور میری عورت حاملہ ہے اوسکے پیٹ مین لڑکا ہے یا لڑکی اور مجھے بتاؤ کہ مین
کل کیا کام کرونگا اور مین اپنے پیدا ہونے کی جگہ تو جانتا ہون بھلا مین دفن کہان ہونگا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اے ہمارے حبیب
تم کہدو کہ ان پانچون کا علم میرے رب ہی کے خزانۂ مشیت مین ہے اور اوسکے اطلاع کی کنجی کسی آدمی کے ہاتھ مین اوسنے نہین دی ہے
اِنَّ اللّٰهَ یقینی اللہ عِنْدَهٗ اوسکے پاس ہے یقینی عِلْمُ السَّاعَةِ علم قیامت کے کا وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور برساتا ہے مینھ
اوسوقت اور اوس مقام پر جو ٹھہرایا اور مقرر فرمایا ہے وَیَعْلَمُ اور جانتا ہے مَا فِی الْاَرْحَامِ جو کچھ رحمون مین ہے لڑکا لڑکی پورا ناقص
وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہین جانتا کوئی جی نیک کام کرنے والا ہو یا بدکار کہ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا کیا چیز کمائی کریگا
کل بھلائی یا برائی وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہین جانتا کوئی جی کہ وہ بِاَیِّ اَرْضٍ کس زمین پر تَمُوْتُ مریگا اور کسوقت مریگا
اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ بیشک اللہ جانتا ہے غیب کی باتین جب چاہے ظاہر کرے خَبِیْرٌ آگاہ ہے غیبون سے جب چاہے پردہ کرم مین چھپا رکھے

ع ۴

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ ثَلٰثُوْنَ اٰیَةً
سورۂ سجدہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس ۳۰ آیتین ہین

الٓمّٓ ۱ امیر المؤمنین حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ خدا کی ہر کتاب کا ایک خلاصہ ہوتا ہے قرآن کا خلاصہ حروف
مقطعہ ہین الم مین کہا ہے کہ الف حلق کی انتہا سے نکلتا ہے اور وہ حروف نکلنے کی سب جگہون مین اول ہے اور لام زبان کے کنارے سے نکلتا ہے



اور وہ حروف نکلنے کی جگہون مین اوسط ہی اور میم ہونٹھ سے نکلتا ہی اور وہ حروف نکلنے کی جگہون مین اخیر ہی تو یہ بات اس طرف اشارہ ہی
کہ بندہ کو چاہیے کہ اپنے اقوال و افعال کی ابتداؤن اور درمیان اور انتہاؤن مین اللہ کے ذکر کے ساتھ اُنس چاہتا رہے **تَنْزِيلُ**
الْكِتٰبِ اوتارنا کتاب یعنی قرآن کا **لَا رَيْبَ فِيهِ** کچھ شک نہین اوسمین یعنی اقرار کیا ہی بے شبہہ **مِنْ رَّبِّ**
الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے رب کے پاس سے آیا تصدیق کرتے ہین مکہ کے لوگ کہ یہ خدا پاس سے ہی **اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ**
یا کہتے ہین کہ بنا لیا ہی اوسے محمد عربی نے اپنے جی سے **بَلْ** ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین **هُوَ الْحَقُّ** قرآن بات صحیح اور درست ہی
اوترا ہوا **مِنْ رَّبِّكَ** تیرے رب کے پاس سے **لِتُنْذِرَ** تاکہ ڈرائے تو عذاب الٰہی سے **قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ** اوس قوم کو جو تیرے
درمیان ہی اور نہین آیا ہی اونکے پاس **مِّنْ نَّذِيْرٍ** کوئی ڈرانے والا **مِّنْ قَبْلِكَ** پہلے تجھسے اس سے فترت کا زمانہ مراد ہی
اور اسماعیل علیہ السلام اپنے زمانہ والون کے واسطے ڈرانے والے تھے اور تم اے حبیب اپنی قوم کو ڈرانے والے ہو **لَعَلَّهُمْ**
شاید کہ وہ لوگ تمھارے ڈرانے سے **يَهْتَدُوْنَ** ۝ راہ پائین **اَللّٰهُ** اگر مین چاہون اللہ خدا ہے برحق **الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ**
وَالْاَرْضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور وہ جو آسمان اور زمین کے درمیان ہی **فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ**
چھ دن کی مقدار مین دنیا کے دنون مین سے **ثُمَّ اسْتَوٰى** پھر غالب ہوا اوسکا حکم **عَلَى الْعَرْشِ** ط عرش پر کہ سب مخلوق سے
بڑا ہی تو اوس خدا پر ایمان لاؤ اور اوسکی راہ سے منھ نہ پھیرو کہ دنیا اور عقبی مین **مَا لَكُمْ** نہین ہی تمھارے واسطے **مِّنْ دُوْنِهٖ**
اوسکے سوا **مِنْ وَّلِيٍّ** کوئی دوست کہ یاری کرے **وَّلَا شَفِيْعٍ** ط اور نہ کوئی شفاعت کرنے والا کہ مدد گاری کرے **اَفَلَا**
تَتَذَكَّرُوْنَ ۝ کیا نصیحت نہین مانتے خدا کے اور قرآن کے پند و نصائح سے **يُدَبِّرُ الْاَمْرَ** تدبیر کرتا ہی دنیا کے کام یعنی اوسکا
حکم کرتا ہی اور بھیجتا ہی فرشتہ کو جو اوس کام پر معین ہی **مِنَ السَّمَآءِ** آسمان سے **اِلَى الْاَرْضِ** زمین کی طرف تو فرشتہ آتا ہی اور
وہ کام بھالاتا ہی **ثُمَّ يَعْرُجُ** پھر چڑھ جاتا ہی **اِلَيْهِ** آسمان کی طرف **فِيْ يَوْمٍ كَانَ** دن مین کہ ہی **مِقْدَارُهٗٓ** مقدار
اوسکی **اَلْفَ سَنَةٍ** ہزار سال **مِّمَّا تَعُدُّوْنَ** ۝ اوس چیز مین سے کہ تم شمار کرتے ہو یعنی آسمان سے اوترتا اور چڑھتا
اتنی مدت مین کہ اگر آدمی جائے تو ہزار برس سے کم مین جانا میسر نہ آئے اسواسطے کہ آسمان سے زمین تک پانسو برس کی راہ ہی تو اوترنے
چڑھنے کا زمانہ ہزار برس ہوا **ذٰلِكَ** وہ خدا جو بندون کے کام بناتا ہی **عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ** جاننے والا ہی پوشیدہ اور ظاہر کا
یعنی دنیا اور آخرت کے امور جانتا ہی یا جانتا ہی جو کچھ ہو چکا اور ہوتا ہی اور ہوگا **الْعَزِيْزُ** غالب ہی مقدار اور مقرر کرنے مین **الرَّحِيْمُ** ۝
مہربان ہی بندون پر کام بنانے مین **الَّذِيْٓ اَحْسَنَ** وہ وہ ہی جسنے اچھا کیا **كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ** ہر چیز کو کہ پیدا کیا یعنی آراستہ کیا
اچھی صورت پر مقتضائے حکمت تنظم کردنی انچہ در جہان شاید کردہ آنچنانکہ میباید دارد تو رونق گرفت کارہمہ کہ تو ئی آفریدگار ہمہ ؎ نقش زیبا
بلوح خاکدر ست ؎ دل دانا و جان پاک از ست ؎ **وَبَدَاَ** اور شروع کیا **خَلْقَ الْاِنْسَانِ** پیدا کرنا آدم علیہ السلام کا **مِنْ طِيْنٍ** ۝
مٹی سے **ثُمَّ جَعَلَ** پھر پیدا کیے **نَسْلَهٗ** فرزند اوسکے **مِنْ سُلٰلَةٍ** خلاصہ سے پیٹھ سے باہر نکالکر **مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ** ۝
پانی ضعیف اور ذلیل یعنی نطفہ سے **ثُمَّ سَوّٰىهُ** پھر سیدھا کیا آدم کا قالب **وَنَفَخَ فِيْهِ** اور پھونکی اوسمین **مِنْ رُّوْحِهٖ**

اپنی۔ روح مین یہ اضافت بزرگی اور سرفرازی کی ہی بیان ظاہر کرنے کو کہ روح بزرگ مخلوق ہی وَجَعَلَ لَكُمُ اور بنایا تمہارے واسطے
السَّمْعَ کان تاکہ سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ دل تاکہ دریافت کرلو قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ایسی نعمتون پر وَقَالُوْٓا اور کہا اون لوگون نے جو قیامت کے دن قبرون سے زندہ ہوکر اوٹھنے کے منکر ہے
جیسے اُبی بن خلف اور اوسکے ایسے منکرون نے کہ ءَاِذَا ضَلَلْنَا کیا جب ہم گم ہوجائینگے فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی
جب ہم خاک ہوکر زمین مین اسطرح رُل مِل جائینگے کہ ہمارے اعضا اور خاک کے درمیان کچھ تمیز نہ باقی رہے تو ءَاِنَّا کیا ہم لَفِيْ
خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۭ ضرور نئی پیدایش مین ہونگے اور یہ استفہام انکار کے طور پر ہی یعنی جب ہم خاک ہوجائینگے تو نئی پیدایش ہمارے
متعلق نہوگی بَلْ هُمْ ایسا نہین جو وہ کہتے ہین بلکہ بِلِقَاۗءِ رَبِّهِمْ وہ اپنے رب کی ملاقات سے كٰفِرُوْنَ ۝ کافر ہین
یعنی آخرت جو دیدار کی جگہ ہی اوسکا ایمان نہین رکھتے قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخرت کے منکرون کو کہ جلد يَتَوَفّٰىكُمْ
لے لیگا تمہاری روح کو مَّلَكُ الْمَوْتِ فرشتہ موت کا کہ عزرائیل علیہ السلام ہین الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ وہ فرشتہ جو موکل اور
مقرر کیا گیا ہی تمہاری روحین قبض کرنے پر ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر اپنے رب کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤگے حساب اور جزا کے
واسطے کشاف مین ہی کہ عزرائیل علیہ السلام روحون کو پکارتے ہین وہ جواب دیتی ہین پھر وہ اپنے مددگارون کو قبض ارواح کا حکم دیتے
ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مین فرمایا ہی کہ ملک الموت کا ایک چہرہ آگ کا ہی اوس چہرے سے کافرون پر ظاہر ہوتے ہین
اور اونکی روح قبض کرتے ہین اور ایک چہرہ اونکا ظلمت اور سیاہی کا ہی کہ اوس چہرہ سے ظاہر ہوکر منافقون کی روح نکالتے ہین اور ایک چہرہ
آدمیون کا سا ہی وہ چہرہ ظاہر کرکے ایمان والون کی روح نکالتے ہین اور ایک چہرہ نور کا اوس چہرے سے ظاہر ہوکر انبیا اور صدیقون کی
روح قبض کرتے ہین اور اونکے مددگار رحمت کے فرشتے بھی ہین اور عذاب کے بھی پس آدمی سے تعجب ہی کہ اوسکی گھات مین تو ایسا حریف
لگا ہوا ہی پھر وہ کیونکر آرام طلبی کا دم بھرتا ہی اور دعوی کرتا ہی فرد آسودگی مجوے کہ از صدمت اجل ہیچ کس را ندادہ اند برات مسلمی وَلَوْ
ترا ہی اور اگر دیکھے تو ای دیکھنے والے اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ جب شرک لوگ حشر کے دن نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ جھکائے ہونگے اپنے سر
یعنی کمال مرتبہ خجالت اور ندامت کی وجہ سے اپنا سر آگے جھکا لینگے عِنْدَ رَبِّهِمْ اپنے رب پاس عرض کے محل اور موقف مین تو
البتہ دیکھیگا تو ہول بھرے کام اور اوسوقت وہ کہینگے کہ رَبَّنَآ ای ہمارے رب اَبْصَرْنَا دیکھا ہمنے جو کچھ تو نے وعدہ کیا تھا وَ
سَمِعْنَا اور سنی ہمنے تجھسے پیغمبرون کی تصدیق یا قیامت کے دن کی ہول ہمنے دیکھی اور صور کی آواز سنی فَارْجِعْنَا پھر پھیر دے ہمین
دنیا مین نَعْمَلْ صَالِحًا تاکہ کرین ہم کام اچھے اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝ بیشک ہم یقین کرنے والے ہین آخرت کے اسواسطے
کہ اب ہمنے آنکھون سے دیکھ لیا اور اب ہمین شبہہ نہین ہا پس حق تعالی فرمائیگا کہ وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم تو لَاٰتَيْنَا البتہ
دیتے ہم دنیا مین كُلَّ نَفْسٍ ہر ایک کو هُدٰىهَا وہ چیز جس سے وہ راہ پاتا ایمان اور نیک کام کی طرف وَلٰكِنْ حَقَّ الْقَوْلُ
اور مگر ثابت ہوا ہی یہ حکم مِنِّيْ مجھسے کہ لَاَمْلَــَٔنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھر دینگے ہم دوزخ کو مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ کافر جن
اور آدمی اَجْمَعِيْنَ ۝ سب سے فَذُوْقُوْا تو چکھو تم عذاب بِمَا نَسِيْتُمْ بسبب اسکے کہ بھول گئے یعنی چھوڑ بیٹھے لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ

ع ۱۱

هٰذَا اپنا یہ دن دیکھنے کو یعنی تم اس روز کی ملاقات کا ایمان نہ لائے اِنَّا نَسِيْنٰكُمْ بیشک ہمنے بھی ترک کیا تمکو اور عذاب مین چھوڑ دیا
وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ اور چکھو تم عذاب ہمیشہ کا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ سبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اِنَّمَا
يُؤْمِنُ سوا اسکے نہین کہ ایمان لاتے ہین بِاٰيٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون کا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا وہ لوگ کہ جب نصیحت کیے
ہوتے ہین بِهَا اون آیتون کے سبب سے تو خَرُّوْا منہ کے بل گر پڑتے ہین وہ سُجَّدًا سجدہ کرنے والے وَّسَبَّحُوْا اور پاکی بیان
کرتے ہین اپنے پروردگار کی اوس چیز سے جو اوسکی عظمت اور کبریائی کے لائق نہو ایسی تسبیح جو ملی ہو بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی تعریف کے
ساتھ یعنی نالائق صفتون سے تنزیہ کرتے ہین اور موافق صفتون کے ساتھ تعریف کرتے ہین یا سجدون مین سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتے ہین
وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ اور وہ سرکشی نہین کرتے ایمان اور طاعت اور سجدون سے حضرت امام اعظم کے قول پر یہ نون سجدہ سجدہ
ہی اور حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سوان شیخ قدس سرہ نے اسکو سجدۂ تذکر کہا ہی سجدہ کرنے والے کو چاہیے
کہ اوس چیز کو یاد کرے جس سے غافل ہوا ہی اور وجود واحد کی دلالت کو تصدیق کرے کہ وہ دلالت سب چیزون مین موجود ہی بلیت

سجدۃ وض

فَفِیْ كُلِّ شَیْءٍ لَهٗ اٰیَةٌ ✣ تَدُلُّ عَلٰی اَنَّهٗ وَاحِدٌ ✣ نظم ہمہ ذرات ازمہ تا بماہی ✣ بوحدانیتش دادہ گواہی ✣ ہمہ جزلے کون از مغز تا پوست ✣
چو وا بینی دلیل وحدت اوست ✣ لکھا ہی کہ بعضے انصار کے مکان حضرت سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد سے دور تھے جب وہ
مغرب کی نماز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جماعت مین پڑھتے تو اوسی طرح عشا تک مسجد مین ٹھہرے رہتے اور نماز عشا پڑھتے پھر
بھی اپنے مکانون کو نہ جاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز فجر ادا کرنے کی دولت اور سعادت سے بہرہ مند ہون تو
حق تعالیٰ نے اونکی شان مین یہ آیت بھیجی کہ تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ دور رہتے ہین اونکے پہلو سونے کی جگہون سے
يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ پکارتے ہین اپنے رب کو خَوْفًا خوف سے غصہ کے وَّطَمَعًا اور امید پر اوسکی خوشنودی کے ابو الدرداء
رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ یہ آیت اونکی شان مین ہی جو عشا اور فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ تہجد پڑھنے
والون اور رات کو اوٹھنے والون کی شان مین ہی کہ جب شب کا پردہ پڑ جاتا ہی اور جہان کے لوگ غفلت کے تکیہ پر سر رکھتے ہین تو وہ تہجد گزار بستر
گرم اور فرش نرم سے اپنا پہلو خالی کر کے قدم نیاز پر کھڑے ہوتے ہین اور شب دراز مین از حضرت بے نیاز سے کہتے ہین تسہیل منی یعنی حضرت
اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ کسی شب سے کہتے کہ یہ رات رکوع کی ہی تمام شب رکوع ہی مین رہتے دوسری رات کو کہتے کہ یہ سجدہ کی رات ہی
بس ایک ہی سجدہ مین صبح کر دیتے لوگون نے اونسے کہا کہ اویس کیونکر تم عبادت کی طاقت رکھتے ہو اتنی بڑی بڑی راتین ایک حال مین گذار دیتے ہو
پس حضرت اویس نے کہا کہ بڑی رات کہان ہی کہ اشکے ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی کہ مین ایک ہی سجدہ مین اوسے تمام کر دیتا اور اوس
سجدہ مین نالہ زار اور گریہ بیشمار کرتا بلیت ✣ بنیم شب کہ ہمہ مست خواب خوش باشند ✣ من خیال تو و نالہ ہاے و روآلود ✣ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ اور جو کچھ روزی دی ہی ہمنے اونھین اوسمین سے يُنْفِقُوْنَ ○ خرچ کرتے ہین نیک اعمال مین یعنی رات کو تو میری
درگاہ مین گدائی کرتے ہین اور دن کو میری راہ مین فقیرون کو دیتے ہین فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہین جانتا کوئی نہ فرشتہ مقرب نہ نبی مرسل
مَّآ اُخْفِیَ جو کچھ چھپا رکھا گیا ہی لَهُمْ اونکے واسطے یعنی اون لوگون کے واسطے جو اپنے بستر دن سے پہلو تہی کرتے ہین مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ

آنکھوں کی روشنی میں سے یعنی وہ چیز جسے آنکھیں دیکھ سکیں ہوں حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَالَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ محقق لوگ اس بات پر ہیں کہ اوس پوشیدہ نعمت کو زبان پر نہ لانا انسب ہے اسواسطے کہ فَلَا تَعْلَمُ اور لَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ یہ آیت اور حدیث دوگواہ ہیں کہ وہ نعمت دریافت کرلینے کا دعوی لائق نہیں مگر اہل مشاہدہ کو اور وہ بھی زبان سے پہلوتہی کرتے ہوئے اشارہ دے جائینگے جَزَآءً جزا بِمَا كَانُوْا بسبب اوسکے کہ تھے یَعْمَلُوْنَ ○ عمل کرتے بزرگوں نے کہا ہے کہ چونکہ وہ عمل پوشیدہ کرتے تھے تو اوسکی جزا بھی پوشیدہ ہے اسواسطے کہ جس طرح کوئی اونکی عبادت پر مطلع نہیں ہوا اوسی طرح اونکی جزا سے بھی آگاہ نہو **نظم** روز یکہ روم ہمرہ جانان بچمن ۔ ذالالہ وگل بنیم وی سرو سمن ۔ راز یکہ میان من واو گفتہ شود ۔ من دانم او داند و اندر دل من ۔ لکھا ہے کہ ایک دن ولید بن عقبہ نے شیر خدا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ڈینگ کے طور پر کہا کہ ای علی میری سنان تمھاری سنان سے سخت اور میری زبان تمھاری زبان سے تیز ہے پس حضرت علی نے فرمایا کہ چپ رہ ای فاسق تجھے میرے ساتھ کیا مجال برابری کی اور کیا طاقت جھگڑے کی پس حق تعالی نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے کلام کی تصدیق فرمائی اور یہ آیت بھیجی کہ اَفَمَنْ كَانَ کیا کوئی ہے مُؤْمِنًا ایمان لانے والا خدا اور رسول کا یعنی علی کرم اللہ وجہہ كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا مانند اوس شخص کے جو ہے فاسق جیسے ولید بن عقبہ لَا یَسْتَوٗنَ ○ برابر نہیں ہیں بزرگی اور مرتبہ میں یا جزا اور ثواب میں اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھوں نے نیک فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہیں جَنّٰتُ الْمَاْوٰی باغ کہ ماوا ہے حقیقی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ جنت الماوی ایک بہشت ہے داہنے جانب عرش کے حق تعالی یہ جنت مومنوں کو عطا فرمائیگا نُزُلًا اوس حال میں پیشکش ہونگے یعنی حاضر جو مہمانوں کے واسطے لاتے ہیں اور کل نعمتیں جنت میں داخل ہونے کے بعد اونھیں عطا ہونگی یہ پیشکش بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ بسبب اوسکے ہے کہ تھے عمل کرتے جسکی بدولت اس بزرگی کے مستحق ہوئے وَاَمَّا الَّذِیْنَ فَسَقُوْا اور لیکن جن لوگوں نے فسق کیا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ تو بازگشت اونکی دوزخ ہے یعنی جنت الماوی تو ایمان والوں کے واسطے ہے اوسکے مقابلہ میں فاسقوں کو ماوی اور ٹھکانا دوزخ میں دینگے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَآ جب جا ہینگے فاسق کہ نکلیں آتش دوزخ سے اُعِیْدُوْا پھیرے جائینگے فِیْهَا دوزخ میں کہا ہے کہ جوش کے وقت دوزخ فاسقوں کو اوپر پھینکدیگی یہانتک کہ وہ دوزخ کے دروازوں کے قریب پہونچینگے اور باہر نکلجانے کی توقع کرینگے بس دوزخ کے مہتمم فرشتے آگ کے گرزوں سے اونھیں مار کر ہانکینگے اور دوزخ کے گڑھے میں ڈالدینگے وَقِیْلَ لَهُمْ اور کہا جائیگا اونکو اہانت کی راہ سے کہ ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ عذاب آگ کا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ وہ عذاب کہ تھے تم اوسکی تکذیب کرتے اور باور نہ کرتے تھے وَلَنُذِیْقَنَّهُمْ اور البتہ چکھائینگے ہم کہ دلوں کو مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی عذاب میں سے جو بہت نزدیک ہے اور بہت جھوٹا ہے دنیا میں کہ قتل اور قید ہونا ہے یا قحط دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ کم بڑے عذاب سے کہ وہ دوزخ میں ہمیشہ رہنا ہے لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ یعنی جو لوگ اونمیں سے باقی رہیں یَرْجِعُوْنَ ○ پھریں راہ حق کی طرف اور کفر سے توجہ کریں موضح میں ہے کہ بہت چھوٹا عذاب جمع حطام ہے اور بہت بڑا عذاب کسب اعلم اور بعضوں کے نزدیک ادنی عذاب قبر کا ہے اور اکبر عذاب دخان ابو سلیمان دارانی قدس سرہ نے کہا ہے کہ ادنی خذلان ہے اور اکبر خذلان حباب میں نقاش کی تفسیر سے منقول ہے کہ ادنی عذاب

وقف غفران

سبع

سنہ

حطام دنیا کا
مخزن اللہ

سنہ اعلم ایک
نیسان دوزخ
سنہ خذلان حجاب
سبحان ہمنا کو خذلان
مخزن اللہ
سنہ نیسان دوزخ

نرخ کی گرانی ہی اور اکبر عذاب امام مہدی کا نکلنا ہی مع شمشیر آبدار اور بعضوں نے کہا ہی کہ ادنی عذاب دنیا کی خواری ہی اور اکبر عذاب عقبی کی نگونساری یعنی
گناہ مین پڑنا اور درجات قرب الہی سے گرنا بیت دور ماندن از وصال و عذاب اکبر آتش سوز فراق و عذاب تر نست ۞ وَمَنْ
اَظْلَمُ اور کون بڑا ظالم مِمَّنْ ذُكِّرَ اوس شخص سے جو نصیحت کیا جاے بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ اپنے رب کی آیتون کے ساتھ یعنی قرآن سے
ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا پھر منہ پھیرے اوس سے اور اوسمین غور و تامل نہ کرے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِيْنَ مُنْتَقِمُوْنَ ع ثلثہ ۱۱ ع
بیشک ہم مشرکون سے بدلا لینے والے ہین ہلاک اور عذاب کرکے وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور تحقیق کہ ہمنے دی مُوْسَى الْكِتٰبَ موسی کو
کتاب توریت جسطرح تمھین دیا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ پس نہو شک مین مِّنْ لِّقَآئِهٖ دیدار
موسی علیہ السلام سے وسیط مین ہی کہ حق تعالی نے حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے وعدہ کیا تھا کہ دنیا سے رحلت کرنے سے قبل
تم حضرت موسی کو دیکھوگے یہان اوس وعدہ کی تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ موسی کی ملاقات مین شک نکرو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
معراج ہوئی تو حضرت موسی کو چھٹے آسمان پر دیکھا عرش پر جاتے وقت بھی اور زمین پر اترتے وقت بھی وَجَعَلْنٰهُ اور کردیا ہمنے وہ
کتاب جو موسی پر اتاری تھی هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۞ راہ دکھانے والی بنی اسرائیل کو وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اور کردیے
بنی اسرائیل مین سے اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ پیشوا کہ خلق کو اونھون نے راہ دکھائی احکام توریت کے ساتھ بِاَمْرِنَا ہمارے حکم سے لَمَّا صَبَرُوْا
جبکہ اونھون نے صبر کیا ایمان پر یا قوم کی شدتون پر یا عبادت کرکے یا بُری باتون سے بچکر وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا اور تھے کہ ہماری آیتون سے یعنی ان
علامتون کے ساتھ جو ہمنے موسی کو دی تھین يُوْقِنُوْنَ ۞ یقین رکھتے تھے اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ يَفْصِلُ وہ حکم کریگا
بَيْنَهُمْ لوگون کے درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ اوسمین کہ تھے جسمین يَخْتَلِفُوْنَ ۞ اختلاف کرتے
امر دین مین ہے تو حکم الہی اوس دن جدا کردیگا اوسے جو حق پر تھا اوس سے جو باطل پر تھا اور ہر ایک کو اوسکے مناسب جزا ملیگی اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ
کیا راہ نہین دی کھائی اور بیان نہین کیا اہل مکہ کے واسطے عذابون مین سے جو تکذیب کرنے والون کو پہونچا كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کردیے ہمنے
مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اونسے مِّنَ الْقُرُوْنِ قرنون والون مین سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود کہ يَمْشُوْنَ چلتے ہین یعنی اہل مکہ فِيْ
مَسٰكِنِهِمْ اونکے مکانون اور مسکنون مین آور سفر کے حال مین ہان انکا گذر ہتا ہی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو ہمنے اگلی زمانہ والون کو
ہلاک کردیا اس ہلاک کرنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ عبرتین ہین اگلی امتون کے واسطے اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ۞ کیا پھر نہین سنتے یعنی عقل کے کان سے
نہین سنتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا وہ نہین دیکھتے اور نہین جانتے اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اس بات کو کہ ہم پانی چلاتے ہین یعنی مینھ اور بہتا بھیجتے
ہین اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ بے گھاس کی زمین پر اور بعضون نے کہا ہی کہ جرز ملک یمن مین ایک موضع کا نام ہی کہ نہون کا پانی وہان نہین
پہونچتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ ہم پانی اوس خشک زمین مین پہونچاتے ہین فَنُخْرِجُ بِهٖ پھر نکالتے ہین ہم اوس پانی کے سبب سے زَرْعًا کھیت اور
بعضون نے کہا کہ گھاس اور درخت مراد ہین تَاْكُلُ مِنْهُ کھاتے ہین اوسمین سے اَنْعَامُهُمْ چارپائے اونکے گھاس اور درخت کے پتے
وَاَنْفُسُهُمْ اور وہ خود کھاتے ہین دانے اور میوے اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ۞ کیا پھر نہین دیکھتے وہ یہ قدرت کی نشانی تاکہ کمال قدرت الہی
دلیل پکڑین اور جان لین کہ جو خدا خشک مین مین گھاس اور گلنے پر قادر ہی وہ مرنے کے بعد لوگون کو پھر زندہ کرنے کی بھی قدرت رکھتا ہی وَيَقُوْلُوْنَ

اور کہتے ہین کفار کہ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ کب ہوگی یہ فتح جو مومن کہتے ہین کہ اللہ عنقریب ہمین مشرکون پر فتح دیگا یعنی کافرون نے جلدی کی راہ سے اصحاب رضی اللہ عنہم سے کہا کہ یہ فتح جسکا تمکو وعدہ دیا گیا ہی کب ہوگی ہمین جلدی دکھادو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم سچے اپنے وعدے مین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يَوْمَ الْفَتْحِ فتح بدر یا فتح مکہ کے دن لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا نہ فائدہ دیگا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اِيْمَانُهُمْ ایمان لانا اونکا اس سے وہ کافر مراد ہین جو فتح کے دن قتل ہوے اسواسطے کہ قتل کے حال مین اونکا ایمان کچھ فائدہ نہین دیتا اسواسطے کہ یہ ایمان یاس ہی وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ اور نہین ہین وہ کہ مہلت دیے جائین آخرت مین اور عذاب وپر سے ٹھہرے فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیر وتم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے اپنے طور پر مدت معلوم تک یعنی آیت سیف جب تک نازل ہو وَانْتَظِرْ اور منتظر رہو تصرف الٰہی کے اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ تحقیق وہ بھی منتظر ہین کہ تم پر غالب ہون حق تعالیٰ تمکو غالب کریگا اونکو نہین نظم منتظر باش الطاف الٰہی کہ شود ہر روز بر افراختہ تر پرچم حرب ساختگی کز بہر روزے کار احباب تواز روز دگر ساختہ تر

ع ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

سورۃ الاحزاب مدنیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وهي ثلث وسبعون آية

سورۂ احزاب مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تہتر آیتین ہین

اس سورت کے اسباب نزول مین یہ کہ ابوسفیان اور عکرمہ اور ابوالاعور جنگ احد کے بعد مدینہ منورہ مین آئے اور ابن ابی منافق کے یہان ٹھہرے دوسرے دن منافقون کے ایک گروہ کے ساتھ حاضر ہوکر جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا سے امان مانگی اور مستدعی ہوے کہ ہمکو لات منات کے ساتھ چھوڑ دیے اور کہدیجیے کہ تمہون کو قیامت کے دن مرتبہ شفاعت حاصل ہی تاکہ ہم بھی آپکو چھوڑ دین کہ آپ اپنے خدا کی عبادت کیجیے یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شاق گذری آپ چین بجبین ہوے پس ابن ابی اور ابن قشیر اور جندب ابن قیس بولے کہ یا رسول اللہ شر فار عرب کا کلام رد نہ کیجیے اسی مین صلاح ہی پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حمیت اسلام اور سختی دین غالب ہوئی آپنے کافرون کو قتل کر ڈالنے کا قصد کیا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای عمر مین نے انکو جان کی امان دی ہی اور عہد توڑنا روا نہین ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ ای پیغمبر اتَّقِ اللّٰهَ دائم اور قائم رہو تقوے پر یا ڈرتے رہو حق تعالیٰ سے عہد توڑنے مین وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ اور کہنا نہ مانو کفار مکہ کا جیسے ابوسفیان اور عکرمہ وغیرہ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور مدینہ کے منافقون کا جیسے ابن ابی اور معتب بن قشیر اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بیشک اللہ ہی عَلِيْمًا جاننے والا اونکی باتین حَكِيْمًا حکم کرنے والا عہد پورا کرنے کو وَاتَّبِعْ اور پیروی کر مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ اوس چیز کی جو وحی کیجاتی ہی تیری طرف ای ہمارے حبیب مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے جیسے اونکا کہا ماننے کی ممانعت اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق اللہ ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو خَبِيْرًا خبردار وَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر اللہ پر یعنی اپنا کام اوسکے سپرد کر وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہی اللہ وَكِيْلًا کام بنانے والا اور مشکل حل کرنے والا اور نگہبانی اور کفایت کرنے والا مہمات کا بیت چون رہ لطف عنایت کند جملہ مہمات کفایت کند



لکھا ہے کہ ابی معمر بن جمیل بن وہب زبان آور اور منشی آدمی تھا بارہا کہتا کہ میرے دو دل ہین ایک سے سمجھتا ہون اوس سے زیادہ جو محمد سمجھتے ہین اور اوسے ذوالقلبین یعنی دو دل والا کہتے تھے جب جنگ بدر سے بھاگا ہوا ملا مکہ معظمہ کو جاتا تھا تو ایک جوتا اوسکے ہاتھ مین تھا ایک پانون مین ابوسفیان اوسے ملا اپنی قوم کی خبر پوچھی ودلے نے جواب دیا کہ بعضے قتل ہوے کچھ بھاگ گئے ابوسفیان بولا کہ تیری جوتیون کا کیا حال ہے ایک پانون مین ہے ایک ہاتھ مین ابو معمر نے دیکھا تو واقعی ایک پانون مین ہے ایک ہاتھ مین ہے پس کہنے لگا کہ مین تو جانتا تھا کہ دونون جوتے میرے پانون مین ہین پس حق تعالی نے اوسے جھوٹا کر دیا اور معلوم ہوگیا کہ اوسکے دو دل نہین ہین اور اس باب مین آیت نازل ہوئی کہ مَا جَعَلَ اللّٰهُ نہین پیدا کیا اللہ نے لِرَجُلٍ کسی مرد کے واسطے مِّنْ قَلْبَيْنِ دو دل سے فِيْ جَوْفِهٖ اوسکے اندر یعنی سینہ مین اسواسطے کہ دل روح حیوانی کا معدن اور قوتون کا منبع ہے تو ایک دل سے زیادہ نہونا چاہیے اسواسطے کہ روح حیوانی ایک ہی ہے زاد المسیر مین ہے کہ منافق کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دل ہین ایک ہمارے ساتھ ایک اپنے اصحاب کے ساتھ پس حق تعالی نے فرمایا کہ منافق جھوٹے ہین حق تعالی نے کسی کو دو دل نہین دیے وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔيْ اور نہین کیا خدا نے تمہاری عورتون کو وہ عورتین کہ تُظٰهِرُوْنَ مِنْهُنَّ ظہار کرتے ہو تم اونسے اُمَّهٰتِكُمْ تمہاری مائین یعنی تم جس عورت کو کہتے ہو کہ اَنْتِ عَلَيَّ كَظَهْرِ اُمِّيْ یعنی تو مجھ پر میری ماں کے برابر ہے اوس عورت کو اللہ نے تمہاری ماں نہین کر دیا اسواسطے کہ جورو ہونے اور ماں ہونے کا اجتماع ایک عورت مین محال ہے کہ ہوسکے جورو ہونا چاہتا ہے کہ عورت مرد کی خدمت کرے ماں ہونا چاہتا ہے کہ مرد اوس عورت کی خدمت کرے جو ماں ہے وَمَا جَعَلَ اور نہین کیا خدا نے اَدْعِيَآءَكُمْ تمہارے منہ بولے بیٹون کو اَبْنَآءَكُمْ تمہارے بیٹے اسواسطے کہ بیٹا ہونا اصلی ہے اور منہ سے بیٹا کہکر پکارنا صورت عارضی ہے تو چاہیے کہ ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہو عرب کے نزدیک ظہار طلاق تھی اور منہ بولا بیٹا سگے بیٹے کے مثل میراث لیتا تھا حق سبحانہ تعالی نے فرمایا کہ جسطرح دو دل ایک سینہ مین اکٹھا نہین ہوتے اوسی طرح جورو ہونا اور ماں ہونا بھی ایک عورت مین اور منہ بولا ہونا اور حقیقی فرزند ہونا ایک شخص مین جمع نہین ہوتا ذٰلِكُمْ یہ کہ ظہار کی ہوئی عورت کو طلاق دی ہوئی جانتے ہو اور بنائے ہوے بیٹے کو اصلی بیٹا کہتے ہو قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ طرف بات ہے کہ اپنی زبانون سے کہتے ہو اور اس بات کی کچھ حقیقت نہین وَاللّٰهُ اور اللہ تعالی يَقُوْلُ الْحَقَّ کہتا ہے حق بات جو مطابق واقع کے ہے وَهُوَ يَهْدِى السَّبِيْلَ ○ اور وہ راہ دکھاتا ہے حق راہ یہ آیت حضرت زید ابن حارث کے واسطے نازل ہوئی کہ لوگ اونکو زید بن محمد کہتے تھے حالانکہ حضرت زید ام المومنین حضرت بی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے اور حضرت خدیجہ نے حضرت زید کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نذر کیا اور بخشدیا تھا اور آنحضرت نے حضرت زید کو آزاد کر دیا اور فرزند کی طرح پرورش فرماتے تھے لوگ حضرت زید کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا کہتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا کہ اُدْعُوْهُمْ پکارو بیٹون کو اور نسبت دو اونھین لِاٰبَآئِهِمْ اونکے باپون کے ساتھ هُوَ یہ پکارنا اَقْسَطُ بہت سچ ہی عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک صحیح بخاری مین حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے منقول ہے کہ پہلے ہم زید بن محمد ہی کہتے تھے جب یہ آیت نازل ہوئی تو زید بن حارث کہنے لگے فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْٓا پھر اگر نہ جانو اٰبَآءَهُمْ اونکے باپون کو کہ اونکی طرف منسوب کرو فَاِخْوَانُكُمْ تو وہ تمہارے بھائی ہین فِى الدِّيْنِ دین اسلام مین اور کہو یا اخی یعنی اے میرے بھائی وَمَوَالِيْكُمْ اور دوست تمہارے ہین یا مولای کہکر

اونسے خطاب کرو یعنی دوست سمجھکر پکارو وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ اور نہین ہی تمپر جُنَاحٌ کچھ گناہ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ اوس چیز مین کہ خطا کی تمنے بِهٖ اوسکے سبب ہے جیسے زید بن محمد کہنا وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ اور لیکن گناہ ہی اوس چیز مین کہ قصد کرین قُلُوبُكُمْ دل تمہارے اور قصد اکسی کو اوسکے باپ کے سوا اور کسی کی طرف منسوب کرو وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُورًا بخشنے والا اوسے جو خطا کرے رَّحِيمًا ○ مہربان صاحب قصد پر جب وہ توبہ کرے اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى پیغمبر سزاوار ہی بِالْمُؤْمِنِيْنَ مومنون کے ساتھ مِنْ اَنْفُسِهِمْ اونکی ذاتون سے ہر کام مین اسواسطے کہ پیغمبر صاحب جو حکم کرینگے بندون کی عین صلاح اور فلاح ہی بہ نسبت اونکے نفس کے کہ نفس کا حکم شقاوت کا سبب ہوتا ہی پس چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ کے نزدیک زیادہ دوست ہون اوسکے نفس کی بہ نسبت یعنی حضرت کو اپنی جان سے زیادہ محبوب اور عزیز رکھنا چاہیے حدیث مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی مومن نہین ہوتا جب تک اوسے میرے ساتھ محبت نہو اپنے ماں باپ اولاد اور اپنے نفس اور سب لوگون کی محبت سے زیادہ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ تبوک کا ارادہ فرمایا تو سب مسلمانون کو نکلنے کا حکم کیا بعضون نے کہا کہ اپنے ماں باپ سے ہم اجازت لیلین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ پیغمبر صاحب اولی ترہین مومنون کے واسطے اونکی جانون کی نسبت تو چاہیے کہ آپکا حکم سب حکمون سے زیادہ اپنے اوپر لازم جانین عین المعانی مین ہی کہ آپکی ذات کے ساتھ محبت زیادہ رکھنا سزاوار ہی اپنی جان کے ساتھ یا اورون کے ساتھ محبت رکھنے سے نظم امتان اردو عالم اوست دوست ہ دوستی باد یگران بریوے اوست ہ دوستی با اصل بایہ کردبس ہ فرع را بہر چہ دارد دوست کس ہ اصل داری فرع ہرگز گو مباش ہ تن بمان جان بگیر ای خواجہ باش ہ وَاَزْوَاجُهٗٓ اور بیبیان آپکی اُمَّهٰتُهُمْ مائین ہین مومنون کی تحریم اور تعظیم کی جہت سے محرمیت اور واجب التعظیم ہونے کے سبب سے نہین اسواسطے کہ اونھین دیکھنا روا نہین اور مسلمان اونکے مال کے وارث نہین ہین حضرت ابی کے مصحف اور حضرت ابن مسعود کی قرأت مین یہ عبارت یون تھی کہ وَهُوَ اَبٌ لَّهُمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهَاتُهُمْ اس سے شفقت تمام اور رحمت لاکلام مراد ہی اور چونکہ ابتدا اسلام مین ہجرت کے سبب سے اور دوستی اور بھائی چارے کی وجہ سے میراث لیتے تھے تو حق تعالی نے وہ حکم منسوخ فرمایا کہ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور قرابت والے بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ بعضے اونکے بہت سزاوار ہین بعض کے ساتھ وارث ہونے مین فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ لوح محفوظ مین یا اوسمین جو بھیجا ہی قرآن مین سے یعنی وہ آیت جسمین وراثت کا بیان ہی اور حکم فرمایا کہ اُولُوا الْاَرْحَامِ بہت مستحق ہین میراث پانے کے مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون سے یعنی انصار سے وَالْمُهٰجِرِيْنَ اور مہاجرون سے کہ پیغمبر علیہ السلام نے اونکے باہم برادری کردی تھی اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا مگر یہ کہ کرو اپنی زندگی مین اِلٰٓى اَوْلِيٰٓئِكُمْ اپنے دوستون کے ساتھ مَّعْرُوْفًا نیکی یا وصیت کرو اوسکے واسطے جسے دوست رکھتے ہو كَانَ ذٰلِكَ ہی یہ جو ذکر کیا گیا پیغمبر کا اولی ہونا اور ذوی الارحام کا میراث لینا فِي الْكِتٰبِ لوح محفوظ مین یا قرآن مین مَسْطُوْرًا ○ لکھا ہوا اور ثابت وَاِذْ اَخَذْنَا اور یاد کر اوسے کہ لیا ہمنے مِنَ النَّبِيّٖنَ پیغمبرون سے مِيْثَاقَهُمْ عہد اونکا اس بات پر کہ خدا کی عبادت کرین اور خدا کی عبادت کی طرف بلائین اور ایک دوسرے کی تصدیق کرین اور امت کو نصیحت کرین یا ہر پیغمبر سے بشارت دین اوس پیغمبر کی کہ اونکے بعد ہونگے اور یہ عہد پیغمبرون سے روز الست مین لیا تھا وَمِنْكَ اور لیا ہمنے تجھ سے بھی عہد محمد صلی اللہ علیہ

ف

ف

ف

وآلہ وسلم وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ اور ان سب پیغمبروں سے بھی عہد لیا جنکا ذکر ہوا ان پیغمبروں کے ذکر کی تخصیص اسواسطے ہے کہ یہ اولوالعزم ہیں اور ہمارے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر سب سے مقدم آپکی تعظیم کی جہت سے ہے وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ اور لیا ہمنے سب پیغمبروں سے مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ عہد مضبوط قسم کے ساتھ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ تاکہ پوچھے خدا سچوں سے یعنی پیغمبروں سے عَنْ صِدْقِهِمْ اونکی سچائی اوس بات میں جو انھوں نے اپنی قوم سے کہی یا قوم کی تصدیق کا حال کہ انھوں نے ان پیغمبروں کی تصدیق کی وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہے خدا نے لِلْكٰفِرِيْنَ کافروں کے واسطے جو رسولوں کا ایمان نہیں لائے عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ عذاب کھ دینے والا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے ایمان والو اذْكُرُوْا یاد کرو نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نعمت اللہ کی جو اوسنے انعام کی تمپر اِذْ جَآءَتْكُمْ جب آئے تمھارے پاس جُنُوْدٌ لشکر جیسے قریش غطفان کنانہ یہود دس ہزار آدمی کے قریب فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پھر بھیجا ہمنے اونپر رِيْحًا ہوا کو اوس سے باد صبا مراد ہے وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا اور وہ لشکر جنکو تمنے نہیں دیکھا یعنی فرشتے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرًا ۝ دیکھنے والا اس آیت میں جنگ احزاب کا بیان ہے اور مجملاً وہ قصہ اس طرح پر ہے کہ بنی نضیر کو جلاوطن کرنے کے بعد حیی بن اخطب یہود کے ایک گروہ کے ساتھ مکہ میں گیا اور ابوسفیان اور اوسکے تابعوں سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرنے پر عہد باندھا اور قریش اور علماء عرب میں سے دس ہزار سے زیادہ جمع کرکے مدینہ منورہ کی طرف عازم ہوا یہ خبر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی مدینہ منورہ سے تین ہزار آدمی لیکر آپ روانہ ہوے اور آپکا لشکر گاہ جبل سلع کے سامنے مقرر ہوا وہاں سب مسلمان اور ترے آپنے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کے باب میں اصحاب سے مشورہ کیا وہ شمار میں بہت اور ہتھیاروں سے آراستہ تھے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ خندقوں کی وضع سے واقف تھے کہ عجم کے شہروں میں ہوتی ہیں اونکا کچھ حال بیان کیا حضرت کی رائے عالی نے اوسے قبول فرمایا پس صحابہ رضی اللہ عنہم پر زمین تقسیم فرمادی اور خندق کھودنے کا اشارہ فرمایا صحابہ اوس کام میں مشغول ہوے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی بنفس نفیس مٹی نکالنے میں مشغول تھے اور صحابہ کو فتح کی خوشخبری دیتے اور زبان مبارک پر یہ دعا جاری تھی کہ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ اس اثنا میں ایک بہت بڑا پتھر خندق میں ظاہر ہوا کہ تبر وغیرہ اوسپر کام نہ کرتا تھا صحابہ نے حضرت کو خبر کی آپ پتھر کے قریب تشریف لائے اور کدال دست مبارک میں لیا بسم اللہ کہکر اوس پتھر پر کدال ماراوہ ٹکل پتھر اوسمیں سے ٹوٹا اور ایک نور بجلی کی طرح چمکا اوس روشنی میں نظر مبارک ملک شام کے محلوں پر پڑی پس آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر ملک شام کی کنجیاں مجھے عطا ہوئیں دوبارہ کچھ آپنے اوس پتھر پر کدال مارا تھوڑا پتھر ٹوٹا اور نور چمکا اوسمیں ملک یمن کے محل حضور کو نظر آئے آپنے فرمایا کہ اللہ اکبر یمن کی کنجیاں میرے قبضہ اختیار میں دیں تیسری مرتبہ تمام پتھر ٹوٹ گیا اور بہت نور اوسمیں سے چمکا کسریٰ کے اونچے اونچے مکانات آپکو اوس نور میں نظر آئے فرمایا کہ اللہ اکبر فارس کے ملک میرے قبضہ قدرت میں آئے منافق بولے کہ یہ مرد خلق کو دم دیتا ہے دشمنوں کے خوف سے آج تو خندق کھودتا ہے اور ملک فارس اور یمن اور شام فتح کرنے کا وعدہ کرتا ہے غرضکہ چھ دن میں خندق کی مہم ختم ہوئی اور خندق کھد چکی تو دشمنوں کا لشکر وہاں پہونچا مالک بن عوف اور عیینہ بن حصن اور غطفان اور قریظہ اور یہود اوس میدان کے

ع ۸

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اور

اوپر سے آئے جو مدینہ کے مشرق طرف ہے اور ابو سفیان وغیرہ کفار قریش اوس میدان کی دوسری طرف سے کہ مغرب کی جانب ہے ظاہر ہوا اور بنو قریظہ جنھوں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عہد باندھا تھا ابن اخطب کے بھڑکانے سے وہ عہد توڑ کر کافروں کے مددگار ہو گئے اور کفار کے لشکر کی ہیبت اور کثرت دیکھکر ضعیف مسلمانوں کے دل ہٹ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ یاد کرو اوسے کہ جب آپڑے تمپر لشکر مِّنْ فَوْقِكُمْ تمھارے اوپر سے یعنی میدان کے اوپر کی جانب سے وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور تمھارے نیچے سے یعنی میدان کے جانب اسفل سے وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ اور جب ٹل گئیں آنکھیں اپنے گڑھوں میں اور کی کرنے لگیں خوف کے مارے وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور پہونچے دل حلقوں میں خوف کے مارے اسواسطے کہ پھیپڑا شدت سے پھول جاتا ہے اور دل اوسکی بلندی کے سبب سے حلق تک پہونچتا ہے وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا اور گمان کیے اللہ کے ساتھ انواع واقسام کے گمان مخلصوں کو تو یہ گمان کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کو غالب کریگا اور مومنوں کو فتح دیگا اور منافقوں کو یہ گمان کہ لشکر اسلام ان لشکروں سے لڑنے کی تاب لاکر تباہ ہو جائیگا هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وہاں آزمائے گئے ایمان والے اور ثابت قدم لوگ راہ تزلزل سے ممتاز ہوئے وَزُلْزِلُوْا اور ہلا دیے گئے زِلْزَالًا شَدِيْدًا ہلانا سخت یعنی اپنی جگہ سے ہٹ گئے یہانتک کہ بددل لوگوں نے سفر کا ارادہ کر دیا اور بے صبروں نے جدا ہو جانے کا قصد کیا بیت آرام زدل بشد دل زجاے + ہوش از سر رفت و قوت از پاے +

وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کرو کہ کہا منافقوں نے جیسے ابن قشیر نے وَالَّذِيْنَ اور اُن لوگوں نے فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہے یعنی ضعف اعتقاد کہ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وعدہ نہیں دیا ہمکو اللہ وَرَسُوْلُهٗٓ اور اوسکے رسول نے شام اور یمن کی فتح کا اِلَّا غُرُوْرًا مگر وعدہ فریب کے ساتھ یعنی وہ دل لگی اور دم دینے کی بات تھی وَاِذْ قَالَتْ اور اوسے بھی یاد کرو کہ کہا طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے منافقوں میں سے جیسے اوس بن قیظی اور ابو عراپہ اور ابن ابی نے كہ يٰٓاَهْلَ يَثْرِبَ اے یثرب والو یثرب ایک میں ہے کہ مدینہ طیبہ اوسکے ایک ناحیہ میں واقع ہے غرضکہ ان منافقوں نے مدینہ کے لوگوں سے کہا کہ لَا مُقَامَ لَكُمْ نہیں جگہ رہنے کی ہے تمھارے واسطے محمد عربی کے لشکر گاہ میں یا یہاں تمھیں کھڑے ہونے کی کیا وجہ فَارْجِعُوْا تو پھر جاؤ تم اپنے گھروں کو مدینہ میں یا دین اسلام پر قائم رہنے کی تمکو کوئی وجہ نہیں تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر جاؤ اور محمد عربی کو دشمنوں کے حوالے کر دو پس دیکھا کہ وَيَسْتَاْذِنُ اور پھر جانے کی اجازت چاہتے ہیں فَرِيْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِيَّ ایک گروہ کے لوگ منجملہ اونکے نبی سے یعنی بنو حارثہ اور بنو سلمہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے اجازت چاہنے لگے يَقُوْلُوْنَ کہتے ہیں کہ اِنَّ بُيُوْتَنَا یقینی ہمارے گھر مدینہ میں عَوْرَةٌ خالی ہیں اور مضبوط نہیں وَمَا هِيَ بِعَوْرَةٍ حالانکہ اونکے گھر خالی نہ تھے اور اونمیں کچھ نقصان نہ تھا خوب مضبوط تھے اِنْ يُّرِيْدُوْنَ نہ چاہتے تھے اس جانے سے اِلَّا فِرَارًا مگر بھاگ جانا لڑائی سے وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل ہوتیں مدینہ میں لشکر کفار عَلَيْهِمْ اونپر مِّنْ اَقْطَارِهَا اوسکے اطراف سے یعنی اگر فرقہ کفار مدینہ میں آجائیں اور اوسکے گرداگرد گھیر لیں ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ پھر سوال کیے جائیں بھاگنے والے فتنہ کا یعنی اگر کفار مدینہ میں گھیر کر اونسے کہیں کہ تم شرک اختیار کرو یا مسلمانوں سے لڑو تو لَاٰتَوْهَا ضرور وہ برپا کر دیں فتنہ یعنی کفار کا کہا مان لیں وَمَا تَلَبَّثُوْا اور نہ دیر کریں بِهَآ فتنہ اوٹھانے کی اِلَّا يَسِيْرًا

معانقہ عن التقبیل

مگر تھوڑی سے بلکہ بہت جلد مشرک ہو جائینگے مسلمانوں سے محاربہ و مقاتلہ کرنے لگینگے وَلَقَدْ كَانُوا اور تحقیق کہ تھے بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ انا بت کی رو سے عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تھا انھوں نے مِنْ قَبْلُ اسکے پہلے یعنی جنگ احد کے ان لوگوں نے عہد کیا تھا کہ ہرگز لَا يُوَلُّونَ الْأَدْبَارَ پیٹھیں پھیر بھاگے لڑائی میں وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہے عہد خدا کا مَسْئُولًا ○ پوچھا گیا یعنی اوس پر سوال کیا جائیگا اور عہد توڑنے یا وفا کرنے کی جزا اونکو دینگے قُلْ کہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کسی سے لَنْ يَنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ فائدہ نہ دیگا تمکو بھاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ اگر بھاگوگے تم مِنَ الْمَوْتِ موت سے اَوِ الْقَتْلِ یا قتل سے اسواسطے کہ ہر شخص کو وقت معین پر موت آنا یا قتل ہونا لازم ہے کہ حکم قضا اوسکے ساتھ جاری ہوتا ہے وَاِذًا اور اوسوقت جب کہ بھاگ جاؤ یعنی اگر بھاگنا نفع کرے اور تمھاری مہم تاخیر میں پڑے تو لَا تُمَتَّعُونَ نہ فائدہ دیے جائینگے اِلَّا قَلِيلًا ○ مگر تھوڑا زمانہ اسواسطے کہ آخر فنا ہونا ہے بیت کے مے مند قدم اندر سرائے کون و فساد ؎ کہ باز روی براہ عدم نمی آرد ؎ قُلْ لہ کہ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ کون ہے وہ جو بچائے تمکو مِنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے اِنْ اَرَادَ اگر چاہے خدا بِكُمْ سُوْٓءًا تمھارے ساتھ برائی اور شکست اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةً یا چاہے تمھارے ساتھ نعمت اور نصرت تو وہ کون ہے جو منع کرے اوسے وَلَا يَجِدُونَ لَهُمْ اور نہیں پاتے ہیں لوگ اپنے واسطے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا وَلِيًّا کوئی دوست کہ نفع پہونچائے وَّلَا نَصِيرًا ○ اور نہ کوئی یار و مددگار کہ ضرر کو روکے اور زاد المسیر میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لشکر گاہ سے مدینہ منورہ میں گیا اپنے بھائی کو دیکھا کہ عیش و طرب کا اسباب مہیا کیے ہوئے شراب اور نقل اپنے سامنے رکھے تھا وہ بولا کہ ای بھائی تو یہاں عیش و طرب میں گذرانے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیزہ اور تلوار کریں بھائی نے جواب دیا کہ تو آ بیٹھ کہ تجھے اور تیرے دوستوں کو بلا گھیرے ہوئے ہے محمد عربی ہرگز اس معرکہ سے سلامت نہ بچینگے وہ مرد پھرا اور بولا کہ جاتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تیری باتوں کی خبر سناتا ہوں جب حضرت کے پاس پہونچا حضرت جبرئیل اوس سے پہلے ہی آ چکے تھے اور یہ آیت لا چکے تھے کہ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ تحقیق کہ جانتا ہے اللہ الْمُعَوِّقِينَ باز رکھنے والوں کو نصرت رسول سے مِنْكُمْ تمھارے گروہ میں سے وَالْقَآئِلِينَ لِاِخْوَانِهِمْ اور کہنے والوں کو اپنے بھائیوں سے کہ هَلُمَّ اِلَيْنَا آؤ ہماری طرف اور بعضوں نے کہا ہے کہ منافق لوگ مسلمانوں کو ڈراتے تھے یا ابوسفیان یا یہود منافقوں کو کہتے تھے کہ اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور محمد عربی کی یاری اور مددگاری سے بھاگو منافقوں نے یہود کی بات سنی اور لڑائی سے پہلوتہی کرتے تھے جیسا کہ خود فرماتا ہے کہ وَلَا يَاْتُونَ الْبَاْسَ اور نہیں آتے ہیں منافق لوگ کفار کی لڑائی میں اِلَّا قَلِيلًا ○ مگر تھوڑا آنا یا تھوڑی لڑائی کرتے ہیں دکھانے سنانے کی راہ سے اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ اوس حال میں کہ بخیل ہیں مدد دینے میں یا خرچ دینے میں یا یہ نہیں چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمکو پہونچے فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ پھر جب آتا ہے دشمن کا خوف رَاَيْتَهُمْ دیکھتے ہو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو کہ کمال بزدلی کی وجہ سے يَنْظُرُونَ اِلَيْكَ دیکھتے ہیں تمھاری طرف تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ پھرتی ہیں اونکی آنکھیں اپنے گڑھوں میں كَالَّذِي يُغْشٰى عَلَيْهِ مانند اوسکے جسپر پوشیدہ کیا ہو یعنی غش کھا کر بیہوش ہو گیا ہو مِنَ الْمَوْتِ سکرات موت کے سبب سے فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پھر جب جاتا ہے خوف سَلَقُوكُمْ قریب ہے کہ رنج دیں تمکو دشمن اور سخت کہیں بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ سخت زبان سے یعنی تیز زبانی کریں اَشِحَّةً اوس حال میں کہ بخیل ہیں عَلَى الْخَيْرِ مال غنیمت پر

یعنی جب غنیمتون کے مال تقسیم ہوتے وقت لڑتے جھگڑتے ہین تو اُولٰٓئِكَ لَمْ يُؤْمِنُوا وہ لوگ نہین ایمان لائے ہین فَاَحْبَطَ
اللّٰهُ پس باطل کردیے ہین اللہ نے اَعْمَالَهُمْ اعمال اونکے یعنی جو جہاد لونھون نے ریا اور غرض کے سبب سے کیا ہی وہ باطل اور نامقبول
یا اللہ ظاہر کردیگا اونکے اعمال کا باطل ہونا وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہی یہ ظاہر کردینا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا خدا پر آسان
يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ گمان کرتے ہین یہ گروہ احزاب کو یعنی کافرون کے لشکر کو کہ وہ لَمْ يَذْهَبُوْا نہین چلے گئے
ہین یعنی منافق ایسے ڈرے ہین اور اسطرح اونھون نے جی چھوڑ دیے ہین کہ باوجود اس بات کے کہ منافق لوگ شکست کھاگئے ہون مگر یہ
منافق یہی گمان کرتے ہین کہ وہ مدینہ کو گھیرے ہوے لڑنے کو کھڑے ہین وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ اور اگر آئین وہ لشکر دوبارہ تو یہ چاہین
دوست رکھتے ہین منافق اور تمنا کرتے ہین لَوْ اَنَّهُمْ یہ کہ وہ بَادُوْنَ صحرانشین ہون فِي الْاَعْرَابِ میان عرب کے
یعنی منافق لوگ بیدلی کی وجہ سے چاہتے ہین کہ مدینہ کے اندر نہ رہین بلکہ جنگلون مین جاکر بیٹھ رہین يَسْـَٔلُوْنَ پوچھتے ہین
آنے جانے والون سے عَنْ اَنْۢبَآئِكُمْ تمھاری خبرون مین سے اور دشمنون کی کیفیت اور جو کچھ تمھارے اونکے درمیان گذری ہو
وَلَوْ كَانُوْا اور اگر ہون فِيْكُمْ تمھارے درمیان یعنی مدینہ مین اور دشمنون سے مقابلہ ہو تو مَّا قٰتَلُوْٓا نہ قتال کرین اِلَّا
قَلِيْلًا مگر تھوڑا سا لَقَدْ كَانَ تحقیق کہ ہی لَكُمْ تمھارے واسطے اے دلاور واے بے دلو فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ
کے احوال مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ اقتدا اچھی یعنی آپکی متابعت جسطرح آپ لڑائی مین ثابت قدم اور سختیون مصیبتون پر صبر
کرتے ہین تم بھی ویسا ہی کرو یا آپکی ذات مین پیروی کرنے کے واسطے نیک خصلتین ہین لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ اوس شخص کے
واسطے جو امید رکھتا ہی ثواب الٰہی یا لقاے الٰہی کی وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور روز آخرت کی نعمتون کی وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
اور اوسکے واسطے جسنے یاد کیا خدا کو بہت دل اور زبان سے موضح مین ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دیدی تھی احزاب
یعنی کفار کے لشکرون کے آنے کی اور فرمادیا تھا کہ اونکے اکٹھا ہونے سے تمپر کام سخت ہوجائیگا اور آخر تم ہی اوپر فتح پاؤگے وَلَمَّا رَاَ
الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ اور جب دیکھا ایمان والونے لشکرون کو جنگ خندق کے دن لشکر اسلام کے سامنے اونھون نے صف
باندھی تو قَالُوْا کہا مسلمانون نے هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وہ چیز جسکا وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ نے کہ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ
تمپر یا تم مِّثْلُ الَّذِيْنَ جَآءُوْكُمْ تمھارے مثل جو آئے تھے تمھارے پاس وَرَسُوْلُهٗ اور رسول اللہ نے جو فرمایا تھا خدا کے رسول نے کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ یعنی کفار شکست کھاکر پیٹھ پھیرینگے
وَرَسُوْلُهٗ زاور سچ کہا خدا نے اور اوسکے رسول نے وَمَا زَادَهُمْ اور نہین زیادہ کیا لشکرون کے دیکھنے نے مسلمانون کے واسطے
اِلَّآ اِيْمَانًا مگر باور کرنا اللہ کے وعدون کا وَّتَسْلِيْمًا ۝ اور گردن جھکا دینا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے سامنے اسواسطے
کہ دونون جہان کی سعادت اس گردن جھکانے مین مندرج ہی بیت ہر کہ دارد چون قلم سر بر خط فرمان او ہمے نویسد بخت خود بر نام او مکتوبی
وصحابہ رضی اللہ عنہم مین سے بعضون نے نذر کی تھی جیسے حضرت حمزہ اور مصعب اور عثمان اور طلحہ اور انس بن النضر وغیرہ رضی اللہ عنہم نے کہ جب میدان
جنگ مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہون ثابت قدم رہکر کفار سے خوب مقابلہ اور مقاتلہ کرینگے اور جبتک شربت شہادت
نہ پیین گے ارام نہ لینگے تو حق تعالیٰ اونکی صفت مین فرماتا ہی کہ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنون مین سے رِجَالٌ صَدَقُوْا مرد ہین کہ سچ کی ہی اونھون نے

ع ۱۲

۵ کیا گمان کیا تمنے یہ کہ تم داخل ہو بہشت مین اور ابھی نہین آئی تمپر حالت اون اگلون کی کہ گذری پہلے تمپر ۵۸ قریب ہی کہ سخت ہوجاے کام مشرکون کا جمع ہوکر

مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وہ چیز کہ عہد باندھا ہی خدا کے ساتھ اوس چیز پر کہ قتال پر ثابت رہنا ہی حضرت ملک متعال کی رضامندی کے واسطے فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى تو اونمین ہے کوئی ہی جسنے گذارا یعنی وفا کی نَحْبَهٗ اپنی نذر اور قتال کیا یہانتک کہ شہید ہوگئے حمزہ اور مصعب اور انس رضی اللہ عنہم وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ اور اونمین سے کوئی ہی کہ انتظار کرتا ہی جیسے عثمان اور طلحہ رضی اللہ عنہما وَمَا بَدَّلُوْا اور نہین بدلا اونھون نے اپنا عہد تَبْدِيْلًا بدلکر اور اپنی بات سے نہین پھرے لِيَجْزِيَ اللّٰهُ تاکہ جزا دے اللہ الصّٰدِقِيْنَ سچون کو یعنی عہد وفا کرنے والون کو بِصِدْقِهِمْ اونکی سچائی پر یعنی فرمانبرداری پر وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اور تاکہ عذاب کرے منافقون کو اِنْ شَآءَ اگر چاہے کہ وہ نفاق پر مرین اَوْ يَتُوْبَ یا پھرے توفیق توبہ کے ساتھ عَلَيْهِمْ اونپر یعنی اونکو توبہ کی توفیق دے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی غَفُوْرًا بخشنے والا جو توبہ کرے رَّحِيْمًا مہربان اوسپر جو توبہ پر مرے لکھا ہی کہ بنی قریظہ کا یہ ماجرا ہی کہ جب احزاب مدینہ پر ٹھہرے روز خندق کے کنارے آتے اور دونون طرف سے تیر اور پتھر کی لڑائی ہوتی راتون کو شبخون مارنے کا ارادہ کرتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنفس نفیس صحابہ کو ساتھ لیکر شبخون کے دفع مین مشغول ہوتے ایک دن عمرو بن عبید نام کافر کہ شجاع عرب تھا اور اوسے ہزار جنگی آدمیون سے مقابل کرتے تھے عرب کے چار شجاع کافر ساتھ لیے ہوے خندق اوتر کر سامنے آیا اور مقابل طلب کیا پس عمرو تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ سے مارا گیا اور نوفل کو مسلمانون نے سنگسار کیا اور امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسکی کمر دو ٹکڑے کردی پس کافرون کا دل ٹوٹ گیا جی چھوٹ گیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوشنبہ منگل بدھ تین دن تک مستعد فتح کے واسطے دعا کی بدھ کے دن ظہر اور عصر کی نماز کے درمیان مین فتح کا انتظار ہوا اور حق تعالی نے باد صبا کو لشکر اسلام کی مدد کے واسطے بھیجا بیت باد صبا بہست میان نصرت تراد دیدی چراغ ما کہ کند باد یاوری ۔ پس صبا نے اوس لشکر مین زلزلہ ڈالدیا اور اونکی آگین بجھا دین اور فرشتون نے آسمان سے اوترکر اونکے خیمون کی رسیان توڑدین اور منجنیق اوکھاڑ ڈالین وہ عاجز ہوکر بھاگ نکلے اور بے دغدغہ قتال ہمیں اقبال کی کنجیون سے فتح و نصرت کے دروازے کھل گئے بیت بے درد سر نیزہ و آمد شد شمشیر ۔ آن فتح کہ مفتاح امان بود برآمد ۔ وَرَدَّ اللّٰهُ اور پھیرا اللہ نے مدینہ سے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اوسکا یعنی احزاب کا بِغَيْظِهِمْ اونکے غصہ کے ساتھ یعنی وہ غصہ مین بھرے ہوے پھرے لَمْ يَنَالُوْا خَيْرًا نہ پائی اونھون نے نصرت اور غنیمت وَكَفَى اللّٰهُ اور کفایت کی اللہ نے الْمُؤْمِنِيْنَ الْقِتَالَ مومنون کو لڑائی باد صبا اور فرشتون کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ قَوِيًّا اور ہی اللہ قوی قادر جو کچھ چاہے اوسکے پیدا کرنے پر عَزِيْزًا ۝ غالب سب چیزون پر کافرون کے بھاگ جانے کے بعد حکم ہوا کہ بنی قریظہ سے لڑائی کے واسطے مسلمان جائین اسواسطے کہ اونھون نے عہد توڑکر کافرون کی مدد کی تھی لشکر اسلام نے پندرہ رات اونکا محاصرہ کیا اور اونپر کام تنگ ہوا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کہ امیر لشکر تھے اونکے حکم سے مسلمان اوترے اور سعد نے حکم فرمایا کہ اونکے مردون کو قتل کرین عورتون اور بچون کو لونڈی غلام بنائین اور اونکے مال مومنون پر تقسیم کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعد تمنے وہ حکم کیا کہ حق تعالی نے سات آسمانون کے اوپر وہی حکم دیا تھا تو حق تعالی اس واقعہ کی خبر دیتا ہی کہ وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ اور اوتارا خدا نے اون لوگون کو جنھون نے مدد دی ہی احزاب کو اور اونکے پشت پناہ ہوگئے مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی یہود قریظہ کو مِنْ

صَيَاصِيهِمْ اونکے قلعون سے وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈالدیا اونکے دلون مین خون پیغمبر اور اونکے لشکر کا
فَرِيقًا تَقْتُلُونَ ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو نو سو تک اونمین سے یا سات سو تک قتل ہوے وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا اور بڑے
اور قیدی پکڑتے ہو ایک گروہ یعنی اونکی عورتون اور بچون کو قید کرتے ہو وَأَوْرَثَكُمْ اور میراث دی تمکو أَرْضَهُمْ اونکی زمین
یعنی کھیت اور باغ وَدِيَارَهُمْ اور اونکے گھر یعنی قلعے وغیرہ وَأَمْوَالَهُمْ اور اونکے مال نقد جنس جایداد وَأَرْضًا
لَّمْ تَطَئُوهَا اور وہ تمکو وہ زمین کہ نہین گئے ہوا وسمین یا اوسکے مالک نہین ہوے ہو اس سے مراد خیبر ہے یا دیار روم یا ممالک فارس
اور بعضون نے کہا ہے کہ جو زمین قیامت تک مسلمانون کے قبضہ مین آئے وہ اس خبر مین داخل ہے وَكَانَ اللَّهُ اور ہے اللہ عَلَىٰ
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا ہر چیز پر قادر تو شہرون کے فتح کرنے اور اوپر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاکم کردینے پر بھی قادر ہے بیت
لشکر عزم ترا فتح وظفر ہمراہ است ۔ لاجرم ہر نفس آلیم دگر میگیرد ۔ ارباب سیر اس بات پر ہین کہ ہجرت کے نوین برس حضرت رسول کریم
علیہ التحیۃ والتسلیم نے بیبیون سے جدائی اختیار کرکے قسم کھائی کہ مہینا بھر تک اونسے نہ ملونگا اور سبب یہ تھا کہ بیبیان ولی پر آپ کے
مقدور سے زیادہ مانگتی تھین جیسے بدیمانی اور دق مصری اور مثل اسکے اور ایسی چیزون کی طمع کرتی تھین جو آپکے قبض و تصرف مین نہ تھین
اور اسباب مانگتی تھین جو کتب سیر مین مذکور ہے اور بہر تقدیر آپ غمگین اور ملول ہوکر اونسے کنارہ کیا اور مسجد کے ایک گوشہ مین اپنے لئے خیمہ
رہے اونتیس دن کے بعد کہ وہ مہینا بھی اونتیس دن کا ہوا تھا حضرت جبریل یہ آیت تخییر لائے کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر قُلْ
لِّأَزْوَاجِكَ کہدو اپنی بیبیون سے کہ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اگر ہو تم چاہتیان الْحَيَاةَ الدُّنْيَا زندگی دنیا کی یعنی دنیا مین
عیش و آرام کرنا وَزِينَتَهَا اور آرایش دنیا کی جیسے لباس فاخرہ اور زیور پر تکلف فَتَعَالَيْنَ تو آؤ أُمَتِّعْكُنَّ دون مین تمکو متاع
طلاق وَأُسَرِّحْكُنَّ اور رہا کردون مین تمکو سَرَاحًا جَمِيلًا رہا کرنا خوب رغبت سے کرہت سے نہین وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ
اللَّهَ اور اگر ہو تم کو چاہتی ہو ثواب اللہ کا وَرَسُولَهُ اور اوسکے رسول کی خوشی وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اور نعمت آخرت کی
فَإِنَّ اللَّهَ تو بیشک اللہ نے أَعَدَّ تیار کیا ہے لِلْمُحْسِنَاتِ نیک کام کرنے والی عورتون کے واسطے مِنكُنَّ تم مین سے
یعنی وہ بیبیان جو دوسری شق اختیار کرین اونکے واسطے ہے أَجْرًا عَظِيمًا اجر بڑا کہ دنیا کی مزخرف چیزون اوسکے مقابلہ مین حقیر
اور کم ہین لکھا ہے کہ بیبیون مین سے پہلے جسنے خدا اور رسول کو اختیار کیا ام المومنین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھین يَا نِسَاءَ
النَّبِيِّ اے پیغمبر کی بیبیو مَن يَأْتِ مِنكُنَّ جو کوئی لائے تم مین سے بِفَاحِشَةٍ بڑے کام مُّبَيِّنَةٍ کھلے ہوے کہ وہ رسول مقبول
کی نافرمانی ہے اور کبیرہ مبینہ کی یے کو زبر پڑھا ہے یعنی کام ناپسندیدہ ظاہر کیا ہوا جو تم مین سے کرینگی يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ
دونا کیا جائیگا اوسکے واسطے عذاب ضِعْفَيْنِ دو حصے اوسکی نسبت جو اورون کی عورتون کے واسطے ہے بسبب اس کہ ان
بیبیون سے گناہ کا ہونا بہت برا ہے وَكَانَ ذَٰلِكَ اور ہے یہ عذاب کا دونا کرنا عَلَى اللَّهِ یسیرًا اللہ پر آسان فقط
وَمَن يَقْنُتْ اور جو کوئی کرے ہمیشہ فرمانبرداری مِنكُنَّ تم مین سے کہ پیغمبر کی بیبیان ہو لِلَّهِ وَرَسُولِهِ
اللہ اور اوسکے رسول کی وَتَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے نیک کام نُّؤْتِهَا اجرها دینگے ہم اوسکو اجر مَرَّتَيْنِ

ع ۴

الجزء العشرون

دوبار ایک بار تو خدا کی فرمانبرداری کرنے کے واسطے اور ایکبار پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی ڈھونڈھنے کے لیے وَاَعْتَدْنَا اور تیار کی ہے ہمنے لَهَا اوس بی بی کے واسطے رِزْقًا كَرِيمًا ○ روزی اچھی بہشت مین اوسکے اجر سے زیادہ یٰنِسَآءَ النَّبِيِّ اے پیغمبر کی بیبیو لَسْتُنَّ نہین ہو تم كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ مانند ہر ایک کے عورتون مین سے اسواسطے کہ تمکو سب عورتون پر بڑی فضیلت ہے اِنِ اتَّقَيْتُنَّ اگر تم ڈرتی ہو خدا سے اور اوسکا حکم مانتی ہو فَلَا تَخْضَعْنَ تو نرمی اور عاجزی نہ کرو بِالْقَوْلِ بات کرنے مین جیسے کسی سے بات کرو فَيَطْمَعَ کہ آرزو کرے تم مین الَّذِيْ وہ شخص فِيْ قَلْبِهٖ جسکے دل مین مَرَضٌ بیماری ہے نفاق کی یا چاہ ہے گناہ کی وَّقُلْنَ اور کہو قَوْلًا مَّعْرُوْفًا بات نیک اور اچھی کہ شبہہ سے دور ہو وَقَرْنَ اور آرام لو فِيْ بُيُوْتِكُنَّ اپنے گھرون مین وَلَا تَبَرَّجْنَ اور بناؤ نہ دکھاؤ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى دکھانا پہلی جاہلیت کی عورتون کا ایسا کہ اوس جاہلیت کے دنون کو جاہلیت جہلا کہتے ہین اور وہ حضرت ادریس کے زمانہ سے حضرت نوح علیہا السلام کے زمانہ تک تھی اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ جاہلیت اولی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے زمانہ مین تھی کہ عورتین پوشاک موتیون کی بناکر پہنتی تھین اور اپنے کو مردون کے سامنے پیش کرتی تھین اور جاہلیت اخری حضرت عیسی اور جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہما وسلم کے زمانہ کے درمیان مین تھی اور بعضے مفسرون نے اس آیت کے معنی یون کہے ہین کہ زمین پر چلو اوس انداز کی چال جیسے زمانہ جاہلیت اولی کی عورتین چلتی تھین وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز کہ عبادات بدنیہ کی جڑ ہے وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ کہ عبادات مالیہ مین بڑی عبادت ہے وَاَطِعْنَ اللّٰهَ اور حکم مانو خدا کا فرائض مین وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کا سنتون مین اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ چاہتا ہے خدا لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ تاکہ لیجائے تمسے گناہ اَهْلَ الْبَيْتِ اے پیغمبر کی بیبیو وَيُطَهِّرَكُمْ اور پاک کرے تمکو گناہون سے تَطْهِيْرًا ○ پاک کرنا صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے اس بات پر کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی بیبیان آپکی اہلبیت ہین اور وسیط مین عکرمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے منقول ہے کہ اہل بیت سے حضرت کی بیبیان مراد ہین اس دلیل پر کہ پہلے بھی اونھین سے خطاب تھا اور آیندہ بھی اونھی سے خطاب ہے اور لِيُطَهِّرَكُمْ مین ذکر کی ضمیر تغلیب کی جہت سے ہے اسواسطے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونمین تھے اور زاد المسیر مین ایک قول لکھا ہے کہ اہلبیت عام ہے بیبیون اور اولاد کو اور احقاف مین ابو منصور ماتریدی رحمہ اللہ تعالی سے بھی یہی منقول ہے اور صاحب عین المعانی نے کہا ہے کہ ظاہر قرآن اسی بات پر دلالت کرتی ہے کہ اہلبیت آپکی بیبیان ہی ہون مگر ام المؤمنین حضرت بی بی عایشہ اور بی بی ام سلمہ اور ابو سعید خدری اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم نے نقل کیا ہے کہ اہل بیت جناب سیدہ حضرت بی بی فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین علیہم السلام ہین اور اس آیت کا شان نزول اسطرح پر لکھا ہے کہ حضرت بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہمنے اپنے گھر مین کملی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے بچھا دی آپ اوسپر بیٹھے تھے کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا آئین اور سنبوسے یا پکا ہوا گوشت آپکے واسطے لائین حضرت نے فرمایا کہ اے فاطمہ اپنے اور اپنے بیٹون کو بلا کہ اس خوان پر وہ بھی ہمارے ساتھ کھانا کھائین جب وہ آئے اور کھانا کھا چکے تو آپنے اوس کملی کا خالی کونا اونپر اوڑھا کر فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت ہین انسے گناہ دور کیجیو اور انھین پاک کردے تو یہ آیت نازل ہوئی تو مین نے اپنا سر کملی کے اندر کرکے عرض کی

کہ یا رسول اللہ کیا ہم آپکے اہل بیت میں سے نہیں ہوں آپنے فرمایا کہ انک علی خیر یعنی تم خوبی پر ہو اسی حدیث سے انھی پانچ شخصوں کو
آل عبا بولتے ہیں شعر آل عبا رسول اللہ وانبتہ ۔ والمرتضی ثم سبطاہا واذا جمعوا ۔ تفسیروں میں اور بعضی اور تفسیروں میں انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ نو مہینے تک جب حضرت بی بی فاطمہ کے دروازہ پر گذرتے تو کہتے کہ الصلوٰۃ انما یرید اللہ لیذہب
عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا ۔ وَاذْكُرْنَ اور یاد کرو اس نصیحت کی جو بیبیو مَا يُتْلَىٰ جو چیز پڑھی جاتی ہے فِي بُيُوتِكُنَّ
تمہارے گھروں میں مِنْ آيَاتِ اللَّهِ آیات کلام اللہ میں سے وَالْحِكْمَةِ اور پیغمبر کی باتوں میں سے کہ محض حکمت ہے
اور یہ آیت آمادہ کرتی ہے قرآن اور حدیث حفظ کرنے پر إِنَّ اللَّهَ كَانَ بیشک خدا ہے لَطِيفًا نیک کام کرنے والا تمہارے ساتھ
خَبِيرًا ۝ جاننے والا تمہاری باتیں اور تمہارے کام یہ آیت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیوں کے بارے میں نازل ہونے کے بعد
مسلمان عورتوں کی ایک جماعت نے کہا کہ ہمارے واسطے کچھ بھی نہیں نازل ہوا تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ إِنَّ الْمُسْلِمِينَ بیشک
مسلمان مرد وَالْمُسْلِمَاتِ اور مسلمان عورتیں وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور ایمان والے اور ایمان والیاں وَالْقَانِتِينَ
وَالْقَانِتَاتِ اور فرمانبرداری پر ثابت رہنے والے مرد اور عورتیں وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ اور سچے بات اور کام میں مرد اور
سچی عورتیں وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ اور صبر کرنے والے طاعتوں پر یا گناہوں سے مرد اور عورتیں وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ
اور عاجزی کرنے والے مرد اور عورتیں وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ اور صدقہ دینے والے اور صدقہ دینے والیاں وَ
الصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ اور روزہ رکھنے والے فرض اور نفل کام مرد اور عورتیں وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ
اور اپنی شرمگاہیں حرام سے بچانے والے اور بچانے والیاں وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ اور بہت ذکر کرنے والے اللہ کا
اور ذکر کرنے والیاں أَعَدَّ اللَّهُ تیار کی ہے اللہ نے لَهُمْ ان سب مردوں اور عورتوں کے واسطے مَغْفِرَةً مغفرت گناہوں سے
وَأَجْرًا عَظِيمًا ۝ اور اجر زیادہ اونکی طاعت سے لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بی بی زینب بنت جحش کی خواہش حضرت
زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے واسطے کی بی بی زینب نے اس گمان پر یہ پیام قبول کر لیا کہ حضرت اپنے لیے میری خواہش کرتے ہیں جب انھیں
معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے یہ خواہش ہے تو انکار کیا اسواسطے کہ بہت خوبصورت تھیں اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپی کی
بیٹی تھیں بولیں کہ میں آزاد کیے ہوئے غلام کی جورو کیوں بنوں اونکے بھائی عبد اللہ بھی اس انکار میں اپنی بہن کے شریک تھے
تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہیں ہے کسی ایمان والے مرد یعنی عبد اللہ بن جحش کو وَلَا مُؤْمِنَةٍ
اور نہ کسی ایمان والی عورت یعنی بی بی زینب کو إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ جب حکم کر چکا خدا اور اوسکا رسول أَمْرًا
کسی کام کو یعنی حضرت زید کے ساتھ بی بی زینب کے نکاح کو أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ یہ کہ ہو اونکے واسطے کچھ اختیار کہ پسند کریں
مِنْ أَمْرِهِمْ اپنے کام میں سے کچھ بلکہ اوپر واجب ہے کہ اپنے اختیار کو خدا اور رسول کے اختیار کا تابع کر دیں وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ اور جو کوئی گناہگار ہو جائے اور مخالفت کرے خدا اور رسول سے یا قرآن اور حدیث کے حکم سے درگذرے
فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک وہ گمراہ ہوا ضَلَالًا مُبِينًا ۝ گمراہی کھلی ہوئی اسواسطے کہ اگر اعتقاد کی رو سے خلاف کرے

ع ۷

تو کفر ہی یہ آیت نازل ہونے کے بعد بی بی زینب بھی راضی ہو گئیں اور انکے بھائی بھی اور حضرت زید کے ساتھ اونکا نکاح ہو گیا اور حق تعالیٰ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم دیا کہ میرے علم قدیم مین یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ زینب تمھاری بیبیون مین داخل ہونگی پھر حضرت زید اور بی بی زینب مین ناموافقت ظاہر ہوئی یہانتک کہ کئی مرتبہ اونھون نے طلاق دینے کا ارادہ کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منع فرماتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاِذْ تَقُوْلُ اور یاد کرو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کہتا تھا تو اُس شخص کو کہ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اوس شخص کے واسطے جسپر انعام کیا اللہ نے اسلام کی دولت عطا کرکے اور تمھاری خدمت اور متابعت کی توفیق دیکر وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ اور تو نے انعام کیا اوسپر پرورش اور آزاد اور متبنّیٰ کرکے یعنی زید جو خدا اور رسول کی نعمتون کے دریا مین ڈوبے ہوے ہین اونسے تو نے کہا کہ اَمْسِكْ عَلَيْكَ روک رکھ اپنے واسطے زَوْجَكَ اپنی عورت یعنی بی بی زینب کو وَاتَّقِ اللّٰهَ اور ڈر خدا سے اوسکے کام مین اور ضرر کی راہ سے اوسکو طلاق نہ دے وَتُخْفِيْ فِيْ نَفْسِكَ اور چھپاتے ہو تم اے ہمارے حبیب اپنے جی مین مَا اللّٰهُ مُبْدِيْهِ وہ چیز جسے اللہ ظاہر کرنے والا ہے یعنی اس بات کو کہ زینب تمھاری بیبیون مین داخل ہوگی وَتَخْشَى النَّاسَ اور ڈرتے ہو تم لوگون کی ملامت سے کہ کہینگے اپنے متبنّیٰ کی زوجہ کی خواہش کی وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ اور خدا بہت لائق اس بات کے ہے کہ اوس سے تم ڈرو اوس بات مین جسمین ڈرنا چاہیے اور یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلق مین خدا سے بہت ڈرنے والے تھے اسواسطے کہ خوف علم کے سبب سے ہوتا ہے اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا تو انا اعلمکم باللہ و اخشکم کے حکم کے موافق سب اہل علم سے زیادہ آپکو خوف خدا تھا نظم خوف و خشیہ نتیجہ علم ست ہر کرا علم بیش خشیت بیش ہر کرا خوف شد رفیق رہبش باشد از جملہ رہروان پیش ہے لکھا ہے کہ حضرت زید نے بی بی زینب کو طلاق دیدی تو عدت گذرنے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھیجا کہ آپکے واسطے اونکی خواہش کرے یہ بات حضرت زینب کے سامنے پہونچی تو اونھون نے کمال خوشی کی وجہ سے شکر کا سجدہ کیا اور بعضون نے کہا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھی اور یون عرض کی کہ یا اللہ تیرے رسول نے میری خواہش کی ہے اگر مین اونکے لائق ہون تو مجھے اونکے نکاح مین دے بس فوراً اونکی دعا قبول ہوئی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ پھر جب پہونچا زید مِّنْهَا زینب سے وَطَرًا اوس حاجت کو جو رکھی تھی اور موضح مین ہے کہ حضرت زید کی مراد بی بی زینب کی طلاق تھی جب اونسے اپنی مراد پائی یعنی اونھین طلاق دی اور عدت پوری ہوئی تو زَوَّجْنٰكَهَا جوڑا کر دیا ہمنے تمھین اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکا یعنی تمھارا نکاح زینب کے ساتھ کر دیا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہو تمھارے بعد عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مسلمانون پر حَرَجٌ تنگی یا گناہ یا وبال فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآئِهِمْ چاہنے مین اپنے متبنّاؤن کی جوروون کو اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا جب پہونچین اونسے اپنی مراد کو یعنی طلاق دین اور عدت گذر جائے وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہے کام مبرد خدا چاہتا ہے مَفْعُوْلًا کیا ہوا بے شبہہ جیسے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کام پس حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت نازل ہونے کے بعد ام المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے گھر مین اونکی جانب تشریف لے گئے وہ بولین کہ یا رسول اللہ بے خطبہ اور بے گواہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے نکاح کر دیا اور جبرئیل گواہ ہین حضرت زینب اور سب بیبیون پر فخر کرتی تھین کہ میرا نکاح خود خدا نے اپنے رسول کے ساتھ کر دیا اور تمھارے نکاحون کے مہتمم اور متولی

تمہارے ولی لوگ تھے مَا كَانَ نہین ہے عَلَى النَّبِيِّ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنْ حَرَجٍ کچھ بار اور وبال فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ
لَهُ ما اوس چیز مین جو مقدر اور مقرر کر چکا ہے اللہ اوسکے واسطے اور یہ صورت اونکے واسطے مخصوص نہین ہے بلکہ سُنَّةَ اللَّهِ سنت
ٹھہرا دی ہے اللہ نے سنت فِي الَّذِينَ خَلَوْا اون لوگون مین جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ پہلے سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس سے اور انبیا مراد ہین کہ حق تعالی نے اونپر سے حرج مٹا دیا اوس چیز مین جو اونپر مباح کر دی وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ اور ہے خدا کا کام قَدَرًا
مَّقْدُورًا اندازہ مقرر کیا ہوا کہ اوسکے خلاف ہونا محال ہے الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ وہ لوگ جو پہونچاتے ہین رِسَالَاتِ
اللَّهِ پیغام خدا کے اپنی امتون کو وَيَخْشَوْنَهُ اور ڈرتے ہین اوس سے وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اور نہین ڈرتے ہین کسی سے
اِلَّا اللَّهَ مگر خدا سے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ اور بس ہے اللہ حَسِيبًا ○ کافی ڈرنے والون کو یا شمار کرنے والا بندون کو اور جب شمار
اوسکے ہاتھ ہے تو چاہیے کہ خوف بھی اوسی سے ہو اُم المومنین حضرت زینب کے اس معاملۂ نکاح کے بعد بے ادبون نے زبان طعن دراز کی
کہ محمد عربی لوگون کو تو نصیحت کرتے ہین کہ بیٹے کی جورو تم پر حرام ہے اور خود زید کو بیٹا بنایا اور اونکی عورت سے نکاح کر لیا وہ لوگ نہین جانتے تھے
حکم شرع مین اصلی بیٹے کے برابر جانتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اَبَا اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ باپ کسی مرد کے تم مین سے اگرچہ حضرت طیب اور طاہر اور قاسم اور ابراہیم کے باپ تھے مگر یہ چار بچے پیغمبر ہونے سے پہلے
مر گئے یعنی جوانی کی حد تک نہین پہونچے تو درحقیقت آپکی صلب سے کوئی بیٹا نہین کہ اوسکی زوجہ آپکے حرام ہو وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ
اور لیکن وہ رسول ہین اللہ کے وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ اور مُہر ہین پیغمبرون کی یعنی آپکے سبب سے نبوت پر مُہر ہو گئی اور پیغمبری آپ پر ختم
کی گئی اور خاتم آخر کے معنی مین بھی ہے یعنی آپ آخر انبیا ہین نور ظہور مین جسطرح اونکے اول تھے ظہور نور مین وَكَانَ اللَّهُ اور ہے اللہ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ○ ع ہر چیز جاننے والا تو جانتا ہے کہ کون شخص اسکے لائق ہے کہ اوسپر نبوت ختم ہو عین الاجوبہ مین ہے کہ ہر نوشتے کی
صحت مُہر کے سبب سے ہے اور حق تعالی نے پیغمبر کو مُہر کہا تاکہ لوگ جان لین کہ محبت الٰہی کے دعوے کی تصحیح آپکی متابعت ہی سے کر سکتے
ہین اِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مُہر کے سبب سے ہے تو سب پیغمبرون کو شرف حضرت کی ذات سے ہے اور ہر
کتبہ کی گواہ اوسکی مہر ہوتی ہے تو محکمۂ قیامت مین گواہ آپ ہونگے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا اور
جہان کتاب پر مُہر کی گئی تو کتابت تمام ہو جاتی ہے چونکہ نبوت پر حضرت کی ذات مُہر ہے تو آپکے سبب سے نبوت کا دروازہ بند ہو گیا اور چونکہ
سب انبیا سے مُہر نبوت کے ساتھ آپ مخصوص ہوئے تو اونکی ختمیت کے ساتھ بھی آپنے اختصاص پایا مثنوی مین ہے نظم مہر او
خاتم شد ست او کہ نقش ہا ہمہ بود ✤ مثل او نے بود نے خواہد بود ✤ چونکہ در صنعت برد استاد دست ✤ تو مگو ہی ختم صنعت بر وی ست ✤ یٰٓاَيُّهَا الَّذِينَ
اٰمَنُوا اے ایمان والو اُذْكُرُوا اللَّهَ یاد کرو اللہ کو ذِكْرًا كَثِيرًا ○ بہت یاد کرنا یعنی اکثر اوقات یا بہت طرح سے یاد کرو لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللہ کہہ کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے سے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر سُبْحَانَ اللہِ اور تسبیح کرو اوسکی یا نماز ادا کرو اوسکے واسطے بُكْرَةً وَّاَصِيلًا ○
صبح شام اسواسطے کہ صبح اور شام کے وقت نماز ادا کرنا بہت شاق ہے شملی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ ذکر کثیر سے دلی ذکر مراد ہے اسواسطے کہ ہمیشہ ذکر
کرنا دل ہی سے ہوتا ہے زبان سے ممکن نہین لطائف تفسیری مین ہے کہ ذکر کثیر کا حکم اشارہ ہے حق تعالی کی محبت کی طرف یعنی اوسے دست کھو اسواسطے

ع ۶

کہ من احب شیئا اکثر ذکرہ یعنی جو کسی کو دوست رکھتا ہی تو اکثر اوسکا ذکر کرتا ہی ذکر کی کثرت محبت کی علامت ہی محبت چھوڑتی ہی نہین کی
زبان یاد دوست کے ذکر سے خالی رہے بیت در ہیچ مکان نیم رفاقت خالی ٭ در ہیچ زمان نیم ذکرت غافل ہو الذی یصلی
وہ ہی خدا کہ درود بھیجتا ہی یعنی رحمت نازل کرتا ہی علیکم تم پر وملئکتہ اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین یعنی مغفرت
چاہتے ہین تمہارے گناہون کی اور یہ خدا اور فرشتون کا درود تم پر لیخرجکم اسواسطے ہی کہ نکالے تم کو من الظلمت
تاریکیون سے کفر کی الی النور نور ایمان کی طرف نکالنے سے مراد ہمیشہ نکالے رکھنا اور نکلنے پر قائم کردینا ہی اسواسطے کہ خدا اور
فرشتون نے حبیب پر درود بھیجا تو اوسوقت وہ تاریکیون مین نہ تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ نکالنا ظلمت معصیت سے تھا نور طاعت کی طرف
یا شک سے یقین کی جانب یا تدبیر کے اندھیرے سے یقین کے اوجالے کی طرف بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ ظلمات بشریت سے نور روحانیت
کی طرف وکان اور ہی خدا بالمؤمنین ایمان والون کے ساتھ رحیما ○ مہربان کہ اوپر خود تو رحمت کرتا ہی اور فرشتون کو
اوسکی بخشش چاہنے کا حکم فرماتا ہی تحیتہم تحیت مومنون کی خدا کی طرف سے یوم یلقونہ سلم جس دن دیکھینگے
اوسے سلام ہی وہ سلام جو ہر آفت اور ہر خوف سے سلامتی کی خبر دے اور بعضون نے کہا ہی کہ یلقونہ مین ہو کی ضمیر ملک الموت کی طرف
پھرتی ہی یہ کنایہ غیر مذکور ہی یعنی وہ جس دن حضرت عزرائیل کو دیکھینگے تو عزرائیل اپنے سلام کہینگے واعد اور تیار کیا ہی خدا نے
لھم مومنون کے واسطے باوجود اوپر تحیت کرنے کے اجرا کریما ○ اجر بزرگ کہ جنت اور اوسکی نعمت ہی یا ایھا النبی
اے پیغمبر بزرگی کا پکارنا ہی انا ارسلنک بیشک بھیجا ہمنے تجھے شاھدا گواہ امت کی تصدیق اور تکذیب پر ومبشرا
اور خوشخبری دینے والا ہماری رحمت کی وندیرا ○ اور ڈرانے والا ہمارے عذاب سے وداعیا اور پکارنے والا الی اللہ خلق کی
عبادت کی طرف اور اوسکی توحید کے اقرار کی جانب باذنہ اوسکے حکم سے یا اوسکی توفیق سے وسراجا منیرا ○ اور
چراغ روشن یا صاحب چراغ روشن کہ وہ چراغ قرآن ہی یعنی قرآن کی تلاوت کرنے والا آیات باہرات مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے پیغمبر کو
چراغ کہا اسواسطے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو مٹا دیتی ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور وجود نے کفر کے اندھیرے کو جہان سے
نیست و نابود کردیا بیت چراغے روشن از نور خدائی ٭ جہان را دادہ از ظلمت رہائی ٭ دوسرے یہ کہ جو کچھ گھر مین گم ہوجاتا ہی اوسے چراغ کی
روشنی مین پاسکتے ہین اور جو حقائق لوگون سے پوشیدہ تھے اس چراغ کے نور سے انوار معرفت حاصل کرنے والون پر روشن ہوگئے نظم
از وجان را بدانش آشنائی ست ٭ وز وچشم جہان را روشنائی ست ٭ در گنج معانی بر کشادہ ٭ وزان صاحبدلان را مایہ دادہ ٭ تیسرے یہ کہ
چراغ گھر والون کو امن و امان اور راحت کا سبب ہوتا ہی اور چور کو خجلت اور عقوبت کا باعث ہوتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی
دوستون کے واسطے سلامت اور کرامت کے سبب ہین اور منکرون کے لیے حسرت و ندامت کے باعث ہین اور منیرا تاکید ہی یعنی آپ چراغ ہین
اور چراغون کی طرح نہین اسواسطے کہ اور چراغ کبھی بجھتے ہین کبھی روشن ہوتے ہین اور آپ اول سے آخر تک روشن ہین اور چراغ ہوا سے
جھلملاتے ہین اور کوئی آپکے نور کو مغلوب نہین کرسکتا یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھہم واللہ متم نورہ اور چراغ رات کو روشن کیے
جاتے ہین دن کو نہین آپنے ظلمت دنیا کی رات کو دعوت اسلام کے نور سے روشن کردیا اور قیامت کے دن کو بھی مشعل شفاعت سے آپ

روشن کردینگے نظم شد بدنیا خش چراغ افروز ٭ شب بگشت زالتفاتش روز ٭ باز فرا چراغ افروز ٭ کہ ازان جرم عاصیان سوزد ٭
کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ حق تعالی نے آفتاب کو چراغ فرمایا وجعلنا سراجا وہم جا اور ہمارے پیغمبر کو بھی چراغ فرمایا آفتاب چراغ آسمان ہی
اور جناب رسالت مآب چراغ زمین و زمان وہ چراغ دنیا ہی آپ چراغ دین وہ منازل فلک کا چراغ آپ محافل ملک کے چراغ ہین وہ
چراغ آپ وگل ہی آپ چراغ جان و دل ہین چراغ آفتاب جلنے سے لوگ خواب سے بیدار ہوتے ہین آپ کے نور کا چراغ روشن ہونے سے
سب خواب عدم سے اوٹھکر میدان وجود مین آئے بیت از ظلمات عدم راہ کہ بردے برون ٭ گر نشدے نور تو شمع روان
ہمہ ٭ اور کسی نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا ہی بیت زاقلیم عدم می آمدی وپیش رو آدم ٭ چراغے بود بر دستش ہم از نور
نخستینت ٭ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور خوشخبری دو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایمان والون کو بِاَنَّ لَهُمْ اس بات کے ساتھ
کہ بیشک اونکے واسطے ہی مِّنَ اللّٰهِ خدا کی طرف سے فَضْلًا كَبِيْرًا فضل بڑا اونکے کام کے اجر سے زیادہ یعنی وہ اتنا
کہ بہت بڑی عطا اور بہت خوب جزا ہی وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور کہنا نہ مان کافرون اور منافقون کا یعنی
اونکے کہے پر ثابت نہ رہ وَدَعْ اور ہاتھ اوٹھا اور چھوڑدے ای ہمارے حبیب اَذٰىهُمْ اونکی اذیت کا بدلا جو اذیت تمھین پہونچتی ہی
یعنی اونسے بدلا لینے کے درپے نہ رہو کہ مین اونکی برائی کو کفایت کرتا ہون وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور توکل کر خدا پر اونھین دفع
کرنے مین وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور بس ہی اللہ وَكِيْلًا کارساز اور مہم پرداز یا نگہبان یا ضامن تمھارے واسطے نصرت اور
غالبیت کے وعدہ پر يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ای ایمان والو اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ جب نکاح مین لاؤ ایمان والیون کو
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ پھر طلاق دو تم اونھین مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ پہلے اس سے کہ چھوو تم اونکو امام شافعی رحمۃ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ مس کنایہ ہی مباشرت سے اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ خلوت صحیحہ مساس کا حکم رکھتی ہی تو جب طلاق دو
تم عورتون کو دخول یا خلوت صحیحہ سے پہلے فَمَا لَكُمْ تو نہین ہی تمھارے واسطے عَلَيْهِنَّ اون طلاق دی ہوئی عورتون پر
مِنْ عِدَّةٍ کوئی عدت کہ تَعْتَدُّوْنَهَا گنو تم اوسکے دن فَمَتِّعُوْهُنَّ تو کچھ فائدہ دو اونھین اوسکے سبب سے جو تمنے
مہر مقرر کیا ہی اوس طلاق دی ہوئی عورت کو نصف مہر دینا لازم اور متعہ یعنی فائدہ دینا مستحب ہی امام اعظم رح کے نزدیک اور بعض کے
نزدیک واجب ہی اور اگر مہر نہ نام رکھا گیا ہو تو فائدہ دینا مال اور فراغت کی قدر واجب ہی وَسَرِّحُوْهُنَّ اور چھوڑدو اونھین سَرَاحًا
جَمِيْلًا چھوڑنا اچھا یعنی چونکہ عدت نہین ہی تو اونکو اپنے گھر وون سے رخصت کرو اور اونکو کچھ ضرر نہ پہونچاؤ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر
اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ بیشک ہمنے حلال کردین تمھارے واسطے اَزْوَاجَكَ بیبیان تمھاری الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ وہ کہ دیے
ہین تمنے اُجُوْرَهُنَّ مہر اونکے حلال کردینے کو مقید کرنا مہر عطا کرنے کے ساتھ طریق افضل کے ایثار کی جہت سے ہی حلال ہونا اوسکا
موقوف ہونے کی وجہ سے نہین وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ اور حلال کردی ہمنے تجکو وہ عورت جسکا مالک ہوا ہی تمھارا ہاتھ یعنی
تمھاری لونڈیان مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ اوس چیز سے کہ پھیر لایا ہی اللہ عَلَيْكَ تجپر غنیمتون مین سے جیسے حضرت صفیہ و ریحانہ اور مثل
اونکے وَبٰنٰتِ عَمِّكَ اور بیٹیان میرے چچا کی وَبٰنٰتِ عَمّٰتِكَ اور بیٹیان تیری پھوپھیون کی اولاد عبد المطلب مین سے

وَبِنْتِ خَالِكَ اور بیٹیاں تیرے ماموں کی وَبِنْتِ خٰلٰتِكَ اور بیٹیاں تیری خالاؤں کی عبد مناف بن زہرہ کی اولاد
مین سے الّٰتِیْ هَاجَرْنَ وہ عورتین کہ کی ہوئی جنھوں نے ہجرت کی مَعَكَ تیرے ساتھ احتمال ہے کہ ذکر کی ہوئی عورتون کو حلال کرنا
ہجرت کی قید کے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق مین خاص ہو اور بی ام ہانی کا یہ قول اس احتمال کی تائید کرتا ہے کہ حضرت نے میرے ساتھ
نکاح کا پیام دیا اور اس آیت کے سبب سے مین آپ پر حرام ہو گئی اسواسطے کہ مین نے ہجرت نہ کی تھی وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اور ایمان والی کی
عورت ہمنے حلال کردی اِنْ وَّهَبَتْ اگر بخشدے نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اپنی ذات پیغمبر کے واسطے اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ
اگر ارادہ کرے پیغمبر اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا کہ یہ نکاح مین لائے اوسے خَالِصَةً خالص کیا گیا حلال کردینا اوسکا خالص کر کے
لَكَ تیرے واسطے مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ سوا مومنون کے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخصوصات سے یہ بات ہے کہ فقط ہبہ کے ساتھ
ہی بے مہر اور بے نکاح عورت پر آپ تصرف کر سکتے تھے امام اعظم رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہبہ کے لفظ سے نکاح بندھ جاتا ہے مگر مہر مثل لازم ہے
اور اس بات مین اختلاف ہے کہ یہ صورت کس بی بی کے ساتھ واقع ہوئی بہت مشہور یہ بات ہے کہ ہبہ واقع ہوئی حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ
عنہا سے کہ اونھین ام المساکین کہتے ہین یا حضرت خولہ بنت حکیم سے یا حضرت میمونہ بنت حارث سے یا حضرت ام شریک بنت جابر رضی اللہ عنہن سے
تبیان کبیر مین کہا ہے کہ حضرت ام سہل سے کہ قبیلہ بنی اسد سے تھین اور اگر ہبہ کرنے والی حضرت زینب تھین تو اونکی ہبہ رمضان سن تین ہجری مین
واقع ہوئی اور آٹھ مہینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حرم محترم مین رہکر ربیع الاول سن چار مین فوت پائی مگر اہل سیر کے نزدیک حضرت ام شریک سے
ہبہ واقع ہوئی اور ان بی بی صاحبہ کو دولت عقد حاصل نہین ہوئی قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہمنے جانا ہے مَا فَرَضْنَا جو کچھ فرض کیا ہے ہمنے
عَلَیْهِمْ اونپر یعنی امت پر شرائط عقد فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ نکاح مین اونکی عورتون کے یعنی مہر گواہ نفقہ وجوب قسم چار آزاد عورتون تک کو
نکاح مین رکھنا وَمَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ اور اونکی لونڈیان رکھنے مین یعنی انمین کام کو وسعت دینا ہے اور ہمارے حبیب نے تمیں عورتین فقط ہبہ کے
سبب سے بے مہر اسواسطے حلال کردین لِكَیْلَا یَكُوْنَ تاکہ نہو عَلَیْكَ حَرَجٌ تمپر تنگی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ غَفُوْرًا
بخشنے والا وہ چیزین جنسے بچنا دشوار ہے رَّحِیْمًا مہربان وسعت دیکر اوس مقام پر جہان حرج کا گمان ہو تُرْجِیْ پیچھے رکھ مَنْ تَشَآءُ
جسے چاہ مِنْهُنَّ اپنی بیبیون مین سے وَتُؤْوِیْۤ اور جگہ دے اِلَیْكَ اپنی طرف یعنی اپنے ساتھ رکھ مَنْ تَشَآءُ جسے چاہ
اونمین سے وسیط مین ہے کہ باری بانٹنا اس آیت کے سبب سے حضرت پر سے ساقط ہو گیا اور زاد المسیر مین لکھا ہے کہ ام المومنین حضرت سودہ کے
سوا اور سب بیبیون مین حضرت نے آخر عمر تک باری کی رعایت رکھی اسواسطے کہ حضرت سودہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا
کو بخشدی تھی صاحب کشاف نے کہا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پانچ بیبیون کو الگ رکھا یعنی ام المومنین حضرت سودہ حضرت صفیہ
حضرت جویریہ حضرت میمونہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہن کو اور انمین باری کی رعایت فرماتے تھے جب چاہتے اور جسطرح چاہتے اور چار بیبیون کو
اپنے ساتھ رکھا حضرت بی بی عایشہ صدیقہ حضرت حفصہ حضرت ام سلمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہن کو وَمَنِ ابْتَغَیْتَ اور جسکو تم چاہو ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلاؤ اور دلجوئی کرو مِمَّنْ عَزَلْتَ اونمین سے جنسے کنارے رہتے ہو اور انمین الگ رکھتے ہو فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكَ
تو کچھ گناہ اور تنگی نہین ہے تمپر ذٰلِكَ یہ معزول بیبیون کو طلب کرنا اور دور رہنے والیون کو اپنے پاس بلانا اَدْنٰۤی اَنْ تَقَرَّ سبب قریب ہے اس بات سے

کر روشن ہو جائین اَعْیُنُهُنَّ اونکی آنکھین وَلَا یَحْزَنَّ اور غمگین نہون وَیَرْضَیْنَ اور راضی رہین بِمَا اٰتَیْتَهُنَّ کُلُّهُنَّ
ساتھ اوس چیز کے جو دو تم اونکو سب کو یعنی جب اونھون نے جان لیا کہ جو کچھ تم کرتے ہو الگ رکھنا اور ساتھ رکھنا اور پاس بلانا اور دور
کر دینا یہ سب خدا کے حکم سے ہی تو رنجیدہ نہونگی اور بسر و چشم مان لینگی وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی مَا فِیْ قُلُوْبِكُمْ وہ جو
چھپا رکھا ہے دلون مین ہی غیب اور کراہت وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلِیْمًا جاننے والا حَلِیْمًا ○ بردبار کہ گناہگارون پر
عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا لَا یَحِلُّ حلال نہین اے میرے حبیب لَكَ النِّسَآءُ تیرے واسطے عورتین مِنْۢ بَعْدُ بعد ان نو
بیبیون کے جو تمھارے عقد نکاح مین ہین اسواسطے کہ آپکے حق مین نو بیبیان تھین جیسے امت کے حق مین چار وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ
اور نہ حلال ہی یہ کہ بدلو تم بِهِنَّ اونھین مِنْ اَزْوَاجٍ اور بیبیون سے یعنی اونمین سے ایک کو طلاق دو اور اوسکی جگہ دوسری سے
نکاح کر لو یہ بھی حلال نہین وَّلَوْ اَعْجَبَكَ اگرچہ خوشی مین لائے تمکو حُسْنُهُنَّ حسن اونکا اِلَّا استثنا ہی نسل سے یعنی نو بیبیان
جو رکھتے ہو انکے بعد تمپر حلال نہین اور عورتین مگر مَا مَلَكَتْ یَمِیْنُكَ وہ جسکا مالک ہوا تھ تمھارا یعنی جو عورت تمھارے قبضہ
وتصرف مین آئے اور تمھارے ہاتھ کا مال ہو جائے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر رَّقِیْبًا ○ مہربان اور
نگہبان جو کوئی حق تعالی کے رقیب ہونے سے آگاہ ہی اوسے مراقبہ سے چارہ نہین ہی مراقبہ یہی ہی کہ حق تعالی کو دانا بینا جاننا اور ظاہر اور
پوشیدہ ادب اور رحمت سے زندگی بسر کرنا بیت چو دانستی کہ حق دانا و بیناست ہا نہان و آشکار خویش کن راست ہا لکھا ہی کہ جب حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم خدا سے بی زینب کو قبول کیا تو ولیمہ ترتیب دیا لوگون کو بلا کر دعوت دی جب کھانا کھا چکے تو لوگ باتین کرنے لگے اور
حضرت زینب رضی اللہ عنہ گھر کے گوشے مین دیوار کی طرف منہ کیے بیٹھی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ لوگ چلے جائین آخر
آپ خود مجلس سے اوٹھ کر چلے گئے اور اکثر صحابہ بھی چلے گئے تین دمی اوسی طرح باتین کرتے رہے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر کے دروازہ پر آئے
اور اونسے عذر چاہنے مین آپ شرماتے تھے بہت انتظار کے بعد خلوت ہوئی حضرت انس کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت
بی زینب رضی اللہ عنہ کے گھر مین داخل ہوے مین نے چاہا کہ مین بھی اندر جاؤن آپنے حجرے کے دروازہ پر پردہ ڈال لیا اور پردہ کی یہ آیت نازل ہوئی
کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو جو خدا اور رسول پر ایمان لائے ہو لَا تَدْخُلُوْا نہ داخل ہو بُیُوْتَ النَّبِیِّ گھرون مین پیغمبر کے
اِلَّاۤ اَنْ یُّؤْذَنَ لَكُمْ مگر یہ کہ اجازت دیے جاؤ یعنی جب تمکو بلائین اِلٰی طَعَامٍ کھانا کھانے کو تو اوسوقت آؤ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ
اوس حال مین کہ نہ منتظر ہو یعنی انتظار نہ کرو اِنٰىهُ لکھانا پہونچنے کا کچھ لوگ تھے کہ وقت تاکے رہتے جب باورچی خانہ مین دھوان ہوتا تو کر
بیٹھے رہتے حکم ہوا کہ ایسا نہ کیا کرو وَلٰكِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ اور مگر جب بلائے جاؤ فَادْخُلُوْا تو گھر مین جاؤ فَاِذَا طَعِمْتُمْ پھر
جب کھانا کھا چکو فَانْتَشِرُوْا تو متفرق ہو جاؤ اور نہ ٹھہرو وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ اور نہ بیٹھے رہو آرام سے لِحَدِیْثٍ باتین کرنے کو اِنَّ
ذٰلِكُمْ تحقیق کہ تمھارا ٹھہرنا کھانے سے فراغت کر کے باتون کے واسطے كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ ہی رنجیدہ کرتا پیغمبر کو فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ
پھر شرماتے ہین پیغمبر صاحب تمسے کہ کہین باہر جاؤ وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ اور خدا نہین شرماتا مِنَ الْحَقِّ حق بات کہنے سے وَاِذَا
سَاَلْتُمُوْهُنَّ اور جب مانگو پیغمبر کی بیبیون سے مَتَاعًا کوئی چیز گھر کے اسباب مین سے کہ اوس سے اپنا کام کرو فَسْـَٔلُوْهُنَّ

ع ۱۲

تو مانگو اونسے مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ پردہ کی آڑسے ذٰلِكُمْ یہ پردہ کی آڑسے مانگنا اَطْهَرُ بہت پاکیزہ اور بہت پاک رکھنے والا ہی لِقُلُوْبِكُمْ تمہارے دلون کو وَقُلُوْبِهِنَّ ط اور اون بیبیون کے دلون کو خیالات شیطانی اور خطرات نفسانی سے یہ آیت حجاب نازل ہونے کے اسباب مین اور روایتین بھی ہین وَمَا كَانَ اور نہین پہونچتا اور نہ چاہیے لَكُمْ تمکو اَنْ تُؤْذُوْا یہ کہ رنج دو رَسُوْلَ اللّٰهِ رسول خدا کو اور نہ چاہیے کہ وہ بات کرو جو اونھین بُری معلوم ہو وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اور نہ چاہیے تمکو یہ کہ نکاح مین لاؤ اَزْوَاجَهٗ اونکی بیبیون کو جو اونکے تصرف مین آئی ہون مِنْۢ بَعْدِهٖٓ بعد اونکی وفات کے یا اونکی طلاق دینے کے بعد اسواسطے کہ پیغمبر صاحب کی بیبیان تمھاری مائین ہین اور مان بیٹے پر حرام ہی تو تمکو اونکے ساتھ نکاح نہ کرنا چاہیے اَبَدًا ہرگز کبھی اِنَّ ذٰلِكُمْ تحقیق کہ ایذا آنحضرت کی اور آپکی بیبیون سے نکاح کرنا كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ ہی خدا کے نزدیک عَظِيْمًا بڑا گناہ اسواسطے کہ آنحضرت کی حرمت آپکی حیات مین اور آپکی وفات کے بعد لازم ہی بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم اور حرمت آپکی حیات مین اور وفات کے بعد حقوق تعظیم ادا کرنے مین یکسان ہی اسواسطے کہ خلافت عظمیٰ کا خلعت حالت حیات مین اور شفاعت کبریٰ کا لباس وفات کے بعد آپکے قد و قامت سراپا رفعت پر چست کردیا ہی بیت قبائے سلطنت ہر دو کون آنشریف قست ؛ کہ بز بقامت اقبال او سنایید راست ؛ لکھا ہی کہ صحابہ مین سے ایک شخص نے یہ بات کہی تھی کہ اگر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات فرمائین تو مین حضرت بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ نکاح کرون اور دوسرے کسی صحابی کے دل مین یہ بات گذری تھی زبان پر نہ آئی تھی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنْ تُبْدُوْا اگر ظاہر کرو شَيْـًٔا کچھ یعنی بعض امہات مومنین کے ساتھ نکاح کرنے کا لفظ زبان پر لاؤ اَوْ تُخْفُوْهُ یا اس بات کو اپنے دل مین چھپاؤ زبان سے نہ کہو فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس بیشک خدا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ ہر چیز کو جو چھپی ہو اور کھلی عَلِيْمًا جانتا اور اوسپر تمکو جزا دیگا لکھا ہی کہ پردہ کی آیت نازل ہونے کے بعد حکم ہوا اور سب بیبیان پردے مین بیٹھین تو انکے باپون اور بھائیون اور قرابتداروں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جب عورتون کو پردہ کا حکم ہوا تو اب ہمکو پردہ کی آڑ مین اونسے بات چیت کرنا چاہیے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَا جُنَاحَ نہین ہی کچھ گناہ عَلَيْهِنَّ عورتون پر فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ اپنے باپون کو مُنھ دکھانے مین وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ اور نہ اپنے بیٹون کو وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھائیون کو وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ اپنے بھتیجون کو وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ اور نہ اپنے بھانجون کو وَلَا نِسَآئِهِنَّ اور نہ اپنی عورتون یعنی ایمان والی عورتون کو وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ج اور نہ اونکو جو اونکے ہاتھ کا مال ہین لونڈی غلام اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ لونڈیون کو فقط اور اس بحث مین کچھ سورۂ نور مین مذکور ہوچکا پھر حق تعالیٰ نے غیبت سے خطاب کی طرف رجوع فرمائی سختی اور دھمکی کے واسطے اور حکم فرمایا کہ اپنی بیبیون پر پردے اور حجاب مین رہو وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ اور خدا سے ڈرو اور حیا کا پردہ سامنے سے نہ اوٹھا دو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہی عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ ہر چیز پر تمھارے افعال اور اقوال مین سے شَهِيْدًا ۝ گواہ اور جو کچھ تمھارے دل مین خیال گذرتا ہی اوسپر آگاہ نظم دیدہ بپوشید زنامحرمان ؛ دور شوید از رہ وہم وگمان ؛ در پس زانوے حیا و وقار ؛ خوش بنشنید بصبر و قرار ؛ ای عزیز از جان اس بات کو جان کہ ان آیتون سے جو مذکور ہوئین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرائط تعظیم اور وظائف تکریم کو لازم پکڑنا معلوم اور مفہوم ہوتا ہی تو ان آیتون سے

ملی ہوئی ایسی ایک آیت نازل فرمائی جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کمال مرتبہ عنایت کو ظاہر کرتی ہی ارشاد ہوا کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ بیشک اللہ اور اوسکے فرشتے یُصَلُّوْنَ درود بھیجتے ہین عَلَی النَّبِیِّ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو خدا اور رسول کا صَلُّوْا عَلَیْہِ درود بھیجو اونپر وَسَلِّمُوْا اور سلام بھیجو تَسْلِیْمًا سلام بھیجنا یا اطاعت کرو اونکے حکم کی اطاعت کرنا حق تعالیٰ کا درود رحمت اور اورون کا درود طلب رحمت ہی ایک گروہ علما کے نزدیک اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی یہ ہین کہ یا اللہ تعظیم کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا مین اونکا دین بلند کرکے اور دعوت ظاہر فرماکر اور ذکر کو بزرگی دیکر اور شریعت کو باقی رکھکر اور آخرت کے دن امت کے حق مین اونکی شفاعت قبول فرماکر اور ثواب دیکر اور اولین اور آخرین پر اونکی بزرگی ظاہر کرکے اور سب انبیا و مرسلین اور ملائکہ اور آدمیون پر اونھین مقدم رکھکر اور جمہور علما اس بات پر ہین کہ اس آیت مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا حکم محمول ہی وجوب پر مگر اوس واجب کی مقدار مین اختلاف ہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین تمام عمر مین ایکبار واجب ہی اور اس سے زیادہ مندوب اور مستحب ہی اور بعض موضع مین استحباب بہت تاکیدی ہی یعنی نماز مین پہلے تشہد کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر اور دوسرے تشہد مین واجب ہی اور حضرت امام ابو حنیفہ اور چند علما شافعیہ کے نزدیک سنت ہی اور حضرت کا نام لینے اور سننے کے وقت درود کے باب مین علما کا اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہین کہ ہر بار درود پڑھنا واجب ہی اور ایک گروہ کے نزدیک ایک مجلس مین ایک یا تین بار درود پڑھنا واجب ہی بس اور فتوی اس بات پر ہی کہ ایک مجلس مین ہر چند آپکا نام لیا جائے درود پڑھنا ایکبار تو واجب ہی باقی سنت اور درود کی کیفیت مین حدیثین متعدد اور انواع و اقسام کی وارد ہوئی ہین امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ افضل یہ ہی کہ طرق احادیث مذکورہ کے درمیان جمع کرلے کہ اکثر وہ حدیثین صحت کو پہونچی ہین اور سب الفاظ وارد کو درود مین لے آئے اسطرح پر کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاہِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اور درود کے فضائل اور وقت اور شرائط اور آداب جنکی رعایت کرنا چاہیے تحفۃ الصلوۃ کے مطالعہ پر حوالہ ہی نظم یا سید الانام درود جناب تو ÷ ور در زبان ماست مہ و سال و صبح و شام ÷ نزدیک تو چہ تحفہ فرستیم ما زدور ÷ در دست ما ہمین صلوات ست والسلام ÷ اِنَّ الَّذِیْنَ بیشک جو لوگ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ رنج دیتے ہین اللہ کو یعنی اوس کام کے مرتکب ہوتے ہین جو خدا کے نزدیک مکروہ ہی اوسکے ساتھ شریک اور جورو لڑکے کی نسبت کرنا اور کفر کے کلمے کہنا وَرَسُوْلَہٗ اور رنج دیتے ہین اوسکے رسول کو زبان سے کہ ساحر اور شاعر کہتے ہین اور ہاتھ سے کہ آپکے چہرے اور دندان مبارک پر صدمہ پہونچاتے ہین لَعَنَھُمُ اللّٰہُ دور کرتا ہی اللہ تعالیٰ اون موذیون کو اپنی رحمت سے فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ دنیا اور آخرت مین وَاَعَدَّ اور تیار کیا ہی لَھُمْ اونکے واسطے آخرت مین عَذَابًا مُّھِیْنًا عذاب ذلیل کرنے والا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اور وہ لوگ جو رنج دیتے ہین ایمان والے مردون کو جیسے صفوان سہمی کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتون کو جیسے حضرت بی عایشہ کو بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا بغیر اسکے کہ اونھون نے حاصل کیا ہی یعنی بے ایسا کام کیے ہوے جسکے سبب سے ایذا کے مستحق ہون فَقَدِ احْتَمَلُوْا تو بیشک اوٹھاتے ہین یہ موذی بُھْتَانًا جھوٹ بڑا وَّاِثْمًا

ع ۶

مُّبِيْنًا ۝ اور گناہ کھلا ہوا یعنی بہتان اور ظاہری گناہ کے سبب سے عذاب کے مستحق ہوتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت منافقوں کی شان میں اوتری کہ نالائق باتوں سے حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کو رنج دیتے تھے اور اس آیت کے اسباب نزول میں لکھا ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی بناؤ سنگار کیے دیکھی کہ بدکاری کی طرف میل رکھتی تھی اوسے ملامت کی بلکہ ادب کر کے جھڑکا لونڈی اپنے آقا پاس شکایت لیگئی اوس نے ادب کی سخت اور بری باتیں حضرت فاروق کے منہ پر کہیں اور یہ آیت اوسکے باب میں نازل ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ بدکاروں کی شان میں نازل ہوئی کہ راتوں کو سر راہ بیٹھتے اور لونڈیوں پر دست درازی کرتے اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اوسوقت میں آزاد عورتوں کی یہ علامت تھی کہ سر کو چادر سے چھپا کر راہ میں چلتیں اور لونڈیاں ننگے سر پھرتیں چونکہ وہ بدکار لوگ دونوں عورتوں سے دور رہتے جو سر چھپائے رہتی تھیں تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے نبی قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ کہ اپنی بیبیوں کو وَبَنٰتِكَ اور اپنی بیٹیوں کو وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنوں کی عورتوں کو کہ گھر سے باہر نکلتے وقت يُدْنِيْنَ نزدیک کریں اور ڈال لیں عَلَيْهِنَّ اپنے منہ پر اور بدنوں پر مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ اپنی چادریں یعنی اپنے منہ اور بدن اوس سے چھپا لیں ذٰلِكَ یہ سر اور منہ اور بدن چھپانا اَدْنٰٓى بہت قریب ہے اَنْ يُّعْرَفْنَ اس بات سے کہ وہ پہچان لیجائیں نیک بختی اور پاکدامنی کے ساتھ پہچان لیجائیں کہ آزاد بیبیاں ہیں لونڈیاں نہیں فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ پھر ایذا نہ دیجائیں یعنی وہ زنا کار مرد اونسے تعرض نہ کریں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا پچھلے گناہ جب توبہ کریں رَّحِيْمًا ۝ مہربان کہ بندوں کی مصلحت اونسے بیان کرتا ہے لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ اگر باز نہ آئیں منافق اپنے نفاق سے وَالَّذِيْنَ اور الگ نہ ہوجائیں وہ لوگ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ جنکے دلوں میں بیماری ہے یعنی زنا کار لوگ زنا کے قصد اور بری باتوں کی طرف میل سے اگر باز نہ آئیں وَّالْمُرْجِفُوْنَ اور اگر نہ برک نہ کریں بدخبر اوڑانے والے یعنی وہ لوگ جو بری خبریں مشہور کرتے ہیں فِي الْمَدِيْنَةِ مدینہ میں اسلام کے لشکروں کی اور مومنوں کے عیب لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ ضرور مسلط کریں گے تجھے اوپر ان کے ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ پھر پڑوس میں نہ رہینگے تیرے فِيْهَآ مدینہ میں اِلَّا قَلِيْلًا ۝ مگر تھوڑے دن یعنی شہر سے جلدی نکل جائینگے مَّلْعُوْنِيْنَ ۚ لعنت رانے ہوئے اور عاجز ہوکر اَيْنَمَا ثُقِفُوْٓا جہاں کہیں پائے جائیں اُخِذُوْا پکڑے جائیں یعنی چاہیے کہ اونھیں گرفتار کرلیں وَقُتِّلُوْا اور قتل کیے جائیں یعنی چاہیے کہ اونھیں قتل کریں تَقْتِيْلًا ۝ قتل کرنا ذلت کے ساتھ سُنَّةَ اللّٰهِ سنت سکھی ہے اللہ نے سنت یعنی عادت فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا اون لوگوں میں جو گذر گئے مِنْ قَبْلُ ۚ پہلے اس سے یعنی اگلی امتوں میں یہ بات مقرر تھی کہ انبیا کو منافقوں کے قتل کا حکم تھا وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ اللّٰهِ سنت یعنی عادت الٰہی کو تَبْدِيْلًا ۝ بدلنا اور تغیر دینا يَسْـَٔلُكَ النَّاسُ پوچھتے ہیں تجھسے لوگ یعنی کفار استحان اور ہنسی کی راہ سے عَنِ السَّاعَةِ ؕ قیامت کی ساعت قُلْ کہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَا عِلْمُهَا نہیں ہے اوسکا علم مگر عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اللہ کے پاس اور کسی ملک مقرب اور نبی مرسل کو اوسکی اطلاع نہیں دی ہے وَمَا يُدْرِيْكَ اور کس چیز نے جانے والا کیا تجھکو یعنی تم مطلق نہیں جانتے لَعَلَّ السَّاعَةَ شاید قیامت کا آنا تَكُوْنُ قَرِيْبًا ۝ ہو قریب اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ نے لَعَنَ الْكٰفِرِيْنَ راندا کافروں کو یعنی بعث و نشر کے منکروں کو اور اپنی رحمت سے دور کردیا وَاَعَدَّ اور تیار

ع ۶

منافقوں عن قلة اخرین

ربع

کیا ہی لَهُمْ اونکے واسطے سَعِيرًا ۝ عذاب جلتی ہوئی آگ کا خَالِدِينَ فِيهَا ہمیشہ ہینگے اوسمین اَبَدًا ہمیشہ یہ تاکید
یعنی ہمیشہ آگ مین مبتلاے عذاب ہینگے لَا يَجِدُونَ نہ پائینگے وَلِيًّا کوئی دوست جو اونھین دوزخ سے باہر نکالے وَّلَا
نَصِيرًا ۝ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ عذاب اونپر سے ٹلے يَوْمَ تُقَلَّبُ یاد کرو وہ دن کہ پھیرے جائینگے وُجُوهُهُمْ اونکے منھ
فِي النَّارِ آگ مین ایک طرف سے دوسری طرف یعنی دوزخ مین کبھی اونھین چت اٹائینگے کبھی پٹ يَقُولُونَ کہینگے کاش
يَا لَيْتَنَا کہ ہم أَطَعْنَا اللَّهَ اطاعت کرتے ہم خدا کی وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ۝ اور اطاعت کرتے ہم رسول کی وَقَالُوا اور کہینگے
تابع اور ذلیل قوم کے کہ رَبَّنَا اے ہمارے رب إِنَّا أَطَعْنَا بیشک ہمنے اطاعت کی سَادَتَنَا اپنے سردارون کی جو ہمارے
قبیلون مین تھے وَكُبَرَاءَنَا اور اپنے بڑون اور پیشواؤن کی فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ تو گمراہ کردیا اونھون نے ہمکو یعنی
ہمین راہ سے بے راہ کردیا اور قصے کہانیان کہکر فریب دیا رَبَّنَا اے ہمارے رب ہمارا فیصلہ کر آتِهِمْ دے اونھین ضِعْفَيْنِ
دونا مِنَ الْعَذَابِ اوس عذاب سے جو تونے ہمکو دیا ہی اسواسطے کہ وہ خود بھی گمراہ تھے اور دوسرون کو بھی گمراہ کرتے تھے
وَالْعَنْهُمْ اور راندا اونھین لَعْنًا كَبِيرًا ۝ راندنا بڑا کہ پھر بلانا نہو یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ جسکو حق تعالی راندتا ہی دوسرا اوسے
پھر نہین بلاسکتا بیت ہر کرا قہر تو راند کہ تواند خواندن ۔ وان کرا لطف تو خواند کہ تواند راندن ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے
وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا تَكُونُوا نہو كَالَّذِينَ مانند اون لوگون کے جنھون نے آذَوْا مُوسَىٰ ایذا دی موسی کو یعنی
تم ہمارے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ ایذا دو جسطرح بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام کو ایذا دی تھی اور اونکی طرف نامکی نسبت کی تھی
اور اسکا شمہ قارون کے قصہ مین گذرا فَبَرَّأَهُ اللَّهُ پھر پاک کردیا اوسے خدا نے مِمَّا قَالُوا ۚ اوس بات سے جو اونھون نے کہی تھی اور جس
عورت کو اونھون نے رشوت دی تھی کہ حضرت موسی کے حق مین فتر اکرے اوسی نے اونکی پاکی کا اقرار کیا یا حسبوقت ہارون علیہ السلام کے
ساتھ حضرت موسی کوہ طور پر گئے تھے اور حضرت ہارون نے وہان وفات پائی تو بنی اسرائیل نے حضرت موسی کو کہا کہ تمنے اونپر حسد کیا اور اونھین
قتل کردیا تو حق تعالی نے فرشتون کو حکم فرمایا اور فرشتے اونھین قبر سے نکال لائے اور قوم مین لاکر رکھدیا تو معلوم ہوا کہ مقتول نہین ہین
یا حق تعالی نے حضرت ہارون کو زندہ کردیا اور اونھون نے خود اپنے بھائی موسی کے بری الذمہ ہونے کا اقرار کیا یا بنی اسرائیل کہتے تھے کہ حضرت
موسی مین کوئی عیب ہی اسواسطے کہ یہ تنہا نہاتے ہین تو ایکدن اونھون نے اپنے کپڑے اوتارکر پتھر پر رکھدیے اور خود پانی مین اوترے بس وہ پتھر کپڑون
سمیت چلا اور قوم مین آیا حضرت موسی بھی اوسکے پیچھے ننگے دوڑے آئے اور بنی اسرائیل کو معلوم ہوگیا کہ اونمین کوئی عیب نہین وَكَانَ اور تھے موسی علیہ السلام عِندَ اللَّهِ خدا کے نزدیک وَجِيهًا ۝ صاحب جاہت اور صاحب قبول یا مستجاب الدعوات
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ اے ایمان والو ڈرو خدا سے ناگوار باتین کرنے مین اور پیغمبر رسول کو ایذا دینے سے وَقُولُوا اور کہو قولا
سَدِيدًا ۝ بات سچی اور درست اور پکی ایمان والون کے باب مین یہ اوسکے ضد اور خلاف سے نہی مراد ہی یعنی جھوٹ نہ بولو اور بات مین کجی نہ کرو
جیسے حضرت عایشہ پر تہمت کی بات اور حضرت زینب کا قصہ اور بعضون نے کہا ہی کہ قول سدید کلمہ لا الہ الا اللہ ہی یا حسن بات سے خدا کی رضامندی
ڈھونڈھین اور قول جامع اس باب مین یہ ہی کہ قول سدید وہ بات ہی جو سچ ہو جھوٹ نہو صواب ہو خطا نہو جدہو ہزل نہو خالص مہمل نہو تو ایسی بات

ع ۱۰

کہو یُصْلِحْ تاکہ درست کردے اللہ لَكُمْ تمہارے واسطے اَعْمَالَكُمْ تمہارے کام یعنی تمہارے اعمال کو قبول ہونے کی صلاحیت دے
اور اوپر ثواب مرتب کرے وَيَغْفِرْ لَكُمْ اور بخشدے تمہارے واسطے ذُنُوبَكُمْ تمہارے گناہ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ اور جسنے
اطاعت کی اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی جس چیز مین اوسنے حکم کیا فَقَدْ فَازَ تو یقینی چھوٹ گیا وہ اطاعت کرنے والا ابدی
اور پہونچ گیا بھلائی کو اور اپنی مراد کو پہونچا فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ پہونچنا بڑی مراد کو کہ وہ خدا کا دیدار ہمیشہ بہشت اِنَّا عَرَضْنَا
الْاَمَانَةَ بیشک ہمنے پیش کی امانت کہ وہ طاعت ہی یا شرع کی حدین اور موضع مین ہی کہ وہ نماز روزہ حج زکوۃ جہاد امانتداری ہی
یا فضول بات سے زبان کو بچانا اور بعضون نے کہا ہی کہ غسل جنابت ہی بہر تقدیر ہمنے پیش کی امانت عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون
اور زمین پر وَالْجِبَالِ اور پہاڑون پر ثواب اور عذاب کی شرط پر اور سوقت جبکہ انمین عقل پیدا کی تھی فَاَبَيْنَ تو انکار کیا اونھون نے
اَنْ يَّحْمِلْنَهَا اس سے کہ اوٹھالین امانت کو وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا اور ڈرے اوس سے اور بولے کہ ہم اور سمین حکم کے تابع ہین جسوا
تو نے ہمین پیدا کیا نہ ہمین ثواب کی حاجت ہی نہ عذاب کھینچنے کی طاقت آپیش کی امانت اہل آسمان پر کہ فرشتے ہین اور زمین والون کے
رہنے والون پر کہ دریائی اور خشکی کے جانور ہین اور اونھون نے بار امانت اوٹھانے سے انکار کیا خوف کی راہ سے مخالفت کی وجہ سے نہین وَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ اور اوٹھالیا اوسے انسان ضعیف اور ناتوان نے اِنَّهٗ كَانَ یقینی ہر انسان ظَلُوْمًا ظلم کرنے والا اپنے نفس پر
کہ اسنے وہ بار امانت اوٹھالیا جسسے بڑے بڑے اجرام یعنی آسمان مین پہاڑون نے پہلوتہی کی اور اسنے باوصف اپنی عاجزی کے وہ امانت
قبول کرلی جَهُوْلًا ۝ نادان اوسکے انجام سے یعنی اوس امانت مین خیانت کے عذاب سے اور امانت پیش کی لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ تاکہ عذاب
کرے اللہ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ منافق مردون اور منافق عورتون کو امانت ضائع کرنے کے سبب سے وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ اور عذاب کرے مشرک مردون اور عورتون کو امانت مین خیانت کرنے کے سبب سے وَيَتُوْبَ اللّٰهُ اور توجہ کرے رحمت کے
ساتھ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ایمان والون اور ایمان والیون پر امانت کی حفاظت کے سبب سے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا
غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو رَّحِيْمًا ۝ مہربان اوپر عاملون اور عارفون نے اس آیت کی بہت طرح تفسیر کی ہی
اونمین سے ایک شمہ یہان لایا جاتا ہی ایک گروہ نے اس آیت کے معنی یون کھولے ہین کہ اوس امانت کی شان اتنی بڑی ہی کہ اگر ان بڑے
اجرام پر پیش کیجاوے اور انکو شعور اور فہم دیجاوے تو اوس امانت کو اوٹھانے سے انکار کرین اور حق بات یہ ہی کہ حق تعالی اسنے ان
اجرام کو شعور اور ادراک دیا اور اوپر اس امانت کو پیش کیا اختیار دیکر پیش کرنا تو اونھون نے اوسے اوٹھالینے سے انکار کیا اپنی عاجزی کی حیثیت سے
معصیت کی راہ سے نہین اور انسان نے وہ امانت اوٹھالی ہمت کی راہ سے قوت کی وجہ سے نہین بیت آسمان مار امانت نتوانست
کشید ✤ قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ✤ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ ان اجرام پر امانت عرض کی اور انسان پر فرض کی وہان عرض تھی
اونھون نے انکار کیا یہان فرض تھی انھون نے اوٹھالی شیخ جنید قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ آدم کی نظر خدا کے پیش کرنے پر تھی امانت پر نہین پیش
کرنے کے مزے نے امانت کا بوجھ بھلادیا تو ضرور لطف ربانی نے زبان عنایت سے فرمایا کہ اوٹھالینا تیری طرف سے ہی اور نگہبانی میری جانب سے
چونکہ تو نے خوشی سے میری امانت کا بوجھ اوٹھالیا مین نے بھی سب سے بچکر اوٹھالیا کہ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بیت راہ اور ابد و توان پیمود ✤

ع ۵

بار اور ابد و توان برد اشت ✤ صاحب انوار نے کہا ہے کہ چاہیے امانت سے مراد عقل اور تکلیف ہو چونکہ آسمان زمین اور پہاڑوں کو اوسے اوٹھانے کی استعداد نہ تھی تو انسان نے اپنی قابلیت کے سبب سے قبول کیا اسواسطے کہ ظلوم ہے قوت غضبی کے غلبہ کے سبب سے اور جہول ہے قوت شہوی کے غلبہ کی جہت سے اور عقل سے یہ فائدہ ہے کہ دونوں قوتوں کو زیادتی سے بچا کر طریقہ اعتدال پر ثابت رکھے اور تکالیف سے بڑا مقصود انہی دونوں قوتوں کو حد اعتدال پر کر دینا ہے جو صفت سبعی اور بہیمی کی نتیجہ ہیں پس ظلوم اور جہول امانت اوٹھا لینے کی علت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان کی شان سے ظلم اور جہل ہے جیسا تو کہے کہ پانی ٹھنڈا ہے یعنی طہارت اوسکی شان سے ہے اسی طرح یہ دونوں صفتیں آدمیوں کی شان سے ہیں لیکن چونکہ آدمی امانت اوٹھانے والے ہوئے تو بعضوں نے ظلم اور جہل چھوڑ دیا اور ایک گروہ اوسی حال پر رہا یا خود یہ دونوں صفتیں آدمی کے واسطے اس اعتبار سے ثابت ہیں کہ اکثر آدمیوں میں پائی جاتی ہیں اور احقاف میں ہے کہ ظلوم و جہول ہے خلق کے نزدیک حق تعالیٰ کے نزدیک نہیں اور خواجہ محمد پارسا کی تفسیر میں مذکور ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اہل آسمان اہل زمین اہل جبال پر امانت پیش کی انھوں نے اپنی بے استعدادی کی وجہ سے اوسکے اوٹھانے سے انکار کیا اور چونکہ انسان کو اوسکے اوٹھانے کی استعداد تھی اسنے بے تنگی اور مبالغہ کے قبول کر لی اور وہ ظلم کرنے والا ہے اپنے نفس پر کہ اپنی ذات کو فنا کرتا ہے ہویت مطلقہ میں اور جہول یعنی نادان ہے کہ خدا کے سوا کسیکو نہیں پہچانتا اور لا الٰہ الا اللہ کہہ کر ماسوی کی نفی کرتا ہے فتوحات میں لکھا ہے کہ امانت اسماء حسنیٰ کے ساتھ متصف ہونا ہے کہ سب موجودات پر پیش کی اور انسان نے قبول کر لی وہ ظلوم ہوتا یعنی اپنے اوپر ظلم کرتا اگر یہ امانت اوٹھانہ لیتا اور جہول یعنی عالم ہے اسواسطے کہ اللہ کو پہچاننے کی نہایت یہ ہے کہ اوسے پہچاننے سے اپنے عاجز اور جاہل ہونے کا اقرار ہو مصرع العجز عن درک الادراک ادراک ✤ اور حضرت تیسیر انوار نے اپنے بعضے رسالوں میں امانت کو خلافت پر بانی پر بڑھا لا ہے اور یہ بات کہی ہے کہ ظلم اور جہل عدل اور علم کا ضد ہے لیکن اذا جاء شیٔ بضدہ تنعکس ضدہ کے معنی کو یہاں چلو سے نہ دیجئے اور ظلوم و جہول دونوں مبالغہ کے صیغے ہیں جب دونوں صفتیں حد سے متجاوز ہوئیں تو ضرور ہے ضد کے ساتھ مبدل ہو جائینگی اور روح الارواح میں کہا ہے کہ ظلوم و جہول یہاں پر مدح ہی مذمت نہیں آدم علیہ السلام نے بار امانت اپنی ہمت سے اوٹھا لیا جو اونکی طاقت سے بڑھا کر تھا اونسے کہا کہ تمنے ظلم کیا اپنی جان پر نہ سمجھے کہ بوجھ بھاری ہے جواب دیا کہ میں غیر حق سے جاہل تھا پس اوسکی ظلومی اور جہولی کا شہرہ دونوں عالم میں ہو گیا اور اہل عالم اسکے بھید سے غافل ہیں لوامع میں ہے کہ وہ بوالعجبی جو عشق کو عالم بشریت میں ہے ملکت ملکیت میں نہیں اسواسطے کہ ملائک مہربانی اور پاکی کے سایہ میں پرورش ہوئے ہیں اور سایہ میں پرورش پایا ہوا مرد اور محب بے درد کچھ قدر اور قیمت نہیں رکھتا عشق کے لائق وہی گروہ ہیں کہ اتجعل فیہا من یفسد فیہا جنکے بازار کا سرمایہ ہے اور انہ کان ظلوماً جہولاً جنکے روزگار کا پیرایہ ہے **بیت** عاشقان را سوز و نا کامی خوش ست ✤ عاشقان را سوز و بدنامی خوش ست ✤ جب آفتاب امانت عرض الوہیت کے برج سے چمکا تو آسمان بولا کہ مجھے بلندی کی صفت حاصل ہے زمین چلائی کہ مجکو کشادگی کی صفت ثابت ہے پہاڑ سے آواز آئی کہ مجھے ثابت قدمی کا وصف حاصل ہے ہم اس بوجھ کا تحمل نہیں رکھتے شاید ہم پر آفت نہ آئے اور یہ صفت ہمسے چھن جائے آدم خاکی بولا کہ مجھمیں کیا ہے جو مجھسے چھین لینگے مردانہ وار سامنے آیا اور جو بوجھ آسمانوں کے جسم نہ اوٹھا سکے اپنے کاندھے پر لیکر ہل من مزید کا نعرہ مارنے لگا بس حکم ہوا کہ اے خاکی دلیر یہ سب قوت تو کہاں سے لایا پس مشت خاک بزبان حال سے بولا کہ بارگران یار مہربان کی مدد سے کھینچ سکونگا **بیت**

آن بار کہ از بردن او عرش با کرد ۔ با قوت تو حامل آن بار تواں بود ۔ غرضکہ انسان جسکے نام نامی پر اِنّی جاعل فی الارض خلیفۃ کا پروانہ لکھا ہی اوسکے قامت باستقامت کے سوا اور کسیکے قدر امانت اوٹھانے کا خلعت ٹھیک نہوا اور جب اتنا بڑا کام اور ایسی بھاری مہم اوسکے نامزد ہوئی تو حسد کرنے والے شیطان جو اوسکے پرانے دشمن ہین اونکی نظر بد سے حفاظت کے لیے غیرت کی آگ مین ڈالکر فرمایا کان طلوعا جھولا کا اسپند او سپر کردیا مصرع تا کور شود ہر انکہ نتواند دید ۔

سورۃ السبا مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم ۝	وھی اربع وخمسون ایاتھا
سورۂ سبا مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چون آیتین ہین

الحمد للہ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی الذی لہ وہ اللہ کہ اوسی کے واسطے ہی ما فی السموت جو کچھ آسمانون مین ہین بڑی نعمتون کے وسایط وما فی الارض اور جو کچھ زمین مین ہین مخلوقون اور نعمتون کے روابط وله الحمد اور اوسی کے واسطے ہی تعریف فی الاخرۃ آخرت مین حکم کرنے کی راہ سے نہین بلکہ خوشی کی وجہ سے جیسا کہ کہینگے الحمد للہ الذی ہدانا لہذا اور الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ اور الحمد للہ الذی احلنا دار المقام اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آخرت والے اوسکی حمد کرینگے دوست اوسکے فضل کے سبب سے حمد وثنا کرینگے اور دشمن اوسکے عدل کے باعث سے ستائش کرینگے وھو الحکیم اور وہ ہی کام جاننے والا الخبیر ۝ جاننے والا بندون کے احوال ظاہر اور پوشیدہ یعلم جانتا ہی ما یلج جو چیز اوترتی ہی فی الارض زمین مین جیسے مینھ کا پانی وما یخرج اور جو چیز نکلتی ہی منھا زمین سے جیسے بوٹی پتی یا جاننے والا ہی اوسے جو کچھ زمین کے اندر ہی خزانے دفینے مُردے اور جو کچھ زمین کے اوپر ہی حیوان چشمے سونا چاندی وما ینزل اور جانتا ہی اوسے جو کچھ اوترتا ہی من السماء آسمان سے جیسے فرشتے کتابین روزی اور مینھ کے اندازے وما یعرج اور جو کچھ اوپر جاتا ہی فیھا ط آسمان مین جیسے فرشتے اعمالنامے بندون کے اور عابدون کے اور کلمات طیبہ اور ارواح طاہرہ وغرائب التفسیر مین ہی کہ جو آسمان سے اوترتا ہی اس سے حضرت جبرئیل مراد ہین اور جو آسمان پر جاتا ہی اس سے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شب معراج مین آسمان پر تشریف لیجانا مقصود ہی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ اوسکے علم قدیم پر پوشیدہ نہین جو اوترتے ہین اولیا کے دلون پر واردات اور کشوفات اور جو کچھ اوپر جاتے ہین اولیا اور اصفیا کے نفائس انفاس سب اوقات مین یا جو کچھ اوترتا ہی الطاف وکرم کہ بارگاہ قدم سے دلون کی طرف متوجہ ہوا ہی جہان کہین آشنائی کی بو آتی ہی وہین منزل اور مقام کرتا ہی ان ربکم فی ایام دہرکم نفحات الا فتعرضوا لہا اور جو کچھ اوپر جاتا ہی توبہ کرنے والون کا نالہ اور مفلسون کی آہ ہی جب صبح کو اونکے سینہ کے خلوتخانہ سے یہ نالہ آہ درگاہ رحمت پناہ کی طرف منحدر کرتی ہی فورًا قبول ہوجاتی ہی کہ انین المذنبین احب الی من زجل المستجبین بلبت غلغل تسبیح شیخ ارچند مقبول است لیکن آہ ودرد آلود رندان قبول بگیرست ۝ وھو الرحیم اور وہ مہربان ہی نعمت پوری کرنے مین الغفور ۝ چھپانے والا گناہون کا پردہ رحمت مین وقال الذین کفروا اور کہا اون لوگون نے جو کافر ہوے انکار یا ہنسی کی راہ سے کہ لا تاتینا الساعۃ نہین آتی ہی ہمپر قیامت قل کہا ای محمد صلی اللہ علیہ



وآلہ وسلم کہ بَلٰی وہ بات نہین ہی جو تم کہتے ہو ہان وَرَبِّیْ قسم میرے رب کی لباب مین کہا ہی کہ ابوسفیان نے لات اور عزی کی قسم کھاکر کہا کہ بعث ونشر کچھ بھی نہین ہی حق تعالی نے فرمایا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم بھی قسم کھاؤ کہ میرے رب کی قسم کہ جلدی لَتَاْتِیَنَّكُمْ ضرور آئیگی تم پر قیامت عٰلِمِ الْغَیْبِ لایہ رب کی صفت ہی یعنی ایسے رب کی قسم جو جاننے والا ہی چھپی چیزون کا لَا یَعْزُبُ دور نہین ہوتا عَنْهُ اوسکے علم سے یا نہین چھپتا اوس سے مِثْقَالُ ذَرَّةٍ چھوٹی چیونٹی کے برابر یا ہوا مین جو ذرے اوڑتے ہین اونمین سے ایک ذرہ کی قدر فِی السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہ زمین مین وَلَا اَصْغَرُ اور نہین ہی بہت چھوٹی چیز مِنْ ذٰلِكَ ذرہ سے وَلَا اَكْبَرُ اور نہ بہت بڑی اوس سے اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مگر یہ کہ لکھی ہوئی ہی کتاب مُّبِیْنٍ ○ روشن یعنی لوح محفوظ مین اور یہ سب چھوٹی بڑی چیزین لوح محفوظ مین موجود ہین لِیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تاکہ جزا دے اللہ اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے اُولٰٓئِكَ وہ ایمان والون اور نیک کام کرنے والون کا گروہ لَهُمْ اونکے واسطے ہی مَّغْفِرَةٌ مغفرت خطاؤن سے وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ○ اور روزی بزرگی والی یعنی بے طلب اور بے رنج وتعب وَالَّذِیْنَ سَعَوْا اور جو لوگ دوڑتے ہین فِیْۤ اٰیٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتون مین یعنی جنھون نے ہماری آیتین باطل کرنے مین کوشش کی مُعٰجِزِیْنَ عناد کرنے والے یا کوشش کرنے والے اس بات مین کہ لوگ اون آیتون سے نفرت کرین یا اپنے زعم مین ہمپر پیشی لیجانے والے تاکہ اوپر سے ہمارا عذاب فوت ہوجائے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ عذاب مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ○ سخت عذاب مین سے دکھ دینے والا عذاب وَیَرَى الَّذِیْنَ اور لوح محفوظ مین سب چیزون کا ثبت کرنا اسواسطے ہی تاکہ جان لین وہ لوگ جو اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے علم اس سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب مراد ہین یا مومنین اہل کتاب اور بہر تقدیر مراد یہ ہی کہ اہل کتاب جانتے ہین الَّذِیْۤ اُنْزِلَ وہ چیز جو اوتاری گئی ہی اِلَیْكَ تیری طرف مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی قرآن هُوَ الْحَقَّ لا وہ صحیح اور درست ہی وَیَهْدِیْۤ اور وہ یعنی اوتارا ہوا ہدایت کرتا ہی اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِیْزِ راہ خدائے غالب الْحَمِیْدِ ○ تعریف کیے ہوے کی جسکی حمد کیجاتی ہی نعمتون پر نہایت حمد وَقَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اور کہا اون لوگون نے جو کافر ہین یعنی بعث ونشر کے منکرون مین سے بعض نے بعض سے کہا کہ هَلْ نَدُلُّكُمْ کیا دلالت کرین ہم یعنی بتائین تمکو عَلٰى رَجُلٍ یُّنَبِّئُكُمْ اوس مرد پر جو خبر دیتا ہی تمکو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کہتے ہین کہ اِذَا مُزِّقْتُمْ جب ٹکڑے کیے جاؤگے یعنی متفرق ہوجائینگے تمھارے سب اجزا كُلَّ مُمَزَّقٍ الا بالکل ٹکڑے ٹکڑے کیے ہوے یعنی جب تمھارے جسم بالکل خاک مین ریزہ ریزہ ہوجائینگے تو اِنَّكُمْ بیشک تم لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ○ ضرور نئی پیدایش مین ہوگے یعنی پھر نئے سر سے زندہ کیے جاؤگے کافرون نے باہم کہا کہ جو مرد یہ خبر دیتا ہی اوسنے اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ باندھا ہی اللہ پر كَذِبًا جھوٹ جان بوجھ کر اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ یا اوسے جنون ہی کہ جو چیز نہین جانتا وہ کہتا ہی بَلِ الَّذِیْنَ ایسا نہین جو وہ کہتے ہین بلکہ جو لوگ لَا یُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا فِی الْعَذَابِ عذاب مین ہین اوس جہان مین وَالضَّلٰلِ الْبَعِیْدِ ○ اور دور کی گمراہی مین ہین اس جہان مین کہ وہ گمراہی راہ صواب سے بہت دور ہی اَفَلَمْ یَرَوْا کیا نہین دیکھتے اور نہین ایمان لانے کافر

اِلٰی مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ اوسکی طرف جو انکے سامنے ہی وَمَا خَلْفَهُمْ اور جو انکے پیچھے ہی مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
آسمان اور زمین سے یعنی آسمان و زمین اونکا رواور پشت گھیرے ہوے ہین اور یہ آسمان اور زمین مین محبوس اور محصور ہین اِنْ نَّشَاْ
نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اگر ہم چاہین تو دھنسادین اونکو زمین مین اَوْ نُسْقِطْ یا ڈال دین ہم عَلَیْهِمْ اونپر كِسَفًا
مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان سے اس سبب سے کہ وہ ہماری آیتون کی تکذیب کرتے ہین اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک آسمان و زمین پر نظر کرنے
یا زمین مین دھنسادینے اور آسمان کا ٹکڑا گرادینے کی جو قدرت ہین ہی اسمین غور و تامل کرنے مین لَاٰیَةً البتہ دلالت اور عبرت ہی لِّكُلِّ
عَبْدٍ مُّنِیْبٍ ۝ رجوع کرنے والے بندہ کے واسطے جو حق کی طرف رجوع کرتا ہی اسواسطے کہ وہ غور اور فکر کرتے ہین ہماری قدرت ۹ ع ۱
اور حکمت کی دلیلون مین وَلَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ اور بیشک ہمنے دی داوود کو مِنَّا اپنے پاس سے فَضْلًا زیادتی اوس
زمانہ کے سب لوگون پر کہ نبوت تھی یا زبور یا بادشاہی یا حسن خلق یا غبت فیصلہ کرنے مین یا عدل کی توفیق یا ضعیفون اور عاجزون کی
بخشش یا مناجات کی حلاوت یا علم اس بات کا کہ اوسکی بارگاہ کے سوا اور کوئی التجا اور پناہ کی جگہ نہین ہی حین المعانی مین ہی کہ فضل سے
اچھی آواز مراد ہی اسواسطے کہ داوود علیہ السلام جب زبور پڑھنے مین مشغول ہوتے درندے اور وحشی جانور اپنے مقامون سے نکل آتے اور
اونکی آواز دلنواز سنا کرتے اور پرندا اونکے نغمات جانفزا سے مضطرب ہوکر اپنے کو ہواسے زمین پر گراتے نظم زصوت دلکشش جان تازہ
گشتے ٭ روان از ذوق بے اندازہ گشتے ٭ سپہر چنگ پشت ارغنون ساز ٭ ازان پر حال تر نشنود آواز ٭ اور بعضون نے کہا ہی کہ فضل ہی
جو اسکے بعد فرماتا ہی کہ یٰجِبَالُ اَوِّبِیْ کہا ہمنے اے پہاڑو پھیرو اپنی آوازین مَعَهٗ داوود کے ساتھ اونکی تسبیح کے وقت یعنی اونکے ساتھ
موافقت کرو یا جہان وہ جائین اور تمکو بھی بلائین تم اونکے ساتھ سیر کرو اور یہ حضرت داوود علیہ السلام کا معجزہ تھا کہ جب وہ چاہتے تو پہاڑ اونکے
ساتھ چلتے وَالطَّیْرَ اور مسخر کردیا اوسکا پرندون کو کہ ذکر کے وقت اونکے ساتھ موافقت کرتے تھے لکھا ہی کہ جب حضرت داوود تسبیح
کہتے تو پہاڑ آواز سے اونھین دیتے اور پرندا اونکے سر کے اوپر صف باندھ کر الحان آویز سے اونکی مدد کرتے اور وہ نغمے سننے والے بہتیرے
اپنی جان دیتے بلبت چوگرد مطرب من نغمہ پردازنہ ز شوقش مرغ روح آید بپرواز ٭ ایک دن ایک فرشتہ حضرت داوود کی زیارت کو آیا اور
بولا کہ آپ خدا کے پیغمبر اور خلیفہ ہین اولی یہ ہی کہ آپکا کھانا آپکی کمائی سے ہو داوود علیہ السلام نے خدا سے پیشہ طلب کیا حکم ہوا کہ زرہ بنایا کرو
اور یہ پیشہ حق تعالی نے اونپر آسان کردیا جیسا کہ فرماتا ہی کہ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِیْدَ لوہے اور نرم کردیا ہمنے اونکے واسطے لوہے کو بے
آگ کے ایسا کہ اونکے ہاتھ مین موم کی طرح لوہا نرم ہوجاتا تھا اور اوس لوہے مین جو تصرف چاہتے کرتے اور حکم کردیا ہمنے اَنِ اعْمَلْ یہ کہ بنا
سٰبِغٰتٍ زرہین فراخ دامن کشادہ وَقَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکھ فِی السَّرْدِ اوسکے بُننے مین یعنی اوسکی کڑیان برابر برابر بناؤ تاکہ
اوسکی وضع مناسب پڑے تفسیر مین ہی کہ حضرت داوود ہر روز ایک زرہ بناتے اور چھ ہزار درم کو بیچتے چار ہزار تصدق کرتے اور دو ہزار اہل و
عیال پر خرچ کرتے تباب مین کہا ہی کہ جب حضرت داوود نے وفات فرمائی تو چھ ہزار زرہین اونکے گھر مین تھین وَاعْمَلُوْا اور کہا ہمنے
کہ اے داوود تو اپنے لوگون کے ساتھ عمل کر صَالِحًا عمل نیک یعنی غرضون سے خالص اِنِّیْ بیشک مین بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے
جو تم لوگ کرتے ہو بَصِیْرٌ ۝ دیکھنے والا ہون اور اوسی کے لائق جزا دونگا وَلِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ اور مسخر کردی گئی سلیمان علیہ السلام

کے واسطے ہوا غُدُوُّهَا شَهْرٌ صبح کو اوسکا چلنا ایک مہینے کی راہ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور شام کو اوسکی چال ایک مہینے کی راہ صبح کو تدمر سے حضرت سلیمان چلتے اور اصطخر شیراز مین قیلولہ کرتے شام کو کابل مین پہونچکر شب باش ہوتے وَاَسَلْنَا لَهٗ اور جاری کردیا ہمنے سلیمان کے واسطے عَيْنَ الْقِطْرِ چشمہ تانبے کا پگھلا ہوا کہ وہ کھان سے پانی کی طرح نکلتا اور کھان قریب صنعان ملک یمن کے ایک موضع مین تھی ہر مہینے مین تین دن تانبا اوس سے بہتا جو کچھ چاہتے بناتے وَمِنَ الْجِنِّ اور تابع کردیے گئے سلیمان کے جنون مین سے مَنْ يَّعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ جو کوئی کام کرتا اونکے سامنے بِاِذْنِ رَبِّهٖ اپنے رب کے حکم سے وَ اور مقرر کردیا ہمنے کہ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ جو کوئی جن پھرے اور مڑے اور سرکشی کرے عَنْ اَمْرِنَا ہمارے یا سلیمان کی اطاعت سے نُذِقْهُ چکھائین ہم اوسے مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ عذاب مین سے جلتی ہوئی آگ کے عقبیٰ مین اور بعضے کہتے ہین کہ دنیا مین جو فرشتہ آگ کا کوڑا ہاتھ مین لیے رہتا ہے وہ جنون پر مقرر اور مسلط تھا کہ جو جن حضرت سلیمان کے حکم سے باہر ہو وہ آگ کا کوڑا اوسے مار کر بھلا دے يَعْمَلُوْنَ کام بناتے تھے جن لَهٗ سلیمان کے واسطے مَا يَشَآءُ جو چاہتے تھے سلیمان مِنْ مَّحَارِيْبَ دراور دالان اچھے اور دیوارین خوب وسیع مین ہے کہ محراب اوس مکان کو کہتے ہین کہ ایک زینہ چڑھکر اوسپر جاسکین اور بعضون نے کہا ہے کہ محاریب سے یہان حرب یعنی لڑائی کی جگہ مراد ہے جیسے اونچے قلعے اور چوڑے دشمن جنون نے ولایت یمن مین حضرت سلیمان کے واسطے عجیب عجیب قلعے بنائے تھے جیسے مرواح یلیون اور قلقوم اور غمدان اور صنیدح اور مثل اوسکے وَتَمَاثِيْلَ اور بناتے تھے مورتین اور مرشتون اور انبیا علیہم السلام کی صورتین اوس وضع پر جیسے کہ وہ عبادت کے وقت رہتے تھے تاکہ لوگ اون تصویرون کو دیکھکر اوسی صورت سے عبادت کرین اور اوس زمانہ مین تصویر لینا اور رکھنا مباح تھا عین المعانی مین ہے کہ لوہے سے آدمیون کی مورتین بناتے تھے اور جب دشمنون سے لڑائی کا وقت آتا حق تعالیٰ اونمین روح پھوک دیتا تاکہ قتال مین قوی اور سخت رہین اور بعضون نے کہا ہے کہ دو شیر بنائے تھے حضرت سلیمان کے تخت کے نیچے اور دو گرگس تخت کے اوپر جب حضرت سلیمان چلنا چاہتے کہ تخت پر چڑھین تو وہ دونون شیر اپنے شانے پھیلا دیتے اور اوپر قدم رکھکر حضرت سلیمان تخت پر چڑھ جاتے اور جب تخت پر بیٹھتے تو دونون گرگس اپنے پرون سے اونپر سایہ کرلیتے وَجِفَانٍ اور بناتے تھے حضرت سلیمان کے واسطے لکڑی وغیرہ کے کاسے كَالْجَوَابِ بڑے حوضون کے مثل وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ اور دیگین اونچی اونچی تپائی پر رکھین پہاڑون کے مانند اور بارہ ہزار باورچی تھے کہ وہ ان دیگون مین کھانا پکاتے اور ابتک ولایت شام مین بعض مقام پر ایسی دیگین پتھر سے تراشی ہوئی موجود ہین اِعْمَلُوْٓا کہا ہمنے کہ نیک کام کرو اٰلَ دَاوٗدَ اے آل داود وَاسطے شکر ان نعمتون کے کہ ثابت ہین سنائی قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ آل داود نے دن رات کی گھڑیان تقسیم کی تھین ہر ساعت اونمین سے ایک شکر الٰہی اور عنایت بادشاہی پر قائم تھا وَقَلِيْلٌ اور تھوڑے ہین مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ میرے بندون مین سے شکر گزار اور شکور اوسے کہتے ہین جو دل اور زبان اور ہاتھ پانون سے اکثر اوقات مراسم شکر گزاری ادا کرے اور شکر مین باوصف اسقدر ڈوبے رہنے کے اپنے کو ادائے شکر سے عاجز جانے اسواسطے کہ شکر کی توفیق ایک اور نعمت ہے کہ دوسرے شکر کو چاہتی ہے اور اسی جگہ سے کہا ہے کہ اَلشَّكُوْرُ مَنْ يَّرٰى عَجْزَهٗ مِنَ الشُّكْرِ یعنی شکر کرنے والا وہ ہے جو دیکھے اپنا عجز ادائے شکر سے مثنوی حمد شکر حق نماند ہیچکس ✤ حیرت آمد اصل و اناوبس ✤ آن بزرگے گفت باحق در نہان ✤ کای پدید آرندۂ ہر دو جہان ✤ ای منزہ از زمن فرزند و جفت ✤ کی توانم شکر نعمتہات گفت ✤ پیک حضرت دادش از ایزد پیام ✤ گفتش از تو این بود شکرے مدام ✤ چون ترین نعمت بشناختی ✤ شکر نعمتہا بپرداختی ✤

۵۱ یعنی صاحب تفسیر حسینی رحمۃ اللہ علیہ

لکھا ہی کہ بیت المقدس کی بنا حضرت داؤد علیہ السلام نے شروع کی تھی اور حضرت سلیمان نے اوسے پورا کرنے مین بڑی کوشش کی لیکن ابھی اوسکے پورا ہونے مین سال بھر کا کام باقی تھا کہ موت کا پیام حضرت سلیمان کو آپہونچا اخیر وقت حضرت سلیمان نے اپنے لوگون کو وصیت کی کہ میری موت ظاہر نہ کرنا اور مرنے کے بعد مجھے میرے عصے کی آڑ لگا کر کھڑا کر دینا تاکہ جن اپنے کام سے باز نہ رہین اور مسجد کا کام پورا ہوجاے پھر حضرت سلیمان جب اس جہان سے گذر گئے تو اونھین غسل دیا اور جنازہ کی نماز پڑھی اور عصے کی آڑ مین کھڑا کر دیا جن دور سے اونھین زندہ جانتے تھے اور اپنے اپنے کام پر مستعد تھے یہانتک کہ ایک سال گذرنے کے بعد عصے کو نیچے کی طرف سے گھن نے کھالیا اور حضرت سلیمان زمین پر گرے تو سبھون کو اونکی موت کا حال معلوم ہوا جن بھاگے اور پہاڑون کی کھائیون اور جنگلون کے درمیان مین چلدیے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ فَلَمَّا قَضَيْنَا پھر جب حکم کیا ہمنے عَلَيْهِ الْمَوْتَ سلیمان پر موت کو اور مرنے کے بعد اونھین عصے کی آڑ لگا کر لوگون نے کھڑا کر دیا تو مَا دَلَّهُمْ دلالت نہ کی جنون کو عَلَىٰ مَوْتِهِ سلیمان کی موت پر اِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ مگر گھن نے کہ زمین سے نکلا تَأْكُلُ کھاتا تھا مِنسَأَتَهُ اوسکے عصے کو فَلَمَّا خَرَّ پھر جب گر پڑے سلیمان علیہ السلام تو تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ جان لیا جنون نے اَنْ لَّوْ كَانُوا یہ کہ اگر ہوتے کہ البتہ يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ جانتے غیب کو جنون کو یہ گمان تھا کہ وہ غیب جانتے ہین اور لوگون سے ایسا ہی ظاہر کرتے تھے حق تعالی فرماتا ہی کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو مَا لَبِثُوا نہ ٹھہرتے سال بھر تک فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ذلیل کرنے والے عذاب مین یعنی عمارت بنانے مین جو سخت تکلیفین اونکو تھین وہ نہ اوٹھاتے لَقَدْ كَانَ بیشک تھی لِسَبَإٍ واسطے اولاد سبا کے جو یشجب بن یعرب بن قحطان کا بیٹا تھا فِي مَسْكَنِهِمْ اونکے گھر مین اور بکر نے مَسَاكِنِهِمْ جمع کا صیغہ پڑھا ہی یعنی اونکے گھرون مین اٰيَةٌ ایک علامت اور دلالت وجود صانع پر اور اوسکی قدرت کاملہ پر مختار مین ہی کہ سبا کے فرزندون کے واسطے ولایت یمن مین آرب کے حوالی مین ایک مقام تھا دو پہاڑون کے درمیان اوسکے اوپر سے نیچے تک آٹھ فرسخ تھا اور اونکا گھاٹ جہان سے پانی لیتے تھے جنگل کی جانب کے غلی مین تھا ایک چشمے سے پہاڑ کی انتہا پر اور کبھی ایسا ہوتا کہ ولایت شہر کا بڑھا ہوا پانی اونکے پانی مین ملجاتا اور خرابی کرتا بالقیس جو اونکی ولایت کی والی تھی انھون نے اوس سے درخواست کی اور اوسنے آڑ کے واسطے ایک بڑی مضبوط دیوار کھینچ دی دونون پہاڑون کے منھ پر کہ اصلی اور زیادہ پانی وہان جمع ہوتا اور اوس باندھ پر تین سوراخ ترتیب دیے تاکہ پہلے اوپر والا سوراخ کھولدین اور اپنے کھیت سیچ لین اور جب پانی گھٹ جائے تو بیچ والا کھولین آخر کو نیچے والا اور وہ لوگ اپنے مکانون کے داہنے بائین باغ رکھتے تھے اون باغون مین میوہ دار درخت تھے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی جَنَّتَانِ نشانی جو اہل سبا کے مکانات مین کہی گئی دو باغ تھے عَن يَمِينٍ وَشِمَالٍ داہنی بائین طرف اونکے مکانون سے اگرچہ باغ بہت تھے ہر طرف مگر درخت قریب قریب ہونے سے سب باغ ایک باغ کے مثل تھے كُلُوا کہا پیغمبر نے اونسے کہ کھاؤ مِن رِّزْقِ رَبِّكُمْ اپنے رب کی دی ہوئی روزی مین سے اونکے باغ عمدہ میوے اس کثرت سے تھے کہ اگر کوئی شخص زنبیل سر پر رکھ کر درختون کے نیچے چلتا تو بے ہاتھ ہلائے وہ زنبیل میوون سے بھر جاتی تو پیغمبر نے کہا کہ ان نعمتون مین سے کھاؤ وَاشْكُرُوا لَهُ اور شکر کرو خدا کا بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ یہ شہر حسین پاکیزہ ہے روزی دیتا ہی خدا تمکو شہر پاکیزہ اور ہوا تندرست رکھنے والی اور پانی میٹھا اور خاک پاک بلیت شہرے چو بہشت از نکوئی ✤ چون باغ ارم بتازہ روئی ✤ وہان مچھر

کھجھل بچھو کچھ نہ تھے اور کپڑون مین جوئے نہ پڑتے تھے جو مسافر وہان پہونچتا اوسکے کپڑون کے جوئے بھی مرجاتے وَرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝
اور رب روزی دینے والا اور تمسے شکر چاہنے والا اور بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے فَاَعْرَضُوْا پھر اونھون نے منھ پھیرا
اپنے پیغمبر سے اور شکرگذاری نہ کی حدیث مین ہی کہ تیرہ ۱۳ پیغمبر اونکے پاس آئے اونھون نے سب کی تکذیب کی اخیر پیغمبر ذوالادغار حبشیان
کی بادشاہی کے زمانہ مین آئے حضرت ادریس علیہ السلام کے اوٹھ جانے کے بعد اوس پیغمبر کو اون ناشکرون نے بہت ایذا دی تو حق تعالی نے
جنگلی چوہے اوس پانی کے باندھ کے نیچے پیدا کردیے اور اونھین حکم فرمایا کہ اوس باندھ مین اونھون نے سوراخ کردیے آدھی رات کو جب سوتے تھے
باندھ ٹوٹ گیا اور بہا آئی بس اون شکرون کے مکان اور باغ خراب گئے اور بہت آدمی اور چارپائے ہلاک ہوگئے جیسا کہ خود
اوسنے فرمایا ہی کہ جب اونھون نے انکار کیا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ تو بھیجا ہمنے اونپر سَيْلَ الْعَرِمِ سیلاب سخت اور بعضون نے
کہا ہی کہ عرم اوس پانی کے باندھ کا نام تھا یا اوس جنگل کا نام تھا جس سے پانی آتا تھا یا اوس جنگلی چوہے کا نام جسنے باندھ مین سوراخ کیا تھا
وَبَدَّلْنٰهُمْ اور بدل دیا ہمنے اونھین بِجَنَّتَيْهِمْ اونکے باغون سے جَنَّتَيْنِ دو باغ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ میوے والے کڑوے
وَّاَثْلٍ اور جھاؤ اور ایسے مقام کو باغ کہنا ہمشکل باغ ہونے کے سبب سے ہی وَّشَيْءٍ اور کچھ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ۝ بیر مین چھوٹی اور
تھوڑی سی یعنی اون شور زمینون مین تھوڑے سے بیر کے درخت ہمنے پیدا کردیے تاکہ اونکے سبب سے گذرے ہوئے میوے یاد کرین ذٰلِكَ
یہ عذاب کرکے جَزَيْنٰهُمْ جزا دی ہمنے اونکو بِمَا كَفَرُوْا بسبب اسکے کہ ناشکری کرکے رسولون پر ایمان نہ لائے وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اور
اور کیا سزا دیتے ہین ہم اِلَّا الْكَفُوْرَ ۝ مگر ناشکرے کو اور بکرنے وَهَلْ نُجٰزِيْٓ الّا الْكَفُوْرَ پڑھا ہی فعل غائب مجہول اور کفور کی رے کو
پیش یعنی کیا سزا دیا جاتا ہی مگر ناشکرا جزا عام ہی ہر مومن اور کافر کو اور مجازات کفار کے واسطے خاص ہی لکھا ہی کہ شہر سبا مین جو لوگ باقی رہگئے
تھے اونھون نے پیغمبر کے پاس آکر کہا کہ ہمنے اپنے خدا اور رسول کو پہچان لیا اسکے بعد اگر پھر وہ ہمکو نعمت عطا فرمائے تو ہم ناشکری
نہ کرینگے اور اتنی عبادت کرتے رہینگے کہ کبھی کسی قوم نے نہ کی ہو حق تعالی نے دوسری بار نعمت کا دروازہ اونپر کھول کر فرمایا کہ وَ
جَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کردیا ہمنے درمیان سبا کے وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ اور درمیان اون دیہات کے کہ اپنے کرم سے
بٰرَكْنَا برکت دی ہی ہمنے فِيْهَا اونمین کہ وہ ولایت شام مین سے ہی جیسے فلسطین اور اردن اور ریحا اور ایلیا قُرًى
ظَاهِرَةً دیہات آباد ظاہر ایک دوسرے سے ملے ہوئے عین المعانی مین کہا ہی کہ مآرب جو اہل سبا کا مقام تھا وہان سے شام تک
چار ہزار سات سو گانون آباد ہوگئے وَقَدَّرْنَا اور اندازہ کیا ہمنے فِيْهَا السَّيْرَ اونمین سفر اون دیہات مین چلنا لوگون کا یا مراحلون کی
مقدار ہمنے بیان کردین اور ہمنے کہدیا کہ سِيْرُوْا جاؤ فِيْهَا اون دیہات مین لَيَالِيَ وَاَيَّامًا راتون اور دنون کو
اٰمِنِيْنَ ۝ امان پائے ہوئے دشمنون اور درندون سے خلق کی کثرت کے سبب سے یا امان پائے ہوئے بھوک پیاس سے دیہات آباد
ہونے کے سبب سے سبا مین جو لوگ باقی رہگئے تھے اونھون نے تجارت شروع کی مدینہ سے شام کو جاتے تھے کچھ دن چڑھے ایک گانون مین ہوا اور
شام کو ایک گانون مین امیرون کو غریبون پر حسد آیا کہ ہم مین اور اونمین کچھ فرق نہین پاتے اور مفلس راہ اوسی آرام سے چلتے ہین جیسے سوار مالدار
فَقَالُوْا پھر اون امیرون نے کہا رَبَّنَا اے ہمارے رب بٰعِدْ دوری ڈالدے بَيْنَ اَسْفَارِنَا ہمارے سفر کی منزلون مین یعنی

ایک منزل سے دوسری منزل تک میدان پیدا کردے تاکہ لوگ بے خرچ راہ اور بے سواری کے سفر نہ کرسکین وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ
اور ظلم کیا اونھون نے یہ دعا کرکے اپنی جانون پر اور ہمنے اون کیہات کو خراب کردیا فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ باتین یعنی وہ
لوگ تعجب سے کہنے لگے کہ ہمنے آبادی سے بربادی کی طرف رغبت کی وَمَزَّقْنٰهُمْ اور پراگندہ کیا ہمنے اونھین كُلَّ مُمَزَّقٍ سب
پراگندہ کرنا یہانتک کہ اونمین سے ایک بھی مآرب مین نہ رہا قبیلۂ غسان توشام مین چلاگیا اور قصاعہ مین اور اسد بحرین مین اور انمار
یثرب مین اور جزام تہامہ مین اور ازد عمان مین اور یہ کلمہ حد کو ضرب المثل ہوگیا کہ تفرقوا ایدی سبا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک جو کچھ ہمنے ذکر کیا
اوسمین لَاٰيٰتٍ البتہ عبرتین ہین لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کے واسطے جو محنتون پر صبر کرتا ہو شَكُوْرٍ شکر کرنے والے کے
لیے جو نعمتون پر شکر کرتا ہو کشف الاسرار مین ہو کہ اہل سبا خوشحالی کے ساتھ بسر کرتے تھے بے صبری اور ناشکری کے سبب سے گذری جو کچھ
اونپر گذری بیت روزگار عافیت شکرت نکردم الاجرم ؎ دستے کہ در آغوش بود اکنون بدندان میگزم ؎ وَلَقَدْ صَدَّقَ اور بیشک
سچ پایا عَلَيْهِمْ اہل سبا پر اور بہت صحیح یہ بات ہو کہ سب کافرون پر اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ ابلیس نے اپنا گمان یعنی شیطان نے گمان کیا تھا کہ
آدمیون پر مین قابو پاؤنگا اونکی شہوت اور غصہ کے سبب سے جو اونکے اندر پیدا ہو اور اسی سبب سے مین اونکو گمراہ کرونگا تو اوسکا گمان گمراہون کے
باب مین سچا ہوا فَاتَّبَعُوْهُ تو اوسکی پیروی کی شرک اور معصیت مین اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مگر مومنون کے
ایک گروہ نے کہ وہ مستثنی ہین وَمَا كَانَ اور نہ تھا لَهٗ عَلَيْهِمْ ابلیس کو اون لوگون پر جنکے باب مین اوسکا گمان محقق ہوا
مِنْ سُلْطٰنٍ کچھ تسلط اور غلبہ اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر اسواسطے کہ ہم جدا کرین مَنْ يُّؤْمِنُ اوسے جو ایمان لاتا ہو بِالْاٰخِرَةِ
آخرت پر مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے جو مِنْهَا فِيْ شَكٍّ آخرت سے شک مین ہو تاکہ ہمارے دوست اہل ایمان والون اور شک والون کو
پہچان لین وَرَبُّكَ اور تیرا رب عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر حَفِيْظٌ نگہبان ہو قُلِ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ ع ۱۲
وسلم بنی ملیح کو کہ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ پکارو اونکو جنکو گمان کیا ہو تمنے کہ خدا ہین مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا یعنی
جن فرشتون کو پوجتے ہو اونھین پکارو تو دیکھو نفع حاصل کرنے اور ضرر دور کرنے مین اونسے مدد پاتے ہو یعنی بے خدا کی مدد کے اونھین کچھ
اختیار اور قدرت نہین ہی یا سب کافرون سے کہو کہ اپنے خداؤن کو پکارو کہ کچھ تمھارا کہا مانین اور کیونکر وہ تمھاری عرض قبول کرسکتے ہین
اسواسطے کہ لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہین ہین وہ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ذرہ برابر بھلائی اور برائی کے فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَ
لَا فِي الْاَرْضِ اور نہ زمین مین وَمَا لَهُمْ اور نہین ہی تینون یا فرشتون کو فِيْهِمَا آسمان اور زمین مین مِنْ شِرْكٍ کچھ شرکت
نہ پیدا کرنا اور نہ تصرف کرنا وَمَا لَهٗ اور نہین ہی خدا کے واسطے مِنْهُمْ تینون اور فرشتون مین سے تقدیر اور تدبیر مین مِّنْ ظَهِيْرٍ
کوئی یار اور مددگار وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اور فائدہ نہ کریگی کسیکی شفاعت عِنْدَهٗٓ خدا کے پاس یعنی فرشتون یا بتون کے
ساتھ جو تم شفاعت کا گمان رکھتے ہو محقق نہوگا اسواسطے کہ شفاعت کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ مگر جسکے واسطے
اجازت دے خدا شفاعت کرنے کی یا وہ اذن دیا گیا ہو شفاعت کرنے کی اور قیامت کے دن شفاعت کرنے والا اور وہ جسکی شفاعت
کریگا دونون منتظر رہینگے اور خوف مین ہونگے کہ دیکھیے حضرت رب العزت سے کیا حکم ہوتا ہی اور اسی انتظار مین رہینگے حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ

یہانتک کہ جب اونٹھا لینگے خوف عَنْ قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون سے اور شفاعت کی اجازت دینگے قَالُوْا کہینگے بعضے اونکے بعض کو کہ
مَاذَا قَالَ کیا کہا رَبُّكُمْ تمہارے رب نے شفاعت کے باب مین تو قَالُوا الْحَقَّ وہ کہینگے کہ صحیح اور درست کہا اور حکم دیا کہ مومنون کی
شفاعت کرین کافرون کی نہین وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○ اور خدا برتر اور بڑھ کر ہی اس بات سے کہ پیغمبر اور فرشتے بغیر اوسکے اذن کے
شفاعت کرسکین قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ کون روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمٰوٰتِ آسمانون سے
مینھ برساکر وَالْاَرْضِ اور زمین سے سبزہ اوگاکر قُلِ اللّٰهُ لاخوہ یہ بھی کہوکہ اللہ روزی دیتا ہی تمکو اسواسطے کہ اس سوال کا
اسکے سوا اور کچھ جواب ہی نہین ہی اگرچہ کافر الزام کے خوف سے زبان پر نہ لائین مگر دل سے اسکے مقر ہین وَاِنَّآ اور اونسے یہ بھی کہو
کہ ہم مومن جو روزی دینے والے کو ایک کہتے ہین اور اوس وحدہ لاشریک کی عبادت کرتے ہین جو ہر صفت مین ایک ہی وَاِيَّاكُمْ
یا تم مشرک کہ جاد کو جو ممکنات مین مرتبہ کی راہ سے سب سے کمتر ہین واجب الوجود کے ساتھ شریک کرتے ہو لَعَلٰى هُدًى سیدھی
راہ پر ہین اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ یا کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ کہ کہ نہ پوچھے جاؤگے تم عَمَّآ اَجْرَمْنَا
اوس سے جو کچھ کرتے ہین ہم برائی وَلَا نُسْـَٔلُ اور ہم نہ پوچھے جائینگے عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ اوس چیز سے جو تم کرتے ہو بلکہ ہمارا
پروردگار ہر ایک سے اوسی کے اعمال پوچھیگا اور اوسکے مناسب جزا دیگا قُلْ يَجْمَعُ کہ جمع کریگا بَيْنَنَا درمیان ہمارے رَبُّنَا
رب ہمارا قیامت کے دن ثُمَّ يَفْتَحُ پھر حکم کریگا بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط ہمارے درمیان حق حق پس جو لوگ حق پر ہین اونھین باغ وصل مین
بھیجیگا اور جو باطل پر ہین اونکو زندان ہجر مین وَهُوَ الْفَتَّاحُ اور وہ ہی حکم کرنے والا مشکل قضیون مین الْعَلِيْمُ ○ جاننے والا
حکم کی کیفیت قُلْ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ کہ دکھاؤ مجھے اون لوگون کو کہ اَلْحَقْتُمْ ملایا ہی تمنے اونھین بِهٖ خدا کے ساتھ
شُرَكَآءَ شریک یعنی دکھاؤ تو کہ کس صفت کے سبب سے بتون کو خدا کا شریک بناتے ہو عبادت مین كَلَّا یہ شریک کرنا درست نہین ہی
بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ بلکہ وہ ہی خدا غالب سب پر کوئی اوسکا شریک ہونے کا دم نہین مارسکتا الْحَكِيْمُ ○ جاننے والا ہی حکام
موصوف اوس حکمت کے ساتھ جو حد کو پہونچی ہوئی ہی تو کسے اوسکے ساتھ شرکت کا مرتبہ دے سکے نظم وحدہ لاشریک لہ صفتش ؛ وہو
الفرد اہل معرفتش ؛ شرک راسوے وحدتش رہ نیست ؛ عقل از کنہ ذاتش آگہ نیست ؛ ہست در راہ کبریاے جلال ؛ شرک نالائق
و شریک محال ؛ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِلَّا كَآفَّةً مگر بھیجنا عام اور شامل
لِّلنَّاسِ واسطے سب لوگون لال کالے جن انس کے یا نہین بھیجا ہمنے تمکو ای ہمارے حبیب مگر تمام خلق کی طرف اور یہ فضیلت خاص
آنحضرت کی ہی کہ آپ مبعوث ہوے سب دیمیون اور جنون وغیرہ کی طرف اور کوئی نبی تمام جن اور انس کی طرف مبعوث نہین ہوا نظم ترا دہد
منشور سعادت ؛ وزان پس نوع انسان آفریند ؛ پری را جملہ دخیل تو کردند ؛ پس آنگاہ سلیمان آفریدند ؛ اور بعضون نے کہا ہی کہ
کافۃ کی ہے مبالغہ کے واسطے ہی جیسے علامہ اور نسابہ یعنی نہین بھیجا ہمنے تمکو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر باز رکھنے والا لوگون کو شرک
سے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا فضل کی اوسے جو توحید کا اقرار کرے وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا عذاب سے اوسے جو شرک پر اصرار کرے وَّ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے ہین تمہارے فضائل اور کمالات اور جہل مرکب اونکو تمہاری

مخالفت پر رکھتا ہی وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین فرط جہالت سے کہ مَتٰى کب ہوگا هٰذَا الْوَعْدُ وعدہ عذاب کا یا قیامت قائم ہونا
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہو تم سچے یعنی رسول اور مومن سب قُلْ لَّكُمْ کہ تمھارے واسطے مِّيْعَادُ يَوْمٍ وعدہ اوس
دن کا ہی کہ جب وہ آپہونچیگا تو لَا تَسْتَاْخِرُوْنَ نہ پیچھے رہوگے عَنْهُ اوس دن سے سَاعَةً ایک ساعت یعنی ذرہ دیر بھی
وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ○ اور نہ آگے بڑھوگے نصف ع ۳ نکھا ہی کہ کفار مکہ نے اہل کتاب سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احوال پوچھا وہ بولے
کہ ہان ہمنے اپنی کتابون مین اونکی نعت پڑھی ہی وہ پیغمبر برحق ہین ابوجہل وغیرہ بولے کہ ہم تمھاری کتابون کا بھی ایمان نہین رکھتے اور یہ آیت
نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے اہل کتاب سے کہ لَنْ نُّؤْمِنَ نہین ایمان رکھتے ہم
بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ اس قرآن کا جو محمد عربی پر اوترا ہی وَلَا بِالَّذِيْ اور نہ اوس کتاب کا بھی جو اوتری ہی بَيْنَ يَدَيْهِ اوس سے
پہلے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھو تم اے ہمارے حبیب اِذِ الظّٰلِمُوْنَ جب ظالم مَوْقُوْفُوْنَ ٹھہرائے گئے ہونگے عِنْدَ رَبِّهِمْ
اپنے رب پاس یعنی محاسبے کے موقف مین تو البتہ دیکھوگے تم امر سخت اور کام پرخوف يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ پھیرتے ہین بعضے اونکے اِلٰى
بَعْضِ الْقَوْلَ بعض کی طرف بات کو یعنی باہم باتین کرتے ہین اور ایک دوسرے کی طرف بات پھیرتا ہی يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا
کہتے ہین وہ لوگ جو ذلیل بیچارے پکڑے گئے تھے یعنی تابع اور پیرو لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اون لوگون سے جو حق بات سے سرکشی
کرتے تھے یعنی پیشوا اور بزرگ لوگ کہ لَوْلَآ اَنْتُمْ اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو اغوا اور گمراہ نہ کرتے لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ○
تو البتہ ہوجاتے ہم مومن مگر تمنے ہمکو گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہینگے وہ لوگ جنھون نے تکبر کیا تھا
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا اون لوگون سے جو دنیا مین حقیر اور عاجز گرفتار تھے کہ اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ کیا ہمنے باز رکھا تمکو
عَنِ الْهُدٰى ہی ایمان اور ہدایت قبول کرنے سے بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بعد اسکے کہ آیا تمھارے پاس ایمان بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم
اپنی ذات سے مُّجْرِمِيْنَ ○ گناہگار اور مشرک وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اور کہینگے وہ لوگ جو کمزور بیچارے تھے
لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اون لوگون کو جنھون نے حق بات ماننے سے سرکشی کی کہ بَلْ ایسا نہین ہی کہ ہم خود کافر ہوگئے بلکہ مَكْرُ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ مکر و فریب تمھارا دن رات ہمکو ایمان سے باز رکھنے والا تھا اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ جب حکم کرتے تھے تم ہمکو اَنْ نَّكْفُرَ
بِاللّٰهِ یہ کہ کافر ہون ہم خدا کے ساتھ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اور ٹھہرائین ہم اوسکے واسطے اَنْدَادًا ہمسر اور شریک وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ
اور دونون گروہ کہنے سننے کے بعد پشیمان ہونگے اور اپنے عمل چھپائینگے یا پشیمانی کو ایک دوسرے سے چھپائینگے جب تک ملامت کرتے کرتے
تھک جائین اور بعضے مفسر اسر کو اظہار کے معنی مین جانتے ہین اور یہ لغت اضداد سے ہی یعنی ظاہر کرینگے اپنی پشیمانی اور شرمندگی لَمَّا
رَاَوُا الْعَذَابَ جبکہ دیکھینگے عذاب وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ اور ڈالدینگے ہم آگ کے طوق فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
گردنون مین اون لوگون کی جو نہ ایمان لائے تابع اور متبوع مستقبل کو لفظ ماضی کے ساتھ لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی اور سہم ظاہر کو ضمیر کی
جگہ پر لانا اس بات پر آگاہ کرنا ہی کہ طوق آتشین اونکی گردنون مین کفر کے سبب سے ہونگے هَلْ يُجْزَوْنَ کیا جزا دیے
جائینگے اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ مگر اوس چیز کے سبب کہ تھے عمل کرتے پھر حق تعالی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی

فرماتا ہی کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے فِیْ قَرْیَۃٍ کسی گانون اور شہر مین مِّنْ نَّذِیْرٍ کوئی ڈرسنے والا یعنی کوئی پیغمبر
اِلَّا قَالَ مگر یہ کہ کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گانون کے مالدارون اور متکبرون نے اون پیغمبرون کو کہ اِنَّا بیشک ہم بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بہ ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم اوسکے ساتھ اپنے زعم مین کٰفِرُوْنَ ○ کافر اور منکر ہین وَقَالُوْا اور کہا اون
متکبرون نے کہ ہم نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا بہت زیادہ ہین اموال اور اولاد کی رو سے یعنی ہمارے مال اور فرزند تمسے زیادہ ہین
تو ہم رسالت کا دعوی کرنے کی لیاقت تمسے بڑھ کر رکھتے ہین وَمَا نَحْنُ اور نہین ہم بِمُعَذَّبِیْنَ ○ عذاب کیے ہوے یعنی خدا ہمپر
عذاب نہ کریگا اسواسطے کہ ہمین نعمت کے سبب سے بڑا اور بزرگ کیا ہی تو معصیت کے سبب سے ذلیل نہ کریگا قُلْ اِنَّ رَبِّیْ کہ بیشک میرا رب
یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے چاہتا ہی مشرکون اور گناہگارون مین سے اپنی مشیت
کی رو سے اوسکی بڑائی اور بزرگی کی وجہ سے نہین وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی حکمت کی جہت سے اوسکی ذلت کی رو سے نہین
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا یَعْلَمُوْنَ ○ نہین جانتے اور گمان کرتے ہین کہ مال اور اولاد کی کثرت شرافت
اور بزرگی کے واسطے ہی اور شاید کہ مہلت دینے اور تھوڑا تھوڑا عذاب سے قریب کرنے کی جہت سے ہو وَمَآ اَمْوَالُكُمْ اور نہین ہین
مال جو ہمنے تمکو دیے ہین وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ اولاد جو ہمنے تمکو عطا کی ہی بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ اوس خصلت کے ساتھ جو قریب
کرے تمکو عِنْدَنَا ہمارے نزدیک زُلْفٰٓى قریب کرنا اسواسطے کہ خدا کی نزدیکی نیک کامون کے سبب سے ہوتی ہی اور تمکو وہ حاصل نہین
تو مال اور اولاد کسیکو حق تعالی سے قریب نہین کرتے اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر اوس شخص کو جو ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور کرے
وہ کام جو قبولیت کے قابل ہون یعنی اپنے مال خدا کی راہ مین خرچ کرے اور اولاد کو دین کا علم سکھائے اور صلاحیت مین تربیت کرے
فَاُولٰٓئِكَ تو وہ گروہ لَهُمْ اونکے واسطے ہی جَزَآءُ الضِّعْفِ جزا دونی یعنی زیادہ پر زیادہ ایک کے بدلے دس بلکہ زیادہ
سات سو تک بِمَا عَمِلُوْا اسسبب سے کہ کیا اونھون نے نیکیان وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اور وہ بہشت کے بالاخانون مین اٰمِنُوْنَ
بیخوف ہین ناگوار چیزون اور آفتون اور سختیون سے وَالَّذِیْنَ یَسْعَوْنَ اور وہ لوگ جو جلدی اور کوشش کرتے ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا
ہماری آیتون مین یعنی قرآن مین اور اوسپر طعن کرتے ہین مُعٰجِزِیْنَ اوس حال مین گمان کرنے والے ہین کہ ہمکو عاجز کر سکتے ہین اوسے
نازل کرنے سے یا اوسکون کو اوسے ماننے اور اوسپر ایمان لانے سے اُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ○ وہ لوگ عذاب
دوزخ مین حاضر کیے گئے ہین قُلْ کہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ رَبِّیْ بیشک میرا رب یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی
روزی کو لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ جس کسی کے واسطے چاہتا ہی اپنے بندون مین سے کافرہون یا عاصی اپنی مشیت کے موافق
وَیَقْدِرُ لَهٗ اور تنگ کرتا ہی جس کسی کے واسطے چاہتا ہی اپنی حکمت کی رو سے وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو مِّنْ
شَیْءٍ اوس چیز مین سے جو تمکو حاصل ہی راہ خدا مین فَهُوَ یُخْلِفُهٗ تو خدا اوسکو عوض دیتا ہی اوسکو دنیا مین یا ذخیرہ رکھتا ہی تمھارے
واسطے آخرت مین حدیث مین ہی کہ صبح کو دو فرشتے آسمان سے اترتے ہین ایک کہتا ہی کہ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُنْفِقٍ خَلَفًا یعنی ای اللہ ہر خرچ
کرنے والے کو بدلا دے اور دوسرا دعا کرتا ہی کہ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ كُلَّ مُمْسِكٍ تَلَفًا یعنی ای اللہ ہر بخیل کا مال تلف کر یعنی بدہ در راہ حق تا موجب

ع ۴

عرصہ شرف گردد ۔ منہ بر روے ہم کاندک زمانے آن تلف گردد ۔ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ○ اور اللہ بہتر روزی دینے والا ہی یعنی اوسکے سوا جو کوئی کسی کو کچھ دیتا ہی وہ روزی پہونچانے مین واسطہ ہی اور رزاق حقیقی وہی ہی وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا اور یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس دن کو جسدن جمع کریگا اللہ جنوں ملیح کو ثُمَّ نَقُوْلُ پھر کہیگا اور یکبارگی دونون لفظ نون سے پڑھے ہین نَحْشُرُهُمْ اور نَقُوْلُ یعنی ہم اونھین جمع کرینگے پھر ہم کہینگے لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون کو کہ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ کیا یہ گروہ ہین کہ تمکو كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ○ تھے پوجتے اور یہ سوال مشرکون کی جھڑکی کے واسطے ہوگا اور اسلیے کہ فرشتون کی شفاعت سے قطع امید کرین تو قَالُوْا کہینگے فرشتے سُبْحٰنَكَ پاکی تیرے واسطے ہی اس بات سے کہ تیرے غیر کو پوجین اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہی خداوند ہمارا اور معبود ہمارا نہ یہ مِنْ دُوْنِهِمْ اور ہم خود اپنے کو تیری عبادت مین کبھی کرنے والا جانتے ہین تو اپنا معبود ہونا ہم کس وجہ سے روا رکھین بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ تو ہی ہی ہمارا دوست مِنْ دُوْنِهِمْ اونکے سوا یعنی ہمارے اونکے درمیان کچھ دوستی نہین ہی اور حاشا ہمنے اپنی پرستش کی اونکو اجازت نہین دی بَلْ كَانُوْا بلکہ تھے کہ نادانی کی وجہ سے يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ پوجتے تھے جنون کو یعنی اونکی فرمانبرداری کرتے تھے باطل معبودون کی پرستش مین یا جن انواع و اقسام کی صورتین پکڑکر اونپر ظاہر ہوتے تھے اور اونکے خیال مین ڈالتے تھے کہ ہم فرشتے ہین اَكْثَرُهُمْ اکثر لوگ بِهِمْ جنون پر مُّؤْمِنُوْنَ ○ ایمان لانے والے ہین یعنی اونکی متابعت کرتے ہین فَالْيَوْمَ تو آج کہ بالکل حکم خدا ہی کے واسطے ہی لَا يَمْلِكُ مالک نہین ہوتے بَعْضُكُمْ بعضے تم مین سے لِبَعْضٍ بعض کے واسطے نَفْعًا کچھ نفع کے وَّلَا ضَرًّا ۭ اور نہ کچھ نقصان کے یعنی کسی معبود باطل کو اپنی پرستش کرنے والے کے واسطے نہ فائدہ پہونچانے کی قوت ہی نہ نقصان دور کرنے کی طاقت وَنَقُوْلُ اور کہینگے ہم لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنی جان پر بے محل عبادت کرکے ذُوْقُوْا چکھو عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ عذاب اسی آگ کا كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ○ تھے تم اوسکی تکذیب کرتے اور اوسے جھوٹ جانتے وَاِذَا تُتْلٰى اور جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِمْ کافرون پر اٰيٰتُنَا آیتین ہماری یعنی قرآن بَيِّنٰتٍ کھلی ہوئی آیتین قَالُوْا تو کہتے ہین کہ مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ نہین ہی یہ شخص جو قرآن پڑھتا ہی یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر ایک مرد کہ يُّرِيْدُ اَنْ يَّصُدَّكُمْ چاہتا ہی یہ کہ روکے تمکو عَمَّا كَانَ اوس چیز سے کہ تھے جسے ہمیشہ يَعْبُدُ اٰبَاۗؤُكُمْ ۚ پوجتے تمھارے باپ دادا یعنی اوس مرد کا مدعا یہ ہی کہ تمکو بت پرستی سے باز رکھے اور جو نیا آئین اوسنے بنایا ہی اوسپر لائے اور اون لوگون کو اپنا تابع بنائے وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے کہ مَا هٰذَآ نہین ہی یہ کلام جو وہ مرد پڑھتا ہی یعنی قرآن اِلَّآ اِفْكٌ مگر جھوٹ مُّفْتَرًى ۭ باندھا ہوا اور خدا کی طرف اوسے منسوب کیا ہی وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگون نے جو نہ ایمان لائے کفار مکہ مین سے لِلْحَقِّ سچے پیغمبر پر لَمَّا جَاۗءَهُمْ جب آیا اونکے پاس یعنی قرآن کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ مگر جادو کھلا ہوا یہ لوگ یہ بات کہان سے کہتے ہین وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور حال یہ ہی کہ نہین دی ہی ہمنے اونکو مِّنْ كُتُبٍ کتابون مین سے جو اوتاری گئی ہین کہ برابر يَدْرُسُوْنَهَا پڑھین اوسے اور اوسمین سے قرآن باطل ہونے کی کوئی دلیل لائین وَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ اونہین بھیجا ہمنے اونکی طرف قَبْلَكَ تجھسے پہلے یعنی فترت کے زمانہ مین مِنْ نَّذِيْرٍ ○ کوئی ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر جو اونھین حق کی طرف دعوت کرے اور اوسکی تکذیب پر ڈرائے وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اور تکذیب کی انبیا کی اون لوگون نے جو اونسے پہلے تھے

وَمَا بَلَغُوْا اور حال یہ ہی کہ نہین پہونچے اہل مکہ مِعْشَارَ مَآ اٰتَيْنٰهُمْ اوسکے دسوین حصہ کو جو ہمنے دی تھی اگلے کافرون کو
بڑی قوت اور لمبی عمر اور مال بکثرت یا یہ معنی ہین کہ ای ہمارے حبیب تمھارے زمانہ کے کافرون کے واسطے جو دلیلین اور ہدایت کے
اسباب ہمنے ظاہر کیے اگلے کافرون کے لیے اسکا دسوان حصہ بھی نہ تھا فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ وہ پھر تکذیب کی اگلے کافرون نے
ہمارے پیغمبرون کی فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا نَكِيْرِ ۝ انکا میرا انبر یعنی اونکو میرا ناپسند کرنا اور اونپر عذاب کرنا تو چاہیے
کہ تمھاری قوم کے لوگ بھی ایسے حالات سے ڈرین قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ سوا اسکے نہین کہ
نصیحت کرتا ہون مین تمکو اور ارشاد کرتا ہون بِوَاحِدَةٍ ایک چیز اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ وہ چیز یہ ہی کہ اوٹھو پیغمبر کی
مجلس سے خدا کے واسطے اور پراگندہ ہو مَثْنٰى وَفُرَادٰى دو دو تا کہ ایک دوسرے سے مشورہ کرو اور ایک ایک تا کہ از دحام سے
تمھاری خاطر مشوش نہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا پھر تم تفکر کرو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اونکے ابتداے حال سے ابتک کے اوسکے
اطوار یاد کرو تا کہ تمھین معلوم ہو جائے کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہین ہی اس تمھارے یار کو مِّنْ جِنَّةٍ ط کچھ دیوانگی کہ اوسکے باعث سے
اوسنے رسالت کا دعوی کیا ہو بلکہ تم پہچان لوگے اونکا کمال عقل اور اونکی بات سچ ہونے مین کافی ہی اِنْ هُوَ نہین ہی وہ اِلَّا نَذِيْرٌ
لَّكُمْ مگر ڈرانے والا تمکو بَيْنَ يَدَيْ پہلے واقع ہونے عَذَابٍ شَدِيْدٍ ۝ عذاب سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہی
قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ کہ جو کچھ مانگتا ہون مین تمسے مِّنْ اَجْرٍ بدلا اداے رسالت پر فَهُوَ لَكُمْ ط تو وہ تمھارے واسطے ہی یعنی جو بدلا
کہ اداے رسالت پر مین چاہتا ہون وہ تمکو بخشتا اس سے سوال کی نفی مراد ہی یعنی کچھ بدلا مین نہین چاہتا اِنْ اَجْرِيَ نہین میری دعوت
اسلام کا بدلا اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر خدا پر وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر شَهِيْدٌ ۝ گواہ ہی قُلْ اِنَّ رَبِّيْ
کہ بیشک میرا رب يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہی حق یعنی وحی القا کرتا ہی جسپر چاہتا ہی یا صحیح اور درست بات کو آفاق مین منتشر کرتا ہی
اس سے دین اسلام کا افشا اور اوسکے احکام کا اظہار مراد ہی عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝ وہ ہی خوب جانتا پوشیدہ باتین اور کوئی چیز اوسپر
مخفی نہین قُلْ جَآءَ الْحَقُّ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آئی صحیح اور درست بات یعنی قرآن یا اسلام یا پیغمبر کا مبعوث ہونا وَمَا يُبْدِئُ
الْبَاطِلُ اور نہین پیدا کرتا باطل یعنی ابلیس ملعون بت کوئی چیز نہین پیدا کرتا وَمَا يُعِيْدُ ۝ اور پھیر تا نہین اوسے یعنی نہ پہلے پیدا کرنے پر
قادر ہی نہ دوبارہ زندہ کرنے پر قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ کہ اگر گمراہ ہوا مین راہ حق سے جیسا تمنے میرے ساتھ گمان کیا ہی فَاِنَّمَآ اَضِلُّ تو سو اسکے
نہین کہ ڈوبا ہون مین عَلٰى نَفْسِيْ اپنے نفس پر یعنی اوسکا وبال مجھپر ہی وَاِنِ اهْتَدَيْتُ اور اگر سیدھی راہ پر چلون فَبِمَا يُوْحِيْٓ تو بسبب
اسکے ہی کہ وحی بھیجتا ہی اِلَيَّ میری طرف رَبِّيْ میرا رب اسواسطے کہ ہدایت کی توفیق اوسکی عنایت کے ساتھ بندھی ہی اِنَّهٗ بیشک حق تعالی
سَمِيْعٌ سننے والا ہی بندون کی دعا قَرِيْبٌ ۝ قریب ہی آرزومندون کی امید سے وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھو تم ای ہمارے حبیب کافرون کو اِذْ فَزِعُوْا
جب ڈرینگے موت کے قریب یا دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے کے وقت یا جنگ بدر کے دن دیکھوگے تم عجیب امر ہولناک فَلَا فَوْتَ تو نہوگا کچھ فوت یعنی بھاگنے
اور قلعہ مین پناہ لینے سے کچھ بھی عذاب اونسے فوت نہوگا وَاُخِذُوْا اور پکڑے جائینگے مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۝ نزدیک جگہ سے یعنی زمین کے
اوپر سے زمین کے نیچے یا موقف سے دوزخ مین یا میدان بدر کے کنوے مین اور بعضی تفسیرون مین ہی کہ یہ آیت سفیان اور اوسکی قوم کی شان مین ہی کہ آخیر زمانہ مین

ع ۹

خروج کریگا اور ملک شام سے ایک لشکر کعبہ معظمہ زادہ اللہ شرفا کو خراب کرنے کے واسطے مرتب کریگا اور وہ سب میدان مین زمین کے اندر دھنس جائینگے تو اس تفسیر کے موافق اُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ کے معنی یہ ہین کہ اپنے قدمون کے نیچے سے ماخوذ ہونگے اور اوس تمام لشکر مین سے دو آدمی نجات پائینگے ایک تو انکے دھنسنے کی خبر بھری کہ معظمہ مین لیجائیگا اور دوسرا کہ اوسکو ناجیہ بھی کہینگے اوسکا منہ گدی کی طرف ہوجائیگا اور وہ قوم کے دھنسنے کی خبر سفیان کو پہنچائیگا وَقَالُوْٓا اور کہینگے مکہ کے مشرک موت کے وقت یا لشکر سفیان کے لوگ زمین مین دھنستے وقت کہ اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہین ہم خدا کی یا پیغمبر کی یا حشر کا یہ ہم پھر بھی بیجا ایمان ہے وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ اور کہان سے ہوگا اونکے واسطے ایمان اختیار کرلینا اور یہ تناوش مہموز پڑھا بھی ہے یعنی کہان سے ہوگا اونکو پھر مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ایسی دور جگہ سے کہ وہ عالم آخرت ہی اور تکلیف ایمان کی جگہ دنیا ہے اور باس کے قریب آخرت مشاہدہ ہوئی تو ایمان کچھ نفع نہ کریگا وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ اور حال یہ ہی کہ نہین ایمان لائے خدا اور رسول اور آخرت کا یہ ہے جب تعمیل حکم کی جگہ یہ تھے وَيَقْذِفُوْنَ اور ڈالتے تھے بِالْغَيْبِ پوشیدگی مین مہمل باتین یعنی اپنے گمان کی باتین کرتے تھے اور قرآن اور رسول پر طعن کرتے تھے مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ دور جگہ سے یعنی جو کچھ کہتے تھے اور جس چیز پر دور تھے اور نہ پاتے تھے کہ کہتے ہین وَحِيْلَ اور جدائی کیگئی بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ اونکے اور اونکی خواہش کی چیز کے درمیان اور وہ یہ ہی کہ ایمان قبول کرنا اور دنیا مین پھر آنا كَمَا فُعِلَ ایسا ہی کیا گیا یہ کام بِاَشْيَاعِهِمْ اونکے ہم عصر ہم زمانہ گذشتہ کے کافر تھے مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے یعنی اونسے ایمان باس قبول نہین کیا گیا اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک تھے وہ فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ع گمان مین تہمت لگانے والے اور مضطرب کرنے والے

سورۃ فاطر مکیۃ وھی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خمس او ست اربعون اٰیۃ

سورۂ فاطر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ پینتالیس آیتین ہین شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جو حمد کہ چاہیے اور جو ثنا کہ لائق ہو خدا کے واسطے ہے حمد و ثنا کے قابل ہے فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نیا بنانے والا اور ظاہر کرنے والا آسمانون اور زمینون کا جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رسول بنانے والا فرشتون کو رُسُلًا رسول یعنی اونمین رسالت کے ساتھ انبیا کے پاس بھیجتا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ اللہ کے تین پیغمبرون کے پاس پہنچاتے ہین وحی کے سبب سے اور اولیا کے پاس الہام کے اور مومنون کو سچے خوابون کے ساتھ پھر حق تعالیٰ فرشتون کی صفت کرتا ہی کہ اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ بازو والے مَّثْنٰى دو دو بازو اوڑنے کے واسطے وَثُلٰثَ اور تین تین وَرُبٰعَ اور چار چار آرایش کے لیے اس سے ان عددون کی خصوصیت اور زیادہ کی نفی مراد نہین ہی اسواسطے کہ حدیث مین ہی کہ حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو بازو ہین يَزِيْدُ زیادہ کرتا ہی فِي الْخَلْقِ اپنی خلق مین مَا يَشَآءُ جو کچھ چاہتا ہی یعنی فرشتون کے بازو بڑھاتا ہی یہانتک کہ چار سے زیادہ ہوجاتے ہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ خلق سے آدمی مراد ہین اور اونمین زیادتی یا عقلی ہوتی ہی جیسے فصاحت اور علم اور کرم یا جسمی ہوتی ہی جیسے خوبصورتی اور حلاوت اور بڑی آنکھین اور بعضون نے کہا ہی کہ اچھا خط مراد ہی یا خلق کے دلون مین محبت تمام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ عالی ہمتی یا تقدیر پر راضی ہونا یا مرتبہ

ع ۶ ۹

ایاتھا ۴۵ رکوعاتہ ۵ کلماتھا ۷۹۲ حروفھا ۳۲۸۹

قرب کا شوق مقصود ہی حقائق سلمی مین لکھا ہی کہ اشراف مین خاکساری اور غنیون مین خجالت اور فقیرون مین عفت اور مومنون مین سچائی
اور محبون مین شوق اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر قَدِيرٌ ○ قادر ہی مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ جو کچھ کھولتا ہی اللہ لِلنَّاسِ لوگون کے واسطے مِنْ رَّحْمَةٍ اپنی
رحمت مین سے جیسے نعمت عافیت صحت علم توبہ فَلَا مُمْسِكَ تو کوئی پھیر لینے والا نہین ہی لَهَا اوسکو وَمَا
يُمْسِكْ اور جو چیز پھیر لیتا ہی لوگون سے جیسے اپنی بخشش کے آثار فَلَا مُرْسِلَ تو کوئی بھیجنے والا نہین اوسکو مِنْ بَعْدِهٖ
اوسے پھیر لینے کے بعد وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی پھیر لینے مین الْحَكِيْمُ ○ پکا کام کرنے والا بھیجنے مین صاحب کشف الاسرار
کہا ہی کہ ارباب فہم اس بات پر ہین کہ یہ آیت اشارہ ہی مومنون اور اہل عرفان کے فتوح کی طرف اور فتوح اوسے کہتے ہین جو غیب سے
بے ڈھونڈھے اور بے چاہے آئے اور وہ دو قسم پر ہی ایک مواہب صوری جیسے روزی بے کمائے اور دوسرے مطالب معنوی اور وہ علم
لدنی ہی بے سیکھے ہوئے شریعت کے موافق بے سنے ہوئے دل سے آشنا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ آہ اس بے سیکھے ہوئے علم سے
کبھی تو اوسمین غرق ہون کبھی اوس سے جلتا ہون نظم دست لطفش نسخۂ علم و حکم ✦ بے قلم و صفحہ دل زد رقم ✦ علم اہل دل از مکتب بود ✦
بلکہ از تلقین خاص رب بود ✦ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اذْكُرُوْا یاد کرو نِعْمَتَ اللّٰهِ اللہ کی نعمتین عَلَيْكُمْ تم پر جیسے سولون کا بھیجنا روزی پہونچانا هَلْ مِنْ خَالِقٍ کیا ہی کوئی پیدا کرنے والا غَيْرُ اللّٰهِ سوا خدا کے يَرْزُقُكُمْ کہ روزی دیتا ہی تمکو مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے وَالْاَرْضِ اور زمین سے دخت و گاکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
کوئی معبود لائق عبادت کے نہین مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ○ پھر کہان پھیرے جاتے ہو راہ توحید سے وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور
اگر تکذیب کرین تمہاری اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو کے لوگ فَقَدْ كُذِّبَتْ تو بیشک تکذیب کیے گئے ہین رُسُلٌ رسول مِّنْ
قَبْلِكَ تجھ سے پہلے اور اونھون نے صبر کیا پس تم بھی اونکی طرح صبر کرو وَاِلَى اللّٰهِ اور اللہ کی طرف تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ○ پھر جاتے ہین
سب کام تمکو ہر کی جزا اونکو تکذیب کی سزا دیگا يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا حشر اور جزا کے باب مین
حق سچ ہی اور اوسمین خلاف نہین فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ پس چاہیے کہ نہ دھوکا دے تمکو وہ فریب مین لائے الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا زندگی دنیا کی کہ آخرت کو بھول جاؤ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ اور چاہیے کہ نہ فریب دے تمکو بِاللّٰهِ اللہ کے کرم کے ساتھ الْغَرُوْرُ ○
شیطان فریب دینے والا یعنی ایسا نہو کہ گناہ پر اصرار کے ساتھ مغفرت کی آرزو تمہارے دل مین ڈالے اور اگرچہ یہ بات ممکن ہی مگر ایسی بات ہم
جیسے کوئی زہر کھائے اس امید پر کہ طبیعت دفع کر دیگی یا طبیب سنبھال لیگا بزرگون نے فرمایا ہی کہ ابلیس کے فریبون مین سے ایک فریب توبہ مین
تسویف ہی یعنی بندہ کی توبہ کو تاخیر مین ڈالتا ہی اور کہتا ہی کہ فرصت باقی ہی نقد عیش و عشرت ہاتھ سے نہ کھو بیت اشب همه شب
یار می و شاهد باش ✦ چون ورشود توبه کن و زاهد باش ✦ عاقل چاہیے کہ یہ فریب کھا کر راہ سے نہ پھرے اور اَلْفُرْصَةُ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ
کے نکتہ سے غافل نہو جائے خدا سب کو توفیق دے مصرع عذر بافرد افگندی عمر فردا را کہ دید ✦ اِنَّ الشَّيْطٰنَ
لَكُمْ عَدُوٌّ یقینی شیطان تمہارا دشمن ہی اور اوسے تمہارے ساتھ قدیمی اور میراثی عداوت ہی فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا

پس ٹھہرالو تم بھی اوسے دشمن اور اوس سے بچتے رہو ایک بزرگ سے لوگون نے پوچھا کہ ہم کیونکر شیطان کے ساتھ دشمنی کرین اون بزرگ نے فرمایا
کہ اوسکی آرزو کی پیروی نہ کرو اور اپنے نفس کی خواہش کے تابع نہو اور جو کچھ کرو وہ چاہیے کہ شرع کے موافق اور طبع کے مخالف ہو اِنَّمَا
یَدْعُوْا سوا اوسکے نہین کہ پکارتا ہی شیطان خواہش کی اتباع اور دنیا کی رغبت کی طرف حِزْبَهٗ اپنے گروہ کو یعنی اپنے پیروون اور
فرمانبردارون کو لِیَكُوْنُوْا تاکہ ہون آخرت مین اوسکے ساتھ مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ آگ کے یارون اور مصاحبون یعنی دوزخیون سے
اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے اور جنھون نے شیطان کا کہا مانا لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ شَدِیْدٌ عذاب سخت
آخرت مین وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے اور شیطان کے ساتھ مخالفت کی وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے
کام اچھے اور خاص اور پاکیزہ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ اونکے واسطے ہی مغفرت اونکے رب کے پاس سے وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ اور اجر بڑا یعنی ثواب ع
بہت بہشت مین اَفَمَنْ زُیِّنَ کیا کوئی کہ آراستہ کی گئی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی فَرَاٰهُ تو دیکھا
اوسنے بُرے کام کو حَسَنًا اچھا مثل اوس شخص کے جو اچھے کو برے سے تمیز کرتا ہی اور ہر ایک کو اوس صفت پر دیکھتا ہی جو واقع مین ہی
موضح مین لکھا ہی کہ اوس سے ابوجہل یا عاص بن وائل مراد ہی اور اونکا یا کام شرک اور تکذیب ہی ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ یہود اور نصارا مراد
ہین اور اونکا کام حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عناد اور جھگڑا ہی یا خارجی اور رافضی مراد ہین اور اونکا یا کام باطل تاویلین ہین
فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ یُضِلُّ چھوڑ دیتا ہی اور گمراہ کرتا ہی مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور ہدایت کرتا ہی
اور توفیق دیتا ہی جسے چاہتا ہی فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ پس چاہیے کہ نہ جاے جی تیرا یعنی ہلاک ہونے کی طرف مائل نہو عَلَیْهِمْ
اونکی گمراہی پر حَسَرٰتٍ حسرتون کے واسطے جو برا پن تم اوپر کرتے ہو اور طرح طرح کے تاسف جو اونکے برے کامون پر کرتے ہو یعنی تحسر کہ اوسمین
ہر ایک بہت سی حسرتون کا مقتضی ہی اوپر نہ کرو اور اونکے کامون کے پیچھے اپنا جی نہ دو اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عَلِیْمٌ جاننے والا ہی بِمَا
یَصْنَعُوْنَ وہ چیز جو وہ کرتے ہین اور اون کامون پر اونکو جزا دیگا وَاللّٰهُ اور خدا ہے جو الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ وہ ہی جسنے
بھیجین ہوائین یعنی اوتر بہری اور دکھنی اور پروائی فَتُثِیْرُ تو اونھون نے اوٹھایا سَحَابًا ابر لفظ مضارع کے ساتھ ماضی کا لانا اس
جہت سے ہی کہ اس صورت کے حاضر کرنے مین حکمت ہی فَسُقْنٰهُ پھر ہنکا دیا ہمنے وہ ابر تکلم کی طرف پھر نا یعنی پہلے غائب کا صیغہ لاکر پھر متکلم کا
صیغہ لانا فعل خاص ہونے کی جہت سے ہی یعنی یہ فعل ہم ہی کرسکتے ہین کہ ابر کو ہنکاتے ہین اِلٰى بَلَدٍ مَّیِّتٍ مردہ اور افسردہ زمین کی طرف
اوسے زندہ اور تازہ کرنے کو فَاَحْیَیْنَا بِهِ پھر زندہ کر دیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے جو ابر سے برستا تھا الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا
اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ایسا ہی زندہ کرنا ہی یعنی مری ہوئی چیزون کو جلانا اور مردون کو قبرون سے
اوٹھانا دونون اوسکی قدرت مین یکسان ہین مَنْ كَانَ جو کوئی ہو کہ اپنے واسطے یُرِیْدُ الْعِزَّةَ چاہتا ہو عزت اوس سے کہدو کہ خدا کی عبادت
کرنے سے عزت چاہ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا کہ خدا کے واسطے ہین سب عزتین اور اوسی کی عزت سے رسول اور مومنون نے عزت حاصل کی ہی
کہ وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ عزت اوسکی ملازمت مین ہی اور ذلت اوسکی مخالفت مین بلیت عزیزیکہ از درگہش سر تابافت ہرگز نہ شد
ہیچ عزت نیافت اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ اوسکی خداوندی کی طرف اور اوسکی درگاہ قبولیت کی جانب بلند ہوتی ہین

باتین پاک یا جن صحیفون مین نیک باتین لکھی ہین وہ بلند ہونا چاہتے ہین وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ط اور نیک کام اوٹھاتا ہی اوسکو
اور محل قبول مین پہونچاتا ہی اسواسطے کہ اکیلی بات بے نیک کام کے کہ اخلاص ہی نفع دینے والی نہین یا کلم طیب دعا ہی اور عمل صالح
مساکین کو صدقہ دینا اسواسطے کہ اکثر دعائین قبول ہونا صدقے دینے کے سبب سے ہی یا کلمہ اماموں کی دعا ہو اور عمل صالح مقتدیون کا
آمین کہنا یا کلمہ غازیون کی تکبیر ہی اور عمل تلوار مارنا یا کلمہ استغفار ہی اور عمل ندامت اور ان سب صورتون مین کلمون کا اوٹھانے والا عمل ہی اور
بعضے مفسر يَرْفَعُهُ مین فاعل کی ضمیر کلمہ طیب کی طرف پھیرتے ہین کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہی اور کہتے ہین کہ توحید عمل کو اوٹھاتی ہی اسواسطے
کہ اعمال کا قبول ہونا توحید پر موقوف ہی اور ایک صورت کشاف مین یہ لکھی ہی کہ خدا اوٹھاتا ہی عمل صالح کو یعنی اوسکے مرتبہ کی قدر بلند
کرتا ہی اس سے موحد مخلص کے عمل مراد ہین کہ کوئی چیز اوسکی قدر و قیمت پر نہین ہی اور جس کام مین ریا ملی ہو وہ کام سب چیزون سے زیادہ
خوار اور بے مقدار ہی نظم گرت ہیچ اخلاص وسوم نیست ✣ ازین در کسی چون تو محروم نیست ✣ زر قلب آلودہ بے قیمت ست ✣ زر ے را
کہ خالص بود حرمت ست ✣ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور جو لوگ چھپاتے ہین اور کرتے ہین مکر برے اس سے قریش کے
مکر مراد ہین جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت دار الندوہ مین اونھون نے فکر کی تھی کہ آپ کو قید کیجیے یا قتل کر ڈالیے یا نکال دیجیے
جیسا کہ سورۂ انفال مین مذکور ہو چکا لَهُمْ اونکے واسطے یعنی مکر کرنے والون کے لیے عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط عذاب سخت ہی
آخرت مین وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ اور مکر اوس گروہ کا هُوَ يَبُوْرُ ۝ وہ بیگار اور خراب کھوٹا ہو جائیگا اور آگے نہ چلیگا وَاللّٰهُ
خَلَقَكُمْ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو یعنی تمھارے باپ آدم کو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر پیدا کیا تمکو نطفہ سے
ثُمَّ جَعَلَكُمْ پھر کر دیا تمکو اَزْوَاجًا ط جوڑے مرد اور عورت کہ باہم جفت ہوتے ہو وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہین
حاملہ ہوتی کوئی عورت وَلَا تَضَعُ اور نہین وضع حمل کرتی یعنی نہ حمل مین لڑکا رہتا ہی کسی عورت کے نہ کوئی عورت جنتی ہی اِلَّا
بِعِلْمِهٖ ط مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی حمل رہنا اور جننا اور مدت اور زمانہ سب اوسے معلوم ہی وَمَا يُعَمَّرُ اور زندگی نہین دیا جاتا
مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی بڑی عمر والا وَّلَا يُنْقَصُ اور گھٹائی نہین جاتی مِنْ عُمُرِهٖٓ عمر مین دوسرے عمر والے کے جو پہلے عمر والے کی
عمر کو نہ پہونچے مراد یہ ہی کہ عمر کی کمی زیادتی نہین ہی اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط مگر لوح محفوظ مین ہی یعنی بڑی عمر اور تھوڑی عمر ہونا مقرر اور مقدر
ہو چکا ہی اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ زیادتی اور کمی عمر کی مقدر اور مقرر کرنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ خدا پر آسان ہی وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ثلثة
اور نہین برابر ہین دو دریا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ وہ پانی میٹھا گوارا ہی شَرَابُهٗ اوسکا پینا وَهٰذَا اور وہ دوسرا
مِلْحٌ اُجَاجٌ ط پانی کھاری یا کڑوا ناگوار وَمِنْ كُلٍّ اور ہر ایک ان دونون دریاؤن مین سے تَاْكُلُوْنَ کھاتے ہو لَحْمًا طَرِيًّا
گوشت تازہ یعنی مچھلی وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ اور نکالتے ہو دریاے شور سے خاص کر کے حِلْيَةً زیور موتی مونگے کا کہ تَلْبَسُوْنَهَا
تم پہنتے ہو یعنی تمھاری عورتین پہنتی ہین بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ یہ مثال مومن اور کافر کی ہی کہ ان دونون مین برابری کی کوئی صورت
نہین اسواسطے کہ ایک حلاوت ایمان کے سبب سے میٹھا پانی ہی اور دوسرا گناہ کی تلخی سے کھاری پانی بیت آن آب حیات آمد واین نقش
سراب ست ✣ این عین خطا باشد وآن محض صواب ست ✣ وَتَرَى الْفُلْكَ اور دیکھتا ہی تو کشتیون کو فِيْهِ ہر ایک مین ان دونون دریاؤن مین سے

مَوَاخِرَ پانی پھاڑنے والی اور پانی پر چلنے والی لِتَبْتَغُوا تاکہ طلب کرو مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل میں سے یعنی نفع تجارت میں وَلَعَلَّكُمْ اور شاید کہ تم تَشْكُرُوْنَ ۝ شکر کرو خدا کا ایسی نعمت پر يُوْلِجُ الَّيْلَ اندر کردیتا ہے رات کو فِي النَّهَارِ دن میں یعنی رات کو کسی قدر دن میں بڑھا دیتا ہے جب کہ دن رات سے بڑھ جاتا ہے وَيُوْلِجُ النَّهَارَ اور داخل کردیتا ہے دن کو فِي الَّيْلِ رات میں یعنی دن کی گھڑیوں میں سے رات کی گھڑیوں میں بڑھاتا ہے کہ رات کی ساعتیں دن کی ساعتوں سے زیادہ ہوجاتی ہیں وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رسے اور مسخر کردیا آفتاب اور ماہتاب کو یعنی اپنے حکم کا تابع کرلیا كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک آفتاب اور ماہتاب چلتے ہیں لِاَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے وقت کے واسطے یعنی زمانہ معلوم تک کہ اپنا دور تمام کریں یا قیامت کے دن تک کہ اپنی سیر سے باز رہیں ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خدا جو خالق اور فاعل ان چیزوں کا ہے رَبُّكُمْ پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا تمہارا ہے لَهُ الْمُلْكُ اور اسکے واسطے ہے بادشاہی وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اور جن معبودوں کو تم پکارتے اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا مَا يَمْلِكُوْنَ وہ مالک نہیں ہیں مِنْ قِطْمِيْرٍ کھجور کی گٹھلی پر کے چھلکے کے پس مالک مطلق اور معبود برحق وہی ہے اِنْ تَدْعُوْهُمْ اگر پکارو تم اونکو جو تمہارے معبود باطل ہیں یعنی اگر اونسے نفع حاصل کرنے کو یا مضرت زائل کرنے کو تم دعا کرو تو لَا يَسْمَعُوْا نہیں سنتے دُعَآءَكُمْ دعا تمہاری اسواسطے کہ وہ کنکر پتھر جیسے ہیں اور ایسی چیزوں کے کان نہیں ہوتے کہ سنیں وَلَوْ سَمِعُوْا اور اگر بالفرض سنیں بھی تو مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ تو قبول نہیں کرتے تمہارے واسطے اور تمہاری حاجت روائی نہیں کرتے اسواسطے کہ فائدے پہونچانے اور ضرر دفع کرنے پر قادر نہیں ہیں وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ کافر ہونگے تمہارے شرک کرنے پر یعنی اس بات کا اقرار کرینگے کہ جو شرک تمنے کیا وہ باطل ہے یا منکر ہوجائینگے تمہاری پرستش کے اور کہینگے کہ مَا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ یعنی نہ تھے تم ہمکو پوجتے وَلَا يُنَبِّئُكَ اور خبر نہ کریگا تجکو کامون کی حقیقت سے کوئی خبر کرنے والا مِثْلُ خَبِيْرٍ ۝ مثل اوسکے جو حقیقت امور جانتا ہے کہ وہ حق سبحانہ تعالیٰ ہے صاحب لباب نے لکھا ہے کہ اضافت مثل خدا کی جائز نہیں تو یہ ایک مثل کلام عرب میں پھیلی ہوئی ہے اور ایسے مخبر کی خبروں میں اسے استعمال کرتے ہیں جسکا کلام نفس الامر میں معتمد اور پختہ ہو يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ تم محتاج ہو اِلَى اللّٰهِ اللہ کی طرف یعنی اوسکی روزی اور بخشش اور جو چیز تمکو درکار ہے وَاللّٰهُ اور اللہ تعالیٰ هُوَ الْغَنِيُّ وہ بے نیاز ہے اپنی مطلق بے نیازی کے ساتھ نعمت دینے والا ہے سب موجودات کو الْحَمِيْدُ ۝ تعریف کیا ہوا نعمت عام اور فضل شامل پر جاننا چاہیے کہ ماہیات ممکنہ اپنے وجود میں محتاج ہیں فاعل کی اور اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اشارہ اوسکی طرف ہے کہ حق تعالیٰ اپنے کمال ذاتی کے سبب سے عالم اور اہل عالم کے وجود سے مستغنی ہے وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ اوسی سے عبارت ہے اور چونکہ کمال آسمانی کا ظہور موقوف ہے اعیان ممکنات کے وجود پر تو اونکا ایجاد بڑی نعمت ہے کہ ایجاد کرنے والا حمد و ثنا کا مستحق ہے اور کلمۂ اَلْحَمِيْدُ اوسکی طرف اشارہ کرتا ہے اور اس رباعی سے یہ معنی سمجھ میں آسکتے ہیں رباعی تا حق گردد بجملہ اوصاف عیان ۔ واجب باشد کہ ممکن آید بمیان ۔ ورنہ بکمال ذاتی از عالمیان ۔ فردست و غنی چنانکہ خود کرد بیان ۔ اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے يُذْهِبْكُمْ لیجائے تمکو روے زمین سے یعنی ہلاک کرے وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝ اور لائے خلق نئی یعنی ایسی قوم جو تمسے زیادہ فرمانبردار ہو یا ایسا گروہ پیدا کرے کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا ہو وَمَا ذٰلِكَ اور نہیں ہے تمہارا لیجانا اور اور دن کا لانا عَلَى اللّٰهِ خدا پر

ع ۲

یعنی یزیں ○ وشوار و کا تزر اور نہ اوٹھائیگا وازرۃ کوئی نفس گناہ کرنے والا وزر اخری دوسرے کے گناہ کا بوجھ وان تدع
اور اگر پکارے مثقلۃ جو نفس گران بار ہو گناہ سے دوسرے کو الی حملہا اوسکے بعض گناہ اوٹھا لینے کو تو لا یحمل اوٹھائی
جائیگی منہ شیء اوسکے گناہ مین سے کوئی چیز یعنی جو پکارا گیا ہو وہ کچھ پکارنے والے کے گناہ مین سے نہ اوٹھائیگا و لو کان اور اگر ہو ذا
قربی قرابت والا یعنی ہر چند کوئی گنا ہگار اپنے قرابت والون کو پکارے اور چاہے کہ کچھ اوسکی خطاؤن مین سے اوٹھا لین کوئی جواب بھی
نہ دیگا اسواسطے کہ سب اپنے حال مین عاجز اور درماندے ہونگے انما تنذر الذین سوا اسکے نہین کہ تم اے محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ڈراتے ہو اون لوگون کو جو یخشون ربہم ڈرتے ہین اپنے رب سے بالغیب پوشیدہ یعنی خلوتون مین ڈر کا اثر اونپر ظاہر
ہو صحبتون مین نہین یا اوسکا عذاب اونسے چھپا ہوا ہو اور بے دیکھے اوس عذاب سے ڈرتے ہین و اقاموا الصلوۃ اور
قائم رکھی ہو اونھون نے نماز ڈرانے کے ساتھ ڈرانے والون اور نماز پڑھنے والون کی تخصیص اس جہت سے ہو کہ یہ لوگ ڈرانے سے فائدہ
اوٹھائے ہوے ہین ومن تزکی اور جو کوئی پاکیزہ ہو گناہون سے فانما یتزکی تو سوا اسکے نہین کہ وہ پاکیزہ ہوگا لنفسہ
اپنی ذات کے واسطے اسلیے کہ پاکیزگی کا نفع اوسکی طرف پھرتا ہے والی اللہ المصیر ○ اور اللہ کی طرف ہے پھر ناسب کا تو پاکیزہ
ہونگون کو اونکی پاکیزگی پر جزا دیگا وما یستوی الاعمی اور برابر نہین ہے اندھا یعنی کافر یا جاہل اکمہ وا البصیر ○
اور آنکھون والا یعنی مومن یا عالم یا راہ پایا ہوا ولا الظلمت اور برابر نہین اندھیرے یعنی باطل یا گناہ ولا النور ○ اور نہ
روشنی یعنی حق یا طاعت ولا الظل ○ اور برابر نہین سایہ یعنی ثواب یا بہشت یا راحت ولا الحرور ○ اور نہ حرارت یعنی
عذاب یا دوزخ یا زحمت وما یستوی الاحیاء اور برابر نہین زندے ولا الاموات ○ اور نہ مردے یعنی مومنون کو
کافرون کے ساتھ برابری نہین ان اللہ یسمع بیشک اللہ سناتا ہے اور سمجھاتا ہے من یشاء جسے چاہتا ہے توفیق اور ہدایت کے ساتھ
وما انت اور نہین ہو تم اے ہمارے حبیب بمسمع سنانے والے بات کے من فی القبور ○ اوسکو جو قبرون مین ہے
من فی القبور کا ذکر مردون کے ساتھ کافرون کی تمثیل ہے ان انت نہین ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا نذیر ○
مگر پیغمبر ڈرانے والے تمپر یہی پہونچانا اور ڈرانا ہے بس مصرع نیست بر پیغمبر ان الا البلاغ ○ انا ارسلناک بیشک ہمنے بھیجا تمکو
تمکو بالحق دین حق کے ساتھ کہ اسلام ہے بشیرا خوشخبری دینے والا ثواب کی ونذیرا اور ڈرانے والا عذاب سے وان من
امۃ اور نہ تھی اگلی امتون مین سے کوئی امت الا خلا مگر یہ کہ گذرا فیہا اوسمین نذیر ○ پیغمبر ڈرانے والا یا عالم آگاہی دینے والا
وان یکذبوک اور اگر تکذیب کرین تیری قریش کے معاند تو تعجب کر فقد کذب الذین سو تحقیق تکذیب کی اون لوگون
نے جو من قبلہم پہلے اونسے تھے اپنے پیغمبرون کی جاءتہم آئے اونکے پاس رسلہم رسول اونکے بالبینت کھلی
ہوئی دلیلون یا ظاہر معجزون کے ساتھ وبالزبر اور آسمانی چھوٹی کتابون کے ساتھ جیسے حضرت شیث اور حضرت ادریس اور
حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے صحیفے وبالکتب المنیر ○ اور روشن کتابون کے ساتھ یعنی حلال
حرام کے احکام بیان کرنے والی کتابون کے ساتھ جیسے توریت انجیل ثم اخذت الذین کفروا پھر تکذیب کے بعد

ع ۱۲

پکڑ لیا ہمنے اونکو جونہ ایمان لائے فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝ پس کیسا تھا انکار ہمارا اونپر عذاب اور عقاب کے ساتھ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ کیا نہین دیکھا تونے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اَنْزَلَ نازل کیا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان یا ابر سے پانی فَاَخْرَجْنَا بِهٖ پھر نکالا ہمنے غیبت سے تکلم کی طرف عدول فعل کی تخصیص کی جہت سے ہی یعنی ہم ہی اوس پانی سے نکال سکتے ہین ثَمَرٰتٍ سب میوے مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ط اوس حال مین کہ مختلف ہین اوسکے رنگ یعنی اونکی جنسین یا قسمین رنگ رنگ کی ہین اور بعضے کہتے ہین کہ اونکی شکلین اور ہیئتین مراد ہین وَمِنَ الْجِبَالِ اور جو چیز پیدا کی ہمنے پہاڑون سے جُدَدٌ راہین ہین مختلف رنگ کی تفسیر مقدسی مین ہی کہ بندہ بگا رنگ کی لکیرین ہین بِيْضٌ سفیدیان وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا اور سرخیان ہین کہ طرح طرح کے ہین اونکے رنگ تیز اور ہلکے ہونے مین یعنی بعض تو نہایت سرخ اور بعض ہلکے رنگ کے وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ اور سیاہیان نہایت سیاہ وَمِنَ النَّاسِ اور آدمیون مین سے وَالدَّوَآبِّ اور جنبش کرنے والون مین سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایون مین سے مُخْتَلِفٌ ہی وہ چیز کہ ہوتے ہین طرح طرح کے اَلْوَانُهٗ اوسکے رنگ كَذٰلِكَ ط اسی طرح یعنی پھلون اور پہاڑون کے رنگ مختلف ہونے کے مانند اور جو کوئی نہ جانیگا خدا کی قدرت سے ہین پیدا کرنے مین اور ہر چیز کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنے کا علم رکھتا ہو گا وہ کیونکر خدا سے ڈریگا اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ سوا اسکے نہین کہ ڈرتے ہین اللہ سے مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اوسکے بندون مین سے علم لوگ اسواسطے کہ جس سے ڈرتے ہین اوسے اور اوسکا علم اور صفتیں اور افعال جاننا ڈرنے مین شرط ہے تو جسکو علم زیادہ ہوتا ہی اوسکو خوف زیادہ ہوتا ہی اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہی کہ اِنِّیْ اَعْلَمُکُمْ وَاَخْشَاکُمْ بِاللّٰہِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ تحقیق کہ اللہ غالب ہی بدلا لینے مین اوس سے جو خدا سے نہ ڈرے غَفُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہی ڈرنے والون کو اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ بیشک جو لوگ پڑھتے ہین یا متابعت کرتے ہین كِتٰبَ اللّٰهِ کتاب الٰہی کی کہ قرآن ہی وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھی اونھون نے نماز اوسکے آداب اور شرائط کے ساتھ وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا اونھون نے ہماری دی ہوئی مین مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہی ہمنے اونکو سِرًّا چھپا کر اس خوف سے کہ ریا نہ ملجائے وَّعَلَانِيَةً اور ظاہر اس طمع پر کہ اس سبب سے اورون کو صدقہ دینے کی رغبت ہو یا چھپانا مسنون صدقون مین ہوتا ہی اور ظاہر کرنا اونمین جو فرض ہین يَرْجُوْنَ وہ لوگ امید رکھتے ہین ان کامون کے سبب سے تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ سوداگری کی جو نہ ہلاک ہو اور نہ بگڑے اور اوسمین نقصان پہونچے ہی نہین بلکہ بازار قیامت کے دن اونکے اعمال کی متاع خوب واجب پائے اِن عملون پر جو اونھون نے کیے ہین لِيُوَفِّيَهُمْ تاکہ پورا کرے اللہ یعنی تمام و کمال اونھین پہونچائے اُجُوْرَهُمْ اجر اونکے کامون کے وَيَزِيْدَهُمْ اور بڑھائے اونکی نیکیان مِّنْ فَضْلِهٖ ط اپنے فضل سے یعنی اونکا اجر بڑھائے اور اونکو شفاعت کا مرتبہ عطا فرمائے اور لباب مین ہی کہ اونکی شفاعت اون لوگون کے باب مین قبول کرے جنپر دوزخ کی آگ واجب ہو چکی ہی اِنَّهٗ بیشک اللہ تعالیٰ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ بخشنے والا ہی گناہگارون کو اجر دینے والا ہی شکر گزارون کو وَالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اور جو کچھ وحی کیا ہی ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف مِنَ الْكِتٰبِ قرآن سے هُوَ الْحَقُّ وہ صحیح اور درست ہی مُصَدِّقًا موافق لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ط اوس چیز کے جو اوس سے پہلے تھی کتابون مین سے یعنی اگلی آسمانی کتابون کے مطابق ہی اونکے عقائد

اور اصول احکام مین اِنَّ اللّٰہَ بِعِبَادِہٖ بیشک اللہ اپنے بندون کے ساتھ لَخَبِیْرٌ البتہ خبر رکھنے والا ہی اونکے دل کی باتین جانتا ہی
بَصِیْرٌ ○ دیکھنے والا ہی اونکے ظاہری کام دیکھتا ہی اور بندون کے حالات اوسپر پوشیدہ نہین ہین کہ قرآن کی تصدیق کرتے ہین یا تکذیب
پھر فرمایا کہ ہمنے اگلی کتابین تو اگلی امتون پر بھیجین ثُمَّ اَوْرَثْنَا پھر میراث دیا ہمنے الْکِتٰبَ قرآن یعنی تاخیر کی ہمنے اوسکو
نازل کرنے مین تاکہ عطا کرین ہم الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا اون لوگون کو جنھین ہم نے برگزیدہ کیا ہی ہمنے مِنْ عِبَادِنَا اپنے
بندون مین سے یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو عطا کو حق تعالی نے میراث فرمایا اسواسطے کہ میراث
وہ مال ہوتا ہی جو بے محنت اور بے مانگے ہاتھ آئے اسی طرح یہ بڑا عطیہ یعنی قرآن بے مومنون کی جستجو کے محض عنایت ربانی سے اونکو پہونچا ہی
یا جسطرح بیگانہ میراث مین داخل نہین اسی طرح دشمن بھی قرآن سے بے نصیب ہین یا میراث کے حصون مین تفاوت ہی جیسے آٹھوان حصہ
چھٹا حصہ چوتھائی ایک تہائی نصف دو تہائیان اور کوئی میراث پوری لے لیتا ہی تو اسی طرح اہل قرآن کے حصے بھی متفاوت ہین ہر ایک
اپنے استحقاق اور استعداد کے موافق قرآن کے حقائق سے بہرہ مند ہوتا ہی مصرعہ ازین بزم یکے جرعہ طلب کردو یکے جام فَمِنْهُمْ پس بعضے
بندون مین سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ظالم ہین اپنے نفس پر قرآن کے موافق عمل کرنے مین کمی کرکے وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ اور بعض
اونمین سے میانہ رو ہین لاکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہین وَمِنْهُمْ اور ایک گروہ اونمین سے سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ پیشی لیجانے والے
ہین نیکیون مین کہ ہمیشہ قرآن کے احکام پر عمل کرتے ہین بِاِذْنِ اللّٰہِ خدا کے اذن سے اور اوسکے حکم اور توفیق سے ذٰلِكَ وارث
کردینا اور برگزیدہ کرلینا هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُ ○ وہی فضل بڑا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ مین نے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ ہم مین سے سابق یعنی پیشی لیجانے والا سب پر پیشی لیگیا ہی اور ہمارے مقتصد یعنی میانہ رو نے نجات
پائی اور ہم مین جو ظالم ہی وہ بخشا ہوا ہی تفسیر ثعلبی مین ہی کہ حضرت پیغمبر نے ان تینون گروہون کی تفسیر فرمائی اور فرمایا کہ سابق وہ لوگ ہین
جو بیحساب بہشت مین جائینگے اور مقتصد وہ جنکا حساب آسانی سے ہوجائیگا اور ظالم وہ جو ایک مدت تک موقف حساب مین رہینگے
اور حق تعالی اپنی رحمت واسعہ سے اونکے حال کی تلافی کریگا ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ ہمارے سابق اہل جہاد ہین اور ہمارے
مقتصد وہ ہین جو گھر مین ہین جہاد مین نہ جائین مگر جماعت نماز مین حاضر ہون اور ہمارے ظالم وہ ہین جو میدانون مین رہتے ہین جہاد پر
کمر باندھتے ہین نہ جماعت کی دولت پاتے ہین امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ سابق وہ ہی جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا اور مقتصد
وہ ہی جو ہجرت کے بعد مکہ معظمہ فتح ہونے کے قبل ایمان لایا اور ظالم وہ ہی جو فتح مکہ کے بعد اسلام مین داخل ہوا اصحاب تفسیر و تذکیر اور ارباب
تحقیق و تدقیق نے ان تینون گروہون کے باب مین بہت کچھ کہا ہی تبرکا چند باتین یہان بیان کیجاتی ہین اوس ترتیب پر جو قرآن مین
مذکور ہی یعنی پہلے ظالم درمیان مین مقتصد اخیر مین سابق سہل بن عبد اللہ تستری قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ وہ جاہل ہین اور علم حاصل
کرنے والے اور عالم اور بعضون نے کہا ہی کہ طالب دنیا ہین اور مائل عقبی اور متوجہ بمولی یا صاحب کبیرہ اور مرتکب صغیرہ اور جرم سے مبرا
یا گناہ پر مصر اور تائب توبہ شکن اور تائب ثابت توبہ پر اول سے آخر تک یا جسکی معاش معاد پر غالب ہو اور وہ جو دونون سے متعلق ہو
اور وہ جسکی معاد معاش پر غالب ہو یا عبادت کرنے والا عادت کے طور پر اور عبادت کرنے والا خوف اور طمع سے اور عبادت

کرنے والا للہ فی اللہ یا بے صبری کرنے والا بلا پر اور صبر کرنے والا بلا پر اور لذت پانے والا بلا سے یا حرام کھانے والا اور مائل مال مشتبہ پر
اور حلال کھانے والا یا ذکر سے غافل اور ذکر مین مشغول اور مذکور کی طرف متوجہ یا گناہگار اور تائب اور متقی یا غافل اور طالب اور جاحد
یعنی پانے والا یا وہ جسکی برائیان نیکیون پر زیادہ ہون اور وہ جسکی برائیان اور نیکیان برابر ہون اور وہ جسکی نیکیان برائیون پر
زیادہ ہون یا وہ جسکا ظاہر باطن سے بہتر ہو اور وہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو اور وہ جسکا باطن ظاہر سے بہتر ہو یا وہ جو دوسرے سے
لے اور دے نہین اور وہ جو لے بھی اور دے بھی اور وہ جو دے اور لے نہین یا وہ جو اپنی روزی سے زیادہ ڈھونڈھے اور وہ جو ضرورت کی قدر
روزی ڈھونڈھے اور وہ جو بالکل ڈھونڈھے ہی نہ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ وہ اہل سخاوت اور اہل جود اور اہل ایثار ہین باطن
نجات اور طالب نجات اور طالب مناجات ہین حقائق سلمی مین ہی کہ دیکھنے والا آپ سے اپنی طرف اور دیکھنے والا آپ سے آخرت کی جانب اور دیکھنے والا
حق سے حق کو صاحب فتوحات نے فرمایا ہی کہ ظالم وہ ہی جو ہمیشہ خواب غفلت مین رہے اور مقتصد وہ ہی کہ کبھی خواب غفلت سے چونکتے بھی
اور سابق وہ ہی جو ہمیشہ بیدار رہے لطائف مین کہا ہی کہ ظالم وہ ہی جو نعمت سے منعم کی طرف نہ پھرے اور مقتصد وہ ہی جو منعم سے نعمت کی طرف
نہ پھرے اور سابق وہ ہی جو منعم سے منعم کی طرف نہ پھرے یعنی منعم کے مشاہدے مین رہے اور اوس سے نعمتین حاصل کرے بیت نعیم
ہر دو جہان میکنند بما عرض ✤ دل زمیانہ تمنا ندرد الا دوست ✤ حق تعالی نے اگلی امتون مین سے کسی امت کو یہ نوازش نہین
فرمائی اور یہ بزرگی عطا نہین کی برگزیدگی کا نشان سب کے صفحۂ حال پر کر دیا اور ظالم سے ابتدا کی تاکہ شرمندہ نہون اور رحمت نے غایت سے
امیدوار رہین بیت نیاید از من آلودہ طاعت خالص ✤ ولے برحمت و فضلت امیدواری ہست ✤ اور بعضون نے کہا ہی کہ ظالم
کی تقدیم فضل کی وجہ سے ہی اور اوسکی تاخیر عدل کی راہ سے ہی اور حق تعالی فضل کو عدل سے زیادہ دوست رکھتا ہی اور سابق کی تاخیر
اس جہت سے ہی تاکہ ثواب سے قریب ہو جائے اور ثواب دخول جنت ہی یا اس جہت سے کہ اپنے عمل پر اعتماد نہ کرے اور طاعت پر خود
پسند نہ ہو جائے اسواسطے کہ خود پسندی وہ آگ ہی کہ جب جلائی جائے تو عبادت کے ہزار گھریان اوس سے جلجاتے ہین نظم ای پسر
عجب آتشے عجب ست ✤ گرم ساز تنور بولہب ست ✤ ہر کجا شعلۂ از و افروخت ✤ ہر چہ از علم و زہد بود بسوخت ✤ جَنّٰتُ عَدْنٍ
باغ اقامت کے یَدْخُلُوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین تینون گروہ یُحَلَّوْنَ زیور پہنائے جائینگے فِیْهَا اون باغون مین مِنْ
مِّنْ اَسَاوِرَ کنگن کے کہ ہونگے مِنْ ذَهَبٍ خالص سونے کے وَّلُؤْلُؤًا اور صاف موتی کے عین المعانی مین ہی
کہ سونے کے کنگن اور موتی عرب کے بادشاہون کا زیور تھا اور وہ اس زیور کے ساتھ خصوصیت رکھتے تھے جسطرح بادشاہان
عجم کے واسطے تاج مخصوص ہی وَلِبَاسُهُمْ اور لباس اوس گروہ کے لوگون کا فِیْهَا حَرِیْرٌ ○ بہشت مین ریشمی ہوگا
دینا کے ریشمی کپڑون کا سا نہین یعنی نہ اوسمین تاگا ہوگا نہ وہ کسی کا بنا ہوا ہوگا وَقَالُوْا اور کہینگے یہ گروہ جب دوزخ کے گڑھے
سے رہائی پاکر باغ جنت مین داخل ہونگے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب حمد و ثنا خدا کے واسطے ہی الَّذِیْٓ اَذْهَبَ
وہ خدا جو لیگیا عَنَّا الْحَزَنَ ہمسے رنج دوزخ کا یا جو خوف طاعت رد ہونے سے ہم رکھتے تھے طاعت قبول فرماکر وہ
ہمسے دفع کر دیا اور بعضون نے کہا ہی کہ اس سے دنیا کے رنج و غم مراد ہین جیسے موت کا ڈر یا شیطان کا وسوسہ یا بھوک

پیاس کا ضرر یا بادشاہ کا خوف یا لوگون کے حسد اور بغض کرنے کا وغیرہ اِنَّ رَبَّنَا بیشک ہمارا رب لَغَفُوْرٌ البتہ بخشنے والا
گناہگارون کا ہے شَكُوْرٌ ۝ جزا دینے والا شکر گزارون کو الَّذِیْٓ اَحَلَّنَا وہ خدا جو ہمکو داراقامہ قیام
کرنے کے گھر مین کرو جنت ہے اور اوس سے اور جگہ پھر جانا نہوگا مِنْ فَضْلِهٖ وہان اوتاریگا اپنے فضل و کرم سے ہمارے عمل کے
سبب سے نہین لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نہ پہونچیگا ہمکو اوس اقامت کے مقام مین نَصَبٌ کچھ رنج طلب معیشت کی جہت سے اور سبب
مشقتین جو دنیا مین تھین وَّلَا یَمَسُّنَا فِیْهَا اور نہ پہونچیگی ہمکو اوس جگہ لُغُوْبٌ ۝ ماندگی اور رنج اسواسطے کہ جنت مین کچھ
کلفت اور محنت نہین ہے بلکہ عیش اور حضور اور فرحت اور سرور ہے وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے خدا اور رسول کا
لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ اونکے واسطے ہے آگ دوزخ کی لَا یُقْضٰى نہ حکم کیا جائیگا عَلَیْهِمْ اوپر مرنے کا جب وہ دوزخ مین ہونگے
فَیَمُوْتُوْا کہ وہ مرجائین اور عذاب سے چھوٹین وَلَا یُخَفَّفُ اور نہ تخفیف کیا جائیگا عَنْهُمْ اونسے مِّنْ عَذَابِهَا کچھ
عذاب دوزخ مین سے بلکہ جب آگ کے شعلے کم ہوجائینگے تو اوسکو زیادہ جلائین اور بھڑکائینگے كَذٰلِكَ اسی جزا کی طرح نَجْزِیْ
جزا دیتے ہین ہم كُلَّ كَفُوْرٍ ۝ ہر ناشکرے کو جو کفر اور ناشکری مین نہایت کو پہونچا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی کافر یَصْطَرِخُوْنَ
فریاد چاہتے ہونگے فِیْهَا دوزخ مین اور کہتے ہونگے کہ رَبَّنَآ ای ہمارے رب اَخْرِجْنَا ہمکو نکال اور دنیا مین بھیج نَعْمَلْ
صَالِحًا تاکہ کرین ہم کام اچھے غَیْرَ الَّذِیْ سوا اوسکے کہ كُنَّا نَعْمَلُ ط تھے ہم عمل کرتے اسواسطے کہ اب عذاب ہمنے آنکھون سے
دیکھ لیا اور جان لیا کہ دنیا مین ہمارے کام اچھے نہ تھے حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ کیا ہمنے زندگی نہین دی
تھی تمکو اور عمر عطا نہین کی تھی اوسقدر کہ نصیحت پکڑے فِیْهِ اوس عمر مین مَنْ تَذَكَّرَ جو چاہے کہ نصیحت پکڑے اسسے وہ عمر اوتنی
جسمین مکلف فکر کرنے اور نصیحت پکڑنے کے ساتھ متمکن ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ عمر بیس اور ساٹھ برس کے درمیان مین ہے اور زادالمسیر مین ہے
کہ ستر برس تک نہ مانہ نصیحت پکڑنے کا ہے اوسکے بعد بوڑھاپے کا زمانہ ہے مقصود کلام یہ ہے کہ ہمنے تمکو عمر عطا فرمائی اسواسطے کہ تم نصیحت
قبول کرو اور متنبہ ہوجاؤ وَجَآءَكُمُ النَّذِیْرُ اور آیا تمھارے پاس ڈرانے والا یعنی وہ پیغمبر جو تمکو نصیحت کرتا تھا یا کتاب یا عقل
یا قرابت والون اور پڑوسیون کی موت کہ کفی بالموت واعظا اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ ڈرانے والے سے بوڑھاپا مراد ہے اسواسطے کہ بوڑھاپے کا
زمانہ شعلۂ حیات کو بجھانے والا ہے اور آئینۂ ذات پر زنگ بڑھانے والا ہے مثنوی نوبت پیری چو زند کوس مرد + دل شود از خوشدلی
وعیش فرد + در تن واندام چو آید شکست + لرزہ کند پای زدستی چو دست + موے سفید از اجل آرد پیام + پشت خم از مرگ رساند سلام
دولت اگر دولت جمشیدی ست + موے سفید آیت نومیدی ست + موضح مین ہے کہ جب دوزخی استغاثہ کرینگے اور غل مچائینگے اور
کہینگے کہ یا اللہ ہمین پھر دنیا مین بھیج تاکہ نیک کام کرین تو جب سے دنیا پیدا ہوئی اور جب تک ختم ہوئی اتنے زمانہ تک فریاد کیا کرینگے حق تعالیٰ
استفسار فرمائیگا کہ مین نے تمکو دنیا مین زندگی دی تھی وہ جواب دینگے کہ ہان ہمنے زندگی بھی پائی تھی ڈرانے والا کو بھی دیکھا تھا حق تعالیٰ فرمائیگا
کہ فَذُوْقُوْا اچھا چکھو عذاب دوزخ کا فَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ پس نہین ہے ظالمون کے واسطے یعنی مشرکون کے لیے مِنْ نَّصِیْرٍ ۝ کوئی
یار اور مددگار کہ اوپر سے عذاب اوٹھالے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ عٰلِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جاننے والا ہے پوشیدہ کا جو آسمانون

ع ۱۱

اور زمینون مین ہی تو کافرون کا احوال اوسپر پوشیدہ نہوگا اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بیشک وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اوس چیز کو جو چھپی ہی سینون مین هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ وہ ہی جسنے کردیا تمکو خَلٰٓئِفَ خلیفہ فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی تمکو اگلون کی جگہ پر صاحب مکان بنایا اور زمین مین تصرف کرنے کی کنجیان تمھارے قبضۂ اقتدار مین چھوڑدین اور یہ بڑی نعمت ہی فَمَنْ كَفَرَ پھر جو کوئی ناشکری کرے اس نعمت پر یا نعمت دینے والے پر ایمان نلائے فَعَلَيْهِ تو اوسپر ہو كُفْرُهٗ ٭ وبال اوسکے کفر کی وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور نہین زیادہ کرتا ہی کافرون کو كُفْرُهُمْ نہ ایمان لانا اونکا عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس اِلَّا مَقْتًا ٭ مگر سخت دشمنی یعنی اونکے کفر کا نتیجہ نہین ہی مگر بغض باری کہ سبب غضب جاودانی وہی ہوسکیگا وَلَا يَزِيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اور زیادہ نہ کریگا کافرون کو كُفْرُهُمْ کفر اور شرک اونکا اِلَّا خَسَارًا ○ مگر نقصان آخرت مین قُلْ کہدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا تمنے شُرَكَآءَكُمُ اپنے شریکون کو الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اونکو جنھین تم پکارتے ہو اور پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے اَرُوْنِيْ مجھکو دکھاؤ اور خبر دو مجکو کہ ان شریکون نے مَاذَا خَلَقُوْا کیا چیز پیدا کی مِنَ الْاَرْضِ زمین مین سے اور اوسمین سے جو کچھ اوسکے اوپر اور اوسکے اندر ہی اَمْ لَهُمْ کیا ہی اونکے واسطے شِرْكٌ شریک فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون کے پیدا کرنے مین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ کیا دی ہمنے اونکو كِتٰبًا کوئی کتاب یہ بات کہنے والی کہ ہمنے شریک ٹھہرا لیا ہی فَهُمْ پس وہ عَلٰى بَيِّنَتٍ کھلی ہوئی دلیلون پر ہون مِّنْهُ ٭ اوس کتاب سے بَلْ نے بَيِّنَةٍ کو زبر پڑھا ہی اوسکے موافق یہ ترجمہ ہوا اور حفص نے بَيِّنَةٍ کی یے کو زیر پڑھا ہی بَلْ ایسا نہین ہی بلکہ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ وعدہ نہین دیتے ہین مشرک بَعْضُهُمْ بَعْضًا بعضے اونکے کہ رؤسا اور اشراف ہین بعض کو کہ رذیل اور تابع لوگ ہین تبون کی شفاعت کا اِلَّا غُرُوْرًا ○ مگر مکر اور فریب کی روسے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نگاہ رکھتا ہی آسمانون اور زمین کو اَنْ تَزُوْلَا اسواسطے کہ زائل نہوجائین اپنی جگہون سے اسلیے کہ ممکن کو بقا کے حال مین نگاہ رکھنے والا ضرور چاہیے لکھا ہی کہ جب یہود اور نصارا نے حضرت عزیر اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو خدا کے بیٹے ہونے کے ساتھ نسبت کیا تو قریب تھا کہ آسمان اور زمین پھٹ جائین حق تعالیٰ نے فرمایا کہ مین اپنی قدرت سے اونکو نگاہ رکھتا ہون تاکہ زوال نہ پائین یعنی اپنی جگہ سے ہٹ نجائین وَلَئِنْ زَالَتَآ اور اگر زائل ہوجائین اِنْ اَمْسَكَهُمَا تو نہین ہی نگاہ رکھنے والا اونکو مِنْ اَحَدٍ کوئی مِّنْۢ بَعْدِهٖ ٭ زائل ہونے کے بعد کہ جگہ پر لائے اِنَّهٗ كَانَ تحقیق کہ اللہ ہی حَلِيْمًا بردبار کہ یہود اور نصارا پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا غَفُوْرًا ○ بخشنے والا اوسے جو اس بات سے رجوع کرکے اوسکی وحدانیت پر ایمان لائے اور جانے کہ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ اوسکی صفت ہی نظم خداوندیکہ معبود ست وواحد ست نہ گوید کسی کہ مولود ست ووالد نہ کسے کورا بنا شاید کفو ومانند نہ بدو نسبت نشاید کرد فرزند نہ رؤسا قریش نے سنا تھا کہ اہل کتاب نے اپنے رسولون کی تکذیب کی تو آپسمین کہتے تھے کہ لعنت کرے اللہ یہود ونصارا پر کیسے وگمراہ ہین کہ اپنے پیغمبر کی تکذیب کرتے ہین خدا کی قسم کہ اگر کوئی پیغمبر ہمارے پاس آتا تو ہم اونسے زیادہ راہ پائے ہوئے ہوتے اور اوسکی تصدیق مین بڑی جلدی کرتے حق تعالیٰ نے خبر دی کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ اور قسم کھائی اونھون نے اللہ کی جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ بہت سخت اپنی قسمون کی لَئِنْ جَآءَهُمْ اگر آئے اونکے پاس نذیر ہی کوئی پیغمبر ڈرانے والا لَيَكُوْنُنَّ تو البتہ ہونگے اَهْدٰى زیادہ راہ پائے ہوئے مِنْ

احدیٰ

اِحْدَى الْاُمَمِ ایک سے اگلی امتون کے جیسے یہود و نصارا وغیرہ فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جب آیا اونکے پاس نَذِيْرٌ ڈرانے والا یعنی حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مَّا زَادَهُمْ نہ زیادہ کیا اوس نذیر کے آنے نے اونکو اِلَّا نُفُوْرًا ۙ مگر بھاگنا حق سے اور دور ہونا
اِسْتِكْبَارًا اور نہ بڑھایا اونمین مگر حکم الٰہی سے تکبر اور سرکشی فِي الْاَرْضِ زمین مین وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ اور یہ کہ مکر کیا
اونھون نے بُرا مکر یعنی اوس نذیر کو ہلاک کرنے کے لیے حیلے اور بہانے سوچے وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ اور نہین پھرتا
مکر بُرا مگر مکر کرنے والے کی طرف یعنی ہر مکر کرنے والے کا مکر احاطہ کرتا ہی اور اوسکے اطراف و جوانب لیلیتا ہی اور جو کچھ کسی دوسرے کے باب مین وہ سوچا
ہو وہی اپنے بارہ مین مشاہدہ کرتا ہی اس باب مین این یا مین کا قطعہ ہی قطعہ در باب من نرود حسد یک دو ناشناس ؛ دمہاز دند و کورہ
تزویر تافتند ؛ ز اعمال نفسہم ہمہ نیکی بمن رسید ؛ و ایشان جزائے فعل بخویش یافتند ؛ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہین
تکذیب کرنے والے اور مکار یعنی انتظار نہین کرتے اور امید نہین رکھتے اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ مگر عادت الٰہی کی جو اگلون مین جاری
تھی کہ وہ اہل تکذیب پر عذاب اور مکارون پر عقوبت ہی فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ پس پاؤگے ای ہمارے حبیب عادت الٰہی کے واسطے
تَبْدِيْلًا ۚ کچھ تبدیل یعنی عذاب کو ثواب سے کوئی نہین بدل سکتا وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ اور نہ پاؤگے عادت الٰہی کے واسطے
تَحْوِيْلًا ۝ پھرنا یعنی تکذیب کرنے والون اور مکارون سے دوسرے کی طرف کوئی نہین پھیر سکتا اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا کیا سیر نہین کرتے
اہل مکہ فِي الْاَرْضِ زمین مین فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ تاکہ دیکھین شام اور یمن کی راہ مین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے یعنی قوم عاد اور قوم ثمود وَكَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْهُمْ اور تھے وہ سخت تر مکہ
والون سے قُوَّةً ؕ قوت کی رو سے اور باوجود اسکے اونھون نے عذاب سے رہائی نہ پائی اور ہر قوم کی ہلاکت کے آثار اونکے شہر و دیار مین باقی ہین
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ اور نہین ہی اللہ کہ عاجز کرے اوسکو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین وَلَا فِي الْاَرْضِ
اور نہ زمین مین تو وہ جو چاہے کرے کوئی اوسکے حکم پر پیشی نہین کرتا اِنَّهٗ كَانَ بیشک وہ ہی عَلِيْمًا جانتا سب چیزون کا احوال
قَدِيْرًا ۝ قادر اونمین تصرف کرنے پر وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ اور اگر پکڑتا خدا النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا لوگون کو جو انہون نے کمائی کی شرک اور معصیت مَا تَرَكَ تو نہ چھوڑتا عَلٰى ظَهْرِهَا زمین کی پشت پر مِنْ دَآبَّةٍ کسی جنبش
کرنے والے کو آدمیون مین سے یا جن اور انس مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ سب حیوانات مراد ہین کہ بنی آدم کے گناہون کی
شامت سے ہلاک ہوتے ہین جیسے حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ مین کہ مشرکون کے کفر کی نحوست سے سب جانور بھی ہلاک ہوے
مگر وہ جانور جو کشتی مین تھے تو اسوقت بھی اگر انکو گناہگارون کے گناہ کے وبال مین پکڑین تو سب نیست و نابود ہو جائین وَلٰكِنْ
يُّؤَخِّرُهُمْ مگر پیچھے رکھتا ہی اونکو اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ وقت نام رکھے ہوے تک کہ اونکے ہلاک ہونے کا زمانہ ہی فَاِذَا جَآءَ
اَجَلُهُمْ پھر جب آئیگا وقت اونکے ہلاک ہونے کا فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ كَانَ بِعِبَادِهٖ ہی اپنے بندون کو بَصِيْرًا ۝ ع ۵
دیکھنے والا اور جانتا ہی کہ ہلاک ہونے کا مستحق کون ہی اور نجات پانے کے قابل کون اور ہر ایک کو اوسکے حال کے موافق جزا دیگا نظم
آنرا بہ لوامع رضا بنوازد ؛ وین را بنوائر غضب بگدازد ؛ کس را بقضاے قدرتش کارے نیست ؛ آنست صلاح خلق کو میسازد

سورۃ یٰسٓ مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	ثلث وثمانون اٰیۃ
سورۂ یٰسین مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ترا سی آیتین ہین

یٰسٓ ○ ینابیع مین ہے کہ حروف مقطعہ مین سے ہر ایک حرف ایک بھید ہے خزانۂ غیب کے بھیدون مین سے کہ حق تعالیٰ نے اپنے حبیب علیہ السلام کو اوسپر اطلاع دی بعد اوسکے جبریل علیہ السلام اونپر نازل ہوے اور خدا اور رسول کے سوا کوئی اوس بھید سے واقف نہین بعضے علمانے یٰسین کی تفسیر مین کہا کہ قرآن کا نام ہے اور حقائق سلمی مین ہے کہ اللہ کے ناموں مین سے ایک نام ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سورت کا نام ہے اور یہ حدیث کہ اِنَّ اللّٰہَ قَرَءَ طٰہٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ اس قول کی تائید کرتی ہے کو تفسیر ماوردی مین ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سات نام قرآن مین مذکور ہوے ہین اونمین سے ایک یٰسٓ ہے اور وہ جو اہل بیت کو آل یٰسین کہتے ہین اسکی تائید کرتا ہے مصرع للہ در کم یا آل یاسینا ۞ امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ یٰسٓ کے یہ اشارہ ہے یوم میثاق کی طرف اور سین عبارت ہے اوسکے سر سے اے شوق والے دوستو بحر الحقائق مین ہے کہ یٰسٓ کے معنی یہ ہین کہ قسم ہے یمن نبوت حبیب کی اور اونکے سر مطہر کی اور بعضے اس بات پر ہین کہ یٰسٓ کے معنی یا انسان ہین بنی طی کی لغت مین یٰسٓ اصل مین یا انسین تھا کثرت ندا کی وجہ سے اوسین اختصار کر دیا ہے جسطرح امین اللہ مین من اللہ کہتے ہین اور حقیقت یہ ہے کہ کلام عرب مین کلمہ کو ایک حرف سے تبدیل کر دیتے ہین جیسے قَدْ قُلْتُ لَہَا قِفِیْ فَقَالَتْ لِیْ قَافْ یعنی وقفت تو چاہیے کہ حرف سین کلمہ کی طرف اشارہ ہو اور جو قول کہ گذرا اوسکے موافق انسان کی طرف اشارہ ہے اور انسانیت کے ساتھ مخاطب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہون اسواسطے کہ کمال انسانیت کی صفت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے ثابت ہے اور شاید کہ کلمہ سید کی طرف اشارہ ہو یعنی یا سید البشر اور یہ جو حدیث ہے کہ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ یہ ان حرفون کی تفسیر ہوا اور جاننا چاہیے کہ حرفون مین سین کو سویت اعتدالیہ ہے کہ اوسکے زُبُر وبَیِّنات مین توافق اور تساوی ہے اور کسی حرف کا یہ حال نہین تو لاجرم حضرت ختمیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے اسواسطے کہ عدالت حقیقی خواہ طریق توحید مین خواہ احکام شرع مین آپکے ساتھ خصوصیت رکھتی ہے نظم ترا ست مرتبۂ اعتدال در ہمہ حال ۞ کہ در خصائص توحید اصلی زہمہ ۞ تمکن ست ترا در مقام جمع الجمع ۞ بدین فضیلت مخصوص افضلی زہمہ ۞ اور کلمات سابقہ کے فحوا سے قلب القرآن یٰسٓ کی خوشبو سونگھ سکتے ہین فرد خدایت لشکرے دادہ ز قرآن ۞ پس آنگہ قلب آن لشکر زیٰسٓ ۞ جوامع الاصول مین صحیح ترمذی سے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے منقول ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لِکُلِّ شَیْءٍ قَلْبٌ وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ یٰسٓ اور جو کوئی سورۂ یٰسٓ پڑھے یا لکھے وہ قرآن کے بار مرتبہ پڑھنے کا ثواب پاتا ہے اور اس سورت کو متمم کہتے ہین یعنی اپنے پڑھنے والے پر دونون جہان کی نیکی تمام کر دیتی ہے اور دافعہ کہتے ہین کہ اوس سے سب برائیان دفع کرتی ہے اور قاضیہ کہتے ہین کہ پڑھنے والے کی سب حاجتین روا کرتی ہے لکھا ہے کہ کفار مکہ نے کہا کہ اے محمد تم رسول ہو خدا نہین ہو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ یٰسٓ اے سید وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○ قسم ہے قرآن محکم یا حق حکم کرنے والے کی یا قرآن صاحب حکمت کی اِنَّکَ بیشک اور بے شبہ تم لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○

رسولون مین سے جنھین خدا نے خلق کی طرف بھیجا ہی اور جو تھے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر کہ توحید ہی یا تم بھیجے گئے ہو
طریقۂ استقامت کے ساتھ کہ وہ راہ مقصود کو پہونچا دیتی ہی تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ بھیجا قرآن کو بھیجنا خدائے قوی نے اپنے ملک مین اور
بکر نے تَنْزِیْلُ کے لام کو پیش پڑھا ہی یعنی قرآن اوتارا ہوا ہی خدائے غالب الرَّحِیْمِ ○ مہربان کا خلق پر اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تم رسولون مین سے ہو لِتُنْذِرَ تاکہ تم ڈراؤ عذاب بانی سے قَوْمًا اوس گروہ کو کہ مَّآ اُنْذِرَ نہین ڈرائے گئے ہین اٰبَآؤُهُمْ
اونکے باپ قریب زمانہ کے زمانۂ فترت سے دوری اور دیری کے سبب سے یا ڈراؤ نہ تھا اوس پیغمبر سے کہ ڈرائے گئے اونکے باپ دادا زمانہ دور کے
حضرت اسماعیل علیہ السلام کے عہد مین فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ پھر وہ غافل ہین لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ بیشک حق ہوا قول عذاب کا
عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ اکثر کافرون پر یعنی لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ کا کلمہ حق ہوا اونپر فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ تو وہ نہین
ایمان لائے اُس سے وہ کافر مراد ہین جنکو خدا ازل مین جانتا تھا کہ کفر ہی پر مرینگے یا شرک پر قتل ہونگے جیسے ابوجہل اور اوسکے مثل اِنَّا جَعَلْنَا
بیشک کیے ہمنے فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اونکی گردنون مین طوق فَهِیَ پھر وہ طوق لپٹ گئے اِلَى الْاَذْقَانِ اونکی ٹھوڑیون کی طرف
اور چھوڑتے ہی نہین کہ سر ہلائین فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ پس وہ سر اوٹھائے ہوئے ہین اور آنکھین بند کیے گئے یہ تمثیل مشرکون کی ہی اوس
گروہ کے ساتھ جو گردن مین طوق ڈالے ہون لکھا ہی کہ ابوجہل نے قسم کھائی کہ پیغمبر صاحب کو نماز مین دیکھے تو اپکا سر توڑے ایکدن دیکھا کہ آنحضرت
نماز پڑھتے ہین پتھر اوٹھایا اور آپکے پاس آیا جب پتھر مارنے کو ہاتھ اوٹھایا تو وہ ہاتھ اوسکی گردن مین لپٹ گیا اور پتھر اوسکے ہاتھ مین جکڑ گردن مین رہ گیا اسپر
آیت نازل ہوئی کہ ہمنے اونکو باز رکھا جسطرح طوق اور ہتکڑی پہنے ہوے آدمی کامون سے باز رکھے جاتے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قوم
بنی مخزوم نے ابوجہل کا ہاتھ اوسکی گردن سے بمشکل تمام چھوڑایا اور ایک مخزومی بولا کہ مین جاتا ہون اور اسی پتھر سے محمد کو قتل کرتا ہون جب
آپکے قریب آیا تو اندھا ہو گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَجَعَلْنَا اور کردی ہمنے مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ اونکے منہ کے سامنے
سَدًّا دیوار اور آڑ وَّمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سَدًّا آڑ اور روک فَاَغْشَیْنٰهُمْ پھر چھپا دین ہمنے اونکی آنکھین
فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○ پھر وہ نہین دیکھتے محققون نے کہا ہی کہ سامنے کی آڑ امید بڑی کرنا ہی اور پیچھے کی آڑ گذرے ہوے گناہون سے
غفلت ہی اور جسکو ایسی دو آڑین گھیرے ہون تو دلائل قدرت مین نظر کرنے سے اوسکی آنکھ ڈھپی ہوگی اور ایسے لوگ فلاح اور ہدایت کی
راہ نہین دیکھتے وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ اور برابر ہی اونپر ءَاَنْذَرْتَهُمْ کہ ڈراؤ تم اے ہمارے حبیب اونکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ
یا نہ ڈراؤ تم اونکو لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ وہ نہین ایمان لاتے اسواسطے کہ علم قدیم اور تقدیر ازلی خدائے حکیم کی کفر پر اونکے قتل اور
موت کا حکم لگا چکی ہی اِنَّمَا تُنْذِرُ نہین ڈرا سکتے اور نہین آگاہ کرتے ہو تم اے ہمارے حبیب ایسا ڈرانا کہ مفید ہو مگر مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ اوسکو جو پیروی کرتا ہی قرآن کی اور اوسکی نصیحتین قبول کرنے کو سنتا ہی وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ اور ڈرتا ہی خدا سے
بِالْغَیْبِ پوشیدگی مین یعنی چھپا ہوا اوس سے ڈرتا ہی خلق کی نظر مین نہین یا خدا سے اوس چیز مین ڈرتا ہی جو اوس سے غائب ہی
یعنی امور آخرت مین فَبَشِّرْهُ پھر خوشخبری دو اوس ڈرنے والے کو بِمَغْفِرَةٍ پچھلے گناہ بخشنے کی وَّاَجْرٍ كَرِیْمٍ ○
اور بڑے اجر کی آیندہ زمانہ مین یعنی بہشت کی لکھا ہی کہ بنو سلمہ نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمارے گھر مسجد سے دور ہین اگر مسجد کے قریب

ہم گھر لین تو کیسا ہی یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْیِ الْمَوْتٰی زندہ کرتے ہین مردون کو قبرون سے اوٹھاکر یا مردہ دلونکو ہدایت فرماکر وَنَکْتُبُ اور لکھتے ہین ہم مَا قَدَّمُوْا جو کچھ اونھون نے پہلے سے بھیج رکھا ہی نیک یا بد کام وَاٰثَارَھُمْ اور ہم لکھتے ہین اونکے پانون یعنی اونکے پانون کے نشان کہ چلکر مسجد مین جاتے ہین مراد یہ ہی کہ اونکی خطائین مٹادینگے اور ہر قدم پر عنایت کا نشان اونکے صفحۂ اعمال پر کھینچ جائیگا وَکُلَّ شَیْءٍ اور سب چیزین اَحْصَیْنٰهُ ہمنے نگاہ رکھی ہین یا ہمنے بیان کی ہین فِیْٓ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۝ اوس وقت مین جو پیشوا ہی کھلا ہوا یعنی لوح محفوظ پر یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای بنو سلمہ تم اپنے گھرون مین رہو اسواسطے کہ تمھارے قدمون کے نشان کا ثواب لوح محفوظ مین لکھتے ہین صحیحین مین ہی کہ نمازیون مین سب سے زیادہ بزرگ وہ آدمی ہی کہ مسجد مین جسکے آنے کی راہ بہت دور ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ آثار عام ہی اس بات سے کہ نیک ہون جیسے وہ علم جو لوگون کو سکھائین یا وہ وقف جو نیک مقاصد پر کرین یا جاری رہنے والا صدقہ جیسے پل سرایا مسجد یا آثار بد ہون جیسے باطل امرون کو شائع کرنا اور ظلم کی جڑ مضبوط کرنا حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ مین سب آثار لکھتا ہون اور وقت پر ہر امر کے مناسب جزا دونگا نظم از مکافاتِ عمل غافل مشو ؎ گندم از گندم بروید جو ز جو ؎ ایچنین گفت ست پیر معنوی ؎ کاہی برد انچہ کاری بدروی ؎ وَاضْرِبْ لَهُمْ اور بیان کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مکہ کے واسطے مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ مثل اہل دیہ انطاکیہ کی اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ جب آئے اوس گانون مین بھیجے ہوئے لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آسمان پر اوٹھ جانے سے قبل شمعون الصفا کے ساتھ دو حواریون کو انطاکیہ کی طرف بھیجا شمعون الصفا حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکے خلیفہ ہوے تھے اور وہ دو حواری جو اونکے ساتھ انطاکیہ کو گئے تھے اونکے نام یحییٰ اور تومان ہین یا ناوس ماروس اور ثعلبی نے کہا ہی کہ صادق اور صدوق اور حضرت عیسیٰ نے اونکو اسواسطے انطاکیہ کی طرف بھیجا تھا کہ خلق کو خدا کی طرف بلائین یہ جب شہر کے قریب پہونچے تو ایک بوڑھا آدمی دیکھا کہ بکریان چراتا ہوا سے سلام کیا اوسنے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو یہ بولے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوے ہین خلق کو ضلالت کے جنگل سے منزل ہدایت کی راہ پر ہم بلاتے ہین وہ بوڑھا آدمی بولا کہ اپنا دعوی سچے ہونے پر کوئی دلیل بھی رکھتے ہو اونھون نے جواب دیا کہ ہان ہم بیمارون کو اچھا کردیتے ہین سفید داغ والے اور مادر زاد اندھے کو حالت صحت پر پھیر لاتے ہین بڈھا بولا کہ برسون گذر گئے میرا بیٹا بیمار ہی اور طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہین اگر تم اوسکے درد کی دوا کردو تو مین تمھارے خدا پر ایمان لاؤن اونھون نے اوس بیمار کے سرہانے آکر دعا کی بیمار نے صحت کامل پائی بیت قدم نہادی و برہر دو دیدہ جا کردی ؎ بیک نفس دل بیمار را دوا کردی ؎ بس وہ بڈھا ایمان لایا وہی حبیب نجار ہی کہ اوسے صاحب یٰس کہتے ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے چھ سو برس قبل آپ پر ایمان لایا تھا ایمان مین سبقت لیجانے والون مین سے ایک وہ بھی ہی غرضکہ حضرت عیسیٰ کے ان دونون بھیجے ہوے آدمیون کی خبر انطاکیہ مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے انکی برکت سے صحت پائی بادشاہ شہر کہ عالم مین اوسکا نام انطخیش رومی لکھا ہی بت پوجتا تھا اوسنے ان دونون شخصون کی خبر پائی اور انکی دعوت کے مضمون کی بھی خبر پائی کہ یہ خدائے واحد کی طرف بندون کو بلاتے ہین اور بت پرستی سے منع فرماتے ہین بس انکو قید خانہ مین بھیجدیا اور شمعون انکے پیچھے آئے اور بادشاہ کے

وقف غفر ع ۱۲

وقف لازم

خواص سے دوستی اور آشنائی شروع کی اور علم و حکمت کی وجہ سے بادشاہ کے مقرب ہو گئے تو حق تعالیٰ نے اس قوم سے خبر دی کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ یاد کر جب بھیجا ہمنے اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ انطاکیہ کے لوگوں کی طرف دو پیغمبر یعنی عیسیٰ اور شمعون نے ہمارے حکم سے دو حواری بھیجے فَكَذَّبُوْهُمَا تو تکذیب کی اون گانوں والوں نے اون دونوں کی اور اونکو قید خانہ مین بھیجدیا فَعَزَّزْنَا پھر قوت دی ہمنے اونکو اور بکرنے عزز نا بے تشدید پڑھا ہے یعنی غالب کر دیا ہمنے اونکو بِثَالِثٍ تیسرے بھیجے ہوے کے سبب سے کہ قول اصح پر وہ شمعون الصفا ہین اور بعضون نے کہا ہے شمعان یا سلوم یا یونس ہین فَقَالُوْٓا تو کہا اون بھیجے ہوؤن نے اہل انطاکیہ سے کہ اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ بیشک ہم تمھاری طرف بھیجے ہوے ہین عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے یا اونکے خلیفہ کے پاس سے قَالُوْا کہا اوس شہر کے لوگون نے کہ مَآ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا مگر آدمی مثل ہمارے اکثر صفات بشریہ مین پھر تمکو رسالت کے ساتھ کیون خاص کیا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ اور نہین بھیجی اللہ تعالیٰ نے مِنْ شَیْءٍ کوئی چیز وحی اور رسالت مین سے اِنْ اَنْتُمْ نہین ہو تم اِلَّا تَكْذِبُوْنَ مگر جھوٹ بولتے ہو دعوی رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا کہا اون بھیجے ہوؤن نے کہ ہمارا رب یَعْلَمُ جانتا ہے کہ اِنَّآ بیشک ہم اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ تمھاری طرف بھیجے ہوے ہین وَمَا عَلَیْنَآ اور نہین ہے ہمپر اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ مگر پہونچا دینا کھلا ہوا اور ہم اپنا کام کر چکے اور ہمنے پیغام پہونچا دیا اگر تم ہماری دعوت نہ قبول کروگے اور ہمارا دین اختیار کروگے تو تمپر عذاب نازل ہوگا قَالُوْٓا اِنَّا تَطَیَّرْنَا بِكُمْ وہ بولے کہ ہمنے بدفال لی تمھارے آنے سے کہ جب سے تم اس شہر مین آئے ہو مینھ نہین برسا اور ہماری سب کھیتیان خشک ہو گئین لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا اگر باز نہ آؤگے تم اپنے دعوے سے تو لَنَرْجُمَنَّكُمْ ضرور پتھرون سے مار ڈالینگے ہم تمکو وَلَیَمَسَّنَّكُمْ اور البتہ پہونچیگا تمکو مِّنَّا ہمسے عَذَابٌ اَلِیْمٌ عذاب دکھ دینے والا قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ کہا پیغام پہونچانے والون نے کہ فال بد تمھاری مَّعَكُمْ تمھارے ساتھ ہے یعنی تمھارے فاسد عقیدون اور باطل عملون کی شامت ہے اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ کیا تم نصیحت کیے جاتے ہو تو فال بد لیتے ہو اور مار ڈالنے پر دھمکاتے ہو بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ گروہ ہو حد سے گذرے ہوے لکھا ہے کہ شمعون بادشاہ کے ساتھ بتخانہ مین آئے اور حق تعالیٰ کو سجدہ کیا جب سجدہ کرتے لوگ جانتے کہ وہ بت کو پوجتے ہین بادشاہ اوپر بڑا اعتماد کرنے لگا بے اونکے مشورہ کے کسی مہم پر قدم نہ مارتا ایک دن شمعون نے پوچھا کہ بادشاہ سلامت مین نے سنا ہے کہ آپنے دو مسافر غریب قید کیے ہین اونکو قید کرنے کی کیا علت ہے بادشاہ بولا کہ وہ دعوی کرتے ہین کہ تمھارے بتون کے سوا اور خدا ہے شمعون نے تعجب کی رو سے کہا کہ حکم کیجیے ذرا اونھین حاضر تو کرین کہ وہ تو عجیب بات کہتے ہین بادشاہ نے حکم دیا وہ دونون حاضر کیے گئے جب اونھون نے شمعون کو دیکھا تو اپنے دل مین خوش ہوے اور دلیر ہو گئے شمعون نے اونسے پوچھا کہ تم کسکی عبادت کرتے ہو وہ بولے کہ ہم اوسکی عبادت کرتے ہین جسنے زمین آسمان پیدا کیا شمعون نے کہا تمھارا خدا کیا کرتا ہے وہ بولے کہ اندھے کو آنکھون والا کر دیتا ہے شمعون نے بادشاہ سے التماس کی اور کئی اندھے حاضر کیے گئے شمعون نے اون دونون سے کہا کہ بھلا اپنے خدا سے کہو تو کہ ان اندھون کو آنکھون والا کر دے اونھون نے دعا کی پس فوراً پلک مارتے ہی اون اندھون کی آنکھین کھل گئین شمعون بولے کہ بادشاہ سلامت ہم بھی اپنے خدا ؤن سے درخواست کرین کہ وہ بھی یہی کام کر دکھائین بادشاہ نے

چپکے سے کہا کہ شمعون تم نہین جانتے کہ یہ خدا نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے دوبارہ کہا کہ اے حواریو تمہارا خدا اور کیا کرسکتا ہے وہ دونون غیب بولے کہ مردہ کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا خدا یہ کام کرتا ہے تو ہم سب اوسپر ایمان لاتے ہین تو ایک بادشاہ کو جسے مرے ہوئے مدت گذر گئی تھی یا سات دن کے کسی مردہ کو اونھون نے دعا کرکے زندہ کردیا بس بادشاہ تمام قوم سمیت اوسی وقت ایمان لایا اور کچھ لوگون نے مومنون کو ایذا رسانی اور قتل کا قصد کیا حبیب نجار کو خبر ہوئی وہ اپنی جگہ سے اوسطرف متوجہ ہوا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کہ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ اور آیا دور کنارہ شہر سے یعنی اوس شہر سے بہت دور جگہ پر سے رَجُلٌ ایک مرد یَّسْعٰی دوڑتا ہوا اون بھیجے ہوون کو جتانے کے واسطے اور پہونچتے ہی قَالَ یٰقَوْمِ بولا کہ اے میری قوم اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ۙ پیروی کرو بھیجے ہوون کی اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْـَٔلُكُمْ پیروی کرو اون لوگون کی جو نہین مانگتے تمسے اَجْرًا کچھ بدلا پیغام پہونچانے پر وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ اور وہ راہ پائے ہوے ہین خیر کے ساتھ دونون جہان مین وَمَا لِیَ اور کیا ہے ہمکو کہ سچائی کی روسے لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ نہین عبادت کرتے اوسکی جسنے ہمکو پیدا کیا اور معدوم سے موجود کردیا وَاِلَیْهِ اور اوسکے حکم اور جزا کی طرف تُرْجَعُوْنَ ۝ پھیرے جاؤگے قیامت کے دن اپنی طرف پیدا کرنے کی اضافت شکر ظاہر کرنا ہے اور پھر زندہ ہوکر اوٹھنے کی اضافت کافرون کے ساتھ زجر اور تہدید مین مبالغہ ہے ءَاَتَّخِذُ کیا ٹھہراتا ہون مین مِنْ دُوْنِهٖۤ خدا کے سوا اٰلِهَةً بہت سے خدا یعنی بت اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ اگر چاہے خدا مجکو بِضُرٍّ ضرر کے ساتھ یعنی اگر چاہے کہ کچھ ضرر مجکو پہونچائے تو لَا تُغْنِ عَنِّیْ کفایت نہین کرتی مجسے شَفَاعَتُهُمْ شَیْـًٔا شفاعت بتون کی کچھ بھی اوس ضرر مین سے یعنی بت مجسے بلا کو دفع نہین کرتے وَّلَا یُنْقِذُوْنِ ۝ اور نہ رہائی دیتے ہین مجکو اور نہ خلاص کرتے ہین پس اگر مین اوسے پوجون جو نہ نفع پہونچانے کی قدرت رکھتا ہے نہ ضرر سے بچانے کی اور جو نفع پہونچانے اور ضرر سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اوس سے ہاتھ اوٹھاؤن تو اِنِّیْۤ اِذًا بیشک مین اوسوقت ہون لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین جب کافرون نے حبیب نجار سے یہ بات سنی تو اونھین قتل کرنے کا قصد کیا تو وہ پیغمبر کی طرف متوجہ ہوکر بولے کہ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ بیشک مین ایمان لایا بِرَبِّكُمْ تمہارے رب پر فَاسْمَعُوْنِ ۚ ۝ تو تم سنو میرا ایمان تاکہ کل قیامت کے دن میرے ایمان کی گواہی دو اور بعضون نے کہا ہے کہ قوم کی طرف مخاطب ہوکر یہ بات کہی اور قوم کے لوگ اونھین پتھر مارنے لگے یہانتک کہ وہ مرگئے اور بازار انطاکیہ مین اونکی قبر ہے اور ایک قول یہ ہے کہ لوگون نے اونھین مار ڈالا اور حق تعالی نے پھر زندہ کرکے بہشت مین داخل فرمایا حسن بصری رحمہ اللہ تعالی اس بات پر ہین کہ لوگون نے جب اونھین قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالی نے کرامت اور بزرگی کی وجہ سے اونھین بہشت مین پہونچادیا قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ دکھا گیا کہ داخل ہو جنت مین جب وہ بہشت مین گئے تو قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ ۙ خصوصہ بولے کہ کاشکے میری قوم کے لوگ جانتے بِمَا غَفَرَ لِیْ وہ چیز جسکے سبب سے بخشدیا مجکو رَبِّیْ میرے رب نے وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ ۝ اور کردیا مجکو اون لوگون مین سے جو نوازے ہوے ہین بزرگی کے ساتھ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ بھیجے ہوے پیغام پہونچانے والے اور بادشاہ اور مومن سب قتل ہوگئے اور ایک قول یہ ہے کہ اور سب تو سلامت بچ گئے فقط حبیب نجار قتل ہوے یا آسمان پر چلے گئے وَمَاۤ اَنْزَلْنَا اور نہین بھیجا ہمنے عَلٰی قَوْمِهٖ حبیب کی قوم پر

والعشرون
الجزء الثالث
۲۳

مِنْ بَعْدِهٖ اونکے قتل ہونے یا اوٹھ جانے کے بعد مِنْ جُنْدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے وَمَا كُنَّا اور نہ تھے ہم مُنْزِلِيْنَ اوتارنے والے لشکر کسی قوم کو ہلاک کرنے کے واسطے یعنی کافر ایسے ذلیل و خوار اور بیقید ہین کہ اونھین ہلاک کرنے کے واسطے آسمانی لشکر نہ چاہیے اور جنگ بدر اور حنین کے دن آسمان سے فرشتے جو اترے یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کے واسطے تھا نہ اسلیے کہ کافرون کا لشکر کسی حساب مین ہو اِنْ كَانَتْ نہ تھا اہل انطاکیہ پر عذاب اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک چیخ کہ جبرئیل علیہ السلام نے اونکے شہر کے دونون بازار کھیرکر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ وہ مرے پڑے تھے یعنی جبرئیل علیہ السلام کی ایک ہی چیخ سے سب مرگئے جیسے ایک ہی بار آگ بجھ جاتی ہے يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ای افسوس کافر بندون پر کہ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ نہین آیا اونکے پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے کہ اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ہنسی کرتے تھے اَلَمْ يَرَوْا کیا اونھون نے نہین دیکھا اور نہین جانا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کردیے ہمنے قَبْلَهُمْ اونکے پہلے مِّنَ الْقُرُوْنِ زمانون والون مین سے اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ نہین دیکھا اونھون نے یہ کہ جو اگلے زمانہ مین ہلاک ہوے وہ اونکی طرف نہین پھرتے یعنی دنیا مین پھر نہین آتے وَاِنْ كُلٌّ اور نہین ہین وہ سب لَّمَّا جَمِيْعٌ جبکہ بہم جمع ہون لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ہمارے پاس حاضر کیے گئے قیامت کے دن جزا کے واسطے یعنی اون اگلے کافرون مین سے جنکو ہمنے ہلاک کیا یا یہ مخالف پیچھے رہے ہوے سب میدان حشر مین ہمارے حضور حاضر ہونگے اور اپنے افعال اور اقوال کے موافق جزا اور سزا پائینگے یعنی بڑے عذاب مین مبتلا ہونگے اور محرومی کے قید خانہ مین ہمیشہ کے واسطے قید ہونگے مبتلا و نعمت جنان ہمہ محروم جاودان ۞ محزون و مستمند ہمہ محبوس و مبتلا وَاٰيَةٌ اور ہماری قدرت کی نشانیون مین سے ایک نشانی لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ کافرون کے واسطے زمین مری ہوئی ہے یعنی خشک بے گھاس کہ ہمنے مینھ کے سبب سے اَحْيَيْنٰهَا زندہ کردیا ہمنے اوسکو وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا اور نکالا ہمنے اوس سے حَبًّا دانہ کاٹ لینے کے قابل اس سے اناج مراد ہے فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ تو اوس دانہ مین سے کھاتے ہین وَجَعَلْنَا فِيْهَا اور پیدا کردیے ہمنے زمین مین جَنّٰتٍ باغ مِّنْ نَّخِيْلٍ خرمون کے اقسام وَّاَعْنَابٍ اور انگورون کے انواع مین سے وَفَجَّرْنَا اور جاری کردیے ہمنے فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ زمین مین چشمون مین سے لِيَاْكُلُوْا تاکہ کھائین وہ مِنْ ثَمَرِهٖ میوے مین سے جو کہ ذکر ہوا وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اور نہین کیا اونکے ہاتھون نے یعنی اون میوون مین سے کھاتے ہین جنمین اونکے ہاتھون نے کچھ کام ہی نہین کیا بلکہ محض قدرت سے پیدا کیے گئے ہین اور بکنے عملوہ پڑھا ہے اور ما موصولہ کہا ہی یعنی جاری کیا ہمنے باغون مین جو کچھ کیا ہے اونکے ہاتھون نے شیرہ انگور وغیرہ کے مثل اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ کیا پھر شکر نہین کرتے ان نعمتون کے مقابلہ مین اور منعم کی پرستش نہین کرتے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہے کہ اہل اشارت کی زبان پر اس آیت کے معنی یہ ہین کہ زمین دل کو ہمنے زندہ کردیا عنایت کے مینھ سے اور پیدا کیا ہمنے اوس سے طاعت کا دانہ کہ روحین اوس سے غذا پاتی ہین اور پیدا کردیے ہمنے باغ ذکرون کے خرمون اور شوقون کے انگورون کے اور حکمت کے چشمے اوسمین ہمنے جاری کردیے کہ مکاشفون اور مشاہدون کے پھلون سے فائدہ لیتے ہین اور جو کام کہ اونھون نے کیے ہین خیر اور صدقے اوسکے نتیجون سے بہرہ مند

وقف غفران

ع

ہوتے ہین کیا شکر گزار نہین کرتے یعنی شکر کرنا چاہیے اس ظاہری اور باطنی نعمت پر تاکہ اوسکی زیادتی کا سبب ہو کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ
لَأَزِيدَنَّكُمْ قرآن کریم کی آیات اور اوسکی نعمت ونزول اور ہدایت وغیرہ بیشمار کمسے بیشمار ہیں پس وہ بسر منزل مقصود وہی ہے از منہج شکر گزاری نغزد
تُنْبِتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْآكِلِينَ اور وہ ذات پاک ہی جسنے قدرت کاملہ سے پیدا کیین سب قسمین اور نوعین مختلفہ
تنبیہ ۱۲ رمضان سنہ ۱۳۲۳ھ جمعہ کے دن ۱۲ بجے دن کے وقت وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین سے یعنی
بشر مرد اور عورت وَمِمَّا لَا يَعْلَمُونَ ۝ اور اوس چیزین سے جو نہین جانتے ہین اقسام خلائق مین سے وَآيَةٌ لَّهُمُ
اللَّيْلُ ہے اور دوسری نشانی اونکے واسطے ہماری قدرت پر رات ہی کہ حکمت کی رو سے نَسْلَخُ کھینچتے ہین اور دور کرتے ہین ہم مِنْهُ
النَّهَارَ اوس سے دن کی روشنی کو فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۝ تو وہ اندھیرے ہی مین آنے والے ہین تاریکی مین وَالشَّمْسُ تَجْرِي
اور نشانی آفتاب ہی کہ چلتا ہی لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا اوس قرارگاہ کی طرف جو اوسکے واسطے ہی صحیح مسلم مین ہی کہ آفتاب کی قرارگاہ عرش
نیچے ہوتی ہی اور کہتے ہین کہ قرارگاہ سے مراد حد معین ہی کہ آفتاب کا دور اوسپر تمام ہو ذَٰلِكَ وہ اوسکا قرارگاہ کی طرف جانا تَقْدِيرُ
الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ اندازہ ہی خدا کا جو غالب ہی اپنی قدرت کے سبب سے ہر مقدور پر جاننے والا ہی ہر معلوم کو وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ
اور چاند کو مقرر کر دیا ہمنے اوسکی سیر مَنَازِلَ منزلون مین کہ اٹھائیس ہین بارہ برجون مین اسواسطے کہ ہر برج کا حصہ دو منزلین
اور ایک تہائی ہوتی ہی اور ہر روز ایک منزل کے قریب قطع کرتا ہی اور منازل اجتماعیہ مین اوسکا نور بڑھتا ہی اور منازل استقبالیہ مین گھٹتا ہی
اور چھپنے اور کمان ہونے کی طرف میل کرتا ہی حَتَّىٰ عَادَ وقت تک کہ ہوتا ہی اخیر منزل مین باریکی اور زردی اور کجی کے سبب سے
كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ مانند اوس لکڑی کے جو کیسالہ شاخ خرما کی ہو خشک اور ٹیڑھی ہلال کی شکل کا لَا الشَّمْسُ نہ آفتاب
يَنبَغِي لَهَا چاہیے اوسکو أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ یہ کہ پایا جائے چاند کو اپنے جلدی سیر کرنے مین اسواسطے کہ چاند سب برجون کو
ایک مہینے مین طے کرتا ہی اور آفتاب ایک برس مین تو آفتاب اگر بسلد سیر کرنے مین چاند کے مثل ہو جائے تو سال کی چار دن
مصلحین اپنی وضع سے آ جائین اور اوگنے والی چیزین پیدا ہوئے اور حیوانات کی زندگی مین خلل پڑے وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ
اور نہ رات آگے بڑھنے والی ہی دن کے کہ دن کی روشنی پر غالب ہو جائے اور ہر وقت رات ہی رہے بلکہ رات دن کے پیچھے ہی
بعضون نے کہا ہی کہ دن رات سے اونکی دونون نشانیان یعنی ماہتاب اور آفتاب مراد ہین مطلب یہ ہی کہ اگر آفتاب جلدی کی راہ سے
ماہتاب کو نہین پاتا ہی تو ماہتاب بھی روشنی مین آفتاب پر بڑھ نہین جاتا ہی وَكُلٌّ اور سب ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ
فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ آسمان مین تیرتے ہین جیسے مچھلی پانی مین وَآيَةٌ لَّهُمْ اور نشانی اونکے واسطے أَنَّا حَمَلْنَا
یہ ہی کہ اوٹھایا ہمنے ذُرِّيَّتَهُمْ اونکے باپون کو یعنی بیٹھا لا ہمنے فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ۝ کشتی مین جو بھری ہوئی
تھی آدمیون اور سب حیوانون سے یعنی کشتی نوح مین اور بعضون نے کہا ہی کہ ذریت سے اولاد مراد ہی کہ اوسے تجارت کو بھیجتے
ہین یا عورتین اور بچے مراد ہین کہ اونکو سفر مین لیجاتے ہین یعنی چونکہ اونکے بچون کو خشکی مین سفر کرنے کی قوت نہین تو اونکے
واسطے ہمنے کشتی مقرر کر دی وَخَلَقْنَا لَهُم اور پیدا کیا ہمنے لوگون کے واسطے مِّن مِّثْلِهِ اوسکے مثل

مَا یَرْکَبُوْنَ ○ وہ چیز جس پر سواری کرتے ہین جیسے ڈونگی ٹپیلا اور مثل اونکے اور بعضون نے کہا ہی کہ اونٹ مراد ہین کیونکہ وہ میدانون کی
کشتی ہین وَاِنْ نَّشَاْ اور اگر ہم چاہین تو نُغْرِقْهُمْ ڈبو دین اہل کشتی کو فَلَا صَرِیْخَ لَهُمْ تو کوئی فریادرس نہین اونکا جو اونھین
ڈوبنے سے بچالے وَلَا هُمْ یُنْقَذُوْنَ ○ اور نہ وہ چھوڑائے جائینگے موت سے اِلَّا رَحْمَةً مگر یہ کہ رحمت کرین ہم اونپر
رحمت اپنی طرف سے وَمَتَاعًا اور فائدہ دین ہم اونکو فائدہ دینا اِلٰی حِیْنٍ ○ اوس زمانہ تک کہ اونکی اجل پہونچے وَاِذَا قِیْلَ
اور جب کہا جاتا ہی لَهُمُ اتَّقُوْا کافرون کو کہ ڈرو مَا بَیْنَ اَیْدِیْكُمْ اوس عذاب سے جو تمسے پہلے تکذیب کرنے والے گروہون کو
پہونچا وَمَا خَلْفَكُمْ اور اوس عذاب سے جو تمھارے پیچھے ہی یعنی آخرت مین اور مراد یہ ہی کہ ایمان لاؤ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ○ شاید
رحم کیے جاؤ تو وہ انکار کرکے لڑائی جھگڑا بڑھاتے ہین وَمَا تَاْتِیْهِمْ اور نہین آتی ہی اونکے پاس مِّنْ اٰیَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰیٰتِ
رَبِّهِمْ اونکے رب کی نشانیون مین سے یعنی قرآن یا وحدت کی دلیلون مین سے اِلَّا كَانُوْا مگر یہ کہ ہوتے ہین عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ○
اوس سے منھ پھیرنے والے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جب کہا جاتا ہی اونسے کہ درویشون اور محتاجون پر اَنْفِقُوْا خرچ کرو مِمَّا رَزَقَكُمُ
اللّٰهُ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہی تمکو اللہ نے تو قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی کفار عرب
لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اُنُطْعِمُ اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین یعنی کافر لوگ استہزا کے طور پر ایمان والون سے کہتے ہین کہ کیا کھانا دینگے
ہم یعنی نہ دینگے مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اوسے کہ اگر چاہتا خدا تو اَطْعَمَهٗٓ کھانا دیتا اوسکو یعنی تمھارے زعم مین خدا خلق کو
رزق پہونچانے پر قادر ہی تو چاہیے کہ اونکو کھانا دیتا جب اوسی نے نہ دیا تو ہم بھی نہین دیتے اور کہا کافرون نے مومنون کو کہ اِنْ
اَنْتُمْ نہین ہو تم اے مومنو اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ مگر کھلی ہوئی گمراہی مین کہ ہمکو مشیت الٰہی کے خلاف کرنے کا حکم کرتے
ہو اور اونکی یہ بات خطا اور غلط تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے بعضے لوگون کو مالدار کیا ہی اور بعضون کو فقیر اور امتحان کے واسطے حکم فرمایا
کہ مالدار مال مین سے جو خدا نے مقرر کیا ہی محتاجون کو بہرہ مند کرین تو مشیت کو بہانہ کرنا اور خرچ کرنے کے باب مین جو خدا نے حکم فرمایا
اوسے چھوڑ دینا محض خطا اور نرا ظلم و جہالت ہی نظم درویش را خدا بتوانگر حوالہ کرد تا کارا و بسازد و فارغ کند دلش ہمہ از رد
نجل گرنشود ملتفت بد و نہ فردا بود ندامت واندوہ حاصلش وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین کافر کہ مَتٰی کہان ہی هٰذَا الْوَعْدُ
وہ وعدہ کیا ہوا تمھارا یعنی قیامت قائم ہونا اور دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے کا وقت اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ○ اگر ہو تم سچے
مَا یَنْظُرُوْنَ وہ انتظار نہین کرتے اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ مگر ایک آواز سخت کا کہ لیلے اونکو یعنی نفخہ صاعقہ
کہ نفخہ فزع کے بعد ہی اونکو لیلیگا وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ○ حال انکہ وہ اوسوقت سودے اور معاملہ مین لڑائی جھگڑے کے ساتھ مشغول
ہونگے اور دنیا کے کام بنا رہے ہونگے کہ حضرت اسرافیل کیبار صور پھونکینگے اور تمام خلق وہین مرجائیگی مگر جسے اللہ بچائے فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
تو نہ سکینگے تَوْصِیَةً وصیت کرنا اون لوگون کو جو اونکے پاس حاضر ہون وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ اور نہ اپنے اون لوگون کی طرف
جو غیر حاضر ہون یَرْجِعُوْنَ ○ پھر سکینگے یعنی بازار سے گھر جانے کی مجال نہ پائینگے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور چالیس برس کے
بعد پھونکینگے صور دوبارہ فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ مِّنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے باہر نکلکر اِلٰى رَبِّهِمْ اپنے رب کی طرف

ع ۱۸

یَنْسِلُوْنَ ○ دوڑینگے اور یہ چالیس برس کافرون پر عذاب نہو گا جب اوٹھائے جائینگے تو قَالُوْا یٰوَیْلَنَا کہینگے کرای وائے
ہمکو مَنْ بَعَثَنَا کسنے اوٹھایا ہمین مِّنْ مَّرْقَدِنَا سکتہماری قبرون سے تو فرشتے جواب دینگے کہ هٰذَا یہ ہی مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے بعث ونشر کا اور تم کہتے تھے کہ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ اور سچ کہا
پیغمبرون نے قبرون سے اوٹھنے اور جزا پانے کے باب مین اور تمنے اونکا کہا باور نہ کیا اِنْ کَانَتْ نہ ہوگا یہ واقعہ اِلَّا صَیْحَةً
وَّاحِدَةً مگر ایک نعرہ کہ وہ نفخۂ اخیر ہی یعنی ایک ہی نفخہ کے ساتھ زندہ ہو جائینگے فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا
مُحْضَرُوْنَ ○ سب ہمارے پاس حاضر کیے گئے ہونگے فَالْیَوْمَ تو اوسدن کہ جزا کا دن ہی لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ نہ ظلم کیا جائیگا کوئی
جی شَیْئًا کچھ بھی اپنے کامون کی جزا مین سے یعنی نہ تو اونکے ثواب مین سے گھٹائینگے نہ عذاب مین بڑھائینگے جسقدر جزا یا سزا کے مستحق
ہین اوسی قدر پائینگے وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے جاؤگے ای اہل محشر اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر اوس چیز کی کہ تھے
تم کرتے بھلا اور بُرا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ بیشک جنتی لوگ الْیَوْمَ اوسدن فِیْ شُغُلٍ کام مین ہونگے فٰكِهُوْنَ ○ ۲
شاداں اور نازان میوے کھاتے اور مزے اوڑاتے اور وہ کام کنواریون کے پاس رہنا ہی یا سماع یا آپس کی ملاقات یا خدا کے مہمان
ہونا یا نعمت حاصل کرنے مین مشغول ہونگے اور دوزخیون کے امور اور عذابون مین تامل کرنے سے فارغ ہونگے یا خدا اونھین
ایسے شغل مین مشغول فرمائیگا کہ جو لوگ دوزخ مین ہونگے اونھین یہ بھول جائینگے اسواسطے کہ اونھین یاد کرنے سے عیش مین خلل نہ پڑے
بحر الحقائق مین ہی کہ اصحاب جنت سے طالبان بہشت مراد ہین کہ اونکو جنت کی نعمتین ہی مقصود تھین حق تعالیٰ اونکو نعمتین حاصل کرنے
مین مشغول کریگا اور یہ حال اگرچہ دوزخیون کی بہ نسبت بڑی نعمت ہی مگر طالبان حق کی نسبت نہایت کم دکھائی دیتا ہی اور اس جگہ سے
اکثر اہل الجنۃ البتہ کا بھید مل سکتا ہی کہتے ہین کہ یہ آیت شبلی قدس سرہ کے سامنے پڑھی تو اونھون نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو گئے اور
جب ہوش مین آئے تو بولے کہ بیچارے اگر جانین کہ کس سے غافل ہو کر کس چیز مین مشغول ہین تو بھی ہلاکت مین پڑین کشف الاسرار مین
شیخ الاسلام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہین کہ بہشت کی نعمت مین مشغول ہونا تمام مومنون کا حصہ ہی لیکن مقربان حضرت مطالعۂ
شہود اور ملاحظۂ نور وجود سے ایک لحظہ نعمت بہشت کی طرف نہ مشغول ہونگے نظم روزیکہ مرا وصل تو در چنگ آید ۔ از حال
بہشتیان مرا ننگ آید ۔ ور بے تو بصحرائے بہشتم خوانند ۔ صحرائے بہشت بر دلم تنگ آید ۔ هُمْ وہ یعنی اصحاب جنت وَاَزْوَاجُهُمْ
اور اونکی عورتین جو دنیا مین تھین یا حورین فِیْ ظِلٰلٍ سایون مین عالیشان مکانون کے یعنی ایسے مقام پر جو حرارت آفتاب سے دور ہوگا
عَلَی الْاَرَآئِكِ آراستہ تختون پر مُتَّكِـُٔوْنَ ○ تکیہ لگائے ہونگے اور تخت پر تکیہ لگانا تنعم کی دلیل ہی لَهُمْ فِیْهَا اونکے
واسطے ہین بہشت مین فَاكِهَةٌ میوے پھلون کے اقسام مین سے وَّلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی مَّا یَدَّعُوْنَ ○ ۳ جو کچھ چاہین اور آرزو
کرینگے احقاف مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ کھانے پینے کی چیزون مین سے جنتی جو کچھ خیال کریگا بے اسکے کہ زبان پر لائے
اوسے اپنے سامنے حاضر دیکھیگا اور اونکے واسطے ہوگا سَلٰمٌ قولاً خطاب بے واسطہ مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ○
پروردگار مہربان سے معالم مین حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اہل بہشت

اپنی نعمت مین ڈوبے ہونگے کہ ناگاہ ایک نور اونپر ظاہر ہوگا جیکو دیکھکر ڈرینگے تو حضرت رب العزت فرمائیگا کہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ یا اَہْلَ الْجَنَّۃِ بیت سلام دوست شنیدن سعادت ست وسلامت ؎ بوصل یار رسیدن فضیلت ست وکرمت ؎ وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اور جدا ہوجاؤ آج اَیُّہَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اے مشرکو موحدون سے اور اے منافقو مخلصون سے اسواسطے کہ تمکو شمنون کے قید خانہ مین ہنکاتے ہین اور انھین دوستون کے باغ مین بلاتے ہین اَلَمْ اَعْہَدْ کیا عہد نہین کیا مین نے اِلَیْکُمْ تمھارے ساتھ اور نہین حکم کیا تھا مین نے تمکو یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اے فرزندان آدم اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّیْطٰنَ یہ کہ نہ پوجو شیطان کو یعنی بتون کو شیطان کے کہنے سے اِنَّہٗ لَکُمْ بیشک وہ تمھارا عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ دشمن ہی کھلا ہوا اور تمھارے باپ آدم کے ساتھ اوسکی دشمنی سب پر ظاہر ہی وَّاَنِ اعْبُدُوْنِیْ اور نہین عہد کیا تھا مین نے کہ میری ہی عبادت کرو کہ مین تمھارا دوست خیرخواہ ہون ہٰذَا یہ میری عبادت صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ راہ ہی سیدھی جنت کی وَلَقَدْ اور بیشک اور بیشبہ اَضَلَّ گمراہ کردیا شیطان نے مِنْکُمْ تم مین سے اے آدمیو جِبِلًّا کَثِیْرًا بہتیری خلق کو تمسے پہلے اَفَلَمْ تَکُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ○ کیا نہین ہوتم کہ سمجھو اور اپنے کو اوسکے ہاتھ اور پھندے سے چھوڑاؤ اور اوسکے فریب مین نہ آؤ ہٰذِہٖ جَہَنَّمُ یہ دوزخ ہی الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ وہ دوزخ کہ وعدہ دیے گئے تھے تم اوسکا دنیا مین اِصْلَوْہَا الْیَوْمَ پہونچو اوسمین آج بِمَا کُنْتُمْ تَکْفُرُوْنَ ○ بسبب اسکے کہ چھپاتے تھے تم حق اور انبیا کی تصدیق نہ کرتے تھے اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ آج مہر کردینگے ہم عَلٰٓی اَفْوَاہِہِمْ اونکے مونہون پر جبکہ انکار کرتے ہین کہ ہم مشرک نہ تھے اور ہمنے رسولون کی تکذیب نہین کی اور شیطان کو ہمنے نہین پوجا وَتُکَلِّمُنَآ اَیْدِیْہِمْ اور باتین کرینگے ہمسے اونکے ہاتھ وَتَشْہَدُ اَرْجُلُہُمْ اور گواہی دینگے اونکے پانون بِمَا کَانُوْا اوس چیز کی جو کچھ تھی دنیا مین یَکْسِبُوْنَ ○ کمائی کرتے کشف الاسرار مین فرمایا ہی کہ جسطرح دشمنون کے ہاتھ پانون اونکے برے کامونکی گواہی دینگے اوسی طرح دوستون کے ہاتھ پانون اونکی طاعت اور عبادت پر گواہی دینگے جیسا کہ آثار مین وارد ہوا ہی کہ حق تعالیٰ بندہ مومن سے خطاب کریگا کہ کیا لایا ہی تو وہ بندہ مومن شمار میگا کہ اپنی عبادات اور طاعات اور خیرات شمار مین لائے پس حق تعالیٰ اونکے اعضا سے باتین کروائیگا اور ہر ایک عضو اپنے اعمال کہینگے یہانتک کہ اونکلیان تسبیحون کی گواہی دینگی جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ فَاِنَّہُمْ مَسْئُوْلَاتٌ مُّسْتَنْطَقَاتٌ وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر چاہین ہم دنیا مین تو لَطَمَسْنَا البتہ ناپید کردین ہم یعنی مٹادینے کا نشان ہم کردین عَلٰٓی اَعْیُنِہِمْ اونکی آنکھون پر فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ تو بڑھجائین وہ راہ جسے چلنے کے وہ عادی ہین فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ ○ پھر کیونکر دیکھین اوسے وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰہُمْ اور اگر چاہین ہم تو البتہ مسخ کردین ہم اونکو اور اونکی صورتین ہم بدل دین بندرون اور سورون کی صورتون سے عَلٰی مَکَانَتِہِمْ اونکی جگہون پر تاکہ سب ہین ٹھنڈے ہوجائین فَمَا اسْتَطَاعُوْا پھر نہ سکین وہ قادر نہون مُضِیًّا چلنے کے وَلَا یَرْجِعُوْنَ ○ اور نہ پھرین اور نہ پھر سکین پیچھے کہ پہلی صورت پر پھر آجائین وَمَنْ نُّعَمِّرْہُ نُنَکِّسْہُ فِی الْخَلْقِ اور جس کسیکو ہم عمر بڑی دیتے ہین اوسے پھیرتے ہین اوسکی پیدایش مین یعنی قوت کو ضعف سے اور جسم کی باڑھ کو کمی سے اور دانائی کو نادانی سے ہم بدل دیتے ہین اَفَلَا یَعْقِلُوْنَ ○ کیا پھر وہ نہین سمجھتے کہ جو کوئی صورت بنانے اور بدل دینے پر قادر ہو وہ مٹادینے اور مسخ کردینے پر

وقف منزل

ع ۱۷

بھی قادر ہوگا بیت نزد قدرت کارہا دشوار نیست ٭ کار اور احاجتے در کار نیست ٭ لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ محمد عربی شاعر ہین
توحق تعالیٰ اونکی بات رد فرماتا ہی کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہین سکھایا ہمنے محمد کو شعر وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اور نہ چاہیے
اونکو شعر کہنا اسواسطے کہ اگر آپ شعر کہتے تو قوم کے دلون مین شبہہ آتا کہ آپکو قرآن شریف نظم اور فصیح کرنے کی قدرت اوس قوت اور
تیزی کے سبب سے ہی جو آپ شاعری مین رکھتے ہین توحق تعالیٰ نے آپکو شعر نہین سکھایا تاکہ یہ شبہہ نہ پیدا ہو اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کوئی بیت تمثیل کے طور پر ادا فرماتے تو آپکی زبان مبارک پر اسطرح جاری ہوتی کہ وزن سے گر جاتی چنانچہ ایک مرتبہ آپنے فرمایا مصرع
كَفٰى بِالْاِسْلَامِ وَالشَّيْبِ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ٭ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ کہنے والے نے تو یون کہا ہی کہ
كَفٰى الشَّيْبُ وَالْاِسْلَامُ لِلْمَرْءِ نَاهِيًا ٭ پھر حضرت نے اوسی طرح پڑھا جسطرح پہلی بار پڑھا تھا اس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی
کہ اَشْهَدُ اَنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا عَلَّمْنٰكَ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَكَ اور آپکی زبان مبارک سے جو کلمات موزون نکلے ہین جیسے اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ یہ بے تکلف اور بے قصد کے تھے اِنْ هُوَ نہین ہی وہ جو ہمنے اونکو سکھایا اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت اور ارشاد وَّقُرْاٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۙ اور کتاب کھلی ہوئی معانی اور حقائق مین یا جو احکام اور حدود ہمنے بھیجے اونھین ظاہر کرنے والی لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا تاکہ ڈرائے اور فائدہ دے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکو جو زندہ دل ہو یعنی عقل اور فہم والا اسواسطے کہ غافل اور جاہل مردہ کے
مثل ہی یا اوسے جو اللہ کے علم مین مومن ہی اسواسطے کہ حیات ابدی اور بقاے سرمدی ایمان کے سبب سے ہی اور مومن کے ساتھ ڈرانے کی
تخصیص اس جہت سے ہی کہ وہ ڈرانے سے فائدہ اوٹھاتا ہی وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ اور واجب ہو جاوے عذاب کا کلمہ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝
کافرون پر جو قرآن کو قبول نہین کرتے اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھتے اور نہین جانتے وہ کہ اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے
اونکے لیے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اوس چیزین سے جو کیا اور بنایا ہمنے بے واسطہ اور بے شرکت اور بے وکالت یعنی ہم
یکتا تھے اوسے پیدا کرنے مین لوگون کے درمیان یہ مثل ہی کہ جو کام کوئی تنہا کرتا ہی تو کہتا ہی کہ مین نے یہ کام اپنے ہاتھ سے بنایا ہی یعنی کسی دوسرے
یہ کام بنانے مین میری مدد نہین کی یہان بھی فرماتا ہی کہ ہمنے پیدا کیے اونکے واسطے اپنی خودی سے بے مشارکت کسی غیر کے اَنْعَامًا چارپاے
جیسے اونٹ گاے بکری فَهُمْ لَهَا تو وہ لوگ اوسکے مٰلِكُوْنَ ۝ مالک ہین اور اوسے تصرف مین لانے والے وَذَلَّلْنٰهَا اور رام کیے
ہمنے اور تابع کر دیے چارپاے لَهُمْ اونکے واسطے فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ تو بعضے اونمین سے اونکی سواریان ہین کہ اونپر وہ سوار ہوتے ہین جیسے اونٹ
وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمین سے بعضون کو کھاتے ہین جیسے بکری وَلَهُمْ فِيْهَا اور اونکے واسطے ہین اون چارپاؤن مین
مَنَافِعُ فائدے روؤن اور بالون اور کھال سے وَمَشَارِبُ ؕ اور پینے کی چیزین دودھ سے اور اور فائدے بھی ہین اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝
کیا پھر وہ شکر نہین کرتے خدا کی نعمت کا کہ اوسنے چارپاے پیدا کیے اور تمھارے تابع کر دیے اور چارپاؤن سے بڑے فائدے اونکو پہونچاے وَ
اتَّخَذُوْا اور ٹھہرا لیے مشرکون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ بجز اوس خدا کے جو عبادت کے لائق ہی اٰلِهَةً بہت سے خدا لَّعَلَّهُمْ تاکہ شاید وہ
يُنْصَرُوْنَ ۝ نصرت کیے جائین اونکی مدد سے حال آنکہ وہ بت لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نہین کر سکتے نَصْرَهُمْ اونکی مدد اسواسطے کہ اونکو
کچھ شعور اور قدرت نہین وَهُمْ اور بت پرست لَهُمْ بتون کے واسطے جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ لشکر ہین حاضر کیے ہوے

آج کے منکے گناہان ہین یا کل قیامت کو اونکے لشکر ہین کہ اونکے ساتھ دوزخ مین حاضر ہونگے فَلَا يَحْزُنْكَ تو چاہیے کہ نہ رنجیدہ کرے تمکو ای ہمارے حبیب قَوْلُهُمْ اونکی بات جو حق تعالی کی طرف نسبت کرتے ہین کہ معاذ اللہ وہ صاحب اولاد ہی اور اوسکے شریک ہین یا تمہاری رسالت کے باب مین طعن کرتے ہین اور شاعر اور ساحر بناتے ہین اِنَّا نَعْلَمُ بیشک ہم جانتے ہین مَا يُسِرُّونَ جو کچھ وہ چھپاتے ہین بغض اور عداوت وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ اور جو کچھ ظاہر کرتے ہین کفر کے کلمات اور ہم ان باتون پر اونکو جزا دینگے بیت بآشکار و نہان ہر چہ کردی و گفتی ۔ جزا دہ تبود انای آشکار و نہان ۔ لکھا ہی کہ عاص بن وائل یا ابو جہل اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ ابی بن خلف نے تھوڑی سی پورانی ہڈیان پسیکر ہاتھ مین ملین اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور قریش کے بعضے سردار موجود تھے بس آکر بولا کہ وہ کون ہی جو ان متفرق اجزا یا کٹے ملے اعضا کو جمع کرکے دوبارہ زندہ کرے پس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ خالق اکبر انکو قیامت کے دن اوٹھا کھڑا کریگا اور تجکو بھی زندہ کرکے دوزخ مین لیجائیگا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا آدمی نے یعنی ابی بن خلف نے کہ اَنَّا خَلَقْنٰهُ یقینی پیدا کیا ہمنے اوسکو مِنْ نُّطْفَةٍ منی سے اور اوسے تھکا بنا کر درجہ درجہ ترقی دی یہانتک کہ ماں کے پیٹ مین لڑکا بنکر پیدا ہوا اور بچپنے سے بزرگی کو پہونچا اور باتین کرنے والا اور دلیر ہوا فَاِذَا هُوَ تو اوسوقت وہ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ جھگڑالو ہی کھلا ہوا جھگڑے کے مقام پر آکر وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا اور اوسنے بنائی میرے واسطے ایک مثل یعنی ایک عجیب امر لایا ہڈی پسی ہاتھ مین ملی خاک کی ہوا مین اوڑادی وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ اور بھول گیا میرا پیدا کرنا اوسکو قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ بولا کہ کون زندہ کریگا ہڈیان وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ حال آنکہ وہ گلی ہوئی ہین اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہین اونمین گوشت ہی نہ پوست نہ رگین نہ پٹھے قُلْ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ زندہ کریگا اوسے وہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَهَآ پیدا کیا اوسے اَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور معدوم سے موجود کیا وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ اور وہ سب مخلوق کو عَلِيْمُ ۝ جانتا ہی تفصیل کے ساتھ مخلوقات اوسے معلوم ہین اور اشخاص کے اجزا کو متفرق اور پراگندہ ہونے کی حالت مین پہچانتا ہی اور اوسے اکٹھا کرنے اور ملا دینے پر قادر ہی اَلَّذِيْ جَعَلَ وہ خدا جسنے پیدا کی لَكُمْ تمہارے واسطے مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ ہرے درخت سے نَارًا اگ فَاِذَآ اَنْتُمْ تو اوسوقت تم مِّنْهُ اوس درخت سے تُوْقِدُوْنَ ۝ جلاتے ہو آگ اکثر مقامون پر عرب کے جنگل مین دو درخت ہین مرخ اور عفار مرخ کی شاخ عفار مین گرتے ہین تو آگ نکلتی ہی حق تعالی نے فرمایا کہ جو ہمارے درخت سے آگ پیدا کرنے پر قادر ہی کہ اوسمین تری آگ کے جوہر کی ضد اور مخالف ہی وہ البتہ قادر ہی اوس چیز کی طراوت پھیر لانے پر بھی جو پہلے تر و تازہ ہو اور پھر خشک ہوگئی ہو اَوَلَيْسَ کیا نہین ہی اَلَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ جسنے پیدا کیے آسمان اور زمینین اونکے جرم اور جسم بڑے ہونے کے ساتھ بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ اس بات پر کہ پیدا کرے مِثْلَهُمْ مثل اونکے چھوٹے جسمون اور حقیر جرمون کے ساتھ بَلٰى اقرار ہان وہ اس پر قادر ہی وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ اور وہ پیدا کرنے والا ہی بہت خلق کا اور مخلوق کے احوال کی کنہ جاننے والا ہی اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ سوا اسکے نہین کہ اوسکی شان اِذَآ اَرَادَ جب وہ چاہتا ہی شَيْـًٔا کوئی چیز پیدا کرنا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ یہ ہی کہ کہتا ہی اوسے کہ میرے حکم سے

وقف لازم

وقف غفران

کُنْ ہو جا فَیَکُوْنُ ○ پس وہ ہو جاتی ہے بعض کے نزدیک یہ تمثیل ہے تاثیر قدرت کی اوس چیز میں جو مراد قدرت ہے اللہ کے حکم کے ساتھ اور
تفسیر کبیر میں کہا ہے کہ اس کلام سے چیزوں کے پیدا کرنے میں حکم جلد جاری ہونا مراد ہے بہت جلدی کے طور پر جو ممکن ہو اور یہ کلمہ بولنا نہیں
مقصود ہے اور بعض مفسر کہتے ہیں کہ یہ کلمہ ایک علامت ہے کہ جب فرشتے اسکو سُنیں تو جان لیں کہ کوئی چیز نئی پیدا ہوگی بیت حرف قسمت
کاف ونون زطوا امیر صنع او ✤ از قاف تا بقاف بدین حرف گشتہ دال ✤ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ تو پاک اور بے عیبی اوسکے واسطے ہے
کہ بے شبہہ بِیَدِہٖ اوسکے دست قدرت میں ہے مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ بادشاہی سب چیز کی وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ○ ع
اولو اوسکی طرف پھیرے جاؤگے اعمال کا بدلا پانے کو یہ آیت دوستوں کو وعدہ اور دشمنوں کو وعید ہے کہ انکے واسطے شدید العقاب ہے اور انکے لیے طوبیٰ لہم وحسن مآب



سورۃ الصّٰفّٰت مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	مائۃ واثنتان وثمانون آیۃ
سورۂ صافات کہ مکہ معظمہ میں نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	ایک سو بیاسی ۱۸۲ آیتیں ہیں

وَالصّٰفّٰتِ قسم فرشتوں کی جو صف باندھے ہوئے ہیں مقام عبودیت میں صَفًّا ○ صف باندھکر فَالزّٰجِرٰتِ پھر
ہنکانے والے شیطان کو چوکر باتیں سننے سے زَجْرًا ○ ہنکاکر فَالتّٰلِیٰتِ پھر پڑھنے والے ذِکْرًا ○ خدا کی وحی انبیا پر حق تعالیٰ
قسم کھاتا ہے اون فرشتوں کی جو ہوا میں صف باندھے کھڑے ہیں کہ جو کچھ حکم ہوا اوسکی تعمیل کریں یا غازیوں کی قسم کھاتا ہے جو جہاد میں
صف باندھتے ہیں یا ایمان والوں کی قسم کھاتا ہے جو نماز جماعت میں صف باندھتے ہیں یا عالموں کی قسم کہ فائدہ دینے کی صف میں فیض
پہونچانے کی صف کے ساتھ قائم اور قرار پکڑنے والے ہوتے ہیں یا پرندوں کی قسم کہ ہوا میں صف باندھکر اوڑتے ہیں اگر فرشتے مراد ہیں تو ہنکانے
والے بھی وہی ہیں کہ بدل کو ہنکاتے ہیں اور پڑھنے والے بھی وہی ہیں کہ ہمیشہ تسبیح تمجید الٰہی میں مشغول رہتے ہیں اور اگر غازی لوگ مراد ہیں
تو اونکا ہنکانا یہ ہے کہ گھوڑوں کو ہنکاتے ہیں یا دشمنوں کو اور اونکا پڑھنا تکبیر اور تہلیل ہے اور اگر مومن ہیں تو انوار خدمت سے شیطانوں کو
ہنکاتے ہیں یا اپنے نفس کو گناہ سے روکتے ہیں اور اثنائے نماز میں قرآن پڑھتے ہیں اور اگر عالم ہیں تو وہ کفر اور فسق سے روکتے ہیں دلیلیں
کرکے پڑھنے والے ہیں کہ خلق کو احکام شریعت پڑھکر سناتے ہیں اور اگر پرند ہیں تو خدا کا ذکر کرکے انواع واقسام کی آفتیں اپنے اوپر سے
ٹالتے اور ہنکاتے ہیں صاحب تاویلات نے فرمایا کہ حق تعالیٰ راہ توحید کے سالکوں کے نفسوں کی قسم کھاتا ہے کہ وہ مشاہدہ کی موافقت پر
صف باندھکر شیطانی پکاروں اور شہوات نفسانی کے جھگڑوں کو دور کرتے ہیں اور انواع ذکر ربانی یا دلی یا سری یا روحی میں اپنے احوال کے
موافق مشغول رہتے ہیں حجر الحقائق میں ہے کہ صافات یعنی صف باندھنے والی روحیں ہیں اور زاجرات الہامات ربانی ہیں کہ عوام کو مناہی سے
خواص کو عبادتوں میں ریا سے اخص الخواص کو کونین کی طرف التفات کرنے سے روکتے ہیں اور تالیات ذکر کرنے والے نفس ہیں
کہ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ کے موافق ہمیشہ حق تعالیٰ کی یاد میں گذارتے ہیں رباعی ای یاد تو ام مونس جان در ہمہ حال ✤ بے ذکر تو آرام دلم ہست محال ✤ جز فکر ثنائے تو ندارم شب وروز ✤ جز نامۂ حمد تو نخوانم مہ وسال ✤ لکھا ہے کہ مکہ کے کافر تعجب کی راہ سے
کہتے تھے کہ محمد عربی سب خداؤں کے بدلے ایک خدا لائے ہیں ایسا کیونکر ہو سکتا ہے اسواسطے کہ ہم اتنے خدا جو رکھتے ہیں انکے

سبب سے ہمارا کلام درست نہیں ہوتا ایک خدا سے کیونکر ہوتا ہے تو حق تعالیٰ نے اس آیت میں قسم یاد فرما کر ارشاد کیا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ بیشک تمہارا خدا اپنی ذات میں لَوَاحِدٌ ۝ البتہ ایک ہے اور یگانہ احد یکتا ہے رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانوں کا ہے اور زمینوں کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور پروردگار اون چیزوں کا جو زمین آسمان کے درمیان ہیں سب چیزوں وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ۝ اور پیدا کرنے والا اتاروں کی مشرقوں کا اسواسطے کہ ہر تارے کی ایک مشرق ہے کہ وہاں سے طلوع کرتا ہے یا آفتاب کی مشرقیں مراد ہیں اسواسطے کہ سال بھر میں ہر روز دوسری مشرق سے ظاہر ہوتا ہے اور آفتاب کی مغربیں بھی مختلف ہیں اسواسطے کہ ہر روز ایک دوسری مغرب میں چھپتا ہے حق تعالیٰ نے فقط مشرقوں کے ذکر پر اکتفا کی اور مغربوں کا ذکر نہ فرمایا یہ دونوں جگہ ہیں کے ذکر پر اکتفا ہے جیسے سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ میں فقط حر یعنی گرمی کا ذکر فرمایا اور مراد گرمی جاڑا دونوں ہیں اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بیشک ہمنے آراستہ کیا آسمان کو جو بہت نزدیک ہے کرۂ زمین سے بِزِيْنَةِ ِالْكَوَاكِبِ ۝ ستاروں کی آرایش سے اور کرنے بزینت الکواکب ہے یعنی ستارے آراستہ کرنے سے کشاف میں ہے کہ کواکب سے اونکی مختلف شکلیں مراد ہیں جیسے جوزا کی شکل اور ثریا کی ہیئت اور بنات النعش وغیرہ کی شکلیں اٹھائیس شکلوں میں ہے اور چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے وَحِفْظًا اور نگاہ رکھنا ہمنے آسمانوں کو نگاہ رکھنا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ چڑھنے سے ہر شیطان مَّارِدٍ ۝ سرکش اور نافرمان کے لَا يَسَّمَّعُوْنَ نہیں سنتے یعنی سننے اور کان لگنے کی طاقت نہیں رکھتے اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى بہت بلند گروہ کے کلام کی یعنی بزرگ فرشتوں کی باتوں کی جو لوح محفوظ کے بعضے بھیدوں سے واقف ہیں اور ایک دوسرے سے کہا کرتے ہیں وَيُقْذَفُوْنَ اور ڈالے جاتے ہیں یعنی اوپر ڈالتے ہیں آگ کے شعلے یا ہنکالے جاتے ہیں مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۝ ہر طرف سے جدھر سے آسمان پر چڑھنے کا ارادہ کرتے ہیں دُحُوْرًا قصد ہنکانا ذلت اور خواری کے ساتھ وَّلَهُمْ اور شیطانوں کے واسطے عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝ عذاب سخت ہے آخرت میں یا ہمیشہ دنیا میں اور اونکو فرشتوں کا کلام سننے کی قوت نہیں ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ مگر وہ جو اوڑا لیجائے ایک اوڑا لیجانا یعنی فرشتہ کی بات چور اکر سن آئے فَاَتْبَعَهٗ تو پیچھے سے آتا ہے اوسکے شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ ستارہ روشن یا آگ جلانے والی اور جس شیطان پر وہ آگ ماری جاتی ہے اوسے ایذا پہونچاتی ہے یا جلا دیتی ہے اور وہ اوس آگ مارے جانے سے بھاگتے ہیں اور پھر آسمان کا قصد کرتے ہیں لکھا ہے کہ رکانہ بن یزید اور ابو الاشدین کہ بعث اور حشر کے منکر تھے ہمیشہ اپنی بڑائی اور قوت کا دعوی کرتے تھے اور قریش میں تکلف کی راہ سے ڈینگ کا جھنڈا کھڑا کیا کرتے تھے تو حق تعالیٰ نے اونکی شان میں آیت بھیجی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے ان مشرکوں سے کہ مخلوقات میں سے اَهُمْ اَشَدُّ کیا وہ بہت سخت ہیں خَلْقًا پیدائش کی رو سے اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا یا وہ جنکو ہمنے پیدا کیا آسمان زمین تارے مشرقیں آگ کے شعلے اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ بیشک پیدا کیا ہمنے اونکے دادا آدم کو مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ۝ مٹی چپکتی ہوئی سے تو اونکا اصل مادہ تو گلاوہ ہے اور وہ بنتا ہے پانی کے اجزا زمین کے اجزا ملنے سے اس کلام میں معاد کا ثابت کرنا اور اوسے کافروں کے محال ٹھہرانے کا رد مراد ہے اسواسطے کہ اگر مادہ کے ناقابل ہونے کی وجہ سے محال ٹھہرتے ہیں تو مادہ باقی ہے ملا دینے کے قابل اور اگر فاعل کو قدرت نہونے کے سبب سے محال ہونے کے قائل ہیں تو جو کوئی ان ذکر کی ہوئی چیزوں کے

پیدا کرنے پر قادر ہو تو ضرور ان اجزا کو پھر ملانے اور اونمین زندگی پھیر لانے پر بھی قادر ہوگا چونکہ قدرت صفت ذاتی ہی تو ہرگز متغیر نہین ہوتی اور سب مقدور چیزون کی نسبت قدرت یکسان ہوتی ہی تو جب قدرت کا آفتاب مطلع ارادت سے طلوع کرتا ہی تو مقدورات کے ذرے پیدا ہونے کی ہوا مین جلوہ نما ہوتے ہین مصرع کا اینک عدم سوے وجود آمدہ ایم ۔ معالم مین لکھا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ گمان تھا کہ جو کوئی قرآن سنتا ہی تو اوسپر ایمان لاتا ہی اور مکہ کے مشرکون نے سنا اور نہ ایمان لائے اور اوسپر ہنسی کی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بات سے متعجب ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ بَلْ کلام اول کے قطع کو ہی اور زاد المسیر مین رد کے معنی پر کہا ہی یعنی کافرون کی باتون سے درگذر اور ہاتھ اوٹھا عَجِبْتَ عجب کیا تو نے اے حبیب قرآن پر اونکے ایمان لانے سے وَيَسْخَرُونَ ۝ اور وہ مسخرا پن کرتے ہین قرآن کے ساتھ یا تم تعجب کرتے ہو کہ باوصف قدرت الٰہی کے دوبارہ زندہ ہوکر اوٹھنے سے کیون انکار کرتے ہین اور وہ ہنسی کرتے ہین تمھارے تعجب پر وَإِذَا ذُكِّرُوا اور اونکا انداز یہ ہی کہ جب نصیحت کیے جاتے ہین کسی بات کی تو لَا يَذْكُرُونَ ۝ یاد نہین کرتے اوسکو اور اوسکے باب مین نصیحت نہین مانتے وَإِذَا رَأَوْا اور جب دیکھتے ہین آيَةً کوئی معجزہ جو تمھاری بات سچ ہونے پر دلیل ہی جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہونا تو يَسْتَسْخِرُونَ ۝ تو ایک دوسرے کو مسخرے پن کے ساتھ پکارتے ہین وَقَالُوا اور کہتے ہین کہ إِنْ هَٰذَا نہین ہی یہ جو ہمنے دیکھا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ۝ مگر جادو کھلا ہوا ءَإِذَا مِتْنَا کیا جب مرینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائینگے ہم خاک وَعِظَامًا اور ہڈیان بے گوشت اور بے پوست تو ءَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اوٹھائے گئے ہونگے أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ اور یا ہمارے باپ پہلے قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ نَعَمْ ہان اوٹھائے جاوگے اپنے باپون سمیت وَأَنتُمْ دَاخِرُونَ ۝ حال آنکہ تم ذلیل اور بے قدر ہوگے جب قیامت آئیگی فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ تو سوا اسکے نہین کہ قیامت ایک ہنکا دینا ہوگی یعنی ایک بار صور پھونکدینا فَإِذَا هُمْ يَنظُرُونَ ۝ تو اوسوقت زندہ ہوکر قبر سے نکل کے دیکھنے ہونگے وَقَالُوا اور کہتے ہونگے کہ يَا وَيْلَنَا اے افسوس ہمپر هَٰذَا يَوْمُ الدِّينِ ۝ یہ ہی جزا پانے کا دن ہمکو جسکا وعدہ کرتے تھے اور فرشتے کہینگے کہ إِنْ هَٰذَا یہ ہی دن حکم اور فیصلہ کا یا نیکون کو بدون سے جدا کرنے کا دن الَّذِي كُنتُم بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ تکذیب کرتے اور اوسکو باور نہ کرتے تھے پھر حق تعالیٰ کی جناب سے فرشتون کو حکم ہوپہنچیگا کہ احْشُرُوا الَّذِينَ جمع کرو اور اکٹھا کر لاؤ اون لوگون کو جنھون نے ظَلَمُوا ظلم کیا اپنے اوپر شرک کرکے وَأَزْوَاجَهُمْ اور اونکے مشابہون اور مثلون کو یعنی بت پرست کو بت پرست کے ساتھ اور ستارہ پرست کو ستارہ پرست کے ساتھ اور علی ہذا القیاس یا اونکے ساتھیون کو شیطانون مین سے یا اونکی جورو ون کو جو کافرہ تھین اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ ظالمون سے وہ لوگ مراد ہین جنھون نے جور کرکے خلق پر ظلم کیا اور گناہ کرکے اپنے اوپر اور حشر یہ ہی کہ اونھین محشر مین رکھینگے اونکے مثلون کے ساتھ زناکارون کو زناکارون کے ساتھ شراب خوارون کو شراب خوارون کے ساتھ یا اونکے مددگارون کے ساتھ یعنی اونکے جو نوکر چاکر ظلم کرنے مین اونکے مددگار تھے قوت القلوب مین ہی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مین درزی ہون اور کبھی کبھی ظالمون کا کپڑا سیتا ہون بھلا اوسوقت ظالمون کے مددگارون مین میرا شمار تو نہوگا حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ نہین تو مددگارون مین نہین بلکہ ظالمون مین سے ہی مددگار تو وہ لوگ ہین جو سوئی تاگا تیرے

ع ربع ۱۲

ہاتھ پیچھے ہین منظم یا ظالم مباش تا نشوی ✤ روز حشر از شمار ہا ایشان ✤ گر تظلم پسند و میدا ہی ✤ باشی از جملگی یکے ایشان ✤ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ یہ ظالم مشرک ہین اس دلیل سے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ حشر کرو انکو وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ ۝ اور اوس چیز کو جنکی وہ پرستش کرتے تھے مِن دُونِ اللَّهِ خدا کے سوا بتون وغیرہ مین سے یا ابلیس اور اوسکے لشکر کو یہ آیت عام ہی کہ اسنے اخصاص پایا ہی آیہ اِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ الخ سے فَاهْدُوهُمْ تو پکارو ظالمون کو اور انکے معبودون کو یا راہ بتاؤ انکو إِلَىٰ صِرَاطِ الْجَحِيمِ ۝ راہ دوزخ کی طرف اور جب انکو دوزخ کی راہ پر لائینگے تو کہا جائیگا وَقِفُوهُمْ اور ٹھہراؤ انکو موقف پر یا پل صراط پر إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ ۝ یقینی وہ سوال کیے گئے ہین یعنی اونسے اونکے عقائد اور اعمال پوچھینگے زیادہ جھڑکنے اور گھرکنے کو اور اونسے کہینگے کہ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ کیا ہی تمکو کہ مدد نہین کرتے ایک دوسرے کی اور موقف کی قید سے نہین چھوڑا لیتے تو وہ جواب نہ دینگے تو حق تعالیٰ فرشتون سے فرمائیگا کہ یہ ایک دوسرے کو مدد نہین دیتے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ بلکہ وہ آج مُسْتَسْلِمُونَ ۝ گردن جھکائے ہوے اور مانے ہوے ہین عاجزی کی وجہ سے اور مطیع ہین وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ اور موقف مین منھ کرینگے بعضے اونمین سے عَلَىٰ بَعْضٍ بعض کی طرف یعنی قوم کے رئیس اور ضعیف ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوکر يَتَسَاءَلُونَ ۝ ایک دوسرے سے پوچھینگے کہ یہ کیا حال ہی جو ہمپر پیش آیا یا ایک دوسرے کو ملامت کرینگے قَالُوا کہینگے تابع لوگ اپنی قوم کے رئیسون سے کہ إِنَّكُمْ بیشک تم كُنتُمْ تَأْتُونَنَا تھے تم کہ آتے تھے ہمارے پاس عَنِ الْيَمِينِ ۝ نصیحت اور خیر خواہی اور دین و برکت کی راہ سے اپنے زعم مین یا زور و ظلم کی راہ سے یا قسم کے طریق پر یعنی تم قسم کھاتے تھے کہ یہ دین حق ہی جسپر ہم تمکو بلاتے ہین قَالُوا کہینگے رؤسا انکے جواب مین کہ ایسا نہین ہی بَل لَّمْ تَكُونُوا بلکہ نہ تھے تم مُؤْمِنِينَ ۝ ایمان والے یعنی تم خود سیدھی راہ پر نہ تھے کہ ہمنے تمکو گمراہ کردیا ہو وَمَا كَانَ لَنَا اور نہ تھی ہمکو عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ تمپر کوئی حجت اور قدرت کہ زبردستی جبر کرکے ہمنے تمکو گمراہی کی طرف بلایا ہو بَلْ كُنتُمْ بلکہ تھے تم انپی ذات سے قَوْمًا طَاغِينَ ۝ گروہ حد سے گذرے ہوے فَحَقَّ عَلَيْنَا تو واجب ہوگئی ہم سب پر قَوْلُ رَبِّنَا ہمارے رب کی بات کہ کلمۂ العذاب ہی إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ بیشک ہم چکھنے والے ہین عذاب آج فَأَغْوَيْنَاكُمْ تو ہمنے تمکو پکارا گمراہی کی طرف اس جہت سے کہ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝ یقینی ہم تھے گمراہ ہمنے چاہا کہ تم بھی ہمارے ایسے ہوجاؤ مثل ہی کہ جلا ہوا گھر جلے گھر والون کو ڈھونڈھتا ہی بیت من مستم و خواہم کہ تو ہم مست شوی ✤ تا ہمچو منی سوختہ از دست شوی ✤ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَإِنَّهُمْ پھر تحقیق کہ وہ تابع اور متبوع يَوْمَئِذٍ اوس دن فِي الْعَذَابِ مُشْتَرِكُونَ ۝ عذاب کھینچنے مین شریک ہونگے جسطرح گمراہی مین شریک تھے إِنَّا كَذَٰلِكَ بیشک ہم ایسا ہی نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ۝ کرتے ہین ہم مشرکون کے ساتھ إِنَّهُمْ كَانُوا تحقیق کہ وہ ہین ایسے کہ إِذَا قِيلَ لَهُمْ جبکہ کہا جاتا ہی اونسے کہ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ یعنی کلمۂ توحید تو يَسْتَكْبِرُونَ ۝ سرکشی کرتے ہین یہ کلمہ کہنے سے یا کہوانے والے سے تکبر کرتے ہین وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین یہ کافر کہ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا کیا ہم البتہ چھوڑ دینے والے ہین اپنے خداؤن کی عبادت لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ ۝ ایک شاعر دیوانہ کے واسطے یعنی اوسکے کہنے سے ہم بت پرستی نہ چھوڑینگے مکہ کے کافر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شعر اور جنون کی طرف نسبت کرتے تھے تو حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ

بَلْ جَآءَ ایسا نہین جیسا وہ کہتے ہین بلکہ لائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے پاس بِالْحَقِّ راستی اور درستی کے ساتھ وَصَدَّقَ
الْمُرْسَلِيْنَ ○ اور اونھون نے تصدیق کی پیغمبرون کی جو اولسے پہلے تھے اِنَّكُمْ بیشک تم ای کافرو لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ
الْاَلِيْمِ ○ البتہ چکھنے والے ہو عذاب دردناک طرح طرح کے دوزخ مین شرک اور تکذیب کے سبب سے وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دیے
جاوگے اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ مگر جزا اس چیز کی جو کہ ہو تم عمل کرتے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ مگر خدا کے وہ بندے
الْمُخْلَصِيْنَ ○ چوپاک ہین شرک اور شک کے میلون سے جس کام مین ہین اوسکی جزا المضاعف پائینگے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی مخلص
بندے لَهُمْ اونکے واسطے ہی رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ○ روزی جانی ہوئی یعنی ظاہر بوشیدہ نہین معلوم ہین اوسکے خاصے کہ ہمیشہ باقی رہنا
اور محض لذت ہونا ہی فَوَاكِهُ وہ روزی میوے ہین ہر طرح کے تر اور خشک وَهُمْ مُّكْرَمُوْنَ ○ اور وہ ادے ہوے ہین فِيْ جَنّٰتِ
النَّعِيْمِ ○ جنتون مین جو ناز اور نعمت والی ہین عَلٰى سُرُرٍ آراستہ تختون پر مُّتَقٰبِلِيْنَ ○ روبرو ایک دوسرے کے تاکہ
دیدار سے بھی خوش خرم رہین يُطَافُ دورہ کیے جائینگے عَلَيْهِمْ اونپر یعنی بہشت کے ساقی اونپر دورہ کرینگے بِكَاْسٍ جام کے
ساتھ جو بھرا ہوا ہوگا مِّنْ مَّعِيْنٍ ○ شراب کے جو چشمون سے ظاہر یا جاری ہوگی بَيْضَآءَ سفید شراب کہ دودھ سے زیادہ سفید
ہوگی لَذَّةٍ لذت والی خوش مزہ لِّلشّٰرِبِيْنَ ○ پینے والون کے واسطے لَا فِيْهَا نہین ہی اوس شراب مین غَوْلٌ کوئی آفت
اور علت جو دنیا کی شراب مین ہوتی ہی جیسے خراب حالی اور بے عقلی اور دردسر وغیرہ وَّلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ جنتی لوگ اوس شراب سے يُنْزَفُوْنَ ○
مست ہونگے کہ عقل اونکی فہم اونسے جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور اونکے پاس یعنی اونکے مکانون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ نیچی
ہونگی نگاہین والیان یعنی اپنے شوہرون کے سوا اور کسی کی طرف نہ دیکھینگی عِيْنٌ ○ بڑی آنکھون والیان كَاَنَّهُنَّ گویا کہ وہ بَيْضٌ
مَّكْنُوْنٌ ○ انڈے ہین پوشیدہ حق تعالی حورون کو تشبیہ دیتا ہی ملاحت اور پاکی اور خوشرنگی مین شتر مرغ کے بیضہ کے ساتھ اسواسطے
کہ یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ شتر مرغ اپنا انڈا پرون کے نیچے چھپائے رکھتا ہی کہ اوسپر گرد و غبار نہین پڑتا اور اوسکا انڈا سفید ہوتا ہی ذرا زردی لیے
ہوے اور بدن کا بہت خوب رنگ اہل عرب کے نزدیک یہی ہوتا ہی فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ پھر منہ کرینگے بعضے جنتی عَلٰى بَعْضٍ بعض کی طرف
يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پوچھتے ہونگے دنیا کا احوال اور جو کچھ اونپر گذری ہوگی دوست دشمن کے ساتھ قَالَ قَآئِلٌ کہیگا کہنے والا اونمین
جنتیون مین سے اپنے دوستون سے کہ اِنِّيْ یقینی مین جب دنیا مین تھا كَانَ لِيْ تھا میرے واسطے قَرِيْنٌ ○ ایک یار ہمنشین کہ پھر
زندہ ہوکر اوٹھنے کا منکر تھا مقاتل کہتے ہین کہ وہ دو بھائی تھے کہ سورۂ کہف مین اونکا ذکر ہی یہود اور مومن ہین وہ جنتیون سے کہینگے کہ میرا ایک
بھائی تھا قطروس نام کہ دنیا مین ملامت کرتا ہوا يَقُوْلُ کہتا تھا کہ اَئِنَّكَ کیا تو لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ ○ باور کرنے والا ہی حشر کو
ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مرینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیان پورانی تو ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○
کیا ہم جزا دیے گئے ہونگے یعنی کیا ہمکو پھر زندہ کرکے جزا دینگے قَالَ کہیگا یہود اجنتیون سے کہ هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ ○ کیا تم مطلع ہو
یعنی دوزخیون کو دیکھتے ہو مراد یہ ہی کہ دوزخیون کو دیکھو تاکہ میرے بھائی کا حال مجھے بتاؤ کہ دوزخ کے کس درکہ مین ہی اور کس قسم کے عذاب مین مبتلا ہوا
جنتی کہینگے کہ تم اوسے خوب پہچانتے ہو خود دوزخ مین دیکھ لو فَاطَّلَعَ تو نیچے دیکھیگا یہود اَرٰىهُ تو دیکھیگا قطروس کو فِيْ سَوَآءِ

الْجَحِيْمِ ۝ دوزخ کے درمیان مین قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ کہیگا یہودا اوسسے کہ اے قرطوس قسم خدا کی بیشک نزدیک تھا تو گمراہی کے
سبب سے لَتُرْدِيْنِ ۝ ضرور ہلاک کردیتا تو مجھے وسوسہ کے سبب سے اور اوسسے بے راہ کردیتا وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ اور اگر نہوتی میرے
رب کی نعمت اور رحمت کہ اوسنے مجھے راہ حق دکھائی اور تیرے فتنہ سے بچایا تو لَكُنْتُ ضرور ہوجاتا مین مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ ۝
حاضر کیے ہوون مین سے دوزخ مین پھر یہودا فرشتون سے کہیگا اسطرح پر کہ اوسکا بھائی سُنے اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ ۝ کہ کیا نہین ہم
ہم مرے بہشت مین یعنی ہم ہمیشہ جنت مین جیتے رہینگے کبھی مرینگے اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰى بلکہ پہلا مرنا دنیا مین وَمَا نَحْنُ
بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اور نہین ہین ہم عذاب کیے ہوون مین سے فرشتے کہینگے کہ ہان ہرگز تم نہ مروگے اور تمپر عذاب نہوگا پھر یہودا کہینگے
کہ اِنَّ هٰذَا بیشک یہ ہمیشہ رہنے اور عذاب سے بخوف ہوجانے کی نعمت لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ البتہ وہ چھٹکارا بڑا ہے لِمِثْلِ
هٰذَا ایسی نعمتون کے واسطے فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ۝ پس چاہیے کہ عمل کرین عمل کرنے والے دینکے مال و جاہ کے واسطے نہین
اسلیے کہ وہ زائل اور منتقل ہوجانے والا ہے نظم گربار کشی بارنگاہ بارے ۔ درکار کنے برائے یارے بارے ۔ در روے بخاک راہ خواہی مالید ۔
بر خار ۔ رہ طرفہ سوارے بارے ۔ وہ جو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَذٰلِكَ کیا یہ جو مذکور ہوئین جنتیون کے واسطے نعمتین یہ خَيْرٌ بہتر ہین
نُّزُلًا نزول اور پیشکش اور حاضر کی رو سے اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ۝ یا درخت زقوم کا یہ درخت ولایت تہامہ مین ہے چھوٹی چھوٹی پتیان
اسمین ہوتی ہین اور اسکا پھل نہایت کڑوا اور بدبو ہوتا ہے حق سبحانہ تعالیٰ نے اوس درخت کا نام یہی رکھا جسکا میوہ دوزخیون کو پیشکش ہوگا
زبردستی اونکو کھلایا جائیگا اور فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰهَا بیشک ہمنے کردیا زقوم کے درخت کو فِتْنَةً محنت اور عذاب لِّلظّٰلِمِيْنَ ۝
ظالمون کے واسطے آخرت مین یا اس درخت کو دنیا مین اونکے واسطے ہمنے امتحان کردیا اسواسطے کہ جب اونھون نے سُنا کہ زقوم ایک درخت ہے
دوزخ مین تو بولے کہ بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ آگ تو لوہے کو گلا اور جلا دیتی ہے اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ جو آگ مین آتشی جانور پیدا کرنے پر
قادر ہے جیسے سمندر وہ یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ آگ مین درخت پیدا فرمائے اور جلجانے سے اوسکو بچائے معالم مین ہے کہ ابن الزبعری نے
سردار قریش سے کہا کہ محمد عربی ہمین زقوم سے ڈراتے ہین اور بربرہ اور افریقیہ کی زبان مین قوم مسکے اور خرمے کو کہتے ہین تو ابوجہل
کھڑا ہوگیا اور عرب کے بڑے آدمیون کو گھر مین لایا اور لونڈی سے بولا کہ زقمینا یعنی ہمین قوم دے پس لونڈی مسکا اور خرما لائی ابوجہل نے
کہا کہ کھاؤ یہی زقوم ہے جس سے محمد ہمین ڈراتے ہین تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ زقوم وہ نہین ہے جسے یہ کافر گمان کرتے ہین بلکہ اِنَّهَا
شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ۝ یقینی وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کے گڑھے مین اور اوسکی شاخین بلند ہوکر سب دوزخیون مین
پہونچتی ہین طَلْعُهَا خوشے اوس درخت کے كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۝ سر ہین شیطانون کے بڑے اور
ہولناک ہونے مین اور بعضے کہتے ہین کہ شیاطین سانپ مین بڑے ہول بھرے اور بعضے کہتے ہین کہ مکہ معظمہ کے گرد کالے تھے اونھین رؤس
الشیاطین کہتے تھے فَاِنَّهُمْ پس تحقیق کہ دوزخی لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا ضرور کھانے والے ہین اوس درخت زقوم مین سے فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۝ پھر بھرنے والے ہین اوس سے پیٹون کو بھوک کے مارے زبردستی اونھین پیٹ بھر کر کھلائینگے ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ
پھر بیشک دوزخیون کو عَلَيْهَا اوسے کھانے پر لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ البتہ میل ہے گرم پانی سے ایسا گرم پانی

کہ آنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کردے یعنی جب قوم کھائینگے تو اوسکے پیٹ گرم پانی اونھین پلائینگے کہ وہ زقوم سے ملجائے ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ
لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ پھر یقینی پھرنا اونکا زقوم کھانے اور کھولتا پانی پینے کے بعد البتہ دوزخ کی طرف ہی اور وہ زقوم اور پانی پیشکش اور
ماحضر ہوگا اِنَّهُمْ بیشک اونھون نے اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ پایا اپنے باپون کو ضَآلِّيْنَ ۝ گمراہ فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ
تو وہ اونکی ایڑیون پر یعنی اونکے قدم بقدم يُهْرَعُوْنَ ۝ دوڑتے ہین یعنی اونکی پیروی اور تقلید کرتے ہین وَلَقَدْ ضَلَّ
اور بیشک وشبہہ گمراہ ہوے قَبْلَهُمْ اِنْ تمھاری قوم کے لوگون سے قبل اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ بہت پہلے لوگ جیسے قوم نوح
قوم عاد وثمود کے لوگ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور بیشک وشبہہ بھیجے ہمنے فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝ ڈرانے والے یعنی پیغمبر کہ وہ
اون لوگون کو ہمارے عذاب سے ڈراتے تھے اور اون لوگون نے نہ مانا فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ پھر دیکھو تم ای ہمارے حبیب کہ کیسا ہوا
عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ انجام کار ڈرائے ہوون کا یعنی اونپر عذاب نازل ہوا اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ ع ۳
مگر بندے اللہ کے پاک کیے ہوے کہ ڈرانے کے سبب سے غیر حق سے الگ ہوگئے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ اور بیشک وشبہہ پکارا ہمین
نوح نے اور ہلاکت قوم کی دعا کی اور ہمنے دعا قبول کرلی فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ تو ہم خوب قبول کرنے والے ہین کہ قوم
نوح کو طوفان کے سبب سے ہمنے غرق کردیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہمنے اوسکو اور اوسکے لوگون کو مِنَ الْكَرْبِ
الْعَظِيْمِ ۝ بڑے غم سے کہ غرق ہونا ہی یا قوم کی ایذا رسانی سے وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ اور کردیا ہمنے اوسکے تین بیٹون کو کہ
هُمُ الْبٰقِيْنَ ۝ وہ باقی ہین نسل کی جہت سے قیامت تک اسواسطے کہ حدیث مین ہی کہ حضرت نوح کی اولاد مین سام اور حام اور
یافث کے سوا کوئی نہ باقی رہا اور سب لوگ اونھی کی نسل سے ہین سام کی اولاد مین عرب فارس روم کے لوگ ہین اور یافث کی اولاد مین ترک
خزر مستقلاب کے لوگ اور حام کی نسل مین ہند وحبش اور زنگ وبربر کے لوگ وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ نوح پر تعریف اور
نیکی بیان کرنا فِى الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون مین یعنی امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا اونکو ہمنے باقی چھوڑا کہ اونکو امت آخرین کہتے ہین
سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ سلام نوح پر فِى الْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم مین ایک قول یہ ہی کہ یہ ابتدائے کلام ہی اور حق تعالیٰ حضرت نوح پر سلام
کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہمنے جسطرح نوح علیہ السلام کو جزا دی اسی طرح نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام
کرنے والون کو اِنَّهٗ بیشک نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہی ثُمَّ پھر نوح علیہ السلام کی دعا کے
بعد اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ ڈبو دیا ہمنے اورون کو یعنی اونکی قوم کے کافرون کو وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور بیشک حضرت
نوح کے پیروون مین سے لَاِبْرٰهِيْمَ ۝ البتہ ابراہیم علیہما السلام ہین یعنی حضرت ابراہیم اصول شرع اور طریق توحید مین نوح علیہما السلام وقف لازم
کے پیرو تھے تباب مین فراء رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہی کہ شیعتہ مین حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ضمیر پھرتی ہی
کنایہ غیر مذکور ہی اور ابراہیم علیہ السلام اگرچہ ظاہر مین سابق تھے مگر باطن مین ہمارے رسول کے متابع ہین اسواسطے کہ پیروون کی طرح اونکی پیشکش کے
مقرر تھے اور دین محمدی کی اونھون نے تعریف کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دعا مانگی کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا فَنَظَمَ پیشتر از تو
آمدند بسے انبیا تو مگر آخر آمدی ہمہ را پیشوا توئی ہ خوان خلیل ہست نکمد ان خوان تو ہ بر خوان مصطفیٰ نمک انبیا توئی ہ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

یاد کراو سے جبکہ آیا ابراہیم اپنے رب پاس بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ایسے دل کے ساتھ کہ پاک تھا علاقہ ہے یا خالی دنیا کی محبت سے یا غیرون کی محبت سے فارغ یعنی درگاہ رب العزت کی طرف حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم جب متوجہ ہوے تو اونکا دل پاک تھا کونین کے تعلق اور حظ نفس سے اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ یاد کر جب کہا ابراہیم نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم کے لوگون سے مَاذَا تَعْبُدُوْنَ کہ کیا چیز ہی جسے تم پوجتے ہو اَئِفْكًا کیا جھوٹ کی رو سے اٰلِهَةً خداؤن کو دُوْنَ اللّٰهِ خدا ے برحق کے سوا تُرِيْدُوْنَ چاہتے ہو فَمَا ظَنُّكُمْ تو کیا ہی تمھارا گمان بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار اہل عالم کے ساتھ کہ وہ تمپر عذاب کریگا اس بات پر کہ وہ جو مستحق عبادت ہو اوسکی عبادت چھوڑکر اوسکے غیر کو پوجتے ہو قوم کے لوگون نے حضرت ابراہیم کو یہ جواب پاکر کہا ہماری عید ہی اور صحرا کی طرف ہم جائینگے آج کھانے پکاتے ہین بتون کے گرد رکھ جائینگے تاکہ جب صحرا سے پھرین تو بتخانہ مین جاکر اون کھانون مین سے تبرکا تقسیم کرلین تم بھی آؤ اور ہمارے مجمع کا تماشا دیکھو اور وہان سے ہمارے ساتھ بتخانہ مین آنا اور بتون کی زیب و زینت اور شکل و ہیئت دیکھنا اور ہم جانتے تھے کہ اونھین دیکھکر ہمین ملامت کرنے سے اپنی زبان بند کرلوگے اور ہمکو اونکی پرستش کے باب مین معذور رکھوگے بَلْ بیت گوئی کہ چرا ز عاشقی رنجوری ہ تو روے بتم ندیدہ معذوری ہ پس حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام نے کچھ جواب نہ دیا دوسرے دن اونکے ماں باپ و یار و یاور نے کہا کہ اے ابراہیم آؤ چلین فَنَظَرَ تو دیکھا حضرت ابراہیم نے نَظْرَةً ایک دیکھنا فِي النُّجُوْمِ ستارون مین اور اونکے ملنے اور پھرنے کے موقع دیکھے یا علم نجوم ہی کی کتاب مین دیکھا اور چونکہ اونکی قوم کے لوگ علم نجوم مانتے تھے تو اونکے ساتھ اونھی کے علم کی رو سے کلام کیا فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے کہ اِنِّيْ سَقِيْمٌ یقینی مین بیمار ہون یعنی معلوم ہوتا ہے کہ مجھے طاعون ہوگا اور وہ لوگ طاعون سے گمان بد کرتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ تو پھرے وہ اوسکے پاس سے منھ پھیرے ہوے اس ڈر کے مارے کہ طاعون چونکہ امراض متعدیہ مین سے ہی ناگاہ اونکو سرایت کرجاے جب قوم کے لوگ ابراہیم علیہ السلام کو چھوڑکر صحرا مین گئے تو ابراہیم علیہ السلام بتخانہ کی طرف متوجہ ہوے فَرَاغَ پھر پوشیدہ پھرے ابراہیم اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ اونکے بتون کی طرف بتون کو دیکھا کہ آراستہ ہین اور کھانے کے خوان اونکے سامنے چنے ہوے ہین فَقَالَ تو کہا حضرت ابراہیم نے ہنسی کی راہ سے کہ اَلَا تَاْكُلُوْنَ کیا نہین کھاتے ہو تم یہ کھانے جب جواب نہ پایا تو ہنسی کی راہ سے دوبارہ کہا کہ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ کیا ہی تمکو جو تم بات نہین کرتے اور مجکو جواب نہین دیتے فَرَاغَ پھر چھپے ہوے آئے عَلَيْهِمْ اونپر اور ہاری بتون کو ضَرْبًا بِالْيَمِيْنِ مار بڑی زور سے یا داہنے ہاتھ سے اوس قسم کے سبب سے جو حضرت ابراہیم نے کھائی تھی کہ تاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین ابراہیم علیہ السلام نے بتون کو بکڑے ٹکڑے کردیا جیسا کہ سورۂ انبیا مین گذر چکا جب وہ دی عید گاہ سے بتخانہ مین آئے تو یہ حال دیکھا سمجھے کہ یہ کام ابراہیم ہی کا ہے فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ تو پھر متوجہ ہوے حضرت ابراہیم کی طرف يَزِفُّوْنَ جلدی کرتے تھے اونکو پکڑنے مین آخر اونھون نمرود کے پاس پکڑ لائے بڑے مباحثہ کے بعد کہ اوسکا ایک شمہ ذکر ہو چکا قَالَ کہا حضرت ابراہیم نے کہ اَتَعْبُدُوْنَ کیا پوجتے ہو تم مَا تَنْحِتُوْنَ وہ چیز جسے تراشتے ہو تیشہ اور لکڑی سے اپنے ہاتھون سے وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ نے پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو جو کرتے ہو تم اپنے ہاتھون سے اس آیت مین دلیل ہی اس بات پر کہ بندے اور بندون کے کام سب خدا ہی کے پیدا کیے ہوے ہین جب ابراہیم علیہ السلام نے اونکو الزام دیا تو قَالُوا ابْنُوْا بولے نمرودی اور نمرود کے خواص کہ بناؤ لَهٗ ابراہیم کو جلانے کے واسطے

ابنیانا ایک عمارت اور لکڑیان بھر کر اوسمین آگ بدو فالقوہ پھر ڈال دو اوسے فی الجحیم ○ جلتی ہوئی آگ مین فارادوا
پھر چاہا نمرودیون نے بابا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ کیدا مکر اور فتنہ کہ اوسے جلادین فجعلنٰھم الاسفلین ○ پھر کیا ہمنے
اونکو بہت نیچا اور خوار اوسواسطے کہ اونکی آگ کو ابراہیم علیہ السلام پر باغ کر دیا اور یہ حضرت ابراہیم کی حقیت اور نمرودیون کے بطلان پر کھلی ہوئی
دلیل تھی وقال اور کہا ابراہیم علیہ السلام نے جب آگ سے باہر آئے کہ انی ذاھب بیشک مین جانے والا ہون الی ربی اوس طرف
جہان میرے رب نے حکم کیا ہے یعنی زمین شام کی جانب سیھدین ○ قریب ہو کہ وہ راہ دکھائے مجھے میرے مقصد کی یا دنیوی اور اخروی
مصلحتون کی پھر حضرت ابراہیم ملک شام کی طرف متوجہ ہوے اور وہان بی بی ہاجرہ حضرت سارہ کے ہاتھ آئین اور حضرت سارہ نے بی بی
ہاجرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بخشدین اور جب حضرت ہاجرہ حضرت ابراہیم کی ملک ہوگئین تو آپنے دعا کی کہ رب ھب لی اے میرے
رب عطا کر مجھے فرزند من الصّٰلحین ○ نیک اور تعریف کیے ہوون مین سے کہ میرا معین اور مددگار ہو طاعت مین اور میرا مونس ہو
غربت اور مسافرت مین فبشرنٰہ پھر خوشخبری دی ہمنے اوسے بغلم حلیم ○ فرزند بردبار کی یعنی ایسے فرزند کی خوشخبری کہ جب وہ
بلوغ کو پہونچے تو بردبار ہو پھر حق تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے بطن سے حضرت اسماعیل حضرت ابراہیم علیہما السلام کو عطا کیے اور حکم الٰہی کے موافق
زمین شام سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل کو مکہ معظمہ مین لائے اور حضرت اسماعیل وہان بڑھے اور پرورش ہوے ایک مرتبہ ابراہیم علیہ السلام
شام سے اپنے فرزند اسماعیل کو دیکھنے آتے تھے تین رات برابر خواب مین یہ حکم سنا کہ اپنے فرزند کو قربانی کر بقرعید کا دن تھا کہ حضرت ابراہیم
حضرت اسماعیل کو ساتھ لیکر منا کی طرف چلے فلما بلغ پھر جب پہونچے حضرت ابراہیم معہ اپنے فرزند اسماعیل کے ساتھ السعی
مقام سعی مین یعنی صفا اور مروہ کے درمیان اور بعضون نے کہا ہے کہ سعی سے منا مین چلنا مراد ہے تو قال کہا حضرت ابراہیم نے کہ یبنی اے میرے
چھوٹے بیٹے یہ تصغیر ترحم کے واسطے ہے اور شفقت کے لیے انی اری تحقیق کہ مین دیکھتا ہون برابر فی المنام خواب مین انی اذبحک
یہ کہ مین تجھے ذبح کرتا ہون یعنی برابر خواب مین یہی حکم سنتا ہون کہ اپنے بیٹے کو ذبح کر فانظر ماذا ترٰی تو تو بھی دیکھ اس کام مین
کہ تو کیا دیکھتا ہے اور تیری رائے مین کیا بات آتی ہے قال کہا حضرت اسماعیل نے کہ یابت افعل اے میرے باپ کر ما تؤمر جو کچھ تو حکم کیا گیا ہے
اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کا خواب بھی وحی ہے ستجدنی قریب ہے کہ پائیگا تو مجھے ان شاء اللہ اگر چاہے خدا من
الصّٰبرین ○ صبر کرنے والون مین سے ذبح پر یا حکم قضا پر فلما اسلما پھر جب گردن جھکا دی حکم خدا کے سامنے دونون نے حضرت
ابراہیم تو بیٹے کو فدا کرنے پر آمادہ ہو گئے اور حضرت اسماعیل نے اپنے کو قربان کرنے کی اجازت دی اور واقع ہوا جو کچھ واقع ہونا تھا وتلہ
اور گرایا ابراہیم نے اپنے بیٹے کو للجبین ○ پیشانی کے بل یعنی اونکی خواہش کے موافق اونکی پیشانی زمین پر ٹکی معلوم ہوتی ہے کہ جب ابراہیم
علیہ السلام نے حضرت اسماعیل کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو اسماعیل علیہ السلام نے تین وصیتین کین کہا کہ ابو اللہ میرے ہاتھ پانون مضبوط باندھیے
تاکہ مین ہلچل نہ اسواسطے کہ ایسا نہو کہ تڑپتے وقت آپکے کپڑے خون آلودہ ہو جائین اور مین اس نے ادبی کی وجہ سے گنہگار اور بدنام ہون اور
مجھے اوس جناب مین ندامت اور خسارت ہو مصیبت اگر خونم بریزی غم ندارم زان ہمی ترسم کہ ناگہ دامن پاکت شود از خونم آلودہ
دوسری یہ کہ جب گھر مین تشریف لیجائیے گا تو میری والدہ دختہ کو میرا سلام پہونچا کر میرا کرتا اونھین حوالہ فرمائیے گا تاکہ اونکو اوس کرتے کے

سبب سے تسلی رہے تیسری یہ کہ میرا مونھ زمین کی طرف کیجیے کہ ذبح کرتے وقت آپکی نظر میرے چہرے پر نہ پڑنے پائے اور شفقت پدری جوش مین نہ آئے کہ مبادا حکم الٰہی کی تعمیل مین تاخیر اور تقصیر ہو پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا دل مضبوط کرکے بیٹے کے ہاتھ پاؤن باندھے اور چھری اونکے حلق پر رکھی حق تعالیٰ نے تانبے کا پتر حلقکی شکل پر حضرت اسماعیل کے حلق مین پیدا کردیا کہ اوسنے چھری کو کاٹنے سے روکا اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکی گردن کٹتی تھی اور پھر درست ہوجاتی تھی تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ابراہیم علیہ السلام کا کام پسند فرمایا اور وہ ہمارا حکم بجالایا وَنَادَيْنٰهُ اور پکارا ہمنے اوسے اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ کہ ای ابراہیم قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا بیشک سچ کیا تونے اپنا خواب وسیط مین ہے کہ اونھون نے خواب مین دیکھا تھا کہ مین اپنے فرزند کو قتل کرتا ہون مگر خون کا اثر نہین دیکھا تھا جاگتے مین بھی یہی صورت واقع ہوئی اِنَّا بیشک ہم كَذٰلِكَ اسی طرح شدت کے بعد آرام و راحت نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اِنَّ هٰذَا بیشک یہ لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ البتہ اوسکے واسطے آزمایش ہے کھلی ہوئی کہ اسکے سبب سے مخلص اور غیر مخلص مین تمیز ہوجاتی ہے وَفَدَيْنٰهُ اور فدیہ دیا ہمنے اسماعیل کو بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ بڑا مینڈھا یعنی فربہ اور سینگون والا تھا چالیس برس بہشت مین چرا تھا اور بعضون نے کہا ہے کہ یہ وہ مینڈھا تھا جسے ہابیل نے قربان کیا تھا اور حق تعالیٰ نے اونسے قبول کرلیا تھا یا ایک بکرا کوہ ثبیر سے اوترا تھا پھر حضرت ابراہیم کے پاس آکھڑا ہوا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ جبریل علیہ السلام آسمان پر سے لائے تھے اور قربانی کا قصہ اوسکی متعلق باتون سمیت تفصیل مناسب کے ساتھ جواہر التفسیر مین مذکور ہے وَتَرَكْنَا اور باقی چھوڑی ہمنے عَلَيْهِ ابراہیم علیہ السلام پر ثنا و صفت کرنا فِي الْاٰخِرِيْنَ پچھلون مین یعنی امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین یا اوسے ہمنے باقی رکھا کہ لوگ کہتے ہین سَلٰمٌ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ سلام ہو ابراہیم پر یا ابراہیم اوپر سلام کرتے ہین كَذٰلِكَ اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ بیشک ابراہیم علیہ السلام مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہے وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ اور خوشخبری دی ہمنے اوسے یعنی حضرت ابراہیم کو اسماعیل علیہما السلام کے بعد ایک فرزند اسحاق نام کی کہ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ایک پیغمبر ہے تعریف کیے ہوون مین سے وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ اور برکت اوتاری ہے ہمنے اوسپر وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ اور اوسکے بیٹے اسحاق پر کہ اوسکی پشت سے انبیا بنی اسرائیل وغیرہ جیسے حضرت ایوب کو ہمنے پیدا کیا وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا اور ان دونون کی ذریت مین سے مُحْسِنٌ کوئی نیک کام کرنے والا ہے ایمان اور طاعت کے ساتھ وَظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ اور کوئی ظالم ہے اپنے نفس پر کفر اور معصیت کے سبب سے مُّبِيْنٌ کھلا ہوا ہے ظلم اوسکا یعنی اوسکی نسل مین سے نیک کام کرنے والے ایماندار بھی ہین اور کافر ستمگار بھی ع ۳۹ وَلَقَدْ مَنَنَّا اور بیشک و شبہہ احسان کیا ہمنے عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ موسیٰ و ہارون پر نعمت نبوت عطا کرکر وَنَجَّيْنٰهُمَا اور نجات دی ہمنے اُن دونون کو وَقَوْمَهُمَا اور اونکی قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ بڑے غم اور سختی سے یعنی قبطیون کے غلبہ و ایذا سے وَنَصَرْنٰهُمْ اور مدد دی ہمنے اون دونون کو اونکی قوم سمیت فَكَانُوْا هُمُ پس تھے وہ الْغٰلِبِيْنَ غلبہ کرنے والے دشمنون پر وَاٰتَيْنٰهُمَا اور دی ہمنے موسیٰ و ہارون کو الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ کتاب ظاہر اور کھلی ہوئی وَهَدَيْنٰهُمَا اور ہدایت کی ہمنے اون دونون کو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ راہ سیدھی منزل مقصود کو

پہونچانے والی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي الْآخِرِينَ ۝ اور باقی چھوڑی ہمنے دونوں پر تحسین اور ثنا پچھلی اُمتوں مین یا جو بات ہمنے
باقی چھوڑی وہ یہ ہے کہ سَلَامٌ عَلَىٰ مُوسَىٰ وَهَارُونَ ۝ سلام ہو موسیٰ اور ہارون پر یا ہم سلام کہتے ہین دونون پر
إِنَّا كَذَٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو إِنَّهُمَا بیشک وہ دونون
یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہمارے ایمان والے بندون مین سے ہین وَإِنَّ إِلْيَاسَ اور یقینی الیاس
بن یاسین بن بشیر بن فحاص بن العیزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ رسولون مین سے ہین إِذْ قَالَ یاد کرو اوسے جب اوسنے
کہا لِقَوْمِهِ اپنے گروہ سے کہ أَلَا تَتَّقُونَ ۝ کیا نہین ڈرتے ہو عذاب الٰہی سے أَتَدْعُونَ کیا پوجتے ہو بَعْلًا بعل کو
بعل ایک بت تھا بیس گز اونچا اور اوسکے چار منھ تھے اور بک نام ایک نبی کا ہی ملک شام مین چونکہ بعل وہان تھا تو اوس جگہ کو بعلبک کہتے ہین
اور اسی نام سے وہ مقام مشہور ہی غرضکہ الیاس علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم پکارتے اور پوجتے ہو بعل کو وَتَذَرُونَ
اور چھوڑتے ہو أَحْسَنَ الْخَالِقِينَ ۝ عبادت اوسکی جو بہت خوب پیدا کرنے والا ہی خالقین سے مصور مراد ہین اللَّهَ
رَبَّكُمْ اللہ رب تمہارا ہی وَرَبَّ آبَائِكُمُ الْأَوَّلِينَ ۝ اور رب تمہارے اگلے باپون کا تو اوسی کی عبادت کیا کرو اور اوسکے
ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ حق تعالیٰ نے حضرت الیاس کو بعلبک کے لوگون کی طرف بھیجا اون لوگون کا ایک بادشاہ تھا اخیب نام
پہلے وہ مسلمان تھا اخیر کو اپنی جورو کے بہکانے سے بت پرستون مین شریک ہو گیا پس حضرت الیاس نے دعا فرمائی اور وہ لوگ تین برس تک
قحط مین مبتلا رہے اور حضرت الیاس کی طرف رجوع کی اور اپنے خلل اور خرابی کا تدارک اور عذر خواہی کرنے لگے حضرت الیاس نے فرمایا کہ ایمان لانا
چاہیے اور خدا کی وحدانیت کا اقرار کرنا چاہیے اون لوگون نے تامل کیا پس حضرت الیاس نے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے اور تمہارے دین کا حق اور باطل
ہونا ظاہر ہو جائے تو آؤ مین اپنے خدا کو پکارون اور تم اپنے بتون کو پکارو جو دعا قبول کرے وہ عبادت کے قابل ہی بس وہ لوگ اس بات پر راضی
ہوے اور اپنے بت کو آراستہ کر کے اوسکی بڑی تعریف کی اور اوس سے مینھ مانگا دعا قبول ہونے کا اثر نہ ظاہر ہوا پھر حضرت الیاس نے جو
دعا کی تو فوراً مینھ برسا اور اونکی قوم نے انکار مین زیادتی کی فَكَذَّبُوهُ پھر قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی فَإِنَّهُمْ لَمُحْضَرُونَ
تو وہ لوگ ضرور حاضر کیے گئے ہونگے دوزخ مین إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝ مگر بندے اللہ کے جو پاک کیے گئے ہین کفر اور
نفاق کے شائبہ سے لکھا ہی کہ الیاس علیہ السلام نے رنجیدہ ہو کر خدا سے یہ بات چاہی کہ عذاب نازل ہونے کے قبل وہ تین قوم مین سے
نکال دے حکم پہونچا کہ فلانے دن فلان جگہ جائین اور جو کچھ اونپر ظاہر ہو اوسپر سوار ہون حضرت الیاس اوسی وقت معین مین مقرر کی ہوئی جگہ پر گئے
ایک شیر یا گھوڑے کی صورت آگ کی اونکے سامنے آئی اوسپر سوار ہو لیے اور حضرت الیسع کو اپنا خلیفہ کر دیا اور حق تعالیٰ نے اونھین بلند و اوپر
سے عنایت کیے اور کھانے پینے اور عورت کی خواہش اونسے دور کر کے فرشتون کے ساتھ اونھین اوڑا لیا چنانچہ اونکی صفت مین آیا کہ وہ آدمی بھی ہین
فرشتہ بھی ارضی بھی ہین آسمانی بھی اور وہ بیابانون پر معین ہین جیسے حضرت خضر دریاؤن پر عرفات پر باہم ملاقات کرتے ہین اور رمضان مین
بیت المقدس پر افطار کرتے ہین امت کے نیک لوگون مین سے ایک گروہ اونکو دیکھتا ہی وَتَرَكْنَا اور چھوڑ دیا ہمنے عَلَيْهِ الیاس پر
فِي الْآخِرِينَ ۝ پچھلون مین بہت درود اور ثنا یہ بات چھوڑی کہ لوگ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝ سلام ہو آل الیاس

اور بعضوں نے کہا ہی کہ الیاسین بھی اونکا نام ہی جیسے میکال اور میکائیل اور سینا اور سینین اِنَّا كَذٰلِكَ بیشک ہم اسی طرح نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ جزا دیتے ہین نیک کام کرنے والون کو اِنَّهٗ یقینی الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ہمارے ایمان والے
بندون مین سے ہی ایمان ایک اسم ہی جامع سب کمالات ظاہری اور باطنی کو اور بندگی ایک بزرگی خاص ہی اہل اختصاص کے واسطے نظم
اگر بندۂ خویش خوانی مراہ بباز مملکت جاودانی مراہ شہانے کہ باتخت فرخندہ اند ہمہ بندگان ترا بندہ اند وَاِنَّ لُوْطًا لَّمِنَ
الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور یقینی لوط ابن ہارون سولون مین سے ہی اِذْ نَجَّيْنٰهُ یاد کر جب نجات دی ہمنے اوسے وَاَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ۝
اور اوسکے اہل بیت کو سب کو اِلَّا عَجُوْزًا مگر بوڑھیا کو جو اونکی جورو تھی اسواسطے کہ وہ ٹھہر گئی فِي الْغٰبِرِيْنَ ۝ پیچھے رہنے والون مین
جو مبتلاے عذاب ہوے اسواسطے کہ وہ کافرہ تھی اور اوسنے حضرت لوط کا ساتھ نہ دیا ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ۝ پھر ہلاک کیا ہمنے
اورون کو اونکی قوم مین سے اور اونکے مکانات ہمنے اولٹ پلٹ کر دیے وَاِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ اور بیشک تم اے گروہ قریش گذرتے ہو
عَلَيْهِمْ اونکے مکانون پر جب تجارت کے واسطے ملک شام مین جاتے ہو مُّصْبِحِيْنَ ۝ اوس حال مین کہ صبح کرنے والے ہوتے ہو وَبِالَّيْلِ
اور رات کو یعنی اونکے منازل اور مکانات پر دن رات تمھا آگذر ہوتا ہی اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ کیا پھر تم نہین سمجھتے اور نہین خیال کرتے ہو کہ تکذیب
کرنے والون کا انجام ہلاکت ہی ہی وَاِنَّ يُوْنُسَ اور تحقیق کہ یونس بن متی لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ رسولون مین سے ہی حق تعالی نے
اونھین نینوا کے لوگون کی طرف بھیجا جو موصل کے شہرون مین سے ہی جیسا کہ سورۂ یونس مین مذکور ہوا قوم کے لوگون نے اونکی تکذیب کی اور حضرت
یونس نے عذاب مانگا اور قوم کے لوگون مین سے نکل گئے جب عذاب کا اثر ظاہر ہو چکا تو حضرت یونس کی قوم کے لوگ ایمان لائے اور عذاب اوٹھ گیا حضرت
یونس نے یہ خبر پائی اور وہ قوم سے عذاب کا وعدہ کر چکے تھے کہ تمپر عذاب نازل ہوگا تو اس اندیشہ سے کہ قوم کے لوگ اونھین جھوٹا کہینگے دریا کی طرف چلے اِذْ
اَبَقَ یاد کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھاگے یونس اپنی قوم سے اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ کشتی کی طرف جو بھری ہوئی تھی لوگون اور
مال و متاع سے کہا ہی کہ جب یونس علیہ السلام دریا کے کنارے پہونچے تو تاجرون کے ایک گروہ نے کشتی پانی مین ڈالی تھی اور اوسپر سوار ہوے تھے جب
یونس علیہ السلام اونکے ساتھ کشتی پر چڑھے اور کشتی دھارے پر پہونچی تو ٹھہر گئی ملاح بولے کہ کوئی بھاگا ہوا غلام اس کشتی پر ہی کہ کشتی نہین چلتی پس یونس
علیہ السلام بولے کہ وہ بھاگا ہوا غلام مین ہون اہل کشتی بولے حاشا کہ آپ غلام ہونگے آپکے چہرۂ مبارک سے یہ بات چمک رہی ہی کہ آپ جوانمرد آزاد ہین یونس
علیہ السلام نے مبالغہ اور اصرار کیا کہ بھاگا ہوا مین ہی ہون اور اوس قوم کا داب تھا کہ بھاگے ہوے غلام کو دریا مین ڈالدیتے تھے تو کشتی روان ہو جاتی تھی
جب یونس علیہ السلام نے اس باب مین بہت گفتگو کی اور وہ لوگ آپکی بات نہ سنتے تھے تو فرمایا کہ ہم قرعہ ڈالین فَسَاهَمَ تو اہل کشتی نے باہم قرعہ ڈالا تین بار
فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِيْنَ ۝ تو ہوے یونس علیہ السلام مدحضین مین سے یعنی تینون مرتبہ قرعہ اونھین کے نام نکلا پس اہل کشتی نے اونھین
اوٹھا کر قصد کیا کہ دریا مین ڈالدین یکایک بحکم خدا ایک مچھلی دریا کی تہ مین ہتی تھی کشتی کے پاس آئی اور حضرت یونس کی طرف منھ کھولا ملاحون نے یہ حال
دیکھکر چاہا کہ حضرت یونس کو اوطرف دریا مین ڈالدین غرضکہ جدھر جدھر ملاح حضرت یونس کو لیجاتے تھے اودھر اودھر مچھلی ظاہر ہوتی تھی آخر حضرت
یونس نے اپنا سر کملی مین چھپا کر اپنے تئین آپ دریا مین ڈالدیا فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ تو نگل گئی اونھین مچھلی لیکبارگی وَهُوَ مُلِيْمٌ ۝ اور وہ
ملامت کرنے والا تھا اپنے نفس کو کہ قوم سے تو کیون بھاگا پس مچھلی کو حکم پہونچا کہ مین نے اوسے تیرا کھانا نہین کیا ہی بلکہ تیرے پیٹ کو اوسکا

قیہ خانہ بنایا جسمیں دار اونکے اعضا کی ترکیب مین فرق نہ پڑے پس مچھلی اونکی نگہبانی مین ایسی عایت کرنے لگی جیسے رعایت ماں اپنے فرزند کی حفاظت مین کرتی ہی اور سر پانی سے باہر نکالکر تیرتی تھی اور حضرت یونس اوسکے پیٹ مین سانس لیتے تھے تین دن یا سات دن اوسکے پیٹ مین رہے اور بہت مشہور بات ہی کہ چالیس دن مچھلی کے پیٹ مین رہے اور مچھلی سات دریاؤن مین پھری اور حق تعالیٰ نے اوسکا گوشت اور پوست ایسا مبارک اور صاف کردیا تھا جیسے شیشہ کہ یونس علیہ السلام نے دریا کے عجائب و غرایب مشاہدہ کیے اور برابر خدا کی یاد مین مشغول رہے فَلَوْلَآ اَنَّهٗ تو اگر نہ یہ ہی کہ یونس علیہ السلام كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ ۝ تھے تسبیح کرنے والون مین سے مچھلی کے پیٹ مین کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کہتے تھے یا اگر نہ یہ ہی کہ مچھلی کے پیٹ مین جانے کے پہلے ذکر کرنے والون اور نماز پڑھنے والون مین سے ہوتے لَلَبِثَ تو البتہ ٹھہرتے فِيْ بَطْنِهٖٓ مچھلی کے پیٹ مین اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ اوٹھائے جائینگے لوگ قبرون مین سے مگر خدا کے ذکر کی برکت نے اونھین بہت جلد رہائی دی فَنَبَذْنٰهُ پھر ڈالدیا ہمنے اوسے یعنی مچھلی کو ہمنے حکم دیا تو اوسنے یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ سے نکالکر ڈالدیا بِالْعَرَآءِ زمین ہامون پر یعنی ایسے میدان مین جہان درخت گھاس پتی پہاڑ کچھ نہ تھا ایسی جگہ اونھین ڈالدیا وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ حال آنکہ وہ بیمار تھے یعنی کمزور اور دُبلے جیسے لڑکا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہی وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ اور اوگایا ہمنے یونس کے سر پر شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ ایک درخت کدو کا کہ اوسنے اپنے پتون سے اوپر سایہ کرلیا زاد المسیر مین ہی کہ کدو کے پتے کی خاصیت یہ ہی کہ اوسکے گرد مکھی نہین آتی جب حق تعالیٰ نے اونھین درخت کدو مین چھپادیا تو مکھیون کی تکلیف اور آفتاب کی گرمی سے وہ بیخوف ہوگئے اور پہاڑی بکری کو حکم دیا کہ وہ آتی اور حضرت یونس کو دودھ پلاتی یہانتک کہ اونکی کھال مضبوط ہوئی اور اونکا گوشت بھر آیا تو پھر وہ اپنی حالت اصلی پر آگئے وَاَرْسَلْنٰهُ اور بھیجا ہمنے اوسے دوبارہ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ طرف سو ہزار یعنی لاکھ آدمیون کے اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ یا زیادہ بیس ہزار یا ستر ہزار کی جانب یعنی ایک لاکھ بیس ہزار یا ایک لاکھ ستر ہزار آدمیون پہنچے یونس کو رسول کیا جب نینوا کے لوگون کو حضرت یونس کے آپہونچنے کی خبر پہونچی تو بادشاہ تمام قوم سمیت اونکے استقبال کو نکلا فَاٰمَنُوْا پھر ایمان لائے یونس علیہ السلام کا یعنی اونکے ہاتھ پر تجدید ایمان کی فَمَتَّعْنٰهُمْ ۝ پھر فایدہ دیا ہمنے اونکو اِلٰى حِيْنٍ ۝ اوسوقت تک جبکہ اونکی اجل پہونچی اور جب متقاضی اجل آپہونچتا ہی کہ وہ دیعت روح پھیرو تو کسی طرح نہین کتنا ہی لڑے جھگڑنے سے نہ مال خرچ کرنے سے نظم روزیکہ اجل دست کشاید بستیز ہر بہر ہلاک برکشد خنجر تیز نہ وقت جدل بود نہ ہنگام حیل نہ روے مقاومت نہ یارلے گریز فَاسْتَفْتِهِمْ پھر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنو خزاعہ اور بنو ملیح اور جہینہ سے کہ وہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین یعنی تقسیم کی وجہ پوچھو کہ اَلِرَبِّكَ الْبَنٰتُ کیا تیرے رب کے واسطے بیٹیان ہین وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اور اونکے واسطے بیٹے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا کیا پیدا کیا ہمنے فرشتون کو عورتین وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ۝ اور وہ حاضر تھے جب ہمنے فرشتے پیدا کیے اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو اور یہ بات جان لو کہ وہ لوگ مِّنْ اِفْكِهِمْ اپنے جھوٹ اور افترا سے لَيَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ البتہ کہتے ہین کہ اولاد والا ہوا اللہ یعنی اوسکے فرزند ہین وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ اور بیشک وہ جھوٹے ہین اس بات مین کہ خدا کی اولاد ہی اصْطَفَى الْبَنٰتِ کیا برگزیدہ کرلین خدا نے لڑکیان جو تمکو بری معلوم ہوتی ہین

نصف

عَلَى الْبَنِيْنَ ۝ بیٹون پر جو کہ تمھارے واسطے افتخار اور قوت اور مدد حاصل کرنے کا مادہ اور سبب ہین مَا لَكُمْ تف کیا ہے تمکو اس بانٹ مین
كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝ کیا حکم کرتے ہو اور خدا کی طرف وہ چیز منسوب کرتے ہو جو اپنے واسطے نہین پسند کرتے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝
کیا تم خیال نہین کرتے کہ حق تعالیٰ پاک ہے بی بی اور اولاد سے اسواسطے کہ باپ بیٹے کو ایک ہی جنس سے ہونا چاہیے اور دونون کا مثل ہونا ضرور ہے
اور حضرت رب العزت مثل اور شبہ سے پاک ہے اَمْ لَكُمْ کیا تمھارے واسطے اس بات مین کہ فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہو سُلْطٰنٌ
مُّبِيْنٌ ۝ دلیل ہے کھلی ہوئی یا کوئی کتاب آسمان پر سے اوتری ہے کہ جس سے یہ بات ثبوت کو پہونچی ہے فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ تو لاؤ وہ
آسمانی کتاب اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو سچے اپنے دعوے مین لکھا ہے کہ نبی خزاعہ مین سے بعضے لوگون نے کہا کہ حق تعالیٰ نے
جنون کے خاندان مین اپنی سسرال کی اور بعض جنات کے ساتھ ملنے سے فرشتے پیدا ہوے یا معاذ اللہ وہ لوگ کہتے تھے کہ خدا اور شیطان
بھائی ہین تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ اور مقرر کر لیا اون کافرون نے خدا کے درمیان وَبَيْنَ الْجِنَّةِ اور جنون مین کہ
شیطان اونھی سے ہے نَسَبًا قرابت اور نسبت مقرر کر لی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اور یقینی جانتے ہین جن اور شیطان کہ قیامت کے
دن اِنَّهُمْ بیشک وہ یعنی یہ بات کہنے والے یا وہ سب کے سب لَمُحْضَرُوْنَ ۝ ضرور حاضر کیے جائینگے عذاب کے واسطے ایک گروہ
اس بات پر ہے کہ جن سے فرشتے مراد ہین اسواسطے کہ جو مخلوق آنکھ سے پوشیدہ ہو عرب اونسے جن کہتے ہین اور کافرون نے حق تعالیٰ اور فرشتون مین
نسبت ٹھہرادی اور بعض نے کہا ہے کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین اور فرشتے جانتے ہین کہ وہ سوال کے واسطے حاضر کیے جائینگے اور کافرون کی
پرستش کے سبب سے اونسے جواب طلب ہوگا اور وہ جواب باصواب دینگے کہ بل کانوا یعبدون الجن جیسا کہ سورۂ سبا مین گذرا سُبْحٰنَ
اللّٰهِ پاک ہے اللہ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے جو صفت کرتے ہین کافر یعنی اوسکی طرف قرابت اور ولادت کو جو منسوب کرتے ہین
اور وہ کافرون کی بات سے بیزار ہے اور وہ سب خدا کو ایسا ہی کہتے ہین اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ مگر بندے اللہ کے پاک
کیے گئے شبہون کے میلون سے کہ وہ اوسکی شان کے لائق اوسکی حمد کرتے ہین فَاِنَّكُمْ تو بیشک تم اے کافرو وَمَا تَعْبُدُوْنَ ۝
اور جو کچھ پوجتے ہو تم بت مَآ اَنْتُمْ نہین ہو تم عَلَيْهِ اوس چیز پر کہ پوجتے ہو بِفٰتِنِيْنَ ۝ گمراہ کرنے والے اور تباہ کر دینے والے
اِلَّا مَنْ هُوَ مگر اوسے کہ وہ جو صَالِ الْجَحِيْمِ ۝ داخل ہونے والا ہے دوزخ مین یعنی علم ازلی مین جو یقینی دوزخی ٹھہرا ہوا ہے اور جو لوگ
فرشتون کو پوجتے تھے اونکا قول رد کر دینے کو حق تعالیٰ فرشتون کا اقرار بیان کرتا ہے کہ وہ بندے ہونے کے مقر ہین اور کہتے ہین کہ وَمَا مِنَّآ اور
نہین ہم مین سے کوئی اِلَّا لَهٗ مگر اوسکے واسطے مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ ایک مقام ہے خدمت اور عبادت مین معین اور مقرر کیا ہوا
کہ اوس سے ہم تجاوز نہین کر سکتے شیخ ابو بکر وراق قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ پاک اور عالی مقام مراد ہے جیسے خوف و رجا اور محبت و رضا کہ ہر ایک
مقربان حظائر ملکوت اور مقدسات جوامع جبروت مین سے ایک مقام پر اور سمین سے مقیم اور متمکن ہے وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ اور بیشک ہم
صف باندھے ہوے ہین ادائے طاعت اور موقف ملازمت مین وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور یقینی ہم تسبیح کرنے والے ہین
ادائے طاعت مین خدا کے واسطے اور جو چیز اوسکی ذات مقدس کے لائق نہو ہم اوس سے اوسکی پاکی بیان کرنے والے ہین کہا ہے کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اور مومنون کا کلام ہے کہ کہتے ہین فرداے قیامت کو ہم ہمارا ایک مقام معلوم رکھتے ہین بہشت مین اور آج صف مین کھڑے ہونے والے ہین نماز مین اور ہم

پاکی کے ساتھ یاد کرنے والے ہین خدا کو اور ان دونون جملون کی تاکید اِنَّ اور لام کے سبب سے کرنا اور ان یہ دونون حرف درمیانی اور جدائی کے لانا
دلیل ہی ہمیشہ طاعت اور ذکر کرنے پر بے شبہہ قصور اور شائبۂ فتور کے خواہ یہ کلام منسوب ہو ملائکہ کرام کی طرف خواہ حضرت سید انام علیہ
الصلوٰۃ والسلام اور اہل ایمان یعنی اصحاب عظام علیہم الرضوان کی جانب وَاِنْ كَانُوْا اور بیشک تھے کفار قریش کہ رسول مقبول کے
مبعوث ہونے سے قبل لَيَقُوْلُوْنَ ۝ البتہ کہتے تھے کہ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا اگر ہوتا ہمارے پاس ذِكْرًا کوئی ذکر یعنی کوئی کتاب
کہ ہمارے پند اور نصیحت کا سبب ہوتی مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اگلون کی کتابون سے یعنی اگر ہمارے واسطے بھی کوئی کتاب ہوتی اور ہمپر
بھی حکم نازل ہوتا لَكُنَّا تو ضرور ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ بندے اللہ کے پاک کیے ہوے شرک اور کفر کے لوث سے
اور جب اونکے پاس کتاب آئی جو سب آسمانی کتابون مین اشرف اور بزرگ ہی یعنی قرآن فَكَفَرُوْا بِهٖ تو کافر ہوے اوسکے ساتھ
یعنی اوسپر ایمان نلائے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ تو قریب ہی کہ جانین اپنے کفر کا انجام کہ عذاب اور مغلوبیت ہی وَلَقَدْ سَبَقَتْ اور نصف
بے شک و شبہہ سبقت لیگئی ہی كَلِمَتُنَا ہماری بات پیغمبرون کے واسطے اور اس وعدہ کا حکم لوح محفوظ مین ثبت کیا گیا ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے
فرمایا كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ یعنی ہمنے وعدہ نصرت کا جو کیا ہی وہ لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ہمارے بندون کے واسطے ہی جو رسول
ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ رسول لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ۝ البتہ وہ ہین مدد کیے ہوے وَاِنَّ جُنْدَنَا اور یقینی ہمارا لشکر یعنی انبیا
علیہم السلام کے تابع لوگ لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝ البتہ غلبہ کرنے والے ہین دلیل یا نصرت کے سبب سے اکثر اوقات اور اونپر کافرون کا غلبہ مدت
اور قلت کے ساتھ ہی فَتَوَلَّ عَنْهُمْ تو منھ پھیر لو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے حَتّٰى حِيْنٍ ۝ اوسوقت تک جبکہ تمکو قتال کا حکم ہو
یا وعدۂ نصرت کے زمانہ تک کہ جنگ بدر یا فتح مکہ کا دن ہی وَّاَبْصِرْهُمْ اور دیکھنا اونکا حال اوسدن فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ پس
قریب ہی کہ دنیا مین تمھاری نصرت اور آخرت مین تمھارا رتبہ دیکھینگے لکھا ہی کہ جب کافرون نے فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ کی وعید سنی تو بولے کہ یہ کب
ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا کیا پھر وہ ہمارے عذاب کی يَسْتَعْجِلُوْنَ ۝ جلدی کرتے ہین اور عذاب نازل ہونے کا
وقت پوچھتے ہین فَاِذَا نَزَلَ پھر جب اوتریگا عذاب بِسَاحَتِهِمْ اونکے مکانون کے صحنون مین فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝
تو بری ہوگی صبح ڈرائے ہوون کی لکھا ہی کہ عرب کے قبیلون مین لوٹ مار بہت تھی اور جو لشکر کسی قبیلہ کا قصد کرتا تمام رات راہ چلکر
صبح کو کہ نیند غالب ہونے کا وقت ہی اونکو گھیر لیتے اور اونکے لوٹنے مارنے قید کر لینے پر ہاتھ بڑھاتے اور قوم کی بیخ کنی کرتے اور چونکہ
اکثر صبح کے وقت غارت ہوا کرتی تھی تو غارت کا نام صبح رکھدیا تھا اور اگرچہ اور وقت بھی غارت ہوتی مگر اوسوقت کو صبح ہی کہتے
اس آیت مین عذاب کو تشبیہ دی اوس لشکر کے ساتھ جو ناگاہ اونپر ہجوم کریگا اور اونپر غارت واقع ہوگی کہ وہ بیخ کنی کا عذاب ہی روایت ہی کہ
جس صبح کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین خیبر پر پہونچے اور اونکے قلعے وغیرہ دیکھے تو فرمایا کہ اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحۃ قوم فساء
صباح المنذرین پھر حق تعالیٰ دوبارہ تاکید کے واسطے فرماتا ہی کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منھ پھیر لو اونسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حَتّٰى حِيْنٍ ۝
تا وقتیکہ آیت سیف نازل ہو وَّاَبْصِرْ اور دیکھ کہ اونپر عذاب نازل ہوتا ہی فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ ۝ تو قریب ہی کہ دیکھینگے انواع عذاب
دنیا اور عقبی مین سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہی تیرا رب رَبِّ الْعِزَّةِ خداوند عزت اور قوت اور غلبہ کا عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ اوس چیز سے

کہ وصف کرتے ہین شرک وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور سلام رسولون پر وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور سب تعریف اللہ کے واسطے ہی
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ جو رب ہی سب اہل عالم کا اس آیت مین حق تعالیٰ بندون کو تسبیح کرنا سلام بھیجنا حمد کرنا تعلیم فرماتا ہی امام محی السنۃ
معالم التنزیل مین اپنی سناد کے ساتھ حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ جو کوئی یہ بات دوست رکھتا ہی کہ اوسکا ثواب اور اجر بہت
بڑے پیمانے سے ناپین یعنی بکثرت عطا کرین اوسے چاہیے کہ اپنی مجلس مین ختم کلام اس آیت پر کرے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ تک تاکہ ثواب پائے

ع ۱

ایاتہا ۷۵ رکوعاتہا ۵ کلماتہا ۱۳۰۰ حروفہا ۵۳۱۰

سورۂ ص مکیۃ وھی ۸۸ ایاتہا ۷۵ رکوعاتہا ۵

سورۂ ص مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	اٹھاسی آیتین ہین
شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

ص ابو بکر وراق اور قطرب رحمہما اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ حروف مقطعہ کافرون کے ٹھہرانے کے واسطے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم جب نماز وغیرہ مین پکار کر قرآن پڑھتے تو وہ لوگ دشمنی کی وجہ سے سیٹی اور تالی بجاتے تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلطی ہو
تو حق تعالیٰ نے یہ حروف بھیجے کہ وہ انھین سنکر فکر اور تامل کرکے غلطی کرنے سے باز رہتے اور اس حرف مین خاصکر کہا ہی کہ نام خدا کا ہی یا قرآن کا
یا سورت کا یا اسم صمد اور صانع اور صادق الوعد کی کنجی ہی یا صدق اللہ یا صدق محمد صلوات اللہ علیہ وسلامہ اجمعین کی طرف اشارہ ہی اور
احقاف مین ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام ہی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ آسمان مین ایک دریا ہی اوسکا نام ہی صاحب لباب نے
فرمایا کہ وہ ایک دریا ہی کہ خدا کا عرش اوپر ہی یا ایک دریا ہی کہ حق تعالیٰ اوسکے سبب سے مُردون کو زندہ کرتا ہی امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی
کہ حق تعالیٰ دوستون کی صفاے محبت کی قسم کھاتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قسم ہی صفاے دل عارفان کی تاویلات مین ہی کہ قسم ہی
صورت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور بحر الحقائق مین ہی کہ قسم ہی اوسکی صمدیت کے صاد کی ازل مین اور صورت کے صاد کی ابد مین اور
صانعیت کے صاد کی دونون کے درمیان مین وَالْقُرْاٰنِ اور قسم قرآن ذِي الذِّكْرِ ۝ عظمت اور شرف اور شہرت
والے کی یا ایسے قرآن کی قسم جسمین کہ حاجت کی چیزون کا ذکر ہی قسم کا جواب یہ ہی کہ وہ بات نہین جو کافر سمجھتے ہین بَلِ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوے رؤسا قریش مین سے فِيْ عِزَّةٍ حق بات قبول کرنے سے سرکشی مین ہین وَّشِقَاقٍ ۝ اور
خدا کی مخالفت اور رسول کی عداوت مین كَمْ اَهْلَكْنَا کتنے ہلاک کر دیے ہمنے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار مکہ سے پہلے مِّنْ قَرْنٍ
زمانہ والے یعنی اگلی امتین اپنے تکبر اور عداوت کرنے کی وجہ سے فَنَادَوْا پھر ندا کی اونھون نے اور چیخے کہ کوئی اونکی فریاد کو پہونچے
وَّلَاتَ اور نہین ہی وہ وقت حِيْنَ مَنَاصٍ ۝ وقت پھرنے کا بھاگ بچنے کی جگہ پر معالم التنزیل مین فرمایا ہی
کہ کفار مکہ کی عادت یہ تھی کہ جب لڑائی بڑھتی اور کڑی پڑتی تو مناص مناص پکارتے یعنی بھاگو بھاگو تو حق تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ عذاب
آنے کے وقت وہ بدر مناص مناص پکارینگے اور کہین بھاگنے کی جگہ نہ پائینگے وَعَجِبُوْٓا اور تعجب کرتے ہین کافر اَنْ جَآءَهُمْ
یہ کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ پیغمبر ڈرانے والا اونھی مین سے یعنی بشر اونکی صورت کا یا اونکے قبیلہ کا وَقَالَ
الْكٰفِرُوْنَ اور کہا کافرون نے کہ هٰذَا یہ ڈرانے والا سِحِرٌ جادوگر ہی اون چیزون مین جو خلاف دکھاتا ہی

كَذَّابٌ ○ جھوٹا ہی دعوی نبوت مین یا خدا کی طرف قرآن کو اسناد کرنے مین کیا اندھی رائے ہی کہ انوار وحی کو تاریکی سحر سے امتیاز نہین کرتی اور کیا بصیرت ہی کہ صدق کی شعاعون کے آثار کو ظلمات کذب سے شناخت نہین کرتی نظم گشت طالع افتان و انچنین عالم فروزہ دیدہ خفاش ایک ذرہ دروی نور فی ہوا ز شعاع روز روشن روے گیتی مستنیر ہ تیرگی شب ہنوز از دیدہ وی دور ہی لکھا ہی کہ حضرت حمزہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے ایمان لانے کے بعد اشراف قریش مضطرب ہوکر ابو طالب کے پاس آئے اور بولے کہ ای عبد مناف کے بیٹے تم ہمارے بزرگ اور سردار ہو ہم اسواسطے آئے کہ ہمارا اور اپنے بھتیجے کا فیصلہ کردو کہ ہماری قوم کے بیعقلون مین سے ایک ایک کو تمھارا بھتیجا بیوقوف بناتا ہی اور اپنا نکالا ہوا دین اور بنائے ہوے آئین اونکے سامنے چمکاتا ہی اور ہمارے گروہ مین ہر وقت پھوٹ ڈالتا ہی اور اب وہ زمانہ قریب ہی کہ اس آگ کے بجھانے کی تدبیر اور تدارک سے ہم عاجز آجائین ابو طالب نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بلایا اور یہ بات کہی کہ ای محمد تمھاری قوم کے لوگ میرے پاس آئے ہین اور تمسے اونکا مدعا یہ ہی کہ یکبارگی انحراف کا طریق نہ اختیار کرو اور اونکی جو تمنا ہی اوسمین ذرا غور و تامل کرو حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش مجھسے تم کیا بات چاہتے ہو وہ بولے کہ ہم یہ چاہتے ہین کہ ہمارا دین توڑنے سے تم دست بردار ہوجاؤ اور ہمارے خداؤن کو برا کہنا چھوڑ دو کہ ہم بھی نہ تمسے متعرض ہون نہ تمھارے تابعون سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین بھی تمسے ایک بات چاہتا ہون کہ ایک کلمہ مین میرے ساتھ متفق ہوجاؤ تاکہ ممالک عرب تمھارے مسخر ہوجائین اور عجم کے بڑے آدمی تمھاری فرمانبرداری کرین اونھون نے پوچھا کہ وہ کیا کلمہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ لا الہ الا اللہ پس فحمۂ اشراف قریش حضرت کی طرف سے منھ پھیر کر باہم کہنے لگے کہ

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ کیا کردیا محمد نے ہمارے خداؤن کو إِلَٰهًا وَاحِدًا ہے خدا ایک إِنَّ هَٰذَا یقینی یہ خدا کا ایک ہونا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ○ ہم چیز ہی بہت عجیب اسواسطے کہ ہمارے تین سو ساٹھ بت ایک شہر مکہ کا کام نہین کرسکتے محمد جو ایک خدا کہتے ہین وہ تمام عالم کا کام کیونکر بناتا ہی وَانطَلَقَ الْمَلَأُ اور جلدی چلے گئے قوم کے بڑے آدمی ابو طالب کے گھر سے مِنْهُمْ ایک دوسرے سے کہتے تھے أَنِ امْشُوا یہ کہ چلو وَاصْبِرُوا اور صبر کرو عَلَىٰ آلِهَتِكُمْ اپنے خداؤن کو پوجنے پر إِنَّ هَٰذَا بیشک یہ مخالفت محمد کی ہمارے ساتھ لَشَيْءٌ يُرَادُ ○ ایک چیز ہی ارادہ کی ہوئی ہمارے زمانے کے حوادث مین سے اوسکے وقوع سے چارہ نہین ہی یعنی بڑائی اور برتری جو محمد کا مدعا ہی یہ ایک چیز ہی کہ اوسکی خواہش کیجاتی ہی یعنی سب لوگ یہی چاہتے ہین کہ ہم بڑے اور عالی رتبہ رہین مَا سَمِعْنَا بِهَٰذَا نہین سنا ہمنے یہ جو محمد کہتے ہین خدا کی وحدانیت فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ پچھلی ملت مین جسپر ہمنے اپنے باپون کو پایا یا حضرت عیسی کی ملت مین کہ سب ملتون سے اخیر ہی اسواسطے کہ وہ تین خدا ہونے کے قائل ہین ایک ہونے کے قائل نہین ہین إِنْ هَٰذَا نہین ہی یہ توحید جو محمد کہتے ہین إِلَّا اخْتِلَاقٌ ○ مگر بنا لینا اپنی طرف سے یعنی جھوٹ خود محمد بنا لیتے ہین أَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کیا اوتارا گیا ہی اوسپر قرآن مِن بَيْنِنَا ہم مین سے یعنی ہمارے گروہ مین سے محمد وحی کے ساتھ کیون مخصوص ہون اور بزرگ کیون محروم رہین اور ان کافرون نے یہ بات حسد کی راہ سے کہی یہ نہین کہ اونھین اس بات کا اعتقاد ہو کہ قرآن شریف وحی الہی ہی بَلْ هُمْ بلکہ وہ فِي شَكٍّ شک مین ہین مِّن ذِكْرِي میری وحی سے بَل لَّمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ ○ بلکہ نہین چکھا ہی اونھون نے عذاب میرا اور جب عذاب کا مزہ چکھینگے تو اونکا شک جاتا رہیگا اور سب جان لینگے کہ جو کچھ ہمارے رسول نے وحی کے طریق پر ادا کیا سب حق تھا یعنی جب اونپر عذاب نازل ہوگا تو سب تصدیق کا دم بھرینگے اور اوسوقت تصدیق

فائدہ نہ دیگی اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کی رحمت کے ایسا رب الْعَزِيْزِ مغلوب نہین ہوتا الْوَهَّابِ ○ عطا کرنے والا کہ جو چیز عطا فرماتا ہی اوسکے مستحق ہی کو عطا فرماتا ہی یعنی نبوت کی کنجیان کافرون کے ہاتھ مین اور اونکے تصرف مین نہین ہین کہ اپنے بعضے سرداران قریش کو نبوت دیدین بلکہ یہ ایک عطیہ ہی حق سبحانہ تعالی کی درگاہ سے کہ اپنے فضل و کرم سے جسے چاہتا ہی عطا کرتا ہی نظم چون نہ حالِ مستحقان آگہی ۔ ہر چہ خواہی ہر کرا خواہی دہی ۔ دیگران را ایں تصرف کی رسد ۔ ایں عطا و ایں اختیار ایں تصرف فہا تراست ۔ اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اونکے درمیان مین ہی اور اگر وہ اس ملک کے مالک ہین فَلْيَرْتَقُوْا تو چاہیے کہ چڑھ جائین فِي الْاَسْبَابِ مسببون مین کہ اونکے باعث سے آسمان پر جاتے ہین اسباب مین ہی کہ اسباب یہ ہین کہ فرشتے آسمان پر اپنے بازوون سے چڑھتے وقت اوپر سہارا دیکے اوڑتے ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر کافرون کو ملک مین و آسمان مین اختیار اور اقتدار ہی تو چاہیے کہ آسمان پر چڑھین اور عرش پر ٹھہرین اور عالم کے کامون کی تدبیر مین مشغول ہون اور جس سے چاہین وحی پھیر لین اور جسپر چاہین وحی بھیجدین اور یہ بات بڑی ہنسی کی راہ سے ہی جُنْدٌ مَّا وہ ایک لشکر ہین اور کیا لشکر هُنَالِكَ اوس جگہ یہ اشارہ ہی اونکے کوارون کی طرف جو در بدر ہین یعنی وہان ایک لشکر مَّهْزُوْمٌ شکست دیا ہوا ہی مِّنَ الْاَحْزَابِ ○ گروہون مین سے جو لشکر کشی کرکے رسولون کے ساتھ لڑتے تھے قرآن کے اعجاز کی دلیلون مین سے ایک یہ ہی کہ حق تعالی نے مکہ مین اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ قریش کا لشکر عنقریب قتل کیا جائیگا اور شکست کھائیگا اور ایسا ہی ہوا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ کے قبل قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوح علیہ السلام کی وَّعَادٌ اور قوم عاد نے ہود علیہ السلام کی وَّفِرْعَوْنُ اور فرعون نے موسی علیہ السلام کی ایسا فرعون کہ ذُو الْاَوْتَادِ میخون والا تھا اس سے ملک ثابت اور برقرار رہا ہی خدا نے اوس ملک کو خیمہ سے تشبیہ دی کہ خیمہ سیدھا اور میخون کے سبب سے مضبوط پایا جاتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ چار میخ مراد ہین کہ مومنون پر چوبیخا کرکے سختی کرتا تھا وَثَمُوْدُ اور تکذیب کی ثمود نے صالح علیہ السلام کی لکھا ہی کہ ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب دوسری بار دعوت اسلام کرتے وقت کی اسواسطے کہ پہلی بار جب صالح علیہ السلام نے دعوت اسلام کی تو سب ایمان لائے تھے جب اونھون نے وفات فرمائی تو لوگ مرتد ہوگئے حق تعالی نے پھر حضرت صالح کو زندہ کرکے اوپر رسول کیا اس تازہ قوم نے اونکو نہین پہچانا اور معجزہ طلب کیا اور اونٹنی پیدا ہونے کا معجزہ واقع ہوا تو بعضے ایمان لائے اور بعض نے تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے سبب سے سب ہلاک ہوے وَقَوْمُ لُوْطٍ اور قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ اور جنگل والون نے شعیب علیہ السلام کی اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ ○ وہ لوگ ہین لشکر تکذیب کرنے والون کا اور کفار قریش کا گروہ شکست کھایا ہوا بھی اونھی مین سے ہوگا اِنْ كُلٌّ نہ تھا کوئی بھی اونمین سے اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر یہ کہ تکذیب کی اوسنے فرشتون کی فَحَقَّ عِقَابِ ○ تو حق ہوا میرا عقاب اوپر اور نازل ہوا میرا عذاب اوپر وَمَا يَنْظُرُ اور نہین دیکھتے اور انتظار نہین کھینچتے ہین هٰٓؤُلَآءِ یہ گروہ تمھاری قوم مین سے اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مگر ایک سخت آواز کی کہ وہ پہلا نفخہ ہی اور اوسی کے ساتھ مرجائینگے مَا لَهَا نہین ہی اوس آواز سخت کے مِنْ فَوَاقٍ ○ کچھ پھرنا یعنی کوئی اوسکو رد نہ کرسکیگا وَقَالُوْا رَبَّنَا اور کہا معاندان

ع ۱۴

قریش نے جیسے نضر بن حارث اور اوسکے مثل اور کافرون نے کہا ہے ہمارے رب عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا جلدی دے ہمارا حصہ اوس عذاب مین سے
جس سے ہمکو محمد ڈھمکاتے ہین یا جلدی دے ہمکو ہمارا نامۂ اعمال کہ اوسمین ہم دیکھین قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ ○ حساب سے قبل روز حساب کے
یہ جلدی مسخرے پن کی راہ سے کرتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کو رنج ہوتا تھا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اِصْبِرْ
صبر کر عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو وہ کہتے ہین اور یہ حکم آیت سیف سے منسوخ ہے وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ اور یاد کر ہمارے
بندے داؤد ذَا الْاَيْدِ صاحب قوت کو کہ وہ قوت یا لڑائی مین تھی یا ملکداری مین اور بعضون نے کہا ہے کہ عبادت مین اسواسطے کہ آدھی
رات فقط عبادت مین بسر کرتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے ایک دن نہین اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ○ بیشک وہ پھرا ہوا تھا ہماری طرف
اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ یقینی ہمنے مسخر کر دیا پہاڑون کو داؤد کا کہ جہان داؤد علیہ السلام چاہتے پہاڑ وہان چلے جاتے مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ
اوسکے ساتھ تسبیح کرتے تھے بِالْعَشِيِّ رات کو وَالْاِشْرَاقِ ○ اور آفتاب نکلتے وقت صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہے کہ
پہاڑون اور پتھرون کی تسبیح اگرچہ عاقلون پر پوشیدہ ہے مگر خدا کی قدرت سے کچھ بعید نہین ہے اور کنکریون کی تسبیح حضرت رسول اکرم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مین خدا کی قدرت پر ایک گواہ ہے اولیاء اللہ مین سے ایک ولی نے ایک پتھر کو دیکھا کہ مینھ کی بوندون
کی طرح پانی اوسمین سے ٹپکتا ہے ایک ساعت وہان توقف کر کے غور سے اوسکو دیکھا تو پتھر اون ولی سے باتین کرنے لگا کہ ای اللہ کے ولی
کئی برس ہوے کہ اللہ نے مجکو پیدا کیا اور اوسکی سیاست کے خوف سے مین حسرت کے آنسو بہاتا ہون اوس خدا کے ولی نے مناجات کی کہ ای اللہ
اس پتھر کو بیخوف کر دے اونکی دعا قبول ہوئی اور امان کی خوشخبری اوس پتھر کو پہونچی پھر ایک مدت کے بعد وہ ولی اوس مقام پر پہونچے اور پھر
اوس پتھر کو دیکھا کہ پہلی بار سے زیادہ آنسو بہاتا ہے پوچھا کہ ای پتھر جب کہ تو بیخوف ہو چکا تو اب یہ رونا کسواسطے ہے اوسنے جواب دیا کہ پہلے مجھسے
قطرے جو ٹپکتے تھے خوف عذاب کے سبب سے تھے اور اب جو مین روتا ہون تو یہ رونا امن کی خوشی سے ہے ہمین اس درگاہ مین رونے کے سوا کچھ
کام نہین ہے شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے بیت سرگریہ داریم دورود راز ✤ ندانم زحسرت بود یا زناز ✤ شعر از سنگ گریہ مین مگو
کان ترشح ست ✤ وز کوہ نالہ دان مپندار کان صدا ست ✤ وَالطَّيْرَ اور مسخر کر دیا ہمنے داؤد کا پرندون کو مَحْشُوْرَةً جمع
کیے گئے اونکے پاس اور صف باندھے ہوے اونکے سر پر كُلٌّ لَّهٗۤ ہر ایک پہاڑون اور پرندون مین سے داؤد علیہ السلام کے اَوَّابٌ ○
مطیع تھے یا پھیرنے والے اپنی آوازین اونکے ساتھ تسبیح کرکے وَشَدَدْنَا اور مضبوط کر دی ہمنے مُلْكَهٗ اوسکی بادشاہی مظلومون کی
دعا کے سبب سے یا نصیحت کرنے والے وزیرون کے باعث سے یا رعیت پر سے ظالمون کے ہاتھ کو کوتاہ کرنے سے یا دشمنون کے دلون مین اونکا رعب ڈالکر
یا زرہ اور لڑائی کے ہتھیار بنانے سے یا لشکر کی کثرت کے باعث یا پاسبانون کی کثرت کے سبب سے اسواسطے کہ ہر شب چھتیس ہزار آدمی اونکے گھر کی نگہبانی
رکھتے تھے امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ بادشاہی کا استحکام اس سبب سے تھا کہ حق تعالی نے آسمان سے ایک بیرقی نشان وہ زرہ حضرت داؤد کے
محکم پر ٹھہری متخاصمین مین سے جو کوئی حق پر ہوتا اوسی کا ہاتھ زرہ تک پہونچتا اور فریق ثانی کا ہاتھ نہ پہونچتا وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ
اور دی ہمنے داؤد کو حکمت یعنی تمام علم اور کمال عمل وَفَصْلَ الْخِطَابِ ○ اور بات پاکیزہ کہ مخاطب اپنا مقصود بے شبہے کے دریافت
کر لیتا یا بات اوسطدرجہ کی مطلب کو گھیرے ہوے اور فیصل خود ابھی نہین تقریر بہت دراز ✤ مختصر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فصل الخطاب کی

یہ تفسیر کی ہے کما البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر اور حقیقت مین کتنے ہی متخاصم ہون سب کا کلام اس حکم سے منقطع ہو جاتا ہے جاننا چاہیے
کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے قصہ مین اوریا کی عورت کے ساتھ آپکے نکاح کرنے مین بہت اختلاف ہے بعضے مفسرین نے یہ قصہ اس طرح
بیان کیا ہے کہ شرع اور عقل اوسے قبول کرنے سے انکار کرتی ہے جو کچھ صحت کے قریب معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اوریا نے ایک عورت کے ساتھ
اپنے نکاح کا پیام دیا اور قریب تھا کہ اوسکا نکاح اوس عورت کے ساتھ ہو جائے عورت کے ولیون کو اوسکے ساتھ کچھ خرخشہ پڑا تھا اونھون نے
اوس عورت کو اوریا کے ساتھ نکاح نہ کرنے دیا اور حضرت داؤد نے اپنے ساتھ نکاح کا پیام دیا اور حضرت داؤد کی شان نوے بیبیان تھین آپنے
اوسکی بھی خواہش کی زاد المسیر مین ہے کہ عتاب الٰہی حضرت داؤد پر اسوجہ سے ہوا کہ اوریا کے پیام دینے کے بعد حضرت داؤد نے پیام دیا اور قرآن مین
اونکا حال اس طرح پر ہے کہ وَهَلْ اَتٰىكَ اور کیا آئی تیرے پاس ای ہمارے حبیب نَبَؤُا الْخَصْمِ مجرا اون دو گروہ کی جنھون نے وقف لازم
جھگڑا کیا اور تبیان مین ہے کہ جبریل اور میکائیل علیہما السلام دو متخاصمین کی صورت پر حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئے اور ہر ایک کے
ساتھ فرشتون کا ایک ایک گروہ تھا اور حضرت داؤد نے دن تقسیم کر دیے تھے ایک دن عبادت کرتے ایک دن فیصلہ ایک دن وعظ کہتے ایک دن
اپنے خاص کامون مین مشغول ہوتے تعبادت کے دن بالاخانہ پر چلے جاتے اور پاسبان اوسکے گرداگرد کھڑے ہو کر لوگون کو اوپر جانے سے منع کرتے اوس دن
فرشتے آدمی کی صورت بنکر حضرت داؤد کے گھر مین آئے اور اونکے عبادت خانہ پر چڑھ گئے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ
یاد کر جب چڑھ گئے اوسکے بالاخانہ پر اِذْ دَخَلُوْا جب اندر آئے عَلٰى دَاوٗدَ داؤد کے سامنے اور حضرت داؤد نے اونھین دیکھا فَفَزِعَ
تو ڈرے مِنْهُمْ اونسے اسواسطے کہ وہ بے اجازت اوپر چلے گئے تھے قَالُوْا لَا تَخَفْ بولے فرشتے کہ نہ ڈر واے داؤد خَصْمٰنِ
ہم دو گروہ ہین جھگڑنے والے ایک دوسرے کے ساتھ بَغٰى بَعْضُنَا ظلم کیا بعض نے ہم مین سے عَلٰى بَعْضٍ بعض پر فَاحْكُمْ بَيْنَنَا پس
حکم کر درمیان ہمارے بِالْحَقِّ حق حق وَلَا تُشْطِطْ اور ظلم نہ کر اپنے حکم مین وَاهْدِنَآ اور ہدایت کر ہمین اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ
میانہ اور سیدھی راہ کی طرف کر وہ عدل اور راستی ہے داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ جھگڑا بیان کرو ایک نے دوسرے کی طرف اشارہ کر کے حضرت
داؤد سے کہا کہ اِنَّ هٰذَآ اَخِيْ تحقیق بیشک یہ میرا بھائی ہے دین اور محبت کی راہ سے لَهٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ نَعْجَةً اوسکی ننانوے
بھیڑیان ہین وَّلِيَ نَعْجَةٌ وَّاحِدَةٌ اور میری ایک ہی بھیڑی ہے فقط فَقَالَ تو اوسنے مجھسے کہا کہ اَكْفِلْنِيْهَا اوسے میرے حصہ
اور ملک کر دے وَعَزَّنِيْ اور غلبہ کیا اوسنے مجھپر فِي الْخِطَابِ ○ بات کرنے مین اور مجھے اس امر مین عذر کرنے کی بھی مہلت نہ دی قَالَ کہا
داؤد علیہ السلام نے کہ اگر یہ کیفیت واقعی ہے تو لَقَدْ ظَلَمَكَ قسم خدا کی کہ اوسنے ظلم کیا تجپر بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ تیری بھیڑی مانگنے اور اوسے
ملانے کے سبب سے اِلٰى نِعَاجِهٖ اپنی بھیڑیون مین وَاِنَّ كَثِيْرًا اور تحقیق کہ بہتیرے مِّنَ الْخُلَطَآءِ شریکون مین سے جو مال
آپس مین خلط کرتے ہین لَيَبْغِيْ البتہ ظلم کرتے ہین بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعض اونکے بعض پر اور اپنے حق سے زیادہ مانگتے ہین اِلَّا
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ اور تھوڑے ہین یہ
لوگ شریکون مین جب حضرت داؤد نے یہ بات کہی تو وہ اوٹھ کھڑے ہوے اور نظر سے غائب ہو گئے پس داؤد علیہ السلام سوچ مین گئے وَظَنَّ
دَاوٗدُ اور گمان کیا داؤد نے اَنَّمَا فَتَنّٰهُ یہ کہ ہمنے آزمایا اوسے اس فیصلہ مین تا کہ وہ متنبہ ہو جائے فَاسْتَغْفَرَ تو مغفرت مانگی اوسنے

سجدۃ عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ

رَبَّهٗ اپنے رب سے وَخَرَّ رَاكِعًا اور منہ کے بل گر پڑا اوس حال مین کہ سجدہ کرنے والا تھا وَاَنَابَ ۩ اور پھر خدا کی طرف یہ سجدہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدۂ عزیمت ہی اور وہ کہتے ہین کہ یہ آیت پڑھ کر سجدہ کرنا چاہیے نماز اور غیر نماز مین اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزیمتون مین سے نہین ہی اور امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے اس سجدہ مین دو روایتین ہین اور امام اعظم کے قول پر یہ دسوان سجدہ ہی اور فتوحات مکیہ مین اسے سجدۂ انابت کہا ہی اور فرمایا ہی کہ یہ سجدہ شکر کا بھی کہا جاتا ہی اسواسطے کہ داؤد علیہ السلام نے خدا کی جناب مین سجدہ شکر کا سجدہ کیا فَغَفَرْنَا لَهٗ تو بخشدی ہمنے داؤد علیہ السلام کو ذٰلِكَ وہ چیز جسکی بخشش اوسنے اوس روز چاہی تھی وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک اوسکے واسطے عِنْدَنَا لَزُلْفٰى ہمارے پاس نزدیکی ہی مغفرت کے بعد وَحُسْنَ مَاٰبٍ ۝ اور اچھی بازگشت جنت مین اور کہا ہمنے اوسکو کہ يٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ اے داؤد بیشک کردیا ہمنے تجکو خَلِيْفَةً فِى الْاَرْضِ خلیفہ زمین مین یعنی خلافت کا رتبہ ہمنے تجکو عطا کیا یا جو انبیا علیہم السلام تجسے قبل تھے اونکا خلیفہ ہمنے تجھے کیا فَاحْكُمْ پس حکم کر تو بَيْنَ النَّاسِ لوگون کے درمیان بِالْحَقِّ سچائی کے ساتھ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى اور پیروی نکر خواہش نفس اور اوسکی آرزوون کی فَيُضِلَّكَ کہ گمراہ کردے خواہش تجکو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَضِلُّوْنَ بیشک وہ لوگ گمراہ ہوتے ہین عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ سے یعنی اون دلیلون سے جو خدا نے راہ حق پر نصب کی ہین لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ شَدِيْدٌ عذاب سخت بِمَا نَسُوْا بسبب اسکے کہ بھول گئے ہین يَوْمَ الْحِسَابِ ۝ ع روز شمار کو اور اوسدن کے واسطے کچھ وقت اونھون نے نہین صرف کیا فوائد الساک مین ہی کہ دیکھ بادشاہی کیا سخت کام ہی اور شہریاری کیا بھاری بوجھ ہی کہ حضرت داؤد علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام باوصف کمال درجہ نبوت اور جلال مرتبہ رسالت کے ایسے حکم سے مامور اور ایسے خطاب کے ساتھ مخاطب ہوے کہ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ یعنی لوگون مین حکم کر عدل و انصاف کے ساتھ اور قدم راہ حق پر رکھ طریق باطل پر نہین اور اپنے نفس کی خواہش کی پیروی اختیار نہ کر کہ تجھے ہماری مرضیون کی راہ سے گمراہ کردے اور سلسلۃ الذہب مین ہی کہ نظم نقض قرآن شنو کہ حق فرمود ✤ در مقام خطاب با داؤد ✤ کہ ترازان خلیفگی دادیم ✤ سوے خلق جہان فرستادیم ✤ تانہی ملک را بعدل اساس ✤ حکم رانی بعدل بین الناس ✤ ہر کرا نی زعدل مستورست ✤ از مقام خلیفگی دورست ✤ آنکہ گیرد ستم زدیو سبق ✤ عقل چوں خوانداش خلیفۂ حق ✤ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمان اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اون دونون کے درمیان ہی اوسے بَاطِلًا پیدا کرنا باطل یعنی ہمنے انکو عبث نہین پیدا کیا بلکہ اسواسطے کہ اوس سے دلیل پکڑین ہماری قدرت کامل اور حکمت شامل پر ذٰلِكَ یہ بات کہ چیزون کا پیدا کرنا بے کسی حکمت کے ہتا ہی یہ ظَنُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا گمان ہی اون لوگون کا جو کافر ہوے اور خلقت کے بھید کو نہین پہونچے فَوَيْلٌ پس ولے لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون پر جو ایمان لائے اور دین حق نہ قبول کیا اور ایسا گمان کیا اوپر ولے ہی مِنَ النَّارِ ۝ آتش دوزخ سے لکھا ہی کہ کفار قریش نے مومنون سے کہا کہ ہمکو آخرت مین تمھارے برابر یا تمسے زیادہ عطیہ دینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمْ ایسا نہین ہی نَجْعَلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کیا کرتے ہین ہم اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے جزا اور عطا مین كَالْمُفْسِدِيْنَ مانند تباہکارون کے فِى الْاَرْضِ زمین مین یعنی کافرون کے اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِيْنَ کیا کرتے ہین ہم پرہیزگارون کو كَالْفُجَّارِ ۝ مانند بدکارون اور نابکارون کے یعنی ہم نہین کرتے ہین كِتٰبٌ یہ ایک کتاب ہی یعنی قرآن اَنْزَلْنٰهُ نازل

کیا ہمنے اوسے اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ تیری طرف برکت دیا ہوا اور بڑی خیر والا لِّيَدَّبَّرُوْٓا تاکہ سوچ کریں اٰيٰتِهٖ اوکی آیتون میں اور فکر کریں اوسکے معانی اور حقائق میں وَلِيَتَذَكَّرَ اور تاکہ نصیحت پائیں اُولُوا الْاَلْبَابِ ○ صاف عقل والے وَوَهَبْنَا لِدَاوٗدَ اور عطا کیا ہمنے داؤد کو سُلَيْمٰنَ طیعنی فرزند کہ وہ سلیمان علیہ السلام میں نِعْمَ الْعَبْدُ اچھا بندہ تھا سلیمان اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ○ بیشک وہ رجوع کرنے والا تھا خدا کی طرف ہر حال میں لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے دمشق اور نصیبین کے کافرون سے قتال کیا اور ہزار گھوڑے اونسے لیے اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت داؤد نے عمالقہ سے قتال کیا تھا اور ہزار گھوڑے لیے تھے وہ حضرت سلیمان کو میراث پہونچے معالم میں ہے کہ دریائی گھوڑے تھے اور وہ پر رکھتے تھے دیو دریا میں سے سلیمان علیہ السلام کے واسطے لائے تھے بہرتقدیر حضرت سلیمان نے چاہا کہ اونکا تماشا دیکھیں تو نماز عصر کے بعد وہ گھوڑے پیش کیے گئے حضرت سلیمان جو اونکو دیکھنے میں مشغول ہوے تو اخیر دن میں جو ورد وظیفہ مقرر تھا وہ ناغہ ہوگیا بس آپنے سب گھوڑے قربانی کر ڈالے جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے کہ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ اور یاد کر جب پیش کیے گئے سلیمان بِالْعَشِيِّ اخیر دن میں الصّٰفِنٰتُ گھوڑے کھڑے تین پاؤن اور چوتھے پاؤن کے سم کے کنارے پر اور اسطرح کھڑا ہونا گھوڑے میں صفت پسندیدہ ہے الْجِيَادُ ○ گھوڑے تیز چلنے والے اور حضرت سلیمان اونھیں دیکھنے میں مشغول تھے یہانتک کہ اونکا ورد ناغہ ہوگیا فَقَالَ تو کہا سلیمان نے کہ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ بیشک میں نے اختیار کی حُبَّ الْخَيْرِ محبت بہت مال کی یعنی دریائی گھوڑون کی کہ بازرہا میں عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ اپنے رب کی یاد سے یعنی اوس ورد سے جو شام کے قریب میں نے مقرر کر رکھا تھا حَتّٰى تَوَارَتْ اوسوقت کہ چھپ گیا آفتاب بِالْحِجَابِ ○ تف پردہ میں رات کے اور بعضون نے کہا ہے کہ حجاب ایک پہاڑ ہے تمام کرۂ زمین کو گھیرے ہوے رُدُّوْهَا پھیرو گھوڑے عَلَيَّ مجھ پر میری طرف جب لوگون نے پھیرے فَطَفِقَ تو کھڑے ہوے سلیمان اور تلوار رگڑتے تھے مَسْحًا رگڑنا بِالسُّوْقِ ساقون پر گھوڑون کی یعنی کوچیں کاٹتے تھے وَالْاَعْنَاقِ ○ اور اونکی گردنون پر یعنی گھوڑون کے سر کاٹتے تھے اوس زمانے میں گھوڑے کا گوشت حلال تھا اور گھوڑے خدا کی راہ میں قربانی کے واسطے ذبح کرتے تھے اور بعضے عالم اس بات پر ہیں کہ ذکر سے عصر کی نماز مراد ہے کہ حضرت سلیمان سے قضا ہوگئی تھی گھوڑے دیکھنے کے سبب سے اور آفتاب غروب ہوگیا تھا پس حضرت سلیمان نے اذن خدا سے اُن فرشتون کو حکم دیا جو آفتاب پر معین ہیں کہ رُدُّوْهَا عَلَيَّ کہ پھیرو آفتاب کو میرے واسطے حق تعالے نے حکم فرمایا فرشتون نے آفتاب کو پھیر دیا یہانتک کہ آفتاب اوس مقام پر آیا جہان عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اور حضرت سلیمان نے نماز ادا کرلی اور وہ جو ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے ڈوبا ہوا آفتاب پھر اولٹا نکلا اور عصر کی نماز کا وقت جہان ہوتا ہے اوس جگہ پھر آیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر غروب ہوا محدثون میں مشہور ہے اور یہ معجزہ مقام خیبر میں واقع ہوا تھا امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شرح آثار میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے راوی ثقہ ہیں اور احمد بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ اہل علم کو لائق نہیں ہے کہ یہ حدیث حفظ کرنے سے غفلت کرے ہو نشانے یہ علامت نبوت ہے نظم گہ نوشتش گرفتہ گریبان آفتاب ✤ بالا کشیدہ از چہ مغرب بہ آسمان ✤ گر وصف ردّ رایسہ گردخوان چہ حاجت ✤ بستش دو نیم کردہ بیک ضربت بنان ✤ لکھا ہے کہ حضرت وہب بن منبہ نے سلیمان علیہ السلام کو ایک فرزند عطا فرمایا جنون کی ایک گروہ کو خوف ہوا کہ وہ فرزند

بھائی اور والد کی طرح ہمیں مطیع اور مسخر کریگا اس خوف سے سب جنوں نے جمع ہوکر اوس فرزند کو قتل کر ڈالنے پر اتفاق کیا حضرت سلیمانؑ کو یہ خبر ہوئی آپ نے وہ فرزند ابر کو سپرد کر دیا کہ اوسکی صناعت اور پرورش میں متعدد رہے اور جنوں کے شر سے بیخوف ہو جائے قضائے الٰہی سے وہ فرزند مر گیا اور اوسے مواہو حضرت سلیمان کے تخت پر ڈالدیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے خبر دی **وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمٰنَ** اور بیشک شبہ ہمنے آزمایا اور امتحان میں ڈالدیا سلیمان کو **وَاَلْقَيْنَا** اور ڈالا ہمنے **عَلٰى كُرْسِيِّهٖ** اوسکے تخت پر اوسکے بیٹے کو **جَسَدًا** جسد بے روح سلیمان علیہ السلام نے وہ جو کیا تھا اوس سے نادم ہوے کہ بیٹے کو ہر کے سپرد کیا اور خدا پر توکل نہ کیا اس بات پر پشیمان ہوے **ثُمَّ اَنَابَ** ○ پھر پھرے خدا کی طرف اور اہل عالم پر ظاہر ہو گیا کہ خدا ہی پر توکل کرنا چاہیے لباب میں لکھا ہے کہ حضرت سلیمان بیمار ہوے اسقدر کہ کمال ضعف کی وجہ سے اونکا جسم بے روح معلوم ہوتا تھا مگر اونکو تخت پر بٹھاتے تھے تاکہ امور سلطنت میں خلل نہ پڑے پھر پھرے صحت کی طرف یعنی اچھے ہو گئے اور مشہور یہ بات ہے کہ ترک ادب کی وجہ سے اونکی مملکت کی انگوٹھی صخرہ جنی کے ہاتھ لگی وہ چالیس دن تخت سلطنت پر بیٹھا پھر وہ انگوٹھی حضرت سلیمان کے ہاتھ آئی اور حضرت سلیمان سلطنت کی طرف پھرے اور دعا میں مشغول ہوے **قَالَ** کہا سلیمان نے کہ **رَبِّ اغْفِرْ لِيْ** اے میرے رب بخشدے مجھے اس چیز میں جو مجھسے صادر ہوئی **وَهَبْ لِيْ** اور عطا کر مجھے **مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ** بادشاہی کہ نہ لائق ہو **لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ** کسیکے واسطے میرے بعد تاکہ ایسی بادشاہی میرا ہی معجزہ ہو یا کوئی مجھسے لے سکے جیسے صخرہ جنی نے لے لی تھی بحر میں فرمایا ہے کہ اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما کہ کوئی دوسرا اوسکے طلب کی ہوس کرے اور بلا اور فتنہ میں نہ پڑے اسواسطے کہ بے قوت نبوت اتنی بڑی سلطنت میں فتنہ سے کوئی بے خوف نہیں ہو سکتا **اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ** ○ یقینی تو عطا فرمانے والا ہے اور جو کچھ جس کسیکو تو چاہے عطا فرمائے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کہ حضرت سلیمانؑ نے الہام الٰہی سے یہ بات جان لی تھی کہ جناب سلطان الانبیا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلطنت دنیا کی طرف التفات نہوگا اس جہت سے اس دعا کی جرأت کی کہ اونکی ہمت عالی کے سامنے دنیا و مافیہا پر پشہ کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی بیت عارفان ہر چہ ثباتے و بقائے نکند ۔ گر ہمہ ملک جہان ست بہیچش نخرند ۔ اسی جہت سے صاحب فتوحات قدس سرہ نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمان کا مطلب اور مقصود اس دعا میں یہ تھا کہ یا الٰہی مجھے ایسی سلطنت عطا فرما کہ بالفعل اوسکا ظہور کسیکے لائق نہو اسواسطے کہ بالقوہ حضرت سلطان الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کو وہ سلطنت حاصل تھی صحیحین میں وارد ہوا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ناگاہ جن میں سے ایک عفریت میرے پاس آیا تاکہ نماز مجھ پر قطع کر دے حق تعالیٰ نے مجھے قوت عطا فرمائی اور یہ بات ممکن کر دی کہ میں نے اوسکو گرفتار کیا اور چاہا کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون میں اوسے باندھ دوں کہ تم اوسے دیکھو پھر مجھے سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آئی کہ **رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ** تو اوسکو میں نے رہا کر دیا تو وہ بے بہرہ اور ناامید پھرا **فَسَخَّرْنَا** پھر مسخر کر دی ہمنے **لَهُ الرِّيْحَ** سلیمان کے واسطے ہوا کہ اوسکی فرمانبرداری کرے **تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ** چلے اوسکے حکم سے **رُخَآءً** نرم اور اچھی **حَيْثُ اَصَابَ** ○ جہاں کہیں کہ قصد کیا ہو **وَالشَّيٰطِيْنَ** اور مسخر کر دیے ہمنے سلیمان کے واسطے شیطان **كُلَّ بَنَّآءٍ** ہر ایک بنا کرنے والا انمیں تاکہ اوسکے واسطے عمارتیں بنائیں **وَّغَوَّاصٍ** اور غوطہ لگانے والا دریا میں تاکہ اوسکے واسطے جواہر نکالے **وَّاٰخَرِيْنَ** اور مسخر کر دیے ہمنے سلیمان کے واسطے اور جن **مُقَرَّنِيْنَ** باہم بندھے ہوے **فِي الْاَصْفَادِ** زنجیروں میں شیطانوں میں سے جو کاریگر تھے وہ حضرت سلیمان کے واسطے کام کرتے اور جو سرکش اور متمرد تھے وہ قید کر دیے جاتے تاکہ کسیکو ضرر نہ پہونچائیں پھر ہمنے سلیمان سے کہا

کہ ھٰذَا ایسی بادشاہی جو ہمنے تمکو دی عَطَآؤُنَا عطا ہماری ہے فَامْنُنْ پس احسان کر جسپر چاہو اور اسے اس عطیہ مین مختار کر دے
اَوْ اَمْسِكْ یا روک رکھ اپنی عطا جس سے تو چاہے بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ بیحساب احسان کرنا اور روک رکھنا یعنی اس عطا مین
تصرف کرنا تمھارے چاہنے پر موقوف ہے اور اوسکا حساب تمسے نہوگا وَاِنَّ لَهٗ اور بیشک سلیمان کے واسطے عِنْدَنَا ہمارے نزدیک
لَزُلْفٰى البتہ قربت ہے اونکی طاعت قبول ہونے کے سبب سے یا آخرت مین حضرت سلیمانؑ درگاہ صمدیت کے مقربون مین سے ہونگے
باوصف اسکے کہ دنیا مین بڑی سلطنت اونھین حاصل تھی وَحُسْنَ مَاٰبٍ ○ اور اونکے واسطے ہے خوبی بازگشت کی یعنی
جنت مین درجات ہین اونکے واسطے وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ھ اور یاد کر ہمارے بندے ایوب کو اِذْ نَادٰى جبکہ پکارا
اوسنے رَبَّهٗٓ اپنے رب کو اسطرح کہ اِنِّيْ یقینی مجھے مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ مس کرتا ہے مجھے شیطان یعنی شیطان ہمیشہ پہنچاتا ہے
مجھے رنج وَعَذَابٍ ○ اور دکھ اور وہ اسطرح ہے کہ ابلیس نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ملامت اور شماتت کی اور کہا کہ ایوب نے
کیا کیا کہ حق تعالی نے اپنی نعمتون کے فائدے تمسے پھیر لیے اور دکھ کے شدائد تمپر مسلط کر دیے اور بعضون نے کہا ہے کہ اونکے تابعون
کو وسوسہ ڈالتا یہانتک کہ تابعون نے اونھین اپنے گھرون سے نکالدیا اس ڈر کے مارے کہ اونکی بیماری ہمین نہ ہو جائے اور حضرت
ایوب کی تھوڑی سی حکایت سورۂ انبیا مین مذکور ہو چکی ہے غرضکہ حق تعالی نے حضرت ایوب کی دعا قبول فرمائی اور حضرت جبریل کو اونکے
پاس بھیجا تو حضرت جبریلؑ نے آکر کہا کہ ای ایوب اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ہ مار اپنا پاؤن زمین پر حضرت ایوب نے حضرت جبریل کے کہنے سے اپنا
پاؤن زمین پر مارا اور پانی کے دو چشمے اونکے قدم کے نیچے سے جوش مارنے لگے ایک گرم ایک سرد اور جبریل علیہ السلام نے کہا کہ ھٰذَا
مُغْتَسَلٌۢ یہ چشمہ گرم پانی کا غسل کرنے کی جگہ ہے یا ایسا پانی ہے کہ جس سے غسل کرتے ہین اور یہ دوسرا چشمہ بَارِدٌ ٹھنڈا ہے وَّشَرَابٌ ع اور پینے کا تو ایوب علیہ السلام نے اوس گرم پانی کے چشمہ مین غسل کیا اور اونکی سب ظاہری بیماریان مٹ گئین پھر ٹھنڈے
چشمہ مین سے پانی پیا امراض باطنی بالکل زائل ہو گئے اور بعضون نے کہا ہے کہ چشمہ ایک ہی تھا پینے کے وقت اوسکا پانی ٹھنڈا ہوتا اور غسل کے
وقت گرم وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اور عطا کیے ہمنے اوسے اَهْلَهٗ اوسکے لوگ یعنی اوسکے فرزندون کو ہمنے پھر زندہ کر دیا وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ
اور مثل اونکے اونکے ساتھ تو پہلے جتنی اولاد تھی اب اوسکی دونی ہو گئی رَحْمَةً مِّنَّا رحمت کے واسطے کہ ہماری طرف سے پہونچی وَذِكْرٰى
اور نصیحت پکڑنے کو لِاُولِي الْاَلْبَابِ ○ عقل والون کے واسطے تاکہ بلاؤن مین راحت اور فرحت کا انتظار کھینچین اور خدا سے پناہ مانگین اسواسطے کہ خدا کی
رحمت نے کشایش کو صبر کے ساتھ مربوط کر دیا ہے فَاِنَّ الْفَرَجَ مَفْتَاحُ الْفَرَجِ نظم کلید صبر کسے زاکہ باشد اندر دست ✤ ہر آئنہ در گنج مراد بکشاید
بشام تیرہ محنت بساز و صبر نماے ✤ کہ دم بدم سحر از پردہ روی بنماید ✤ لکھا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام کے زمانۂ مرض مین اونکی بی بی رحیمہ کسی
کام کو گئی تھین اونھین دیر ہو گئی تو حضرت ایوب نے قسم کھائی کہ اونکو سو کوڑے مارونگا جب اونھین صحت ہوئی اور تندرستی اور جوانی کی حالت
پر پھر آئے تو چاہا کہ اپنی قسم پوری کرین تو حکم ہوا کہ وَخُذْ بِيَدِكَ اور لے اپنے ہاتھ مین ضِغْثًا
اذخر کی شاخون کا مٹھا یا خشک تنکے کہ سو ہون فَاضْرِبْ بِّهٖ پھر مار اپنی بی بی کو اوس مٹھے سے وَلَا تَحْنَثْ
اور اپنی قسم مین حانث نہو یعنی قسم نہ توڑ اور جھوٹے نہو جاؤ اِنَّا وَجَدْنٰهُ بیشک ہمنے پایا ایوب کو صَابِرًا

صبر کرنے والا اوس بلا پر جو اونکی ذات اور مال اور اولاد کو پہونچی نِعْمَ الْعَبْدُ خوب بندہ ہی ایوب اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ تحقیق کہ وہ رجوع کرنے والا ہی ہماری درگاہ کی طرف پورا پورا وَاذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اور یاد کر ہمارے بندون اِبْرٰهِيْمَ ابراہیم کو وَاِسْحٰقَ اور اوسکے بیٹے اسحاق کو وَيَعْقُوْبَ اور اوسکے پوتے یعقوب علیہ السلام اُولِي الْاَيْدِيْ ہاتھون والون وَالْاَبْصَارِ اور نگاہ والون کو اس سے بزرگ عمل اور نفع دینے والے علم مراد ہین ہاتھ سے عمل یعنی کام کو تعبیر فرمایا سو سطے کہ اکثر کام ہاتھ سے ہوتے ہین اور آنکھ سے معرفتون کو سو اسطے کہ معرفتون کے مبادی مین سے بہت قوی مبدا آنکھ یعنی نگاہ ہی یا ہاتھون سے طاعت مین قوت مراد ہی اور ابصار سے دین مین بصیرت مقصود ہی اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بیشک ہمنے خالص کردیا ہمنے اونکو بِخَالِصَةٍ خصلتون کے ساتھ جو پاک ہین عیبون کے شائبون سے یا نعمتون کے ساتھ جو خالص ہین سلب اور زوال کے لوث سے کہ وہ ذِكْرَى الدَّارِ یاد کرنا ہی دار آخرت کا سو اسطے کہ انبیا علیہم السلام کی نظر حضرت کبریا کے دیدار ہی حاصل ہونے پر پڑتی ہی اور وہ آخرت مین میسر ہوگا وَاِنَّهُمْ اور تحقیق یہ پیغمبر لوگ عِنْدَنَا ہمارے نزدیک لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ البتہ برگزیدہ اور نیک لوگون مین سے ہین وَاذْكُرْ اِسْمٰعِيْلَ اور یاد کر اسمٰعیل ذبیح وَالْيَسَعَ اور الیسع بن اخطوب کو کہ حضرت الیاس کے خلیفہ تھے اور آخر کو خلعت پیغمبری پایا اور پیغمبر ہوے وَذَا الْكِفْلِ اور ذوالکفل کو کہ بشیر بن ایوب تھا اور سو پیغمبر جو قتل سے بھاگتے تھے اونکا کفیل ہوا تبیان مین ہی کہ وہ فرزند ایوب ہین اور اپنے باپ کے بعد ایک قوم کی طرف مبعوث ہوے کہ وہ ملک شام مین تھی اور حق تعالی نے اونکا نام ذوالکفل رکھدیا اور بعضے اونھین وہی الیسع جانتے ہین کہ حضرت الیاس کی طرف سے دین کے کام پر قائم ہونے کے متکفل ہوے اور اس تقدیر پر ذوالکفل کا عطف موصوف پر صفت کے عطف کے قبیل سے ہی وَكُلٌّ اور یہ سب انبیا جنکے نام لیے گئے تھے مِّنَ الْاَخْيَارِ نیکون اور برگزیدہ لوگون مین سے تھے هٰذَا یہ انبیا علیہم السلام کی خبر ذِكْرٌ ذکر و نصیحت ہی تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمھاری قوم کو وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ اور تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے لَحُسْنَ مَاٰبٍ البتہ اچھی پھرنے کی جگہ ہی اور اونکے پھرنے کی جگہ جَنّٰتِ عَدْنٍ باغ ہین قیام کرنے کے مُّفَتَّحَةً کھولے گئے لَهُمُ الْاَبْوَابُ اونکے واسطے دروازے اون باغون کے مُتَّكِـِٕيْنَ وہ تکیہ لگائے ہونگے تختون پر فِيْهَا اون باغون مین نازونعمت والون کی طرح راحت کے واسطے يَدْعُوْنَ چاہتے ہونگے فِيْهَا اون باغون مین بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ میوے بہت سو اسطے کہ میوہ خوری لذت کے واسطے ہوتی ہی اور غذا کھانا تن پروری کے لیے اور جنت مین تن پروری نہوگی سو جہ سے میوون کی طرف رغبت بہت کرینگے وَشَرَابٍ اور چاہینگے پینے کی چیز بہت وَعِنْدَهُمْ اور اونکے پاس ہونگی قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ نیچی نگاہ والیان یعنی وہ عورتین جو اپنے شوہرون کے سوا اور کسیکی طرف دیکھین ہی نہ اَتْرَابٌ ہمجولیان یعنی سب ایک ہی سن کی ہونگی اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت مین سب عورتین سن مین اپنے شوہرون کے برابر ہونگی کہ سب کا تینتیس برس کا سن ہوگا اور بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ اتراب سے یہ مراد ہی کہ سب عورتین حسن مین برابر ہونگی کسیکو کسی پر وہان فوقیت نہوگی کہ اوسکی طرف کسکی طبیعت رغبت کرے جو حسن مین فوقیت رکھتی ہی اور اوس سے پھر جاے جسپر فوقیت رکھتی ہی هٰذَا فرشتے جنتیون سے کہینگے کہ یہ ہی مَا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جسکا

ثلثة

وعدہ دے گئے تھے لِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ حساب کے دن مین تو جنتی لوگ فرحت اور خوشی مین کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک جو کچھ نعمت ہم دیکھ رہے ہین لَرِزْقُنَا البتہ ہماری روزی ہی کہ حضرت رزاق نے بے منت ہمین عطا فرمائی مَا لَهٗ نہین ہمارے اس روزی کے واسطے مِنْ نَّفَادٍ ○ کچھ کمی اور بند ہوجانا هٰذَا ط یہ ہی جو کہ جنتیون کو حاصل ہوگا وَاِنَّ لِلطّٰغِيْنَ اور بیشک نافرمان برداروں یعنی کافرون کے واسطے لَشَرَّ مَاٰبٍ ○ البتہ بری جگہ پھرنے کی ہی کہ وہ جَهَنَّمَ دوزخ ہے يَصْلَوْنَهَا جائینگے دوزخ مین فَبِئْسَ الْمِهَادُ ○ پس برا بچھونا ہی دوزخ هٰذَا ط یہ ہی عذاب فَلْيَذُوْقُوْهُ تو چاہیے کہ چکھین کافرہ عذاب حَمِيْمٌ وہ گرم پانی ہی نہایت کھولتا ہوا کہ جب منہ کے سامنے جائے تو اوسے جلادے اور جب پیٹ مین جائے تو ٹکڑے ہوجائینگے وَّغَسَّاقٌ ○ اور زہریری کہ دوزخیون کو ٹھنڈک کے مارے اوسطرح جلائیگا جیسے آگ گرمی کے باعث جلاتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ غساق ایک گندی چیز کو کہتے ہین ترک کی زبان مین اور یہان پیپ مراد ہی کہ دوزخیون کے گوشت اور پوست اور زناکارون کی شرمگاہون سے بہتا ہوگا کہ اوسے جمع کرکے دوزخیون کو پلائینگے وَاٰخَرُ اور دوزخیون کے واسطے عذاب اور ہی مِنْ شَكْلِهٖٓ مثل اس عذاب کے جو مذکور ہوا اَزْوَاجٌ ○ انواع واقسام کا مگر سختی اور دکھ مین ایک دوسرے کے مشابہ ہی لکھا ہی کہ کافرون کے سردار جب دوزخ مین داخل ہونگے تو اونکے تابعون کو بھی اونکے پاس پہنچائینگے اور فرشتے سردارون سے کہینگے هٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ ہی مُّقْتَحِمٌ داخل ہونے والا دوزخ مین رنج اور سختی سمیت تمہارے ساتھ تو وہ کہینگے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ط مرحبا ہو جیو اونکو اِنَّهُمْ بیشک وہ صَالُوا النَّارِ ○ پہونچنے والے ہین آگ مین اپنے اعمال کی شامت سے جسطرح ہم دوزخ مین داخل ہوئے مرحبا ایک کلمہ ہی کہ مہمان کے اعزاز واکرام کے واسطے کہتے ہین تو سردار کافر اپنے تابعون کو نفرین کرینگے لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ کہکر اور جب تابع لوگ سردارون سے یہ بات سینگے تو قَالُوْٓا کہینگے بَلْ اَنْتُمْ بلکہ تم لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ط مرحبا ہو تمہارے واسطے اور ای کافرون کے سردارو تم اس بری نفرین کے بہت سزاوار ہو اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا تم تو پہلے رکھ چکے ہو ہمارے واسطے عذاب جب کرنے والی چیز کہ تمنے ہمکو اغوا کیا اور تمہارے ہی گمراہ کرنے کے سبب سے ہم دوزخ مین آئے فَبِئْسَ الْقَرَارُ ○ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہی دوزخ پھر تابع لوگ دوبارہ قَالُوْا رَبَّنَا کہینگے کہ ای ہمارے رب مَنْ قَدَّمَ لَنَا جنہے آگے رکھا ہمارے واسطے هٰذَا اس کفر اور گمراہی کو اور ہمارا قدم راہ حق سے ہٹا دیا ہی فَزِدْهُ تو زیادہ کر اوسپر عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دونا فِي النَّارِ ○ آتش دوزخ مین یعنی جتنا عذاب اوسپر ہی اوتنا ہی اور بڑھادے اور بعضے کہتے ہین کہ دوزخ کے سانپ اور بچھو اونپر مسلط ہوجائینگے وَقَالُوْا اور کہینگے سردارانِ قریش جو کافر تھے دوزخ مین کہ مَا لَنَا کیا ہی ہمکو کہ آج لَا نَرٰى نہین دیکھتے ہم رِجَالًا کنا نَعُدُّهُمْ اون مردون کو کہ تھے ہم گنتے اونکو دنیا مین مِّنَ الْاَشْرَارِ ○ بدون اور مردودون مین سے موضع مین ہی کہ کفار قریش جب دوزخ مین دیکھینگے اور فقیر مسلمانون کو وہان نہ پائینگے جیسے حضرت عمار یاسر اور صہیب اور خباب اور بلال رضی اللہ عنہم کو تو کہینگے کہ اَتَّخَذْنٰهُمْ ٹھہرایا تھا ہنسے اونکو سِخْرِيًّا مسخرا اور ہنسا ہوا اور جنکے ساتھ ہم مسخرا پن اور ہنسی کیا کرتے تھے کیا اونکو دوزخ مین نہین لائے اَمْ زَاغَتْ یا لاے ہین اور مڑگئی ہین عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ○ اونسے ہماری آنکھین یعنی ہم اونکو دوزخ مین نہین دیکھتے آثار مین وارد ہی کہ حق تعالی مسلمان فقیر کے اوس گروہ کو جنت کی کھڑکیون مین جلوہ دیگا تاکہ کافر دیکھین اور اونکی

حسرت زیادہ ہو اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ جو ہمنے حکایت بیان کی ہو دوزخیون کی لَحَقٌّ البتہ صحیح اور درست ہو اور وہ تَخَاصُمُ
اَهْلِ النَّارِ جھگڑا اور لڑائی ہو دوزخیون کی اور اونکا ماجرا ہی قُلْ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکون سے کہ اِنَّمَا
اَنَا نہین ہون مین مگر مُنْذِرٌ ڈرانے والا عذاب الہی سے وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اور نہین کوئی معبود عبادت کے قابل اِلَّا اللّٰهُ
الْوَاحِدُ مگر خدا ایک کہ اوسکی ذات شرکت قبول ہی نہین کرتی اور کثرت کی اوسکی وحدت مین راہ نہین ہوتی الْقَهَّارُ قہر کرنے والا
کہ مبدون کی بناگوا جلون کی آندھیون سے توڑ دیتا ہی یا شرکت موہوم اور کثرت بے اعتبار کو کہ نفس الامر مین وجود نہین رکھتی عارفون کی
نظر مین مضمحل اور پراکندہ کر دیتا ہی نظم غیرتش غیر در جہان نگذاشت ✦ وحدتش رسم این و آن بر داشت ✦ گم شود جملہ ظلمت پندار ✦ نزد انوار ذات قہار ✦ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوس چیز کا جو درمیان مین ہر
دونون کے الْعَزِيْزُ ایسا خداوند کہ غالب ہی عذاب کرنے مین الْغَفَّارُ بخشنے والا کہ بخشنے سے کچھ باک ہی نہین رکھتا قُلْ هُوَ کہدے ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ جو کہا مین نے تمسے اور تمکو روز قیامت کے عذاب سے جو مین نے ڈرایا نَبَؤٌا عَظِيْمٌ بڑی خبر ہو اَنْتُمْ عَنْهُ
مُعْرِضُوْنَ تم اوس سے منہ پھیرنے والے ہو بحال غفلت کی وجہ سے یا میری نبوت کی بڑی شان ہی اور تم اوس سے منکر ہو اخر دیکھو تو
اگر مین نبی نہوتا اور مجھپر وحی نہ آئی ہوتی تو مَا كَانَ لِيَ نہوتا مجھے مِنْ عِلْمٍ کچھ علم بِالْمَلَاِ الْاَعْلٰٓى اگروہ برتر یعنی فرشتون کا
اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ جب وہ گفتگو کرتے تھے حضرت آدم کی شان مین کہ اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ
قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ تو میری نبوت پر اس سے زیادہ کھلی ہوئی اور کوئی دلیل نہین ہی کہ حضرت آدم اور فرشتون کا قصہ بیان کرتا ہون اوس تقریر
جو اگلی کتابون مین مذکور ہی حال انکہ نہ مین نے اون کتابون مین دیکھا نہ کسی دستاد سے سنا اِنْ يُّوْحٰٓى اِلَيَّ نہین وحی بھیجی جاتی میری طرف اِلَّآ
اَنَّمَآ اَنَا مگر یہ کہ سوا اسکے نہین کہ مین بن نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ڈرانے والا کھلا ہوا ظاہر کرنے والا ہون وہ چیز مین جو عذاب کی موجب ہین اِذْ
قَالَ رَبُّكَ یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کہا تمھارے رب لِلْمَلٰٓئِكَةِ فرشتون سے کہ اِنِّيْ خَالِقٌ مین پیدا کرنے
والا ہون بَشَرًا بشر کو مِّنْ طِيْنٍ مٹی سے بشر سے حضرت آدم مراد ہین فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ پھر جب پوری کرون مین اوسکی خلقت
اور صورت اور اوسکا قالب بہت خوب شکل پر مین بنا چکون وَنَفَخْتُ فِيْهِ اور پھونکون مین اوسمین مِنْ رُّوْحِيْ اپنی روح مین سے
حق تعالی نے روح کو اپنی ذات کی طرف اضافت فرما کر مشرف اور معزز فرمایا اوسکی نفاست اور پاکیزگی کی وجہ سے خلاصہ کلام یہ ہی کہ فرشتون کو
حکم ہوا کہ جب مین آدم کے قالب مین روح داخل کرون اور وہ زندہ ہو جائے فَقَعُوْا لَهٗ تو منہ کے بل گر پڑو تم سب اوسکے واسطے
سٰجِدِيْنَ سجدہ کرنے والے تعظیم کی جہت سے فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ تو سجدہ کیا فرشتون نے كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ
سب کے سب نے آدم کو اونمین روح پھنکنے کے بعد اِلَّآ اِبْلِيْسَ مگر ابلیس نے سجدہ نہین کیا اِسْتَكْبَرَ بڑا رکھا اوسنے
اپنے کو اور حکم نہ مانا وَكَانَ اور ہو گیا اوس نافرمانی کے سبب سے مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کافرون مین سے قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ
فرمایا حق تعالی نے کہ ای ابلیس مَا مَنَعَكَ کس چیز نے باز رکھا تجھے اَنْ تَسْجُدَ اس بات سے کہ سجدہ کرے تو
لِمَا خَلَقْتُ اوسے جسکو پیدا کیا ہمنے بِيَدَيَّ اپنے دونون ہاتھون سے ہاتھ کا ذکر اس بات کی تحقیق کے واسطے

کہ حضرت آدم کا پیدا کرنا حق تعالی ہی کی طرف منسوب ہے یعنی مین نے اپنی ذات سے آدم کو پیدا کیا بغیر اسکے کہ اوسکے پیدا ہونے مین ماں باپ یا اور کوئی غیر واسطہ ہوا نوار مین مذکور ہے کہ بیدیّ کا ذکر تنبیہ ہے اس بات پر کہ آدم کے پیدا کرنے مین مزید قدرت ہے بعضی تفسیرون مین ہے کہ دو ہاتھون سے مراد ایک دست قدرت ہے ایک دست نعمت فتوحات مین ہے کہ دست قدرت اور دست نعمت سب موجودات کو شامل ہے تو اس تاویل پر آدم کے واسطے کچھ بزرگی ثابت نہین ہوتی تو ضرور ہے کہ بیدیّ کے لفظ مین ایسے معنی ہون جو حضرت آدم کی بزرگی پر دلالت کرین تو جملہ کا حمل دو نسبتون پر مناسب معلوم ہوتا ہے ایک آدم کی تنزیہ دوسری تشبیہ اسواسطے کہ آدم دونون صفتون کو جامع ہے اور بحر احتمالین مین ہے کہ دو ہاتھون سے دو صفتین مراد ہین ایک لطف دوسری قہر اسواسطے کہ یہ دو صفتین سب صفات الہی پر شامل ہین اسواسطے کہ کوئی صفت نہین جو لطف اور قہر سے خالی ہو بعضی صفتین جلالی ہین اور بعضی جمالی تبارک اسم ربک ذو الجلال والاکرام اور کوئی مخلوق نہین جو ان دو صفتون مین سے کسی ایک کا مظہر نہو چنانچہ ملائکہ صفت لطف کے مظہر ہین اور شیطان صفت قہر کا اور آدمی دونون صفتون کی تجلی کا مظہر ہے اور اسی جامعیت کے سبب سے اوسے مسجود ہونے کے قابل کیا ہے اور اسی مضمون کو کسی نے کہا ہے نظم آمد آئینہ جملہ کون و لے ہمچو او آئینہ کرد جلی گشت آدم جلاے این مرآت شد عیان ذات و بجملہ صفات مظہرے گشت کلی و جامع سر ذات و صفات ذو لامع غرضکہ حق تعالی نے ابلیس سے فرمایا کہ تونے اوسکو سجدہ کیون نہ کیا جسے مین نے اپنے دونون ہاتھون سے پیدا کیا اَسْتَكْبَرْتَ تجبر کیا تونے بے استحقاق اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ یا ہے تو برترون مین سے جو برتری کا استحقاق رکھتے ہین ابلیس نے دوسرے شق کو اختیار کیا اور جواب مین قَالَ کہا کہ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ مین بہتر ہون اس مخلوق سے پھر اپنی بہتری بیان کرتا ہے کہ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ پیدا کیا تونے مجھے آگ سے اور اوسمین لطافت اور نورانیت ہے وَخَلَقْتَهٗ اور پیدا کیا تونے اوسے مِنْ طِيْنٍ ۝ مٹی سے کہ اوسمین کثافت اور تاریکی ہے اور ابلیس نے اس قیاس مین خطا کی اور اسکا ایک شمہ سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کثف الاسرار مین ہے کہ آگ فرقت کا سبب ہے اور مٹی وصلت کا سبب آگ سے ٹوٹنا ہوتا ہے اور خاک سے ملنا آدم خاک سے تھے ملے رہے یہانتک کہ ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ کا خلعت پایا ابلیس آگ سے تھا ٹوٹ گیا یہانتک کہ فَاهْبِطْ منہا کے حکم سے مردود ہو گیا ایک روز ایک شوریدہ سر نے حضرت سلطان العارفین سے کہا کہ کیا ہوا اگر یہ خاک بیباک نہوتی حضرت ابو سعید نے ایک نعرہ مارا کہ اگر یہ خاک نہوتی تو آتش عشق روشن نہوتی اور سینون کا سوز اور آنکھون کا اشک نہ ظاہر ہوتا اسواسطے کہ اگر یہ خاک نہوتی تو مہر ازل کی بو کون سونگھتا اور قرب لم یزل سے آشنا کون ہوتا نظم اے خاک چہ خوش طینت قابل داری گلہاے لطیف ست کہ در گل داری در مخزن کنت کنزا ہر گنج کہ بود تسلیم تو کردند کہ در دل داری قَالَ فرمایا حق تعالی نے ابلیس سے جب وہ اپنی بہتری کا دعوی کر چکا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پھر نکلجا تو بہشت سے یا آسمان سے یا فرشتون کی صورت سے فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ کہ یقینی تو راندا ہوا ہے رحمت سے اور دور ہوا ہے رتبہ کرامت سے وَّاِنَّ عَلَيْكَ اور بیشک تجھپر لَعْنَتِيْ میری لعنت اور پھٹکار اور میرا غضب اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ روز جزا تک قَالَ رَبِّ کہا ابلیس نے کہ اے میرے رب فَاَنْظِرْنِيْ پھر مجھے مہلت دے جو تونے مجھے رانہا ہے اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝ اوس دن تک کہ قبرون سے اوٹھائے جائینگے لوگ اور ابلیس کی غرض یہ تھی کہ موت کا مزہ نہ چکھے قَالَ فَاِنَّكَ

فرمایا حق تعالیٰ نے کہ پس بیشک تو مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝ مہلت دیے ہوؤں مین سے ہے اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝
اوسدن تک کہ وقت معلوم ہے یعنی پہلی بار صور پھکنے تک کہ اوسوقت سب مرجائینگے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ کہا ابلیس نے کہ
پھر قسم ہے مجھے تیرے غالب اور قاہر ہونے کی کہ جسطرح کرسکون لَاُغْوِيَنَّهُمْ ضرور گمراہ کرونگا اولاد آدم کو اَجْمَعِيْنَ ۝
سب کو اِلَّا عِبَادَكَ مگر تیرے اون بندون کو مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اونمین سے جو پاک کیے گئے ہین شرک اور
عصیان کے لوث سے قَالَ کہا حق تعالیٰ نے کہ فَالْحَقُّ پھر حق مجھی سے ہے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ اور مین حق ہی کہتا ہون
کہ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ ضرور ضرور بھردونگا مین دوزخ کو مِنْكَ تجھے وَمِمَّنْ تَبِعَكَ اور اون لوگون سے جو تیری
پیروی کرینگے مِنْهُمْ آدمیون اور جنون مین سے اَجْمَعِيْنَ ۝ اون سب سے قُلْ کہو اے ہمارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کہ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ نہین مانگتا ہون مین تمسے عَلَيْهِ تبلیغ احکام پر مِنْ اَجْرٍ کچھ بدلا وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝
اور نہین ہون مین تکلف کرنے والون مین سے یعنی اون لوگون مین سے جو اپنی طرف سے بناکر ایسی بات ظاہر کرتے ہین جو جانتے
نہین ہین صاحب کشاف نے فرمایا ہے کہ تکلف کرنے والون کی تین علامتین ہین ایک یہ کہ اوسکے ساتھ جھگڑتا ہے جو اوس سے برتر ہے دوسری
یہ کہ چاہتا ہے کہ جو چیز لینا مقدور سے باہر ہے وہ بھی لیلے تیسری یہ کہ وہ بات کہتا ہے جو اوسے معلوم نہین اِنْ هُوَ نہین قرآن اِلَّا ذِكْرٌ
مگر نصیحت لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اہل عالم کے واسطے جن ہون یا انسان وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور قریب ہے کہ جانوگے تم قرآن
کی خبر یعنی جو کچھ اوسمین ہے وعدہ و وعید یا جانوگے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر اور اونکی بات سچ ہونا تمکو معلوم ہوجائیگا بَعْدَ
حِيْنٍ ۝ ایک وقت اور مدت کے بعد کہ وہ موت کی گھڑی ہے یا قیامت کا دن یا اسلام ظاہر ہونے کا وقت

سورۃ الزمر مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	خمس وسبعون اٰیۃ
سورۂ زمر مکہ مین نازل ہوئی اور ہے	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچھتر آیتین ہین

اٰیاتہا	کلماتہا	ذکر عاما
۷۵	۸۴۱	۸
حروفہا		
۴۹۷۵		

تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا قرآن کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مِنَ اللّٰهِ اللہ کی طرف سے ہے جو الْعَزِيْزِ غالب ہے تقدیر مین
الْحَكِيْمِ دانا ہے تدبیر مین اِنَّآ اَنْزَلْنَآ تحقیق کہ اوتاری ہمنے اِلَيْكَ الْكِتٰبَ تیری طرف اے ہمارے حبیب کتاب کہ وہ قرآن ہے
بِالْحَقِّ صحت اور راستی کے ساتھ یا حق ثابت اور بیان کرنے کو فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس عبادت کر اللہ کی مُخْلِصًا اوس حال مین کہ پاک کرنے
والا ہو تو لَهُ الدِّيْنَ ۝ اوسکے واسطے اپنی عبادت کو خطاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے اور مراد امت کے لوگ ہین اونھین حکم ہے کہ
اپنی عبادت کو شرک اور ریا سے پاک کرین اَلَا لِلّٰهِ آگاہ ہوجاؤ اور جان لو کہ خدا ہی کے واسطے ہے الدِّيْنُ الْخَالِصُ عبادت پاک شرک سے یعنی وہ سزاوار
اسکے ہے کہ اوسکی عبادت خالص ہو اسواسطے کہ صفت الوہیت کے ساتھ وہ منفرد اور یکتا ہے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور جنھون نے ٹھہرا اسلیے
مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست یعنی بت سے خدا کے کافر اونھین بت دوست رکھتے ہین عام اس بات سے کہ وہ فرشتے ہون وقف لازم
یا بت وغیرہ اور کافر کہتے ہین مَا نَعْبُدُهُمْ نہین پوجتے ہین ہم اونکو اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ مگر اسواسطے تاکہ نزدیک کردین ہمکو اِلَى اللّٰهِ اللہ کی
طرف زُلْفٰى نزدیک کرکے یعنی تاکہ وہ ہماری شفاعت کرین اور اونکی شفاعت سے ہم بڑا مرتبہ پائین اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ تحقیق

اللہ حکم کریگا اون مشرکون کے درمیان فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ اوس چیزمین جسمین وہ اختلاف کرتے تھے میرے معبودون مین سے
یعنی آج کوئی تو فرشتہ کو پوجتا ہی جیسے بنو ملیح کوئی آدمی کو جیسے یہود و نصارا اور اسیطرح بت آفتاب ستارون پتھر درخت پتھر جن آگ
جسمین اور ہر ایک کا دعایہ ہی کہ اوسی کا معبود حق ہی اور باقی باطل تو حق تعالی قیامت کے دن اونکے درمیان فیصلہ کریگا اور ہر ایک کو اسکے اعمال کا بدلہ دیگا
کردیگا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ تحقیق کہ اللہ ہدایت کی توفیق نہین دیتا مَنْ هُوَ اوس شخص کو جو كٰذِبٌ جھوٹا ہی اور کہتا ہی
کہ ہمارے خدا ہماری شفاعت کرینگے كَفَّارٌ ۝ اشکرے کو جو منعم حقیقی کا منکر ہی لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اگر چاہتا خدا اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا
یہ کہ پیدا کرے کوئی فرزند جیسا کہ وہ گمان کرتے ہین تو لَاصْطَفٰى اختیار کرتا مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیز مین سے کہ پیدا کرتا ہی مَا يَشَآءُ
جس چیز کو چاہتا بڑی عزت دار چیزون مین سے نہایت کم اور ذلیل کو نہین اولاد مین سے بہت کامل اختیار فرماتا کہ وہ بیٹے ہین ناقص اختیار کرتا
کہ وہ بیٹیان ہین مگر مخلوق خالق کے مثل نہین ہی اور باپ بیٹے کو ایک جنس سے ہونا ضرور ہی تو اوسکا کوئی فرزند نہین سُبْحٰنَهٗ ط پاکی اوسکے واسطے ہی فرزند پیدا کرنے سے
هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ وہ ہی اللہ ایک اوسکی وحدت ذاتی اوسکے غیر کے ساتھ مثل ہونے کی منافی ہی الْقَهَّارُ مغلوب کرنے والا
اور مشرکون کے توہمات اور تصورات توڑ دینے والا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین
بِالْحَقِّ ج حق کے ساتھ باطل اور کھیل کی طور پر نہین بلکہ اونمین سے ہر ایک کو پیدا کرنے مین لاکھون آثار قدرت اور اطوار حکمت ہین
زمین ✤ خط کہ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ✤ يُكَوِّرُ الَّيْلَ لاتا ہی رات کو عَلَى النَّهَارِ دن پر اور اوسکی تاریکی کے پردے مین آگی
روشنی چھپا دیتا ہی وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ اور لاتا ہی دن کو عَلَى الَّيْلِ رات پر اور اوسکی روشنی کی شعاع مین اسکے اندھیرے کو چھپا دیتا ہی
یا بڑھا دیتا ہی رات مین سے دن پر اور دن مین سے رات پر وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ط اور مسخر کردیا آفتاب اور ماہتاب کو
کہ اوسی کے حکم سے سیر کرتے ہین كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک اونمین سے چلتا ہی لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ط ایک زمانے نام رکھے ہوئے تک کہ ہر روز
اور ہر مہینے اور ہر برس کی اونکی سیر تمام ہونے کا وقت ہی یا سیر منقطع ہونے کے وقت تک یعنی قیامت تک اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ
جان لو تم کہ خدا غالب ہی سب چیزون پر اور تمام مخلوقات اور مکونات اوسکے مغلوب اور مقہور ہین الْغَفَّارُ ۝ بخشنے والا کہ باوصف
اوسکے کہ آدمی شرک اور گناہ کرتے ہین مگر وہ ایسا بخشنے والا ہی کہ یہ تینون اوسے سلب نہین کرتا اور نہ نہین لیتا خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو
اے آدمیو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ایک تن تنہا سے کہ وہ آدم علیہ السلام ہین ثُمَّ پھر خبر کی تمکو کہ جَعَلَ مِنْهَا پیدا کی
اوس سے یعنی اوسکی جنس یا اوسکی بائین پسلی کی ہڈی سے زَوْجَهَا اوسکی بی بی حوا اور بعضون نے کہا ہی کہ پہلے حضرت
آدم کی پشت سے اونکی ذریت نکالی پھر حضرت حوا کو اونسے پیدا کیا وَاَنْزَلَ لَكُمْ اور پیدا کیے تمھارے واسطے
مِّنَ الْاَنْعَامِ چار پاؤن مین سے ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ط آٹھ قسم کے زیادہ اونٹ گائے بکری بھیڑ
کہ اوس سے نفع لیتے ہو کھانے اور پہننے کی چیزین صاحب لباب نے لکھا ہی کہ چار پاؤن کو حق تعالی نے بہشت سے
زمین پر بھیجا يَخْلُقُكُمْ پیدا کرتا ہی تمکو فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ تمھاری ماؤن کے پیٹ مین خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ

پیدا کرنے کے بعد پیدا کرنا یعنی نطفہ کو تھکا کرتا ہی اور تھکے کو لوتھڑا پھر کھلی ہوئی ہڈی پھر ہڈی کو گوشت مین چھپی ہوئی پھر جسم درست فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ تین تاریکیون مین ایکیا ریکی جھلی کی کہ رحم مین ہوتی ہی دوسری تاریکی رحم کی تیسری تاریکی پیٹ کی ذٰلِکُمُ اللّٰهُ وہ جو یہ کام کرتا ہی خدا ہی رَبُّكُمْ رب تمھارا لَهُ الْمُلْكُ اوسکے واسطے ہی بادشاہی مطلق کراوسمین زوال اور فنا کو دخل ہی نہین لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ پھر کہان پھیرے جاتے ہو راہ حق سے باوجود ان کھلی ہوئی دلیلون کے اِنْ تَكْفُرُوْا اگر کافر ہوگے ای مکے والو فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہی عَنْكُمْ تمھارے ایمان اور عبادت سے وَلَا يَرْضٰى اور وہ نہین پسند فرماتا اور نہین حکم کرتا لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ اپنے بندون کو کفر کا اور کفر سے اوسکا ناراض ہونا اس سبب سے نہین کہ کفر سے اوسکو کچھ ضرر پہونچتا ہی بلکہ وہ یہ نہین پسند کرتا کہ کفر کا ضرر بندون کو پہونچے وَاِنْ تَشْكُرُوْا اور اگر شکر کرو تم نعمت توحید پر یا شکر گزاری کرو اس نعمت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ حق کی طرف تمکو بلاتے ہین يَرْضَهُ لَكُمْ پسند کرتا ہی اوسے تمھارے واسطے اس لیے کہ یہ شکر گزاری تمھارے فلاح کا سبب ہی وَلَا تَزِرُ اور نہین اوٹھائیگا وَازِرَةٌ کوئی اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ دوسرے کے گناہ کا بلکہ ہر ایک اپنے ہی گناہ کا بوجھ اوٹھائیگا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر تمھارے رب کی طرف ہی مَّرْجِعُكُمْ پھیرنا تمھارا فَيُنَبِّئُكُمْ پھر خبر دیگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کی جو تھے تم عمل کرتے اور اوسکی خبر کرنا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب سے ہوگا اِنَّهٗ بیشک وہ عَلِيْمٌ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ اوس چیز کو جو سینون مین ہی نیتین اور ارادے وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ اور جب پہونچتی ہی کافرون کو کہ عتبہ بن ربیعہ ہی یا حذیفہ بن مغیرہ ضُرٌّ سختی جیسے بیماری اور مفلسی اور بلا تو دَعَا رَبَّهٗ پکارتا ہی وہ اپنے رب کو مُنِيْبًا اِلَيْهِ پھرنے والا اوسکی طرف اور فریاد رسی چاہنے والا اوس سے اور ترک کرنے والا بت پرستی اور بتون سے خواہش کرنا ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ پھر جب دیتا ہی حق تعالے اوسکو نِعْمَةً مِّنْهُ کوئی نعمت اپنے پاس سے اور وہ سختی اوس سے دفع کر دیتا ہی تو نَسِيَ بھولا جاتا ہی مَا كَانَ يَدْعُوْٓا وہ چیز کہ پکارتا تھا خدا اِلَيْهِ سختی اوٹھ جانے کی طرف مِنْ قَبْلُ اس نعمت سے پہلے یعنی اوس سختی کو بھول جاتا ہی راحت کے بعد دعا اور عاجزی سے ہاتھ اوٹھانا ہی وَجَعَلَ لِلّٰهِ اور کرتا ہی خدا کے واسطے اَنْدَادًا شریک اور ہمسر یعنی عبادت مین بتون کو خدا کا شریک کرتا ہی لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ تاکہ گمراہ کردے لوگون کو راہ خدا سے کہ اسلام ہی قُلْ تَمَتَّعْ کہہ کہ فائدہ لے بِكُفْرِكَ اپنے کفر کے سبب سے قَلِيْلًا تھوڑے زمانہ تک دنیا مین تہدید ہی یعنی فائدہ کی چیزون مین سے جس چیز کے ساتھ چاہ شغول ہو پھر اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ بیشک تو اہل دوزخ مین سے ہی اور دنیا کی لذتین عذاب دوزخ کے مقابلہ مین نہایت حقیر اور ناچیز ہین پھر فرماتا ہی کہ آیا ایسا کافر بہتر ہی اَمَّنْ هُوَ یا وہ شخص جو قَانِتٌ فرمانبردار ہی جیسے عمر علی اور حضرت فاروق یا عمار یاسر یا سلمان یا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بہر تقدیر قانت یعنی جو قائم ہی وظائف بندگی پر اور ہمیشہ سر جھکائے رکھنے کی رسمون پر اٰنَآءَ الَّيْلِ رات کی گھڑیون مین سَاجِدًا سجدہ کرنے والا خدا کو وَّقَآئِمًا اور کھڑا رہنے والا نماز مین يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ ڈرتا ہی عذاب آخرت سے وَيَرْجُوْا اور امید رکھتا ہی آخرت مین رَحْمَةَ رَبِّهٖ اپنے رب کی رحمت یعنی باوصف اسکے

کر طاعت بہت کرتا ہی اور طریقہ مجاہدہ لازم پکڑے ہوے ہی پھر بھی متردد ہی خوف اور رجا کے درمیان مین یعنی کبھی تو کعبہ خوف کے گرد طواف کرتا ہی کبھی میدان امید مین سیر اور مرغ ایمان اون و بازوِ اقبال کے سوا ہوے کمال پر نہین سکتا کہ لَوْ وُزِنَ خَوْفُ الْمُؤْمِنِ وَرَجَاؤُہٗ لَاعْتَدَلَا نظم گرچہ داری طاعتی از ہیبتش ایمن مباش + ور گنہگاری ز فیض رحمتش دل بر مدار + نیک ترسان شو کہ قہر اوست بیرون از قیاس + باش بس خوشدل کہ لطف اوست افزون از شمار + قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ھَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ کیا برابر ہوتے ہین وہ لوگ جو جانتے ہین توحید جیسے ارباب فضائل وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ اور وہ لوگ جو نہین جانتے ہین خدا کی وحدانیت جیسے صحابت زائل اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ سوا اسکے نہین کہ نصیحت قبول کرنے والے ہوتے ہین میری قدرت کی دلیلون سے اُولُوا الْاَلْبَابِ ع عقل والے جو وہم کی آلودگی سے پاک ہین قُلْ یٰعِبَادِ کہ اے میرے بندو الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ایمان والو اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ڈرو اپنے رب سے اور پرہیز کرو اور تقوے کی علامت طاعت کرنا اور گناہ سے بچنا ہی لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اون لوگون کے واسطے جنھون نے نیکی کی ہی کلمہ شہادت کہکر فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا اس دنیا مین حَسَنَۃٌ ط ثواب نیکی کا ہی آخرت مین کہ وہ ثواب بہشت ہی یا جن لوگون نے نیکی کی طاعتین التزام کرکے دنیا مین اونکے واسطے نیک بدلا ہی کہ وہ صحت اور عافیت ہی یا جن لوگون نے اخلاق الٰہی اپنے مین پیدا کیے دل کی روشنی اور چہرہ کی تازگی اور خوب تعریف دنیا مین اونکے واسطے ہی یا جن لوگون نے مشاہدہ کے طریق پر عبادت کی دنیا مین اونکے واسطے بھلائی انوار تجلیات جمالی دیکھنا ہی چونکہ بعضے عالمون کے قول پر آیت حبشہ کے مہاجرون کی شان مین ہی جیسے حضرت جعفر بن ابی طالب اور اونکے اصحاب رضی اللہ عنہم تو نیکی کرنے کی تفسیر ہجرت کرنا کی ہی یعنی جن لوگون نے ہجرت کی اونھون نے دنیا مین دشمنون سے راحت اور بلا سے نجات ہی وَاَرْضُ اللّٰہِ اور خدا کی زمین ہجرت کرنے کے واسطے وَاسِعَۃٌ ط کشادہ ہی ہر ایک کے واسطے جو ہجرت کا ارادہ کرے اِنَّمَا یُوَفَّی سوا اسکے نہین کہ پورا دیے جاتے ہین الصّٰبِرُوْنَ صبر کرنے والے جو وطنون کی مفارقت یا مسافرت اور غربت کی سختی اور کرب پر یا عبادت کی مشقت پر یا دشمنون کی ایذا سے پرہیز کرنے مین اونھین پورا دیا جاتا ہی اَجْرَھُمْ اونکا اجر بِغَیْرِ حِسَابٍ بیشمار یعنی اسقدر کہ شمار مین نہ آئے عالم مین ہی کہ قیامت کے دن بلا کھینچنے والے صاروں کو عرصات مین حاضر کرینگے نہ اونکے واسطے ترازو کھڑی کرینگے نہ اعمالنامہ رکھینگے اللہ اونکے اجر بیحساب برسا دینگے اور اونکو وہ درجہ حاصل ہوگا کہ دنیا مین جو خیر و عافیت سے رہے اور کبھی کسی کو اذا و ظلم مین نہین پہنچے وہ تمنا کرینگے کہ کاش ہمارے بدن قینچیون سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے گئے ہوتے کہ آج بلا والون کے ساتھ ہمکو بھی یہی مرتبہ حاصل ہوتا نظم تو بیمن بجوری غم دیدگان + گاندران رنج از اندکمزیدگان + ہر گزا از زخمہا غم بیشتر + لطف یارش داد مرہم بیشتر + لکھا ہی کہ کفار مکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تمکو کس بات نے اس راہ پر لایا وہ کیا ہی کہ کیسا دین اور آئین بنا لاتے ہو جو ہمارے طریقہ اور روش کے مخالف ہی آخر دیکھو تو اپنے باپ دادا اور قوم کے سردارون کی ملت کو کہ سب لات و عزی کی پرستش کرتے تھے تو تم بھی وہی طریقہ پر آؤ اور راحت و آسایش پاؤ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ کہ بیشک مجھکو حکم کیا گیا ہی اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ یہ کہ عبادت کرون اللہ کی مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ پاک کرنے والا اوسکے واسطے دین کو شرک سے یعنی مجھے حکم ہی کہ موحد رہون اور توحید کی طرف اورون کو دعوت کرون وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون لِاَنْ اَکُوْنَ اول امت کا

کہدون میں پہلا مسلمانون کا اس امت مین سے ہونے کے مین اونکا امام اور اونکے آگے چلنے والا ہون دنیا اور آخرت مین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری مرتبہ کہ اِنِّیْٓ اَخَافُ یقینی مین ڈرتا ہون اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ اگر نافرمانی کرون مین اپنے رب کا اور شرک کرون اور تمھارا طریقہ اختیار کرلون عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ عذاب کو اوس روز کے کہ بڑی ہیبت اور اوسکی گرد شین اور بہت ہین اوسکی ہولین قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ کہدو کہ اللہ کو مین پوجتا ہون مُخْلِصًا لَّہٗ اوس حال مین کہ پاک کرنے والا ہون اوسکے واسطے دِیْنِیْ ○ اپنے دین کو شرک سے یا خالص کرنے والا ہون اپنے عمل کو ریا سے فَاعْبُدُوْا مَا شِئْتُمْ تو تم پوجو جسے چاہو مِّنْ دُوْنِہٖ ط خدا کے سوا یہ حکم تہدید اور تنبیہ ہے اور اونکے محروم رہنے پر اور آیہ سیف سے یہ حکم منسوخ ہے کہا ہے کہ عرب کے مشرکون نے یہ آیت سنکر جواب دیا کہ ای محمد تمنے نقصان کیا اپنے باپ دادا کے دین کی مخالفت مین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ کہ بیشک نقصان اوٹھانے والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا اَنْفُسَھُمْ اپنی ذاتون مین کہ گمراہ ہوگئے وَاَھْلِیْھِمْ اور اپنے لوگون مین یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط قیامت کے دن کہ اونسے الگ ہینگے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ ہر انسان کے واسطے ایک مکان اور ایک اہل بہشت مین پیدا کیا ہے تو جو کوئی خدا اور رسول کا حکم مانتا ہوا جنت مین داخل ہوگا اور اوسکا مکان اور اوسکے لوگ اوسکو دینگے اور جو کوئی نافرمانی کریگا اوسے دوزخ مین لیجائینگے اور اوسکا مکان اور اہل دوسرے کو دیکھے جو مطیع ہوگا تو کافر قیامت کے دن مکان اور اہل کے بابت اپنا نقصان کرتے ہین اَلَا ذٰلِکَ آگاہ ہوجاؤ اور جان لو کہ وہی ھُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ ○ وہ نقصان کھلا ہوا کہ اہل موقف مین سے کسی پر پوشیدہ نہوگا کہ لَھُمْ اون نقصان اوٹھانے والون کے واسطے مِّنْ فَوْقِھِمْ اونکے اوپر سے ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ سائبان ہین آگ کے وَمِنْ تَحْتِھِمْ ظُلَلٌ ط اور اونکے نیچے بھی سائبان ہین اوس دوسرے گروہ کے واسطے جو اونکے سب سے نیچے والے درکہ مین ہین اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ سب سے نیچے والا درکہ منافقون کے واسطے ہے اور یہان کا فرمانا اور ظلل سے فرش اور بچھونا مراد ہے اور ظلل کا ذکر کلام مین مجاز کے طریقہ پر ہے ذٰلِکَ وہ عذاب جو مذکور ہوا یُخَوِّفُ اللّٰہُ بہ ڈراتا ہے اللہ اوسکے سبب سے عِبَادَہٗ ط اپنے بندون کو تاکہ پرہیز کرین ایسی چیز سے جو اونھین اس عذاب مین مبتلا کرے جیسے شرک اور معصیت یٰعِبَادِ ای میرے بندو فَاتَّقُوْنِ ○ مجھسے ڈرو یعنی جو چیزین میرے غصے کی موجب ہین اونسے متعرض نہو اور وہ باتین نہ کرو لکھا ہے کہ زمانہ جاہلیت مین ایک گروہ نے خالق کی وحدانیت کا اقرار کیا جیسے حضرت سلمان فارسی اور ابو ذر غفاری اور زید بن عمر بن نفیل رضی اللہ عنہم تو حق تعالیٰ اونکی شان مین فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا اور جن لوگون نے پرہیز کیا اور الگ ہوگئے الطَّاغُوْتَ شیطان یا بتون یا کاہنون سے یا ہر چیز سے جسکو خدا کے سوا پوجتے ہین کنارے ہوگئے اَنْ یَّعْبُدُوْھَا اس بات سے کہ اونکو پوجین وَاَنَابُوْٓا اِلَی اللّٰہِ اور پھرے خدا کے حکم کی طرف بالکل اور اپنے دل کو حق کی طرف متوجہ کیا لَھُمُ الْبُشْرٰی اونکے واسطے خوشخبری ہے دنیا مین فرشتون کی زبانی مرتے وقت اور قبر مین گناہون کی مغفرت اور ہمیشہ کے واسطے جنت کی اسکے اسباب نزول مین لکھا ہے کہ جب حضرت صدیق رضی اللہ عنہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین سرفراز ہوئے تو چھ آدمی عشرہ مبشرہ مین سے جیسے حضرت عثمان اور حضرت طلحہ اور زبیر اور سعد بن زید اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمان

بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اونسے ملاقات کی توحقیقت ایمان کی خبر پوچھی اور جوباتین حضرت صدیقؓ نے فرمائین اونسے
ان لوگون نے بیحائی کی خوشبو سونگھی اور مسلمان ہوئے اونکی شان مین یہ آیت نازل ہوئی کہ فَبَشِّرْ عِبَادِ ۝ سرخوشخبری
سناو میرے اون بندون کو الَّذِيْنَ جو يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ سنتے ہین بات ابوبکر صدیقؓ کی فَيَتَّبِعُوْنَ
اَحْسَنَهٗ ط پھر پیروی کرتے ہین بہتر بات کی احسن سے بہت خوب مراد ہی بوسطے کہ اونکی بات سب خوب تھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ بات سننا اور بہتر بات کی پیروی کرنا عام ہی اور قول سے قرآن مراد ہی اور اوسمین احسن محکم ہی منسوخ کے سوا اور عزیمت ہی
رخصت کے سوا احقاف مین ہی کہ قرآن شریف مین دشمنون کی خرابیان اور مذمتین ہین اور دوستون کی خوبیان اور صفتین ہین تو یہ
احسن کی اتباع کرتے ہین جیسے حضرت موسیٰ کا طریقہ ہی خصلت فرعون کے سوا اور علی ہذا القیاس اور لباب مین ہی کہ ملتون والون کے
قول مراد ہین اور سب ملتون مین دین اسلام احسن ہی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ قول سے وہ باتین مراد ہین جو مجلسون اور محفلون مین
ہوتی ہین اور اہل دل لوگ اون باتون مین سے بہتر بات کی متابعت کرتے ہین مثل ہی کہ خذ ما صفا دع ما کدر بیت قول کس حسن بشنو
دروی تامل کن تمام ✤ صاف را بردار و دردی را رہا کن والسلام ✤ اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ قول عام ہی خدا کا کلام ہو یا مخلوق کی
بات یا آدمی کا قول یا شیطان کی بات یا نفس کی تو آدمی تو حق اور باطل نیک اور بد سب کچھ کہتا ہی اور شیطان گناہ ہی کی بات اور
نفس آرزوؤن کی رغبت دلاتا ہی اور فرشتہ طاعت اور عبادت کی طرف بلاتا ہی اور حق تعالیٰ اپنی طرف پکارتا ہی وَقَبِّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا تو خالص
بندے وہ ہین جو احسن اقوال کو کہ وہ حضرت رب الارباب کا خطاب ہی اور یہ خطاب جناب رسول خدا احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلا
سنا اوسی کی پیروی کرتے ہین اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو بہتر باتون کی متابعت کرتے ہین الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ ہین کہ لا
دکھائی اونھین اللہ نے منزل مقصود کی وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اور وہ گروہ وہ تو ہین اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ عقلون والے
لوگونکی عقلین صاف ہین ہمون کے شائبون سے اور خالی ہین عوام کی عادتون سے اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ کیا پھر وہ شخص کہ واجب ہو گیا
جسپر كَلِمَةُ الْعَذَابِ ط کلمہ وعید کا جو عذاب کی طرف اشارہ کرتا ہی جیسے لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ اور بَلْ لَّا اور فِي النَّارِ اور لَا اُبَالِي کا کلمہ ہی تو وہ
کیا اوسکے مثل ہی جسپر یہ کلمہ عذاب واجب ہوا ہو اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رہائی دیتے ہو مَنْ فِي النَّارِ ۝ اوسے جو
دوزخ مین ہو یعنی کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اوسے مومن کرلو اور عذاب سے رہائی دو یہ انکار کی تاکید ہی یعنی یہ کام ہرگز تمھارے ہاتھ مین نہین کہ وہ دوزخیون
عذاب سے چھوڑا لو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کہ دوزخیون سے ابولہب اور اوسکا بیٹا عتبہ مراد ہی لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اگر وہ لوگ جو ڈرتے
رَبَّهُمْ اپنے رب کے عذاب سے اور ایمان اور طاعت سے متصف اور آراستہ ہوئے لَهُمْ غُرَفٌ اونکے واسطے مکان ہین اونچے اونچے
جنت مین كَمْ مِّنْ فَوْقِهَا غُرَفٌ اونکے اوپر بہت بلند مکان ہین مَّبْنِيَّةٌ بنا کیے ہوئے یعنی مستحکم اون مکانون کے ایسے جو
زمین پر بناتے ہین تَجْرِيْ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اون مکانون کے نیچے سے نہرین جنت کی وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کیا ہے
اللہ نے وعدہ کرنا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِيْعَادَ ۝ خلاف نہین کرتا اللہ اپنا وعدہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہی تو اَنَّ اللّٰهَ یہ کہ اللہ نے اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا آسمان سے مَآءً پانی یعنی مینہ فَسَلَكَهٗ پھر بہایا اوسپانی کو يَنَابِيْعَ فِي الْاَرْضِ چشمون مین زمین پر مین

اور نادھون مین ثُمَّ يُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا پھر نکالتا ہی اوس پانی کے سبب سے کھیتیان کہ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ مختلف ہین اونکے
رنگ جیسے سبز زرد سرخ اور سوا ان رنگون کے یا جدا جدا جنسین جو گیہون تل اور مثل انکے ثُمَّ يَهِيْجُ پھر خشک ہوجاتا ہی کھیت ہرا بھرا کے
بعد فَتَرٰىهُ تو دیکھتا ہی تو اوسے مُصْفَرًّا زرد تازگی اور سبزی کے بعد ثُمَّ يَجْعَلُهٗ پھر کردیتا ہی خدا اوسے حُطَامًا ریزہ
ریزہ اور ملا اور روندا ہوا اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک اس پانی برسانے اور سبزہ اوگانے مین لَذِكْرٰى البتہ یاد کرنا ہی لِاُولِي
الْاَلْبَابِ ۝ عقل والون کے واسطے یا اوسمین نصیحت ہی عقلمندون کے لیے کہ مال دنیا کو اوس تر و تازہ کھیت کے ساتھ تشبیہ دیتے ہین
اور اوسپر اعتماد نہین کرتے ہوا سطے کہ تھوڑے زمانہ مین وہ تری تازگی جاتی رہتی ہی اور زردی اور خشکی آجاتی ہی اور حوادث کے سبب سے
پامال ہوکر اور کٹ کر تلف ہوتی ہی نظم بود مال دنیا چو آن سبزہ زار ✣ کہ بس تازہ بینی بفصل بہار ✣ چو بروے وزد تند باد خزان ✣
یکبرگ سبز سے نیابی اران ✣ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ کیا پھر جو کوئی کہ کھولدیا ہی اللہ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ اوسکا
سینہ قبول اسلام اور اطاعت حکم ملک علام اور متابعت سید انام علیہ الصلوۃ والسلام کے واسطے تو کیا وہ اوسکے مثل ہی جسکا سینہ
حق بات اور اسلام قبول کرنے سے تنگ ہی فَهُوَ پس جسکا سینہ کشادہ ہی وہ عَلٰى نُوْرٍ نور معرفت پر ہی مِّنْ رَّبِّهٖ اپنے رب کی
طرف سے یا یقین اور بصیرت پر ہی کہا ہی کہ یہ آیت حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ حق تعالی نے اونکے دل
کو نور معرفت سے منور فرمادے پھر ابولہب اور اوسکے فرزند بے ادب کی شان مین فرمایا کہ فَوَيْلٌ پھر عذاب کی شدت لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ
سخت دلون کے واسطے ہی کہ اونکے دل انکار کرنے والے ہین مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ یاد الہی سے یا خالی ہین اوس سے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ غافل اور سنگدل
فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین ہی یا جو کوئی ذرا بھی فہم رکھتا ہی اوسپر اوسکی گمراہی ظاہر ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
روایت ہی کہ سینہ کشادہ اور دل کھلے ہونے کی نشانی پھر ہی دار الخلود کی طرف یعنی آخرت کی طرف متوجہ ہونا اور پہلوتہی کرنا ہی دار الغرور سے
یعنی دنیا سے پرہیز کرنا اور موت آنے سے قبل اوسکی تیاری کرنا ہی ایک عزیز نے اس باب مین فرمایا ہی نظم نشان آمدے کہ فیض اسلام ست
نورانی ✣ توجہ باشد اول سوے دار الملک روحانی ✣ ز دنیا روی گردانیدن و فکر اجل کردن ✣ کہ چون مرگ اندر آید خوش تواں مردن بآسانی ✣
لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام سے عرض کی کہ تو حدیث سنا کیا ہو اگر ہمارے واسطے آپ کچھ باتا رشاد کیجیے اور اپنے لب شکربار سے
بات کہکر سننے والون کی طوطیان ارواح کو شیرین کام کردیجیے بیت سرمایہ حیات ابد اہل ذوق را ✣ دریک حکایت از لب شکر فشان تست ✣ تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَللّٰهُ
نَزَّلَ اللہ نے نازل کی اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ بہتر بات کہ وہ ہی كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا کتاب تشابہ یعنی قرآن کہ اوسکی بعضی آیتین بعض کے مشابہ ہین اعجاز مین
یا لفظ کی تیزی اور معنی کی صحت مین یا اوسمین سے بعض تصدیق کرنے والا ہی بعض کی اور اوسمین کچھ تناقض اور اختلاف نہین مَّثَانِيَ دو دو اور دہرایا ہوا
یعنی اوسمین وعدہ اور وعید خبرین جو بڑی طرح مذکورین جیسے امر و نہی وعدہ وعید ذکر رحمت عذاب بہشت دوزخ مومن کافر وغیرہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ تھراتی ہین
اوس سے یعنی اون وعیدون سے جو اوسمین مذکورین جُلُوْدُ الَّذِيْنَ کھالین اون لوگون کے بدنون کی جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہین اپنے رب سے
ثُمَّ تَلِيْنُ پھر نرم ہوجاتی ہین اور آرام پاتی ہین جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اونکی کھالین اور اونکے دل اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ خداوند کریم کی رحمت اور مغفرت
یاد کرنے کی طرف امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ تھراتے ہین ہیبت الہی سے اور تسکین پاتے ہین اُنس بادشاہی سے اور بعضون نے کہا ہی

کہ تھرانا اور آرام پانا قبض اور بسط کے آثار سے حاصل ہوتا ہی یا بوشیدگی اور تجلی کے سبب سے کشف الاسرار مین ہی کہ تقشعر منہ جلودہم صفت ہی مبتدیان راہ کی اور تلین جلودہم وقلوبہم علامت ہی نواختگان لطف الہی کی ذٰلِكَ یہ کتاب کہ قرآن ہی هُدَى اللّٰهِ ہدایت ہی اللہ کی یعنی راہ دکھانا اور ارشاد فرمانا خلق کو ہی خدائے خالق کی طرف سے یَهْدِیْ بِهٖ ہدایت فرماتا ہی اوسکے سبب سے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسے چھوڑ دیتا ہی اللہ تعالی تو وہ البتہ گمراہی کے جنگل مین جا پہونچتا ہی فَمَا لَهٗ تو نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ هَادٍ ○ کوئی راہ دکھانے والا کہ حیرانی اور سرگردانی سے نجات دے اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ کیا جو کوئی بچاتا ہی بِوَجْهِهٖ اپنا منہ سُوْٓءَ الْعَذَابِ بدی اور شدت عذاب سے یعنی ڈرتا ہی آتش دوزخ کی آنچ سے کہ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط قیامت کے دن یہ عذاب ہوگا تو یہ ڈرنے والا کیا مثل اوسکے ہی جو عذاب سے نڈر ہو کر راحت مین زندگی بسر کرتا ہی وسیط مین کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ نڈر سے ابوجہل مراد ہی کہ اوسے دوزخ مین لیجائینگے ہاتھ گردن مین باندھ کر اور وہ یہ چاہتا ہوگا کہ آتش دوزخ سے اپنا منہ نہ کرے اور اوس سے بچے وَقِیْلَ لِلظّٰلِمِیْنَ اور کہینگے ظالمون سے ذُوْقُوْا وبال اوس چیز کا کہ تھے تم کرتے تکذیب پیغمبر کی كَذَّبَ الَّذِیْنَ تکذیب کی اون لوگون نے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار یکے قبل اپنے پیغمبرون کی فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ تو آیا اون پر عذاب الہی مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ○ جہان سے وہ نہ جانتے تھے اور توقع نہ رکھتے تھے فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ تو چکھایا اونکو اللہ نے ذلت وخواری اور رسوائی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین قتل اور قید اور جلاوطن اور مسخ ہوکر اور زمین مین دھنسے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو اوسکے واسطے تیار کیا گیا اَكْبَرُ بہت بڑا ہی دنیا کے عذاب سے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ ہی تمام ہی نہوگا لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ○ جسے اگر وہ مین جانتے تو عبرت پکڑینگے اور اپنے کو عذاب سے چھوڑا لینگے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور بیشک ہمنے بیان کی لِلنَّاسِ آدمیون کے واسطے یا اہل مکہ کے فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اس کتاب مین کہ قرآن ہی مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثل جو ہر طرح مین کام آئے لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ ○ شاید وہ لوگ نصیحت پانین اوسکے سبب سے اور وہ کتاب جو بنے اوتاری وہ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن ہی زبان عربی مین غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ نہ کجی والا یعنی بے عیب ہی اور بے خلل اور بے تناقض فقیہ ابواللیث نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ غیر مخلوق اور بہر تقدیر اوتارا گیا ہی اسواسطے کہ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ○ شاید وہ اوسکے معنی مین غور وتامل کرنے کے سبب سے پرہیزگرین کفر اور تکذیب سے ضَرَبَ اللّٰهُ بیان کی خدا نے مَثَلًا ایک مثل شرک اور موحد کے واسطے اور وہ مثل کیا ہی کہ رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ ایک مرد علام ہو اور اوسمین بہت شریک ہون مُتَشٰكِسُوْنَ بدخو ناموافق اور ہر ایک اوس مرد سے کام کا حکم کرے اور وہ کسیکا کام پورا نہ کرسکے اور کوئی شریک اوسے راضی نہو وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد ہی چھوٹا ہوا شرکت سے سالم مخلوط لِّرَجُلٍ ایک ہی مرد آدمی کے واسطے یعنی ایک غلام کہ اوسکا ایک ہی آقا ہو اور کوئی اوسمین جھگڑا نہ کرے تو البتہ یہ غلام بالکل اپنے آقا کے کام مین متوجہ ہوکر اوسے خوشنود کرسکتا ہی هَلْ یَسْتَوِیٰنِ کیا برابر ہوتے ہین یہ دونون غلام مَثَلًا دو مثل ہونے کی رو سے یعنی یہ دونون غلام برابر نہین ہوسکتے اسواسطے کہ ایک تو اپنے آقاؤن کے جھگڑے کے سبب عاجز ہوتا ہی اور سب آقا اوس سے ناراض رہتے ہین اور دوسرا شریکون کی منازعت سے سالم اور محفوظ ہی تو اوسکا آقا اوس سے خوش اور راضی رہتا ہی مشرک تو پہلے غلام کے مثل ہی کہ اوسے

وقیلہ

اپنا دل اپنے معبودون مین سے ہر ایک کی عبادت مین پراگندہ کیا اور موحد دوسرے غلام کے مثل ہی کہ خدا کے سوا نہ کسیکی عبادت کرتا ہی نہ کسیکو دوست رکھتا ہی نہ اور کوئی اوسکی امید گاہ ہی بیت یک یار پسند کن چو یک دل داری ✣ ورنہ بکشی تو در جہان بس خواری **اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ** سب تعریف اللہ کے واسطے ہی جو خدائی مین اپنا شریک نہین رکھتا **بَلْ اَكْثَرُهُمْ** بلکہ بہت لوگ **لَا يَعْلَمُوْنَ** ○ نہین جانتے کہ وہ مالک مطلق ہی لکھا ہی کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ نتربص بہ ریب المنون یعنی ہم امید رکھتے ہین کہ محمد مر جائین اور ہم اونسے نجات پائین تو حق تعالی نے فرمایا کہ **اِنَّكَ مَيِّتٌ** بیشک تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ ہوگے **وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ** ○ اور یقینی مشرک بھی مردہ ہین یعنی جلد مر جائینگے تو اپنی موت سے وہ بیخوف نہین ہین اس حال مین دوسرے کی موت کا انتظار عین جہالت اور کمال حماقت ہی بیت اے دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری ✣ شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود ✣ **ثُمَّ اِنَّكُمْ** پھر بیشک تم اے مومنو کافرون کے ساتھ **يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** قیامت کے دن **عِنْدَ رَبِّكُمْ** اپنے رب کے پاس **تَخْتَصِمُوْنَ** ○ جھگڑوگے امر دین مین اور راو نیز غلبہ تھی کو ہوگا اور بعضون نے کہا ہی کہ جھگڑا عام ہی کہ بعضے لوگ بعضون سے جھگڑینگے دنیا کے قضیون مین اور ہر ایک اپنے حق کو پہونچیگا **فَمَنْ اَظْلَمُ** پھر کون بڑا ظالم ہی **مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ** اوس شخص سے جو جھوٹ باندھے اللہ پر اور اوسکے ساتھ زن اور فرزند اور شریک منسوب اور ثابت کرے **وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ** اور جھوٹ جانے سچ بات کو کہ وہ قرآن ہی **اِذْ جَآءَهٗ** ط جب آئے اوسکے پاس اور بعضون نے کہا ہی کہ صاحب صدق یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین کہ وہ جب اون کافرون کے پاس تشریف لاتے ہین تو وہ کافر تکذیب کرتے ہین اور جھٹلاتے ہین **اَلَيْسَ** کیا نہین یعنی ہی **فِيْ جَهَنَّمَ** دوزخ مین **مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ** ○ جگہ اور مقام کافرون کے واسطے **وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ** اور وہ جو لایا سچی بات کے ساتھ **وَصَدَّقَ بِهٖٓ** اور وہ جسنے سچا جانا اوسکو **اُولٰٓئِكَ** وہ گروہ **هُمُ الْمُتَّقُوْنَ** ○ وہ ہین پرہیزگار اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ جاء بالصدق سے جبریل امین مراد ہین کہ قرآن لائے اور صدق بہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقصود ہین کہ آپ نے اوسکی تصدیق فرمائی اور قبول کرلیا اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآن لانے والے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور تصدیق کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان مین ہی کہ تصدیق کرنے والے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سب مومن تصدیق کرنے والے ہین **لَهُمْ** اونکے واسطے ہی **مَّا يَشَآءُوْنَ** جو کچھ چاہین اور تمنا کرین نعمت اور کرامت **عِنْدَ رَبِّهِمْ** ط اونکے رب پاس **ذٰلِكَ** یہ ہی **جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ** ○ ط جزا نیک کام کرنے والون کی یعنی اہل تصدیق کی اور حق تعالی اونکو جزا دیتا ہی **لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ** تاکہ مٹا دے اور چھپا دے اللہ **عَنْهُمْ** اونسے **اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا** بہت برا کام جو اونھون نے کیا ہو بہت برے کام کا ذکر مبالغہ کے واسطے ہی یعنی جب بہت برے کام کو مٹائے اور چھپائیگا تو جو کم برے کام ہین اونھین بطریق اولی محو اور محض فرمائیگا **وَيَجْزِيَهُمْ** اور جزا دیگا اونکو **اَجْرَهُمْ** اجر اونکا **بِاَحْسَنِ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** ○ بہت اچھے کام کے ساتھ جو عمل کرتے تھے کہ وہ بہت اچھا کام ایمان ہی بعضون نے کہا ہی کہ اونکے احسن اعمال کی جزا زیادہ عطا کرینگے اور باقی اعمال کا اجر بدستور دینگے **اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ** کیا نہین ہی اللہ کافی **عَبْدَهٗ** ط اپنے بندے کو یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسکے معنی ہین

ع ۲۴

کو اسد جل شانہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمنون کے شر سے بچانے کے واسطے کافی ہی اور اپنے حبیب کی نصرت کرکے مشرکون پر غالب کریگا
اور دین محمدی کو سب دینون پر غلبہ دیگا لکھا ہی کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کے باطل معبودون کے عیب
بیان کرتے تو کافر کہتے کہ ای محمد ایسا نہ کہو ورنہ ہمارے خدا تمکو رنج پہونچائینگے اور تمھارا حال تباہ ہوجائیگا تو حق تعالی نے فرمایا **وَيُخَوِّفُونَكَ**
اور ڈراتے ہین تمکو مشرک **بِالَّذِينَ** اونسے جنکو وہ پوجتے ہین **مِن دُونِهِ** سوا خدا کے **وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ** اور جسے گمراہ کرے
اللہ کہ گمراہی کی وجہ سے وہ خوف والے اون چیزون کا جو لکڑی پتھر ہین نہ ضرر پہونچا سکتے نہ فائدہ **فَمَا لَهُ** تو نہین ہی اون گمراہون کو **مِنْ**
هَادٍ ۝ کوئی ہدایت کرنے والا کہ اونکو ہدایت کرے **وَمَن يَهْدِ اللَّهُ** اور جسے ہدایت کرے اللہ کہ وہ خدا کے سوا اور کسی سے نہ ڈرے
فَمَا لَهُ تو نہین ہی اوس ہدایت کیے ہوے کو **مِن مُّضِلٍّ** ط کوئی گمراہ کرنے والا کہ اوسے راہ سے بہکا وے **أَلَيْسَ اللَّهُ** کیا
نہین ہی خدا یعنی ہی **بِعَزِيزٍ** غالب دشمنون پر **ذِي انتِقَامٍ** ۝ انتقام لینے والا کافرون سے **وَلَئِن سَأَلْتَهُم** اور اگر
پوچھو تم ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کے مشرکون سے کہ **مَّنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ** کسنے پیدا کیے آسمان اور
زمینین **لَيَقُولُنَّ اللَّهُ** ط ضرور کہینگے کہ اللہ نے اسواسطے کہ زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسکے خالق اور ایک ہونے پر بہت کھلی ہوئی دلیل ہی
قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ **أَفَرَأَيْتُم مَّا تَدْعُونَ** کیا پھر دیکھتے ہو تم یہ بات کہ پکارتے اور چاہتے ہو تم **مِن دُونِ اللَّهِ**
اللہ کے سوا یعنی بتون کو پوجتے ہو **إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ** اگر چاہے خدا مجکو **بِضُرٍّ** سختی اور محنت پہونچانا تو **هَلْ هُنَّ** کیا ہین وہ **كَاشِفَاتُ**
ضُرِّهِ دفع کرنے والے وہ سختی جو خدا نے میرے واسطے چاہی **أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ** یا گر ارادہ کرے اللہ مجھے رحمت
اور منفعت دینے کا تو **هَلْ هُنَّ** کیا ہونگے وہ بت **مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ** ط روک رکھنے والے مجسے اوس رحمت کو مقاتل رحمہ اللہ
تعالی کہتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکون سے پوچھا تو وہ چپ ہو رہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ **قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ**
کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بس ہی مجھے اللہ بھلائی پہونچانے اور برائی سے بچانے کو **عَلَيْهِ** اوسی پر **يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ**
توکل کرتے ہین توکل کرنے والے ہر باب اور ہر حال مین اپنا کام اوسی پر چھوڑتے ہین **بیت** تو باخدائے خود انداز کار و دل خوشدار * کہ رحم
گر نکند مدعی خدا بکند * **قُلْ يَا قَوْمِ اعْمَلُوا** کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ای میری قوم عمل کرو **عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ** اون حالون پر
جو تم رکھتے ہو اور اپنے کو خدا پر رکھو توکل کی راہ سے اور حق تعالی پر اعتماد واثق کرو یہ ترجمہ بکر کی قرات کے موافق ہوا اور حفص نے مکانتکم
پڑھا ہی یعنی اپنی جگہ پر عمل کرو **إِنِّي عَامِلٌ** ج تحقیق کہ مین عمل کرنے والا ہون ہر حال پر جو حال مجپر گذرتا ہی توکل کی رو سے اوس حال مین
مین عمل کرتا ہون **فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ** ۝ تو قریب ہی کہ جانوگے تم **مَن يَأْتِيهِ** اوس شخص کو کہ ہم مین اور تم مین سے آئیگا اوپر
عَذَابٌ يُخْزِيهِ عذاب کہ اوسے رسوا کریگا **وَيَحِلُّ عَلَيْهِ** اور اوتریگا اوپر **عَذَابٌ مُّقِيمٌ** ۝ عذاب ہمیشہ اور ملازم رہنے والا
اور ایک کی رسوائی دوسرے کے غلبہ کی دلیل ہوگی تو حق تعالی نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنون کو جنگ بدر کے دن رسوا کیا کہ اونمین سے
ایک گروہ مسلمانون کے ہاتھ سے قتل ہوا اور ایک گروہ قید بیت این سر بباد دادہ وآن دستہا بہ بند * آن گشتہ خوار وزار و گرفتار و مستمند * **إِنَّا**
أَنزَلْنَا بیشک ہمنے اوتاری **عَلَيْكَ الْكِتَابَ** تجپر کتاب کہ قرآن ہی **لِلنَّاسِ** سب لوگون کے واسطے **بِالْحَقِّ** ج بیان حق کے ساتھ سو اسطے

قرآن شریف مین لوگون کی معاش و معاد کی مصلحتین بیان ہین **فَمَنِ اهْتَدٰى** پھر جو کوئی ہدایت پائے قرآن کے سبب سے یعنی جو کچھ اوسمین بیان ہی اوسپر عمل کرے **فَلِنَفْسِهٖ** تو اوسی کے واسطے ہی اوس عمل کرنے کا فائدہ **وَمَنْ ضَلَّ** اور جو کوئی گمراہ ہو یعنی قرآن سے منھ پھیرے **فَاِنَّمَا يَضِلُّ** تو سو اسکے نہین کہ وہ گمراہ ہوتا ہی **عَلَيْهَا** اپنے نفس پر یعنی اس گمراہی کا وبال اوسی پر ہی **وَمَآ** اور نہین ہو تم **اَنْتَ** ای ہمارے حبیب **عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ** ع اوپر نگہبان کہ اونھین گمراہ ہونے دو یا اونکے وکیل نہین ہو ہدایت اور ضلالت کے اختیار مین بلکہ تمھارے ذمہ پر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی بس **اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ** اللہ تعالی قبض کرتا ہی جانون **حِيْنَ مَوْتِهَا** اونکی موتون کے وقت **وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ** اور جسکو نہین مرا ہی **فِيْ مَنَامِهَا** اوسکا سونا جو نہین مواہی اوسکے خواب مین امام محی السنہ رحمہ اللہ تعالی نے معالم مین فرمایا کہ ہر آدمی کے دو نفس ہین ایک نفس حیات دوسرا نفس تمیز نفس حیات تو آدمی سے موت ہی کے وقت مفارقت کرتا ہی اور اوسکے زائل ہونے سے نفس تمیز بھی زائل ہو جاتا ہی اور نفس تمیز سوتے وقت مفارقت کرتا ہی اور اوسکے زائل ہونے سے نفس حیات نہین زائل ہوتا احقاف مین ابن بعیہ رحمہ اللہ تعالے سے منقول ہی کہ حق تعالے زندون اور مردون کی روحین باہم جمع کرتا ہی کہ دوسرے کو آشنائی کا پتا اور نشان دیتے ہین **فَيُمْسِكُ الَّتِيْ** پھر نگاہ رکھتا ہی اوس عالم مین اوس نفس کو کہ **قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ** قبل اوسکے قضی جاری کر چکا ہی اوپر موت کو **وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰى** اور بھیجتا ہی دوسرے نفس کو جسکی زندگی باقی ہی اوسکے بدنون کی طرف **اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى** ط نام رکھے ہوئے وقت تک کہ اونکی اجل آپہونچے اور جمہور مفسرون کے نزدیک امساک اور ارسال اون نفسون کے واسطے ہی جو خواب مین قبض کیے ہون **اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ** بیشک نفسون کے قبض کر لینے اور نگاہ رکھنے اور بدنون مین بھیجنے مین **لَاٰيٰتٍ** البتہ نشانیان ہین کمال قدرت پر اور بعث و حشر کے واسطے **لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ** ○ اوس گروہ کے واسطے جو تفکر کرتے ہین مار ڈالنے کے امر مین کہ نیند کے مشابہ ہی اور زندہ کرنے کے باب مین کہ وہ جاگنے کے مثل ہی تو ریت مین ہی کہ ای بنی آدم جسطرح تو سوتا ہی اسی طرح مرتا ہی اور جسطرح تو جاگتا ہی اسیطرح مرنے کے بعد اوٹھایا جائیگا اور کافر اسمین کچھ غور و تامل نہین کرتے **اَمِ اتَّخَذُوْا** بلکہ ٹھہرا لیے اونھون نے **مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ** اللہ کے سوا **شُفَعَآءَ** ط شفیع لوگہ کہ خدا سے اونکی شفاعت کرینگے **قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا** کہدو کیا وہ شفاعت کرینگے اگرچہ ہون کہ کسی طرح **لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا** مالک نہون کسی چیز شفاعت کے **وَّلَا يَعْقِلُوْنَ** ع اور نہین جانتے اپنے پوجنے والون کو یعنی جمادات سے شفاعت کی توقع رکھنا حال ہی کہ وہ قدرت اور علم دونون سے بے بہرہ ہین **قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ** کہ اللہ کے واسطے ہی شفاعت **جَمِيْعًا** ط سب یعنی حکم شفاعت اوسی کے پاس ہی اور بے اوسکے حکم کے کوئی شفاعت نہ کریگا **لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** ط اوسکے واسطے ہی بادشاہی آسمانون اور زمینون کی **ثُمَّ اِلَيْهِ** پھر اوسکی طرف **تُرْجَعُوْنَ** ○ پھیرے جاؤگے تم قیامت کے دن **وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ** اور جب یاد کیا جاتا ہی اللہ تعالی **وَحْدَهُ** اکیلا بے اونکے معبودون کی یاد کے جیسا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہین تم **اشْمَاَزَّتْ** بھاگتے ہین اور نفرت کرتے ہین **قُلُوْبُ الَّذِيْنَ** دل اون لوگون کے جو **لَا يُؤْمِنُوْنَ** نہین ایمان لاتے **بِالْاٰخِرَةِ** آخرت کا **وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ** اور جب یاد کیے جاتے ہین وہ جو اونکے معبود ہین **مِنْ دُوْنِهٖٓ** بجز خدا کے **اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ** ○ اوسی وقت وہ خوش ہوتے ہین حق کو بھولنے اور باطل کے ساتھ مشغول ہونے کے سبب سے مگر مومن کا کام اسکے برعکس ہی کہ وہ خدا کی یاد سے

خوش اور ماسوی کی یاد سے غمگین ہو نظم نامت شنوم دل ز فرح زن شود ✤ خال من از اقبال تو فرخندہ شود ✤ وز غیر تو ہر جا بخن
آید میان ✤ خاطر ہزار غم پراکندہ شود ✤ قُلِ اللّٰهُمَّ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ یا اللہ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
پیدا کرنے والے آسمانون اور زمینون کے عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْكُمُ
تو حکم کریگا بَيْنَ عِبَادِكَ اپنے بندون کے درمیان آخرت مین فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ○ اوس چیز مین کہ مین
وہ اونمین اختلاف کرتے امر دین مین سے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور اگر ہو اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے مَا فِي الْاَرْضِ
جو کچھ مین زمین مین مال جَمِيْعًا سب وَمِثْلَهٗ اور مثل اون مالون کے مَعَهٗ اوسکے ساتھ تو لَافْتَدَوْا بِهٖ ضرور فدیہ
دین اوس مال کو یعنی اوسے فدا کرین کر اوسکے سبب سے اپنے کو مول لیلین اور چھوڑائین مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ شدت عذاب سے
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو جائیگا اونکو مِّنَ اللّٰهِ خدا سے مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ○
وہ چیز جسے تھے نہ گمان کرتے یعنی اونکو تو گمان یہ تھا کہ بتون کی شفاعت کے وسیلہ سے قربت کا رتبہ ملیگا جب عذاب مین گرفتار ہونگے تو جو اونکو
گمان تھا اوسکے خلاف اونمین پہونچیگا مشایخ مین سے ایک بزرگ مرتے وقت مضطرب ہوے لوگون نے سبب پوچھا فرمایا کہ مین ڈرتا ہون
کہ ایسی کوئی چیز پیش آئے جسے مین حساب مین نہ رکھتا تھا حضرت سفیان ثوری سے منقول ہو کہ جب یہ آیت پڑھتے تو فرماتے کہ وَيْلٌ لِّاَهْلِ الرِّيَاءِ
یعنی افسوس ریاکارون پر ریا عی پندا شت حرائی کہ عملہاش نکوست ✤ مغز یکہ بود خلاصۂ کار دروست ✤ چون پردہ زردی کار بر داشتہ
گشت ✤ بر خلق عیان شد کہ نبود الا پوست ✤ وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو جائیگا اونکے واسطے سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا عذاب برائیون کا
جو اونھون نے کی ہین وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیگی اونکو مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اوس چیز کی کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ
ہنسی کرتے خدا کے خوف دلانے اور رسول مقبول کے ڈرانے مین سے فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پھر جب پہونچتی ہو کافرون کو
کہ وہ عتبہ اور ابو حذیفہ ہو اور مشرکون کے ایک گروہ نے سب کافرون کو عام رکھا ہو یعنی جب پہونچتی ہو کافر کو ضُرٌّ سختی اور مفلسی تو
دَعَانَا پکارتا ہو ہمین اور اوسکو دفع کرنے کی ہمسے خواہش کرتا ہو ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ پھر جب ہمنے عطا کی اوسکو نِعْمَةً نعمت یعنی
مال اور ثروت مِّنَّا اپنی طرف سے فضل کی راہ سے اوسکے استحقاق کی وجہ سے نہین تو قَالَ وہ کافر کہتا ہو کہ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ سوا اسکے
نہین کہ مجھے مال عطا کیا ہو عَلٰى عِلْمٍ علم پر میرے یعنی مال کمانے اور حاصل کرنے کی راہین مین نے جانتی تو میری دانائی اور ہوشیاری سے
حاصل ہوا یا خدا نے جانا کہ مین اس نعمت کا مستحق ہون بَلْ ایسا نہین ہو جو وہ کہتے ہین بلکہ هِيَ فِتْنَةٌ وہ نعمت آزمایش ہو اوسکی تاکہ
ظاہر ہو جاے کہ وہ شکر گزار ہو یا ناشکرا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہتیرے اونمین سے لَا يَعْلَمُوْنَ ○ مین جانتے اور نہین دریافت
کرتے قَدْ قَالَهَا بیشک کہی تھی یہی بات الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ اون کافرون نے جو انکے قبل تھے یعنی قارون نے کہا تھا کہ اِنَّمَآ
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ اور اوسکی قوم کے لوگون نے یہ بات پسند کی تھی فَمَآ اَغْنٰى تو نہ بازر کھا عَنْهُمْ اونسے عذاب کو مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ ○ اوس چیز نے جو وہ کمائی کرتے تھے دنیا کا مال متاع فَاَصَابَهُمْ تو پہونچا اونکو سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا وبال اون
برائیون کا جو اونھون نے کی تھین اور مال سمیت زمین مین دھنس گئے وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور جن لوگون نے ظلم کیا اور ناشکری کی مِنْ هٰٓؤُلَآءِ

ان مشرکون کے گروہ مین سے جو تمھارے زمانہ مین ہین سَيُصِيبُهُمْ قریب ہے کہ پہونچے اونکو بھی سَيِّئَاتُ مَا كَسَبُوا اجزا اون برائیون کی جو
اونھون نے کین وَمَا هُم بِمُعْجِزِينَ ○ اور نہین ہین وہ عاجز کرنے والے ہمکو عذاب کرنے سے یا سبقت لیجانے والے ہمارے عذاب سے اَوَلَمْ
يَعْلَمُوا کیا نہین جانا اونھون نے کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک حق تعالی يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی لِمَن يَشَاءُ جس کسیکے
واسطے کہ چاہتا ہے اوسکی قدر بڑھانے کو نہین بلکہ محض اپنی مشیت سے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے روزی جس کسیکے واسطے کہ چاہتا ہے اوسکی خواری
اور بیمقداری اور ذلت کے واسطے نہین بلکہ اپنی حکمت کی رو سے اِنَّ فِي ذَٰلِكَ بیشک روزی کشادہ اور تنگ کرنے مین لَآيَاتٍ البتہ
نشانیان ہین اوسکی قدرت اور ارادہ کے کمال پر لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ○ ع اوس گروہ کے واسطے جو ایمان لاتے ہین خدا کا جو روزی دینے والا ہے ع ۵ ۱۱
اور جانتے ہین کہ وہ جو کچھ جسکو دیتا ہے اوسی کے ضمن مین مصلحت کلی ہے نظم ہر کہ باید ہر کہ می شاید ✦ تو دہی آنچنانکہ میبایدت ✦ تو نشناسی صلاح کار ہمہ ✦
کہ توئی آفریدگار ہمہ ✦ معالم مین مذکور ہے کہ مشرکون کی ایک قوم نے قتل اور زنا بہت کی تھی اور خواہش نفسانی سے گناہون کے دروازے اپنے اوپر
اونھون نے کھول لیے اور بہت گناہ کرنے لگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اونھون نے عرض کی کہ آپ جس بات کی طرف ہمین بلاتے ہین وہ
بہت خوب ہے مگر ہم اوسے اس شرط سے قبول کرتے ہین کہ آپ ہمکو یہ خبر دین کہ ہمارے گناہ بخشے جائینگے یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا اے ہمارے وہ بندے جنھون نے اسراف کیا ہے عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ اپنی ذاتون پر یعنی گناہون
مین افراط کی ہے اور حد سے زیادہ کیے ہین کہ لَا تَقْنَطُوا ناامید نہو مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ طاسد کی رحمت سے یہ آیت تمام قرآن کی آیتون سے
زیادہ امیدوار کرنے والی اور بہتر ہے حدیث مین ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا اور جو کچھ دنیا مین ہے سب مجھے حاصل ہو تو
اس آیت کے سامنے مین نہ لوں اوسے دوست نہین رکھتا ہون اوسکے کہ یہ آیت دنیا و مافیہا سے بہتر ہے معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک مسجد مین آئے دیکھا کہ ایک واعظ وعظ و فرخ کی آگ اور طوق اور زنجیرون کا ذکر کرتا ہے فرمایا کہ اے واعظ لوگون کو کیون ناامید
کرتا ہے مگر تو نے یہ نہین پڑھا ہے کہ خداوند غفور و رحیم نے فرمایا ہے کہ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللّٰهِ فصول مین ہے کہ تمام قرآن
تین چیزون مین ہے پہلے تو خطاب کا لطف کہ فرمایا يَا عِبَادِيَ یعنی اے میرے بندو اور نہ فرمایا کہ يَا أَيُّهَا الْعُصَاةُ یعنی اے گنہگارو دوسرے عتاب مین نرمی
کہ فرمایا اسرفوا یعنی اسراف کیا اونھون نے اور نہ فرمایا اخطأوا یعنی خطا کی اونھون نے تیسرے اسباب رحمت پر تنبیہ کہ لَا تَقْنَطُوا فرمایا فتوحات مین ہے
کہ لَا تَقْنَطُوا انہی ہے اور جس چیز سے حق تعالی نے نہی فرمائی اوس سے باز رہنا بندون کو لازم ہے تو ناامید ہونا کسی وجہ سے روا نہین ہے مسلمانو ناامید نہو
اسواسطے کہ ناامیدی کفر ہے اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ بیشک اللہ بخشدیگا گناہ جَمِيعًا سب اگرچہ بہت ہون بجز شرک کے کہ وہ
ہرگز نہ بخشا جائیگا بعضے علما کہتے ہین کہ گناہون کا بخشا جانا توبہ پر موقوف ہے اور یہ قید ظاہر کے خلاف ہے وسیط مین اپنے اسناد کے ساتھ لکھا ہے اسما
بنت زید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مین نے سنا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا وَلَا
يُبَالِي اِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ بیشک وہ بخشنے والا ہے گناہون کا الرَّحِيمُ ○ مہربان ہے بندون پر اس آیت کے
حقائق اور اوسکی تاکیدون کی وجہین جواہر التفسیر مین تفصیل مناسب کے ساتھ تحریر ہین جن بیمارون کو گناہ کی
بیماری ہے اونھین اسی آیت کی دارالشفا سے شربت راحت ملتا ہے اور جو لوگ نفس اور خواہش کے میدان مین سرگردان ہین اونھین اسی آیت کی

مددے راہ نجات میسر آتی ہی نظم ندارم ہیچکونہ توشہ راہ ✤ بجز لا تقنطوا امید رحمۃ اللہ ✤ نفرد وی کرامیدی میارید ✤ زمن الطف و
عنایت چشم دارید ✤ بد نمیعنی بسے امید واریم ✤ بجز ازانکہ بس امید واریم ✤ امید بر دنا ✤ امید واران را دوا کن ✤
وَاَنِيْبُوْٓا اور پھیرو طاعت یا دعا اور عاجزی کے ساتھ اِلٰى رَبِّكُمْ اپنے رب کی طرف وَاَسْلِمُوْا اور گردن جھکا دو لَهٗ دین کے
واسطے یا اخلاص اختیار کرو توحید مین مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ پہلے اس سے کہ آئے تم پر عذاب ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ✤
پھر مدد نہ دیے جاؤ گے یعنی تم سے عذاب دفع کرنے مین کوئی مدد نہ دیگا وَاتَّبِعُوْٓا اور پیروی کرو اَحْسَنَ بہت خوب مَآ اُنْزِلَ
اوس چیز کی جو بھیجی گئی ہی اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے یعنی غربیت کی مشابہت کرو رخصت کی نہین
اور ناسخ کی پیروی کرو منسوخ کی نہین مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ الْعَذَابُ قبل اس سے کہ آئے تم پر عذاب بَغْتَةً ناگہان یعنی
بلا اور عقوبت یا مرگ بغیر جانے وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ✤ اور تم نہ جانتے ہو اور نہ اختیار کر سکو اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ
پہلے اس سے کہ نفس کہے کوئی يٰحَسْرَتٰى اے میری پشیمانی عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ اوس پر کہ مین نے تقصیر کی فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ
خدا کے حق مین اللہ کی رضا اور جوار رحمت اور قرب حضرت وجہ تقصیر ہے مین وَاِنْ كُنْتُ اور بیشک حال یہ ہی کہ تھا
الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ✤ البتہ مسخرا بنانے کرنے والون مین سے خدا کی کتاب اور اوسکے رسول اور دین کے ساتھ سلسلۃ الہزء یعنی
آیت کے معنی مین فرمایا ہر نفس ہر روز و ہر گھڑی کہ مرگ مردم خوار ✤ کند از خواب غفلت بیدارش ✤ دریغ آید کہ در جوار خدائے ✤ سالہا از دجرم و
عصیان رائے ✤ ہرچہ در شصت سال یا ہفتاد ✤ کردہ از خیر و شر پیش افتاد ✤ یک یک پیش او دارند ✤ آشکارا برو ✤ او آرند ✤ بگذرانند
زکسے پرسد ✤ بازگ یا حسرتا و واویلا ✤ حسرت از جان او بر آرد دود ✤ وان زمان حسرتش بر دود سود ✤ اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا ونفس کہ
لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ اگر کہ خدا ہدایت کرتا مجکو لَكُنْتُ البتہ مین ہوتا مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ✤ پرہیزگارون مین سے اور شرک و
معصیت سے مین آلودہ ہوتا اَوْ تَقُوْلَ یا کہیگا حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ اوسوقت جب کہ عذاب دیکھیگا لَوْ اَنَّ لِيْ
کرتے اوسکا سکے ہوتا پھر جانا مجھے دنیا مین فَاَكُوْنَ کہ مین وہان جاؤن اور ہو جاؤن مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ✤ نیکی کام کرنے والون
اور فرمانبردارون مین سے تو جو یہ کہیگا کہ مجھے ہدایت نہین کی ورنہ مین متقی ہوتا اوس سے کہینگے کہ بَلٰى ان یعنی تجھے ہدایت کی ہر وقت
جَآءَتْكَ یقینی آئین تیرے پاس اٰيٰتِيْ آیتین میری کتاب کی کہ وہ قرآن ہی فَكَذَّبْتَ بِهَا پس تکذیب کی تو نے اوسکو
جھوٹ مانا وَاسْتَكْبَرْتَ اور تکبر کیا تو نے اور اوسپر ایمان لانے سے سرکشی کی وَكُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ✤ اور تھا تو
کافرون مین وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور قیامت کے دن تَرَى الَّذِيْنَ كَذَبُوْا دیکھیگا تو اون لوگون کو جنھون نے جھوٹ باندھا
عَلَى اللّٰهِ اللہ پر یعنی خدا کو کہا کہ اوسکی اولاد اور شریک ہین وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ط اونکے منھ کالے ہونگے دوزخ مین
داخل ہونے کے قبل اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ کیا نہین ہی دوزخ مین یعنی ضرور ہی مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ✤ مقام اور ٹھکانے
کبر کرنے والون کی جگہ متکبرون اور سرکشون کو جنھون نے خدا اور رسول کا حکم نہ مانا وَيُنَجِّي اللّٰهُ اور نجات دیگا حق تعالے دوزخ سے
الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اون لوگون کو جنھون نے پرہیز کیا شرک سے بِمَفَازَتِهِمْ اونکے چھٹکارے کے ساتھ یعنی اسباب نجات کے ساتھ

اکر وہ ایمان اور نیک کام کرتا ہی لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ نہ ہوگا انپر کچھ متقیون کو کوئی برائی اور ناگوار بات وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ
اور نہ وہ غمگین ہونگے اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ خدا پیدا کرنے والا ہی سب چیزون کا وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ ہر چیز پر
وَكِيلٌ خداوند ہی اور اوسمین تصرف کرنے والا اور اوسکی حفاظت پر قائم لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اوسی کے واسطے ہین کنجیان آسمانون اور زمین کے خزانون کی یعنی علوی اور سفلی امور کا مالک وہی ہی اوسکے غیر کو اونمین تصرف ممکن نہین ہی جسطرح
خزانون مین وہی دخل کرسکتا ہی جسکے ہاتھ مین اونکی کنجیان ہون حدیث مین ہی کہ حضرت عثمان ذوالنورین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے پوچھا کہ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی تفسیر کیا ہی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ تفسیر ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی یہ کلمات آسمان اور زمین کے خزانون کی
کنجیان ہین جو کوئی یہ کلمات پڑھے ان خزانون کے تصرف اوسے پہونچینگے اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان کے خزانے مینھ ہین اور زمین کے
خزانے گھاس اور ان خزانون کی کنجی اوسی کے قبضہ تصرف مین ہی جب چاہتا ہی مینھ برساتا ہی اور نباتات مین سے جو کچھ چاہتا ہی اوگاتا ہی وَالَّذِيْنَ
كَفَرُوْا اور جو لوگ نہ ایمان لائے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ تعالیٰ کی نشانیون کا یعنی اوسکی قدرت کی دلیلون اور اوسکی کتاب کی آیتون کا
اُولٰٓئِكَ وہ گروہ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وہ ہین نقصان پانے والے ہوسطے کہ اونکے رجوع کرنے کی جگہ دوزخ ہی لکھا ہی کہ کفار ع ۱۱
قریش نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپکے باپ دادا کے دین کی طرف بلایا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم اونسے اَفَغَيْرَ اللّٰهِ کیا غیر خدا کو تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ اَعْبُدُ حکم کرتے ہو تم مجھے کہ پوجون اُن دلیلون کے بعد اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ
اے نادانو وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ اور بیشک و شبہہ وحی بھیجی گئی ہی تیری طرف وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور اونکی طرف
جو تجھسے قبل تھے پیغمبر یعنی اے حبیب تمسے اور سب پیغمبرون سے یہ بات کہی گئی ہی کہ لَئِنْ اَشْرَكْتَ اگر تم شرک کروگے یعنی بفرض
محال اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ ظاہر مین اگرچہ مخاطب پیغمبر ہین مگر مراد اونکی امتون کے مسلمان ہین ہر ایک کو فرماتا ہی کہ اگر تو شرک کریگا تو
لَيَحْبَطَنَّ ضرور ضرور ضائع اور تباہ ہو جائیگا عَمَلُكَ عمل تیرا جو ایمان کے حال مین ہوا وَلَتَكُوْنَنَّ اور
بیشک شبہہ ہو جائیگا تو مِنَ الْخٰسِرِيْنَ نقصان پانے والون مین سے کہ عزت دین حاصل کرنے کے بعد ذلت شرک
مین مبتلا ہوگا بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ بلکہ خدا کی عبادت کر وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ اور رہ شکرگزارون مین سے جو توحید
اور عبادت کی نعمت پر شکر کرتے ہین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ علماء یہود مین سے ایک عالم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور بولا کہ اے محمد تم جانتے ہو کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن ایک انگلی پر آسمان ایک پر زمین ایک پر پہاڑ ایک
پانی اور مٹی ایک پر تمام مخلوق کو رکھیگا پھر اپنی انگلیان ہلائیگا اور فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْمَلُوْكُ یعنی آج مین ہی بادشاہ ہون
کہان ہین اور بادشاہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکی بات سنکر مسکرائے اور چپ رہے تو یہ آیت نازل ہوئی وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ اور وصف
نہین کیا ان لوگون نے خدا کا اور اوسکی تعظیم نہین کی حَقَّ قَدْرِهٖ جیسا حق ہی اوسکی قدر اور تعظیم کا وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا
اور زمین سب قَبْضَتُهٗ اوسکی مٹھی مین پکڑی ہوئی ہوگی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ اور آسمان لپٹے ہونگے

بِيَمِينِهِ ط اوسکے یمین مین مسالم مین ہی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ قیامت کے دن آسمانون کو لپیٹ کر اپنے یمین مین لیگا پھر فرمائیگا کہ اَنَا الْمَلِكُ وَاَيْنَ الْجَبَّارُوْنَ وَاَيْنَ الْمُتَكَبِّرُوْنَ یعنی مین بادشاہ ہون کہان ہین جبار اور کہان ہین متکبر پھر لپیٹ کر زمین کو اپنے شمال مین لیگا اور وہی کلمات فرمائیگا اہل ایمان ایسی باتون مین تشبیہ سے اوسکی تنزیہ کا اعتقاد رکھتے ہین یعنی تشبیہ سے وہ پاک ہی صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ ہمارا مذہب اس آیت کی تحقیق مین یہ ہی کہ ہم اسے اوس معنی پر چھوڑدین جو اللہ جل شانہ نے اس سے مراد لیے ہین اسواسطے کہ ایسے کلمات متشابہات مین شمار کیے گئے ہین اوسپر ایمان لانا چاہیے اور اوسکی حقیقت مین کچھ بات نہ کہنا چاہیے سُبْحٰنَهٗ پاک ہی حق تعالیٰ جواہر اور اعراض کے وصف سے وَتَعٰلٰى اور برتر ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ اوس چیز سے کہ شرک کرتے ہین اوراوسکا شریک بناتے ہین وَنُفِخَ اور پھوکا جائیگا فِي الصُّوْرِ صور مین پہلی بار اونکے قول کے موافق جو دو نفخے ثابت کرتے ہین اور اس نفخہ کو نفخہ صعقہ کہتے ہین اسواسطے کہ اس بار جب صور پھوکا جائیگا فَصَعِقَ تو بیہوش ہوکر گر پڑیگا اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ مرجائیگا مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ جو کوئی ہی آسمانون مین وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی ہی زمین مین اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ط مگر جسے چاہے اللہ کہ وہ عرش اوٹھانے والے فرشتے ہین یا شہید لوگ یا بہشت اور رضوان کے داروغہ فرشتے ثُمَّ نُفِخَ پھر پھوکا جائیگا فِيْهِ اُخْرٰى دوسری بار اس نفخہ کو نفخہ بعث کہتے ہین اور اس نفخہ سے سب مرے زندہ ہوجائینگے فَاِذَا هُمْ تو اوسوقت وہ قِيَامٌ کھڑے ہونگے اپنی قبرون کے کنارے يَّنْظُرُوْنَ ○ دیکھتے ہونگے مبہوتون کی طرح یا اس انتظار مین ہونگے کہ دیکھیے اب ہمارے ساتھ کیا کیا جاتا ہی وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ اور روشن ہوجائیگی زمین محشر بِنُوْرِ رَبِّهَا اپنے رب کے نور سے یعنی اوس نور سے جو نور خدا اوس دن مین پیدا کریگا اور بعضون نے کہا ہی کہ نور سے عدل کی روشنی مراد ہی کہ اوس روشنی سے خلائق اور خالق کے حق ظاہر ہوجائینگے اور ظلم کی ظلمت جاتی رہیگی وَوُضِعَ الْكِتٰبُ اور رکھے جائینگے نوشتے یعنی اعمالنامے داہنے بائین ہاتھ مین وَجِايْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ اور لائینگے پیغمبرون کو امتون پر یہ دعوی کرنے کے واسطے کہ ہمنے انھین حکم پہونچا دیے وَالشُّهَدَآءِ اور گواہون کو پیغمبرون کے دعوے صحیح اور ثابت کرنے کے واسطے ان گواہون محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ شہید سے شہید لوگ مراد ہین جنھون نے صف جہاد مین شربت شہادت پیا یعنی شہیدون کو حاضر کرکے پیغمبرون کا رفیق کرینگے اونکے شرف اور بزرگی کی جہت سے وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ بندون کے درمیان بِالْحَقِّ حق حق سچائی اور عدل کے ساتھ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ○ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب کم ہونے اور عذاب بڑھنے کی وجہ سے وَوُفِّيَتْ اور پوری دیا جائیگا كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس مَّا عَمِلَتْ جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی وَهُوَ اَعْلَمُ اور خدا خوب جانتا ہی بِمَا يَفْعَلُوْنَ ○ اسکو جو کچھ مخلوق کرتے ہین اور اوسکے مناسب جزا دیگا وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اور ہنکائے جائینگے وہ لوگ جو نہ ایمان لائے ہنکانا سخت اِلٰى جَهَنَّمَ دوزخ کی طرف زُمَرًا گروہ گروہ ایک دوسرے کے پیچھے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جب آئینگے دوزخ پر تو فُتِحَتْ کھولے جائینگے اَبْوَابُهَا اوسکے دروازے ساتون اونکے داخل ہونے کے واسطے وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَآ دوزخ کے خازن ملامت کی رو سے کہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہین آئے تمہارے پاس

رُسُلٌ مِّنكُمْ رسول تم مین سے کہ حکم الٰہی کے سبب سے يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ پڑھین تمپر اٰيٰتِ رَبِّكُمْ اٰیتین تمھارے رب کی جو اوسنے اوتاری
تھین وَيُنذِرُونَكُمْ اور ڈرائین تمکو لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اس دیکھنے سے اس تمھارے دن کے تو قَالُوا بَلٰى کہینگے کاوکہ ہان ہمارے
پاس آئے اور ہمکو ڈرایا وَلٰكِنْ حَقَّتْ لیکن واجب ہوئی كَلِمَةُ الْعَذَابِ بات اللہ کی یعنی اوسکا حکم عذاب عَلَى الْكٰفِرِينَ
کافرون پر قِيلَ ادْخُلُوا کہا جائیگا اونکو کہ داخل ہو اَبْوَابَ جَهَنَّمَ دوزخ کے دروازون مین خٰلِدِينَ فِيهَا ہمیشہ
رہنے والے اوسمین فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ○ تو برا ٹھکانا ہی متکبرون کے واسطے دوزخ وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا اور ع ربع
لیچلینگے اون لوگون کو جو ڈرے رَبَّهُمْ عذاب سے اپنے رب کے لیچلنا مہربانی اور نرمی کے ساتھ یعنی فرشتے براہ مہربانی اونسے جلدی کرینگے
چلنے مین اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ط جنت کی طرف گروہ گروہ اونکے مراتب بہشت کے تفاوت کے موافق جنتیون کو جلانا اور ہنکانا یا دوزخیون کے
جوڑ کے طور پر فرمایا ہی یا اونکی سواریان ہنکائی اور بڑھائی جائینگی اسواسطے کہ متقیون کو سوار کرکے جنت مین لیجائینگے حَتّٰى اِذَا جَآءُوهَا
یہانتک کہ جب آئینگے جنت مین اور سعادت تمام اور دولت لاکلام کو پہونچینگے وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور کھولدیے جائینگے جنت کے دروازے
اونکے پہونچنے سے قبل اور اونکو ذرا انتظار کرنا پڑیگا وَقَالَ لَهُمْ اور کہینگے اونسے خَزَنَتُهَا جنت کے خازن کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ درود
وسلام ہو تمپر یا سلامتی اور امنی تمھارے حال کو لازم رہے طِبْتُمْ پاک تھے تم دنیا مین گناہون سے یا جنت مین تمھارا مقام پاکیزہ ہی حضرت
علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جب جنتی جنت مین پہونچینگے تو وہان ایک درخت دیکھینگے کہ اوسکے نیچے سے دو چشمے جاری ہین تب ایک مین غسل
کرینگے اور اونکا ظاہر جسم پاک ہوجائیگا اور دوسرے مین پانی پینگے تو اونکا باطن منور ہوجائیگا اور اس محل پر فرشتے کہینگے کہ پاک ہوے تم ظاہر اور باطن
مین فَادْخُلُوهَا تو داخل ہو جنت مین خٰلِدِينَ ○ ہمیشہ رہنے والے اوسمین وَقَالُوا اور کہینگے مومن جب جنت مین داخل ہونگے
کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی الَّذِي صَدَقَنَا وعدہ جسنے سچا کیا ہمارے ساتھ وَعْدَهُ اپنا وعدہ ثواب کا
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ اور میراث دی اوسنے ہمکو زمین بہشت مین سے کہ ہم تمکین کی رو سے نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ جگہ لیتے ہین ہم
جنت مین حَيْثُ نَشَآءُ جہان ہم چاہتے ہین فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِينَ ○ تو خوب ہی اجر کام کرنے والون کا یعنی ثواب
حکم ماننے والون کا وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ اور دیکھتے ہوگے تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتون کو یعنی جب مقعد صدق مین تبہ قرب
پر ہوکے تو جدھر دیکھوگے فرشتے نظر آئینگے حَآفِّينَ گھیرے ہوے مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ گرداگرد عرش کے یعنی اوسکے گرد طواف
کرنے والے کہ يُسَبِّحُونَ تسبیح کرتے ہین بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ج ملی ہوئی اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتے ہین اور تسبیح
کرکے ذات الٰہی سے نفی کرتے ہین اون صفتون کی جو اوسکو سزاوار نہین اور حمد کرکے وہ صفتین ثابت کرتے ہین
جو اوسکو سزاوار ہین وَقُضِيَ اور حکم کیا جائیگا بَيْنَهُمْ خلق کے درمیان بِالْحَقِّ ٹھیک رستی کے ساتھ یعنی ہر ایک جنتی
کو اوسکے مقام پر اوتار دینگے وَقِيلَ اور کہا جائیگا یعنی فرشتے ایمان والون سے کہینگے کہ اَلْحَمْدُ
لِلّٰهِ سب تعریف اللہ کے واسطے ہی رَبِّ الْعٰلَمِينَ ○ ع سب جہان والون کا رب ہی جو رب ہی سب اہل عالم کا ع ربع
جسطرح آسمان اور زمین پیدا کرنے کی ابتدا مین اوسنے اپنی حمد کی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اوسی طرح اپنے مقامات

اور منازل مین زمین و آسمان کے قرار پکڑنے وقت وہی صحیح کی تاکہ جان لین کہ شروع اور خاتمہ مین حمد و ثنا کا مستحق وہی ہے

بیت درخور حمد و ستایش نبود غیر تو کس ۔ ہر کجا حمد و ثنا ئیست ترا زیبد بس



سورۃ المؤمن مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس وثمانون ایۃ
سورہ مومن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور ایمین	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	پچاسی آیتین ہین

یہ بھی سورت ہے سات سورتون حامیمون مین سے امام ابواللیث نے اپنی تفسیر مین اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی جنت کے باغون مین میوے کھایا چاہے اوسے چاہیے حامیمین پڑھے حصن حصین مین صحیح مستدرک سے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالی نے طٰہٰ اور طاسینین اور حامیمین موسی علیہ السلام کی لوحون مین سے مجھسے دی ہین معالم مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مین حامیمون کی تلاوت کرتا ہون تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا جنت کے باغون مین آگیا کہ وہ باغ نرم زمین مین ہین اور متعجب ہو کر اونھین دیکھتا ہون اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کل شیئ لباب و لباب القرآن الحوامیم یعنی ہر چیز کا لباب ہوتا ہے اور قرآن کا لباب حامیمین ہین اور بعضے صحابہ اور تابعین رضی اللہ عنہم حامیمون کو عرائس قرآن اور دیباج قرآن کہتے ہین وباللہ التوفیق

حٰمٓ بعضے علما کے قول پر حروف مقطعہ مقسم بہ ہین یعنی اونکی قسم کھائی ہے اور ہر حرف اشارہ ہے ایک کلمہ کی طرف جیسا کہ کلام عرب مین بعض کو تمام سے تعبیر کرتے ہین تو یہان حٰمٓ سے اشارہ حکم حق کی طرف ہے کہ وہ ہرگز نہ رد ہوتا ہے نہ رکتا ہے اور میم ایما ہے اوسکے ملک کی جانب کہ کبھی زائل اور فانی نہوگا اور قسم کا جواب یہ ہے کہ **تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ** اوتارنا قرآن کا **مِنَ اللّٰهِ** خدا کی طرف سے ہے جو **الْعَزِيزِ** کہ غالب اور قادر ہے اوسے اوتارنے پر **الْعَلِيمِ** جاننے والا اوسے جو کچھ جسپر جسوقت نازل کرتا ہے **غَافِرِ الذَّنْۢبِ** بخشنے والا گناہون کا اوسکے وسطے جو صدق کے ساتھ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہے **وَقَابِلِ التَّوْبِ** اور قبول کرنے والا توبہ کا کلمہ توحید کہنے والے سے **شَدِيدِ الْعِقَابِ** سخت عذاب کرنے والا اوسکو جو کلمہ توحید کہنے سے انکار کرے **ذِي الطَّوْلِ** صاحب نیکوکاری اور بخشش اور بزرگواری کا **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ** نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت مگر وہ **اِلَيْهِ الْمَصِيرُ** اوسی کی طرف ہے پھر ناسب بندون کا اپنی جزا پانے کو **مَا يُجَادِلُ** جھگڑا اور طعن نہین کرتا **فِيٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ** خدا کی آیتون مین کوئی بعد اس بات کے کہ اوسکا اوترنا محقق ہو چکا **اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا** مگر وہ لوگ جنھون نے حق چھپایا **فَلَا يَغْرُرْكَ** تو چاہیے کہ فریب نہ دے تجھکو **تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ** پھرنا کافرون کا سب شہرون مین شام اور یمن کے تجارت کے واسطے یعنی یہ بات دل مین نہ لاؤ کہ اونکو کچھ مہلت اور فرصت ہوئی اس جہت سے کہ اونکا انجام کار اور خاتمہ روزگار خسارہ اور نقصان پر ہوگا **كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ** تکذیب کی تیری قوم کے قبل **قَوْمُ نُوْحٍ** قوم نوح نے **وَّالْاَحْزَابُ** اور چند گروہون نے جنھون نے رسولون سے جنگ کی **مِنْۢ بَعْدِهِمْ** قوم نوح کے بعد اپنے پیغمبرون کی جیسے قوم عاد اور ثمود نے **وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۢ** اور قصد کیا ہر ایک نے اونمین سے **بِرَسُوْلِهِمْ** اپنے رسول کے ساتھ **لِيَاْخُذُوْهُ** کہ پکڑین اوسے

اور جو ایذا چاہین اوسے پہونچائین **وَجَادَلُوْا** اور جھگڑا کیا اپنے پیغمبرون کے ساتھ **بِالْبَاطِلِ** اپنی بیہودہ باتون سے **لِيُدْحِضُوْا** تاکہ زائل کرین اور ناچیز کردین **بِهِ الْحَقَّ** اپنی بیہودہ باتون سے اوس حق بات کو جسکی متابعت واجب تھی **فَاَخَذْتُهُمْ** تو پکڑا مین نے اونھین اور ہلاک کردیا اوسکی مکافات مین **فَكَيْفَ كَانَ** پھر کیسا تھا **عِقَابِ** میرا عذاب اور عقاب اونپر **وَكَذٰلِكَ** اور جسطرح واجب ہوا تھا عذاب اگلی امتون کے تکذیب کرنے والون پر اوسی طرح **حَقَّتْ** واجب ہوا ہی **كَلِمَتُ** **رَبِّكَ** حکم تیرے رب کا عذاب اور عقاب کے ساتھ **عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا** اونپر جو کافر ہوے ہین تمہاری قوم مین سے **اَنَّهُمْ** بسبب اسکے کہ وہ **اَصْحٰبُ النَّارِ** دوزخ مین رہنے والے ہین یعنی اوس جہان مین بھی عذاب کے مستحق ہین اور اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تمھاری قوم حق تعالیٰ کی عبادت سے منھ پھیرتی ہی تو حق تعالیٰ کی بادشاہی مین کچھ خلل نہین پڑتا اسواسطے کہ اوسکی عبادت اور حمد کرنے والے خواص مخلوقات مین سے بہت ہین ازانجملہ **اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ** وہ فرشتے ہین جو اوٹھائے ہوے ہین عرش اور حاملان عرش بزرگ فرشتون مین سے ہین کشاف مین ہی کہ حق تعالیٰ سب فرشتون کو حکم فرماتا ہی کہ وہ صبح وشام اعزاز واکرام کی راہ سے حاملان عرش پر سلام کرتے ہین **وَمَنْ حَوْلَهٗ** اور جو فرشتے عرش کے گرداگرد ہین کہ جنھین سے کہ طواف کیا کرتے ہین اور اونھین طوّاف کہتے ہین اور اونکی ستر ہزار صفین ہین عرش کو بیچ مین ہوے نہایت ذوق وشوق سے **يُسَبِّحُوْنَ** تسبیح کہتے ہین ملی ہوئی **بِحَمْدِ رَبِّهِمْ** اپنے رب کی حمد کے ساتھ یعنی خدا کا ذکر کرنے والے ہین اوسکی سب صفتون اور ثناؤن کے ساتھ عالم مین شہر بن حوشب سے منقول ہی کہ حاملان عرش آٹھ ہین چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ اور دوسرے چار کہتے ہین سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ قُدْرَتِكَ اور گویا وہ فرشتے آدمیون کے گناہون کے ساتھ کرم الہی کی نسبت ہین یہ کلمات کہتے ہین **وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ** اور ایمان لاتے ہین اپنے پروردگار کا **وَيَسْتَغْفِرُوْنَ** اور مغفرت چاہتے ہین خدا سے **لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اور کہتے ہین کہ **رَبَّنَا** اے ہمارے رب **وَسِعْتَ** پہونچا ہی اور گھیرے ہی **كُلَّ شَيْءٍ** سب چیزون کو **رَّحْمَةً وَّعِلْمًا** رحمت اور علم کی راہ سے یعنی تیری رحمت اور علم سب چیزون کو پہونچا ہی **فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا** پس بخشدے اون لوگون کو جنھون نے توبہ کی اور تیری طرف پھرے **وَاتَّبَعُوْا** اور پیروی کی اونھون نے **سَبِيْلَكَ** تیری راہ کی کہ وہ دین اسلام ہی **وَقِهِمْ** اور نگاہ رکھ اونھین **عَذَابَ الْجَحِيْمِ** عذاب سے آتش دوزخ کے **رَبَّنَا** اے ہمارے رب مہربانی کر **وَاَدْخِلْهُمْ** اور داخل کر توبہ کرنے والون یا دین کی پیروی کرنے والون یا سب ایمان والون کو **جَنّٰتِ عَدْنِ** رہنے کے باغون مین **الَّتِيْ** ایسے باغ کہ محض اپنے فضل سے **وَعَدْتَّهُمْ** وعدہ دیا تو نے اونکو **وَمَنْ صَلَحَ** اور اوسے جسنے نیک کام کیے **مِنْ اٰبَآئِهِمْ** اونکے باپون مین سے **وَاَزْوَاجِهِمْ** اور اونکی عورتون مین سے **وَذُرِّيّٰتِهِمْ** اور اونکی اولادین سے تاکہ تیرے فضل وکرم سے جنت مین اونکی خوشی اون سب کے دیدار سے پوری ہو **اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ** بیشک تو غالب ہی اور کسی سے عاجز نہین **الْحَكِيْمُ** جاننے والا اور جو کچھ تو کرتا ہی حکمت سے خالی نہین ہوتا **وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ** اور نگاہ رکھ اونھین برائیون سے یعنی اونھین گناہون سے دوری عطا فرما **وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ** اور جس سے باز رکھتا ہی تو

دوسرا رکوع

برایمان یَوْمَئِذٍ آج اس جہان مین فَقَدْ رَحِمْتَهٗ تو بیشک بخشدیا تونے اوسے آخرت مین وَذٰلِكَ اور وہ تیری
نگاہداشت هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ بڑی کامیابی ہی سواسطے کہ جو صاحب ولت آج عصمت الہی کی پناہ مین ہی وہ کل جنت
نامتناہی کے سایہ مین ہوگا یہی نکتہ کسی نے کہا ہی نظم امروز کسے راکہ درآری بہ پناہ + فردا بمقام قربتش بخشی راہ + وان راکہ رہش ندادہ
بردرگاہ + فرداچہ کند گرنہ کند نالہ وآہ + اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیشک جو لوگ کافر ہوے وہ يُنَادَوْنَ پکارے گئے فرشتون کی
زبانی یعنی جب کافر دوزخ مین آئینگے اور اپنے نفسون سے دشمنی شروع کرکے غصہ اور ملامت کرینگے کہ جب اختیار کا زمانہ تھا تو تم ایمان کیون
نہ لائے اوسوقت فرشتے اونکو پکار کر کہینگے کہ لَمَقْتُ اللّٰهِ البتہ خدا کی دشمنی تمھارے ساتھ کفر کے سبب سے اَكْبَرُ بہت بڑی ہی مِنْ
مَّقْتِكُمْ تمھاری دشمنی سے اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کے ساتھ اور تم خدا کو دشمن رکھتے تھے اِذْ تُدْعَوْنَ جب پکارے گئے
اِلَى الْاِيْمَانِ ایمان کی طرف کہ خدا اور رسول کا ایمان لاؤ فَتَكْفُرُوْنَ ○ تو تم کافر ہوے اور ایمان نہ لائے تو قَالُوْا اَرَبَّنَا
کافر کہینگے کہ ای ہمارے رب اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ مار ڈالا تونے ہمکو دوبار وَاَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ اور زندہ کیا تونے ہمین دوبار
پہلی بار مار ڈالنا تو یہ ہی کہ دنیا مین زندگی کی مدت پوری ہوجاتی ہی اور پہلی بار زندہ کرنا قبر مین ہی اور دوسری بار مار ڈالنا بھی قبر مین ہی اور دوسری
بار زندہ کرنا جب ہی کہ قبرون سے زندہ ہوکر اوٹھینگے تبیان مین ہی کہ حضرت آدم کی ذریت کو جب اونکی پشت سے نکالکر عہد لیا اور پھر مار ڈالا یہ
پہلا مار ڈالنا ہی اور بعضے کہتے ہین کہ پہلا مار ڈالنا وہ ہی کہ جب وہ نطفہ تھا تو اوسے ماں کے پیٹ مین زندہ کیا اور دنیا مین مار ڈالا اور آخرت مین
پھر زندہ کریگا و بہر تقدیر کافر زندہ کرنے اور مار ڈالنے کا اقرار کرینگے اور کہینگے کہ فَاعْتَرَفْنَا پھر ہمنے اقرار کیا بِذُنُوْبِنَا اپنے گناہون کا
کہ وہ پھر زندہ ہونے کا انکار اور تکذیب تھی فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ پھر کیا ہی ہمکو دوزخ مین سے نکلنے کی طرف مِّنْ سَبِيْلٍ ○
کوئی راہ یعنی کوئی ایسا طریقہ ہی جسپر ہم چلین اور دوزخ سے چھوٹ کر جنت مین پہونچ جائین اس سے قبول ایمان اور توبہ مراد ہی پس فرشتے اونھین
ناامید کرکے کہینگے کہ ذٰلِكُمْ یہ جو تم دوزخ مین آئے ہو یہان ہمیشہ رہنے کا حکم ہی بِاَنَّهٗ سبب اسکے کہ دنیا مین اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ جب
پکارے جاتے تھے خدا کو وَحْدَهٗ ایک اور اکیلا تو كَفَرْتُمْ تم کافر ہوے تم اور اوسکی یگانگی زمانی اور کہتے تھے کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا کیا اس نے معبودون کو معبود ایک
يُّشْرَكْ بِهٖ اور جب شرک کرتے تھے اوسکے ساتھ یعنی مشرک لوگ خدا ے واحد کے ساتھ اور شریک لاتے تھے تُؤْمِنُوْا تو تم ایمان لاتے
شریکون کا فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ تو حکم خدا کے واسطے ہی ایسا خدا کہ الْعَلِيِّ برتر ہی اس بات سے کہ اوسکے ساتھ اوروں کو شریک کرین
الْكَبِيْرِ ○ بڑا اس بات سے کہ کسی غیر کو اوسکے برابر ٹھہرائین هُوَ الَّذِيْ وہ ہی ایسا خدا جو کمال قدرت سے
اٰيٰتِهٖ نشانیان اپنی وحدت پر دلالت کرنے والین وَيُنَزِّلُ اور نازل کرتا ہی لَكُمْ تمھارے واسطے مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے روزی کے اسباب جیسے مینھ یا فرشتون کو بھیجتا ہی اس تدبیر کے ساتھ جو سبب رزق ہو
مانتا یعنی ان نشانیون سے کوئی عبرت نہین پکڑتا اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ ○ مگر وہ جو پھرتا ہی خدا کی طرف یعنی جو معصیت سے
پھر کر طاعت کی طرف متوجہ ہوتا ہی فَادْعُوا اللّٰهَ پس پکارو اللہ کو مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اوسکے لئے دین
کو پاک کرنے والے رہو اپنی طاعت کو شرک اور ریا سے اوسکے واسطے وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ اگرچہ برا جانین کافر

اوسکی توحید مین تمہارے اخلاص سے اسواسطے کہ وہ نعمت ایمان سے کافرمین اور تم اوس نعمت پر شاکر ہو تو تم مین اور اونمین باہم نفرت ہوگی اور تمہارے اعمال اور اقوال اونکو محبوب اور مرغوب نہین مین جسطرح اونکے کام اور باتین تمھین مکروہ معلوم ہوتی ہین **رَفِيعُ الدَّرَجٰتِ** وہ ہی بلند کرنے والا ہے دون کے درجے دنیا مین تفاوت طبقات کے ساتھ اور عقبیٰ مین مراتب اور مقامات کا تفاوت کرکے یا انبیا علیہم السلام کے درجے بلند کرنے والا ہی حضرت آدم کا درجہ صفوت کے ساتھ بلند کیا اور حضرت نوح کا درجہ دعوت کے سبب سے اور حضرت ابراہیم و خلت اور حضرت موسیٰ کو قرب اور حضرت عیسے کو زہادت اور حضرت سیدالانبیا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شفاعت عطا فرماکر سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جس کسی کا درجہ چاہتا ہی بلند کرتا ہی حقائق کی شناخت اور معرفت کے سبب سے بحر الحقائق مین ہی کہ محبون کا درجہ بلند کرنے والا ہی محبت سے فنا کرکے محبوبیت کے ساتھ باقی رکھکر ایک عزیز نے فرمایا ہی کہ لَا یُوجَدُ الْبَقَاءُ اِلَّا بِالْفَنَاءِ جبتک تو شربت فنا نہ پیے کا خلعت بقا نہ پہنیگا نظم نبوش دُرد فنا گر بقا ہمی خواہی ✤ کہ زاد راہ بقا دردی خرابات ست ✤ زحال خویش فنا شو درین رہ ای عطار ✤ کہ باقی رہ عشاق فانی الذات ست ✤ **ذُو الْعَرْشِ** خداوند عرش ہی یعنی عرش کا خالق اور مالک ہی یا ملک اور سلطنت کا خداوند ہی **يُلْقِي الرُّوحَ** ڈالتا ہی روح کو **مِنْ أَمْرِهِ** اپنے حکم سے یا بھیجتا ہی جبریل کو **عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ** جسپر چاہتا ہی **مِنْ عِبَادِهٖ** اپنے بندون مین سے یعنی جسے چاہتا ہی مرتبۂ نبوت عطا فرماتا ہی **لِيُنْذِرَ** تاکہ ڈرائے وہ جسپر وحی آئے لوگون کو **يَوْمَ التَّلَاقِ** ۝ ملاقات کے دن یعنی جسدن روحین بدنون سے ملینگی یا اہل زمین اور اہل آسمان باہم ملاقات کرینگے یا اولین و آخرین یا معبود اور اونکی عبادت کرنے والے یا مظلوم اور ظالم یا ہر عمل کرنے والا ملاقی ہوگا اپنے عمل سے یا یہ سب جمع مذکور ہوے ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے **يَوْمَ هُمْ** جسدن کہ وہ یعنی عبادت کرنے والے **بٰرِزُوْنَ** ۚ ظاہر ہونگے قبرون سے نکلکر **لَا يَخْفٰى** پوشیدہ نہین ہوتی **عَلَى اللّٰهِ** اللہ تعالے پر **مِنْهُمْ** اونمین سے یعنی باوصف کثرت کے بندون کی ذاتون اور اعمال اور احوال مین نہین پوشیدہ ہی خدا پر **شَيْءٌ** ط کچھ بلکہ سب کو جانتا ہی اور سب کو عمل کے موافق جزا دیگا اور بدلا کرنے والا ہی **لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ** کسکے واسطے ہی بادشاہی آجکے دن تو سب بندے باہم متفق ہوکر جواب دینگے کہ **لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ** ۝ خدا کے واسطے جو ملک ہی ملک مین توڑنے والا اونکے جھگڑے جو ملک کے مدعی تھے اور چونکہ کافرون کو خدا کی وحدانیت کا ضروری علم حاصل ہوگا تو اس جواب مین ایمان اور اخلاص موقوف کرینگے **اَلْيَوْمَ تُجْزٰى** آج جزا دیا جائیگا **كُلُّ نَفْسٍ** ہر ایک نفس **بِمَا كَسَبَتْ** ط جزا اوسکی جو اوسنے کیا ہی **لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ** کہ نہین ہی ظلم آج کہ نہ کسی کے ثواب مین سے کم کرینگے نہ کسی پر عذاب بڑھائینگے نہ کسی کو دوسرے کے گناہ پر پکڑینگے نہ نیکی کا بدلا بدی دینگے نہ بدی کا بدلا نیکی **اِنَّ اللّٰهَ** بیشک اللہ **سَرِيْعُ الْحِسَابِ** ○ جلدی شمار کرنے والا ہی حساب کے وقت اور ہر ایک کی جو جلدی دے دیگا اسواسطے کہ **لَا يَشْغَلُهٗ شَيْءٌ عَنْ شَيْءٍ** یعنی اوسے کوئی چیز کسی چیز سے باز نہین رکھتی وسیط مین ہی کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ من باد شاہ جزا دینے والا ہون ممکن نہین ہی کہ کوئی جنتی جنت مین داخل ہو یا کوئی دوزخی دوزخ مین جائے اور اوسکے ذمے مظلمہ ہو جب تک مین اوس مظلمہ کو رفع نہ کرلون ماعی در وعدۂ اہل ظلم حالے عجب ست ✤ و رزیدن ظلم را و بالے عجب ست ✤ از ظلم بپرہیز کہ در روز جزا ✤ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ گوشہاے عجب ست **وَاَنْذِرْهُمْ** اور ڈرا کافرون کو اور خوف دلا اونکو **يَوْمَ الْاٰزِفَةِ** عذاب سے روز نزدیک کے یعنی روز قیامت کے عذاب سے کہ وہ عنقریب ہوگا

اور جو کچھ آنے والا ہو وہ پہونچنے کے قریب ہو اِذِ الْقُلُوْبُ ڈرا اونہین اوسوقت سے جب کہ اونکے دل لَدَى الْحَنَاجِرِ
اونکے حلقون کے پاس ہونگے یعنی اوس دن کے ہول سے اونکے دل اپنی جگہون سے نکلجانے کا میل کرکے حلقون مین
آجائینگے اور وہین اٹک رہینگے نہ اپنی جگہ پر پھر سکینگے کہ دل والے کو آرام ہو جائے نہ نکلجائینگے کہ نجات پائے اور ایسے دل والے
ہونگے كٰظِمِيْنَ ۚ بھرے ہوئے غمگین غصہ مین بھرے ہوئے مَا لِلظّٰلِمِيْنَ نہین ہے ظالمون یعنی کافرون کے واسطے اوس روز
مِنْ حَمِيْمٍ کوئی قرابتدار مشفق اور کوئی یار مہربان کہ عذاب اونپر سے دفع کرے وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعٍ ۝ اور نہ
کوئی شفاعت کرنے والا کہ اوسکا حکم مانین یعنی شفاعت کرنے والا کہ اوسکی شفاعت قبول ہو يَعْلَمُ جانتا ہے اللہ خَآئِنَةَ
الْاَعْيُنِ خیانت آنکھون کی یعنی اوسکی طرف نظر کرنا جسکو دیکھنا حرام ہے یا لوگون کا عیب بیان کرکے چغلی کھانا یا دیکھنے اور
نہ دیکھنے مین جھوٹ بولنا امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ مجبون کی آنکھون کی خیانت یہ ہے کہ مناجات کے وقت نیند کو آنکھ کے
قریب آنے دین جیسا کہ زبور مین آیا ہے کہ وہ شخص جھوٹا ہے دعوی محبت مین جو رات کو سوتا ہے مَنْ نَامَ عَنِّیْ نَامَ عَنْهُ وصالی نظم
خواب را بادیدۂ عاشق چہ کار ٭ چشم او چون شمع باشد اشکبار ٭ چشمہاے عاشقان را خواب نیست ٭ یک نفس آن چشمہا بے آب نیست
وَمَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ ۝ اور جانتا ہے خدا وہ چیز جو چھپائی ہے سینون نے یعنی سب کے ارادے اور خطرے جانتا ہے وَاللّٰهُ
يَقْضِيْ بِالْحَقِّ ؕ اور اللہ حکم کرتا ہے راستی اور صحت کے ساتھ نیک اور بدکام کرنے والے کی جزا مین وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ
اور وہ جنکو پوجتے ہین مشرک مِنْ دُوْنِهٖ خدا کے سوا لَا يَقْضُوْنَ حکم نہین کرتے بِشَيْءٍ ؕ کچھ اسواسطے کہ وہ
جماد ہین اونھین حکم کرنے کی قدرت ہی نہین اور اگر حیوان ہین تو مخلوق اور مملوک ہین اور مملوک کو حکم کی قدرت نہین ہوتی اِنَّ اللّٰهَ
بیشک اللہ هُوَ السَّمِيْعُ وہ ہے سننے والا بندون کی باتین الْبَصِيْرُ ۝ دیکھنے والا اونکے کام اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا ع ۱۱
کیا سیر اور سفر نہین کرتے مکہ کے مشرک فِي الْاَرْضِ زمین مین ملک اور شام کی تجارت کو فَيَنْظُرُوْا کہ پھر دیکھین کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا انجام کار اون لوگون کا جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ پہلے اونسے
اہل تکذیب جیسے عاد اور ثمود اور اصحاب موتفکہ کہ اونکے مقام اور مکان کی طرف قریش کے تاجر آتے جاتے ہین كَانُوْا هُمْ
اَشَدَّ مِنْهُمْ تھے اگلے اونکے اشد سخت قُوَّةً قوت کی رو سے یا قدرت کی راہ سے وَّاٰثَارًا اور بہت زیادہ اونکے نشانون کی
جہت سے فِي الْاَرْضِ زمین مین اونکے جو اور دیار کی جیسے اونچے اونچے قلعے اور بڑے بڑے شہر فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ پھر
پکڑ لیا اللہ نے اونکو اور اونپر عذاب کیا بِذُنُوْبِهِمْ ؕ اونکے گناہون یعنی کفر اور تکذیب کے سبب وَمَا كَانَ لَهُمْ اور نہ تھا اونکے
واسطے مِّنَ اللّٰهِ عذاب الٰہی سے مِنْ وَّاقٍ ۝ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ اوس عذاب کو اونپر سے دفع کرے ذٰلِكَ وہ پکڑ
بِاَنَّهُمْ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ بسبب اسکے تھی کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے رسول بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون
اور ظاہر معجزون کے ساتھ فَكَفَرُوْا پھر کافر ہوئے اونسے یعنی اون دلیلون اور معجزون پر ایمان نہ لائے اور قرآن سے منکر ہوئے
فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ تو پکڑ لیا اونھین اللہ نے اور اونپر غصہ اور عذاب کیا اِنَّهٗ قَوِيٌّ بیشک اللہ قوی اور قادر ہے جو چاہے کرے

شَدِيدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا مشرکون پر وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ اور بیشک ہمنے بھیجا موسیٰ کو
بِآيَاتِنَا اپنے معجزون سمیت کہ وہ نو معجزے تھے وَسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ○ اور کھلی ہوئی دلیل اور حجت کے ساتھ کہا ہی کہ اس سے
عصا مراد ہی اور اوسکو الگ کرکے ذکر فرمانا اوسکی تعظیم کی جہت سے ہی یا آیات سے مراد حق کی طرف دعوت کرنا ہی اور سلطان مبین اونکا
معجزہ ہی یعنی دعوت اور حجت کے ساتھ بھیجا ہمنے موسیٰ کو إِلَىٰ فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف کہ عمالقۂ مصر مین سب سے بڑا تھا اور خدائی کا
دعوی کرتا تھا وَهَامَانَ اور ہامان کی طرف جو فرعون کا وزیر تھا وَقَارُونَ اور قارون کی جانب کہ فرعون کا مقرب اور مشیر تھا
تو حضرت موسیٰ نے اونھین حق کی طرف دعوت کرکے معجزہ ظاہر فرمایا اور اونھون نے تکذیب اور انکار کیا فَقَالُوا پھر کہا کہ یہ شخص
ساحِرٌ جادوگر ہی کہ سحر کے زور سے ہمکو خلاف عقل باتین دکھاتا ہی كَذَّابٌ ○ جھوٹا ہی اس بات مین جو یہ کہتا ہی کہ ایک خدا ہی اور مین اوسکا
رسول ہون فَلَمَّا جَاءَهُم بِالْحَقِّ پھر جب آیا اونکے پاس پیغام صحیح اور درست مِّنْ عِندِنَا ہمارے پاس سے
قَالُوا اقْتُلُوا تو بولے کہ قتل کرو أَبْنَاءَ الَّذِينَ آمَنُوا بیٹون کو اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین مَعَهُ موسیٰ کے
ساتھ یعنی فرعون کے لوگ حضرت موسیٰ کی ولادت کے قبل بنی اسرائیل کے فرزندون کو قتل کرتے تھے پھر حضرت موسیٰ کے پیدا ہونے
بعد اسکے روکا تھا جب حضرت موسیٰ آئے اور نبوت کا دعوی کیا تو پھر فرعون کے اُمرا بولے کہ بنی اسرائیل کے بیٹون کو قتل کرو
تاکہ اونکے دل شکستہ ہون اور موسیٰ کی مدد نہ کرین وَاسْتَحْيُوا نِسَاءَهُمْ اور جیتی چھوڑو اونکی بیٹیان تاکہ قبطیون کی
عورتون کی خدمت کرین تو اونھون نے یہ مکر کیا وَمَا كَيْدُ الْكَافِرِينَ اور نہین ہی مکر کافرون کا انبیا علیہم السلام اور مومنون کی
نسبت إِلَّا فِي ضَلَالٍ ○ مگر بیراہی اور بیہودگی یعنی مکر پیش نہین جاتا اور اوسکا وبال مکر کرنے والون کی طرف پھرتا ہی پھر فرعون نے
دوبارہ اپنے خواص سے حضرت موسیٰ کے باب مین مشورہ کیا اور بولا کہ اوسے قتل ہی کرنا چاہیے فرعون کے خواص اور مصاحب بولے کہ
ایسا نہو کہ موسیٰ نے اپنے قاتل پر سحر کیا ہو اور اوسے قتل کرنے سے تجھے کچھ خلل پہونچے یا لوگ یہ کہین کہ فرعون موسیٰ کے ساتھ مقابلہ
نہ کرسکا تو اونھین قتل کردیا صلاح یہ ہی کہ ہم ساحرون کو بلائین کہ وہ اگر موسیٰ سے مقابلہ کرین فرعون نے یہ بات مان لی اور وہ جانتا تھا
کہ حضرت موسیٰ پیغمبر ہین اونھین قتل کرنے سے ڈرتا تھا مگر مصاحبون اور خواصون کے سامنے ڈینگ کی لی وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُونِي
اور بولا فرعون کہ چھوڑو مجھے تاکہ ذلت اور خواری کے ساتھ أَقْتُلْ مُوسَىٰ قتل کرون مین موسیٰ کو وَلْيَدْعُ رَبَّهُ اور کہدو
کہ موسیٰ پکارے اپنے خدا کو کہ وہ میرا قتل موسیٰ پر سے روکے إِنِّي أَخَافُ بیشک مین ڈرتا ہون أَن يُبَدِّلَ دِينَكُمْ اس بات سے
کہ بدل دے موسیٰ دین تمہارا اور تمکو میری پرستش سے باز رکھے أَوْ أَن يُظْهِرَ یا یہ کہ ظاہر کرے دعوت کے سبب سے فِي الْأَرْضِ
الْفَسَادَ ○ زمین مصر مین فساد اور تباہی یعنی جب اوسکے بت لوگ تابع ہوجائین تو تمہارے ساتھ جنگ کرین اور بگڑنے یظہر فی الارض
الفساد پڑھا ہی یظہر کی یے کو زبر ہے کو زبر پڑھا ہی اور الفساد کی دال کو پیش وَقَالَ مُوسَىٰ اور کہا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے
بعد اسکے کہ یہ خبر اونھین پہونچی کہ إِنِّي عُذْتُ بیشک مین نے پناہ لی بِرَبِّي وَرَبِّكُم اپنے رب اور تمہارے رب کے ساتھ
مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ ہر تکبر کرنے والے کے شر سے کہ اپنی بڑائی کے مارے لَّا يُؤْمِنُ نہین ایمان لاتا بِيَوْمِ الْحِسَابِ ○ روز حساب پر

ع ۳

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کا نام نہ لیا اور اوس پتے اور نشان کے ساتھ ذکر کیا جو اوسکو اور اوسکے مصاحبون کو شامل ہو جب یہ خبر حضرت
موسیٰ کے قتل کی خبر مشہور ہوئی کہ فرعون اونھین قتل کیا چاہتا ہی تو دشمن خوش ہوے اور دوست غمگین **وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ** ۲۸
اور کہا ایک مرد مومن نے **مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ** فرعون کے قرابتیون مین سے یعنی خربیل یا سمعان نے کہ مدت سے **يَكْتُمُ** چھپاتا تھا
فرعون سے اور اوسکے تابعون سے **اِيْمَانَهٗٓ** اپنا ایمان اور بعضون نے کہا ہی کہ کئی برس گذرے تھے کہ وہ ایمان لایا تھا اور اوسکو
چھپایا تھا جب یہ خبر سنی کہ فرعون حضرت موسیٰ کو قتل کیا چاہتا ہی تو بولا کہ **اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا** کیا قتل کروگے تم ایک مرد کو **اَنْ**
يَّقُوْلَ اسواسطے کہ وہ کہتا ہی کہ **رَبِّيَ اللّٰهُ** میرا رب اللہ ہی **وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ** حال انکہ لایا ہی تمھارے پاس معجزے
کھلے ہوے **مِنْ رَّبِّكُمْ** تمھارے رب پاس سے **وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا** اور اگر ہو وہ جھوٹا **فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ** تو اوسپر ہی
وبال اوسکے جھوٹ کا اور وہ وبال اوسے ہلاک کریگا **وَاِنْ يَّكُ صَادِقًا** اور اگر ہو سچا **يُّصِبْكُمْ** تو پہونچیگا تمکو **بَعْضُ الَّذِيْ**
يَعِدُكُمْ بعض اوسکا جو تمکو وہ وعدہ دیتا ہی یعنی کہتا ہی کہ دنیا اور آخرت کا عذاب تمکو پہونچیگا تو اگر وہ اپنے وعدہ مین سچا ہی تو اوسکے
عذاب مین سے بعض یعنی دنیا کا عذاب تمکو جلد پہونچیگا **اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ** بیشک اللہ نہین ہدایت کرتا یعنی ہدایت کی توفیق
نہین دیتا **مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ** اوسے جو حد سے گذرنے والا ہو لڑکون کا خون ناحق کرنے مین **كَذَّابٌ** ۲۹ جھوٹا خدائی کے
دعوے مین **يٰقَوْمِ** اے میری قوم **لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ** تمھارے واسطے ہی بادشاہی آج **ظٰهِرِيْنَ** اوس حال مین کہ تم
غالب ہو بنی اسرائیل پر اور اونکی بہ نسبت عالی رتبہ ہو **فِي الْاَرْضِ** زمین مصر مین **فَمَنْ يَّنْصُرُنَا** پھر کون ہی جو مدد دے ہمکو اور حمایت
کرے ہماری **مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ** خدا کے عذاب سے **اِنْ جَآءَنَا** اگر آئے ہمپر تو تم حضرت موسیٰ کے قتل کا قصد نہ کرو اور اونسے
ہاتھ اوٹھاؤ **قَالَ فِرْعَوْنُ** کہا فرعون نے اوس مرد مومن سے جو حضرت موسیٰ کے قتل سے منع کرتا تھا اور اور لوگون نے بھی
کہا جو اوسکے قریب حاضر تھے کہ **مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى** نہین دکھایا مین نے تمکو مگر وہ جو مین دیکھتا ہون یعنی موسیٰ کے قتل مین
مین نے صلاح دیکھی تو وہی راہ صواب تمکو بتائی **وَمَآ اَهْدِيْكُمْ** اور راہ نہین دکھاتا ہون تمکو **اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ** ۲۹
مگر راہ راستی اور درستی کی خربیل نے جب یہ بات سنی تو دوبارہ محبت نے زور کیا اور جوش ایمان ہوا تو قوم کو ڈرانے لگا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی
کہ **وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ** اور کہا اوس نے جو ایمان لایا تھا کہ **يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ** اے میری قوم کے لوگو مین یقینی خوف کھاتا ہون
عَلَيْكُمْ تمپر موسیٰ کی تکذیب اور تعرض کے سبب **مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ** ۳۰ جیسے اون لشکرون کے دن جنھون نے رسولون کی
تکذیب کی یوم احزاب سے اون لشکرون کے ہلاک ہونے کا دن مراد ہی کہ یہ اوسکی تفصیل ہی کہ **مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ** مانند حال
قوم نوح کے کہ طوفان سے ہلاک ہوئی **وَّعَادٍ** اور مانند عاد کے کہ تند ہوا سے غارت ہوئے **وَّثَمُوْدَ** اور مثل قوم ثمود کے کہ ایک چیخ سے
تمام قوم مرگئی **وَالَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ** اور مانند حال اون لوگون کے جو اونکے بعد تھے جیسے اہل موتفکہ کہ اونکا شہر اولٹ پلٹ کیا اور
جیسے اصحاب ایکہ کہ عذاب ظلہ مین گرفتار ہوئے **وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ** اور نہین ہی اللہ کہ چاہے **ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ** ۳۱ ظلم اپنے بندون پر یعنی اونپر
بیگناہ عذاب نہین کرتا تو تم بھی ظلم نہ کرو تاکہ تمپر عذاب نہ آئے **وَيٰقَوْمِ اِنِّيْٓ اَخَافُ** اور اے میری قوم کے لوگو بیشک مین خوف کرتا ہون **عَلَيْكُمْ**

یَوْمَ التَّنَادِ ۝ دوسرے دن کا عذاب بلانے کو یعنی روز قیامت کے عذاب کا خوف کرتا ہون کہ اوسدن ایک دوسرے کو بلائے اور پکاریگا کہ ہماری فریاد کو پہونچو اور کوئی کسیکی فریاد کو نہ پہونچیگا یا جنتی اور دوزخی ایک دوسرے کو پکارینگے جیسا کہ سورۂ اعراف مین مذکور ہوا یا موت ذبح ہونے کے بعد ندا ہوگی کہ یا اَہْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ وَیَا اَہْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ وَّلَا مَوْتَ یا اوسدن منادی ندا کریگا کہ فلان شخص نیک بخت ہوا کہ ابتک بدبخت نہوا اور فلان شخص بدبخت ہوا کہ ابتک نیکبختی نپائیگا یَوْمَ تُوَلُّوْنَ جسدن پھیرے جاؤگے موقف حساب سے اور چلوگے مُدْبِرِیْنَ ۝ پھیرے ہوئے وہان سے دوزخ مین مَا لَکُمْ نہوگا تمھارے واسطے مِّنَ اللّٰہِ عذاب الٰہی سے مِنْ عَاصِمٍ ۝ کوئی نگاہ رکھنے والا کہ تمکو اپنی پناہ مین لے سکے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ اور جس کسیکو چھوڑدیتا ہی خدا گمراہی مین فَمَا لَہٗ تو نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ ہَادٍ ۝ کوئی ہدایت کرنے والا جو منزل مقصود کو پہونچائے وَلَقَدْ جَآءَکُمْ یُوْسُفُ اور تحقیق کہ آیا تمھارے پاس یوسف بن یعقوب علیہما السلام مِنْ قَبْلُ موسی سے پہلے بِالْبَیِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ اور کہا ہی کہ موسی علیہ السلام کے زمانہ کا فرعون وہی فرعون ہی جو حضرت یوسف کے عہد مین تھا فرعون کا بہت بیش قیمت گھوڑا مرگیا تھا حضرت یوسف کی دعا سے خدا نے اوسے زندہ کیا اور فرعون اونکا ایمان لایا جب یوسف علیہ السلام نے وفات پائی تو فرعون دین سے برگشتہ ہوگیا اور حضرت موسی کے زمانہ تک زندہ رہا تو مرد مومن نے یہ بات کہی کہ اس سے قبل یوسف علیہ السلام تمھارے پاس کھلے ہوئے معجزات کے ساتھ آئے تھے کہ گھوڑا زندہ کرنا اور اونکی برأت پر بچہ کا گواہی دینا اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت موسی کے زمانہ کا فرعون حضرت یوسف علیہما السلام کے زمانہ کے فرعون کی اولاد مین تھا حق تعالی نے حضرت یوسف کو اوس فرعون کی طرف رسول کیا حضرت یوسف بیس برس تک اون لوگون مین رہے اور معجزے دکھایا کیے مگر وہ لوگ ایمان نہ لائے تو اوس مرد مومن نے اوسکی خبر دی کہ حضرت یوسف تمھارے پاس آئے تھے فَمَا زِلْتُمْ تو برابر تھے تم فِیْ شَکٍّ شک اور گمان مین مِّمَّا جَآءَکُمْ بِہٖ ط اوس چیز سے کہ لایا تھا تمھارے پاس امردین حَتّٰٓی اِذَا ہَلَکَ یہان تک کہ جب وہ گذر گیا تو قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰہُ تم نے کہا کہ ہرگز نہ بھیجیگا اللہ مِنْ بَعْدِہٖ اوسکے بعد رَسُوْلًا کوئی رسول یعنی چونکہ ہمنے اس رسول کی بات نہ سنی تو اب کوئی دوسرا رسول نہ آئیگا اس خوف سے کہ اوسکی بات بھی ہم رد کرین کَذٰلِکَ اسی طرح یُضِلُّ اللّٰہُ گمراہ کرتا ہی خدا مَنْ ہُوَ مُسْرِفٌ اوسے جو حد سے گذرنے والا ہی انکار مین مُّرْتَابُ ۝ شک رکھنے والا اوس چیز مین جو معجزے سے ثابت ہو پھر مسرفون اور شکیون کی کیفیت بیان کرتا ہی کہ اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ وہ لوگ جو جھگڑتے ہین انبیا کے ساتھ فِیْٓ اٰیٰتِ اللّٰہِ اللہ کی آیتین باطل اور دفع کرنے مین بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىہُمْ ط بغیر کسی دلیل کے کہ آئی ہو اونکے پاس کَبُرَ بڑا ہی اونکا جھگڑنا مَقْتًا بغض کی جہت سے عِنْدَ اللّٰہِ خدا کے نزدیک وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ط اور اون لوگون کے نزدیک جو ایمان لائے ہین یعنی حق تعالی اونکے جھگڑے کو سخت دشمن رکھتا ہی اور مومن بھی اونکے دشمن ہین کَذٰلِکَ اسی طرح یَطْبَعُ اللّٰہُ مہر کردیتا ہی اللہ عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ ہر دل پر متکبر کے جو فرمانبرداری سے سرکشی کرتا ہی جَبَّارٍ ۝ خودکام اور خودپسند کے جو اوروں سے اپنے کو برتر جانتا ہی تو جبریل کی نصیحتون مین فرعون نے اندیشہ کیا کہ ناگاہ اوسکی باتین سننے والون کے دل مین اثر کرے تو اپنے وزیر کو بلایا اور اپنے کو اور اور لوگون کو دوسری طرف متوجہ کیا وَقَالَ فِرْعَوْنُ یٰہَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا اور کہا فرعون نے کہ ای ہامان بنا میرے واسطے ایک مکان بہت بلند لَّعَلِّیْٓ کہ شاید مین اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ۝

پہونچون دروازون یا راہون پر اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ دروازے یا راہین آسمانون کی ایک آسمان سے دوسرے
آسمان کی طرف فَاَطَّلِعَ پھر مطلع ہون یعنی دیکھون اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی موسی کے خدا کی طرف یا اوسکے خدا کا احوال تو مجھے معلوم ہو وَ
اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ اور بیشک مین گمان کرتا ہون موسی کو كَاذِبًا ط جھوٹا دعوی رسالت مین یا اس بات مین کہ اوسکا خدا ہے جسنے آسمان
پیدا کیے پھر مکان بنانا شروع کیا موسی علیہ السلام روئے تو وحی آئی کہ غمگین نہو دیکھو تو مین اوسکے ساتھ کیا کرتا ہون پھر حق تعالی نے
اوسکے اونچے محل کو پورا بن چکنے کے بعد خراب کردیا جیساکہ سورۂ قصص مین مذکور ہوچکا وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ
آراستہ کردی گئی فرعون کے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی وَصُدَّ اور روکا گیا عَنِ السَّبِيْلِ سیدھی راہ سے
وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا اونچا محل بنانے اور قوم کو دھوکا دینے مین اِلَّا فِیْ تَبَابٍ ۶ مگر تباہی ع ۱۰
اور نیستی مین وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اوسنے جو ایمان لایا تھا یعنی خربیل نے کہا کہ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اے میری قوم کے
لوگو پیروی کرو میری اَهْدِكُمْ راہ دکھاؤنگا مین تمکو سَبِيْلَ الرَّشَادِ ۶ راہ راستی اور ہدایت کی یٰقَوْمِ اے میری قوم اِنَّمَا
هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا نہین ہے یہ زندگی دنیا کی مگر مَتَاعٌ زفائدہ پانا کہ بہت جلد منقطع ہوجائے یعنی اوسکا عیش ذرا دیر
مین مٹ جاتا ہے نظم بباغ دھر کہ بس تازہ روی و خوشبوے ست ٭ مباش غرہ کہ باخود خزان زپے دارد ٭ زمان زمان بجہد باد
نکبت و ادبار ٭ چہ رنگ و بو کہ نشانے زباغ نگذارد ٭ وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اور بیشک آخرت هِیَ دَارُ الْقَرَارِ وہ ہی گھر
آرام اور قرار کا کہ اوسے زوال و آفت متصور ہی نہین مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً جو کوئی کرے کام برا فَلَا يُجْزٰٓى تو جزا نہین دیا جائیگا
اِلَّا مِثْلَهَا ج مگر مثل اوسکے اور محض عدل الٰہی کے حکم سے ہے وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو کوئی کرے کام اچھا مِّنْ ذَكَرٍ
اَوْ اُنْثٰى مرد اور عورت مین سے وَهُوَ مُؤْمِنٌ حال انکہ وہ مومن ہو اسواسطے کہ عمل قبول ہونے مین ایمان اصل ہے فَاُولٰٓئِكَ
تو وہ لوگ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ داخل ہونگے جنت مین اور بکر نے یدخلون مجہول کا صیغہ پڑھا ہے یعنی داخل کیے جائینگے جنت
مین يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا روزی دیے جائینگے اوسمین پاکیزہ میوے لذیذ کھانے خوش مزہ شربت بِغَيْرِ حِسَابٍ ۶ بیشمار نصف
یعنی عمل کے اندازہ پر نہین بلکہ اوس سے بہت زیادہ اور یہ فضل نامتناہی کے رو سے ہے فرعون کے لوگ خربیل کی باتون سے سمجھ گئے کہ وہ
ایمان لائے ہین پس ملامت کرنا شروع کی کہ تجھے شرم نہین آتی کہ فرعون کی پرستش چھوڑکر دوسرے کی عبادت کی طرف متوجہ ہوا
پس خربیل نے تنبیہ کی رو سے ندا کی کہ شاید وہ لوگ خواب غفلت سے بیدار ہون تو کہا کہ وَيٰقَوْمِ اور اے میری قوم کے لوگو مَا لِیْٓ کیا ہے
مجکو اور کیا ملیگا اور کیسی بات ہے کہ اَدْعُوْكُمْ پکارتا ہون مین تمکو اِلَى النَّجٰوةِ نجات کی طرف کہ خدا کا ایمان لاکر اور اوسکے رسول کی
پیروی کرکے اوسکے عذاب سے نجات پاؤ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَى النَّارِ ۶ اور تم مجکو بلاتے ہو آگ کی طرف اور اپنے دین کی جسکا
کہ وہ فرعون کی پرستش ہے تَدْعُوْنَنِیْ تم مجکو پکارتے ہو لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ تاکہ کافر ہوجاؤن مین خدا کے ساتھ وَاُشْرِكَ بِهٖ
اور شریک کرون اوسکا مَا لَيْسَ لِیْ بِهٖ اوس چیز کو کہ نہین ہے مجھے اوسکے رب ہونے کا عِلْمٌ ز کچھ علم نفی سے علم کی نفی مراد ہے معلوم
کی نفی نہین یعنی خدائے برحق کے سوا اور کسیکو مین خدا نہین جانتا یا اوسکے ساتھ دوسرے کو خدائی مین کیونکر شریک کرون وَاَنَا اَدْعُوْكُمْ

اور حال یہ ہے کہ مین پکارتا ہون تمکو اِلَی الْعَزِیْزِ اوس خدا کی طرف جو غالب ہے مشرکون کو عذاب کرنے پر الْغَفَّارِ ○ بخشنے والا اور مٹا دینے والا مومنون کے گناہ لَا جَرَمَ البتہ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ تم مجکو بلاتے ہو جسکی طرف یعنی جسکی پرستش کی طرف لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ نہین ہے اوسکے واسطے پکار قبول کو پہونچی ہوئی یعنی اوسکی بیہودہ بات وہ کچھ اعتبار نہین رکھتی فِی الدُّنْیَا دنیا مین وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ اور نہ آخرت مین وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اور بیشک بازگشت ہم سب کی اِلَی اللّٰهِ اللہ کی طرف ہے اور وہ ہمکو جزا دیگا وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ اور بیشک مسرف لوگ جو ضلالت اور گمراہی مین ہین هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ○ وہ ملازم ہین آتش دوزخ کے پھر فرعون والون نے اوس مرد مومن کو دھمکانا شروع کیا اور اوسکے قتل کا قصد کیا تو وہ بولا کہ فَسَتَذْكُرُوْنَ پھر عنقریب یاد کروگے تم یعنی جب عذاب دیکھوگے تو تمکو یاد آئیگی مَآ اَقُوْلُ لَكُمْ وہ بات جو کہتا ہون مین تمسے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اور سپرد کرتا ہون مین اپنا کام اِلَی اللّٰهِ خدا پر اور اوسپر توکل کرتا ہون تاکہ مجھے تمھارے شر سے بچائے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ بَصِیْرٌۢ دیکھنے والا ہے بِالْعِبَادِ ○ اپنے بندون کے امور لکھا ہے کہ فرعون نے حکم دیا کہ خربیل کو قتل کرو وہ پہاڑ کی طرف بھاگے اور وہان نماز مین مشغول ہوئے پس حق تعالی نے درندون کا لشکر بھیجدیا درندے اونکے گرداگرد پاسبانی کرنے لگے اپنے کام خدا پر چھوڑنیکا نتیجہ بہت بعد اونمین حاصل ہوا اور دشمنون کے شر و فساد سے بیخوف ہوگئے کشف الاسرار مین ہے کہ فرعون نے اپنے خواص مین سے ایک گروہ بھیجا کہ خربیل کو لاؤ اور اوسپر سیاست کرو وہ جو پہاڑ پر چڑھے تو دیکھا کہ خربیل نماز مین مشغول ہین اور درندے اونکی پاسبانی کرتے ہین ڈر کے بھاگے اور فرعون کے پاس آکر حال بیان کیا فرعون نے اون سب کو دھمکایا تاکہ یہ بات فاش اور مشہور نہو تو حق تعالی خربیل کے حال سے خبر دیتا ہے کہ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ پھر نگاہ رکھا اور بچالیا اوسے اللہ نے سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا برائیون سے اوس چیز کی جو وہ کر سوچے تھے اوسکے باب مین وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ اور گھیر لیا فرعون کے لوگون کو جو خربیل کو قتل کرنے کے ارادہ پر گئے تھے سُوْٓءُ الْعَذَابِ ○ عذاب کی برائی نے دنیا مین کہ وہ قتل ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ آل فرعون سے سب قبطی مراد ہین اور سوء العذاب اونکا غرق ہونا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ سوء العذاب آگ ہے کہ حق تعالی سوء العذاب کا بدل یہ لایا ہے کہ اَلنَّارُ گھیر لیا فرعون والون کو آگ نے یُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہین عَلَیْهَا آتش دوزخ پر غُدُوًّا وَّعَشِیًّا صبح شام عین المعانی مین فرمایا ہے کہ دوزخ مین اونکے رہنے کا ٹھکانا اونکو دکھاتے ہین اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ فرعون والون کی روحین سیاہ پرندون کے اندر ہین ہر صبح شام آگ اونپر پیش کرتے ہین قیامت تک وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جسدن قائم ہوگی قیامت اور اونکی روحین بدنون مین پھر آئینگی تو حق تعالی فرشتون سے کہیگا کہ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ داخل کرو فرعون کے لوگون کو اَشَدَّ الْعَذَابِ ○ بہت سخت عذاب مین اوس عذاب کی بہ نسبت جسمین پہلے تھے اور بکر نے اُدْخُلُوْٓا پڑھا ہے ہمزہ ادنے کو پیش یعنی فرشتے فرعون والون سے کہینگے کہ داخل ہو بہت سخت عذاب مین وَاِذْ یَتَحَآجُّوْنَ اور یاد کر جب جھگڑینگے اور باہم خصومت کرینگے دوزخی فِی النَّارِ آتش دوزخ مین فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا تو کہینگے ضعیف بیچارے کمینے لِلَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اون لوگون سے جو بڑے اور بڑے آدمی تھے یا تابع لوگ متبوعون سے کہینگے کہ اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا بیشک تھے ہم تمھارے تابع اور فرمانبردار اوس چیز مین جسمین تم ہمکو شرک اور انبیاء کی تکذیب کی طرف بلاتے یا یعنی دوزخ مین ہمارے داخل ہونے کے سبب تمھی ہوئے ہو فَهَلْ اَنْتُمْ تو کیا ہو تم مُّغْنُوْنَ

عنا دفع کرنے والے ہمسے نصیبا من النار ○ کوئی حصہ آگ مین سے قال الذین استکبروا کہینگے وہ جو لوگ متکبر تھے کہ اس بات کا کیا محل ہر انا کل فیھا تحقیق کہ ہم سب دوزخ مین ہین تو تمسے عذاب کو کیونکر روکین اور اگر تمکو عذاب دفع کرنے کی قدرت ہوتی تو پہلے اپنے اوپر سے عذاب دفع کرتے ان اللہ بیشک اللہ نے قد حکم تحقیق کہ حکم کردیا بین العباد ○ بندون کے درمیان اور ہر ایک کو ایسی جگہ بھیجا ہی جو جگہ اوسکے لائق ہو وقال الذین اور کہینگے وہ لوگ جو فی النار دوزخ مین ہین جب کہ ایک دوسرے سے مالا سو کہینگے لخزنۃ جہنم دوزخ کے چوکیدارون سے کہ ہمارے واسطے ادعوا ربکم پکارو اپنے رب کو یعنی دعا کرو کہ یخفف عنا ہلکا کرے اور اوٹھالے ہمسے یوما ایک دن کی قدر دنیا کے دنون مین سے من العذاب ○ عذاب مین سے کچھ تاکہ ہم راحت لیلین تم قالوا کہینگے دوزخ کے فرشتے کہ دنیا مین اولم تک تاتیکم کیا نہ تھا کہ آئے تمہارے پاس رسلکم رسول تمہارے یعنی جو تمہاری ہدایت کو بھیجے گئے بالبینت کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہر معجزون کے ساتھ اور اونھون نے تمکو خدا کی طرف بلایا قالوا بلی کہینگے دوزخی کہ ان آئے مگر ہمنے اونکی تکذیب کی تو قالوا کہینگے دوزخ کے فرشتے کہ جب یہ حال ہر فادعوا تو تمہی پکارو خدا کو اور عذاب کی تخفیف چاہو کہ ہمکو تم ایسے کافرون کے واسطے دعا کرنے کی اجازت نہین ہر پھر وہ کافر دعا کرینگے اور اونکی دعا قبول نہوگی وما دعوا الکفرین اور نہین ہی دعا کافرونکی الا فی ضلل ○ مگر باطل اور ضائع ہونے مین اور قبول نہونے مین ان لننصر بیشک ہم نصرت کرتے ہین اور مدد دیتے ہین رسلنا اپنے پیغمبرون کی والذین امنوا اور اون لوگون کی جو ایمان لائے ہین فی الحیوۃ الدنیا زندگی دنیا مین یعنی اس جہان مین بھی ہم رسولون کی نصرت کرتے ہین اونکے دشمنون کو ہلاک کرکے اور اونکو اور اونکے تابعون کو بچا دیکر اور اگر قتل ہو جائین تو قاتلون سے انتقام لیکر جیسا کہ حضرت یحیی علیہ السلام کے قتل ناحق کے بدلہ مین ستر ہزار آدمی قتل ہوئے ویوم یقوم الاشھاد ○ اور مدد کرینگے ہم رسولون کی اوسدن جب کہ کھڑے ہونگے گواہ یعنی ایک گروہ لوگون کی گواہی دیگا اور وہ انبیا علیہم السلام ہونگے اور امت محمدی کے لوگ یوم لا ینفع الظلمین جسدن کہ فائدہ نہ کریگا ظالمون کو معذرتھم اونکا عذر کرنا اسواسطے کہ اوسدن معذرت باطل ہر اور قبول کا محل نہین رہتی ولھم اللعنۃ اور اونکے واسطے لعنت ہر یعنی رحمت الہی سے دوری ولھم سوء الدار ○ اور اونکے واسطے ہر گھر برا یعنی دوزخ ولقد اتینا اور تحقیق کہ ہمنے دی موسی الھدی موسی بن عمران کو ہدایت اور رہنمائی یا وہ چیز جسکے سبب سے ہدایت پاتے ہین جیسے معجزے اور شریعتون کے صحیفے واورثنا اور ہمنے میراث دی بنی اسرآءیل الکتب ○ ھدی بنی اسرائیل کو توریت یعنی اونکے درمیان مین ہمنے توریت کو باقی چھوڑا کہ اوسکی برکت کی جہت سے راہ پائین یا راہ دکھانے والی وذکری لاولی الالباب اور نصیحت کرنے والی عقل والون کو جنکی عقلین سلیم ہین فاصبر پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفار کی ایذا پر ان وعد اللہ تحقیق کہ خدا کا وعدہ انبیا کی نصرت اور دشمنون کی ہلاکت کے باب مین حق سچا ہر اور خلاف کو اوسمین راہ نہین اور تم اس بات پر حضرت موسی علیہ السلام اور فرعون کا قصہ گواہ لو واستغفر اور مغفرت چاہو لذنبک اوس چیز کے تدارک کے واسطے جو کچھ واقع ہوا ہو اگر اوسمین سے اولے وسیط مین ہر کہ اس حکم سے مقصود یہ ہر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی عبادت کرین استغفار کے ساتھ درجہ زیادہ ہونے کے واسطے

ع ۱۳ ۵

اور تاکہ آپکے بعد امت کے واسطے یہ طریقہ سنت ہو جائے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ستر بار یا زیادہ ہر روز استغفار کرتے تھے کہ انی لاستغفر اللہ یوما سبعین مرۃ حدیث ہے اور تبیان مین ہے کہ اس آیت کے معنی یہ ہین کہ اے ہمارے حبیب مغفرت طلب کرو اپنی امت کے واسطے کہ وہ تمھاری جناب مین امیدوار ہین نظم گر لب بکشائی از نکوئی ✤ حرفے زبرائے ما بگوئی ✤ یعنی کہ بعذر خواہی ما ✤ از حالت پر گناہی ما ✤ نزدیک خدا غنی شفاعت ✤ ما را بر ہانی از شناعت ✤ وَسَبِّحْ اور تسبیح کرو بِحَمْدِ رَبِّكَ برابر اپنے رب کی حمد کے ساتھ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ شام اور صبح یعنی سبحان اللہ وبحمدہ کہا کرو لکھا ہے کہ کفار قرآن نازل ہونے اور مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اوٹھنے کے باب مین جھگڑا کرتے تھے تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ بیشک جو لوگ جھگڑتے ہین فِيْ اٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتون کے باطل ہونے مین اور اونھین دفع کرنے مین کوشش کرتے ہین بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ لا بے کسی دلیل کے جو آئی ہو اونکے پاس آسمان سے یا بے اوس دلیل کے جو وہ رکھتے ہون عقلی دلیلون مین سے اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ نہین ہے اونکے سینون مین اِلَّا كِبْرٌ مگر سرکشی حق بات سے یا سرداری کا ارادہ یا حکومت کا قصد یا عظمت ہو ہوم کہ مَّا هُمْ نہین ہین وہ ہرگز بِبَالِغِيْهِ پہونچنے والے اوسکو فَاسْتَعِذْ باللہ طلب پناہ مانگ خدا کی اونکے شر سے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ بیشک وہ سننے والا ہے اونکے اقوال الْبَصِيْرُ دیکھنے والا ہے اونکے افعال لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ البتہ پیدا کرنا آسمان اور زمین کا اَكْبَرُ بہت بڑا ہے تمھارے نزدیک مِنْ خَلْقِ النَّاسِ آدمیون کے پیدا کرنے سے تو جو قادر ہوا آسمان و زمین پیدا کرنے پر باوصف اونکی عظمت اور پھیلاوے کے بیحد بیمثل بے اصل اور بے مادہ کے البتہ وہ قادر ہوگا آدمی کو دوبارہ پیدا کرنے پر اصل اور مادہ سے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت لوگ لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے کہ یہ پیدا کرنا بہت آسان ہے بعضے مفسرون کے قول کے موافق جھگڑا کرنے والے یہود تھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ تم ہمارے یار نہین ہو بلکہ وہ ابو یوسف بن مسیح بن داود ہے یعنی دجال کہ اوسکی سلطنت خشکی اور تری مین پہونچ جائیگی اور پانی کی نہرین اوسکے ساتھ جاری ہونگی اور بادشاہی ہماری طرف پھر آئیگی اور وہ خدا کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ یعنی جو لوگ دجال کے باب مین جھگڑا کرتے ہین اور اوسے آیت اللہ یعنی خدا کی نشانی جانتے ہین اونکے دلون مین کبر ہے یعنی حکومت اور سلطنت کی خواہش کہ اوس حکومت اور سلطنت کو نہ پہونچینگے تو تم خدا کی پناہ مانگو فتنۂ دجال کے شر سے اور یہ بھی کہتے تھے کہ دجال کا جثہ آدمیون کے جثہ سے بہت بڑا ہے تو حق تعالی نے فرمایا کہ زمین آسمان کا پیدا کرنا اوسے پیدا کرنے سے بڑھکر ہے اور بہت لوگ نہین جانتے کہ دجال بھی ہماری مخلوقات مین سے ایک مخلوق ہے جاننا چاہیے کہ دجال ایک آدمی ہے اور آدمیون کی بہ نسبت قد مین بہت بلند اور اوسکا جثہ بہت بڑا ہے اور وہ کانا ہے کہ اوسکا ظہور قیامت کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے اور ہمارے پیغمبر نے اوسکے نکلنے کی علامتین بیان کی ہین کہ اوسکے خروج کے تین برس قبل لوگ قلتون کے قحط مین مبتلا ہونگے پہلے برس تو جتنا پانی برستا اوسکی تہائی حصہ کم برسیگا اور زمین مین جسقدر روئیدگی ہوتی اوس سے ایک تہائی کم ہوگی دوسرے برس دو تہائیان تیسرے برس آسمان سے پانی برسیگا نہ زمین پر گھاس اوگیگی پھر دجال نکلیگا اور اوسکے ساتھ جادو وغیرہ بہت ہوگا اور بہت خلق اوسکی متابعت کریگی مگر جو خدا کو مضبوط پکڑے اور اوسکے ساتھ بہشت اور دوزخ بھی ہوگی اور جن اور شیطان اوسکے ساتھ ہونگے کہ وہ آدمیون کی صورت

پکڑینگے تو ایک یہ کیگا کہ اگر مین تیرے ان باپ کو زندہ کردون تو تو میری خدائی کا اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہان بس فوراً شیاطین اوسکے ماں باپ کی شکل بنجائینگے اوسے کہینگے کہ بیٹا اسکی متابعت کر کہ یہی تیرا خالق ہی غرضکہ وہ سب شہر لیلیگا مگر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ زادہما اللہ شرفا اسواسطے کہ فرشتے دونون شہرون کی نگہبانی کرینگے اور جب مومنون پر کام تنگ ہوگا تو حق تعالی حضرت عیسی علیہ السلام کو آسمان سے اوتاریگا کہ وہ دجال کو قتل کرینگے اور اوسکے لشکر مین اکثر یہود ہونگے تمام لشکر کو عیسی علیہ السلام قتل کرینگے اور حضرت عیسی علیہ السلام کے نزول کے احوال ایک شمہ انشاء اللہ تعالی سورۂ زخرف مین مذکور ہوگا وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۝ اور برابر نہین ہین اندھا اور آنکھون والے یعنی غافل اور عاقل یا جاہل اور عالم وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور یکسان نہین ہوہ وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے وَلَا الْمُسِيءُ ۚ اور نہ بدکار یعنی کافر مراد یہ ہی جسطرح اندھے اور آنکھون والے دونون برابر نہین اوسی طرح مومن اور کافر عقبی مین برابر نہونگے ایک جنت کے درجون مین ساکن ہوگا ایک دوزخ کے درکہ مین مقیم قَلِيلًا مَّا تَتَذَكَّرُونَ ۝ تھوڑی نصیحت مانتے ہین اور جب ثابت ہوا کہ نیک کام کرنے والے اور بدکام کرنے ثواب اور عذاب مین برابر نہین اور دنیا تکلیف کا گھر ہی جزا کا گھر نہین تو دوسرا گھر ضرور ہی جہان جزا پائین اور وہ قیامت مین ہی إِنَّ السَّاعَةَ بیشک ساعت قیامت لَآتِيَةٌ البتہ آنے والی ہی لَّا رَيْبَ فِيهَا کچھ شک نہین اوسکے آنے مین اسواسطے کہ سب رسولون نے قیامت واقع ہونے کا وعدہ کیا ہی وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ اور مگر بہت آدمی لَا يُؤْمِنُونَ ۝ نہین ایمان لاتے قیامت کا اور اپنی نظر کے قصور اور محسوسات کی الفت کے سبب سے اوسکی تصدیق نہین کرتے وَقَالَ رَبُّكُمُ اور کہا تمہارے رب نے ادْعُونِي مجھکو پکارو أَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ مین قبول کرون تمہارے واسطے قبول کرنے کے یہ معنی ہین کہ تم میری عبادت کرو تاکہ مین تمکو ثواب دون اکثر علمانے عبادت کی جگہ دعا کو ڈھالا ہی اور عبادت مراد ہونے کی تائید یہ کرتا ہی جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ تحقیق کہ وہ لوگ جو سرکشی کرتے ہین عَنْ عِبَادَتِي میری عبادت سے سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ قریب ہی کہ داخل ہون دوزخ مین اور کرنے مجہول کا صیغہ یعنی کو پیش خ کو زبر پڑہا ہی یعنی داخل کیے جائینگے دوزخ مین دَاخِرِينَ ۝ بیچارے ذلیل وخوار اور بعضون نے کہا ہی کہ دعا استغاثہ کے معنی مین ہی یعنی فریاد چاہو مجھسے عاجزی کے وقت کہ مین تمہاری فریاد کو پہونچون اور ایک گروہ علما کے قول کے موافق دعا سے سوال مراد ہی یعنی مجھسے سوال کرو تاکہ مین تمکو عطا کرون اسواسطے کہ میری رحمت کا خزانہ بھرا ہوا ہی اور میرا کرم آرزوئین برلانے والا ہی کون فقیر ایسا ہی جسنے میرے سامنے ہاتھ پھیلایا اور مین نے نقد مراد اوسکے ہاتھ پر نہین رکھدیا بیت بر آستان ارادت کہ سر نہاد بشب + کہ لطف دوست برویش ہزار در نگشاد اور بعضون نے کہا ہی کہ دعا ثنا کے معنی مین ہی اور استجابت قبول کے معنی مین یعنی میری حمد وثنا کرو تاکہ اپنے فضل کامل سے تمہاری حمد وثنا ئے ناقص قبول کرون یا دعا سے توبہ مراد ہی اسواسطے کہ توبہ کرنے والا خدا کو پکارتا ہی اوسکی طرف رجوع کرنے کے وقت اور اجابت سے توبہ قبول کرنا مراد ہی یعنی توبہ کرو تاکہ مین قبول کرون بیت گر توبہ کنی بپذیرم از روے کرم + وانگہ ز سر جریمہ ات در گذرم اللَّهُ الَّذِي جَعَلَ اللہ وہ ہی جسنے پیدا کی لَكُمُ الَّيْلَ تمہارے واسطے رات اندھیری ٹھنڈے مزاج کے ساتھ لِتَسْكُنُوا تاکہ ساکن ہوجاؤ

ع

فیہ اور مین منعف حرکات اور سکون حواس کی جہت سے وَالنَّهَارَ اور پیدا کیا دن مُبْصِرًا روشن کرنے والا گرم مزاج کے تاکہ دیکھو
چیزین اور معاش حاصل کرنے مین تمھاری حرکتین قوی ہو جائین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ تعالی لَذُوْ فَضْلٍ البتہ فضل والا ہی
بہت بڑا عَلَى النَّاسِ آدمیون پر وہ ذات پیدا کرکے یا آدمیون کو پیدا کرکے اور روزی دیکر یا ایسے امور مرتب فرما کر جسکے اوسکے نفس
اور مال مین مصلحتین قائم ہین وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور بہت لوگ لَا يَشْكُرُوْنَ شکر نہین کرتے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ یہ کام کرتا ہی وقف لازم
وہ اللہ رَبُّكُمْ رب تمھارا ہی خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ پیدا کرنے والا سب چیزون کا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود لائق عبادت
مگر وہ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ تو کس طرح اور کس وجہ سے پھیرے جاتے ہو اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف اَلَّذِيْنَ جسطرح
پھیرے گئین یہ قومین اسی طرح يُؤْفَكُ الَّذِيْنَ پھیرے جاتے ہین وہ لوگ جو كَانُوْا ہین عملون کی رو سے بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ اللہ کی آیتون کے ساتھ انکار کرتے ہین اور انھین قبول نہین کرتے اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ اللہ وہ جسنے بنادی
لَكُمُ الْاَرْضَ تمھارے واسطے زمین قَرَارًا قرار اور آرام کی جگہ کہ اوسپر جیتے پھرتے ہو اور لیٹتے ہو وَالسَّمَآءَ آسمان اور کر دیا
آسمان کو اوٹھا ہوا وَصَوَّرَكُمْ اور تصویر بنایا تمکو یعنی آدمیو فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر خوب بنائین تمھاری صورتین یعنی
تمھارے قد سیدھے کیے اور چہرے پاکیزہ اور اعضا ایک دوسرے کے مناسب پیدا کیے وَرَزَقَكُمْ اور روزی دی تمکو مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
پاکیزہ چیزون مین سے یعنی کھانے کی چیزین لذیذ اور تمھاری روزی کو متمیز کر دیا حیوانات کی روزی سے بحر الحقائق مین فرمایا کہ انسان کی
صورت کا حسن اس بات مین ہی کہ وہ آئینہ جہان نما ہی سب علوی اور سفلی حقائق اور ظاہری باطنی دقائق کو جامع ہی اور ذات اور صفات کی معرفت کے
انوار حقیقت جامعہ سے ظاہر ہین باعتبار اِی صورت تو آئینہ ستر وجود پر روشن زرخت پر تو آثار شہود پر مجموعہ ہر دو کون کس سب چو تو پہ در مملکت
صورت و معنی موجود پہ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ جسنے ایسی صورت بنائی وہ خدا ہی رَبُّكُمْ تمھارا رب تمھارا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ پس بڑا ہی خدا اور بہت
بزرگ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ پروردگار اہل عالم کا سب جن و انس وغیرہ کا هُوَ الْحَيُّ وہ ہی زندہ یعنی حیات ازلی کے ساتھ اکیلا ہی لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ نہین ہی کوئی معبود لائق عبادت مگر وہ فَادْعُوْهُ بس پکارو تم اوسکو مُخْلِصِيْنَ اوس حال مین پاک کرنے والے ہو لَهُ
الدِّيْنَ اوسکے واسطے اپنا دین شرک سے یا اپنی عبادت ریا سے اور کہو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب تعریف اللہ کے
واسطے ہی جو رب ہی سب اہل عالم کا قُلْ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان مشرکون سے جو تمکو کہتے ہین کہ اپنے باپ دادا کے دین پر مرتد ہو
ہو جاؤ یہ کہ اِنِّيْ نُهِيْتُ بیشک مین منع کیا گیا ہون اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اس بات سے کہ عبادت کرون ان کی
جنکو تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا لَمَّا جَآءَنِيَ الْبَيِّنٰتُ جب کہ آئی ہین میرے پاس دلیلین اور آیتین مِنْ رَّبِّيْ
میرے رب کے پاس سے وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون اَنْ اُسْلِمَ یہ کہ گردن جھکا دون اور مطیع ہو جاؤن لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اہل جہان کے رب کے واسطے هُوَ الَّذِيْ وہ وہ ہی جسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمھارے دادا آدم کو مِّنْ تُرَابٍ خاک سے
ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر تمکو یعنی آدمیو اوسنے پیدا کیا نطفہ سے ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر تھکے سے کہ چالیس دن کے بعد منی تھکے کی
صورت ہو جاتی ہی ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ پھر نکالتا ہی تم میں سے ہر ایک کو ان کے پیٹ سے طِفْلًا بچہ ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا پھر رکھتا ہی تمکو

تاکہ تم پہونچو اشدکم اپنی کمال قوت کو کہ منتہاے شباب ہی ثم پھر اس درجہ سے بڑھتے ہو لتکونوا شیوخا تاکہ ہو جاؤ تم بوڑھے
ومنکم من یتوفی اور تم مین سے کوئی ہوتا ہی کہ مارڈالا جاتا ہی من قبل جوان یا بوڑھے ہونے کے قبل ولتبلغوا اور
باقی رکھتا ہی تمکو تاکہ پہونچو تم اجلا مسمی مدت نام رکھی ہوئی تک کہ وہ موت کا وقت ہی ولعلکم تعقلون اور شاید تم
عقل لڑاؤ اپنی پیدایش مین اور ایک رتبہ سے دوسرے درجہ پر منتقل ہونے مین ھو الذی یحیی ویمیت وہ ہی وہ جو زندہ
کرتا ہی اور مارڈالتا ہی فاذا قضی امرا پھر جب چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی کسی کام کا فانما یقول لہ تو سوا اسکے نہین کہتا ہی
اوسکو کہ کن فیکون ع ہو تو وہ ہو جاتا ہی بے مدت اور بے مہلت کے یا اوسکے پیدا کرنے کو آلے اور شمار اور فرصت اور
کلفت کی کچھ حاجت نہین منظم فعل اور اکہ عیب وعلت نیست ✻ متوقف بہیچ آلت نیست ✻ از خم زلف کاف وطرۂ نون ✻ ہر زمان صد نگار
آور دبیرون ✻ الم تر کیا نہین دیکھا تو نے الی الذین اون لوگون کی طرف جو یجادلون جھگڑا اور نزاع کرتے ہین فی
ایات اللہ اللہ کی آیتون مین یعنی جو کافر قرآن کی دلیلون کے منکر ہین انی یصرفون کس طرح اوندھے پھیرے جاتے ہین
اوسکی تصدیق کی طرف سے الذین کذبوا جھگڑا کرنے والے وہ لوگ ہین جنھون نے تکذیب کی اور نہ ایمان لائے بالکتب
قرآن کا یا سب آسمانی کتابون کا وبما ارسلنا اور اوس چیز کا کہ بھیجا ہمنے بہ رسلنا اپنے اوسکے ساتھ اپنے رسولون کو کہ وہ چیز
احکام اور شریعتین ہین فسوف یعلمون ✻ پھر قریب ہی کہ جانین تکذیب اور انکار کا انجام اذ الاغلل جب کہ آگ کے طوق
ہونگے فی اعناقہم اونکی گردنون مین والسلاسل اور زنجیرین بھی اونمین ہونگی یسحبون ✻ کھینچے جائینگے موکھے کے بل
وہ زنجیرین پکڑ کر تاکہ اونکو ڈالدین فی الحمیم کھولتے ہوے پانی مین ثم فی النار پھر آگ مین یسجرون ✻ جلے
بھنے ہونگے یعنی پانی اور آگ کے ذریعہ سے انواع عذاب مین مبتلا ہونگے ثم قیل لہم پھر کہا جائیگا اونسے کہ این ما
کنتم تشرکون ✻ کہان ہین وہ جنکو تھے تم شریک ٹھہراتے من دون اللہ سوا اسکے تو قالوا اوونے کہینگے کہ وہ شریک
کیے ہوے ضلوا عنا گم ہو گئے ہمسے اور ہم اونکو نہین پاتے اور ہم تو اونسے امداد کی توقع رکھتے تھے اونھون نے ہمکو بلا مین چھوڑ دیا
بل لم نکن ندعوا بلکہ ہم نہ تھے کہ پکارا ہو ہمنے من قبل اس سے پہلے دنیا مین شیئا کسی چیز کو کہ اوسپر اعتبار ہو یعنی اب
ہمکو ظاہر ہو گیا کہ ہماری سمجھ کچھ نہ تھی کذلک جسطرح جھگڑنے والون کو چھوڑ دیا اسی طرح یضل اللہ الکفرین گمراہ
چھوڑتا ہی کافرون کو کہ ایسی چیز کی طرف راہ نہین پاتے جس سے آخرت مین فائدہ حاصل کرین پھر اونکو کہینگے کہ ذلکم یہ تمھاری خرابی
آج عبثی من بما کنتم تفرحون بسبب اسکے کہ تھے تم خوشی کرتے فی الارض زمین مین یعنی دنیا مین بغیر الحق
اوس چیز کے ساتھ جو حق نہ تھی یعنی شرک کے سبب سے وبما کنتم تمرحون ✻ اور بسبب اسکے کہ تھے تم ناز کرتے
اپنے اوپر اور تکبر سے چال چلتے تھے ادخلوا داخل ہو ابواب جہنم دوزخ کے ساتون دروازون مین جو تمپر
تقسیم کر دیے ہین یعنی ہر ایک گروہ دوزخ کے ایک دروازہ مین داخل ہوگا خلدین فیہا ہمیشہ رہنے والے اسمین فبئس
مثوی المتکبرین ✻ تو بری ٹھہرنے کی جگہ ہی متکبرون کو دوزخ فاصبر پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ع ۸

منہ الباخرین

قوم کی ایذا پر اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک اللہ کا وعدہ دوستوں کی نصرت کرنے اور دشمنوں کو ہلاک کرنے کے باب مین حق ہی اور بیشک واقع ہوگا فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ پھر اگر دکھائین ہم تجھے بَعْضَ الَّذِيْ بعض اونمین سے نَعِدُهُمْ جو وعدہ دیا ہی ہمنے اونکو قتل اور قید اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ یا مار ڈالین ہم تجھے وہ عذاب ظاہر ہونے کے قبل فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ تو ہماری طرف پھیرے جائینگے قیامت کے دن اور اپنی جزا پائینگے یعنی کسی طرح ہم اونھین نہ چھوڑینگے اور حق تعالی نے کفار کا کچھ عذاب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دکھایا قتل اور قید اور قحط وغیرہ اور باقی اونکے عذاب عقبیٰ مین کھائینگا بیت دوستان اندرد و عالم شاد و خرم مینزید دشمنان در محنت و غم این سرا و آن سرا و لکھا ہی کہ کافر جھگڑے کی راہ سے بہت معجزون کی فرمائش کرتے تھے جیسے چشمے جاری ہوجانا باغ ظاہر کرنا آسمان پر چڑھ جانا اونکے ۔ و بر واوس صورت سے جیسا کہ سورۂ بنی اسرائیل مین مذکور ہوا تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا اور بیشک و بیشبہ بھیجے ہمنے رسول مِّنْ قَبْلِكَ تجھسے پہلے مِنْهُمْ بعض اونمین سے مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وہ ہین کہ اونکے قصے ہمنے بیان کیے ہمنے تجھپر کہ وہ اونتیس ۹۳ پیغمبر ہین وَمِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ نَقْصُصْ اور بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین قصے بیان کیے ہمنے اونکے عَلَيْكَ تجھپر مگر اونکے نام تمنے جانے ہین جیسے حضرت الیسع وغیرہ اور بعضے وہ رسول ہین کہ نہ اونکے قصے تمنے جانے نہ نام مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ سب انبیا آٹھ ہزار تھے چار ہزار بنی اسرائیل مین اور چار ہزار تمام خلق مین اور مشہور یہ بات ہی کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے اور اونپر ایمان لاتے ہین اور اونکی تفصیل و گنتی جاننا اور اونکو نام و نسب کے ساتھ پہچاننا شرط نہین ہی وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اور نہ تھی کسی پیغمبر کو یہ بات اور قدرت اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ کہ لائے کوئی معجزہ جو اوسکی نبوت کا نشان ہو اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ مگر اللہ کے اذن سے اور اوسکے حکم کے ساتھ یعنی اے کافرو تم میرے پیغمبر سے معجزون کی فرمائش کرتے ہو اور وہ معجزہ دکھانے مین مستقل و خود مختار نہین ہی کہ میرے حکم دکھائے اور معجزہ نہ ظاہر ہونے مین حکمت یہ ہی کہ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ پھر جب آتا ہی حکم اللہ کا اونپر عذاب نازل ہونے کے باب مین جو معجزون کی فرمائش کرتے ہین اور معجزے اور نشانیان ظاہر ہونے کے بعد قُضِيَ حکم کیا جاتا ہی بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یعنی مشرک عذاب مین مبتلا ہوتا ہی اور مومن نجات پاتا ہی وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھاتے ہین هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ اوس جگہ جھوٹے اور معاند لوگ کہ جو معجزہ نبوت پر دلالت کرتا ہی اوسے دیکھنے کے بعد اور معجزے طلب کرتے ہین اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ خدا ہی جس نے پیدا کیے لَكُمُ الْاَنْعَامَ تمھارے واسطے چارپائے جیسے اونٹ بکری گائے لِتَرْكَبُوْا تاکہ سوار ہوتے ہو مِنْهَا اونمین سے بعض پر جیسے اونٹ اور گھوڑے پر وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ اور اونمین سے بعض کو کھاتے ہو جیسے بکری کو اور بعض وہ ہین کہ سوار ہونے کے لائق بھی ہین اور کھانے کے قابل جیسے گائے بیل وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہین فِيْهَا مَنَافِعُ چارپاؤن مین بہت منفعت جیسے دودھ اون وغیرہ وَلِتَبْلُغُوْا اور اونکو پیدا کیا تاکہ پہونچو تم عَلَيْهَا اونمین سے بعض پر سوار ہوکر مسافرت مین حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ حاجت کو جو تمھارے دلون مین ہی فائدہ اوٹھانا اور معاملہ کرنا وَعَلَيْهَا اور اونٹون پر خشکی مین وَعَلَى الْفُلْكِ اور کشتیون پر دریاؤن مین تُحْمَلُوْنَ ۝ اوٹھائے جاتے ہو وَيُرِيْكُمْ اور دکھاتا ہی خدا تمکو اٰيٰتِهٖ اپنی نشانیان اپنی قدرت کی فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ تُنْكِرُوْنَ ۝ پھر کس نشانی کا قدرت کی نشانیون یا نبوت کی دلیلون مین سے انکار کرتے ہو نبوت کی دلیلین جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا غیب کی

ع ۱۰

خبر دینا اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا کیا پھر سیر نہین کی اونھون نے فِی الْاَرْضِ زمین مین عاد و ثمود کی فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ پس تاکہ دیکھین کہ کیسا تھا عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام کار اون لوگون کا جو اونسے پہلے تھے اگلی امتون مین سے كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْهُمْ تھے بہت زیادہ اونسے عدد کی راہ سے وَاَشَدَّ قُوَّةً اور بہت سخت قوت کی رو سے وَّاٰثَارًا فِی الْاَرْضِ اور بہت زیادہ نشانون کی رو سے جو باقی رہے ہین زمین مین قلعے وغیرہ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ تو دفع نہ کیا عذاب کو اونپر سے مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○ اوس چیز نے جو وہ کرتے تھے مال جمع اور سپاہ آراستہ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ پھر جب کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ اونکے پیغمبر بِالْبَیِّنٰتِ معجزون اور دلیلون کے ساتھ فَرِحُوْا تو خوش ہوے بِمَا عِنْدَهُمْ ساتھ اوس چیز کے جو اونکے پاس ہی مِّنَ الْعِلْمِ علم اونکے زعم مین یعنی جہل کو اونکا نام علم رکھا تھا اور اس سے مراد اونکے باطل عقیدے اور بے اعتبار شبہے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ پیشون اور تجارتون کا علم مراد ہی یا علم نجوم وغیرہ کہ اوسکے زور پر بھولے اور انبیا علیہم السلام اور اونکے معجزون کے ساتھ ہنسی کرتے تھے تو حق تعالی نے اونکو ہلاک کر دیا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ○ اور پکڑا اور گھیر لیا اونکے کردار کے سبب سے اوس چیز کی جزا نے جو انبیا علیہم السلام کے ساتھ ہنسی اور مسخرا پن کرتے تھے کہ دنیا مین طرح طرح کا عذاب تھا اور جو کچھ اونسے وعدہ کیا گیا ہی عقبی مین اوس وعدہ کو پہونچینگے فَلَمَّا رَاَوْا پھر جبکہ دیکھی اونھون نے بَاْسَنَا سختی ہمارے عذاب کی دنیا مین تو قَالُوْٓا اٰمَنَّا کہا اونھون نے کہ ایمان لائے ہم بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ اللہ پر جو اکیلا ہی اوسکا کوئی شریک نہین وَكَفَرْنَا اور کافر ہوے ہم بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تھے ہم شرک کرنے والے یعنی بتون کے ساتھ ہمنے کفر اختیار کیا فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ کرے اونکو اِیْمَانُهُمْ ایمان اونکا لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا اوسوقت جبکہ دیکھا اونھون نے ہمارا عذاب اسواسطے کہ جب عذاب دیکھا تو اوسوقت تکلیف اوٹھ جاتی ہی اور ایمان تکلیف کے زمانے مین مقبول ہی عذاب دیکھنے کے بعد نہین سُنَّتَ اللّٰهِ عادت مقرر کردی اللہ نے عادت مقرر کرنا الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ وہ عادت جو گذری ہی فِیْ عِبَادِهٖ ۚ اوسکے بندون مین اگلی امتون مین کہ ایمان بالکل حال مین مقبول نہین ہی وَخَسِرَ اور نقصان اوٹھایا هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ○ ع اوسوقت کافرون نے یعنی اونکا نقصان ظاہر ہوگیا اگرچہ تمام عمر نقصان مین تھے

ع ۹

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ مَكِّیَّةٌ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ | وَهِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً

سورہ حٰمٓ سجدہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی | اور وہ ۵۴ چون آیتین ہین

اللہ کا اسم اعظم حروف مقطعہ مین پوشیدہ ہی ہر ایک کو اوسے نکالنے مین دسترس نہین ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ حٰمٓ اشارہ ہی حکمت کی طرف اور میم سنت کی جانب یعنی اللہ کا احسان ہی مومنون پر حکمت نازل کرکے صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ حٰمٓ اوس چیز کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالی اور اوسکے حبیب کے درمیان راز و نیاز ہی کہ کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل اوس سے آگاہ نہین اسواسطے کہ حے اور میم دو حرف اسم رحمٰن کے درمیان مین ہین اور یہی دو حرف اسم محمد کے بیچ مین بھی ہین



تو ان دونون مبارک ناموں کے بیچ مین جو یہ دونون حرف ہین اونکے بھید کی قسم کھاکر حق تعالی فرماتا ہی کہ یہ قرآن تَنْزِيلٌ اوتارا گیا ہی مِّنَ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ خدا بخشش کرنے والے مہربان کی طرف سے جو بخشش کرنے والا ہی نفوس عوام کو ہدایت کرکے مہربان ہی قلوب خواص کی
رعایت فرماکر اور تنزیل کو ان دونون ناموں کی طرف اضافت کرنا اس بات کی دلیل ہوسکتی ہی کہ دینی دنیوی اور باطنی ظاہری مصلحتین قرآن کے
ساتھ بندھی ہوئی ہین اور یہ اوتاری ہوئی كِتٰبٌ فُصِّلَتْ ایک کتاب ہی کہ مفصل ہین اٰيٰتُهٗ اوسکی آیتین شرح امر نہی وعدہ
وعید کے ساتھ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا اوس حال مین قرآن عربی ہی یعنی زبان عرب مین تاکہ سہولت کے ساتھ پڑھین اور سمجھین اور اوسکی
آیتون کی تفصیل کی گئی ہی لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ اوس گروہ کے لوگون کے واسطے جو کہ جانتے ہین اور پہچانتے ہین کہ یہ کتاب
اللہ کی طرف سے اوتری ہی بَشِيْرًا خوشخبری دینے والی اون لوگون کو جو اوسپر عمل کرتے ہین وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والی اون
لوگون کو جو اوسپر ایمان نہین لاتے فَاَعْرَضَ تو مونہ پھیرا اوسے قبول کرنے سے یعنی نہ قبول کیا اَكْثَرُهُمْ بہتیرون نے اون
کافرون مین سے فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ۝ پس وہ نہین سنتے یعنی اسواسطے مونہ پھیرا کہ اوسے نہ سنین وَقَالُوْا اور بولے
مشرک کہ ہمیشہ قُلُوْبُنَا ہمارے دل فِيْٓ اَكِنَّةٍ پوششون مین ہین مِّمَّا تَدْعُوْنَآ وہ چیز سمجھنے سے کہ بلاتا ہی تو ہمین الیسی
اوسکی طرف یعنی ہم قرآن نہین سمجھتے وَفِيْٓ اٰذَانِنَا اور ہمارے کانون مین وَقْرٌ گرانی ہی جو تم پڑھتے ہو ای محمد اوسے ہم
سنتے ہی نہین وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ اور درمیان ہمارے اور تیرے حِجَابٌ پردہ ہی کہ تمہاری نبوت کا جمال ہم نہین دیکھتے
یا آڑ ہی کہ ہمین تجھسے ملنے نہین دیتی وسیط مین ہی کہ ابوجہل نے اپنے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان ایک کپڑے کا
پردہ تان دیا اور بولا کہ تو اودھر مین اور مین اودھر فَاعْمَلْ پس تو عمل کر اپنے دین پر اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ۝ تحقیق کہ ہم بھی عمل کرنے والے ہین
اپنے آئین پر یا اونسے حضرت سے کہا کہ جو کچھ تم کرسکتے ہو ہمارے حق مین کرو اور جو کچھ ہم تمہارے ساتھ کرسکتے ہین اوسمین ہم بھی کمی
نکرینگے اور تاویل رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تفسیر کی ہی کہ تو کام کر اپنی آخرت کے واسطے ہم اپنی دنیا کے لیے کام کرتے ہین قُلْ کہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون مثل تمہارے یعنی جنس بشر مین سے ہون فرشتہ
اور جن نہین ہون کہ تم اونکی بات نہین سمجھتے ہو اور مین تمکو اسی چیز کی طرف نہین بلاتا ہون جس سے سماعت کو کراہیت و طبیعت کو
نفرت ہو بلکہ يُوْحٰٓى اِلَيَّ مجھکو وحی کی گئی ہی میری طرف کہ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ نہین ہی تمہارا خدا مگر اِلٰهٌ وَّاحِدٌ خدا ایک
فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ پس متوجہ ہوجاؤ اوسکی طرف توحید اور طاعت کے ساتھ اور اوسپر مقیم رہو وَاسْتَغْفِرُوْهُ اور اوسسے
بخشش چاہو اون گناہون کی جو ایمان کے بعد تمسے ہوجائین توضیح مین ہی کہ افعال اقوال احوال ظاہر اور باطن مین برابر ہونے کا نام
استقامت ہی یعنی چاہیے کہ تمہارا ظاہر اور باطن ایک ہوجائے اور استقامت کے مرتبہ پر پہونچ جاؤ تو استغفار کرو اپنے عمل پر نظر کرنے سے اسواسطے
کہ یہ بڑا گناہ ہی وَوَيْلٌ اور سختی اور عذاب لِّلْمُشْرِكِيْنَ ۝ مشرکون کے واسطے ہی الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وہ جو
نہین دیتے ہین زکوۃ یعنی کلمہ لآ الٰہ الا اللہ جو نفسون کی زکوۃ ہی نہین کہتے مطلب یہ ہی کہ توحید اختیار کرکے اپنے کو شرک کے میل سے پاک
نہین کرتے یا یہ کہ مال کی زکوۃ نہین دیتے مشرکون کے ساتھ زکوۃ نہ دینے کی تخصیص اون رکاموں کی بہ نسبت اسواسطے ہی کہ مال اوسکو بہت عزیز

اور محبوب ہی اور مال خرچ کرنا اور کاموں کی نسبت اوسکی جان پر بہت سخت ہوتا ہی تو یہ بات بیان کرنا اونکے بخل اور سخت کی طرف اور خلق پر شفقت نہ کرنے کی جانب اشارہ ہی اور بخل سب رذیل کاموں اور بُری صفتوں مین بڑھکر ہی اور کہا ہی کہ جس مال مین سخاوت اور احسان نہین وہ مثل ایک لاش کے ہی کہ اوسمین جان نہین یا وہ ایسا ہی کہ گویا درخت نے پھل کا ہی نظم منعم مسک شجر بے بہرست ۔ سرور مبخل جسد بے سرست ۔ بخل کہ سرمایۂ ناکامیست ۔ ورد وجہان موجب بدنامیست ۔ وَهُمْ اور شرک لوگ بِالْاٰخِرَةِ آخرت کے ساتھ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ وہ کافر ہین اس جہت سے خرچ نہین کرتے کہ اوس عالم مین بدلا اور ثواب ملنا باور نہین کرتے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے نیک کام لَهُمْ اَجْرٌ اونکے واسطے اونکا اجر غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ نہ گھٹایا ہوا یا بے حساب تعالم مین ہی کہ یہ آیت بیمارون اور عاجزون کی شان مین ہی کہ ضعف اور عاجزی کی حالت مین عبادت ادا کرنے سے عاجز ہین تو حق تعالی اونمین عبادت کا ثواب ویسا ہی عطا فرماتا ہی جیسا حالت صحت کی عبادت کا عطا کرتا ہی تو غیر ممنون کے معنی غیر مقطوع ہین عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ جب نیک طریقہ پر ہوتا ہی عبادت مین تو جب بیمار ہوجاتا ہی تو حق تعالی اوس فرشتے کو حکم کردیتا ہی جو اوس بندہ پر متعین ہی کہ اس بیمار بندے کے واسطے تو ویسا ہی عمل لکھتا رہ جیسا اوسکی صحت کے وقت لکھتا تھا جب تک مین اسے صحت ندون یا اپنے پاس بلا نہ لون قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَئِنَّكُمْ کیا تم لَتَكْفُرُوْنَ ہر آئینہ کافر ہوتے ہو اور نہین ایمان لاتے ہو بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ اوس سے جسنے پیدا کی زمین فِيْ يَوْمَيْنِ دو دن مین امام ابو البیشر رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ اتوار کے دن زمین پیدا کی اور دوشنبہ کے روز پھیلا دی وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اور بناتے ہو اوسکے واسطے اپنی زبان سے اَنْدَادًا شریک اور مسر ذٰلِكَ وہ خدا جسنے زمین پیدا کی رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار ہی سب اہل عالم کا وَجَعَلَ فِيْهَا اور پیدا کیے زمین مین رَوَاسِيَ پہاڑ بلند اور پائدار مِنْ فَوْقِهَا اوسکے اوپر سے تاکہ اونھین دیکھنے والے عبرت مین سے حصہ لین وَبٰرَكَ فِيْهَا اور برکت دی اوسنے پہاڑون مین کہ چشمے اور کھانون اور صنعتین اوسمین پیدا کین یا زمین مین برکت دی درختون اور کھیتون اور چارپاؤن اور نہرون کے سبب سے وَقَدَّرَ فِيْهَآ اور مقدر کردین ہمنے زمین مین اَقْوَاتَهَا روزیان اہل زمین کی یعنی ہر موضع اور ہر مقام کے لوگون کو روزی مقرر کردی جیسے گیہون جو چاول خرما گوشت اور مثل اونکے کہ اونمین سے ایک ایک چیز ہر شہر والے زیادہ کھاتے ہین اور حق تعالی نے یہ روزیان مقدار اور مقرر فرمائین فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ چار دنون کے تتمہ اور بقیہ مین کہ وہ اور دوون مین یعنی منگل بدھ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝ برابر ہو اوپوچھنے والون کو جو زمین اور جو کچھ زمین مین ہی اوسے پیدا کرنے کی مدت پوچھنے مین کہ کتنی مدت مین پیدا ہوئی یعنی سوال کرنے والون کا پورا پورا جواب کہدیا گیا ثُمَّ اسْتَوٰٓى پھر قصد کیا اِلَى السَّمَآءِ آسمان کی طرف یعنی اوسے پیدا کرنے کا وَهِيَ دُخَانٌ حال آنکہ وہ دھوان تھا یعنی پانی کا بھاپ دھوین کی ہیئت پر تھا والمسیر مین ہی کہ حق تعالی نے جب پانی پیدا کیا تو اوسپر آگ کو مسلط کردیا کہ پانی کو جوش مین لائی اور اوس سے بخار جا و ٹھا اوس سے حق تعالے نے آسمان پیدا کیا عین المعانی مین ہی کہ حق تعالی نے سبز جوہر پیدا کرکے ہیبت کی نظر سے اوسے دیکھا پس وہ پگھل کر بہ نکلا پس اوسپر

ثلثہ ۳

آگ سلط کردی تو وہ اوسے جوش مین لائی اور کف اور بخار اوس سے اوٹھا اوس کف سے تو زمین پیدا کی اور بخار سے آسمان فظم کفے رمنبسط سازد کہ این فرشیست بس لائق + بخارے را برافرازد کہ این سقفیست بس زیبا + ازان سقف معلق حسن تصویر بش بود ظاہر + وزین فرش مطبق لطف تدبیرش بود پیدا + فَقَالَ لَهَا پھر کہا حق تعالی نے آسمان پیدا کرکے آسمان سے وَلِلْاَرْضِ اور زمین سے کہ دونون ائْتِيَا آؤ اوس چیز کے ساتھ جو مین تمکو حکم کرتا ہون طَوْعًا فرمانبرداری کی روسے اَوْ كَرْهًا یا ناخوشی اور بے رغبتی کے ساتھ یعنی خواہ نخواہ آؤ آنے سے تمکو چارہ نہین اس سے کمال قدرت ظاہر کرنا مراد ہی اونکی خوشی اور ناخوشی ثابت کرنا مقصود نہین بعضون نے کہا ہی کہ آسمان کو حکم فرمایا کہ اپنے آفتاب ماہتاب ستارے ظاہر کردے اور زمین کو حکم کیا کہ اپنی نہرین اور بھارے اور اپنے درخت نکالدے قَالَتَا کہا اسمان اور زمین نے کہ اَتَيْنَا آئے ہم اوس چیز کے ساتھ جو تو نے حکم فرمایا طَآئِعِيْنَ ○ فرمانبردار لکھا ہی کہ زمین کے اجزا مین سے پہلے اوس مقام نے کلام کیا جہان کعبہ شریف ہی پھر آسمان کے اجزا مین سے جو اوسکے مقابل تھا اوسنے کلام کیا اسی وجہ سے وہ مقام کعبۂ اسلام اور قبلۂ انام ہوگیا اور جب آسمان پیدا کیا گیا تو اوسے پھاڑا فَقَضٰىهُنَّ پھر کردیا اوسے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان اور پورے کردیے اوسکے امور فِيْ يَوْمَيْنِ دو دن مین پنجشنبہ اور جمعہ کو وَاَوْحٰى اور وحی کی فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ ہر آسمان مین اَمْرَهَا حکم اوسکا یعنی ہر آسمان کے فرشتون کو حکم کردیا کہ اسطرح عبادت کرو یا ہر آسمان سے جو کچھ ہوتا ہی وہ اوسکے واسطے مقرر کردیا وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا اور آراستہ کردیا ہمنے اوس آسمان کو جو بہت نزدیک ہی بِمَصَابِيْحَ کہ چراغون سے یعنی اوسمین ستارے چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وَحِفْظًا اور حفاظت کی ہمنے آسمان کی حفاظت آفتون یا شیطانون سے جو چوراکر دہان کی باتین سننے کا داعیہ کرتے ہین ذٰلِكَ یہ عجیب مخلوقون مین سے جو بیان کیا گیا یہ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ پیدا کرنا اور اندازہ کرنا ہی خدائے غالب کا کہ اپنی بادشاہی مین قدرت کے ساتھ جو چاہتا ہی کرتا ہی الْعَلِيْمِ جاننے والا ہی جو کچھ کرتا ہی وہ حکمت کی روسے ہوتا ہی فَاِنْ اَعْرَضُوْا پھر اگر موڈھ پھیرین مکہ کے کافر یا اعکار کرین ایمان سے باوصف ایسے بیان کے فَقُلْ تو کہہ کہ ڈرایا مین نے تمکو صٰعِقَةً اوس عذاب سے جو بیہوش اور ہلاک کرنے والا ہی مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ مانند عذاب قوم عاد کے کہ سخت ہوا کا عذاب اونپر آیا وَثَمُوْدَ اور مثل عذاب ثمود کے کہ حضرت جبرئیل کی ایک چیخ سے سب قوم ہلاک ہوگئی ان دونون قوم کی تخصیص اسواسطے ہی کہ کفار قریش رحلت الشتاء والصیف کے سفر مین ان قومون کے مقامون پر گذر کرتے تھے اور عذاب کے آثار دیکھتے اور وہ صاعقہ اور صیحہ کے مستحق ہوے اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ اوسوقت جب کہ آئے اونکے پاس پیغمبر یعنی حضرت ہود اور حضرت صالح مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اونکے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور اونکے پیچھے سے یعنی ہر طرف سے اونکے پاس نرمی سختی اور نصیحت فضیحت کے ساتھ آئے اور دعوت کی اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہ کہ نہ عبادت کرو مگر خدا کی قَالُوْا لے کافرون نے جواب مین کہ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا اگر چاہتا ہمارا رب کہ رسول بھیجے تو لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً ضرور بھیجتا فرشتے تمھاری جگہ پر فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ پس بیشک ہم اوس چیز کے ساتھ جسکے ساتھ تم اپنے زعم مین بھیجے گئے ہو كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہین اسواسطے کہ تم ہماری طرح آدمی ہو اور ہمپر تمکو کچھ فضیلت اور شرافت نہین مشرک لوگ

انبیا علیہم السلام کی صورت ہی مین پھنسے ہوے تھے اور اونکے باطن سے غافل تھے مثنوی چند بینی صورت ای صورت پرست ✦ ہر کہ معنی دید از صورت برست ✦ دیدۂ صورت پرستی را ببند ✦ تا شوی از نور معنی بہرہ مند ✦ پھر اونکے قصے کی تفصیل کرتا ہی اور فرماتا ہی فَاَمَّا عَادٌ یعنی لیکن قوم عاد فَاسْتَكْبَرُوْا پس تکبر کیا اونھون نے فِی الْاَرْضِ زمین مین یعنی احقاف مین یا یمن کے شہرون مین بِغَیْرِ الْحَقِّ ناحق یعنی تکبر کا استحقاق نرکھتے تھے پھر ہود علیہ السلام نے اونکو عذاب سے ڈرایا اونھون نے تکبر کی وجہ سے اوسکی طرف التفات بھی نہ کیا وَقَالُوْا اور بولے کہ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً کون ہی بہت سخت ہمسے قوت کی راہ سے اور قوم عاد کے لوگ اپنی قوت اور شوکت پر مغرور ہوے اسواسطے کہ لمبے چوڑے موٹے تازے قوی لوگ تھے ہاتھ مار کر پہاڑ سے پتھر اوکھاڑ لیتے اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہین جانا اونھون نے جو اپنی قوت پر مغرور تھے کہ اَنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ وہ اللہ جسنے اونکو پیدا کیا ہی هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وہ بہت سخت اور تیز ہی اونسے قوت کی رو سے یعنی قدرت اور قوت ایسی چیز پر رکھتا ہی کہ اوسکے سوا اور کسی کو وہ قدرت نہین وَكَانُوْا اور تھے قوم عاد کے لوگ کہ تعصب اور تکبر کی وجہ سے بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ○ ہماری آیتون کے ساتھ منکر ہوے باوصف اس بات کے کہ جانتے تھے کہ وہ حق ہی فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ پھر بھیجی ہمنے اونپر رِیْحًا صَرْصَرًا ہوا ٹھنڈی مہیب آواز کے ساتھ فِیْۤ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ نحس دنون مین یعنی شوال کے اخیر عشرہ مین ایکشنبہ کی فجر سے دوسرے بدھ کے آخر تک کہ آٹھ دن اور سات راتین ہوتی ہین ہمنے باد صرصر بھیجی لِنُذِیْقَهُمْ تاکہ چکھائین ہم اونکو عَذَابَ الْخِزْیِ عذاب ذلت اور رسوائی کا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا زندگی دنیا مین یعنی تاکہ سب کو ہم ہلاک کرین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا اَخْزٰی بہت سخت ہی رسوائی اور ذلت کی راہ سے وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ○ اور وہ نصرت نہ کیے جائینگے اور مدد نہ دیے جائینگے وَاَمَّا ثَمُوْدُ اور مگر قوم ثمود فَهَدَیْنٰهُمْ پس ہدایت کی ہمنے اونھین سیدھی راہ یا بھلائی برائی دونون راہین ہمنے اونکو دکھائین فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی تو اختیار کر لیا اونھون نے نابینائی کو یعنی جہل ضلالت کفر کو علم ہدایت ایمان پر فَاَخَذَتْهُمْ پھر لے لیا اونھین صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ عذاب ذلیل و خوار کرنے والے عذاب کے صاعقہ نے یعنی حضرت جبریل کی چیخ نے اونکو ہلاک کیا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ○ بسبب اوس چیز کے کہ تھے کمائی کرتے یعنی حضرت صالح کی تکذیب کی اور اونٹنی کی کوچین کاٹین وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور نجات دی ہمنے اوس صاعقہ سے اون لوگون کو جو ایمان لائے حضرت صالح کا وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ○ اور تھے پرہیز کرتے شرک سے وَیَوْمَ یُحْشَرُ اور یاد کرو دن اون کو کہ حشر کیے جائینگے اَعْدَآءُ اللّٰهِ خدا کے دشمن اِلَی النَّارِ آتش دوزخ کی طرف یعنی سب کو جمع کرینگے فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ○ پھر وہ ہنکائے جائینگے دوزخ مین یا اگلون کو روک رکھینگے جب تک پچھلے پہونچین پھر سب کو دوزخ مین ہنکا دینگے حَتّٰۤی اِذَا مَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ آئینگے وہ آگ مین تو شَهِدَ عَلَیْهِمْ گواہی دینگے اونپر سَمْعُهُمْ اونکے کان جو کچھ اونھون نے سنا ہو اوسکی وَاَبْصَارُهُمْ اور اونکی آنکھین جو کچھ اونھون نے دیکھا ہو اوسکی وَجُلُوْدُهُمْ اور اونکی کھالین یعنی ہاتھ پاؤن وغیرہ اور اونکے بدن مین جو عضو پہلے اونسے کلام کریگا وہ باین رکوع ۲۰

اور داہنے ہاتھ کی ہتیلی ہوگی اور بعضوں نے کہا ہی کہ اونکی شرمگاہین گواہی دینگی بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ اوس چیز کی جو وہ کرتے تھے وَقَالُوا اور کہینگے کافر تعجب کی راہ سے یا جھڑک کے لِجُلُودِهِمْ اپنے عضوون سے لِمَ شَهِدتُّمْ کیون گواہی دی تم نے عَلَيْنَا ہمپر کہ ہم تمپر دنیا مین حکومت کرتے تھے اور تمکو تکلیف سے بچاتے تھے تو قَالُوا کہینگے اونکے اعضا کہ ہمین ملامت نکرو ہم اپنے اختیار سے بات نہین کرتے بلکہ أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي گویا کردیا ہمکو اوس خدا نے جسنے اپنی قدرت کاملہ سے أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ کویا کردیا ہی ہر چیز کو جو بولتی ہی وَهُوَ اور حال یہ ہی کہ اوسنے خَلَقَكُمْ پیدا کیا تمکو أَوَّلَ مَرَّةٍ پہلی بار اور نیست سے ہست کیا وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے تم جزا کے واسطے وَمَا كُنتُمْ تَسْتَتِرُونَ اور نہ تھے تم کہ چھپو أَن يَشْهَدَ اس بات سے کہ گواہی دین عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ تمپر تمہارے کان وَلَا أَبْصَارُكُمْ اور نہ تمہاری آنکھین وَلَا جُلُودُكُمْ اور نہ تمہارے اعضا یعنی تمنے چاہا تھا کہ چھپو مگر نہ چھپ سکے اور تم یہ گمان نہ کرتے تھے کہ تمہارے اجزا اور اعضا تمپر گواہی دینگے وَلَٰكِن ظَنَنتُمْ اور مگر گمان رکھا تھا تمنے کہ أَنَّ اللَّهَ لَا يَعْلَمُ اللہ نہین جانتا كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ بہت اوس چیز مین سے جو تم کرتے ہو زاد المسیر مین فرمایا ہی کہ کافر کہتے تھے کہ ہم جو کچھ ظاہر مین کرتے ہین وہ تو خدا جانتا ہی اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہین اوسے خدا نہین جانتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَذَٰلِكُمْ اور وہ تمہارا گمان ظَنُّكُمُ الَّذِي وہ گمان ہی جو دنیا مین ظَنَنتُم تم گمان کرتے تھے بِرَبِّكُمْ اپنے رب کے ساتھ کہ ہمارے پوشیدہ کام نہین جانتا اوس گمان نے أَرْدَاكُمْ ہلاک کیا تمکو آخرت مین فَأَصْبَحْتُم مِّنَ الْخَاسِرِينَ تو ہوگئے تم نقصان پائے ہوون مین سے فَإِن يَصْبِرُوا پھر اگر کافر صبر کرین یا بے صبری فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ پس آگ دوزخ کی ٹھکانا ہی اونکے واسطے وَإِن يَسْتَعْتِبُوا اور اگر حق تعالی کی خوشنودی ڈھونڈھتے فَمَا هُم تو نہین ہین وہ مِّنَ الْمُعْتَبِينَ قبول کیے گئے میری خوشنودی طلب کرنے مین وَقَيَّضْنَا اور مقرر کیے ہین ہمنے لَهُمْ مشرکون کے واسطے قُرَنَاءَ دوست اور ہمنشین شیطانون مین سے اور اونپر مسلط کردیے فَزَيَّنُوا لَهُمْ تو آراستہ کردی شیطانون نے اونکے واسطے مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وہ چیز جو اونکے سامنے ہی دنیا کی زینت اور نفس اور خواہش کی متابعت یہانتک کہ اونکی طلب مین وہ قائم ہوگئے اور جو اونکے پیچھے ہین امور اخروی اور وعدے وعید مین کہ اونکے منکر ہوے وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ اور واجب ہوئی اونپر بات یعنی کلمۂ عذاب فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ اگلی امتون کے ساتھ جو گذر گئی ہین مِن قَبْلِهِم پہلے اونسے مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ جنون اور آدمیون مین جنھون نے یہی کام کیے تھے یعنی جن اگلی امتون نے تکذیب کی جسطرح وہ عذاب کی مستحق ہوئین اوسی طرح یہ گروہ بھی عذاب کے لائق ہی کشف الاسرار مین ہی کہ جب حق تعالی کسی بندے کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہی تو اوسکو دوست نیک اور ہمنشین اچھا عطا فرماتا ہی کہ عبادت مین اوسکا معین اور مددگار رہے اور جب بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہی تو اوسے رفیق بد اور مصاحب فاسق و فاجر کے ساتھ مبتلا کرتا ہی کہ اوسے حق کی مخالفت مین ترغیب و تحریص کرتا ہی جسطرح شیطانون کو اونکا ہمنشین کردیا اور وہ عذاب کے مستحق ہوگئے إِنَّهُمْ بیشک وہ كَانُوا خَاسِرِينَ کافر ہین نقصان پانے والے دونون جہان مین

ع ۲

بیت ز نقد معرفت امروز مفلس ۔ ز سود آخرت فردا تہیدست ۔ لکھا ہی کہ کفار قریش ایک دوسرے کو نصیحت اور وصیت کرتے تھے کہ جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پڑھتے دیکھیں تو اسطرح پراگندہ اور پریشان کریں کہ آپ غلطی کریں تو جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پڑھتے تو لوگ متعرض ہوکر بلند آوازوں سے بیہودہ باتیں کرتے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے اور مہمل اشعار پڑھتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا کافروں نے یعنی عرب کے مشرکوں نے باہم ایک دوسرے سے کہ لَا تَسْمَعُوْا نہ سنو اور نہ کان لگاؤ لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ یہ قرآن سننے کے واسطے جو محمد پڑھتے ہیں وَالْغَوْا فِيْهِ اور بکو اور بیہودہ باتیں کرو اور سیٹیں یا آپ کے منہ کے سامنے کھڑے ہوکر چیخو چلاؤ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ کہ شاید تم غلبہ پاؤ آپکی تلاوت پر اور آپ قرآن پڑھنے سے باز رہیں فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تو ضرور ضرور چکھائینگے ہم اونھیں جو کافر ہوئے اس سے یہ کہنے والوں کا گروہ مراد ہی یا سب کافر مقصود ہیں عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت یعنی بہت اور ہمیشہ رہنے والا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اور ضرور جزا دینگے ہم اونکو اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ جزا بدتر اوس کام کی کہ تھے نادانی اور رخصہ کے سبب سے عمل کرتے ذٰلِكَ وہ عذاب بد جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ جزا ہی خدا کے دشمنوں کی النَّارُ یعنی آگ یہ عطف بیان ہی جزا کا لَهُمْ فِيْهَا اون کافروں کے واسطے ہی آتش دوزخ میں دَارُ الْخُلْدِ ۔ گھر ہمیشہ رہنے کا یعنی ہمیشہ آتش دوزخ میں رہینگے جَزَآءً جزا دیے جائینگے جزا دینا بِمَا كَانُوْا بسبب اوسکے کہ تھے برابر بِاٰيٰتِنَا ہمارے کلام کی آیتوں کے ساتھ يَجْحَدُوْنَ انکار کرتے تھے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اون لوگوں نے جو کافر ہوے یعنی اوسوقت جب آگ میں ہونگے تو کہینگے کہ رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اے ہمارے رب دکھا ہمیں وہ دو شخص جنھوں نے دنیا میں اَضَلّٰنَا گمراہ کردیا تھا ہمکو مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ شیطانوں اور آدمیوں میں سے یعنی ابلیس جسنے تیری نافرمانی کی اور قابیل جسنے پہلے پہل خون ناحق کیا ان دونوں شخصوں کو ہمیں دکھا کہ نَجْعَلْهُمَا کریں ہم اون دونوں کو تَحْتَ اَقْدَامِنَا نیچے اپنے قدموں کے اور ان دونوں سے بدلا لیں لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ تاکہ ہوجائیں وہ دونوں بہت نیچے رہنے والے لوگوں میں سے یعنی دوزخ میں سب سے نیچے والے درکہ میں ہوں یا سب نیچوں سے نیچے ہوجائیں اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا تحقیق کہ جن لوگوں نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ ہمارا رب اللہ ہی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر اوسپر قائم ہوگئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اسکی تفسیر میں کہا کہ شرک نہیں کیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امر و نہی پر قائم ہوگئے روباہ بازی نہیں کی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تفسیر کی ہی کہ اپنے عمل پاکیزہ اور خالص کیے حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے توجیہ فرمائی ہی کہ فرائض ادا کیے حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ استقامت یہ ہی کہ طاعتیں اور عبادتیں کیں اور گناہوں سے بچے اور بعضوں نے کہا کہ دنیا فانی سے موںھ پھیرا اور سارے باقی کی طرف راغب ہوے صاحب کشاف نے فرمایا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ کہنا توحید اقراری سے عبارت ہی اور ثُمَّ اسْتَقَامُوْا توحید معرفت کی طرف اشارت ہی توحید اقراری یہ ہی کہ کہے اللہ یکتا ہی اور توحید معرفت یہ ہی کہ اوسے یکتا جانے یعنی ہر جہت سے اوسکی وحدت دیکھے باوصف اسکے کہ عالم وحدت میں جہت نہیں ہی نظم ۔ ز جہت میگذد آنجا ز صفت ۔ ز تفکر ز بیان ز معرفت ۔ آنچہ از سر وحدت بر فروخت ۔ غیر واحد ہر کہ پیش آمد بسوخت ۔ تَتَنَزَّلُ اوترتے ہیں عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اونپر فرشتے

یعنی مستقیم مومنون پر ہم فرشتے نازل کرتے ہین اونکی موت کے قریب یا قبر سے باہر آتے وقت یا قبر کے اندر یا ان سب وقتون مین جو مذکور ہوے ساتھ اس بات کے کہ اونسے کہینگے کہ اَلَّا تَخَافُوْا نہ ڈرو اونسے جو تمھارے آگے ہین امور اخروی اسواسطے کہ وہ تمپر آسانی سے گذر جائینگے وَلَا تَحْزَنُوْا اور غمگین نہو اوسکے سبب سے جو چھوڑ آئے ہو اہل وعیال کہ حق تعالی اونکے کام بخوبی بنائیگا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ اور خوش ہو جنت کے سبب سے الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ وہ جنت جسکا وعدہ دیے جاتے تھے پیغمبر کی زبانی نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ ہم تمھارے دوست تھے فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور تمکو آفتون سے بچاتے تھے اور سچا الہام دیتے تھے اور بھلائی کی باتین بتاتے تھے اور مدد کرتے تھے وَفِی الْاٰخِرَةِ اور ہم تمھارے دوست ہین آخرت مین تعظیم وتکریم کے اور شفاعت مین یعنی شفاعت مین مدد کرکے جس کسی کو خدا چاہے وَلَكُمْ اور تمھارے واسطے ہی فِيْهَا آخرت مین مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وہ چیز جسکی آرزو اور خواہش کرتے ہین نفس تمھارے لذتون اور کرامتون مین سے وَلَكُمْ فِيْهَا اور تمھارے واسطے ہی عقبیٰ مین مَا تَدَّعُوْنَ وہ چیز جو تم چاہوگے نُزُلًا روزی مہیا ہوئی مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ع خدا بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور نُزُل کے ساتھ رحیم لانا اسطرف اشارہ کرتا ہی کہ جو اہل استقامت کی تمنا ہی وہ اون نعمتون کے سامنے جو عطا کیجائینگی ایسی ہی ہی جیسے مہمان کے سامنے جو حاضر لاتے ہین وے اون نعمتون کے ساتھ نسبت ہی جو اوسکی ضیافت کے واسطے اہتمام اور تکلف کے ساتھ تیار کیجاتی ہین اور یہین سے بزرگون نے کہا ہی کہ نہایت کرامت نتیجہ استقامت ہی اسواسطے کہ سلوک طریقت مین اس سے عالی کوئی درجہ نہین شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ استقامت ماسوی اللہ سے سر کی نگاہداشت ہی یعنی چاہیے کہ غیر حق کو خلوتخانۂ سر مین راہ نہ دے اور اغیار کو حریم منزل دل مین نہ چھوڑے بیت امروز مرا در دل جز یار نمے گنجد ۔ کاندر حرم سلطان اغیار نمے گنجد ۔ وَمَنْ اَحْسَنُ اور کون ہی بہت نیک قَوْلًا بات کی رو سے مِّمَّنْ دَعَآ اوس شخص سے جسنے پکارا خلق کو اِلَى اللّٰهِ خدا کی عبادت کی طرف وَعَمِلَ صَالِحًا اور کیے کام اچھے وَّقَالَ اِنَّنِیْ اور کہا کہ بیشک مین مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حکم ماننے والا ہون خدا کا یہ آیت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہی کہ آپنے خلق کو خدا کی طرف پکارا امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ علما مراد ہین کہ دین کے امور لوگون کو سکھاتے ہین اور اونکا عمل صالح یہ ہی کہ اپنے علم کے موافق عمل کرتے ہین یا محتسب لوگ ہین کہ امر معروف اور نہی منکر کے قاعدون کی تمہید کرتے ہین اور اونکا عمل صالح صبر عمل ہی ان سختیون اور مکروہات پر جو اونھین پہونچتی ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ سب امام اور مشائخ رحمہم اللہ تعالی اس آیت مین داخل ہین اور اُم المومنین حضرت بی عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ مین نہین دیکھتی یہ آیت مگر اذان کہنے والون کی شان مین صاحب معانی نے لکھا ہی کہ حضرت بلال اذان دیتے تو یہود کہتے کہ کوا چلاتا ہی اور نماز کے واسطے بلاتا ہی اور یہود باتین اونکی زبان پر آتین تو یہ آیت نازل ہوئی اور بر تقدیر کہ یہ آیت موذنون کی شان مین ہو تو اونکا عمل صالح یہ ہی کہ اذان اور تکبیر کے درمیان مین دو رکعت نماز پڑھین وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اور برابر نہین ہی نیکی اور بدی جزاون اور مکافات مین یعنی خدا کو ایک جاننا اور خدا کا شریک ٹھہرانا برابر نہین ہی وہ بہشت مین درجے بلند ہونے کا باعث ہی یہ دوزخ کے درکات مین گرنے کا سبب ہی اور کہا ہی حسنہ نرمی ہی اور سختی یا حسنہ اور سیئہ سے علم اور جہل مراد ہی اور تفسیر بادوی اور تبیان اور صاحب المعانی مین ہی کہ حسنہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

اور سیئہ اونکے ساتھ حداوت ہی اِدْفَعْ دفع کر برائی کو بِالَّتِیْ اوس چیز کے سبب سے کہ نفس الامر مین هِیَ اَحْسَنُ وہ بہت نیک ہی یعنی غصہ کو حلم سے تسکین دے اور گناہ کو معاف کرکے مٹادے اور لغو سے غفلت کے ساتھ درگذر فَاِذَا الَّذِیْ پھر جب تو ایسا کریگا اوسکے ساتھ کہ ہو بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ تیرے اوسکے درمیان عداوت تو ضرور وہ تیرا دوست ہو جائیگا كَاَنَّهٗ گویا کہ وہ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ دوست ہی کارساز اور قرابتی ہی مہربان امام اعظم رحمہ اللہ تعالی سے احقاف مین منقول ہی کہ جب کوئی مجھے خبر پہونچاتا ہی کہ دو مرد مجھے برا کہتا ہی تو مین اوسے دعاے خیر دیتا ہون اور اوسکی تعریف کرتا ہون اوسوقت کہ خبر پاتا ہون کہ اب وہ بھی میری نیکی کہتا ہی حضرت مخدوم شاہ مینا قدس سرہ کا ایک قطعہ مترجم کو ہر محل یاد آیا بے اختیار زبان قلم پر لایا قطعہ ہر کہ نبود و یار ما را یزد او را یار باد ٭ ہر کہ ما را رنج داد او را راحتش بسیار باد ٭ ہر کہ اندر راہ من خار سے نہد از دشمنی ٭ ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد ٭ وَمَا یُلَقّٰىهَآ اور نہین دیتے یہ خصلت کہ بدی کے بدلے نیکی کرنا ہی اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا مگر اونھین جو صبر کرتے ہین سختیون پر اور نفس کو بدلا لینے سے باز رکھتے ہین وَمَا یُلَقّٰىهَآ اور عطا نہین کیجاتی یہ عادت اور صفت اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ مگر بڑے حصہ والے کو یعنی اون لوگون کو جو پورا حصہ حاصل رکھتے ہین ایمان مین سے یا کمال نفس یا خیر یا اخلاق حسنہ مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ حظ عظیم بہشت ہی وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ اور اگر پہونچے تجھے مِنَ الشَّیْطٰنِ شیطان سے نَزْغٌ وسوسہ یا تباہی یعنی اگر وسوسہ شیطانی چاہے کہ یہ صفت جو مذکور ہوئی اوسکی جڑ کاٹ دے اور اسے توڑ ڈالے فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ تو پناہ مانگ خدا کی اوسکے شر سے اِنَّهٗ بیشک خدا هُوَ السَّمِیْعُ وہ ہی سننے والا تمھارا پناہ مانگنا الْعَلِیْمُ جانتا ہی تمھاری نیت وَمِنْ اٰیٰتِهِ اور قدرت الٰہی کی نشانیون مین سے اللَّیْلُ وَالنَّهَارُ رات ہی اور دن کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہی دن آرائش کے واسطے اور رات آسائش کے لیے وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اور آفتاب اور ماہتاب کہ سیر مقدر اور اندازہ مقرر کے ساتھ آتے جاتے ہین لَا تَسْجُدُوْا نہ سجدہ کرو لِلشَّمْسِ آفتاب کو وَلَا لِلْقَمَرِ اور نہ ماہتاب کو اسواسطے کہ یہ بھی تمھاری طرح مخلوق ہین وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ اور سجدہ کرو خدا کو الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ وہ خدا جسنے پیدا کیے ہین آفتاب ماہتاب دن رات اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم کہ یگانگی کی رو سے اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ اوسی کو پوجتے ہو اسواسطے کہ سجدہ بہت خاص عبادت ہی اور وہ خالق کے واسطے چاہیے مخلوق کے لیے نہین امام شافعی رحمہ اللہ اسی مقام پر سجدہ کرتے ہین تاکہ سجدہ حکم کے ساتھ ملا رہے اور یہ روایت حضرت عبداللہ بن مسعود سے مروی ہی فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا پھر اگر سرکشی کرین خدا کو سجدہ کرنے سے تو اس سے اوسکا نقصان کیا ہی فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ پس وہ جو تیرے رب کے پاس ہین فرشتے یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ نماز پڑھتے ہین اوسکے واسطے یا تسبیح کرتے ہین اوسکے لیے اور اوسکی ثنا وصفت کرتے ہین بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ رات دن یعنی برابر اوسکی عبادت مین مشغول رہتے ہین وَهُمْ لَا یَسْـَٔمُوْنَ اور وہ نہین تھکتے بہت عبادت اور تسبیح اور حمد کرنے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ یہان پر سجدہ کرتے ہین اسواسطے کہ سجدہ کا ذکر یہان تمام ہوا اور یہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہی اس بات پر علما کا اتفاق ہی کہ یہ قرآنی سجدون مین سے گیارھوان سجدہ ہی اور حضرت شیخ

سجدہ

قدس سرہ نے فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ اجتہاد کہا ہی اور فرمایا ہی کہ اگر پہلی آیت کے آخر پر سجدہ کرین تو سجدۂ شرط ہوگا اسواسطے کہ حق تعالی کے قول اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ سے ملا ہوگا اور دوسری آیت کے بعد سجدہ کرین تو نشاط اور محبت کا سجدہ ہوگا اسواسطے کہ وَہُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ کے کلمے سے ملا ہوا ہی وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اور خدا کی قدرت کی نشانیون مین سے اَنَّکَ تَرَی الْاَرْضَ یہ ہی کہ دیکھتا ہی تو زمین کو خَاشِعَۃً بے اوسوکھی ہوئی فَاِذَآ اَنْزَلْنَا پھر جب برسایا ہمنے عَلَیْہَا الْمَآءَ اوس زمین پر مینھ کا پانی تو اہْتَزَّتْ جنبش مین آتی ہی اوس سے سبزہ اوگنے کے سبب سے وَرَبَتْ اور اوگتی ہی اور بڑھتی ہی گھاس کے سبب سے اِنَّ الَّذِیْٓ اَحْیَاہَا بیشک جسنے اوس زمین مردہ کو زندہ کیا لَمُحْیِ الْمَوْتٰی ضرور زندہ کرنے والا ہی مردون کا اِنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بیشک وہ سب چیزون پر زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر قادر ہی اور اوسکی قدرت سب مقدورون کے ساتھ ایک ہی ہی اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق وہ لوگ یُلْحِدُوْنَ میل کرتے ہین اور راہ صواب سے پھرتے ہین یا طعنہ کرتے ہین یا تاویل باطل کرتے ہین فِیْٓ اٰیٰتِنَا ہماری آیتون مین کہ وہ قرآن ہی یا قدرت کی نشانیان کہ دلالت کرنے والی ہین قادر یکتا کے وجود پر لَا یَخْفَوْنَ نہین چھپتے عَلَیْنَا ہم پر یعنی ہم سب کو جانتے ہین اور اونکے طعن اور الحاد کی جزا ہم اونکو دینگے اَفَمَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ کیا پھر جو ڈالا جائیگا دوزخ مین اس بات پر مفسرون کا اتفاق ہی کہ ابوجہل مراد ہی یعنی جو جلا دینے کے قابل ہو وہ خَیْرٌ بہتر ہی اَمْ مَّنْ یَّاْتِیْٓ یا وہ جو آئے اٰمِنًا امن و دوزخ سے یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قیامت کے دن کہ وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ حضرت حمزہ یا حضرت عمار یا حضرت عمر یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہم ہین اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ یہ امر تہدید ہی کافرون کو فرماتا ہی کہ عمل کرو جو چاہو اِنَّہٗ بیشک خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو بَصِیْرٌ دیکھتا ہی اور اوسپر تمکو جزا دیگا بیت حیلہ و مکر رہا کن کہ خدا میداند ✽ نقد مغشوش مہار کہ معامل بناست ✽ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا تحقیق کہ جو کافر ہوے بِالذِّکْرِ قرآن کے ساتھ کہ سب کرون سے بہتر ہی لَمَّا جَآءَہُمْ جسوقت کہ آیا قرآن اونکے پاس اور وہ عداوت اور جھگڑا کرنے والے ہین وَاِنَّہٗ اور بیشک قرآن لَکِتٰبٌ عَزِیْزٌ البتہ کتاب ہی عزت والی اور بزرگ خدا کے نزدیک یا بڑے نفع والی یا بے نظیر امام قشیری قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن عزیز ہی اسواسطے کہ کلام رب عزیز کا ہی کہ ملک عزیز رسول عزیز صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوسے لایا امت عزیز کے واسطے یا یہ کہ دوست کا نامہ ہی دوست کے پاس اور دوست کا نامہ دوستون کے نزدیک عزیز ہوتا ہی بیت زنام و نامہ تو یافتیم عز و کرامت ✽ ہزار جان گرامی فدائے نامہ و نامت ✽ لَّا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ نہین آتی اوس کتاب کے پاس کوئی باطل بات مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْہِ اوسکے سامنے سے وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ اور نہ اوسکے پیچھے سے یعنی کسی جہت سے کوئی باطل امر اوسکی طرف آہی نہین سکتا یا گھٹانا یا بڑھانا اوسکی طرف راہ نہین پاتا اگلی پچھلی خبرین جو اوسمین ہین اون خبرون مین کچھ بھی جھوٹ نہین پایا جاتا تَنْزِیْلٌ اوتارا ہوا ہی مِّنْ حَکِیْمٍ خداوند دانا حَمِیْدٍ حمد کیے ہوے کی طرف سے مَا یُقَالُ لَکَ نہین کہتے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمھاری قوم کے کافر اِلَّا مَا قَدْ قِیْلَ مگر وہ جو کچھ کہا گیا ہی یعنی جو اگلے کافرون نے کہا تھا لِلرُّسُلِ رسولون کے واسطے مِنْ قَبْلِکَ تجھ سے پہلے تمسے حضرت رب العزت

اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے دل مبارک کو تسکین اور تشفی دیتا ہی کہ کافرون کی باتون سے تم غمگین نہو اسواسطے کہ اس سے قبل جو پیغمبر ہوے ہین اونکی قوم کے متکبرون نے بھی لونہین ایسی ہی باتین کہی ہین جو یہ کافر تمکو کہتے ہین اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب لَذُوْ مَغْفِرَةٍ البتہ صاحب مغفرت ہی کہ انبیا علیہم السلام اور اونکے تابعون کو بخشدیتا ہی وَذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ اور صاحب عقوبت دردناک ہی کہ مشرکون کو اور تکذیب کرنے والون کو دکھ دینے والے عذاب مین مبتلا کرتا ہی لکھا ہی کہ کفار قریش نے کہا کہ قرآن زبان عجم مین کیون نہین نازل ہوتا اور کچھ عربی اور کچھ عجمی کیون نہین ہوتا تاکہ دونون قوم کے لوگ اوس سے حصہ لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ جَعَلْنٰهُ اور اگر ہم بھیجتے اس کتاب کو قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا قرآن غیر عرب کی زبان مین تو لَقَالُوْا ضرور کہتے کفار عرب کہ لَوْلَا فُصِّلَتْ کیون نہ تفصیل کی گئین اور صاف صاف کیون نہ اوترین اٰيٰتُهٗ داوسکی آیتین ایسی زبان مین جسکو ہم سمجھتے ہین ءَاَعْجَمِيٌّ کیا کلام تو عجمی ہی وَّعَرَبِيٌّ اور مخاطب عربی قُلْ کہدے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ هُوَ کتاب یعنی قرآن لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین هُدًى راہ دکھانے والا ہی حق کی طرف وَّشِفَآءٌ داور شفا بخشنے والا ہی شک اور شبہہ کی بیماریون سے وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ ایمان نہین لائے اوسپر فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ اونکے کانون مین گرانی ہی یعنی وہ بہرے بنے جاتے ہین اور گوش ہوش سے اوسکو نہین سنتے وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى داور قرآن اونکے اوپر اندھاپن ہی اور اندھیری کہ وہ اوسکے جمال کمال کا جلوہ نہین دیکھتے اُولٰٓئِكَ وہ گروہ جو قرآن سننے اور اوسکی حقیقت کی طرف سے اندھے ہین يُنَادَوْنَ پکارے جاتے ہین مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ دور کی جگہ سے یعنی اونکی مثل ایسی ہی جیسے کسی کو دور دراز مسافت سے پکارین کہ وہ نہ پکارنے والے کو دیکھے نہ اوسکی آواز سنے تو اوسکو اوس پکار سے کیا فائدہ بیت نادی اقبال میگوید کہ ای ناقابلان + ما بسے نزدیک و شما بس دور دور + وَلَقَدْ اٰتَيْنَا اور البتہ دی ہمنے مُوْسَى الْكِتٰبَ موسیٰ کو توریت فَاخْتُلِفَ فِيْهِ پس اختلاف کیا اوسمین جیسا کہ اختلاف کیا قرآن مین بعض نے باور کیا بعض نے اوسکی تکذیب وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر نہوتا وہ کلمہ جو سبقت لیگیا ہی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے یعنی قیامت کا وعدہ اور میدان حشر مین جھگڑے فیصل کرنا یا تکذیب کرنے والون پر عذاب کی تاخیر تو لَقُضِيَ البتہ حکم کیا جاتا بَيْنَهُمْ داونکے تکذیب کرنے والون کے درمیان اور وہ نیست و نابود ہو جاتے وَاِنَّهُمْ اور بیشک عرب کے مشرک یا یہود لَفِيْ شَكٍّ البتہ شک مین ہین مِّنْهُ قرآن یا توریت سے مُرِيْبٍ شک اضطراب مین لانے والی مَنْ عَمِلَ جو کوئی کرے صَالِحًا کام اچھا فَلِنَفْسِهٖ وہ اوسکے نفس کے واسطے ہی یعنی اوسکا فائدہ اوسی کو پہونچیگا وَمَنْ اَسَآءَ اور جو کرے برا کام فَعَلَيْهَا تو وہ اوسکے نفس پر ہی یعنی اوسکا ضرر اوسی کی طرف پھیرگا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہین ہی تیرا رب ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ اپنے بندون پر کہ عمل کے لائق بدلا نہ دے اِلَيْهِ يُرَدُّ خدا کی طرف پھیرا جاتا ہی عِلْمُ السَّاعَةِ داوسکا جاننا قیامت کا یعنی جب قیامت کو پوچھین تو اوسکا علم خدا ہی کے حوالہ کرنا چاہیے کہ اوسکے سوا کوئی نہین جانتا وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ اور نہین نکلتا کوئی میوہ مِّنْ اَكْمَامِهَا اپنے پردون اور غلافون مین سے وَمَا تَحْمِلُ اور حاملہ نہین ہوتی مِنْ اُنْثٰى کوئی مادہ آدمی اور سب حیوان کی وَلَا تَضَعُ

ع ۵ ۱۲



اور نہین جنتی اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر خدا کے علم کے ساتھ یعنی جسطرح قیامت کو وہ جانتا ہی اوسی طرح پھل اور بچہ پیدا ہونے کا علم بھی اوسی کے واسطے خاص ہی وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ اور جسدن پکاریگا خدا مشرکون کو اور جھڑکی کی راہ سے فرمائیگا کہ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ کہان ہین وہ جو تمھارے زعم مین میرے شریک تھے تو قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ لا وہ کہینگے کہ ای خدا ہمنے تیرا سوال اور جواب دیتے ہین ہم کہ مَا مِنَّا نہین ہی ہم مین سے مِنْ شَهِيْدٍ ۝ کوئی گواہی دینے والا اونکے شریک ہونے پر اسواسطے کہ ہم اونسے بیزار ہین وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوجائیگی مشرکون سے مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ وہ چیز جسے تھے پوجتے مِنْ قَبْلُ قیامت سے پہلے یعنی بتون کو جو دنیا مین پوجتے تھے اوسدن اونھین نہ دیکھینگے یا اونسے مدد نہ پائینگے وَظَنُّوْا اور گمان کیا اونھون نے کہ عذاب و عقوبت سے مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے واسطے مِّنْ مَّحِيْصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ نہین ہوتا آدمی نیک خواہش سے اس جہان مین جیسے نعمت اور مثل اسکے وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہونچے اوسے برائی جیسے مفلسی اور بیماری فَيَـُٔوْسٌ تو ناامید ہی راحت سے قَنُوْطٌ ۝ امید توڑ دینے والا رحمت سے یاس اور قنوط کافرون اور گمراہون کی صفت ہی وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھاتے ہین ہم اون کافرون کو رَحْمَةً مِّنَّا رحمت اپنی طرف سے جیسے صحت اور دولتمندی مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ بعد سختی کے جو اوسے پہونچی ہو تو لَيَقُوْلَنَّ ضرور کہتے ہین کہ هٰذَا لِيْ یہ میرے واسطے ہی اور مین اسکا مستحق ہون یا میرے واسطے ہمیشہ رہیگی کبھی زائل ہی نہوگی وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً اور ہم گمان نہین کرتے قیامت کو کھڑی ہوئی اس سے بعث و حشر کا انکار مراد ہی وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ اور اگر پھیرین مجھے اِلٰى رَبِّيْٓ میرے رب کی طرف اوس طور پر جیسے مسلمانون نے وہم کیا کہ قیامت قائم ہوگی اور مجھے پھر اوٹھائینگے تو اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى بیشک میرے واسطے ہی اوسکے پاس وہ چیز جو بہت نیک ہو یعنی نعمت اور کرامت کا استحقاق میرے واسطے ثابت ہی خواہ دنیا مین خواہ عقبی مین مصرع نہ ہے تصور باطل نہے خیال محال ۱۲ امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب سے نقل کرتے ہین کہ کافر کو عجیب و تمنا مین ہین ایک تو دنیا مین کہ کہتا ہی کہ بہشت کی نعمتین میرے واسطے ہونگی اور ایک عقبی مین کہ کہیگا یٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا یعنی کاش کے مین مٹی ہوتا اور ان دونون تمناؤن مین سے کوئی برنہ آئیگی فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس خبر کرینگے ہم اون لوگون کو جو نہین ایمان لائے بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کی جو کہ اونھون نے کیا کفر اور تکذیب وَ اور عذاب کی فقط خبر کیا بلکہ لَنُذِيْقَنَّهُمْ ضرور چکھائینگے ہم اونکو مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝ عذاب مین سے کہ گاڑھا ہی اور بڑا اور سخت یہ عذاب اونکو پہونچیگا برخلاف اوسکے جو وہ نعمت اور بزرگی حاصل ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جب ہم نعمت دیتے ہین اور خیر و عافیت کا دروازہ کھولتے ہین عَلَى الْاِنْسَانِ کافرون پر اَعْرَضَ تو وہ مونھ پھیرتے ہین شکر سے وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور دور ہوتے ہین یعنی آپ ہی راہ حق سے دور ہوجاتے ہین یا اپنے کو کنارے کھینچتے ہین شکر گزاری سے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جب پہونچتی ہی اوسے بلا اور محنت فَذُوْ دُعَاۗءٍ عَرِيْضٍ ۝ تو بڑی دعا والا ہی یعنی بہت دعا مانگتا ہی کہ یہ برائی رفع ہوجائے حق تعالی نے یہان دعا کو اوس چیز کے ساتھ تشبیہ دی جو چوڑان رکھتی ہی اوسکی کثرت کی جہت سے قُلْ کہدے ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجکو کہ درحقیقت اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ خدا کے پاس سے

ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر تم کافر ہو گئے اوسکے ساتھ اوسمین بے غور و تامل کیے مَنْ اَضَلُّ کون ہی بہت گمراہ مِمَّنْ هُوَ اوس شخص سے فِيْ شِقَاقٍ بَعِيْدٍ جو خلاف مین ہو دور خدا سے یعنی تمسے زیادہ کون گمراہ ہی کہ ہمیشہ مقابلہ اور عناد اور انکار اور فساد کرتے رہتے ہو صلہ کی جگہ پر موصول کا رکھنا اونکے حال اور مزید ضلال کی تشریح کے واسطے ہی امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ابو جہل نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند دو ٹکڑے کر دیا ابو جہل بولا کہ ای قریش محمد نے تمپر جادو کر دیا تم مکہ معظمہ کے گرد و نواح مین لوگ بھیجو کہ آدمیون سے پوچھین کہ اونھون نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا کہ نہین اگر اور جگہ بھی لوگون نے دیکھا ہی تو آیت احدی یعنی خدا کا ظاہر کیا ہوا معجزہ ہی ورنہ سحر محمدی یعنی محمد کا کیا ہوا سحر ہی تو کفار قریش نے ہر طرف قاصد بھیجے بعضون نے کہا کہ ہان ہمنے دیکھا تو ابو جہل بولا کہ ہذا سحر مستمر یعنی یہ جادو سب جگہ پھیلا ہوا ہی تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ سَنُرِيْهِمْ قریب ہی کہ دکھائین ہم اونکو یعنی کفار قریش کو اٰيٰتِنَا اپنی قدرت کی نشانیان کہ اونمین سے ایک شق القمر ہی فِي الْاٰفَاقِ جہان کے کنارون مین وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور اونکی ذاتون مین یعنی مکہ معظمہ مین حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ تاکہ ظاہر ہو جائے اونھین کہ اَنَّهُ الْحَقُّ ط ہمارا رسول سچا ہی اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ کیا کافی نہین ہی تیرا رب اَنَّهٗ وہ جو عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیزون پر شَهِيْدٌ گواہ ہی یعنی ای ہمارے حبیب اگر کفار تمھارے معجزون سے انکار کرتے ہین تو تمھارا خالق تمھارا گواہ بس ہی بعضے مفسر اس بات پر ہین کہ آفاقی دلائل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبرین ہین جو امور آیندہ کے باب مین آپ نے دی تھین جیسے روم ہمیشہ فارس پر فتح ہونے کی خبر آپ نے دی تھی اور آیات انفسی وہ امور ہین جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوے جیسے اونکا قتل ہونا اونپر قحط پڑنا اونکا خوف کھانا مغلوب ہونا معالم مین ہی کہ آفاقی اگلی امتون کے واقعات ہین کہ حضرت نے اہل مکہ کو اونکی خبر دی اور انفسی جنگ بدر کے دن کا واقعہ ہی فصول مین محمد بن کعب رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ آفاقی دین اسلام کا غلبہ ہی امام مہدی کے ظہور کے وقت اور انفسی وہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت مین غلبہ ہوا فتح مکہ وغیرہ اور بعضے مفسر آدمیون کی طرف ضمیر پھیرتے ہین یعنی آدمیون کو دلائل آفاقی دکھلاتے ہین کہ امور پنہان کا منہدم اور خراب ہونا ہی اور انفسی بدنون کی ہلاکت ہی آفاق مین زمانون اور مکانون کا اختلاف اور نفسون مین احوال و مزاجون کا تفاوت کلی یا آفاقی عجائب مصنوعات ہین آسمان مین ستارے درخت نہرین پھل وغیرہ اور انفسی عجیب غریب حکمتین اور صنعتین جو انسان کے نفس مین پیدا ہین احقاف مین ہی کہ آفاق عالم کبیر ہی اور انفس عالم صغیر اور قدرت کی دلیلون مین سے جو کچھ عالم کبیر مین ہی اوسکا نمونہ عالم صغیر مین موجود ہی شعر وتزعم انک جرم صغیر ۞ وفیک انطوی العالم الاکبر ۞ یعنی جو کچھ عالم مین مفصل ہی وہ انسان مین مندرج مجمل ہی صورت کی رو سے انسان عالم صغیر مجمل ہی اور انسان کا عالم کبیر مفصل ہی مگر مرتبہ کی رو سے انسان عالم کبیر ہی اور عالم انسان صغیر ہی رباعی ای آنکہ ترا ست ملک سکندر وجم ۞ از حرص مباش در پی نیم درم ۞ عالم ہمہ در ست ولیکن از جہل ۞ پنداشتہ تو خویش را در عالم ۞ آیات آفاقی اور آیات انفسی کی تطبیق اس تفسیر مختصر مین کرنا مناسب نہین اس آیت کے حقائق کا خمسہ تفسیر جواہر مین بیان ہوا ہی اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ کافر فِيْ مِرْيَةٍ شک مین ہین مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی ملاقات سے بعث اور جزا کے ساتھ اَلَآ اِنَّهٗ آگاہ ہو جاؤ کہ وہ

ع ۱۰

بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ع سب چیزون کو محیط اور پہونچنے والا ہی علم اور قدرت کے ساتھ اور سب چیزون کی جمعیت اور تفصیلین جانتا ہی اور جو کچھ اپنے ملک مین کرنا چاہے کرسکتا ہی کسی کو چون وچرا کی مجال نہین نظم علم نے جہل وقدرت بے عجز + خاص حضرت الٰہی راست + انچہ باید در نفس وآفاق + کند از حکم پادشاہی راست +



سُوْرَةُ الشُّوْرٰى مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ شوریٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ ترپن آیتین ہین

حٰمٓ عٓسٓقٓ ○ حروف مقطعہ اشارہ ہی ہونے والے فتنے اور واقعات کی طرف امام ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہین کہ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ حم عسق سے فتنون کو پہچانتے تھے اور بعضون نے کہا ہی کہ حٰمٓ حرق ہی اور سین مہلکہ اور عین عذاب اور سین مسخ اور قاف قذف اور ایک حدیث مرفوع ہی کہ یہ حروف نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک سے رنج کا اثر ظاہر ہوا صحابہ نے سبب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اون چیزون کی خبر دی ہی جو میری امت پر نازل ہونگی پھر قذف مسخ خسف وغیرہ دجال کے خروج اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول تک کا ذکر کیا اور ایک قول یہ ہی کہ یہ حروف حکیم مجید علیم سمیع قدیر کے پہلے حروف ہین یا حٰمٓ مجد عٓلم سٓنا قدرت کی طرف اشارہ ہی کشف الاسرار مین ہی کہ یہ حروف اون عطاؤن کی طرف اشارہ ہی جو حق تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مرحمت فرمائے حٰمٓ اشارہ ہی حوض مورود کی طرف یعنی حوض کوثر کی جانب کہ اوس حوض سے اپنی امت کے پیاسون کو آپ سیراب کرینگے اور میم ملک ممدود کی طرف کہ مشرق سے مغرب تک آپ کی امت کے تصرف مین آئیگا اور عین آپ کے عزّ وجود کی طرف اسواسطے کہ آپ حق تعالیٰ کے نزدیک سب چیزون سے زیادہ عزیز ہین اور سین آپ کی سنائے مشہود کی جانب کہ آپ کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی نہین پہونچتا اور قاف مقام محمود کی طرف کہ شب معراج مین درجۂ اوادنیٰ ہی اور قیامت کے دن شفاعت کبریٰ ہی بیت مقام تو محمود ونامت محمد + بدین سان تمامے ونامے کہ دارد + كَذٰلِكَ ایسے ہی معانی جیسے اس سورت مین ہین يُوْحِيْٓ اِلَيْكَ وحی کرتا ہی تیری طرف وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اور اونکی جانب جو رسول تجھسے پہلے تھے وحی کی اللّٰهُ الْعَزِيْزُ اللہ نے ایسا اللہ کہ غالب ہی اور اوسے وحی نازل کرنے سے کوئی باز نہین رکھ سکتا الْحَكِيْمُ ○ جاننے والا اوسکا حال جسپر وحی نازل فرمائی لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسی کے واسطے ہی جو کچھ ہی آسمانون مین علویات وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی سفلیات وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ○ اور وہ برتر ہی اور بہت بزرگ کہ بلندی بڑائی پادشاہی اوسی کی شان ہی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہوے آسمان کہ اوسکی عظمت سے يَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائین مِنْ فَوْقِهِنَّ ایک دوسرے کے اوپر سے یعنی پہلے وہ آسمان پھٹے جو بہت بلند ہی پھر ایک ایک آسمان پھٹ جائے کشاف مین ہی کہ اوسکی بڑی کبریائی اور پورا جلال ظاہر ہونے مین یہ حال ہی اسواسطے اوپر والے آسمان پر عرش اور کرسی اور فرشتون کی صفین ہین تو وہان سے پھٹنے کی ابتدا عظمت پروردگار کے آثار پر بڑی دلیل ہی وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ اور فرشتے یعنی حاملان عرش سب فرشتون سمیت ذات حق کی پاکی بیان کرتے ہین ایسی پاکی

کہ ملی ہوئی ہے بِحَمْدِ رَبِّهِمْ اونکے رب کی حمد کے ساتھ یعنی تسبیح اور حمد باہم کرتے ہین اسواسطے کہ ایک یعنی تسبیح نفی ہے اون چیزون کی جو اوسکی ذات کے لائق نہین اور دوسری یعنی حمد اثبات ہے اون باتون کا جو اوسکی شان کے لائق ہین وَيَسْتَغْفِرُونَ اور مغفرت طلب کرتے ہین لِمَنْ فِي الْأَرْضِ اون لوگون کے واسطے جو زمین مین ہین مومن اَلَآ اِنَّ اللّٰهَ آگاہ ہوجاؤ کہ بیشک اللہ هُوَ الْغَفُوْرُ وہ ہی بخشنے والا بندون کے گناہ الرَّحِيْمُ مہربان اونپر توبہ قبول فرماکر وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور وہ لوگ ٹھہرا لیتے ہین مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ خدا کے سوا دوست یعنی مثل اور شریک کہ محبت کے ساتھ اونکی پرستش کرتے ہین اللّٰهُ حَفِيْظٌ اللہ نگہبان ہے عَلَيْهِمْ اونکے اقوال احوال اعمال پر اور اونکے مناسب جزا دیگا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر بِوَكِيْلٍ وکیل کہ اونکے اعمال کی محافظت کرو بلکہ تمہارا کام خدا کی طرف بلانا اور احکام شریعت پہونچانا ہے وَكَذٰلِكَ اور جسطرح ہر پیغمبر پر بھیجنے اوسکی قوم کی زبان مین وحی بھیجی اسی طرح اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ ہمنے بھی تیری طرف قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن تیری قوم کی زبان مین کہ وہ عرب ہین لِّتُنْذِرَ تاکہ ڈراؤ اوسکے سبب سے اُمَّ الْقُرٰى اوس شہر کے لوگون کو جو اور شہرون کی ماں ہے یعنی مکہ معظمہ کے لوگون کو وَمَنْ حَوْلَهَا اور جو کوئی اوسکے گرداگرد ہے اوسے یعنی سب دن والون کو اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ تمام زمین کو مکہ معظمہ ہی کی زمین سے پھیلایا ہے تو سب شہرون کی اصل وہی ہے اور سب شہر اوسکے گرد ہین وَتُنْذِرَ اور ڈراؤ لوگون کو يَوْمَ الْجَمْعِ جمع کے دن سے یعنی قیامت کے روز سے کہ لَا رَيْبَ فِيْهِ نہین کچھ شک اوسکے واقع ہونے مین اوسے حق تعالیٰ نے روز جمع اسواسطے کہا کہ اولین اور آخرین خلق سب وہان مجتمع ہوگی یا جمع کرینگے ارواح یا اجسام یا اعمال کو یا ہر ایک کو اوسکے مثل کے ساتھ اور اجتماع کے بعد پھر اونکو متفرق کردینگے فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ ایک گروہ کو بہشت مین لیجائینگے کہ وہ مومن اور موحد لوگ ہین وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ اور ایک گروہ کو دوزخ مین ڈالدینگے کہ وہ منافق اور مشرک لوگ ہین وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا تو لَجَعَلَهُمْ البتہ کردیتا سب خلائق کو اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ راہ ہدایت پر یا طریق ضلالت پر وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ اور مگر داخل کرتا ہے مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہے ہدایت فرماکر اور عبادت کی توفیق دے کر فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی بہشت مین وَالظّٰلِمُوْنَ اور ظالم لوگ یعنی مشرک اور منافق مَا لَهُمْ نہین ہے اونکے واسطے مِّنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست جو اونکے کام کا متولی ہو وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ کوئی یار اور مددگار کہ اونپر سے عذاب اوٹھائے اَمِ اتَّخَذُوْا بلکہ ٹھہرالیا کافرون نے مِنْ دُوْنِهٖٓ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ دوست جیسے بت اور اونکی محبت کے دم بھرتے اور دعوے کرتے تھے فَاللّٰهُ تو خدا ہی هُوَ الْوَلِيُّ وہی ہے ایسا دوست جو دوستون کے ہاتھ پکڑے وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى اور وہ زندہ کردیتا ہے مردون کو اپنی قدرت سے اور اونکے عاجز بت نہین کرسکتے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور خدا سب چیزون پر قَدِيْرٌ قادر ہے اور اون کافرون کے بتون کو قدرت نہین نظم اوست قادر بحکم کن فیکون غیر او جملہ عاجز اند و زبون عجز را سوے قدرتش رہ نیست عقل ازین کارخانہ آگہ نیست وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو اے مومنو فِيْهِ اوس چیز مین کافرون کے ساتھ مِنْ شَيْءٍ ہر چیز مین سے امور دین و دنیا مین سے فَحُكْمُهٗٓ تو اوسکا حکم فرض ہے

ع ۹

اِلَی اللّٰہِ ۔ خدا کی طرف اور وہ حکم کریگا اوس باب مین قیامت کے دن ذٰلِکُمُ وہ کہ جو حق حکم کرنا جسکی صفت ہی اللّٰہُ خدا برحق ہی
رَبِّیْ میرا رب ہی عَلَیْہِ اوسی پر اوسکے غیر پر نہین تَوَکَّلْتُ مین نے اعتماد کیا مین نے اپنے سب کامون مین اور اپنے سب مہمات اوسی کے
کرم پر حوالہ کردیے وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۝ اور اوسکی طرف ہم پھرتے ہین ہر حال مین فی الحقیقت بندے کے واسطے اوسکی درگاہ کے سوا
کوئی رجوع کرنے اور پھرنے کی جگہ نہین فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا جَعَلَ
لَکُمْ پیدا کیا اوسنے تمھارے واسطے مِّنْ اَنْفُسِکُمْ تمھاری جنس سے اَزْوَاجًا عورتین وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اور پیدا کین
چارپاؤن مین سے اَزْوَاجًا قسمین طرح طرح کی یَذْرَؤُکُمْ بہت کردیتا ہی تمکو فِیْہِ اوسمین یعنی اس طرح جوڑ ولڑکے
ہوتے ہین لَیْسَ نہین ہی کَمِثْلِہٖ مثل اوسکے شَیْءٌ کوئی چیز مثل کا لفظ کلام عرب مین زیادہ ہوتا ہی جیسے اللہ تعالی کا قول
فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِہٖ یا مثل ذات کے معنی مین ہی جیسا کہتے ہین کہ مثلک لا یفعل کذا اور اس آیت مین مثل کو حقیقت پر نہ چھوڑنا
چاہیے کہ تناقض پیدا ہوتا ہی کہ وہ مثل کا اثبات اور نفی ہی بیت ذات ترا صورت و ہیوند ذ ۔ تو بکس وس ہتو مانند ذ ۔ وَھُوَ
السَّمِیْعُ اور وہ سننے والا ہی سب سننے کی بات مین الْبَصِیْرُ ۝ دیکھنے والا سب دیکھنے کی چیزین لَہٗ اوسکے واسطے ہی مَقَالِیْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کنجیان آسمان اور زمین کے خزانون کی یعنی رزق کی کنجیان اسواسطے کہ آسمانون کا خزانہ مینھ ہی اور زمین کا
خزانہ اوگنے والی چیز یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی لِمَنْ یَّشَآءُ جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اپنے ارادہ سے وَیَقْدِرُ
اور تنگ کردیتا ہی جسپر چاہتا ہی اپنی مشیت سے اِنَّہٗ بیشک وہ بِکُلِّ شَیْءٍ سب چیزین قبض اور بسط کے وقتے عَلِیْمٌ ۝ جانتا ہی
شَرَعَ بیان کی اور ظاہر کردی اور چن لی لَکُمْ تمھارے واسطے مِّنَ الدِّیْنِ طاعت اور عبادت اور اصل توحید مین سے
مَا وَصّٰی وہ چیز جسکا حکم کیا تھا بِہٖ نُوْحًا نوح بن ملک کو وَّالَّذِیْٓ اَوْحَیْنَآ اور وہ چیز جو وحی کی ہمنے اِلَیْکَ تیری طرف
اے ہمارے حبیب یعنی دین مین سے جو اصل مشترک ہی تیرے اور نوح کے درمیان وَمَا وَصَّیْنَا بِہٖٓ اور وہ جسکا حکم کیا تھا ہمنے
اِبْرٰھِیْمَ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰٓی ان پیغمبرون کو اصول دین مین سے اَنْ اَقِیْمُوا الدِّیْنَ یہ کہ قائم رکھو دین کو کہ ایمان ہر
اوس چیز کے ساتھ جسکی تصدیق واجب ہو اور خدا کی فرمانبرداری کرو وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِیْہِ ۔ اور متفرق نہو جاؤ اوسمین یعنی
اوس اصل مین اختلاف نہ کرو کہ وہ توحید اور طاعت ہی اسواسطے کہ توحید اور شریعتون کے فروع مین زمانون اور وقتون اور بندون کی
مصلحتون کے موافق اختلاف ہوتا ہی کَبُرَ بڑی گران اور سخت ہی عَلَی الْمُشْرِکِیْنَ مشرکون پر مَا تَدْعُوْھُمْ وہ چیز کہ بلاتے ہو
اونکو اِلَیْہِ اوسکی طرف کہ وہ توحید ہی اور شرک کی نفی اَللّٰہُ یَجْتَبِیْٓ اِلَیْہِ خدا کھینچتا ہی اور جمع کرتا ہی اوس چیز کی طرف جدھر تم
بلاتے ہو یا صحیح اور درست دین کی طرف مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی یا برگزیدہ کرلیتا ہی اپنی دوستی کے واسطے یا رسول کرنے کو جسے چاہتا ہی
وَیَھْدِیْٓ اور راہ دکھاتا ہی توفیق دے کر اِلَیْہِ دین حق کی طرف اوسے مَنْ یُّنِیْبُ ۝ جو پھرتا ہی حق کی جانب اور متوجہ ہوتا ہی اوسکی
طرف یعنی جو کوئی غیر خدا سے مونھ پھیر کر خدا کی طرف متوجہ ہوتا ہی تو خدا اوسے سیدھی راہ دکھاتا ہی بیت نخست ارطالبی از جملہ بگذر رو بدو
آور بہ کرمان حضرت ندا آید کہ ای گشتہ رہ اینک وَمَا تَفَرَّقُوْٓا اور نہین پراگندہ ہوئین اگلی امتین جیسے عاد ثمود اصحاب ایکہ وغیرہ یعنی دین سے

الگ نہین ہوئین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ وبعد اوسکے کہ آیا اونکو علم پیغمبرون کے خبر دینے سے یا یہود و نصارا دین سے نہین پھرے مگر جب پیغمبر کو توریت اور انجیل کی آیتون سے پہچان لیا یا یہ علم حاصل ہونے کے بعد تفرق محض گمراہی ہی بَغْيًۢا اور یہ پھر جانا ظلم اور زیادتی کے سبب سے تھا کہ واقع ہی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان یا جاہ اور ریاست طلب کرنے کو یا اوس حسد کے سبب سے جو پیغمبر کے ساتھ رکھتے تھے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر وہ بات نہوتی جو پہلے گئی ہی یعنی وعدہ ہوچکا ہی مِنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے اونکو مہلت دینے کے باب مین اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى نام رکھے ہوئے زمانہ تک کہ آخر عمر ہی یا روز قیامت تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ موجود فیصلہ کیا جاتا اونکے درمیان اہل باطل پر عذاب نازل کرکے اور اہل حق کو نجات دیکر وَاِنَّ الَّذِيْنَ اور بیشک جو لوگ اُوْرِثُوا الْكِتٰبَ دیے گیے ہین کتاب یعنی قرآن مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد اگلی امتون کے اِس سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے کافر مراد ہین کہ اونکو قرآن دیا اور وہ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ البتہ شک مین ہین دین یا قرآن یا پیغمبر کی طرف سے مُرِيْبٍ ○ ایسی شک جو تہمت مین ڈالنے والی ہی فَلِذٰلِكَ پس اس تفرقہ کے سبب سے جو اونسے واقع ہوا فَادْعُ وہ پکارا ہی ہمارے حبیب خلق کو ملت اسلام پر متفق ہوجانے کی طرف وَاسْتَقِمْ اور ستقیم رہ پکارنے پر كَمَآ اُمِرْتَ جسطرح کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا بیان مین ہی کہ ولید بن مغیرہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ تم جو دین رکھتے ہو اس سے رجوع کرو تو مین اپنے مال مین سے آدھا تمکو دون اور شیبہ بن ربیعہ نے وعدہ کیا کہ تم اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر آؤ تو مین اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کرون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی دعوت پر قائم اور دین وملت پر ثابت قدم رہ وَلَا تَتَّبِعْ اور پیروی نہ کر اَهْوَآءَهُمْ اونکی آرزوون کی کہ وہ باطل ہین وَقُلْ اٰمَنْتُ اور کہہ کہ ایمان لایا مین بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اوس چیز کا جو نازل کی خدا نے مِنْ كِتٰبٍ کتاب مجید اور انبیا پر مجھسے پہلے یعنی جتنی کتابین نازل ہوئی ہین سب پر ایمان رکھتا ہون اور حق تعالیٰ نے سب کتابون مین توحید کا حکم کیا ہی وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہون لِاَعْدِلَ کہ عدل کرون اور برابری نگاہ رکھون بَيْنَكُمْ تمہارے درمیان یعنی اشراف اور ارذال کو برابر حق کی طرف بلاؤن اور احکام پہونچانے مین کسی طرف جھک نہ جاؤن اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ اللہ رب ہی ہمارا اور تمہارا لَنَآ اَعْمَالُنَا ہمارے واسطے ہی ہمارے اعمال کی جزا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ اور تمہارے واسطے ہی تمہارے اعمال کی سزا لَا حُجَّةَ کچھ خصومت نہین بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ہمارے اور تمہارے درمیان یعنی حق ظاہر ہوگیا اور خصومت کرنے کی مجال نہین رہی اور اگر اب کوئی خلاف کرے تو عناد اور سرکشی کی وجہ سے ہوگا اَللّٰهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا اللہ جمع کریگا ہمارے درمیان قیامت مین وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ اور اوسکی طرف ہی پھرنا سب کو بعضون کے نزدیک مخصومت نکرنے کا حکم آیت سیف سے منسوخ ہی وَالَّذِيْنَ يُحَآجُّوْنَ اور جو لوگ کافرون کے ساتھ بھگڑتے اور لڑتے ہین فِي اللّٰهِ خدا کے دین مین مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ بعد اسکے کہ قبول کرلیا ہی اونھون نے اللہ کا قول یعنی روز میثاق مین اور اوسکے رب ہونے کا اقرار کرچکے ہین یا یہود مدینہ مین کہ اونھون نے خدا کی بات توریت مین مان لی اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاچکے تھے یا یہ کہ بھگڑتے ہین بعد اسکے کہ حق تعالیٰ نے اپنے رسول کی دعا قبول فرمائی اور وہ معجزے ظاہر فرمائے

بجھاو انکے بچے ہونے پر دلالت کرتے ہین حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ حجت اونکی باطل ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے نزدیک اسواسطے کہ معجزے ظاہر ہونے کے بعد دشمنون کا حجتین کرنا محض عناد ہی وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ اور اونپر ہی خدا کا غضب ہین باطل کرنے کے واسطے جھگڑنے کے سبب سے وَلَهُمْ اور اونکے واسطے ہی اونکے کفر کے سبب سے عَذَابٌ شَدِيدٌ عذاب سخت کہ وہ آتش دوزخ ہی اللّٰهُ خدا ہے برحق الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ وہ ہی جسنے اوتاری کتاب بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ وَالْمِيزَانَ اور اوتاری ترازو کہ تولنے کی چیزون اوسمین تولتے ہین تاکہ بیچنے اور مول لینے کے باب مین ظلم نہ کرین اور محق لوگ اس بات پر ہین کہ ترازو سے معاملات مین عدل مراد ہی اور عدل اور راستی کو ترازو کے ساتھ کنایہ کیا ہی اسواسطے کہ ترازو آلۂ عدل ہی اور عدل نازل کرنا عبارت ہی عدل کا حکم کرنے سے عین المعانی مین ہی کہ میزان یعنی ترازو سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین اسواسطے کہ عدل کا قاعدہ اور قانون آپ ہی کے سبب سے درست ہوتا ہی اور عدل نازل کرنا آپ کو رسول کرکے بھیجنا ہی وَمَا يُدْرِيكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجھے اور تو کیا جانے لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ شاید کہ وقت قیامت نزدیک ہو امام زاہدی نے فرمایا کہ لَعَلَّ تحقیق کے واسطے ہی یعنی یقینی جس ساعت مین قیامت قائم ہوگی وہ نزدیک ہی يَسْتَعْجِلُ جلدی کرتے ہین بِهَا ساعت قیامت کی یعنی قیامت آنے کی الَّذِينَ وہ لوگ جو لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا نہین ایمان لاتے اوسکا یعنی جلدی کرنا جھٹلانے اور ہنسی کی راہ سے ہوتا ہی وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ ایمان لائے خدا کا اور اوسکے رسول کا اور قیامت کا مُشْفِقُونَ وہ ڈرنے والے ہین مِنْهَا قیامت سے اسواسطے کہ نہین جانتے کہ خدا اونکے ساتھ کیا کریگا اور حساب کیونکر ہوگا اور جزا کیا ملیگی وَيَعْلَمُونَ اور وہ جانتے ہین أَنَّهَا الْحَقُّ یہ کہ آنا قیامت کا برحق ہی أَلَا إِنَّ الَّذِينَ يُمَارُونَ آگاہ ہوجاؤ کہ یقینی جو لوگ لڑائی جھگڑا کرتے ہین فِي السَّاعَةِ قیامت کے آنے مین وہ لَفِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ البتہ گمراہی مین ہین دور راہ صواب سے اللّٰهُ لَطِيفٌ اللہ جانتا ہی یا نیکی کرنے والا ہی بِعِبَادِهِ اپنے بندون کے ساتھ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ روزی دیتا ہی اپنی مہربانی سے جسے چاہتا ہی وَهُوَ الْقَوِيُّ اور وہ قوی ہی مہربانی اور رحمت مین الْعَزِيزُ غالب حکم اور ارادے مین فصول مین ہی کہ لطیف کے چار معنی ہین ایک مہربان اور العلم قشیری نے فرمایا کہ یہ اوسکی مہربانی ہی کہ کفایت سے زیادہ دیتا ہی اور قوت سے بہت کم کا مکلف فرماتا ہی دوسرے نوازنے والا اس سے بڑھکر اور نوازنا کیا ہی کہ اپنی طرف بندون کو نسبت فرمایا تیسرے باریک دان اور وہ ہین کہ جسمین جو امور جانتا ہی اور جسمون کے بھیدون سے پوشیدہ نہین چوتھے کام چھپانے والا کہ کسی کو اوسکے قضا و قدر کے بھیدون کی طرف راہ نہین اور اوسکے کام مین چون وچرا کو دخل نہین فظم کہتے ہین چون وچرا دم نہ لے تو اندیشہ کہ نقش بند حوادث درآید چون وچرا ست چرا مگو کہ چرا دست بستۂ قدرست ✤ زچون ملاف کہ چون نیز پایمال قضاست ✤ موضح مین ہی کہ لطیف اوسے کہتے ہین جو سب امور اپنے علم سے جانے اور جرائم جمہور سے بسبب حلم کے درگذر کرے اور ترجمۂ کشف مین فرمایا ہی کہ لطیف وہ ہی جسکا علم شامل مصلحتون کو محیط اور جسکی حکمت ماہرہ منفعتون کو شامل ہو کشف الاسرار مین لطیف کے معنی اسطرح پر لکھے ہین کہ نعمت تو اپنی قدر دے اور شکر بندہ کی قدر جانے اس آیت مین اور فائدے بہت ہین اور لطیف کے معنی سے مفصل آگاہی جواہر التفسیر کے مطالعہ پر حوالہ ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ

جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے عمل سے حَرْثَ الْاٰخِرَةِ کھیتی اچھی آخرت کی یا اوسکی جزا تو نَزِدْ لَهٗ زیادہ کرتے ہین ہم اوسکے واسطے فِيْ حَرْثِهٖ اوسکی کھیتی مین یا ثواب مین کھیتی کا ذکر کرکے آخرت کے ثواب کی خبر دی تمثیل کی جہت سے یعنی جسطرح کھیتی دانہ کو زیادہ کرتی ہی کہ ایک دانہ اوس سے بہت دانے ہوجاتے ہین اسی طرح مومن کا عمل روز بروز خدا کے نزدیک زیادہ ہوتا ہی یہانتک کہ ایک ذرہ کوہ احد کے برابر ہوجاتا ہی وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ اور جو کوئی ہو کہ چاہے اپنے کردار سے حَرْثَ الدُّنْيَا نیکی دنیا کی اور متاع دنیا حاصل کرنے مین کوشش کرے تو نُؤْتِهٖ مِنْهَا دیتے ہین ہم دنیا مین سے جو کچھ قسمت ازلی مین اوسکا حصہ مقرر ہو وَمَا لَهٗ اور نہین ہی اوسکے واسطے فِي الْاٰخِرَةِ آخرت مین مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ کچھ حصہ اس سے کافر مراد ہین کہ اسی دنیا کو چاہتے ہین بس یہ وہ منافق جو جہاد مین مومنون کے ساتھ اتفاق کرتے اور اونکی غرض فقط یہ ہوتی کہ مال غنیمت حاصل ہو تو حق تعالی نے اس آیت مین فرمایا کہ جو کوئی دنیا چاہتا ہی تو جسقدر ہم مقدر کرچکے ہین اوسے دینگے اور آخرت کی نعمت سے وہ بے نصیب رہیگا اور جو کوئی آخرت طلب کرتا ہی وہ دنیا مین سے بھی اپنا حصہ لیتا ہی اور آخرت مین زیادہ سے زیادہ فیض پائیگا بیت دنیا طلبی بہرۂ دنیا ست ہند عقبیٰ طلبی ہر دو یکجا ست ہند آیسا نہین ہی جیسا کافرون نے تصور کیا ہی اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا کیا اونکے واسطے شریک ہین یعنی اونکے واسطے شیطان ہین جو گناہ مین اونکے شریک ہین شَرَعُوْا لَهُمْ رکھدیا اونھون نے اونکے واسطے یعنی آراستہ کردی شیطانون نے کافرون کے دلون مین مِّنَ الدِّيْنِ دین جاہلیت مین سے مَا لَمْ يَاْذَنْ وہ چیز کہ اجازت نہین دی اور نہین حکم کیا بِهِ اللّٰهُ اوسکا اللہ نے کسی کو جیسے شرک اور قیامت سے انکار اور دنیا کے واسطے کام کرنا اور بحیرہ اور سائبہ کو حرام کرلینا اور ایسی باتین وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ بیچی بات ہوتی یعنی اونکے واسطے تاخیر مکافات کے باب مین پہلا حکم نہوچکا ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ضرور فیصلہ کیا گیا ہوتا کافر اور مومن کے درمیان یا مشرکون اور اونکے شریکون مین اور ہر ایک نے سزا پائی ہوتی مگر اونمین فیصلہ ہونے کا وعدہ قیامت کے دن ہی وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ یعنی کافر لَهُمْ اونکے واسطے ہی اوس روز عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا ہمیشہ کہ کبھی نہ تمام ہوگا تَرَى الظّٰلِمِيْنَ دیکھیگا تو مشرکون کو قیامت مین مُشْفِقِيْنَ ڈرنے والے اور ہراس کرنے والے مِمَّا كَسَبُوْا اوسکی جزا سے جو کچھ اونھون نے کمائی کی ہو وَهُوَ اور اونکے اعمال اور افعال کا وبال وَاقِعٌۢ بِهِمْ پہونچنے والا ہی اونکو وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے وہ فِيْ رَوْضٰتِ الْجَنّٰتِ جنت کے روضون مین یعنی جنت مین جو مقام بہت خوب اور فرحت اور نزہت زیادہ کرنے والا ہی وہان ہونگے لَهُمْ اونکے واسطے ہی بہشت مین مَّا يَشَآءُوْنَ وہ چیز جسے چاہینگے اور جسکی آرزو کرینگے تیار ہی عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب کے پاس ذٰلِكَ یہ مذکور ہوئی جنتیون کی بزرگی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيْرُ ۝ وہ ہی بڑا فضل کہ حق تعالی نے اپنے بندون پر کیا اور اوسکے مقابل مین دنیا کی فنا ہوجانے والی نعمت نہایت حقیر ہی ذٰلِكَ وہ ثواب جسکی خبر دی الَّذِيْ يُبَشِّرُ اللّٰهُ وہ ہی جسکی خوشخبری دیتا ہی اللہ عِبَادَهُ اپنے بندون کو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ایسے بندے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے

کام اچھے اور یہ نعمتین اور کرامتین حاصل ہونے کے قبل انکی خبر ہو مومنون کی خوشی زیادہ ہونے کے واسطے ہی اور اسواسطے کہ وہ جان لین کہ ہمارے کام ضائع نہین ہین تو عبادت کرنے مین زیادہ کوشش کرین **مُنْظَم** کارنکو کہ اگر مزدنکو میطلبی تو کہ جتنا ہر کہ نکو تر بہ نکو کار دہند ۔ کار اگر نیست تر اور طمع اجر مباش ۔ مزد مزدور باندازۂ کردار دہند ۔ امام ثعلبی حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ کافرون کے ایک گروہ نے جمع ہوکر باہم کہا کہ تمنے کچھ دریافت کیا کہ محمدؐ جو کام کرتے ہین یعنی خلق کو خدا کی طرف بلانا اور خدا کے احکام خلق کو پہونچانا اسکا کچھ بدلا چاہتے ہین یا نہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **قُلْ** کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ **لَآ اَسْئَلُكُمْ** نہین مانگتا ہون مین تمسے **عَلَيْهِ** پیغام پہونچانے مین **اَجْرًا** کچھ بدلا اور کسی پیغمبر نے اپنی امت سے خدا کی طرف بلانے کا بدلا نہین چاہا ہی بیان مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینۂ منورہ مین تشریف لائے تو انصار مین جو بڑے آدمی تھے وہ آپکی خدمت سراپا رحمت مین حاضر ہوے اور یہ بات عرض کی کہ آپ ہماری بہن کے بیٹے ہین اور دین مین ہمارے راہبر اور ہم دیکھتے ہین کہ آپکا خرچ بہت اور آمد کم ہی اگر آپ حکم فرمائیے تو اپنا تھوڑا سا مال اپنی خوشی سے جمع کرکے ہم لے آئین اور حضور کے خادمون کے بسر کردین تاکہ وہ اپنی حاجتون مین صرف کرین اور آپ کے دل مبارک کو اسطرف سے فراغت حاصل ہوجائے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ہمارے حبیب تم کہدو کہ حکم الٰہی پہونچانے مین مین کسی سے بدلا نہین چاہتا ہون **اِلَّا الْمَوَدَّةَ** مگر دوستی چاہتا ہون **فِي الْقُرْبٰى** قرابت مین یعنی مین چاہتا ہون کہ قریش مجھے دوست رکھین اوس قرابت کے سبب سے جو مین اونکے ساتھ رکھتا ہون اور چونکہ وہ رشتہ ملانے کے سبب سے افتخار کرتے ہین اور قریش مین سے کوئی وہ نہین جسکے ساتھ مجھے قرابت نہو تو چاہیئے کہ دشمنون کے مقابلہ مین میری مدد کرین اور میرے دشمن نہون قتادہ رضی اللہ عنہ کے قول کے موافق یہ معنی نہایت صاف ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ آپ کے قرابتیون کے ساتھ دوستی مراد ہی یعنی مین احکام پہونچانے کا بدلا نہین چاہتا مگر میرے عزیزون کو دوست رکھین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ آپ کے قرابتدار کون ہین جنکے ساتھ ہمکو دوستی کرنا چاہیے آپ نے فرمایا کہ علی فاطمہ حسن حسین علیہم السلام اور تفسیر ثعلبی مین ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابتدار ہاشم کی اولاد اور عبد المطلب کی اولاد ہی کہ خمس و فیٔ تقسیم کرنا چاہیے اور بعضون کے نزدیک قربی سے خدا کا تقرب مراد ہی یعنی اون لوگون کو دوست رکھو جو نیک کام کرکے خدا سے تقرب کرتے ہین **وَمَنْ يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً** اور جو کوئی کماتا ہی نیکی یعنی عبادت کرتا ہی اور حسن المعانی مین ہی کہ حسنہ سے یہان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کے ساتھ محبت رکھنا مراد ہی کہ جس کسی کو محبت ہو تو **نَّزِدْ لَهٗ** زیادہ کرینگے ہم اوسکے واسطے **فِيْهَا حُسْنًا** اوس نیکی مین یعنی اوس نیکی کا ثواب ہم زیادہ کرتے ہین **اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ** بیشک اللہ بخشنے والا ہی گناہگارون کو **شَكُوْرٌ** طاعت قبول کرنے والا فرمانبردارون کی **اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰى** بلکہ کہتے ہین کافر کہ افترا کرتے ہین محمدؐ اور باندھتے ہین **عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا** خدا پر جھوٹ نبوت کے دعوے یا قرآن نازل ہونے مین **فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ** پس اگر چاہے خدا **يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ** مہر کردے تیرے دل پر اے ہمارے حبیب اگر تم افترا کرو اور قرآن تمکو بھلادے یا مہر کردے تمہارے دل پر صبر کی کہ اونکی ایذا رسانی سے تمکو ضرر نہ پہونچے حقانی علمی مین حضرت سہل بن

اسکے یہ معنی ہین کہ شوق بدی اور محبت سرمدی کی مُہر تمھارے دل پر رکھدے تاکہ اوسکے سوا اور کسی کی طرف تم التفات کرو اور خلق کے قبول کرنے اور انکار کرنے سے فارغ ہوجاؤ وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ اور مٹا دیتا ہی خدا کجی اور نادرستی کو وَيُحِقُّ الْحَقَّ اور ظاہر کرتا ہی حق کو بِكَلِمٰتِهٖ اپنے کلمون سے یعنی وحی سے یا حکم قضا سے کہ کوئی اوسے دفع نہین کرسکتا اِنَّهٗ بیشک خدا عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جانتا ہی جو کچھ دلون مین ہی یعنی تمھارا سچا ہونا اور اونکا یہ مظنہ کہ تم افترا کرتے ہو خدا پر پوشیدہ نہین تعیین المعانی مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ یہ آیہ قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا نازل ہونے کے بعد بعضے لوگون کے دل مین یہ بات آئی کہ ہمارے رسول اپنے قرابتدارون کے ساتھ دوستی کرنے کا حکم فرماتے ہین تاکہ آپ کے بعد ہم اونکی فرمانبرداری کرین اور وہ ہمارے حاکم ہین بس جبریل امین نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر کردی کہ یہ لوگ اس آیت کے سبب سے آپ پر یہ اتہام کرتے ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون لوگون سے کہا اونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم گواہی دیتے ہین کہ آپ سچے ہین یعنی ہمکو یہ خیال آیا تھا اور ہم اپنے اس خیال سے توبہ کرتے ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ اللہ ہی کہ محض اپنے کرم سے يَقْبَلُ التَّوْبَةَ قبول کرتا ہی توبہ عَنْ عِبَادِهٖ اپنے بندون سے یعنی جب اوسکی طرف بندے پھرتے ہین اور جو گناہ کیا اوس سے باز آتے ہین تو حق تعالی اوس پھرنے کو قبول کرلیتا ہی وَيَعْفُوْا اور معاف کردیتا ہی عَنِ السَّيِّاٰتِ اونکی برائیان یعنی توبہ کے بعد گناہون سے اونکے درگذر کرتا ہی وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تَفْعَلُوْنَ جو کچھ کرتے ہو گناہ اور توبہ اور بکر نے يَفْعَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ وہ کرتے ہین توبہ کے بعد نیکی اور بدی وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور قبول کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک وَيَزِيْدُهُمْ اور زیادہ کرتا ہی اونکی مراد اور مدعا مِّنْ فَضْلِهٖ اپنے فضل سے یعنی اونکو وہ نعمت عطا فرماتا ہی جسکے مانگنے کی جرأت تک اونھون نہ رکھی ہو کہ وہ دیدار الٰہی ہی اور سلام وَالْكٰفِرُوْنَ اور کافر لوگ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ اونکے واسطے ہی عذاب سخت کہ حجاب کی ذلت اور ہمیشہ کا عذاب اور عقوبت ہی اور کوئی رنج اور عذاب ذلت حجاب سے بدتر نہین ہی بیت زہیچ رنج تو مطلق دلم نتابد رو ۔ چو آنکہ بند کنی در حجاب فرمانش ۔ لکھا ہی کہ اصحاب صُفہ رضی اللہ عنہم کہ تھوڑا سا رفاقہ مین گذران کرتے تھے ایک دن اونکے دل مین یہ بات آئی کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہم مالدار ہوتے اور اپنا مال فلان فلان نیک مصرف مین صرف کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ اور اگر کشادہ کرتا اللہ روزی کو لِعِبَادِهٖ اپنے بندون کے واسطے اور اوسپر فراخ کردیتا تو لَبَغَوْا البتہ ظلم کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین اور غلبہ اور برتری ڈھونڈھتے یا کبر اور فساد کرتے اور یہ بات اکثر ہی سب لوگون کے واسطے نہین ایسلیے کہ حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمن بن عوف سب اصحاب مین بہت مالدار تھے اور ہرگز ظلم اور زیادتی کا اثر بھی اونسے نہین ظاہر ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ دنیا کا مال مینھ کے مثل ہی کہ سب زمین پر پہونچتا ہی اور اوسکے ہر قطرے سے گھاس اوگتی ہی بیت باران کہ در لطافت طبعش خلاف نیست ۔ در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس ۔ اور چونکہ خلق کی اکثر طبیعتین ہوا و ہوس کی طرف مائل ہین اور صفات بہیمی کی پرورش اونپر غالب ہی اور دنیا کا مال اون باب مین بہت قوی ترین اسباب ہی تو اگر حق تعالی خلق پر روزی کشادہ کرتا تو اکثر آدمی ظالم اور باغی ہوجاتے تو اوسکو حکمت کے ساتھ

تفسیر کیا جیسا کہ فرمایا ہی کہ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ اور مگر اوتارتا ہی روزی بِقَدَرٍ تقدیر ازلی کے ساتھ مَّا يَشَآءُ جو چاہتا ہی اور جس کسی کے واسطے کہ چاہتا ہی اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ بیشک وہ اپنے بندون سے خَبِيْرٌۢ خبردار ہی اونکا حال جانتا ہی بَصِيْرٌ ○ دیکھنے والا ہی سب کو دیکھتا ہی اور جانتا ہی کہ کسکو کیا چاہیے اور کسقدر چاہیے اور کب چاہیے وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور وہ ہی وہ جو نازل کرتا ہی مینھ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا بعد اسکے کہ نا امید ہوگئے اوسکے برسنے سے وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ اور پراگندہ کرتا ہی اپنی رحمت یعنی مینھ کو میدانون اور پہاڑون مین منتشر کرتا ہی وَهُوَ الْوَلِيُّ اور وہ ہی دوست مومنون کا اور اونکے کام بنانے والا مینھ برساکر اور رحمت منتشر فرماکر الْحَمِيْدُ ○ تعریف کیا ہوا سب بانون مین یا تعریف کرنے والا احمد کرنے والون کا وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی دلیلون اور خلقت کی نشانیون مین سے خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنا ہی آسمانون اور زمینون کا وَمَا بَثَّ اور پیدا کرنا ہی اوس چیز کا جو پراگندہ کی فِيْهِمَا آسمان اور زمین مین مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے والون مین سے یعنی زندے جیسے فرشتے جن انسان اور سب حیوان وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اور وہ خدا میدان حشر مین اونکو جمع کرنے پر اِذَا يَشَآءُ جب چاہے قَدِيْرٌ ○ قادر ہی اور اسکے سوا سب اس بات مین عاجز ہین وَمَآ اَصَابَكُمْ اور جو کچھ تمکو پہونچتی ہی اے مومنو مِّنْ مُّصِيْبَةٍ مصیبت اور آفت مال مین یا بدن اور اہل وعیال مین فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ تو بسبب اوسکے ہی جو کمائی کی تمھارے ہاتھون نے یعنی تمھارے گناہون کی شامت سے ہی ہر چند میرے حکم سے ہی مگر تمھارے گناہون کی عقوبت اور وبال ہی وَيَعْفُوْا اور عفو کرتا ہی اور درگذرتا ہی عَنْ كَثِيْرٍ ○ بہت گناہون سے اور اگر کسی بیگناہ کو مصیبت اور آفت پہونچتی ہی تو اوسکا اجر اور زیادہ ہوگا امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ حق تعالی نے جتنی آیتین اپنے پیغمبر پر بھیجین اون سب مین اس آیت کے سبب سے بڑی امید ہی اسواسطے کہ اوسنے خبر دی کہ بعض گناہ کے سبب سے مین مصیبت بھیجتا ہون اور اکثر گناہ معاف کر دیتا ہون اور وہ بڑا رحیم و کریم ہی جو گناہ ایکبار دنیا مین معاف کر چکا دوبارہ عقبی مین اوسکے سبب سے مواخذہ نہ کریگا وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور نہین ہو تم ای کافرو عاجز کرنے والے خدا کو حکم جاری کرنے یا مستحق پر عذاب کرنے سے فِي الْاَرْضِ زمین مین وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمھارے واسطے مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مِنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کام بنانے والا دنیا مین وَّلَا نَصِيْرٍ ○ اور نہ کوئی مددگار کہ عقبی مین عذاب کو بازرکھے وَمِنْ اٰيٰتِهِ الْجَوَارِ اور اوسکی قدرت کی نشانیون مین سے کشتیان جاری ہین فِي الْبَحْرِ دریا مین كَالْاَعْلَامِ پہاڑون کے مانند بڑائی مین اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے خدا تو يُسْكِنِ الرِّيْحَ ٹھہرادے ہوا کو جسکے سبب سے کشتی چلتی ہی اور جب ہوا ٹھہر جائے فَيَظْلَلْنَ تو ہو جائین کشتیان رَوَاكِدَ ٹھہری ہوئین عَلٰى ظَهْرِهٖ پانی کی پشت پر اور کشتی والون کو اضطراب ہو اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک ہوا کو مسخر کرنے اور کشتیون کو روان کرنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین لِّكُلِّ صَبَّارٍ ہر صبر کرنے والے کو جو کشتی مین صبر کرتا ہی شَكُوْرٍ ○ شکر گزار کو جو کشتی مین اوترتے وقت شکر کرتا ہی اَوْ يُوْبِقْهُنَّ یا اگر چاہے خدا تو ہلاک کر دے کشتیون کو یعنی اونکو جو کشتیون مین سوار ہین بِمَا كَسَبُوْا بسبب اوس چیز کے جو کیے اونھون نے گناہ وَيَعْفُ

ربع ۳

اور معاف کرتا ہی عَنْ كَثِيرٍ ۝ بہت گناہ اہل کشتی کے اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ اور نجات دیتا ہی بہتون کو غرق ہونے سے پس اگر چاہے تو موجون کو نجات دے اور اگر چاہے تو کافرون کو غرق کردے کا وسطے انتقام اور بدلا ہو جائے وَيَعْلَمَ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ اور تاکہ جان لین سب لوگ جو جھگڑتے ہین فِي آيَاتِنَا ہماری قدرت کی نشانیون مین کہ بلا نازل ہونے کے محل مین مَا لَهُمْ نہین ہی اونکے واسطے مِنْ مَحِيصٍ ۝ کوئی بھاگنے کی جگہ فَمَا أُوتِيتُمْ پھر جو دیے گئے ہو مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز جو اس جہان سے تعلق رکھتی ہی جیسے مال اور فرزند فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا تو وہ متاع ہی حیات دنیا کی یعنی جب تک زندہ ہو اوس سے فائدہ لیتے ہو وَمَا عِنْدَ اللَّهِ اور جو چیز خدا کے پاس ہی آخرت کا ثواب اور جنت کی نعمتین خَيْرٌ بہتر ہین وَأَبْقَىٰ اور بہت باقی رہنے والی لِلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ اور اپنے رب پر توکل کرتے ہین وَالَّذِينَ اور اون لوگون کے واسطے جو يَجْتَنِبُونَ پرہیز کرتے ہین یا کنارے ہو جاتے ہین كَبَائِرَ الْإِثْمِ بڑے گناہون سے وَالْفَوَاحِشَ اور برے کامون سے وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ اور جب غصہ کرتے ہین لوگون پر رنج یا نقصان یا برائی کے سبب سے جو انھین پہونچائی ہو يَغْفِرُونَ ۝ تو وہ اوس سے درگذر کرتے ہین اور معاف کر دیتے ہین لباب مین ہی کہ یہ آیت حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ انھین لوگ مکہ معظمہ مین گالیان دیتے تھے اور جب انھین غصہ آتا تو اوسے ہضم کرتے اور گالیان دینے والون سے تعرض نہ کرتے بیان مین ہی کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی کہ جب اونھون نے اپنا سب مال راہ خدا مین خرچ کر دیا تو لوگون نے اونھین ملامت کی اور گالیون تک نوبت پہونچادی اور اونھون نے حلم اختیار کیا اور ملامت کرنے والون سے متعرض نہوتے تھے اور ظاہر یہ ہی کہ ان دونون حضرات کی شان مین ہی بلکہ اور مسلمانون کے حق مین بھی جو ان بزرگون کا طریقہ اختیار کرین اور جمع کا صیغہ اس مضمون پر دلالت کرتا ہی بیت مستغرق کار خود چنانکہ دگر ۔ پروائے ملامت گر بیکار ست

وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے قبول کر لیا لِرَبِّهِمْ اپنے رب کو اس سے انصار مراد ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اونھین ایمان کی طرف بلایا تو اوسی وقت اونھون نے خوشی کے ساتھ ایمان قبول کر لیا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ اور برپا رکھی اونھون نے نماز یعنی شرائط اور ارکان کے ساتھ وقت پر پڑھی وَأَمْرُهُمْ اور اونکا کام شُورَىٰ مشورے کے ساتھ ہی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مین یعنی جب کوئی کام کرتے ہین تو باہم صلاح اور مشورہ کر کے کرتے ہین وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ اور اوس چیز مین سے جو ہمنے عطا کیے ہین اونکو مال يُنْفِقُونَ ۝ خرچ کرتے ہین خدا کی راہ مین وَالَّذِينَ اور اون لوگون کے لیے جو ایسے ہین کہ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ جب پہونچتا ہی اونپر ظلم کافرون سے هُمْ يَنْتَصِرُونَ ۝ وہ اپنے دشمن سے یعنی کافرون سے بدلا لیتے ہین اسواسطے کہ کافرون سے بدلا لینا فرض ہی اور اونپر جہاد کرنا لازم ہی وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ اور جزا برے کام کی سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا برا کام ہی مثل اوسکے دوسری جگہ لفظ سیئہ باوصف اسکے کہ سیئہ نہین ہی کلام کے جوڑ کے طور پر یہ ہی جیسے وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا فَمَنْ عَفَا پھر جو کوئی معاف کرے اپنے ظلم کو جو مسلمان ہوا اور اوس سے بدلا نہ لے وَأَصْلَحَ اور صلح کرے اپنے اور ظالم کے درمیان فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ تو اوسکا اجر اللہ پر ہی مبہم وعدہ اس بات پر دلالت کرتا ہی کہ وعدہ کی ہوئی چیز بہت بڑی اور بہتر ہی تبیان مین

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ قیامت کے دن ندا پہونچیگی کہ جو کوئی خدا پر اجر رکھتا ہی اوس سے کہو کہ اوٹھے اور اپنا اجر لے تو کوئی نہ اوٹھیگا مگر وہی جسنے ظالم کا ظلم معاف کر دیا ہو نظم عفو از کنا دسیرت اہل فتوت ست ۔ بے حلم و عفو کار فتوت تمام نیست ۔ بگذر ز جور خصم و کرم کن کہ عاقبت ۔ ور عفو نہ تے ست کہ در انتقام نیست ۔ اِنَّهٗ تحقیق کہ خدا لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۝ دوست نہین رکھتا ظالمون کو یعنی اون لوگون کو جو پہلے ظلم کرتے ہین یا بدلا لینے مین حد سے گذر جاتے ہین وَلَمَنِ انْتَصَرَ اور جو کوئی بغض نکالے ظالم سے بَعْدَ ظُلْمِهٖ بعد اسکے کہ اوسپر ظلم کیا ہو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ بغض نکالنے والون کا گروہ مَا عَلَیْهِمْ نہین ہی اوپر مِّنْ سَبِیْلٍ ۝ کوئی راہ غصہ اور ملامت کی یا اوپر کچھ گنا نہین ہی اِنَّمَا السَّبِیْلُ سوا اسکے نہین کہ غصہ اور عذاب عَلَى الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ اون لوگون پر ہی جو ظلم کرتے ہین لوگون پر وَیَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ اور زیادتی ڈھونڈھتے ہین اور حد سے گذرتے ہین نہین مین بِغَیْرِ الْحَقِّ ط ناحق بے دلیل اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ظالم اور باغی لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ عذاب دکھ دینے والا یعنی دوزخ کا عذاب وَلَمَنْ صَبَرَ اور جو کوئی صبر کرے لوگون کی ایذا پر وَغَفَرَ اور درگذرے اونکے ظلمون سے اور بدلا نہ لے تو اِنَّ ذٰلِكَ بیشک یہ صبر کرنا اور معاف کر دینا لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ بہتر کامون مین سے ہی امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ یہ کام بڑے مردون کا ہی ہر ایک کو یہ قوت نہین ہوتی کہ جفا سہے اور وفا کرے بیت وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم ۔ کہ در طریقۂ ما کافری ست رنجیدن ۔ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسی کو چھوڑ دیتا ہی خدا فَمَا لَهٗ تو نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ وَّلِیٍّ کوئی دوست جو کام بنائے مِّنْ بَعْدِهٖ ط بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑ دیا ہو وَتَرَى الظّٰلِمِیْنَ اور دیکھیگا تو کافرون کو لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جبکہ وہ دیکھینگے عذاب کو یعنی قیامت کے دن کہ یَقُوْلُوْنَ تو کہینگے کہ هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ کیا ہی دنیا کی طرف پھرنے کی مِّنْ سَبِیْلٍ ۝ کوئی راہ کہ پھر دنیا مین جائین اور جو نیک کام ہمسے فوت ہوے اونکا تدارک کرین وَتَرٰىهُمْ اور دیکھیگا تو کافرون کو اوس روز کہ یُعْرَضُوْنَ حاضر کیے جاتے ہین عَلَیْهَا آتش دوزخ پر کنایہ غیر مذکور ہی واضح ہونے کی جہت سے اسواسطے کہ یہ بات معلوم ہی کہ کافرون کا پیش ہونا آتش دوزخ ہی پر ہوگا خٰشِعِیْنَ اوس حال مین کہ فروتن اور حقیر ہونگے مِنَ الذُّلِّ ذلت اور رسوائی کے سبب سے یَنْظُرُوْنَ دیکھتے ہونگے آگ کی مِنْ طَرْفٍ خَفِیٍّ ط چھپی نگاہ سے یعنی کنکھیون سے دوزخ کی طرف دیکھتے ہونگے اور اوسکی ہول اور ہیبت سے سر اوٹھانے کی مجال نہوگی ضحاک نے فرمایا کہ جب انکو دوزخ کی طرف ہنکائینگے تو چھپی نگاہ سے دیکھینگے کبھی فرشتون کو کبھی عرش کی طرف کبھی دوزخ کی جانب اور بعضے اس بات پر ہین کہ طَرْفٍ خَفِیٍّ سے دل کی آنکھ مراد ہی اسواسطے کہ کافر اندھے حشر کیے جائینگے تو دل سے دوزخیون کا حال جانینگے جسطرح دنیا کے اندھے لوگون کا مختلف حال پہچان لیتے ہین وَقَالَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اور جب انہین اس حال پر دیکھینگے تو جو لوگ ایمان لائے وہ کہینگے کہ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ بیشک نقصان اوٹھانے والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہین جنھون نے نقصان کیا اَنْفُسَهُمْ اپنی جانون مین وَاَهْلِیْهِمْ اور اپنے لوگون مین یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قیامت کے دن جانون مین نقصان یہ ہی کہ اپنے کو بتون کی عبادت کے سبب سے آتش دوزخ کا مستحق کر لیا اور اپنے لوگون مین نقصان کر دوزخ مین

تو یہ ہی کہ اونکو ایمان سے باز رکھا اور اگر جنتی ہین تو یہ نقصان ہی کہ خود اونکے دیدار سے محروم رہے اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ آگاہ ہوجاؤ کہ بیشک ظالم یعنی مشرک فِیْ عَذَابٍ مُّقِیْمٍ عذاب مین ہین کہ وہ عذاب برابر ملا ہوا ہی ہمیشہ باقی رہیگا کبھی منقطع نہوگا وَمَا کَانَ لَھُمْ اور نہوگا ان کافرون کے واسطے مِّنْ اَوْلِیَآءَ کوئی دوستون اور مدد کرنے والون مین سے عذاب کے وقت کہ یَنْصُرُوْنَھُمْ مدد دین اونکو مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ خدا کے سوا یعنی خدا کے سوا کسی کو یہ طاقت نہوگی کہ اونپر سے عذاب دور کرسکے اور خدا اونھین عذاب سے نہ بچائیگا وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ اور جس کسی کو گمراہ کرتا ہی خدا فَمَا لَہٗ مِنْ سَبِیْلٍ تو نہین ہی اوسکے واسطے کوئی راہ نجات کی اِسْتَجِیْبُوْا قبول کرو لِرَبِّکُمْ اپنے رب کو یعنی ایمان اور توحید کا جو اونے حکم کیا ہی اوسے مان لو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اسکے کہ آئے یَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ وہ دن کہ نہین ہی پھرنا اوسے مِنَ اللّٰہِ اللہ کی طرف سے اوس دن کے آنے کا حکم ہوا ہی اور یہ حکم نہ ٹلیگا مَا لَکُمْ نہین ہی تمھارے واسطے مِّنْ مَّلْجَاٍ کوئی پناہ اور گریز گاہ یَّوْمَئِذٍ اوس دن وَّمَا لَکُمْ اور نہین تمھارے واسطے مِّنْ نَّکِیْرٍ کچھ انکار اوسمین جو تمنے کیا ہی یعنی اپنے عملون سے منکر نہوسکوگے اسواسطے کہ کرام الکاتبین نے اعمال نامون مین لکھا ہوگا اور تمھارے اعضا بھی اون اعمال پر گواہی دینگے فَاِنْ اَعْرَضُوْا پھر اگر منہ پھیرین مشرک دعوت اسلام قبول کرنے سے فَمَآ اَرْسَلْنٰکَ تو ہمنے نہین بھیجا تجھے عَلَیْھِمْ اونپر حَفِیْظًا نگہبان کہ برے کام سے اونکو بچائے رکھو اِنْ عَلَیْکَ نہین ہی تجھپر اِلَّا الْبَلٰغُ مگر حکم پہونچا دینا اور تم حکم پہونچانے والے ہو وَاِنَّآ اِذَآ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ اور تحقیق کہ ہم جب چکھاتے ہین کافر کو یعنی پہونچاتے ہین مِنَّا اپنی طرف سے رَحْمَۃً صحت اور دولتمندی تو فَرِحَ بِھَا خوش ہوتا ہی اوسکے سبب سے وَاِنْ تُصِبْھُمْ اور اگر پہونچتی ہی اونکو سَیِّئَۃٌ برائی جیسے بیماری اور مفلسی اور محنت بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ بسبب اوسکے کہ آگے بھیج چکے اونکے ہاتھ برے کام فَاِنَّ الْاِنْسَانَ تو بیشک انسان یعنی کافر کَفُوْرٌ بڑے ناشکرے اور بے ایمان ہین اور شاید کہ انسان سے سب آدمی مراد ہون اور اکثر اونمین سے ایسے ہی ہین کہ راحت اور نعمت بھول جاتے ہین اور محنت و مصیبت کو سخت اور بہت جانتے ہین تمام منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ شکر نہ کرنا ایمان والون کی ناشکری اور کفران ہی لِلّٰہِ خدا ہی کے واسطے ہی مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون کی اور زمین کی یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ پیدا کرتا ہی جو کچھ چاہتا ہی یَھَبُ عطا کرتا ہی لِمَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی اِنَاثًا بیٹیان اکیلی بغیر بیٹے کے جیسے حضرت لوط علیہ السلام کو وَّیَھَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اور عطا کرتا ہی جسے چاہتا ہی الذُّکُوْرَ بیٹے فقط بیٹیان نہین جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اَوْ یُزَوِّجُھُمْ یا جوڑا دیتا ہی اونکو ذُکْرَانًا وَّاِنَاثًا بیٹے اور بیٹیان یعنی بیٹا بھی عطا کرتا ہی اور بیٹی بھی جیسے ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسطرح اکیلی بیٹیان اور اکیلے بیٹے عطا کرنا اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا تھا اوسطرح یہان نہین ارشاد کیا اسواسطے کہ جہان فقط بیٹی عطا کرتا ہی وہان شاید ان باپ کو بیٹے کی تمنا ہو اور جہان فقط بیٹا عطا فرماتا ہی وہان شاید ان باپ کو بیٹی کی آرزو ہو تو ان اپنی مشیت کے ساتھ متعلق کیا یعنی ہم جو کچھ چاہتے ہین عطا کرتے ہین جہان بیٹا بیٹی دونون عطا فرمائے تو ان باپ کو کچھ آرزو نہین باقی رہتی کہ اوسکی نفی کرنا چاہیے وَیَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ اور کردیتا ہی جسے چاہتا ہی

عقیما ۵ لاولد کہ اوسکے اولاد پیدا ہی نہو جیسے حضرت یحیی علیہ السلام کو اِنَّهٗ عَلِیْمٌ بیشک خدا جانتا ہی جو کچھ دیتا ہی قَدِیْرٌ ۵ قادر ہی ہر چیز پر جو کچھ بناتا ہی اوسکا علم اور دانائی جہل اور نادانی سے مقدس اور مبرا ہی اور اوسکی قدرت اور توانائی عجز سے منزہ اور معرا ہی بیت علم او برطرف از شائبہ جہل و فتور ۵ قدرتش پاک از آلائش نقصان و قصور ۵ لکھا ہی کہ یہود نے حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ آپکا خدا آپ سے بیواسطہ بات کیون نہین کرتا کہ آپ اوسکا دیدار بھی کرین جیسے حضرت موسی اوس سے کلام بھی کرتے تھے اور اوسکو دیکھتے بھی تھے تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ موسی علیہ السلام اللہ سے کلام کرتے تھے اوسے دیکھتے نہ تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا كَانَ اور نہین ہی اور نہ چاہیے لِبَشَرٍ آدمی کو اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ یہ کہ کلام کرے اوس سے وہ بدون اور روبرو دنیا مین اور وہ آدمی اوسے دیکھے تو خدا کا کلام بشر کے ساتھ نہین ہوتا اِلَّا وَحْیًا مگر وحی کرکے اور وہ کلام پوشیدہ ہی کہ بہت سرعت اور جلدی کے ساتھ اوسے دریافت کرلیتے ہین یا بطریق الہام یا خواب مین اَوْ مِنْ وَّرَآئِ حِجَابٍ یا بات کرتا ہی اوسکے ساتھ وراے حجاب سے یعنی آدمی حجاب اور آڑ مین ہوتا ہی جیسا کہ حضرت موسی اور ادریس علیہما السلام کے ساتھ بات کی اور وہ حجاب نور کے پردہ مین تھے منقول ہی کہ حق تعالی نے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وراے حجابین سے کلام کیا یعنی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو حجابون مین تھے کہ خدا کا کلام سنا ایک حجاب زرسرخ کا دوسرا مروارید سفید کا اور دونون حجابون مین ستر برس راہ کا فرق تھا اَوْ یُرْسِلَ رَسُوْلًا یا خدا بھیجتا ہی کوئی رسول فرشتہ اوس بشر پر فَیُوْحِیَ بِاِذْنِهٖ تو وحی کرتا ہی وہ بھیجا ہوا فرشتہ اوس بشر کو جسکی طرف وہ بھیجا گیا ہی خدا کے اذن سے مَا یَشَآءُ جو کچھ خدا چاہتا ہی اِنَّهٗ عَلِیٌّ بیشک وہ برتر ہی صفات مخلوق سے اور غالب ہی وحی پہونچانے مین حَكِیْمٌ جانتا ہی بشر کے ساتھ کلام کرنا حکمت کی رو سے جس طرح پر کہ چاہیے وَكَذٰلِكَ اور جسطرح وحی بھیجی ہمنے پیغمبرون کی طرف تجھسے پہلے اسی طرح اَوْحَیْنَآ اِلَیْكَ وحی کیا ہمنے تیری طرف اے ہمارے حبیب رُوْحًا قرآن کو مِّنْ اَمْرِنَا ۵ اپنے حکم سے حق تعالی نے قرآن کو روح فرمایا اسواسطے کہ اوسکے سبب سے دل زندہ ہوتے ہین جسطرح بدن روح سے زندگی پاتا ہی مَا كُنْتَ تَدْرِیْ نہ تھا تو کہ جانے وحی کے قبل کہ مَا الْكِتٰبُ کیا چیز ہی قرآن یعنی جب قرآن اوتارا نہ گیا تھا تو تم اوسے نہ جانتے تھے یا ازل مین جو سعادت و شقاوت لکھی گئی تھی کچھ نہ معلوم تھی وَلَا الْاِیْمَانُ اور نہین جانا تھا تمنے ایمان کی طرف دعوت کرنا اور بلانا یا ایمان کے احکام اور شرائع اوسکے علم کے تم عالم نہ تھے یا اہل ایمان کو تم نہین پہچانتے تھے یعنی تمکو یہ نہ معلوم تھا کہ کون تمہارا ایمان لائیگا وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ اور مگر کردیا ہمنے کتاب یا ایمان کو نُوْرًا هَدِیْ بِهٖ نور کہ ہدایت کرین ہم اوسکے سبب سے مَنْ نَّشَآءُ جس کسی کو کہ ہم چاہین مِنْ عِبَادِنَا ۵ اپنے بندون مین سے یعنی جو بندے اوسکو قبول کرلیتے ہین تو طریق دین کی راہ پاتے ہین وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اور یقینی تو پکارتا ہی اے ہمارے حبیب وحی کے سبب سے لوگون کو اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۵ سیدھی راہ کی طرف تمہارا پکارنا تو عام ہی تمام خلق کو اور میری ہدایت خاص ہی جسے مین چاہتا ہون ہدایت کرتا ہون اور صراط مستقیم دین اسلام ہی یا ایسی راہ جو طالب کو منزل مقصود پر پہونچادے صِرَاطِ اللّٰهِ وہ خدا کی راہ ہی الَّذِیْ لَهٗ ایسا ہی کہ اوسکے واسطے نشانیان ہین مَا فِی السَّمٰوٰتِ

وَمَا فِي الْأَرْضِ جو کچھ آسمانون مین ہی اور زمین مین ہی اِلَّا اِلَى اللّٰهِ آگاہ ہوجاؤ کہ خدا کی طرف تَصِيرُ الْأُمُورُ ۝ ع پھیرینگے خلائق کے کام آخرت مین محققون کے نزدیک ہر وقت اور ہر حال مین سب کام اوسی کی طرف پھرتے ہین اور پردے اور واسطے اٹھ جاتے ہین یہ معنی حاصل ہوتے ہین منظم صورت کثرت مجب وحدت ست غیبت مانع نور حضور بود دیدۂ دل باز کشای ببین سِرِّ اِلَى اللّٰهِ تَصِيرُ الْأُمُورُ

سورۃ زخرف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ نواسی آیتین ہین
سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعٌ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً

حٰمٓ ۝ حروف مقطعہ گاہ اور جتانے کے واسطے ہین تاکہ سننے والے کو خواب غفلت سے ہوشیار کردین اور ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول جو لغت قدوہ مین ہی اس بات کی تائید کرتا ہی وہ جہان اونھون نے کہا ہی کہ حروف تہجی ادائے تنبیہ کے واسطے آتے ہین الا کے مقام پر تو یہان حٰ اور میم کلام اعظم سننے کو آگاہ کرنے کے واسطے ہین کشف الاسرار مین ہی کہ حٰ حیات حق کی طرف اشارہ ہی اور میم اوسکے مُلک کی طرف وہ قسم یاد کرتا ہی حیات مے زوال اور مُلک مے انتقال کی وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اور قرآن کی جو روشن اور ظاہر ہی دلائل اعجاز کے ساتھ یا ظاہر کرنے والا احکام شرع کا اور ہدایت کی راہون کا اور قسم کا جواب کیا یہ ہی اِنَّا جَعَلْنٰهُ بیشک ہمنے بھیجی یہ کتاب قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا قرآن زبان عرب مین لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ تاکہ شاید تم عربی زبان ہو سمجھو اے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت صحیح جان لو اوس چیز کے سبب سے جو اوسمین فصاحت کے آثار اور بلاغت کے اطوار ہین وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن فِيْٓ اُمِّ الْكِتٰبِ سب آسمانی کتابون کی اصل یعنی لوح محفوظ مین ہی جو کہ تغیر سے امین ہی لَدَيْنَا ہمارے پاس لَعَلِيٌّ البتہ بلند مرتبہ حَكِيْمٌ ۝ محکم کیا ہوا کہ اوسمین تناقض نہین ہی یا اور اگلی آسمانی کتابون کو منسوخ کرنے والا ہی اور خود منسوخ نہین ہوتا اَفَنَضْرِبُ کیا پھر ہاتھ روکھین ہم عَنْكُمُ الذِّكْرَ سے قرآن کو صَفْحًا باز رکھنا اَنْ كُنْتُمْ سبب اسکے کہ ہو تم قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝ قوم مشرک یعنی باوصف اسکے کہ تم قرآن سے انکار کرتے ہو اور اوسکی تکذیب کرتے ہو مگر ہم اپنی وحی نہ روکینگے بلکہ جب حجت لازم کرنے کے واسطے ہم پے در پے بھیجینگے اور تبیان مین یہ تفسیر کی ہی کہ تمھارے شرک کے سبب سے قرآن کو ہم آسمان پر نہ اوٹھالینگے اسواسطے کہ ہم جانتے ہین کہ عنقریب وہ لوگ پیدا ہونگے جو اوسپر ایمان لائینگے اور اوسکے احکام پر عمل کرینگے وَكَمْ اَرْسَلْنَا اور کتنے بہت سے بھیجے ہمنے مِنْ نَّبِيٍّ فِي الْاَوَّلِيْنَ ۝ پیغمبر اگلے لوگون مین کہ وہ لوگ شرک اور مسرف تھے اور اونکے کفر نے ہمین رسول بھیجنے سے نہین روکا وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ اور نہین آیا اگلے کافرون کے پاس کوئی پیغمبر ہوا ہمارے پاس سے مگر یہ کہ تھے اوسکی قوم کے معاند کہ اوسکے ساتھ ہنسی کرتے تھے جسطرح قریش کے منکر تمھارے ساتھ ہنسی اور مسخرا پن کرتے ہین فَاَهْلَكْنَآ پھر ہلاک کردیا ہمنے ہنسی کرنے کے سبب سے اونکو جو اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا بہت سخت تھے اونسے قوت کی رو سے یعنی ان کافرون سے زیادہ جو قوی تھے اونکو ہمنے ہلاک کردیا اور اونکی سختی اور شوکت نے ہمکو عاجز نہین کیا وَمَضٰى اور گذرا قرآن مین کئی جگہ مَثَلُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ حال اور قصہ اگلون کا کہ اونھون نے پیغمبرون کے ساتھ کیا کیا اور ہمنے اونکے ساتھ کیا کیا اس جگہ سے

ع ۵

معانقہ عند المنقد مین ۱۲

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نصرت کا وعدہ اور مشرکوں کے لیے عذاب اور عقوبت کی وعید نکلتی ہے وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے ہمارے حبیب اپنی قوم کے لوگوں سے کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ کسنے پیدا کیے آسمان اور زمین تو لَيَقُولُنَّ ضرور کہینگے کہ خَلَقَهُنَّ الْعَزِيزُ پیدا کیا اونھیں اوس خداوند نے جو غالب ہے اپنے حکم مین الْعَلِيمُ جاننے والا بندون کا احوال اسواسطے کہ یہ پیدا کرنا کسی جاہل اور عاجز کا کام نہین ہوسکتا اور یہ آیت اون کافرون کے کمال جہالت اور حماقت سے خبر دیتی ہے کہ اقرار تو کرتے ہین کہ پیدا کرنے والا قوی اور دانا ہے اور اوسکے غیر کی عبادت کرتے ہین پھر حق تعالی اپنی صفت مین فرماتا ہے کہ الَّذِي جَعَلَ ایسا خداوند ہے کہ اوسنے پیدا کیا لَكُمُ الْأَرْضَ تمھارے واسطے زمین کو مَهْدًا بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمھاری قرارگاہ ہو وَجَعَلَ لَكُمْ اور پیدا کیے اور ظاہر کردیے تمھارے واسطے فِيهَا سُبُلًا اوس زمین مین راہین لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ تاکہ شاید تم راہ پاؤ اونکے سبب سے اون شہرون اور مکانون کی طرف جہان تم جانا چاہو وَالَّذِي نَزَّلَ اور وہ وہ خدا ہے جسنے نازل کیا مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے مَاءً بِقَدَرٍ پانی بقدر حاجت اور مصلحت کے قدر یعنی تو بہت کہ اوسکے سبب سے غرق ہوجائین جیسے طوفان نوح نہ تھوڑا کہ کھیتون کی ضرورت کو کافی نہو فَأَنْشَرْنَا بِهِ پھر زندہ کیا ہمنے اوس پانی کے سبب سے بَلْدَةً مَيْتًا شہر اور جگہ مردہ کو یعنی خشک اور افسردہ زمین کو گھاس نکال کر غیبت سے تکلم کی طرف التفات اس بہت سے کہ یہ فعل اوسی کے ساتھ خاص ہے كَذٰلِكَ اسی زندہ کرنے کی طرح تُخْرَجُونَ تم نکالے جاؤگے قبرون سے زندہ ہوکر وَالَّذِي خَلَقَ الْأَزْوَاجَ اور وہ خداوند وہ ہے جسنے پیدا کین جنسین اور قسمین فرشتون اور مخلوقات کی كُلَّهَا وہ سب بے کسی یار اور مددگار کے وَجَعَلَ لَكُمْ اور بنائی تمھارے واسطے مِنَ الْفُلْكِ کشتیون سے وَالْأَنْعَامِ اور چارپایون مین سے مَا تَرْكَبُونَ وہ چیز کہ سوار ہو خشکی اور تری مین لِتَسْتَوُوا تاکہ سیدھے ہوجاؤ عَلٰى ظُهُورِهِ اونکی پشتون پر سواری مین ثُمَّ تَذْكُرُوا پھر یاد کرو نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اپنے رب کی نعمت إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ جب سیدھے ہوجاؤ تم اوپر وَتَقُولُوا اور کہو کہ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ پاک ہے وہ خدا جسنے مسخر کردیا اور زیردست بنادیا لَنَا هٰذَا ہمارے واسطے اس کشتی کو یا اس چارپایہ کو کہ اونپر سوار ہوکر خشکی اور تری ہم طے کرتے ہین وَمَا كُنَّا لَهُ اور نہین ہین ہم اس سواری کو اپنی قوت سے مُقْرِنِينَ تھامنے والے اور فرمانبردار کرنے والے وَإِنَّا إِلٰى رَبِّنَا اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لَمُنْقَلِبُونَ پھرنے والے ہین اپنی آخر عمر مین اوس سواری پر جسکو جنازہ کہتے ہین اور دنیا کی سواریون مین وہ اخیر سواری ہے بیت ہشدار و عنان کشیدہ رو آخر کار بایدت مرکب چوبین جہان خواہی رفت حدیث مین ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکاب مین پاے مبارک رکھتے تو بسم اللہ کہتے اور جب سواری کی پشت پر بیٹھتے تو کہتے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ موضح مین ہے کہ سوار ہونے والے کو چاہیے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کسی کو دیکھا کہ سواری پر بیٹھا اور آیت سُبْحَانَ الَّذِیْ آخر تک پڑھی حضرت امام نے فرمایا کہ تمکو کسنے یہ حکم کیا ہے سوار نے عرض کی کہ اے فرزند رسول اللہ ہمین کیا حکم کیا ہے فرمایا کہ اِنْ تَذْکُرُوْا نِعْمَۃَ رَبِّکُمْ یہ کہ یاد کرو اپنے رب کی نعمت سوار ہوتے وقت یہ اسطرف اشارہ ہے کہ سوار ہوتے وقت حمد کرنے سے غافل نہ رہو وَجَعَلُوا اور حکم کرتے ہین

کافر اور مقرر کرتے ہین لَهٗ خدا کے واسطے مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا اوسکے بندون مین سے ایک حصہ یعنی کہتے ہین کہ فرشتے اوسکی بیٹیان ہین کافرون کے جہل سے تعجب ہی کہ اوسکی خالقیت اور عزت اور علم کا اقرار کرنے کے بعد اوسکے واسطے اولاد ثابت کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ ولادت اجسام کی صفتون مین سے ہی اور وہ سب جسمون کا خالق ہی اِنَّ الْاِنْسَانَ بیشک کافر لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ کھلا ہوا ہی اوسکا کفر کہ حق تعالی کی طرف اولاد کی نسبت کرتا ہی اور اون کافرون کی جہالت کی نشانیون سے ایک یہ ہی کہ بیٹیون کی نسبت حق تعالی کی طرف کرتے ہین اور اپنے واسطے بیٹے چاہتے ہین تو حق تعالی فرماتا ہی اَمِ اتَّخَذَ لیلیا ہی خدا نے اپنے واسطے مِمَّا يَخْلُقُ اوس چیزون مین سے جو وہ پیدا کرتا ہی بَنٰتٍ بیٹیان کہ بہت بُری اور ناقص ہوتی ہین وَّاَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِيْنَ ۝ اور تمکو برگزیدہ کیا اور خاص کر لیا بیٹون کے ساتھ کہ بہتر اور بہت کامل ہین اور یہ بات کیونکر ہونا چاہیے کہ خدا کا بچہ بندہ کے بچہ سے کمتر ہو وَاِذَا بُشِّرَ اور جب خبر دیا جاتا ہی اَحَدُهُمْ کوئی اون مشرکون مین سے جو خدا کی طرف بیٹیون کو منسوب کرتے ہین کہ وہ ملایکہ ہین بِمَا ضَرَبَ ساتھ اوس چیز کے کہ بناتا ہی لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا خدائے مہربان کے واسطے شبیہ اور مانند یعنی خدا کی طرف جو کافر بیٹیون کی نسبت کرتے ہین تو فی الحقیقۃ اوسکے واسطے مثل اور مانند ٹھہراتے ہین اسواسطے کہ اولاد کو ضرور ہی کہ والد کے مثل ہو تو وہ کافر بیٹیون کو خدا کے واسطے ضرب المثل کرتے ہین پس اون کافرون مین سے جب کسی کو خبر دیتے ہین کہ تیرے بیٹی پیدا ہوئی تو ظَلَّ وَجْهُهٗ ہو جاتا ہی اوسکا منہ مُسْوَدًّا کالا نہایت رنج اور غم کے سبب سے وَّهُوَ كَظِيْمٌ ۝ اور وہ بھرا ہوتا ہی غم اور بیچینی اور بے صبری مین یعنی اپنے دل ہی دل مین غم کھاتا ہی پس ای کافرو جب تم اپنے واسطے بیٹیان نہین پسند کرتے تو خدا کے واسطے کیون روا رکھتے ہو اَوَمَنْ يُّنَشَّؤُا کیا جو کوئی پرورش کیا جاتا ہی فِي الْحِلْيَةِ زیور مین یعنی ناز مین پرورش پاتا ہی اور اوسے لڑائی اور معرکہ آرائی کی قوت نہو وَهُوَ فِي الْخِصَامِ اور وہ جھگڑے اور گفتگو کے وقت غَيْرُ مُبِيْنٍ ۝ نہ بیان کرنے والا دلیل کا ہو اور عرب کو شجاعت اور فصاحت پر فخر تھا اور اکثر عورتون مین یہ دونون صفتین نہین ہوتی ہین تو حق تعالی نے فرمایا کہ کیا جو کوئی ایسا ہو خدا اوسے فرزندی مین لیتا ہی اور کافرون کی بڑی نادانی بیان فرماتا ہی کہ وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ اور نام رکھا فرشتون کا الَّذِيْنَ هُمْ ایسے فرشتے کہ وہ عِبٰدُ الرَّحْمٰنِ بندے ہین اللہ کے کیا نام رکھا اِنَاثًا لڑکیان یعنی فرشتے جو ہمیشہ عبادت اور بندگی مین مشغول رہتے ہین کافر اونکو خدا کی بیٹیان کہتے ہین اَشَهِدُوْا کیا حاضر تھے اور اونھون نے دیکھا ہی خَلْقَهُمْ پیدا کرنا خدا کا اونکو کہ عورت ہونے کی صفت اونمین دیکھی ہو معلوم ہوا کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے کافرون سے پوچھا کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ فرشتے عورتین ہین تو کافرون نے کہا کہ ہمنے اپنے باپ دادا سے سنا ہی اور ہم گواہی دیتے ہین کہ ہمارے باپ دادا جھوٹ نہین بولتے تھے تو حق تعالی نے فرمایا سَتُكْتَبُ قریب ہی کہ لکھی جائے شَهَادَتُهُمْ اونکی گواہی وَيُسْـَٔلُوْنَ ۝ اور پوچھے جائینگے قیامت کے دن کہ یہ بات بتا وَقَالُوْا اور کہا بتوں نے خراعہ سے کہ لَوْ شَآءَ الرَّحْمٰنُ اگر چاہتا خدا تو مَا عَبَدْنٰهُمْ نہ پوجتے ہم فرشتون کو اور یہ بات جھگڑے کی راہ سے کہتے تھے اس اعتقاد کی راہ سے نہین کہ خدا کی مشیت بندون کی مشیت پر غالب ہی اور یہ اعتقاد تو ایمان مین سے ہی تو لاجرم حق تعالی نے فرمایا

ع ۱ ۱۵

مَا لَهُمْ نہیں ہے اونکے واسطے بِذٰلِكَ اوس بات کا جو وہ کہتے ہین مِنْ عِلْمٍ کچھ علم یعنی یہ بات علم کی رو سے نہین کہتے بلکہ مشیت کو
حکم الٰہی ضائع کرنے پر دلیل کرتے ہین اِنْ هُمْ نہین ہین وہ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ مگر یہ جھوٹ کہتے ہین اور وسیط مین ہے کہ وہ مکابرہ عایہ تھا کہ حق تعالیٰ نے
ہماری تقدیر مین اونکی پرستش لکھدی ہے اور اس بات پر خدا راضی ہے تو اس بات کے سبب سے ہمپر عذاب نہ کریگا تو وہ جھوٹ کہتے تھے اسواسطے
کہ حق تعالیٰ کسی کافر کے کفر سے راضی نہین اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ بلکہ وہ کہتے ہین ایسا نہین ہے کیا دی تھی ہمنے لونکو كِتٰبًا مِّنْ قَبْلِهٖ کوئی
کتاب قرآن سے قبل جس سے اونکی بات کا سچ ہونا ثابت ہو فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ اوس کتاب پر چنگل مارنے والے ہون اور
اوس سے دلیل نکالین اور یہ بات مقرر ہے کہ ہمنے قرآن سے پہلے کوئی کتاب نہین دی کہ اوس سے کوئی دلیل و نقل لائین اور عقل کی راہ سے بھی
کوئی دلیل نہین رکھتے بَلْ قَالُوْٓا بلکہ کہتے ہین کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا بیشک پایا ہمنے اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ
اور خصلت پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر راہ پائے ہوے ہین یعنی اپنے باپ دادا کے
طریقہ کو دلیل پکڑتے ہین جو نادان تھے وَكَذٰلِكَ اور اسی طرح مَآ اَرْسَلْنَا نہین بھیجا ہمنے قبل تمھارے
اے ہمارے حبیب فِيْ قَرْيَةٍ کسی قریہ مین مِّنْ نَّذِيْرٍ کوئی پیغمبر ڈرانے والا کہ اوسنے عذاب سے اوس قریہ والون کو ڈرایا اور
شرک سے توحید کی طرف بلایا اِلَّا قَالَ مگر کہا مُتْرَفُوْهَآ اوس گاؤن کے دولتمندون اور سرداروں نے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ بیشک پایا ہمنے
اٰبَآءَنَا اپنے باپ دادا کو عَلٰٓى اُمَّةٍ ایک طریقہ اور آئین پر وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ اور ہم اونکے قدمون کے نشان پر مُّقْتَدُوْنَ
پیروی کرنے والے ہین قٰلَ کہا پیغمبر نے اور بکر نے قٰلَ پڑھا ہے یعنی کہا اے پیغمبر کہ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا تم اپنے نادان باپ دادا کی پیروی
کرتے ہو اگرچہ لایا ہون نہین تمھارے واسطے بِاَهْدٰى دین سیدھا مِمَّا وَجَدْتُّمْ اوس چیز سے کہ پایا ہے تمنے عَلَيْهِ اوس
دین پر اٰبَآءَكُمْ اپنے باپ دادا کو اور وہ تقلید پر ایسے کڑے اور اڑے ہوے تھے کہ محض عناد کی راہ سے قَالُوْٓا کہا اونھون نے کہ
اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ ہم اوس چیز کے ساتھ کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ کافر ہین تو تقلید کی شامت سے اونکا کام تکبر اور
دشمنی کو پہونچا نظم خلق را تقلید شان بر باد داد ؎ کہ دو صد لعنت بران تقلید باد ؎ گر عقلش سوے بالا مے برد ؎ مرغ تقلیدش بپستی مے پرد ؎
فَانْتَقَمْنَا پھر انتقام اور بدلا لیا ہمنے مِنْهُمْ اونسے یعنی مقلدون اور معاندون سے اونکی جڑ اوکھاڑ کر فَانْظُرْ کیف كَانَ پھر
دیکھ کہ کیسا ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ انجام تکذیب کرنے والون کا اس کلام مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی ہے پھر فرماتا ہے
کہ اگر اپنے باپ دادا کی تقلید کرتے ہو تو ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تقلید کرو جو تمھارے باپ دادا مین سب سے زیادہ شریف اور بزرگ ہین ع
وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ اور یاد کرو اسے کہ کہا ابراہیم نے غار سے باہر نکلنے کے بعد لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖٓ اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگون سے
جب اونھین بت پرستی کرتے دیکھا کہ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ بیشک مین بیزار ہون مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اوس چیز سے جسکو تم پوجتے ہو
اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ مگر وہ جسنے مجھے پیدا کیا فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ پس بیشک وہ مجھے ثابت رکھتا ہے ہدایت پر
وَجَعَلَهَا اور کیا ابراہیم علیہ السلام نے کلمۂ توحید کو كَلِمَةً بَاقِيَةً کلمہ باقی رہنے والا فِيْ عَقِبِهٖ اپنی ذریت مین
اور اسی سے ہمیشہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین موحد اور توحید کی طرف بلانے والے ہوے اور بعضون نے کہا ہے کہ عقب ابراہیم سے

آل محمد یا امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ حق تعالی نے حضرت ابراہیم کی نسل مین کلمہ توحید کو باقی چھوڑا لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُونَ ○ تاکہ شاید کافر شرک سے پھرین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر آئین بَلْ مَتَّعْتُ بلکہ فائدہ دیا ہمنے
هٰٓؤُلَآءِ کافرون کے اس گروہ کو جو حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کے زمانہ مین ہین وَاٰبَآءَهُمْ اور اونکے باپ دادا کو عمر دراز
اور نعمت نے اندازہ عطا کرکے حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ یہانتک کہ آیا اونکے پاس کلام سچا یعنی قرآن یا دین اسلام وَرَسُوْلٌ
مُّبِيْنٌ ○ اور پیغمبر آشکارا دلیلون اور معجزون کے ساتھ یا توحید بیان کرنے والا دلیلون اور آیتون کے ساتھ وَلَمَّا جَآءَهُمُ
الْحَقُّ اور جب کہ آیا اونکے پاس کلام راست اور درست تو چاہیے تھا کہ اس نعمت کی شکر گزاری مین فرمانبرداری کرتے اوسکے خلاف
انکار مین زیادتی کرکے قَالُوْا هٰذَا بولے کہ یہ قرآن سِحْرٌ جادو ہی وَاِنَّا بِهٖ اور بیشک ہم اوسکے ساتھ كٰفِرُوْنَ ○ کافر ہین
اور باور نہین رکھتے کہ یہ خدا کے پاس سے اترا ہی وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے دوبارہ کہ لَوْلَا نُزِّلَ کیون نہ اوتارا گیا
هٰذَا الْقُرْاٰنُ یہ قرآن اگر خدا کے پاس سے ہی عَلٰى رَجُلٍ کسی مرد پر مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ ایک کے ان دونون گانون مین سے
کہ مکہ معظمہ اور طائف ہی عَظِيْمٍ ○ بڑے بزرگ پر جو صاحب مال اور صاحب جاہ ہوتا مکہ مین ولید بن مغیرہ پر یا عتبہ بن
ربیعہ یا اخنس بن شریف پر اور طائف مین عروہ ثقفی یا حبیب بن عمر یا کنانہ پر کافرون کا مدعا یہ تھا کہ رسالت پر منصب ہم
چاہیے تھا کہ کسی بزرگ آدمی کو ملتا اور بزرگی اونکے نزدیک مزخرفات دنیوی جمع ہونے اور حکومت کرنے اور گروہ
اور حشمت کی کثرت پر منحصر تھی اور اونھون نے یہ نہ جانا کہ رسالت عالی رتبہ اور اوسکا استحقاق فضائل روحانی اور کمالات
قدسی سے آراستہ ہوتا ہی اور ان سب اختصاص کے ساتھ جاننا چاہیے کہ حضرت واہب العطایا کے خاص فضل سے یہ مرتبہ
حاصل ہوتا ہی مصرع تا دوست از ان میان کرا مے خواہد ۔ تو حق تعالی نے اونکے جواب مین فرمایا کہ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ کیا وہ تقسیم
کرتے ہین رَحْمَتَ رَبِّكَ تیرے رب کی رحمت کہ نبوت ہی یعنی رسالت کی کنجیان کیا انکے دست تصرف مین ہین تاکہ جسپر
چاہین نبوت کا دروازہ کھول دین نَحْنُ قَسَمْنَا ہمنے تقسیم کی بَيْنَهُمْ اونکے درمیان مَّعِيْشَتَهُمْ اونکی معیشت یعنی وہ
چیز جسکے سبب سے زندہ رہتے ہین فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین اور وہ اوسکی تدبیر اور تغییر مین عاجز ہین پس کیونکر امر رسالت مین
کہ مراتب انسانیہ مین اعلی رتبہ ہی دخل دیتے ہین وَرَفَعْنَا اور بلند کیا ہمنے بَعْضَهُمْ اونکے بعض کو فَوْقَ بَعْضٍ بعض پر دَرَجٰتٍ
درجون کی رو سے روزی مین کہ ایک مالدار ہی دوسرا فقیر یا حریت مین کہ ایک آزاد ہی دوسرا غلام یا بزرگیون مین کہ ایک فاضل ہی دوسرا
مفضول حقائق سلمی مین ہی کہ درجون کا فرق نیک اخلاق کے سبب سے ہی جسکی جو بہت نیک اوسکا درجہ بہت بلند اور یہ تفاوت ہمنے کیا
لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ تاکہ بنالین بعضے آدمی بَعْضًا بعض کو سُخْرِيًّا کام کرنے والا یعنی لوگون سے کام کو کہین تاکہ ان کام کرنے والون کے کام بنین
اور اونکی معاش حاصل ہو ایک مال سے دوسرے کا معاون ہو دوسرا اعمال سے اوسکی مدد کرے تاکہ اس صورت سے امور دنیوی کا انتظام ہو
وَرَحْمَتُ رَبِّكَ اور تیرے رب کی رحمت یعنی نبوت خَيْرٌ بہتر ہی مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ اوس چیز سے جو کافر جمع کرتے ہین مال دنیا اور اوسے
بزرگی کا سبب جانتے ہین وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اور اگر نہ یہ ہی کہ ہوتے آدمی اُمَّةً وَّاحِدَةً ایک گروہ مجتمع حرص پر دنیا کو یا آخرت پر دنیا کو

اختیار کرلینے مین جَعَلْنَا تو البتہ ہم کردیتے لِمَنْ یَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ اوس شخص کے واسطے جو نہین ایمان لاتا خدا کا لِبُیُوْتِهِمْ اونکے گھرون کو سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ چھتین سونے کی وَّمَعَارِجَ اور سیڑھیان کہ اونکے سبب سے عَلَیْهَا چھت پر اون گھرون کی یَظْهَرُوْنَ ۝ چڑھین اور اپنے کو دکھائین وَلِبُیُوْتِهِمْ اور کردیتے ہم اونکے گھرون کو اَبْوَابًا دروازے وَّسُرُرًا عَلَیْهَا اور تختے چاندی کے کہ اوسپر یَتَّكِـُٔوْنَ ۝ تکیہ لگاکر سب بیٹھین اس آیت مین اشارہ ہی دنیا کی حقارت کی طرف یعنی ہمارے سامنے دنیا کی کچھ قدر و قیمت نہین ہی اور اگر ایسا نہوتا تو لوگ دنیا کے طلب کرنے اور جمع کرنے مین مشغول ہوجاتے اسواسطے کہ اکثر طبیعتین دنیا کی محبت کے ساتھ مخلوق ہین اور اوسکے سبب سے عبادت الٰہی اور فرمانبرداری سے باز رہ کر کفر اور ناشکری کی طرف لوگ میل کرتے ہین اور اگر کافرون کے گھرون کی چھتون اور دروازون اور سیڑھیون اور تختون کو بالکل ہم چاندی کا کردیتے وَزُخْرُفًا اور باوجود اسکے اونکو ہم سونا بھی دیتے یا ہم اگر ایسا کرتے کہ یہ سب چیزین وہ سونے کی بناتے وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ اور نہین ہی یہ سب جو یاد کیا گیا لَمَّا مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا مگر متاع زندگی دنیا کی یعنی زائل اور منتقل ہوجانے والی ہی وَالْاٰخِرَةُ اور نعمت آخرت کی اور بعض نے کہا ہی کہ بہشت عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب پاس یعنی اوسکے حکم مین لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے ہی جنھون نے شرک اور گناہون سے احتراز کیا اور لذت حاصل کرنے کی چیزون اور اس جہان کی نعمتین جو فنا ہوجانے والی ہین اونسے اجتناب کیا اور بچے رہے قطعہ ہر کسی کہ رخ از متاع فانی برتافت ٭ و اندر طلب دولت باقی بشتافت ٭ آنجا کہ کمال ہمتش بود رسید ٭ وان چیز کہ مقصود دلش بود بیافت ٭ وَمَنْ یَّعْشُ اور جو کوئی آنکھ چرائے یعنی انکار کرے عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ یاد الٰہی سے یعنی حلال اور حرام کے ذکر سے اور عذاب الٰہی سے نہ ڈرے اور اوسکی رحمت کا امیدوار نرہے تو نُقَیِّضْ مسلط کردیتے ہین ہم لَهٗ اوسکے واسطے شَیْطٰنًا شیطان فَهُوَ پس وہ شیطان لَهٗ قَرِیْنٌ ۝ اوسکے واسطے ہمنشین اور دمساز اور رہمراز اور مصاحب رہتا ہی یعنی دنیا مین اور ہمیشہ اوسکو وسوسہ دینے اور اغوا کرنے مین مشغول رہتا ہی نفحات الانس مین ہی کہ شیخ ابو القاسم نصیرآبادی قدس سرہ ایک مسلمان جن سے دوستی رکھتے تھے ایک دن جامع مسجد مین بیٹھے تھے جن بولا کہ ای شیخ ان لوگون کو آپ کیسا دیکھتے ہین فرمایا کہ بعض کو خواب غفلت مین اونسے پوچھا کہ جو کچھ انکے سرون پر ہی وہ بھی آپ دیکھتے ہین کہا نہین پس اونسے اونکی آنکھین ملین تو اونھون نے دیکھا کہ ہر شخص کے سر پر ایک کوا بیٹھا ہی بعض کی آنکھون پر اپنے بازو لٹکا دیے ہین اور بعض کے ساتھ یہ معاملہ ہی کہ کبھی تو بازو اونکی آنکھون پر لٹکا دیتا ہی کبھی سر پر اوٹھا لیتا ہی اونھون نے اوس جن سے پوچھا کہ یہ کیا ہی وہ بولا کہ آپنے نہین پڑھا ہی کہ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَهٗ شَیْطَانًا یہ کوے شیطان ہین انکے سرون پر بیٹھے ہوے اور ہر ایک پر اوسکی غفلت کی قدر غلبہ پائے ہوے ہین رباعی دریغ و درد کہ بانفس مبتلا شدہ ایم ٭ وزین معاملہ بادیو ہمنشین شدہ ایم ٭ ببارگاہ فلک بودہ ایم و رشک ملک ٭ زجور نفس جفا پیشہ غمگین شدہ ایم ٭ وَاِنَّهُمْ اور بیشک شیطان لَیَصُدُّوْنَهُمْ ضرور باز رکھتے ہین اپنے ساتھی آدمی کو عَنِ السَّبِیْلِ راہ حق سے وَیَحْسَبُوْنَ اور پہچانتے ہین کافر آدمی اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ یہ کہ وہ شیطان کی متابعت کے سبب سے راہ پائے ہوے ہین یا گمان کرتے ہین کہ شیطان اہل ہدایت ہین اور اسی گمان پر رہتے ہین حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا یہانتک کہ جب آئیگا ہمارے پاس وہ انکار کرنے والا اور بکرنے جَآءَنَا جمع کا صیغہ پڑھا ہی اور بکر کی قرارت اظہر ہی اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ منکر اور اوسکے

نصف ع ۱۳

ساتھی شیطان کو ایک زنجیر مین باندھکر میدان حشر مین لائینگے اور دوزخ مین ڈالدینگے معالم مین حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب کافرون کو اوٹھاکر میدان حشر مین لائینگے تو جو شیطان دنیا مین اوسکا ساتھی ہوگا اوسوقت اوسکے ساتھ ہوگا جدا نہو جائیگا یہانتک کہ دوزخ مین جائینگے غرضکہ جب میدان حشر مین آئینگے تو قَالَ کہیگا یعنی جو حق سے آنکھ بند کیے ہوے تھا وہ اپنے شیطان سے کہیگا کہ یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ اے کاشکے ہوتی میرے تیرے درمیان بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ دوری مشرق اور مغرب کی حق تعالیٰ نے مشرق کے لفظ مین غالب کیا یعنی مشرقین فرمایا مغربین نہ فرمایا موضح مین ہے کہ مشرقین سے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین مراد ہین اور دونون مشرقون مین بھی بہت فرق ہے غرض یہ کہ کافر شیطان سے کہیگا کہ کاشکے تو مجھسے اور مین تجھسے دور ہوتا فَبِئْسَ الْقَرِیْنُ ○ پس تو برا ساتھی ہے پھر کہنے والا اوسسے کہیگا کہ وَلَنْ یَّنْفَعَكُمُ الْیَوْمَ اور فائدہ نہ دیگی تمکو آخرت مین یہ آرزو اور تمنا اِذْ ظَّلَمْتُمْ جب ظلم کرچکے تم اپنی جانون پر دنیا مین اَنَّكُمْ اسواسطے کہ تم ہو فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ○ عذاب دوزخ مین شریک یعنی چاہے کہ عذاب مین شریک رہو جسطرح سبب عذاب مین شریک تھے اور بعضون نے یہ معنی کیے ہین کہ تمکو یہ بات کچھ فائدہ نہ دیگی کہ تم عذاب مین شریک رہو یعنی عذاب مین شریک ہونے کے سبب کسی سے عذاب کم نہو جائیگا لکھا ہے کہ جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کا دل مبارک قوم کے ایمان لانے کے ساتھ بہت متعلق رہتا تھا چنانچہ دعوت اسلام پر آپ بہت قائم رہتے اور کافرون کو اکثر دعوت فرماتے اور کافرون کا عناد اور انکار بڑھتا ہی جاتا تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَفَاَنْتَ کیا تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تُسْمِعُ الصُّمَّ سنا سکتے ہو بہرون کو یعنی انکو جنکے دل کے کان بہرے ہین تم کیا حق بات سنا سکتے ہو اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ یا تم یہ قوت رکھتے ہو کہ راہ دکھاؤ اندھون کو یعنی دل کے اندھون کو راہ حق کیا تم دکھا سکتے ہو وَمَنْ كَانَ اور جو کوئی ہے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی مین یعنی یا رسول اللہ گمراہون کو ہدایت کرنے پر تو قادر نہین ہو تو اپنے نفس کو بہت رنج اور تکلیف نہ دو فَاِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ پھر اگر تمکو ہم اپنے جوار رحمت مین لیجائین قبل اسکے کہ اونکا عذاب تمکو دکھائین تو تم دل خوش رکھو فَاِنَّا مِنْهُمْ کہ بیشک ہم اونسے مُّنْتَقِمُوْنَ ○ انتقام لینے والے ہین عذاب کرکے اَوْ نُرِیَنَّكَ یا اگر دکھلائین ہم تمکو الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ وہ جو وعدہ کیا ہے ہمنے اونکے واسطے عذاب کا دنیا مین فَاِنَّا عَلَیْهِمْ تو بیشک ہم اونپر مُّقْتَدِرُوْنَ ○ قادر ہین یعنی بہرحال اونپر عذاب ہوگا تمھاری حیات مین یا تمھاری وفات کے بعد فَاسْتَمْسِكْ پس تو ہاتھ مار یعنی مضبوط پکڑ بِالَّذِیْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ اوس چیز کو جو وحی کی گئی ہے تیری طرف آئین اور احکام اِنَّكَ بیشک تو اے ہمارے حبیب عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ سیدھی راہ پر ہے کہ اوس راہ سے جلد منزل مقصود کو پہونچ سکتے ہین وَاِنَّهٗ اور بیشک قرآن لَذِكْرٌ لَّكَ البتہ شرف اور عزت ہے تیرے واسطے وَلِقَوْمِكَ اور تیرے گروہ قریش کیلیے اور مجاہد علیہ الرحمہ نے کہا ہے کہ قوم سے تمام عرب مراد ہین اور اونکا شرف یہ ہے کہ قرآن اونکی زبان مین ہے اور قریش کو ایک خصوصیت ہے کہ آپ اونمین سے ہین اور اونمین بنی ہاشم کو اور زیادہ خصوصیت ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ قوم سے امت اور وَسَوْفَ تُسْـَٔلُوْنَ ○ اور قریب ہے کہ پوچھے جاؤگے نعمت اور شکر گزاری یعنی نعمت اور شکر گزاری کا سوال ہوگا وَسْـَٔلْ اور پوچھو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اون لوگون کو جنکو ہمنے تجھسے قبل بھیجا تھا یعنی اونکا حال استفسار کرو

ع ۱۰

مِنْ رُّسُلِنَآ ہمارے بھیجے ہوؤن مین سے کہ فرشتے ہین یا اگلے رسولون سے سوال کرو کہ ہنے اجْعَلْنَا کیا حکم کیا ہو ہمنے مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ خدا کے سوا اٰلِهَةً یَّعْبَدُوْنَ ۝ بہت سے معبود کہ پوجے جائین یعنی پوچھو کہ ہمنے اونکی ملتون مین سے کسی ملت مین کوئی حکم بت پوجنے یا کسی غیر خدا کی پرستش کا مقرر کیا ہو اس کلام سے توحید پر سب انبیا علیہم السلام کے جمع ہونے کی گواہی لینا مراد ہو معالم مین فرمایا ہو کہ شب معراج مین جناب سلطان الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے سب رسولون کو حق تعالی نے جمع کیا اور آپ کو حکم دیا کہ انسے پوچھو آپ نے مضمون کلام مین شک نہین کیا اور کسی سے نہین پوچھا صاحب عین المعانی نے لکھا ہو کہ آثار مین آیا ہو کہ حضرت جبرئیل نے حضرت میکائیل علیہما السلام سے پوچھا کہ حضرت سید عالم نے انبیا سے یہ سوال کیا حضرت میکائیل نے کہا کہ آپکا یقین بہت کامل اور ایمان بہت محکم ہو اس بات سے کہ آپ یہ سوال کرین بیت آنکہ دکشف دارد وہ قال ؎ کہ توجہ کند باستدلال ؎ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى اور بیشک بھیجا ہمنے موسی کو بِاٰيٰتِنَآ اپنے معجزات کے ساتھ کہ نبوت کی کھلی ہوئی علامت ہو اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فرعون اور اوسکے گروہ کی طرف فَقَالَ تو کہا موسی علیہ السلام نے اونکو کہ اِنِّيْ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ بیشک مین رسول ہون رب العالمین کا فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰيٰتِنَآ پھر جب لایا اونکے پاس موسی ہماری نشانیان جیسے عصا اور ید بیضا وغیرہ تو اِذَا هُمْ اوسوقت وہ قِنْهَا يَضْحَكُوْنَ ۝ اوس سے ہنستے تھے یعنی وہ نشانیان معجزے دیکھکر کچھ اومین غور و تامل اونھون نے نہ کیا دیکھتے ہی ہنسی اور مسخرا پن شروع کر دیا وَمَا نُرِيْهِمْ اور نہین دکھاتے ہین ہم اونکو مِّنْ اٰيَةٍ کوئی نشانی اِلَّا هِيَ مگر یہ کہ وہ اَكْبَرُ بہت بڑی ہوتی مِنْ اُخْتِهَا اوس پہلی سے جو اوسکے مثل اور مانند تھی یعنی ہر ایک ایک قسم اعجاز کے ساتھ خاص کیے گئے تھے کہ اوسکی جنس سے دوسرے پر تفضیل دیے گئے تھے اس بزرگی اور بڑائی کے ساتھ سب معجزون کا وصف مراد ہو وَاَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ اور پکڑ لیا ہمنے اونکو قحط اور کلنیون اور مدیون وغیرہ کے عذاب مین لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ کہ شاید وہ پھرین باطل آئین سے اور آئین دین حق کی طرف وہ جب عذاب اونھون نے آنکھون سے دیکھ لیا تو استغاثہ کرنے لگے اور پناہ ڈھونڈھنے لگے وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے موسی علیہ السلام سے کہ يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ اے مرد جادوگر یعنی اے عامل کامل یہ پکارنا تعظیم کی راہ سے تھا اوسطے کہ جادو اونکے نزدیک ایک بڑا علم اور پسندیدہ صفت تھی یا یہ معنی ہین کہ اے وہ شخص جو علم سحر مین مقدم اور سب ساحرون پر غالب ہو یا چونکہ حضرت موسی علیہ السلام کو ہمیشہ ساحر کہکے پکارتے تھے اوسی عادت کے موافق اسوقت بھی کہا کہ اے ساحر ادْعُ لَنَا رَبَّكَ پکار ہمارے واسطے اپنے رب کو بِمَا عَهِدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہو اوسنے یعنی اوس عہد کے ساتھ جو اوسنے ہو عِنْدَكَ تیرے نزدیک اور وہ آپکی دعا قبول کرتا ہو یعنی چونکہ جو دعا آپ کرتے ہین اوسے آپکا خدا قبول فرماتا ہو تو ہمپر سے عذاب دفع ہونے کے واسطے بھی آپ اوسی سے دعا کیجے اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ بیشک ہم راہ پائے ہوئے ہین یعنی ہمپر سے اگر عذاب دفع ہو جائے تو ہم آپ پر ایمان لائین اور راہ پائین فَلَمَّا كَشَفْنَا پھر جب لیگئے ہم عَنْهُمُ الْعَذَابَ اونسے عذاب کو موسی علیہ السلام کی دعا سے تو اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ ۝ اوسی وقت اونھون نے عہد توڑ ڈالا اور حضرت موسی کی دعا قبول ہونے سے فرعون متردد ہوا کہ مبادا لوگ اونکا ایمان لائین تو اوسنے اپنی قوم کو جمع کیا اور اونچے کوٹھے پر چڑھا وَنَادٰى فِرْعَوْنُ اور ندا کی فرعون نے خود فِيْ قَوْمِهٖ اپنی قوم کے درمیان جب قوم پر

عذاب دفع ہوگیا اور عظمت کی راہ سے قَالَ يٰقَوْمِ کہا کہ اے میری قوم یعنی اے قبطیو اَلَيْسَ لِيْ کیا نہیں ہے میرے واسطے یعنی ہر میرے لیے مُلْكُ مِصْرَ ملک مصر کا سکندریہ سے شام کی سرحد تک وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ اور یہ نہریں آب نیل کی تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ جاری ہیں میرے محل کے نیچے سے نیل کا پانی تین سو ساٹھ نہروں میں تقسیم تھا اور اومیں سے بڑی چار نہریں فرعون باغ میں جاری تھیں نہر الملک نہر طولون نہر دمیاط نہر تنیس اور یہ نہریں اوسکے محل کے نیچے سے بہتی تھیں پس فرعون نے ان نہروں کے سبب سے فخر کیا اور کہا کہ میرے باغوں میں یہ نہریں بہتی ہیں اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کیا پھر تم میری عظمت اور حشمت نہیں دیکھتے اور موسیٰ کو یہ باتیں نہیں حاصل اَمْ اَنَا خَيْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ اس شخص سے جو میرے ملک میں هُوَ مَهِيْنٌ ذلیل وخوار ہے بیقدر ہے وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ اور نہیں ظاہر کرسکتا بات یعنی مطلب نہیں بیان کرسکتا اسواسطے کہ اوسکی زبان ہکلی ہے اور اوس ملعون نے جھوٹ کہا اسواسطے کہ حق تعالیٰ نے اس دعا سے کہ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ اوس گرہ کو کھول دیا تھا مگر یہ بات قوم پر پوشیدہ تھی اسواسطے کہ رسول ہونے کے قبل حضرت موسیٰ کو اونھوں نے ایسا ہی جانا اور دیکھا تھا فَلَوْلَآ اُلْقِيَ عَلَيْهِ پھر کیوں نہ ڈالے اوپر اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ کنگن سونے کے اوس زمانہ میں یہ رسم تھا کہ جسکو افسری اور پیشوائی دیتے تھے تو سونے کے کنگن اوسکے ہاتھ میں اور رسونے کا طوق اوسکے گلے میں پہنا دیتے تھے فرعون بولا کہ اگر موسیٰ سچ کہتا ہے کہ قوم کی سرداری اور ریاست اوسکے نامزد ہوچکی ہے تو حق تعالیٰ اوسے سونے کے کنگن کیوں نہ دیے اَوْ جَآءَ یا کیوں نہ آئے مَعَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ اوسکے ساتھ فرشتے مُقْتَرِنِيْنَ ملے ہوئے اوسکے ساتھ اور اوسکی یاری اور رہواداری کے لیے اسواسطے کہ جو بادشاہ اپنی جگہ پر ایلچی بھیجتا ہے تو اپنے خواص کا ایک گروہ اوس ایلچی کی خدمت کے واسطے نامزد کرتا ہے کہ اوسکا اشکر بہت ہوجائے اور وہ خواص سلطانی ہر حال میں اوسکے ممد ومعاون رہیں تو یہ کیونکر ہوگا کہ حق تعالیٰ ایک مرد فقیر بیکس کو اپنے پاس سے رسول کرکے بھیجے فَاسْتَخَفَّ تو ہلکی عقل کا پایا فرعون نے اس مکر میں قَوْمَهٗ اپنی قوم کو یعنی فرعون کا یہ فریب اونمیں اثر کرگیا فَاَطَاعُوْهُ تو اطاعت کی قوم کے لوگوں نے اوسکی اور حضرت موسیٰ کی متابعت سے بالکل تل وٹھا لیا اِنَّهُمْ كَانُوْا بیشک فرعون والے تھے قَوْمًا فٰسِقِيْنَ گروہ باہر نکلے ہوئے عبادت سے اور اوسکی فرمانبرداری کے دائرہ سے بلکہ طریق عقل سے خارج تھے کہ جاہ ومال فانی پر اعتماد کرکے موسیٰ علیہ السلام کو نظر حقارت سے دیکھا اور یہ نہ جانا بیت فرعون وعذاب بدویش مرصع + موسیٰ کلیم اللہ وچوبے وشبانی فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا پھر جب غضب میں لائے ہمکو جھگڑے اور غلبے میں زیادتی کرکے یا غصے میں لائے ہمارے رسول کو تو انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ انتقام لیا ہمنے اونسے فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ تو غرق کردیا ہمنے اون سب کو دریا میں فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا پھر کردیا ہمنے اونکو آگے چلنے والا اون کافرون کا جو اونکے بعد آئیں یعنی ہمنے اونکو آیندہ پیدا ہونے والوں مشرکوں کا پیشوا کردیا تا استحقاق عذاب میں اونکے کامون کی اقتدا کریں وَمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ اور کردیا ہمنے اونکو نصیحت اور عبرت پچھلوں کے لیے جو عبرت لینے کے مقام اور مرتبہ پر ہوں اسواسطے کہ عبرت لیوے والے کو اونکے قصہ عجیبہ کا ملاحظہ کرنا احوال پلٹ جانے پر کافی ہے اور از انجملہ یہ کہ جب فرعون نے پانی کے سبب سے نازش کی تو اوسے بھی اوسی کے پانی میں ڈبو دیا اور جسپر اوسنے ناز کیا تھا وہ اوسکی

ع ۱۱

فرمایا کونہ پہونچا بیت در سرداری کہ باشدت سرداری ۱۲ اندر سرآن روی کہ در سرداری ۱۲ آسباب نزول مین لکھا ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صنادید قریش سے جب کہا کہ خدا کے سوا اور جنکو تم پوجتے ہو انمین کچھ خیر نہین ہی تو ایک گروہ نے جواب دیا کہ عیسی نصارا کے معبود ہین خدا کے سوا اور تم کہتے ہو کہ عیسی نیک بندہ ہی تو اونمین بھی کچھ خیر نہین اور کفار قریش اپنے گروہ سے یہ بات سنکر چیخے اور گمان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راضی ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا اور جب مثال دیا گیا مریم کا بیٹا اِذَا قَوْمُكَ اوسوقت تیری قوم کے لوگ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ اوس مثل سے انکار کرتے ہین اور غل کرتے ہین اس آیت کے سبب نزول مین ایک قول یہ ہی کہ کفار قریش نے یہ بات کہی کہ عیسی مخلوق بھی ہین اور نصارا کے معبود بھی تو ممکن ہی کہ ہمارے خدا بھی مخلوق ہون یا اونھون نے مثال دی کہ جب یہ بات روا ہی کہ عیسی اللہ کے بیٹے ہین تو کیون نہ چاہیے کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہون اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ آیہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ نازل ہونے کے بعد ابن زبعری نے کہا کہ خدا کے سوا عیسی کو نصارا پوجا تو جب عیسی آگ مین ہونگے تو ہمارے خدا بھی آگ مین ہونگے اس قول کی تائید کرتا ہی وہ جو حق تعالی نے فرمایا کہ وَقَالُوْٓا ءَاٰلِهَتُنَا خَيْرٌ اور کہا مشرکون نے کہ آیا ہمارے خدا بہتر ہین اَمْ هُوَ یا عیسی جب عیسی جہنم کے پتھر ہونگے تو ہمارے خدا بھی ہون مَا ضَرَبُوْهُ نہین دی وہ مثال لَكَ تیرے واسطے اِلَّا جَدَلًا مگر جدال اور خصومت کے واسطے حق کو باطل سے تمیز کرنے کے لیے نہین بَلْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ سب امور مین ایک گروہ ہین خَصِمُوْنَ ۝ خصومت کرنے والے اِنْ هُوَ نہین ہی عیسی اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا مگر بندہ کہ احسان رکھا ہمنے عَلَيْهِ اوسپر نبوت اور رسالت دیکر وَجَعَلْنٰهُ مَثَلًا اور کر دیا ہمنے اوسکو ایک نشانی اور امر عجیب لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۝ بنی اسرائیل کے واسطے یعنی بنے باپ کے اونکا پیدا ہونا عجیب قصون مین سے ایک قصہ ہی اور سب قصون کے مثل وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ کر دین ہم تمھارے بدلے مَّلٰٓئِكَةً فرشتے یعنی تمکو ہلاک کرکے تمھارے بدلے ہم فرشتے لائین فِي الْاَرْضِ يَخْلُفُوْنَ ۝ زمین مین تمھارے پیچھے آئین وَاِنَّهٗ اور بیشک عیسی علیہ السلام لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ علم ہی ساعت کے واسطے یعنی اونکے سبب جانوگے کہ قیامت نزدیک ہی اسواسطے کہ قیامت کی علامت مین سے ایک حضرت عیسیٰ کا اوترنا ہی کہ جب اہل زمین پر دجال کا تسلط ہو جائیگا تو وہ دمشق کے پورب طرف کے کنارے منارۂ بیضا کے قریب اوترینگے اور زعفرانی کپڑے پہنے ہوے اپنی دونون ہتھیلیان دو فرشتون کے بازوون پر رکھے ہوے اور اونکے رخسارۂ مبارک پر پسینا آیا ہوگا جب سر آگے جھکائینگے تو قطرے اونکے چہرے سے ٹپک پڑینگے اور جب سر اوپر اوٹھائینگے تو قطرے اونکے چہرے پر موتیون کی طرح روان ہونگے اور جس کافر پر اونکی سانس پہونچیگی وہ مر جائیگا اور جہانتک اونکی نگاہ پڑیگی وہانتک اونکی سانس بھی پہونچیگی پھر وہ دجال کی تلاش مین چلینگے اور باب لد جو ایک موضع ہی ولایت شام مین جب وہان پہونچینگے تو اوسکو قتل کرینگے تو اوسوقت یاجوج ماجوج نکلینگے اور عیسی علیہ السلام مومنون کو کوہ طور پر لیجائینگے اور وہان پناہ اور آرام کرینگے غرضکہ جب معلوم ہوا کہ عیسی علیہ السلام قرب قیامت کی ایک نشانی ہین فَلَا تَمْتَرُنَّ تو شک نہ کرو اور جھگڑا نہ مچاؤ بھا قیامت آنے مین وَاتَّبِعُوْنِ ۝ اور پیروی کرو میرے رسول کی شریعت کی هٰذَا یہ ہی صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ سیدھی راہ

کہ اوسپر کوئی گمراہ نہین ہوتا وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اور چاہیے کہ باز نہ رکھے تمکو شیطان سیدھی راہ چلنے سے اپنے وسوسے کے
سبب سے تو اوسکی متابعت نکرو اِنَّهٗ لَكُمْ بیشک وہ تمھارے واسطے ہی عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ دشمن کھلا ہوا وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى
اور جبکہ آئے اونکے پاس عیسی علیہ السلام بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ یا انجیل کی آیتون یا کھلے ہوئے معجزون کے ساتھ تو
قَالَ کہا عیسی علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہ قَدْ جِئْتُكُمْ آیا مین تمھارے پاس بِالْحِكْمَةِ شرع کے ساتھ جو شامل ہی
قولی اور فعلی حکمت پر وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ اور اسواسطے کہ بیان کرون مین تمھارے واسطے اور ظاہر کردون بَعْضَ الَّذِيْ
تَخْتَلِفُوْنَ جو کچھ اختلاف کرتے ہو تم فِيْهِ ۚ اوسمین کہ وہ امور دین یا احکام توریت ہین فَاتَّقُوا اللّٰهَ تو ڈرو تم عذاب الہی سے
وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اور فرمانبرداری کرو میری جو کچھ مین تمکو حکم کرون اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ کہ اوسکے حکم سے مین حکم کرتا ہون
هُوَ رَبِّيْ وہ رب ہی میرا وَرَبُّكُمْ اور رب ہی تمھارا فَاعْبُدُوْهُ ۭ پس اوسکی عبادت کرو یگا نکی کے ساتھ هٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝ یہ ہی سیدھی راہ جسمین نہ کج ہی نہ موڑ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ تو مختلف ہوے گروہ مِنْ
بَيْنِهِمْ ۚ نصارا مین سے جیسے یعقوبیہ نسطوریہ ملکانیہ مرسیہ شمعونیہ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تو وای اونکے حال پر جنھون نے
ظلم کیا ان گروہون مین سے مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب سے اوس دن کے کہ دکھ دینے والا ہی اوسکا عذاب هَلْ
يَنْظُرُوْنَ کیا امید رکھتے ہین گروہ یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجاے اونپر ناگہان
وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ اور وہ نہین جانتے اوسے غفلت اور امور دنیا مین مشغولیت کے سبب سے اَلْاَخِلَّآءُ دوست کفر
یا معصیت کے يَوْمَئِذٍ اوسدن بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعضے اونکے بعض کے دشمن ہونگے اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝ مگر پرہیزگار ع ۱۱
لوگ اہل ایمان یعنی اوسدن کافر کہا اونکی دوستی کفر اور معصیت پر باہم اعانت کرنے کے واسطے تھی باہم دشمن ہو جائینگے کہ یلعن بعضہم بعضا
یعنی ایک دوسرے پر لعنت کرینگے اور مومن لوگ جنکی محبت خدا کے واسطے تھی اونکی دوستی برقرار رہیگی کہ ایک دوسرے کی شفاعت کرینگے
تاویلات کاشی مین مذکور ہی کہ دوستی چار قسم پر ہوتی ہی پوری دوستی حقیقی کہ محبت روحانی ہی اور وہ مستند ہی روحون کے تناسب اور تعارف کے سبب سے
جیسے انبیا اولیا شہدا صفیا کی محبت ایک دوسرے سے دوسری محبت قلبی اور اسکی اساس اوصاف کاملہ اور اخلاق فاضلہ کے تناسب کے سبب سے ہی
جیسے صالح اور ابرار لوگون کی محبت باہمی اور انبیا علیہم السلام کے ساتھ امتون کی محبت اور پیرون کے ساتھ مریدون کی ارادت اور اس قسم کی
دونون محبتون مین خلل نہین آتا نہ دنیا مین نہ آخرت مین اور ان دونون محبتون سے ظاہری اور باطنی فائدے حاصل ہوتے ہین تیسری محبت
عقلی کہ اسباب معاش حاصل ہونے اور دنیا کی مصلحتین آسان ہونے کے سبب سے مستند ہی جیسے تاجرون اور کاریگرون کے ساتھ محبت اور خادمون کی
دوستی مخدومون کے ساتھ اور حاجتمندون کی محبت دولتمندون کے ساتھ چوتھی محبت نفسانی حسی لذتون اور نفسانی خواہش کی چیزون کے سبب سے اسکی
اساس ہی تو قیامت مین کہ ان دو قسم کی محبت کے اسباب فانی اور زائل ہو جائینگے تو یہ دونون محبتین بھی فنا اور زائل ہو جائینگی بلکہ جب تمنا کی ہوئی چیز
نہ پائی جائیگی اور غرض اور حاجت نہ حاصل ہوگی تو وہ دوستی دشمنی کے ساتھ بدل جائیگی نظم دوستی کان غرض آمیز شد ۔ دوستی دشمنی انگیز شد
مہر کہ از بہر غرضے گشت پاک ۔ راست چو خورشید بود تا بناک ۔ مذاکرنے والا اوس روز مذاکر یگا متقیون کو کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ

یٰعِبَادِ اے میرے بندو لَا خَوْفٌ نہین ہی کچھ خوف عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ تمپر آج مکروہات پیش آنے کے سبب سے وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اور نہ تم غمگین ہوگے مقاصد فوت ہونے کے سبب سے پھر پکارے ہوئے بندون کی صفت فرماتا ہی کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وہ میرے بندے ایسے ہین کہ ایمان لائے ہمارے کلام کی آیتون پر وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝ اور تھے گردن جھکائے ہوے حکم الٰہی کے سامنے اوسوقت ندا کرنے والا اونسے کہیگا اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ داخل ہو تم جنت مین اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُکُمْ تم اور تمھاری بیبیان مسلمان تُحْبَرُوْنَ ۝ خوش کیے ہوے یا بزرگی دیے ہوے یا آرائش کیے ہوے یُطَافُ عَلَیْهِمْ دورہ دیے جائینگے اون بندون پر جو بہشت مین داخل ہونگے بِصِحَافٍ کاسے مِّنْ ذَهَبٍ سونے کے اور اونمین چند قسم کے کھلنے ہونگے وَّاَکْوَابٍ اور کوزے بے دستہ کے اور بے گوشہ کے یعنی صراحیان طرح طرح کی پینے کی چیزون سے بھری ہوئین وَفِیْهَا اور بہشت مین ہوگی اونکے واسطے مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ جو کچھ کہ چاہین جی وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ اور جو چیز دیکھنے مین خوش آئے آنکھون کو اور اوس سے لذت پائین وسیطہ ہین ہی کہ یہ کلمے فرما کر حق تعالی نے جنتیون کے واسطے جو نعمتین ہین اون سب کی خبر دیدی اسواسطے کہ جنت کی نعمتین یا نفس کا حصہ ہین یا آنکھ کا ایک درویس نے فرمایا ہی کہ اہل نظر جانتے ہین کہ آنکھ کی لذت کس چیز مین ہوسکتی ہی جن لوگون کی نظر بصیرت صاف نہین کہ اَنْکُمْ مُسْتَرُوْنَ رَبَّکُمْ کے جمال کا نور اونپر پوشیدہ رہا اونسے کہ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ کا ہے سے عبارت ہی اور ہر صاحب بصیرت پر یہ بات ظاہر ہی کہ اہل شوق کے واسطے آنکھ کی لذت جمال محبوب کے مشاہدہ کے سوا اور کسی چیز مین متصور نہین بیت پردہ از پیش برانداز کہ مشتاقان را ✤ لذت دیدہ بجز دیدن دیدار تو نیست ✤ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ لذت دیدار اشتیاق کے قدر ہی عاشقون کو جسقدر شوق زیادہ ہوتا ہی اوسی قدر لذت دیدار بھی زیادہ ہوتی ہی ذوالنون مصری قدس سرہ سے نقل کیا ہی کہ شوق محبت کا ثمرہ ہی جسے جسقدر محبت زیادہ ہو اوسے اوسی قدر محبوب کے دیدار کا شوق زیادہ ہی زبور مین ہی کہ ای داؤد میری بہشت مطیعون کے واسطے ہی اور میری کفایت متوکلون کے لیے ہی اور میری زیادتی شکر گزارون کے واسطے اور میرا انس طالبون کا حصہ ہی اور میری رحمت نیک کام کرنے والون کا حق ہی اور میری مغفرت توبہ کرنے والون کے واسطے اوسی خاص مشتاقون کا ہون شعر الاطال شوق الابرار الی لقاءہ ✤ وانا الیہم اشد شوقا ✤ رباعی دلم از شوق تو خون ست ندانم چون ست ✤ دردم شوق جمالت زبیان بیرون ست ✤ دردم شوق تو ہر روز فزون مے گردد ✤ دل شوریدہ من ہین کہ چہ روز افزون ست ✤ اب جنتیون کی پوری لذت کے واسطے فرماتا ہی کہ وَاَنْتُمْ فِیْهَا اور تم بہشت مین خٰلِدُوْنَ ۝ ہمیشہ رہنے والے ہو اور کمال نعمت اوسی مین ہی کہ اوسے زوال کا کھٹکا نہو وَتِلْکَ الْجَنَّةُ الَّتِیْ اور وہ بہشت کہ اُوْرِثْتُمُوْهَا میراث دیے گئے ہو تم اوسکی وہ بہشت وعدہ کی گئی ہی کہ نُوْرِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ کَانَ تَقِیًّا اور تکو میراث دی مین نے بہشت بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا مین انواع طاعات اور اقسام خیرات جزا کو حق تعالی نے میراث کے لفظ سے یاد کیا اسواسطے کہ خالص ہی اور استحقاق کے سبب سے ہاتھ آتی ہی لَکُمْ فِیْهَا تمھارے واسطے جنت مین فَاکِهَةٌ کَثِیْرَةٌ میوے بہت ہین مِّنْهَا تَاْکُلُوْنَ ۝ اور اوسمین سے ہمیشہ کھاتے رہوگے معالم مین ہی کہ حدیث مین وارد ہوا کہ جو کوئی بہشت مین درخت سے میوہ لیگا فورًا ویسا ہی میوہ پھر اوس درخت مین پیدا ہو جائیگا اِنَّ الْمُجْرِمِیْنَ تحقیق کہ کافر فِیْ

عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝ عذاب جہنم مین ہمیشہ رہنے والے ہین لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ مست اونسے ہلکا نہ کیا جائیگا عذاب اونسے
وَهُمْ فِيْهِ اور وہ عذاب مین مُبْلِسُوْنَ ۝ ناامید ہین نجات کی راحت اور عذابون کی قلت اور خفت سے وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ
اور ہمنے ظلم نہین کیا اونپر عذاب کرنے سے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور مگر تھے هُمُ الظّٰلِمِيْنَ ۝ وہی ظالم کہ اونھون نے شرک کیا اور بنے محل
عبادت کی وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ اور جب نجات کی امید منقطع ہوگی تو اون فرشتون کو پکارینگے جو دوزخ کے مہتمم ہین اور کہینگے کہ
ای مالک درخواست کر خدا سے لِيَقْضِ عَلَيْنَا تاکہ حکم کرے ہمپر یعنی ہمکو مارڈالے رَبُّكَ تیرا رب تاکہ عذاب کھینچنے سے ہم رہائی پائین تو
قَالَ کہیگا مالک فرشتہ اونکے سوال کے جواب مین ہزار برس کے بعد اور رتبیان مین ہی کہ چالیس دن کے بعد اوس جہان کے دنون مین سے
کہ ایک دن یہان کے ہزار برس کے برابر ہوگا کہ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ ۝ بیشک تم دیر تک رہنے والے ہو دوزخ مین کہ نہ تم مروگے نہ تمپر
تخفیف عذاب ہوگی پھر حق تعالی مالک کے جواب دینے کے بعد اونسے فرمائیگا کہ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ بیشک وشبہہ لایا مین تمہارے
پاس حق یعنی پیغمبرون کی زبانی ہمنے تمہارے پاس کلام صحیح و درست بھیجا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ اور مگر اکثر تم لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ۝ حق بات سے
کراہت کرنے والے تھے اور تمنے اوسے پسند نہ کیا اَمْ اَبْرَمُوْٓا ۔ بلکہ محکم کردیا کافرون نے اَمْرًا کام حق کو رد اور باطل کرنے مین
یا مکر پیغمبرون کے واسطے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ ۝ تو بیشک ہم بھی محکم کرنے والے ہین کام اونکے مکافات کے واسطے یا انبیا کی نصرت کے
ساتھ کافرون کا مکر باطل کرنے کو اَمْ يَحْسَبُوْنَ کیا گمان کرتے ہین کفار مکہ اَنَّا لَا نَسْمَعُ یہ کہ نہین سنتے ہین ہم سِرَّهُمْ
چھپی بات اونکی جو دل مین کہتے ہین وَنَجْوٰىهُمْ اور جو زبانون پر ایک دوسرے سے مصلحت کرتے ہین بَلٰى ہان سنتے ہین ہم اوسے
وَرُسُلُنَا اور ہمارے بھیجے ہوے فرشتے کہ حفظہ ہین لَدَيْهِمْ اونکے پاس ہین اور اونپر مسلط اور موکل ہین يَكْتُبُوْنَ ۝ لکھتے ہین
اوسے میرے حکم سے اور جب اونکی پوشیدہ باتین میرے فرشتون پر ظاہر ہین تو ہم جو خداوند ہین ہمپر کیونکر پوشیدہ ہونگی قُلْ کہہ ای محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ اگر ہو خدا کے واسطے وَلَدٌ بیٹا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ۝
تو مین پہلا عبادت کرنے والا ہون خدا کی اوسکی وحدانیت کے ساتھ تو چاہیے تھا کہ مین جانتا اور جب مین جانتا ہون کہ اوسکا فرزند
نہین ہی تو تم اوسکا فرزند ثابت کرنا کہان سے پیدا کرتے ہو صاحب کشاف نے اس آیت کے معنی مین کہا ہی کہ اگر خدا کا فرزند ہوتا اور
صحیح دلیل سے ثابت ہوجاتا تو مین پہلے اوسکی تعظیم کرتا یعنی مین کہ ہمیشہ خدا کی تعظیم کرتا ہون اگر اوسکا کوئی فرزند ہوتا تو اوسکی بھی مین تعظیم
کرتا یہ بات تمثیل کے طور پر ہی اور حق تعالی کے واسطے فرزند ہونے مین مبالغہ ہی امام زاہد نے لکھا ہی کہ ایک دن نضر بن حارث لعنہ اللہ اپنے
گھر مین بیٹھا ہوا تھا اور اکثر سردران قریش اوسکے پاس تھے ایک آیت قرآن مین خوض اور فکر کرکے ہنسی اور مسخرا پن شروع کیا
ولید بن مغیرہ اوسوقت اسلام کی طرف مائل تھا اور برابر قرآن شریف کی تعریف کیا کرتا تھا بولا کہ ای نضر تو قرآن کے ساتھ ہنسی کی باتین کرتا ہی
قسم خدا کی محمد نہین کہتے ہین مگر حق نضر نے کہا کہ مین بھی حق کہتا ہون محمد لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتے ہین مین بھی کہتا ہون لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مگر اتنا
زیادہ کہتا ہون کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین یہ بات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی اور آپ غمگین ہوے پس جبرئیل امین یہ آیت
لائے اور نضر ولید کے سامنے آیا اور یہ آیت پڑھی اور بولا کہ محمد کے خدا نے اس آیت مین ہمارے کلام کی تصدیق کی کہ اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ

وَلَدًا اٰخَانَا اَوَّلُ الْعَابِدِيْنَ ولید نے کہا کہ اے احمق خدا نے تیری تکذیب کی اسواسطے کہ ان نفی کے معنی مین ہی فرماتا ہی کہ نہین ہی اور نہ تھا خدا کا کوئی فرزند اسواسطے کہ یہ جو فرمایا ہی کہ مین پہلا ہون موحدون کا سُبْحٰنَ پاک ہی اور بے عیب رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا رَبِّ الْعَرْشِ خداوند عرش کا عَمَّا یَصِفُوْنَ اوس چیز سے کہ وصف کرتے ہین کافر اوسکو یعنی دنیا مین اوسے صاحب والا کہتے ہین فَذَرْهُمْ پس چھوڑ دے اونکو یَخُوْضُوْا تاکہ کوشش کرین باطل مین وَیَلْعَبُوْا اور کھیلین دنیا مین حَتّٰی یُلٰقُوْا یہانتک کہ دیکھین یَوْمَهُمُ الَّذِیْ یُوْعَدُوْنَ وہ دن کہ وعدہ کیے گئے ہین جسکی ملاقات کا یعنی قیامت کا دن وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ اور وہ ہی خداوند آسمان اور زمین کا اوسکی عبادت کرنے والے ہین فرشتے اور جن اور انسان وَهُوَ الْحَكِیْمُ اور وہ ہی راست کار تدبیر خلق مین الْعَلِیْمُ جاننے والا اونکی مصلحتین وَتَبٰرَكَ الَّذِیْ لَهٗ اور بزرگ ہی وہ جسکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمین کی وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو کچھ زمین و آسمان مین ہی یعنی اوسکا حکم سب مخلوقات کے اجزا پہ جاری ہی وَعِنْدَهٗ اور اوسکے پاس ہی عِلْمُ السَّاعَةِ کہ علم اوس ساعت کا جسمین قیامت قائم ہوگی وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور اوسکی طرف پھیرے جاؤگے یعنی سب خلائق اوسدن اوسکی طرف پھیری جائیگی وَلَا یَمْلِكُ الَّذِیْنَ اور نہ مالک ہونگے اوسدن وہ لوگ یَدْعُوْنَ پوجتے ہین کافر جنکو مِنْ دُوْنِهِ سوا خدا کے الشَّفَاعَةَ شفاعت کرنے کے یعنی کافرون کے معبود جن انسان فرشتے بُت کہ مشرک اونکی شفاعت کے امیدوار ہین وہ اوسدن شفاعت نہ کرسکینگے اِلَّا مَنْ شَهِدَ مگر جنسے گواہی دی ہو بِالْحَقِّ حق جیسے فرشتے اور حضرت عیسی اور حضرت عزیر علیہم السلام کہ اونکو شفاعت کرنے کا رتبہ حاصل ہی اسواسطے کہ انھون نے شہادت برحق ادا کی ہی وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ اور وہ جانتے ہین اپنے دل مین یہ بات کہ انھون نے گواہی دی ہی اور مومن گنہگارون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ اور اگر پوچھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عبادت کرنے والون سے اور اونسے جنکی وہ عبادت کرتے ہین کہ کسنے اونکو پیدا کیا تو لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ضرور کہینگے کہ اللہ نے اسواسطے کہ یہ جواب ایسا ظاہر ہی کہ اس سے انکار نہ کرسکینگے فَاَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ پھر کیونکر پھیرے جاتے ہین مشرک اوسکی عبادت سے اوسکے غیر کی عبادت کی طرف وَقِیْلِهٖ اور خدا کے نزدیک ہی جاننا رسول کے قول کا کہ کہا ہی یٰرَبِّ اے میرے رب اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہ یعنی کافر معاند قَوْمٌ ایک گروہ ہین کہ عناد اور غلبہ ڈھونڈھنے کی وجہ سے لَّا یُؤْمِنُوْنَ نہین ایمان لاتے فَاصْفَحْ پس موڈھ پھیر لو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَنْهُمْ اونھین دعوت اسلام کرنے سے یا اونسے بدلا لینے سے موڈھ پھیرو وَقُلْ اور کہو سَلٰمٌ رکو کہ تمکو چھوڑ دینا مجھے منظور ہی یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ پس تمہیب ہی کہ جانینگے اپنے کفر کا انجام اوسوقت جب اونپر عذاب نازل ہو دنیا مین جنگ بدر کے دن اور عقبی مین آتش دوزخ مین داخل ہونے کے سبب سے

وقف لازم

ع ۲۲

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ	وَهِيَ تِسْعٌ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً
سورۂ دخان مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	اور یہ انسٹھ آیتین ہین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی



معانقہ عند المتقدمین

حٰمٓ ۝ امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تفسیر مین امام محمد حکیم ترمذی رحمہا اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہین کہ جو سورتین حروف مقطعہ سے شروع کی گئی ہین اونمین جتنے احکام اور قصے مذکور اور مجتمع ہین وہ مجملاً حروف مقطعہ مین بھی جمع ہین مگر چونکہ نبی اور ولی کے سوا حروف مقطعہ مین اون احکام اور قصون کو کوئی نہین پہچانتا تو عوام کو سمجھانے کے لیے پوری سورت مین مفصل ذکر کیے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ حروف کلمات کی طرف اشارہ ہین چنانچہ حٰمٓ مین کہا ہی کہ اشارہ ہی حمیت المحبین کی طرف یعنی مین نے حمایت کی اپنے دوستون کی ماسوی کی طرف متوجہ ہونے سے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکے یہ معنی ہین کہ حٰمٓ یعنی کام بنایا گیا وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ اور قسم کتاب ظاہر کی کہ وہ قرآن ہی کہ محض اپنے کرم سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے اوسے نازل کیا فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ رات مین جو بزرگ اور برکت والی ہی کہ وہ شب قدر ہی اور اسکے برابر اور کیا برکت ہوسکتی ہی کہ اوس رات مین کتاب کریم جو دینی دنیوی فائدون اور ظاہری باطنی واسطون کی سبب ہی لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوئی اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین مُنْذِرِيْنَ ۝ ڈرانے والے اس شب قرآن نازل کرکے اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ لیلۂ مبارکہ شب برات ہی اور وہ پندرھوین شب ماہ شعبان کی ہی اوسکی برکت فرشتے نازل ہونے اور دعائین قبول ہونے اور حکم جاری ہونے اور نعمتین تقسیم ہونے مین ہی فِيْهَا يُفْرَقُ اوس شب مین جدا کیا اور جاری کردیا جاتا ہی كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۝ ہر ایک امر جو تمام سال حکم کیا گیا ہی روزیون اور اجلون کا اور شب برات اون بزرگ راتون مین سے ہی جو اس امت کو عطا ہوئین حدیث مین ہی کہ اس رات اتنے گنہگار بخشے جاتے ہین جتنے روئین قبیلہ بنی کلب کی بکریون کے جسم پر ہین اور اس رات آب زمزم زیادہ ہوجاتا ہی صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ حدیث مین ہی کہ جو کوئی اس شب مین سو رکعت نماز پڑھتا ہی حق تعالیٰ سو فرشتے بھیجتا ہی کہ وہ اوس نماز پڑھنے والے کے ساتھ رہتے ہین تیس فرشتے اوسے بہشت کی بشارت دیتے ہین اور تیس فرشتے اوسے دوزخ سے بخوف کرتے ہین اور تیس فرشتے اوسے دنیا کی آفتون سے بچاتے ہین اور دس فرشتے اوس سے شیطان کے مکر کو دفع کرتے ہین اور اس رات بندون پر نعمت تقسیم کرتے ہین اَمْرًا حکم کیا ہمنے حکم کرکے اس رات احکام جاری کرنے کا مِّنْ عِنْدِنَا اپنے پاس سے اِنَّا كُنَّا بیشک ہم ہین مُرْسِلِيْنَ ۝ بھیجنے والے تمکو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ رحمت تمہارے رب کی طرف سے خلق پر جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا ہی وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ نظم درود عالم بخشش و بخشائش ست ٭ خلق را آسایش و بخشش آسائش ست ٭ خواجہ چون دُرود بیحد خویش گفت ٭ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ رحمۃ مہدات گفت ٭ یا بھیجنے والے ہین ہم جبرئیل کو قرآن کے ساتھ اپنے حبیب پر یا اس رات فرشتون کو ہمنے بھیجا مومنون پر سلام کے ساتھ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ بیشک خدا سننے والا اور جاننے والا ہی اونکی سب نیتین رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمانون اور زمینون کا ہی وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسکا جو کچھ آسمانون اور زمینون کے درمیان مین ہی پس جان لو اے مخلوق اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ ۝ اگر ہو تم یقین کرنے والے یعنی یقین طلب کرنے والے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ کوئی معبود سزاوار اور مستحق عبادت کا نہین مگر وہ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ زندہ کرتا ہی اور مارڈالتا ہی یعنی وہی ہی زندگی اور موت کا موجود کرنے والا رَبُّكُمْ وہ ہی تمہارا رب وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور رب تمہارے

وقف لازم

پہلے باپون کا بَلْ هُمْ بلکہ کافر اس بات پر یقین کرنے والے نہین ہین فِيْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ شک مین ہین قرآن کی طرف سے
کھیل کرنے والے فَارْتَقِبْ پس تو منتظر رہ اونکے واسطے یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ اوسدن جب آئیگا آسمان بِدُخَانٍ
مُّبِیْنٍ کھلے ہوے دھوین کے ساتھ جو شر غالب ہوتا ہی عرب اوسے دخان کہتے ہین اس سے وہ عذاب مراد ہی جو قرآن کے
ساتھ ہنسی کرنے والون پر نازل ہوگا احسن المعانی مین ہی کہ دھوین سے وہ غبار مراد ہی جو فتح مکہ کے دن اوٹھا تھا اور اسنے ہوا کو چھپالیا تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ قحط کا زمانہ مراد ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے کفار بھوکون مرنے لگے اور مرے ہوے کتون کو ہڈی
سمیت کھا جاتے تھے اور دھوین سے وہ دھند مراد ہی کہ جو بھوک کی شدت مین آدمی کو ضعف بصارت کے سبب سے اپنے اور آسمان کے
درمیان دھوین کی ایسی ایک چیز نظر آتی ہی اور تبیان مین ہی کہ قحط کے سال خشک سالی کے سبب سے سیاہ غبار زمین سے
اوٹھتا ہی دھوین کی شکل پر اسی واسطے قحط کے برس کو سنۃ الغبر کہتے ہین اور عام الرماد نام ہونے کی وجہ یہی ہی اور بعض کا قول
یہ ہی کہ یہ دھوان قیامت کی نشانیون مین سے ہوگا جیسا کہ اشراط الساعۃ کی حدیث مین آیا ہی فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ
یعنی پھر ذکر کیا دھوین اور دجال کا اور وہ دھوان ہوگا مشرق سے مغرب تک یَغْشَى النَّاسَ گھیر لیگا لوگون کو
اور چالیس دن کے بعد موقوف ہوگا اور اوسکے سبب سے مومنون کو ایسی حالت پیدا ہوگی جیسے زکام ہوتا ہی مگر کافرون کو
بیہوش اور سراسیمہ کردیگا فرشتے اونسے کہینگے هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہ ہی عذاب دکھ دینے والا جو حق تعالی نے
وعدہ کیا تھا پس کافر روئینگے اور کہینگے کہ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اے ہمارے رب اوٹھا ہمپر سے
یہ عذاب اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ بیشک ہم ایمان والے ہین عذاب دفع ہوجانے کے بعد یعنی جب یہ بلا دفع ہوجائیگی تو ہم
ضرور ایمان لائینگے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ اَنّٰى کیونکر ہوگا لَهُمُ الذِّكْرٰى اونکے واسطے نصیحت ماننا اتنے عذاب سے
وَقَدْ جَآءَهُمْ اور حال یہ ہی کہ آیا اونپر رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ رسول ظاہر کرنے والا معجزون کا اور اونھون نے اوسکے سبب سے
نصیحت نمانی ثُمَّ تَوَلَّوْا پھر اوسکی طرف پیٹھ پھیری یعنی انکار کیا عَنْهُ اوپر ایمان لانے سے وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ اور بولے کہ
سکھایا ہوا ہی جبیر اور یسار اوسے قرآن سکھاتے ہین مَّجْنُوْنٌ دیوانہ ہی اور اوسکے دماغ مین خبط ہوگیا ہوا ور باوصف ان باتون کے وقف لازم
اگر وہ ایمان کا وعدہ کرتے ہین تو اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ یقینی ہم اوٹھا لینے والے ہین عذاب اونپر سے قَلِيْلًا تھوڑے دن
یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے اون کافرون کے مرتے دم تک ہم قحط اوٹھا لینگے مگر کچھ فائدہ نہوگا اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ وقف لازم
بیشک تم پھرنے والے ہو کفر کی طرف لکھا ہی کہ قحط کے زمانہ مین ابوسفیان قریش کے ایک گروہ کے ساتھ مدینہ مین آیا اور خدا اور رحمان کی قسم پیغمبر کو دی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی تو قحط کی بلا دفع ہوگئی اور وہ اوسی طرح کفر پر جمے رہے اور بعضے لوگ جو دھوین کو علامات
قیامت مین سے لیتے ہین وہ کہتے ہین کہ جب دعا اور مناجات کرینگے تو چالیس دن کے بعد دھوان اوٹھ جائیگا اور وہ اوسی حال پر پھر آئینگے
جس شرک اور فسق کے حال پر پہلے تھے یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى دیا کردہ دن جسدن پکڑینگے ہم کافرون کو بڑی پکڑ
یعنی قیامت کے دن اور تفسیر دمیاطی مین لکھا ہی کہ جنگ بدر کا دن مراد ہی کہ حق تعالی مشرکون کو وعید کرتا ہی کہ اوسدن بدر کے عذاب مین ہم تمکو مبتلا کرینگے

کہ وہ قتل اور قید ہی اِنَّا مُسْتَقِيمُونَ ۝ بیشک ہم انتقام لینے والے ہین اس روز وَلَقَدْ فَتَنَّا اور ضرور ہم نے امتحان کیا ہے قَبْلَهُمْ کفار مکہ کے پہلے قَوْمَ فِرْعَوْنَ گروہ قبط کو جو فرعون کے ملازم تھے وَجَاءَهُمْ اور آیا اونکے پاس رَسُولٌ كَرِيمٌ ۝ پیغمبر بزرگ حسب نسب مین یعنی موسیٰ بن عمران اَنْ اَدُّوا اِلَيَّ اس بات کے ساتھ کہ ادا کرو یعنی ہاتھ روکو اور بھیج دو میرے ساتھ عِبَادَ اللّٰهِ خدا کے بندون کو یعنی بنی اسرائیل کو اِنِّي لَكُمْ بیشک مین تمہارے واسطے رَسُولٌ اَمِينٌ ۝ رسول ہون امانتدار وحی کا اور مجھپر کوئی تہمت نہین اور مین خلق کا خیر خواہ ہون وَاَنْ لَّا تَعْلُوا اور آیا ہون مین تمہارے پاس یہ بات لیکر کہ سرکشی اور تکبر نہ کرو عَلَى اللّٰهِ اللہ پر اور اوسکی وحی کی اہانت نہ کرو اِنِّي اٰتِيكُمْ بِسُلْطٰنٍ بیشک لانے والا ہون مین تمہارے پاس دلیل مُّبِينٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل اپنا مدعا سچ ہونے پر فرعون والون نے یہ بات سنکر حضرت موسیٰ کو ایذا دینے کا قصد کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وَاِنِّي عُذْتُ اور بیشک مین پناہ لایا بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ اپنے اور تمہارے رب کے ساتھ اَنْ تَرْجُمُونِ ۝ اس سے کہ سنگسار کرو مجھے یا قتل کردیا گالی دو اسواسطے کہ وہ میرا نگہبان ہے وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي اور اگر نہ ایمان لاتے ہو میرا فَاعْتَزِلُونِ ۝ تو کنارہ کرو مجھسے اور مجھکو ایذا مت دو مصرع مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان ۞ اون کافرون نے حضرت موسیٰ کی بات نہ مانی اور ہاتھ اور زبان سے ایذا دینا شروع کی فَدَعَا رَبَّهُ تو پکارا موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب کو اَنَّ هٰٓؤُلَآءِ کہ یہ قبطیون کا گروہ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ۝ گروہ ہے کفر اور تکبر پر مُصر یعنی یا اللہ تو انکو ہلاک کر کہ وہ مشرک ہین تو حق تعالیٰ نے جب اونکی دعا قبول فرمائی تو کہا کہ فَاَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا پس لیجا میرے بندون کو رات کے وقت مصر سے اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُونَ ۝ بیشک تم پیچھا کیے گئے ہو یعنی جب تم جاؤگے تو فرعون اور اوسکی قوم کے لوگ خبر پائینگے اور تمہارے پیچھے آئینگے اور جب دریا کے کنارے تم پہونچنا تو اپنا عصا دریا پر مارنا کہ وہ پھٹ جائیگا اور اوسمین راہین ظاہر ہو جائینگی تاکہ بنی اسرائیل گذر جائین وَاتْرُكِ الْبَحْرَ اور چھوڑ دے دریا کو رَهْوًا ساکن اور ٹھہرا ہوا اوسی طرح اوسپر راہین کھلی ہوئین یعنی دوبارہ اوسپر عصا نہ مارنا کہ پہلے حال پر آجائے اور اوسے اوسی طرح چھوڑ دینا کہ قبطی اوسمین آئین اور ڈرنا نہین اِنَّهُمْ جُنْدٌ بیشک وہ لوگ جُنْدٌ مُّغْرَقُونَ ۝ ایک گروہ ہین ڈبوئے گئے یعنی دریا مین ڈوب جائینگے تو فرعون کے لوگ سب غرق ہو گئے كَمْ تَرَكُوا کتنے بہت سے چھوڑے اونھون نے مِنْ جَنّٰتٍ باغ درختون سے بھرے ہوئے وَّعُيُونٍ ۝ اور چشمے بہتے ہوئے پانی کے وَّزُرُوعٍ اور کھیتیان تیار وَّمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ اور مکان خوب آراستہ وَّنَعْمَةٍ كَانُوا اور اسباب عیش و آرام کے كَانُوا فِيهَا اوس ناز و نعمت مین فٰكِهِينَ ۝ عیش اور خوشی کرنے والے كَذٰلِكَ تھے ہمارا کام تکذیب کرنے والون کے ساتھ ایسا ہی ہے وَاَوْرَثْنٰهَا اور میراث دیے ہمنے اونکے مکان قَوْمًا اٰخَرِينَ ۝ دوسری قوم کو یعنی بنی اسرائیل کو فَمَا بَكَتْ پس نہین روئے عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ اونپر آسمان وَالْاَرْضُ اور زمین یعنی اونکے ہلاک ہونے کا کسی نے حساب نہین کیا معالم مین ہے کہ جب کوئی مومن مرتا ہے تو آسمان اور زمین اوسپر چالیس دن تک رویا کرتے ہین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ کوئی بندہ نہین کہ آسمان مین جسکے واسطے دو دروازے نہون

ثلثة

ایک دروازے سے اوسکی روزی اوترتی ہی دوسرے دروازے سے اوسکے عمل آسمان پر جاتے ہین توجب وہ بندہ مرجاتا ہی تو یہ دونون دروازے اوسکی روزی اوترنے اور عمل اوپر جانے کے محروم ہوجاتے ہین اور اوسپر روتے ہین عطار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ آسمان کا رونا اوسکے کنارون کی سرخی ہی معالم مین ہی کہ جب امیر المومنین حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوے تو اونپر آسمان رویا اور اوسکا رونا یہ تھا کہ اوسکے کنارے سرخ ہوگئے یہی مضمون کسی نے کہا ہی نظم ؎ ہین سرخی شفق کہ برین چرخ بیوفاست ؎ ہر شام عکس خون شہیدان کربلاست ؎ گر چرخ خون ببارد ازین غصہ دور نیست ؎ ور خاک خون بگرید ازین ماجرا رواست ؎ اور بعضون نے کہا ہی کہ آسمان زمین کا رونا بھی آدمیون کا سا رونا ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ آسمان زمین پر ایسی علامت ظاہر ہوتی ہی جو حزن اور افسوس پر دلیل ہو جیسے رونا کہ اکثر غم اور رنج پر دلالت کرتا ہی اور بہر تقدیر چونکہ فرعون والون کا کوئی عمل ایسا نہ تھا جو آسمان پر جائے اور زمین پر بھی اونھون نے کوئی نیک کام نہ کیا تھا تو آسمان اور زمین اونپر نہ روئے وَمَا كَانُوا اور نہ تھے مُنظَرِينَ ۝ ع ۲۹ مہلت دیے ہوے ایک وقت سے دوسرے وقت تک وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اور یقینی نجات دی ہمنے بنی اسرائیل کو مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ ذلیل کرنے والے عذاب سے کہ وہ فرعون کی بندگی اور غلامی تھی اور اونکے بیٹون کا قتل اور کام مین رنج و تعب مِن فِرْعَوْنَ فرعون سے إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا بیشک تھا فرعون سرکش اور اپنے کو بڑا اور بلند جاننے والا مِنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ کافرون مین سے کہ وہ ایمان کی حدون سے تجاوز کیے ہوے ہین وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ اور تحقیق کہ برگزیدہ کرلیا ہمنے موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے ایمان والون کو عَلَىٰ عِلْمٍ علم پر یعنی مین نے جانا کہ یہ برگزیدہ کرنے کے لائق ہین عَلَى الْعَالَمِينَ ۝ اہل عالم پر اپنے زمانے کے وَآتَيْنَاهُم اور دی ہمنے اونکو مِّنَ الْآيَاتِ قدرت کی نشانیون مین سے مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ ۝ وہ چیز جسمین نعمت تھی کھلی ہوئی جیسے دریا کا پھٹ جانا اور من وسلویٰ اور ترنا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ بیشک یہ گروہ یعنی کفار قریش لَيَقُولُونَ ۝ البتہ کہتے ہین کہ إِنْ هِيَ نہین ہی انجام کار إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ مگر پہلی موت ہماری دنیا مین اور اوسکے بعد پھر زندگی نہین ہی وَمَا نَحْنُ اور نہین ہین ہم بِمُنشَرِينَ ۝ زندہ کیے ہوے اور اوٹھائے ہوے موت کے بعد فَأْتُوا بِآبَائِنَا پس لاؤ ہمارے باپون کو إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ موت کے بعد پھر اوٹھنا ہی انکی یہ بات نادانی کے سبب سے تھی اسواسطے کہ حق تعالیٰ کی طرف سے جو بات ظاہر ہونا ایک وقت پر موقوف ہی تو دوسرے کی خواہش سے ہر وقت اوسکا ظہور کچھ لازم نہین ہموت کے بعد پھر اوٹھنے کا وعدہ آخرت مین ہی اگر دنیا مین نہ ظاہر ہو تو اوسپر کچھ تحکم نہین ہو پنچتا أَهُمْ خَيْرٌ کیا قریش کے لوگ بہتر ہین قوت اور سختی اور مال اور شوکت مین أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ یا قوم تبع حمیری کہ وہ ایک بڑا لشکر تھا عظمت اور دبدبہ والا وَالَّذِينَ اور وہ لوگ جو تھے مِن قَبْلِهِمْ قوم تبع کے قبل جیسے عاد ثمود وغیرہ جب وہ ایمان نہ لائے أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کردیا ہمنے اونکو إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وہ تھے مُّجْرِمِينَ ۝ کافر اور بعث وحشر سے منکر اخبار اور آثار کے فحوا سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تبع ایک بادشاہ تھا حمیر کا اوسکی کنیت ابوکرب تھی اور نام اسعد بن ملیکرب یہ بادشاہ بڑے جاہ وحشم اور لشکر کے ساتھ مشرق سے عالم کی مغربی حد تک پھرا اور حمیر اسی نے آباد کیا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ سمرقند بھی اوسی کا

آباد کیا ہوا ہی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہی کہ وہ پیغمبر تھا اور حدیث مین آیا ہی کہ مین نہین جانتا کہ تبع پیغمبر تھا یا نہین اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ تبع کو گالی نہ دو کہ وہ ایمان لایا ہی اور اسی واسطے حق تعالی نے اوسکی قوم کی مذمت کی خود اوسکی مذمت نہین کی معالم مین ہی کہ ایک وقت مدینہ مین اوسکے بیٹے کو لوگون نے قتل کر ڈالا تھا اور اوسنے وہان کے لوگون کو قتل کرنے کے قصد سے لشکر کشی کی اور بنی قریظہ کے دو عالم کہ اونکا نام کعب اور اسد تھا اونھون نے جب خبر سنی تو تبع کے پاس گئے اور کہا کہ یہ جرأت نہ کر اسواسطے کہ مدینہ نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کی تو تبع اپنے قصد سے باز آیا مدینہ منورہ کے لوگون کو نہ قتل کیا نہ قید اور وہ آتش پرست تھا اور اون دونون عالمون کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اور اہل کتاب کے ایک گروہ کے ساتھ یمن کی طرف چلا تو راہ مین چند آدمی ہزیل کے اوسکے سامنے آئے اور یہ بات زبان پر لائے کہ ہم تمھین ایسا مکان بتاوین کہ جسمین چاندی موتی زمرد کا خزانہ ہی تبع نے پوچھا کہ کہان وہ بولے مکہ مین اور اون آدمیون کی غرض یہ تھی کہ خانہ کعبہ کھودنے کا ارادہ کرے اور ہلاک ہوجاے تبع نے خزانہ اور مکان کا حال عالمون سے بیان کیا علما بولے کہ خبردار ایسا ارادہ ہرگز نہ کرنا تمام روے زمین مین وہ مقام بہت بزرگ اور شریف ہی اور جو کوئی اوسکے ساتھ نے ادبی کا ارادہ کرتا ہی وہ ہلاک ہوجاتا ہی تمھین وہان جانا چاہیے اور اوس مکان کی تعظیم بجالانا چاہیے تبع وہان گیا اور کعبۂ شریف پر پوشش چڑھائی اور چھ ہزار اونٹ قربانی کیے اور وہان سے یمن کی طرف رخ کیا اور اوسکی قوم جو حمیر مین تھی اوسنے مخالفت اور بغاوت شروع کی کہ تو ہمارے دین سے پھر گیا ہم تجھسے نہین ملتے تبع نے خدا کی عبادت کرنے کی دلیلین اونکے سامنے بیان کین اور اونھون نے عناد اور عداوت زیادہ کی اور بولے کہ ہم آگ سے امتحان کرتے ہین یمن کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ کے دامن مین آگ تھی جب دو آدمیون مین جھگڑا ہوتا تو اوس آگ مین آتے جو ناحق پر ہوتا وہ تو جل جاتا اور جو حق پر ہوتا اوسے کوئی آفت نہ پہونچتی غرضکہ علما اپنی کتابون سمیت آگ مین گئے اور صحیح وسلامت نکل آئے اور اونکے لوگ بالکل جل گئے اربعہ سیر کے نزدیک یہ بات ثبوت کو پہونچی ہی کہ تبع نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نامہ لکھا اور شامول یہودی کو دیا کہ اگر حضرت کا زمانہ پائے تو خود آپکی خدمت مین پہونچائے ورنہ اپنی اولاد کو سپرد کیکے وصیت کرے کہ تم مین سے جو آپکا زمانہ پائے یہ نامہ حضور مین پہونچائے شامول کی بیسویں پشت مین حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے انھون نے وہ نامہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچایا اور آپنے تین بار فرمایا کہ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ اور رقاشی رحمہ اللہ تعالی سے نقل ہی کہ ابو کرب اسعد حمیری ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سات سو برس آپکی نبوت اور بعثت کے قبل ایمان لائے تھے اور روح الدرر مین ہی کہ ایک ہزار تیرہ برس ہجرت کے قبل کہ نبوت سے ایک ہزار چالیس برس پہلے ہوے وہ ایمان لائے تھے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور اوسکو جو اون دونون کے درمیان مین ہی لٰعِبِيْنَ کھیلنے والے یعنی ہمنے حکمت کے ساتھ پیدا کیا کھیل کے طور پر نہین بلکہ تمام مخلوقات کو حکمت کاملہ کے ساتھ ہمنے ظاہر کیا ہی اور حکمت کو یہ بات سزاوار نہین کہ آدمیون کو ہم معطل اور مہمل چھوڑدین بے ثواب اور بے عذاب مَا خَلَقْنٰهُمَآ نہین پیدا کیا ہمنے اہل زمین اور اہل آسمان کو اِلَّا بِالْحَقِّ مگر حق کے واسطے کہ وہ طاعت پر ثواب پاتا اور معصیت پر عذاب اوٹھاتا ہی وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت آدمی یعنی مشرک غفلت اور نہ فکر کرنے کے سبب سے لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے کہ حکیم کا کام حق اور حکمت کے

ساتھ ہوتا ہے اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ دن جدا ہونے کا کہ حق باطل سے جدا ہوگا یا مومن کافر سے یا مطیع عاصی سے مِیْقَاتُهُمْ
اَجْمَعِیْنَ ۝ وقت ہے سب آدمیوں کے جمع ہونے کا یَوْمَ لَا یُغْنِیْ جس دن دفع کریگا مَوْلًی کوئی دوست اور قرابتی عَنْ
مَّوْلًی کسی دوست اور قرابتی سے شَیْئًا کچھ عذاب میں سے یا کوئی کسی کو کسی چیز کے سبب سے فائدہ نہ پہونچائیگا وَّلَا هُمْ
یُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہونگے دوستوں میں کہ مدد دیے جائیں اور دوستوں سے اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ مگر وہ جسپر رحم کرے اللہ
یعنی مومن کہ شفاعت کرکے ایک دوسرے کی مدد کریگا اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِیْزُ بیشک خدا غالب ہے جسپر وہ عذاب کریگا اوسکی
کوئی مدد نہ کریگا الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہے جسپر رحمت کریگا اوسے رتبۂ شفاعت عطا فرمائیگا اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ۝
یقینی درخت زقوم یعنی اوسکا میوہ طَعَامُ الْاَثِیْمِ ۝ کھانا ہے گناہگاروں کا یعنی ابوجہل اور اوسکے گروہ کا اور
زقوم جب کھائینگے کَالْمُهْلِ ۚ تو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ۝ جوش کھائیگا پیٹوں میں جوش کھانا
کَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ۝ جیسے جوش کھانا گرم پانی کا یعنی اونکی آنتوں وغیرہ کو ٹکڑے کردیگا پھر حق تعالی دوزخ کے فرشتوں کو حکم فرمائیگا کہ
خُذُوْهُ لیلو ان گناہگاروں کو فَاعْتِلُوْهُ پھر کھینچو اونکو زبردستی قہر کے ساتھ اِلٰی سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ۝ دوزخ کے درمیان میں
ثُمَّ صُبُّوْا پھر اوپر سے ڈالو وقت بہائینگے فَوْقَ رَاْسِهٖ اوسکے سر پر مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ۝ عذاب گرم پانی کا کہ اوسکے
بدن پر باہر طرف اس پانی کے سبب سے عذاب ہوگا جس طرح اندر زقوم کے سبب سے عذاب ہوگا اوسوقت کہینگے اوسے کہ ذُقْ لے چکھ اور کھینچ عذاب
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ بیشک تو عزت اور قدرت والا ہے اپنی قوم کے نزدیک الْكَرِیْمُ ۝ بزرگ اپنے زعم میں ابوجہل کہتا تھا
کہ سب اہل مکہ میں مجھ سے بہت عزت اور بزرگی والا ہون بطحا میں مجھسے زیادہ کوئی عزت والا نہیں ہے تو قیامت کے دن حق تعالی
فرمائیگا کہ اوسپر عذاب کرو جو عزیز اور کریم ہونے کا دعوی کرتا تھا اِنَّ هٰذَا بیشک یہ عذاب مَا كُنْتُمْ بِهٖ وہ ہے کہ
تھے تم اوسکے ساتھ تَمْتَرُوْنَ ۝ شک کرتے یہانتک کہ ابتو تمنے آنکھوں سے دیکھ لیا اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ تحقیق کہ پرہیزگار
فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ۝ امن والے مقام میں ہیں یعنی ایسے مقام میں جہان آفات اور کوئی خوف کی بات نہوگی فِیْ جَنّٰتٍ باغون میں
وَّعُیُوْنٍ ۝ اور چشمون میں یَّلْبَسُوْنَ پہینگے مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ریشمی کپڑے مہین اور رنگین مُّتَقٰبِلِیْنَ ۝
اوس حال میں کہ روبرو بیٹھے ہونگے ایک دوسرے کے باہم محبت رکھنے والے تفسیر سورۂ بادی میں ہے کہ یہ روبرو بیٹھنا مہمانی کے
دن ہوگا دار الجلال میں کہ حق تعالی سب مومنون کو ایک خوان پر بٹھالیگا اور سب ایک دوسرے کا مونھ دیکھینگے كَذٰلِكَ
اسی طرح اسی حال پر رہینگے نے تغییر اور تبدیل کے وَزَوَّجْنٰهُمْ اور جوڑا کرینگے ہم متقیون کو بِحُوْرٍ گوری عورتون کے
ساتھ عِیْنٍ ۝ بڑی آنکھون والیان اس بات میں اختلاف ہے کہ یہ دنیا کی عورتیں ہونگی یا جنت کی حوریں یَدْعُوْنَ
فِیْهَا چاہینگے بِكُلِّ فَاكِهَةٍ ہر میوہ جو آرزو کرینگے اٰمِنِیْنَ ۝ اوس حال میں کہ بیخوف ہیں اوسکے ضرر سے
یا منقطع ہوجانے سے لَا یَذُوْقُوْنَ نہ چکھینگے فِیْهَا الْمَوْتَ آخرت میں موت اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی مگر موت
پہلی جو دنیا میں چکھ چکے اور جب لوگون کے نزدیک یہ بات ٹھہری ہوئی ہے کہ ہر زندگی کے پیچھے موت لگی ہوئی ہے تو حق تعالی نے

خبر دی کہ جنت مین جو زندگی ہی اوسکے بعد موت نہین ہی وَوَقٰىهُمْ اور نگاہ رکھیگا جہنمیون کو حق تعالی اور اونسے تکلیف دفع کریگا
عَذَابَ الْجَحِيْمِ عذاب دوزخ کی فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ فضل وکرم کی راہ سے کہ وہ فضل تیرے رب کی طرف سے ہی
ذٰلِكَ وہ عذاب پھرنا اور بہشت مین حیات ابدی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ وہ ہی چھٹکارا اور مراد پانا بڑا فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ
پھر سوا اسکے نہین کہنے آسان کر دیا قرآن جو نازل کیا ہی بِلِسَانِكَ تیری زبان مین لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ شاید
تیری قوم کے لوگ سمجھین اور نصیحت مانین اور اونھون نے نصیحت نہ مانی فَارْتَقِبْ پس امید رکھ اوس چیز کی جو اوپر اوترتی کی
اِنَّهُمْ مُّرْتَقِبُوْنَ بیشک وہ بھی منتظر ہین کہ تیرپر کیا نازل ہوتا ہی مگر تجھے واسطے نصرت الہی ہوگی اور اونکے لیے عذاب ماننا ہی
دوستون کو ہر دم فتح تازہ ہی اور دشمنون کو ہر وقت رنج نے اندازہ بیت تابعان او عدہ حسن المآب ✤ منکران را وعدہ ذوقوا العذاب

سورۃ الجاثیۃ مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	سبع وثلثون ایاتھا
سورہ جاثیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	سینتیس آیتین ہین

حٰمٓ یہ حروف مقطعہ حروف اسماے الہی کے مختصر ہین چنانچہ حے اشارہ ہی حی اور حفیظ کی طرف اور میم کنایہ ہی ملک اور مجید سے
لطائف مین ہی کہ حے حکم ازلی ہی اور میم ملک ابدی ہی ان دونون کی قسم کھاتا ہی تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوترنا قرآن کا مِنَ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ خدا کے پاس سے ہی جو سب پر غالب ہی الْحَكِيْمِ دانا مطالب میسر کرنے اور عطایا مقدر کرنے مین اِنَّ فِي
السَّمٰوٰتِ تحقیق کہ آسمانون مین ثابت اور سیارہ ستارے وَالْاَرْضِ اور زمینون مین پہاڑ درخت حیوانات لَاٰيٰتٍ
لِّلْمُؤْمِنِيْنَ البتہ نشانیان ہین ایمان والون کے واسطے صانع کی وحدت اور قدرت پر وَفِيْ خَلْقِكُمْ اور تمکو پیدا
کرنے مین نطفے اور اوسکو بدلنے مین ایک حال سے دوسرے حال کی طرف وَمَا يَبُثُّ اور اوسمین جو کچھ پراگندہ کرتا ہی زمین مین
مِنْ دَآبَّةٍ جنبش کرنے والون مین سے اونکی صورتین اور شکلین مختلف ہونے کے سبب اٰيٰتٌ نشانیان ہین حضرت ذوالجلال کی
حکمت پر استدلال کے واسطے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اوس گروہ کے واسطے جو یقین کرنے والے ہین وَاخْتِلَافِ
الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اور رات دن کے اختلاف مین وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور اوس چیز مین جو اوتاری اللہ نے مِنَ السَّمَآءِ
آسمان سے یا ابر سے مِنْ رِّزْقٍ روزی یعنی مینھ جو روزی کا سبب ہی فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ پھر زندہ کیا اوس مینھ سے
زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا اوسکے خشک اور پژمردہ ہو جانے کے بعد وَتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ اور ہوائین پھیرنے مین جہتون کے
اختلاف اور احوال کے اختلاف کے ساتھ اٰيٰتٌ نشانیان ہین کھلی ہوئی کمال قدرت الہی پر لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ اوس گروہ کے
واسطے جو سمجھتے ہین تِلْكَ یہ دلیلین اٰيٰتُ اللّٰهِ دلیلین ہین قدرت الہی کی یا یہ آیتین ہین قرآن کی نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ
پڑھتے ہین ہم تجھ اوپر بِالْحَقِّ صحت اور درستی کے ساتھ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ پھر کس بات کے ساتھ بَعْدَ اللّٰهِ بعد
کلام الہی کے کہ قرآن ہی وَاٰيٰتِهٖ اور اوسکی قدرت کی نشانیون کے يُؤْمِنُوْنَ ایمان لاتے ہین اور برتے تو مِنُوْنَ حاضر کا صیغہ

ع ۱۷



پڑھا ہی یعنی اے کافرو تم ان باتون پر نہین ایمان لاتے تو پھر کن باتون پر ایمان لاؤ گے وَيْلٌ عذاب کی سختی لِّكُلِّ اَفَّاكٍ ہر جھوٹے
اَثِيْمٍ ۝ بڑے گنہگار کے واسطے ہی یعنی نضر بن حارث کے لیے کہ يَّسْمَعُ سنتا ہی اٰيٰتِ اللّٰهِ آیتین اللہ کی جو تُتْلٰى عَلَيْهِ
پڑھی جاتی ہین اوسپر ثُمَّ يُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہی یعنی ثابت قدمی کرتا ہی اپنے کفر پر مُسْتَكْبِرًا اوس حال مین کہ تکبر کرنے والا ہی
اوسپر ایمان لانے سے كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا گویا کہ نہین سنا اوسے یعنی جب اوس طرف کان نہ لگایا اور اوس سے نفع نہ اوٹھایا
تو گویا اوسے سنا ہی نہین فَبَشِّرْهُ تو خوشخبری سنا اوسے بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب دکھ دینے والے کی جو دوزخ مین ہوگا
خوشخبری کا لفظ ہنسی کی راہ سے ہی وَاِذَا عَلِمَ اور جب سنتا ہی مِنْ اٰيٰتِنَا ہماری کتاب کی آیتون مین سے شَيْـًٔا
کچھ یعنی اوسے کوئی دلیل پہونچتی ہی اور جانتا ہی کہ قرآن مین سے ہی اتَّخَذَهَا هُزُوًا ٹھہرا لیتا ہی اوسے ہنسی ہوئی
یعنی اوسپر ہنسی اور مسخراپن کرتا ہی اور ایسی صورت سے ظاہر کرتا ہی کہ حق اور صواب سے وہ دور رہتی ہی اُولٰٓئِكَ وہ گروہ ہنسنے والون کا
لَهُمْ اونکے واسطے ہی عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ عذاب ذلیل کرنے والا مِّنْ وَّرَآئِهِمْ اونکے منہ کے سامنے جَهَنَّمُ دوزخ ہی
اسواسطے کہ اوسکی طرف متوجہ ہین یا اونکے پیچھے دوزخ ہی یعنی مرنے کے بعد اونکا مآل دوزخ مین ہوگا وَلَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ
اور دفع نہ کریگا اونسے مَّا كَسَبُوْا جو کچھ کمایا اونھون نے مال و پیدائی وَلَا مَا اتَّخَذُوْا اور نہ دفع
کریگا اونسے عذاب کو وہ جو ٹھہرا لیے ہین اونھون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا اَوْلِيَآءَ کہ دوست اور معبود وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہی عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ عذاب بڑا کہ اوسکی شدت حد سے متجاوز ہی هٰذَا یہ قرآن هُدًى راہ دکھانے والا ہی
وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جو نہین ایمان لائے ہین بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ اپنے رب کی آیتون کا کہ قرآن ہی یا قدرت یا حکمت کی دلیلین
لَهُمْ عَذَابٌ اونکے واسطے ہی عذاب مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ۝ بہت سخت عذابون مین سے دکھ دینے والا اَللّٰهُ خدا الَّذِيْ سَخَّرَ ع ۱۱
وہ ہی جسنے مسخر کیا لَكُمُ الْبَحْرَ تمھارے واسطے دریا کو یعنی اوسکی سطح برابر کردی تاکہ وہ چیزین جو اندر سے سبک اور خالی ہین اوسکے اوپر
ٹھہری رہین اور بعضون نے کہا ہی کہ دریا کا مسخر ہونا یہ ہی کہ وہ اپنے مین غوطہ لگانے اور سیر کرنے سے باز نہین رکھتا لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ
تاکہ چلین کشتیان فِيْهِ اوسمین بِاَمْرِهٖ خدا کے حکم سے وَلِتَبْتَغُوْا اور تاکہ طلب کرو تم مِنْ فَضْلِهٖ خدا کے فضل سے انواع
و اقسام کے فائدے جیسے تجارت اور محصل کا شکار وغیرہ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ اور تاکہ شاید تم شکر کرو خدا کا ان نعمتون پر
وَسَخَّرَ لَكُمْ اور حکم مین کردیا تمھارے واسطے یعنی تمھاری منفعت کے واسطے پیدا کیا اوسے مَّا فِي السَّمٰوٰتِ جو کچھ آسمانون مین ہی
آفتاب ماہتاب ستارے مِنْهُ وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی پہاڑ دریا درخت پھل جَمِيْعًا یہ سب مِّنْهُ اوسی سے ہی
اوسکے غیر سے نہین اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ بیشک یہ چیزین مسخر کرنے مین لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی اور حکمت پادشاہی پر
لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو تفکر کرتے ہین اوسکی عجیب غریب صنعتون اور خلقتون مین کہ صفحہ
جہان سے ظاہر ہی بیت در جملہ جہان ز مغز تا پوست ✤ ہر ذرہ گواہ قدرت اوست ✤ لکھا ہی کہ غفاری نے شہر مکہ مین فاروق
رضی اللہ عنہ کو گالی دی اور حضرت فاروق نے بمقتضاے شجاعت چاہا کہ اوسے پکڑین اور انتقام لین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ

کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِّلَّذِينَ آمَنُوا اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین يَغْفِرُوا کہ معاف کردین لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ
اون لوگون کو جو نہین ڈرتے ہین اَيَّامَ اللّٰهِ ہلاک ہونے کے دنون سے اور عذاب الٰہی کے ایام سے عرب لوگون کو ایام کے ساتھ
تعبیر کرتے ہین جیسے یوم بغاث یوم اعماس تو آیت کے معنی یہ ہین کہ درگذر کرو اون لوگون سے جو کافرون کے ہلاک ہونے کے دنون مین
غور و تامل نہین کرتے اور اوس سے نہین ڈرتے یہ بجز اسکے ہے تاکہ جزا دے خدا قَوْمًا بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ایک قوم کے
لوگون کو ساتھ اوس چیز کے کہ ہین کمائی کرتے برائی کرنا اور معاف کردینا کشاف مین ہے کہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین
کہ ہم حضرت فاروق کے سامنے بیٹھے تھے پڑھنے والے نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لِيَجْزِيَ عُمَرَ بِمَا صَنَعَ اور
بعضے کہتے ہین کہ آیت نازل ہونے کا سبب جہجاہ غفاری اور سنان جہنی کا قصہ ہے اور اوسکا شمہ انشاء اللہ سورۂ منافقون مین
کہا جائیگا اور اس تقدیر پر اس آیت کو مدنی کہنا چاہیے اسواسطے کہ یہ سورت بالاتفاق مکی ہے امام ثعلبی کی تفسیر مین ہے کہ یہ آیت
نازل ہونے کے بعد کہ مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فحاض یہودی نے بر سبیل طنز یہ بات کہی کہ خدا مگر محتاج ہو گیا ہے کہ
قرض مانگنے لگا اور یہ خبر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو پہونچی پس آپنے تلوار کھینچکر اوسے ڈھونڈھنا شروع کیا کہ جہان اوسے دیکھین
قتل کر ڈالین تو حضرت جبریل یہ آیت لائے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلانے کے
واسطے بھیجا جب حضرت عمر حاضر ہوے تو آپ نے فرمایا کہ اے عمر تلوار رکھدے کہ حق تعالی نے معاف کرنے کا حکم فرمایا اور یہ آیت حضرت عمر کے
سامنے پڑھی پس امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم ہے اوس خدا کی جسنے آپ کو خلق کی طرف رسول برحق کرکے
بھیجا ہے کہ اب غصہ کا اثر میرے چہرے پر نہ دیکھیے گا اور گناہ کے مقابلہ مین معاف کرنے کی صفت کے سوا اور کچھ مشاہدہ نہ فرمائیے گا نظم
چو بینی زخلق ستمگذاری ۔ ترا زیبد طریق بردباری ۔ اگرچہ دہنت را سپید رد خار ۔ تو گل باش و دہان بر خندہ میدار ۔ اور بعضون نے
کہا ہے کہ یہ آیت آیت قتال سے منسوخ ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ جو کوئی کرے نیک کام تو اوسکے نفس کے واسطے ہے اوسکا
ثواب وَمَنْ أَسَاءَ اور جو کوئی برا کام کرے فَعَلَيْهَا تو اوسیپر ہے اوسکا وبال ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ تو اپنے رب کی طرف پھیرے جاؤگے کاموں اور باتون کی جزا کے واسطے وَلَقَدْ آتَيْنَا اور بیشک و شبہہ ہمنے دی بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ
فرزندان یعقوب کو توریت وَالْحُكْمَ اور حکم کرنا امور دین مین وَالنُّبُوَّةَ اور نبوت یعنی اونمین سے بعض کو ہمنے پیغمبر کیا اور
کسی قبیلہ مین اسقدر پیغمبر نہین ہوے جتنے بنی اسرائیل مین ہوے حضرت یوسف کے زمانے سے حضرت عیسی علیہما السلام کے زمانہ تک
وَرَزَقْنَاهُمْ اور روزی دی ہمنے اونکو مِنَ الطَّيِّبَاتِ پاکیزہ اور حلال چیزون مین سے اور بعضون نے کہا ہے کہ طیبات سے
من وسلوی مراد ہے وَفَضَّلْنَاهُمْ اور فضیلت دی ہمنے اونکو عَلَى الْعَالَمِينَ اونکے زمانے کے اہل عالم پر وَآتَيْنَاهُمْ اور
عطا کین ہمنے اونکو بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْأَمْرِ کھلی ہوئی دلیلین دین اور ملت کے کام مین سے یا کھلے ہوے معجزے یا ظاہر آیتین محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب مین یہانتک کہ اونھین جو پہچاننے کا حق ہے اوسطرح پہچان لیا اور آپکا امر اونکے اوپر خوب محقق ہو گیا فَمَا
اخْتَلَفُوا آپس مین اختلاف نہین کیا اونھون نے آپ کے امر مین إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا اونکو علم حقیقت حال کا

یعنی خوب تحقیق کے ساتھ اونھون نے یہ جانا کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہی پیغمبر ہین جنکا حال توریت مین مذکور ہوچکا ہی اور آپکا حال اونھونے پوشیدہ کیا بَغْيًا بَيْنَهُمْ عداوت اور حسد کی راہ سے کہ اونکے درمیان مین ہی اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب يَقْضِي بَيْنَهُمْ حکم کریگا اونکے درمیان يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن فِيمَا كَانُوا فِيهِ اوس چیز مین کہ تھے جسمین يَخْتَلِفُونَ اختلاف کرتے یعنی توریت کے صاف کلمون مین کہ اونمین سے بعضے خبر دینے والے تھے حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات کی نعت سے ثُمَّ جَعَلْنٰكَ پھر بنی اسرائیل کے بعد کر دیا ہمنے تجھے اے ہمارے حبیب یعنی مقرر کر دیا ہمنے تیرا چلنا عَلٰى شَرِيعَةٍ کھلی ہوئی راہ پر مِّنَ الْاَمْرِ دین کے کام مین سے فَاتَّبِعْهَا پس متابعت کر اوس شریعت کی اور اوسے اپنا پیشوا کرلے اور اوسپر عمل کر وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ اور متابعت نہ کر اون لوگون کی آرزو کی جو لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے توحید کی حقیقت یعنی روسار قریش جو تجسے کہتے ہین کہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف پھر آؤ تو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم اونکی خواہش کی متابعت نہ کرنا اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا تحقیق کہ وہ دفع نہ کرینگے عَنْكَ تجھسے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب الٰہی مین سے کچھ اگر خدا چاہے تیرے ساتھ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ اور تحقیق کہ ظالم لوگ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ بعضے اونمین سے دوست ہین بعض کے اور اونکی دوستی ایک دوسرے کے ساتھ جنس ہونے کے سبب سے ہی اور چونکہ تمھین اونکے ساتھ جنسیت نہین ہی تو تم اونکی آرزوون کی پیروی نہ کرو اور اپنا مصاحب اپنی جنس سے ڈھونڈھو وَاللّٰهُ اور اللہ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ دوست ہی پرہیزگارون کا تو تم بھی اونھی کو دوست رکھو هٰذَا یہ شریعت کی متابعت بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ نگاہین ہین لوگون کے واسطے یعنی روشن چیزین ہین کہ اونکے سبب سے راہ حق دیکھ لیتے ہین گمراہ نہین ہوتے وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ اور ہدایت اور رحمت ہی خدا کی طرف سے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ اون لوگون کے واسطے جو یقین کرتے ہین یعنی گمان کے جنگل سے نکل کر یقین کی منزل کے طالب ہوتے ہین جسعالم مین ہی کہ مشرکون مین سے ایک شخص نے مومنون سے یہ بات کہی کہ یہ جو تم بعث اور حشر کے باب مین کہتے ہو اگر سچ ہو اور ہمین واقعی دوسرے عالم مین لیجائین تو وہان بھی ہم مال وجاہ مین تمسے زیادہ ہونگے جسطرح اس عالم مین ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَمْ حَسِبَ کیا ایسا نہین ہی جو گمان کیا الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اون لوگون نے جنھون نے کمائی ہین برائیان جیسے کفر اور معصیت اَنْ نَّجْعَلَهُمْ یہ کہ کرین ہم اونکو آخرت مین كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مانند اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام نیک یعنی مشرک لوگ بزرگی مین مومنون کے مثل ہونگے سَوَآءً یکسان ہی مَّحْيَاهُمْ اونکی زندگی وَمَمَاتُهُمْ اور اونکی موت دنیا اور آخرت مین یعنی جو کوئی ایمان پر مریگا وہ ایمان پر اوٹھیگا اور جو کوئی کفر پر مریگا کفر پر اوٹھایا جائیگا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ برا حکم ہی جو وہ کرتے ہین ع ۲ اور شرک اور توحید کے نتیجہ کو برابر رکھتے ہین مصرع نیست یکسان لاے زبر آمیز با آب حیات وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور پیدا کیے خدا نے آسمان اور زمینین بِالْحَقِّ راستی اور عدل کے ساتھ اور مقتضاے عدالت یہ ہی کہ نیک کام کرنے والے اور بدکار اور موحد اور مشرک مین تفاوت ہو وَلِتُجْزٰى اور دوسرے اسواسطے کہ جزا دیا جاے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ بسبب اوسکے جو کمائی کی اوسنے بھلائی یا برائی وَهُمْ اور وہ یعنی عمل کرنے والے لَا يُظْلَمُوْنَ نہ ظلم کیے جائینگے

یعنی نیک لوگون کے ثواب مین کمی اور بُرون کے عذاب مین زیادتی نہوگی بلکہ ہرایک کو اوسکے عمل کے موافق جزا دینگے **اَفَرَءَيْتَ** کیا دیکھا
تونے **مَنِ اتَّخَذَ** اوسے جسنے ٹھہرلیا **اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ** اپنا خدا اپنی خواہش کو یعنی خواہش کی پیروی کرتا ہی اور اوسکا حکم اسطرح
ماننا ہی جسطرح خدا کا حکم ماننا چاہیے یا یہ کہ اپنے معبود کو اپنی ارزو بنالیتا ہی یعنی ایک بُت پوجتا ہی اور جب دوسرا بُت اوس سے بہتر
دیکھتا ہی تو پہلے کو چھوڑ دیتا ہی اور اس دوسرے کی پرستش کرنے لگتا ہی **وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ** اور کیا دیکھا تونے اوسے جسکو گمراہ کردیا اور
چھوڑ دیا خدا نے **عَلٰى عِلْمٍ** اوس علم پر جو حق تعالی کو ہی اوسکے انجام کے باب مین **وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ** اور مُہر کردی اوسکے
کان پر تاکہ حق بات نہ سنے **وَقَلْبِهٖ** اور اوسکے دل پر تاکہ آیات حق نہ سمجھے **وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً** اور ڈالدیا
اوسکی آنکھ پر پردہ اور پوشش تاکہ عبرت حاصل کرنے کی نظر سے نہ دیکھے **فَمَنْ يَّهْدِيْهِ** پھر کون ہی جو ہدایت کرے ایسے آدمی کو
مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ بعد اسکے کہ خدا نے اوسے چھوڑدیا **اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ** ○ کیا نصیحت نہین پکڑتے ہو یعنی نصیحت پکڑو اور متنبہ
ہوجاؤ **وَقَالُوْٓا** اور کہا بعث وحشر کے منکرون نے **اِنْ هِيَ** نہین ہی یہ زندگی **اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا** مگر زندگی دنیا کی جو
ہمین حاصل ہی **نَمُوْتُ وَنَحْيَا** مرتے ہین ہم اور زندہ ہوتے ہین ہم یعنی ہم مین سے بعضے مرتے ہین بعضے جیتے ہین اور احتمال
رکھتا ہی کہ اس بات کے قائل مذہب تناسخ رکھتے ہون اور اونکے نزدیک یہ ہو کہ جو مرتا ہی اوسکی روح دوسرے جسم سے تعلق پکڑلیتی ہی اور
دنیا ہی مین پھر ظہور کرتا ہی یہانتک کہ دوبارہ مرتا ہی پھر اور جسم کے ساتھ روح آتی ہی تناسخ کو اونکے زعم مین پیغمبر تھا نقل کرتے ہین کہ اوسنے
کہا کہ مین نے اپنے کو ستر سو قالب مین دیکھا ہی اور مشرکون نے کہا ہو کہ **وَمَا يُهْلِكُنَآ** اور ہلاک نہین کرتا ہمکو **اِلَّا الدَّهْرُ** مگر زمانہ
گذرنا اور پرانا ہوجانا اور بوڑھا پا **وَمَا لَهُمْ** اور نہین ہی کافرون کو **بِذٰلِكَ** اس بات کا کہ مرنے کی نسبت زمانہ کی طرف کرتے ہین
مِنْ عِلْمٍ کچھ علم کہ اون زمانون کا اولٹنے والا اور اونمین تصرف کرنے والا حق تعالی ہی اور زمانہ کو کسی کام مین کچھ اختیار نہین نظم دہر ترا
دہر پناہی گرا ✻ حکم ترا زیبد و شاہی ترا ✻ دور زمان کا نسازد بخود ✻ چرخ فلک سر نفرازد بخود ✻ این ہمہ فرمان ترا بندہ اند ✻ در رہ امر تو
شتابندہ اند ✻ **اِنْ هُمْ** نہین ہین وہ **اِلَّا يَظُنُّوْنَ** ○ مگر گمان کرتے ہین اور نری تقلید سے وہ ایسا بات کہتے ہین **وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ**
اور جب پڑھی جاتی ہین اونپر **اٰيٰتُنَا** آیتین ہماری کتاب کی **بَيِّنٰتٍ** اوس حالت مین کہ کھلی ہوئی اور صاف دلالت کرنے والی ہون بحث ونشر کے
باب مین جیسے **قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ** اور **اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى** **مَا كَانَ حُجَّتَهُمْ** نہین ہوتی اونکی دلیل **اِلَّآ اَنْ**
قَالُوا ائْتُوْا مگر یہ کہتے ہین کہ لاؤ **بِاٰبَآئِنَآ** ہمارے باپون کو **اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ** ○ اگر ہو تم سچ کہنے والے خلق کو زندہ کرنے مین
مرنے کے بعد قیامت کے دن اور یہ بات جہل اور عناد سے کہتے ہین اسواسطے کہ مردون کے زندہ کرنے کا وقت مقرر کیا گیا ہی خاص وقت کے ساتھ
ایسی وجہ پر جو مقتضائے حکمت ہی پس اگر فرمائش کے وقت نہ موجود ہو جائین تو عاجزی پر گمان نہ کرنا چاہیے **قُلِ اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ** کہدو اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خدا زندہ کرتا ہی تمکو ان کے پیٹ مین **ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ** پھر مار ڈالتا ہی تمکو دنیا مین **ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ** پھر جمع کریگا
تمکو قبرون مین **اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ** قیامت تک کہ **لَا رَيْبَ فِيْهِ** نہین ہی کچھ شک اوسکے آنے مین **وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ**
النَّاسِ اور مگر بہتیرے آدمی **لَا يَعْلَمُوْنَ** ○ نہین جانتے کم فکر کرنے اور نظرون کے قصور سے **وَلِلّٰهِ** اور اللہ ہی کے

ع ۵

واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ جسدن قائم ہوگی قیامت يَوْمَئِذٍ اوسدن يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ○ نقصان اوٹھائینگے تباہکار اور اونکا نقصان یہ ہوگا کہ دوزخ مین پھرینگے وَتَرٰى اور دیکھیگا تو اوسدن كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً قد زانو کے بل پڑا ہوا اور بعضون نے کہا ہی کہ زانو کے بل گرنا کافرون کا خاصہ ہی اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ اسے عام رکھین اسواسطے کہ اوس روز کی ہیبت سے سب لوگ زانو کے بل گر پڑینگے كُلُّ اُمَّةٍ ہر گروہ تُدْعٰٓى پکارا جائیگا اِلٰى كِتٰبِهَا اپنی کتابون کی طرف یعنی اپنے نامۂ اعمال کی طرف اور اونکو کہینگے کہ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ آج جزا دیے جاؤگے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوس چیز کے کہ تمنے عمل کرتے هٰذَا كِتٰبُنَا یہ ہماری کتاب ہی یعنی وہ کتاب جسکے لکھنے کا حکم ہمنے کرام الکاتبین کو دیا تھا يَنْطِقُ بولتی ہی یعنی ظاہر کرتی ہی عَلَيْكُمْ تمپر تمھارے اعمال بِالْحَقِّ سچائی کے ساتھ نہ کم نہ زیادہ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ بیشک تھے ہم لکھوتے مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ تھے تم کرتے معلوم ہوا کہ جب دونون فرشتے بندون کے عمل آسمان پر لیجاتے ہین تو حق تعالی اوس لکھے مین وہ عمل ثابت رکھتا ہی جسپر ثواب یا عذاب ہو اور لغو اور بیہودہ کو مٹا دیتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ لکھوانا لوح محفوظ مین سے ہی اسواسطے کہ آدمیون کے نامۂ اعمال سال بسال لوح محفوظ سے فرشتون کو سپرد کرتے ہین فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر جو لوگ ایمان لائے خدا اور رسول کا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے فَيُدْخِلُهُمْ تو داخل کریگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین کہ منجملہ اوسکے بہشت ہی ذٰلِكَ وہ اپنی رحمت مین داخل کرنا هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ○ وہ ہی مراد پانا اور چھٹکارا کھلا ہوا وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور رہے وہ لوگ جو نہ ایمان لائے اونسے کہینگے کہ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِيْ کیا نہ تھا کہ میری آیتین تُتْلٰى عَلَيْكُمْ پڑھی جاتین تمپر یعنی مین نے پیغمبر بھیجے تھے کہ میری کتاب کی آیتین تمپر پڑھتے تھے فَاسْتَكْبَرْتُمْ پھر تمنے تکبر کیا اور ایمان لانے سے انکار کیا وَكُنْتُمْ اور تم تھے قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ○ ایک گروہ مشرک وَاِذَا قِيْلَ اور جب کہا جاتا تھا تمھارے سامنے کہ اے لوگو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ بیشک خدا کا وعدہ حشر اور حساب اور ثواب اور عذاب کے باب مین حق ہی وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور قیامت کچھ شک نہین اوسمین تو قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ تم کہتے تھے کہ ہم نہین جانتے کہ مَا السَّاعَةُ لا کیا چیز ہی قیامت اِنْ نَّظُنُّ گمان نہین کرتے ہم قیامت قائم ہونے کا اِلَّا ظَنًّا مگر گمان تمھارا یعنی ہمکو یہ گمان ہی کہ تم بھی اوسکا گمان ہی رکھتے ہو اور تمکو بھی اوسکا یقین نہین وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ اور نہین ہین ہم اوسمین یقین کرنے والے یعنی ہمکو بھی قیامت قائم ہونے کا یقین نہین وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوگی اونکے واسطے آخرت مین سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا اجزا برائیون کی جو اونھون نے دنیا مین کی ہین وَحَاقَ بِهِمْ اور اوتریگا اونپر مَّا كَانُوْا بِهٖ عذاب اوسکا کہ تھے اوسکے ساتھ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ ہنسی کرتے قیامت کے عذابون مین سے وَقِيْلَ الْيَوْمَ اور کہینگے اونسے کہ آج نَنْسٰىكُمْ ہم چھوڑے دیتے ہین تمکو آگ مین جیسے بھولی ہوئی چیز کو چھوڑ دیتے ہین كَمَا نَسِيْتُمْ جسطرح تمنے چھوڑ دیا غفلت کے سبب سے یعنی جیسے تم غافل تھے لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا دیکھنے سے اپنے اس دن کو اور تمنے آج کے واسطے کچھ تیاری نہ کی وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور ٹھکانا تمھارا آگ ہی وَمَا لَكُمْ اور نہین ہی تمھارے واسطے کوئی مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ○ یارون اور مددگارون مین سے

جو تمکو آگ سے بچاوے ذٰلِكُمْ یہ تمپر عذاب اوترنا بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ تم بسبب اسکے ہو کہ تمنے ٹھہرالیا اٰيٰتِ اللّٰهِ خدا کی آیتون کو یا اوسکی قدرت کی دلیلون کو هُزُوًا ہنسی ہوئی چیز یعنی اوسپر تم ہنستے تھے اوسمین فکر کرتے تھے وَغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریفتہ کیا تمکو زندگی دنیا نے تم حیات فانی پر پھولے تھے اور حیات جاودانی کو بھولے تھے فَالْيَوْمَ تو آج لَا يُخْرَجُوْنَ نہ نکالے جائینگے مِنْهَا آتش دوزخ سے وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ اور نہ ہین وہ کہ طلب خوشنودی کی کرین اونسے یعنی اونسے یہ نہ کہینگے کہ تم عذر خواہی کرو تاکہ تمسے ہم خوش ہون اسواسطے کہ خدا کی خوشنودی اونسے بہت دور ہے فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس خدا ہی کے واسطے ہے سب تعریف رَبِّ السَّمٰوٰتِ پیدا کرنے والا آسمانون کا وَرَبِّ الْاَرْضِ اور خداوند زمین کا رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ تربیت کرنے والا سب اہل عالم کا وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ اور اوسی کے واسطے ہے بزرگی اور بڑائی اور اوسی کی فرمانبرداری کرنا چاہیے اور اوسکے آثار قدرت ظاہر ہین فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ آسمانون اور زمین مین وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ ہے غالب سب خلق پر الْحَكِيْمُ ۝ ع ۱ دانا سب کامون مین

سُوْرَةُ الْاَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ خَمْسٌ وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً

سورۂ احقاف مکہ معظمہ مین نازل ہوئی — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے — اور یہ پینتیس ۳۵ آیتین ہین

حٰمٓ ۝ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حٰمٓ اشارہ ہے حکم الٰہی کی طرف اور میم کنایہ ہے مجد بادشاہی کی جانب حق تعالیٰ اپنے حکم کامل اور مجد شامل کی قسم کھاکر کہتا ہے کہ جو منکر ایمان لایا اور پر عذاب نہ کرونگا لطائف ہیصمی مین مذکور ہے کہ حٰمٓ اہل توحید کی حمایت ہے اور میم مرضات حق ہین اونسے زیادتی کے ساتھ کہ وہ نظر کرتا ہے اللہ کے وجہ کی طرف تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ اوتارنا کتاب کا بعض کے بعد بعض مِنَ اللّٰهِ العَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اللہ کی طرف سے ہے جو قوی اور غالب ہے حکم صائب دینے والا افعال اور اقوال مین اوسکے غیر کی طرف کتاب کا اوترنا نہین ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہین پیدا کیا ہمنے آسمانون اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور اوس چیز کو جو اون دونون کے درمیان مین ہے اقسام مخلوقات اور انواع موجودات اِلَّا بِالْحَقِّ مگر راستی کے ساتھ ایسی وجہ پر جو اوسکی حکمت اور عدالت کی چاہنے والی ہے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر نام رکھے ہوئے زمانہ کے اندازہ کے ساتھ کہ ہر ایک کے باقی رہنے کی آخر مدت ہو یا وہ زمانہ کہ اوسپر سب کی انتہا ہو کہ وہ قیامت کا دن ہے وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے آخرت کا وہ عَمَّآ اُنْذِرُوْا اوس چیز سے کہ ڈرائے جاتے ہین مُعْرِضُوْنَ ۝ منہ پھیرنے والے ہین اوسمین فکر نہین کرتے نہ اوسے مسلم رکھتے ہین قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافرون کو کہ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ خبر دو مجکو اوس چیز کی جسے تم پوجتے ہو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا جیسے بت اور فرشتے اور جن وغیرہ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا دکھاؤ مجکو کہ کیا پیدا کیا انھون نے مِنَ الْاَرْضِ زمین اور اوسکے اجزا سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ ۔ کیا اونکے واسطے ہے کچھ شرکت فِي السَّمٰوٰتِ آسمان پیدا کرنے مین اور چونکہ ظاہر ہے کہ تمھارے معبود عاجز ہین اور اونکو زمین اور آسمان مین کچھ تصرف نہین تو اونھین پرستش مین میرا شریک کیون کرتے ہو ائْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ لاؤ میرے پاس کوئی کتاب جو تمھارے پاس آئی ہو مِّنْ قَبْلِ



هٰذَآ اقبل قرآن اوترنے کے کہ اوس کتاب مین تمکو شرک کرنے کا حکم ہو اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا لاؤ اگلون کے نقل کا بقیہ یا کوئی روایت
اگلے انبیا علیہم السلام سے جو اس بات پر دلالت کرے کہ وہ تمھارے معبود عبادت کے مستحق ہین اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝
اگر ہو تم سچے اپنے دعوے مین جب مشرک اس دلیل مین عاجز ہوئے تو حق تعالی نے اونکی گمراہی کے باب مین فرمایا کہ وَمَنْ اَضَلُّ
اور کون ہے زیادہ گمراہ مِمَّنْ يَّدْعُوْا اوس شخص سے جو پکارے اور پوجے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ
لَهٗٓ اوسکو جو نہ جواب دے اور نہ قبول کرے اوسکی دعا کو اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت تک یعنی اگر مشرک اپنے معبود باطل کو عمر دنیا کی مدت تک
پکارین تو اجابت کا اثر اوس سے نہ ظاہر ہوگا وَهُمْ اور وہ بُت عَنْ دُعَآئِهِمْ بت پرستون کے پکارنے سے جو اون بتون کو پکارتے ہین
غٰفِلُوْنَ ۝ غافل اور بیخبر ہین اور جب وہ اونکا پکارنا سنتے ہی نہین تو جواب کیونکر دین پس بدبخت وہ ہی جو سننے والے اور قبول کرنے والے
خداوند کی عبادت سے دست بردار ہوا اور چند بیحس جماد جو نہ دیکھتے ہین نہ سنتے ہین اونکی عبادت کی طرف متوجہ ہوا بیت بے بہرہ
کسے کہ چشمہ آب حیات ۔ بگزارد و رو نہد بسوے ظلمات ۔ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جب حشر کیے جائینگے لوگ تو كَانُوْا لَهُمْ
ہونگے معبود باطل اپنی پرستش کرنے والون کے اَعْدَآءً دشمن بخلاف اوس چیز کے جو گمان رکھتے تھے اونسے شفاعت اور مددگاری کا
وَّكَانُوْا اور ہونگے معبود باطل بِعِبَادَتِهِمْ اپنے عابدون کی عبادت کے ساتھ كٰفِرِيْنَ ۝ کافر اور منکر یا عبادت کرنے والے
اونکی پرستش سے منکر ہو جائینگے یعنی بت کہینگے کہ انھون نے ہماری پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ
بشرکم و گمراہ یا بت پرست کہینگے کہ ہمنے تو بتون کی پرستش نہین کی جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ
اور جب پڑھی جاتی ہین کافرون پر اٰيٰتُنَا ہماری کتاب کی آیتین بَيِّنٰتٍ اوس حال مین کہ کھلی ہوئی ہین اوس سے اعجاز کی دلیلین قَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہتے ہین کافر لِلْحَقِّ حق بات کو لَمَّا جَآءَهُمْ جبکہ آئی اونکے پاس هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ یہ جادو ہی کھلا ہوا
اَمْ يَقُوْلُوْنَ اور اسی پر بس نہین کرتے کہ اوسے جادو کہین بلکہ کہتے ہین کہ اِفْتَرٰىهُ افترا کیا ہی قرآن کو محمد نے خدا پر اور اپنی طرف سے
کہ لیا ہی قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ کہ کہ اگر افترا کیا ہو مین نے بفرض محال تو یہ بہت بڑا گناہ ہوگا اور البتہ اوسکی جزا مین عذاب بھی بڑا ہوگا
فَلَا تَمْلِكُوْنَ پس تم اور تمھارے غیر مالک نہین ہو سکتے لِیْ میرے واسطے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا خدا سے کسی چیز کے یعنی اگر
خدا نے مجھپر عذاب کرنا چاہا ہو تو تم اوسمین سے کچھ بھی دفع کرنے پر قادر نہین ہو تو مین کیونکر جرأت کرون اور مددگار کے بھروسے پر
یہ کام کرون هُوَ اَعْلَمُ خدا خوب جانتا ہی بِمَا تُفِيْضُوْنَ وہ چیز کہ خوض کرتے ہو تم فِيْهِ جسمین یعنی اوسمین طعن کرو
اور سحر اور افترا کیا ہوا نہ کہو كَفٰى بِهٖ شَهِيْدًا اکافی ہی گواہ اوسکا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ میرے تمھارے درمیان میری گواہی
دیگا کہ میرا کلام سچ تھا اور مین نے تمکو احکام پہونچا دیے اور تمپر گواہی دیگا کہ تم جھوٹ بولے اور تمنے عناد انکار اور فساد کیا وَهُوَ
الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہی اوسے جو شرک سے توبہ کرے الرَّحِيْمُ ۝ مہربان ہی اوسپر جو ایمان مین پکا ہو قُلْ
مَا كُنْتُ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہین ہون مین بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ نیا آیا ہوا پیغمبرون مین سے یعنی مین پہلا پیغمبر
نہین آیا ہون مجھسے پہلے بھی پیغمبر ہوے تھے تو تم میری نبوت کے کیون منکر ہو وَمَآ اَدْرِيْ مَا يُفْعَلُ اور مین نہین جانتا کہ

کیا کیا جائیگا بی بی میرے ساتھ یعنی مجھے محنت ہوگی یا راحت یہان ہونگا یا ہجرت کرونگا یا کفار قوم کے ساتھ مجھے قتال کرنا ہوگا
وَلَا بِكُمْ ط اور مین نہین جانتا کہ تمھارے ساتھ کیا کیا جائیگا زمین مین دھنسا دیے جاؤگے کہ آندھی سے ہلاک ہوگے یا زلزلہ سے یا قتل
ہوگے یا قید یا اسکے سوا اور کچھ تعالم مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مشرک خوش ہوے اور بولے کہ ہمارا اور محمد کا کام خدا کے نزدیک ایک ہی وہ اپنا انجام
نہین جانتا جیسے ہم نہین جانتے اور اگر خدا کی طرف سے ہمارے اوپر مبعوث ہوتا تو چاہیے تھا کہ خدا اوسے خبر کرتا کہ اوسکے ساتھ کیا کریگا
تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ اسباب نزول مین لکھا ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین
دیکھا کہ آپنے ہجرت فرمائی ہی ایسی زمین پر جسمین پانی درخت اور خرمے کے باغ ہین صحابہ رضی اللہ عنہم یہ خواب سنکر خوش ہوے
چونکہ تعبیر دیر کو ظاہر ہوئی اور کافرون کی ایذا رسانی حد سے زیادہ بڑھی تو اصحاب ہجرت مین جلدی کرتے تھے تو یہ آیت نازل
ہوئی کہ اے ہمارے حبیب کہدو کہ مین نہین جانتا کہ مجھے اور تمکو ہجرت کا حکم ہوگا یا نہین اِنْ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ مگر نہین پیروی کرتا ہون مین اِلَّا مَا يُوْحٰٓى
مگر اوس چیز کی جو وحی کی جاتی ہی اِلَيَّ میری طرف اور مین اوس سے ورگذر نہین کرسکتا وَمَآ اَنَا اور نہین ہون مین اِلَّا نَذِيْرٌ
مگر ڈرانے والا عذاب الٰہی سے مُّبِيْنٌ ○ کھلا ہوا ڈرانے والا اور مین کامون کے انجام کی خبر بے وحی الٰہی کے نہین دے سکتا کیا خوب
کیسنے کہا ہی رباعی اے دل تا کے فضولی و بوالعجبی ✣ از من چہ نشان عاقبت میطلبی سرگشتہ بود خواہ ولی خواہ نبی ✣ در وادی
ما اور پی ما یُفعَلُ بی ✣ قُلْ کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اَرَءَيْتُمْ خبر دو مجکو اِنْ كَانَ اگر ہو قرآن مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
خدا کے پاس سے وَكَفَرْتُمْ بِهٖ اور تم کافر ہوے ہو اوسکے ساتھ وَشَهِدَ اور گواہی دی ہی شَاهِدٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
ایک گواہی دینے والے نے بنی اسرائیل مین سے یعنی اونکے عالمون نے جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اور بعضون نے کہا ہی کہ
یامین بن تامین رضی اللہ عنہ نے عَلٰى مِثْلِهٖ قرآن پر کہ خدا کے پاس سے ہی فَاٰمَنَ پھر ایمان لایا اوسکا مسروق رحمہ اللہ تعالیٰ
منقول ہی کہ یہ گواہ نہ ابن سلام رضی اللہ عنہ ہین نہ اونکے اور کوئی علما بنی اسرائیل مین سے اسواسطے کہ ابن سلام رضی اللہ عنہ مدینہ
منورہ مین مشرف باسلام ہوے اور یہ حکم مکہ معظمہ مین اترا بلکہ یہ آیت حجت باہی کے وقت تھی جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قریش کے
درمیان واقع ہوئی تھی اور گواہ حضرت موسیٰ کلیم اللہ ہین اور مثل قرآن توریت ہی اور آیت کے معنی یہ ہین کہ اگر قرآن حق تعالیٰ کے پاس سے ہو
اور تم اوسپر ایمان نہین لاتے اور حضرت موسیٰ نے توریت پر گواہی دی کہ وہ بھی خدا کے پاس سے ہی اور وہ تو قرآن پر ایمان لائے تھے
وَاسْتَكْبَرْتُمْ ط اور تمنے سرکشی کی اور اوسکا ایمان نہ لائے تو تم اس کام مین اپنے اوپر فلاح نہ پاؤگے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ اللہ لَا يَهْدِي
الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○ نہین ہدایت کرتا ظالمون کے گروہ کو اور انھین گمراہی کے جنگل مین چھوڑ دیتا ہی لکھا ہی کہ جب قبائل
جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفاری ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور اشجع نے اوپر طعن شروع کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَقَالَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اونھون نے جو کافر تھے بنو عامر اور مثل اونکے لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے واسطے جو ایمان
لائے جہینہ اور اونکے مثل کہ لَوْ كَانَ خَيْرًا اگر ایمان خوب ہوتا اور راستی اور درستی رکھتا تو مَّا سَبَقُوْنَآ سبقت
نہ لیجاتے ہمپر اور جلدی نہ کرتے اِلَيْهِ اوسکی طرف قبیلون کے رذیل لوگ بلکہ ہمی اونسے پہلے ہوتے اسواسطے کہ ہمارا رتبہ اونسے

بہت برا ہی اور ہماری بزرگی اور شہرت بہت ہی یا ابن سلام اور اونکے دوستون رضی اللہ عنہم کے اسلام کے بعد یہود نے کہا کہ جو کچھ محمد کہتے ہین کہ مین لایا ہون اگر وہ خوب ہوتا تو اور لوگ ہم سے سبقت نہ لیجا سکتے اسواسطے کہ ہمین اونسے زیادہ علم ہی وَاِذْ لَمْ یَهْتَدُوْا بِهٖ اور جب راہ نہ پائی کافرون نے یا یہود نے قرآن کی طرف یا جو کچھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لائے اوسکی طرف فَسَیَقُوْلُوْنَ تو کہتے ہین کہ هٰذَآ اِفْكٌ قَدِیْمٌ یہ جھوٹ پرانا ہی یعنی اگلے لوگون نے بھی ایسا ہی کہا ہی وَمِنْ قَبْلِهٖ اور حال یہ ہی کہ قرآن سے پہلے كِتٰبُ مُوْسٰۤى کتاب موسیٰ کی تھی یعنی توریت اور کیا ہمنے اوسے اِمَامًا اہل دین کا پیشوا وَّرَحْمَةً اور رحمت کا سبب اون لوگون کے واسطے جو اوسے باور کرتے ہین وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ اور یہ قرآن ایک کتاب ہی تصدیق کرنے والی توریت کی یا جتنی کتابین اور پیغمبرون کی لِّسَانًا عَرَبِیًّا عربی زبان مین لِّیُنْذِرَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا تاکہ ڈرائے اون لوگون کو جنھون نے ظلم کیا اپنے نفس پر کفر اور معصیت کرکے وَبُشْرٰى اور قرآن خوشخبری دینے والا ہی لِلْمُحْسِنِیْنَ نیک کام کرنے والون کے واسطے خدا کی رضامندی کی اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جنھون نے کہا کہ رَبُّنَا اللّٰهُ رب ہمارا اللہ ہی ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر قائم رہے اوسپر اور اوس سے پھرے نہین یعنی توحید کہ خلاصہ علم ہی اور استقامت کہ منتہاے عمل ہی اونھون نے دونون کو جمع کرلیا بحر الحقائق مین فرمایا ہی کہ ظاہری اعضا سے استقامت کرنا ارکان شریعت بجالانے پر اور نفوس سے آداب شریعت حاصل کرنے پر اور قلوب سے قلوب صاف کرنے پر تعلقات سے اسرار و ارواح سے جلا حاصل کرنے پر انوار صفات سے اور سر سے محض توحید اور خفی سے فنا پر غیر حق سے اور بقا پر حق کے ساتھ کمال استقامت یہ ہی اور جاننا چاہیے کہ استقامت کی ہمارا ہی بغیر منزل مقصود پر پہونچنا نہایت باطل فکر ہی اور بہت محال خیال ہی مصرع کرامت نیابی مگر از استقامت ✤ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ تو کچھ خوف نہین مستقیم مومنون پر اور جہان مین کوئی مکروہ اور ناگوار چیز پہونچنے کا وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ اور نہ رنجیدہ ہوتے ہین اس جہان مین کوئی محبوب اور مرغوب چیز فوت ہوجانے پر اُولٰٓئِكَ وہ گروہ یعنی ایمان اور استقامت والے اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ جنت والے لوگ ہین خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ جزا دیے جائینگے جزا بسبب اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ اور حکم کیا ہمنے آدمی کو بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اوٹھایا ہی آدمی کو اوسکی ماں نے كُرْهًا رنج اور سختی کے ساتھ وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا اور رکھا اوسے رنج اور مشقت سے وَحَمْلُهٗ اور اوسکے حمل کی مدت وَفِصٰلُهٗ اور اوسکے دودھ چھوڑنے کا زمانہ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا تیس مہینے ہین جو کوئی چاہے کہ رضاعت کی مدت پوری ہو اور یہان سے معلوم ہوا کہ کم سے کم حمل کی مدت چھ مہینے ہین اسواسطے کہ دودھ پلانے کا زمانہ دو برس کامل ہی حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ تاوقتیکہ پہونچے آدمی اَشُدَّهٗ اپنی قوت کے کمال کو کہ وہ تینتیس ۳۳ برس کی عمر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اٹھارہ برس سے چالیس برس تک کی عمر وَبَلَغَ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً اور پہونچے چالیس برس کی عمر کو اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہ آیت خاص ہی اسواسطے کہ آپ چھ مہینے اپنی ماں کے پیٹ مین رہے اور دو برس کامل دودھ پیا اور اٹھارہ برس کی عمر مین حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سن شریف تینسٹھ برس کا تھا

پس اوس زمانے سے حضرت صدیق اکبر سفر اور حضر مین آپ کے رفیق اور مصاحب رہے اور جب حضرت کا سن شریف چالیس برس کو پہونچا تو آپ رسول ہوے اور حضرت صدیق کا سن اڑتیس برس کا تھا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور جب چالیس برس کو آپکی عمر پہونچی تو قَالَ رَبِّ کہا کہ ای میرے رب اَوْزِعْنِیْٓ الہام دے مجکو اور توفیق عطا کر اَنْ اَشْکُرَ تاکہ مین شکر کرون نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ تیری نعمت کا جو تو نے اپنے کرم عمیم سے اَنْعَمْتَ عَلَیَّ انعام کی مجکو کہ وہ اسلام کی نعمت ہے وَعَلٰی وَالِدَیَّ اور اوس نعمت پر جو تو نے میرے ماں باپ کو دی ہے کہ وہ زندگی اور قدرت ہے اور بعضون نے نعمت اسلام بھی کہی ہے اسواسطے کہ حضرت صدیق کے سوا مہاجرون اور انصار مین کوئی وہ نہین ہے کہ جسکے ماں باپ کو بھی اسلام کی دولت حاصل ہوئی ہو وَاَنْ اَعْمَلَ اور الہام دے کہ مین عمل کرون صَالِحًا عمل نیک کہ تَرْضٰىهُ پسند فرمائے تو اوسے اور اوس سے خوش رہے حق تعالی نے اونکی دعا قبول فرمائی اور توفیق دی کہ غلامون پر کافرون کے واسطے سختی اور عذاب کرتے تھے اونھین مول لیکر آزاد کر دیا اونمین سے ایک حضرت بلال حبشی بھی ہین رضی اللہ عنہم وَاَصْلِحْ لِیْ اور دعا کی اپنی اولاد کے واسطے اسطرح پر کہ صلاحیت پر لا میرے واسطے یعنی نیکی اور صلاح جاری کر فِیْ ذُرِّیَّتِیْٓ میری اولاد مین اور یہ دعا بھی قبول ہوگئی اسواسطے کہ حضرت صدیق کی بیٹی ام المومنین حضرت بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح اور صحبت اور خدمت مین آکر سرفراز ہوئین وسیط مین ہے کہ حضرت صدیق اکبر کے سوا اور کسی صحابی کی چار پشتون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا وہ حضرت ابو قحافہ بیٹے حضرت صدیق اکبر پوتے حضرت عبدالرحمان بن ابی بکر پرپوتے ابو عتیق رضی اللہ عنہم یہ سب شرف صحابیت سے مشرف تھے اور حضرت صدیق کی اولاد مین بہت بڑے بڑے قابل عالم مین موجود ہین اونمین سے اکثر علم اور صلاح سے آراستہ ہین اِنِّیْ تحقیق کہ مین تُبْتُ اِلَیْكَ باز آیا مین ہر ایک چیز سے جسمین تیری رضامندی نہین ہے اور پھرا مین تیری طرف وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور یقینی مین گردن جھکائے ہوے ہون تیرے حکم کے سامنے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنھون نے ماں باپ کے ساتھ نیکی کی اور شکر نعمت بجالائے الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ وہ لوگ ہین کہ قبول کرتے ہین ہم عَنْهُمْ اونسے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا بہت نیک اون کامون کے جو اونھون نے کیے ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اَحْسَنَ یہان حُسن کے معنی مین ہے یعنی اونکے نیک کام قبول ہین وَنَتَجَاوَزُ اور درگذرتے ہین ہم عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ اونکے گناہون سے اور بعضون نے دونون جگہ تَتَقَبَّلُ اور تَتَجَاوَزُ کو تے سے اور اَحْسَنَ کے نون کو پیش پڑھا ہے یعنی قبول کیے جاتے ہین اونکے عمل اور درگذر کیے جاتے ہین اونکے گناہ اور وہ شمار کیے جائینگے فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ جنتیون مین وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ دیا اللہ نے وعدہ سچا انکی قبول کرنے اور گناہون سے درگذر کرنے مین الَّذِیْ كَانُوْا وہ وعدہ جسکا تھے دنیا مین یُوْعَدُوْنَ جو وعدہ دیے گئے اور وہ وعدہ اس آیت مین ہے کہ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ آخر آیت تک وَالَّذِیْ قَالَ اور وہ شخص جسنے کہا لِوَالِدَیْهِ اپنے ماں باپ کو جب کہ اوسکے ماں باپ اوسے ایمان کی طرف بلاتے تھے تو اوسنے کہا کہ اُفٍّ لَّكُمَآ کراہت اور شک ہے تمھارے واسطے یعنی مین تمسے بیزار ہون اَتَعِدٰنِنِیْٓ کیا وعدہ دیتے ہو تم دونون مجکو اَنْ اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاؤنگا مین قبر سے یعنی مجھے مرنے کے بعد اوٹھائینگے اور زندہ کرکے قبر سے نکالینگے وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ اور تحقیق کہ گذر گئے بہت سے قرن مِنْ قَبْلِیْ مجھسے پہلے

اور ایک بھی پھر نہ آیا وَهُمَا يَسْتَغِيثَانِ اللّٰهَ اور ماں باپ فریاد کرتے تھے خدا سے اور کہتے تھے کہ وَيْلَكَ اٰمِنْ ہلاکی ہے تجھ پر ایمان لا قیامت کا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ بیشک وعدہ اللہ کا بعث و نشر کے باب مین حَقٌّ سچا ہی فَيَقُوْلُ تو وہ شخص کہتا کہ مَا هٰذَآ انہین ہی جسکی طرف تم مجکو بلاتے ہو اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ گرکہانیان اگلون کی اور جھوٹ باتین لکھدی ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اسلام قبول کرنے کے قبل حضرت عبد الرحمان بن ابی بکر کی شان مین نازل ہوئی اور ام المومنین حضرت بی عائشہ اس قول سے منکر ہین اور صحیح یہ بات ہی کہ یہ آیت ایک کافر کی شان مین نازل ہوئی کہ وہ اپنے ماں باپ کے حق مین عاق تھا یعنی اونکو ایذا دیتا تھا اُولٰٓئِكَ وہ عاق اور منکر لوگ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ وہ ہین کہ واجب ہوئی اونپر عذاب کی بات اور وہ ہونگے فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ چند گروہ کے ساتھ جو کافرون مین سے گذر گئے ہین مِنْ قَبْلِهِمْ قبل اونسے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جن اور آدمی ہین سے اِنَّهُمْ بیشک یہ اور وہ كَانُوْا ہین خٰسِرِيْنَ نقصان پانے والے وَلِكُلٍّ اور ہر ایک کے واسطے ان دونون فریق مین سے دَرَجٰتٌ درجے اور مرتبے ہین مِّمَّا عَمِلُوْا اوس چیز کی جزا سے جو اونھون نے کام کیے ہین نیک کام والون کے درجے بلندی کی طرف اور برے کام والون کے پستی کی طرف وَلِيُوَفِّيَهُمْ اور ایسا مقرر کیا ہی خدا نے تاکہ پورا کردے اونکو اَعْمَالَهُمْ جزا اونکے کامون کی وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ اور وہ ظلم نہ کیے جائینگے ثواب مین کمی کرکے اور عذاب مین زیادتی کرکے وَيَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور یاد کر اوسدن کو کہ جب پیش کیے جائینگے کافر عَلَى النَّارِ آتش دوزخ پر موضح مین ہی کہ آگ کو کافرون پر پیش کرینگے اور اونکے موافق لوگون کو دوزخ مین اونھین دکھائینگے تاکہ اونکا رنج اور حسرت زیادہ ہو اور اونسے کہینگے کہ اَذْهَبْتُمْ لیگئے تم اور رکھائین تمنے طَيِّبٰتِكُمْ اپنی مزہ دار چیزین فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا زندگی دنیا مین جو تمکو حاصل تھی وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ اوٹھایا تمنے بِهَا اون لذتون سے یعنی دنیا مین لذتین پوری کرلین اور آخرت کے واسطے کچھ نہ چھوڑا فَالْيَوْمَ تُجْزَوْنَ تو آج تم جزا دیے جاؤگے عَذَابَ الْهُوْنِ عذاب ذلت اور رسوائی کا بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ بسبب اوسکے کہ تھے تم تکبر کرتے فِي الْاَرْضِ زمین مین بِغَيْرِ الْحَقِّ ناحق بے استحقاق یعنی تکبر کرتے تھے باطل دنیا کے ساتھ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ اور بسبب اسکے کہ تم فسق کرتے تھے اور فخر کرتے تھے اور حکم سے باہر قدم رکھتے تھے اور فرمانبرداری نکرتے تھے نجات طالبون کو تنبیہ ہی کہ قدم اندازۂ شرع سے باہر نہ رکھین ظلم یا از حدود شرع برون منہی منہ + خود را اسیر نفس و ہوا مے کنی مکن + بے حیلہ شرع نیست خلاصی ز چاہ طبع + این رشتہ را ز دست رہا مے کنی مکن + وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر عاد کے بھائی کو یعنی اوس پیغمبر کو جو قبیلۂ عاد سے تھا اس سے حضرت ہود مراد ہین حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ قوم ہود کا حال قریش کے معاندون سے کہ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ جب ڈرایا قوم اپنی کو عذاب الٰہی سے بِالْاَحْقَافِ مقام احقاف مین اور وہ ایک بیابان تھا حضرموت کے قریب ولایت یمن مین اور بعضے کہتے ہین کہ عمان اور مہرہ کے درمیان وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور حال یہ ہی کہ گذرے ہین پیغمبر ڈرانے والے مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ ہود سے پہلے وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور اوسکے پیچھے بھی آئے یعنی اوسکے پہلے بھی خلق مین پیغمبر تھے اور اوسکے بعد بھی ہوے جب حضرت ہود قوم عاد کی طرف مبعوث ہوے تو اونکو پکارا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا

یہ کہ نہ عبادت کرو اِلَّا اللّٰہَ مگر اللہ کو کہ وہی مستحق عبادت ہے اِنِّیْٓ اَخَافُ بیشک مین خوف کرتا ہون عَلَیْکُمْ تمپر عَذَابَ
یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○ عذاب سے اوسدن کے جو بڑا اور ہول بھرا ہے قَالُوْٓا کہا قوم کے لوگون نے کہ اے ہود اَجِئْتَنَا کیا آیا ہے تو ہمارے
پاس لِتَاْفِکَنَا تاکہ پھیرے تو ہمکو عَنْ اٰلِهَتِنَا ہمارے معبودون کی پرستش سے تہدید کرکے اور وعید سنا کر فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لا تو
وہ جو ہمسے وعدہ کیا ہے تو نے عذاب اِنْ کُنْتَ اگر ہے تو مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ○ سچون مین سے اپنے وعدہ مین قَالَ کہا ہود
علیہ السلام نے کہ جلدی نہ کرو عذاب طلب کرنے مین اِنَّمَا الْعِلْمُ نہین ہے اوسکے نازل ہونے کے وقت کا علم مگر عِنْدَ اللّٰہِ
اللہ کے پاس اور مجھے اوسمین دخل نہین ہے وَاُبَلِّغُکُمْ اور تمکو پہونچاتا ہون مَّآ اُرْسِلْتُ بِهٖٓ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہون اوسکے
ساتھ اور میرے ذمہ پر فقط حکم پہونچا دینا ہے وَلٰکِنِّیْٓ اَرٰىکُمْ اور مگر دیکھتا ہون مین تمکو قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ○ ایک گروہ
کہ نادانی کرتے ہو اور عذاب نازل ہونے کی جلدی کرتے ہو سورۂ اعراف مین مذکور ہوا کہ قیل نام ایک شخص نے قوم عاد کے ایک گروہ کے
ساتھ حرم مین جاکر مینھ برسنے کی دعا کی تین ابر پیدا ہوے اور منادی نے ندا کی کہ انمین سے ایک اختیار کرو سیاہ ابر اختیار کیا وہ ابر اونکے
شہر تک آتا تھا فَلَمَّا رَاَوْهُ پھر جسوقت اوسے دیکھا جس عذاب کا وعدہ تھا عَارِضًا ایک ابر پھیلا ہوا عذاب آسمان مین مُّسْتَقْبِلَ
اَوْدِیَتِهِمْ سامنے آنے والا اونکے جنگلون کے قَالُوْا کہا اونھون نے کہ هٰذَا یہ ابر ہے عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا مینھ برسانے والا ہمپر پس حضرت ہود نے فرمایا کہ بَلْ هُوَ یہ مینھ برسانے والا نہین ہے بلکہ یہ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ وہ چیز ہے کہ جلدی
کرتے تھے تم اوسکی رِیْحٌ یہ ہوا ہے فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ اسمین عذاب دکھ دینے والا ہے اور وہ ایک ہوا ہے کہ نہایت
تندی کے سبب سے تُدَمِّرُ کُلَّ شَیْءٍ ہلاک اور نیست و نابود کرتی ہے سب چیزون کو اونکی جان مال چارپایون کو بِاَمْرِ رَبِّهَا
اپنے رب کے حکم سے پھر وہ ہوا آئی شدت اور تندی اور سرکشی کے ساتھ اور احقاف کی ریت کے پشتے اوپر ڈالدیے سات دن رات
اوسمین دبے رہے پھر ریت اوپر سے اوڑادی اور اونکے بدنون کو دریا مین ڈالدیا فَاَصْبَحُوْا پھر ہوگئے وہ ایسے حال پر کہ اگر کوئی
اونکے شہر و دیار مین پہونچتا تو لَا یُرٰٓی نہ دیکھا جاتا اِلَّا مَسٰکِنُهُمْ مگر اونکے مکان یعنی وہ تو سب ہلاک ہوگئے اور اونکے مکان
خالی باقی رہے کَذٰلِكَ جسطرح ہمنے اونکو جزا دی اسی طرح نَجْزِی جزا دیتے ہین ہم الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ○ گنہگار کرنے والے
اور کافرون کے گروہ کو وَلَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ اور بیشک و شبہہ قدرت دی تھی ہمنے قوم عاد کو فِیْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ اوس
چیز مین کہ نہین قدرت دی تمکو اے کفار قریش فِیْهِ اوس چیز مین کہ وہ قوت شوکت مال کی کثرت تصرف حکومت ہے وَجَعَلْنَا
لَهُمْ اور دیے ہمنے اونکو سَمْعًا کان تاکہ سنین وَّاَبْصَارًا اور آنکھین تاکہ دیکھین وَّاَفْـِٕدَةً اور دل تاکہ دریافت
کرلین اور اونھون نے گوش ہوش سے حق بات نہ سنی اور دیدۂ دل سے قدرت کی دلیلین نہ دیکھین اور دل سے خدا کی وحدانیت مین
تفکر نہ کیا اور جبکہ اوپر عذاب نازل ہوا فَمَآ اَغْنٰی تو دفع نہ کیا عَنْهُمْ اونسے سَمْعُهُمْ اونکے کان نے
وَلَآ اَبْصَارُهُمْ اور نہ اونکی آنکھون نے وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ اور نہ اونکے دلون نے مِّنْ شَیْءٍ کچھ بھی عذاب الٰہی مین سے
اِذْ کَانُوْا جبکہ تھے کہ تقلید اور تعصب کی وجہ سے یَجْحَدُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ انکار کرتے تھے خدا کی آیتون کا یا پیغمبر صلی اللہ

ع ۳

علیہ وآلہ وسلم کے معجزون کا وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیا اونھین مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ع ○ اوس چیز نے کہ تھے اوسکے ساتھ
ہنسی کرتے یعنی عذاب نے وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اور ضرور ضرور ہلاک کیا ہمنے اے اہل مکہ مَا حَوْلَكُمْ اوس چیز کو جو تمھارے گرداگرد تھے
مِّنَ الْقُرٰى دیہات جیسے حجر موتفکہ وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ اور بار بار پھیر پھیر کر دکھائین ہمنے نشانیان اور دلیلین اون دیہاتیون کو
لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ○ شاید کہ پھرین کفر سے مگر وہ نہ پھرے اور ہلاک ہوگئے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ پھر کیون نہ مدد دی
اونکو الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا انھون نے جنکو پکڑا تھا اون ہلاک ہوون نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا اللہ کے قُرْبَانًا خدا کے
ساتھ تقرب کے واسطے اٰلِهَةً بہت سے معبود یعنی جن بتون کو اونھون نے تقرب کے واسطے خدا ٹھہرالیا تھا اون بتون نے
عذاب کے وقت اون بت پرستون کو کیون نہ مدد دی بَلْ ضَلُّوْا بلکہ کھوئے گئے عَنْهُمْ وہ اونکی مدد کرنے سے یعنی ناامید ہوے
اور اونکی یہ امید منقطع ہوگئی کہ بت ہماری مدد کرینگے وَذٰلِكَ اور بتون کو تقرب الٰہی کے واسطے خدا ٹھہرانا اِفْكُهُمْ اونکا جھوٹ
وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ○ اور وہ چیز کہ ہین افترا کرتے اور خدائی کو ایک مخلوق عاجز کے ساتھ نسبت دیتے ہین اور خالق قادر
کی طرف توجہ کرنے سے منھ پھیرتے ہین مصرع رو ہر کہ از تو تافت دگر آبرو نہ یافت ۱۲ آرباب سیر اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طائف سے پھرتے وقت بطن النخل مین اوترے اور رات کو اوٹھ کر نماز تہجد مین قرآن پڑھتے تھے ایک گروہ جن نصیبین سے
یمن کو جاتا تھا وہان قرأت کی آواز سنکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنے کو ظاہر کیا تو حق تعالیٰ اوس قصے سے خبر دیتا ہے وَاِذْ
صَرَفْنَآ اور یاد کرو اوسے کہ پھیرا اور جھکا دیا ہمنے اِلَيْكَ تیری طرف نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ایک گروہ کو جنون مین سے اور وہ سات تھے
نصیبین یا نینوی یا جزیرہ موصل کے اور صاحب عین المعانی نے جو اونکے نام صحیح کرکے لکھے ہین وہ یہ ہین شاصر ناصر دش مش ازدا بیان
اخقم اور بعضے کہتے ہین کہ نو تھے وذ اور وذیعہ بھی اونمین تھے اور وہ ابلیس کے بیٹے ہین اور دس اور بارہ بھی کہے ہین تباب مین ہے کہ ستر
جن تھے اور بہر تقدیر يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ سنتے تھے قرآن اور کان لگائے ہوے تھے فَلَمَّا حَضَرُوْهُ پھر جب حاضر ہوے
رسول کے پاس تو قَالُوْٓا بولے آپس مین ایک دوسرے سے کہ ادب کی راہ سے اَنْصِتُوْا چپ ہو اور سنو تو تفسیرون مین ہے کہ قرآن
سننے کے شوق سے ایک دوسرے پر گرپڑے فَلَمَّا قُضِيَ پھر جب تمام کی گئی قرأت تو وہ جن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے
اور خبرین پوچھین اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونھین اونکی قوم کی طرف اپنا نائب اور رسول کیا اور وہ وَلَّوْا پھرے اِلٰى
قَوْمِهِمْ اپنی قوم کی طرف مُّنْذِرِيْنَ ○ ڈرانے والے اور اسلام کی طرف بلانے والے اور قَالُوْا يٰقَوْمَنَآ کہا اونھون نے
اے ہماری قوم اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا بیشک ہمنے سنی ایک کتاب خدا کی طرف سے اُنْزِلَ اوتاری گئی ہے مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى موسیٰ کی
کتاب کے بعد مُصَدِّقًا تصدیق کرنے والی لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ اوس چیز کی جو اوسکے پہلے تھی کتابین یا اونکے موافق بعضون نے
کہا ہے کہ وہ جن یہودی تھے اور انجیل نازل ہونے کی اونکو خبر نہ تھی یا اوسکا اعتقاد نہ رکھتے تھے جیسا کہ یہود کا اعتقاد ہے اس جہت سے
اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى کہا يَهْدِيْٓ راہ دکھاتی ہے وہ کتاب اِلَى الْحَقِّ حق کی طرف یعنی صحیح اور درست عقیدون کی طرف وَاِلٰى طَرِيْقٍ
مُّسْتَقِيْمٍ ○ اور سیدھی راہ کی طرف یعنی منزل مقصود کو پہونچا دینے والی يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا اے ہماری قوم کے

لوگو قبول کرو داعی اللہ اللہ کی طرف بلانے والے یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وَاٰمِنُوْا بِهٖ اور ایمان لاؤ اوسکے ساتھ اور سچ مانو اونکی دی ہوئی خبر مین يَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ بخشدے خدا تمھارے واسطے مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ تمھارے گناہون مین سے جو مظالم انہون اور بعضون نے کہا ہی کہ تمھارے سب گناہ بخشدے وَيُجِرْكُمْ اور رہائی دے تمکو مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ عذاب دردناک سے وَمَنْ لَّا يُجِبْ اور جو کوئی نہ قبول کریگا دَاعِيَ اللّٰهِ اللہ کی طرف پکارنے والے کو یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ تو نہین ہی عاجز کرنے والا فِي الْاَرْضِ زمین مین یعنی جو خدا کی طرف بلانے والے کو قبول نہ کریگا اوپر عذاب نازل ہوگا اور وہ عذاب کرنے سے خدا کو عاجز نہ کرسکیگا وَلَيْسَ لَهٗ اور نہین ہین اوسکے واسطے مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ خدا کے سوا دوست اور مددگار اُولٰٓئِكَ وہ لوگ نہ قبول کرنے والے فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کھلی ہوئی گمراہی مین ہین جو سب پر واضح ہو جو جن ہو من ہین اونکے حکم مین عالمون کو اختلاف ہی بعضے اس بات پر ہین کہ اونکا ثواب بھی آتش دوزخ سے نجات ہی جیساکہ فرمایا يُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ اور سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہی کہ جنون کے واسطے ثواب یہ ہی کہ وہ آتش دوزخ سے چھوٹ جائینگے پھر اونکو خاک کردینگے بہائم کی طرح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی اسی طرف گئے ہین اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات پر ہین کہ جنون کو نیک کام کرنے پر ثواب ہی جیسا برے کام کرنے پر عذاب ہوگا ضحاک رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جن بہشت مین آئینگے اور کھائین پینگے امام ابو بکر نقاش رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین ایک حدیث ہی کہ جن بہشت مین آئینگے امام نقاش سے لوگون نے پوچھا کہ وہ جنت کی نعمتین کھائینگے فرمایا کہ حق تعالی اونکو ایسی تسبیح اور ذکر تعلیم فرمائیگا کہ اوس سے اونکو ویسی لذت حاصل ہوگی جیسی آدمیون کو بہشت کی نعمتون سے معالم مین ہی کہ ضمرہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے لوگون نے پوچھا کہ ایمانداروں کے واسطے ثواب ہی کہا مان اور یہ آیت پڑھی لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ اور کہا اِنْسِيَّاتٌ لِّلْاِنْسِ وَجِنِّيَّاتٌ لِّلْجِنِّ اور معالم مین عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول ہی کہ ایمان والے جن بہشت کے گرداگرد صحن اور برج وغیرہ مین رہینگے بہشت مین نہین آوقاضی نے انوار مین فرمایا ہی کہ بہت ظاہر یہ بات ہی کہ جن توابع تکلیف مین انسان کے مثل ہین واللہ اعلم بالصواب اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہین دیکھا اور نہین جانا بعث اور حشر کے منکرون نے اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ یہ کہ اللہ ایسا ہی کہ اوسنے اپنی قدرت کے زور سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو وَلَمْ يَعْيَ اور ماندہ نہین ہوا اور اوسے رنج نہین پہونچا بِخَلْقِهِنَّ اونھین پیدا کرنے کے سبب سے بِقٰدِرٍ اور عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى اس بات پر کہ زندہ کرے مردون کو اسواسطے کہ اوسکی قدرت ثابت ہی اور اوسمین تعطل اور منقطع ہوجانے کو دخل نہین حاصل کلام یہ ہی کہ خدا جو ایسی قدرت کاملہ ازلی اور ابدی رکھتا ہی کیا وہ مردے زندہ کرنے پر قادر نہین ہی بَلٰٓى اقرار ہی اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بیشک وہ سب چیزون پر قَدِيْرٌ قادر ہی بے عجز اور تعب کے وَيَوْمَ يُعْرَضُ اور یاد کرو اوسدن کو کہ پیش کیے جائینگے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو نہین ایمان لائے عَلَى النَّارِ آگ پر یعنی آگ اونکے سامنے کیجائیگی اور یہ اولی بات ہی کہ مقتضائے ظاہر کے برخلاف مبالغہ اور تاکید واسطے حق تعالی نے فرمایا ہی پھر اونکو کہینگے کہ اَلَيْسَ هٰذَا کیا نہین ہی یہ عذاب بِالْحَقِّ برحق اور تم باور نہ کرتے تھے قَالُوْا بلے کہینگے کہ ہان حق ہی پھر وہ قسم کھائینگے کہ وَرَبِّنَا قسم ہمارے رب کی یہ عذاب سچ تھا تو قَالَ کہیگا حق تعالی یا دوزخ کا فرشتہ

اونسے کہیگا کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ پس چکھو عذاب بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے تم کہ کافر ہوتے تھے قیامت کے ساتھ اور پیغمبرون کی بات باور نہ رکھتے تھے فَاصْبِرْ پس صبر کر اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم کی ایذا اور جفا پر كَمَا صَبَرَ جیسا کہ صبر کیا اُولُوا الْعَزْمِ عزم اور ثبات اور کوشش والون نے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبرون مین سے اور شریعت والے رسول ہین کہ اونھون نے قواعد احکام مضبوط اور جاری کرنے مین کوشش کی اور دشمنون کی عداوتون اور زیادتی کرنے والون کے جھگڑون اور منکرون کی ایذاؤن پر اونھون نے صبر کیا اور وہ اولوا العزم رسول حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ہین امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ اولوا العزم وہ رسول ہین جنکا ذکر دو جگہ خاص کرکے ہوا ہی ایک میثاق لینے کے مقام پر اس آیت مین کہ وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُّوْحٍ وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسَى دوسری جگہ اس آیت مین کہ شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى اور وہ رسول شریعت والے ہین اور ہمارے جناب سلطان الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ایک قول یہ ہی کہ اولو العزم اٹھارہ رسول ہین جنکے نام سورۂ انعام کے رکوع وَتِلْكَ حُجَّتُنَا مین مذکور ہین اور ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم ہوا کہ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ زاد المسیر مین لکھا ہی کہ سب پیغمبر اولو العزم ہین مگر حضرت آدم اور حضرت یونس اور حضرت سلیمان علیہم السلام اور بعضون نے کہا ہی کہ سوا حضرت یونس علیہ السلام کے اسواسطے کہ وہ جلدی کرکے قوم سے باہر چلے گئے اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِ یعنی بے صبری مین یونس کے مثل نہوجاؤ اور یہان فرماتا ہی کہ صبر کر وَلَا تَسْتَعْجِلْ اور جلدی نہ کر لَّهُمْ ط کفار قریش کے واسطے عذاب نازل ہونے مین کہ بیشک اپنے وقت پر نازل ہوگا كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے مَا يُوْعَدُوْنَ لا وہ چیز کہ جسکا وعدہ کیے گئے ہین عذاب مین سے یعنی جب قیامت کے ہول دیکھینگے تو اونھین ایسا معلوم ہوگا کہ گویا لَمْ يَلْبَثُوْٓا دنیا مین نہین کی ہی اونھون نے دنیا مین اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ مگر ایک ساعت دن مین سے یعنی دنیا مین اپنا رہنا بہت تھوڑا شمار کرینگے اور دوزخ کے عذابون کی تھوڑی سی ہیبت بَلٰغٌ ج اس سورت مین بیان کی گئی نصیحت کے طور پر یہ کفایت ہی فَهَلْ يُهْلَكُ پھر کیا جائیگا عذاب کے سبب سے جسکا وہ نازل کیا جائیگا یعنی نہ ہلاک ہونگے اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ مگر وہ فاسقون کے جو دائرۂ فرمان سے باہر نکل گئے ہین

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	مدنیۃ وھی ثمان وثلثون ایاتھا
سورۂ محمد رحمت اللہ کی اونپر اور اونکی اولاد پر	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	مدینہ سورہ مین نازل ہوئی اور وہ اڑتیس آیتین ہین

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جو لوگ کافر ہوے وَصَدُّوْا اور باز رکھا اونھون نے لوگون کو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی اسلام مین داخل ہونے سے منع کیا اس سے قریش کے شیطان مراد ہین جیسے ابوجہل اور نضر اور عتبہ یا جنگ بدر کے دن کافرون کو کھانا دینے والے کہ وہ بارہ کافر تھے رؤساے قریش مین سے اَضَلَّ باطل کردیے خدا نے اَعْمَالَهُمْ ۝ اونکے عمل کہ وہ اون عملون کو اچھا جانتے تھے جیسے ناتا رشتہ جوڑنا قیدی کو چھوڑانا پڑوسیون کی حفاظت حسن ضیافت وَالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے انھوں نے کام اچھے جیسے کھانا کھلانا قرابت والا وَاٰمَنُوْا
اور ایمان لائے بِمَا نُزِّلَ ساتھ اوس چیز کے جو بھیجی گئی ہے عَلٰى مُحَمَّدٍ پیغمبر پر جو خوب تعریف کیا گیا ہے وہ چیز قرآن ہے
وَهُوَ الْحَقُّ اور وہ قرآن حق ہے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب حق اور صاحب حقیقت آئے مِنْ رَّبِّهِمْ اپنے رب پاس سے
پھر جو لوگ ایمان لائے قرآن یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کفر مٹاتا اور چھپاتا ہے عَنْهُمْ اونسے سَيِّاٰتِهِمْ اونکے گناہ وَاَصْلَحَ
اور نیک کر دیتا ہے بَالَهُمْ ○ اونکا حال دین دنیا میں یا اونکے دل کی درستی اور اصلاح کر دیتا ہے تاکہ گنہگار نہ ہو جائیں ذٰلِكَ یہ گمراہ
کر دینا اور درست کر دینا بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا بسبب اسکے ہے کہ جو لوگ کافر ہوئے اونھوں نے اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ پیروی کی باطل
یعنی شیطان کی وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ جو ایمان لائے اونھوں نے اتَّبَعُوا الْحَقَّ پیروی کی حق کی کہ قرآن ہے جو اوپر آیا
مِنْ رَّبِّهِمْ اونکے رب پاس سے كَذٰلِكَ اسی طرح يَضْرِبُ اللّٰهُ بیان کرتا ہے اللہ لِلنَّاسِ لوگوں کے واسطے اَمْثَالَهُمْ ○
مثلیں یعنی دونوں فریق کے احوال ظاہر فرماتا ہے فَاِذَا لَقِيْتُمُ پھر جب بھیڑ ہو تمھاری مومنوں الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگوں کو جو کافر ہوئے
محاربہ اور مقاتلہ کے وقت فَضَرْبَ الرِّقَابِ تو گردن مارو اونکی گردن مارنا حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ یہانتک کہ جب قتل کر چکو
اونکو فَشُدُّوا الْوَثَاقَ تو کڑی کر وثاق یعنی اونکو گرفتار کر لو اور مضبوطی کے ساتھ قید کرو کہ بھاگ نہ جائیں فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ پھر یا احسان کرنا قید کرنے کے بعد
یا احسان کرنا اور بے بدلا لیے آزاد کر دینا وَاِمَّا فِدَآءً یا فدیہ یعنی بدلا لو اونسے بدلا لینا حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ یہانتک کہ رکھدیں
لڑائی والے اَوْزَارَهَا ۚ ہتھیار اپنے یعنی سب جگہ دین اسلام پہونچ جائے اور قتال کا حکم نہ باقی رہے اور یہ بات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
نزول کے وقت ہوگی اسواسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ میری امت کا آخر جہاد دجال پر ہوگا امام شافعی اور امام محمد رحمہما اللہ تعالیٰ
اس بات پر ہیں کہ امام کو اختیار ہے کہ کافروں کو قتل کرے یا لونڈی غلام بنائے یا چھوڑ دے یا مال یا مسلمان قیدی بدلے میں لے اور حضرت
امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہے یا جنگ بدر کے ساتھ مخصوص تھا اور اب قتل یا لونڈی غلام بنانا متعین ہے ذٰلِكَ یہ کام
اسے یاد رکھو وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اور اگر خدا چاہے تو لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ ضرور بدلا لے تمھارے دشمنوں سے بغیر اسکے کہ تمکو لڑنا پڑے وَلٰكِنْ
اور مگر جہاد کا حکم کیا لِيَبْلُوَا تاکہ آزمائے بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ تم میں سے بعض کو بعض سے یعنی آزمانے والوں کا معاملہ کرے کہ مومن کو
کافر کے ساتھ مبتلا کرے تاکہ مومن جہاد کرکے ثواب عظیم پائے اور کافر کو مومن سے آزمائے تاکہ کافر کی گوشمالی ہو اور وہ کفر سے باز آئے وَالَّذِيْنَ
قُتِلُوْا اور وہ لوگ جو قتل کیے جائیں اور بکنے نے قَاتَلُوْا پڑھا ہے یعنی جو لوگ قتال کرتے ہیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں فَلَنْ يُّضِلَّ
تو خدا باطل و ضائع نہیں کرتا اَعْمَالَهُمْ ○ اونکے کام سَيَهْدِيْهِمْ قریب ہے کہ راہ دکھائے اونھیں حق تعالیٰ دنیا میں اچھے کاموں کی
اور عقبیٰ میں کامیابی اور ثواب کے درجوں کی وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ○ اور بنا دے اونکے کام وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ
اور داخل کرے اونکو بہشت میں عَرَّفَهَا لَهُمْ ○ تعریف کرتا ہوا بہشت کی اونکے واسطے تاکہ اوسکے مشتاق ہوئے جلیں
یا اونکے مکان جنت میں داخل ہونے کے قبل اونکو دکھاتا رہیگا یا خوش کرتا رہیگا اونکو جنت کی خوشبو سونگھانے کی جہت سے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے ایمان والو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ اگر مدد کروگے خدا کے دین کی اور اوسکے پیغمبر کی

ربع

معانقہ ۱۳ عند المقدمین

يَنْصُرْكُمْ مدد کریگا اللہ تمھاری کہ دشمنون پر غالب ہوگے وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ○ اور ثابت کریگا تمھارے قدم تاکہ
معرکۂ جہاد سے پس بانھو وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو لوگ کافر ہوے فَتَعْسًا لَّهُمْ پس ذلت اور شرمندگی اور ہلاکت اور رنج
اور خرابی اور ناامیدی اونکے واسطے ہی وَأَضَلَّ اور گم اور نیست و نابود کردیگا خدا أَعْمَالَهُمْ○ اونکے عمل ذَٰلِكَ یہ ذلت اور
اونکے عمل باطل کرنا بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا بسبب اسکے ہی کہ وہ کراہت رکھتے تھے اور نہ چاہنے والے تھے مَا أَنزَلَ اللَّهُ اوس
چیز کو جو خدا نے نازل کی ہی اپنے پیغمبر پر توحید کا حکم اور احکام شرع پر قیام کرنا فَأَحْبَطَ پس باطل اور ضائع کردیے حق تعالی نے
أَعْمَالَهُمْ○ اونکے اعمال جسے وہ حساب مین رکھتے تھے جیسے مسجد حرام بنانا اور خانۂ کعبہ کا طواف اور مہمانداری اور مظلومون کی
اعانت اور یتیمون پر مہربانی أَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا سیر نہین کی ہی کافرون نے یہ استفہام حکم کے معنی مین ہی یعنی چاہیے کہ سفر کرین
فِي الْأَرْضِ زمین مین اس سے عاد اور ثمود کے شہر مراد ہین فَيَنظُرُوا کیف کان پھر دیکھین تو کیسا ہوا عَاقِبَةُ الَّذِينَ
مِن قَبْلِهِمْ انجام کار اور مآل اون لوگون کا جو اونسے قبل تھے کافر اور تکذیب کرنے والے اور گنہگار دَمَّرَ اللَّهُ ہلاک کیا اونکو
خدا نے اور نیست و نابود کردینے کا عذاب بھیجا عَلَيْهِمْ اونپر وَلِلْكَافِرِينَ اور کافرون کے واسطے أَمْثَالُهَا○ اونکے مثل عذاب
ہونگے یہ بات کفار مکہ کے واسطے تہدید اور دھمکی ہی ذَٰلِكَ جو کچھ ذکر کیا گیا دشمنون پر عذاب اور دوستون کی مدد کرنے کا حال بِأَنَّ
اللَّهَ بسبب اسکے ہی کہ اللہ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا دوست ہی اون لوگون کا جو ایمان لائے پس اونکی مدد کرتا ہی وَأَنَّ الْكَافِرِينَ
اور اس سبب سے کہ کافر لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ○ کوئی دوست نہین اونکا کہ اونپر سے عذاب دفع کرے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ اللہ يُدْخِلُ
الَّذِينَ آمَنُوا داخل کرتا ہی اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور کیے اونھون نے نیک کام غرض اور ریا سے پاک
جَنَّاتٍ تَجْرِي بہشتون مین کہ جاری ہین مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اوسکے درختون کے نیچے سے نہرین وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جو
لوگ کافر ہوے وہ يَتَمَتَّعُونَ فائدہ پاتے ہین متاع دنیا کے سبب سے وَيَأْكُلُونَ اور کھاتے ہین كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ جسطرح کھاتے ہین
چارپائے یعنی اونکی تمام ہمت کھانے مین مصروف ہی اور عاقل چاہیے کہ اوسکا کھانا جینے کے واسطے ہو یعنی بدن قائم رکھنے اور قوت نفسانی کو قوت
دینے کے لیے کھانا کھائے اور اوسکی نظر اس بات پر رہے کہ بدن قوی رہے اور قدرت ربانی پر دلیل پکڑنے مین نفسانی قوتین مدد اور معاون ہین
یہ نہین کہ اپنی عمر کھانے کے واسطے جانے اور ذُرِّيَّتُهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا کی چراگاہ مین چارپایون کی طرح چرے کہ کھانے اور سونے کے سوا اور
کسی چیز پر اوسکی نظر نہین کیا خوب کسی نے کہا ہی بیت خوردن برائے زیستن ہ ذکر کردن ست ہ تو معتقد کہ زیستن از بہر خوردن ست ہ
وَالنَّارُ اور آگ دوزخ کی مَثْوًى رہنے کی جگہ ہی لَّهُمْ○ کافرون کے واسطے وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ اور کتنے رہنے والے
دیہات مکہ کے کہ بہرحال هِيَ وہ أَشَدُّ قُوَّةً بہت سخت تھے قوت کی راہ سے مِّن قَرْيَتِكَ تیری بستی کے لوگون سے
الَّتِي أَخْرَجَتْكَ○ وہ بستی کہ نکالدیا اوسکے لوگون نے تمکو یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی مکہ کے دیہات کے لوگ
جو بہت قوی تھے أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کردیا ہمنے اون دیہات کے لوگون کو فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ○ تو کوئی مدد دینے والا نہ تھا
اونکو کہ ہلاک ہوتے وقت اونکی فریاد کو پہونچے أَفَمَن كَانَ کیا پھر جو کوئی ہو عَلَىٰ بَيِّنَةٍ کھلی ہوئی دلیل پر مِّن رَّبِّهِ

ع ۱۱

اپنے رب کی طرف سے جیسے پیغمبر اور مومن لوگ وہ ہوتا ہی کَمَنْ زُيِّنَ مانند اوس شخص کے کہ آراستہ کی گئی یعنی شیطان یا اوسکے نفس نے آراستہ
کردی ہی لَهٗ اوسکے واسطے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی اوسکے کام کی کہ شرک اور معصیت ہی وَاتَّبَعُوْٓا اور پیروی کی اونھوں نے اَهْوَآءَهُمْ
اپنی خواہشوں کی جیسے ابوجہل وغیرہ مشرک مَثَلُ الْجَنَّةِ یہ سب جو ہمنے تمپر پڑھی بہشت کی صفت ہی الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ
وہ بہشت کہ وعدہ دیے گئے ہین اوسکا پرہیزگار لوگ فِيْهَآ اوس بہشت مین اَنْهٰرٌ نہرین ہین مِّنْ مَّآءٍ پانی غَيْرِ اٰسِنٍ
نہ بگڑنے والے کی یعنی اوسکا رنگ اور بو اور مزہ خراب نہو گا اور وہ دنیا کے پانی کی طرح اپنے حال سے متغیر نہو گا وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ
اور نہرین ہین دودھ کی کہ ہرگز لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ نہین بدلا میٹھے ہونے سے یعنی زمانہ گذرنے سے تیز اور کھٹا نہین ہوا
وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ اور نہرین ہین شراب کی خوش مزہ لذت دار لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ پینے والون کے واسطے کہ اوسکے پینے سے
خوشی ہوگی خمار نہین وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ اور نہرین ہین صاف شہد کی آگ پر نہین صاف کیا گیا بلکہ موم وغیرہ سے
صاف پیدا کیا ہوا وَلَهُمْ اور پرہیزگارون کے واسطے ہین فِيْهَا جنت مین اِن پینے کی چیزون کے ساتھ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
سب میوے جو وہ چاہین رنگ مین صاف مزہ مین لذیذ بو مین خوب وَمَغْفِرَةٌ اور اونکے واسطے ہی گناہون کا پوشیدہ ہونا مِّنْ رَّبِّهِمْ
اونکے رب کی طرف سے یعنی حق تعالیٰ اونکے گناہ چھپائیگا نہ اونپر عذاب کریگا نہ عتاب فرمائیگا ارباب اشارت اس بات پر ہین کہ جس طرح
جنت مین چار نہرین شجرۂ طوبیٰ کے نیچے جاری ہین اوسی طرح عارف کی زمین دل مین شَجَرَةً طَيِّبَةً اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ کے
نیچے بھی چار نہرین جاری ہین قلب کے منبع سے اناابت کے پانی کی نہر اور سینہ کے منبع سے صفوت کے دودھ کی نہر اور سر کے خمخانہ سے شراب
محبت کی نہر اور روح کے مجرٰی سے عسل محبت کی نہر مثنوی مین ہی نظم آب صدرت آبجوی خلد بود ۔ جوے شیر خلد مہر تست و دود ۔ ذوق طاعت
گشت جوی انگبین ۔ مستی و ذوق تو جوے خمر مین ۔ بحر الحقائق مین ہی کہ پانی اشارہ حیات دل کی طرف ہی اور دودھ فطرت اصلی کی طرف
کہ بدعت کے گسیلے پن سے متغیر نہین ہوا اور شراب جوشش محبت الٰہی ہی اور عسل مصفّٰی قرب کی حلاوت اور ثمرات عبارت ہی مکاشفات سے
اور مغفرت اپنے وجود موہوم کے گناہون کا بخشا جانا وجود کی ذنب لا یقاس بہا ذنب بلیت پندار وجود ما گناہیست عظیم بلطف کن واین
گنہ را در گذران ۔ بہشت کی نازونعمت حاصل کرنے والون کے ذکر کے بعد دوزخ کی مصیبت کھپنے والون کے حال کی خبر دیتا ہی اور فرماتا ہی
کہ جو ایسی نعمتون مین ہو جو ہمنے ذکر کین وہ کیا كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ مثل اوسکے ہی جو ہمیشہ رہنے والا ہی فِي النَّارِ دوزخ کی آگ مین وَسُقُوْا
اور چکھایا جاتا ہی جنت کے شربت کی جگہ مَآءً حَمِيْمًا پانی کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس ٹکڑے کر دیتا ہی اَمْعَآءَهُمْ اونکی آنتون کو لکھا ہی کہ
جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھتے اور منافقون کا عیب بیان کرتے تو منافقون کا ایک گروہ مسجد سے باہر نکلکر
ہنسی کے طور پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کرتا کہ اس مرد نے کیا کہا حق تعالیٰ اون منافقون کے حال سے خبر دیتا ہی وَمِنْهُمْ
اور بعضے اونمین سے یعنی منافقون مین سے مَّنْ يَّسْتَمِعُ وہ لوگ ہین جو کان لگائے رکھتے ہین اِلَيْكَ تیری طرف
خطبہ پڑھنے مین جمعہ وغیرہ کو حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا یہانتک کہ جب باہر جاتے ہین مِنْ عِنْدِكَ تیرے پاس سے
تو قَالُوْا کہتے ہین لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اون لوگون سے جنکو علم دیا ہی صحابہ مین سے جیسے حضرت عبداللہ بن مسعود

سلام ہو تجھ پر اے نبی ۔ اے صفوت خدا کی طرف سے مخلوق ۔ اے برگزیدہ اور صفوت ۱۲

اور حضرت ابوالدرداء اور مثل اونکے رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین کہ ہمن بھی اونہین سے ایک ہون جنسے منافق پوچھتے تھے مَاذَا قَالَ اٰنِفًا کہ کیا کہا محمد نے ابھی کچھ ہماری سمجھ مین نہین آیا اور مسخرے پن کے طور پر کہتے تھے اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ وہ ہین کہ حکم ازل سے طَبَعَ اللّٰهُ مہر کردی ہے اللہ نے عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے دلون پر نفاق اور شرک کے ساتھ وَاتَّبَعُوْٓا اور اُنھون نے پیروی کی اَهْوَآءَهُمْ اپنے نفس کی خواہشون کی اس جہت سے حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام کے کلام کی اہانت کرتے ہین وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا اور جن لوگون نے راہ پائی یعنی مومن لوگ زَادَهُمْ زیادہ کرتا ہے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام سننا اونکو هُدًى بصیرت اور یقین وَاٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور دیتا ہے اونکو وہ چیز جو مدد کرے اونکے تقوی زیادہ ہونے اور ہمیشہ رہنے مین فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ پھر کیا انتظار کرتے ہین منافق اور کافر یعنی منتظر نہین ہین اِلَّا السَّاعَةَ مگر قیامت کے اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً یہ کہ آجائے اونپر ناگہان فَقَدْ جَآءَ پھر تحقیق کہ آئین اور ظاہر ہوگئین اَشْرَاطُهَا اوسکی علامتین جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبعوث ہونا اور چاند کا دو ٹکڑے ہوجانا فَاَنّٰى لَهُمْ پھر کہان سے ہوگا اِذَا جَآءَتْهُمْ جب آجائیگی اونپر قیامت ذِكْرٰىهُمْ نصیحت ماننا اونکا اور توبہ کرنا یعنی جب قیامت کا دن آئیگا تو نصیحت ماننا اور توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یعنی جب موحدون کی سعادت اور مشرکون کی شقاوت کا حال تجکو معلوم ہوگیا تو جو علم خدا کی وحدانیت کا تجھے حاصل ہے اور تونے جان لیا ہے کہ معبود برحق کوئی نہین خدا کے سوا اس علم اور دانش پر ثابت رہ حقائق سلمی مین ہے کہ جب کسی عالم یعنی جاننے والے سے کہین کہ اَعْلَمْ یعنی جان تو تو اس سے اوسکا یاد کرنا مقصود ہوتا ہے جو اوسنے جانا ہے موضح مین ہے کہ جو کوئی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اسکے برابر کوئی ثواب نہین وَاسْتَغْفِرْ اور مغفرت طلب کر لِذَنْۢبِكَ اپنے گناہ کے واسطے معالم مین فرمایا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصف اسکے کہ مغفور ہین طلب مغفرت پر امور ہوئے تاکہ استغفار سنت ہوجائے اور اس امر مین امت کے لوگ آپکی پیروی کرین تبیان مین ہے کہ طلب مغفرت سے طلب عصمت مراد ہے کہ خدا سے عصمت مانگو تاکہ گناہ سے تمکو بچائے رکھے وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور مغفرت طلب کر ایمان والون اور ایمان والیون کے واسطے اور یہ امر خدا کی طرف سے اس امت کے واسطے ایک بڑا انعام اور اکرام ہے کہ اسکے رسول کو اسکے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا امام علامہ رَوَّحَ اللّٰهُ رُوْحَهٗ سے منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالی نے اپنے پیغمبر کو امت کے گناہون کی مغفرت طلب کرنے کا حکم فرمایا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حکم الٰہی کے خلاف متصور نہین تو آپ نے امت کے واسطے ضرور مغفرت طلب فرمائی اور حق تعالی کی شان اس سے بڑی ہے کہ اپنے حبیب کو حکم کرے کہ کچھ مجھسے مانگو اور اوسکا حبیب جب مانگے تو وہ عطا نہ فرمائے پس معلوم ہوا کہ امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دولت مغفرت ضرور حاصل ہوگی **نظم** ہر کہ را چون تو پیشوا باشد ✻ ناامید از خدا چرا باشد ✻ چون نشان شفاعت کبری ✻ یافت بر نام امت طغری ✻ امتان بالگناہگار یہا ✻ بتو دارند امیدوار یہا ✻ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے مُتَقَلَّبَكُمْ تمہارے جانے اور پھرنے کی جگہ دنیا مین وَمَثْوٰىكُمْ اور تمہارے رہنے اور ٹھہرنے کی جگہ دنیا اور عقبی مین یا وہ جانتا ہے جہان تم دن کو جاتے ہو اور رات کو رہتے ہو وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہتے ہین وہ لوگ جو ایمان لائے اور چونکہ جہاد کی حرص رکھتے ہین اسوجہ سے وہ ایمان والے کہتے ہین کہ لَوْلَا ع ۲

نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ کہ کیون نہ اوتاری گئی کوئی سورت کافرون کے ساتھ قتال کرنے کے باب مین فَاِذَآ اُنْزِلَتْ پھر جب اوتاری جائے
سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ سورت قرآن کی کہ اوسمین کوئی متشابہ نہو وَّذُكِرَ اور ذکر کیا جائے فِيْهَا الْقِتَالُ اوس سورت مین جہاد
اور قتال کا حکم تو رَاَيْتَ الَّذِيْنَ دیکھیگا تو اون لوگون کو فِيْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہی شک اور نفاق کی
یا دین مین سستی کہ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ دیکھتے ہین تیری طرف نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ دیکھنا اوس شخص کا کہ جسپر آئی ہو بیہوشی
مِنَ الْمَوْتِ موت کے غم اور رنج سے اور متحیر اور غمناک ہوتے ہین فَاَوْلٰى لَهُمْ پس وای ہو اونپر یا دوری ہو اونکے لیے
طَاعَةٌ اونکا کام فرمانبرداری ہی وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ نرم اور بات اچھی جیسے سمعنا واطعنا کہنا فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ پھر جب
لازم ہوا امر قتال اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے جہاد کا عزم کیا تو اون لوگون نے خلاف کیا اور عورتون کے ساتھ گھرون مین بیٹھ رہے
فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ پھر اگر سچ بولتے جہاد کی حرص ظاہر کرنے مین تو لَكَانَ الْبَتَّةَ وہ سچ بولنا ہوتا خَيْرًا لَّهُمْ بہتر اونکے واسطے
فَهَلْ عَسَيْتُمْ پھر کیا ہو تم اے منافقو نزدیک اس بات کے کہ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اگر اپنے اوپر لو امور لوگون کے یعنی حاکم ہو جاؤ
اَنْ تُفْسِدُوْا یہ کہ فساد کرو فِي الْاَرْضِ زمین مین اور جاہ وحکومت حاصل ہونے کے سبب سے طرح طرح کی تباہیان اور خرابیان
تمسے واقع ہونگی وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اور کاٹو اپنی قرابتین تکبر اور بڑائی جتانے کی وجہ سے یا اگر قرآن سے انکار کرو
اور اوسکے احکام سے مونھ پھیرو تو تمسے یہ بات وقوع مین آئیگی کہ پھر جاہلیت کے امور اختیار کر لو اور تباہی اور قرابت قطع کرنا اور خونریزی
اور ایسی باتین کرنے لگو اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ وہ لوگ ایسے مفسد اور منکر ہین کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ رانده ہوا اونکو اللہ نے اور اپنی رحمت سے
دور کیا ہی فَاَصَمَّهُمْ پس بہرا کر دیا اونکو تاکہ حق بات نہ سُنین وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اور اندھی کر دی ہین اونکی آنکھین تاکہ
قدرت اور عبرت کی دلیلین نہ دیکھین اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ آیا کیون تفکر نہین کرتے قرآن مین اور اوسکی نصیحتون اور زجر کیون مین
تاکہ نافرمانی سے درگذرین اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ بلکہ اونکے دلون پر اَقْفَالُهَا قفل اونکے ہین یعنی ایسی چیزین جو دلون پر ایسی ہون
جیسے دروازون مین قفل وہ دلون پر اللہ کی مہر ہی بیت در کہ خدائے بست بروے عباد ہیچ کلیدش نتواند کشاد ہکیست کہ
بردارد در واکند بے قفل کہ او بردر دلہا نہد بے تبیان مین ہی کہ یہود نے حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت
توریت مین پڑھی تھی اور آپکی نبوت کی صحت معلوم کر لی تھی اور آپ کے نبی ہونے سے آپ کی بڑی صفت کرتے تھے اور آپ کے ظہور کی خبر
دیتے تھے جب حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے اور مدینہ منورہ مین تشریف لیگئے تو یہود آپ سے پھر گئے اور حق تعالی نے
یہ آیت بھیجی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا بیشک جو لوگ پھر گئے عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ اپنی پیٹھون پر یعنی اولٹے پھرے اور
کافر ہو گئے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپکی نعت چھپانے لگے مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اسکے کہ ظاہر
ہو گیا تھا لَهُمُ الْهُدَى اونکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا بیان اور کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ وہ
جان چکے تھے الشَّيْطٰنُ شیطان نے سَوَّلَ لَهُمْ آراستہ اور آسان کر دیا اونکے واسطے انکار اور عناد کو وَاَمْلٰى
لَهُمْ اور خدا نے مہلت دی اونکو اور اونپر عذاب کرنے مین جلدی نہین کی تاکہ گناہ مین اور زیادتی کرین ذٰلِكَ یہ مہلت دینا

بِاَنَّهُمْ قَالُوْا بسبب اوسکے ہی کہ یہودنے کہا لِلَّذِیْنَ کَرِهُوْا اون لوگون کو جنھون نے کراہت رکھی مَا نَزَّلَ اللّٰهُ اوس چیز سے جو خدانے بھیجی کہ وہ قرآن اور دین کے احکام ہین یعنی منافق لوگ مراد یہی کہ یہودنے منافقون سے پوشیدہ یہ بات کہی سَنُطِیْعُكُمْ قریب ہی کہ حکم مانین ہم تمھارا فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ بعضے کامون مین یعنی اگر تم پیغمبر کے ساتھ لڑو تو ہم تمھاری مدد کرینگے وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی اِسْرَارَهُمْ چھپی باتین اونکی فَكَیْفَ پس کیسا ہوگا اونکا حال اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ جب قبض کرینگے اونکی جان فرشتے یَضْرِبُوْنَ مارینگے وُجُوْهَهُمْ اونکے مونھون کو جو اونھون نے حق سے پھیرے ہین وَاَدْبَارَهُمْ ○ اور اونکی پیٹھون پر جو اہل حق سے موڑی ہین ذٰلِكَ یہ اونکی روح اسطرح قبض کرنا بِاَنَّهُمُ اتَّبَعُوْا اس سبب سے ہی کہ اونھون نے متابعت کی مَا اَسْخَطَ اللّٰهَ اوس چیز کی جو غصہ مین لائے خدا کو یعنی اوسکے غضب کی موجب ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت چھپانا اور منافقون کافرون مشرکون کی مدد کرنا وَكَرِهُوْا اور بسبب اسکے ہی کہ اونھون نے نہ چاہا اور مکروہ جانا رِضْوَانَهٗ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کو یعنی ایسے کام کو جس سے خدا راضی ہو جیسے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت ظاہر کرنا اور اونکی نبوت کا اقرار اور اونکی فرمانبرداری فَاَحْبَطَ پس باطل کردیا خدا نے اَعْمَالَهُمْ ○ اونکے کامون کو اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ بلکہ گمان کیا اون لوگون نے فِیْ قُلُوْبِهِمْ جنکے دلون مین مَّرَضٌ بیماری ہی نفاق کی یعنی منافقون نے تصور کیا کہ اَنْ لَّنْ یُّخْرِجَ اللّٰهُ یہ کہ ظاہر نہ کریگا اللہ اَضْغَانَهُمْ ○ اونکے کینے جو اپنے دل مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنون کے ساتھ پوشیدہ رکھتے ہین وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر ہم چاہین تو لَاَرَیْنٰكَهُمْ البتہ دکھائین ہم تجکو وہ لوگ یعنی اونکی علامتین اور نشان ظاہر کردین فَلَعَرَفْتَهُمْ تو ضرور پہچان لے تو اونکو بِسِیْمٰهُمْ اوس علامت سے جو دلالت کرنے والی ہو اونکے نفاق پر وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ اور ضرور تو پہچان لے اونکو فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ بات پھیرنے مین صواب کی طرف سے تعریض اور توریہ کی جانب وَاللّٰهُ یَعْلَمُ اور اللہ جانتا ہی اَعْمَالَكُمْ تمھارے کام اور اونکے موافق جزا دیگا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کوئی منافق ایسا نہ تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسکے نشان اور بات سے اوسے نہ پہچان لیتے ہون تفسیر مطالع اور عین المعانی مین حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ بعض لڑائیون مین نو منافق ایک رات سوئے اور صبح کو جب اوٹھے تو اونکی پیشانیون پر لکھا تھا کہ هٰذَا مُنَافِقٌ یعنی یہ منافق ہی وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزماتے ہین ہم تمکو امر جہاد اور تکالیف شاقہ کے سبب سے یعنی آزمانے والون کا معاملہ ہم کرتے ہین حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِیْنَ تاکہ ہم جان لین مجاہدون کو یعنی خلق پر یہ بات ظاہر ہو جائے کہ کون لوگ جہاد کرنے والے ہین مِنْكُمْ تم مین سے وَالصّٰبِرِیْنَ اور صبر کرنے والے لڑائی کی مشقت پر وَنَبْلُوَا اَخْبَارَكُمْ ○ اور تاکہ آزمائین ہم تمھاری چیزین جو ایمان اور اخلاص کے باب مین تم کہتے ہو تاکہ سچ اور جھوٹ سب سے ظاہر ہو جائے اور بکرنے تینون فعل یعنی لَنَبْلُوَنَّكُمْ اور نَعْلَمَ اور نَبْلُوَ کو یے سے پڑھا ہی یعنی خدا تمکو آزماتا ہی تاکہ مجاہدون کو معلوم کرے اور تمھاری چیزون کی آزمائش کرتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بیشک وہ لوگ جو نہین ایمان لائے یعنی بنو قریظہ اور نضیر کے یہود وَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اور باز رکھا اونھون نے

ع ۳ ۹

لہ سوا بیسات ضد خطا ۱۲ منہ ملا تو یعنی کہ یہ ساتھ اور ملاست کرنے کے ۱۲ منہ

اپنی قوم کو خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہی وَشَاقُّوا الرَّسُوْلَ اور مخالفت کی اونھون نے رسول کے ساتھ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ بعد اوسکے کہ ظاہر ہوگئی تھی لَهُمُ الْهُدٰى اونکو راہ حق اور توریت مین اونھون نے پڑھا تھا اور جان لیا تھا کہ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ نہ نقصان پہونچا ینگے خدا کو شَيْـًٔا کچھ کفر کے سبب سے اور لوگون کو راہ حق سے باز رکھکر اور ضرر کا اثر خدا کے دین کو اور پیغمبر کو نہ پہونچیگا بلکہ اوسکا شر اونھی کی طرف پھریگا وَسَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ○ اور قریب ہی کہ حق تعالیٰ حبط اور باطل کردے ثواب اونکے کامون کا یعنی اون عبادتون کا جو وہ کرتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اَطِيْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو اللہ کی اوس چیز مین کہ اوسنے حکم کیا وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبردار رہو رسول کے اوس چیز مین کہ وہ فرمائین وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ○ اور باطل اور بیہودہ اور ضائع نہ کرو اپنے عمل ریا اور سمعہ کے سبب سے یا عجب اور تکبر کی وجہ سے اسواسطے کہ عجب کے سبب سے کام مذموم اور مردود ہوجاتا ہی منظم درہر عمل کہ عجب ہ یافت ہ روشن زرہ قبول برتافت ہ اے گشتہ بکار خویش مغرور ہ وزدرگہ قرب ماندہ مہجور ہ عجب شوا طریق تلبیس ہ کز عجب بچہ فتاد ابلیس ہ تا چند تو عجب خود نمائی ہ از دیدہ بنہ منی ومائی ہ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے یعنی قوم قریش اور اونکے تابع اور منع کیا لوگون کو راہ حق چلنے سے ثُمَّ مَاتُوْا پھر مرگئے یعنی قتل ہوگئے جنگ بدر کے دن وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہ ہی کہ وہ کافر تھے فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ○ تو ہرگز نہ بخشیگا خدا اونکو اس آیت کا نزول اہل قلب کی شان مین ہی مگر اوسکا حکم عام ہی اور جو کافر مرے اوسکو شامل ہی فَلَا تَهِنُوْا پس سستی نہ کرو اے مومنو وَتَدْعُوْٓا اِلَى السَّلْمِ ۚ اور پکارو کافرون کو صلح کی طرف یعنی اونسے صلح نہ کرو کہ تمھارے ضعف اور ذلت کا نشان ہی وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۚ حال آنکہ تم برتر ہو یعنی غالب ہو وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اور اللہ تمھارے ساتھ ہی نصرت اور اعانت مین وَلَنْ يَّتِرَكُمْ اور ضائع اور کم نہ کریگا اَعْمَالَكُمْ ○ ثواب تمھارے کامون کا اِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا سوا اسکے نہین کہ زندگی دنیا کی لَعِبٌ کھیل ہی ناپائدار وَّلَهْوٌ ۭ اور مشغولی ہی بے اعتبار وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤ گے خدا اور رسول کا وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کروگے گناہ اور فضول کام سے يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ دیگا تمھارے اجر آخرت مین وَلَا يَسْـَٔلْكُمْ اور نہین چاہتا ہی خدا تمھارا اجر دینے کو اَمْوَالَكُمْ ○ تمھارے مال یا حق تعالیٰ تمھارا سب مال نہین چاہتا بلکہ اوسمین سے تھوڑا خرچ کرنے کا حکم کیا ہی کہ وہ بھی اوسکا ہی اور پانچوان حصہ اور دسوین حصہ کی چوتھائی اِنْ يَّسْـَٔلْكُمُوْهَا اگر چاہے تم سے تمھارے مال فَيُحْفِكُمْ پھر مبالغہ کرے چاہنے مین یعنی یہ کہے کہ سب مال خرچ کرو تَبْخَلُوْا تم بخل کرو اوسکے ساتھ اور خوشی کے ساتھ نہ دو وَيُخْرِجْ اور ظاہر کردے اللہ تم سے تو اس چاہنے کے سبب سے یا تمھارے بخل کی وجہ سے اَضْغَانَكُمْ ○ کینے اور کدورتین تمھاری هٰٓاَنْتُمْ ہان تم لوگو هٰٓؤُلَاۗءِ اے گروہ مخاطبون کے تُدْعَوْنَ تم بلائے گئے ہو اور حکم کیے گئے ہو لِتُنْفِقُوْا اسواسطے کہ خرچ کرو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین یعنی مال کی زکوۃ دو یا یہ کہ جہاد کے اسباب مین صرف کرو فَمِنْكُمْ پھر تم مین سے ہی مَّنْ يَّبْخَلُ کوئی کہ بخل کرتا ہی زکوۃ دینے مین یا جہاد مین خرچ کرنے سے وَمَنْ يَّبْخَلْ اور جو کوئی بخل کرتا ہو اوس خرچ مین جو اوپر واجب ہی فَاِنَّمَا يَبْخَلُ تو سوا اسکے نہین کہ وہ بخل کرتا ہی عَنْ نَّفْسِهٖ ۭ اپنی ذات سے کہ اپنے کو ثواب سے محروم کرتا ہی وَاللّٰهُ الْغَنِيُّ اور اللہ بےپروا ہی تمھارے صدقون اور خرچون سے وَاَنْتُمُ

الفقرآء ہو اور تم محتاج ہو اوس چیز کے جو اوسکے پاس ہی نعمتین اور کرامتین تو آج ایک فنا ہو جانے والی چیز ہو اور کل اوسکے عوض
ملنے والی رہنے والی نعمتین اور بزرگیان تو اوسکے خزانہ رحمت مین کوئی چیز کم نہوگی اور تم اپنی مرادون اور مقصدون کو پہونچ
جاوگے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر پھر جاوگے اوس چیز سے جو تمپر فرض کیا ہی یا اگر انکار کروگے اسلام اور قبول احکام سے يَسْتَبْدِلْ
تو بدل دیگا اللہ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ایک گروہ اور تمھارے سوا یعنی تمکو ہلاک کرکے اور لوگ پیدا کردیگا ثُمَّ لَا يَكُونُوا پھر نہونگے
وہ لوگ اَمْثَالَكُمْ مثل تمھارے بلکہ وہ بہت فرمانبردار اور بڑے پرہیزگار ہونگے ان لوگون سے بنی کندہ اور بنی نخع یمن کے مراد ہین
اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ صحابہ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین حضرت سلمان آپکے پہلو مین بیٹھے تھے آپ نے اونکی
ران پر ہاتھ مارکر فرمایا کہ یہ اور اونکی قوم کے لوگ اور حدیث مین آیا ہی کہ اگر دین اوٹھ جائے ثریا تک تو اوسکو پکڑلائین فارسی لوگ
لباب مین ہی کہ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ یہ آیت پڑھکر کہتے تھے کہ اِنْشُرُوا بَنِي قُرُوقٍ اس سے پارسی لوگ مراد ہین

ع ۱۰

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع وعشرون اٰیۃ
سورۂ فتح مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اونتیس آیتین ہین

یہ بات صحیح ہی کہ ہجرت کے آٹھوین برس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ بعضے صحابہ کے ساتھ
آپ مکہ معظمہ کی زیارت کو تشریف لیگئے اور عمرہ ادا کیا ہی صحابہ نے جب حال سنا تو سمجھے کہ اسی سال اس خواب کی تعبیر ظاہر
ہوگی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر کا سامان کرنے مین مشغول ہوے اور اوسی سال ذیقعدہ کے غرہ کو
مدینۂ منورہ سے باہر نکل کر عمرہ کا احرام باندھا اور ستر اونٹ قربانی کے واسطے اپنے ساتھ لیے اور اکثر اصحاب متفق ہوگئے یہ رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے مکہ معظمہ کی طرف متوجہ ہونے کی خبر مکہ کے مشرکون کو پہونچی زیارت خانۂ خدا سے آپ کو
روکنے کے واسطے سب نے متفق ہوکر مکہ سے باہر آکے بلدح مین لشکرگاہ ٹھہرائی اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ خبر پاکر حدیبیہ مین اوترے
کافرون کی طرف سے عروہ بن مسعود ثقفی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہ آپ کے آنے کا سبب دریافت کرے بعد اوسکے جیس کنانی
آیا اور معلوم کرلیا کہ حضرت کو لڑائی کا داعیہ نہین ہی فقط خانۂ کعبہ کی زیارت کے قصد سے آئے ہین مگر کفار قریش حمیت جاہلیت پر اڑکے
اور کسی طرح راضی نہوے کہ حضرت رسول مقبول صحابہ سمیت مکہ مین داخل ہون رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کو اونکے پاس بھیجا کافرون نے اونکو نظر بند کرلیا اور اونکے قتل کی خبر لشکر اسلام مین پہونچی اس سبب سے بیعۃ الرضوان
واقع ہوئی چنانچہ عنقریب اوسکا ذکر آئیگا انشاء اللہ تعالی غرضکہ کفار بیعت کا حال سنکر گھبراے اور سہیل بن عمرو کو بھیجا تو رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کفار مکہ کے درمیان اس بات پر صلح ہوئی کہ دس برس تک مسلمانون اور کافرون مین لڑائی
نہو ایک دوسرے سے نہ ظاہر مین تعرض کرین نہ ایک دوسرے کے حلفاء سے متعرض ہو اور یہ بات ٹھہر گئی کہ اگلے برس مسلمان آئین اور
عمرہ کی قضا کرلین اور شرطین بھی ہوئین اور اکثر صحابہ اس صلح سے غمگین اور ملول ہوے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے اوسی مقام

حدیبیہ مین آپکے سر مبارک سے بال جدا کیے گئے اور بعضے اونٹ آپنے وہین قربانی کیے بعضے ناہیہ اسلمی کے ساتھ کرکے مکہ معظمہ مین بھیجدیے
کہ مقام مروہ مین ذبح کرین اور وہان کے فقرا اور مساکین کو اونکا گوشت تقسیم ہوا اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی وہین سر منڈوائے بال کتروائے
اور اپنی قربانیون کے جانور ذبح کیے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیس دن تک حدیبیہ مین توقف فرمایا پھر تے وقت ایک شب یہ سورت
نازل ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ ہمارو آج کی رات یہ سورت ایسی مجھپر نازل ہوئی کہ مین اسے اوس سے زیادہ دوست
رکھتا ہون جسپر آفتاب طلوع کرتا ہی پھر سورۂ فتح کو صحابہ کے سامنے پڑھا اور اونکو مبارکباد دی صحابہ نے بھی آپ کو مبارکباد دی اِنَّا فَتَحْنَا
یقینا ہمنے حکم کیا ہی ہمنے لَكَ تیرے واسطے فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ حکم ظاہر اور کھلا ہوا کہ وہ قریش کے ساتھ صلح ہی حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم سے صحابہ نے پوچھا کہ اے فتح ہوئی یعنی کیا وہ یعنی مکہ ہمارے واسطے فتح کردیا گیا آپ نے جواب مین فرمایا کہ نعم یعنی ہان اور درحقیقت
یہ صلح بہت فتوح کی ابتدا تھی اسواسطے کہ جو مسلمان مکہ معظمہ مین اپنا ایمان پوشیدہ رکھتے تھے اونھون نے چھپانا چھوڑدیا اور کافرون کے
ساتھ مجاہدہ کیا اونکے سامنے قرآن پڑھا اور بہت لوگ مسلمان ہوگئے اور مکہ معظمہ کی فتح کا سبب بھی یہی صلح ہوئی اور اسی وجہ سے
بعضے مفسرون نے اس آیت کی یہ تفسیر کی ہی کہ ہم فتح کردینگے تیرے واسطے مکہ اور لفظ ماضی لانا تحقیق وقوع کی جہت سے ہی
اور بعضون نے کہا ہی کہ خیبر اور فدک کی فتح مراد ہی پس خدا سے بخشش طلب کر لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ تاکہ بخشدے تیرے واسطے
اللہ مَا تَقَدَّمَ جو کچھ گذرا ہی وحی نازل ہونے کے قبل مِنْ ذَنْۢبِكَ اوس چیز سے جو تیرے عقاب کا موجب تھی وَمَا تَاَخَّرَ
اور جو کچھ رہا ہی بعد اوسکے یا فتح کے قبل اور بعد یا یہ آیت نازل ہونے کے قبل اور بعد امام ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ
گذرا ہوا گناہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام کی زلت اور خطا ہی اور آگے آنے والے گناہ امت کے ہین یعنی حضرت آدم اور
حضرت حوا کا گناہ آپکی برکت سے بخشا اور امت کے گناہ آپکی شفاعت سے بخشیگا اور سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت آدم کے
گناہ کی اضافت حضرت کی طرف اسواسطے کی ہی کہ آپ اوسوقت اونکی پشت مین تھے اور امت کے گناہون کی اسناد اسواسطے
آپکی طرف فرمائی کہ آپ اونکے پیشوا اور کارساز ہین وَيُتِمَّ اور اپنے فضل عمیم سے پوری کردی نِعْمَتَهٗ اپنی نعمت عَلَيْكَ
تجھپر بہت سے شہر فتح کرکے یا دین بلند فرماکر یا نبوت اور سلطنت کو ملاکر یا شفاعت قبول فرماکر وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ۝ اور دکھائی تجھکو سیدھی راہ یعنی راہ مستقیم پر ثابت رکھے وَّيَنْصُرَكَ اللّٰهُ اور مدد دے تجھکو اللہ نَصْرًا
عَزِيْزًا ۝ مدد کرنا اوسمین عزت اور غلبہ ہو یعنی تم اوس مدد کے سبب سے غالب ہو جاؤگے چونکہ حدیبیہ کی صلح مین صحابہ
رضی اللہ عنہم وغدغہ اور تردد سے خالی نہ تھے تو حق تعالی فرماتا ہی کہ هُوَ الَّذِيْٓ وہ ہی وہ خدا جسنے اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ
نازل کیا قرار اور آرام اور سکون فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون کے دلون مین لِيَزْدَادُوْٓا تاکہ زیادہ
کرین اِيْمَانًا ایمان مَّعَ اِيْمَانِهِمْ اونکے ایمان کے ساتھ جسقدر اونکو یقین ہی اوسپر اور یقین زیادہ کرین یا جو ایمان
اصول دین کے ساتھ رکھتے ہین اوسے زیادہ کرین فروع شرع پر ایمان لانے کے ساتھ وَلِلّٰهِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ لشکر آسمانون کے کہ فرشتے ہین وَالْاَرْضِ اور لشکر زمین کے کہ مومن مجاہد ہین پس اونکے ایمان کو الوجہاد کرو اور نصرت الٰہی

یقین واثق رکھو کہ آسمان اور زمین کے لشکر جسکے حکم مین ہون بلکہ کونین کے ذرے جسکی پناہ ہون وہ اپنے دوستون کو دشمنون سے لڑتے وقت
چھوڑنہ دیگا بیت نصرت از و طلب کہ بمیدان قدرتش ✤ ہزیمت پہلوانے و ہرشیر صفدر یست ✤ وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے اللہ عَلِيْمًا جانتا خلق کی مصلحتین
حَكِيْمًا پختہ کار جو کچھ کرے از انجملہ ایک کام یہ ہی کہ ایمان والون کے دلون مین اوسنے سکینہ بھیجدی لِيُدْخِلَ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تاکہ لائے ایمان والون اور ایمان والیون کو دین مین مضبوط اور عقیدے مین ثابت
ہونے کی برکت سے جَنّٰتٍ بجہ یعنی باغون مین کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون یا اوسکے
درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حال یہ ہی کہ ہمیشہ رہنے والے ہین وہ اوسمین وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ
اور اسواسطے کہ چھپائے اونسے اونکی برائیان یعنی جنت مین داخل ہونے کے قبل اونکی برائیان مٹادے تاکہ پاک اور پاکیزہ
روضۂ رضوان مین داخل ہون وَكَانَ ذٰلِكَ اور ہی یہ وعدہ اونکے واسطے عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے نزدیک یعنی اوسکے
حکم مین فَوْزًا عَظِيْمًا بڑا بھٹکارا بڑا اور اس سے بڑھکر فوز عظیم اور کیا ہی کہ وہ لوگ مکروہات سے بیخوف ہونگے اور اپنی
مرادون کو پہونچینگے وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ اور اسواسطے ہی تاکہ عذاب کرے منافق مردون اور منافق
عورتون کو جو مدینہ مین ہین وَالْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک مردون اور مشرک عورتون کو جو مکے مین ہین
الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ کہ گمان کرنے والے ہین اللہ کے ساتھ ظَنَّ السَّوْءِ برا گمان یعنی اسد اور غطفان کے مشرک لوگ
اور بعضے منافقون نے گمان کیا تھا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو حدیبیہ مین جاتے ہین وہان قتل ہو جائینگے مدینہ مین
صحیح سلامت پھر کر نہ آئینگے اور آپکا لشکر پس پا ہو جائیگا تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحیح سلامت مع مال غنیمت مدینہ منورہ مین
پھر کر تشریف لائے اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ عَلَيْهِمْ دائر ہین ان بدگمانون پر ہی دَآئِرَةُ السَّوْءِ گردش بری یعنی یہ لوگ مغلوب
ہونگے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ اور غضب کیا اللہ نے اونپر وَلَعَنَهُمْ اور دور کر دیا اونکو اپنی رحمت سے وَاَعَدَّ لَهُمْ
اور تیار کی اونکے واسطے جَهَنَّمَ دوزخ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اور بری پھرنے کی جگہ ہی دوزخ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ ہی کے واسطے ہین لشکر آسمانون کے اور زمینون کے سب اوسی کے مملوک اور مسخر ہین جیسے
لشکری اپنے سردارون کے مطیع ہوتے ہین یہ بات مکرر فرمائی مومنون کے ساتھ وعدہ ہی تاکہ نصرت الٰہی پر قوی دل رہین اور مشرکون اور
منافقون کے واسطے وعید ہی تاکہ تکذیب ربانی سے ڈرین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا عَزِيْزًا غالب اپنے حکم مین حَكِيْمًا نصف
دانا اوس چیز مین جو حکم فرماتا ہی اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بیشک ہمنے بھیجا تمکو شَاهِدًا گواہ تیری امت کے اقوال اور
افعال پر وَّمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا اونکو جنکے دلون پر سکینہ نازل ہوئی وَّنَذِيْرًا اور ڈرانے والا اون
لوگون کو جنھون نے برا گمان کیا پس اے محمد حبیب تم اپنی امت سے کہو کہ خوشخبری سنانے اور ڈرانے کے واسطے میرا بھیجا جانا
لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ اسواسطے ہی کہ تم تصدیق کرو اللہ کی یعنی وحدانیت کے ساتھ اور سچا ایمان لاؤ وَرَسُوْلِهٖ اور تصدیق کرو
اوسکے رسول کی اوس وعدے مین جو وہ کرتا ہی وَتُعَزِّرُوْهُ اور تقویت دو اوسکے دین کو وَتُوَقِّرُوْهُ اور

بزرگ رکھو اوسکا حکم وَتُسَبِّحُوْهُ اور پاکی کے ساتھ یاد کرو اوسے یا اوسکے واسطے نماز پڑھو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ صبح شام اور بعضون نے کہا ہی کہ تُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پھرتی ہی یعنی آپکی مدد کرو اور تعظیم بجالاؤ اسواسطے کہ آپکی تعظیم حقیقت مین تعظیم حق ہی کہ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ بیت درحریم سر تعظیم تو کس را راہ نیست ✣ واز کمال احتشام ہیچکس آگاہ نیست ✣ اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ یعنی جن لوگون نے بیعت کی تیری حدیبیہ مین اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ سوا اسکے نہین کہ اونھون نے بیعت کی ہی اللہ کی اسواسطے کہ بیعت سے مقصود وہی ہی اور بیعت اوسی کی رضامندی کو ڈھونڈھنے کو اس بیعت سے بیعت رضوان مراد ہی اور اوسکا ذکر انشاء اللہ آتا ہی سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہ بات مقام جمع مین ہی اور حق تعالی نے جمع کا صیغہ کسی کے واسطے تصریح نہین فرمایا مگر اوسی کے واسطے جو تمام موجودات مین اخص اور اشرف ہی اور اسی مقام سے ہی کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ قوت اللہ کی اپنا وعدہ وفا کرنے مین کہ ثواب آخرت ہی یا پیغمبر کی نصرت کے باب مین ہی فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ اونکے ہاتھون پر ہی عہد وفا کرنے یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت اور موافقت کرنے مین ہی معالم مین ہی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیعت کے وقت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور یَدُ اللّٰهِ اونکے ہاتھون پر تھا بیعت لینے اور بیعت کرنے مین فَمَنْ نَّكَثَ پھر جو کوئی توڑیگا عہد فَاِنَّمَا يَنْكُثُ توسوا اسکے نہین کہ وہ توڑتا ہی عَلٰى نَفْسِهٖ وہ اپنے نفس پر یعنی اوسکا ضرر اوسی کو پہونچیگا موضح مین ہی کہ تین چیزین اپنے کرنے والے کی طرف پھرتی ہین ایک مکر کہ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ دوسرے ظلم کہ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تیسرے عہد شکنی کہ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ عہد و پیمان شکنی کے باب مین کہا ہی رباعی عہد شکن کہ ہر کہ پیمان بشکست ✣ از بلاے در افتاد و بر ون شد از دست ✣ آنرا کہ درست بود پیمان الست ✣ نشکست ہیچ حال ہر عہد کہ بست ✣ وَمَنْ اَوْفٰى اور جو کوئی وفا کرے بِمَا عٰهَدَ ساتھ اوس چیز کے کہ عہد کیا ہی عَلَيْهُ اللّٰهَ اوسپر اللہ کے ساتھ فَسَيُؤْتِيْهِ توجلد دیگا اوسے خدا اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ اجر بڑا آخرت مین کہ وہ بہشت ہی لکھا ہی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کی طرف متوجہ ہوے عمرہ کی نیت پر تو بعضے گنوارون کو جیسے اسلم اور جہینہ اور مزینہ اور غفار اور اشجع کو آپنے نامہ لکھا کہ اس سفر مین میری موافقت اور رفاقت کرو وہ قریش کے ساتھ لڑنے سے ڈرے اور بہانہ کرکے پیچھے رہ گئے حق تعالی نے اپنے پیغمبر کو خبر دی کہ جب مدینے مین تم پہونچوگے تو سَيَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہی کہینگے تجھسے پیچھے رہے ہوے لوگ مِنَ الْاَعْرَابِ گنوارون مین سے یعنی جو قبیلے مذکور ہوے اونکے لوگ عذر کرینگے کہ شَغَلَتْنَآ مشغول کیا تھا ہمکو اَمْوَالُنَا ہمارے مالون نے کہ کوئی اونکا نگہبان نہ تھا اور وہ ضائع ہو جاتے وَاَهْلُوْنَا اور ہماری اولادنے کہ بیکسی کے سبب بے برگ اور بے نوا رہجاتی فَاسْتَغْفِرْ لَنَا پس آپ مغفرت چاہیے ہمارے واسطے اس بات مین کہ ہم پیچھے رہ گئے اور آپکی رفاقت مین حاضر نہین رہے يَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کہتے ہین اپنی زبانون سے مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ وہ بات جو نہین ہی اونکے دلون مین یعنی اونکی یہ عذر خواہی اور مغفرت طلبی زبانی ہی اور اونکے دل کو نہ اسکی کچھ خبر ہی نہ اسکا کچھ اثر ہی قُلْ کہو اونکے جواب مین کہ فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ پھر کون ہی کہ مالک ہو تمہارے واسطے یعنی اوسکے تئسے

بیعان ۱ ع ۱۰

مِنَ اللّٰهِ اللہ کے حکم سے شَيْـًٔا کسی چیز کو اِنْ اَرَادَ اگر چاہے بِكُمْ ضَرًّا تمہارے ساتھ مغلوب کرنا اور پس پا کر دینا
اور قتل و خلل مال میں اور اولاد میں یا عذاب کرنا پیچھے رہجانے پر اَوْ اَرَادَ بِكُمْ یا اگر چاہے تمہارے ساتھ نَفْعًا فائدہ جیسے
دولت اور نصرت اور مال اور اولاد کی حفاظت بَلْ كَانَ اللّٰهُ بلکہ ہی اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کے ساتھ جو تم کرتے ہو
خَبِيْرًا خبر رکھنے والا وہ جانتا ہی کہ پیچھے رہجانے میں تمہارا قصد کیا تھا اور مال و اولاد کے ساتھ تمکو مشغولی نہ تھی بَلْ
ظَنَنْتُمْ بلکہ تمنے گمان کیا اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ یہ کہ نہ پھر یگا رسول وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور نہ پھرینگے ایمان والے
اِلٰٓى اَهْلِيْهِمْ اپنے لوگوں کی طرف مدینہ میں اَبَدًا اہرگز بلکہ مشرک لوگ اونکو قتل کر ڈالینگے اور مٹا دینگے وَزُيِّنَ ذٰلِكَ اور آراستہ
کر دیا گیا یہ گمان یعنی شیطان نے آراستہ کر دیا پیغمبر اور اونکے اصحاب کا نیست و نابود ہو جانا یہانتک کہ گمیا فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمہارے
دلوں میں وَظَنَنْتُمْ اور گمان کیا تھا تمنے ظَنَّ السَّوْءِ صحیح برا گمان کہ خدا کا دین باطل ہو جائیگا اور ملت اسلام بے بنیاد
ہو جائیگی وَكُنْتُمْ اور ہو گئے تم اس گمان کے سبب قَوْمًۢا بُوْرًا کروہ ہلاک ہونے والے نیت اور عقیدے کی خرابی سے
وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی نہ ایمان لائے اللہ کا وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کا اور دل سے خدا اور رسول کے حکم کی
تصدیق نہ کرے فَاِنَّآ اَعْتَدْنَا تو بیشک ہمنے تیار کی ہی لِلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے سَعِيْرًا آگ جلتی ہوئی
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور خدا ہی کے واسطے ہی بادشاہی آسمانوں اور زمین کی علوی اور سفلی امور سب
اوسی کے قبضۂ قدرت میں ہین يَغْفِرُ بخشدیتا ہی بڑے گناہ لِمَنْ يَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہتا ہی وَيُعَذِّبُ اور عذاب
کرتا ہی چھوٹے گناہ پر مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنے والون کو
رَّحِيْمًا مہربان اوپر سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ قریب ہی کہ کہینگے پیچھے رہے ہوئے جنگ حدیبیہ سے اس سے وہی قبیلے
مراد ہین یعنی گنوار کہینگے کہ اِذَا انْطَلَقْتُمْ جب جاؤ تم اِلٰى مَغَانِمَ غنیمتون کی طرف اس سے خیبر کی غنیمتین مراد ہین
لِتَاْخُذُوْهَا تاکہ لو تم وہ غنیمتین تو ذَرُوْنَا چھوڑو ہمکو تاکہ نَتَّبِعْكُمْ پیروی کریں ہم تمہاری اس سفر مین لکھا ہی کہ
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی الحج سن چھ ہجری مین حدیبیہ سے پھرے اور محرم سن سات مین جنگ خیبر کی طرف متوجہ ہوے
اور حکم ہوا کہ جو کوئی حدیبیہ مین حاضر تھا وہی اس لڑائی مین چلے اوسکے سوا اور کوئی ہمراہ نہو اور جب عزم بالجزم ہوا تو مخالف بولے
کہ اجازت دیجیے تاکہ ہم بھی ساتھ رہین اور خیبر مین آئین يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین مخالف لوگ اَنْ يُّبَدِّلُوْا یہ کہ بدل دین كَلٰمَ
اللّٰهِ اللہ کی بات یعنی اوسکا حکم کہ اہل حدیبیہ کے سوا اور لوگ اس لڑائی مین نہ جائین قُلْ لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا کہ پیروی نہ کرینگے
ہماری یہ نفی نہی کے معنی مین ہی یعنی ہمارے ساتھ نہ آئین كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ اسی طرح فرمایا ہی اللہ نے مِنْ قَبْلُ قبل تمہارے
مہیا ہونے کے یا قبل ہمارے مدینے مین آنے کے فَسَيَقُوْلُوْنَ پس قریب ہی کہ کہینگے یہ حکم نہین کیا ہی اللہ نے بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بلکہ
تم حسد کرتے ہو ہمپر تاکہ غنیمت مین ہم تمہارے شریک نہون اور ایسا نہین ہی جیسا تم کہینگے بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ بلکہ وہ ہین کہ نہین
سمجھتے اِلَّا قَلِيْلًا مگر تھوڑی چیز کو قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ کہان پیچھے رہے ہو ون مِنَ الْاَعْرَابِ گنوارون سے کہ

سَتُدْعَوْنَ قریب ہی کہ پکارے جاؤ تم اِلٰی قَوْمٍ ایک گروہ کی لڑائی کی طرف کہ وہ لوگ اُولِیْ بَاْسٍ شَدِیْدٍ سخت لڑائی والے ہین وہ اہل یمامہ ہین مسیلمہ کذاب کے متابعون مین سے یا جو عرب کے قبیلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد مرتد ہوگئے تھے یا ہوازن اور غطفان جنھون نے آپکی زندگی مین حنین کے میدان مین جنگ کی اور بعضون نے کہا ہے کہ فارس اور روم کے لوگ مراد ہین آیت کا خلاصۂ مطلب یہ ہی کہ تمکو بڑے لڑنے والے لوگون سے لڑنے کو بلائینگے تاکہ تم تُقَاتِلُوْنَهُمْ قتال کرو اونسے اور اونکو قتل کرو اَوْ یُسْلِمُوْنَ یا وہ مسلمان ہوجائین اگر یہ لوگ مرتد یا مشرک ہون تو اونکا حکم قتل ہی یا اسلام اور اگر انکے سوا اہل کتاب مین تو اونکا حکم قتل یا جزیہ ہی اور اس تقدیر پر یہ اسلام انقیاد کے معنی مین ہی فَاِنْ تُطِیْعُوْا پھر اگر اطاعت کروگے کسی کی جو تمکو اون لوگون سے لڑنے کے واسطے بلانے والا ہی یُؤْتِكُمُ اللّٰهُ دیگا تمکو حق تعالیٰ اَجْرًا حَسَنًا اجر نیک کہ وہ غنیمت ہی دنیا مین اور جنت ہی عقبیٰ مین وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اور اگر روگردانی کرینگے اور پکارنے والے کی طرف پیٹھ موڑوگے كَمَا تَوَلَّيْتُمْ جسطرح موڑا تمنے مِّنْ قَبْلُ اس سے پہلے سفر حدیبیہ مین تو یُعَذِّبْكُمْ عذاب کریگا خدا تمپر عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دردناک مخالفون کے حق مین جب یہ سب وعید مین واقع ہوئین تو ضعیف عاجز مسلمانون نے اندیشہ کیا کہ ہم عاجزی اور ضعف کے سبب سے جہاد مین نہین جاسکتے ہین ہمارا حال کیا ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَیْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ نہین ہی اندھے پر کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے وَلَا عَلَى الْاَعْرَجِ اور نہ لنگڑے پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر جہاد مین نہ جائے وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ اور نہ بیمار پر حَرَجٌ کچھ گناہ اگر لڑائی پر نہ جائے اسواسطے کہ یہ معذور ہین وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی وَرَسُوْلَهٗ اور اوسکے رسول کی جہاد وغیرہ مین یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ داخل کریگا اوسے اللہ جنتون مین اور وہ جنتین ایسی ہین کہ برابر نہریں جاری ہین تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون کے نیچے سے نہرین وَمَنْ یَّتَوَلَّ اور جو کوئی موڑ لیگا خدا اور رسول کے حکم سے تو یُعَذِّبْهُ عذاب کریگا اوسپر خدا عَذَابًا اَلِیْمًا عذاب دکھ دینے والا کہ اوسکی تکلیف تمام ہی نہو اور وہ عذاب محرومی کا ہو اسواسطے کہ حکم خدا کی مخالفت کے سبب سے دولت دیدار نہ حاصل ہوگی اور رسول کے حکم سے مخالفت کرنے مین سعادت شفاعت سے محروم رہینگے نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَلْحِرْمَانِ بیت مسوز زاتش حرمانیم کہ ہیچ عذاب ✦ نزد روے سوزد والم چون عذاب حرمان نیست ✦ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین اوترے تو آپ نے خراش بن امیہ رضی اللہ عنہ کو مکہ معظمہ مین بھیجا تاکہ اہل مکہ کو یہ بات جتادین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرہ کے واسطے آئے ہین لڑنے کے ارادے پر نہین اہل مکہ نے خراش رضی اللہ عنہ کو داخل ہونے اور بات کرنے سے روکا تو حضرت نے دوسری بار حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو کافرون نے اونھین مکہ مین نظر بند کرلیا اور اونکے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصحاب کو بلایا یہ لوگ صحیح قول کے موافق پندرہ سو بیس آدمی تھے ان سب نے اس بات پر بیعت کی کہ قریش کے ساتھ قتال کرین اور لڑائی سے موڑ نہ پھیرین کیکر کے درخت کے نیچے حضرت بیٹھے تھے کشاف مین ہی کہ حضرت جب درخت کے نیچے بیٹھے تو اوسکی ایک شاخ آپکی پشت مبارک پر جھک پڑی عبداللہ معقل رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین کھڑا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک کے قریب اوس شاخ کو ہاتھ سے پکڑ کر پشت پر سے مین نے اوٹھایا اور صحابہ نے

ع ۲

کی قتل کرنے اور قتل ہو جانے پر کہ ہم ہرگز نہ بھاگینگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم آج تمام زمانہ کے لوگون سے بہتر ہو
معالم مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جن لوگون نے درخت کے نیچے بیعت کی اونمین سے
ایک بھی دوزخ مین نہ جائیگا اور اس بیعت کو بیعت الرضوان بھی کہتے ہین اسواسطے کہ حق تعالیٰ ان بیعت کرنے والون سے راضی ہوا جیسا کہ وہ
خود فرماتا ہی کہ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ بیشک وشبہہ راضی ہوا اللہ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون صحابہ سے اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ جب
بیعت کی اونھون نے تیری تَحْتَ الشَّجَرَةِ کیکر کے درخت کے نیچے فَعَلِمَ پس جانتا ہی خدا مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ وہ چیز جو اونکے دلون مین ہی
اخلاص اور وفا صدق وصفا فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ تو نازل کی تسکین اور آرام عَلَيْهِمْ اونپر وَاَثَابَهُمْ اور جزا دی اونکو فَتْحًا
قَرِيْبًا فتح نزدیک کہ خیبر کی فتح ہی یا کہ معظمہ کی یا ہجر کی وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً اور غنیمتین بہت نقد اور جنس اور باغ اور مکان
يَّاْخُذُوْنَهَا لیتے ہین اون غنیمتون کو خیبر وغیرہ کے یہود سے وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا اور ہی اللہ غالب اور غلبہ دینے والا دوستون کو
حَكِيْمًا حکم کرنے والا دشمنون کے مغلوب ہونے کا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وعدہ دیا ہی اللہ نے تمکو اے امت کے لوگو مَغَانِمَ كَثِيْرَةً
بہت غنیمتون کا روم اور فارس کے شہرون مین بلکہ تمام عالم کے اطراف مین تَاْخُذُوْنَهَا لیتے رہوگے تم وہ غنیمتین قیامت تک
فَعَجَّلَ پس جلدی کے ساتھ نقد دی لَكُمْ تمکو هٰذِهٖ یہ خیبر کی غنیمت وَكَفَّ اور روکے اور کوتاہ کیے اَيْدِيَ النَّاسِ ہاتھ
لوگون کے یعنی اہل خیبر کے اور اونکے حلفا کے کہ بنی اسد اور غطفان تھے عَنْكُمْ تمسے یہانتک کہ یہود کے حلفا دڑ کر لڑائی مین نہ آئے اور
وہ تمھارے خوف سے قلعہ بند ہوے یہانتک کہ تمسے صحیح وسالم بچے وَلِتَكُوْنَ اور تاکہ ہو وہ غنیمت اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ نشان مومنون کے
واسطے فتح خیبر کے باب مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول سچ ہونے پر یا غنیمتون کے وعدہ مین اللہ جل شانہ کی بات سچ ہونے پر
وَيَهْدِيَكُمْ اور اسواسطے کہ دکھائے تمکو صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا سیدھی راہ کہ توکل کی شاہراہ ہی اور فضل الٰہی پر یقین
اور وثوق کرنا اور لطف الہیٰ پر کام چھوڑنا ارباب سیر رحمہم اللہ تعالیٰ اس بات پر ہین کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
سفر حدیبیہ سے مراجعت فرمائی تو وعدۂ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا کے حکم کے موافق جنگ خیبر کا سامان کیا اور ایک ہزار چار سو آدمی کے ساتھ
مدینہ منورہ سے باہر تشریف لاکر خیبر کے قلعون کی طرف متوجہ ہوے اور منزل صہبا سے مرحبہ کی راہ پر روانہ ہوے ایک صبح کو وادی
حرضہ کی راہ سے خیبریون کے قلعون کے درمیان مین داخل ہوے وہ لوگ حسطرح بیلچہ وغیرہ کھیت اور باغ درست کرنے کے افذار لیکر کو
جاتے تھے اوسدن بھی اوسی طرح بیخبری کے ساتھ اپنے کام کی طرف متوجہ ہوے کہ ناگاہ لشکر اسلام اونمین نظر آیا وہ بولے کہ واللہ
محمد والجیش قسم خدا کی کہ محمد ہین اور لشکر اور اپنے قلعہ مین چلے گئے اور حضرت نے فرمایا اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ
قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ غرضکہ یہود نے قلعہ بند ہوکر قتل پر دل مضبوط کرلیا اور مسلمانون نے پہلے نطاۃ والون سے
جنگ کی اور وہ قلعہ لیلیا پھر حصار شق فتح ہوگیا مغازی محمد بن اسحاق مین مذکور ہی کہ خیبر مین حضرت نے پہلے حصن ناعم فتح
کرلیا پھر نطاۃ اور شق بعد اوسکے یہود نے صعب بن معاص کے قلعہ مین آکر پکڑی اور وہ بڑی لڑائی کے بعد لیا گیا اونکا کپڑا اور غلہ اور
مال ومتاع بہت کچھ مسلمانون کے ہاتھ آیا پھر حصار قموص کے محاصرہ مین مشغول ہوے اور حضرت کو درد سر طاری ہوا آپ خود سوار نہو سکتے تھے

اور وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا وہان بڑی سخت لڑائی ہوئی آخر کو حضرت مرتضی علی کرم اللہ وجہہ کے ہاتھ پر یہ قلعہ فتح ہوا اوس قلعہ مین آپ نے مرحب خیبری کو قتل کیا اور قلعہ کا آہنی دروازہ اوکھاڑ کر آپ نے اپنی سپر کیا اور یہودی نے پناہ مانگی یہان بہت غنیمتین صحابہ کے ہاتھ آئین اور ابوالحقیق کا خزانہ پایا وہان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زہر دیا گیا بکری کا بچہ بھنا ہوا جسمین زہر ملا تھا بولا کہ یا رسول اللہ جسمین سے نہ کھائیے اسواسطے کہ مجھین زہر ملایا ہی بیت زخوان معجزاو گرنوالۂ طلبی ٭ حدیث بردۂ بریان شنو کہ ماحضرت وَاُخْرٰی اور وعدہ کیا ہی تمسے اور غنیمتون اور شہرون کی فتحون کا کہ ابھی لَمْ تَقْدِرُوْا مادر نہین ہوے ہو تم عَلَیْهَا اوپر اوسکے تم نہین جانتے قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ تحقیق کہ گھیر لیا ہی اللہ کے علم نے بِهَا اوسے اس سے ہوازن یا فارس اور روم اور شام کے شہرون کی غنیمتین مراد ہین آور مجاہد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہین کہ قیامت تک جو فتح اس امت کو حاصل ہو وہ آیہ مین داخل ہی وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی اللہ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ سب چیزون پر شہر فتح کرنے اور غنیمتین عطا فرمانے پر قَدِیْرًا قادر ہی وَلَوْ قَاتَلَكُمُ اور اگر قتال کرتے تمھارے ساتھ حدیبیہ مین الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ جو کافر ہوے اہل حدیبیہ مین سے اور صلح نہ کی تو لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ البتہ پھیرتے پیٹھین یعنی شکست پاتے ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ پھر نہ پاتے وَلِیًّا کوئی کارساز جو اونکی نگہبانی کرے وَّلَا نَصِیْرًا اور نہ کوئی یار جو اونکی مددگاری کرے سُنَّةَ اللّٰهِ عادت کھی ہی اللہ نے عادت رکھنا الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ ایسی عادت جو گذری ہی مِنْ قَبْلُ ۚ اس سے پہلے اور امتون مین کہ ہمیشہ انبیا علیہم السلام اونپر غالب رہے ہین وَلَنْ تَجِدَ اور نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ اللّٰهِ عادت الٰہی کے واسطے تَبْدِیْلًا کچھ تبدیل اور تغیر جو کچھ ازل مین مقدر اور مقرر ہوا لامحالہ وہ ظاہر ہوگا اور کوئی اوسمین تغیر اور تبدیل نہین کرسکتا ربا عی تغییر بحکم ازلی راہ نیابد ٭ تبدیل بفرمان قضا کار ندارد ٭ دوائرۂ امر کم و بیش نگنجد ٭ باسر قدر چون وچرا کار ندارد ٭ لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ مین تھے تو اسّی آدمی اہل مکہ مین نماز کے وقت جبل تنعیم پر سے نیچے دوڑ پڑے اور شور مچاتے لائے تاکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو قتل کرین صحابہ نے غلبہ کرکے اونکو گرفتار کرلیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین لائے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو آزاد کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَهُوَ الَّذِیْ اور وہ وہ خدا ہی جسنے محض اپنے فضل وکرم سے كَفَّ اَیْدِیَهُمْ روکے کفار مکہ کے ہاتھ عَنْكُمْ تم سے یہانتک کہ اونھون نے صلح کرلی وَاَیْدِیَكُمْ عَنْهُمْ اور تمھارے ہاتھ اونسے بِبَطْنِ مَكَّةَ وادی مکہ یعنی حدیبیہ مین مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ بعد اسکے کہ فتح دی تمکو اور غالب کردیا عَلَیْهِمْ اونپر اس سے وہی اسّی سوار مراد ہین وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ اوس چیز کو جو تم کرتے ہو کافرون سے مقاتلہ خدا اور رسول کے حکم کے واسطے اور روکنا ہاتھ روکتے ہو اور چھوڑ دیتے ہو خانۂ خدا کی تعظیم کی جہت سے حق تعالی بہ سب بَصِیْرًا دیکھنے والا ہی اور تمکو اوسکے سبب سے جزا دیگا هُمُ الَّذِیْنَ وہ وہ لوگ ہین جنھون نے كَفَرُوْا کفر کیا وَصَدُّوْكُمْ اور باز رکھا تمکو عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مسجد حرام کے طواف سے وَالْهَدْیَ اور روکے اونٹ جو قربانی کے واسطے لائے تھے مَعْكُوْفًا اوس حال مین کہ باز رکھا گیا تھا اَنْ یَّبْلُغَ اس بات سے کہ پہونچے مَحِلَّهٗ ۚ اپنی جگہ پر جو قربانی کا مقام ہی یعنی مقام

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ کفار مکہ نے چونکہ تمکو عمرہ سے منع کیا اور قربانی کو اوسکے محل پر نہ جانے دیا اسوجہ سے قتال اور استیصال کے مستحق ہو گئے مگر ہم تمکو اسمال اونکے قتال سے باز رکھتے ہین اُن مومنون کی جہت سے جو مکہ مین ہین وَلَوْلَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ اور اگر نہوتے ایمان والے مرد وَنِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ اور ایمان والی عورتین مکہ مین کہ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ نہین جانتے تمنے اونکو اور وہ بہتر مرد اور عورتین تھین کہ یہ سب اپنا ایمان چھپاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ اگر یہ مکہ مین نہوتے اور تم اونکو نہین پہچانتے ہو اسواسطے کہ وہ مشرکون کے ساتھ ملے ہوے ہین اَنْ تَطَئُوْهُمْ بدل ہو رجال سے یعنی اگر یہ بات نہوتی کہ یہ مومن لوگ وہان ہین اور نہ یہ ہوتا کہ تم اونکو ہلاک کر ڈالتے فَتُصِيْبَكُمْ پس پہونچتی تمکو مِّنْهُمْ اونکے ہلاک ہونے کی جہت سے مَّعَرَّةٌ نگ ہو یعنی غم اور رنج مومنون کے قتل سے یا تاوان جیسے کفارہ اور دیت بِغَيْرِ عِلْمٍ اَنْ تَطَئُوْهُمْ سے متعلق ہے یعنی تم اونکو قتل کر ڈالتے بے جانے ہوے اور البتہ ہم تمھارے ہاتھ نہ روکتے پس منع کیا ہمنے تمکو اہل مکہ کے قتل سے اونکی نگہبانی کے لیے اور یہ اسواسطے ہوا لِيُدْخِلَ اللّٰهُ تاکہ داخل کرے اللہ فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین مَنْ يَّشَآءُ وہ جسے چاہے رحمت سے اس سے نیکون کی زیادتی کی توفیق مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ دین اسلام مقصود ہے لَوْ تَزَيَّلُوْا اگر جدا ہوتے وہ مومن کافرون سے اور مکہ مین نہوتے تو لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا البتہ ہم عذاب کرتے اوپر جو کافر ہوے مِنْهُمْ اہل مکہ مین سے عَذَابًا اَلِيْمًا عذاب دکھ دینے والا عقبی مین اور دنیا مین بھی قتل اور قید کے سبب سے اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا یاد کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کیا اور لائے وہ لوگ جنھون نے ایمان نہ قبول کیا فِيْ قُلُوْبِهِمُ اپنے دلون مین الْحَمِيَّةَ تعصب اور تکبر اور غیرت کو حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ حمیت جاہلیت کی کہ بندہ کو خدا کی فرمانبرداری سے باز رکھے یعنی اونھون نے باہم یہ بات کہی کہ محمد کو اونکے یارون ہمیت مکہ مین ہم آنے کی اجازت نہ دینگے اسواسطے کہ اونھون نے بدر اور اُحد مین ہمارے باپ بھائیون کو قتل کیا ہے قسم لات اور عزی کی کہ ہمارے مکانون مین وہ نہ آئین جب اونھون نے اپنا یہ جھگڑا پیش کیا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تو نازل کی اللہ نے سَكِيْنَتَهٗ اپنی سکینہ یعنی آرام اور وقار عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون پر کہ اونھون نے مقابلہ اور مقاتلہ نہین کیا اور صلح پر راضی ہوکر معاودت کی اور سہیل بن عمر جو صلحنامہ کا باعث تھا اوسنے ہرگز اجازت نہ دی صلحنامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھین اور راضی نہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کرین تو حق تعالی فرماتا ہے کہ وَاَلْزَمَهُمْ اور ثابت رکھا مومنون کو كَلِمَةَ التَّقْوٰى کلمہ تقوی پر کہ کلمہ شہادت ہے یا بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ اہل مکہ نے اسکو پسند نہ کیا یا کلمہ محمد رسول اللہ کہ اونکے لکھنے کی اجازت نہ دی وَكَانُوْٓا اور ہین ایمان والے اَحَقَّ بِهَا بہت مستحق اور سزاوار اس کلمہ کے اپنے غیر کی بہ نسبت وَاَهْلَهَا اور ہین اہل اوسکے اور اولی اوس کلمہ کے ساتھ وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا سب چیز مین جانتا حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہمارے رسول کے خواب کی تعبیر سچ نہوئی اور ہمنے خانہ خدا کا طواف نہ کیا اور سر منڈا نا بال کٹوانا جو پیر ہم نہ ادا کر سکے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ بیشک و شبہہ سچ کیا اور محقق فرمایا اللہ نے رَسُوْلَهُ اپنے رسول کے واسطے الرُّءْيَا وہ خواب جو دیکھا تھا بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ

ع ۹

اور حکمت کے واسطے ایکے سوا دیر کردی اور اگلے برس لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ ضرور ضرور داخل ہوگے تم مسجد حرام مین اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ اگر چاہے خدا ایسے محل مین کہ امین اور بیخوف ہوگے دشمنون سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر خدا چاہے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکایت ہی کہ خواب بیان کرتے وقت نے فرمایا تھا کہ تم مسجد حرام مین داخل ہوگے اِنْشَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ یعنی امن پانے والے مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ اپنے سر منڈوانے والے وَمُقَصِّرِيْنَ اور بال کتروانے والے سر کے یعنی بعضے منڈوائینگے بعضے کترائینگے لَا تَخَافُوْنَ نہ ڈروگے کسی سے فَعَلِمَ پس جانتا ہی خدا مَا لَمْ تَعْلَمُوْا جو کہ نہین جانتے تم حکمت عمرہ کی تاخیر مین فَجَعَلَ پس کردیا تمھارے واسطے یعنی مقرر کیا مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ پہلے اس سے یعنی عمرہ قضا کے واسطے مسجد الحرام مین داخل ہونے کے قبل تمھارے واسطے مقرر کردی فَتْحًا قَرِيْبًا فتح قریب کہ خیبر کی فتح ہی تاکہ عمرہ کی تاخیر کا رنج مسلمانون کے دلون سے جاتا رہے اور اوس فتح کے سبب سے خوشدل ہوجائین هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ وہ وہ خدا ہی جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بِالْهُدٰى ہدایت خلق اور احکام بیان کرنے کے ساتھ وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ اسلام تا لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کردے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ سب دینون پر یعنی اور دین اگر حق ہو تو اوسکے احکام منسوخ کرکے اور اگر باطل ہو تو اوسکو جڑ سے اوکھاڑ دے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ کسی دین والا ایسا نہوگا جو مغلوب اور مقہور مسلمانون کا نہو جائے اور اس خبر کا ظہور حضرت عیسی علیہ السلام کے اوترنے کے بعد ہوگا وَكَفٰى بِاللّٰهِ اور کافی ہی اللہ شَهِيْدًا گواہ نبوت تیری اے ہمارے حبیب اگر سہل کہتا ہی کہ صلحنامہ پر محمد بن عبداللہ لکھین تو تم غم نہ کرو کہ ہم تو کہتے ہین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ محمد رسول ہین اللہ کے برحق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اور جو لوگ اونکے ساتھ ہین مومن اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ سخت دل اور کڑے ہین کافرون پر رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ مہربان ہین آپس مین تَرٰىهُمْ دیکھتا ہی تو اونکو رُكَّعًا رکوع کرنے والے سُجَّدًا سجدہ کرنے والے یعنی اکثر اوقات نماز مین مشغول رہتے ہین موضح مین ہی کہ یہ سب صفتین صحابہ کی ہین مگر ان الفاظ مین اشارہ خواص اصحاب کے ساتھ ہی ہر ایک صفت خاص ہونے کا وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت ہی اسواسطے کہ قرب اور معیت اور مصاحبت اور رفاقت کے ساتھ گھر اور غار اور سفرون مین آپ مخصوص ہین اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی صفت ہی اسواسطے کہ مشرکون اور منافقون کے ساتھ آپ نہایت سخت اور کڑے تھے اور سب عالم اس بات پر متفق ہین کہ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی صفت ہی اسواسطے کہ آپکی نرم دلی اور حیا اور دلنوازی اور وفا مشہور و معروف ہی خالق اور خلائق سب کے نزدیک آپ ان صفتون اور شانون سے موصوف اور موسوم ہین رُكَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے حال کی شرح ہی اسواسطے کہ آپکی اکثر اوقات عبادت ہی مین گذرتی تھی یہانتک کہ ہر شب ہزار بار نماز شروع کرنے مین اللہ اکبر کہنے کی آواز خلوت سے آپکے آستان عالی کے خادمون کے کان مین پہونچتی تھی يَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہین یہ بزرگ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ فضل اللہ سے یعنی ثواب کی زیادتی ڈھونڈھتے ہین وَرِضْوَانًا اور خوشنودی خدا کی چاہتے ہین سِيْمَاهُمْ نشانیان اونکی فِيْ وُجُوْهِهِمْ چہرون مین ظاہر ہین مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ سجدہ کرنے کے اثر سے لباب مین ہی کہ نماز کا اثر ان حضرت کی نورانی

پیشانیون سے ظاہر تھا اسواسطے کہ نمازی کا چہرہ اہل محل کی نظر مین آفتاب تابان ہی کہ مَنْ کَثُرَ صَلٰوتُہٗ بِاللَّیْلِ حَسُنَ وَجْہُہٗ بِالنَّہَارِ یعنی جو رات کو بہت نماز پڑھتا ہی دن کو اوسکا چہرہ حسین اور نورانی ہوتا ہی نفحات مین ذکر ہی کہ جب وہ حین قرب الٰہی کی برکت سے صاف ہوگئین تو معرفت کے نور چہرون پر ظاہر ہوجاتے ہین **بیت** درویش را گواہ چہ حاجت کہ عاشق ست + رنگ خویش در رخ و بوئے بہین و بدان کہ ہست + **ذٰلِکَ** یہ وصف جو مذکور ہوے **مَثَلُہُمْ** اونکی صفت ہی **فِی التَّوْرٰىۃِ** حضرت موسیٰ کی کتاب مین یعنی توریت مین اور یہ وصف لکھا ہوا ہی **وَمَثَلُہُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ** اور اونکی یہ صفت انجیل مین ہی یعنی انھین صفتون کے ساتھ حضرت عیسی علیہ السلام کی کتاب مین اونکا ذکر ہی یا توریت اور انجیل مین اونکا ذکر ایسا ہی کہ **زَرْعٍ** جیسے کھیتی کہ پہلے **اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ** نکالتی ہی چھوٹی سی شاخ اپنی یعنی اکھوا پھوٹتا ہی اور سوئی نکلتی ہی **فَاٰزَرَہٗ** پھر قوی کرتی ہی اپنی اوس شاخ کو **فَاسْتَغْلَظَ** پھر موٹی ہوجاتی ہی **فَاسْتَوٰی** **عَلٰی سُوْقِہٖ** پھر سیدھی کھڑی ہوجاتی ہی اپنی جڑ پر پہلے بیج تھا پھر نرم گھاس ہوتی ہی آخر کو درخت ہوجاتا ہی **یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ** تعجب مین لاتی ہی کھیتی کرنے والون کو اوسکی قوت اور تیاری اور سیدھا کھڑا ہوجانا اور خوبی اس مثال کے ساتھ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے یار رضی اللہ عنہم مثال دیے گئے ہین اسواسطے کہ پہلے دعوت اسلام ضعیف تھی جسقدر بڑھی قوت پکڑی اور سیدھی قائم ہوگئی اور اہل عالم کے تعجب کا سبب ہوئی حق تعالی نے یہ تمثیل فرمائی **لِیَغِیْظَ** تاکہ غصہ کھائین **بِہِمُ الْکُفَّارَ** رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یارون پر کفار امام قشیری رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ یہ آیت اصحاب رضی اللہ عنہم کی شان مین ہی تو جو کوئی انپر غصہ کرے اور اونکے ساتھ دشمنی رکھے وہ کافرون مین داخل ہوگا نعوذ باللہ منہا **وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** وعدہ کیا ہی اللہ نے اون لوگون سے جو ایمان لائے ہین **وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ** اور کام کیے اونھون نے اچھے **مِنْہُمْ** اونسے یعنی اون سب سے وعدہ فرمایا ہی **مَّغْفِرَۃً** گناہ بخشدینے کا **وَّاَجْرًا عَظِیْمًا** اور بڑے اجر کا تفسیر عجائب مین لکھا ہی کہ اس جگہ عمل صالح سے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی محبت مراد ہی

معانقہ عند المتاخرین ۱۲

ع ۳

سورۃ الحجرات مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ ثَمَانِیْ عَشْرَۃَ اٰیَۃً
سورۂ حجرات مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین



یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو **لَا تُقَدِّمُوْا** نہ آگے بڑھاؤ اپنے اقوال **بَیْنَ یَدَیِ** **اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ** خدا اور اوسکے رسول کے قول کے سامنے یعنی بات نہ کرو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بات کرنے سے پہلے یا آپ سے پہلے امر و نہی مین جلدی نہ کرو یا قرآن اور حدیث کے معنی اور تاویل مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سبقت نہ کرو اسواسطے کہ آپ اوسکے معنی اور تاویل خوب جانتے ہین **وَاتَّقُوا اللّٰہَ** کا اور ڈرو خدا سے قول اور فعل مین پہل اور جلدی کرنے سے **اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ** بیشک اللہ سننے والا ہی تمھاری باتین **عَلِیْمٌ** جاننے والا ہی تمھارے کام

یٰٓاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو **لَا تَرْفَعُوْٓا** نہ بلند کرو **اَصْوَاتَکُمْ** اپنی آوازین **فَوْقَ صَوْتِ**

النَّبِیِّ نبی کی آواز پر اسواسطے کہ حضرت نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اونکو ادب کی رسمون کا حکم کرتے ہین یعنی جب بات کرو تو آپکی آواز سے
بلند آواز نہ نکالو وَلَا تَجْهَرُوا اور نہ ظاہر کرو لَهٗ بِالْقَوْلِ اوسکے واسطے بات کہ یعنی آپکی آواز سے بلند آواز کرکے نہ پکارو كَجَهْرِ
بَعْضِكُمْ مانند ظاہر کرنے بعض تمہارے کے لِبَعْضٍ واسطے بعض کے بلکہ اپنی آواز بہت نرم کرو تاکہ لوازم ادب کی رعایت کرتے رہو
اور بعض مفسرون نے یہ معنی کیے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نام اور کنیت کے ساتھ نہ پکارو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو
بلکہ آپکو یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہکر پکارا کرو اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ تاکہ باطل نہو جائین تمہارے عمل اس حضرت اور
بے ادبی کے سبب سے وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ اور تم نہ جانو کہ تمہارے عمل حبط اور باطل ہو گئے بزرگون نے کہا ہی کہ
مَنْ تَرَكَ الْاَدَبَ رَدَّ عَنِ الْبَابِ یعنی جسنے بے ادبی کی وہ مردود درگاہ ہی تو لاکھ برس ابلیس نے جو طاعت اور عبادت کی تھی ایک بے ادبی مین
ضائع ہو گئی بیت نگاہدار ادب در طریق عشق و نیاز ۔ کہ گفتہ اند طریقت تمام آداب ہ لکھا ہی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ
مرد بلند آواز تھے ہمیشہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بآواز بلند ہی بات کرتے جب یہ آیت نازل ہوئی تو اپنے گھر بیٹھ رہے
اور گریہ وزاری مین مشغول ہوے یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نے اونکو بلایا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہی عرض کی
کہ یا رسول اللہ میرے کان مین گرانی ہی اور مین آپکی مجلس مین بلند آواز سے بات کرتا ہون مین ڈرا کہ میرے عمل حبط اور ضبط ہو گئے ہونگے
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تو اس بات پر راضی نہین ہی کہ زندہ بھی خیر کے ساتھ رہے اور مرے بھی خیر کے ساتھ
یعنی شہید ہو اور تو جنتی ہی ثابت نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اس خوشخبری سے بیشک خوش ہوا اور ہرگز آپ کے سامنے
آواز بلند نہ کرونگا تو یہ آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ تحقیق کہ جو لوگ نیچی رکھتے ہین اَصْوَاتَهُمْ اپنی
آوازین عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اور ادب کے ساتھ آہستہ سے بات کرتے ہین
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ وہ لوگ وہ ہین کہ امتحان کیا ہی اللہ نے قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى اونکے دلون کو قبول
تقوی کے واسطے کشف الاسرار مین ہی کہ پاکیزہ کیا ہی اللہ نے اونکے دلون کو اور امتحان کے معنی پاکیزہ کرنا ہین جس طرح جس سونے کو
گھڑیا مین رکھتے ہین تاکہ اوسکے میل جل جائین اور خالص سونا رہجائے تو اوسے کہتے ہین کہ یہ سونا آزمایا ہوا ہی بیت درکورۂ امتحان
گرم بگدازی بمنت دارم کہ بے غشم مے سازی ۔ لَهُمْ ان پاک دلون کے واسطے مَّغْفِرَةٌ بخشش ہی گناہون کی وَّاَجْرٌ اور اجر
عَظِيْمٌ ۝ بڑا اور ربیحد لکھا ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کے قبیلون مین سے ایک قبیلے کی طرف
بھیجا وہ لشکر چند قیدی وہان سے مدینہ منورہ مین لایا بنی تمیم کے کچھ لوگ جیسے اقرع بن حابس اور عطارد بن حاجب اور زبرقان بن بدر
وغیرہ اپنے قیدیون کے پیچھے پیچھے مدینہ مین آئے دوپہر کا وقت تھا کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرام فرماتے تھے یہ لوگ
حجرۂ شریف کے دروازے پر جاتے تھے اور چلاتے تھے کہ ای محمد باہر آیئے ہمارے قیدیون کا فیصلہ فرمائیے آخر حضرت جاگ پڑے اور باہر تشریف
لائے اور اونمی لوگون مین سے ایک کو حکم کیا اوسنے حکم دیا کہ نصف قیدیون سے فدیہ بھیجے اور نصف آزاد کر دیجیے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا ہی
کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ يُنَادُوْنَكَ تحقیق کہ وہ لوگ جو پکارتے ہین تمکو ای ہمارے حبیب مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ

حجروں کے باہر سے یا حجروں کے پیچھے سے اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ اکثر اونکے عقل نہیں رکھتے ہیں اور ادب کی رعایت نہ جانتے ہیں نہ کرتے ہیں وَلَوْ اَنَّهُمْ اور اگر وہ لوگ صَبَرُوْا صبر کرتے حَتّٰى تَخْرُجَ یہانتک کہ باہر آتے تم اِلَيْهِمْ اونکی طرف تو لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ البتہ بہتر ہوتا اونکے واسطے اسلیے کہ تم سب قیدیوں کو آزاد کر دیتے وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہی اون لوگوں کو جو بے ادبی سے توبہ کریں رَّحِيْمٌ مہربان ہی اہل ادب پر جو حضرت سید الانبیا علیہ التحیۃ والثنا کی تعظیم کرتے ہیں اسواسطے کہ ادب رحمت کو کھینچتا ہی اور رحمت نعمت کو بیت سرمایۂ ادب کف آور کہ این متاع عزیز آنرا کہ ہست فیض ابد آیدش بدست بلکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے نویں برس ولید بن عقبہ کو قبیلۂ بنی المصطلق کے پاس بھیجا تاکہ اونسے زکوۃ تحصیل لائیں اون لوگوں اور ولید کے درمیان زمانۂ جاہلیت میں خون ہو گیا تھا جب اونھوں نے ولید کے آنے کی خبر سنی تو پرانی عداوت سے درگذرے اور نئی محبت کی بنیاد ڈالی بہت لوگ تعظیم کی راہ سے استقبال کے واسطے باہر آئے ولید سمجھے کہ مقابلہ اور مقاتلہ کے لیے آتے ہیں پس بھاگ کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ بنی المصطلق مرتد ہو گئے ہیں اونھوں نے میرے قتل کا ارادہ کیا تھا اور زکوۃ دینے سے انکار کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ایک گروہ کے ساتھ اونپر بھیجا اور فرمایا کہ اونکے کام میں بڑی احتیاط کرنا اور جلدی نہ کرنا حضرت خالد گئے اور ایک شخص کو اون لوگوں میں روانہ کیا کہ اونکا حال دریافت کرے اوسنے جاکر دیکھا کہ اذان کہتے ہیں جماعت سے نماز پڑھتے ہیں اسلام کے طریقے اونسے ظاہر ہیں وہ پھر آیا اور حضرت خالد سے کیفیت کہی حضرت خالد نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال عرض کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنْ جَآءَكُمْ اگر آئے تمھارے پاس فَاسِقٌ کوئی جھوٹا فرمانبرداری سے باہر نکلا ہوا بِنَبَاٍ کسی خبر سمیت یعنی کوئی خبر لائے وحشت ڈالنے والی جو رنج کی باعث ہو اور وہ خبر خلاف واقع کے کہے فَتَبَيَّنُوْٓا تو کھوج کرو اور خوب دریافت کرو اَنْ تُصِيْبُوْا تاکہ نہ پہونچاؤ کوئی مکروہ امر قَوْمًا کسی گروہ کو بِجَهَالَةٍ نادانی سے یعنی تم گمان کرو کہ وہ کافر ہیں اور اونسے قتال کر بیٹھو اور حقیقت میں وہ مسلمان ہوں فَتُصْبِحُوْا پھر ہو جاؤ تم عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ اوس بات پر جو تمنے کی ہو نٰدِمِيْنَ نادم اور پشیمان یعنی کسی فاسق کی دی ہوئی خبر پر اعتماد کرکے کام میں جلدی نہ کر بیٹھا کرو تاوقتیکہ خبر سچ ہونے کا نشان تمپر نہ ظاہر ہو جائے وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ اور جان لو تم یہ بات کہ تم میں رسول ہی اللہ کا اونکی تعلیم مقتضی اسکو ہی کہ اونکے حضور میں جھوٹ اور بیہودہ بات نہ عرض کرو لَوْ يُطِيْعُكُمْ اگر اطاعت کرے تمھاری یعنی اگر رسول تمھاری بات سن لیا کریں اور تمھاری رائے پر کام کیا کریں فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ بہت کاموں میں تو لَعَنِتُّمْ البتہ رنج میں پڑو تم اور ہلاک ہو جاؤ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور مگر خدا نے حَبَّبَ دوست کر دیا ہی اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ تمھاری طرف ایمان اور توحید کو وَزَيَّنَهٗ اور آراستہ کر دیا ہی ایمان کو فِيْ قُلُوْبِكُمْ تمھارے دلوں میں ای موصوف دلیلیں قائم اور واضح کرکے وَكَرَّهَ اور مکروہ کر دیا ہی اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ تمھاری طرف حق چھپانا وَالْفُسُوْقَ اور سیدھی راہ سے نکلجانا وَالْعِصْيَانَ اور نافرمانی کرنا اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جنھوں نے خبر بن تحقیق کر لیں هُمُ الرّٰشِدُوْنَ وہ ہیں راہ پائے ہوئے طریق صلاح کی طرف اور وہ ایمان کو زینت دینا اور کفر سے پاک کرنا فَضْلًا فضل کے واسطے ہی مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی اوس فضل کے سبب سے جو خدا کی طرف سے تمکو پہونچا وَنِعْمَةً اور نعمت ہی اوسکی درگاہ سے

وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور خدا جانتا ہی خبر دینے والون کا سچ اور جھوٹ حَكِيْمٌ حکم کرنے والا اور محکم کار ہی بندون کے امور مین اور اوسکی
حکمتون مین سے یہ بھی ایک حکمت ہی کہ خبرون کی تحقیق کا حکم فرمایا اسواسطے کہ جھوٹی خبرون سے انواع و اقسام کے فتنے اور فساد پیدا
ہوتے ہین رباعی ہرگز سخنان شبہہ آمیز مگوے ۔ واں راست کہ ہست فتنہ انگیز مگوے ۔ خامش کن و گر چارہ نداری بسخن ۔ شوخی مکن و تند
تیز مگوے ۔ لکھا ہی کہ عبداللہ رواحہ رضی اللہ عنہ اور ابن اُبی سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور جھگڑا ہوا اور یہانتک نوبت آئی کہ دونون کی
قوم سے مدد پہونچی اور سخت سُست کہنے سے حربہ ضرب تک مہم پہنچی تو حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ اور اگر دو گروہ
مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ایمان والون مین سے اقْتَتَلُوْا قتال کرین ایک دوسرے سے فَاَصْلِحُوْا تو صلح کرو بَيْنَهُمَا اون دونون کے
درمیان نصیحت کرکے اور اونھین بُلاؤ خدا اور رسُول کے حکم کی طرف فَاِنْ بَغَتْ پھر اگر ظلم کرے اور زیادتی ڈھونڈھے اِحْدٰىهُمَا
ایک اون دو گروہون مین سے عَلَى الْاُخْرٰى دوسرے پر اور صلح سے عدول کرے اور خدا کے حکم پر راضی نہو فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ تو
قتال کرو اوس گروہ سے جو بغاوت کرتا ہی حَتّٰى تَفِيْٓءَ یہانتک کہ پھرے اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ خدا کے حکم کی طرف اور خدا کا حکم مان لے
فَاِنْ فَآءَتْ پس اگر پھرے وہ گروہ باغی حق کی طرف اور ظلم چھوڑ کر وہ لوگ احکام شرع کے مطیع ہوجائین فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
تو اصلاح کرو اون دونون کے درمیان بِالْعَدْلِ راستی کے ساتھ یعنی ایک گروہ کی طرف میل نہ کرو اور راہ حق سے نہ ہٹو وَاَقْسِطُوْا اور داد دو سب کاہون مین اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والون کو
جو قول اور فعل مین قاعدۂ عدالت کی رعایت کرتے ہین اسواسطے کہ بادشاہی اور دین کا مدار کار عدل پر ہی نظم عدل چون لشکر یست
جان فزاے ۔ عدل مشاطہ ایست ملک آراے ۔ عدل کن انکہ در ولایت دل ۔ در پیغمبری فرند عادل ۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
سوا اسکے نہین کہ مومن لوگ بھائی ہین ایک دوسرے کے دین مین اسواسطے کہ سب منسوب ہین ایک ہی اصل کی طرف کہ وہ ایمان ہی
فَاَصْلِحُوْا پس صلح کردو بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ اپنے بھائیون کے درمیان جب کسی طرح کا خلاف واقع ہو اور ذکر کرنے مین دو بھائیون کی
تخصیص اس جہت سے ہی کہ جنمین لڑائی ہوتی ہی وہ کم سے کم دو آدمی ہوتے ہین یا اوس اور خزرج کی اولاد مراد ہو اور وہ دو بھائی تھے
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الہی سے حکم کی مخالفت کرنے مین لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ شاید تم رحم کیے جاؤ لکھا ہی کہ بنی تمیم کا
ایک گروہ فقیر صحابہ پر ہنستا تھا جیسے حضرت عمار یا حضرت بلال حضرت سلمان فارسی حضرت خباب حضرت صہیب رضی اللہ تعالی عنہم پر
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو لَا يَسْخَرْ چاہیے کہ نظر حقارت سے
نہ دیکھے اور نہ مسخرا پن کرے قَوْمٌ ایک گروہ تمھارا مِّنْ قَوْمٍ دوسرے گروہ سے عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا شاید کہ ہون وہ
خَيْرًا مِّنْهُمْ بہتر مسخرا پن کرنے والون سے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعضی بیبیون نے ام المومنین
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو کوتاہ قد ہونے کا اور حضرت بی صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہودی ہونے کا عیب کیا تو حق تعالی نے
فرمایا کہ وَلَا نِسَآءٌ اور نہ چاہیے کہ عورتین نظر حقارت سے دیکھین اور مسخرا پن کرین مِّنْ نِّسَآءٍ عورتون سے عَسٰٓى
اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ شاید کہ وہ عورتین جو ہنسی گئی ہین بہتر ہون ہنسنے والیون سے حضرت ثابت بن قیس

رضی اللہ عنہ نے صحابہ مین سے ایک کا عیب کیا تھا اوس سے نہی آئی کہ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اور عیب نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنی ذاتون کا یعنی اپنے دین والون کا اسواسطے کہ سب مومن لوگ ایک ذات کے مثل ہین تو جسنے دوسرے کا عیب کیا اوسنے اپنا عیب کیا مصرع عیب ہرکس کہنی ہم بتو میگیرد یا رہد ابو مالک انصاری نے عبداللہ بن ابی حدرضی اللہ عنہما کو کہا کہ یا نصرانی اونھون نے جواب مین کہا کہ یا یہودی حق تعالی نے فرمایا کہ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ اور نہ پکارو ایک دوسرے کو بُرے لقب سے جیسے جو یہودی یا نصارا کہ مسلمان ہوگئے ہون اونکو یہودی یا نصرانی کہکر پکارنا یا کسی مومن کو فاسق یا منافق کہنا بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بدنامی ہی کسی کو فسق کے ساتھ یاد کرنا یعنی یہود و نصارا کہنا بَعْدَ الْاِيْمَانِ بعد دخول ایمان کے کہ جب وہ ایمان قبول کر چکا ہو وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ اور جو کوئی توبہ نہ کرے ان منع کی ہوئی باتون سے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ وہ ظلم کرنے والے ہین اپنے نفس پر کہ اپنے کو محل عتاب الٰہی مین لاتے ہین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا اے ایمان والو پرہیز کرو اور چھوڑ دو كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ بہتیرے گمان اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ بیشک بعضے گمان اِثْمٌ گناہ ہین اور اوسسے گناہ پیدا ہوتے ہین جاننا چاہیے کہ گمان چار قسم پر ہین ایک وہ جسکا حکم ہو وہ نیک گمان کرنا ہی خدا کے ساتھ اور مومنون کے ساتھ حدیث مین ہی کہ نیک گمان کرنا ایمان مین سے ہی دوسرا حرام اور وہ خدا اور مومنون کے ساتھ برا گمان کرنا کہ موجب گناہ ہی تیسرا مستحب اور وہ قباکے باب مین اپنے دل سے حکم لینا ہی اور امور اجتہادی مین غلبہ ظن پر بنیاد قائم کرنا چوتھا مباح اور وہ امور دنیا اور معیشت کے کاروبار مین گمان اور خیال کرنا ہی اور اس صورت مین بدگمانی سلامتی اور کامون کے انتظام کا موجب ہی اور اسے حرام کے قبیل سے شمار کیا ہی بیت بدنفس مباش و بدگمان باش و زفتنہ و مکر و امان باش لکھا ہی کہ اکابر صحابہ مین سے دو آدمیون نے بعض سفر مین سلمان رضی اللہ عنہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بھیجکر کچھ خرچ یا کھانا مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ پر حوالہ فرمایا حضرت اسامہ نے کہا کہ میرے پاس تو کوئی کھانے کی چیز نہین حضرت سلمان پھر آئے اور حال بیان کردیا اون دونون صحابی نے حضرت سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا قد ایسا ہی کہ اگر چاہ میمحہ پر جائین تو اوسکا پانی خشک ہوجائے اور حضرت اسامہ کی غیبت مین کہا کہ اونکے پاس کھانا نہ تھا مگر اونھون نے بخل کیا پھر کھوج مین پڑے کہ آیا اسامہ نے سچ کہا واقعی اونکے پاس کھانا نہ تھا یا ہمسے بخل کیا دوسرے روز جب وہ دونون صحابی جنھون نے غیبت کی تھی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ گوشت کی سرخی کیا ہی جو مین تمھارے دانتون مین دیکھتا ہون وہ بولے کہ ہمنے تو گوشت نہین کھایا حضرت نے فرمایا کہ مین کھانے کا گوشت نہین کہتا ہون اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا تَجَسَّسُوْا اور کھوج نہ کرو جیسا کہ اسامہ کے امر مین تم بدگمان ہوے اور کھوج کیا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ اور چاہیے کہ نہ غیبت کرے بعض بَعْضًا بعض کی جیسا کہ سلمان کے باب مین کی اور غیبت یہ ہی کہ کوئی غائبانہ ایسی بات دوسرے کہے کہ اگر اوسکے مونھ پر کہتا تو اوسے بُری معلوم ہوتی پھر حق تعالی غیبت بُری ہونے کی اسطرح مثال دیتا ہی کہ اَيُحِبُّ کیا دوست رکھتا ہی اَحَدُكُمْ کوئی تم مین سے اَنْ يَّاْكُلَ اس بات کو کہ کھائے لَحْمَ اَخِيْهِ گوشت اپنے بھائی کا مَيْتًا اوس حال مین کہ وہ بھائی مردہ ہو بلکہ تمھارا جی اوس سے تنفر کرتا ہی فَكَرِهْتُمُوْهُ پس مکروہ جانتے ہو اوسے کھانا تو جسطرح پر مردے کا گوشت کھانے سے کراہت رکھتے ہو اسی طرح غیبت سے بھی کراہت کرتے رہو یا عین آنکس کن او

غیبت افزاختہ است ٭ آواز تن مردگان غذا ساختہ است ٭ وانکس کہ بعیب خلق پرداختہ است ٭ زانست کہ عیب خویش نشناختہ است ٭
وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور ڈرو اللہ کے غضب سے غیبت کرنے کے سبب سے اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا ہی اون
لوگون سے جو غیبت کرنے سے توبہ کرین رَّحِيْمٌ مہربان ہی اوپر جو غیبت کرنے سے باز آئے لکھا ہی کہ جب مکہ کے وہ نیا بن دراز ون کے
ایک گروہ نے حضرت بلال کی غیبت اوسوقت کی جب وہ بیت الحرام زادہا اللہ تشریفا و تعظیما و شرفا کی چھت پر اذان کہنے مین مشغول تھے
اور اون غیبت کرنے والون نے ایک یہ بات کہی کہ کیا محمد کو اس کالے کوے کے سوا اور کوئی اذان کہنے والا نہین ملا اور حضرت
بلال کے نسب مین اعتراض کرنے لگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ بیشک ہمنے تمکو پیدا کیا ہی
مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى ایک مرد اور ایک عورت سے کہ وہ حضرت آدم اور حوا علیہما السلام ہین جب تم سب ایک ہی ماں باپ سے ہو
تو اپنے نسب پر فخر اور دوسرے کے نسب پر طعن کرنے کی کوئی وجہ نہین کسی نے کیا خوب کہا ہی قطعہ نیست آن آدمیانے کہ تفاخر ورزند ٭
از رہ دانش و انصاف چہ دور افتادند ٭ نرسد فخر کسے را ز نسب بر دگرے ٭ چونکہ در اصل یک آدم و حوا زادند ٭ اور جو کوئی قبیلون اور
قرابتدارون پر ناز کرتا ہی اوسے چاہیے کہ یہ بات جان لے کہ شعبے اور بطن پہچان کے واسطے ہین تفاخر کے واسطے نہین جیسا کہ
حق تعالی خود فرماتا ہی کہ وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا اور کیا ہمنے تمکو شعبے یعنی بڑے بڑے گروہ ایک اصل کی طرف منسوب قبائل
اور قبیلے منسوب اون بڑے گروہون کی طرف لِتَعَارَفُوْا تاکہ پہچان لو ایک دوسرے کو اور تمیز کر لیے جاؤ بعض بعض سے یعنی
دو آدمی ہمنام ہو تو قبیلے سے تمیز کر لیے جاؤ جیسے زید قریشی اور زید تمیمی اور جاننا چاہیے کہ شعبے مشتمل ہین قبیلون پر مثلا خزیمہ شعبی چند قبیلون کی
مشتمل ہی کہ ایک اونمین سے کنانہ ہی اور قبیلہ عمائر پر مشتمل ہی جیسے قریش عمارہ ہی کنانہ سے اور عمائر کے بعد بطون ہین جیسے لوی کہ
قریش مین سے ایک بطن ہی اوسکے بعد افخاذ ہین جیسے ہاشم کہ ایک فخذ ہی لوی سے پھر عشائر ہین جیسے عباس ہاشم سے اوسکے بعد
فصیل ہوتا ہی اور وہ اہل بیت ہین جیسے بنی عباس اور بعضون نے کہا ہی کہ شعوب قحطان سے ہوتے ہین اور قبائل عدنان سے اور
ایک قول یہ ہی کہ شعبے عجم سے ہین اور قبیلے عرب سے اور بہر تقدیر اِنَّ اَكْرَمَكُمْ تحقیق کہ بہت بزرگ تمھارا عِنْدَ اللّٰهِ اللہ کے
نزدیک اَتْقٰىكُمْ بڑا پرہیزگار تمھارا ہی اسواسطے کہ پرہیزگاری سے نفسون کو کمال کا رتبہ حاصل ہوتا ہی جو پرہیزگاری مین بہت
بڑھ کر ہی اوسکا قدم مرتبہ کمال مین بہت بڑھا ہوا ہی کہ اَلشَّرَفُ بِالْعِلْمِ وَالْاَدَبُ لَا بِالْاَصْلِ وَالنَّسَبِ بیت با ادب باش تا بزرگ شوی ٭
کہ بزرگی نتیجہ ادب ست ٭ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی تمھاری اصل اور تمھارا نسب خَبِيْرٌ خبر گاہ ہی تمھارے علم
اور ادب سے لکھا ہی کہ بنی اسد کا ایک گروہ مدینہ منورہ مین آیا اور یہ لوگ کلمہ شہادت اظہار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا رسول اللہ
تمام عرب آپکے پاس تنہا آئے ہین اور ہم اہل و عیال کے ساتھ آئے ہین اکثر عرب نے آپ سے قتال کیا اور ہم باگ مرفکے رہے ہم نے
ایمان لاکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بڑا احسان جتاتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ قَالَتِ الْاَعْرَابُ کہا اون گنوارون نے
یعنی بنی اسد اور غطفان نے کہ اٰمَنَّا ہم ایمان لائے ہین قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا کہ کہ تم ایمان نہین لائے اسواسطے کہ ایمان
زبانی اقرار ہی تصدیق دلی کے ساتھ اور تمکو اقرار ہی اور تصدیق نہین پس تم کہتے ہو کہ ہم ایمان لائے ہین وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا

اَسْلَمْنَا اور مگر کہو کہ اسلام لائے ہم آسلام سے لغوی اسلام مراد ہی کہ انقیاد اور اطاعت سے عبارت ہی اور قتل و رقبہ سے ڈر کر
اسلام مین داخل ہونے اور کلمہ ظاہر کرنے سے مراد ہی وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ اور نہین داخل ہوا ہی ایمان فِیْ قُلُوْبِکُمْ
تمھارے دلون مین تو تمھارے دل زبان کے موافق نہین وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی
اور اوسکے رسول کی اخلاص کے ساتھ اور نفاق سے درگذر روگے تو لَا یَلِتْکُمْ کم نہ کریگا خدا تمکو مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا
تمھارے اجر اور اعمال مین سے کچھ بلکہ تمام و کمال تمکو پہونچائیگا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ تحقیق کہ اللہ بخشنے والا ہی وہ گناہ جو مطیعون سے
صادر ہوا ہو رَّحِیْمٌ مہربان اونکے اجر پورے دیتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ سوا اسکے نہین کہ حقیقی مومن الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وہ لوگ ہین جو ایمان لائے ہین بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ خدا اور رسول خدا پر خلوص نیت کے ساتھ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا پھر
اونھون نے شک نہین کیا دل مین زبان سے اقرار کرکے وَجٰھَدُوْا اور اپنے ایمان کی حقیت ظاہر کرنے کو اونھون نے جہاد کیا
بِاَمْوَالِھِمْ اپنے مالون سے کہ غازیون کو دیا یا اونکے واسطے ہتھیار مول لیے وَاَنْفُسِھِمْ اور اپنی ذاتون سے کفار کی لڑائی مین
شریک ہوے فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ درضاے الٰہی کی راہ مین اُولٰٓئِکَ یہ مومن مجاہد کا گروہ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ وہ ہین سچے
اپنے دعوی ایمان مین یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسی گروہ نے آکر قسم کھائی کہ ہم سچے مومن ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے کہ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰہَ کیا خبر کرتے ہو تم اللہ کو بِدِیْنِکُمْ اپنے دین کی اور ایمان پر جھوٹی قسم کھاتے ہو
وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اور حال یہ کہ اللہ جانتا ہی مَا فِی السَّمٰوٰتِ وہ چیز جو آسمانون مین ہی علوی خلائق وَمَا فِی الْاَرْضِ
اور جو چیز زمین مین ہی سفلی خلائق وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ اور خدا سب چیزین عَلِیْمٌ جانتا ہی اور کوئی چیز اوسپر پوشیدہ نہین ہی
تو وہ تمھارے جتانے اور خبر دینے کا محتاج نہین یَمُنُّوْنَ عَلَیْکَ احسان رکھتے ہین تجپر اَنْ اَسْلَمُوْا امید کہ اسلام
قبول کیا ہی اونھون نے قُلْ لَّا تَمُنُّوْا اکہ کہ احسان نہ رکھو عَلَیَّ مجپر اِسْلَامَکُمْ اپنے اسلام کے سبب سے بَلِ اللّٰہُ
بلکہ اللہ یَمُنُّ احسان رکھتا ہی عَلَیْکُمْ پر اَنْ ھَدٰىکُمْ بسبب اسکے کہ ہدایت کی اوسنے تمکو لِلْاِیْمَانِ ایمان کی طرف
اِنْ کُنْتُمْ اگر ہو تم صٰدِقِیْنَ سچے دعوی ایمان مین اِنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ بیشک اللہ جانتا ہی غَیْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ جو کچھ پوشیدہ ہی آسمانون اور زمینون مین وَاللّٰہُ بَصِیْرٌ اور اللہ دیکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ وہ چیز جو تم کرتے ہو

ایمان ظاہر کرنا اور نفاق چھپانا

سورۂ ق مکیۃ وھی خمس او اربعون ایۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی

سورۂ ق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ پینتالیس ۴۵ آیتین ہین

ق حروف مقطعہ نظم اور نثر کلام مین فرق کے واسطے ہین امام علم الہدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ یہ حروف نثر کے واسطے
ایسے ہین جیسے نظم کے لیے تشبیب اسواسطے کہ یہ حروف سنتے ہی سامع اس بات پر دلیل پکڑ سکتا ہی کہ جو کلام اسکے بعد آتا ہی وہ نثر ہی

منظوم نہین ہی تو ایسے حروف لانے مین اون لوگون کے قول کی رد ہی جو قرآن کو شعر کہتے ہین اور ان حرفون مین کہا ہی کہ بعینہ خدا کے ناموں مین سے ایک نام ہی یا قرآن کا نام ہی یا اسم قادر اور قہار اور قدوس اور قیوم کی کنجی اور ابتدا ہی یا کلمہ قف کی طرف اشارہ ہی یعنی ٹھہر اور قائم رہا ہی محمد اوس عمل پر جسکا تو مامور ہوا ہی امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ قاف کے معنی یہ ہین کہ اللہ قائم بالقسط ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قاف ایک پہاڑ ہی زمین کو گھیرے ہوے حق تعالی نے اوسے زمرد سبز کا پیدا کیا ہی یہان اوسکی قسم کھائی باقسم ہی قدرت خدا اور قرب الہی کی کہ کون قرب الیہ من حبل الورید کا بھید اس سورت مین اوسکی خبر دیتا ہی یا اپنے حبیب کی قوت قلب کی قسم کھاتا ہی وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝ اور قسم قرآن مجید کی کہ سب لوگ مرنے کے بعد پھر اوٹھائے جائینگے اور کا فر اس بات پر ایمان نہین لائے ہین بَلْ عَجِبُوْٓا بلکہ عجب کیا اونھون نے اَنْ جَآءَهُمْ اس بات سے کہ آیا اونکے پاس مُّنْذِرٌ پیغمبر ڈرانے والا مِّنْهُمْ اونکی جنس سے فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ تو کہا کافرون نے ضمیر کی جگہہ پر اسم ظاہر لانا کفر کے سبب سے کافرون کی خراب حالی ظاہر کرنے کے واسطے ہی تو کافرون نے کہا کہ هٰذَا یہ محمد کو رسالت کے واسطے برگزیدہ کر لینا شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝ عجیب چیز اور عجب کام ہی اور کافر بولے کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جب ہم مر جائینگے وَكُنَّا تُرَابًا اور ہو جائینگے ہم خاک تو ہمکو کیا پھر عالم حیات کی طرف پھیرینگے اور ہماری روح جسم مین کیا پھر آئیگی ذٰلِكَ یہ ہمارا پھر زندگی کی طرف رجعت بَعِيْدٌ ۝ پھرنا دور ہی عادت اور امکان سے تو حق تعالی نے اونکی بات رد کرنے کو فرمایا کہ قَدْ عَلِمْنَا بیشک ہم جانتے ہین مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ وہ چیز جو کم کرتی ہی زمین مِنْهُمْ وہ اونمین سے گوشت پوست ہڈی اونکے مرنے کے بعد وَعِنْدَنَا اور ہمارے پاس ہی كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝ کتاب نگاہ رکھنے والی اونکی تفصیلین تو جو کچھ اونمین سے خاک ہو گیا اوسے ہم جانتے ہین یا لوح محفوظ مین اونکے مندرس اور متغیر ہونے کا حال اونکی تعداد اور نامون کے ساتھ مفصل لکھا ہی اوسے بھی ہم نہین بھولتے تو قیامت کے بعد اونکو پھر زندہ کر دینا ہمپر کچھ دشوار نہین ہی اور ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ كَذَّبُوْا بلکہ تکذیب کی ہی اور نہین ایمان لائے ہین بِالْحَقِّ قرآن کا جو حق ہی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لَمَّا جَآءَهُمْ جبکہ آیا اونکے پاس اور معجزہ دکھایا اور دلیل لازم کر دی فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝ تو وہ ایک بات مختلف مین ہین یعنی قرآن کے باب مین الجھے ہوے اور مضطرب ہین کبھی اوسے سحر کہتے ہین کبھی شعر کبھی کہانی اور اسی طرح رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین بھی الجھتے اور اضطراب کرتے ہین کبھی اونکو مجنون کہتے ہین کبھی کاہن کبھی ساحر اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا کیا نہین دیکھتے ہین بعث وحشر کے منکر اِلَى السَّمَآءِ آسمان کی طرف جو فَوْقَهُمْ اونکے اوپر ہی کہ محض قدرت سے كَيْفَ بَنَيْنٰهَا کیونکر بنایا ہمنے اوسے ایک طبقہ پر دوسرا طبقہ وَزَيَّنّٰهَا اور زینت دی ہمنے اوسکے ستارون سے وَمَا لَهَا اور نہین ہی اوسکے واسطے مِنْ فُرُوْجٍ ۝ کوئی درز اور شگافون مین سے تو اتنی بڑی چیز بے درز اور شگاف اور علت کے پیدا کرنا ہمارے کمال قدرت وعلم اور نہایت حکمت پر دلیل ہی وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا اور زمین کو کھینچ دیا ہمنے اور پانی پر بچھا دیا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا اور ڈال دیے ہمنے اوسمین رَوَاسِيَ پہاڑ اونچے جمے ہوے اپنی جگہہ پر وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا اور اوگائی ہمنے زمین مین مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ ہر طرح کی گھاس بَهِيْجٍ ۝ اچھی بہار کی خوشی زیادہ کرنے والی اور یہ سب جو ہمنے کیا تَبْصِرَةً بینائی کے واسطے ہی یعنی عبرت لینے اور دلیل پکڑنے کی نظر سے دیکھنے کو وَّذِكْرٰى اور یاد کرنے اور

نصیحت پکڑنے کے لیے لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيبٍ ہر بندہ کے واسطے جو پھرنے والا ہو خدا کی طرف وَنَزَّلْنَا اور نازل کیا ہم نے
مِنَ السَّمَآءِ ابر سے یا آسمان کی جانب سے مَآءً مُّبٰرَكًا پانی بڑے فائدے والا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ پھر اوگائے ہم نے
اوس پانی کے سبب سے جَنّٰتٍ باغ درختوں اور پھل والے وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ اور اوگایا ہم نے پانی کے سبب سے دانہ کو
کہ اوسکی شان سے یہ ہے کہ اوسے کاٹتے ہین جیسے گیہون جو وغیرہ وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ اور اوگائے ہم نے خرمے کے درخت بڑے
اور اونچے لَّهَا اونکے واسطے طَلْعٌ نَّضِيْدٌ خوشے ہین تہ برتہ اس سے گیہون جو کی کثرت مراد ہے اور یہ سب چیزین ہم نے
اوگائین رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ بندون کی روزی کے واسطے وَاَحْيَيْنَا بِهٖ اور زندہ کردیا ہم نے اوس پانی کے سبب سے
بَلْدَةً مَّيْتًا مردہ اور افسردہ زمین کو تو جسطرح مری ہوئی زمین کو ہم نے زندگی عطا کی كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ اسی طرح
نکلنا ہے تمہارا قبرون سے یعنی زندہ ہوکے میدان حشر مین تمہارا حاضر ہونا اور اگر کوئی غور و تامل کرے دانہ کے زندہ ہونے مین
کہ مردہ کی طرح خاک مین دفن ہے اور پوشیدہ ہونے کے بعد اوسکے ظاہر ہونے مین جو کوئی غور کرے تو بعید نہین کہ مرنے کے بعد آدمی کے
زندہ ہونے کا ایک نمونہ پاسکے قولہ کام دانہ فروشد کہ بر نیامد باز چرا بدانہ انسانت ایمان باشد فروشدن چو بدیدی برآمدن
بنگر غروب شمس و قمر را چرا زیان باشد پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی کے واسطے کہ قوم کی تکذیب کی
جہت سے ملول تھا اگلی امتون کے مکذبون کے حال سے خبر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ تکذیب کی اہل مکہ سے پہلے
قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے حضرت نوح علیہ السلام کی اور اس قوم کے لوگ حضرت شیث اور قابیل کی اولاد تھے وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ
اور چاہ یمامہ کے لوگون نے یا بیر معطلہ یا جبل فتح کے لوگون نے اپنے نبی کی کہ وہ حنظل بن صفوان علیہ السلام تھے وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ
اور قوم ثمود نے حضرت صالح کی وَعَادٌ اور قوم عاد نے حضرت ہود کی اور قوم فرعون نے موسیٰ علیہ السلام کی وَاِخْوَانُ
لُوْطٍ اور لوط کے بھائیون نے یعنی لوط علیہ السلام کے سسرالیون نے حضرت لوط کی تکذیب کی وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ
اور اصحاب ایکہ نے حضرت شعیب کی وَقَوْمُ تُبَّعٍ اور قوم تبع نے تبع کی سورۂ دخان مین تبع کی حکایت کا ایک نمونہ بیان ہوچکا ہے
اور باقی انبیا علیہم السلام مین سے ہر ایک کا قصہ اپنے محل پر مذکور ہوا كُلٌّ اُن سب نے كَذَّبَ الرُّسُلَ تکذیب کی سب پیغمبرون کی اسواسطے
کہ انبیا علیہم السلام ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے ہین تو اونمین سے ایک کی تکذیب اون سب کی تکذیب ہوتی ہے پس جب
اون قوم کے لوگون نے انبیا کی تکذیب کی فَحَقَّ وَعِيْدِ تو مسلم ہوگئی اون پر میری وعید یعنی جو کچھ وعدہ عذاب
ہمنے کیا تھا اَفَعَيِيْنَا کیا عاجز ہوگئے ہم اور رنج پایا ہمنے بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ پہلی خلق کو پیدا کرنے کے سبب سے تاکہ دوسری بار
پیدا کرنے مین ہم عاجز رہین مکہ کے مشرک یہ اقرار کرتے تھے کہ حق تعالیٰ اول مین خلق کا خالق ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی بے مادہ
اور بے مدد پیدا کرنے پر قادر ہو وہ مادون کو جمع کرکے اونمین زندگی پھیر لاکر دوبارہ پیدا کرنے پر کیون نہ قادر ہوگا اور نہ شبہہ
ہم اس دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہین بَلْ هُمْ بلکہ کافر فِيْ لَبْسٍ شک اور شبہہ مین ہین شیطانی وسوسون کے سبب سے
مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ نئی پیدائش سے یعنی بعث حشر نشر سے اسواسطے کہ انھین خلاف عادت جانتے ہین خلق جدید کے

ع ۱

باب مین محققون نے باریک نکتے اور لطیف اور دقیق مضامین لکھے ہین اونمین بعض اسی آیت کی تفسیر مین جواہر التفسیر سے دریافت ہوسکتے ہین
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ اور بیشک ہمنے پیدا کیا آدمی کو وَنَعْلَمُ اور ہم جانتے ہین مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ جو وسوسہ دیتا ہی اوسکا نفس اُسے اندیشے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ اور ہم بہت نزدیک ہین انسان کے مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○ اوسکی رگ جان سے اور یہ حق تعالی کی نزدیکی انسان کے ساتھ اوسکے علم اور قدرت کے سبب سے ہی مکان اور مسافت کی راہ سے نہین اور ماوردی نے کہا ہی کہ حبل الورید ایک رگ ہی دل کے نزدیک اور اللہ کا علم بندے کے ساتھ زیادہ نزدیک ہی اوس علم سے جو بندے کے دل کو اوس رگ کا علم ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ ہم بندے کے حال سے نزدیک ہین اوس سے زیادہ جو حبل الورید سے زیادہ اوسکے نزدیک ہی صاحب بحر الحقائق کہتے ہین کہ حبل الورید نفس انسانی سے بہت قریب ایک جز ہی تو اس کلام مین اسطرف اشارہ ہی کہ حق تعالی اوس سے زیادہ بندے کے قریب ہی تو جسطرح جب بندہ اپنے کو ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی اسی طرح جب حق تعالی کو بھی ڈھونڈھتا ہی تو پاتا ہی وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ زبور مین ہی کہ اَلَا مَنْ طَلَبَنِيْ وَجَدَنِيْ مثنوی نَحْنُ اَقْرَبُ گفت من حبل الورید + تو فگندہ تیر فکرت را بعید + ای کمان و تیر ہا برساختہ + صید نزدیک تو دور انداختہ + اور جاننا چاہیے کہ حق تعالی کا قرب بے چون اور چگون ہوتا ہی اے عزیز جان جو جسم انسان سے ملی ہوئی ہی اوسکے قرب کی کیفیت نہین دریافت ہوسکتی تو حق تعالی کا قرب کیفیت سے پاک اور منزہ ہی کیونکر دریافت ہوسکتا ہی اور یہ بھی مثنوی معنوی مین مذکور ہی نظم قرب چون ست جانہا را بتو + قرب حق را چون بدانی اے عمو + قرب فی بالا و پستی رفتن ست + قرب حق از قید ہستی رفتن ست + کشف الاسرار مین ہی کہ حق تعالی سے بندہ کا قرب یہ ہی جو اوسنے فرمایا کہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ احادیث قدسیہ مین وارد ہی کہ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ اور یہ قرب پہلے تو ایمان اور تصدیق کے سبب سے ہی آخر کو احسان اور تحقیق کرکے یعنی مقام مشاہدہ کہ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ اور حق تعالی کا قرب بندہ کو دو قسم پر ہی ایک تو تمام خلق علم اور قدرت کے سبب سے وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ دوسرے خواص درگاہ کو خاص نزدیکون اور لطفون کی وجہ سے کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ پہلے اوسے قرب دیتا ہی یہانتک کہ جہان سے اوسکو رخصت کرتا ہی پھر قرب حقیقی عطا فرماتا ہی یہانتک کہ آب و گل سے چھوڑا لیتا ہی اور بندہ کی ہستی موہوم مین سے گھٹاتا ہی اور اصلی ہستی کے ساتھ زیادہ ظہور فرماتا ہی جسطرح اول مین خود تھا آخر مین بھی خود ہوتا ہی یہان علائق مرتفع اسباب منقطع رسوم باطل حدود پراگندہ اشارات متناہی عبارات منتفی اور حق یکتا باقی رہتا ہی نظم موج بحر امن الملک برآید ناگاہ + غرق گردند دران بحر چہ درویش و چہ شاہ + خرمن ہستی موہوم ہمان سوزاند + آتش عشق کہ در دانہ بماند نے کاہ + اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ یاد کر جب لیتے ہین دو فرشتے لینے والے اقوال افعال اعمال مکلف لوگون کے اور لکھتے ہین عَنِ الْيَمِيْنِ داہنی جانب سے ایک ہمنشین فرشتہ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ اور بائین طرف سے دوسرا ہمنشین یعنی دو فرشتے بندے کے داہنے بائین بیٹھے نگہبانی کرتے ہین مَا يَلْفِظُ نہین نکالتا ہی اپنے مونہ سے مِنْ قَوْلٍ کوئی بات یعنی بندۂ مکلف کوئی کلام نہین کرتا اِلَّا لَدَيْهِ مگر اوسکے پاس رَقِيْبٌ ایک نگہبان ہوتا ہی عَتِيْدٌ ○ آمادہ کہ فوراً لکھ لیتا ہی کتاب مین ہی کہ حکمت اولی مین مذکور ہی کہ آدمی سے مین عجب کرتا ہون کہ دو موکل فرشتے اوسکے اگلے

دانتون پر بیٹھے ہین آدمی کی زبان اونکا قلم ہی اور آب دہن اونکی روشنائی پس آدمی کیونکر بے مطلب اور لایعنی امر مین بات کرتا ہی حال آنکہ بات کرتا ہی اور بے مطلب بہت باتین بکتا ہی حدیث مین آیا ہی کہ من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ نظم الٰہی ارصفۂ زرمے کنی + صرفہ گفتار کن ارمے کنی + بمصلحت تست زبان در کام + تیغ پسندیدہ بود در نیام + فرشتے تو اسطرح بندہ کے نگہبان ہین اور اوسکا نیک و بد لکھ رہے ہین کہ ناگاہ اجل آپہونچیگی وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ اور آئیگی غشی موت کی بِالْحَقِّ خدا کے حکم سے کہ وہ حکم حق ہی اور اوس اجل رسیدہ بندے سے فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ موت ہی مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ وہ چیز جس سے تو بھاگتا اور ڈرتا تھا اور اوسے مکروہ جانتا تھا وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا صور مین دوسری بار اور اس پھوک سے مُردے زندہ ہوکر قبرون سے نکلینگے اور فرشتے کہینگے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْوَعِيْدِ وعید کا دن ہی کہ خلق کو اس سے وعید کرتے یعنی ڈراتے تھے وَجَآءَتْ اور آئیگا حشر کے دن میدان حشر مین كُلُّ نَفْسٍ ہر ایک مَّعَهَا سَآئِقٌ اوسکے ساتھ ہنکانے والا ہوگا یعنی فرشتہ جو اوسے موقف حساب مین لیجائیگا وَّشَهِيْدٌ اور اوسکے ساتھ گواہ ہوگا جو اوسکے نیک اور بد اعمال کی گواہی دیگا اور وہ بھی یا فرشتہ ہوگا یا اوسکے ہاتھ پاؤن وغیرہ نہ ہنکانے والے سے بھاگنیوالا ہوگا اور نہ گواہ کے سامنے انکار متصور اور ہر ایک کو حق تعالیٰ کی طرف سے خطاب پہونچیگا کہ لَقَدْ كُنْتَ بیشک تو تھا دنیا مین فِيْ غَفْلَةٍ غفلت مین مِّنْ هٰذَا اس سے فَكَشَفْنَا عَنْكَ پس اوٹھا لیا ہمنے تیری آنکھ پر سے غِطَآءَكَ یہ پردہ نادانی اور غفلت کا کہ جو کچھ تو نے سنا تھا اب آنکھون سے دیکھتا ہی فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ پس تیری نگاہ آج پردہ اوٹھ جانے کے سبب سے حَدِيْدٌ تیز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ بینائی بیان و انانی معنی مین ہی یعنی جو کچھ تجہپر پوشیدہ تھا بعث و حشر کا احوال وہ آج ہمنے تجھے دکھا دیا اور اوسے تو نے جان لیا وَقَالَ قَرِيْنُهٗ اور کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو اوسپر موکل و متعین تھا کہ هٰذَا یہ ہی مَا لَدَيَّ جو چیز میرے پاس عَتِيْدٌ حاضر یعنی تیرے اعمال کا دفتر پھر حق تعالیٰ کی طرف سے ہنکانے والے فرشتے اور گواہ کو حکم پہونچیگا کہ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ ڈالدو جہنم مین كُلَّ كَفَّارٍ ہر کافر عناد کرنے والے کو جو سرکش ہو عَنِيْدٍ لاہر مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ منع کرنے والا خیر کا یعنی مال کو اون حقون سے روکنے والا جنکا ادا کرنا فرض تھا اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت ولید بن مغیرہ کی شان مین ہی اور خیر سے دین اسلام مراد ہی وہ اپنی اولاد اور قرابتدارون کو دین اسلام قبول کرنے سے منع کرتا تھا اور کفر و عناد کی صفت کے ساتھ بھی موصوف تھا اوسکی دوسری صفت یہ ہی کہ مُعْتَدٍ گذرنے والا تھا حدود الٰہی سے مُّرِيْبِ الشک شک کرنے والا وحدانیت مین الَّذِيْ جَعَلَ وہ کہ اوسنے کیا شریک مع اللہ خدائے برحق کے سَاتھ اِلٰهًا اٰخَرَ اور معبودون کو فَاَلْقِيٰهُ تو ڈالدو تم دونون اوسے فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ عذاب سخت مین جو ہمیشہ رہیگا اور جب کافر کو دوزخ مین ڈالا جاچکینگے تو وہ کہیگا کہ میرا کیا گناہ ہی جو شیطان مجہپر مسلط تھا اوسنے مجھے گمراہ کردیا پھر وہ شیطان حاضر کیا جائیگا تو وہ انکار کریگا قَالَ قَرِيْنُهٗ کہیگا اوسکا ہمنشین یعنی وہ فرشتہ جو دنیا مین اوسکے ساتھ تھا کہ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ ای ہمارے رب مین نے تو اسے گمراہ نہین کیا اور اوسکے باب مین مین حد سے نہین گذرا وَلٰكِنْ كَانَ اور گمراہ تھا وہ خود فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ دور دراز گمراہی مین اور اوس سے پھر قَالَ فرمائیگا حق تعالیٰ کہ

لَا تَخْتَصِمُوْا نہ جھگڑو لَدَيَّ میرے پاس اسواسطے کہ اب اس جھگڑے اور خصومت سے کچھ بھی فائدہ نہیں وَقَدْ قَدَّمْتُ اور بیشک مین نے پہلے بھیجی تھی اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ تمھاری طرف اپنی وعید اپنی کتابون مین اپنے رسولون کی زبانی اور اب تمکو کوئی حجت نہین رہی اور تمھارا کوئی عذر نہ سنا جائیگا مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ نہ بدلی جائیگی بات لَدَيَّ میرے پاس یعنی ہم جو کچھ وعدہ وعید کر چکے اوسمین تبدیل تغیر کی گنجائش نہیں وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ اور نہین ہون مین ظلم کرنے والا لِّلْعَبِيْدِ بندون پر کہ بے استحقاق اونپر ظلم کرون يَوْمَ نَقُوْلُ اور یاد کر اوس دن کو جب ہم کہینگے اور یکرنے یقول یے سے پڑھا ہے یعنی حق تعالیٰ فرمائیگا لِجَهَنَّمَ دوزخ کو کہ هَلِ امْتَلَأْتِ کیا تو بھر گئی یعنی مین نے تجسے وعدہ کیا تھا کہ کافر آدمی اور جنون سے تجکو بھرونگا تو بھری کہ نہین حق تعالیٰ تو یہ استفسار فرمائیگا وَتَقُوْلُ اور کہیگی دوزخ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کیا زیادتی ہی یہ استفہام سوال کے معنی مین ہی یعنی مجھمین اور زیادہ کردے حق تعالیٰ اور کافرون کو دوزخ مین بھیجدیگا یہانتک کہ دوزخ پر ہوجائیگی اور ایک قول یہ ہی کہ دوزخ نہ بھریگی حَتّٰى يَضَعَ الْجَبَّارُ قَدَمَهٗ فِيْهَا فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ یعنی یہانتک کہ حضرت جبار اوسمین اپنے دونون قدم رکھدیگا پھر فرمائیگا کہ بس بس بست آن قدم حق را بود کو را کشد ؛ غیر حق کو کہ کمان او کشد ؛ امام زاہدی اور بعضے اور محقق اس بات پر ہین کہ یہ استفہام نفی کے معنی مین ہی یعنی لَا مَزِيْدَ یعنی دوزخ کہیگی کہ مین بھر گئی اب مجھمین زیادہ کی گنجائش نہیں وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ اور نزدیک کیجائیگی بہشت لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ پرہیزگارون کے واسطے نہ دور تاکید ہی یعنی بہشت متقیون کے نزدیک ہوگی دور نہین اور یہ قبل اسکے ہوگا کہ اونکو بہشت مین لیجائین پہلے بہشت اونکو دکھائینگے اور ہر ایک کے مقام اور جو نعمتین اوسکے واسطے مقرر ہین اوسکی نظر کے سامنے کردینگے تاکہ اوسکی لذت زیادہ ہو پھر حق تعالیٰ فرمائیگا کہ هٰذَا ہی مَا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جو وعدہ دیے گئے تھے تم دنیا مین اور یہ ہمنے تیار کی ہی لِكُلِّ اَوَّابٍ ہر پھرنے والے کے واسطے جو شرک سے توحید کی طرف پھر آیا معصیت سے طاعت کی طرف یا خلق سے پھرکر حق تعالیٰ کی طرف رجوع کی حَفِيْظٍ نگاہ رکھنے والا شرع کی حدین یا امر و نہی کی رعایت کرنے والا بعضون نے کہا ہی کہ نفس کو گناہ سے نگاہ رکھنے والا یا حکم الٰہی کی حفاظت کرنے والا یا اپنی ساعتون اور وقتون کا نگاہ رکھنے والا یعنی کبھی دم حق تعالیٰ سے غافل نہین رہتا نظم اگر تو پاسداری پاس انفاس ؛ بسلطانی رسانندت ازین پاس ؛ ترا ایک پند بس در ہر دو عالم ؛ ز جانت بر نیاید بے خدا دم ؛ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمٰنَ جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے بِالْغَيْبِ بوشیدگی کے ساتھ یعنی اپنے عمل خلق سے پوشیدہ رکھتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسکا ظاہر و باطن یکسان ہو وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيْبٍ اور لائے دل پھرا ہوا حق کی طرف یعنی طاعت کی طرف متوجہ اور نفس کی متابعت سے منکر تو اوس شخص کو اور اوسکے مثل لوگون کو کہینگے کہ اُدْخُلُوْهَا بہشت مین بِسَلٰمٍ بیخوفی اور سلامتی کے ساتھ یا خدا اور فرشتون کے سلام سے بزرگی پائے ہوے ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُلُوْدِ دن ہی ہمیشہ باقی رہنے کا یعنی اس دن مین موت نہوگی لَهُمْ اونکے واسطے یعنی جنتیون کے لیے ہی مَا يَشَآءُوْنَ جو کچھ وہ چاہین طرح طرح کی نعمتین اور قسم قسم کی لذتین فِيْهَا جنت مین وَلَدَيْنَا اور ہمارے پاس مَزِيْدٌ زیادہ ہی اوس سے جو وہ چاہین اور اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ مزید سے دیدار مراد ہی وَكَمْ اَهْلَكْنَا اور

ع ۲ ۱۴

بہتیرے ہلاک کردیے ہمنے قَبْلَهُمْ اونسے پہلے یعنی اے ہمارے حبیب تیری قوم سے قبل ہمنے بہتیرے ہلاک کردیے مِّن قَرْنٍ زمانہ والے کہ واقع ہین هُمْ اَشَدُّ مِنْهُمْ وہ بہت سخت تھے مکہ کے کافرون سے بَطْشًا قوت کی راہ سے جیسے قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ فَنَقَّبُوْا پھر راہ کاٹی اونھون نے فِی الْبِلَادِ شہرون مین یعنی تجارت کو گئے اور سفر کیے اور بہت مال و متاع پیدا کیا هَلْ مِنْ مَّحِیْصٍ کیا تھی اونکے واسطے کوئی بھاگنے کی جگہ موت سے یا قضاے الٰہی سے کوئی پناہ تھی جب اونکے فنا ہوجانے کا حکم نازل ہوا تو کسی چیز نے بھی اونکی دستگیری نہ کی اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ بیشک جو اس سورت مین مذکور ہوا اِسمین لَذِكْرٰى البتہ نصیحت پکڑنا اور یاد کرنا ہی لِمَنْ كَانَ لَهٗ اوس شخص کے واسطے جسکے لیے ہو قَلْبٌ دل فکر کرنے والا چیزون کی حقیقتون مین یا عقل ہو خواب غفلت سے بیدار سلمی رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شبلی قدس سرہ سے نقل کرتے ہین کہ قرآن کی نصیحت کے واسطے دل چاہیے خدا کے ساتھ حاضر کہ بلکہ مانے کی قدر بھی غافل نہو اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ یا جو کوئی القاے سمع کرتا ہی یعنی کان لگائے رہتا ہی اور عبرت حاصل کرنے کی راہ سے سنتا ہی وَهُوَ شَهِیْدٌ اور وہ حاضر رہتا ہی سننے کے وقت تاکہ اوسکے معنی سمجھ سکے لباب مین لکھا ہی کہ صاحب قلب مومن عرب ہی اور شہید مومن اہل کتاب ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت پر گواہ رکھتا ہی اور شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ نے فرمایا کہ قرآن سنتے وقت اسطرح کان لگائے رکھنا چاہیے کہ گویا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا ہی پھر فہم مین اور اوپر بڑھجائے کہ گویا جبریل علیہ السلام سے سنتا ہی پھر فہم کو اور بلند کرے ایسا سمجھے کہ خدا سے سنتا ہی شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ یہ بات پوری ہی اور اس بات پر قرآن مین ایک گواہ ہی اور وہ لفظ شہید ہی اسواسطے کہ شہید اوسے کہتے ہین جو حاضر ہو اور کہنے والے سے سنے خبر دینے والے سے نہین اسواسطے کہ خبر دینے والے سے سنتا ہی اور حاضر کلام کرنے والے سے جسکا خود کلام ہی حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مین قرآن کو پڑھتا رہا یہانتک کہ مین نے اوس سے سنا جسکا وہ کلام ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اور تحقیق کہ پیدا کیے ہمنے آسمان اور زمین وَمَا بَیْنَهُمَا اور جو چیز اونکے درمیان مین ہی فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ چھ دن مین اتوار سے ہفتے کے دن تک وَمَا مَسَّنَا اور نہین پہونچا ہمین انمین پیدا کرنے مین مِنْ لُّغُوْبٍ کچھ رنج اور تھکن یہ یہود کے قول کی رد ہی وہ کہتے ہین کہ ہفتے کے دن خدا نے استراحت کی اور ستایا لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہود مردود کا یہ قول سنا تو غصہ کے مارے چہرۂ مبارک کا رنگ سرخ ہوگیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ اوس بات پر جو یہود کہتے ہین یا مشرکون کی باتون پر کہ بعث و حشر سے منکر ہین یا تمھاری شان مین جو بات اونسے صادر ہوتی ہی یا تمھاری طرف سحر شعر جنون کی جو نسبت کرتے ہین اور ہماری جانب اولاد اور شریک کی ہین پس صبر کر اے ہمارے حبیب وَسَبِّحْ اور نماز پڑھ بِحَمْدِ رَبِّكَ اپنے رب کی حمد کے ساتھ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ قبل آفتاب نکلنے کے کہ فجر کی نماز ہی وَقَبْلَ الْغُرُوْبِ اور قبل آفتاب غروب ہونے کے کہ وہ نماز عصر ہی وَمِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ اور رات مین سے پس نماز پڑھ اوسکے واسطے کہ وہ مغرب اور عشا کی نماز ہی وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ اور نماز پڑھ سجدون کے بعد تمام زاہد رحمہ اللہ علیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہین کہ اَدْبَارَ السُّجُوْدِ نماز مغرب کے بعد دو رکعت نماز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ عشا کے بعد وتر ملا ہی اور بعض کہتے ہین کہ فرض کے بعد نفلین مقصود ہین وَاسْتَمِعْ اور کان لگائے رہیو اور سنیو یَوْمَ یُنَادِ الْمُنَادِ

جسدن کہ ندا کرنیگا ندا کرنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ۙ نزدیک جگہ سے جو آسمان کے قریب ہی یعنی بیت المقدس کے صخرہ پر سے کہ تمام زمین کی نسبت آسمان سے اٹھارہ میل قریب ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مکان قریب کے یہ معنی ہین کہ حضرت اسرافیل کی آواز سب جگہ برابر پہونچیگی کہین سے دور نہوگی حدیث مین ہی کہ اسرافیل علیہ السلام صخرہ پر کھڑے ہوکر کانون مین انگلی دیکے پکارینگے کہ ای جورجو ہڈیو اور ای چھوٹے ہوے گوشت اور ای پریشان بالو حق تعالی فرماتا ہی کہ سب جمع ہوجاؤ جزا اور فیصلہ کے واسطے يَوْمَ يَسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ جسدن سنینگے صیحۂ بعث کو کہ وہ دوسری بار صور پھنکنا ہی بِالْحَقِّ اوس چیز کے ساتھ جو حق ہی یعنی بعث اور کیمنگے سننے والون سے کہ ذٰلِكَ یہ دن يَوْمُ الْخُرُوْجِ ۝ دن ہی قبرون سے نکلنے کا اِنَّا نَحْنُ بیشک ہم نُحْيٖ زندہ کرتے ہین ہم مُردون کو یعنی مردہ نطفون کو ہم زندگی دیتے ہین وَنُمِيْتُ اور مارڈالتے ہین ہم دنیا مین وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ۝ اور ہماری طرف ہی پھرنا اونکو دوبارہ کہ حساب کے واسطے ہم اونھین زندہ کرینگے يَوْمَ تَشَقَّقُ الْاَرْضُ یاد کرو وہ دن جسدن پھٹیگی زمین اور دور ہوجائیگی عَنْهُمْ وہ آدمیون سے یعنی مُردون سے پس وہ مردے قبرون سے نکل آینگے سِرَاعًا دوڑتے ہوے پکارنے والے کی طرف ذٰلِكَ یہ مردون کو قبرون سے زندہ کرکے نکالنا حَشْرٌ جمع کرنا اور اوٹھانا ہی عَلَيْنَا یسیر ہم پر آسان نَحْنُ اَعْلَمُ ہم خوب جانتے ہین بِمَا يَقُوْلُوْنَ وہ بات جو کافر کہتے ہین انکار قیامت کے باب مین اور ای ہمارے حبیب تیرے حق مین بُری باتین اور میرے حق مین افترا وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ اور نہین ہی تو اونپر بِجَبَّارٍ زبردستی مسلط کہ جبر اور قہر سے اونکو ایمان پر لا فَذَكِّرْ پس نصیحت کر بِالْقُرْاٰنِ قرآن کے وعدہ اور وعید کے ساتھ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ۝ ع اوسے جو ڈرتا ہی میری وعید سے اسواسطے کہ ڈرنے والے ہین اونکے سوا اور لوگ قرآن سے نصیحت نہین مانتے

ع ۲ ۳

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ ذاریات کہ مفسرین کہتے ہین کہ مکہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ ساٹھ آیتین ہین

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ۝ حق تعالی قسم کھاتا ہی اون چیزون کی جو پراگندہ ہونے والیان ہین خاک وغیرہ مین پراگندہ ہوکر اور دانہ کو گھاس پیال بھس سے جدا کرنے والیان یا اون فرشتون کی جو ہوا مین چلانے والے ہین فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ۝ پھر اوٹھانے والیان بھاری بوجھ یعنی بدلیان جو بہت پانی برساتی ہین فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ۝ پھر چلنے والیان آسانی سے یعنی روان کشتیان یا ستارے جو اپنی منزلون مین سیر کرتے ہین فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ۝ پھر حصہ کرنے والیان کام کو یعنی وہ فرشتے جنسے مینھ روزیون وغیرہ کی تقسیم متعلق ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ لشکے وہ چار مقرب فرشتے مراد ہین کہ جنکے نام مزدا ایک ایک بڑا کام ہی جبرئیل علیہ السلام سے وحی متعلق ہی میکائیل علیہ السلام رحمت اور روزی تقسیم کرنے کے واسطے خاص ہین عزرائیل علیہ السلام کے نام موت ہی اسرافیل علیہ السلام صور پھونکنے پر مقرر ہین حق تعالی ان عجیب اور بڑی چیزون کی قسم یاد کرکے فرماتا ہی کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ وہ چیز جسکا تم وعدہ

دیے گئے ہو حشر نشر ثواب عذاب لَصَادِقٌ ۝ ضرور سچ اور صحیح ہو اور اوسمین کچھ خلاف نہین ہو وَإِنَّ الدِّينَ اور تحقیق جزا اور حساب کا دن لَوَاقِعٌ ۝ ضرور ہونا ہی اوسمین کچھ شک وشبہہ نہین وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۝ اور قسم آسمان کی جو سختی اور مضبوطی والا ہی یا بڑی زینت والا یا اچھی صورت والا اور اچھا معلوم ہونے والا یا راہون والا یعنی وہ راہین جنمین ستارے سیر کرتے ہین اور تبیان مین ہو کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کرتے ہین کہ اس سے ساتوان آسمان مراد ہی حق تعالی اوسکی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ إِنَّكُمْ بیشک تم اے مکہ والو لَفِي قَوْلٍ مُخْتَلِفٍ ۝ البتہ مخالف باتون مین ہو میرے پیغمبر کے ساتھ یعنی اونکو کبھی ساحر کہتے ہو کبھی شاعر کبھی کاہن کبھی مجنون یا قرآن کی شان مین تمھاری باتین مختلف ہین اوسے سحر کہتے ہو اور شعر اور کہانت اور افترا کیا ہوا اور اگلون کی کہانیان يُؤْفَكُ پھیرا جاتا ہی عَنْهُ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے یا قرآن سے مَنْ أَفِكَ ۝ وہ شخص جو پھیر گیا ہی خدا کے علم مین قضا اور قدر کے حکم کے ساتھ ایمان کی طرف سے اور قرآن کی جانب سے یعنی جو شخص خدا کے علم مین قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے محروم ہو وہی محروم ہی بیت ولما ہمہ مجروح وجگر پا ہمہ خونست بہ تا حکم ازل درحق کرس چونست قُتِلَ الْخَرَّاصُونَ ۝ لعنت کیے گئے ہین جھوٹے مختلف باتون والے اس سے وہ لوگ مراد ہین جو قافلے اوترنے کے وقت مکہ معظمہ کی گھاٹیون پر بیٹھتے اور ہر ایک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال آنے جانے والون سے نئی طرح پر کہتا اور لوگون کو آپکی محبت سے باز رکھتے حق تعالی نے اونپر لعنت کی اور فرمایا کہ الَّذِينَ هُمْ جھوٹے وہ لوگ ہین جو فِي غَمْرَةٍ جہالت اور نہایت غفلت مین سَاهُونَ ۝ غافل ہین اوامر ونواہی سے يَسْأَلُونَ أَيَّانَ يَوْمُ الدِّينِ ۝ پوچھتے ہین پیغمبر اور مومنون سے کہ کب ہوگا روز جزا جسے تمھارے خدا نے قسم کھاکر کہا ہی کہ إِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ کا وہ بات ہنسی اور تکذیب کی راہ سے کہتے تھے حق تعالی نے فرمایا کہ جزا ہونے والی ہی يَوْمَ هُمْ اوسدن جبکہ وہ کافر عَلَى النَّارِ دوزخ کی آگ پر يُفْتَنُونَ ۝ جلائے جائینگے اور عذاب کیے جائینگے اور دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے ذُوقُوا اب چکھو فِتْنَتَكُمْ اپنا عذاب هَٰذَا الَّذِي كُنتُم بِهِ یہ ہی وہ کہ تھے دنیا مین اوسکے ساتھ یعنی اوسکے آنے کی تَسْتَعْجِلُونَ ۝ جلدی کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِن بیشک پرہیز کرنے والے شرک اور گناہ سے اوسدن فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ باغون مین ہونگے اور جاری چشمون مین یعنی ایسے باغون مین جنمین نہرین جاری ہونگی آخِذِينَ قبول کرنے والے اور لینے والے مَا آتَاهُمْ رَبُّهُمْ اوس چیز کو جو اپنے فضل سے عطا کی ہی اونھین اونکے رب نے اعمال اور اقوال کا ثواب إِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وہ تھے قَبْلَ ذَٰلِكَ قبل جنت مین داخل ہونے کے مُحْسِنِينَ ۝ نیک کام کرنے والے اور فرمانبردار كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ تھے تھوڑی رات مَا يَهْجَعُونَ ۝ نہ سوتے یعنی رات کو اکثر عبادت مین مشغول ہوتے انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب اور عشا کے درمیان نفلین پڑھا کرتے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اسکے یہ معنی ہین کہ اونپر ایسی رات کم گذرتی تھی کہ اوسکے اول یا درمیان یا آخر مین نماز نہ پڑھتے ہون اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ اسکے معنی یہ ہین کہ بے عشا کی نماز پڑھے ہوے نہ سوتے تھے اور اوسکے وقت کو لمبا کھینچتے آدھی رات تک وَبِالْأَسْحَارِ اور تھے کہ فجرون کو هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ وہ استغفار کرتے تھے یعنی باوجود اسکے کہ رات کو

وہ لوگ کم نماز پڑھتے اور کم سوتے تھے جب صبح ہوتی تو استغفار کرتے تھے اس طور پر کہ گویا تمام شب گناہ کیا کیے تھے اور اس نماز کو کچھ حساب مین نہ لاتے تھے بیت طاعت ناقص ما موجب غفران نشود ۔ رنیم گرید دست عصیان نشود ۔ وَفِيْٓ اَمْوَالِهِمْ اور انکے مالون مین حَقٌّ حق اور حصہ تھا لِّلسَّآئِلِ سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُوْمِ ۝ اور بے نصیب کے لیے اور محروم اوس مستحق کو کہتے ہین کہ جو کسی سے کچھ سوال نہ کرے اور لوگ گمان کرین کہ یہ غنی اور مالدار ہی اور اوسے صدقہ نہ دین یا محروم وہ شخص ہے جسکی کھیتی وغیرہ کو نقصان پہونچے یا وہ فقیر جسکے لڑکیان ہون یا وہ اولاد ی غلام جسکا آقا خرچ نہ دے بہرتقدیر اون لوگون نے اپنے مال مین حق مقرر کر رکھا تھا سوال کرنے والے اور نہ سوال کرنے والے کے لیے وَفِي الْاَرْضِ اور زمین مین اٰيٰتٌ نشانیان ہین قدرت الٰہی پر دلیل پکڑنے کو لِّلْمُوْقِنِيْنَ ۝ یقین کرنے والون کے واسطے جو نشانیان روے زمین پر ہین اون نشانیون مین سے کھانین ہین کہ اونمین سے انواع واقسام کے جواہر نکالتے ہین اور اونمین والے اور ساگ اور درخت اور اونکے اقسام اور حیوانات ہین چرند پرند درند کیڑے مکوڑے اور اونکے اقسام اور زمین کی ذات مین نشانیان ہین وہ اوسکے اجزا کی کیفیتون اور خاصیتون اور منفعتون کا اختلاف ہے وَفِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ اور نشانیان ہین تمھاری ذاتون مین اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝ کیا تم نہین دیکھتے یہ استفہام حکم کے معنی مین ہے یعنی نظر عبرت سے دیکھو اور اپنی ذات مین کمال صنعت کی علامت مشاہدہ کرو اسواسطے کہ عالم مین کوئی چیز نہین مگر اوسکا نمونہ تمھاری ذات مین ہے اور باوصف اسکے اچھی ہیئت اور خوب ترکیبین اور دلچسپ صورتین اور عجیب غریب کام اور مختلف صنعتین نکالنے اور انواع واقسام کے کمالات جمع کرنے مین منفرد اور بے مثل ہو حقائق سلمی مین ہے کہ جو کوئی یہ نشانیان اپنی ذات مین نہ دیکھے اور اپنے صفحۂ وجود مین قدرت کے آثار مطالعہ نہ کرے اوسنے اپنا حظ ضائع کیا ہوگا اور زندگی سے بے بہرہ رہا ہوگا نظم نظرے بسوے خود کن کہ تو جان دلربائی ۔ مفگن بخاک خود را کہ تو از بند جانی ہے تو ز چشم خود نہانی تو کمال خودچہ دانی ۔ چو دُر از صدف برون آے کہ تو بس گران بہائی ۔ وَفِي السَّمَآءِ اور آسمان مین ہے رِزْقُكُمْ تمھاری روزی یعنی رزق کے اسباب کہ مینھ ہی یا جو رزق تمھاری قسمت مین ہے وہ لوح محفوظ مین لکھا ہوا ہے بیان مین کہا ہے کہ لوح چوتھے آسمان مین ہے وَمَا تُوْعَدُوْنَ ۝ اور آسمان مین وہ بھی ہے جس چیز کا تمکو وعدہ دیا ہے یعنی ثواب اسواسطے کہ جنت اور اوسکی نعمتین ساتوین آسمان مین ہین سدرۃ المنتہی کے قریب فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ پس قسم آسمان اور زمین کے رب کی کہ اِنَّهٗ لَحَقٌّ بیشک جو مذکور ہوا روزی اور ثواب کا حال البتہ وہ حق ہے مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝ مثل اوسکے کہ تم بات کرتے ہو یعنی جسطرح تمھاری بات کرنے مین شک نہین اوسی طرح میرے روزی دینے مین بھی شک نہین ع ۲۲ هَلْ اَتٰىكَ بیشک آئی تیرے پاس حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ بات ابراہیم کے مہمانون کی اور وہ گیارہ فرشتے تھے کہ قوم لوط کو ہلاک کرنے کے واسطے نازل ہوے تھے بیان مین ہے کہ چار فرشتے تھے جبرئیل میکائیل اسرافیل وعزائیل علیہم السلام الْمُكْرَمِيْنَ ۝ مہمان بزرگی کیے گئے خدا کے نزدیک یا حضرت ابراہیم کے نزدیک اسواسطے کہ اونکی خدمت کے واسطے آپ اپنی ذات سے مستعد ہو گئے اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ یاد کر جب داخل ہوے مہمان ابراہیم علیہ السلام کے پاس فَقَالُوْا تو بولے کہ سَلٰمًا سلام ہے تجھکو سلام قَالَ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ سَلٰمٌ تم پر سلام اور تم ہو قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ مگر وہ بے پہچانے ہوے یعنی ہرگز نہ آپ نے

وقفلانہ

آدمی ہین نے نہین دیکھے نہ صورت مین نہ قد و قامت مین مجھے بتاؤ تو کہ تم کون لوگ ہو وہ بولے کہ ہم مہمان ہین فَرَاغَ پس پھرے
ابراہیم علیہ السلام اِلٰٓی اَهْلِهٖ اپنے گھر والون کی طرف آہستہ کہ اون مہمانون کو نہ معلوم ہو کہ یہ کہان جاتے ہین فَجَآءَ پھر لائے
بِعِجْلٍ سَمِیْنٍ ۝ پھر لائے تیار پھڑا بھنا ہوا فَقَرَّبَهٗٓ پھر نزدیک کیا اوسے اِلَیْهِمْ اونکی طرف یعنی اونکے سامنے رکھدیا اونہون نے
اوسکی طرف رغبت نہ کی قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہ تم کیون نہین کھاتے آؤ مین سے یعنی کھاؤ وہ بولے کہ
ہم نہین کھاتے فَاَوْجَسَ پھر دل مین آیا ابراہیم کے مِنْهُمْ اونسے خِیْفَةً خوف یعنی حضرت ابراہیم کا دل مبارک ڈرا کہ مبادا
چور نہون اور اونکو ہلاک کرنے کا ارادہ کرین اسواسطے کہ اوس زمانہ مین یہ عادت تھی کہ جو کوئی کسی سے دشمنی رکھتا تو اوسکا کھانا
نہ کھاتا جب فرشتون نے حضرت ابراہیم مین خوف کا اثر دیکھا تو قَالُوْا لَا تَخَفْ بولے کہ تو نہ ڈر ہم فرشتے ہین خدا کے بھیجے ہم سے
حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تمنے پہلے سے کیون نہ کہا کہ مین بچھڑا نہ ذبح کرتا اور اوسکی ماں سے نہ چھوڑاتا پس حضرت جبرئیل نے اپنا پیار
اوس بچھڑے پر ملدیا وہ زندہ ہوکر کودنے لگا اور چلاتا ہوا اپنی ماں کی طرف چلا حضرت بی سارہ دروازہ کے پیچھے کھڑی یہ حال
دیکھتی تھین اور ابراہیم علیہ السلام اس حال سے متعجب ہوئے اور فرشتون نے دوبارہ بات کرنا شروع کی وَبَشَّرُوْهُ اور خوشخبری دی اوسے
بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ۝ ایک علم والے بیٹے کی یعنی حضرت سارہ سے ایک بیٹا اسحاق نام پیدا ہونے کی حضرت ابراہیم کو خوشخبری دی کہ وہ بیٹا
جب جوان ہوگا تو عالم ہوگا فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ پھر گھر کی طرف رخ کیا اوسکی بی بی سارہ نے فِیْ صَرَّةٍ غل کرنے کے حال مین
اور کہتی تھین اللیا اللیا اور یہ کلمہ اونکی زبان مین تھا جب بڑے امور ہوتے تو اوسوقت لوگ زبان پر لاتے تھے فَصَكَّتْ پھر طمانچہ مارا
وَجْهَهَا اپنے مونھ کو جیسا کہ تعجب کے وقت عورتین کرتی ہین وَقَالَتْ اور بولین عَجُوْزٌ عَقِیْمٌ ۝ بوڑھیا بانجھ کیا جنیگی قَالُوْا
كَذٰلِكِ لے فرشتون نے کہا کہ ہان ایسی ہی خوشخبری دی ہے ہمنے تجکو قَالَ رَبُّكِ کہا ہے تیرے رب نے اور ہمنے اوسکے کہے کی خبر دی اِنَّهٗ
هُوَ الْحَكِیْمُ بیشک وہ حکم کرنے والا ہے تیرے بیٹا پیدا ہونے کا الْعَلِیْمُ خوب جانتا ہے تیرا بانجھ ہونا اور جو کوئی حکمت والا
علم والا ہو وہ ضرور تیری درستی اور اصلاح پر بھی قادر ہے مظلم کسے کو بکار نہ دانا بود ✤ بر اتمام آن ہم توانا بود ✤ بجز درگشش ولکن سوے کس ✤
مراد دل خویش از و خواہ وبس ✤ جب ابراہیم علیہ السلام نے جانا کہ وہ فرشتے ہین اور اٹھا ہوا انکا اور ترا کسی بڑے ہی کام کے واسطے ہوگا
قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ کہا کہ کیا بڑا کام ہے تمکو اَیُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝ اوسکے ہو وہ قَالُوْٓا وہ بولے کہ اِنَّآ
اُرْسِلْنَآ ہم بھیجے گئے ہین اِلٰی قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ۝ گنہگارون کے ایک گروہ کی طرف یعنی کافرون کی جانب اسواسطے
کہ سب گناہون کا سردار کفر ہے اور ہم آئے ہین لِنُرْسِلَ تاکہ ہم بھیجیں عَلَیْهِمْ اونپر یعنی اونکو ہلاک اور زیر و زبر کرنے کے سبب
حِجَارَةً مِّنْ طِیْنٍ ۝ پتھر مٹی سے یعنی مٹی کی ہوئی پتھر کی سی سخت جیسے اینٹ مُّسَوَّمَةً پتھر نشان کیا ہوا
عِنْدَ رَبِّكَ تیرے رب پاس لِلْمُسْرِفِیْنَ ۝ اون لوگون کے واسطے جو کفر اور گناہ مین حد سے باہر ہوجانے والے ہین
لکھا ہے کہ وہ پتھر نام لکھے ہوئے تھے سیاہ اور سفید خطوط یا ہر پتھر پر اوسکا نام لکھا تھا جو اوس پتھر سے ہلاک ہوگا اور یہ پتھر اونپر اونکے
ہلاک ہونے کے بعد برسائے گئے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ وہ پتھر اون لوگون پر برسے جو اوس شہر مین نہ تھے سب کافر وہ پتھر برسنے سے



ہلاک تہیں ہوے اور جب حضرت ابراہیم کو معلوم ہوا کہ یہ فرشتے ہین تفکہ مین قوم لوط کو ہلاک کرنے جاتے ہین تو آپ کا دل مبارک اپنے بھتیجے لوط علیہ السلام کے سبب ملول و غمگین ہوا کہ اوسکا حال اس بلا مین کیا ہوگا فرشتے بولے کہ رنج نہ کیجیے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیان نجات پاوینگی فَاَخْرَجْنَا پس نکالینگے ہم اوسے مَنْ كَانَ فِيْهَا جو کوئی ہو موتفکہ کے دیہات مین مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ایمان والون مین سے فَمَا وَجَدْنَا پھر ہم نہ پاوینگے فِيْهَا اون قریون مین غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ سوا ایک گھر مسلمانون سے کہ لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیان اوسمین ہین اور بعضون نے کہا ہو کہ اوس قوم مین سے ایک شخص حضرت لوط پر ایمان لایا تھا میں اس مین وَتَرَكْنَا اور چھوڑی ہمنے فِيْهَا اون دیہات مین اٰيَةً ایک نشانی عذاب کی لِّلَّذِيْنَ اون لوگون کی عبرت کے واسطے جو يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ ڈرتے ہین عذاب دردناک سے اور وہ نشانی سیاہ پانی ہین اور قوم لوط کے مکانون کا اوندھا وَفِيْ مُوْسٰى اور موسیٰ علیہ السلام کے قصہ مین بھی ایک نشانی ہو ڈرنے والون کے واسطے اِذْ اَرْسَلْنٰهُ جب بھیجا ہمنے اوسے اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جیسے ید بیضا اور عصا فَتَوَلّٰى تو پھر گیا فرعون بِرُكْنِهٖ اپنی قوت کے سبب سے یعنی چونکہ لشکر اور خزانہ کے باعث سے زور رکھتا تھا اسوجہ سے اوسنے ایمان لانے سے انکار کیا وَقَالَ سٰحِرٌ اور بولا کہ موسیٰ جادوگر ہو ڈھبندی کرکے لوگون کو خلاف عادت کام دکھاتا ہو اَوْ مَجْنُوْنٌ ۝ یا دیوانہ ہو کہ اپنا انجام کار نہین سوچتا محققون نے کہا ہو کہ حضرت موسیٰ پر فرعون کی طعن اوسکے کمال نادانی کی دلیل ہو اسواسطے کہ اونپر دو مخالف چیزون کے ساتھ طعن کی اس لیے کہ یہ مڑھا ہوا ہو کہ جادو کرنے کو کمال عقل اور ذہن رسا اور اوس فن مین پوری مہارت چاہیے اور دیوانہ ہونا زوال عقل کی دلیل ہو تو کمال عقل اور زوال عقل ایک دوسرے کی ضد ہین تو فرعون جب حضرت موسیٰ سے پھر گیا اور اونپر طعن کی اور اوسکی قوم اس بات مین اوسکے ساتھ متفق تھی فَاَخَذْنٰهُ تو پکڑ لیا ہمنے اوسکو اپنے غضب مین وَجُنُوْدَهٗ اور اوسکے لشکر کو فَنَبَذْنٰهُمْ پھر ڈالدیا ہمنے اون سب کو فِي الْيَمِّ دریا مین یعنی ہمنے اونکو ڈبو دیا وَهُوَ اور وہ فرعون مُلِيْمٌ ۝ مستحق ملامت کا تھا یا اپنے کو ملامت کرنے والا کہ مین نے ایمان کیون نہ قبول کیا اور موسیٰ سے پھر کر اونپر طعن کیون کی تھی اور اسی سبب سے اوسنے کہا تھا کہ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَفِيْ عَادٍ اور قوم عاد کے ہلاک ہونے مین بھی نصیحت اور عبرت ہو عبرت لینے والون کو اِذْ اَرْسَلْنَا جب بھیجی ہمنے عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ۝ اونپر ہوا نے فائدے اور بغیر بھلائی کی یعنی وہ ہوا جس سے نہ درخت بار ور ہوا اور نہ ابر اوٹھے مَا تَذَرُ نہ چھوڑا اوس ہوا نے مِنْ شَيْءٍ اَتَتْ کسی چیز کو کہ گذری عَلَيْهِ اوسپر اِلَّا جَعَلَتْهُ مگر یہ کہ کر دیا اوس چیز کو كَالرَّمِيْمِ ۝ مثل سوکھی ہوئی گھاس کے یا پرانی گلی ہوئی ہڈی کے مانند وَفِيْ ثَمُوْدَ اور قوم ثمود کے قصہ مین بھی ایک نشانی ہو ڈرنے والون کے لیے اِذْ قِيْلَ لَهُمْ جب کہا گیا اونکے واسطے حضرت صالح کی تکذیب اور اونٹنی کے کوچین کاٹنے کے بعد کہ تم تَمَتَّعُوْا فائدہ اوٹھاؤ زندگی سے اور دنیا کے کامون سے حَتّٰى حِيْنٍ ۝ عذاب کے وقت تک کہ تین دن گذرنے کے بعد وہ وقت ہوگا فَعَتَوْا اور سرکشی کی اونھون نے عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ حکم سے اپنے رب کے اور اپنے حال کے تدارک مین نہ مشغول ہوے فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ

پھر پکڑ لیا اونھین ہلاک کرنے والے عذاب نے تین دن کے بعد وَهُمْ يَنْظُرُونَ اور وہ انتظار کرتے تھے اور عذاب سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی چیخ مراد ہے جیسا کہ اس مقام کے سوا کئی بار مذکور ہو چکا فَمَا اسْتَطَاعُوا پھر نہ سکے وہ مِنْ قِيَامٍ اوٹھنا یہ اونکی عاجزی سے کنایہ ہے یعنی کھڑے ہونے پر قادر نہ تھے کہ اوٹھین اور عذاب سے بھاگین یا یہ طاقت نہ رکھتے تھے کہ اپنی مہم کی اصلاح پر قائم ہون اور عذاب دفع کرنے مین کوشش کرین وَمَا كَانُوا مُنْتَصِرِينَ اور نہ تھے انتقام لینے والے ہمسے یا مدد دینے والے ایک دوسرے کو عذاب روکنے مین وَقَوْمَ نُوحٍ اور ہلاک کیا ہمنے قوم نوح کو مِنْ قَبْلُ قوم عاد اور قوم ثمود سے قبل اِنَّهُمْ كَانُوا بیشک وہ لوگ تھے قَوْمًا فَاسِقِينَ ایک گروہ فاسق یعنی کفر اور عصیان کے سبب سے دائرہ استقامت سے نکلنے والے وَالسَّمَاءَ بَنَيْنَاهَا اور آسمان کو ہمنے بنایا بِأَيْدٍ اپنی قوت الوہیت یعنی زور خدائی سے اور بعضون نے کہا ہے کہ اوس قوت سے جو ہم اوسکے پیدا کرنے پر رکھتے ہین وَإِنَّا لَمُوسِعُونَ اور ہم قادر ہین اوسکے بنانے پر بندون پر اسطرح ہم روزی کشادہ کرنے والے ہین جسطرح آسمان کو ہمنے کشادہ کردیا وَالْأَرْضَ فَرَشْنَاهَا اور بچھایا ہمنے زمین کو فَنِعْمَ الْمَاهِدُونَ پھر خوب بچھانے والے ہمنے اوسے وَمِنْ كُلِّ شَيْءٍ اور ہر جنس موجودات کی جنسون مین سے خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ پیدا کی ہمنے دو قسم کہ ایک دوسرے کی جوڑا ہونے والی ہے یا شکل کے لحاظ سے جیسے مرد عورت یا تخالف کی رو سے جیسے اوجالا اندھیارا آگے پیچھے آنے کی راہ سے جیسے رات دن یا مخالفت کی وجہ سے جیسے تر خشک اور اسی طرح قیاس کرلینا چاہیے آسمان زمین پہاڑ میدان بر و بحر کفر و ایمان شقاوت سعادت جاڑا گرمی جن و انس اور صفات مین سے جیسے حلم و قہر نامردی اور مردانگی سخاوت اور بخل اور اسی کے مثل ہین حق و باطل شیرینی تلخی بیماری صحت غنی ہونا فقیر ہونا ہنسنا رونا خوشی غم موت زندگی اور علیٰ ہذا القیاس جسقدر خیال کیجیے خدا کی مخلوقات مین جوڑ نکلینگے اور یہ جوڑ اسواسطے پیدا کیے لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ شاید تم نصیحت مانو اور یہ بات جانو کہ وحدانیت اور فردانیت خاص میری ہی صفت ہے اسواسطے کہ تعداد ممکنات کے جتنے جوڑون مین سے ہے اور مین واجب بالذات ہون اور وہ واجب تعداد اور انقسام نہین قبول کرتا منظم ذاتش از قسمت و تعدد پاک بود وحدت او مقدس از اشتراک بود از عدد و دم مزن کہ او فرد است بود کہ عدد بہر فرد خورد است احد است و شمار از و معزول صمد است و نیاز و مخذول فَفِرُّوا إِلَى اللَّهِ پس بھاگو اور رجوع کرو خدا کی توحید کی طرف یا اوسکے عذاب سے اوسکے ثواب کی جانب یا اوسکی معصیت سے اوسکی طاعت کی طرف اور شیخ سہل تستری سے یہ معنی منقول ہین کہ بھاگو اوسکی طرف اوسکے ماسوا سے اور بحر الحقائق مین یہ معنی لکھے ہین کہ اے لوگو جو بھاگے ہو خلق مین تعلق کے سبب سے حق مین بھاگو قطع تعلق کرکے اور امام قشیری رحمہ اللہ تعالیٰ کا کلام اسطرف راجع ہے کہ اپنے وصف سے بھاگو حق کے وصف کی طرف بلکہ اپنے سے فرار کرو اور حق کے ساتھ قرار پکڑو بیت ہیچ تن در تو نیاویخت کہ از خود نہ گریخت ہیچکس با تو نہ پیوست کہ از خود نہ بریخت إِنِّي لَكُمْ بیشک مین تمھارے واسطے مِنْهُ عذاب الٰہی سے نَذِيرٌ مُبِينٌ ڈرانے والا ہون کھلا ہوا یا وہ بات بیان کرنے والا ہون جس سے بچنا چاہیے وَلَا تَجْعَلُوا اور نہ ٹھہراؤ اور نہ پوجو مَعَ اللَّهِ خدا کے ساتھ إِلَٰهًا آخَرَ کسی دوسرے معبود کو إِنِّي لَكُمْ بیشک مین تمھارے واسطے مِنْهُ خدا سے اوسکے غیر کی عبادت کرنے مین نَذِيرٌ ڈرانے والا ہون مُبِينٌ کھلا ہوا اور

کھلا ہوا کذٰلِکَ اسطرح تیری قوم کے لوگ تجھے سحر اور جنون کے ساتھ منسوب کرتے ہین اسی طرح مَآ اَتَی الَّذِیْنَ نہین آیا اون
لوگون کے پاس جو تجھ سے مِنْ قَبْلِهِمْ کفار سے پہلے مِّنْ رَّسُوْلٍ کوئی رسول اِلَّا قَالُوْا مگر یہ کہا اون لوگون نے کہ وہ رسول
سَاحِرٌ جادوگر ہے اَوْ مَجْنُوْنٌ یا دیوانہ ہے اگر رسول نے اون لوگون کو معجزہ دکھایا تو اوسکے فعل کو اون لوگون نے سحر کہا
اور اگر رسول نے بعث و حشر کی خبر دی تو اوسکے قول کو اون لوگون نے دیوانون کی بات سے مشابہت دی اَتَوَاصَوْا کیا وصیت
کردی تھی اون اگلون نے ان پچھلون کو بِهٖ اس بات کی کہ سب نے یہی بات کہی استفہام نفی کے معنی مین ہے یعنی وصیت نہین کی ہے بَلْ هُمْ
قَوْمٌ بلکہ وہ ایک گروہ ہین طَاغُوْنَ نافرمانی کرنے والے اور حد سے بڑھنے والے اور اوسکی نافرمانی اور زیادتی یہ بات کہلاتی ہے
فَتَوَلَّ پس موڑ منہ پھیر عَنْهُمْ اون سے بدلا لینے سے تا وقتیکہ قتال پر امور نہو فَمَآ اَنْتَ پس تو نہین ہے بِمَلُوْمٍ ملامت کیا ہوا
خدا کے نزدیک اون سے منہ پھیرنے کی وجہ سے معالم مین ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور
صحابہ رضی اللہ عنہم غمناک ہوے کہ اب وحی بند ہوئی اور نزول عذاب نزدیک ہوا تو پھر یہ آیت آئی کہ وَّذَكِّرْ اور نصیحت کر
وعظ اور نصیحت چھوڑ نہیں فَاِنَّ الذِّكْرٰى پس بیشک نصیحت کرنا تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ فائدہ کرتا ہے مومنون کو یعنی
کافرون کے عناد اور انکار کے سبب سے مومنون کی تربیت سے ہاتھ نہ اوٹھا اسی طرح نصیحت کرنے پر ثابت رہ کہ وعظ کہنے سے
بہت فائدے ہین فصول مین ہے کہ وعظ کہنے والے کے کلام مین دس چیزین ہونا چاہیے تاکہ سننے والون کو مفید ہو ایک تو خدا کی
نعمت لوگون کو یاد دلائے کہ وہ شکر گزاری کرین دوسری محنت اور مصیبت کا ثواب ذکر کرے کہ لوگ اوپر صبر کرین تیسری گناہون کا
عذاب بیان کرے تاکہ اوس سے باز آئین اور توبہ کرین چوتھی شیطانی وسوسہ اور مکر کہ سنائے کہ لوگ اوس سے بچین پانچوین
دنیا کا فنا اور زوال اور بے اعتبار ہونا ظاہر کردے کہ لوگ اوس سے دل نہ لگائین چھٹی موت کا برابر ذکر کرتا رہے کہ سننے والے
چلنے پر آمادہ ہو جائین ساتوین قیامت اور اوسکی ہولون کا ذکر سنائے کہ اوس دن کا کام بنائین آٹھوین دوزخ کے ڈر کے
اور اقسام عذاب شمار کرے کہ اوس سے ڈرین نوین بہشت کے درجے اور اوسکی نعمتین گنے تاکہ اوسکی طرف راغب ہون دسوین
کلام کی بنیاد خوف و رجا پر رکھے یعنی کبھی حق تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت بیان کرے تاکہ اوس سے ڈرین اور کبھی اوسکی رحمت مغفرت
مہربانی تقریر کرے تاکہ اوس سے امیدوار ہون تو جو نصیحت اور وعظ ان چیزون کو شامل ہے مومنون کو اوس سے نفع حاصل ہے
وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اور نہین پیدا کیا جنون اور آدمیون کو جو اہل ایمان ہین اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ مگر اوسواسطے
کہ میری عبادت کرین یا جتنے جن اور انسان ہین اون سب کو نہین پیدا کیا مگر اسواسطے کہ اونکو اپنی عبادت کا اہم حکم کرین
اور سب کو حکم کیا ہے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللہ اور مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ معنی کیے ہین کہ نہین پیدا کیا ہمنے اونکو مگر اسواسطے کہ ہمکو وہ
پہچانین اور سب اوسے پہچانتے ہین بعضے حکم نہین مانتے اور بعضے اوسکی عبادت مین شریک ٹھہراتے ہین اس آیت کے دقائق اور
حقائق جواہر التفسیر مین حوالہ ہین وَمَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ نہین چاہتا ہون مین اپنے پیدا کیے ہوؤن سے مِّنْ رِّزْقٍ کچھ روزی
وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ اور نہین چاہتا ہون کہ کھانا دین مجھے بلکہ روزی دینا اور کھانا کھلانا میری ہی صفت ہے

پس اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ تحقیق کہ اللہ وہی ہی روزی دینے والا بندون کو اوسکا غیر نہین ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ قوت اور قدرت والا اپنی قدرت مین استوار اور ثابت ترجمۂ رشیدی مین قوی اور متین کے یہ معنی لکھے ہین کہ اوسکی قدرت قاہرہ اوسکی قوت بالغہ کی دلیل ہوئی اور اوسکی شدت قوت اوسکی متانت قدرت پر حجت ہوگئی نہ کارسازی مین اوسکی متانت کو کچھ فتور ہی اور نہ رزق رسانی اور بندہ نوازی مین اوسکی قدرت کو کمی اور قصور ہی نظم رساند رزق بر وجہے کہ شاید بسازد کارنا نوعے کہ باید برورزی نوایان را نوازد بہ برحمت بیکسان را کارسازد فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا پس تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے ہی جنھون نے ظلم کیا اپنے اوپر کفر کے سبب سے یعنی مکہ والون کے واسطے ہی ذَنُوْبًا حصہ عذاب مین سے مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ مانند اونکے یارون کے حصہ کے کہ وہ اگلے کافر تھے یعنی جو عذاب اونپر پہونچا تھا وہ انپر بھی پہونچیگا فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ پس چاہیے کہ جلدی نکریں اوسے طلب کرنے مین فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس واسطے اون لوگون پر جو کافر ہوے مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ عذاب سے اونکے اوسدن کے جسکا وعدہ دیے گئے ہین اور وہ قیامت کا دن ہی یا جنگ بدر کا واللہ اعلم ع ۱۴

سورۃ الطور مکیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وھی تسع واربعون اٰیۃ

سورہ طور مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

اور وہ اونچاس آیتین ہین

وَالطُّوْرِ قسم طور سینا پہاڑ کی یعنی جبل زبیر کی جسپر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کا کلام سنا اور بعضون نے کہا ہی کہ مطلق پہاڑ مراد ہین کہ زمین کی میخین ہین وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ اور قسم کتاب کی کہ لکھی ہوئی ہی فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ایسے صحیفہ مین جو پڑھتے وقت کھولا جاتا ہی اس کتاب سے قرآن مراد ہی یا وہ چیز جو لوح محفوظ مین لکھی گئی ہی اس تقدیر پر رق منشور مجاز ہوگا اسواسطے کہ لوح محفوظ زمرد سبز کی ہی یا حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تختیان مراد ہین کہ اونپر لکھتے وقت قلم کی آواز سنتے تھے یا توریت مراد ہی کہ اوسمین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت لکھی تھی یا اعمال لکھنے والے فرشتون کے نوشتے مراد ہین یا وہ کتاب مقصود ہی جو حق تعالیٰ نے فرشتون کے واسطے لکھی ہی کہ اوسمین جو کچھ ہوا ہی اور ہوگا اوسکا علم پڑھتے ہین وَالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ اور قسم ہی آباد گھر کی یعنی کعبہ کی کہ حاجیون کی زیارت اور مجاورون کی خدمت سے اوسکی آبادی ہی یا اوس محل کی جو ساتوین آسمان پر کعبہ شریف کے مقابل اور محاذی واقع ہوا ہی اور آبادی اس سے ہی کہ فرشتے کثرت سے اوسکا طواف کرتے ہین وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ اور قسم اونچی چھت یعنی آسمان کی کہ انوار حکمت جمع ہونے اور اسرار فطرت چھپے رہنے کی جگہ ہی یا قسم عرش اعظم کی وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ اور قسم دریا کی جو چڑھا اور بڑھا ہی یعنی بحر محیط کی یا بحر الحیوان کی جو عرش کے نیچے ہی یا دوزخ کی دریا مین سے چالیس دن تک قبرون پر پہلے نفخہ کے بعد مینھہ برسائینگے تاکہ دوسرے نفخہ کے ساتھ قبرون سے مردے نکل آئین یا بحر مسجور جہنم ہی اور ارباب تحقیق کے نزدیک طور نفس ہی کہ کلیم قلب اسپر حق سبحانہ تعالیٰ سے مناجات کرتا ہی اور کتاب سطور ایمان ہی کہ رق منشور قلب مومن قلم رحمت ازلی سے لکھا ہوا ہی کہ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ اور بیت معمور عارفون کے دل کا بھید ہی کہ تجلیات سبحانی کی نظرون سے آبادی پائی ہی اور سقف مرفوع روح رفیع القدر ہی

کہ خانۂ دل کی چھت ہی اور بحر مسجور وہ دل ہی جو آتش محبت پر سکا ہو اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ بیشک تیرے رب کا
عذاب لَوَاقِعٌ ضرور ہونے والا ہی اور اوترنے والا ہی مَّا لَهُ نہیں ہی اوس عذاب کو مِن دَافِعٍ کوئی دفع کرنے والا بلکہ ہر حال میں
وہ واقع ہوگا یَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ جسدن پھر یگا آسمان مَوْرًا پھرنا یعنی اضطراب میں آکر پھٹ جائیگا وَتَسِيرُ الْجِبَالُ
اور چلینگے پہاڑ یعنی ہوا میں اوڑ جائینگے روئی کی طرح سَيْرًا چلنا یعنی اوڑکر فَوَيْلٌ تو پس عذاب کی سختی یَوْمَئِذٍ اوسدن
لِّلْمُكَذِّبِينَ تکذیب کرنے والوں کے واسطے ہوگی جنھوں نے خدا رسول کی بات کو جھوٹ جانا الَّذِينَ هُمْ وہ لوگ جو فِي خَوْضٍ
شروع کرنے میں باطل باتوں کے کہ قرآن شریف پر ہنسی ہی اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکذیب اور بعث و حشر کا انکار يَلْعَبُونَ کھیل
کرتے ہیں یعنی غفلت کی روسے یہ تین کرتے ہیں اور یہ ہودہ کلام کہتے ہیں يَوْمَ يُدَعُّونَ نہیں ڈرتے اوسدن سے جسدن
ڈالے جائینگے کافر یعنی ذلت اور سختی کے ساتھ کھینچے جائینگے إِلَىٰ نَارِ جَهَنَّمَ آتش دوزخ کی طرف دَعًّا دھکا کھینچکر لکھا ہی کہ کافروں کے
ہاتھ تو اونکی گردنوں میں باندھینگے اور اونکی پیشانیاں پیروں کی پشت سے چپکائینگے اور دوزخ میں ڈالدینگے اور کہینگے کہ هَٰذِهِ
النَّارُ الَّتِي یہ وہ آگ ہی کہ دنیا میں كُنتُم بِهَا تھے تم اوسکے ساتھ تُكَذِّبُونَ تکذیب کرتے اور باور نہ رکھتے
اور پیغمبر کی وحی کو سحر جانتے تھے أَفَسِحْرٌ هَٰذَا کیا سحر ہی یہ جو تم دیکھتے ہو أَمْ أَنتُمْ یا تم لَا تُبْصِرُونَ
نہیں دیکھتے ہو یہاں جسطرح دنیا میں کہتے تھے کہ ہمپر ڈھبندی کردی ہی اِصْلَوْهَا اوو دوزخ میں فَاصْبِرُوا
پھر صبر کرو اوسکے عذاب پر أَوْ لَا تَصْبِرُوا یا نہ صبر کرو بے صبری کرو سَوَاءٌ یکسان ہی عَلَيْكُمْ
تمپر صبر اور بے صبری یعنی نہ بچ سکتے ہو نہ بھاگ سکتے ہو اور ہمیشہ عذاب میں رہوگے إِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہیں کہ
جزا دیے جاتے ہو مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ اوس چیز کی جو تم عمل کرتے تھے دنیا میں إِنَّ الْمُتَّقِينَ بیشک پرہیزگار
لوگ جنھوں نے کفر اور شرک سے پرہیز کیا فِي جَنَّاتٍ باغوں میں ہیں اور کیا باغ ہیں وَنَعِيمٍ اور نعمتوں میں ہیں
اور کیا نعمتیں ہیں فَاكِهِينَ خوش اور مزے اوڑانے والے بِمَا آتَاهُمْ اوس چیز کے سبب سے جو عطا کی ہی اونکو رَبُّهُمْ
اونکے رب نے ہمیشہ کے واسطے بزرگیان وَوَقَاهُمْ اور بسبب اوسکے کہ بچایا اونکو رَبُّهُمْ اونکے رب نے عَذَابَ
الْجَحِيمِ عذاب دوزخ سے اور جنت کے فرشتے برابر اونسے کہینگے کہ كُلُوا کھاؤ جنت کے کھانے وَاشْرَبُوا اور پیو پینے کی
چیزیں کھانا پینا هَنِيئًا پچتا ہوا کہ نہ بدہضمی ہو اور نہ کمی کرے اور تمھارے واسطے یہ جزا بِمَا كُنتُمْ بسبب اوسکے ہی
کہ تھے تم دنیا میں تَعْمَلُونَ عمل کرتے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہر چند وعدہ بندہ کے کام پر ہی مگر اصل اوسکا
فضل ہی ورنہ ظاہر ہی کہ ہمارے کام کی کیا مزدوری ہوگی نظم ندارد فعل من آن زور بازو ✦ کہ با فضل تو گردد ہم ترازو ✦ بہ فضل
خویش و لطفت شو مرا یار ✦ بہ عدل خود مکن با فعل من کار ✦ مُتَّكِئِينَ تکیہ لگانے والے یعنی متقی لوگ بہشت میں تکیہ لگاکے ہونگے
عَلَىٰ سُرُرٍ مَّصْفُوفَةٍ تختوں پر جو سونے سے منڈھے ہونگے یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے بچھے ہونگے وَزَوَّجْنَاهُم اور جوڑا
کرینگے ہم اونکو بِحُورٍ عِينٍ اون عورتوں کے ساتھ جنکا رنگ گورا آنکھیں کشادہ ہیں وَالَّذِينَ آمَنُوا اور وہ لوگ جو

وقف لازم

ایمان لائے خدا اور رسول کا وَاتَّبَعَتْهُمْ اور پیروی کی اونکی ذُرِّيَّتُهُمْ اونکی اولاد نے ایمان کے ساتھ ایمان کے کامون مین
بِإِيمَانٍ روز میثاق مین اَلْحَقْنَا بِهِمْ ملا دینگے ہم اونکے ساتھ ذُرِّيَّتَهُمْ اونکی اولاد کو خواہ بہشت مین یا اونکے درجون پر
پہونچنے مین یعنی اگر باپ دادا کے درجے بلند ہونگے تو اونکی اولاد کے درجے بھی ہم بلند کر دینگے تاکہ باپون کی آنکھین اولاد کے دیدار سے
روشن ہون وَمَا أَلَتْنَاهُمْ اور ہم نہ گھٹائینگے باپون سے اس ملا دینے کے سبب سے مِنْ عَمَلِهِمْ ثواب مین سے اونکے
کامون کے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز یعنی اولاد کو اونکے باپون کے درجون پر ہم پہونچا دینگے بے اسکے کہ باپون کا ثواب کچھ کم ہو جاے بلکہ اپنے
فضل وکرم سے اولاد کے رتبے مین ہم بلندی عطا کرینگے شیخ الاسلام حسین مروزی اپنے اُستاد خواجہ احمد بن علی سرخسی رحمہما اللہ تعالی سے
نقل کرتے ہین کہ ایمان اور عمل بہشت اور درجات بہشت کے واسطے علت نہین ہین اور بہشت اور اوسکے درجات کا وعدہ
ایمان اور عمل پر ہی بے ایمان اور عمل کے نہین اور ایمان اور عمل کا وعدہ فضل لم یزل پر ہی بیت در فضل خدا بند دل خویش مدام
تا فضل نباشد نشود کار تمام كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مکلف عاقل بالغ بِمَا كَسَبَ ساتھ اوس چیز کے جو اوسنے کی رَهِينٌ
گرو ہی قیامت کے دن یعنی اپنے کامون کی جزا کے ساتھ بندھا ہوا ہی کہ اوس سے رہائی کی شکل نہین رکھتا اور دوسرے کے کام پر
مواخذہ نہین اور کلمہ عورت کا بھی یہی حکم ہی وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ اور زیادہ دینگے ہم متقیون کو یعنی جو کچھ اونکو ہم دے چکے ہین
مزید براں اور دینگے جس قسم کے میوے وہ چاہینگے وَلَحْمٍ مِمَّا يَشْتَهُونَ اور اوس چیز کے گوشت مین سے جسکو وہ خواہش
کرینگے يَتَنَازَعُونَ ایک دوسرے کو دین لینگے فِيهَا جنت مین كَأْسًا کاسہ سے بھرے ہوے شراب بہشت سے اور بہت صحیح
یہ بات ہی کہ یہان کاسہ سے شراب مراد ہی جیسے کا نام برتن کے نام پر رکھدیا ہی یعنی سبھون کو ایسی شراب پلائینگے کہ لَا لَغْوٌ فِيهَا نہ کوئی بیہودہ
بات ہوگی اوسمین یعنی اوسے پیتے وقت نہ بکینگے اور نہ جھگڑینگے جیسے دنیا مین فاسقون اور شرابیون کی عادت ہی وَلَا تَأْثِيمٌ اور
نہ گنہگار ہونگے یعنی اوسنے ایسا کوئی کام نہوگا جو گناہ کا موجب ہو وَيَطُوفُ اور پھرینگے عَلَيْهِمْ اونکے گرد خدمت کے واسطے
غِلْمَانٌ لَهُمْ خلام جو خدمت کرنے والے اونکے ہین لڑکون کی صورت پر پیدا کیے گئے كَأَنَّهُمْ گویا کہ وہ صفائی اور لطافت مین
لُؤْلُؤٌ مَكْنُونٌ موتی ہین چھپے ہوے سیپی مین کہ اون تک کسیکا ہاتھ نہین پہونچا بعالم مین قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہی
کہ کسی نے کہا کہ خادم تو ایسے ہونگے تو مخدوم کیسے ہونگے فرمایا کہ خادم پر مخدوم کو ایسی فضیلت ہوگی جیسے سب تارون پر چودھوین
رات کے چاند کو ہوتی ہی تبیان مین ہی کہ مشرکون کے لڑکے جنتیون کے غلام ہونگے اور لڑکیان حور عین اور مومنون کی
اولاد اپنے باپون کے ساتھ اوسی ہیئت پر رہوگی جسطرح دنیا مین تھی اور یہ عجیب غریب نقل ہی وَأَقْبَلَ اور متوجہ ہونگے بَعْضُهُمْ
بعضے جنتی عَلَىٰ بَعْضٍ بعض پر يَتَسَاءَلُونَ پوچھتے ہونگے ایک دوسرے کا احوال اور اعمال قَالُوا إِنَّا كُنَّا
کہینگے وہ کہ بیشک ہم تھے ہم قَبْلُ پہلے اس سے فِي أَهْلِنَا اپنے لوگون کے درمیان مُشْفِقِينَ ڈرنے والے عذاب
الہی سے یا حکم کی برائی یا دشمنون کے برا کہنے یا انجام کار سے فَمَنَّ اللَّهُ پھر احسان رکھا اللہ نے عَلَيْنَا ہم پر اپنی رحمت
یا توفیق عصمت سے وَوَقَانَا اور بچایا ہمکو عَذَابَ السَّمُومِ آگ کے عذاب سے جو لون کی طرح مسام تن

نفوذ کرتی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سموم جہنم کا نام ہی اِنَّا بیشک ہم کُنَّا تھے ہم مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اس سے پہلے دنیا مین کہ عبادت کرتے تھے خدا کی اور اوسے پکارتے تھے اور دوزخ سے بچاو مانگتے تھے تو اوسنے ہماری دعا قبول فرمائی اِنَّهٗ بیشک وہ هُوَ الْبَرُّ وہ تو ہی بھلائی کرنے والا بندون کے ساتھ الرَّحِيْمُ مہربان اوپر لکھا ہی کہ کافر مکہ معظمہ کی گھاٹیون پر کھڑے ہوتے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کے قافلون کے سامنے کاہن مجنون شاعر ساحر کہتے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی ان باتون سے نہایت غمگین ہوتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَذَكِّرْ پس نصیحت کرو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کے موافق اہل مکہ کو اور اسپر ثابت رہو اور مشرکون کی باتون پر غمگین نہو فَمَآ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ پس نہین ہی تو اپنے رب کے نعمت دینے کے ساتھ یعنی بحمد اللہ و نعمتہ بِكَاهِنٍ کاہن جو غیب کی خبر دیتا ہی اوسپر وحی اوترے وَّلَا مَجْنُوْنٍ اور نہ تو دیوانہ ہی جسکی عقل پوشیدہ ہوتی ہی یا جن اوسے پکڑے ہوتا ہی اَمْ يَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ بلکہ وہ کافر کہتے ہین کہ وہ شاعر ہی نَّتَرَبَّصُ بِهٖ انتظار کرتے ہین ہم اوسکے ساتھ رَيْبَ الْمَنُوْنِ حادثۂ زمانہ کا یعنی ہم اوسکی موت کے منتظر ہین جیسے اور شاعر مر گئے یا ہم امید رکھتے ہین کہ اوسکی موت بھی اوسکے باپ دادا کی موت کے مثل ہو یعنی جلدی مرجائے اور بڑھاپے تک نہ پہونچے بلائے قُلْ تَرَبَّصُوْا کہدے کہ منتظر رہو میری موت کے فَاِنِّيْ مَعَكُمْ پس بیشک مین بھی تمھارے ساتھ مِّنَ الْمُتَرَبِّصِيْنَ منتظرون مین سے ہون یعنی تمھارے ہلاک ہونے کا منتظر ہون جسطرح تم میرے ہلاک ہونے کے منتظر ہو اَمْ تَاْمُرُهُمْ کیا حکم کرتے ہین اونکو اَحْلَامُهُمْ اونکی عقلین بِهٰذَآ ان باتون کا جو ایک دوسرے کی نقیض ہین کہ تجکو کاہن کہتے ہین اور کاہن ہونے کو تیز عقل ہونا لازم ہی اور پھر مجنون بھی کہتے ہین اور مجنون کے ساتھ عقل اکٹھا نہین ہوتی اور شعر کے ساتھ منسوب کرتے ہین شاعر کا کلام موزون اور خیالی ہونا چاہیے اور وہ بھی جنون کے ساتھ میسر نہین ہوتا پس کافرون کی یہ باتین عقل کے موافق نہین ہین اَمْ هُمْ قَوْمٌ بلکہ وہ گروہ ہین طَاغُوْنَ حد سے گذرے ہوے جھگڑے اور عناد مین اَمْ يَقُوْلُوْنَ بلکہ کہتے ہین تَقَوَّلَهٗ کہ اوسنے قرآن بنالیا ہی اپنی طرف سے اور ایسا نہین ہی جیسا وہ کہتے ہین بَل لَّا يُؤْمِنُوْنَ بلکہ وہ نہین ایمان لاتے ہین تکبر اور حسد کی وجہ سے فَلْيَاْتُوْا پس کہ لائین بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖ کوئی بات قرآن کے مثل اِنْ كَانُوْا اگر ہین صٰدِقِيْنَ سچے اس بات مین کہ قرآن اپنی طرف سے بن سکتا ہی یعنی اگر قرآن بنا لینے کی چیز ہی تو یہ لوگ عرب کے فصیح اور بلیغ ہین انسے کہ کہ اوسکے مثل ایک بات بناؤ اَمْ خُلِقُوْا کیا پیدا کیے گئے ہین وہ مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ بے چیز کے یعنی بے ماں باپ کے مراد یہ ہی کہ یہ لوگ آدمی ہین آدمی سے پیدا ہوے جماد نہین ہین کہ امور نہ سمجھین اور بعضون نے آیت کے معنی اس طرح کہے ہین کہ کیا وہ مخلوق ہین بے خالق کے اور محال ہی کہ کوئی پیدا کیا ہوا بے پیدا کرنے والے کے ہو اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ یا وہ پیدا کرنے والے ہین خود اپنے کو اور یہ بات صاف باطل ہی کہ کوئی معدوم کسی چیز کو کیونکر موجود کر سکتا ہی اَمْ خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کیا اونھون نے پیدا کیے آسمان اور زمین ایسا نہین ہی بَل لَّا يُوْقِنُوْنَ بلکہ وہ یقین نہین کرتے شک مین پڑے ہین اَمْ عِنْدَهُمْ کیا اونکے پاس ہین خَزَآئِنُ رَبِّكَ خزانے تیرے رب کے

ع ۲۸

یعنی فضل کے خزانے کہ جسکو چاہین نبوت دین یا حلم کے خزانے تاکہ جان لین کہ منصب نبوت کے قابل کون ہی اَمْ هُمُ الْمُصَيْطِرُوْنَ یا وہ سرکش اور غالب ہین اور مسلط کہ جو کچھ چاہین کرین اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے سُلَّمٌ سیڑھی ہی کہ اوپر چڑھ کر آسمان پر چلے جاکر يَسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ سنتے ہین اوسمین فرشتون کی باتین جو کہ غیب مین سے فرشتون کی جانب وحی کیجاتی ہین اور اگر ایسا ہی فَلْيَاْتِ تو چاہیے کہ لائے مُسْتَمِعُهُمْ اپنے سننے والے کو جو آسمان پر گیا اور غیب کا پیغام سن آیا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ کھلی ہوئی دلیل کے ساتھ جو اس بات پر گواہ ہو کہ اوسکا سن آنا سچ ہی اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ کیا اللہ کے واسطے بیٹیان ہین وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ اور تمھارے لیے بیٹے ہین اس کلام مین مشرکون کی حماقت اور جہالت بیان کرتا ہی اور کئی بار اوپر گذرا اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ کیا مانگتا ہی تو اونسے احکام پہونچانے پر اَجْرًا کچھ بدلا کہ اونپر تاوان پڑا فَهُمْ پس وہ مِّنْ مَّغْرَمٍ تاوان پڑنے سے مُّثْقَلُوْنَ گران بار ہوتے ہین اور تجسے مونھ پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس وہ چیز ہی جسمین غیب لکھا ہوا ہی یعنی لوح محفوظ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ پس وہ لکھتے ہین کہ قیامت اور بعث کے باب مین پیغمبر کی خبر باطل ہی یا یہ لکھتے ہین کہ تمھاری موت کب ہوگی اور ایسا نہین ہی اَمْ يُرِيْدُوْنَ بلکہ چاہتے ہین كَيْدًا اوکر اور قصد تیرے بارہ مین اس سے وہ مکر مراد ہی جو دار الندوہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت کرتے تھے کہ قتل کیجیے یا قید یا شہر بدر فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس وہ لوگ جو ایمان لائے هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ وہی مکر کیے گئے ہین یعنی اوس کید اور مکر کی سزا اور وبال اونھی پر پڑیگا اور جنگ بدر مین قتل کیے جائینگے اَمْ لَهُمْ کیا اونکے واسطے ہی اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ کوئی معبود خدائے برحق کے سوا کہ جو عذاب اونکے مکر کی مکافات ہی وہ اونسے روک رکھے سُبْحٰنَ اللّٰهِ پاکی اللہ کے واسطے ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اوس چیز سے جسے اوسکا شریک لاتے ہین یا اوسکے واسطے شریک پکڑتے ہین نظم نزدیک عرش نہ رسید غبار شرک ✤ با وحدتش کسے دم شرکت چہ سان زند ✤ ہر طرح کا فکند بوصفش خیال وہم ✤ دست کمال آنش غیرت دران زند ✤ قریش کے معاند حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہتے تھے کہ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ آسمان کا ٹکڑا ہمپر اوتار واگر اپنے وعدہ مین سچے ہو تو حق تعالی نے فرمایا کہ وَاِنْ يَّرَوْا اور اگر دیکھین كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ ٹکڑا آسمان کا سَاقِطًا اوترنے والا اونکے سر پر تو يَقُوْلُوْا کہین وَدْعٌ مُّرَكَّمٌ ابر ہی ایک پر ایک بندھا اور تہ بر تہ ہو چکا ہو یعنی باوصف اسکے کہ عذاب کے آثار دیکھین تو بھی کفر سے باز نہ آئین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ روک اونسے اور اونکو چھوڑ دے یعنی اونسے جنگ نہ کر ابھی قتال پر تو مامور نہین ہی اور اونکی سزا چھوڑ دے حَتّٰى يُلٰقُوْا یہانتک کہ آنکھون سے دیکھ لین يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ اوسدن کو جسدن خود يُصْعَقُوْنَ ہلاک کیے جائینگے یا نفخہ اولی سے بیہوش ہو جائینگے يَوْمَ لَا يُغْنِيْ جسدن نہ نفع کریگا اور نہ باز رکھیگا عَنْهُمْ اونسے كَيْدُهُمْ اونکا مکر شَيْـًٔا کسی چیز کو عذاب مین سے وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ اور نہ وہ مدد دیے جائینگے یعنی کوئی مدد کرکے اونسے عذاب کو نہ روکیگا اوسدن سے قیامت کا دن مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روز بدر مراد ہی وَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور تحقیق کہ اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ عذاب ہی عذاب آخرت کے سوا کہ عذاب قبر ہی

یا دنیا مین موافقہ و جنگ بدر مین قتل ہوکر اور سات برس کے قحط مین مبتلا ہوگے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور مگر بہت کا فر لَا يَعْلَمُوْنَ نہین جانتے اے وَاصْبِرْ اور صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم کے واسطے کہ اونکے بارہ مین نازل ہوا اونکو مہلت دیکر اور عذاب سے تکلیف اوٹھاکر فَاِنَّكَ پس بیشک تو بِاَعْيُنِنَا ہماری حفاظت مین ہی اور ہم تجکو دیکھتے ہین اور تیری حفاظت کرتے ہین وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور نماز پڑھ اپنے رب کے حکم کے ساتھ حِيْنَ تَقُوْمُ جسوقت کہ اوٹھے تو خواب سے یا جب نماز پر کھڑا ہو تو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہ یا مجلس سے حرام اوٹھو تو کہو سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ صحیح ہے کہ مجلس سے اوٹھتے وقت جب یہ کلمات کہتے ہین تو جو لغو اور لہو اوس مجلس مین واقع ہوا ہو یہ کلمات اون سب کا کفارہ ہوجاتے ہین وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات فَسَبِّحْهُ پس نماز پڑھ اوسکے واسطے اس لیے کہ رات کو عبادت کرنا یاد سے بہت ورہی اور نفس پر بہت سخت ہی وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ اور نماز ادا کرتارے پھرنے کے پیچھے یعنی جب صبح کے اوجالے مین تارے غائب ہوجائین اس سے نماز فجر کے قبل کی دو رکعتین سنت مراد ہین اور صاحب موضح اور مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ اس سے صبح کی نماز مراد ہی

ع ۲۱

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ اٰيَةً
سورۂ نجم مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ باسٹھ آیتین ہین

جب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علانیہ دعوت اسلام کی تو مشرکون نے طعن شروع کی اور کہنے لگے کہ معاذ اللہ محمد اپنے دین سے گمراہ ہوگیا اور خطا کی تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالنَّجْمِ قسم ستارے کی اِذَا هَوٰى جب طلوع کرے یا غروب ان سے سب ستارے مراد ہین کہ مسافرون کو راہ بتانے والے ہین تری اور خشکی مین یا وہ ستارے مراد ہین جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے وقت زمین کے نزدیک آئے تھے یا وہ ستارے مقصود ہین جنسے شیطانون کو مارتے ہین جب سے آسمان کی قریب چوراکی خبرون کی باتین سننے کو جاتے ہین اور بعضون کے نزدیک نجم ثریا ہی یا زہرہ یا زحل اور بعضون نے کہا ہی کہ نجم سے قرآن مراد ہی اور ہوی نزول کے معنی مین ہی یعنی قسم ہی قرآن کی سارون اور آیتون کی جب وہ نازل ہوتی ہین اور ایک گروہ کے نزدیک وہ گھاس ہی جسکی ٹہنی نہین ہوتی اور ہوی سقط یعنی قسم اوس گھاس کی جب وہ گر پڑتی ہی اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ ستارہ سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مراد ہی جب شب معراج مین آپ آسمان پر سے اوترے اور رباب مین کہا ہی کہ آنحضرت ہی مراد ہین جب شب معراج مین آپ آسمان پر گئے اور ہوی سے دونون معنی لے سکتے ہین اور محققون کے نزدیک یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمارہ دل کی قسم کھائی جو آسمان توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا ہی اور جواب قسم یہ ہی کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ تمہارا صاحب گمراہ نہین ہوا صاحب تمہارا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپکا تمام صاحب اس صفت سے ہی کہ آپ دعوت اسلام کرنے مین کافرون کی جہالت مین پڑنے پر ہرگز خطا نہین کی اور کسی باطل امر کا اعتقاد نہین کیا وَمَا غَوٰى اور راہ سے خطا نہین کی وَمَا يَنْطِقُ اور بات نہین کرتا ہی عَنِ الْهَوٰى اپنے نفس کی خواہش سے یا اپنی طبیعت کی آمیزش سے یعنی باطل کلام نہین کرتا ہی اور اصل معنی یا ہین

کہ اپنکا بولنا قرآن کے ساتھ ہی اپنی خواہش نفس کے ساتھ نہین اِنْ هُوَ نہین وہ جسکے ساتھ وہ بولتا ہی اِلَّا وَحْيٌ یُّوْحٰى مگر وحی کہ بھیجی جاتی ہی اوسکی طرف عَلَّمَهٗ سکھائی اوسکو یہ وحی اور لایا وہ سکے پاس فرشتہ شَدِيْدُ الْقُوٰى سخت قوتوالا یعنی جبرئیل امین اور اونکی قوت سے ایک یہ بات تھی کہ قوم لوط کے شہر کو زمین سے اوکھاڑ کر اپنے بازو پر اوٹھالیا اور آسمان کے قریب لیجاکر اولٹ دیا اور اونکی ایک چیخ سے تمام قوم ثمود مرگئی ذُوْ مِرَّةٍ بھی صورت الافاستوی پر سیدھا کھڑا ہوا یعنی جبرئیل علیہ السلام اوس کام پر سیدھی کے ساتھ قائم ہوگئے جسپر مامور تھے یا اپنی اصلی صورت پر ٹھہرے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى اور وہ آسمان کے اونچے کنارہ پر تھا یعنی مطلع آفتاب کے قریب یہانتک کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نے اونکو دیکھا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا حضرت جبرئیل کو کسی نے صورت ملکی پر نہین دیکھا اور آپ نے اونکو دو بار دیکھا ہی پہلی بار تو جب اونکو اصلی صورت پر دیکھا تو بیہوش ہوگئے اور جب آپ ہوش مین آئے تو حضرت جبرئیل کو اپنے قریب دیکھا ایک ہاتھ آپکے سینہ مبارک پر دوسرا آپکے شانہ پر رکھے ہوے بیٹھے تھے حق تعالی اسی بات سے خبر دیتا ہی کہ ثُمَّ دَنَا پھر نزدیک آئے جبرئیل پیغمبر علیہما السلام کے بعد اسکے کہ آپ جبرئیل امین کو دیکھکر بیہوش ہوگئے تھے فَتَدَلّٰى پھر سر جھکایا حضرت سے بات کرنے کو فَكَانَ تو تھا نزدیک جبرئیل اور محمد علیہما السلام کے درمیان قَابَ قَوْسَيْنِ دو کمانون کے درمیان کا اَوْ اَدْنٰى بلکہ اوس سے بھی بہت کم فَاَوْحٰۤى پھر وحی کی جبرئیل نے اور ظاہر کردیا اِلٰى عَبْدِهٖ خدا کے بندہ کی طرف کہ محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم مَاۤ اَوْحٰى جو کچھ وحی کی خدا نے یعنی جبرئیل امین نے کہا اور بعض کے قول پر بعضی ضمیرین حق تعالی کی طرف پھرتی ہین اور بعضی محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی طرف الحاصل جبرئیل پھر نزدیک ہوے محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم حضرت احدیت کے ساتھ یعنی مقرب درگاہ الہی ہوے مرتبہ مین مکان مین نہین فَتَدَلّٰى پھر فروتنی کی یعنی خدمت کا سجدہ بجالائے اور چونکہ وہ مرتبہ خدمت کے واسطے سے پایا تھا تو دوبارہ زیادہ خدمت ادا کی اور سجدہ مین گرپڑا وحدہ بھی اور کہ اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّہٖ اَنْ یَّکُوْنَ سَاجِدًا اور مکان قَابَ قَوْسَيْنِ کمانون کا اوادنی کنایہ ہی تاکید قربت اور تقریر محبت سے فرمون سے قریب ہوجانے کے واسطے تمثیل کی صورت مین ادا ہوا اسواسطے کہ عرب کے بڑے آدمیون کی عادت یہ تھی کہ جب کوئی عہد پکا کرنا چاہتے کہ یہ عہد ٹوٹنے نہ پائے تو دونون عہد کرنے والے اپنی کمان لاتے اور ایک دوسرے سے ملاتے اور دونون عہد کرنے والے دونون قبضے پکڑکے ایک ہی بار کھینچکر متفق ہوکے ایک تیر اوس سے پھینکتے اور اون دونون عہد کرنے والون سے یہ صورت ظاہر ہونا ان معنی کی طرف اشارہ تھا کہ ہمارے درمیان موافقت کلی محقق ہوگئی اور ایسا اتحاد ہوگیا کہ اسکے بعد ایک کی رضامندی اور ناراضی دوسرے کی رضامندی اور ناراضی کا سبب ہوگی تو گویا اوس آیت باعنایت مین یہی معنی ادا کیے گئے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی قربت اور محبت حق تعالی کے ساتھ اس مرتبہ ہی کہ جو مقبول رسول ہی وہ مقبول خدا ہی اور جو مردود جناب مصطفی ہی وہ مردود بارگاہ خدا ہی اور علی ہذا القیاس اور محققون کے نزدیک دنی اشارہ ہی آپکے مکان نفس کی طرف اور فتدلی آپکے دل معرفت کی منزل کی طرف اور کان قاب قوسین آپکی روح مطیب کے مقام کی طرف اور اوادنی آپکے سر خفی کے مرتبہ کی طرف یعنی مکان نفس مکان قربت تھا اور آپکا دل منزل محبت مین اور آپکی روح مقام قربت مین اور آپکا سر مرتبہ شاہدی مین شیخ ابوالحسن نوری قدس سرہ سے اس آیت کے

معنی پوچھے جواب دیا کہ جہان جبرئیل علیہ السلام کی گنجائش نہین نوری کون ہی کہ اوسکی بات کہ سکے نظم خیمہ دون زور حدود حیات ہ پردہ اوشد
سبق نور ذات ہ تیرگی ہستی از رود رشد ہ پردگی پردہ از و نور شد ہ کیست کز ان پردہ شود کارساز کہ زمزمہ گوید ازان پردہ باز ہ
فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى پھر وحی کی خدا نے اپنے بندہ کی طرف جو کچھ وحی کی بعضے علما کہتے ہین کہ اولیٰ یہ ہی کہ اوس وحی سے ہم تعرض
نہ کرین اوسکو اوسی پردہ ہی مین رکھین اور ایک گروہ عالمون کا کہتا ہی کہ اوس وحی مین سے جو کچھ کسی حدیث یا قول صحابہ مین ہمکو
پہونچا ہوا وسکا ذکر کرنے مین نقصان نہین کرتا اور اس باب مین بہت سی روایتین وارد ہوئی ہین اور جواہر التفسیر مین بڑی شرح اور بسط سے مذکور ہین
یہان تین وجہ پر اختصار کیا جاتا ہی ایک یہ کہ وحی کا یہ مضمون تھا کہ اگر تو یہ ہی کہ دوست رکھتا ہون مین معاتبہ تیری امت کے ساتھ
تو اوسکے محاسبہ کی بساط مین ملوکر دیتا دوسری یہ کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ ای محمد انا وانت وما سوی ذلک خلقتہ لاجلک آپ نے جواب مین
فرمایا ربّ انا وانت وما سوی ذلک ترکتہ لاجلک تیسری یہ کہ اے محمد ہمارے حبیب تیری امت میری اطاعت بجالاتی ہی اور میرا گناہ بھی
کرتی ہی اونکی طاعت میری رضا سے ہی اور اونکی معصیت میری قضا سے تو جو کچھ میری رضا کے ساتھ اونسے صادر ہوا اگرچہ تھوڑا اور
قصور کے ساتھ ہو قبول کرونگا اسواسطے کہ رحیم ہون اور جو کچھ میری قضا یعنی حکم کے سبب سے اونسے ظہور مین آتا ہی اگرچہ بہت اور
بڑا ہو اوس سے درگذر کرونگا اسواسطے کہ رحیم ہون مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ جھوٹ نہین کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل نے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مَا رَاٰى جو کچھ کہ دیکھا یہ دیکھی ہوئی چیز پہلے قول پر حضرت جبرئیل ہین اور دوسرے قول پر حق سبحانہ تعالیٰ ہی
اکثر صحابہ اس بات پر ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین حق تعالیٰ کو دیکھا معالم مین ہی کہ مفسرون کا ایک گروہ اس بات پر ہی
کہ حق تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بینائی دل مین رکھدی تھی کہ آپ نے دل کی آنکھ سے حق تعالیٰ کو دیکھا نظم کلام احمدی
بے نقل شنید ہ خداوند جہان را بچشم دیدہ دران دیدن کہ حیرت حاصلش بود ہ دلش در چشم و چشمش در دلش بود ہ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
عَلٰى مَا يَرٰى کیا جھگڑتے ہو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوس چیز پر جو اونھون نے شب معراج مین دیکھی اور جھگڑا یہ تھا کہ
کافرون نے بیت المقدس کی صفت اور قافلے کا حال پوچھا وَلَقَدْ رَاٰهُ اور تحقیق کہ دیکھا جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر
نَزْلَةً اُخْرٰى ایک بار اور عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى سدرۃ المنتہیٰ کے درخت کے پاس اور وہ ایک درخت ہی کہ
خلائق کا علم وہان منتہی ہو جاتا ہی اور اونکے اعمال بھی وہان تک پہونچتے ہین آگے نہین بڑھتے اور مشہور تفسیر کے موافق
یہ معنی ہین کہ حق تعالیٰ کو دوسری بار دیکھا جسوقت خود سدرہ کے نزدیک حضرت تھے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما
قول اولی کی تائید کرتا ہی اسواسطے کہ اونھون نے کہا کہ پیغمبر خدا نے شب معراج مین دل کی آنکھ سے دو بار خدا کو دیکھا اور
معالم مین ہی کہ شب معراج مین نماز کی تخفیف چاہنے کے واسطے آپکو کئی عروج ہوے شاید یہ دو بار وہ دیکھنا ان عروجون مین سے
کسی عروج مین ہوا ہو عِنْدَهَا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہی جَنَّةُ الْمَاْوٰى وہ جنت جو متقیون کی آرامگاہ
یا ارواح شہدا کے رہنے کی جگہ ہی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیل امین یا حق تعالیٰ کو دیکھا اِذْ يَغْشَى
السِّدْرَةَ اوسوقت جب کہ چھپا یا تھا سدرہ کو مَا يَغْشٰى اوس چیز نے کہ چھپا یا تھا یعنی اوس درخت پر بہت سے فرشتے جمع تھے

ہر پتے پر ایک فرشتہ تھا اور بعضے کہتے ہین کہ اوس درخت کے گرد فرشتے اسطرح اوڑے تھے جیسے سنہلے پروانے یا نور کبریا اوس درخت کو چھپائے تھا مَا زَاغَ الْبَصَرُ نہ پھری محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھ یعنی داہنے بائین نہین دیکھا وَمَا طَغٰی اور نہ بڑھی اوس حد سے جسکو دیکھنا مقرر تھا اس آیت مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن ادب اور علو ہمت کی تعریف ہے کہ اوس رات تمام کائنات مین سے کسی کی طرف اپنے التفات نہین فرمائی اور دل کی آنکھ مشاہدۂ جمال الٰہی کے سوا اور کسی پر نہین کھولی نظم دردیدہ کشید کحل ما زاغ ✤ فی راغ نگاہ کرد فی باغ ✤ میراند براق عرش پرواز ✤ تا جملہ نماز نو پردۂ راز ✤ پس پردہ زپیش دیدہ برخاست ✤ بے پردہ بدید انچہ دل خواست ✤ لَقَدْ رَاٰی قسم خدا کی کہ دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مِنْ اٰیٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى اپنے رب کی قدرت کی نشانیون مین سے بہت بڑی کو یعنی بڑی بڑی نشانیان دیکھین جیسے جبرئیل علیہ السلام کو چھ سو بازو سمیت ہر ایک باز و شرق سے غرب تک اور سدرۃ المنتہیٰ اور عرش عظیم اور کرسی اور سب عجائب ملکی اور ملکوتی اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى لات خبردہ مجکو کہ لات اور عزیٰ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى اور منات تیسرا اور یہ سب وہ مکر سکتے ہین جو خدا نے کیا ہی لات ایک بت تھا ثقیف کا طائف مین یا قریش کا نخلہ مین اور عزیٰ ایک درخت ہی غطفان نے اوسے پوجا ہی اور منات ایک بڑا پتھر ہی کہ ہذیل اور خزاعہ اوسکے گرد طواف کرتے تھے یا ایک بت مسلسل تھا کہ بنو کعب اوسکی عبادت کرتے تھے اور کافر یہ اعتقاد کیے ہوے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک جن ہی اور یہ جن یا فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلَكُمُ الذَّكَرُ کیا تمھارے واسطے بیٹے ہین وَلَهُ الْاُنْثٰى اور خدا کے واسطے بیٹیان تِلْكَ یہ بانٹ اور تقسیم اِذًا جبکہ ایسی ہی ہو تو قِسْمَةٌ ضِيْزٰى بانٹ ہی نادرست اور بے اعتبار اسواسطے کہ خدائی مین جس چیز سے کہ تم ننگ عار رکھتے ہو اوسے اپنے خالق کی طرف نسبت کرتے ہو اِنْ هِيَ نہین ہین وہ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ مگر نام چند کہ اون نامون سے سَمَّيْتُمُوْهَاۤ نام رکھ لیا ہی تمنے اونکو اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ تم اور تمھارے باپ دادا اپنی خواہش کے موافق یعنی خداؤن کے نام تم نے بیجا رکھے ہوا اور خدائی کے معنی مین سے اونمین کچھ نہین ہی مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ نہین بھیجی ہی اللہ نے بھا اونکی عبادت پر مِنْ سُلْطٰنٍ کوئی دلیل کہ اوس دلیل کو پکڑ کر جھگڑنے والے پر غالب ہو جاؤن اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ پیروی نہین کرتے مشرک بت پوجنے مین اِلَّا الظَّنَّ مگر شک اور گمان کی یعنی اونھون نے یہ تو ہم کیا کہ اونکا کام حق ہی وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ اور متابعت نہین کرتے مگر اوسکی جو چاہتے ہین اونکے نفس یعنی اپنے نفس کی خواہشون کی پیروی کرتے ہین اور اوسکی جو کچھ شیطان اونکی نظر مین آراستہ کرتا ہی وَلَقَدْ جَآءَهُمْ اور البتہ آئی اونکے پاس مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى اونکے رب کی طرف سے کتاب اور رسول کہ سبب ہدایت ہین اَمْ لِلْاِنْسَانِ کیا ہر انسان واسطے یعنی کافرون کے لیے مَا تَمَنّٰى جسنے جو کچھ آرزو کرتے ہین جو اونکی شفاعت یا یہ جو کہتے ہین کہ نبوت فلان فلان شخص کو کیون دی فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى پس اللہ ہی کے واسطے ہی ملک آخرت کا اور مملکت دنیا کی جو کچھ جسے چاہے دے کسی کو اور سب پر حکم نہین ہو سکتا وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ اور بہت سے فرشتے فِي السَّمٰوٰتِ آسمانون مین کہ کام اونکی

ع ۱۰

شفاعت کے امیدوار ہین لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ فائدہ نہ کریگی اونکی شفاعت شَیْئًا کچھ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ مگر بعد اِسکے کہ اذن دے خدائے تعالیٰ اونکی شفاعت مین لِمَنْ یَّشَآءُ جسکے واسطے کہ چاہے فرشتون مین سے کہ وہ شفاعت کرین یا لوگون مین سے جسکے لیے ارادہ کرے کہ وہ لوگ اپنے لوگون کی شفاعت کرین وَیَرْضٰی اور پسند کرے حق تعالیٰ اوسے شفاعت کرنے والا ہونے کے واسطے یا شفاعت قبول کیا گیا ہونے کے لیے اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو نہین ایمان لاتے بِالْاٰخِرَةِ آخرت کا لَیُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ البتہ وہ نام رکھتے ہین فرشتون کو تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰی نام رکھنا عورتون کا یعنی کہتے ہین کہ اللہ کی بیٹیان ہین وَمَا لَهُمْ اور نہین ہے اونکو بِهٖ اوس چیز کا جو وہ کہتے ہین اونکو مِنْ عِلْمٍ کچھ علم اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ نہین پیروی کرتے ہین اس بات مین اِلَّا الظَّنَّ مگر گمان کی یعنی حق تعالیٰ کو علم کے سوا اور کسی طرح ادراک نہین کرسکتے اور حقائق کی معرفت مین گمان کا کچھ اعتبار نہین وَاِنَّ الظَّنَّ اور تحقیق کہ گمان لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْـًٔا دفع نہین کرتا سخن حق سے کچھ یعنی دفع نہین کرتا عذاب الٰہی مین سے کسی چیز کو اگر عذاب نازل ہو فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی پس موڑ پھیر اوس شخص سے جو موڑ پھیرتا ہے عَنْ ذِكْرِنَا ہمارے ذکر سے کہ وہ قرآن ہے وَلَمْ یُرِدْ اور نہین چاہتے اپنے عمل سے اِلَّا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا مگر دنیا کی زندگی کو ذٰلِكَ یہ دنیا کی محبت اور اوسے اختیار کرنا مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ بڑی پہونچ اونکی ہے علم سے اور آخر شامی کے سے تجاوز نہین کرسکتے بلکہ اونکی ہمت اوسی کو جمع اور ذخیرہ کرنے مین مصروف اور موقوف ہے اور بعضے عالم موڑ پھیرنے کا حکم آیت قتال سے منسوخ جانتے ہین اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ اَعْلَمُ وہ تو بڑا جاننے والا ہے بِمَنْ ضَلَّ اوسے جو گمراہ ہوا عَنْ سَبِیْلِهٖ راہ سے دین اسلام کی وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خوب جانتا ہے بِمَنِ اهْتَدٰی اوس شخص کو جسنے راہ پائی حق اور ہر ایک کو جزا اوسکے لائق دیگا وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ اور خدا کے واسطے ہے جو کچھ آسمانون مین ہے موجودات علوی وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ زمینون مین ہے مخلوقات سفلی اور وہ سب کا مالک ہے اور سب کو جزا دینے پر قادر ہے تو اونکو قیامت مین لائیگا لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دے الَّذِیْنَ اَسَآءُوْا اون لوگون کو جنھون نے برا کیا یعنی کافر ہوے بِمَا عَمِلُوْا اوس چیز کے جو اونھون نے کیا یعنی آتش دوزخ سے منکر ہوے وَیَجْزِیَ الَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا اور جزا دیگا اونھین جنھون نے نیکی کی اور توحید کے قائل ہوے بِالْحُسْنٰی اچھی جزا کے ساتھ کہ بہشت ہے اَلَّذِیْنَ نیک کام کرنے والے وہ لوگ ہین یَجْتَنِبُوْنَ پرہیز کرتے ہین یا الگ ہوجاتے ہین كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ بڑے بڑے گناہ یعنی کبیرہ گناہون سے جنکے باب مین وعید واقع ہوئی یا اون گناہون کے لیے کچھ حد مقرر ہوئی وَالْفَوَاحِشَ اور بڑی فاحشہ باتون سے یعنی خاص زنا سے کہ گناہ کبیرہ مین بڑا فاحش گناہ ہے اور فاحشہ باتون مین بہت بڑا جرم ہے اِلَّا اللَّمَمَ مگر جو کہ چھوٹے ہین یعنی اگر کوئی وہ گناہ کرے جو تھوڑا سا اور چھوٹا سا گناہ ہے یا اوسکے دل مین آئے اور وہ کرے نہین تو یہ گناہ معاف ہین اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بڑا بخشنے والا ہے اسواسطے کہ اوسکی مغفرت سب گناہگارون کو پہونچتی ہے

ربع

نظم گر بار گناہ ما گرانست ۔ بحر کرم تو بیکرانست ۔ ما را گنہ از حد بروںست ۔ عفو تو ز جرم ما فزونست ۔ هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ وہ خوب جانتا ہی تمھارا احوال اِذْ اَنْشَاَكُمْ جب پیدا کیا تمکو یعنی تمھاری پیدائش کی ابتدا مِّنَ الْاَرْضِ زمین سے یعنی تمھارے باپ آدم علیہ السلام کو اوسنے خاک سے پیدا کیا اور افعال اقوال احوال سب اوسنے جان لیے وَاِذْ اَنْتُمْ اور اوسوقت جبکہ اَجِنَّةٌ تھے بچے تمھے فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ اپنی ماؤن کے پیٹون مین تو وہ تمھارے امور کی کیفیت جانتا تھا فَلَا تُزَكُّوْٓا پس تعریف نہ کرو اَنْفُسَكُمْ اپنے نفسون کی بیگانہ ہی اور کثرت خیر اور خوبی اوصاف کے ساتھ لباب مین ہی کہ جب یہود کا کوئی لڑکا مرتا تو کہتے کہ وہ صدیق ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات سُنی اور فرمایا کہ یہود جھوٹ کہتے ہین کوئی لڑکا اپنی مان کے پیٹ مین نہین مگر یہ کہ یا وہ سعید ہی یا شقی اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وہ تمھارا حال خوب جانتا ہی ابتدائے خلقت مین جب تم اپنی ماؤن کے پیٹ مین چھوٹے چھوٹے بچے تھے تو تم اپنی تعریف نہ کرو اور ایک قول ہی کہ بعض لوگون نے کہا کہ ہماری نماز ہی ہمارا روزہ ہی ہمارا حج ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اپنی تعریف نہ کرو هُوَ اَعْلَمُ وہ خوب جانتا ہی بِمَنِ اتَّقٰى اوس شخص کو جو تقوی اور پرہیزگاری کرتا ہی اور اپنے کام مین خلوص رکھتا ہی لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلتا اور آپکا کلام سنا کرتا مشرکون نے اوسے ملامت کی کہ تو اپنے باپ دادا کا دین اور آئین چھوڑے دیتا ہی اور اونکو گمراہی کی طرف منسوب کرتا ہی وہ بولا کہ کیا کرون عذاب الٰہی سے ڈرتا ہون پس ایک کافر بولا کہ اسقدر مال مجھے دے اگر تجپر عذاب آئیگا تو مین عذاب اوٹھالونگا ولید نے شرط کی اور اوس مال مین سے تھوڑا سا دیا اور باقی مین بخل کیا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَرَءَيْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰى کیا دیکھا تونے اوسے جسنے حق کی پیروی سے مونھ پھیرا وَاَعْطٰى قَلِيْلًا اور دیا تھوڑا سا مال رشوت مین اپنے اوپر سے عذاب اوٹھالینے کو وَّاَكْدٰى اور رباز رکھا باقی کو تو اوسنے جہل اور بخل دونون اکٹھا کر لیے اَعِنْدَهٗ کیا اوسکے پاس ہی عِلْمُ الْغَيْبِ علم پوشیدہ چیزون کا فَهُوَ يَرٰى کہ وہ دیکھتا ہی یعنی جانتا ہی کہ اوسکا بار اوپر سے بار عذاب اوٹھالیگا اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِیْ صُحُفِ مُوْسٰى کیا خبر نہین دیا گیا اوس چیز کے ساتھ جو موسٰی کے صحیفون یعنی توریت مین ہی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِیْ وَفّٰٓى اور ابراہیم کے صحیفون مین ہی جسنے وفا کی جی جان مال اولاد سب خدا کو تسلیم کر دینے مین یا وفا کی فطرت اسلام مین کہ وہ دس چیزین ہین یا آیت کے معنی یہ ہین کہ کیا ولید ولید کو اون باتون کی خبر نہین جو حضرت موسٰی اور حضرت ابراہیم علیہما التحیۃ والتسلیم کے صحیفون مین ہی اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ کوئی نفس اوٹھانے والا وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ دوسرے کے گناہ کا تو ولید اپنا بوجھ دوسرے کو کیونکر حوالہ کرتا ہی وَاَنْ لَّيْسَ اور دوسرے یہ کہ نہین ہی لِلْاِنْسَانِ آدمی کے واسطے اِلَّا مَا سَعٰى مگر وہ چیز جو کوشش کرین یعنی جسطرح کسی کو کسی کے گناہ نہین پکڑتے اوسی طرح دوسرے کا ثواب بھی نہین دیتے تبیان مین ہی کہ یہ آیت منسوخ ہی اوسواسطے کہ سورۂ طور مین مذکور ہوا کہ اولاد کو باپ دادا کی نیکی کے سبب سے درجہ کی بلندی عنایت کرینگے وَاَنَّ سَعْيَهٗ اور یہ کہ اپنی کوشش کو یعنی اوس کام کو جسمین اوسنے کوشش کی ہو سَوْفَ يُرٰى عنقریب ہی کہ دیکھین قیامت کے دن عدل کی ترازو مین ثُمَّ يُجْزٰىهُ پھر جزا دینگے

اوسکو اجر اسکا الا وفی ۝ جزا پوری اگر نیک عمل ہی تو نیک جزا اور اگر برا کام ہی تو بری جزا وان الی ربک المنتہی ۝ اور یہ کہ تیرے رب کی طرف ہی نہایت تمام خلائق کی اور سب کی رجوع وانہ ھو اضحک وابکی ۝ اور یہ کہ خدا وہی تو ہنساتا ہی اور رولاتا ہی یعنی خوش کرتا ہی اور غمگین کر دیتا ہی یا ہنساتا ہی اہل بہشت کو بہشت مین اور رولاتا ہی اہل دوزخ کو دوزخ مین یا زمین کو ہنساتا ہی نباتات اوگا کر اور ابر کو رولاتا ہی پانی برسا کر اور بعضون کے نزدیک ہنسی اور رونا وعدہ اور وعید کے سبب سے یا طاعت اور معصیت کی وجہ سے یا حق کی طرف متوجہ ہونے اور اوسکی طرف سے منہ پھیرنے سے وانہ ھو امات واحیا ۝ اور یہ کہ خدا وہ مار ڈالتا ہی اور زندہ کرتا ہی یعنی زندہ کرنے اور مار ڈالنے پر وہی قادر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ کافرون کو مردہ کرتا ہی انکار کے ساتھ اور مومنون کو زندہ کرتا ہی معرفت عطا فرما کر اور ایک گروہ کے قول پر مار ڈالنا اور جلانا جہل اور علم کے سبب سے ہی یا بخل اور سخاوت کی وجہ سے یا عدل اور فضل کر کے اور محققون کے نزدیک ہیبت اور انس کے سبب سے یا پوشیدگی اور تجلی کے ساتھ امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مار ڈالتا ہی زاہدون کے نفسون کو آثار مجاہدہ سے اور زندہ کرتا ہی عارفون کے دلون کو انوار مشاہدہ سے یا جسکو مقام فنا فی اللہ مین پہونچاتا ہی اوسے جام بقا باللہ سے ایک گھونٹ چکھاتا ہی مثنوی ہر کرا از بود او فانی کنی ۔ پُر ز گوہر ہر دلے روحانی کنی ۔ کشتگان را شربت حیوان دہی ۔ بعد کشتن جان جاویدان دہی + وانہ اور وہ جو حضرت موسیٰ اور ابراہیم علیہما السلام کے صحیفون مین تھا وہ یہ ہی کہ خدا نے خلق الزوجین پیدا کیا انسان کو دو قسم الذکر والانثی ۝ نر اور مادہ یعنی مرد اور عورت من نطفۃ آب منی سے اذا تمنی ۝ جب گرائی جاتی ہی رحم مین خدا نے انسان کو جوڑا یعنی مرد اور عورت پیدا کیا جیسے حضرت آدم و حوا علیہما السلام اور حضرت عیسیٰ اس حکم سے مستثنیٰ ہین وان علیہ اور یہ کہ خدا پر ہی النشاۃ الاخری ۝ پیدا کرنا دوسرا کہ بعث ہی قیامت مین وانہ ھو اغنی اور وہ ہی وہ جو تونگر کر دیتا ہی نقد مال سے واقنی ۝ اور پونجی دیتا ہی چارپائے اور مال و متاع یا قناعت کے سبب سے غنی کرتا ہی اور اوسپر راضی کر دیتا ہی وانہ اور یہ کہ خدا ھو رب الشعری ۝ وہ پیدا کرنے والا ہی شعریٰ کا اور شعریان دو ستارے ہین ایک کو غمیصا کہتے ہین اور وہ شعری شامیہ ہی اور دوسرا عبور اور وہ یمانیہ ہی اور یہان شعریٰ سے وہی مراد ہی اسواسطے کہ ابو کبشہ کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نانا ؤن مین سے تھا اوسکی پرستش کرتا اور اوسنے قریش کے ساتھ بت پرستی مین مخالفت کی اسی خلاف کی وجہ سے قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے وانہ اھلک اور یہ کہ خدا نے ہلاک کیا عادا الاولی ۝ پہلی قوم عاد کو کہ حضرت ہود کی امت تھی اور اونمین سے ایک قوم جسے بنو لقیم کہتے ہین قوم عاد کے ہلاک ہونے کے وقت مکہ معظمہ مین مقیم تھی اسنے اونکے بعد کفر ظاہر کیا اور اسے عاد اخری کہتے ہین یعنی دوسری قوم عاد وثمود اور ہلاک کیا قبیلہ ثمود کو فما ابقی ۝ پس باقی نہ چھوڑا اونمین سے کسی کو وقوم نوح اور ہلاک کیا قوم نوح علیہ السلام کو من قبل عاد اور ثمود سے قبل انہم کانوا ھم بیشک تھے وہ لوگ اظلم واطغی ۝ بڑے ظالم اور حد سے بڑے بڑھنے والے شرک اور عداوت مین اسواسطے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو بہت رنج پہونچائے نو سو پچاس برس حضرت نوح

دعوت اسلام کی اوسمین وہ لوگ بہت تھوڑے سے ایمان لائے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اور حضرت لوط کے شہر کو اَهْوٰى ۙ گرادیا بعد اسکے کہ حضرت جبریل نے اوسے اوٹھالیا تھا یعنی اوس شہر کو اولٹ پلٹ دیا فَغَشّٰىهَا پھر اوڑھایا اوس شہر کو مَا غَشّٰى ۚ جو کچھ اوڑھایا یعنی نشان کیے ہوے پتھر اوس شہر پر برسائے فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ پھر اپنے رب کی نعمتون مین سے کس نعمت کی تَتَمَارٰى ۝ تو شک لاتا ہی اور جھگڑتا ہی اس آیت مین ولید بن مغیرہ مخاطب ہی یا ہر ایک سے خطاب ہی اور جو کچھ کہ معدودات مین ہی اوسے حق تعالی نے نعمت فرمایا اسواسطے کہ اوسمین نصیحت ہی عبرت لینے والون کو اور دشمنون سے انبیا علیہم السلام کا انتقام بھی اوسکے ضمن مین ہی اور وہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل مبارک کی تسلی اور مومنون کے دلون کی تقویت کا سبب ہی هٰذَا نَذِيْرٌ یہ پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک پیغمبر ہی ڈرانے والا مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ اگلے پیغمبرون کی جنس سے یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی وہی فرماتے ہین جو اگلے پیغمبرون نے فرمایا اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ۝ قریب ہوئی قریب ہونے والی یعنی قیامت جو قریب اور نزدیکی کے ساتھ وصف کی گئی ہی لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کاشفہ نہین ہی اوسکو یعنی اوسکے آنے کے وقت کو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ خدا کے سوا كَاشِفَةٌ ۝ خوب ظاہر کرنے والا اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ کیا اس کلام سے کہ قرآن ہی تَعْجَبُوْنَ ۙ تعجب کرتے ہو وَتَضْحَكُوْنَ اور ہنستے ہو مسخرے پن سے وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ اور نہین روتے ہو اوس وعید کے خوف سے جو اوسمین ہی وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ اور تم کھیلنے والے یا غافل یا گانے والے ہو کافرون کا حال یہ تھا کہ جب قرآن پڑھا جاتا تو وہ گانے بجانے لگتے تاکہ قرآن سننے سے لوگون کو باز رکھین فَاسْجُدُوْا پس سجدہ کرو لِلّٰهِ خدا کے واسطے وَاعْبُدُوْا ۩ اور اوسکی عبادت کرو باطل معبودون کی پرستش نہ کرو معالم مین ہی کہ پہلی سورت جو اتری اوجسمین سجدہ تھا وہ یہی سورت ہی اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت پڑھکر سجدہ کیا مومن مشرک جن انسان سب نے سجدہ کیا اور قرآنی سجدون مین سے یہ بارھوان سجدہ ہی فتوحات مین اس سجدہ کو سجدۂ عبادت کہا ہی اسواسطے کہ حکم الہی اس امر سے ملا ہوا ہی کہ حق تعالی کے ساتھ عاجزی اور مسکینی کرو اور راہ عبادت چلنے والون کے سوا اس سجدہ کے بھید کی سر منزل پر کوئی نہین پہونچ سکتا

سجدہ ۱۲ ع ۳ ۱۲ سنف ۱۲

سورۃ القمر مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	خمس وخمسون ایاتہا
سورۂ قمر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	پچپن ۵۵ آیتین ہین

کفار قریش نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا آپنے اونکے واسطے چودھوین رات کے پورے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا اسطرح پر کہ کوہ حرا کو دونون ٹکرون کے بیچ مین دیکھا معالم اور تبیان مین مذکور ہی کہ شق قمر دو بار واقع ہوا مکہ معظمہ مین اور یہ آیت نازل ہوئی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ قریب آئی قیامت وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ اور پھٹ گیا چاند اور قریب قیامت کی علامتون مین ایک علامت چاند کا پھٹنا ہی اسوجہ پر جو اگلی کتابون مین مذکور تھا امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ ایک شب ابوجہل اور اور سردار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پہونچے ابوجہل بولا کہ ای محمد کوئی معجزہ ہمین دکھاؤ ورنہ تمھارا سر تلوار سے اوڑا دونگا حضرت نے فرمایا کہ کیا معجزہ چاہتا ہے

اوسنے داہنے بائین دیکھا کہ کیا معجزہ چاہون جسکا وقوع محال و متعذر ہو یہودی بولا کہ محمد ساحر ہین اسلئے کہو کہ چاند کو پھاڑدین ہو اسطے کہ ساحر اون پر متحقق ہوتا ہی اور ساحر آسمان پر تصرف نہین کرسکتے ابوجہل بولا کہ ای محمد چاند کو ہمارے واسطے پھاڑدو پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلمہ کی اونگلی اوٹھائی اور اشارہ فرمایا چاند کو کہ پھٹ جا فوراً چاند دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اپنے مقام پر رہا اور دوسرا ٹکڑا بہت دور ہٹ گیا پھر ابوجہل بولا کہ اس سے کہو کہ مل جائے آپ نے اشارہ فرمایا دونون ٹکڑے مل گئے **بیت** شق گشت ماہ چارہ ہر لوح سبز چرخ نہ چون خامۂ دبیر ز تیغ سنان او بدو نیمہ روی تو ایمان لایا ابوجہل بولا کہ محمد نے جادو کرکے میری آنکھ باندھدی اور چاند دو ٹکڑے ہمکو دکھادیا مسافر لوگ جو دور دور سے ہمارے یہان آئینگے ہم پوچھینگے کہ اونھون نے بھی چاند دو ٹکڑے دیکھا ہی کہ نہین جب آنے جانے والون سے پوچھا سب نے یہی جواب دیا کہ ہان فلان شب چاند کو ہمنے دو ٹکڑے دیکھا پس باوجود اس بات کے کہ ابوجہل نے خود بھی دیکھا اور اورون سے بھی سُنا مگر ایمان نہ لایا اور یہی کہتا رہا کہ محمد کا جادو بہت سخت ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ **وَاِنْ یَّرَوْا** اور اگر دیکھتے ہین کافر **اٰیَۃً** کوئی نشانی ہماری قدرت کی نشانیون مین سے جس سے ہمارے حبیب کے دعوی کی تصدیق ہو **اِعْرِضُوْا** انکار کرتے ہین اوسپر ایمان لانے سے یا اوسمین غور وتامل کرنے سے **وَیَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ** ○ اور کہتے ہین کہ جادو ہی ہمیشہ رہنے والا اور زمین سے آسمان تک جانے والا **وَکَذَّبُوْا** اور تکذیب کرتے ہین پیغمبر کی **وَاتَّبَعُوْٓا** اور پیروی کرتے ہین **اَھْوَآءَھُمْ** اپنی خواہشون کی یعنی اوس بات کی جسے شیطان نے اونکی نگاہ مین آراستہ کردیا عناد اور انکار **وَکُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ** ○ اور جو کام مقرر کیا گیا وہ واقع ہی یعنی کافرون کی شقاوت مومنون کی سعادت جو مقرر ہوچکی وہ اونکو ضرور پہونچیگی **وَلَقَدْ جَآءَھُمْ** اور تحقیق کہ آئی اونکو یعنی اہل مکہ کو قرآن مین **مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ** خبرون مین سے اگلون کی یا امور اخروی کے بیان مین سے **مَا فِیْہِ مُزْدَجَرٌ** ○ وہ چیز جسمین باز رکھنا ہو منہیات سے اور منع ہو تمرد اور سرکشی سے **حِکْمَۃٌۢ بَالِغَۃٌ** وہ حکمت پوری ہی صدگمان کو پہونچنے والی **فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ** ○ پس فائدہ نہین کرتے اونکو اور نفع نہین پہونچاتے ڈرانے والے یعنی پیغمبر لوگ اور قرآنی نصیحتین اگر اونکے پاس ایک کے بعد ایک آئین تو اونکو کچھ فائدہ نہین ہوتا **فَتَوَلَّ عَنْھُمْ** پس مونھ پھیر اونسے قتال کا حکم ہونے تک اور اونکی جزا کا منتظر رہ **یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ** اوسدن جب پکاریگا پکارنے والا یعنی اسرافیل علیہ السلام اونکو پکاریگے **اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ** ○ سخت اور بُری چیز کی طرف کہ قیامت کی ہولین ہین **خُشَّعًا اَبْصَارُھُمْ** نیچی ہونگی اونکی آنکھین ہول کے مارے **یَخْرُجُوْنَ** نکلینگے **مِنَ الْاَجْدَاثِ** قبرون مین سے **کَاَنَّھُمْ** گویا کہ وہ **جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ** ○ ٹیڈی پراگندہ ہین یعنی بہت اور پراگندہ ہونے سے تلے اوپر ہونگے اور ہر طرف حیران اور سرگردان جائینگے **مُّھْطِعِیْنَ** جلدی کرنے والے **اِلَی الدَّاعِ** پکارنے والے کی طرف یعنی جدھر سے آواز آئیگی دوڑتے ہونگے **یَقُوْلُ الْکٰفِرُوْنَ** کہینگے کافر **ھٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ** ○ یہ دن سخت ہی **کَذَّبَتْ قَبْلَھُمْ** تکذیب کی تیری قوم سے پہلے **قَوْمُ نُوْحٍ** قوم نوح نے بعث وقیامت کی **فَکَذَّبُوْا عَبْدَنَا** پس تکذیب کی اور جھوٹا ٹھہرایا ہمارے بندہ نوح کو **وَقَالُوْا مَجْنُوْنٌ** اور بولے کہ وہ دیوانہ ہی

وقف لازم

وَازْدُجِرَ اور باز رکھا گیا خلق کی دعوت سے یعنی حضرت نوح جب اپنی قوم کے لوگون کو توحید کی طرف بلاتے تو وہ آپکو ایذا پہونچاتے دھمکاتے اتنے پتھر مارتے کہ آپ بیہوش ہوجاتے اور دعوت سے باز رہتے فَدَعَا رَبَّهٗٓ تو پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ کہ میں مغلوب ہوا اور اونسے مقابلہ نہین کرسکتا ہون فَانْتَصِرْ پس تو اسسے انتقام لے میرے واسطے فَفَتَحْنَآ تو کھولدیے ہمنے اونپر عذاب کرنے کو اَبْوَابَ السَّمَآءِ آسمان کے دروازے بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ لگاتار پانی گرنے والے کے ساتھ کہ چالیس دن رات آسمان سے پانی گرتا رہا برابر اور اس مدت مین زمین کا بھی نہ تھما وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ اور کھولدیے ہمنے زمین مین عُيُوْنًا چشمے کہ اونسے بھی پانی ابلا فَالْتَقَى الْمَآءُ پھر ملگیا پانی آسمان اور زمین کا عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ اوس کام پر جو مقدر اور مقرر کیا گیا تھا اونپر یعنی طوفان سے قوم نوح کی ہلاکت وَحَمَلْنٰهُ اور اوٹھالیا ہمنے نوح علیہ السلام کو اون لوگون سمیت جو اونکا ایمان لائے تھے یعنی ہمنے اونکو سوار کیا عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ کشتی پر جو تختون کی تھی وَّدُسُرٍ اور کیلون اور بندھنون کی جس سے کشتی کو باندھتے اور مضبوط کرتے ہین تَجْرِيْ چلتی تھی وہ کشتی بِاَعْيُنِنَا ہماری نگہبانی سے اور یہ طوفان آیا جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ اوس شخص کی جزا کے واسطے جو كُفِرَ نہ ایمان لایا تھا اور جن لوگون نے حضرت نوح کے پیدا ہونے کی نعمت پر شکر نہ کیا تھا اونکی جزا کے لیے وَلَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اور تحقیق کہ ہمنے چھوڑا اس قصہ کو اٰيَةً ایک نشانی لوگون کے درمیان یا نوح علیہ السلام کی کشتی کو ہمنے زمین مین ایک علامت اور عبرت چھوڑا قصص مین ہے کہ اس امت کے اگلے لوگون نے وہ کشتی دیکھی ہو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پھر کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے کہ اوس سے نصیحت پکڑے اور عبرت لے فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِيْ پھر کیسا تھا میرا عذاب دنیا مین کہ سبکو مین نے طوفان مین مبتلا کیا وَنُذُرِ اور ڈرانا میرا قوم کو نوح علیہ السلام کو بھیجکر وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور بیشک ہمنے آسان کردیا قرآن کو لِلذِّكْرِ اگلی امتون کا حال یاد کرنے کے واسطے فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پھر ہے کوئی نصیحت سننے والا جو اوسکے سبب سے نصیحت پکڑے كَذَّبَتْ عَادٌ تکذیب کی قوم عاد نے حضرت ہود علیہ السلام کی فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوا تھا عَذَابِيْ میرا عذاب کرنا اونکو سخت ہوا بھیجکر وَنُذُرِ اور اونکو میرا ڈرانا پیغمبر کی زبانی وعید قیامت سے اِنَّآ اَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی عَلَيْهِمْ اونپر رِيْحًا صَرْصَرًا سخت ہوا مہیب اور ہولناک آواز کے ساتھ فِيْ يَوْمِ نَحْسٍ منحوس دن مین مُّسْتَمِرٍّ لگاتار اور مستحکم ہوا اوسکی نحوست اور وہ دن صفر کا آخری چارشنبہ تھا تَنْزِعُ النَّاسَ لا ہوا نے جڑ اوکھاڑ دی قوم عاد کی كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ گویا کہ بڑی موٹی جڑ تھی خرمے کی جڑون مین کھدی ہوئی اور زمین پر پڑی ہوئی یہ تو خود دنیا کا عذاب تھا فَكَيْفَ كَانَ پھر کیسا ہوگا میرا عذاب آخرت مین اور عَذَابِيْ وَنُذُرِ میری وعید جس سے مین نے اونکو ڈرایا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کہ عربی زبان مین بھیجا لِلذِّكْرِ نصیحت پکڑنے کو فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ پھر کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ تکذیب کی قوم ثمود نے صالح علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ بسبب ڈرانے کے کہ اونکے پیغمبر نے اونکو ڈرایا اور نصیحت کی فَقَالُوْٓا تو وہ بولے کہ اَبَشَرًا مِّنَّا کیا آدمی ہمارے جنس مین سے وَّاحِدًا

ع ۱۲

ایک کہ خدم حشم کچھ نہین رکھتا نَتَّبِعُهٗ اوسکی ہم پیروی کرین اوسے تو ہمپر کچھ فضیلت نہین اِنَّآ اِذًا بیشک ہم جب اوسکی متابعت
کرین تو پڑ جائین لَفِیْ ضَلٰلٍ گمراہی مین وَّسُعُرٍ ○ اور جنون مین ءَاُلْقِیَ کیا القا کیگئی ہی الذِّکْرُ عَلَیْهِ وحی اوپر
مِنْۢ بَیْنِنَا ہم مین سے یعنی قوم ثمود مین سے کیا نزول وحی کے ساتھ اوسے خاص کر لیا ہی بَلْ هُوَ ایسا نہین بلکہ وہ تو
کَذَّابٌ بڑا جھوٹا ہی اَشِرٌ ○ خود پسند اور جھگڑالو چاہتا ہی کہ ہمپر ترقی اور بلندی کر جائے تو حق تعالی نے فرمایا کہ
سَیَعْلَمُوْنَ غَدًا قریب ہی کہ جان لینگے کل جب اوپر عذاب نازل ہوگا قیامت کے دن معلوم کرینگے کہ مَنِ الْکَذَّابُ
الْاَشِرُ ○ کون ہی بڑا جھوٹا جھگڑالو جب قوم ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب کی اور معجزہ مانگا کہ پتھر سے اونٹنی نکال تو
اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ یقینی ہم نکالنے والے تھے اونٹنی کو فِتْنَةً لَّهُمْ اونکے امتحان کے واسطے تاکہ خلق جان لے کہ
اوپر عذاب کا کیا سبب تھا اور صالح علیہ السلام کو ہمنے کہا کہ فَارْتَقِبْهُمْ اونکا نگہبان رہ دیکھ تو اونٹنی کے ساتھ کیا کرتے ہین
وَاصْطَبِرْ ○ اور صبر کر قوم کی ایذا پر وَنَبِّئْهُمْ اور اونکو آگاہ کردے کہ اَنَّ الْمَآءَ یقینی کنوے کا پانی قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ
حصہ کیا گیا ہی اونکے اور اونٹنی کے درمیان ایک دن اونکا اور اونکے چارپاؤن کا حصہ ہی اور ایک دن فقط اونٹنی کا حصہ ہی كُلُّ شِرْبٍ
ہر حصہ اوس پانی کا مُّحْتَضَرٌ ○ حاضر کیا گیا ہی اوس حصہ والے کے واسطے یعنی اپنی باری کے دن وہ حصہ لینے والا آئے اور اپنا
حصہ لیجائے فَنَادَوْا تو پکارا قوم ثمود کے لوگون نے صَاحِبَهُمْ اپنے یار کو کہ وہ قدار بن سالف تھا اونٹنی کی کوچین کاٹنے کو
فَتَعَاطٰی تو پکڑی اوسنے اپنی تلوار اور اونٹنی جدھر سے نکلتی تھی اوس راہ پر گھات مین بیٹھا فَعَقَرَ ○ پس کوچین کاٹین اوسنے
اونٹنی کی اونٹنی کی کوچین کاٹنے کے باب مین تحریک کرنے والی دو عورتین تھین ایک عنیزہ دوسری صدوق اور اوسکا سبب کچھ تو
پہلے سورہ ہود مین مذکور ہوا صدوق نے اپنے چچا کے بیٹے مصدع بن مہرج کو اپنے وصال کا وعدہ دیا اور عنیزہ نے اپنی بیٹیون مین سے
ایک بیٹی قدار بن سالف کے نامزد کی وہ دونون اونٹنی کی راہ گذر پر گھات مین بیٹھے جب اونٹنی پانی پیکر پھری تو پہلے مصدع کے سامنے پہونچی
اوسنے ایک تیر مارا کہ اونٹنی کے پاؤن چھد گئے قدار بھی سامنے آیا اور تلوار سے اونٹنی کی کوچین کاٹین جب اونٹنی گری تو اوسکے ٹکڑے کرکے
قوم کے لوگون نے بانٹ لیے اوسکا بچہ کوہ صنوبر پر چڑھا اور تین بار چلایا اور وہان سے آسمان پر چلا گیا اور بعضے کہتے ہین کہ وہ مار ڈالا گیا
تین دن کے بعد قوم ثمود پر عذاب نازل ہوا فَکَیْفَ کَانَ تو کیسا تھا عَذَابِیْ میرا عذاب قوم ثمود پر وَنُذُرِ ○ اور میرا ڈرانا
صالح کو بھیجکر اِنَّآ اَرْسَلْنَا بیشک ہمنے بھیجی ہمنے عَلَیْهِمْ اونپر صَیْحَةً وَّاحِدَةً چیخ ایک یعنی جبریل علیہ السلام کی
ایک چیخ فَکَانُوْا تو ہوگئے اوس آواز کی ہول سے کَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ○ روندی ہوئی گھاس کے مانند جو ریزہ ریزہ ہو کہ بکریون کی
جگہہ بنانے والے نے اوسے تلے اوپر کرکے رکھا ہو وَلَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور تحقیق کہ آسان کردیا ہمنے قرآن کو
لِلذِّکْرِ یاد کرنے کے واسطے کہ سہولت سے حفظ کرلیتے ہین فَهَلْ مِنْ مُّدَّکِرٍ ○ پھر کوئی یاد کرنے والا ہی اوسے کَذَّبَتْ
قَوْمُ لُوْطٍ تکذیب کی قوم لوط نے لوط علیہ السلام کی بِالنُّذُرِ ○ ڈرانے کے سبب سے کہ حضرت لوط نے اپنی قوم کو ڈرایا
اِنَّآ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ بیشک بھیجی ہمنے اونپر حَاصِبًا ہوا یا بدلی پتھر برسانے والی اور سب کو ہمنے ہلاک کردیا اِلَّا

اٰلَ لُوْطٍ ؕ مگر لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو نَجَّیْنٰهُمْ نجات دی ہمنے اونکو عذاب سے بِسَحَرٍ ۝ اوس صبح کو جب عذاب
واقع ہوا تمام نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا ؕ بسبب نعمت دینے کے اپنی طرف سے كَذٰلِكَ جسطرح لوط علیہ السلام اور اونکی بیٹیون کو
ہمنے انعام کیا اسی طرح نَجْزِيْ جزا دیتے ہین ہم اپنی نعمت اور رحمت کے ساتھ مَنْ شَكَرَ ۝ اوسکو جو شکر کرے ہماری نعمت کا
کہ رسولون کو بھیجنا اور کتابین نازل کرنا ہی اور اوسپر ایمان لائے وَلَقَدْ اَنْذَرَهُمْ اور تحقیق کہ ڈرایا لوط علیہ السلام نے
اپنی قوم کو بَطْشَتَنَا ہماری پکڑ سے عذاب اور ہلاک کرکے فَتَمَارَوْا تو شک لائے وہ بِالنُّذُرِ ۝ اوس ڈرانے کے
ساتھ اور اونھون نے جھگڑا شروع کیا وَلَقَدْ رَاوَدُوْهُ اور تحقیق کہ طلب کیے اونھون نے لوط علیہ السلام سے عَنْ ضَيْفِهٖ
اوسکے مہمان کہ فرشتے تھے یعنی قوم لوط نے کہا کہ انھین ہمارے سپرد کرو اور لوط علیہ السلام اس بات سے انکار کرتے تھے اور قوم کے لوگون کو
نصیحت فرماتے تھے وہ ظالم گھر کا دروازہ توڑکر گھس آئے فَطَمَسْنَآ پس مٹا دین ہمنے اَعْيُنَهُمْ اونکی آنکھین یا اونکا چہرہ ہمنے
برابر کردیا اور حدیث شریف مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے اپنا پر اونکی آنکھون پر ملا تو وہ سب اندھے ہوگئے اور ہمنے فرشتون کی زبانی
اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا پس چکھو عَذَابِيْ میرا عذاب وَنُذُرِ ۝ اور لوط علیہ السلام تمکو جس سے ڈراتے تھے وَلَقَدْ
صَبَّحَهُمْ اور تحقیق کہ صبح کی قوم لوط علیہ السلام کے ساتھ بُكْرَةً اول من ہین یعنی صبح کے وقت آیا اونپر عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ۝
عذاب قرار پکڑا ہوا یعنی جبتک اونکو ہلاک نہ کیا اونپر سے نہ پھرا اور قائم رہا اور ہمنے اونسے کہا کہ فَذُوْقُوْا عَذَابِيْ پس چکھو اور کھینچو
میرا عذاب وَنُذُرِ ۝ اور میرا ڈرانا یعنی وہ عذاب جس سے تمکو میرے حکم کے موافق ڈراتے تھے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور
ضرور سہل اور آسان کردیا ہمنے قرآن لِلذِّكْرِ کر وہ عربی زبانون کے واسطے اوسکے معنی سمجھنے کو اور اگلون کی خبرین جاننے کو
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ پس کوئی نصیحت سننے والا ہی کہ اوس سے عبرت لے وَلَقَدْ جَآءَ اور تحقیق کہ آئے اٰلَ فِرْعَوْنَ ع ۱۸
النُّذُرُ ۝ فرعون اور اوسکی قوم کے پاس ڈرانے والے یعنی حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام نشانیون اور معجزون سمیت کہ حضرت
موسیٰ نے اون معجزون کے سبب سے قبطیون کو ڈرایا اور وہ نو نشانیان تھین كَذَّبُوْا تکذیب کی بِاٰيٰتِنَا كُلِّهَا ہماری اون سب نشانیون کے
ساتھ اور اونپر ایمان نہ لائے فَاَخَذْنٰهُمْ تو پکڑ لیا ہمنے اونکو عذاب غرق مین اَخْذَ عَزِيْزٍ پکڑنا ایسے غالب کا جو پکڑ مین مغلوب نہو
مُّقْتَدِرٍ ۝ قادر مشرکون کے ہلاک کرنے پر اَكُفَّارُكُمْ کیا تمھارے کافر گروہ عرب خَيْرٌ بہت قوی اور سخت ہین
مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ ان تکذیب کرنے والون کے گروہ سے جو شمار کیے گئے یعنی یہ کافر اون اگلے کافرون سے قوت تیزی حشمت سطوت مین
بہتر اور بڑھکر نہین ہین اور اونپر جب ہمارا عذاب آپہونچا تو اونپر کیون نہ آئیگا اَمْ لَكُمْ یا یہ کہ تمھارے واسطے ہمای مشرکون کو بَرَآءَةٌ
فِي الزُّبُرِ ۝ برات آسمانی کتابون مین یعنی برات نامہ تمھارے نام پر لکھا ہوا کہ تمپر عذاب نہوگا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ کیا کہتے ہین
عرب کے کفار کہ ہم جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝ گروہ جمع ہوئے ہین مدد دینے والے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے
بلا روکنے والے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ قریب ہی کہ شکست پائے اونکی جماعت وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ اور پھیری جائین
اونکی پیٹھین لڑائی سے یعنی ہر ایک معرکۂ قتال سے پیٹھ پھیرین اور بھاگ جائین اور یہ صورت جنگ بدر کے دن واقع ہوئی

تو یہ آیت دلائل نبوت مین سے ایک دلیل اور اعجاز قرآنی مین سے ایک معجزہ ہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس آیت کے معنی مین نہین جانتا ہون کہ کیا ہین ناگاہ جنگ بدر کے دن مین نے دیکھا کہ حضرت زرہ پہنتے ہین اور یہ فرماتے ہین کہ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ تو مین نے جانا کہ آیت کے یہ معنی تھے اور اسی قتل اور قید اور شکست پر بس نہین ہی بَلِ السَّاعَةُ بلکہ قیامت کا دن مَوْعِدُهُمْ اونکے عذاب کلی کا وعدہ گاہ ہی وَالسَّاعَةُ اور قیامت کا عذاب اَدْهٰى بہت سخت اور بہت ہولناک وَاَمَرُّ ○ اور بہت کڑوا اور بہت ناگوار ہی دنیا کے عذاب سے اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ بیشک مشرک لوگ فِيْ ضَلٰلٍ گمراہی مین ہین راہ حق سے دنیا مین وَّسُعُرٍ ○ اور عناد اور مشقت مین یا جلانے والی آگ مین ہین آخرت مین يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ جسدن کھینچے جائینگے فِي النَّارِ آتش دوزخ مین عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اپنے مونہون پر یعنی اونکو اونکے مونہون کے بل کھینچکر دوزخ مین ڈالینگے اور کہینگے کہ ذُوْقُوْا چکھو مَسَّ سَقَرَ ○ چھونا دوزخ کا یعنی اوسکی آگ کی گرمی اور دکھ سہو اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بیشک ہمنے سب چیزون کو پیدا کیا بِقَدَرٍ ○ اندازہ پر جو مقرر اور مرتب ہی مقتضائے حکمت پر یا جو کچھ ہمنے پیدا کیا وہ اندازہ کیا ہوا اور لکھا ہوا ہی لوح محفوظ مین اور اوسکے واقع ہونے کے قبل حکم ازلی اوس سے متعلق ہی تو ضرور بالضرور تغییر اور تبدیل سے دور ہی شعر قَضَى اللّٰهُ اَمْرًا اَوْجَفَ الْقَلَمُ + فَمَا شَاءَ يُوْجَدُ وَمَا لَا فَلَمْ + بیت سر بر خط لوح ازلی دارد ہمہ خموش + کز ہر چہ قلم رفت قلم در نکشند + وَمَآ اَمْرُنَآ اور نہین ہی حکم ہمارا ہر چیز کو جسکا ہونا ہم چاہتے ہین اِلَّا وَاحِدَةٌ مگر ایک لفظ کہ وہ کن ہی یا نہین ہی قیامت قائم ہونے کو ہمارا حکم مگر ایک فعل كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ جیسے دیکھنا آنکھ سے جلدی اور سہولت کے ساتھ یعنی اگر ہم چاہین تو پلک مارتے ہی قیامت قائم کردین وَلَقَدْ اَهْلَكْنَآ اور بیشک ہمنے ہلاک کردیا اَشْيَاعَكُمْ تم ایسون کو یعنی اگلے زمانے مین جو کافر تمھارے مثل تھے اونکو ہمنے ہلاک کیا جیسا کہ تمنے اس سورت مین سنا فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ پھر کوئی ہی نصیحت ماننے والا کہ اونکے حال سے عبرت پکڑے وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ اور جو چیز کی ہی اگلے کافرون نے فِي الزُّبُرِ ○ وہ لکھی ہی لوح محفوظ مین زُبُر کتابون کو کہتے ہین اور یہان لوح محفوظ کو زبر اسواسطے فرمایا کہ سب کتابون کی اصل ہی یا خود اونکے سب افعال اونکے نامۂ اعمال مین لکھے ہین جو فرشتون کے ہاتھ مین ہی وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ اور ہر ایک چھوٹا بڑا فعل اور قول کہ اولین اور آخرین سے صادر ہوا اور ہوگا مُّسْتَطَرٌ ○ لکھا ہوا ہی اور اوسپر جزا پائینگے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ تحقیق پرہیزگار اور ڈرنے والے لوگ فِيْ جَنّٰتٍ جنتون مین ہین قیامت کے دن وَّنَهَرٍ ○ اور نہرون اور چشمون مین یعنی ایسے باغون مین جنمین نہرین اور چشمے ہین اور بعضون کے قول پر نہر روشنی اور کشادگی کے معنی مین ہی یعنی متقی لوگ جنت مین ہونگے نہایت وسعت اور روشنی مین بخلاف کافرون کے کہ وہ تنگی اور تاریکی مین گذارینگے اور متقی لوگ ہونگے فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ مکان پسندیدہ مین کہ اوسمین نہ لغویات ہوگی نہ گناہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حق تعالی نے اوس مکان کا وصف صدق کے ساتھ فرمایا تو وہان نہ بیٹھینگے مگر اہل صدق سلمی رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ وہ مکان ہی جسمین حق تعالی وہ وعدے سچ کریگا جو اوسنے اپنے دوستون کے ساتھ کیے ہین اور خدا کے دوست وہان ہونگے عِنْدَ

وقف لازم

ع ۱۵

مَلِيكٍ ایسے بادشاہ کے پاس جو مُقْتَدِرٍ ۝ قادر ہی سب چیزون پر صاحب بحر الحقائق نے فرمایا ہی کہ مَقْعَدِ صِدْقٍ وصدت قربت کا مقام ہی کہ عندیت کے مرتبہ مین متحقق ہوتا ہی اور کشف الاسرار مین لکھا ہی کہ عند کا کلمہ تقریب اور تخصیص کی علامت رکھتا ہی یعنی اہل قرب کل اوس گھر مین اوس مرتبہ کے ساتھ اختصاص رکھینگے اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی عالم مین اوس مرتبہ کے ساتھ مخصوص تھے کہ اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِيْ اور جب وہ مرتبہ جسکے سبب سے خاص لوگ کل ناز کرینگے آج آپکا ادنی رتبہ تھا تو کل قیامت مین جو مرتبہ اعلی آپکو حاصل ہوگا اوسکا کون نشان دے سکتا ہی نظم ای محرم سر لایزالی + مرآت جمال ذوالجلالی + مہمان اَبِيْتُ عِنْدَ رَبِّيْ + صاحبدل لَا يَنَامُ قَلْبِيْ + از قربت حضرت الٰہی + ہستی بہتابہ کہ خواہی + قربے کہ عبارتش نسنجد + در حوصلہ خرد نہ گنجد + گم گشتہ بود عبارت آنجا + بلکہ نرسد اشارت آنجا +

سورہ رحمن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھتہ آیتین ہین

جب حضرت پیغمبر خدا علیہ التحیۃ والثنا نے کافرون کو اسم رحمان کی خبر دی تو کافر بولے کہ ہم تو رحمان کو نہین پہچانتے تو یہ سورت نازل ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ مکے کے کافر طعن کرتے تھے کہ فلان فلان شخص محمد کو قرآن تعلیم کرتے ہین تو یہ سورت نازل ہوئی کہ اَلرَّحْمٰنُ ۝ خدا بڑی بخشش والا جسکی رحمت سب چیزون کو پہونچی ہی اوسنے عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝ سکھایا اور تعلیم کیا ہی قرآن اپنے حبیب کو جبرائیل کے ذریعہ سے نہین یعنی خدا نے اپنے حبیب کو قرآن سیکھنا اور اورون کو سکھانا آسان کر دیا ہی خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ پیدا کی خدا نے آدمیون کی جنس عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ تعلیم کر دیا اوسکو بیان یعنی جو کچھ اوسکے دل مین ہی اوسے کہکر یا لکھکر ظاہر کرنا یا حضرت آدم کو پیدا کیا اور علم اسما اونھین تعلیم کر دیا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا سب اونکو تعلیم کر دیا چنانچہ عَلِمْتُ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ اِلٰى اٰخِرِ الزَّمَانِ کا مضمون اسکی خبر دیتا ہی اَلشَّمْسُ آفتاب وَالْقَمَرُ اور ماہتاب چلتے ہین بِحُسْبَانٍ ۝ ایک حساب معلوم سے یعنی اوسطر چیر کہ حق تعالی نے مقرر کر دیے اونکی سیر کے واسطے برجون اور منزلون مین اور اوسکے سبب سے فصلین اور وقت پہچانے جاتے ہین وَالنَّجْمُ اور وہ گھاس کہ اوگتی ہی اور اوسکی ٹہنی نہین ہوتی زمین ہی پر پھیلتی ہی وَالشَّجَرُ اور جو گھاس شاخدار اور کھڑی ہوتی ہی یعنی درخت يَسْجُدٰنِ ۝ فرمانبرداری کرتے ہین خدا کی اپنی طبیعت اور خوشی سے جیسے مکلف سجدہ کرنے والون کا سجدہ یا اون گھاسون کا سجدہ اونکے سایہ سے ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جسطرح ان چیزون کی تسبیح کی ہمکو تمیز اور وقوف نہین اوسی طرح انکے سجدہ کی بھی تمیز نہین جیسا کہ خود حق تعالی فرماتا ہی وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا اور اوٹھایا رحمان نے آسمان کو زمین سے یا آسمان برس کی راہ اونچا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۝ اور پیدا کی یا اوتاری ترازو یا خلق کو اوسکی کیفیت اور بنانا الہام کر دیا اَلَّا تَطْغَوْا اسواسطے کہ حد سے نکلو فِي الْمِيْزَانِ ۝ ترازو مین دیتے لیتے وقت یعنی عدل سے تجاوز نہ کرو اور سب کے ساتھ معاملہ کرو وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ اور قائم رکھو تولین بِالْقِسْطِ عدل کے ساتھ یعنی ترازو درست رکھو وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيْزَانَ

اور کم نہ کرو ترازو یعنی لینے دینے مین کم نہ تولو ترازو والون کو یہ سب تاکید اسواسطے ہی کہ قیامت مین جب ترازو کھڑی ہو تو اوسوقت شرمندہ نہون نظم ہر جو وہر جسکہ بازوے تو+ کم کند از کیل و ترازوے تو+ ہست یکایک ہمہ بر جاے خویش+ روز جزا جملہ بیارند پیش+ باتو نمایند نہانیت را+ کم دہی و بیش ستانیت را+ وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور زمین کو بچھایا پانی پر رکھا لِلْاَنَامِ آدمیون کے واسطے تاکہ اوسپر قرار پکڑین فِيهَا زمین مین فَاكِهَةٌ سو انواع واقسام کے میوے ہین وَالنَّخْلُ اور خرمے کے درخت ذَاتُ الْاَكْمَامِ خوشون اور غلاف والے اسواسطے کہ خرما جب تک پھٹتا نہین غلاف مین رہتا ہی اور میوون مین خرمے کی تخصیص اوسنے ذکر کرکے اوسکی فضیلت کی جہت سے ہی اور اوس مشابہت کی وجہ سے جو انسان کے ساتھ رکھتا ہی چنانچہ جواہر التفسیر مین بیان ہوا وَالْحَبُّ اور زمین مین دانہ ہر ذُو الْعَصْفِ سوکھی پتی یعنی بھوسی والا دانہ سے وہ چیز مراد ہی جس سے غذا کرتے ہین جیسے گیہون اور جو وغیرہ اور عصف وہ پتی ہی جس سے دانہ جدا ہوتا ہی وَالرَّيْحَانُ اور زمین مین پھول ہین اچھی بو والے کہ اونسے غم پاس نہین آتا مراد یہ ہی کہ زمین مین ہمنے تمکو بہت نعمتین دی ہین بعضی کھانے کی بعضی سونگھنے کی فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پس اے آدمیو اور جنوکس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے جو مذکور ہوئین تُكَذِّبٰنِ جھٹلاتے ہو اور انکار کرتے ہو کہ اوسکی طرف سے نہین ہی اے عزیز از جان اس بات کو جان کہ اس سورت مین اکتیس ۳۱ بار یہ کلمے مکرر آئے ہین اس جہت سے کہ اس سورت مین خدا کی نعمتین مذکور ہین تو ہر نعمت کے بعد یہ الفاظ لائے گئے اور یہ کلمات فرمائے گئے تاکہ پڑھنے اور سننے والے نعمتون کی کثرت سے آگاہ ہو جائین اور بعضون نے کہا ہی کہ ان الفاظ کا مکرر لانا غفلت دفع کرنے پر دلیل اور حجت قائم کرنے نعمت یاد دلانے کے واسطے ہی صحیح حاکم مین جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سورت اخیر تک ہم لوگون کے سامنے پڑھی بعدہ فرمایا کہ مجھے کیا ہی کہ مین تمکو چپ دیکھتا ہون البتہ جن اس سوال کا جواب دینے مین تمسے بہتر ہین مین نے جتنی بار پڑھا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ تو اونھون نے جواب مین کہا کہ وَلَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنی ہم کسی چیز کی اے ہمارے رب تکذیب نہین کرتے ہین پس تیرے ہی واسطے ہی حمد و ثنا خَلَقَ الْاِنْسَانَ پیدا کیا ہمنے آدم علیہ السلام کو جو انسان کے باپ ہین مِنْ صَلْصَالٍ خشک مٹی سے كَالْفَخَّارِ مانند سفال پختہ کے کہ اگر تو اوسپر ہاتھ مارے تو وہ بجے اور آواز دے وَخَلَقَ الْجَآنَّ اور پیدا کیا جان کو جو جنون کا باپ ہی مِنْ مَّارِجٍ شعلہ سے جو صاف ہوتا ہی دھوین کا مِّنْ نَّارٍ آگ سے اور بعضون نے کہا ہی کہ مارج اوس آگ سے مراد ہی جو شعلہ سرخ اور سبز اور زرد ملا ہوا ہی آگ کی تیزی اور بلندی کے بعد فتوحات کے دوسرے سفر کے نوین باب مین مذکور ہی کہ مارج آگ ہی ہوا سے ملی ہوئی کہ اوسکو مشتعل ہوا یعنی لپکتے ہین تو جان دو عنصر سے مخلوق ہی آگ سے اور ہوا سے اور آدم بھی دو عنصر سے پیدا ہوے خاک اور پانی سے جب خاک اور پانی باہم ملتا ہی تو اوسے طین کہتے ہین اور جب ہوا اور آگ ملتی ہی تو اوسے مارج کہتے ہین جسطرح رحم مین پانی یعنی آب منی ڈالنے سے آدمی کی نسل بڑھتی ہی اسی طرح رحم مین ہوا ڈالنے سے جن کی نسل بڑھتی ہی اور جان اور آدم کی پیدائش مین ساٹھ ہزار برس کا فرق تھا فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پھر کس نعمت کے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین تکذیب کرتے ہو تم دونون جن وانس کہ اوسنے تمکو طین اور مارج سے پیدا کیا

نصف

اور زندگی کی دولت عنایت فرمائی رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ پیدا کرنے والا دو مشرقون کا ہی ایک گرمی مین آفتاب نکلنے کی جگہ دوسرے جاڑے مین وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ اور پیدا کرنے والا دو مغربون کا ایک گرمی مین آفتاب ڈوبنے کی جگہ دوسرے جاڑے مین اور دو مشرقین اور مغربین مختلف ہونے مین طرح طرح کے فائدے ہین فصلین نئی پیدا ہونا اور بدلنا اور جو کچھ ہر فصل سے تعلق رکھتا ہی بلکہ آفتاب کا نکلنا طلب معاش کا موجب اور اوسکا ڈوب جانا آسائش اور راحت کا سبب فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو تم دونون اور اوسکے منکر ہوتے ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ اوسنے رواں کیے دو دریاؤن کو ایک اچھا اور شیرین دوسرا کھاری کر دیا تاکہ اوسکے حکم سے يَلْتَقِيٰنِ ایک دوسرے سے ملتے ہین اور وہ فارس اور روم کے دریا ہین کہ محیط ہین ایک دوسرے سے ملتے ہین بَيْنَهُمَا درمیان دونون دریاؤن کے بَرْزَخٌ ایک مانع اور حاجب اور پردہ ہی خدا کی قدرت سے زمین کا یا کسی جزیرے کا کہ اوسکے سبب سے لَّا يَبْغِيٰنِ زیادتی نہین چاہتے ایک دوسرے پر یعنی باہم ملتے نہین تاکہ ہر ایک کی خاصیت باطل نہو جائے یا ایک حد جو مقرر ہو گئی ہی اوس سے تجاوز نہین کرتے تاکہ جو کچھ اونکے درمیان مین ہی غرق نہو جائے اور ایک دریا دوسرے پر غلبہ کرے تو نفع برطرف ہو جائے اور بہت سے فائدے ان دونون دریاؤن سے حاصل ہین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تو کس سے اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو کلیہ مصلحتون پر مشتمل ہین تُكَذِّبٰنِ انکار کرتے ہو يَخْرُجُ نکلتا ہی مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ ان دونون دریاؤن مین سے یا دریاے شور مین سے بڑا موتی وَالْمَرْجَانُ اور ریزہ موتی اور یہ جواہر ہین کہ انکے سبب سے آرائش کرتے ہو اور اونکی خرید فروخت سے فائدے پاتے ہو اور یہ نعمتین ظاہر ہین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ تکذیب کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ دو دریاؤن سے زمین اور آسمان کا دریا مراد ہی کہ ہر سال ملتے ہین اور ابر پردہ ہی کہ آسمان کے دریا کو اوترنے سے اور زمین کے دریا کو چڑھنے سے روکتا ہی اور آسمان کے دریا سے بوند زمین کے دریا پر گرتی ہین اور سیپی کے مونھ مین جاتی ہین اوس سے موتی بنتے ہین امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ دو دریا خوف اور رجا ہین یا قبض اور بسط یا اُنس اور ہیبت اور ہر زخ قدرت بے علت ہی اور موتی احوال صافیہ اور مرجان لطائف اونسے صاحب کشف الاسرار شرح کرتے ہین کہ خوف و رجا دو دریا عام مسلمانون کو ہین اور اونسے زہد و ورع کا موتی نکلتا ہی اور قبض و بسط کے دو دریا خاص مومنون کو ہین اونسے فقر اور وجد کے جواہر پیدا ہوتے ہین اور اُنس و ہیبت کے دریا انبیا اور صدیقون کے واسطے ہین اونسے فنا کا موتی نکلتا ہی تاکہ اس موتی کا جوہری منزل بقا مین آسایش کرے بیت ز قعر بحر فنا گوہر بقا یابی ✤ وگرنہ غوطہ خوری این گہر کجا یابی ✤ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَـَٔاتُ اور خدا کے واسطے ہی چلانا کشتیون کا جو نئی چلائے پیدا کی گئی ہین اور بکرنے شین کو زیر پڑھا ہی یعنی نئی چلنے والیان فِي الْبَحْرِ دریا مین كَالْاَعْلَامِ مانند پہاڑون کے اونچائی اور بڑائی مین اور کشتیان پیدا کرنا اور دریا مین روان کرنا بندون کے فائدے کے لیے ہی کہ بہت مسافت تھوڑے زمانہ مین قطع ہو جاتی ہی اور کشتیون کے ذریعے سے تجارتین اور معاملے ہوتے ہین اور یہ بڑی نعمتین ہین فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبٰنِ منکر ہوتے ہو كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا جو کوئی زمین پر ذی روح ہی وہ فَانٍ ع ۲۵

مالک ہی یعنی انجام کو سب فنا ہو جائینگے وَيَبْقَىٰ اور باقی رہیگی وَجْهُ رَبِّكَ ذات تیرے رب کی ذُو الْجَلَالِ خداوند بزرگی
اور عظمت کا وَالْإِكْرَامِ ۝ اور بزرگ کر دینے والا اپنے فضل عام اور کرم تام سے اوسے جو بزرگی کا مستحق ہو فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
پس کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو تمھارے فنا ہو جانے کی خبر دی تاکہ آمادہ ہو جاؤ
اور اوسکا کام بناؤ اور اوسنے اپنی بقا سے تمکو آگاہ کر دیا تاکہ اوسی کی طرف رجوع کرو اور اوسکے غیر پر اعتماد نہ کرو يَسْأَلُهُ چاہتا ہی
اوسکو یعنی اوس سے مانگتا ہی مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۝ جو کوئی ہی آسمانون اور زمینون مین اپنی حاجتین
اسواسطے کہ سب اپنی ذات اور صفات مین اوسی کے محتاج ہین كُلَّ يَوْمٍ ہر وقت هُوَ فِي شَأْنٍ ۝ وہ ایک کام
بنانے مین ہی دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہی سائل کو عطا فرماتا ہی عاجز کو نجات بخشتا ہی غمگین کو خوش کرتا ہی بیمار کو صحت دیتا ہی
کسی قوم کو توبہ پر رکھتا ہی کسی گروہ کو بخشتا ہی فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ توبہ اور دعا قبول کرنا
اور گناہ بخشنا ہی تُكَذِّبَانِ ۝ انکار کرتے ہو ابن عیینہ رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ خدا کے نزدیک سراسر زمانہ دو دن ہین ایک دن
دنیا کی مدت اور اس ایک روز مین اوسکی شان امر ہی نہی ہی عطا کرنا روکنا پیدا کرنا روزی دینا مارڈالنا زندہ کرنا عزت دینا ذلیل کرنا دوسرا
دن آخرت کی مدت ہی اوسدن اوسکی شان حساب ہی عذاب ہی جزا دینا سوال کرنا ثواب دینا عقاب کرنا اور محققون کے نزدیک
یوم آن کے معنی مین ہی اور وہ ایک جزو اقل زمان کا ہی اور بحر الحقائق مین لکھا ہی کہ اس ہر نشانی مین حق کی تجلی مراد ہی اوسکے
موافق جسکے واسطے تجلی کیجائے اور اوسکی استعداد کے مناسب اور تجلیات کی کوئی نہایت نہین ہی ربا عی كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي
شان چہ شان ست چہ شان یعنی اوصاف کمال تو ندارد پایان ✤ جلوہ حسن ترا غایت و پایانے نیست ✤ ہر زمان جلوہ دگر گشود
از پردہ عیان ✤ سَنَفْرُغُ لَكُمْ قریب ہی کہ حساب کرینگے ہم تمھارے واسطے فراغ یہان حساب کرنے اور جزا دینے کے
قصد کے معنی مین ہی اوس فراغ کے معنی مین نہین جو شغل کے بعد ہوتا ہی یہ کلام تہدید اور وعید کی راہ سے ہی جیسے کوئی
مثلاً کسی کو کہے کہ ٹھہر مین تیرے ساتھ مشغول ہون حال آنکہ کہنے والا کچھ کام نہین کرتا ہی تو وہان سننے والے کو ڈرانا منظور
ہوتا ہی تو یہان بھی وعید کی رو سے حق تعالی فرماتا ہی کہ مین تمھارے حساب کا قصد کرونگا أَيُّهَ الثَّقَلَانِ ۝ ہی دو گروہ
بڑے یعنی جن اور انسان اور جسکی قدر و قیمت بڑی ہوتی ہی عرب اوسکو ثقل کہتے ہین کما فی حدیث انی تارک فیکم الثقلین اور بعضون نے
کہا ہی کہ ثقل گران بار ہی اور جن و انس مکلف ہونے کے سبب سے گران بار ہین یہانتک کہ بھاری گناہون کے بوجھ سے عاجز
اور درماندے ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ وہ حساب کے سبب سے تہدید ہی
تاکہ برے کامون مین وہ تمکی مانے رہو اور خطاب کے سبب سے تعریف ہی تاکہ کرم بیحد سے امیدوار رہو تُكَذِّبَانِ ۝ تکذیب کرتے ہو
يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ ای گروہ جنون اور آدمیون كَمَا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ اگر سکو أَنْ تَنْفُذُوا یہ کہ نکلجاؤ
مِنْ أَقْطَارِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ کناروں سے آسمانون اور زمین کے اور بھاگ جاؤ میرے حکم سے یا موت آنے سے
فَانْفُذُوا ۚ تو نکلجاؤ اور بھاگو لَا تَنْفُذُونَ نہ نکل سکوگے إِلَّا بِسُلْطَانٍ ۝ مگر قہر اور تسلط اور غلبہ کے سبب سے

لہ فتنجوا جو نہ نکلے من اقطار من کنارون دون جز کی فتنفذوا ۱۲

اور تمکو یہ قوت نہین ہی بلکہ جہان جاؤگے موت تمھارے ساتھ ہی اور موت آنے سے تمکو کچھ چارہ نہین اور بعضون نے کہا ہی کہ قیامت کے دن اہل محشر کے گرداگرد فرشتے صفین کھینچینگے اور منادی ندا کریگا کہ ای آدمیو اور جنو یہ میدان حشر ہی اگر تم سکتے ہو تو نکلجاؤ مگر تم نہین نکل سکتے لیکن دلیل اور حجت سے اور تمھارے واسطے نہ یہ ہی نہ وہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکے ساتھ اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو خبر کردی کہ تم دنیا مین عاجز ہو اور آخرت مین درماندے تاکہ تم جان لو کہ دونون جہان مین اوسکے سوا کوئی یار اور مددگار نہین ہی اور یہ سمجھ کر اوسی کی طرف متوجہ ہو تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو یُرْسَلُ بھیجا جاتا ہی عَلَیْکُمَا تم دونون مین سے اوپر جو گنہگار اور مشرک ہو شُوَاظٌ خالص شعلہ مِّنْ نَّارٍ ۙ آگ سے وَّنُحَاسٌ اور کالا دھوان یعنی ایک بار آگ کا شعلہ پہونچیگا اور ایک بار دھوان اور بعضے کہتے ہین کہ نحاس پگھلایا ہوا مانا ہی کہ اونکے سرون پر ڈالینگے فَلَا تَنْتَصِرٰنِ پھر مدد نہ دے سکوگے ایک دوسرے کو اور ایک دوسرے سے عذاب نہ روک سکوگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے کہ اوسنے تمکو شعلہ اور دھوین سے ڈرایا تاکہ نافرمانی سے باز آؤ اور اوسی کی عبادت مین مشغول رہو تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ پھر جب پھٹیگا آسمان فرشتے اوترنے کے واسطے فَکَانَتْ پھر ہوجائیگا وَرْدَۃً سرخ یعنی گلابی کَالدِّهَانِ ○ مانند سرخ مزی کے یا روغن زیتون کے مثل کہ ہر ساعت دوسرے رنگ پہ نظر آتا ہی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے آسمان پھٹنے کی اور ہولون کی شدت اوسکے رنگ بدلنے کی تمکو خبر کردی اوس سے پناہ مانگو فَیَوْمَئِذٍ پھر اوسدن لَّا یُسْـَٔلُ نہ پوچھا جائیگا عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اوسکے گناہ سے اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ آدمی اور نہ جن یعنی اوسسے علم حاصل کرنے کا سوال نہ کرینگے کہ تمنے کیا کیا بلکہ جھڑکی کے ساتھ سوال ہوگا کہ کیون کیا یا گناہگارون کو علامت سے پہچان لینگے اور سوال کی حاجت ہی نہوگی یا قبرون سے نکلتے وقت اوسسے نہ پوچھینگے اور وہ جو حق تعالی نے فرمایا ہی کہ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ وہ موقف حساب مین ہوگا کہ سب سے سوال کرینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پس کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے اوس روز کے احوال کی تمکو خبر کردی تاکہ ایمان اور تقوی پر ثابت رہو کہ تمھاری نجات کا سبب ہی یُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ پہچانے جائینگے کافر بِسِیْمٰهُمْ اپنی نشانیون سے کہ مونھ کی سیاہی اور آنکھون کا نیلا ہونا ہی یا اونکے چہرے سے غم اور رنج کے آثار ظاہر ہونگے فَیُؤْخَذُ پھر پکڑے جائینگے بِالنَّوَاصِیْ پیشانی کے بالون سے ایک بار وَالْاَقْدَامِ ○ اور قدمون سے ایکبارگی یعنی کبھی تو اونکی پیشانی کے بال پکڑکر دوزخ کی طرف کھینچینگے اور کبھی پانون پکڑکر سر نیچے پانون اوپر کرکے کھینچتے ہوے دوزخ مین ڈالدینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ○ انکار کرتے ہو کہ اوسنے تمکو کافرون کے پکڑے جانے اور دوزخ مین ڈالدیے جانے کی خبر کردی تاکہ تم کفر سے پرہیز کرو اور مشرکون کو دوزخ مین ڈال کر فرشتے کہینگے کہ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یہ وہی دوزخ ہی کہ عناد کی وجہ سے یُکَذِّبُ تکذیب کرتے تھے بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اوسکی مشرک لوگ اور اوسے باور نہ کرتے تھے یَطُوْفُوْنَ طواف کرینگے اور پھرینگے بَیْنَهَا دوزخ کے درمیان وَبَیْنَ حَمِیْمٍ اٰنٍ ○ اور درمیان اوسکے گرم پانی کے جو نہایت کھولتا ہوگا یعنی جب کافر

وقف لازم

آگ سے پناہ چاہینگے تو انکی فریاد رسی اس طرح کیجائیگی کہ آگ سے نکال کر ایسے گرم پانی مین ڈالدینگے کہ انکے جوڑ ایک دوسرے سے کھلجائینگے اور ہمیشہ آگ اور کھولتے ہوے پانی کے درمیان مین رہینگے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو کہ اوسنے تمکو دوزخیون کے عذاب سے آگاہ کیا تاکہ کفر سے پرہیز کرکے ایمان سے آراستہ ہوکر اوس سے نجات پاؤ وَلِمَنْ خَافَ اور اوسکے واسطے جو ڈرتا ہی مَقَامَ رَبِّهٖ خدا کے سامنے کھڑے ہونے سے جَنَّتٰنِ ۝ دو جنتین ہین یعنی جو شخص موقف حساب سے ڈرے اور گناہ چھوڑدے اوسکو دو جنتین دینگے ایک جنت عدن دوسری جنت نعیم اور بعضون نے کہا ہی کہ ایک انسان جنائت کے واسطے ہی اور ایک خائف جن کے لیے اور موضع مین ہی کہ بہشت مین اونکو دو باغ دینگے کہ انمین سے ہر ایک سو برس سوار کی قدر لمبا اور اتنا ہی چوڑا ہوگا اور ہر باغ مین مکانات خوب اور میوے مرغوب اور حورین خوبصورت ہونگی حکیم قدس سرہ نے کہا ہی کہ ایک بہشت تو خوف الٰہی کے واسطے ہی اور ایک ترک مناہی کے واسطے ہی ایک خاص خائف کے واسطے اور ایک اوسکے خادمون اور متعلقون کے لیے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے طاعت اور ترک معصیت کے واسطے وہ بہشتین دیتا ہی تُکَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ۝ دو باغ ہین شاخون والے یعنی انمین بہت درخت ہونگے ہر ایک درخت مین طرح طرح کے میوے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے کہ وہ بہشتین بندہ کو عطا کرتا ہی جنمین درخت اور میوے ہونگے تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دونون باغون مین عَیْنٰنِ دو چشمے ہین نَضَّاخَتٰنِ ۝ کہ جاری ہین ہر جگہ جہان جتنی چاہین اونچے مکانون پر یا نیچے مقامون پر ایک تسنیم ہی اور ایک سلسبیل معالم مین ہی کہ ایک صاف پانی کا چشمہ ہی ایک شراب لذیذ کا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کس سے اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ جسنے ایسے چشمے تمھاری راحت اور لذت کے واسطے جاری کیے ہین تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِیْهِمَا ان دونون باغون کے درختون مین مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ ہر میوے سے زَوْجٰنِ ۝ دو قسم ہین ایک تو پہچانا ہوا کہ دنیا مین دیکھا ہوگا اور دوسرا عجیب غریب کہ کسی نے نہ دیکھا نہ سنا ہو فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے پروردگار کی نعمتون مین سے جو انواع و اقسام کے پھل اور میوے بندہ کو عطا فرماتا ہی تُکَذِّبٰنِ ۝ منکر ہوتے ہو مُتَّکِـِٕیْنَ ٹیکنے والے لوگ ان بہشتون مین تکیہ کرنے والے ہونگے عَلٰی فُرُشٍ بَطَآئِنُهَا بچھونون پر کہ اوسکا استر مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ریشمی مضبوط کپڑے کا ہوگا ایک بزرگ سے پوچھا کہ اوس بچھونے کا استر تو ایسا عمدہ ریشمی ہوگا تو ابر کیسا ہوگا فرمایا کہ نور سے بنا ہوا دوسرے ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ اوسکا ابر اس آیت مین داخل ہی کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ وَجَنَا الْجَنَّتَیْنِ اور میوے ان دونون بہشتون کے درختون کے دَانٍ ۝ نزدیک ہین کہ کھڑے بیٹھے لیلئے کا ہاتھ اوسپر پہونچتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ جو شخص فرش پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور میوے کی آرزو کریگا تو درخت کی شاخ جھک آئیگی اور جس میوے کی خواہش ہی وہ اوسکے مونھ مین آجائیگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو بادشاہانہ تختون اور فرشون پر بٹھائیگا اور لذیذ اور لطیف میوے دیگا تُکَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِیْهِنَّ ان دونون بہشتون کے محلون مین قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ بند رکھنے والیان

آنکھون کی ہین یعنی حورین کہ اپنے شوہرون کے سوا اور کو دیکھنے سے آنکھ بند رکھینگی لَمْ یَطْمِثْهُنَّ نہ چھوا ہوگا اونکو اِنْسٌ
آدمیون نے قَبْلَهُمْ قبل اونکی ازدواج کے جنت مین وَلَا جَآنٌّ ۝ اور نہ جنون نے یعنی جو حورین آدمیون کے لیے مقرر ہین
اونکے دامن تک کسی آدمی کا ہاتھ نہ پہونچا ہوگا اور جو حورین جنون کے لیے مقرر ہین اونپر کسی جن نے تصرف کیا ہوگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تو کسکی اپنے رب کی نعمتون مین کہ اس لطافت کے ساتھ اوسنے اپنے بندون کے واسطے حورین عنایت کین تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب
کرتے ہو اور باور نہین کرتے كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ گویا وہ حورین پیلاہوئی ہین صفائی اور سرخی مین یاقوت سے
اور سفیدی اور چمک مین پاکیزہ موتی سے فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے اس صفائی اور
پاکیزگی کے ساتھ تمھارے واسطے حورین پیدا کی ہین تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو اور باور نہین کرتے هَلْ جَزَآءُ
الْاِحْسَانِ کیا جزا عمل مین نیکی کرنے کی ہوتی ہے اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝ مگر نیکی کرنا ثواب مین یا جو کوئی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے اوامر و نواہی پر عمل کرے نہین اوسکی جزا مگر بہشت اور اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ نیکی کی جزا نیکی ہے تو طاعات کی جزا
درجات ہین اور شکر کا بدلا نعمت کی زیادتی اور تقوی کا فرحت اور توبہ کا قبولیت اور دعا کا اجابت اور سوال کا عطا اور استغفار کا مغفرت
اور دنیا مین خوف کا امن آخرت اور خدمت کا سلطنت بدلا اور جزا ہے بحر الحقائق مین فرمایا ہے کہ فنا فی اللہ کی جزا نہین ہے مگر بقا باللہ
مثنوی ہر کہ در راہ محبت شد فنا ۔ یافت از بحر بقا دُر بقا ۔ ہر کرا شمشیر شوقش سر برید ۔ میوۂ ذوق از درخت وصل چید فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے نیکی کرنے کی توفیق دی اور اوسکی جزا مقرر کی تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب و انکار
کرتے ہو وَمِنْ دُوْنِهِمَا اور ان دو بہشتون کے سوا جو مذکور ہوئین یا انسے کمتر جَنَّتٰنِ ۝ دو جنتین اور ہین بعضون نے
کہا ہے کہ دو جنتین جو پہلے مذکور ہوئین ہونے کی ہین سابقون کے واسطے اور یہ دو جنتین چاندی کی ہین اصحاب یمین کے لیے فَبِاَیِّ
اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ یہ جنتین بندون کے نامزد کرتا ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ منکر ہوتے ہو مُدْهَآمَّتٰنِ ۝
دو بہشتین سبز سبزی تیز ہونے سے سیاہی مارتی ہین فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے سبز باغ عطا
فرماتا ہے اور سبزی سے آنکھون کی روشنی بڑھتی ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا ان دو بہشتون مین عَيْنٰنِ دو چشمے ہونگے
نَضَّاخَتٰنِ ۝ خوب جوش مارتے ہوے یعنی ہر چند اوسمین سے پانی لین پھر اور پانی جوش ماریگا فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے
رب کی نعمتون مین سے کہ ایسے دو چشمے بہت پانی کے تمکو دیتا ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ ان دونون بہشتون مین
میوہ بہت ہوگا وَّنَخْلٌ اور درخت خرما کے ہونگے وَّرُمَّانٌ ۝ اور درخت انار کے تخصیص خرما اور انار کی کل میوون مین سے بسبب انکی
فضیلت کے ہے اسواسطے کہ خرما میوہ بھی ہے اور غذا بھی اور انار میوہ بھی ہے اور دوا بھی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے
کہ ایسے میوے اپنے بندون پر انعام کرتا ہے تُكَذِّبٰنِ ۝ انکار کرتے ہو فِيْهِنَّ ان چار جنتون مین خَيْرٰتٌ حِسَانٌ ۝ عورتین
برگزیدہ ہونگی خوبصورتین یعنی خوبصورت بھی ہونگی اور نیک سیرت بھی فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ تمکو حورین
دیگا ایک دوسری سے بہتر تُكَذِّبٰنِ ۝ تکذیب کرتے ہو حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ حورین چھپی ہوئی فِی الْخِيَامِ ۝ خیمون مین ہین جو

تراشے اور خالی کیے ہوے موتیون کے ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ خیام سے گھر مراد ہین اور بعضون نے تخصیص کی ہی حجلون کے ساتھ اور حجلہ وہ گھر ہی جو آراستہ ہو دولہا دولہن کے لیے **فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا** پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ ایسی پاکیزہ حورین جنتیون کو دیتا ہی **تُکَذِّبٰنِ** انکار کرتے ہو **لَمْ یَطْمِثْهُنَّ** نہ چھوا ہوگا اونکو **اِنْسٌ قَبْلَهُمْ** کسی آدمی نے اونکے شوہرون سے پہلے جنکے ساتھ نامزد ہوئی ہین **وَلَا جَآنٌّ** اور نہ جن نے اونکو ہاتھ لگایا ہی **فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا** پھر کسکی اپنے رب کی نعمتون مین سے کہ اوسنے کنواریان ایمان والون کے نامزد کی ہین **تُکَذِّبٰنِ** تکذیب کرتے ہو کہ ایسی حورین محفوظ رکھکر عطا کریگا **مُتَّکِـِٕیْنَ** اصحاب الیمین تکیہ لگائے ہونگے **عَلٰی رَفْرَفٍ خُضْرٍ** سبز بچھونون یا سبز تکیون پر **وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ** اور بہت خوب قیمتی بچھونون پر **فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا** پھر کسکی اپنے رب کی ان نعمتون مین سے جو مذکور ہوئین **تُکَذِّبٰنِ** تکذیب کرتے ہو **تَبٰرَکَ اسْمُ رَبِّکَ** بزرگ ہی نام تیرے رب کا اس حیثیت سے کہ وہ نام اوسکی ذات پر بولا جاتا ہی پس جان سکتے ہین کہ ذات کی بزرگی کس درجہ پر ہوگی اور اسی سے ہی کہ کسی نے اوسکی ذات کی عظمت سے خبر نہ دی ہی نہ دے سکتا ہی **بیت** بر لب بحر چنین واماندہ اند خشک لب ہم مبتدی ہم منتہی **ذِی الْجَلٰلِ وَالْاِکْرَامِ** ع ترجمہ شعر مین اس اسم کے معنی اسطرح پر ادا کیے ہین کہ ایسا خداوند کہ صفات جلال مین سے جنکا ثابت کرنا کمال کو مستلزم ہی وہ صفات اوس خداوند کی ذات بے مثال کے واسطے ثابت ہین اور جن صفتون کا سلب عجز اور کبریا کو مقتضی ہی وہ جناب مقدس اون صفتون سے منزہ اور معرا ہی اور اکثر محقق اس بات پر ہین کہ جلال اشارہ ہی صفات قہریہ کی طرف اور اکرام عبارت ہی اوصاف لطیفہ سے تو ذوالجلال والاکرام یہ نام سب صفات الٰہی کو جامع ہی اور اسی سبب سے اوسے اسم اعظم کہا ہی اور الطوا بیا ذاالجلال والاکرام یہ خبر اس قول کی تائید کرتا ہی

ع ۳

سورۃ الواقعۃ مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَهِیَ ستّ وتسعون اٰیۃ

سورۂ واقعہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

اور وہ چھیانوے آیتین مدنی ہین



وقف لازم

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ یاد کر جب واقع ہوگی یعنی پیدا ہوگی اور آئیگی قیامت **لَیْسَ لِوَقْعَتِهَا** نہین ہی اوسکے واقع ہونے اور آنے مین **کَاذِبَةٌ** کچھ جھوٹ یا اوسکے واقع ہونے کے واسطے کچھ جھوٹ واقع ہی نہین بلکہ جو اوسکی خبر دیتا ہی وہ سچا ہی اور وہ دن **خَافِضَةٌ** نیچے لیجانے والا ہی ایک گروہ کو اسفل السافلین مین عمل کی رو سے **رَّافِعَةٌ** بلند کرنے والا ہی ایک گروہ کو اعلیٰ علیین کی طرف فضل کی راہ سے یا دھنسانے والا ہی دشمنون اور اہل شقاق اور منافقون کو اور بلند کرنے والا ہی اولیا کو جو اخلاص اور موافقت والے ہین یا نیچا رکھیگا اون لوگون کو جو دنیا مین اپنے کو اونچا اور بلند رکھے ہوے اور اونچا کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین جھکے اور نیچے رہتے تھے اور فروتنی کرتے تھے **اِذَا رُجَّتِ الْاَرْضُ** یاد کر جب جنبش دیجائیگی زمین **رَجًّا** جنبش دینا کسطرح پر کہ اوسپر جو بنا اور عمارت ہی سب منہدم ہوجائیگی **وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ** اور ہلا دیے جائینگے پہاڑ **بَسًّا** ہلانا کسطرح پر کہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائینگے **فَکَانَتْ** پھر ہوجائینگے **هَبَآءً** غبار جو آفتاب کی شعاعون مین نظر آتا ہی جب روشنی

مرد شمن وان وغیرہ مین پڑتی ہی مُّنۢبَثًّا ۝ پراگندہ اور منتشر ہوا وَّكُنْتُمْ اور ہوگے تم ای مکلف لوگو اوسوقت اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ۝
اقسام تین یعنی تم سب تین مرتبہ پر تین گروہ ہوگے فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ توداہنے ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۭ کیا ہین
داہنے ہاتھ والے حق تعالی اونکی تعظیم کرتا ہی جیساکہ تو یون کہے کہ فلانی قوم کے لوگ بزرگ ہین اور کیا بزرگ ہین اس استفہام مین تعجب کے معنی بھی ہین
اور اصحاب یمین وہ لوگ ہین کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی ذریت اونکی پشت سے نکالی گئی تو وہ لوگ حضرت آدم کے داہنے ہاتھ کی طرف تھے
یا جنکے داہنے ہاتھ مین اونکے نامۂ اعمال دینگے یا جو لوگ جنت مین جائینگے اور جنت عرش کے داہنی طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ یمنہ یمن
اور برکت کے معنی مین ہی یعنی اون لوگون کا قدم مبارک ہی وَاَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۙ اور بائین ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ
الْمَشْئَمَةِ ۭ کیا ہین بائین ہاتھ والے اور یہ لوگ ذریت نکالتے وقت حضرت آدم کے بائین ہاتھ کی طرف تھے یا انکے نامۂ اعمال
انکے بائین ہاتھ مین دینگے یا یہ لوگ دوزخ مین جائینگے اور دوزخ عرش کے بائین طرف ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ مشأمۃ تشاءم سے
لیا ہی یعنی وہ لوگ شوم اور نامبارک ہین وَالسّٰبِقُوْنَ اور سبقت لیجانے والے سب قومون پر یا بہشت مین آگے جانے والے
السّٰبِقُوْنَ ۙ سبقت لیجانے والے ہین ایمان کے ساتھ جیسے آل فرعون کے مومن اور حبیب نجار اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت
علی مرتضی رضی اللہ عنہم یا وہ لوگ جنھون نے دونون قبلون کی طرف نماز پڑھی ہی یا پیغمبر لوگ یا اہل قرآن یا صف جہاد مین آگے بڑھنے والے
یا نماز جماعت مین پہلی تکبیر کے وقت سبقت کرنے والے اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۙ وہ لوگ ہین نزدیک کیے گئے رحمت اور بزرگی سے
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ جنتون مین ہین جنمین طرح طرح کی نعمتین ہین ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ ایک گروہ زیادہ اگلون مین سے
یعنی اگلے انبیا علیہم السلام کی امت کا گروہ وَقَلِيْلٌ اور تھوڑا سا مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۭ پچھلون مین سے یعنی امت محمدی مین سے
مضمون کلام یہ ہی کہ اگلی امت کے سبقت لیجانے والے اس امت کے سبقت لیجانے والون سے زیادہ ہین تبیان مین ہی کہ ان لوگون سے وہ گروہ مراد ہی
جن لوگون نے انبیا علیہم السلام کو آنکھون سے دیکھا اور اونکی خدمت مین ہو بچکر اونپر ایمان لائے اگلے پیغمبرون کی تمام امت مراد نہین ہی
اسواسطے کہ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت متابعت اگلی سب امتون سے بہت زیادہ ہوگی جیساکہ حدیث اَنَا اَكْثَرُ النَّاسِ تَبَعًا یَوْمَ
الْقِيَامَةِ کا مضمون اوسکی خبر دیتا ہی اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی حدیث مین مذکور ہی کہ جنتیون کی ایک سو بیس صفین ہونگی
اسّی صفین میری امت کی اور چالیس اور سب امتون کی اور یہ سابق لوگ اولین اور آخرین جنت مین ہونگے عَلٰى سُرُرٍ تختون پر کہ
مَّوْضُوْنَةٍ ۙ بنے ہوے ہین سونے سے اور جڑے ہوے ہین موتی یا توت زمرد سے مُّتَّكِـِٕيْنَ تکیہ لگائے ہوے عَلَيْهَا اون
تختون پر مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ ایک دوسرے کے برابر یعنی موںھ کی طرف موںھ کیے ہوے تاکہ دیدار سے بھی خوش اور مسرور
رہین يَطُوْفُ عَلَيْهِمْ دورہ کرتے ہین اونپر خدمت کے واسطے وِلْدَانٌ لڑکے مُّخَلَّدُوْنَ ۙ
ہمیشہ رہنے والے لڑکپن کی ہیئت پر اسواسطے کہ چھوٹون کی خدمت بڑون کی بہ نسبت زیب دیتی ہی اور بعضے کہتے ہین
کہ سنہلے گوشوارون سے آراستہ ہونگے اور ان لڑکون کو حق تعالی نے جنتیون کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہی سلمان رضی اللہ
عنہ سے منقول ہی کہ یہ مشرکون کے لڑکے ہین کہ جنتیون کی خدمت کو نامزد ہوے ہین اور جنتیون کے گرد کام خدمت کو

پھرتے رہینگے بِاَكْوَابٍ کوزے وَّاَبَارِيْقَ ۙ اور ابریقین لیے ہوے وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ اور جام شراب
بھرے ہوے جو بہشت مین جاری ہی یا پاک صاف شراب جیسے آب زلال ہوتا ہی لَّا يُصَدَّعُوْنَ نہ درد سر پینگے عنہا
اوس شراب سے یعنی اوس شراب مین خمار نہوگا وَلَا يُنْزِفُوْنَ ۙ اور نہ بے عقل اور بے ہوش ہونگے اوس سے وَفَاكِهَةٍ
اور اونکے گرد پھرینگے میوے لیے ہوے مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ اوسمین سے جسے اختیار اور پسند کرینگے
وَلَحْمِ طَيْرٍ اور چڑیون کا گوشت لیے ہوے کہ سب گوشتون سے زیادہ لطیف ہی مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ۚ
اوسمین سے کہ آرزو کرینگے یعنی جسطرح وہ چاہین شوربا یا بھنا ہوا وَحُوْرٌ اور سابق لوگون پر جنت مین طواف کرینگی
اور پھرتی رہینگی خدمت کے واسطے گورے رنگ کی عورتین عِيْنٌ ۙ کشادہ چشم صفا اور لطافت مین كَاَمْثَالِ
اللُّؤْلُؤِ مانند موتی المکنون ۚ چھپے ہوے کے جو سیپی کے اندر پوشیدہ ہوتا ہی کہ اوسپر گرد و غبار نہ بیٹھا ہو اور غیر وں کا
ہاتھ نہ لگا ہو جَزَآءً جزا دیتے ہین ہم اونکو جزا دینا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۚ بسبب اوس چیز کے کہ تھے عمل کرتے
دنیا مین لَا يَسْمَعُوْنَ نہ سنینگے فِيْهَا جنت مین لَغْوًا بیہودہ بات یا چیخنا چلانا یا جھوٹی قسم وَّلَا تَاْثِيْمًا ۙ
اور نہ ایسی بات کہ جسکا کہنا موجب گناہ ہو جیسے فحش گالی اِلَّا قِيْلًا مگر سینگے بات کہ وہ یہ ہی سَلٰمًا سَلٰمًا اس
لفظ کا مکرر لانا اس بات کی دلیل ہی کہ جنتی لوگ برابر ایک دوسرے کو سلام کہینگے وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ اور داہنے
ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ کیا ہین داہنے ہاتھ والے یعنی بزرگ اور معزز اور مکرم ہین اور وہ ہونگے
فِيْ سِدْرٍ بیری کے درخت کے نیچے مَّخْضُوْدٍ ۙ بے کانٹے کا بخلاف دنیا کی بیری کے کہ اسمین کانٹے ہوتے ہین
لکھا ہی کہ مسلمانون کی نظر فوج پر پڑی اور یہ طائف مین ایک میدان ہی اسمین بیریان لگی ہین اسے دیکھ کر مسلمان بولے
کہ کیا خوب بات ہوتی کہ ہمین اسکے مثل باغ ملتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ جنتیون کے واسطے بیریان بے کانٹے کی ہونگی وَّطَلْحٍ
مَّنْضُوْدٍ ۙ اور کیلے کے درخت کہ اوسکے میوے تلے اوپر پھلے ہوے یعنی جڑ سے پھنگی تک درخت مین سب میوہ ہی میوہ
ہوگا وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۙ اور سایہ کھنچا ہوا یعنی برابر اور ملا ہوا سایہ کہ کبھی زائل نہو ظل سے راحت مراد ہی وَّمَآءٍ
مَّسْكُوْبٍ ۙ اور بہتا پانی یعنی پانی جنت عدن سے بہ کر اور باغون پر آتا ہوگا وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۙ اور بہت
میوے کہ لَّا مَقْطُوْعَةٍ نہ کاٹا گیا یعنی کسی زمانہ مین وہ میوہ نہ کٹیگا بخلاف دنیا کے میوون کے کہ فصل پر ہوتے ہین
بغیر فصل کے نہین وَلَا مَمْنُوْعَةٍ ۙ اور نہ منع کیا گیا یعنی کھانے والے سے کسی طرح نہ روکینگے دنیا کے میوون کی طرح نہین کہ
بے قیمت ہاتھ نہین آتے وَّفُرُشٍ اور بچھونے مَّرْفُوْعَةٍ ۙ جو بلند کیے گئے ہین قیمت کی رو سے یا اونکی قدر بلند ہی اور بعضون کے
قول کے موافق فرش کنایہ ہی بلند کی ہوئی عورتون سے جو اونچے تختون پر بیٹھی ہونگی اِنَّآ بیشک ہمنے اَنْشَاْنٰهُنَّ پیدا کیا ہمنے بے سبب
ولادت دنیا کی بوڑھیون کو اِنْشَآءً ۙ پیدا کرنا یعنی بوڑھاپے کے بعد اونھین دوسری صورت اور خلقت پر ہم پیدا کرینگے اس سے مراد یہ ہی
کہ سب بوڑھیون کو ایک سن پر ہم جوان کرینگے فَجَعَلْنٰهُنَّ پھر کرینگے ہم اونکو اَبْكَارًا ۙ کنواری لڑکیان یعنی جب اونکے شوہر

اونسے قربت کرینگے تو اونکو کنواری پائینگے عُرُبًا دوستدار اور اپنے شوہرون کی عاشق زار ہونگی یا ناز واد ا اور شیرین کلامی کے ساتھ ہونگی اَتْرَابًا ہمجولیان سب تینتیس ۳۳ برس عمر کی اور اونکے شوہرون کے بھی یہی سن ہونگے یعنی مین ہر کہ لڑکیون کو بھی جنت مین اسی سن کا کرکے شوہرون کو دینگے اور بوڑھیون کو بھی اسی سن کا کرینگے اگر دنیا مین اوسکا شوہر نہوگا تو اور کسی جنتی کے حوالہ کرینگے اور اگر دنیا مین اوسکا شوہر ہوگر جنتی نہو جیسے فرعون کی جورو تو ایسی عورت کو بھی کسی جنتی کو دینگے اور اگر اوسکا شوہر بھی جنتی ہوگا تو اوسی کو اوسکی جورو عنایت کیجائیگی اور اگر کسی عورت نے کئی شوہر کیے ہون اور سب جنتی بھی ہون تو اخیر شوہر کو وہ عورت دیجائیگی آور یہ عورتین ہم پیدا کرینگے لِاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۶ اصحاب یمین کے واسطے یعنی جو داہنے ہاتھ والے ہین اور گویا کہ پوچھنے والا پوچھتا ہے کہ اصحاب یمین کون لوگ ہین تو حق تعالی فرماتا ہی کہ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۱۳ ایک گروہ ہی اگلون مین سے وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ۱۴ اور ایک گروہ ہی پچھلون مین سے اسکے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جب یہ آیت قَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ نازل ہوئی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کی کہ یا نبی اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور رہنے آپ کی تصدیق کی اور ہم مین سے تھوڑے ہی آدمی نجات پائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت حضرت فاروق کے سامنے پڑھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رَضِیْنَا عَنْ رَبِّنَا یعنی ہم راضی ہوے اپنے رب سے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدم سے مجھ تک ایک گروہ اور مجھسے قیامت تک ایک گروہ اور حدیث مین آیا ہی کہ اَتَرْجُوْنَ اَنْ تَکُوْنُوْا نِصْفَ اَہْلِ الْجَنَّةِ یعنی مین آرزو کرتا ہون کہ اہل جنت مین سے آدھے تم لوگ ہوگے اور عنقریب یہ بات بیان ہوئی ہی کہ جنتی لوگ ایک سو بیس ۱۲۰ صف ہونگے اونمین آدھی صفین میری امت کی ہونگی اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کی امت متابعت مین کوئی شخص دوزخ مین ہمیشہ نہ رہیگا نظم نمانہ بہ زندان دوزخ اسیر ✤ کسے را کہ باشد چنین دستگیر ✤ نماند بہ عصیان کسے در گرو ✤ کہ دارد چنین سید پیش رو ✤ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۷ اور بائین ہاتھ والے مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۸ کیا ہین بائین ہاتھ والے یعنی ذلیل اور بیعقل رہین اور بوسدن ہونگے فِیْ سَمُوْمٍ ۹ جلتی ہوئی آگ مین یا گرم ہوا مین کہ اوسکی گرمی اونکے جسم کے اندر اثر کریگی وَّحَمِیْمٍ ۱۰ اور گرم پانی جو انتہا کا گرم ہوگا صاحب تبیان نے لکھا ہی کہ جب سموم کی گرمی اونکے جسمون اور کلیجون مین اثر کریگی تو وہ پانی سے پناہ ڈھونڈھینگے جسطرح دنیا مین گرمی کے مارے ہوے پانی مانگتے ہین جب حمیم یعنی کھولتے ہوے پانی مین ڈالدیے جائینگے تو اور بھی زیادہ ایذا ہوگی تو سایہ مین پناہ چاہینگے اور اوس سایہ کی حق تعالی خبر دیتا ہی وَظِلٍّ اور سایہ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۱۱ کالے گرم دھوین کا اور بعضے کہتے ہین کہ یحموم آگ کا ایک پہاڑ ہی کہ دوزخی اوسکے سایہ مین پناہ لیجائینگے لَّا بَارِدٍ نہ ٹھنڈا ہی اور سایون کی طرح وَّلَا کَرِیْمٍ ۴۴ اور نہ فائدہ دینے والا نہ راحت پہونچانے والا اور یہ عذاب اونپر اس جہت سے ہین کہ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ اسکے قبل دنیا مین مُتْرَفِیْنَ ۴۵ ناز و نعمت مین پالے گئے اور اونکی آرام طلبی حرام چیزون اور خواہشون کی پیروی کے ساتھ تھی وَكَانُوْا یُصِرُّوْنَ اور رہتے تھے اصرار کرتے عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ۴۶ بڑے گناہ پر کہ وہ شرک ہی یعنی شرک پر قائم تھے یا جھوٹی قسم کھاتے تھے

اس بات پر کہ حشر نہوگا وَكَانُوا يَقُولُونَ ۝ اور تھے کہتے کہ أَئِذَا مِتْنَا کیا جب جائینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہوجائینگے ہم
مٹی وَعِظَامًا اور ہڈیاں بے گوشت اور بے پوست أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ۝ کیا ہم اوٹھائے جائینگے قبروں سے اور زندہ
ہونگے استفہام کی تکرار انکار میں مبالغہ کے واسطے ہی أَوَآبَاؤُنَا الْأَوَّلُونَ ۝ کیا اور اگلے ہمارے باپ دادا بھی مبعوث ہونگے
قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب میں کہ إِنَّ الْأَوَّلِينَ بیشک اگلے تمہارے باپ وغیرہ وَالْآخِرِينَ ۝ اور
پچھلے تم اور تمہارے سوا لَمَجْمُوعُونَ ۝ البتہ جمع کیے گئے ہیں إِلَىٰ مِيقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ ۝ وقت مقرر کیے ہوئے کے
واسطے روز معلوم میں کہ وہ قیامت کا دن ہی یا سب قبروں میں جمع کیے گئے ہیں میقات حشر کے واسطے کہ وہ روز معلوم ہی یا سب حشر
کیے جائینگے حساب کے مکان یا زمان میں اوس روز جو کہ خدا کو معلوم ہی ثُمَّ إِنَّكُمْ پھر تحقیق کہ تم أَيُّهَا الضَّالُّونَ ۝ اے گمراہو راہ
حق سے الْمُكَذِّبُونَ ۝ تکذیب کرنے والو البعث ونشر کی یہ خطاب اہل مکہ سے ہی اور اونکے مثل اور کافرون سے فرماتا ہی کہ تم
فردائے قیامت کو لَآكِلُونَ البتہ کھانے والے ہو مِن شَجَرٍ ایک درخت سے مِّن زَقُّومٍ ۝ کہ وہ زقوم ہی یعنی تمکو زندہ
کرکے اوس درخت میں سے کھلائینگے فَمَالِئُونَ پھر بھرلینے والے ہوگے مِنْهَا الْبُطُونَ ۝ اوس درخت کے میوے سے
پیٹون کو فَشَارِبُونَ پھر پینے والے عَلَيْهِ زقوم پر مِنَ الْحَمِيمِ ۝ گرم پانی میں سے لکھا ہی کہ دوزخیون پر بھوک کا عذاب
ڈالینگے یہانتک کہ وہ اپنے پیٹ زقوم سے بھرلینگے پھر اوپر پیاس غلبہ کریگی تو کھولتا ہوا پانی اونکے سامنے کرینگے اوسمیں سے وہ بہت سا
پانی پی جائینگے فَشَارِبُونَ پس پینے والے ہین کھولتے پانی میں سے شُرْبَ الْهِيمِ ۝ مینا جیسے پیاس کے مارے ہوے اونٹ پیتے ہین
جنھون نے مدتون پانی نہ پیا یا ہو یا زمین ریگستان کی طرح کہ کتنا ہی پانی پیے اوسکا اثر اوپر ظاہر نہین ہوتا یعنی دوزخی کتنا ہی کھولتا پانی
پینگے مگر اونکی پیاس نہ بجھیگی هَٰذَا یہ کھانا پانی نُزُلُهُمْ اونکے واسطے پیشکش ہی يَوْمَ الدِّينِ ۝ روز جزا میں جیسے وہ
ماحضر مہمانون کے واسطے لاتے ہین اور اسکے بعد دوزخ میں اونکے واسطے طرح طرح کے کھانے پینے ہونگے کہ اوسکی سختی اور عذاب کی
شرح بیان میں نہین آتی نَحْنُ خَلَقْنَاكُمْ ہمنے پیدا کیا تمکو ابتدا میں اور تم اوسکا اقرار کرتے ہو فَلَوْلَا تُصَدِّقُونَ ۝
پھر کیون باور نہین رکھتے اپنی پیدائش انتہا میں اسواسطے کہ ہر عقلمند پر یہ بات ظاہر ہی کہ جو کوئی پہلے پہل پیدا کرنے پر قادر ہی وہ دوبارہ
پیدا کرنے پر بھی قادر ہوگا أَفَرَأَيْتُم آیا خبر دو مَّا تُمْنُونَ ۝ اوس پانی کی جو عورت کے رحم میں تم ڈالتے ہو ءَأَنتُمْ
تَخْلُقُونَهُ ۝ کیا تم پیدا کرتے ہو اوسکے اوس سے نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۝ یا ہم ہین اوسکے پیدا کرنے والے اور تم مقر ہو
اس بات کے کہ خالق ہمین ہی ہون اسواسطے کہ جس صورت اور جسطرح پر تم اولاد چاہتے ہو پیدا نہین ہوتی ہی تو ہمارے
ارادے اور مشیت کے موافق پیدا ہوتی ہی نَحْنُ قَدَّرْنَا ہمنے تمکو پیدا کرکے اندازہ کردی بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ
تمہارے درمیان موت اور ہر ایک کی موت کا زمانہ ہمنے مقرر کردیا وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ اور نہین ہم سبقت
لیگئے ہوے یعنی ہمارے حکم پر کوئی سبقت نہین لیجا سکتا تو جو موت مقرر ہوچکی ہی اوس سے کوئی نہین بھاگ سکتا
اور ہمنے یہ موت مقرر اور مقدر کی عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ اسواسطے کہ بدل دین ہم تمسے أَمْثَالَكُمْ وہ لوگ جو تمہارے

مانند ہین یعنی تمکو ہم مارڈالین اور اورون کو پیدا کردین وَنُنْشِئَكُمْ اور پیدا کرین ہم دوبارہ تمکو فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ
اوس صورت اور ہیئت پر جو نہین جانتے ہو تم آج یعنی کافرون کو بہت بری صورت پر اور مومنون کو بہت اچھی ہیئت پر
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ اور تحقیق کہ جانا ہی تمنے النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ پیدا کرنا پہلی بار کا کہ تم نطفہ تھے پھر تھکا ہوے آخر تک
اور تم اسکا اقرار بھی کرتے ہو فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ پھر کیون نہین یاد کرتے خدا کی قدرت دوبارہ پیدا کرنے پر اسواسطے کہ جو
اوسپر قادر ہی وہ اس سے عاجز نہین ہوسکتا نظم آنکہ راز خلوت نابود ؛ میکشد تا بجلوہ گاہ وجود ؛ بار دیگر کرد ازسموم ہلاک ؛
روے پوشیم زیر پردۂ خاک ؛ ہم تواند بامر کُن فَیَکُون ؛ کارساز گوشۂ لحد بیرون اَفَرَاَیْتُمْ کیا خبر دیتے ہو تُمْنُونَ
اوس چیز کی جو کھیتی کرتے ہو اور زمین مین بیج بوتے ہو ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُونَهُ کیا اوگاتے ہو تم وہ بیج اَمْ نَحْنُ
الزَّارِعُونَ یا ہمنے اوگایا ہی بونا بندہ کا فعل ہی اور اوگانا خدا کا کام ہی حدیث مین ہی کہ تم مین سے کسی کو
زَرَعْتُ نہ کہنا چاہیے یعنی مین نے اوگایا بلکہ حَرَثْتُ کہنا چاہیے یعنی مین نے بویا اسواسطے کہ زمین جوتنا اور اوسمین بیج ڈالنا
بندہ کا کام ہی اور اوگانا حق تعالی کی طرف سے ہی لَوْ نَشَاءُ اگر ہم چاہین تو لَجَعَلْنَاهُ البتہ کردین ہم اوسے
جو کچھ تمنے بویا ہی حُطَامًا گھاس ملی دلی اپنی مراد کو پہونچنے سے قبل یا گھاس بے دانہ کی فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ
پھر تمام دن رہو تم اوس سے تعجب کرتے یا اوس بلا اور آفت پر غمگین رہو یا اپنی محنت اور مشقت سے پشیمان ہو اور
کہو کہ اِنَّا لَمُغْرَمُونَ بیشک ہم تاوان دیے گئے ہوتے ہین اور بکر نے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہی کہ
کیا ہم تاوان دیے ہوے ہین بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ بلکہ ہم بے نصیب ہین روزی سے اَفَرَاَیْتُمُ کیا خبر
دیتے ہو الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ اوس پانی کی جو پیتے ہو پیاس بجھانے کو اور تمھاری زندگی اوسکے ساتھ بندھی ہوئی ہی
ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوهُ کیا تمنے اوتارا ہی اوسے مِنَ الْمُزْنِ سفید بدلی سے اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ یا ہم
اوتارنے والے ہین پانی شیرین لطیف کو لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ اگر چاہین تو کردین ہم اوس پانی کو اُجَاجًا کڑوا اور
کھاری اور اوسکا فائدہ اوس سے ہم زائل کردین فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ پھر کیون نہین شکر کرتے خدا کی اس نعمت کے
اَفَرَاَیْتُمُ بتاؤ تو کیا النَّارَ الَّتِي تُورُونَ وہ آگ جو تم نکالتے ہو ءَاَنْتُمْ کیا تمنے اَنْشَاْتُمْ پیدا کیا ہی
تمنے شَجَرَتَهَا اوس آگ کا درخت کہ وہ مرخ اور عفار ہی اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ یا ہم پیدا کرنے والے ہین
اوسکے دیہاتی لوگ درخت مرخ کو مرد کہتے ہین اور عفار کو عورت اوسکی ہری شاخ اسکی سبز شاخ پر رگڑتے ہین حق تعالی
اپنی قدرت سے اون ہری شاخون مین سے آگ پیدا کردیتا ہی جنسے پانی ٹپکتا ہی نَحْنُ جَعَلْنَاهَا ہمنے کردیا اوس آگ کو تَذْكِرَةً
تذکرہ اور یاد کرنا کہ جب اوسے دیکھو دو درخ کی آگ کو یاد کرو یا اوسکو ہمنے تبصرہ کردیا تاکہ اہل بصیرت جان لین کہ جو کوئی
سبز اور تر درخت سے آگ پیدا کرلے پر قادر ہی باوصف اوس تری کے جو اوسمین موجود ہی اور تری کیفیت مین آگ کی
ضد ہی یقینی وہ انسان کی ہستی کے درخت کو خشک اور پژمردہ ہوجانے کے بعد تر و تازہ کردینے پر قادر ہی وَمَتَاعًا

ثلث ع ۲

اور رہنے کر دیا آگ کو فائدہ کی چیز لِّلْمُقْوِيْنَ ۝ مسافروں اور مقیموں کے لیے حق تعالیٰ نے دو صفتوں مین سے ایک کے بیان پر اکتفا کی جیسے سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمُ الْحَرَّ فَسَبِّحْ پس تسبیح کر بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ اپنے رب کے نام کے ساتھ اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کر فَلَآ اُقْسِمُ پھر قسم کھاتا ہون مین بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ۝ نجوم قرآنی کے مواقع کی یعنی اوسکے منزل کے وقتون کی یا تارون کے غروب ہونے کی جگہون کی صاحب کشاف نے فرمایا ہی کہ مغارب کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ غروب دال کی دلیل ہی اور اثر زوال سے دلیل پکڑ سکتے ہین اوس موثر کے ہونے پر جسکی تاثیر کو زوال نہین ہی یا تارون کے طلوع ہونے یا جاری ہونے کی جگہون کی قسم عین المعانی مین ہی کہ اس سے صحابہ کے سجدہ کرنے اور قبرون کی جگہین مراد ہین کہ وہ تارون کے ساتھ تشبیہ دیے گئے ہین جیسا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ یا تارون کی منزلین مراد ہین کہ وہ آسمان کے برج ہین جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ یا وہ وقت مراد ہی جب تارے شیاطین کو رجم کرنے اور مانگنے پر مامور ہوے اور وہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کا وقت ہی اور آپکے مبعوث ہونے کا زمانہ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نجوم قرآن مراد ہین اور اونکے مواقع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مقدس ہی ہر چند آپکا دل ایک ہی مگر نجوم قرآنی بہت ہین ہر نجم کا ایک موقع ہی اس نظر سے مواقع بصیغۂ جمع ارشاد ہوا اور امام حمزہ اور امام کسائی رحمہما اللہ تعالیٰ کی قرارت کہ اونھون نے موقع النجوم پڑھا ہی اس قول کی تائید کرتی ہی اور آپکے دل مبارک پر قرآن کا نازل ہونا نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ کی نص سے ثابت ہوا وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ وہ جسکی خدا قسم کھاتا ہی لَقَسَمٌ البتہ قسم ہی کہ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ اگر تم جانو تو عَظِيْمٌ ۝ بڑی اور معتبر ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ اِنَّهٗ بیشک وہ جو حضرت پر پڑھتے ہین لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۝ البتہ قرآن ہی بڑے فائدے والا اسواسطے کہ اصول علوی پر مشتمل ہی کہ معاش اور معاد کے مصالح مین کام آئے یا بزرگ ہی حق تعالیٰ اور فرشتون اور مومنون کے نزدیک یا اوسے حفظ کرنے والا اور اوسکی قرارت کرنے والا معزز اور مکرم ہی یہ قرآن لکھا ہوا ہی فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۝ کتاب مین جو پوشیدہ اور نگاہ رکھی ہوئی ہی خدا کے پاس یعنی لوح محفوظ مین لَّا يَمَسُّهٗٓ نہین چھوتے ہین لوح کو یعنی جو کچھ اوسمین ہی اوسپر مطلع نہین ہوتے اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝ مگر پاکیزہ یعنی فرشتے جو ردی اوصاف کی کدورتون سے پاک ہین کلبی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ مطہرون سے سفرہ اور کرام برررہ مراد ہین اور بعضے قرآن کی طرف ضمیر پھیرتے ہین اور قرآن سے مصحف مراد ہی یعنی مصحف کو نہین چھوتے مگر وہ لوگ جو حدثون سے پاک ہین ظاہر آیت نفی ہی اور حقیقت مین نہی مراد ہی یعنی وہ شخص جو بے وضو ہو یا جسے غسل کی ضرورت ہوا سے چاہیے کہ قرآن کو نہ چھوئے مالکی اور شافعی فقہا بے وضو اور جنب اور حائض کے واسطے مصحف گلے مین لٹکانا اور چھونا جائز نہین رکھتے اور فقہاے حنبلی کہتے ہین کہ بے وضو اور جنب کو مصحف گلے مین لٹکانا اور چھونا درست ہی اور حیض والی عورت کو نہین اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے وضو اور جنب اور حیض و نفاس والی عورت کو قرآن چھونا نہ چاہیے مگر اوسکے اوپر سے جو قرآن سے جدا ہو نوادر مین مذکور ہی کہ جنب اور حائض کو امام ابو یوسف کے قول پر قرآن لکھنا جائز ہی جبکہ لوح زمین پر ہو گو دین نہین اور امام محمد کے نزدیک کسی طرح درست نہین ہی اور بعضون نے چھونے کو

پڑھنے پر عمل کیا ہی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مجھے یہ بات بہت دوست ہی کہ قرآن نہ پڑھے مگر وہی شخص جو طاہر ہو
ابن عباس رضی اللہ عنہ نہی کرتے تھے اور منع فرماتے تھے اس بات سے کہ یہود و نصارا کو قرارت قرآن سے عزت و تمکین دین
محقق لوگ اس بات پر ہین کہ مس سے اعتقاد مراد ہی یعنی قرآن کے معتقد نہین ہوتے مگر وہ لوگ جنکے دل پاکیزہ ہین کہ وہ مومن لوگ ہین
یا قرآن پر عمل اور اوسکے احکام کی نگہداشت نہین کرتے مگر وہی لوگ جو توفیق کی بدولت خذلان کے لوث سے پاکیزہ ہون یا قرآن کا
علم یعنی اوسکی تفسیر اور تاویل نہین جانتے مگر وہ لوگ جنکا دل اور سر پاک ہوتا ہی حضرت جنید قدس سرہ نے فرمایا کہ پاکی
ماسوی اللہ کی نفی کے سبب سے ہوتی ہی حکیم سنائی نے کہا ہی بیت جمال حضرت قرآن بقاب آنگہ برانداز د + کہ دار الملک معنی را مجرد بیند
ازغوغا + بحر الحقائق مین ہی کہ قرآن کے اسرار نہین کھلتے مگر اوسپر غیر اور غیریت کے توہم کے لوث سے پاک ہو جائے اور
یہ مرتبہ حاصل نہین ہوتا بجز اسکے کہ شاہد اور شہود مشہود مین فنا ہو جائے بیت چون تجلی کرد اوصاف قدیم + پس بسوزد
وصف حادث را کلیم + تنزیل قرآن اوتارا گیا ہم من رب العلمین ع اہل عالم کے پیدا کرنے والے کی طرف سے
افبھذا الحدیث کیا اس کلام کے ساتھ کہ قرآن ہی انتم مدھنون تم اے مکہ والو نہ ایمان لانے والے ہو
یا سستی کرنے والے یا منکر ہو وتجعلون اور بناتے ہو رزقکم اپنی روزی یعنی اپنا حصہ قرآن سے انکم
تکذبون یہ کہ تکذیب کرتے ہوا وسکی یا روزی کھلانے والون کا شکر بھیرتے ہو کہ مینھ کو آب و ہوا کی طرف منسوب کرتے ہو
اور یہ خدا کی بات کو جھٹلانا ہی فلولا پس کیون نہین اذا بلغت الحلقوم جب پہونچتی ہی روح حلقوم مین موت کے
وقت وانتم حینئذ اور تم اوسوقت تنظرون دیکھتے ہو مرنے کو ونحن اقرب اور ہم بہت قریب ہین
الیہ اوس مرنے والے کی طرف منکم تم سے ولکن لا تبصرون اور مگر تم نہین دیکھتے اور نہین جانتے اور وہ قرب
علم اور قدرت اور رویت کی راہ سے ہی فلولا ان کنتم پھر کیون نہین اگر ہو تم غیر مدینین نہ جزا دیے گئے
قیامت مین ترجعونھا پھیر لیتے روح کو جسم مین ان کنتم صدقین اگر ہو تم سچے خلاصہ کلام یہ ہی کہ اگر تم
حشر اور جزا کے انکار مین سچے ہو تو جسوقت روح حلق مین پہونچتی ہی تو اوسے بدن مین پھیر کیون نہین لاتے فاما ان کان
پس اگر ہوتا ہی متوفی من المقربین نزدیک کیا ہوا درگاہ الٰہی سے یعنی سابقون مین سے ہوتا ہی فروح تو اوسکے
واسطے ہی راحت یا رحمت یا خلاصی غم سے یا مغفرت یا فرحت اور یہ باتین قبر مین ہونگی یا قیامت مین وریحان اور روزی
ہمیشہ کو یا خوشبو یا فرشتون کی دعا اور یہ چیزین بہشت مین ہونگی وجنت نعیم اور اوسکے واسطے ہی جنت یعنی جنت پر
نعمت کا پانا وامان کان اور اگر ہو وہ وفات کیا ہوا آدمی من اصحاب الیمین داہنے ہاتھ والون مین سے فسلم
لک پھر سلامتی ہی تیجہ ای وہ شخص کہ تو ہی من اصحاب الیمین اصحاب یمین مین سے اور بہت مشہور یہ تفسیر ہی کہ سلام
تیجہ ای محمد اصحاب یمین کی طرف سے کہ وہ تیرے بھائی ہین یا اونسے تمکو سلامتی کی خوشخبری پہونچے یعنی تم خوش ہو کہ وہ سب آفتون سے
صحیح سالم ہین وامان کان اور اگر ہو مردہ من المکذبین تکذیب کرنے والون مین سے کہ خدا اور رسول کو

ف ذلان بتقدیر ہونا اور جواب شرط ہونا

ع شاہد بمعنی دلیل

ع شہود دیکھا ہوا

ع مشہود دیکھا ہوا

جھٹلاتے ہین الضالین گمراہ راہ حق سے فنزل تو اوسکے واسطے پیشکش قبر مین من حمیم گرم پانی سے ہی جو سورج سے گرم کیا گیا ہی یا آتش دوزخ کا دھوان وتصلیۃ جحیم اور پہونچانا قیامت کے دن دوزخ کی آگ مین جو جلتی اور جلاتی ہی ان ھذا الحقیق کہ جو کہا گیا ان تینون گروہ کی شان مین ھو حق الیقین ھے البتہ وہ حق یقین ہی یعنی صحیح اور درست اور شک

ع ۲۲ فسبح پس تسبیح کر یا اسم ربک العظیم اپنے رب کے نام کے ساتھ کہ بڑا ہی یعنی اوسکا نام مبارک لیکر اوسکی تنزیہ اوس چیز سے جو اوسکی عظمت اور کبریا کے لائق نہو اور یا نماز پڑھ اپنے رب کو یاد کرنے کے ساتھ اور ایک قول یہ ہی کہ سبحان ربی العظیم کہ اور حدیث مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اجعلوھا فی رکوعکم یعنی اس حکم کی تعمیل تم اپنے رکوع مین کرو

سورۃ الحدید مدینۃ وھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم تسع وعشرون آیۃ

سورۂ حدید مدینہ منورہ مین نازل ہوئی اور وہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی اونتیس ۲۹ آیتین ہین

سبح للہ نماز اولی اور عبادت کی خدا کے واسطے ما فی السموت والارض اوسنے جو کوئی ہی آسمانون مین فرشتے اور جو کوئی زمین مین ہی مومن اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ تسبیح خدا کی اور اوسے پاکی کے ساتھ یاد کیا اوس چیز نے جو آسمانون مین ہی فرشتے ستارے آفتاب ماہتاب وغیرہ اور جو کچھ زمین مین ہی حیوان جماد نبات وغیرہ تو تسبیح عام ہی ہر چیز مین جسے اللہ نے پیدا کیا مگر بعض کی زبان تسبیح کرتی ہی اور بعض کا سایہ جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی وظلالھم بالغدو والاصال وھو العزیز اور خدا غالب ہی ہر چیز مین جو چاہے الحکیم دانا ہر حکم مین جو فرمائے لہ ملک السموت والارض اوسی کے واسطے ہی بادشاہی آسمان اور زمین کی کہ وہی انکا پیدا کرنے والا ہی اور انمین تصرف کرنے والا ہی یحیی زندہ کریگا آخرت مین ویمیت اور مارڈالتا ہی دنیا مین وھو علی کل شیء اور وہ ہر چیز پر جو اوسکے مارڈالنے اور زندہ کرنے پر قدیر قادر ہی ھو الاول وہ ہی پہلے سب چیزون کے اور اوسکا ظاہر کرنے والا یعنی وہ قدیم ازلی ہی کہ اوسکی ابتدا نہین والاخر اور سب موجودات فنا ہو جانے کے بعد وہ ہی یعنی باقی ابدی ہی کہ اوسکے آخر ہونے کی نہایت نہین ہی فرد اول او اول بے ابتدا آخر او آخر بے انتہا ؎ بیت بود و نبود ازو جملہ بدست ۔۔۔ نباشد کہ ہست ؎ والظاھر ظاہر ہی اوسکی ہستی دلیلون کی کثرت کے سبب سے والباطن اور پوشیدہ ہی اوسکی ذات ہر عاقل کے سمجھ لینے سے مفسرون مذکرون محققون کے اقوال اس آیت مین حد دون سے تجاوز کر گئے ہین شرح وبسط تمام کے ساتھ جواہر التفسیر مین تحریر ہین یہان دو قول پر اختصار کیا جاتا ہی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ زبان رحمت اشارت کی رو سے کہتی ہی کہ اے آدمی خلق عالم کی تیرے حق مین چار گروہ ہین ایک وہ گروہ جو اول حال مین تیرے کام آئے جیسے ماں باپ دوسرا وہ گروہ جو اخیر عمر مین ہاتھ پکڑتا ہی جیسے بیٹے پوتے تیسرا وہ گروہ جو تیرے ساتھ ظاہر رہتا ہی جیسے دوست آشنا خدمتگار چوتھا وہ گروہ جو پوشیدہ تیرے ساتھ زندگی بسر کرتا ہی جیسے عورتین اور لونڈی مان پس رب العالمین فرمایا ہی کہ ظاہر خلق اور پوشیدہ خلق پر اعتماد نہ کر اور اونکو اپنا کارساز نہ جان

اسواسطے کہ اول مین ہون کہ مین نے تجھے معدوم سے موجود کیا اور آخر مین ہون کہ تیری رجوع میری طرف ہوگی ظاہر مین ہون کہ تیری صورت بھی بہت اچھی طرح پر مین نے آراستہ کی اور باطن مین ہون کہ حقائق کے بھید تیرے دل مین مین نے امانت رکھے مین ما عنی اول و آخر تو ئی کیست حدوث و قدم + ظاہر و باطن تو ئی چیست وجود و عدم + اول نے انتقال آخر بے ارتحال + ظاہر بے چند و چون باطن بے کیف و کم + بحر الحقائق مین ہی کہ وہ اول ہی عین آخریت مین اور آخر ہی عین اولیت مین اور اسی طرح ظاہر ہی عین باطنیت مین اور باطن ہی عین ظاہریت مین شیخ ابو سعید خراز قدس سرہ سے پوچھا کہ خدا کو کس چیز سے آپ نے پہچانا فرمایا اس سبب سے کہ اضداد کو اوسنے جمع کر لیا ہی پھر یہ آیت پڑھی اور فرمایا کہ جمع اضداد متصور ہی نہین مگر ایک حیثیت اور ایک اعتبار سے اوس ایک مین نظم اولی و ہم و اول آخری + باطنی و ہم و دان دم ظاہری + تو محیطی بر ہمہ اندر صفات + و ز ہمہ پاکی و مستغنی بذات + وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیز مین عَلِيمٌ جانتا ہی اول اور آخر اوسکے علم مین برابر ہی اور ظاہر و باطن اوسکے علم کے سامنے یکسان ہی هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وہ ہی جسنے پیدا کیے آسمان اور زمین اپنی قدرت کاملہ سے فِي سِتَّةِ اَيَّامٍ چھ روز کی مدت مین تاکہ فرشتے اونکا پیدا ہونا ایک کے بعد ایک دیکھین ثُمَّ اسْتَوٰى پھر اوسنے قصد کیا عَلَى الْعَرْشِ عرش کی تدبیر کا اور اپنے ارادے کے موافق اوسکے متعلق امور جاری کرنے کا يَعْلَمُ جانتا ہی مَا يَلِجُ جو وہ چیز جو اندر آتی ہی فِي الْاَرْضِ زمین مین جیسے وہ بیج جسے بوتے ہین اور مینھ کے قطرے اور خزانے اور مردے وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور جانتا ہی اوس چیز کو جو زمین سے نکلتی ہی جیسے نباتات اور معدنیات اور کچھ دفینے دنیا مین اور باقی بعض خزانے اور سب مردے آخرت مین وَمَا يَنْزِلُ اور جانتا ہی وہ چیز جو اوترتی ہی مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے جیسے مینھ برف اور فرشتے احکام وَمَا يَعْرُجُ اور جو چیز بلند ہوکے چلی جاتی ہی فِيهَا آسمان مین جیسے اعمال عباد اور فرشتے جو بندون کے عمل لکھنے مین وَهُوَ مَعَكُمْ اور اللہ تمہارے ساتھ ہی علم اور قدرت کی راہ سے عموماً اور فضل اور رحمت کی راہ سے خصوصاً اَيْنَ مَا كُنْتُمْ جہان کہین تم ہو یعنی علم اور قدرت کا ساتھ ہونا کسی حال مین تم سے جدا نہین ہوتا اور یہ معیت عقل سے مفہوم نہین ہوتی بلکہ اوسے ذوق و کشف سے پاتا ہی بیت این معیت مے نہ گنجد در بیان ہدہ ترا زمان و خبر دہ نہ مکان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ ساتھ اوس چیز کے جو تم کرتے ہو بَصِيْرٌ دیکھنے والا ہی اور اوسپر خاص اوسکا لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اوسی کے واسطے ہی حکمرانی اور فرمان روائی آسمانون اور زمینون مین یہ کلام مکرر لانا اس جہت سے ہی کہ اول ابتدا پیدا کرنے سے تعلق رکھتا ہی اور دوسرا دوبارہ پیدا کرنے سے جیساکہ وہ فرماتا ہی کہ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور اللہ کی طرف پھیرے جاتے ہین انجام کاموں کے يُوْلِجُ الَّيْلَ اندر کرتا ہی رات کو فِي النَّهَارِ دن مین یعنی رات کی گھڑیون مین سے دن مین بڑھاتا ہی وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور اندر کرتا ہی دن کو رات مین یعنی دن کی گھڑیون مین سے رات مین بڑھاتا ہی چار و ناچار فصلون کے اختلاف کے موافق وَهُوَ عَلِيْمٌ اور وہ جاننے والا ہی بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وہ باتین جو دلون مین پوشیدہ ہین اٰمِنُوْا ایمان لاؤ ای کافرو بِاللّٰهِ اللہ کا اور اوسکے ایک جانو وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور اونکو

سچ مانو وَاَنْفِقُوْا اور دو مِمَّا جَعَلَكُمْ اون مالون مین سے کہ کردیا ہی خدا نے تمکو مُّسْتَخْلَفِيْنَ خلیفہ اگلون کا تصرف
کرنے کو فِيْهِ ط اوسمین یعنی وہ مال جو پہلے اورون کے ہاتھ مین تھا اور اونکے مرنے کے بعد تمھارے تصرف مین آیا اوس مال مین سے
خدا کی راہ مین خرچ کرو فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر وہ لوگ جو ایمان لائے خدا اور رسول کا مِنْكُمْ تم مین سے وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کیا
اونھون نے مال زکوۃ اور جہاد اور سب خیرات مین لَهُمْ اونکے واسطے ہی اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ اجر بڑا اور ثواب بہت کہ جنت ہی اور
اوسکی نعمت وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ اور کیا ہی تمکو کہ نہین ایمان لاتے ہو بِاللّٰهِ خدا کا اور اوسکی وحدانیت کا اقرار
نہین کرتے ہو وَالرَّسُوْلُ اور حال آنکہ رسول يَدْعُوْكُمْ بلاتا ہی تمکو دلیل اور حجت کے ساتھ لِتُؤْمِنُوْا تاکہ ایمان
لاؤ بِرَبِّكُمْ اپنے رب کا وَقَدْ اَخَذَ اور تحقیق کہ لیلیا ہی خدا نے مِيْثَاقَكُمْ عہد تمھارا روز الست مین اپنی ربوبیت کے
اقرار اور شرک کی نفی پر اِنْ كُنْتُمْ اگر ہو تم مُّؤْمِنِيْنَ ۝ باور رکھنے والے اوس عہد کو هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ وہ ہی وہ خداوند
جو اوتارتا ہی عَلٰى عَبْدِهٖٓ آپنے بندہ پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ آیتین ظاہر یعنی قرآن یا معجزے کھلے ہوے
لِّيُخْرِجَكُمْ تاکہ نکالے تمکو خدا قرآن کے سبب سے یا رسول کی دعوت کی وجہ سے مِّنَ الظُّلُمٰتِ تاریکیون سے کفر کی اِلَى النُّوْرِ
نور ایمان کی طرف یا جہل سے علم کی طرف یا ضلالت سے ہدایت کی جانب اور مخالفت سے موافقت کی طرف اور فتوحات مین ہی
کہ ظلمت حجاب سے نور تجلی کی طرف وَاِنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ بِكُمْ تمھارے ساتھ لَرَءُوْفٌ ضرور مہربان ہی کہ قرآن بھیجتا ہی
رَّحِيْمٌ ۝ رحمت کرنے والا کہ رسول کو دعوت کا حکم فرماتا ہی وَمَا لَكُمْ اور کیا ہی تمکو اور تم کیا فائدہ دیکھتے اور کیا عذر
رکھتے ہو اَلَّا تُنْفِقُوْا اس بات مین کہ خرچ نہین کرتے ہو اپنے مال فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ مین وَلِلّٰهِ حال آنکہ خدا ہی کے
واسطے ہی مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط میراث آسمانون اور زمینون کی جو کچھ آسمانون اور زمینون مین ہی وہ اہل زمین اور
اہل آسمان کے فنا ہو جانے کے بعد اوسی کی طرف رجوع کریگا اور آج بھی اوسی کے واسطے ہی مگر خلق اوسمین تصرف کرتی ہی آخر کو اوس سے
اورون کا دست تصرف کوتاہ ہو کر وہ سب حق تعالی کی طرف پھر یگا اس کلام مین خرچ کرنے کی رغبت دلاتا ہی یعنی اے بندو جب تمنے
یہ بات جان لی کہ یہ مال تمھارے ہاتھ مین باقی نہ رہینگے تو بارے خدا کا حکم اوسمین نگاہ رکھو اور اوسمین سے اپنے واسطے ذخیرۂ آخرت کرو
لَا يَسْتَوِيْ برابر نہین ہی مِنْكُمْ تم مین سے اے مومنو مَّنْ اَنْفَقَ جو کوئی خرچ کرے مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ فتح مکہ کے قبل کہ اہل اسلام
بے ساز و سامان اور بے برگ و بے نوا ہین وَقٰتَلَ ط اور قتال کرے خدا اور رسول کے دشمنون سے ایسا مومن جان اور مال تصدق کرنے والا
فتح مکہ کے قبل اوسکے برابر نہین ہی جو فتح مکہ کے بعد مال خرچ کرے اور قتال کا داعیہ رکھے اسواسطے کہ جب تو مال بہت ہوگا اور خرچ اور
قتال کرنے کی چندان حاجت نہ پڑیگی اُولٰٓئِكَ وہ لوگ جو قبل فتح مکہ مال خرچ کرتے ہین اور قتال پر مستعد ہین وہ اَعْظَمُ بہت
بڑے ہین دَرَجَةً درجہ اور مرتبہ کی رو سے مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا اون لوگون سے جو خرچ کرین مِنْۢ بَعْدُ فتح کے بعد
وَقٰتَلُوْا اور قتال کرین وَكُلًّا اور سب کو جو خرچ اور قتال کرتے ہین فتح کے قبل اور بعد وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وعدہ
دیا ہی خدا نے اونکو بہشت کا مگر اونکے درجے متفاوت ہونگے وَاللّٰهُ اور اللہ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اوس چیز کے کہ تم کرتے ہو

خرچ اور قتال اخلاص سے یا ریا کے ساتھ خَبِيرٌ ۝ خبر رکھتا ہی اکثر مفسرین ات یہ ہین کہ یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شان مین ہی اسواسطے کہ پہلے جو شخص ایمان لایا اور خرچ کیا اور کافرون سے جھگڑا وہ حضرت صدیق رضؓ ہی تھے لہذا راہی مضمون کی طرف اشارہ کرکے کسی نے اونکی شان مین کہا ہی رباعی صاحب قدم مقام تجرید ٭ سرو فتر جملہ اہل توحید ٭ در جمع مقربان سابق ٭ حقا کہ جزاو نبود صادق ٭ مَنْ ذَا الَّذِي کون ہی ایسا يُقْرِضُ اللّٰهَ قرض دے اللہ کو یعنی خرچ کرے اپنا مال بدلے کی امید پر اسواسطے کہ وہ بدلے کا طالب ویسا ہی جیسے قرض دیتا ہی قَرْضًا حَسَنًا قرض دینا اچھا یعنی جی کی خوشی سے اخلاص کے ساتھ فَيُضٰعِفَهٗ تاکہ زیادہ کرے اوسکے قرض کی جزا اور بدلا لَهٗ اوسکے واسطے یعنی اوسکا اجر مضاعف کرے وَلَهٗ اور اوسکے واسطے ہوا اَجْرٌ كَرِيْمٌ ۝ اجر بزرگ کہ جنت ہی يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ یاد کرا وسدن کو جب دیکھیگا تو ایمان والے مردون کو وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان والی عورتون کو صراط پر اوسدم کہ يَسْعٰى دوڑیگا نُوْرُهُمْ نور اونکی توحید کا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اونکے آگے تاکہ آسانی سے گذرین وَبِاَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنی طرفون سے تاکہ اونکو بہشت کی راہ دکھائے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ہر ایک کا نور اوسکے عمل کی قدر ہوگا کسی کا نور ایسا وسیع ہوگا کہ کوہ صفا سے عدن تک اور دوسرے کا نور ایک پہاڑ کے برابر اور کسی کا ایک درخت کی قدر کسے کم نور اتنا ہوگا کہ اوس نور والا اپنے قدم رکھنے کی جگہ دیکھے بارے کوئی ایمان والا بے نور نہوگا اور فرشتے اونسے کہینگے کہ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ خوشخبری تمھاری آج جَنّٰتٌ داخل ہونا ہی جنتون مین کہ برابر تجری نہرین جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانون اور درختون کے نیچے سے نہرین اور رہوگے تم خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ اوسمین ذٰلِكَ اور یہ خوشخبری ہمیشہ کے واسطے جنتون کی هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وہ چھٹکارا اور مراد پانا ہی بڑا اسواسطے کہ قیامت کے سب ہولون سے بیخوف ہوکر دار الجلال مین پہونچوگے اور حضرت ملک متعال کا دیدار دیکھوگے مصرع ہزار جان مقدس فدائے دیدارش ٭ ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومنون کو صراط پر نور دیگے اور کافرون اور منافقون کو بے نور چھوڑینگے اور مومن جب مونھ پھیرینگے تو سب صراط روشن ہوجائیگی تو منافق اونسے نور مانگینگے اور اونکو نور نہ پہونچیگا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ یاد کرو وہ دن کہ کہینگے منافق مرد وَالْمُنٰفِقٰتُ اور منافق عورتین لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون سے جو کہ ایمان لائے ہین یعنی مومنون سے التماس کرینگے کہ تم انْظُرُوْنَا نظر کرو ہماری طرف نَقْتَبِسْ تاکہ لین ہم نُوْرِكُمْ تمھارے نور سے جو ہماری طرف دیکھو قِيْلَ ارْجِعُوْا اونکو کہا جائیگا یعنی مومن لوگ یا فرشتے منافقون سے کہینگے کہ پھر جاؤ وَرَآءَكُمْ اپنے پیچھے یعنی دنیا مین جاؤ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا پھر ڈھونڈھو روشنی اسواسطے کہ محشر مین نور نہین حاصل کرسکتے دنیا سے اپنے ساتھ لانا چاہیے بیت کار اینجا کن کہ تشویش ست در محشر بسے ٭ آب از نیجا ببر کہ در دریا بسے شور و شرست ٭ منافق لوگ یہ بات نہ سمجھ کر اس خیال سے کہ نور اونکے پیچھے ہی پیچھے کی طرف مونھ پھیرینگے فَضُرِبَ پس کھینچی جائیگی یعنی حکم الہی سے فرشتے کھینچینگے بَيْنَهُمْ درمیان مومنون اور منافقون کے بِسُوْرٍ ایک بڑی دیوار جیسے شہر پناہ کہ لَهٗ بَابٌ

اوسکے واسطے ایک دروازہ ہوگا کہ مومن اوس دروازہ مین داخل ہوجائینگے بَاطِنُهٗ بھیتر دیوار کا کہ اوسمین مومن جاتے ہین فِيْهِ الرَّحْمَةُ اوسمین رحمت ہوگی اسواسطے کہ بہشت کے نزدیک ہی وَظَاهِرُهٗ اور باہر دیوار کا مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ؕ اوسکے آگے سے کہ منافقون کی طرف ہی عذاب ہوگا اسلیے کہ دوزخ کے نزدیک ہی پس منافق جب پیچھے دیکھینگے اور نور نظر نہ آئیگا تو پھر مومنون کی طرف متوجہ ہونگے تو ایک دیوار دیکھینگے اپنے اور مومنون کے درمیان مین کہ آڑ ہوگئی ہو اور ایک دروازہ اوسمین ہو اوس دروازہ سے مومنون کو دیکھینگے کہ ٹہلتے ہوے باغ جنت کی طرف چلے جاتے ہین تو يُنَادُوْنَهُمْ پکاریگے اونکو عجز اور زاری کے ساتھ اور کہینگے اَلَمْ نَكُنْ کیا نہ تھے ہم مَّعَكُمْ ؕ تمھارے ساتھ دنیا مین اور تمھاری جماعت کے ساتھ نماز پڑھتے تھے تمھارے ساتھ روزے رکھتے تھے تو قَالُوْا بَلٰى مومن کہینگے کہ ہان ظاہر مین تم ہمارے ساتھ تھے وَلٰكِنَّكُمْ اور لیکن تم فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ فتنہ مین ڈالدیں اپنی جانین اور نفاق کے سبب سے گناہون کا مزہ چکھا تا کہ عذاب کے مستحق ہوگئے وَتَرَبَّصْتُمْ اور دیر کی تمنے توبہ مین وَارْتَبْتُمْ اور شک کیا تمنے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت مین وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ اور فریب دیا تمکو تمھاری آرزوون نے یعنی بڑی لمبی امیدین تمنے کین حَتّٰى جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ یہانتک کہ آگیا حکم الہی تمھاری روح قبض کرنے کو وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ۝ اور فریب دیا تمکو خدا کے ساتھ شیطان فریبی نے یا نا پائدار دنیا نے فَالْيَوْمَ تو آج لَا يُؤْخَذُ نہ لیجائیگی مِنْكُمْ تمسے ای منافقو فِدْيَةٌ وہ چیز جو اپنا فدیہ کرو عذاب سے چھوٹنے کو وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اور فدیہ نہ لینگے اونسے بھی جو کافر ہوے مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ تمھارا اور اونکا ٹھکانا دوزخ ہی ہے هِيَ وہ آگ مَوْلٰىكُمْ ؕ بہت سزاوار ہی تمھارے واسطے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ؕ اور بری پھرنے کی جگہ ہی دوزخ لکھا ہے کہ مومنون نے مکہ معظمہ مین فقر و فاقہ کے ساتھ قواعد طاعت کی تمہید بحد تمام کی ہجرت کے بعد کہ بہت مال اونکے ہاتھ آیا اور اونپر نعمت کشادہ ہوئی تو فتور اور قصور کے آثار اونکے وظائف عبادت مین ظاہر ہوے تو یہ آیت آئی کہ اَلَمْ يَاْنِ کیا وقت نہین آیا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ وہ یہ کہ ڈرین اور نرم ہوجائین اونکے دل لِذِكْرِ اللّٰهِ خدا کو یاد کرنے کے واسطے وَمَا نَزَلَ اور اوسکے واسطے جو اوتارا خدا نے مِنَ الْحَقِّ لا اپنا کلام کہ حق ہی اور ایک قول یہ ہی کہ بعضے صحابہ مین مزاح بہت زیادہ ہوئی اور یہ آیت اوتری یا صحابہ نے نصیحت اور موعظت ڈھونڈھی تو یہ آیت آئی اور ایک گروہ کہتا ہی کہ یہ آیت منافقون کی شان مین ہی حق تعالی فرماتا ہی کہ وقت نہین آیا اونپر جو ایمان لائے ہین زبان سے کہ اونکا دل اوس سے خبر نہین رکھتا کہ وہ ڈرین اور اخلاص کو اپنا شعار کرین وَلَا يَكُوْنُوْا اور نہو جاؤ ای مومنو كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اون لوگون کے مانند جو دیے گئے ہین کتاب مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی یہود و نصارا کے مثل نہو کہ اونکو توریت اور انجیل دی فَطَالَ پھر کھنچا عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ اونپر زمانہ یعنی بڑی عمریائی اور امید بڑھائی فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ تو سخت ہوگئے اونکے دل اور اونمین خشوع اور خضوع نہ رہا وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے اونمین سے فٰسِقُوْنَ ۝ خارج ہین اپنے دین سے اور چھوڑے ہوے ہین اپنی کتاب کے احکام سخت دلی کی شدت سے اور بعضون نے

کہا ہی کہ سخت دلی کا نتیجہ غفلت ہی اور نرم دلی کی علامت توجہ طاعت ہی **اٰیٰت** دلے کہ نور معنی نیست و شن + مخوانش دل کہ آن سنگ ست و آہن + دلے کز گرد غفلت زنگ دارد + ازان دل سنگ آہن تنگ دارد + **اِعْلَمُوْٓا** جان لو اے بعث کے منکرو **اَنَّ اللّٰهَ** یہ کہ اللہ **یُحْیِ الْاَرْضَ** زندہ کرتا ہی زمین **بَعْدَ مَوْتِهَا** اوسکے مردہ اور افسردہ ہوجانے کے بعد اور اوسی طرح زندہ کریگا مردوں کو **قَدْ بَیَّنَّا** تحقیق کہ ظاہر کین ہمنے **لَكُمُ الْاٰیٰتِ** تمھارے واسطے اپنی قدرت کی نشانیان **لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ** ○ شاید تم اپنی عقلین دلیل پکڑنے مین لڑاؤ **اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ** تحقیق کہ صدقہ دینے والے **وَالْمُصَّدِّقٰتِ** اور صدقہ دینے والیان اور بکرنے صاد کو فقط زبر پڑھا ہی بے تشدید یعنی تصدیق کرنے والے اور تصدیق کرنے والیان جنھون نے خدا اور رسول کو سچا جانا **وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ** اور حال آنکہ قرض دیا اونھون نے خدا کو **قَرْضًا حَسَنًا** قرض دینا اچھا یعنی بہت پاکیزہ مالون مین سے **یُّضٰعَفُ** زیادہ کیا جاتا ہی **لَهُمْ** اونکے واسطے اونکا اجر دس سے سات سو تک اور زیادہ **وَلَهُمْ** اور اونکے واسطے ہی **اَجْرٌ كَرِیْمٌ** ○ اجر بڑا اور بدلا بزرگ یعنی بہشت **وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہین **بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖٓ** خدا کا اور اوسکے رسولون کا اونکے احکام اور اونکی دی ہوئی خبرون مین **اُولٰٓئِكَ** وہ لوگ **هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ** ۚ وہ صدیق ہین یعنی بڑے سچے **وَالشُّهَدَآءُ** اور گواہ ہین قیامت کے دن **عِنْدَ رَبِّهِمْ** اپنے رب پاس انبیا پر اور اگلی امتون پر اور بعض کے قول کے موافق جو **وَالشُّهَدَآءُ** کو مبتدا جانتے ہین آیت کے یہ معنی ہین کہ اور جو لوگ خدا کی راہ مین شہید ہوے وہ خدا کے پاس ہین قرب کے درجون مین **لَهُمْ اَجْرُهُمْ** اونکے واسطے ہی اونکا اجر جسکا ہمنے وعدہ کیا ہی **وَنُوْرُهُمْ** اور اونکا نور کہ روز حشر مین اونکے ساتھ ہوگا **وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا** اور جنھون نے چھپایا حق اور پیغمبرون کی نبوت کا انکار کیا **وَكَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ** اور اونھون نے تکذیب کی ہماری آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہمنے اوتارین **اُولٰٓئِكَ** وہ لوگ **اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ** ۝ دوزخ مین رہنے والے ہین **اِعْلَمُوْٓا** جان لو تم اے دنیا طلب کرنے والو **اَنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا** اس بات کو کہ زندگی دنیا کی **لَعِبٌ** کھیل ہی **وَّلَهْوٌ** اور بیہودہ ہی اور رنج کھینچنا ہی متاع دنیا کی طلب مین اور لڑکون کے کھیل کے مثل بے حاصل چیز ہی **بیت** بازیچۂ اطفال فریب این متاع دہر مشو بے عقل مردمان کہ بدو مبتلا شدند + **وَزِیْنَةٌ** اور آرائش ہی خوش مزہ کھانون اور عمدہ کپڑون اور پاکیزہ مکانون اور راہوار سواریون مین **وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَكُمْ** اور فخر کرنا ہی باہم جاہ و نسب مین **وَتَكَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ** اور اترانا ہی کثرت اموال **وَالْاَوْلَادِ** اور کثرت اولاد مین اور جان لو کہ تھوڑے ہی زمانہ مین یہ کھیل برطرف ہوجائیگا اور اوسکی دل لگی اور خوشی رنج اور غم سے مبدل جائیگی اور آرائشین جاتی رہینگی اور فخر کرنا اور زیادتی چاہنا آگ کی چنگاری کی طرح نیست و نابود ہوجائیگا تو اوسکی **مَثَلُ** جلد زائل اور منتقل ہوجانے مین **كَمَثَلِ غَیْثٍ** مینھ کی مثل ہی جو پیاسی زمین پر برستا ہی اور جو بیج زمین مین پڑے ہین اوسکے سبب سے جلد اوگ آتے ہین اور درخت کھڑے ہوجاتے ہین پھر خوبی اور خوشنمائی کی وجہ سے **اَعْجَبَ الْكُفَّارَ** تعجب اور خوشی مین لاتا ہی **نَبَاتُهٗ** وہ جو اوگا ہی اوسپر مینھ سے **ثُمَّ یَهِیْجُ** پھر خشک ہوجاتا ہی سماوی یا ارضی آفت کے سبب سے **فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا**

ع ۹

پھر دیکھتا ہی تو اوس گھاس کو زرد ہی ہونے کے بعد ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ط پھر ہو جاتی ہی زرد ہونے کے بعد روندی
اور کٹی ہوئی ریزہ ریزہ وَفِی الْاٰخِرَۃِ اور آخرت مین عَذَابٌ شَدِیْدٌ عذاب سخت ہی خدا کے دشمنون کو کہ تمام
عمر دنیا طلبی مین بسر کرکے حق کو بھولے رہے وَّمَغْفِرَۃٌ اور بخشش ہی مِّنَ اللّٰہِ خدا کی طرف سے وَرِضْوَانٌ ط
اور خوشی خدا کے دوستون کو جنھون نے طلب مولا مین دنیا اور عقبی دونون کو ترک کر دیا رباعی ای طالب دنیا تو بسے
مغرور ہی ✤ وی مائل عقبی تو یکے مزدوری ✤ وی آنکہ زمیل ہر دو علم دوری ✤ تو طالب نور بلکہ عین النوری ✤ وَمَا الْحَیٰوۃُ
الدُّنْیَآ اور نہین ہی زندگی دنیا کی اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ مگر متاع جو فریب دے اور باقی نہ رہے اور متاع غرور
اوس شخص کی نسبت ہی جو دنیا کو اُخروی نعمتین حاصل کرنے کا ذریعہ نہ کرے اور نفس اور خواہش کے مزون مین پھنسکر آخرت کے
کام مین نہ مشغول ہو لیکن اگر کسی صاحب دولت کو مدد توفیق رفیق ہوئی اور وہ اسباب دنیا کے سبب سے مقاصد عقبی حاصل کرنے مین
کوشش کرتا ہی اور خدا کو راضی کرکے بہرہ مند ہوتا ہی اوسکی نسبت دنیا متاع سرور ہی متاع غرور نہین نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ
بیت مال را کہ بہر حق باشد جمول ✤ نعم مال الصالحین گفتہ رسول ✤ سَابِقُوْٓا بڑھجاؤ اور جلدی کرو اِلٰی مَغْفِرَۃٍ اون کامون کی
طرف جو موجب مغفرت ہین مِّنْ رَّبِّکُمْ تمھارے رب کی طرف اور موجب مغفرت توبہ ہی یا استغفار یا فرائض ادا کرنا یا روزہ یا صدقہ
یا جہاد یا پہلی تکبیر یا جماعت مین حاضر ہونا علمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ سبیل مغفرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت ہی
تو حق تعالی فرماتا ہی کہ حضرت کی پیروی اور متابعت کرنے مین جلدی کرو کہ یہی سبب مغفرت ہی وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا اور سبب کرو جنت کو
جانے مین کہ اوسکا عرض کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ مثل آسمان و زمین کے عرض کے ہی اس شرط پر کہ سبکو باریک باریک
ورق کرکے باہم جوڑ دین اُعِدَّتْ تیار کی گئی ہی ایسی بہشت لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین خدا کا
وَرُسُلِہٖ اور اوسکے رسولون کا ذٰلِکَ یہ ایمان لانا یعنی ایمان لانے کی توفیق فَضْلُ اللّٰہِ خدا کا فضل و کرم ہی یُؤْتِیْہِ دیتا ہی
اپنی عنایت سے مَنْ یَّشَآءُ جسے چاہتا ہی وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور اللہ بڑے فضل والا ہی مومنون پر
دنیا مین ایمان کی توفیق دیکر اور آخرت مین مغفرت اور رضامندی کے سبب مَآ اَصَابَ نہ پہونچی ہی اور نہ پہونچیگی مِنْ مُّصِیْبَۃٍ
کوئی مصیبت فِی الْاَرْضِ زمین مین جیسے قحط اور گرانی اور مال اور کمیتی کا نقصان اور سوا اسکے وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اور
نہ تمھاری ذاتون مین جیسے بیماری اور ضعف اور محتاجی اور اولاد کا مر جانا اور سوا اسکے اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مگر یہ کہ
لکھی گئی ہی لوح محفوظ مین مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَھَا پہلے سے اسکے کہ پیدا کرین ہم اوس مصیبت کو یا زمین کو یا تمھاری
ذاتون کو اِنَّ ذٰلِکَ تحقیق کہ یہ لوح پر مقدرات لکھنا یا وصف اونکی کثرت کے عَلَی اللّٰہِ یَسِیْرٌ اللہ پر آسان ہی
اوسنے رحمت اور مہربانی کی راہ سے ازل مین یہ حکم فرمایا اس جہت سے کہ دلون مین یہ بات قرار پکڑے اور بندے
یہ امر جان لین کہ احکام ازلی مندفع نہین ہوتے حق تعالی فرماتا ہی کہ ازل مین یہ حکم ہمنے تمپر لکھ رکھے ہین لِکَیْلَا تَاْسَوْا
تاکہ تم اندوہگین نہو اور غم نہ کرو عَلٰی مَا فَاتَکُمْ اوس چیز پر جو فوت ہوئی مال اولاد صحت عافیت وَلَا تَفْرَحُوْا اور

نہ خوش ہو بِمَا آتٰىكُمْ سبب اوس چیز کے جو دی تمکو دنیا کی پونجی یہ خبر دینا نہی اور منع کرنے کے معنی مین ہی یعنی اگر دنیا تمھاری طرف متوجہ ہو تو تم خوش نہو اور اگر دنیا تسے منھ پھیرے تو تم غمگین نہو اسواسطے کہ نہ اسکا اعتبار ہی نہ اوسے قرار ہی بیت گردست دہد گدای شادی نکند ۔ ورفوت شود نیز نہ بغمے ۔ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ جو شخص اس آیت پر عمل کرے البتہ زہد کو دونون کنارون سے لیلے یعنی وہ پورا زاہد ہوجائے اور کسی نے کیا خوب کہا ہی ربا شی مال ربتو رونہد مشو شاد ازان ۔ ورفوت شود مشو بغم یاد ازان ۔ پند ست پسندیدہ بکن یاد ازان ۔ تا دنیا و دینت شود آباد ازان ۔ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ اور اللہ دوست نہین رکھتا كُلَّ مُخْتَالٍ ہر متکبر کو جو دنیا کی نعمت کے سبب سے دوسرے پر زیادتی کرے فَخُوْرِ ۙ اترانے والے کو دنیا کے سبب سے اور جو دنیا کی وجہ سے اپنے رشتہ دارون اور ہمسرون پر فخر کرتا ہی پھر حق تعالی اونکا حال بیان کرتا ہی کہ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ مختال اور فخور وہ لوگ ہین کہ باوصف دنیاداری اور اسباب دنیا جمع ہونے کے بخل کرتے ہین اور اپنا مال راہ خدا مین نہین صرف کرتے وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ اور خود بخیل ہونے کے ساتھ حکم کرتے ہین لوگون کو بھی بِالْبُخْلِ بخل کرنے کا تبیان مین ہی کہ ایک گروہ کے قول کے موافق اس آیت سے یہود مراد ہین کہ اونکو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات اور احوال کا جو علم حاصل تھا اوسے ظاہر کرنے مین اونھون نے بخل کیا اور اوسے پوشیدہ کرکے اورون کو بھی پوشیدہ کرنے کا حکم کیا وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جسنے منھ پھیرا مال خرچ کرنے سے یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے سے فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ هُوَ الْغَنِيُّ وہ ہی بے نیاز اوس سے اور اوسکے خرچ کرنے سے الْحَمِيْدُ ۝ تعریف کیا ہوا ذات اور صفات مین کہ احداے دین کا منھ پھیرنا اور انکار کرنا اوسے کچھ ضرر نہین کرتا لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تحقیق کہ ہمنے بھیجے اپنے رسول یعنی فرشتے پیغمبرون کے پاس بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون کے ساتھ کہ وہ معجزے ہین یا واضح شریعتون کے ساتھ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کی ہمنے اونکے ساتھ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ اونکے ساتھ کتاب کہ دینی اور دنیوی مصالح کو شامل تھی وَالْمِيْزَانَ اور نازل کی ہمنے اونکے ساتھ ترازو لِيَقُوْمَ النَّاسُ تاکہ قائم ہوجائین لوگ بِالْقِسْطِ ۚ عدل کے ساتھ یعنی تاکہ معاملات کے وقت ایک دوسرے کے درمیان اوسکے سبب سے حقوق برابر کرلین اور ترازو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کے زمانہ مین اوتری اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے ہمارے نازل کرنا اور اوسے بنانے کا حکم کرنا مراد ہی وَاَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ اور بھیجا ہمنے لوہا آدم علیہ السلام کے پاس ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ حضرت آدم جب بہشت سے دنیا مین آئے تو لوہے کی تین چیزین اونکے ساتھ تھین تبر پتک سندان معلوم مین ہی کہ خدا نے چار چیزین بابرکت آسمان سے زمین پر بھیجین پانی آگ نمک لوہا فِيْهِ لوہے مین بَاْسٌ شَدِيْدٌ لڑائی سخت ہی یعنی لڑائی مین جو ہتھیار کام آتے ہین وہ لوہے سے بنائے جاتے ہین خواہ دشمن کو دفع کرنے کے واسطے جیسے نیزہ کا پھل اور تلوار اور گانسی اور خنجر اور اسکے مثل اور خواہ اپنے بچاؤ کے لیے جیسے زرہ خود جوشن وغیرہ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ اور لوہے مین ہین فائدے لوگون کے واسطے اسلیے کہ جنگ وضرب کی سب صناعت کا قیام لوہے کے ساتھ متعلق اور بندھا ہوا ہی اور کوئی حربہ وہ نہین ہی جسمین لوہے کا دخل نہو اور خود پورا نفع اوسکا یہ ہی کہ کافر مسلمانون کے تیر اور تلوار سے ڈرتے ہین اور مسلمان اکثر شہرون مین کافرون سے بخوف رہتے ہین

پس حق تعالیٰ نے لوہا اسواسطے بھیجا تاکہ دین کے دشمن ڈریں اور ترازو بھیجی تاکہ تول کے معاملات سچائی کے ساتھ فصیل ہوا کریں اور کتاب اسواسطے نازل فرمائی تاکہ حق اور باطل مین تمیز اور فرق ہوجائے وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ اور تاکہ دیکھ لے اللہ مَنْ يَّنْصُرُهٗ کہ اوس شخص کو جو اوسکے دین کی مدد کرتا ہی وَرُسُلَهٗ اور مدد دیتا ہی اوسکے رسولون کو کافرون کے ساتھ جہاد کرنے مین ہتھیار استعمال کرنے کے سبب سے اس سے مراد مومن مراد ہی جو مدد دیتا ہی پیغمبر کو بِالْغَيْبِ پوشیدگی کے ساتھ یعنی جب کہ پیغمبر موجود نہون اسواسطے کہ منافق لوگ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مددگار تھے اور آپکی غیبت مین یار اور مددگار نہ تھے اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ بیشک اللہ قادر ہی دشمنون کو ہلاک کرنے پر عَزِيْزٌ ۝ غالب ہی سب پر حکم کے ساتھ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور تحقیق کہ ہمنے بھیجا نُوْحًا نوح علیہ السلام کو بنی قابیل کی طرف وَّاِبْرٰهِيْمَ اور ابراہیم خلیل کو نمرودیون کی طرف وَجَعَلْنَا اور امانت رکھی ہمنے فِيْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ اونکی اولاد مین نبوت وَالْكِتٰبَ اور وحی بھیجی ہمنے اونکی طرف کتاب جو اونکے نام تھی فَمِنْهُمْ پس بعضے وہ لوگ جنکی طرف انبیا علیہم السلام آئے مُّهْتَدٍ راہ پائے ہوے ہین یعنی ایمان لائے کتاب اور نبی پر وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے اونمین سے فٰسِقُوْنَ ۝ باہر نکلجانے والے ہین راہ حق سے یعنی رسولون اور کتابون پر ایمان نہ لائے ثُمَّ قَفَّيْنَا پھر پیچھے لائے ہم عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ عقب پر نوح اور ابراہیم علیہما السلام اور اونکی امتون کے بِرُسُلِنَا اپنے رسولون کو چنانچہ نوح علیہ السلام کے بعد ہود اور صالح علیہما السلام کو اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اسماعیل اسحاق یعقوب یوسف علیہم السلام کو وَقَفَّيْنَا اور پیچھے لائے ہم ان رسولون کے اور پورے کردیے ہمنے انبیا بنی اسرائیل بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عیسیٰ فرزند مریم پر وَاٰتَيْنٰهُ اور عطا کی ہمنے اوسے کتاب اَلْاِنْجِيْلَ ۙ انجیل وَجَعَلْنَا اور ڈال دی ہمنے فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ اون لوگون کے دلون مین جنھون نے عیسیٰ کی پیروی کی رَاْفَةً مہربانی وَّرَحْمَةً ط اور رحمت ایک دوسرے پر یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیروی کرنے والون کو ہمنے باہم ایک دوسرے پر مشفق و مہربان کردیا وَرَهْبَانِيَّةَ اور اونھون نے پیدا کیا طریقہ رہبانیہ اور اپنی طرف سے ابْتَدَعُوْهَا نیا کیا اونھون نے اوسے مَا كَتَبْنٰهَا ہمنے فرض نہین کیا تھا وہ عَلَيْهِمْ اونپر اور وہ اسطرح پر تھا کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد اونکی امت مین سے بعض نے احکام انجیل سے ہاتھ اوٹھایا اور کافر ہوگئے اور بعضے اوسی دین پر رہے اور لوگون مین سے نکلکر پہاڑون پر چلے گئے اور کھانا پینا کپڑا نکاح چھوڑ کر بڑی ریاضتین اور مشقتین اختیار کین اور اونپر فرض نہ تھا اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ مگر خدا کی خوشنودی طلب کرنا اور اونھون نے رہبانیت اختیار کی فَمَا رَعَوْهَا پھر اونھون نے نہ رعایت کی اوسکی اور نہ نگاہ رکھا اوسے حَقَّ رِعَايَتِهَا جو حق تھا اوسکی رعایت اور حفاظت کا بلکہ تین خداؤن کے قائل ہوکر قرآن اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منکر ہوگئے اور اونمین سے بہت تھوڑے آدمیون نے حضرت مسیح علیہ السلام کی متابعت سے انحراف نہ کرکے جناب خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور اسلام کی دولت سے سرفراز ہوکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت سے مشرف ہوے حق تعالیٰ نے اونکی شان مین فرمایا کہ فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پھر دیا ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے مِنْهُمْ راہبون مین سے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

ع ۳

اَجْرٌ هُمْ ط اونکا اجر کہ بڑا ثواب اور بیحد بزرگی ہی وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ اور بہتیرے نصارا فٰسِقُوْنَ ○ باہر نکلے ہوے ہین
دائرۂ ایمان سے پھر اہل کتاب کو فرماتا ہی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگلے رسولون پر اتَّقُوا اللّٰهَ
ڈرو عذاب الٰہی سے وَاٰمِنُوْا اور ایمان لاؤ بِرَسُوْلِهٖ اوسکے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر يُؤْتِكُمْ تاکہ دے
تمکو كِفْلَيْنِ دو حصہ مِنْ رَّحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین سے ایک حصہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانے کے سبب سے
اور ایک حصہ تمام انبیا علیہم السلام پر ایمان لانے سے وَيَجْعَلْ لَّكُمْ اور دے اور خاص کردے تمھارے واسطے نُوْرًا تَمْشُوْنَ
بِهٖ نور کہ اوسکے سبب سے چلوگے اور گذروگے صراط پر وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط اور بخشدے تمھارے واسطے گناہ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ
اور خدا بخشنے والا ہی مومنون کو رَّحِيْمٌ ○ مہربان اوپر لکھا ہی کہ دو حصے رحمت کی امید پر اہل کتاب کا ایک گروہ ایمان لایا اور
اونمین سے جو ایمان نہ لائے تھے اونھون نے اوپر حسد کیا جو ایمان لائے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ حق تعالی اپنے کرم سے اونکو
دو حصے رحمت اور نور اور مغفرت عطا فرماتا ہی لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ تاکہ جانین وہ اہل کتاب جو میرے حبیب پر ایمان
نہ لائے اَلَّا يَقْدِرُوْنَ یہ کہ بیشک وہ قادر نہونگے عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل مین سے یعنی
اون بزرگیون مین سے جو اونکے ایمان والون کے واسطے مذکور ہوئین اونکے لیے کوئی چیز بھی نہوگی اور اونھین نہ پہونچیگی
وَاَنَّ الْفَضْلَ اور تحقیق کہ فضل یعنی ثواب اور جزا کی زیادتی بِيَدِ اللّٰهِ خدا کے دست قدرت مین ہی يُؤْتِيْهِ عطا کرتا ہی
اوسے مَنْ يَّشَآءُ ط جسکو چاہتا ہی وَاللّٰهُ اور اللہ ذُو الْفَضْلِ بڑے فضل والا ہی الْعَظِيْمِ ○ یعنی اتنی بڑی نعمت والا
جو سب خاص و عام کو پہونچی ہوئی ہی قطعہ فیض کرم رساندہ از شرق تا بغرب ✤ خوان نعم نہادہ از قاف تا قاف ✤ ہستند بیش و
کم زنوال تو بہرہ مند ✤ دارند نیک و بد بعطائے تو اعتراف ✤

ع ۱۲

سورۃ المجادلۃ مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وھی اثنتان وعشرون اٰیۃ
سورۂ مجادلہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بائیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک دن اوس بی صحابیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ خولہ بنت ثعلبہ کے ساتھ صحبت کرنے کی رغبت کی خولہ نے روکا اوس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انت
علی کظہر امی یعنی تو مجھپر ایسی ہی جیسے میری ماں کی پشت اور اسے ظہار کہتے ہین جاہلیت مین ظہار طلاق تھی خولہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئین اور اس باب مین دادخواہی کی حضرت نے فرمایا کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اوسنے مجھکو طلاق
نہین دی حضرت نے فرمایا کہ مین گمان نہین کرتا ہون مگر یہ کہ تو اوسپر حرام ہوگئی خولہ لڑکون کی کثرت اور کم سنی اور قدیم انیس کی مفارقت کے
سبب سے نہایت غمگین ہوئین اور دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی سوال کیا اور وہی جواب پایا پھر روتی آسمان کی طرف کرکے دعا کی کہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَشْكُوْٓ اِلَيْكَ یعنی یا اللہ مین تجھسے شکایت کرتی ہون پس فوراً یہ آیت آئی کہ
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ تحقیق کہ سنی اللہ نے قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ بات اوس عورت کی جو جھگڑتی ہی تیرے ساتھ فِيْ

زوجہا اپنے شوہر کے باب مین وتشتکی اور فریاد کی اور اپنی شکایت اوٹھائی الی اللہ اللہ تعالیٰ کی طرف واللہ یسمع
اور خدا سنتا ہی تحاورکما مدجواب دینا اور بات پھیرنا تم دونون کا یعنی ای ہمارے حبیب تم کہتے تھے کہ تو اوسپر حرام ہوگئی وہ کہتی تھی
کہ اوسنے مجکو طلاق نہین دی ان اللہ سمیع بیشک اللہ سننے والا ہی لوگون کے اقوال بصیر ○ دیکھنے والا ہی اونکے احوال
یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی ماں نہین ہوجاتی الذین یظہرون وہ لوگ جو ظہار کرتے ہین منکم تم مردون
مین سے من نسائہم اپنی عورتون سے اور کہتے ہین کہ تیری پشت مجپر مثل میری ماں کی پشت کے ہی ما ہن نہین ہین
اونکی عورتین امہتہم ماؤ اونکی مائین یعنی یہ کلمہ کہنے سے کسی کی جورو اوسکی ماں نہین ہوجاتی ان امہتہم نہین ہین
اونکی مائین درحقیقت الا اللائی ولدنہم مگر وہ عورتین جو جنی ہین اونکو اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیان اور دودھ
پلانے والیان ملکے حکم مین ہین وانہم اور بیشک مرد لیقولون کہتے ہین منکرا من القول بے جانی بوجھی بات
وزورا ملا اور جھوٹ کہ ہرگز جورو ماں نہین ہوتی وان اللہ اور بیشک اللہ لعفو عفو کرنے والا ہی اونکے گناہ جو اس قول سے
توبہ کرتے ہین غفور ○ بخشنے والا اونکو کفارے واجب کرکے اور ظہار زوجہ کو تشبیہ دینا ہی اوس چیز کے ساتھ کہ تعبیر کرین ساتھ اوسکے
زوجہ سے یا اوسکے کسی جزو عام کو تشبیہ دینا اوس عضو کے ساتھ جسپر لوگون کو نظر ڈالنا حرام ہی اون عورتون کے اعضا مین سے جنکے ساتھ
نکاح کرنا حرام ہی نسب کی وجہ سے خواہ رضاعت کے سبب سے جیسے کوئی اپنی جورو سے کہے کہ تیری پیٹھ مجپر مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہی یا تیرا
یا تیرا انصف و مثل میری ماں کی پیٹھ کے ہی یا میری بہن یا پھوپی یا خالہ کے پیٹ یا ران یا فرج کے مانند ہی اور علی ہذا القیاس اور ایسے کلمات
کہنے سے شوہر مظاہر ہوجاتا ہی والذین یظہرون اور وہ لوگ جو مظاہرہ کرتے ہین من نسائہم اپنی عورتون سے ثم
یعودون پھر پھرتے ہین لما قالوا اوسکے توڑنے کے واسطے جو اونھون نے کہا ہی یعنی اوس سے وطی کا قصد کرین یہ تفسیر امام اعظم
علیہ الرحمہ کے مذہب ہی یا روک رکھین اپنی عورت کو جو روپنے پر ظہار کے بعد اگرچہ ایک لحظہ بھی ہو باوجود امکان طلاق کے اور یہ امام شافعی
رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی یا وطی کرے یہ امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ کے مذہب پر ہی اور اونکے نزدیک عود وطی ہی کے سبب سے ہوتا ہی اور بہرتقدیر
کفارہ دینا چاہیے اور کفارہ کا بیان یہ ہی کہ جب کوئی مرد ظہار کرے اور قصد کرے اوس سے وطی کا یا اپنی جورو مین اوسے نگاہ رکھے یا وطی
کر بیٹھے فتحریر رقبۃ تو اوسپر ہی آزاد کرنا ایک بندے کا مومن ہو خواہ ذمی چھوٹا ہو یا بڑا امام اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ کے قول پر اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ بندۂ مومن آزاد کرنا چاہیے من قبل ان یتماسا پہلے اس سے کہ مرد ظہار کرنے والا اوسی
عورت جس سے ظہار کیا گیا مس کرین ایک دوسرے کو اور فائدہ اوٹھائین باہم اور بعضے اس بات پر ہین کہ مس جماع سے کنایہ ہی اور جس
عورت سے ظہار کیا گیا اوس سے جماع حرام ہی کفارہ دینے کے قبل ذلکم یہ حکم کفارہ کا جسکے تم مامور ہوتوعظون بہ
نصیحت کیے جاتے ہو اوسکے ساتھ تاکہ ایسے الفاظ کہنے سے باز رہو واللہ بما تعملون اور خدا وہ چیز جو تم کرتے ہو
خبیر ○ جانتا ہی اور اوسپر پوشیدہ نہین ہتی فمن لم یجد پھر جو بندہ نہ پائے یا بندہ کا مالک ہو مگر اوس سے خدمت
لینے کا محتاج ہی یا اوسکے پاس بندہ کی قیمت ہی مگر خرچ کی احتیاج رکھتا ہی تو اوسے چاہیے کہ روزہ کی طرف منتقل کرے یہ قول امام شافعی

علیہ الرحمہ کا ہی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بندہ ہی آزاد کرتے ہین اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی کے نزدیک یہ بات ہی کہ اگر بندہ رکھتا ہی تو اوسے آزاد کر دینا چاہیے ہر چند اوس سے خدمت کا محتاج ہو لیکن اگر بندہ کی قیمت رکھتا ہی اور خرچ کو محتاج ہی **فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ** تو اوسپر ہین روزے دو مہینے کے پے در پے کہ اوسکے درمیان بے عذر افطار نہ کرے اور اگر افطار کریگا تو پھر نئے سر سے رورے رکھے اور اگر عذر رکھتا ہی تو اسمین اختلاف ہی اور یہ روزے رکھنا چاہیے **مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا** قبل اسکے کہ ایک دوسرے پر پہونچین مباشرت کے ساتھ **فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ** پھر جو کوئی نہ سکے روزے رکھنا **فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا** تو اوسپر کھانا کھلانا ہی ساٹھ مسکینون کو ہر ایک کو آدھا صاع گیہون اور ایک صاع اور اناج اور امام شافعی کے مذہب پر ایک مد طعام دینا چاہیے **ذَٰلِكَ** یہ ظہار کا بیان ہوا یہ احکام مقرر ہوے **لِتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ** تاکہ تصدیق کرو خدا کی **وَرَسُولِهِ** اور اوسکے رسول کی اوامر اور نواہی قبول کرنے کے ساتھ **وَتِلْكَ** اور یہ احکام **حُدُودُ اللَّهِ** حدین ہین خدا کی کہ اوس سے نہین درگذر سکتے **وَلِلْكَافِرِينَ** اور کافرون کے واسطے جو حکم نہین مانتے **عَذَابٌ أَلِيمٌ** ○ عذاب دردناک ہی **إِنَّ الَّذِينَ** تحقیق کہ وہ لوگ جو **يُحَادُّونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ** مخالفت اور دشمنی کرتے ہین خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ یعنی امر و نہی کی حدون سے تجاوز کرتے ہین **كُبِتُوا** خوار و ذلیل کیے جائینگے **كَمَا كُبِتَ الَّذِينَ** جسطرح ذلیل اور رسوا ہوے **مِنْ قَبْلِهِمْ** جو اونسے پہلے کافر تھے **وَقَدْ أَنْزَلْنَا** اور تحقیق کہ نازل کین ہمنے **آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ** آیتین کھلی ہوئین یعنی قرآن اور وہ معجزے جو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے ہونے پر دلالت کرتے ہین **وَلِلْكَافِرِينَ** اور کافرون کے واسطے ہی ہر وقت **عَذَابٌ مُهِينٌ** ○ عذاب ذلیل اور رسوا کرنے والا اور بعضون نے کہا ہی کہ کافرون پر ایسا عذاب آخرت مین ہوگا **يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ** اللہ یاد کر اوس دن کو جب اوٹھائیگا اللہ اونھین قبرون سے **جَمِيعًا** سب کو کوئی وہ نہو گا جو قبر سے نہ اوٹھایا جائے **فَيُنَبِّئُهُمْ** پھر خبر دیگا اونکو **بِمَا عَمِلُوا** اوسکی جو اونھون نے کیا ہوا **أَحْصَاهُ اللَّهُ** نگاہ رکھا ہوگا اللہ نے اونکے عمل کو **وَنَسُوهُ** اور وہ بھول گئے ہونگے **وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ** اور اللہ سب چیزون پر بندون کے اعمال احوال اقوال پر **شَهِيدٌ** ع گواہ ہی اور اوسکے مناسب بدلا دیگا کہ کوئی اوسکی گواہی رد نہ کر سکے **بیت** حاکم زحکم دم نہ زند گر گواہ نیست ؛ حاکم کہ خود گواہ بود قصہ مشکل ست ؛ کشاف مین ہی کہ ایک دن ربیعہ بن عمرو اور حبیب اونکے بھائی صفوان بن امیہ کے ساتھ باتین کرتے تھے ایک نے کہا کہ کیا خدا جانتا ہی جو کچھ ہم کہتے ہین دوسرے نے کہا کہ ہان بعضی بات جانتا ہی بعضی نہین تیسرے نے کہا کہ اگر بعض جانتا ہی تو سب جانتا ہی اسواسطے کہ جاننے سے کوئی منع کرنے والا نہین رکھتا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ** کیا نہین جانتا ہی تو یہ کہ خدا جانتا ہی **مَا فِي السَّمَاوَاتِ** جو کچھ ہی آسمانون مین فرشتے تارے روحین **وَمَا فِي الْأَرْضِ** اور جو زمین مین ہی کھانین اور اوگنے والی چیزین حیوانات **مَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلَاثَةٍ** نہین ہوتے ہین آدمی کہ باہم راز کہنے والے ہون **إِلَّا هُوَ**

ع ۶

رَابِعُهُمْ مگر خدا اونکا چوتھا ہی علم مین یعنی اونکو جانکر دیتا ہی اس حیثیت سے کہ اونکا رفیق ہی اور اونکے کلام پر مطلع ہی وَلَا خَمْسَةٍ
اور نہ پانچ راز کہنے والے ہوتے ہین اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ مگر وہ اونکا چھٹا ہی افعال اور اقوال دیکھنے اور جاننے کے سبب سے
یعنی اونکو جمع کردیتا ہی وَلَا اَدْنٰى اور نہ بہت کم ہوتے ہین مِنْ ذٰلِكَ تین عدد سے وَلَا اَكْثَرَ اور نہ بہت زیادہ پانچ سے
اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ مگر وہ اونکے ساتھ ہی علم کے سبب سے اَيْنَ مَا كَانُوْا وہ جہان کہین ہون آسمانون مین یا زمین مین اسواسطے
کہ اوسکے علم کو چیزون کے ساتھ قرب مکانی نہین ہی کہ مکانات مختلف ہونے سے تفاوت کرے نظم این معیت در ینابع عقول ہوش
زین معیت دم مزن بنشین خموش ✤ قرب حق از بندہ دور ست از قیاس ✤ بر قیاس خود منہ آنرا اساس ✤ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ
پھر خبر دیگا اونکو بِمَا عَمِلُوْا اوسکی جو کچھ اونھون نے کیا ہی دنیا مین اونکی تفضیح اور تشہیر کے واسطے يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قیامت کے
دن اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ تحقیق کہ اللہ سب چیزون اور باتین اور کام عَلِيْمٌ ○ جانتا ہی اور اوسکے علم کی نسبت سب معلومات کے
ساتھ یکسان ہی اہل آسمان کے حالات اوسی طرح جانتا ہی جیسے اہل زمین کے اور اوسکا علم چھپے ہوے امور کو اسطرح گھیرے ہوے ہی
جیسے ظاہری امور کو بیت نہان و آشکارا ہر دو یکسانست بر علمت ✤ نہ این بآزو دتر بینی نہ آنرا دیر تر دانی ✤ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ کی
تفسیر مین لکھا ہی کہ یہود اور منافقون کی یہ عادت تھی کہ جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لشکر روانہ فرماتے اور اوسکی خبر دیر کو آتی
تو مومنون کی راہ پر یا مومنون کے پاس بیٹھتے اور ایک دوسرے سے مصلحت کرتے اور جن لوگون کے عزیز قریب اوس لشکر مین ہوتے اونکا طرز کنکھیون سے
دیکھکر کوئی رمز غمازی کے ساتھ درمیان مین لاتے یہانتک کہ مومنون کو گمان ہوتا کہ اوس لشکر پر کوئی نحوست امر یا کچھ شکست واقع ہوئی ہی تو مومن
نہایت غمگین ہوتے یہ خبر حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپنے اونکو نہی فرمائی اور ممانعت کی تین دن تک تو اونھون نے
آپکا حکم مانا پھر اوسی طرح باتین کرنا شروع کین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا تو نہین دیکھتا ہی تو اِلَى الَّذِيْنَ اون لوگون کی
طرف جو نُهُوْا ابا زرکھے گئے عَنِ النَّجْوٰى ہی مصلحت کرنے سے آپس مین یعنی اونکو نہی کی گئی ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ پھر پھرتے ہین
لِمَا نُهُوْا عَنْهُ اوس چیز کی طرف جس سے نہی کیے گئے تھے وَيَتَنٰجَوْنَ اور مصلحت کرتے ہین عداوت کی راہ سے
بِالْاِثْمِ اوس چیز کے ساتھ جو اونکو گنہگار کرتی ہی مومنون کی غیبت وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ اہل ایمان کے حق مین اور
اونکے غمگین کرنے کو وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ اپنے کلام کا پاس اور لحاظ نہ رکھکر معالم مین ہی کہ
یہود رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكَ حضرت نے فرمایا کہ وَعَلَيْكُمْ حضرت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا نے یہود کا کلام سنا اور کہا کہ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ پس حضرت نے فرمایا کہ آہستہ رہو اے عائشہ اور عادت نرم
حضرت بی بی عائشہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپنے سنا نہین کہ انھون نے کیا کہا حضرت نے فرمایا کہ اے عائشہ مگر تمنے وہ نہین سنا کہ مین نے
کیا کہا اور رد کیا یعنی مینے بھی تو کہا کہ وعلیکم اونکی بات اونپر رد کردی اور میری بات اونکے حق مین مقبول ہی اونکی بات میرے باب مین نہین
تو حق تعالی نے یہ آیت بھیجی وَاِذَا جَآءُوْكَ اور جب آتے ہین یہود تیری طرف تو حَيَّوْكَ تحیت اور دعا کرتے ہین تجکو
بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ اوس چیز کے ساتھ کہ نہین تحیت اور دعا کی ہی تجھے اوسکے ساتھ خدا نے یعنی حق تعالی نے تو تجکو کہا کہ

وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اور یہ کہتے ہین کہ السام علیک اور سام زبان یہود مین موت ہی یا تلوار سے قتل ہونا وَيَقُولُونَ اور کہتے ہین یہود فِي أَنفُسِهِمْ ایک دوسرے کے درمیان کہ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ کیون نہین عذاب کرتا ہمکو اللہ بِمَا نَقُولُ بسبب اس چیز کے جو ہم کہتے ہین اوسکے پیغمبر کی نسبت یعنی اگر وہ نبی ہوتے تو چاہیے تھا کہ ہم یہ جو اونکی اہانت کرتے ہین اسکے سبب سے خدا ہمپر عذاب کرتا حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ بس ہو اونکو دوزخ عذاب کے واسطے يَصْلَوْنَهَا داخل ہونگے اوسمین فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ○ پس بُرا ٹھکانا ہی دوزخ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو إِذَا تَنَاجَيْتُمْ جب مصلحت کرو ایک دوسرے سے فَلَا تَتَنَاجَوْا تو نہ مصلحت کرو بِالْإِثْمِ گناہ کے ساتھ وَالْعُدْوَانِ اور بیداد کے ساتھ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ اور رسول کی نافرمانی کے ساتھ جیسا کہ منافق اور یہود کرتے ہین وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ اور مصلحت کرو نیکوکاری اور پرہیزگاری اور ڈر کے ساتھ وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اللہ سے ہر کام مین جو تم کرتے ہو الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ○ ایسا اللہ کہ تم اوسکی طرف اکٹھا کیے جاؤگے اور تمکو کامون پر جزا دیگا إِنَّمَا النَّجْوَىٰ سوا اسکے نہین کہ مصلحت کرنا گناہ اور بیداد کے ساتھ مِنَ الشَّيْطَانِ شیطان کے وسوسہ سے ہی کہ تمھاری نگاہ مین آراستہ کرتا ہی اور اوس کام پر تمکو رکھتا ہی لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا تاکہ غمگین کرے مومنون کو وَلَيْسَ اور نہین ہی شیطان راز کہنے کے ساتھ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا ضرر پہونچانے والا مومنون کو کچھ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ مگر اللہ کے اذن سے یعنی اوسکی مشیت اور حکم سے وَعَلَى اللَّهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے اور اپنے کام حق تعالیٰ پر چھوڑین اور یہود اور منافقون کی مصلحت کرنے کو حساب مین نہ لائین اسواسطے کہ اونکے کامون کی کوئی مقدار اور اونکی خبرون کا کچھ اعتبار نہین ہی بیت وگر بما سخن خصم تند خوے مگو کہ اہل مجلس مارا ازان حساب نیست ۱۲ اہل بدر مین سے ایک گروہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین آیا اور بعضے صحابہ حضرت کے گرداگرد بیٹھے تھے اور جگہ نہ تھی بدریون نے سلام کیا اور مسجد کے درمیان مین کھڑے رہے کسی نے اونکو جگہ نہ دی تو حضرت نے فرمایا کہ تم یا فلان یا فلان یعنی ای فلان فلان شخص تم کھڑے ہو جاؤ وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور اہل بدر کے واسطے جگہ چھوڑدی منافقون نے موقع پاکر اس باب مین شکایت اور کنایے شروع کیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا جب کہا جائے تمھارے واسطے کہ جگہ کشادہ کردو فِي الْمَجَالِسِ مجلسون مین جیسے ذکر اور تلاوت اور نماز کی مجلسین فَافْسَحُوا تو جگہ کشادہ کردو لوگون پر يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ تاکہ کشادہ کردے اللہ تمھارے واسطے قبر یا بہشت مین مکانات وسیع تمکو عطا فرمائے یا تمھارے دل کھول دے تنگی اور زحمت دور کرکے وَإِذَا قِيلَ اور جب کہا جائے تمکو کہ انْشُزُوا اوٹھو فَانْشُزُوا تو اوٹھ کھڑے ہو موضح مین ہی کہ ایک گروہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین بیٹھتا تھا اون لوگون مین سے جب کسی ایک کو کسی کام کے لیے بلاتے تو وہ نہ اوٹھنا چاہتا تو یہ آیت نازل ہوئی اور تفسیر ماوردی مین مذکور ہی کہ جب تمسے کہین کہ اوٹھو جمعہ کی نماز کو یعنی اذان کہین تو تم جلدی کرو اوٹھنے مین يَرْفَعِ اللَّهُ تاکہ بلند کرے اللہ درجے بہشت مین الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین تم مین سے

وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اور بلند کرتا ہی اون لوگون کے جو دیے گئے علم ایمان کے ساتھ دَرَجٰتٍ درجے اون مومنون کے
درجون پر جو بے علم ہوتے ہین اسواسطے کہ مومن عالم افضل ہی مومن بے علم سے کشف الاسرار مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہی کہ اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کو مین نے خواب مین دیکھا تو مین نے کہا کہ مجکو خبر دو اوس عمل سے جو سب عملون سے بہتر ہی تاکہ اوسکے
سبب سے مین خدا کا قرب اور نزدیکی ڈھونڈھون فرمایا کہ عالمون کے درجے سے زیادہ بلند کوئی درجہ مین نے نہین دیکھا اوس سے اوپر کر
اندوہنا کون کا درجہ ہی تو یہ جواب اس آیت کے موافق ہی اور علماے دین کے درجے بہت بلند ہین دنیا مین مرتبہ اور شرف اور وراثت
انبیا کے سبب سے اور عقبی مین بھی مفضل اور قدر اصفیا کے ساتھ موافقت کی وجہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ مومن عالم کو
مومن غیر عالم پر درجے ہین کہ ان دونون درجون مین ساٹھ برس تک تیز رو گھوڑے کے دوڑنے کا فرق ہی ابو داؤد کی حدیث مین مذکور ہی
کہ عابد پر عالم کو ایسی فضیلت ہی جیسے چودھوین رات کے چاند کو سب تارون پر بیت مَصَابِيْحُ الْاَنَامِ بِكُلِّ اَرْضٍ ھُمُ الْعُلَمَاءُ بِاللّٰہِ
الْاَکْرَامِ اور کسی نے کیا خوب کہا ہی رباعی رفعت آدمی بعلم بود ۔ ہر کرا علم بیش رفعت بیش ۔ قیمت ہر کسے بدانش اوست ۔
سازا فزون بعلم قیمت خویش ۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ وہ چیز جو تم کرتے ہو خَبِيْرٌ ○ جانتا ہی اس کلام مین
امید خوف وعدہ وعید سب ہی لکھا ہی کہ لوگ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہت تردد کرتے اور بہت مصلحت کرکے ہر قسم کی خیرین
پوچھتے یہانتک کہ آپ تنگ آگئے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ
جب مصلحت کیا چاہو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فَقَدِّمُوْا تو آگے بھیجو یعنی وَبَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ مصلحت کرنے سے پہلے
صَدَقَةً صدقہ مستحقون کو ذٰلِكَ یہ صدقہ دینا راز کہنے کے قبل خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی تمھارے واسطے اسلیے کہ طاعت زیادہ
کرتا ہی وَاَطْهَرُ اور بہت پاکیزہ ہی اسواسطے کہ گناہ مٹاتا ہی فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا پس اگر نہ پاؤ کوئی چیز صدقہ دینے کو فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ تو بیشک اللہ بخشنے والا ہی اوسے جو یہ گناہ کرے یعنی بے صدقہ دیے راز کہے رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہی بندہ کو وہ تکلیف
نہین دیتا جسکے اوٹھانے کی طاقت نہو حدیث مین ہی کہ یہ ممانعت دس رات رہی حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے پاس سونے کا
ایک دینار تھا آپنے اوسے دس درم کو بھنایا ہر روز ایک درم پہلے صدقہ دیکر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصلحت کرتے
اور کچھ پوچھتے بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا امام زاہدی نے کہا ہی کہ یہ حکم نازل ہوا تو حضرت علی مرتضی کے سوا اور کسی نے اسکی تعمیل نہین کی
اور یہ بات حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مناقب مین سے ہی اور بعضے کہتے ہین کہ یہ حکم ایک ساعت دن کو رہا حضرت علی مرتضی نے اوسی ساعت
اسکی تعمیل کرلی پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ ءَاَشْفَقْتُمْ کیا تم ڈرے اور دشوار ہوا تمکو اَنْ تُقَدِّمُوْا یہ کہ مقدم کرو تم بَيْنَ
يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ اپنے مصلحت کرنے اور راز کہنے کے پہلے صدقے فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا پھر جب نہ کیا تمنے یہ کام
وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ اور پھرا اللہ تم پر توبہ کے ساتھ یعنی درگذر اتمسے فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ پس قائم رکھو فرض نماز
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور اطاعت کرو خدا اور اوسکے رسول کی ہر حال مین یہ اوسکی
درستی اور تلافی کرے وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ اور اللہ خبر رکھتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز کی جو تم کرتے ہو حدیث مین ہی کہ عبداللہ بن نبتل

ع ۲

ایک منافق تھا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھتا اوٹھتا اور آپ کی باتین یہود سے کہدیا کرتا ایک دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجرات طاہرات مین سے ایک حجرے مین تشریف فرما تھے اور صحابہ کا ایک گروہ بھی حاضر تھا حضرت نے فرمایا کہ اب تم مین ایک مرد آتا ہے کہ اوسکا دل سرکش اور متکبر ہے اور وہ شیطان کی نگاہ سے دیکھتا ہوگا ابن نبتل آیا حضرت نے فرمایا کہ تو مجھے گالی کیون دیتا ہے اور فلان فلان تیرے یار کیون مجھے سخت کہتے ہین پس ابن نبتل اور اوسکے یارون نے قسم کھائی کہ ہمنے ہرگز یہ بے ادبی نہین کی ہے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہین دیکھتا ہے تو اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا اون لوگون یعنی منافقون کی طرف جنھون نے دوست پکڑا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ اوس گروہ کو کہ غصہ کیا ہے اللہ نے عَلَيْهِمْ اون لوگون پر یعنی یہود پر مَا هُمْ نہین ہے منافق مِنْكُمْ تم مین سے اے مومنو وَلَا مِنْهُمْ اور نہ اون یہود مین سے وَيَحْلِفُوْنَ اور قسم کھاتے ہین وہ عَلَى الْكَذِبِ جھوٹ دعوی اسلام اور حضرت سید انام کے اعزاز و احترام پر وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اور وہ جانتے ہین کہ جھوٹ کہتے ہین اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کیا ہے خدا نے اونکے واسطے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت دنیا مین ذلت اور رسوائی اور آخرت مین آتش دوزخ کے سبب سے اِنَّهُمْ بیشک وہ سَآءَ برا ہے مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ جو کچھ ہین وہ کرتے اور اوسپر اصرار کرتے ہین اِتَّخَذُوْٓا ٹھہرا لیا ہے اونھون نے اَيْمَانَهُمْ چند قسمون کو جو وہ کھاتے ہین جُنَّةً سپر یعنی اپنی آڑ اور پناہ کہ اوسکے سبب سے اونکی جان اور مال امن مین رہے فَصَدُّوْا پس باز رکھا اونھون نے لوگون کو اپنی بیوفائی کے وقت عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے فتنہ انگیزی اور سخن چینی کرکے یا لوگون کو بد دل کرتے ہین یہانتک کہ وہ لوگ جہاد مین نہین جاتے گھر بیٹھے رہتے ہین فَلَهُمْ تو اونکے واسطے ہے عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ عذاب رسوا کرنے والا لَنْ تُغْنِيَ دفع نہ کرینگے عَنْهُمْ اونسے قیامت کے دن اَمْوَالُهُمْ اونکے مال وَلَآ اَوْلَادُهُمْ اور نہ اونکی اولاد مِّنَ اللّٰهِ خدا سے شَيْئًا کچھ عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ منافق دوزخی ہین هُمْ فِيْهَا وہ دوزخ مین خٰلِدُوْنَ ○ ہمیشہ رہنے والے ہین منافق بھی ہمیشہ دوزخ کے اندر رہنے مین کافر کا حکم رکھتے ہین بلکہ انکا درکہ مشرکون سے بھی بہت نیچے ہوگا اور انپر عذاب بہت سخت ہوگا يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا یاد کرو وہ دن جب اٹھائیگا حق تعالی سب منافقون کو اونکی قبرون سے فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ پھر قسم کھائینگے خدا کے واسطے اپنے اسلام اور اخلاص پر كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ جسطرح قسم کھاتے ہین تمھارے واسطے وَيَحْسَبُوْنَ اور اوسدن گمان کرینگے اَنَّهُمْ یہ کہ وہ عَلٰى شَيْءٍ کسی چیز پر ہین اور کام کرتے ہین جو قسم کھاتے ہین اور حق تعالی فرماتا ہے کہ اَلَآ اِنَّهُمْ آگاہ ہو جاؤ کہ بیشک وہ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ○ وہ جھوٹے ہین اور اونکا جھوٹ اس حد کو پہونچ گیا کہ اوسکے سامنے جھوٹ بولتے ہین جو ظاہر اور باطن کا حال جانتا ہے اِسْتَحْوَذَ غالب ہوا عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ اونپر شیطان اور وسوسہ دیکر اونھین گناہون کی رغبت دیتا ہے فَاَنْسٰىهُمْ پس بھلا دی اونکو ذِكْرَ اللّٰهِ خدا کی یاد کہ نہ وہ دل سے یاد کرتے ہین نہ زبان سے اُولٰٓئِكَ وہ لوگ بھول جانے والے حِزْبُ الشَّيْطٰنِ لشکر ہین شیطان کے اور اونکی متابعت کرنے والے اَلَآ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ آگاہ ہو جاؤ کہ لشکر شیطان هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ تو نقصان پانے والے ہین کہ اونھون نے ہمیشہ رہنے والی نعمتین ہاتھ سے کھوئین

اور ہمیشہ رہنے والے عذاب مین مبتلا ہوے اِنَّ الَّذِیْنَ تحقیق کہ وہ لوگ جو یُحَآدُّوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مخالفت کرتے ہین
خدا اور رسول کی اُولٰٓئِکَ وہ مخالف لوگ فِی الْاَذَلِّیْنَ ۝ بہت ذلیل لوگون مین ہین اور اونکے ساتھ ہین یعنی
دنیا مین تو قتل اور قید ہونے کی ذلت و خواری مین گرفتار ہین اور عقبی مین سوا اور روسیاہ اور بے اعتبار ہین کَتَبَ اللّٰہُ لکھا ہے
خدا نے لوح محفوظ مین اور حکم کردیا ہے کہ ہر حال مین لَاَغْلِبَنَّ آنا ضرور ضرور غالب ہونگا مین وَرُسُلِیْ اور میرے رسول رسوا اگر
جہاد کے مامور ہین تو اونکا غلبہ قہر اور زجر کے سبب سے ہے اور اگر جہاد کے مامور نہین ہین تو دلیل اور حجت سے اِنَّ اللّٰہَ قَوِیٌّ تحقیق
کہ اللہ قوی اور قادر ہے انبیا کی نصرت پر عَزِیْزٌ ۝ غالب ہے ہر حکم کرنے پر جو کچھ چاہے اور کوئی اوسے روکنے پر قادر نہین بیت
حکمے کہ آن زبارگہ کبریا بود ✤ کسرا دران مجال تصرف کجا بود ✤ حق تعالا امنا فقون کا ذکر اور خدا کے دشمنون کے ساتھ اونکی
دوستی بیان کرچکا تو اوسکے بعد مخلصون کی صفت فرماتا ہے کہ وہ مطلق کسی دشمن کے ساتھ دوستی نہین کرتے اگرچہ چند در چند قرابتین
واقع ہون چنانچہ فرماتا ہے کہ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ نہ پائیگا تو اوس گروہ کو جو ایمان لاتے ہین بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
خدا کا اور روز آخرت کا کہ یُوَآدُّوْنَ محبت کرین اور دوست رکھین مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اوسکو جو مخالفت
کرتا ہے خدا کے ساتھ اور اوسکے رسول سے یعنی مومن لوگ کافرون کو دوست نہین رکھتے وَلَوْ کَانُوْٓا اگرچہ ہون وہ خدا اور رسول کے
مخالف اٰبَآءَھُمْ اونکے باپ جیسے ابو عبیدہ جراح نے اپنے باپ عبداللہ جراح کو جنگ احد مین قتل کیا اَوْ اَبْنَآءَھُمْ
یا اونکے بیٹے ہون جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے دن اپنے فرزند عبدالرحمن کو لشکر کفار سے طلب کیا کہ
اونکے ساتھ مقابلہ اور مقاتلہ کرین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صدیق کو نہ چھوڑا کہ اپنے بیٹے سے مقابلہ کو
جائین اَوْ اِخْوَانَھُمْ یا اونکے بھائی ہون جیسے مصعب بن عمیر نے اپنے بھائی عبید کو جنگ احد مین قتل کیا اَوْ عَشِیْرَتَھُمْ
یا اونکے قرابتدار ہون جیسے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں عاص بن ہشام کو قتل کیا اور جیسے حضرت مرتضی علی
اور حضرت حمزہ اور حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہم نے عتبہ اور شیبہ اور ولید کو جنگ بدر مین قتل کیا اُولٰٓئِکَ وہ لوگ جو خدا کے
دشمنون سے محبت نہین کرتے کَتَبَ لکھا ہے خدا نے یعنی ثابت کردیا ہے فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ اونکے دلون مین
ایمان کو یا ایمان کو اوسکے لوازم اخلاص اور استقامت وعدہ کے ساتھ اونکے دلون مین اکٹھا کردیا ہے وَاَیَّدَھُمْ اور تائید اور
تقویت کی ہے اونکی بِرُوْحٍ رحمت یا نصرت یا نور ہدایت کے ساتھ مِّنْہُ اپنے پاس سے اور بعضے یہ تفسیر کرتے ہین کہ مدد دی ہے اونکو
جبرئیل علیہ السلام یا قرآن کے سبب سے وَیُدْخِلُھُمْ اور داخل کریگا اونکو حشر کے دن جَنّٰتٍ بہشتون مین کہ
جاری ہین تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا اوسکے درختون کے نیچے سے الْاَنْھٰرُ نہرین پانی دودھ شراب شہد کی خٰلِدِیْنَ فِیْھَا ہمیشہ رہنے
والے ہین اونمین رَضِیَ اللّٰہُ راضی ہوا اللہ عَنْھُمْ اونسے اوس طاعت کے سبب سے جو اونھون نے دنیا مین کی وَرَضُوْا اور راضی
ہوے وہ عَنْہُ خدا سے اوس نعمت اور کرامت کے سبب سے جو اوسنے اونھین عقبی مین عطا فرمانے کا وعدہ کیا ہے اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ط
وہ لوگ خدا کا لشکر ہین اور اوسکے دین کی مدد کرنے والے ہین اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ آگاہ ہوجاؤ کہ خدا کا لشکر ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

ع ۹

وہ لوگ چھٹکارا پانے والے ہین امام ثعلبی جرجانی رحمہ اللہ تعالیٰ سے نقل کرتے ہین اور اونھون نے اپنے مشائخ سے سنا ہی کہ داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حق تعالیٰ سے پوچھا کہ الٰہی تیرا لشکر کون لوگ ہین خطاب آیا اَلنَّاعِسَۃُ اَبْصَارُہُمْ وَالسَّلِیْمَۃُ اَکْفُّہُمْ وَالنَّقِیَّۃُ قُلُوْبُہُمْ اُولٰٓئِکَ حِزْبِیْ وَحَوْلَ عَرْشِیْ یعنی جنھون نے محارم پر نگاہ ڈالنے سے اپنی آنکھین بند کرلین اور خلق کو آزار پہونچانے اور حرام کا مال لینے سے اپنے ہاتھ روکے اور اپنے دل ماسوی اللہ سے پاک کیے وہ لوگ میرا لشکر ہین اور میرے عرش کے گرد طواف کرینگے اور اسی باب مین کسی نے کہا ہی قطعہ از ہر چہ نا روا ست بر و دیدہا ببند ۔ و ز ہر چہ ناپسند بود دست باز دار ۔ لوح دل از غبار تعلق بشوی پاک ۔ تا با شدت بجلقۂ اہل قبول بار ۔ بشنو نصیحتے ز فقیر خود ای عزیز ۔ تا آیدت بدنیا و عقبیٰ ترا بکار ۔

سورۃ الحشر مدنیۃ وھی اربع وعشرون آیۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سورۂ حشر مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی اور وہ چوبیس ۲۴ آیتین ہین

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ھُوَ الَّذِیْٓ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ مِنْ دِیَارِھِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ

تسبیح کہی اور پاکی کے ساتھ تعریف کی للہ خدا کے واسطے جو حمد و ثنا کا مستحق ہی اوس چیز نے جو آسمانون مین ہی اور اوس چیز نے جو زمینون مین ہی اور وہ غالب ہی سب پر حکم مین پکا اور محکم کام کرنے والا انھا ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سن چار ہجری مین خواص اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ اون دو مرد عامری کی دیت لینے یہود بنی النضیر کے محلہ مین تشریف لے گئے جو آپ کے عہد مین تھے اور عمرو بن امیہ بن ضمری نے اونھین قتل کیا تھا جب آپ یہود کے گھر کی دیوار سے پیٹھ لگا کر بیٹھے یہود ایک بڑا پتھر چھت پر لیگئے کہ حضرت پر ڈال دین فوراً حضرت جبرئیل نے آپکو خبر کردی اور آپ مدینۂ منورہ مین پھر گئے اور یہود کے پاس کہلا بھیجا کہ چونکہ تمھاری غداری ظاہر ہوگئی تو تم ہمارے شہر و دیار سے نکلجاؤ اور اونکو آپنے دس دن کی مہلت دی اور وہ سامان سفر مہیا کرنے مین مشغول ہوے اودھر ابن ابی جو منافقون کا پیشوا تھا اوسنے کسیکو اون یہود کے پاس بھیجا کہ تم اپنے گھرون سے نہ نکلو اپنے قلعون مین آ پکڑے رہو مین اپنی قوم سے دو ہزار آدمیون سمیت تمھارا معین اور مددگار رہون یہود اوس منافق کی بات پر مغرور ہو کر باغی ہوگئے اور یہ خبر حضرت کو پہونچی آپ ایک گروہ لیکر اونکے سر پر پہونچے اور پندرہ دن تک اونکو گھیرے رہے اوس منافق نے یہود سے وعدہ نہ وفا کیا اور کچھ مدد نہ کی آخر یہود نے اوس خوف ہراس کی وجہ سے جلاوطنی قبول کی جو خدا نے اونکے دلون مین ڈال دیا تھا اور جب شہر بدر ہونا اونھون نے قبول کرلیا تو حضرت نے ارشاد کیا کہ یہ شرط ہی کہ اپنے ہتھیار چھوڑ جاؤ اور تمھارے جانور جسقدر مال اوٹھا سکین اونپر لاد لیجاؤ یہ امر قرار پایا اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ ھُوَ الَّذِیْٓ وہ وہ خداوند ہی جسنے دلیل کرنے کی وجہ سے اَخْرَجَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا نکال دیا اونھین جو نہ ایمان لائے مِنْ اَھْلِ الْکِتٰبِ اہل توریت مین سے یعنی بنی نضیر مین سے مِنْ دِیَارِھِمْ اونکے گھرون سے جو مدینہ مین بنے تھے لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ پہلی بار اونکو جزیرۂ عرب سے نکالنے کے واسطے اور اونکا دوسرا نکالنا خیبر سے ہوگا یا یہ لوگون کا پہلا حشر ہی ملک شام کی طرف اسواسطے کہ آخر زمانہ مین ایک آگ مشرق کی جانب سے آئیگی اور لوگون کو زمین شام کی طرف ہنکا دیگی اور وہین قیامت قائم ہوگی اور وہ دوسرا حشر قائم ہوگا

وقف النبی علیہ السلام



مَا ظَنَنْتُمْ تم گمان نہ رکھتے تھے اے مومنو اَنْ يَّخْرُجُوْا یہ کہ نکل جائینگے بنی نضیر مدینہ سے بہت مرد ہونے کی جہت سے اور شجاعت اور شوکت کی وجہ سے وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ اور گمان کیا اونھون نے کہ اونکو مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ باز رکھنے والے ہین اونکے قلعے مِّنَ اللّٰهِ اوپر حکم اور قضاے الٰہی نازل ہونے سے فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ پھر آیا اونپر عذاب الٰہی کا دن مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا اوس جگہ سے جہان سے اونھون نے گمان نہ کیا تھا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈال دیا اللہ نے اونکے دلون مین رعب اور خوف کہ شہر بدر ہونے پر مستعد ہوگئے اور جب شہر سے نکلجانے کا حکم ہوا يُخْرِبُوْنَ خراب کرتے ہین اور گراتے ہین بُيُوْتَهُمْ اپنے گھر بِاَيْدِيْهِمْ اپنے ہاتھون سے وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ اور مومنون کے ہاتھون سے یعنی اونھون نے عہد شکنی کی یہانتک کہ اونکے گھر اہل ایمان کے ہاتھون سے خراب ہوے تو گویا اونھون نے خود اپنے ہاتھون سے خراب کیے لکھا ہے کہ یہود جب وطن چھوڑنے پر آمادہ ہوے اور سمجھے کہ ہمارے مکانات مومنون کے قبضے مین آینگے تو اپنے مکان کھودتے تھے اور جو دروازے اور لکڑی اور پتھر اونھین اچھا معلوم ہوتا اوسے اپنی جگہ سے اکھاڑ کر چاہتے تھے کہ اپنے ساتھ لیجائین تو چھ سو اونٹ لاد کر اپنے کو آراستہ کیا اور بناوٹ کی راہ سے دف بجاتے اور گاتے ہوے مدینہ منورہ کے بازار سے نکلے بعضے تو ولایت شام مین چلے گئے اور بعضے خیبر مین فَاعْتَبِرُوْا پس عبرت لو يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ○ اے آنکھون والو یعنی اونکا حال دیکھو اور عبرت پکڑو وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ اور اگر نہ یہ کہ خدا نے لکھا ہے لوح مین اور حکم کیا ہے عَلَيْهِمُ الْجَلَآءَ اونپر خانمان سے نکلجانے کا لَعَذَّبَهُمْ ضرور عذاب کرتا اونکو فِي الدُّنْيَا دنیا مین قتل ہونے اور لونڈی غلام بننے کے سبب وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اور واسطے باوصف اسکے کہ دنیا مین شہر بدر ہوے آخرت مین عَذَابُ النَّارِ ○ عذاب ہے آتش دوزخ کا ذٰلِكَ یہ عذاب اونپر بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ اونھون نے شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ دشمنی کی خدا اور اوسکے رسول کے ساتھ اور حکم کی مخالفت اختیار کی وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ اور جو کوئی دشمنی رکھتا ہے اللہ کو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ○ سخت عذاب کرنے والا ہے اوسپر اور جو اوسکے مثل ہین اونپر لکھا ہے کہ محاصرہ کے زمانہ مین حکم ہوا کہ اونکے خرمون کے باغ کاٹے جائین نخل عجوزہ کے سوا اور حضرت عبداللہ بن سلام اور ابولیلی مازنی رضی اللہ عنہما اس کام پر مامور ہوے تو ابولیلی رضی اللہ عنہ اچھے درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین انھین کاٹ کر منافقون کے دل توڑتا ہون اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اونمین سے بڑے بڑے درخت کاٹتے اور کہتے کہ مین جانتا ہون کہ حق تعالیٰ یہ خرمے کے درخت مسلمانون کے ہاتھ مین پھیر دیگا تو جو درخت بہتر ہین وہ مین مسلمانون کے واسطے چھوڑتا ہون تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ جو کاٹے تمنے خرمے کے درختون مین سے اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا یا چھوڑا تمنے اونکو قَآئِمَةً عَلٰٓى اُصُوْلِهَا قائم اونکی جڑون پر فَبِاِذْنِ اللّٰهِ پس خدا کے حکم سے ہے اور اوسکی پسند کے موافق اسواسطے کہ تمکو مدد دے وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ○ اور اسواسطے ہے کہ ذلیل اور خوار کرے یہود کو جو دائرہ ایمان سے باہر نکلے ہوے ہین لکھا ہے کہ جب بنی نضیر شہر بدر ہوے تو پچاس زرہین اور پچاس خود اور تین سو چالیس تلوارین اونکی ہین اور اونکے مال اور باغ سب فی ہوے یعنی سب خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ ہوا پھر حضرت نے جو چیز جسے چاہی عطا کی اور باغات

بعضے لوگون کو بخشے اور اکثر روایتون سے معلوم ہوتا ہی کہ اوسمین پانچ حصے کردیے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اسی صورت کی طرف گئے ہین اور حق تعالیٰ اس باب مین فرماتا ہی کہ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ اور جو کچھ پھیر دیا اللہ نے عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر مِنْهُمْ اونکے مال اور ملک مین سے یعنی جو غنیمت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کی فَمَآ اَوْجَفْتُمْ تو نہین دوڑائے تم عَلَيْهِ اوسپر حاصل کرنے پر مِنْ خَيْلٍ کسی گھوڑے سے وَّلَا رِكَابٍ اور نہ اونٹ سے یعنی تم لوگ اس حصار پر پیادہ آئے تھے اور زیادہ لڑائی بھی نہین ہوئی کہ تمکو کچھ کلفت اور دقت ہوئی ہو اور تمنے لڑبھڑکر اس حصار کو فتح نہین کیا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اور لیکن خدا اپنی مدد سے يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ مسلط اور غالب کردیتا ہی اپنے پیغمبرون کو عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ جسپر چاہتا ہی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور اللہ ہر چیز پر پیغمبرون کو غالب اور دشمنون کو مغلوب کرنے پر قَدِيْرٌ قادر ہی کبھی سبب ظاہری جیسے جدال اور قتال سے اونکو غلبہ دیتا ہی اور کبھی سبب باطنی جیسے اونکے دلون مین خوف وہراس ڈالتا ہی مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ جو کچھ پھیرتا ہی اللہ عَلٰى رَسُوْلِهٖ اپنے رسول پر مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى دیہاتیون اور اہل شہر کے اموال اور املاک مین سے جو لڑکر نہین لیے جاتے فَلِلّٰهِ پس خدا کے واسطے ہین وَلِلرَّسُوْلِ اور رسول کے لیے وَلِذِي الْقُرْبٰى اور قرابتیون کے واسطے جو رسول سے قرابت رکھتے ہین وَالْيَتٰمٰى اور بے باپ کے محتاج بچون کے لیے وَالْمَسٰكِيْنِ اور فقیرون کے واسطے وَابْنِ السَّبِيْلِ اور راہ چلتون یعنی مسافرون کے لیے جو مال نہ رکھتے ہون علما اس بات پر ہین کہ یہ خاص رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے تھا اور اوسکی تقسیم آپ سے متعلق تھی اپنی زندگی مین اہل وعیال کے واسطے سال بھر کا خرچ آپ اوس سے کرتے تھے اور باقی جسطرح حق تھا آپ تقسیم فرماتے تھے اور آپ کی وفات کے بعد بعض علما ظاہر آیت پر حمل کرکے چھ حصون پر تقسیم کرتے ہین جو حصہ خدا کے نام کا ہی اوسے کعبہ شریف اور مسجدون کی تعمیر مین صرف کرتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ حق تعالیٰ کا نام فقط تعظیم کے واسطے ہی اور پانچ ہی حصون پر تقسیم کرتے ہین اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حصہ مین اختلاف کیا ہی بعضے کہتے ہین کہ امام اوسکا مصرف ہی اور بعض کے نزدیک مسلمانون کے مصالح مین صرف کرنا چاہیے اور بعضون کے نزدیک مجاہدون کے ہتھیار وغیرہ مین صرف کرنا چاہیے اور معالم مین ہی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ جب غنیمت لیتے تو اوسکا سردار اوسمین ایک چوتھائی لیتا اور باقی مین سے بھی اپنے واسطے تخصہ اختیار کرتا اور اوسے صفی کہتے اور باقی قوم پر چھوڑتا اور قوم کے تونگر لوگ اوسے فقیرون پر تقسیم کرنے مین حیف کرتے رؤسائے اہل ایمان کے ایک گروہ نے یہی خیال کرکے بنی النضیر کی غنیمتون کے باب مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اس مال غنیمت مین سے ایک چوتھائی اور صفی لے لیجیے اور باقی چھوڑ دیجیے کہ ہم تقسیم کرلین حق تعالیٰ نے اوسکو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاص حصہ کرکے اوسکی تقسیم اوس طور پر مقرر فرمادی جو ہند کو ہوئی اور فرمایا کہ اپنے فی کا حکم ظاہر کردیا كَيْ لَا يَكُوْنَ تاکہ نہو وہ دُوْلَةً پھرنے والی ہاتھون ہا تھ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ دولتمندون کے مِنْكُمْ درمیان تمہارے کہ اپنے حق سے زیادہ لیلین اور فقیرون کو کم دین یا محروم رکھین جیسے زمانہ جاہلیت مین تھا وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ اور جو دے تمکو رسول فی اور غنیمت مین سے فَخُذُوْهُ تو لیلو تم اوسکو کہ وہ تمہارا حق ہی وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ اور جس چیز سے منع کرے تمکو جیسے غنیمت مین خیانت فَانْتَهُوْا تو باز رہو اوس سے اور محقق لوگ اس

بات پر ہین کہ ان کلمات کا حکم عام ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بات کا حکم کرین اوسے قبول کرلو اور حکم مانو اور جس بات سے منع کرین اوس سے باز رہو کہ اوکا امر و نہی برحق ہی جو کوئی اونکے حکم کی تعمیل کرے نجات پائیگا اور جو کوئی اونکی نہی سے پرہیز نکرے وہ ہلاکت مین پڑیگا بیت آنکس کہ شد متابع رائے تو قد نجا ۔ وان کو خلاف امر تو ورزید قد ہلک ۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اور ڈرو عذاب الٰہی سے رسول کی مخالفت کرنے مین اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ سخت عذاب کرنے والا ہی اون لوگون کو جو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کی مخالفت کرتے ہین لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ اونکی تقسیم یتیمون مسکینون مسافرون کے لیے ہی اور ہجرت کرنے والے فقیرون کے واسطے الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا جو نکالے گئے ہین مِنْ دِيَارِهِمْ اپنے گھرون سے جو مکہ مین تھے وَاَمْوَالِهِمْ اور دور پڑے ہین اپنے مالون سے يَبْتَغُوْنَ طلب کرتے ہین فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ فضل اللہ سے وَرِضْوَانًا اور اوسکی خوشنودی یعنی اونکی ہجرت تجارت اور دنیوی غرضون کے واسطے نہ تھی بلکہ ہجرت سے حق تعالیٰ کی رحمت اور خوشنودی کے وہ طالب تھے اور خدا اور رسول کی محبت مین اونھون نے اپنے گھر اور مال چھوڑے وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ اور مدد کرتے ہین خدا کے دین کی اپنی جان اور مال سے وَرَسُوْلَهٗ ط اور مدد کرتے ہین اوسکے پیغمبر کی یاری کرنے اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ وہ مہاجرون کا گروہ ہی صادقون ہین سچے دین اسلام مین قول کی رو سے بھی اور فعل کی راہ سے بھی وَالَّذِيْنَ اور اون لوگون کے واسطے ہی جنھون نے تَبَوَّءُو الدَّارَ مقام کیا ہجرت کے گھر وَالْاِيْمَانَ اور ایمان کے گھر یعنی مدینہ منورہ مین امام ابوبکر نقاش کی تفسیر مین ہی کہ یہ مدینہ منورہ کا نام ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکا نام رکھا تو اس آیت کے معنی ہونگے کہ اونھون نے مدینہ مین اقامت کی مِنْ قَبْلِهِمْ مہاجرون کی ہجرت کے قبل اس سے انصار مراد ہین جو وہان اپنے گھرون مین ایمان لائے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تشریف لانے سے دو برس قبل مسجدین بنائی تھین يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ دوست رکھتے ہین اوسے جسنے ہجرت کی اِلَيْهِمْ اونکے شہر و دیار کی طرف اور اوسے جگہ دیتے ہین اور اپنے مال سے امداد اور اعانت کرتے ہین وَلَا يَجِدُوْنَ اور نہین پاتے فِيْ صُدُوْرِهِمْ اپنے دلون مین حَاجَةً حسد اور کپٹ اور رغد غہ مِّمَّآ اُوْتُوْا اوس چیز سے جو وہ دیے جاتے ہین مراد یہ ہی کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو طلب فرمایا اور اونھون نے مہاجرون کے ساتھ جو اعانت اور امداد اور احسان کیا تھا وہ بیان کیا پھر فرمایا کہ اے گروہ انصار اگر تم چاہو تو بنی نضیر کے مال تم سب کو مین تقسیم کردون اور مہاجر لوگ بدستور سابق تمھارے گروہ مین رہین اور اگر چاہو تو یہ مال خاص مہاجرون کو مین دیدون اور وہ تمھارے گھرون سے نکلکر اپنے امور معیشت کے بندوبست مین مشغول ہون پس حضرت سعد بن ابی وقاص اور سعد بن معاذ اور سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہم کہ اہل مدینہ کے پیشوا تھے بولے کہ یا رسول اللہ ہمارا جی یہ چاہتا ہی کہ یہ مال بھی آپ مہاجرون کو تقسیم فرمادیجیے اور جیسے وہ ہمارے گھرون مین رہتے ہین اوسی طرح ہمارے گھرون مین رہین بھی اسواسطے کہ ہمارے گھرون مین اون ہی کے سبب سے نور اور برکت ہی پس رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کے حق مین دعا فرمائی اور حق تعالیٰ اونکی شان مین فرماتا ہی وَيُؤْثِرُوْنَ اور ایثار کرتے ہین اور مقدم رکھتے ہین مہاجرون کو عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اپنی جانون پر یعنی اپنی ذاتون سے پھیرلیکر اونکو دیتے ہین

ربع وقف لازم

وَلَوْ كَانَ بِهِمْ اور اگرچہ ہو اونکو خَصَاصَةٌ حاجت اوس چیز کی جو ایثار کرتے ہین اسباب نزول مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہو کہ ایک سر بھری ہوئی کسی فقیر صحابی کے واسطے کوئی شخص لایا اون صحابی نے دوسرے مسلمان کو جو اونسے زیادہ محتاج تھا بھیجدی اوسنے تیسرے پر ایثار کی اسی طرح نو محتاج نے دوسرے پر ایثار کی اور یہ آیت اون دل غنی فقیرون کی شان مین نازل ہوئی حکما اس بات پر ہین کہ جن چھ صفتون کو جو شامل ہو اونمین صفت ایثار بہت کامل اور فاضل صفت ہو اور ایثار یہ ہو کہ کوئی شخص کسی چیز کا محتاج ہو اور دوسرے کو اوسکا مستحق دیکھے تو اپنے صرف مین نہ لائے اوسے دیدے رباعی کریم کامل آزادی شناسم اندرین دوران ✤ کہ گرنانے رسد از آسیا چرخ گردانش ✤ ز استغنائے ہمت باوجود فقر و بے برگی ✤ ز خود واگیرد و سازد نثار بے نوایانش ✤ وَمَنْ يُوقَ اور جو کوئی نگاہ رکھا جائے شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے اوسکا نفس یعنی اپنے نفس کو مال کی محبت اور خرچ کرنے کی عداوت سے باز رکھے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ ہین چھٹکارا پانے والے یا حصہ پانے والے دنیا مین نقد نیکنامی کا اور آخرت مین موعدہ کیے ہوے ثواب کا وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ اور جو لوگ آئے اور آتے ہین مِنْۢ بَعْدِهِمْ بعد مہاجرون و انصار کے اس سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے تابع مراد ہین روز قیامت تک يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین کہ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا اے ہمارے رب بخشدے ہمکو وَلِاِخْوَانِنَا اور ہمارے بھائیون کو الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وہ جو سبقت لیگئے ہمسے ایمان مین وَلَا تَجْعَلْ اور نہ رکھ فِيْ قُلُوْبِنَا ہمارے دلون مین غِلًّا کینہ اور حسد اور خیانت لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اون لوگون کے ساتھ جو ایمان لائے ہین ہمسے پہلے یعنی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب رَبَّنَآ اے ہمارے رب اِنَّكَ رَءُوْفٌ بیشک تو مہربان ہی ہماری دعا قبول کر رَّحِيْمٌ ○ رحمت والا اپنی رحمت سے ہمکو سابقون کے گروہ مین داخل کر علما نے کہا ہی کہ جس کسیکو اصحاب مین سے کسی ایک کے ساتھ بھی دل مین کینہ ہو وہ اس آیت والون مین سے نہین ہی اور اس دعا سے محروم ہی صاحب انوار نے فرمایا کہ حق تعالی نے مسلمانون کے تین مرتبہ کیے ہین مہاجر انصار تابعین کہ یہ حضرات دل کی سادگی اور طینت کی پاکی سے موصوف ہین تو جو شخص اس صفت پر نہو وہ مومنون کی قسمون سے باہر ہو جائیگا اَلَمْ تَرَ کیا تمنے نہین دیکھا تو نے اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا اون لوگون کی طرف جو نفاق کرتے ہین اور جو کچھ اونکے دل مین ہی اوسکے خلاف ظاہر کرتے ہین یعنی ابن ابی اور ابن نبتل اور رفاعہ اور اونکے لشکر کہ اونھون نے بنی نضیر کے پاس پیغام بھیجا تھا کہ تم جو محمد کے ساتھ لڑائی کیا چاہتے ہو اسمین ہم تمہارے شریک ہین اور تمہاری پوری اعانت ہم کرینگے اور ہم تمہارے ساتھ ایسے متحد ہین کہ اگر وہ تمکو اس شہر و دیار سے نکال دینگے اور تمپر غالب آئینگے تو ہم تمہاری مدد کرینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منافقون کا حال دیکھو کہ وہ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین لِاِخْوَانِهِمْ اپنے بھائیون سے جو کفر مین اونکے مثل ہین الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ جو نہین ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل توریت مین سے کہ وہ یہود ہین کہ غم نہ کرو لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ اگر نکال دیے جاؤگے تم اپنے شہر و دیار سے تو لَنَخْرُجَنَّ ضرور نکلینگے ہم بھی مَعَكُمْ تمہارے ساتھ محبت اور حمیت کی وجہ سے وَلَا نُطِيْعُ اور ہم اطاعت نہ کرینگے فِيْكُمْ تمہاری یا ایذا اور رنج مین اَحَدًا کسی کی کہ وہ محمد ہین یا تمہارے برخلاف کسی مسلمان کی ہم اطاعت نہ کرینگے

ع ۱۰

آبد الا ہمیشہ وَاِنْ قٰتَلْتُمْ اور اگر تم قتال کیے جاؤگے یعنی مسلمان تمہارے ساتھ قتال کرینگے تو لَنَنْصُرَنَّكُمْ ضرور ضرور
ہم مدد دینگے تمکو وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ وہ منافق اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ بیشک وہ جھوٹے ہین لَئِنْ
اُخْرِجُوْا اگر نکال دیے جائین یہود مدینہ سے تو لَا يَخْرُجُوْنَ نہ نکلینگے منافق مَعَهُمْ اونکے ساتھ اور اونکی موافقت اور مصاحبت
نہ کرینگے وَلَئِنْ قٰتَلُوْا اور اگر قتال کیا جائے اونکے ساتھ تو لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ نہ مدد دینگے منافق اونکو وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ
اور اگر بالفرض مدد دین منافق یہود کو اور لڑائی مین اونکے ساتھ موجود بھی ہون تو لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ البتہ پھر جائینگے اور اپنے یعنی
شکست پاکر بھاگ جائینگے ○ پھر اونکے پسپا ہوجانے کے بعد بھی نصیر مدد نہ دیے جائینگے یعنی جب اونکے مددگار بھی
پسپا ہوجائینگے تو پھر وہ کیونکر مدد پائینگے لَاَنْتُمْ البتہ تم اے مومنو اَشَدُّ رَهْبَةً بہت سخت ہو خوف کی راہ سے فِيْ
صُدُوْرِهِمْ اونکے دلون مین مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے یعنی منافق لوگ تمسے بہت ڈرتے ہین کہ اوسقدر خدا سے نہین ڈرتے ذٰلِكَ یہ جو
اونکو تمسے بڑا ڈر ہے بِاَنَّهُمْ بسبب اسکے ہے کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ○ ایک گروہ ہین کہ نہین جانتے خدا کی عظمت و نہ چاہیے تھا
کہ اوس سے ڈرتے لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ نہین قتال کرتے تمہارے ساتھ جَمِيْعًا وہ سب یعنی یہود اور منافق اِلَّا فِيْ قُرًى
مُّحَصَّنَةٍ مگر دیہات مین کہ جو مضبوط کیے گئے ہین خندق اور برج وغیرہ سے اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ یا دیوارون کے پیچھے سے تیرون
اور تیرون سے یعنی اونکو یہ قوت نہین ہے کہ میدان مین روبرو ہوکر تمسے مقاتلہ اور مقابلہ کرسکین اور یہ خوف اور بددلی کی وجہ سے نہین بلکہ بَاْسُهُمْ
لڑائی اونکی بَيْنَهُمْ ایک دوسرے کے درمیان جب وہ لڑائی کرتے ہین شَدِيْدٌ سخت ہو مگر جو شجاع کہ خدا اور رسول سے لڑتا ہے وہ ڈرپوک
اور بزدل ہوجاتا ہے تو وہ اوس خوف کے سبب سے جو خدا نے اونکے دلون مین ڈالدیا ہے روبرو ہوکر مقابلہ کی طاقت نہین رکھتے تَحْسَبُهُمْ
جَمِيْعًا تو گمان کرتا ہے یہود اور منافقون کو سب کو مجتمع اور متفق رائے اور تدبیر مین وَقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى حال آنکہ اونکے دل پراگندہ
اور پریشان ہین اسواسطے کہ اونکے عقائد اور مقاصد مختلف پڑے ہین ذٰلِكَ یہ برے اوصاف جو اونمین ہین بِاَنَّهُمْ
بسبب اسکے ہین کہ وہ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ○ گروہ ہین کہ عقل نہین پکڑتے اور دریافت نہین کرتے اوس چیز کو جسمین اونکی
صلاح ہے پس یہود کی مثل كَمَثَلِ الَّذِيْنَ جیسے اون لوگون کی مثل ہے جو تھے مِنْ قَبْلِهِمْ اونسے پہلے قَرِيْبًا
قریب زمانہ مین کہ ذَاقُوْا چکھا اونھون نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی ضرر اپنے گناہ کا وَلَهُمْ اور اونکے
واسطے ہے دنیا مین ذلت اور رسوائی کے علاوہ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ عذاب دردناک آخرت مین اور یہود کو فریب دینے
اور اونسے مدد کا وعدہ کرنے مین منافقون کی مثل كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ جیسے شیطان کی مثل ہے اِذْ قَالَ جب اوسنے
کہا لِلْاِنْسَانِ اکفر کافر کو کہ اپنے کفر پر ثابت اور قائم رہ کہ مین تیرا یار اور مددگار ہون فَلَمَّا كَفَرَ پھر جب وہ
کفر پر ثابت قدم ہوگیا اور شرک کے درخت کی جڑ اوسکے دل کی زمین مین خوب جمگئی تو قَالَ کہا شیطان نے کہ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّنْكَ مین تجسے بیزار ہون اِنِّيْٓ بیشک مین تو اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ○ ڈرتا ہون اللہ سے جو
رب ہے سب اہل عالم کا شیطان سے ابلیس مراد ہے اور انسان سے ابوجہل اور یہ گفتگو اوسوقت تھی جب ابوجہل جنگ بدر کی طرف

متوجہ ہوا اور قبیلہ کنانہ سے تو ہم رکھتا تھا اور سراقہ جو بنی کنانہ کا رئیس تھا اوسکی صورت پر ابلیس ظاہر ہوکر ابو جہل سے بولا کہ او ابوالحکم تو نہ ڈر کہ مین تیرا یار اور مددگار ہون اور جب مقام بدر مین پہونچے اور ابلیس نے دیکھا کہ مسلمانون کی مدد کو آسمان سے فرشتے اوترتے ہین تو بھاگا اور کافرون سے بولا کہ مین تمسے بیزار ہون اور سورۂ انفال مین یہ قصہ مذکور ہوا ہی اور بعضے اس بات پر ہین کہ شیطان ابیض ابلیس کا بیٹا مراد ہی اور انسان سے برصیصا راہب مقصود ہی ابیض نے اوس راہب کو کفر پر رکھا اور آخر کو اپنی بیزاری ظاہر کی اور یہ حکایت مجملاً اسطور پر ہی کہ برصیصا نے ستر برس خدا کی عبادت کی اور شیطان اوسکے امر مین عاجز آئے تو ابیض اوسے اغوا اور گمراہ کرنے کا ذمہ دار ہوکر آیا آدمی کی شکل پکڑکے اور اوسکے صومعہ مین ریاضت کرنے لگا راہب اوسکی شدت مجاہدہ سے متعجب ہوکر اوسکا مرید ہوگیا اور ابیض نے وہان سے جانے کا ارادہ کیا تو بیمارون کی صحت اور جو لوگ مبتلاے بلا ہون اونکی عافیت کے واسطے چند کلمہ راہب کو تعلیم کیے پھر شہر مین آکر ایک شخص کا گلا دابا اور ایک طبیب کی صورت پر ظاہر ہوکر اوس شخص کے عزیزون سے کہا کہ جب تک برصیصا اسکے حق مین دعا نہ کرینگے یہ اچھا نہو گا لوگ اوسے برصیصا کے صومعہ کے دروازہ پر لیگئے برصیصا نے اوسپر دم کیا شیطان نے اوس سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اوسے صحت ہوگئی غرض کہ ابیض اسی طرح لوگون کو بلا مین مبتلا کرکے برصیصا پاس لیجانے کی راہ بتایا کرتا جب وہ وہی کلمات پڑھکر دم کرتا تو یہ اوس مبتلا کو چھوڑ دیتا یہان تک کہ اسی طرح بادشاہ کی بیٹی بیمار ہوئی اوسے برصیصا کے صومعہ پر لائے برصیصا نے دعا کی ابیض نے اوسے چھوڑ دیا وہ اچھی ہوگئی بس اوس لڑکی کو برصیصا کے سپرد کیا ابیض نے برصیصا کو وسوسہ دیا یہانتک کہ اوسنے اوس شاہزادی سے زنا کی اور رسوائی کے خوف سے اوسکو قتل کرڈالا ابیض نے شاہزادی کے بھائیون کو اس بات سے مطلع کردیا اونھون نے برصیصا کو پکڑکر سولی پر چڑھایا اوسوقت ابیض اوسی پہلی صورت پر ظاہر ہوا اور برصیصا سے کہا کہ مجھے سجدہ کر کہ تجھے چھوڑدون برصیصا نے سجدہ کیا تو ابیض نے اوس سے بیزاری ظاہر کی اور وہ بے سعادت اس سب عبادت کے بعد شقاوت ابدی مین گرفتار ہوا نظم غافل مشو کہ مرکب مردان مرد وار نہ ورسنگ لاخ وسوسہ پیہا بریدہ اند ہ نومید ہم مباش کہ زندان بادہ نوش ہ ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند ہ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا پس ہوا انجام کار اون شیطان اور انسان کا اَنَّهُمَا یہ کہ وہ دون فِي النَّارِ آتش دوزخ مین خَالِدَيْنِ فِيهَا ہمیشہ رہنے والے ہین اوسمین وَذَٰلِكَ اور آگ مین ہمیشہ رہنا جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ع جزا ہی کافرون کی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اتَّقُوا اللَّهَ ڈرو عذاب الٰہی سے اور اوسی کی طرف پھرو وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ اور چاہیے کہ دیکھے ہر شخص مَّا قَدَّمَتْ اوس چیز کو جو اوسنے آگے بھیجی ہی لِغَدٍ ع کل قیامت کے واسطے تاکہ اگر نیکیان اور طاعتین کی ہین تو شکر کرے اور اوسکی زیادتی مین کوشش کرے اور اگر برائیان اور گناہ آگے بھیجے ہین تو توبہ کرے اور پشیمان ہو وَاتَّقُوا اللَّهَ اور ڈرو اور بچے رہو قہر خدا سے اس حکم کا مکرر لانا تاکید کے واسطے ہی یا پہلا حکم اداے واجبات مین ہی اس قرینہ سے کہ عمل اوسکے ساتھ ملا ہوا ہی اور دوسرا حرام چیزین چھوڑدینے مین ہی اس دلیل سے کہ فرماتا ہی کہ اِنَّ اللَّهَ بیشک اللہ خَبِيرٌ جاننے والا ہی بِمَا تَعْمَلُونَ ○ وہ چیز جو تم کرتے ہو اور کشف الاسرار مین ہی کہ اول اشارہ ہی اصل تقوے کی طرف

اور دوسرا کمال تقوی کی جانب یا پہلا تقوی عوام کا ہے اور وہ حرام چیزون سے پرہیز کرنا ہے دوسرا خواص کا تقوی ہے اور وہ پرہیز کرنا اور بچنا ہے ماسوی اللہ سے **بیت** اصل تقوی کہ زاداین راہ ست ✤ ترک مجموع ماسوی اللہ ست ✤ **وَلَا تَكُونُوا** اور نہ ہو تم اے مومنو **كَالَّذِينَ** مثل اون لوگون کے جنھون نے **نَسُوا اللَّهَ** چھوڑ دیا اللہ کو جیسے یہود اور منافق اور مشرک **فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ** پھر خدا نے بھلا دین اونپر اونکی جانین کہ اپنے واسطے اونھون نے کچھ نیکی پہلے سے نہ بھیجی اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ توفیق کا دروازہ بھی اونکے منھ پر بند کر دیا اور سہل بن عبد اللہ نے یہ تفسیر کی ہے کہ گناہ کے وقت خدا کا حکم وہ بھول گئے حق تعالی نے بھی تو بہ انکو بھلا دی **أُولَٰئِكَ** وہ لوگ **هُمُ الْفَاسِقُونَ** ○ وہ ہین فرمانبرداری سے باہر ہونے والے **لَا يَسْتَوِي** برابر نہین ہین خدا کے نزدیک **أَصْحَابُ النَّارِ** دوزخ والے کہ وہ اپنے نفس کو ذلیل و خوار کر کے آتش دوزخ کے مستحق ہو گئے **وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ** اور جنت والے کہ اونھون نے نفس کا کمال حاصل کرنے مین کوشش کر کے جنت کی قابلیت حاصل کی **أَصْحَابُ الْجَنَّةِ** جنت کے لوگ یعنی جنت مین رہنے والے **هُمُ الْفَائِزُونَ** ○ وہ ہین چھٹکارا پانے والے یعنی عذاب دوزخ سے چھٹکارا پائے ہوے اور قائم رہنے والی نعمتون سے ملے ہوے **لَوْ أَنْزَلْنَا** اگر بھیجتے ہم **هَٰذَا الْقُرْآنَ** یہ قرآن **عَلَىٰ جَبَلٍ** کسی پہاڑ پر اور اوس پہاڑ کو ہم فہم اور ادراک دیتے تو **لَرَأَيْتَهُ** ضرور دیکھتا اوسے **خَاشِعًا** ڈرنے والا اور فرمانبردار **مُتَصَدِّعًا** پھٹا ہوا اور ٹکڑے ٹکڑے **مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ** خدا کے خوف سے اور اوس وعید کی ہیبت سے جو اوسمین ہے یعنی پہاڑ باوصف اس بڑائی اور سختی کے اگر قرآن سمجھتا تو ڈرتا اور حکم مانتا اور آنکھون سے چشمے بہاتا اور کافرون کے سخت دل اوس سے اثر نہین قبول کرتے **بیت** اے دل سنگین تو یک ذرہ سوہان گیر نیست ✤ نفس کافر کیش تو از ترک عصیان سیر نیست ✤ **وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ** اور یہ مثلین **نَضْرِبُهَا** بیان کرتے ہین ہم **لِلنَّاسِ** لوگون کی تنبیہ کو **لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ** ○ کہ شاید اوسمین سوچین اور اوس سے حصہ لین **هُوَ اللَّهُ** وہ اللہ جسنے قرآن بھیجا **الَّذِي** وہ اللہ ہے **لَا إِلَٰهَ** نہین ہے کوئی معبود مستحق عبادت **إِلَّا هُوَ** مگر وہ **عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ** جاننے والا ہے پوشیدہ اور آشکارا کا اور بعضون نے کہا ہے کہ جاننے والا معدوم اور موجود کا یا زندگی اور موت یا رزق اور اجل کا یا دنیا اور آخرت کا یا اوس چیز کا جو ہے اور اوس چیز کا جو ہوگی **هُوَ الرَّحْمَٰنُ** وہ ہے بڑا رحم کرنے والا کہ اوسکی رحمت عام سبقت لیجانے والی ہے دنیا مین سب خلق کو گھیر لیا ہے **الرَّحِيمُ** ○ بڑی رحمت والا کہ اوسکی خاص رحمت مومنون کو پہونچیگی آخرت مین عفو اور مغفرت رضامندی اور رویت کے ساتھ **هُوَ اللَّهُ** وہ ہے خدا **الَّذِي** وہ خدا کہ کسی وجہ سے **لَا إِلَٰهَ** نہین ہے کوئی معبود عبادت کے قابل **إِلَّا هُوَ** مگر وہ **الْمَلِكُ** بادشاہ کہ اوسکی ذات کا جلال احتیاج سے محفوظ ہے اور اوسکی صفات کا کمال استغنا سے مطلق سے ملا ہوا ہے **الْقُدُّوسُ** پاک نقصان اور عیبون کے شائبون سے اور منزہ آفتون کے راہ پانے سے **السَّلَامُ** سالم عیبون اور علتون سے مبرا ضعف اور عجز اور خلل سے **الْمُؤْمِنُ** امن دینے والا مومنون کا عقوبت نیران سے یا پکارنے والا خلق کو ایمان اور امان کی طرف یا رسولون کی تصدیق کرنے والا معجزے اور دلیلین ظاہر کرنے سے **الْمُهَيْمِنُ** سچا گواہ اوسپر جو کچھ خلق کرتی ہے یا خلق کا نگہبان یا عدل کے ساتھ قائم یا پوشیدہ باتون پر مطلع یا حق حق حکم کرنے والا اور بعضون نے کہا ہے کہ مہیمن اللہ کے ناموں مین سے

ایک نام ہی کہ اسکے معنی خدا کے سوا کوئی نہین جانتا **اَلْعَزِیْزُ** غالب حکم مین یا غیرت دینے والا **اَلْجَبَّارُ** بزرگوار یا سر توڑنے والا یا بگڑے کام بنانے والا **اَلْمُتَکَبِّرُ** عظمت اور کبریا کا مستحق **سُبْحٰنَ اللّٰہِ** پاک ہی اللہ **عَمَّا یُشْرِکُوْنَ** ○ اوس چیز سے کہ شریک کرتے ہین اوسکے ساتھ اسواسطے کہ واجب الوجود شرکت نہین قبول کرتا **ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ** وہ ہی خدا پیدا کرنے والا یعنی خلق کی تقدیر اور اندازہ کرنے والا مشیت اور حکمت کے موافق **اَلْبَارِئُ** غیر ظاہر کرنے والا اور نیست سے ہست کرنے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورت دینے والا مخلوقات کو **لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی** اوسی کے واسطے ہین نام نیک جو شرع اور عقل کے نزدیک پسندیدہ اور مستحسن ہون **یُسَبِّحُ لَہٗ** پاکی کے ساتھ اوسے یاد کرتی ہی **مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ** وہ چیز جو آسمانون مین ہی اور زمین مین اور سب نقصانون سے اوسے منزہ اور مقدس جانتے ہین **وَھُوَ الْعَزِیْزُ** اور وہ ہی غالب اپنی بادشاہی مین کہ مقہور اور مغلوب نہین ہوتا **الْحَکِیْمُ** ○ پکا کام کرنے والا اپنے قول اور فعل مین کہ جو کچھ کہتا ہی اور کرتا ہی وہ حکمت کے موافق ہوتا ہی عین المعانی مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جبریل سے اسم اعظم پوچھا حضرت جبریل نے کہا کہ علیک بآخر سورۃ الحشر دوبارہ پوچھا یہی جواب پایا ان نامون کے دقائق اور حقائق اور ہر نام سے بندہ کا حظ مفصل جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے

ع ۷

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی ثلث عشرۃ ایاتھا
سورۂ ممتحنہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیرہ ۱۳ آیتین ہین



سن آٹھ ہجری مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوشیدہ طور پر مکہ معظمہ کا قصد کیا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ جو مہاجرون مین سے تھے اونھون نے ایک خط قریش کے نام لکھکر حضرت کے اوس قصد سے آگاہ کردیا جبریل امین نے حضرت کو اس حال سے مطلع کیا حضرت علی اور مقداد اور زبیر رضی اللہ عنہم کو بھیجا اور وہ روضہ خاخ مین گئے اور وہ خط سارہ سے کہ ابی عمرو بن صیفی کی مولات تھی لیلیا اور حضرت کی خدمت مین لائے حضرت نے حاطب کو طلب کیا اور پوچھا کہ تمسے کس چیز نے یہ کام کروایا عرض کی کہ یا رسول اللہ قسم خدا کی کہ مومن ہون خدا اور رسول پر ایمان رکھتا ہون اور دین اسلام سے پھرا نہین ہون مگر قریش کا حلیف ہون اونکی جان سے نہین اور مکہ مین کوئی شخص ایسا مین نہین رکھتا ہون کہ میرے لوگون اور اولاد اور مال کی حمایت اور حفاظت کرے بخلاف اور مہاجرون کے کہ مکہ مین اونکے قرابت دار ہین مین نے یہ خط لکھ کر چاہا کہ قریش پر اپنا حق ثابت کرلون تاکہ اوسکے ملاحظہ سے میرے لوگون کی حفاظت کرین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا رسول حاطب نے تمسے سچ کہدیا اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ غصہ مین آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے حکم دیجیے کہ مین اس منافق کی گردن ماردون حضرت نے فرمایا کہ اے عمر اوسے رنج نہ دو کہ وہ اہل بدر مین سے ہی اور حق تعالیٰ نے بدریون کو خوشخبری دی ہی کہ جو چاہو کرو بیشک مین نے تمکو بخش دیا اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی کہ **یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو **لَا تَتَّخِذُوْا** نہ ٹھہراو **عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ** میرے دشمنون اور اپنے دشمنون کو **اَوْلِیَآءَ** دوست **تُلْقُوْنَ** بھیجتے ہو اور القا کرتے ہو **اِلَیْھِمْ** میرے اور اپنے دشمنون کی طرف

میرے حبیب کی خبر ہین بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے سبب سے کہ اونسے رکھتے ہو یا محبت کی طرح ڈالتے ہو وَقَدْ كَفَرُوا اور حال یہ ہی
کہ دشمن کافر ہوے ہین بِمَا جَاءَكُمْ اوس چیز کے ساتھ جو آئی ہی تمھارے پاس مِنَ الْحَقِّ سچی بات کہ وہ قرآن ہی یا درست کام
کہ دین اسلام ہی یا متابعت کے لائق کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ نکالتے ہین رسول کو مکہ سے
وَإِيَّاكُمْ اور تمکو بھی نکالتے ہین أَنْ تُؤْمِنُوا اسواسطے کہ تم ایمان لاتے ہو بِاللَّهِ رَبِّكُمْ خدا کا جو تمھارا رب ہی اور وہ
لوگ ایمان کے سبب سے تمکو تمھارے گھرون سے نکالتے ہین پھر تم اونکو دوست بناتے ہو إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ اگر ہو تم کہ نکلے ہو
اپنے وطنون سے جِهَادًا فِي سَبِيلِي جہاد کے واسطے میری راہ مین وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي اور میری خوشنودی طلب
کرنے کو تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ راز کہتے ہو یعنی پوشیدہ بات اونکے پاس لکھ بھیجتے ہو بِالْمَوَدَّةِ دوستی کے ساتھ نصیحت کے
پردہ مین وَأَنَا أَعْلَمُ اور مین زیادہ جاننے والا ہون تمسے بِمَا أَخْفَيْتُمْ اوس چیز کو جو تم چھپاتے ہو دشمنون کی دوستی
وَمَا أَعْلَنْتُمْ اور وہ جو ظاہر کرتے ہو تم عذر وَمَنْ يَفْعَلْهُ اور جو کوئی کریگا تم مین سے یہ کام یعنی اونمین سے کسی کو دوست
بنائیگا یا اونکو خبر بھیجیگا مِنْكُمْ تم مین سے فَقَدْ ضَلَّ تو بیشک اوسنے گم کی ہی سَوَاءَ السَّبِيلِ سیدھی راہ إِنْ
يَثْقَفُوكُمْ اگر پائین تمکو مکہ کے کافر یعنی تمپر قادر ہو جائین اور فتح پاکر تمکو قید کرلین يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً ہونگے تمھارے
واسطے دشمن یعنی اونسے محبت کی طرح ڈالنا کچھ فائدہ نہ دیگا اور وہ تمھارے ساتھ کھلم کھلا دشمنی کرینگے وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ
أَيْدِيَهُمْ اور کھولینگے تمھاری طرف اپنے ہاتھ مارنے اور قتل کرنے کے ساتھ وَأَلْسِنَتَهُمْ اور کھولینگے اپنی زبانین تمپر
بِالسُّوءِ برائی کے ساتھ یعنی گالیان دینگے اور فحش کہینگے وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ اور دوست رکھتے ہین یہ بات
کہ تم کافر ہو جاؤ جیسے وہ ہین لَنْ تَنْفَعَكُمْ فائدہ نہ دینگے تمکو أَرْحَامُكُمْ تمھارے قرابت والے وَلَا أَوْلَادُكُمْ
اور نہ تمھارے فرزند یعنی آج مال اور اولاد کی محبت کے سبب سے مشرکون سے محبت کرتے ہو اور رملتے ہو اور وہ مال اور فرزند
نہ نفع دینگے تمکو يَوْمَ الْقِيَامَةِ قیامت کے دن يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ جدا کریگا اوسدن خدا تمھارے درمیان
اور تمھاری اولاد اور قرابتدارون کے یعنی کافرون کو دوزخ مین بھیجیگا اور مومنون کو جنت مین پہونچائیگا وَاللَّهُ بِمَا
تَعْمَلُونَ اور خدا جو کچھ تم کرتے ہو دوستی یا دشمنی بَصِيرٌ دیکھنے والا ہی اوسپر جزا دیگا قَدْ كَانَتْ تحقیق کہ ہی
لَكُمْ تمھارے واسطے ای مومنو أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ سنت اچھی کہ اوسکی اقتدا کرنا چاہیے فِي إِبْرَاهِيمَ ابراہیم علیہ السلام کے
کلام مین وَالَّذِينَ مَعَهُ اور اون لوگون کے جو اونکے ساتھ تھے ایمان والے إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ یاد کرو جب ابراہیم
علیہ السلام نے اور اونکی قوم کے مومنون نے کہا اپنی قوم سے کہ وہ قوم کے لوگ مشرک تھے کہ تم ہمسے دوستی اور محبت نہ ڈھونڈھو إِنَّا
بُرَآءُ بیشک ہم بیزار ہین مِنْكُمْ تمسے کہ بت پرست ہو وَمِمَّا تَعْبُدُونَ اور بیزار ہین ہم اوس چیز سے جسے تم پوجتے
ہو مِنْ دُونِ اللَّهِ خدا کے سوا كَفَرْنَا بِكُمْ کافر ہوے ہم تمھارے دین یا تمھارے معبود سے وَبَدَا اور
ظاہر ہوگئی بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ درمیان ہمارے اور درمیان تمھارے الْعَدَاوَةُ دشمنی دل سے وَالْبَغْضَاءُ

معانقہ
عند المتاخرین

اور دشمنی ہاتھ سے یعنی باہم لڑائی آپکا ہمیشہ یعنی دل اور ہاتھ سے برابر ہم میں تم میں دشمنی قائم رہیگی حَتّٰى تُؤْمِنُوا یہانتک
کہ تم ایمان لاؤ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ اللہ کے ساتھ جو ایک ہی یعنی اوسکی وحدانیت کا ایمان لاؤ توحق تعالیٰ مومنون کو نصیحت فرماتا ہے
کہ مشرکون سے بیزار ہونے مین ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پیروی کرو اِلَّا قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ مگر ابراہیم کی اوس بات مین
جو اوسنے کہی لِاَبِيْهِ اپنے باپ سے کہ اوس وعدہ پر جو مغفرت طلب کرنیکا مین نے تجسے کیا ہی اور ایمان لانے کا تو نے مجھسے کیا ہی
لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ ضرور مغفرت طلب کرونگا مین تیرے واسطے وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ اور مالک نہین ہون ابی باپ تیرے
واسطے یعنی تجھسے دفع نہین کرسکتا ہون مِنَ اللّٰهِ عذاب آلہی مین سے مِنْ شَيْءٍ کوئی چیز اگر تو خدا کی طرف نہ پھرا خلاصہ
کلام یہ ہی کہ کافرون سے بیزار ہونے مین تو ابراہیم علیہ السلام کی پیروی کریگا اونکی مغفرت چاہنے مین نہین اسواسطے کہ ابراہیم علیہ السلام
سے یہ امر وعدہ کے سبب سے واقع ہوا تھا اور جب ابراہیم اور اونکے یارون نے قوم سے بیزاری ظاہر کی تو کہا کہ رَبَّنَا ای ہمارے رب
عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا تجہی پر ہمنے توکل کیا یعنی خلق سے ہم کٹے اور خالق کے کرم پر ہمنے اعتماد کیا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا اور تیری طرف
ہم پھرے وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ اور تیری طرف ہی پھرنا ہمکو آخرت مین ایک قول یہ ہی کہ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قول کا
تتمہ نہین ہی بلکہ مومنون کو کافرون کے ساتھ دوستی رکھنے کو منع فرماکر فرماتا ہی کہ جب تمنے دشمنون سے قطع تعلق کیا تو کہو کہ یا اللہ
اونسے ہم کٹے اور تیری مہربانی کے ساتھ ملے مثنوی سوے تو کردیم روے ودل تو بستیم ✣ از ہمہ بار آمدیم و باتو نشستیم ✣ ہرچہ
نہ پیوند یار بود بریدیم ✣ ہرچہ نہ پیمان دوست بود شکستیم ✣ رَبَّنَا ای ہمارے رب لَا تَجْعَلْنَا نہ کر ہمکو فِتْنَةً محل تسلط
لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اون لوگون کے واسطے جو نہین ایمان لاتے ہین یعنی اونکو ہمپر مسلط نہ کر اور اونکے ہاتھون ہمپر عذاب نہ کر
وَاغْفِرْ لَنَا اور بخش دے ہمکو رَبَّنَا ای ہمارے رب اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ بیشک تو غالب ہی حکم مین تو اونکا شر دفع کردے
الْحَكِيْمُ ○ دانا اپنے کام مین پس ہمکو بخش دے لَقَدْ كَانَ بیشک ہی لَكُمْ تمہارے واسطے فِيْهِمْ ابراہیم علیہ السلام
اور اونکی قوم مین اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت اچھی کہ اوسکی پیروی کرو یہ اس مضمون کا مکرر لانا حضرت ابراہیم علیہ التحیۃ والتسلیم
کی پیروی کرنے مین تاکید کے واسطے ہی یا پہلی اقتدا اقوال مین ہی اور دوسری افعال مین اور یہ پیروی ہی لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ
اوس شخص کے واسطے جو امید رکھتا ہی رضا آلہی کی وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ اور قیامت کے دن جزا کی یا جو خدا سے اور روز قیامت سے
ڈرتا ہی وَمَنْ يَّتَوَلَّ اور جو شخص منھ پھیرے حکم سے اور دشمنون سے محبت کرے فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِيُّ تو بیشک اللہ بے نیاز ہی
اوس سے اور اوسکی مدد دین کرنے سے اسواسطے کہ وہ خود اپنے دین کا مددگار ہی الْحَمِيْدُ ○ تعریف کیا ہوا ہی بے خلق کی
تعریف کے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد مسلمانون نے اپنے لوگون سے جو مکہ مین مشرک تھے قطع محبت کی تو حق تعالیٰ نے
وعدہ فرمایا کہ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ قریب ہی کہ خدا پیدا کردے بَيْنَكُمْ درمیان تمہارے وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
اور درمیان اون لوگون کے جنکو عَادَيْتُمْ تمنے دشمن رکھا مِّنْهُمْ کفار مکہ مین سے مَّوَدَّةً دوستی اور یہ اسطرح تھا
کہ ابوسفیان اور سہل بن عمرو اور حکیم بن حزام وغیرہ رؤسا عرب جو مسلمانون کے بڑے دشمن تھے اونھون نے اسلام قبول کیا اور

ع ۶

اونکے لوگون کو انکے ساتھ محبت کامل پیدا ہوگئی وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ اور اللہ قادر ہے اس بات پر کہ دشمنی کو دوستی سے بدلدے وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے والا ہے اوسے جسنے مشرکون کے ساتھ نہی کے قبل دوستی کی رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے اوپر جنھون نے نہی کے
بعد قطع محبت کی لکھا ہے کہ قوم خزاعہ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد و پیمان تھا اور اونھون نے ہرگز مسلمانونکا
قصد نہین کیا اور دین کے دشمنون کو مدد نہین دی حق تعالیٰ نے اونکے باب مین فرمایا کہ لَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ منع نہین
کرتا تمکو اے مومنو اللہ عَنِ الَّذِيْنَ اون لوگون سے جنھون نے لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ نہین قتال کیا تمھارے ساتھ فِي الدِّيْنِ
دین کے کام مین وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ اور نہین نکالا اونھون نے تمکو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمھارے گھرون سے یعنی خزاعہ نے تمسے
مقاتلہ نہین کیا اور تمھارے اخراج مین دخل نہین دیا لڑکے اور عورتین مراد ہین کہ اونکو تمھارے قتل اور اخراج مین چندان دخل نہین ہے
فرماتا ہے کہ خدا بازنہین رکھتا تمکو اَنْ تَبَرُّوْهُمْ اس بات سے کہ نیکی کرو اونکے ساتھ وَتُقْسِطُوْٓا اِلَيْهِمْ اور اس بات سے
کہ عدل کرو اونکے واسطے حصہ بھیجو اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ○ بیشک اللہ دوست رکھتا ہے عدل کرنے والونکو
اِنَّمَا يَنْهٰكُمُ اللّٰهُ سوا اسکے نہین کہ حق تعالیٰ منع کرتا ہے تمکو عَنِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْكُمْ اون لوگون سے جنھون نے
قتال کیا تمھارے ساتھ فِي الدِّيْنِ دین خدا مین وَاَخْرَجُوْكُمْ اور نکال دیا اونھون نے تمکو مِّنْ دِيَارِكُمْ تمھارے
گھرون سے وَظٰهَرُوْا اور مدد کی اونھون نے اور پشت پناہ ہوگئے وہ دشمنون کے عَلٰٓى اِخْرَاجِكُمْ تمکو نکال دینے مین تمھارے
خانمان سے یعنی مکہ کے مشرک بعض قتل پر آمادہ ہوے اور بعض نے کوشش کرکے اخراج کیا اور بطیے کوشش کرنے والون کے
یار اور مددگار تھے تو اللہ روکتا ہے اور باز رکھتا ہے تمکو اَنْ تَوَلَّوْهُمْ اس بات سے کہ دوستی کرو اونکے ساتھ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ
اور جسکو کوئی دوست رکھے اونکو فَاُولٰٓئِكَ تو وہ دوست رکھنے والے هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ○ وہ ظالم ہین کہ بے محل دوستی
کرتے ہین اسواسطے کہ محبت خدا سے چاہیے اور اوسکے دوستون سے اور اونکی دوستی سے کچھ نہین ہوتا بیت بگسل زدوستان
دغا باد حیلہ ساز ہ یارے طلب کہ طالب نقش وفا بود ہ لکھا ہے کہ جب حدیبیہ مین صلح واقع ہوئی تو شرائط صلح مین ایک یہ بات تھی
کہ جو مسلمان مکہ سے مدینہ مین آئے حضرت اوسے کافرون مین بھیجدین اور اگر کوئی مسلمان مدینہ منورہ سے منھ پھیر کر مکہ معظمہ کی
جانب جلے تو قریش اوسے نہ پھیرین ہنوز حضرت حدیبیہ مین تھے کہ مومنون کی ایک جماعت مکہ سے بھاگ کے حضرت کی ملازمت مین
حاضر ہوئی اوسمین سبیعہ اسلمیہ تھین اونکے پیچھے پیچھے اونکا شوہر مسافر مخزومی پہونچا اور یہ بات کہی کہ شرط صلح یہ تھی کہ ہم مین سے
جو کوئی تم مین آئے اوسے پھیر دو پس حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ بات کہی کہ یا رسول اللہ وہ شرط مردون کے باب مین تھی عورتون پر
یہ بات روا نہین ہے کہ ایمان والی عورت کو مشرک کے حوالہ کرو بھیجا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو
اِذَا جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئین تمھارے پاس عورتین ایمان والیان مُهٰجِرٰتٍ ہجرت کرنے والیان
کفر کے گھر سے دار ایمان مین فَامْتَحِنُوْهُنَّ ط تو آزماؤ اونکو اسطرح پر کہ اونھین قسم دیکر دریافت کرو کہ اونکا نکل آنا
اپنے شوہر کی عداوت یا کسی اور مرد کی محبت کے سبب سے تو نہین اور دنیوی غرضون مین سے کوئی غرض تو نہین لگی ہوئی ہے خاص

خدا اور رسول کے واسطے اور دین اسلام قبول کرنے کو آئی ہیں اَللّٰهُ اَعْلَمُ اللہ خوب جانتا ہی بِاِیْمَانِهِنَّ اونکے ایمان کو
اسواسطے کہ وہ دل کی چھپی ہوئی باتون پر مطلع ہی مگر چونکہ حکم شرع ظاہر پر ہی تو تم اونکو قسم دو فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
پس اگر تم جان لو اونکو غلبہ ظن کے ساتھ کہ ایمان والیان ہیں فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ تو نہ پھیرو اونکو اِلَى الْكُفَّارِ اونکے
شوہرون کی طرف جو کافر ہیں لَا هُنَّ نہ یہ عورتیں حِلٌّ لَّهُمْ حلال ہیں اون کافرون پر وَلَا هُمْ اور نہ وہ کافر
يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ حلال ہوتے ہیں اون عورتون کے واسطے اسواسطے کہ دو گھر اور مقام کی دوری اور اختلاف اونکے درمیان جدائی
کر دینے والا ہی وَاٰتُوْهُمْ اور دیدو اونکے شوہرون کو مَّاۤ اَنْفَقُوْا وہ چیز جو عورت پر خرچ کی ہو یعنی مہر پس حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے سبیعہ کو قسم دی اور اوسکے شوہر مسافر نے جو مہر اوسے دیا تھا وہ لیکر پھر گیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَا جُنَاحَ
عَلَيْكُمْ اور کچھ گناہ نہیں تمپر اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ یہ کہ نکاح کر لو تم اون مہاجرہ عورتون سے اِذَاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ جب دو تم
اونکو اُجُوْرَهُنَّ اونکا مہر اونکے مہر پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اوس مہاجرہ عورت سے نکاح کر لیا اور یہ آیت نازل
ہوئی کہ وَلَا تُمْسِكُوْا اور نہ مضبوط پکڑو بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ عصمتون یعنی عقدون اور نکاحون کو کافر عورتون کے یعنی تم
نکاح باقی نہ چھوڑو بلکہ اونکو طلاق دیدو اگر ایمان نہ لائین تو اصحاب کے نکاح مین جو کافرہ عورتین تھین اصحاب نے اونکو طلاقین دیدین اور
حکم ہوا کہ وَسْـَٔلُوْا اور مانگ لو اوس شخص سے جو کافرون مین سے اوس عورت کو اپنے عقد مین لائے مَاۤ اَنْفَقْتُمْ جو کچھ تم نے خرچ
کیا ہی تمنے مہر اوسپر وَلْيَسْـَٔلُوْا اور چاہیے کہ مانگ لین کافر تمسے مَاۤ اَنْفَقُوْا جو کچھ اونھون نے خرچ کیا اپنی جورون پر مہر جو
ہجرت کر آئین یعنی عصمت اور عقد زوجیت منقطع ہو گیا مومن مرد اور کافرہ عورت مین اور کافر مرد اور مومنہ عورت مین تو ہر ایک کو چاہیے
کہ جو مہر اپنی جورو کو دیا ہی پھیر لے ذٰلِكُمْ یہ جو ذکر کیا گیا حُكْمُ اللّٰهِ حکم ہی اللہ کا يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ حکم کرتا ہی خلایہ تم مین
وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جانتا ہی تمہارے مصالح حَكِيْمٌ ۝ حکم کرنے والا وہ جو محض حکمت ہی یہ آیت نازل ہونے کے بعد
مومنون نے مہاجرہ عورتون کے مہر اونکے شوہرون کو ادا کیے اور کافرون نے مرتدہ عورتون کے مہر ادا کرنے سے انکار کیا تو یہ آیت نازل ہوئی
کہ وَاِنْ فَاتَكُمْ اور اگر فوت ہو جائے اے مومنو تمسے شَيْءٌ کوئی چیز مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ تمہاری عورتون مین سے اِلَى
الْكُفَّارِ کافرون کی طرف یعنی عورت دار الحرب مین جاکر عقد کر لے اور اوسکا مہر تمہارے ہاتھ نہ آئے فَعَاقَبْتُمْ تو تم غنیمت لو
یعنی لڑو اور انجام کو تم ہی فتح پاؤگے اور مال ہاتھ آئیگا فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ پس دو اون لوگون کو کہ چلی گئی ہین اَزْوَاجُهُمْ
اونکی عورتین دار الکفر مین اور اون لوگون نے اون عورتون کے کافر شوہرون سے مہر نہین پایا ہی مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مثل
اوسکے جو خرچ کیا ہی اونھون نے اوس عورت کا مہر مقام مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ چھ عورتین مومن مہاجرون کی عورتون مین
سے مرتد ہو کر کافرون پاس چلی گئین اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکے مہر مال غنیمت مین سے اونکے شوہرون کو دیے وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اور ڈرو عذاب الٰہی سے الَّذِيْۤ اَنْتُمْ وہ خدا کہ تم بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ اوسکے ساتھ ایمان لائے ہو اس
آیت کا حکم بقاء عہد تک باقی تھا اور جب عہد اوٹھ گیا تو یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا لکھا ہی کہ فتح مکہ کے دن جب رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم مردوں کی بیعت لینے سے فارغ ہوے تو عورتوں نے بھی بیعت کی رغبت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ
اے خبر کرنے والے یا اے بلند قدر اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ جب آئیں تمہارے پاس ایمان والی عورتیں کہ یُبَایِعْنَكَ
بیعت کریں تیری عَلٰۤى اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ اس بات پر کہ شرک نہ کریں اور شریک نہ ٹھہرائیں بِاللّٰهِ شَیْـًٔا اللہ کے ساتھ کسی
چیز کو وَّلَا یَسْرِقْنَ اور چوری نہ کریں وَلَا یَزْنِیْنَ اور نہ زنا کریں وَلَا یَقْتُلْنَ اور نہ مار ڈالیں اَوْلَادَهُنَّ
اپنی اولاد کو جیسے زندہ خاک میں توپ دیتی تھیں یا جو بچہ پیٹ میں رکھتی ہیں اوسکا قصد نہ کریں اور اوسے نہ گراویں وَ
لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ اور نہ آئیں جھوٹ کے ساتھ کہ نادانی کی روسے یَّفْتَرِیْنَهٗ باندھا ہو اوسے بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی ایسا نہ کریں کہ حرامی لڑکا جنیں اور شوہروں پر جھوٹ لگائیں اور اپنے ہاتھ پاؤں سے
اوسکی پرورش کریں وَلَا یَعْصِیْنَكَ اور نہ عاصی اور گنہگار ہو جائیں تیری فِیْ مَعْرُوْفٍ اوس چیز میں جو تو حکم کرے
اونکو نیکی کا کہ وہ رونے پیٹنے کو چھوڑ دینا منہ نوچنے بال پراگندہ کرنے سے باز آنا ہے جب ان شرطوں سے بیعت کریں فَبَایِعْهُنَّ
تو بیعت لے اونسے اُم المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبانی ارشاد فرما کر عورتوں سے
بیعت لی مگر کسی کا ہاتھ نہیں چھوا اور ایک قول ہے کہ پانی کے ایک پیالے میں عورتیں ہاتھ ڈالتیں پھر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسمیں
دست مبارک ڈالتے اسطرح پر عورتوں کی بیعت ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ ام المومنین حضرت خدیجہ کی بہن امیہ نے آپ سے تکلم کیا اور انھوں نے عورتوں سے
بیعت لی وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اور مغفرت طلب کر بیعت کرنے والی عورتوں کی اللہ سے اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک اللہ بخشنے والا ہے
اونکے گناہ جو خدا کی توحید پر بیعت کریں رَّحِیْمٌ ○ مہربان ہے اوپر کہ توبہ اور ایمان کی توفیق دی ایک بزرگ نے فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمت
ایمان پر موقوف ہے یعنی جب تک بندہ ایمان نہیں لاتا رحمت کا مستحق نہیں ہوتا اور میں کہتا ہوں کہ ایمان رحمت پر موقوف ہے جب تک حق تعالیٰ اپنی رحمت سے
توفیق نہیں دیتا کسی کو دولت ایمان نہیں حاصل ہوتی بیعت بے رحمت آن یار زدوزخ نرہند ۔ توفیق عزیز ست ہر کس نہ دہند ۔ بعضے مسلمان فائدہ حاصل کرنے کو یہود سے دوستی کرتے تھے اور مسلمانوں کی خبر اونسے کہتے تھے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
اے ایمان والو لَا تَتَوَلَّوْا دوستی نہ کرو قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اون لوگوں سے کہ غصہ کیا ہے اوپر اللہ نے قَدْ یَئِسُوْا تحقیق
کہ وہ ناامید ہوے ہیں یعنی یہود مِنَ الْاٰخِرَةِ ثواب آخرت سے اسواسطے کہ اونھوں نے جان لیا ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت جیسا انے
اور آپکے ساتھ عناد اور عداوت کرنے سے اونکو کسی طرح اُخروی ثوابوں میں سے کچھ حظ اور حصہ نہ ہوگا تو ضرور وہ ناامید ہیں کَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ
جسطرح ناامید ہوے کافر مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ○ قبروں کے لوگوں سے یعنی دنیا میں مارے جانے پھر آنے سے یا یہود ثواب آخرت سے
ایسے ناامید ہیں جیسے کافر مرے ہوے کہ اونھوں نے اپنا حال صاف جان لیا اور اوس جہان کی نعمتوں سے بالکل امید قطع کی

ع ۷

سورۃ الصف مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وَهِیَ اَرْبَعَ عَشَرَ اٰیَةً
سورۂ صف مدینہ منورہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ چودہ آیتیں ہیں



سَبَّحَ لِلّٰهِ پاکی اور بے عیب کہا ہی خدا کو مَا فِي السَّمٰوٰتِ اوسنے جو کچھ آسمان پر ہی علویات وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ زمین مین ہی سفلیات وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہی کہ اوسکا حکم کسی طرح رد نہین ہوتا الْحَكِيْمُ ○ درست کار کہ اوسکے کامون مین کسی طرح خلل راہ نہین پاتا ۱۲ قمیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہی کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کہ کیا کام ہم کرین جو ہمکو دوزخ سے بچا کر جنت مین پہونچادے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ آخر آیت تک پس سعی مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ای لوگو جو چیز تم ڈھونڈھتے تھے وہ آئی یعنی وہ کام جو بندہ کو سجین سے رہائی دے اور اعلیٰ علیین پر پہونچائے وہ ایمان اور جہاد ہی صحابہ رضی اللہ عنہم نے موت سے کراہیت کی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ای لوگو جو ایمان لائے ہو لِمَ تَقُوْلُوْنَ کیون کہتے ہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ وہ چیز جو نہین کرتے ہو كَبُرَ بڑا ہی مَقْتًا غصہ کی راہ سے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے نزدیک اَنْ تَقُوْلُوْا یہ کہ تم کہو مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ○ وہ چیز جو نہ کروگے اور بعضے علما کے نزدیک یہ آیت عام اور شامل ہی یعنی جو شخص بات کہے اور نہ کرے وہ اس عتاب مین داخل ہی اور اون عالمون کو بھی یہ سیاست ہوگی جو خلق کو نیک کام کرنے کا حکم کرتے ہین اور خود اوسے نہین کرتے اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج مین دیکھا کہ ایسے عالمون کی زبانین آگ کی قینچیون سے کاٹی جاتی ہین رباعی از من بگوے عالم تفسیر گوے را ✤ گرد رعمل نگوشی نادان مفسری ✤ بار درخت علم ندانم بجز عمل ✤ با علم اگر عمل نکنی شاخ بے بری ✤ اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ دوست رکھتا ہی اون لوگون کو جو قتال کرتے ہین فِيْ سَبِيْلِهٖ اوسکی راہ مین صَفًّا صف باندھے ہوے دشمن کے برابر كَاَنَّهُمْ گویا وہ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ○ استحکام مین دیوارین ہین سیسا پلائی ہوئی یہ کنایہ ہی معرکہ حرب مین اونکی ثابت قدمی سے اور ایک دوسرے کے ساتھ ملے اور بھڑے رہنے سے وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى اور یاد کرو اوسے کہ کہا موسیٰ علیہ السلام نے لِقَوْمِهٖ اپنی قوم سے یعنی بنی اسرائیل سے یہ بات کہی يٰقَوْمِ ای میری قوم لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ کیون ایذا دیتے ہو مجکو تم لوگ میرا حکم نہ سنکر وَقَدْ تَعْلَمُوْنَ اور تحقیق کہ جانتے ہو تم اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ یہ کہ بیشک مین رسول ہون اللہ کا اِلَيْكُمْ تمہاری طرف اور اپنی رسالت پر کھلے ہوے معجزون سے مین گواہی قائم کرچکا ہون اور تمکو میری رسالت معلوم ہوگئی اور کچھ شبہہ نہین رہا تو رسول کو معزز اور مکرم ہونا چاہیے تو تم میری فرمانبرداری کرو قوم کے لوگ اسی جہالت اور ضلالت پہ قائم رہے اور حضرت کلیم اللہ کی بات نہ سنی فَلَمَّا زَاغُوْٓا پھر جب پھرگئے بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کا حکم قبول کرنے سے تو اَزَاغَ اللّٰهُ پھیر دیے اللہ نے قُلُوْبَهُمْ اونکے دل صفت یقین سے اور اونمین شک ڈال دیا وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ○ راہ نہین دکھاتا اپنی معرفت کی طرف دائرہ فرمان سے باہر نکلنے والون کو وَاِذْ قَالَ اور یاد کرو اوسے بھی کہ کہا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ عیسیٰ فرزند مریم نے اپنی قوم کو کہ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ای فرزندان یعقوب اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ بیشک مین رسول ہون اللہ کا تمہاری طرف دلیل اور رحمت کے ساتھ مُّصَدِّقًا حال آنکہ تصدیق کرنے والا ہون لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ اوس چیز کو جو مجھسے پہلے ہی مِنَ التَّوْرٰىةِ

نصف

نصف

کتاب توریت یعنی مجھسے پہلے نازل ہوئی اور مین نے اوسکی تصدیق کی ہی کہ وہ خدا کے پاس سے آئی ہی وَمُبَشِّرًا اور مین خوشخبری دینے والا
ہون بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ ایک رسول کی کہ وہ آئیگا دین کامل اور شرع شامل کے ساتھ مِنْۢ بَعْدِي میرے زمانہ کے بعد کہ
اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ نام اوسکا احمد ہی یعنی بڑی تعریف کرنے والے اور حضرت عیسیٰ کے کلام کا ترجمہ یہ ہی کہ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اِلٰى
رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ وَالْفَارَقْلِيْطَا جَاءَ اور فارقلیطا کے معنی احمد ہین یعنی حضرت عیسیٰ نے کہا کہ یقینی مین جانے والا ہون اپنے رب اور تمہارے
رب کی طرف اور احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے یعنی میرے بعد یقینی آئینگے تبیان مین ہی کہ زبان سریانی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا نام متحمیا ہی اور اوسکے معنی یہ ہین کہ خدا اوسے تمہارے پاس بھیجیگا مسیح کے بعد فَلَمَّا جَآءَهُمْ پھر جبکہ آیا عیسیٰ
علیہ السلام اونکے پاس بِالْبَيِّنٰتِ کھلے ہوے معجزون کے ساتھ جیسے مُردے زندہ کرنا اندھے مادرزاد اور کوڑھی کو اچھا کردینا تو
قَالُوْا کہا اکثر بنی اسرائیل نے کہ هٰذَا یہ جو وہ ہمین دکھاتا ہی سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ○ جادو ہی کھلا ہوا یعنی کسی پر یہ بات پوشیدہ نہین
کہ وہ سحر کرتا ہی وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ہی بڑا ظالم مِمَّنِ افْتَرٰى اوس شخص سے جو باندھے عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
خدا پر جھوٹ یعنی اوسکے پیغمبر کی تکذیب کرے اور اوسکی نشانیون کو جادو جانے بعضے علما اس بات پر ہین کہ نضر بن حارث نے
کہا کہ قیامت کے دن لات اور عزیٰ میری شفاعت خدا سے کرینگے اور خدا اونکی شفاعت قبول فرمائیگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ
اوس سے بڑھکر کون ظالم ہی جو خدا پر جھوٹ باندھے کہ کافرون کے حق مین وہ بتون کی شفاعت قبول فرمائیگا وَهُوَ يُدْعٰٓى
اور حال یہ ہی کہ وہ مفتری پکارا جاتا ہی یعنی اللہ کا رسول اوسے پکارتا ہی اِلَى الْاِسْلَامِ طدین اسلام کی طرف جو مشتمل ہی خیر
وصلاح اور فوز و فلاح پر دنیا اور عقبیٰ مین وَاللّٰهُ اور اللہ لَا يَهْدِي نہین راہ دکھاتا نجات کی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ○
ظالمون کے گروہ کو تباب مین ہی کہ چند روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نہین اوتری تو کعب بن اشرف نے کہا کہ خوشخبری
ہو تمکو اے گروہ یہود کہ محمد کے خدا نے اوسکا نور بجھا دیا اور اوسکا کام پورا نہوگا یہ بات حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لوگون نے
عرض کی آپ کے دل مبارک کو رنج و ملال ہوا پس حضرت جبریل وہ رنج دفع کرنے کو یہ آیت لائے کہ يُرِيْدُوْنَ چاہتے ہین یہود
لِيُطْفِـُٔوْا کہ بجھا دین نُوْرَ اللّٰهِ اللہ کے نور کو کہ اوسکا دین اور اوسکی کتاب ہی یا نور خدا اوسکا رسول ہی تو اس نور کو
بجھانا چاہتے ہین بِاَفْوَاهِهِمْ اپنے مونھون سے یعنی ناپسندیدہ اور بے ادبانہ باتون سے وَاللّٰهُ مُتِمُّ اور اللہ
پورا کرنے والا ہی نُوْرِهٖ اپنا نور دین اور روشنی شرع سید المرسلین کو قیامت قائم ہونے کے قبل وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○
اگرچہ کراہت رکھین کافر اوسکے کامل اور پورے ہونے سے اسواسطے کہ اونکی کراہت کو صدق وصواب کا چراغ بجھا دینے مین
کچھ اثر نہین ہی جیسے چمگادڑ کا ارادہ آفتاب جہانتاب کے نیست و نابود ہونے مین کچھ اثر نہین کرتا رباعی شب پرک خواہد کہ نبود
آفتاب ✤ تا بہ بیند دیدۂ او مرزبوم ✤ دست قدرت ہر صباحے شمع مہر ✤ برفروزد کوری خفاش شوم ✤ هُوَ الَّذِيْٓ
اَرْسَلَ وہی وہ خدا جسنے بھیجا رَسُوْلَهٗ اپنے رسول کو بِالْهُدٰى اوس چیز کے ساتھ جو سبب ہدایت ہی یعنی قرآن
وَدِيْنِ الْحَقِّ اور دین حق کے ساتھ کہ ملت حنیفہ ہی لِيُظْهِرَهٗ تاکہ غالب کردے اس دین کو عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ

سب دین اور ملت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کے وقت کہ سب اہل زمین دین اسلام قبول کر لینگے وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ ۝ اور چند کراہت کرتے ہیں مشرک ظہار اور غلبۂ دین محمدی سے کہ مشتمل ہے توحید ثابت کرنے اور شرک باطل
کرنے۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو هَلْ اَدُلُّكُمْ کیا خبردار کروں میں تمکو عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ ایسی
تجارت پر جو چھوڑا لے تمکو مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ عذاب دردناک سے پھر تجارت کو بیان فرماتا ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ خبر ہے
امر کے معنی میں یعنی ایمان لاؤ مراد یہ ہے کہ ثابت رہو اوس ایمان پر جو تم رکھتے ہو بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ خدا اور اوسکے رسول کے
ساتھ وَتُجَاهِدُوْنَ اور جہاد کرو کافروں پر فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کی راہ میں بِاَمْوَالِكُمْ اپنے مالوں سے کہ زاد راہ
اور سواریاں اور ہتھیار مجاہدوں کے واسطے مول لو وَاَنْفُسِكُمْ اور اپنی جانوں سے کہ قتل اور حرب پر آمادہ رہو ذٰلِكُمْ
جو کچھ مذکور ہوا ایمان اور جہاد خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہے تمہارے واسطے نفع دینے والے معاملات سے اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝
اگر ہو تم جانتے حقیقی تجارت کا طریقہ ایک بزرگ نے فرمایا کہ اس تجارت میں اصل معاملہ یہ ہے کہ غیر حق کو تو دیدے اور حق کو لیلے نفحات
ابو عبداللہ تستری قدس سرہ سے منقول ہے کہ اونکا بیٹا اونکے پاس آیا اور بولا کہ میں روغن کا ایک گھڑا رکھتا تھا کہ وہی میری پونجی تھی
گھر سے نکالا تو گر کے ٹوٹ گیا اور میری پونجی ضائع ہوگئی ابو عبداللہ تستری نے فرمایا کہ بیٹا اپنا سرمایہ وہ بنا جو تیرے باپ کا سرمایہ ہے
واللہ کہ تیرے باپ کے پاس دنیا اور آخرت میں کچھ نہیں ہے اللہ کے سوا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ بڑا فائدہ یہ ہوتا کہ اوسکا باپ
بھی نہ ہوتا یہ اشارہ ہے فنا کی طرف اور بازار بقا میں اصل پونجی اور نفع ہار دینے کی طرف ربا عی تا چند بہ بازار خودی مست شوی ؎
بشتاب کہ از جام فنا مست شوی ؎ از مایہ و سود دو جہان دست بشوی ؎ سود تو ہمان بہ کہ تہیدست شوی ؎ پس اگر ایمان لاؤگے اور جہاد
کروگے تو يَغْفِرْ لَكُمْ بخشدیگا خدا تمکو تمہارے واسطے ذُنُوْبَكُمْ تمہارے گناہ دنیا میں وَيُدْخِلْكُمْ اور داخل کریگا
تمکو عقبیٰ میں جَنّٰتٍ تَجْرِيْ باغوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختوں کے نیچے سے نہریں
وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً اور مکانات پاکیزہ کہ واقع ہیں فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ط ہمیشگی کی جنتوں میں کہ اقامت کا گھر ہے
ذٰلِكَ وہ مغفرت اور جنت میں داخل کرنا الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ چھٹکارا ہے بڑا وَاُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ط اور تمہارے
واسطے دوسری نعمت ہے دنیا میں کہ اوسے تم دوست رکھتے ہو نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ فتح ہے خدا کی طرف سے قریش پر وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ط
اور فتح ہے نزدیک کہ فتح مکہ ہے یا فارس اور روم کی فتح ابن عطا قدس سرہ نے فرمایا کہ نصرت توحید ہے اور فتح حضرت ملک مجید کے جمال پر
نظر کرنا اور محققوں کے نزدیک فتح قریب دل کے دروازہ کا کھلنا ہے مقامات نفس کی ترقی کے سبب سے اور اس فتح کی ضمنیت میں معارف یقینیہ
ہوتے ہیں اور سب مومنوں کو اس مرتبہ میں شرکت ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اور خوشخبری دے اے محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کو دنیا میں نصرت کی اور آخرت میں جنت کی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو یہ خطاب ہے اون
انصار کی جماعت سے ہے جنھوں نے عقبۂ ثانیہ میں بیعت کی اور وہ بہتر آدمی تھے یا خطاب عام ہے یعنی سب مسلمانوں کو فرماتا ہے کہ کونو
ہو جاؤ اَنْصَارَ اللّٰهِ نصرت کرنے والے خدا کے دین کے اور رسول کے اور تقدیر کلام یوں ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اپنی قوم سے نصرت طلب کی وَكَمَا قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ لِلْحَوَارِيِّينَ جیسا کہ نصرت طلب کی اور کہا عیسیٰ فرزند مریم حواریوں سے جو اونکے خواص اور اونکے دین مین سب پر سبقت لیگئے تھے کہ مَنْ أَنْصَارِي کون ہین میرے یار اور مددگار اور میرے حال پر متوجہ ہونے والے إِلَى اللَّهِ خدا کی مدد کی طرف یا خلق کو خدا کی طرف دعوت کرنے مین میرے معین اور مددگار کون لوگ ہین تو قَالَ الْحَوَارِيُّونَ کہا حواریون نے کہ اس راہ مین نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ہم ہین مدد کرنے والے دین خدا کے اور فی الواقع حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر اوٹھ جانے کے بعد خلق کو خدا کی طرف حواریون نے دعوت کی فَآمَنَتْ تو ایمان لیا اونکی دعوت کے سبب سے طَّائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ ایک گروہ بنی اسرائیل کا عیسیٰ علیہ السلام پر اور اونھین بندہ اور خدا کا رسول جانا وَكَفَرَتْ طَّائِفَةٌ اور کافر ہوا ایک گروہ دوسرا اور حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہا اور جب حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوے تو آپ نے سب مومنون کے موافق فرمایا کہ عیسیٰ اللہ کے بندے ہین اور اوسکے رسول اور اوس گروہ مومن نے مدد پائی اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا پھر قوت دی ہمنے اور غالب کردیا ہمنے اون لوگون کو جو ایمان لائے تھے حضرت عیسیٰ پر اور اونکے رسول اور بندے ہونے کا اعتقاد رکھتے تھے عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ اونکے دشمنون پر جو حضرت عیسیٰ کے خدا ہونے کے قائل تھے فَأَصْبَحُوا پس ہوگئے ایمان والے ظَاهِرِينَ ○ ع غالب کافرون پر

ع ۵

سورۃ الجمعۃ مدنیۃ	بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○	وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً
سورۂ جمعہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتین ہین

يُسَبِّحُ پاکی کے ساتھ یاد کرتی اور تنزیہ کرتی ہے لِلَّهِ خدا کی مَا فِي السَّمَاوَاتِ وہ چیز جو آسمانون مین ہے علوی وَمَا فِي الْأَرْضِ اور وہ چیز جو زمینون مین ہے سفلی ایسا اللہ کہ الْمَلِكِ بادشاہ ہے اور اوسکی بادشاہی ہمیشہ رہنے والی بے زوال ہے الْقُدُّوسِ پاک عیب اور خلل پڑنے سے الْعَزِيزِ غالب کہ مثل اور نظیر نہین رکھتا الْحَكِيمِ ○ حکم کرنے والا راستی اور درستی کے ساتھ هُوَ الَّذِي بَعَثَ وہ ہے خدا جسنے مبعوث کیا فِي الْأُمِّيِّينَ اُمیون مین اس سے قوم عرب مراد ہے کہ اوسمین اکثر آدمی بے لکھے پڑھے تھے رَسُولًا مِّنْهُمْ رسول اونمین سے یعنی رسول اُمّی مبعوث کیا تاکہ اوسکی رسالت تہمت سے دور رہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حضرت کا امی ہونا اس جہت سے ہے کہ اگلی کتابون مین یون ہی مذکور تھا کہ حضرت خاتم الانبیا علیہ التحیۃ والثنا امی ہونگے ازانجملہ حضرت شعیب کی کتاب مین مذکور ہے کہ إِنِّي أَبْعَثُ أُمِّيًّا فِي الْأُمِّيِّينَ وَأَخْتِمُ بِهِ النَّبِيِّينَ یعنی مین ایک رسول امی مبعوث کرونگا امیون مین اور ختم کرونگا اوسپر نبیون کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امی ہونے مین بہت نکتے ہین یہان تین بیتون پر اکتفا ہوا اختصار ہوتا ہے مثنوی فیض ام الکتاب ورد ش ۔ لقب امی خدائے ازان کردش ۔ لوح تعلیم گرفتہ ببر ۔ ہمہ زابر لوح دادہ خبر ۔ ببر خطا و ست انس و جان ۔ سر بگر نخولند ست خط ازان ۔ پھر نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت کرتا ہے کہ يَتْلُو عَلَيْهِمْ پڑھتا ہے اونپر آیتہ آیتین کلام الٰہی کی باوصف اسکے کہ اونکے مثل اُمّی ہے وَيُزَكِّيهِمْ اور پاک کرتا ہے اونکو کفر کے میل سے اور عقائد

خبث سے اور اخلاق کی بُرائی سے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ اور تعلیم کرتا ہی اونکو قرآن وَالْحِكْمَةَ اور احکام شریعت اور دین کے کام معقول اور منقول وَاِنْ كَانُوْا اگرچہ تھے یہ لوگ جواب قرآن پڑھنے والے اور پاک مِنْ قَبْلُ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ کھلی ہوئی گمراہی مین کہ وہ شرک تھا اور دین جاہلیت کا تتبع وَّاٰخَرِيْنَ اور مبعوث کیا دوسرون کے درمیان مِنْهُمْ مومنون سے کہ وہ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ نہ پہونچے اون لوگون کو جو اونسے سابق تھے مگر لاحق ہونگے اس سے تابعین مراد ہین اور معالم مین ایک حدیث صحیح متفق علیہ لانے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ لوگ عجم ہین اور بہت صحیح قول یہ ہی کہ جو کوئی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام مین داخل ہوا اور ہوتا ہی وہ ان آخرین مین داخل ہی وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور خدا غالب ہی امر بعثت مین جس کسی کو چاہتا ہی رسول کرکے بھیجتا ہی الْحَكِيْمُ حکمت والا ہی ہر پیغمبر کو ہر امت کے واسطے اختیار کرنے مین ذٰلِكَ یہ نبوت یا بعثت فَضْلُ اللّٰهِ فضل ہی اللہ کا اور اوسکا مزید کرم يُؤْتِيْهِ دیتا ہی اوسے مَنْ يَّشَآءُ ط جسے چاہتا ہی وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ اور اللہ بڑے فضل والا ہی اور اوسکے فضل کے سامنے دنیا اور آخرت کی سب نعمتین حقیر اور ناچیز ہین مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ مثل اون لوگون کی جو تحمل کیے گئے توریت کا یعنی جنکو حکم ہوا کہ احکام توریت کا بار تکلیف اوٹھائین ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا پھر اوٹھایا اونھون نے وہ بار اور فقط زبانی توریت پڑھنے پر قناعت کی جو احکام اوسمین تھے اوسپر عمل نہ کیا اونکی مثل كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ گدھے کی ایسی ہی کہ اوٹھاتا ہی اَسْفَارًا کتابین علم کی یعنی اونھین اوٹھانے مین رنج اوٹھاتا ہی اور اوس سے کچھ فائدہ نہین پاتا یہی حال یہود کا ہی کہ توریت پڑھتے ہین اور اوس سے فائدہ نہین حاصل کرتے مثنوی گفت ایزد بحمل اسفارہ ✤ بار باشد علم کان نبود زہو ✤ علمہاے اہل دل حمال شان ✤ علم چون بر دل زند یارے بود ✤ علم چون برتن زند بارے بود ✤ چون بدل خوانی زحق گیری سبق ✤ چون بکل خوانی سیہ سازی ورق ✤ بِئْسَ بُری مثل ہی جو کہی گئی مَثَلُ الْقَوْمِ مثل گروہ یہود کی الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا وہ جنھون نے تکذیب کی بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اللہ کی آیتون کی جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت پر دلیل تھین وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي اور اللہ فلاح اور چھٹکارے کی راہ نہین دکھاتا الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ظالمون کے گروہ کو کہ حق کے ساتھ عناد کرکے اونھون نے اپنی جانون پر ظلم کیا اور باوصف اسکے کہتے ہین نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ اور ڈینگین مارتے ہین کہ لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا قُلْ کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اے یہودیو اِنْ زَعَمْتُمْ اگر گمان کرتے ہو اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ یہ کہ تم دوست ہو خدا کے مِنْ دُوْنِ النَّاسِ سوا لوگون کے عرب اور عجم مین سے جو ایمان لائے ہین فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ تو تمنا کرو موت کی اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے اس بات مین کہ تم ہی خدا کے دوست ہو تاکہ اون درجات اور کرامات کو پہونچو جو حق تعالی نے اپنے دوستون کے واسطے مقرر کیے ہین وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًا اور حال یہ ہی کہ یہود تمنا نہ کرینگے موت کی ہرگز کبھی بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اسکے جو آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ یعنی اون کامون کے واسطے جو اونھون نے کیے جیسے احکام توریت کی تحریف

اور حضرت خاتم الانبیا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا کی نعت کو بدل دیا اور جانتے ہین کہ مرنے کے بعد اون کامون کے سبب سے عذاب مین
گرفتار ہونگے وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ اور اللہ جاننے والا ہی بِالظّٰلِمِيْنَ ○ ظالمون کو جنھون نے اپنے اوپر ظلم کیا قُلْ کہدو
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ یقینی وہ موت کہ تم فَرُّوْنَ مِنْهُ بھاگتے ہو اوس سے اور اوسکی
تمنا نہین کرتے اور اوسکے وقوع سے کراہت رکھتے ہو فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ پس تحقیق کہ وہ پہونچنے والی ہی تمکو یعنی ضرور
تمکو آکپڑیگی اور یقینی تم اوسکا مزہ چکھوگے ثُمَّ تُرَدُّوْنَ پھر پھیرے جاوگے اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ظاہر اور پوشیدہ
جاننے والے کی طرف فَيُنَبِّئُكُمْ پھر آگاہ کریگا تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ ساتھ اوسکے کہ تھے تم عمل کرتے اور
اون کامون کے مناسب جزا پاوگے يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو احکام شرع پر اِذَا نُوْدِيَ
لِلصَّلٰوةِ جب ندا کیے جاوٗ نماز کے واسطے مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ جمعہ کے دن فَاسْعَوْا تو دوڑو اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
اللہ کو یاد کرنے کی طرف کہ وہ نماز ہی اور خطبہ یعنی اوسکی طرف رغبت کرو اور اوسمین کوشش کرو وَذَرُوا الْبَيْعَ اور چھوڑ دو خرید
فروخت کو قول صحیح حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے مذہب پر یہ ہی کہ نماز کی رغبت کرنا اور خرید فروخت ترک کردینا جمعہ کے دن پہلی اذان
واجب کردیتی ہی اگر اذان دینے والے متعدد ہون ذٰلِكُمْ وہ کوشش کرنا اور خرید فروخت ترک کردینا خَيْرٌ لَّكُمْ بہتر ہی
تمھارے واسطے معاملہ کرنے سے اسواسطے کہ اوسمین آخرت کا نفع ہی جو باقی رہیگا اور وہ دنیا کے فائدے سے بہتر ہی کہ فنا ہوجاتا ہی
اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اگر ہو تم جانتے نفع ضرر اور پہچانتے ہو خیر و شر فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ پھر جب ادا کیگئی
نماز جمعہ کی فَانْتَشِرُوْا تو پراگندہ ہوجاوٗ فِي الْاَرْضِ زمین مین تجارت کے واسطے اور اپنی حاجت کی چیزون کے لیے
یہ امر اباحت ہی یعنی اگر تم چاہو تو نماز کے بعد اپنے کام مین مصروف ہو وَابْتَغُوْا اور ڈھونڈھو مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ اللہ کا
فضل یعنی اپنی روزی اس سے اسباب معاش مہیا کرنا مراد ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ منتشر ہونا بھی زمین مسجد مین ہی عالمون اور
واعظون کی مجلس مین جانے کو اور ایک قول کے موافق بیمارون کی عیادت اور جنازہ پر حاضر ہونا اور مومنون کی زیارت اور
علم طلب کرنا اور ایسی باتین مراد ہین اسواسطے کہ اللہ کا فضل ڈھونڈھنا ان ہی کامون سے ہوسکتا ہی وَاذْكُرُوا اللّٰهَ اور
یاد کرو اللہ کو كَثِيْرًا بہت یعنی اکثر اوقات اوسکے ذکر مین مشغول ہو فقط نماز ہی کے وقت نہین لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ○
شاید تم فلاح پاوٗ اور دونون جہان کی خیر کو پہونچو کہ اوسکا ذکر جمعیت ظاہر و باطن کا سبب اور نجات دنیا و آخرت کا باعث ہی رباعی
از ذکر خدا مباش یکدم غافل ؛ کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل ؛ ذکرست کہ اہل شوق را در ہمہ وقت ؛ آسایش جان باشد و
آرامش دل ؛ لکھا ہی کہ ایک دن رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا خطبہ پڑھتے تھے ناگاہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا قافلہ ملک شام
کی طرف سے پہونچا بہت سا غلہ لیے ہوے اور اوسوقت مدینہ منورہ مین تنگی تھی اور قافلہ جب صحیح سلامت آپہونچا تو خوشی کا
طبل بجاتے تھے طبل کی آواز حضار مجلس کے کان مین پہونچی غلہ مول لینے کے واسطے لوگ مسجد سے نکل آئے اور قافلہ کی طرف
چلے بارہ آدمیون کے سوا کوئی مسجد مین نرہا کہ اونمین چارون خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی تھے پس حضرت

ع ۱۰

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم سب ایک کے پیچھے ایک چلے جاتے اور مسجد مین کوئی نہ رہتا تو اس میدان سے تمھاری طرف آگ روان ہوتی اور اس حال کے ساتھ ہی اس آیت کا نزول جلال ہوا کہ وَاِذَا رَاَوْا اور جب دیکھتے ہین تِجَارَةً سوداگری یعنی تجارت کا قافلہ اَوْ لَهْوًا یا سنتے ہین طبل کی آواز جو قافلہ پہونچنے کی جہت سے بجاتے ہین اِنْفَضُّوْٓا تو متفرق ہو جاتے ہین مجلس سے اور چلے جاتے ہین اِلَيْهَا اوس تجارت کی طرف تاکہ ایک دوسرے سے پہلے غلہ مول لینے کو پہونچ جاوے وَتَرَكُوْكَ اور چھوڑ دیتے ہین تجکو قَآئِمًا ط کھڑا منبر پر قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ کہہ کہ جو چیز خدا کے پاس ہے نماز پڑھنے خطبہ سننے مجلس نبوی مین حاضر رہنے کا ثواب وہ خَيْرٌ بہتر اور بہت فائدہ کی چیز ہے مِّنَ اللَّهْوِ لہو یعنی طبل کی آواز سننے سے وَمِنَ التِّجَارَةِ ط اور تجارت کے نفع سے اسواسطے کہ ثواب کے کامون کے فائدے یقینی ہین اور معاملات کے فائدے وہمی وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ع اور اللہ بہتر روزی دینے والون کا ہے یعنی اونسے بہتر روزی دینے والا ہے جو رزق کے وسائط ہین اسواسطے کہ کسی وقت ہوتا ہے کہ وہ جلدی کرتے ہین اور شاید کہ مصلحت وقت نہین جانتے نقل ہے کہ ایک خلیفۂ بغداد نے بہلول دانا سے یہ بات کہی کہ آؤ تمھاری ہر روز کی روزی مین مقرر کردون تاکہ تمھارا دل اوس سے متعلق نہ رہے بہلول نے جواب دیا کہ اگر تجھمین چند عیب نہوتے تو مین ایسا کرتا ایک تو تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کیا دینا چاہیے دوسرے تو یہ نہین جانتا کہ مجھے کب دینا چاہیے تیسرے تجھے یہ نہین معلوم کہ مجھے کتنا دینا چاہیے اور حق تعالیٰ رزق کا کفیل اور یہ سب باتین جانتا ہے اور اپنی حکمت کاملہ کی راہ سے مجھے روزی پہونچاتا ہے اور شاید تو مجھپر غصہ مین آئے اور وہ روزینہ موقوف کردے اور حق تعالیٰ گناہ کے سبب سے میری روزی بند نہین کرتا نظم خدائے کہ او ساخت از نیست ہست ✣ بعصیان رزق بر کس نہ بست ✣ از و خواہ روزی کہ بخشندہ است ✣ بر آرندۂ کار بندہ است ✣

ع ۲ ۳

سورۃ المنفقون مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وھی احدی عشرۃ ایۃ
سورۂ منافقون مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتین ہین

ایاتہا ۱۱ رکوعاتہا ۲ کلماتہا ۱۸۰ حرفہا ۸۴۱

سن پانچ ہجری مین جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۂ مریسیع سے مراجعت فرمائی اور ایک کنوین کے قریب اترے تو سنان بن وبر جہنی جو ابن عمر بن عوف کے حلیف تھے خزرج مین سے اُنکے اور جہجاہ بن غفاری جو حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کے اجیر تھے اونکے درمیان نزاع ہوئی اور یہانتک نوبت پہونچی کہ مہاجر اور انصار کے درمیان فتنہ اور فساد قائم ہو جائے ابن ابی منافق نے اوس محل پر نا شایستہ باتین کہین از انجملہ یہ کہ مہاجرون کو کچھ ندو کہ مدینہ سے چلے جائین اور پراگندہ ہو جائین دوسری بات یہ کہ جب ہم مدینہ مین پھر جائینگے تو جو بہت عزت دار ہے وہ اوسے نکال دیگا جو بہت ذلیل و خوار ہے حضرت زید بن ارقم نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مجلس مین حاضر ہو کر یہ خبر کردی حضرت نے سنا اور فتنہ و فساد فرو کرنے کو گرمی کی شدت مین دن کے وقت کوچ کا حکم دیا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے سبب پوچھا اور حال دریافت کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تسلی خاطر عاطر کے واسطے بہت خوب کوششین کین اور ابن ابی کو یہ خبر پہونچی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر وہ

خبر غلط ہونے پر قسم کھائی لوگون نے ملامت شروع کرکے حضرت زید بن ارقم کو جھوٹی خبر کہنے کی تہمت لگائی تو حق تعالی نے حضرت زید کی
بات سچ کرنے کو یہ سورت نازل کی کہ اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ جب آتے ہین تیرے پاس منافق یعنی ابن ابی اور اوسکے یار تو
وقف لازم
قَالُوْا نَشْهَدُ کہتے ہین ہم لوگ گواہی دیتے ہین کہ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ بیشک آپ تو رسول ہین اللہ کے یعنی ہم منافق
نہین ہین اور دل سے آپکی رسالت کے معتقد ہین وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ اور خدا جانتا ہی کہ تم اوی محمد لَرَسُوْلُهٗ البتہ
رسول ہوا وسکے اسواسطے کہ اوسی نے تمکو رسول کیا ہی وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور خدا گواہی دیتا ہی کہ بیشک
منافق لَكٰذِبُوْنَ ۝ ضرور جھوٹے ہین اپنی گواہی مین اس جہت سے کہ اونکا اعتقاد اونکی بات کے موافق نہین ہی تو اونکی یہ
گواہی کہ ہمارا دل آپکی رسالت کا معتقد ہی جھوٹی ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ گواہی سے یہان قسم مراد ہی یعنی قسم کھاکر منافق کہتے ہین
کہ ہمارے دل مین آپکی رسالت کا اعتقاد ہی تو خدا جانتا ہی کہ اونھون نے یہ جھوٹی قسم کھائی اِتَّخَذُوْٓا اَيْمَانَهُمْ ٹھہرا لیا ہی
منافقون نے اپنی قسم کو جُنَّةً سپر یعنی بچاؤ کہ اوسکی بدولت قتل اور قید ہونے سے بیخوف رہتے ہین فَصَدُّوْا پھر باز
رکھتے ہین لوگون کو گواہی دیکر عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خدا کے دین سے یا خود راہ خدا مین جہاد کرنے سے منہ پھیرتے ہین اِنَّهُمْ بیشک وہ
سَآءَ بُرا کام ہی مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ جو کچھ وہ کرتے ہین جھوٹی قسم اور حق سے منہ موڑنا ذٰلِكَ یہ حکم حق اونکے کافر ہونے کا
بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بسبب اسکے ہی کہ وہ ایمان لائے زبان سے ثُمَّ كَفَرُوْا پھر کافر ہوے دل سے یا ظاہر مین مومنون سے اور اونھون نے
کہا کہ ہم تم مین سے ہین اور تنہائی مین اپنے رؤسا کے سامنے کفر کے کلمات بولے فَطُبِعَ پس مہر کردی گئی ہی عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اونکے
دلون پر فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ تو وہ نہین جانتے حقیقت ایمان کو کہ زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ہی لکھا ہی
کہ ابن ابی مرد جسیم خوبصورت شیرین سخن اور فصیح تھا اور دوسرے منافقون کی بھی صورت اوسکے قریب قریب تھی جب منافق
رسول مقبول کی مجلس مین آتے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوتے تو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ
اور جب دیکھتے ہو تم اے ہمارے حبیب منافقون کو تو تُعْجِبُكَ تعجب مین لاتے ہین تمکو اَجْسَامُهُمْ اونکے جسم نرمی اور
نازکی کی وجہ سے وَاِنْ يَّقُوْلُوْا اور اگر بات کرتے ہین وہ تو تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ سنتے ہو تم اونکی بات اور اونکی قسم باور کرلیتے ہو
حال آنکہ بے عقلی اور کم فہمی کی وجہ سے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ خُشُبٌ سوکھی ہوئی لکڑی ہین مُّسَنَّدَةٌ دیوار سے
لگاکر کھڑی کی ہوئی یعنی اجسام ہین علم اور نظر سے خالی يَحْسَبُوْنَ گمان کرتے ہین كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ہر آواز کو اپنے اوپر
یعنی مدینہ مین لوگ جو آواز نکالتے ہین اور شور فریاد کرتے ہین تو یہ منافق ایسے بددل اور ڈرپوک ہین کہ اوس آواز کو سنکر گمان کرتے ہین
کہ ہمارا نفاق پیغمبر اور مسلمانون پر ظاہر ہوگیا یہ اوسی کا شور و غل ہی اب ہم ذلیل اور رسوا ہونگے هُمُ الْعَدُوُّ وہ دشمن ہین
تیرے اے ہمارے حبیب اور سب مسلمانون کے فَاحْذَرْهُمْ پس خبردار کر اونکے مکر و فریب سے اور اونسے بیخوف نہ رہ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ہلاک کرے اللہ اونکو یا لعنت کرے اونپر اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ کیونکر پھیرے جاتے ہین راہ حق سے
معالم مین ہی کہ یہ آیتین نازل ہونے کے بعد ابن ابی کی قوم نے اوس سے کہا کہ یہ آیتین تیری شان مین نازل ہوئین تو رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین جاتا کہ تیرے واسطے مغفرت چاہین تو وہ منافق گردن گھما کر بولا کہ تم لوگون نے مجھسے کہا کہ ایمان لا مین ایمان لایا زکوۃ مال دینے کی تکلیف دی مین نے زکوۃ بھی دی اب یہی بات باقی ہی کہ محمد کو سجدہ کرنا چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اور جب کہتے ہین منافقون سے کہ آؤ عذر خواہی کو لَيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ مغفرت طلب کرین تمھارے واسطے رَسُوْلُ اللّٰهِ رسول خدا تو لَوَّوْا گھماتے ہین رُءُوْسَهُمْ اپنے سر یعنی منھ پھیرتے ہین اور گردن گھماتے ہین جیسے کوئی کسی مکروہ بات سے منھ پھیرتا ہی وَرَاَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ اور تو دیکھتا ہی ای ہمارے پیغمبر اونکو کہ وہ انکار کرتے ہین تیری خدمت مین حاضر ہونے سے وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝ اور وہ تکبر کرنے والے ہین سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ برابر ہی اونپر اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ مغفرت چاہے تو اونکے واسطے اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ یا مغفرت نہ چاہے تو اونکے لیے لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ہرگز نہ بخشیگا اللہ اونکو نفاق مین اونکے پکے ہونے کی وجہ سے اِنَّ اللّٰهَ بیشک اللہ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ فلاح اور نجات کی راہ نہین دکھاتا اون لوگون کو جو دائرہ اصلاح سے باہر ہین اور اپنے کام نہین بناتے هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ وہ منافق وہی ہین کہ کہتے ہین انصار سے کہ تم لَا تُنْفِقُوْا نہ خرچ کرو عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اون لوگون پر جو رسول اللہ کے پاس ہین مہاجر فقیر حَتّٰى يَنْفَضُّوْا تاکہ متفرق ہو جائین غلام اپنے آقاؤن کے پاس چلے جائین اور بیٹے اپنے باپون سے جاہلین منافق لوگ انصار کو منع کرتے ہین کہ مہاجرون کو خرچ نہ دو وَلِلّٰهِ اور حال یہ ہی کہ خدا کے واسطے ہی خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانے روزی کے آسمانون اور زمین مین اور اون خزانون کی کنجی وہی کے دست قدرت مین ہی جسے چاہتا ہی روزی دیتا ہی وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝ اور مگر منافق نہین جانتے کہ زان مطلق حق تعالی ہی آدمی نہین ہین نظم خواجہ پندارد کہ روزی او دہد ✤ لاجرم بر این در آن منت نہد ✤ زان سبب ہا او یکے شد بس اگر ✤ گم شود ہستند اسباب دگر ✤ حکم روزی بر سبب ہا مے نہد ✤ بے سبب ہا نیز روزی مے دہد ✤ يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین منافق اس سے ابن ابی مراد ہی کہ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اگر پھر پہنچے ہم اس سفر سے اِلَى الْمَدِيْنَةِ مدینہ کی طرف تو لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ ضرور ضرور نکال دیگا بڑا عزت دار مِنْهَا الْاَذَلَّ مدینہ سے بہت ذلیل و خوار کو بڑے عزت دار سے اوسکی مراد اپنی ذات تھی اور اوس دوسرے لفظ سے حضرت اشرف مخلوقات علیہ افضل الصلوات والتسلیمات کی ذات جامع الکمالات مقصود تھی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ اور اللہ کے واسطے ہی عزت اور قدرت اور ربوبیت وَلِرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول کے واسطے نبوت اور شفاعت کی عزت وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ اور ایمان والون کے واسطے ایمان اور طاعت کی عزت وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ اور مگر منافق حقیقت عزت کو لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہین جانتے ہین نقل ہی کہ جب لشکر ظفر پیکر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وادی عقیق مین پہونچا تو ابن ابی کا بیٹا عبداللہ نام کہ مومن مخلص تھا راستہ پر ٹھہر رہا یہانتک کہ اوسکا باپ بھی وہان پہونچا عبداللہ نے اوسکے اونٹ کو بٹھایا اور اونٹ کے ہاتھ پر پانون رکھ کر اپنے باپ سے کہنے لگا کہ خدا کی قسم تجھے مین نہ چھوڑونگا کہ تو مدینہ مین جائے جب تک رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے اذن نہ دینگے اور تو یہ بات خوب جان لے کہ بڑا ذلیل تو ہی اور بڑے

ع ۸

عزت والے حضرت ہین جب حضرت کی سواری وہان پہونچی تو آپ کو یہ حال معلوم ہوا آپ نے ابن اُبی کو مدینہ منورہ مین داخل ہونے کی
اجازت دی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اے مومنو لَا تُلْهِكُمْ نہ باز رکھین تمکو اَمْوَالُكُمْ تمھارے مال وَلَاۤ
اَوْلَادُكُمْ اور نہ تمھارے فرزند عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اللہ کو یاد کرنے سے اسواسطے کہ ایمان کا مقتضا یہ ہی کہ خدا کی محبت سب
چیزون کی محبت پر غالب ہو کہ اگر دنیا کے تمام مال اور آخرت کی سب نعمتین اوسکے سامنے کرین تو نظر قبول سے کسی کو نہ دیکھے ملبت
چشم دل از نعیم دو عالم ببستہ ایم ؛ مقصود ما دنیا و عقبی توئی وبس ؛ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ اور جو کوئی یہ کام کرے یعنی مال اور
اولاد کے سبب سے حق تعالیٰ کی یاد سے باز رہے فَاُولٰٓئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ وہ نقصان پانے والے ہین کہ جو چیز حقیر
اور فانی ہی اوسکے سبب سے باز رہتے ہین بڑی نعمت سے جو باقی رہیگی وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو یعنی جو حق واجب ہین وہ نکالو مِنْ
مَّا رَزَقْنٰكُمْ اوس چیز مین سے جو روزی دی ہی ہمنے تمکو اور ذخیرہ آخرت کرو مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ قبل اس سے کہ آوے
اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ ایک کو تم مین سے موت کے اسباب فَیَقُوْلَ پھر کہے وہ شخص کہ رَبِّ اے میرے رب لَوْلَاۤ اَخَّرْتَنِیْۤ
کیون نہین پیچھے ڈالتا تو یعنی کیا ہوا اگر تاخیر کردے موت مین اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ قریب یا نہ تاکہ فَاَصَّدَّقَ تاکہ تصدیق کرون
اور زکوۃ ادا کرلون مین وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ○ اور ہو جاؤن مین نیک مردون مین سے وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ اور
ہرگز نہین پیچھے ہٹاتا اللہ نَفْسًا کسی کو موت سے اِذَا جَآءَ جب آپہونچتی ہی اَجَلُهَا اوسکی اجل اور جانے کا وقت یعنی جب
عمر تمام ہو جاتی ہی نہ اوسپر کچھ بڑھاتے ہین نہ اوسمین سے کچھ گھٹاتے ہین وَاللّٰهُ خَبِیْرٌۢ اور اللہ جانتا ہی بِمَا تَعْمَلُوْنَ ○ ع ۲/۳
وہ چیز جو تم کرتے ہو اور پڑھے تَعْمَلُوْنَ غائب کا صیغہ پڑھا ہی یعنی جو کچھ خیر و شر آدمی کرتے ہین خدا کو اوسکی خبر ہی واللہ اعلم بالصواب



سورۃ التغابن مدینہ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○	وھی ثمانی عشرۃ ایاتہ
سورۂ تغابن مدینۂ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھارہ آیتین ہین

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ پاکی اور پاکیزگی کے ساتھ تعریف کرتی ہی اللہ کی مَا فِی السَّمٰوٰتِ جو چیز ہی آسمانون مین روحانیات وَمَا فِی
الْاَرْضِ اور جو چیز ہی زمین مین جسمانیات لَهُ الْمُلْكُ اوسی کے واسطے ہی بادشاہی زمین و آسمان کی اور جو کچھ زمین و آسمان کے
درمیان ہی وَلَهُ الْحَمْدُ اور اوسی کے لیے تعریف ہی پیدا کرنے کی نعمت پر وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○ اور وہ سب
چیزون پر قادر ہی هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ اور وہ وہ ہی جسنے پیدا کیا تمکو ای آدمیو فَمِنْكُمْ پس تم مین بعض كَافِرٌ کافر ہین
اوسکے خالق ہونے کا ایمان نہین رکھتے جیسے دہریے اور طبیعیے وَمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ؕ اور تم مین سے بعضے ایمان رکھنے والے ہین
اوسکے خالق ہونے کا جیسے اہل اسلام اور اہل ایمان وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ○ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو دیکھتا ہی اور
بندون کے ساتھ معاملہ اونکے اعمال کے موافق کریگا خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیے اوسنے آسمان اور زمین
بِالْحَقِّ راستی کے ساتھ یا اپنی حکمت بالغہ کے موافق یا کلمہ کن سے یا حق بیان کرنے کو یعنی یہ مخلوق اوسکی وحدانیت کی تعیین مین حق

اونکے سبب سے ظاہر ہوتا ہی وَصَوَّرَكُمْ اور تصویر بنائی تمھاری فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ پھر اچھی کین تمھاری صورتین قدکشیدہ اور خلقت اعتدال کے ساتھ کرکے امام قشیری نے یہ معنی کہے ہین کہ اوسنے تمھارا ظاہر آراستہ کردیا کمال قدرت کے ساتھ اور تمھارے باطن کو زینت دی جمال قربت سے اور محققون کے نزدیک حسن انسان یہ ہی کہ اوسکو اوصاف کائنات کی صورت سے آراستہ کردیا اور خصائص مبدعات کے خلاصہ کے ساتھ شرف اختصاص بخشا نا کہ سب موجودات علوی اور سفلی ملکی اور ملکوتی کا نمونہ ہو تو حسن معنوی مراد ہی حسن صوری نہین قطعہ بدرون تست مصری کہ تو ئی شکرستانیش ✣ چہ غم ست گر ز بیرون مدد شکر نداری ✣ شدہ ام غلام صورت بمثال بت پرستان ✣ تو چہ یوسفی ولیکن سوخود نظر نداری ✣ بخدا جمال خود را چو در آئینہ بہ بینی ✣ بت خویش ہم تو باشی بہ کسے گذر نداری ✣ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ اور اوسکی طرف ہی سب کی بازگشت يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ جانتا ہی علم کامل سے جو کچھ ہی آسمانون مین ظاہر اور پوشیدہ وَالْاَرْضِ اور جو کچھ ہی زمین مین عیان اور نہان وَيَعْلَمُ اور جانتا ہی مَا تُسِرُّوْنَ جو کچھ تم چھپاتے ہو وَمَا تُعْلِنُوْنَ اور وہ چیز جو تم ظاہر کرتے ہو وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ اور اللہ جانتا ہی جو کچھ سینون مین ہی خطرے اور فکرین اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہین آئی تمھارے پاس اے اہل مکہ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا خبر اون لوگون کی جو کافر ہوے مِنْ قَبْلُ تم سے پہلے جیسے اولاد قابیل اور عاد ثمود اصحاب ایکہ وغیرہ فَذَاقُوْا پس چکھا اونھون نے وَبَالَ اَمْرِهِمْ وبال اپنے کام کا یعنی کفر کا ضرر دنیا مین کہ غرق ہونا آندھی سخت آواز عذاب یوم الظلہ ہی وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○ اور اونکے واسطے ہی آخرت مین عذاب دردناک کہ کبھی منقطع نہوگا ذٰلِكَ یہ عذاب اونکے واسطے بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ بسبب اسکے ہی کہ وہ تھے کہ آئے اونکے پاس رُسُلُهُمْ رسول بھیجے ہوے اونکی طرف بِالْبَيِّنٰتِ کھلی ہوئی دلیلون اور ظاہری معجزون کے ساتھ فَقَالُوْٓا تو کہا اونھون نے کہ اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا کیا آدمی مثل ہمارے ہمین ہدایت کرتے ہین اونھون نے یہ تعجب کیا کہ حق تعالی آدمی کی طرف وحی بھیجتا ہی فَكَفَرُوْا پس کافر ہوگئے اور رسولون پر ایمان لائے وَتَوَلَّوْا اور منھ پھیرا اونھون نے اون دلیلون اور معجزون مین غور و فکر کرنے سے جو اون رسولون کے ساتھ تھے بس خدا نے اونکو ہلاک کردیا وَّاسْتَغْنَى اللّٰهُ اور بے نیاز اور مستغنی ہی اللہ خلق کے ایمان سے وَاللّٰهُ غَنِيٌّ اور اللہ بے پرواہی مخلوق کی عبادت سے حَمِيْدٌ ○ تعریف کیا ہوا بے تعریف کرنے والون کی تعریف کے زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا گمان کیا اون لوگون نے جو کافر ہوے اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا یہ کہ نہ اوٹھائے جائینگے قُلْ بَلٰى کہہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہان اوٹھائے جاؤگے وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ قسم میرے رب کی کہ ضرور ضرور تم اوٹھائے جاؤگے قیامت کے دن ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ پھر خبر دیے جاؤگے بِمَا عَمِلْتُمْ اوس چیز کی جو تمنے کیا ہی دنیا مین اور خبر دینا حساب کرنے اور جزا دینے کے سبب سے ہوگا وَذٰلِكَ اور یہ اوٹھانا اور خبر دینا عَلَى اللّٰهِ خدا پہ يَسِيْرٌ ○ سہل اور آسان ہی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ پس ایمان لاؤ خدا پر وَرَسُوْلِهٖ اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا اور اوس نور کا جو نازل کیا ہمنے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اس سے قرآن مراد ہی اور اوسے نور اسواسطے کہا کہ اعجاز مین اپنی ذات سے ظاہر ہی اور حلال حرام کے

ثلثۃ

احکام کی حقیقتین ظاہر کرنے والا ہی وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اقرار اور انکار خَبِیْرٌ ○ جانتا ہی
یَوْمَ یَجْمَعُکُمْ یاد کرو وہ دن کہ جمع کریگا تمکو اللہ لِیَوْمِ الْجَمْعِ اوس چیز کے واسطے جو جمع کرنے کا دن ہی حساب اور جزا
قیامت کو حق تعالی نے روز جمع اسواسطے فرمایا کہ اوس دن سب آدمی جمع ہونگے اولین اور آخرین یا سب انبیا اور سب امتین
جمع ہونگی یا ظالم اور مظلوم یا اہل ہدایت اور اہل ضلالت یا جنتی اور دوزخی اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ فرشتے اور جن اور
آدمی سب جمع ہونگے ذٰلِکَ وہ دن یَوْمُ التَّغَابُنِ طعون ہی نقصان ہونے کا یعنی جب مومن کو کافر کا مقام جنت میں
میراث ملیگا اور کافر دوزخ میں مومن کے مقام میں داخل ہونگے تو نقصان ظاہر ہوگا اور اوس دن کافر اپنے کو جانینگے کہ ہم
بڑے زیانکار ہین اور بعضون نے کہا ہی کہ کافر اپنا نقصان دیکھینگے ایمان ترک کرنے کے سبب سے اور مومن اپنا نقصان دیکھینگے نیکیان
کم کرنے کی وجہ سے یا نقصان ڈھونڈھنے کا دن ہی کہ ہر شخص اپنا فائدہ ڈھونڈھیگا اور دوسرے کا نقصان وَمَنْ یُّؤْمِنْ
بِاللّٰہِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا وَیَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے تو یُکَفِّرْ چھپائیگا اللہ عَنْہُ سَیِّاٰتِہٖ
اوس سے اوسکی برائیان یعنی معاف کردیگا وَیُدْخِلْہُ اور داخل کریگا اوسکو جَنّٰتٍ تَجْرِیْ جنتون مین کہ جاری ہین مِنْ
تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ اوسکے محلون یا درختون کے نیچے سے نہرین خٰلِدِیْنَ فِیْہَا اوس حال مین کہ ہمیشہ رہینگے اوسمین
اَبَدًا ط ہمیشہ یہ خلود کی تاکید ہی ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ○ یہ گناہ عفو ہونا اور بہشت مین داخل ہونا بڑی کامیابی اور رستگاری ہی
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور وہ لوگ جو نہین ایمان لائے وحدانیت کا وَکَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَآ اور تکذیب کی اونھون نے ہماری آیتون کی
کہ وہ قرآن ہی یا وہ معجزات جو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ہمنے ظاہر کیے اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ لوگ
دوزخ والے ہین خٰلِدِیْنَ فِیْہَا ط باقی رہنے والے اوسمین یعنی مرینگے نہین وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ○ اور بری جگہ ہی پھرنے کی
دوزخ مَآ اَصَابَ نہین پہونچتی ہی کسی کو مِنْ مُّصِیْبَۃٍ کوئی مصیبت بیماری کی شدت اور عیال و اطفال کی موت
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ ط مگر حکم الٰہی سے یعنی سب مصیبتون کو اوسکا علم گھیرے ہی اگر چاہتا ہی اوس سے سالم رکھتا ہی بندون کے حال کی
درستی کے لیے اور صبر کے ساتھ اونکے امتحان کرتا ہی اور ثواب کی زیادتی اور گناہون سے پاک کرنے کے واسطے بندون پر مصیبت ڈالتا ہی
وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَہْدِ قَلْبَہٗ ط اور جو کوئی تصدیق کرتا ہی خدا کی اور جانتا ہی کہ مصیبت اوسکے ارادہ اور مشیت سے ہی
تو راہ دکھاتا ہی اللہ اوسکے دل کو صبر اور ثبات کی یعنی جب جانتا ہی کہ وہ بلا اللہ کی مراد ہی یعنی ارادہ کی ہوئی ہی تو اوسے دل و جان سے قبول
کرلیتا ہی اور اوسکے واقع ہونے سے مضطرب نہین ہوتا بزرگون نے کہا ہی کہ بلا آئینہ جمال مولی ہی تو آئینہ کو اوسکے جمال کا نور دیکھنے کو درست
رکھنا چاہیے نظم ہر چہ از دست آید خوش بود ✤ گر ہمہ دریاے پر آتش بود ✤ زخم کز دست تو می آید بروں ✤ گو بریزد سینۂ من جوے
خون ✤ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○ اور اللہ سب چیزین جانتا ہی صبر کرنے والے اور شکایت کرنے والے کو خوب پہچانتا ہی
وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ اور اطاعت کرو اللہ کی ادائے فرض مین وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ج اور اطاعت کرو رسول کی ادائے
سنت مین فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ پھر اگر تم منھ پھیروگے پیغمبر کی اطاعت سے تو اوسکا کیا نقصان فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا

ع ۱۰

پس نہین ہمارے رسول پر الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ مگر پہونچا دینا ظاہر اور ہمارے رسول نے کُلّم کُھلّا تبلیغ احکام کردی اَللّٰهُ اللہ مستحق عبادت ہی لَآ اِلٰهَ کوئی معبود مستحق عبادت نہین اِلَّا هُوَ مگر وہ وَعَلَى اللّٰهِ اور خدا پر اوسکے غیر پر نہین فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ پس چاہیے کہ توکل کرین ایمان والے ایمان یہی چاہتا ہی کہ اپنے کام حق تعالیٰ پر چھوڑ دین اور کفایت مہمات میں اوسی پر بھروسا کرین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے بعد مسلمانون نے مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کا ارادہ کیا مگر اونکے زن و فرزند نالہ و زاری گریہ و بیقراری کرکے اونکو نہ چھوڑتے تھے اور وہ لوگ بھی اوپر کمال شفقت و مہربانی کی وجہ سے عاجز ہوکر رہگئے تب حق تعالیٰ نے اونکے باب مین آیت بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ بیشک بعضی عورتین تمھارے وَاَوْلَادِكُمْ اور اولاد تمھاری جو ہجرت سے مانع ہوئی ہی عَدُوًّا لَّكُمْ دشمن ہین تمھاری فَاحْذَرُوْهُمْ پس اونسے تم حذر کرو اور اونکی گریہ و زاری پر فریفتہ ہوکر ہجرت نہ چھوڑو یہ آیت اون مسلمانون کو پہونچی تو اونھون نے ہجرت کی اور جب مہاجرون کو دیکھا کہ اونمین سے ہر ایک احکام دین مین فقیہ کامل اور عالم فاضل ہوگیا ہی تو ان مسلمانون نے اپنے زن و فرزند پر سختی کرنے کا ارادہ کیا کہ ہم تمھارے ہی سبب سے علم سے بے بہرہ رہے ہین اور اسی وجہ سے اونکو خرچ دینا روکا مہربانی کی سمین اونکے ساتھ چھوڑ دین تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ وَاِنْ تَعْفُوْا اور اگر معاف کردو جو جرم اونھون نے کیے ہین وَتَصْفَحُوْا اور درگذر وَتَغْفِرُوْا اور بخشدو اونکو اور اونکا عذر قبول کرو فَاِنَّ اللّٰهَ تو بیشک اللہ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ بخشنے والا مہربان ہی تمھارے ساتھ عفو و مغفرت کا معاملہ کریگا اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ سوا اسکے نہین کہ تمھارے مال وَاَوْلَادُكُمْ اور تمھاری اولاد فِتْنَةٌ ط آزمایش ہی تاکہ یہ بات ظاہر ہوجائے کہ تم مین سے کون حق کو اوپر ایثار کرتا ہی اور کون دل مال اور اولاد سے اٹکاکر محبت آلہی سے کنارہ کرتا ہی وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اور اللہ اوسکے پاس ہی اَجْرٌ عَظِيْمٌ ○ اجر بڑا اوسکے واسطے جسکے دل مین خدا اور رسول کی محبت غالب ہو مال اور اولاد کی محبت پر فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب آلہی سے اور بچو اون چیزون سے جو موجب عذاب ہین مَا اسْتَطَعْتُمْ جسقدر بچ سکتے ہو یہ آیت اوس آیت کے حکم کی ناسخ ہی کہ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَاسْمَعُوْا اور سنو اللہ کی بات وَاَطِيْعُوْا اور حکم مانو اوسکا وَاَنْفِقُوْا اور خرچ کرو خَيْرًا بہتر یعنی جو بہتر ہو خدا کی راہ مین دو لِّاَنْفُسِكُمْ ط اپنی ذاتون کے واسطے اسلیے کہ اوسکے فائدے تمھی کو پہونچتے ہین وَمَنْ يُّوْقَ اور جو کوئی حفاظت کیا جاتا ہی شُحَّ نَفْسِهٖ بخل سے نفس اوسکا یعنی خدا کے واسطے بخل نہین کرتا اور خدا کی راہ مین خرچ کرتا ہی فَاُولٰٓئِكَ تو وہ خرچ کرنے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وہ فلاح پانے والے ہین دنیا مین خوف کی چیزون سے اور عقبیٰ مین عذاب اور سختیون سے اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ اگر قرض دوگے اللہ کو یعنی جس چیز مین وہ حکم کرتا ہی اوسمین اپنا مال خرچ کروگے اور صدقہ دوگے قَرْضًا حَسَنًا قرض ملا ہوا اخلاص کے ساتھ یا صدقہ دوگے خوشی خاطر سے يُّضٰعِفْهُ تو زیادہ کریگا اللہ اوسکو لَكُمْ تمھارے واسطے ایک کو دس یا سات سو تک یا ہزار یا اسلے بھی بے حساب وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط اور بخشدیگا تمھارے گناہ جو اوس سے پہلے ہوے ہون بخل کرکے اور خرچ نہ کرکے وَاللّٰهُ

شَكُوْرٌ اور اللہ جزا دینے والا ہی شکر گزارون کو تھوڑے سے صدقے کے عوض بہت کچھ عطیہ دیتا ہی حَلِيْمٌ بردبار ہی
بخیلون اور مسکون پر عذاب کرنے مین جلدی نہین کرتا عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا
جانتا ہی جو ظاہر مین بندے تصدیق کرتے ہین اور جو دل مین رکھتے ہین ریا اور اخلاص الْعَزِيْزُ غالب ہی بدلا لے سکتا ہی اور سے
جسکا صدقہ خالص نہو الْحَكِيْمُ حکم کرنے والا ہی اونکی کرامت اور رغبت کا جو صدق کی رو سے تصدق کرتے ہین

سورۃ الطلاق مدنیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ | وھی اثنتا عشرۃ آیۃ

سورۂ طلاق مدینہ منورہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی | اور وہ بارہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی عورت کو حالت حیض مین طلاق دی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم فرمایا کہ
رجوع کرین اور وہ جب حیض سے پاک ہو جائے تو اگر چاہین طلاق دین اور اس باب مین آیت آئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے غیب کی
برگزیدہ خبر کہنے والے اپنی امت سے کہ تم اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ جب چاہو کہ طلاق دو اپنی اون عورتون کو جو تمھاری مدخولہ ہو چکی ہین
کہ کمسن اور آیسہ اور حاملہ نہون فَطَلِّقُوْهُنَّ پس طلاق دو لِعِدَّتِهِنَّ اونکی عدت یعنی طہر بے جماع مین کہ اوسے عدت مین
شمار کر سکین اور یہ طلاق موافق سنت ہی اسواسطے کہ عورت طلاق کے بعد عدت مین داخل ہوتی ہی اور طلاق بدعت یہ ہی کہ حالت
حیض مین یا اوس طہر مین جسمین مجامعت کی ہو طلاق دے اسواسطے کہ وہ ایام عدت مین حساب نہین ہو سکتے اور عورت اوس محل مین
نہ عدت والی ہوتی ہی یہ مشہور والی اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق کے عدد کا کچھ اعتبار نہین اور امام اعظم اور امام مالک
رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک معتبر ہی پس اگر طہر بے مباشرت مین طلاق دین تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب مین سنت ہی اور اون
دونون امامون کے نزدیک بدعت ہی اور اگر ایک طلاق واقع ہو تو سب امامون کے نزدیک سنت ہی وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ اور
شمار کروائے مرد عورتون کی عدت کو کہ وہ اوسکے حساب اور یاد رکھنے سے عاجز اور غافل ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے
جو تمھارا رب ہی اور طلاق سنت کے موافق دو اور طلاق کے بعد لَا تُخْرِجُوْهُنَّ نہ نکالو طلاق دی ہوئی عورتون کو مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ
اونکے گھرون سے جب تک عدت منقضی نہو جائے وَلَا يَخْرُجْنَ اور عورتون کو بھی چاہیے کہ باہر نہ آئین پس اونکو تم نہ نکالو اِلَّآ
اَنْ يَّاْتِيْنَ مگر یہ کہ آئین وہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ برے کام کے ساتھ جو اون عورتون کا حال بدکاری مین ظاہر کرنے والا
ہو اور بکرے مُبَيِّنَةٍ کی یے کو زبر پڑھا ہی یعنی کہ جب وہ عورتین برا کام کرین ظاہر کیا ہوا اس سے وہ گناہ مراد ہی جسمین حد مقرر ہو جیسے
زنا چوری اسواسطے کہ حد جاری کرنے کے واسطے اون عورتون کو گھر کے باہر لانا چاہیے یا یہ کہ فحش اور سفاہت کے سبب سے اون گھر والون کو
ایذا دین تو اوس حال مین اونکو گھر سے نکال دینا حلال ہی اسواسطے کہ یہ امر مخالفت کا حکم رکھتا ہی حق ساقط ہو جانے مین وَتِلْكَ اور یہ حکم جو
مذکور ہوے حُدُوْدُ اللّٰهِ اندازے ہین اللہ کے کہ اوسنے مقرر فرمائے جنسے بندے باہر نہین ہو سکتے وَمَنْ يَّتَعَدَّ اور جو
شخص گذر جائے حُدُوْدَ اللّٰهِ حدا کی حدون سے فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ تو بیشک اوسنے ظلم کیا اپنی جان پر اور اپنے کو عذاب کا

ع ۲



مستحق کردیا لَا تَدْرِیْ نہیں جانتا ہے تو اے طلاق دینے والے یا نہیں جانتا ہے کوئی کہ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ شاید اللہ نیا پیدا کرے بَعْدَ ذٰلِکَ بعد اس طلاق کے اَمْرًا ○ کوئی کام یعنی شاید مرد کو پشیمان کرے یا عورت کی محبت اوسکے دل میں آئے اور وہ رجوع کرے فَاِذَا بَلَغْنَ پھر جب پہونچ جائیں عورتیں اَجَلَهُنَّ اپنی مدت کو یعنی عدت کا زمانہ آخر ہو جائے فَاَمْسِكُوْهُنَّ تو نگاہ رکھو اونکو یعنی اونکی طرف رجوع کرو اور اونکو روک رکھو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ کہ وہ اچھی طرح نباہ کرنا ہے اور دوبارہ طلاق نہ دو اونہیں ضرر پہونچانے کو اَوْ فَارِقُوْهُنَّ یا جدا ہو جاؤ اور چھوڑ دو اونکو بِمَعْرُوْفٍ نیکی کے ساتھ یعنی جو کچھ طلاق کا حق ہے مہر وغیرہ وہ ادا کرو وَّ اَشْهِدُوْا اور گواہ کرو ذَوَیْ عَدْلٍ دو عدل والے مِّنْكُمْ تم مسلمانوں میں سے جو فاسق نہوں کہ وہ رجوع کرنے پر گواہ ہوں اور یہ امر مستحب ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ واجب ہے وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ اور گواہی قائم کرو ای گواہو حاجت کے وقت لِلّٰہِ ط رضا الٰہی اور طلب ثواب کے واسطے ذٰلِكُمْ یہ گواہ کرنا اور گواہی دینا یُوْعَظُ بِهٖ نصیحت کیا جاتا ہے اوسکے ساتھ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ جو کوئی ہے ایمان لاتا بِاللّٰہِ خدا پر اور اوس چیز پر جو اوسنے حکم فرمایا وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط اور روز آخرت اور جو کچھ اوس روز سے متعلق ہے وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے اور منہیات کا مرتکب نہو خدا سے ڈر کر تو یَجْعَلْ کرتا ہے اور ظاہر کر دیتا ہے اللّٰہُ مَخْرَجًا ○ نکلنا یعنی وہ نجات پاتا ہے دنیا اور آخرت کے غم سے یا جو کوئی حرام سے پرہیز کرتا ہے خدا اوسکو وجہ حلال سے پہونچاتا ہے وَّیَرْزُقْهُ اور روزی دیتا ہے اوسکو مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط جہان سے گمان نہ کرے اور شمار میں نہ لائے یعنی اوسکے دل میں نہ گذرے نظم از سیبہا نگذرد تقوی طلب ☆ تا خدا روزی رساند بے سبب ☆ حق زجائے بخشدت رزق حلال ☆ کہ نباشد در گمان و در خیال ☆ یہ آیت نازل ہونے کا سبب ہے کہ مشرکون نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا اوسکا باپ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ میرا بیٹا کافرون کی قید میں گرفتار ہو گیا اور اوسکی ماں بہت بیقراری اور بے صبری کرتی ہے اور اسکے ساتھ فقر و فاقہ کی بھی نہایت پہونچ گئی جو چیز سد رمق ہو سکے اوسکی بھی قدرت نہیں حضرت نے فرمایا کہ تو تقوی اختیار کر اور صابر رہ تو اور اوسکی ماں اکثر کہا کرے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ عوف نے اپنی عورت سمیت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول پر عمل کیا تھوڑی مدت میں عوف کا بیٹا مشرکون کی قید سے چھوٹا اور اونکی چار ہزار بکریاں ہنکائے ہوئے صحیح سلامت مدینہ منورہ میں آیا اور یہ آیت نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کرتا ہے وہ حلال روزی پاتا ہے وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ اور جو کوئی توکل کرتا ہے عَلَی اللّٰہِ اللہ پر اور اپنے کام اوسی پر چھوڑتا ہے فَهُوَ حَسْبُهٗ ط تو اللہ بس ہے اوسے کفایت مہم میں اِنَّ اللّٰہَ بیشک اللہ بَالِغُ اَمْرِهٖ پہونچانے والا ہے اپنے کام کو جس جگہ چاہے یعنی جو کچھ اللہ جل شانہ کی مراد ہوتی ہے وہ اوس سے فوت نہیں ہوتی قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ تحقیق کر دیا ہے اللہ نے اور پیدا کیا ہے لِكُلِّ شَیْءٍ ہر چیز کے واسطے فقیری ہو یا تونگری قَدْرًا اندازہ کہ اوس سے وہ چیز بڑھتی نہیں یا وقت کی مقدار مقرر کر دی ہے کہ آگے پیچھے نہیں پڑتا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اوسے مضبوط پکڑیں یعنی اوسپر کاربند ہوں تو اون سب کو کافی ہو یہ آیت وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّهٗ پڑھی اور چند بار اسکا اعادہ فرمایا اس آیت کی بنیاد تقوی اور توکل پر ہے تقوی بوستان

قرب کی خوشبو ہی اور رتبۂ معیت سے خبر دیتا ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اور توکل گلاب کفایت کی خوشبو ہی اور اوس سے ریحان محبت کی خوشبو مہکتی ہی کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُتَوَکِّلِیْنَ اور بے ان دو صفتوں کے طریق تحقیق میں قدم نہیں رکھ سکتے **بیت** سلوک را معنی را توکل باید و تقوی پا توکل مرکب راست و تقوی توشہ ہر دو چو جب طلاق دی ہوئی عورتوں کی عدت کا حکم نازل ہوا کہ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِہِنَّ ثَلٰثَۃَ قُرُوْٓءٍ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ جن عورتوں کو حیض نہیں ہوتا اونکی کیا عدت ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَالّٰٓـِٔیْ یَئِسْنَ** اور وہ عورتیں جو ناامید ہو گئی ہوں **مِنَ الْمَحِیْضِ** حیض سے بوڑھاپے کے سبب سے **مِنْ نِّسَآئِکُمْ** تمھاری عورتوں میں سے **اِنِ ارْتَبْتُمْ** اگر شک میں پڑے ہو اونکے حکم میں یعنی نہیں جانتے ہو **فَعِدَّتُہُنَّ** تو اونکی عدت کا زمانہ **ثَلٰثَۃُ اَشْہُرٍ** تین مہینے ہیں **وَّالّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ** اور اونکی عدت جو حائض نہیں ہوئیں کم سنی کی وجہ سے اونکی عدت بھی یہی تین مہینے مقرر ہیں **وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ** اور حمل والیاں **اَجَلُہُنَّ** اونکی عدت کی مدتیں **اَنْ یَّضَعْنَ** یہ ہیں کہ رکھیں **حَمْلَہُنَّ** اپنا حمل یعنی اونکے لڑکا پیدا ہو خواہ وہ طلاق دی ہوئی ہوں یا بیوہ ہو گئی ہوں **وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ** اور جو کوئی ڈرتا ہی خدا سے اور اوسکے احکام کی مراعات کرتا ہی **یَجْعَلْ لَّہٗ** ظاہر کرتا ہی خدا اوس متقی کے واسطے **مِنْ اَمْرِہٖ یُسْرًا** اوسکے کام سے آسانی یعنی اوسکا کام اوسپر سہل کر دیتا ہی **ذٰلِکَ** یہ جو کہا گیا **اَمْرُ اللّٰہِ اَنْزَلَہٗٓ** حکم خدا کا ہی کہ نازل کیا ہی اوسے **اِلَیْکُمْ** تمھاری طرف **وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ** اور جو کوئی ڈرتا ہی عذاب الٰہی سے اور اوسکے حکم مانتا ہی **یُکَفِّرْ** چھپاتا ہی اللہ **عَنْہُ** اوس سے **سَیِّاٰتِہٖ** اوسکی برائیاں یعنی عفو کرتا ہی **وَیُعْظِمْ** اور بڑا کرتا ہی **لَہٗٓ** اوسکے واسطے **اَجْرًا** اجر یعنی اوسکو اجر زیادہ دیتا ہی **اَسْکِنُوْہُنَّ** ساکن کرو طلاق دی ہوئی عورتوں کو **مِنْ حَیْثُ سَکَنْتُمْ** جہاں تم ساکن ہو **مِّنْ وُّجْدِکُمْ** اپنی وسعت اور طاقت سے یعنی اپنی طاقت اور سکت کے موافق اونکے رہنے کی جگہ مقرر کرو **وَلَا تُضَآرُّوْہُنَّ** اور رنج نہ دو طلاق دی ہوئی عورتوں کو خرچ اور گھر کی طرف سے **لِتُضَیِّقُوْا** اسواسطے کہ تنگ کرو **عَلَیْہِنَّ** اونپر اونکے رہنے کی جگہ اور اونکو نکلجانا ضرور پڑے **وَاِنْ کُنَّ** اور اگر ہوں طلاق دی ہوئی عورتیں **اُولَاتِ حَمْلٍ** حمل والیاں **فَاَنْفِقُوْا عَلَیْہِنَّ** تو خرچ دو اونکو **حَتّٰی یَضَعْنَ حَمْلَہُنَّ** اوسوقت تک کہ اپنا وضع حمل کریں **فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَکُمْ** پھر اگر دودھ پلائیں یہ عورتیں علاقہ نکاح منقطع ہو جانے کے بعد تمھارے لڑکوں کو **فَاٰتُوْہُنَّ** تو دو اونکو **اُجُوْرَہُنَّ** اونکی اجرتیں دودھ پلانے پر **وَاْتَمِرُوْا** اور مشورہ کرو **بَیْنَکُمْ** ایک دوسرے کے درمیان فرزند کے باب میں **بِمَعْرُوْفٍ** نیکی کے ساتھ دودھ پلانے اور اوسکی اجرت کے باب میں **وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ** اور اگر دشواری اور تنگی کرو گے ماں باپ دودھ پلانے اور اوسکی اجرت میں یعنی شوہر اجرت دینے سے انکار کرے یا عورت دودھ نہ پلائے **فَسَتُرْضِعُ** تو دودھ دینے کو چاہو **لَہٗٓ** اوس بچے کے واسطے **اُخْرٰی** دوسری عورت کو یعنی اپنے لڑکے کے واسطے انا رکھو اور ماں پر جبر اور زبردستی نہ کرو **لِیُنْفِقْ** چاہیے کہ خرچ دے **ذُوْ سَعَۃٍ** وسعت اور مقدرت والا **مِّنْ سَعَتِہٖ** اپنی وسعت سے یعنی اپنی طاقت کے موافق طلاق دی ہوئی عورت کو خرچ دے **وَمَنْ قُدِرَ** اور جو شخص کہ تنگ کی گئی ہی **عَلَیْہِ رِزْقُہٗ** اوسپر اوسکی

روزی یعنی جو شخص فقیر اور تنگدست ہو فَلْيُنْفِقْ پس چاہیے کہ خرچ کرے مِمَّآ اٰتٰىهُ اللّٰهُ اوس چیز میں سے جو خدا نے اوسکو دی ہو لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ تکلیف نہیں دیتا اللہ نَفْسًا کسی کو اِلَّا مَآ اٰتٰىهَا مگر اوس چیز کی جو اوسے عطا کی ہو ہاں میں سے یعنی اللہ اوس چیز کی تکلیف بندوں کو نہیں دیتا جسکی طاقت اونکو نہو سَيَجْعَلُ اللّٰهُ قریب ہو کہ ظاہر کردے اللہ بَعْدَ عُسْرٍ سختی اور تنگدستی کے بعد يُسْرًا ع آسانی اور فراخ دستی وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت دیہاتی ہیں کہ نادانی اور عناد کی رو سے عَتَتْ انکار کیا اونھوں نے عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا حکم سے اپنے رب کے وَرُسُلِهٖ اور پیغمبر کی بات سے فَحَاسَبْنٰهَا پھر حساب کرینگے ہم اونسے قیامت میں حِسَابًا شَدِيْدًا احساب سخت کہ اوسمیں مناقشہ نہوگا کافی عَذَّبْنٰهَا اور عذاب کیا ہمنے اونپر دنیا میں عَذَابًا نُّكْرًا ○ عذاب بڑا ہولناک جیسے قوم لوط پر یا قیامت کے دن حساب کے بعد ہم اونپر عذاب کرینگے فَذَاقَتْ پھر چکھا اون گانوں والوں نے وَبَالَ اَمْرِهَا وبال اپنے کام کا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا اور تھا انجام اونکے کام کا خُسْرًا ○ نقصان اوٹھانا اور اس سے بدتر اور بڑھکر کونسا نقصان ہو کہ جنت اور دیدار الٰہی سے محروم ہونگے اور قید خانۂ دوزخ اور عذاب دردناک میں مبتلا ہونگے اَعَدَّ اللّٰهُ تیار کیا ہی اللہ نے لَهُمْ منکروں کے واسطے عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت دونوں جہان میں فَاتَّقُوا اللّٰهَ پس ڈرو عذاب الٰہی سے يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ ۵ اے عقل والو الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۵ وہ جو ایمان لائے قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ تحقیق کر بھیجی ہی اللہ نے اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ○ تمہاری طرف نصیحت یا شرف کہ قرآن شریف ہی اور بھیجا تمہارے پاس رَسُوْلًا رسول کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور قرآن کو حق تعالیٰ نے شرف فرمایا اسواسطے کہ دنیا میں شرف اور عقبی میں بزرگی قرآن پڑھنے اور اوسپر عمل کرنے کے ساتھ بندھی ہوئی ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ ذکر قرآن ہی اور رسول یعنی بھیجے ہوئے خدا کے جبرئیل امین ہیں اور بعضوں نے کہا ہی کہ رسول بدل ہی ذکر سے اور ذکر وہی رسول ہی یعنی ذاکر اور نصیحت کرنے والا اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ ذکر یہ کلام تمام ہوا اور رسول منصوب ہی محذوف کے سبب سے تقدیر کلام یہ ہی کہ متابعت کرو رسول کی جو ہمیشہ يَّتْلُوْا پڑھتا ہی عَلَيْكُمْ تمپر اٰيٰتِ اللّٰهِ آیتیں قرآن کی کہ خدا کا کلام ہی مُبَيِّنٰتٍ ظاہر کرنے والا اور بکرنے مُبَيِّنَاتٍ کی بے کو زبر پڑھا ہی یعنی ظاہر کی گئیں اور حق تعالیٰ نے ذکر اور رسول کو بھیجا لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تاکہ نکالے خدا یا قرآن یا رسول اون لوگوں کو جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے ہیں اونھوں نے کام اچھے مِنَ الظُّلُمٰتِ گمراہی کی تاریکی سے اِلَى النُّوْرِ ہدایت کی روشنی کی طرف یا باطل سے نکالے حق کی طرف یا جہل سے علم کی جانب وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ اور جو کوئی ایمان لائے خدا کا اور تصدیق کرے اوسکے رسول کی وَيَعْمَلْ صَالِحًا اور کرے کام اچھے اور پاک یعنی ریا اور بناوٹ اور غرض سے خالص يُّدْخِلْهُ داخل کریگا اوسکو اللہ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ جنتوں میں کہ جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے مکانوں کے نیچے سے نہریں خٰلِدِيْنَ ہمیشہ رہنے والے ہیں فِيْهَآ جنت میں اَبَدًا ہمیشہ بے زوال اور بے انتقال قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ تحقیق کر خوب تیار کیا ہی اللہ نے بہشت میں لَهٗ اون مومنوں کے واسطے جو نیک کام کرتے ہیں رِزْقًا ع روزی اور کیا خوب روزی اَللّٰهُ خدا نے برحق الَّذِيْ

ع

معانقہ عند المتقدمین

خَلَقَ وہی جسنے پیدا کیے سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان ایک پر ایک وَّمِنَ الْاَرْضِ اور پیدا کی زمین مِثْلَهُنَّ مانند آسمانوں کے ایک کے نیچے ایک اور بعضوں نے مِثْلَهُنَّ کو عدد پر حمل کیا ہی یعنی زمینیں بھی سات پیدا کی ہین يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ اوترتا ہی حکم الٰہی اور اوسکی قضاو قدر بَيْنَهُنَّ آسمانون اور زمینون مین یعنی اوسکا حکم آسمان اور زمین مین سب جگہ جاری ہی اور ہر طبقہ زمین و آسمان مین اوسکا امر اور اوسکی خلق ہی اور سب کو پیدا کیا لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ تاکہ جان لو کہ خدا عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ سب چیز ین پیدا کرنے پر قَدِيْرٌ ۙ قادر ہی وَّاَنَّ اللّٰهَ اور بیشک اللہ نے اپنا حکم سب پر جاری کیا ہی تاکہ تم جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے قَدْ اَحَاطَ یقینی گھیر لیا ہی بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ سب چیز کو علم کی رو سے یعنی اوسکا علم اور اوسکی قدرت سب چیزون کو گھیرے ہی موجودات عینی اور موجودات غیبی مین سے کوئی چیز اوسکے علم اور قدرت سے خارج نہین ہی رباعی رمز لیست زیر قدرتش کن فیکون ؛ باد انش او یکی ست بیرون و درون ؛ در غیب و شہادت ذرۂ نتوان یافت ؛ از دائرۂ قدرت و علمش بیرون

ع ۵

سورۃ التحریم مدنیۃ وھی اثنتا عشرۃ آیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

سورۂ تحریم مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بارہ آیتین ہین



نقل ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہد کے شربت کو دوست رکھتے تھے ایک وقت مین حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس کسیقدر شہد تھا جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے گھر مین وقت افروز ہوتے تو حضرت زینب شربت بناتین اور حضرت کو اس سبب سے اونکے گھر مین زیادہ توقف ہوتا یہ بات بعض ازواج طاہرات کو گران گذری ام المؤمنین حضرت بی بی عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما نے اس بات پر اتفاق کیا اور یہ امر ٹھہرلیا کہ جب حضرت وہان سے شہد کا شربت پیکر تشریف لائین تو ہم مین سے ہر ایک کہے کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہی اور مغافیر ایک درخت کا گوند ہی کہ اوسے عرفط کہتے ہین اوسمین بُری بو ہوتی ہی اور حضرت اچھی بو کو دوست رکھتے تھے اور بُری بو سے محترز رہتے تھے پس حضرت ایک دن شہد کا شربت پیکر جس بی بی کے پاس تشریف لائے ہر ایک نے کہا کہ یا رسول اللہ آپ مین سے مغفور کی بو آتی ہی آپ نے جواب مین فرمایا کہ مین نے مغفور تو نہین کھایا مگر زینب کے گھر شہد کا شربت پیا ہی بیضاوی بولین کہ شہد کی مکھیون نے عرفط کی کلی چوسی ہوگی امام زاہد نے لکھا ہی کہ جب یہ صورت مکرر واقع ہوئی تو حضرت نے فرمایا کہ حَرَّمْتُ الْعَسَلَ عَلٰى نَفْسِيْ فَوَاللّٰهِ لَآ اَكُلُهٗ اَبَدًا یعنی مین نے حرام کر لیا شہد اپنی ذات پر پس قسم اللہ کی نہ کھاؤنگا مین اوسے کبھی اور یہ قسم آپ نے اسواسطے کھائی کہ دوبارہ کوئی آپ کو شہد نہ کھلائے پلائے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے برگزیدہ و پیغمبر لِمَ تُحَرِّمُ کیون حرام کرتا ہی تو مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ جو چیز حلال کر دی ہی خدا نے لَكَ تیرے واسطے یعنی شہد اور بہت مشہور یہ روایت ہی کہ حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا کی باری کے دن آپ انکے گھر تشریف لیگئے وہ آپکی اجازت سے اپنے والد ماجد کو دیکھنے گئی تھین آپ نے حضرت ماریہ قبطیہ کو طلب فرما کر اپنی خدمت سے سرفراز کیا حضرت حفصہ اس بات سے مطلع ہوئین اور رنج ظاہر کیا حضرت نے فرمایا کہ اے حفصہ تو راضی نہین ہی کہ مین اوسے اپنے اوپر حرام کر لون حضرت حفصہ نے عرض کی کہ مین راضی ہوون یا رسول اللہ

آپ نے فرمایا کہ یہ بات تمہارے پاس امانت ہے تمہین چاہیے کہ کسی سے نہ کہنا اونھون نے قبول کیا جیسے ہی حضرت اونکے گھر سے باہر آئے
فوراً حضرت بی بی حفصہ نے حضرت بی بی عائشہ رضی اللہ عنہما سے یہ بات کہدی اور مبارکباد دی کہ بارے قبطیہ سے ہمنے نجات پائی جب
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بی بی عائشہ کے گھر تشریف لیگئے تو اونھون نے رمز و کنایہ مین یہ حکایت کہی اور یہ سورت
نازل ہوئی کہ یارسول اللہ تم اپنے اوپر اوسے کیون حرام کرتے ہو جسے خدا نے تمپر حلال کردیا یعنی ماریہ قبطیہ کو اور تم قسم کھاتے ہو بتلیغے
ڈھونڈھتے ہو اس حرام کرلینے سے مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ خوشنودی اپنی بیبیون کی وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ اور اللہ بخشنے
والا ہے تمہارے قسم کھانے کو رَّحِيْمٌ ○ مہربان ہے کہ اوسنے قسم کا کفارہ مقرر کردیا ہے کہ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ بیشک مقرر کیا ہے
خدا نے اور بیان کردیا ہے لَكُمْ تمہارے واسطے تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ کھولنا اور توڑنا تمہاری قسمون کا کفارہ کے ساتھ یعنی
جو کچھ قسم کے سبب سے باندھتے ہو اوسے کفارہ سے کھول سکتے ہو اور قسم کے کفارہ کا بیان سورۂ مائدہ مین ہے وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ
اور اللہ تمہارا دوست ہے اور تمہارے کامون کا متولی وہی کرتا ہے جسمین تمہارے کام کی درستی ہے وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ جاننے والا
بندون کی مصلحتین الْحَكِيْمُ ○ پکا کام کرنے والا ہے چیزین جو کہ بندون کی نسبت کہتا ہے یا کرتا ہے وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ
اور یاد کرو ای مومنو جب راز کہا پیغمبر نے اور پوشیدہ کیا اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ اپنی بعضی بیبیون یعنی حضرت حفصہ کی طرف
حَدِيْثًا بات کو کہ بی بی ماریہ قبطیہ کو اپنے اوپر حرام کرلینا ہے یا شہد کو یا حضرت شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خلافت کا ذکر کرکے حضرت
حفصہ سے آپ نے پوشیدہ کیا تھا اور اونھون نے حضرت بی بی عائشہ سے ظاہر کردیا فَلَمَّا نَبَّاَتْ پھر جب آگاہ کردیا حضرت بی بی حفصہ نے
حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کو یہ اوس بات سے وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ اور ظاہر کردیا اللہ نے اپنے رسول کو اور آگاہ کردیا عَلَيْهِ
اوس بات کو حضرت حفصہ کے ظاہر کردینے پر تو عَرَّفَ پہچنوادی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی حفصہ کو اور جتادی
بَعْضَهٗ بعضی وہ بات یعنی مین نے وہ جو تمسے فلان فلان بات کہی تھی اور تمنے اونمین سے اسقدر بات ظاہر کردی یعنی بی بی ماریہ قبطیہ
کو حرام کرلینا وَاَعْرَضَ اور منہ پھیرا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عَنْ بَعْضٍ بعض دوسری سے یعنی خلافت شیخین مراد یہ ہے
کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کرم کی راہ سے سب باتین نہین جتائین حالانکہ حضرت بی بی حفصہ نے رسول مقبول کی سب
پوشیدہ باتین کہدی تھین تو آپ وہ سب باتین حضرت حفصہ کے سامنے منہ پر نہین لائے فَلَمَّا نَبَّاَهَا پھر جب آگاہ کیا حضرت نے
بی بی حفصہ کو یہ اوس بات سے جسکی اطلاع خدا نے آپ کو دی تھی تو قَالَتْ کہا بی بی حفصہ نے کہ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا
کسنے یہ خبر دی آپ کو کہ مین نے آپکا راز فاش کردیا قَالَ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ نَبَّاَنِيَ
الْعَلِيْمُ خبر دی مجکو خدا نے جو جاننے والا ہے دل کی چھپی باتین الْخَبِيْرُ ○ خبر رکھنے والا پوشیدہ بھیدون کی اِنْ تَتُوْبَآ اگر تو یہ
کرو تم دونو ای حفصہ اور ای عایشہ اور پھرو اِلَى اللّٰهِ خدا کی طرف اور حضرت کا دل ستانے مین باہم پشت پناہ نہو تو تمہارے واسطے
بہتر ہوگا فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا پس تحقیق کہ پھر گئے ہین دل تمہارے صواب سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھید کی محافظت
نہین کرتین وَاِنْ تَظٰهَرَا اور اگر باہم پشت پناہ ہوگی تم دونو عَلَيْهِ رسول کا دل ستانے مین فَاِنَّ اللّٰهَ تو یقینی اللہ هُوَ

مَوْلٰهُ وہ تو یار اور مدد گار ہی اپنے پیغمبر کا آپکو نصرت دیگا وَجِبْرِيْلُ اور جبریل اونکے رفیق ہین مدد گاری کرینگے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ اور مومن صالح اونکے تابع اور معین ہین ان مومنون سے سب صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہین اور ایک قول کے موافق حضرت صدیق اور حضرت فاروق کہ حضرت بی بی عایشہ اور حضرت بی بی حفصہ رضی اللہ عنہم کے والد ہین اور آپ کے معاون ہین کہ آپکی خوشی اپنی اولاد کی خوشی پر اختیار کرینگے اور مجاہد نے کہا ہی کہ صالح المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہین وَالْمَلٰٓئِكَةُ اور سب فرشتے آسمان اور زمین کے بَعْدَ ذٰلِكَ باوجود اس بات کے خدا اور جبریل اور صحابہ آپکے یار ہین ظَهِيْرٌ ۝ مدد گار اور معاون اور ایک دوسرے کے پشت پناہ ہین آپکی یاری اور خدمتگاری ہین عَسٰى رَبُّهٗٓ شاید کہ اوسکا رب اِنْ طَلَّقَكُنَّ اگر وہ طلاق دے تمکو یہ آپکی بیبیون کو خوف دلانا ہی یعنی بالفرض اگر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمکو طلاق ہین تو اوسکا رب شاید اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ یہ کہ بدلدے اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ بیبیان بہتر تمسے یہ قدرت سے خبر دینا ہی اس امر کے واقع ہونے سے خبر دینا نہین ہی اسواسطے کہ خدا جانتا تھا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلاق نہ دینگے پھر اون بیبیون کی تعریف فرماتا ہی جو اوسکی قدرت مین اپنے رسول کے واسطے بدل دینا نہین کہ مُسْلِمٰتٍ اقرار کرنے والیان وحدانیت کی یا حکم الٰہی ماننے والیان مُّؤْمِنٰتٍ تصدیق کرنے والیان یا باور رکھنے والیان یا اخلاص لانے والیان قٰنِتٰتٍ نمازی یا فرمانبردار تٰٓئِبٰتٍ توبہ کرنے والیان گناہ سے یا درگاہ خدا کی طرف رجوع لانے والیان عٰبِدٰتٍ بندگی بجالانے والیان یا زاری کرنے والیان سٰٓئِحٰتٍ ہجرت کرنے والیان یا روزہ رکھنے والیان ثَيِّبٰتٍ شوہر کو دیکھے ہوئین وَّاَبْكَارًا ۝ اور کنواریان ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ شوہر دیکھی ہوئی تو آسیہ فرعون کی جورو ہی اور کنواری حضرت مریم حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی مان کہ حق تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہی کہ قیامت کے دن ان دونون بیبیون کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بی بی بنائیگا يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ نگاہ رکھو اپنی جانون کو گناہ ترک کرکے وَاَهْلِيْكُمْ اور اپنے لوگون اور اولاد کو نصیحت کرکے نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ آگ سے جسکا ایندھن لوگ ہونگے یعنی کافر جن اور انسان وَالْحِجَارَةُ اور پتھر گندھک اوسکی گرمی تیز کرینگا یا پتھر کے بت جنمین کافر پوجتے ہین یا احبار اور راہبون کے خزانے سونے چاندی کے کہ اصل اور منشا اونکا پتھر ہی نظم زر و سیم اندر سنگ زرد و سفید ہا مدرین سنگہا مبند امید ہا ولی از سنگ سخت تر باید ؛ کہ ز سنگیش راحت افزاید ؛ دل ازین سنگ اگر تو بر کنی ؛ سر حسرت بسے بسنگ زنی ؛ عَلَيْهَا اوس آگ پر مَلٰٓئِكَةٌ فرشتے ہین یعنی متعین اور موکل ہین دوزخ پر غِلَاظٌ سخت کلام کرنے والے شِدَادٌ سخت کام کرنے والے قوی کہ دوزخیون کو نہ اونسے لڑنے کی قوت نہ اونکے قبضہ سے بھاگ جانے کی مجال اور طاقت ہوگی لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ نافرمانی نہ کرینگے خدا کی مَآ اَمَرَهُمْ اوس چیز مین جو کہ حکم کریگا وہ اونکو یعنی رشوت سے فریب مین آئینگے کہ خدا کے حکم کی مخالفت کرین وَيَفْعَلُوْنَ اور کرتے ہین مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝ جو کچھ حکم کیے جاتے ہین تبیان مین لکھا ہی کہ دوزخ کے فرشتون کو کافرون کو عذاب کے سبب سے اوتنی لذت حاصل ہوگی جتنی لذت جنتیون کو جنت کی نعمتون سے حاصل ہوگی جب وہ فرشتے کافرون کو دوزخ کے کنارے لائینگے تو کافر عذر کرنا شروع کرینگے اور اخلاص کا دعوہ کرینگے تو حق تعالیٰ فرمائیگا یا فرشتے کہینگے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

كَفَرُوا اے کافرو لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ط عذر نہ کرو آج کہ اب عذر قبول نہیں ہے اور عذر سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اِنَّمَا تُجْزَوْنَ سوا اسکے نہیں کہ جزا دیے جاتے ہو مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اوس چیز کی جو دنیا میں تھے تم کرتے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے ایمان والو تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ توبہ کرو اللہ کی طرف تَوْبَةً نَّصُوْحًا توبہ خالص یعنی توبہ کرو اور پھر گناہ کے پاس نجاؤ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ توبہ نصوح یہ ہے کہ توبہ کرکے گناہ کی طرف نہ پھرے جیسے دودھ چھاتی کی طرف نہیں پھرتا حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ توبۂ نصوح کے دو رکن ہیں ایک تو ندامت گذرے ہوئے گناہ پر دوسرے عزمیت آیندہ گناہ نہ کرنے پر نظم توبہ چوں باشد پشیمان آمدن ✤ بر درِ حق نو مسلمان آمدن ✤ خدمتے از سر گرفتن بایناز ✤ با حقیقت رو بکردن از مجاز ✤ عَسٰى رَبُّكُمْ جب تم توبہ کرو تو شاید تمہارا رب اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ یہ کہ مٹاوے تم سے سَيِّاٰتِكُمْ تمہارے گناہ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ اور داخل کرے تمکو جنتوں میں کہ ہمیشہ جنکے نیچے نہریں جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اوسکے درختوں اور محلوں کے نیچے سے نہریں اور جنتوں میں داخل کرنا کب ہوگا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ اوسدن جب نجل کریگا اللہ پیغمبر علیہ السلام کو یعنی نہ اونکی ذات پر عذاب کریگا اور نہ گنہگاروں کے باب میں اونکی شفاعت رد فرمائیگا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ اور رسوا نہ کریگا اون لوگوں کو بھی جو رسول کے ساتھ ایمان لائے ہیں یعنی اونکی شفاعت بھی اونکے دوستوں کے باب میں قبول فرمائیگا نُوْرُهُمْ نور اونکا یعنی وہ نور جو خدا نے مومنوں کو عطا کیا ہے يَسْعٰى دوڑتا اور چلتا ہوگا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ اونکے آگے وَبِاَيْمَانِهِمْ اور اونکے داہنے پر اوسوقت جب پل صراط پر گذرینگے اور اوسوقت منافقوں کا نور بجھ جائیگا يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ کہینگے مومن کہ اے میرے رب اَتْمِمْ لَنَا پورا کر دے ہمارے واسطے نُوْرَنَا نور ہمارا یعنی ہمارا نور باقی رکھ تاکہ صراط پر سے صحیح سلامت ہم گذر جائیں وَاغْفِرْ لَنَا اور بخشدے ہمکو یعنی گناہ کی تاریکی سے پاک کر دے اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ بیشک تو سب چیز پر قَدِيْرٌ ۝ قادر ہے يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر خبر دینے والے یا بلند قدر جَاهِدِ الْكُفَّارَ جہاد کر کافروں پر تلوار سے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور منافقوں پر وعید سنا کر وَاغْلُظْ اور سختی کر عَلَيْهِمْ اونپر یعنی دونوں گروہ پر وَمَاْوٰىهُمْ اور ٹھکانا کافروں اور منافقوں کا اگر وہ ایمان نہ لائیں اور مخلص نہ ہو جائیں جَهَنَّمُ دوزخ ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور بری جگہ پھرنے کی دوزخ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا بیان کی اللہ نے ایک مثل لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا اون لوگوں کے واسطے جو نہ ایمان لائے اِمْرَاَتَ نُوْحٍ اور وہ مثل حضرت نوح کی عورت کی ہے کہ داغلہ اوسکا نام تھا وَاِمْرَاَتَ لُوْطٍ اور لوط علیہ السلام کی عورت کی کہ اوسے واہلہ کہتے تھے كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ دونوں عورتیں تحت دو بندوں کے مِنْ عِبَادِنَا ہمارے بندوں میں سے صَالِحَيْنِ دونوں نیک اور شایستہ فَخَانَتٰهُمَا پس خیانت کی اون دونوں عورتوں نے اون دونوں نیک بندوں کی نفاق اور دین میں مخالفت کرکے نوح علیہ السلام کی عورت تو قوم کے لوگوں سے کہتی تھی کہ وہ دیوانہ ہے اور لوط علیہ السلام کی عورت قوم کو حضرت لوط کے مہمانوں کی خبر کرتی کہ قوم کے لوگ اون مہمانوں کی آرزو اور خواہش بد فعلی واسطے کرتے جیسا کہ اونکے قصے میں گذرا فَلَمْ يُغْنِيَا پھر دفع نہ کی ان دونوں پیغمبروں نے عَنْهُمَا اون دونوں

عورتوں

عورتون سے مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا عذاب الٰہی مین سے کوئی چیز نوح علیہ السلام کی عورت تو غرق ہوگئی طوفان مین اور لوط علیہ السلام
کی عورت پر پتھر برسا وَقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ اور کہا جائیگا قیامت کے دن داخل ہو اور داخلہ سے کہ داخل ہو دوزخ مین مَعَ
الدّٰخِلِيْنَ ۝ داخل ہونے والے کافرون کے ساتھ اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ کافرون پر عذاب ہونا ہے اور انہین اور
پیغمبر مین جو نسبت ہے انکے کفر کے موجود ہوتے ہوے وہ نسبت کچھ فائدہ نہین دیتی وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا اور
بیان کی خدا نے مثل لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا اون لوگون کے واسطے جو ایمان لائے ہین امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اور وہ مثل
فرعون کی بی بی کی ہے یعنی آسیہ بنت مزاحم کی اِذْ قَالَتْ جب کہا اوسنے کہ رَبِّ ابْنِ لِيْ اے میرے رب بنا میرے واسطے
عِنْدَكَ اپنے پاس بَيْتًا گھر فِي الْجَنَّةِ بہشت مین یعنی مقام قرب مین مجھے جگہ دے لکھا ہے کہ جب آسیہ ایمان لائین
تو فرعون کے حکم سے لوگون نے اوسے چومیخا کرکے دھوپ مین ڈالدیا تو حق تعالیٰ نے فرشتون کو حکم فرمایا کہ اوسکے گرداگرد اپنے پرون سے
اوسپر سایہ کرلیا اور فرعون کے حکم سے ایک بڑا پتھر لاکر اوسکے سینہ پر رکھدیا تو آسیہ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے جنت مین گھر دے وَنَجِّنِيْ
اور نجات دے مجکو مِنْ فِرْعَوْنَ فرعون کے نفس خبیث سے وَعَمَلِهٖ اور اوسکے کام سے یعنی اوس سختی اور
عذاب سے جو وہ مجھپر کرتا ہے تیری توحید پر ایمان لانے کے سبب سے وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور
نجات دے مجکو ظالمون کی قوم سے کہ قبطی ہین اور فرعون کے تابع حق تعالیٰ نے اوس بی بی کی دعا قبول فرمائی اور پردہ
اوسکے سامنے سے اوٹھا دیا اور جنت مین اوسکا گھر اوسے دکھا کر اوسکی روح قبض کی جب اوسکی چھاتی پر پتھر رکھا تو
اوسکی روح نکل چکی تھی اکثر تفسیرون مین ہے کہ اوس بی بی کو حق تعالیٰ نے اوسکے جسم سمیت آسمان پر اوٹھالیا اور اب وہ جنت مین ہے
اس مثال کا حاصل یہ ہے کہ ایمان ہونے کی بدولت کافرون سے ملے ہونے نے اوسکو کچھ ضرر نہین کیا جسطرح حضرت نوح
اور لوط علیہما السلام کی عورتون کو کفر کے سبب سے انبیا سے ملے ہونے نے کچھ نفع نہین دیا اور یہ مثل حق تعالیٰ نے رسول
مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون اور سب ایمان والیون کے واسطے بیان فرمائی وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ
اور مریم عمران کی بیٹی کو الَّتِيْ اَحْصَنَتْ ایسی وہ کہ نگاہ رکھا اوسنے فَرْجَهَا اپنا دامن حرام اور برے کام سے
فَنَفَخْنَا پھر پھونکا ہمنے فِيْهِ اوسکے گریبان مین مِنْ رُّوْحِنَا اوس روح مین سے جو ہمنے پیدا کی تھی وَصَدَّقَتْ
اور تصدیق کی مریم نے بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا اپنے رب کے کلمات کی یعنی اون صحیفون کی جو انجیل کے قبیل
نازل ہوے تھے یا اون وعدون کو جو جبریل علیہ السلام نے خدا کی طرف سے اوسے کیے کہ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا
وَكُتُبِهٖ اور تصدیق کی مریم نے خدا کی کتابون کی یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی سب کتابون کی اور بکر نے بِكِتٰبِهٖ پڑھا ہے یعنی انجیل کی یا اوسکی
جو خدا نے لوح محفوظ مین اونکی اور اونکے بیٹے عیسی علیہما السلام کی حکایت لکھی تھی وَكَانَتْ اور تھین مریم مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝
فرمانبردارون مین سے یا ہمیشہ عبادت کرنے والی قَانِتِيْنَ مذکر کا صیغہ اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ حضرت مریم کی عبادت مردان کامل کی عبادت کے
حکم تھی حدیث مین ہے کہ مردون مین سے تو بہت کامل کو پہونچے ہین لیکن عورتون مین کامل نہین ہوئی مگر مریم عمران کی بیٹی اور آسیہ فرعون کی بی بی

ع ۵



سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورہ ملک مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے ہے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ تیس آیتین ہین

تَبٰرَكَ بزرگ اور برتر ہے اور ہمیشہ کو ثابت الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ وہ جسکے دست قدرت مین بادشاہی ہے
اور امور ملک مین تصرف کرنا یعنی جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ سب چیزون پر جو کچھ چاہے قَدِيْرُ ۙ قادر ہے
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وہ خدا جسنے پیدا کی موت وَالْحَيٰوةَ اور زندگی اس سے دنیا مین آدمیون کی موت اور آخرت مین
اونکی زندگی مراد ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نے موت کو ایک کھیری بھیڑ کی صورت پر پیدا کیا جسپر اوسکا گذر ہوتا ہے جسے اوسکی
بو پہونچتی ہے وہ مرجاتا ہے اور زندگی کو ایک بلق گھوڑی کی شکل پر پیدا کیا ہے وہ جسپر گذرتی ہے یا جسکو اوسکی بو پہونچتی ہے وہ زندہ ہوجاتا ہے
اور ایک قول کے موافق موت اور زندگی سے دنیا اور آخرت مراد ہے یعنی دنیا اور آخرت کو پیدا کیا لِيَبْلُوَكُمْ تاکہ آزمائے تمکو یعنی
تمھارے ساتھ آزمایش کرنے والون کا معاملہ کرے تاکہ معلوم ہوجائے کہ تکلیف کا گھر جو دنیا ہے اسمین اَيُّكُمْ کون تم مین سے
اَحْسَنُ عَمَلًا بہت نیک ہے عمل کی جہت سے یعنی کسکا اخلاص بہت بڑھا ہوا ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور خدا غالب ہے اپنی بادشاہی
مین ڈرنے والون کو شرمندہ نہین کرتا الْغَفُوْرُ ۙ بخشنے والا ہے اونکی خطائین الَّذِيْ خَلَقَ وہ خدا جسنے پیدا کیے سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ سات آسمان طِبَاقًا ؕ طبقہ طبقہ ایک ایک معالم مین ہے کہ آسمان دنیا ایک موج مضبوط ہوگئی ہے دوسرا آسمان سفید
ہے تیسرا لوہا چوتھا سیسا اور بعض نے کہا ہے کہ تانبا پانچوان چاندی چھٹا سونا ساتوان یاقوت سرخ مَا تَرٰى نہین دیکھتا ہے
دیکھنے والے فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ خدا کے پیدا کرنے مین آسمان کو مِنْ تَفٰوُتٍ کچھ خلل اور اختلاف اور تناقض اور عیب
اور کجی فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ پس پھیر آنکھ کو آسمان کی طرف تاکہ اوسمین تو غور اور فکر کرے هَلْ تَرٰى کچھ دیکھتا ہے تو مِنْ فُطُوْرٍ ۝
کوئی دراڑ یا نقصان ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ پھر دوبارہ پھیر آنکھ کو كَرَّتَيْنِ بار بار دیکھ تو کوئی بھی عیب تو پاتا ہے یعنی اگر ایک بار
دیکھنے سے معلوم نہو تو بار بار دیکھ يَنْقَلِبْ پھریگی اِلَيْكَ الْبَصَرُ تیری طرف تیری آنکھ خَاسِئًا ذلیل و عیب پانے سے
وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ اور وہ تھک جائیگا آسمان کی طرف دیکھنے سے یا پشیمان بہت نگاہ پھیرنے سے کہ ہر چند دیکھتا ہے اوسمین کوئی
عیب نہین پاتا وَلَقَدْ زَيَّنَّا اور تحقیق کہ زینت دی ہمنے السَّمَآءَ الدُّنْيَا آسمان دنیا کو یعنی وس آسمان کو جو زمین سے بہت
نزدیک ہے اور آرایش دی ہمنے بِمَصَابِيْحَ چراغون سے یعنی ستارون سے کہ راتون کو چراغون کی طرح روشن ہوتے ہین وَجَعَلْنٰهَا
اور کردیا ہمنے ستارون کو رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ہنکانے والا شیطانون کو جب چوری سے باتین سننے کو آسمان کا قصد کرتے ہین
وَاَعْتَدْنَا اور تیار کیا ہمنے لَهُمْ شیطانون کے لیے دنیا مین آگ کے تیرون سے جلنے کے بعد عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝
عذاب جلتی ہوئی آگ کا عقبی مین وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور اونکے واسطے جو کافر ہوے شیطان وغیرہ ہی بہم اپنے رب کے
ساتھ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ عذاب دوزخ کا ہے وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور جگہ پھرنے کی ہے دوزخ اِذَآ اُلْقُوْا جب

والے جائینگے کانوا فیہا دوزخ مین تو سمعوا لہا سنینگے دوزخ سے شہیقا آواز گدھے کی ایسی جو بہت بری اور مکروہ آواز
ہو یعنی جب کافرون کو دوزخ مین لائینگے تو دوزخ شور و فریاد کریگی وہی تفور ۷ اور وہ جوش مارریگی اور اونکو اپنے اندر لیجائیگی
جیسے گوشت جوش کھاتی ہوئی دیگ مین تکاد تمیز قریب ہوگا کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے دوزخ من الغیظ غصہ کے مارے
کافرون پر کلما القی جب ڈالا جائیگا فیہا دوزخ مین فوج گروہ مشرکون یا فاسقون یا ظالمون کا تو جو گناہ اونکے دوزخ مین
داخل ہونے کا سبب ہوگا اوسے سالہم پوچھینگے اونسے خزنتہا دوزخ کے خازن فرشتے ملامت کی رو سے کہ ای مشرکو اور
ای گنہگارو الم یاتکم کیا نہین آیا تمہارے پاس نذیر ۵ ڈرانے والا یعنی کوئی پیغمبر کیا تمہارے پاس معبوث نہین
ہوا جو تمکو خدا کی طرف بلاتا اور اس عذاب سے ڈراتا اور اس نصیحت سے تمکو بچاتا قالوا بلی تو کہینگے کہان قد جاءنا بیشک آیا
ہمارے پاس نذیر فکذبنا ڈرانے والا تو جھٹلائی ہمنے اوسکی بات یعنی پیغمبر کی تکذیب کرنے مین ہمنے زیادتی کی یہانتک
کہ رسول کرنے اور رسول ہونے کی ہمنے تکذیب کی وقلنا اور کہا ہمنے رسولون کو کہ کسی طرح ما نزل اللہ نہین اوتاری ہے
اللہ نے من شیء کوئی چیز جو تم کہتے ہو وعدہ و وعید امر نہی اور ہمنے کہا کہ ان انتم نہین ہو تم ای رسولو الا فی ضلل
کبیر مگر بڑی خطا مین کہ باوجود آدمی ہونے کے نبوت کا دعوی کرتے ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ یہ خطاب دوزخ کے فرشتون کا کافرون سے یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے جواب مین کہینگے کہ تم نہ تھے مگر بڑی گمراہی مین یا نہین ہو تم اب مگر بڑے عذاب مین وقالوا
اور کہینگے کافر کہ دنیا مین لو کنا نسمع اگر ہوتے ہم کہ سنتے پیغمبرون کی بات اور اونسے بحث نکرتے اور مطلبون اور معنون کی
تفتیش نہ کرتے اسواسطے کہ اونکے معجزات سے اونکے سچے ہونے کی علامتین اونکے احوال سے ظاہر تھین او نعقل یا سمجھ لیتے ہم اونکے
کلام کے معنی اور فکر کرتے اونکی حکمت کے نورون مین اسواسطے کہ اونکے اقوال اور افعال ہم معائنہ کرتے تھے تو ما کنا نہوتے ہم
آج فی اصحب السعیر ۶ دوزخ کے لوگون مین فاعترفوا پس اقرار کرینگے بذنبہم اپنے گناہ کا اور اوسوقت
اقرار کرنا کچھ فائدہ نہ دیگا فسحقا پس دوری ہو جیو میری رحمت سے لاصحب السعیر دوزخ کے رہنے والون کو ان
الذین یخشون بیشک وہ لوگ جو ڈرتے ہین ربہم اپنے رب کے عذاب سے بالغیب پوشیدگی کے ساتھ یعنی خوف
اشخار خلق سے چھپاتے ہین اور تنہائیون مین زاروفریاد کرتے ہین وقتے ہین عین المعانی مین ہی کہ غیب سے دل مراد ہے کہ خلق سے پوشیدہ ہے
اور خدا پر ظاہر ہی یعنی دل مین ڈرتے رہتے ہین لہم مغفرۃ اونکے واسطے بخشش ہی گناہون کی واجر کبیر اور
اجر بڑا کہ بہشت ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ سختیون اور مکروہات سے بخوف ہونا یعنی ڈرنے والون کو اوس چیز سے امان کی
خوشخبری ہی جس سے ڈرتے ہین نظم لاتخافوا مژدہ ترسندہ است ۔ ہر کہ می ترسد مبارک بندہ است ۔ خوف وخشیہ خاص
دانایان بود ۔ ہر کہ دانا نیست کی ترسان بود ۔ لکھا ہی کہ کفار قریش شہوات عیش مین مسرور اور مغرور ہو کر رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے باب مین بے ادبانہ باتین کہتے تھے اور چونکہ قرآن اوترنے کے ذریعے سے کئی مرتبہ اونکی باتون کا پردہ
کھل گیا تو باہم اونھون نے یہ تدبیر کی اور یہ رائے قرار دی کہ آپس مین محمد کی باتین آہستہ آہستہ کیا کرین تاکہ اونکا خدا

۷ یہ بھی ضمیر ہی

نہ سنے اور اونکو آگاہ نہ کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَاَسِرُّوْا** اور چھپاؤ **قَوْلَكُمْ** اپنی بات پیغمبر کے باب مین **اَوِ اجْهَرُوْا** یا ظاہر کرو اوسے یعنی دونون باتین اوسکے نزدیک یکسان ہین **اِنَّهٗ** بیشک خدا ے برحق **عَلِيْمٌ** جانتا ہی **بِذَاتِ الصُّدُوْرِ** ○ وہ چیز جو سینون مین ہی قبل اسکے کہ زبان پر آئے تو جو دل کی چھپی باتون سے واقف ہی اوسپر کچھ پوشیدہ نہوگا وہ دل کی بات زور سے کہین خواہ آہستہ **اَلَا يَعْلَمُ** کیا نہین جانتا ہی جو کچھ دلون مین ہی **مَنْ خَلَقَ** وہ جسنے پیدا کیے دل **وَهُوَ اللَّطِيْفُ** اور وہ جانتا ہی چیزون کے باطن اور اونکی حقیقتین **الْخَبِيْرُ** ○ آگاہ ہی موجودات کے ظاہر اور دقائق سے **هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ** وہ ہی خدا جسنے کیا **لَكُمُ الْاَرْضَ** تمھارے واسطے زمین کو **ذَلُوْلًا** نرم تاکہ اوسپر تمکو سیر کرنا اور چلنا آسان ہو **فَامْشُوْا** پس چلو **فِيْ مَنَاكِبِهَا** زمین کے اطراف و جوانب مین **وَكُلُوْا** اور کھاؤ **مِنْ رِّزْقِهٖ** روزی حلال خدا کی دی ہوئی جو اوسنے تمھارے واسطے مقرر اور مقدر کردی ہی **وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ** ○ اور اوسکی طرف ہی بازگشت تمھاری تو اوسکی شکرگزاری کرو ع **ءَاَمِنْتُمْ** کیا بیخوف ہوگئے تم اے کافرو **مَّنْ فِي السَّمَآءِ** اوس سے جو آسمان پر ہی تمھارے زعم مین یعنی حق تعالیٰ سے یا مقرب فرشتے سے جو عذاب پر مقرر ہی کہ وہ جبریل علیہ السلام ہین خلاصہ کلام یہ ہی کہ تم بیخوف ہوگئے ہو **اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ الْاَرْضَ** اس بات سے کہ حق تعالیٰ یا جبریل اوسکے حکم سے دھنسادین تمکو زمین مین **فَاِذَا هِيَ** پھر اوسوقت زمین تمھارے دھنسنے کے بعد **تَمُوْرُ** ○ پھرے اور اضطراب کرتی ہوئی تمکو بہت نیچے ڈالدے **اَمْ اَمِنْتُمْ** کیا تم نڈر ہوگئے **مَّنْ فِي السَّمَآءِ** اوس سے کہ آسمان مین ہی اوسکا عرش یعنی حق تعالیٰ یا اوسکا مقام آسمان مین ہی تمھارے زعم کے موافق یا مقرب فرشتہ حضرت جبریل جو آسمان پر ہین اونسے تم نڈر ہوگئے **اَنْ يُّرْسِلَ** یہ کہ بھیجے **عَلَيْكُمْ حَاصِبًا** سنگریزہ جیسے قوم لوط پر پتھر برسائے تھے **فَسَتَعْلَمُوْنَ** پھر جلدی جانوگے تم عذاب دیکھکر **كَيْفَ نَذِيْرِ** ○ کیسا تھا میرا ڈرانا اور اوس تمھارے جاننے سے کچھ فائدہ نہوگا **وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِيْنَ** اور تحقیق کہ تکذیب کی اپنے رسولون کی اونھون نے جو تھے **مِنْ قَبْلِهِمْ** پہلے اس زمانے کے کافرون سے یعنی اگلی امتون کے تکذیب کرنے والے اور اپنی تکذیب کی شامت سے ہلاک ہوے **فَكَيْفَ كَانَ** پھر کیسی تھی اونپر **نَكِيْرِ** ○ میری سختی یا میرا انکار یا میرا عذاب نازل کرنا **اَوَلَمْ يَرَوْا** کیا وہ نہین جانتے اور نہین دیکھتے **اِلَى الطَّيْرِ** چڑیون کی طرف **فَوْقَهُمْ** اپنے سرون پر ہوا مین **صٰٓفّٰتٍ** صف کھینچے اور قطار باندھے اپنے پر کھولے ہوے **وَّيَقْبِضْنَ** اور سمیٹ لیتی ہین بازو پھیلانے کے بعد **مَا يُمْسِكُهُنَّ** نہین نگاہ رکھتا اونکو ہوا مین خلاف طبع یا بازو پھیلانے اور سمیٹنے کے وقت **اِلَّا الرَّحْمٰنُ** مگر خدا بڑے رحم والا کہ اوسنے ہر ایک قسم کی چڑیا کو ایک خاص شکل صورت ہیئت طبیعت دی ہی اور اونکے اوڑنے کے اسباب ہوا مین مہیا کیے **اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ** بیشک خدا سب چیزین **بَصِيْرٌ** ○ دیکھتا ہی **اَمَّنْ** آیا کون ہی جو کہہ سکے کہ **هٰذَا الَّذِيْ** یہ وہ ہی جو حمایت کی رو سے **هُوَ جُنْدٌ** وہ مددگار ہی اور لشکر **لَّكُمْ** تمھارے واسطے **يَنْصُرُكُمْ** مدد دیتا ہی **مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ** خدا کے سوا اوسکے عذاب اور غصہ سے **اِنِ الْكٰفِرُوْنَ** نہین ہین کافر **اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ** ○ مگر فریب مین شیطان کے کہ وہ کہتا ہی کہ تمپر عذاب نہ نازل ہوگا **اَمَّنْ هٰذَا**

ع ۱۴

وقف ضرورت وقف غفران

الَّذِيْ آیا وہ کون ہی جو اشارہ کرسکے اوسکی طرف کہ یہ وہ ہی جو محض عنایت سے یَرْزُقُكُمْ روزی دیتا ہی تمکو اِنْ اَمْسَكَ
اگر روکے اللہ رِزْقَهٗ اپنی روزی تمسے مینہہ روک کے یا وہ اسباب باطل اور زائل کرکے جو رزق حاصل ہونے کے وسیلے
اور واسطے ہین یعنی اگر خدا تمسے رزق روکے تو وہ کون ہی جو تمکو روزی دے سکے اور کافر جانتے ہین کہ خالق اور رازق وہی ہی اور اونکا
کفر نادانی کے سبب سے نہین بَلْ لَّجُّوْا بلکہ لڑے اور بڑے ہین فِيْ عُتُوٍّ لڑائی اور تکبر مین حق کے ساتھ وَّنُفُوْرٍ ○ اور
بھاگنے مین حق سے اور راستی سے نفرت کرنے مین اَفَمَنْ يَّمْشِيْ کیا جو کوئی چلتا ہی مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ سر جھکائے
اپنے مُنھ پر یعنی سر جھکائے چلتا ہی کہ آگے پیچھے داہنے بائین نہین دیکھتا اَهْدٰٓى بہت راہ پائے ہوئے ہی اَمَّنْ يَّمْشِيْ
یا وہ جو چلتا ہی سَوِيًّا سیدھا کھڑا اور سب طرف دیکھتا ہی اور وہ چلتا ہی عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ○ سیدھی راہ پر
جو مقصد اور منزل مقصود کو پہونچا دینے والی ہی یہ مثل گمراہ کافر کے واسطے ہی جو گمراہی کے جنگل مین حیران اور سرگردان جاتا ہی اور مومن راہ
پایا ہوا کہ راہ حق پر بصیرت کی رو سے چلتا ہی ربا عی فرق ست میان آنکہ از روے یقین ✣ بادیدۂ بینا رود اندر رہ دین ✣ باآنکہ
دو چشم بستہ بے دست کسے ✣ ہر گوشہ ہمیرود بظن و تخمین ✣ قُلْ هُوَ الَّذِيْٓ کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکون سے کہ وہ خدا جسکی
طرف مین تمکو بلاتا ہون وہ وہ ہی جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْشَاَكُمْ پیدا کیا تمکو وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور دی اوسنے تمکو
سماعت تاکہ حق باتین سنو وَالْاَبْصَارَ اور آنکھین تاکہ قدرت کی دلیلین دیکھو وَالْاَفْـِٕدَةَ اور دل تاکہ کلمات الٰہی کے
معنون اور مصنوعات بادشاہی کی باریکیون مین فکر اور غور کرو اور تم بہت دیکھتے سنتے ہو مگر قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ○
تھوڑا سا شکر کرتے ہو ان نعمتون کا قُلْ هُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ کہ خدا وہ خدا ہی کہ پیدا کرنے کے بعد اوسنے تمکو پراگندہ کیا فِي
الْاَرْضِ زمین مین یعنی ہر ایک کو ایک منزل اور مکان اور راہ اور کام دیا تاکہ تم عبادت کرو اور فرمانبرداری کرتے ہو وَاِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ○
اور اوسکی طرف پھیرے جاؤ گے تاکہ اپنے کامون اور اپنی باتون کی جزا پاؤ وَيَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہین مشرک پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اور اونکے یارون سے کہ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ کب ہی یہ وعدہ حشر کا اور جزا کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○
اگر ہو تم سچے قُلْ کہہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اِنَّمَا الْعِلْمُ سوا اسکے نہین کہ قیامت کا علم یعنی
اوسکے آنے کا وقت جاننا عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس ہی اوسکے سوا اور کوئی اسکی اطلاع نہین رکھتا وَاِنَّمَآ اَنَا اور نہین
ہون مین مگر نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ ڈرانے والا ظاہر یعنی قیامت آنے سے مین تمکو ڈراتا ہون مگر اوسکے آنے کا وقت مین نہین
جانتا فَلَمَّا رَاَوْهُ پھر جب دیکھینگے وعدہ کی ہوئی کو کہ وہ قیامت ہی زُلْفَةً اپنے نزدیک تو سِيْٓـَٔتْ بُرے ہونگے اور بگڑ جائینگے
وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مُنھ اونکے جو کافر ہوئے یعنی غم اور رنج کا اثر اونکے چہرون سے ظاہر ہوگا وَقِيْلَ اور کہا جائیگا یعنی دوزخ کے
فرشتے اونسے کہینگے کہ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○ یہ وہ ہی کہ تھے تم ہمیشہ اوسکی تمنا کرتے تھے اور اوسکی
طلب مین جلدی کرتے تھے امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ کافر ہمیشہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت کی تمنا اور آپ کے
اصحاب کے ہلاک ہونے کی آرزو رکھتے تھے حق تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا کہ قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہتا ہون مجکو کہ اِنْ

اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ اگر ہلاک کرے خدا مجکو وَمَنْ مَّعِيَ اور وہ جو میرے ساتھ ہین مومن اَوْ رَحِمَنَا یا بخشے ہمکو اور ہماری اجل مین
تاخیر کرے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ پناہ دے کافرون کو مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ عذاب دردناک سے یعنی ہماری
موت سے تمکو کچھ فائدہ نہین اور ہماری زندگی تمپر سے عذاب دفع کریگی مراد یہ ہی کہ ایمان اور توحید کے سوا عذاب الٰہی سے تمکو کوئی نجات
دینے والا نہین تو اورون کی موت کے انتظار مین رہنا کیا فائدہ دیگا قُلْ کہدو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسپر ایمان لانا نجات کا سبب ہی
هُوَ الرَّحْمٰنُ وہ ہی خدا بڑا رحم کرنے والا اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لائے ہمارے ہون مین اوسکا وَعَلَيْهِ اور اوسپر اوسکے غیر پر نہین تَوَكَّلْنَا
توکل کیا ہی ہمنے اور اپنا کام اوسپر ہمنے چھوڑا ہی فَسَتَعْلَمُوْنَ پس قریب ہی کہ جانوگے تم یعنی عذاب دیکھکر تم معلوم کرلوگے کہ حقیقت مین
مَنْ هُوَ کون ہی وہ ہم یا تم فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ کھلی ہوئی گمراہی مین قُلْ اَرَءَيْتُمْ کہدو بتاؤ مجکو کہ اِنْ اَصْبَحَ
اگر ہوجائے مَآؤُكُمْ تمہارا پانی یعنی چاہ زمزم کا پانی یا پیمون حضرمی کے کنوے کا پانی غَوْرًا زمین کے اندر گیا ہوا اسطرح
کہ ڈول رسی اوس تک نہ پہونچے فَمَنْ تو کون ہی وہ جو يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ لائے تمہارے واسطے پانی مَّعِيْنٍ ○ ع جاری یا ظاہر ع ۱۶
ایسا کہ سب دیکھین بعض صحابہ کا قول ہی کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّ الْعَالَمِيْنَ تفسیر زاہدی مین مذکور ہی کہ ایک شخص نے
سنا کہ ایک معلم اپنے شاگرد کو پڑھاتا تھا کہ فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ تو اوس ملعون زندیق نے جواب یا کہ بِالْمُعَوِّلِ وَالْمُعِيْنِ یعنی بیلچہ اور مددگار سے
سبب سے پانی کو پھر نکال لینگے اوسی رات کو اندھا ہوگیا اور ہاتف نے آواز دی کہ یہ تیری آنکھ کے چشمہ کا پانی غائب ہوگیا کہ بیلچہ اور مددگار سے
پھیر لائین مثنوی معنوی مین ہی مثنوی فلسفی و منطقی مستہان ✤ میگذشت از سوے مکتب آن زمان ✤ چونکہ بشنید آیتے آن ناپسند ✤
گفت آریم آب را ما بر بلند ✤ یا بزخم بیل و تیزی تبر ✤ آب را آریم از پستی زبر ✤ شب بخفت و دید از یک شیر مرد ✤ دو طپانچہ ہر دو چشمش
کور کرد ✤ گفت ہان زین چشمہ چشمم اے شقی ✤ یا بتزویر برآر اصادقی ✤ زود برجست و دو چشمش کور دید ✤ نور فائض از دو چشمش ناپدید ✤



سُوْرَةُ نٓ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اِثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً
وفی بعض المصاحف سورۃ النون والقلم		
سورہ ن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	باون آیتین ہین ۵۲

نٓ حروف مقطعہ قانون حساب سے عددون پر دلالت کرتے ہین اور بعضون کے قول کے موافق یہ ہی کہ اس امت کے ملک اور بادشاہی کی
نہایت اوس سے جان سکتے ہین مگر ایک کی فہم اوسے نہین پہونچ سکتی اور یہودی اوسمین سے بعض کو لیا اور بعض کو چھوڑ دیا اور اوپر مشتبہ ہوگیا
جیسا کہ سورہ آل عمران مین ذکر ہوا اور بعض علما اوسے اسمار الٰہی کے حروف اول جانتے ہین جیسا کہ حروف نون مین کہا ہی کہ اسم
نور اور ناصر کا اول ہی اور معالم مین کہا ہی کہ اسم رحمن کا آخر ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سورت کا نام ہی یا لوح نور ہی یا بہشت مین ایک
نہر کا نام ہی یا مومنون کے واسطے نصرت الٰہی کی قسم ہی اور بہت صحیح اور مشہور یہ بات ہی کہ نون مچھلی کا نام ہی اور اوس سے مچھلی کی
جنس مراد ہی یا وہ مچھلی مراد ہی جسکی پشت پر زمین ہی اور اوسے لیوثا کہتے ہین یا بہموت اور وسیط مین اپنی اسناد صحیح کے ساتھ حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ پہلی چیز جو

خدا نے پیدا کی وہ قلم تھا پھر نون کو پیدا کیا اور وہ دوات ہی اور قلم نے اوس دوات سے لکھا جو کچھ تھا اور ہی اور ہوگا اس تقدیر پر حق تعالیٰ نے قسم کھائی دوات کی وَالْقَلَمِ اور قسم قلم اعلیٰ کی کہ نور سے ہی اور اوسکا طول مابین السماء والارض ہی اور بعض نے کہا ہی کہ وہ قلم مراد ہی جس سے کتابت کرتے ہین اور دین دنیا کے مصالح مین اوسکے فائدے بہت ہین وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ اور اوسکی قسم کھاتا ہی جو کچھ ملائکہ حفظہ لکھتے ہین احکام وحی یا جو کچھ اونکو حکم ہوتا ہی تبیان مین ابن ہضیم سے نقل ہی کہ نون دہن ہی اور قلم زبان اور مایسطرون وہ ہی جو کچھ حفظہ بندے پر لکھتے ہین حق تعالیٰ نے ان چیزون کی قسم کھاکر فرمایا مَا أَنْتَ نہین ہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِنِعْمَةِ رَبِّكَ اپنے رب کی رحمت اور حفاظت سے بِمَجْنُونٍ ۝ دیوانہ یہ ولید بن مغیرہ کا جواب ہی کہ حضرت کو معلم مجنون کہتا تھا بحر الحقائق مین ہی کہ کلمۂ نون علم اجمالی کی طرف اشارہ ہی جو احدیت ذاتیہ جمعیہ مین مندرج ہی اور قلم علم تفصیلی کی طرف اشارہ کرتا ہی جو واحدیت اسمائیہ مین مندرج ہی تو حق تعالیٰ نے قسم کھائی علم اجمالی کی جو احدیت مین ہونے والا ہی اور علم تفصیلی کی قسم کھائی جو واحدیت مین ثابت ہی اور اوس چیز کی قسم کھائی جو اوسکے قلم کریم نے دوات قدیم سے لکھا ہی یعنی حروف الٰہیہ مجردۂ علویہ اور کلمات ربانیہ مرکبۂ سفلیہ ان چیزون کی قسمین کھاکر فرمایا کہ تو اپنے رب کی نعمت اور رحمت سے پوشیدہ کیا گیا نہین ہی یعنی تجھپر ازل اور ابد کے اسرار پوشیدہ نہین کیے ہین وَإِنَّ لَكَ اور تحقیق کہ تیرے واسطے لَأَجْرًا اجر اور ثواب ہی بار نبوت اوٹھانے مین غَيْرَ مَمْنُونٍ ۝ احسان نہ رکھا ہوا یعنی بے کسی کے واسطے کے جسکا احسان اوٹھانا پڑے حق تعالیٰ نے تجکو عطا فرمایا ہی یا وہ اجر غیر مقطوع ہی یعنی ہمیشہ ہی کہ منقطع ہوجانے کو ہرگز اوسمین دخل ہی نہین وَإِنَّكَ اور بیشک تو لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝ بڑے دین پر ہی کہ وہ دین اسلام ہی یا تم بزرگ خو پر ہو کہ وہ خو کسی کو نہ تھی اسواسطے کہ اپنی قوم سے تم سختیان اوٹھاتے ہو کہ کسی کو اوسکے اوٹھانے کی قوت نہین ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ خلق سے قرآن مراد ہی کہ حق تعالیٰ نے آپکو عطا فرمایا ام المومنین حضرت بی بی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق کی کیفیت پوچھی فرمایا کہ آپکا خلق قرآن ہی سلسلۃ الذہب مین ہی نظم بود ہم بحر مکرمت ہم کان ✤ گوہرش کان خلقہٗ قرآن ✤ وصف خلق کسے کہ قرآن ست ✤ خلق را نعت او چہ امکان ست ✤ محمد حکیم قدس سرہ نے فرمایا کہ کوئی خلیق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر نہ تھا اسواسطے کہ آپنے اپنی خواہش سے ہاتھ اوٹھایا اور اپنے کو بالکل حق تعالیٰ کے ساتھ چھوڑا امام قشیری قدس سرہ نے کہا ہی کہ آپنے بلا سے منحرف ہوے اور نہ عطا سے پھرے اور بعضون نے کہا ہی کہ آپکو کوئی مقصد اور مقصود خدا کے سوا نہ تھا اور آپ کے اخلاق کے حقائق کا ایک شمہ رسالۂ مرات الصفا فی صفات المصطفیٰ مین مذکور ہوا ہی اور جواہر التفسیر مین بھی مسطور ہی فَسَتُبْصِرُ پس قریب ہی کہ دیکھو تم اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَيُبْصِرُونَ ۝ اور دیکھین تمہارے معاند اہل مکہ یعنی جسوقت اوپر عذاب نازل ہوگا تو معلوم ہوجائیگا کہ بِأَيِّكُمُ الْمَفْتُونُ ۝ کسکے ساتھ ہی تم مین سے فتنہ اور بلا یا تم مین سے کس گروہ مین دیوانہ ہی یعنی اوسوقت اونھین معلوم ہوجائیگا کہ وہ دیوانے ہین یا تم إِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب هُوَ أَعْلَمُ وہ جو جانتا ہی بِمَنْ ضَلَّ اوسے جو گمراہ ہوگیا عَنْ سَبِيلِهِ اوسکی راہ سے جو سیدھی ہی اور حقیقت مین ایسا ہی آدمی دیوانہ ہوتا ہی وَهُوَ أَعْلَمُ اور وہ

خوب جانتا ہے بِالْمُهْتَدِيْنَ ○ راہ پانے ہوؤن کو کمال عقل کے ساتھ کہ وہ مومن ہین فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ پس
اطاعت نہ کر تکذیب کرنے والون یعنی مکہ کے مشرکون کی جو تجکو باپ دادا کے دین کی طرف بلاتے ہین وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ دوست
رکھتے ہین وہ یہہ بات کہ تو نرمی کرے اونکے ساتھ اور شرک پر اونکو ملامت نہ کرے فَيُدْهِنُوْنَ ○ تو وہ بھی چکنی باتین اور نرمی
کرین اور تیرے دین پر طعنہ نہ کرین وَلَا تُطِعْ اور نہ فرمانبرداری کر كُلَّ حَلَّافٍ ہر جھوٹی قسم کھانے والی کی کہ وہ ابوجہل ہے یا
اخنس بن شریف یا اسود بن عبد یغوث اور بہت صحیح اور مشہور ولید بن مغیرہ ہے کہ بہت جھوٹی قسمین کھاتا تھا مَّهِيْنٍ ○ بے وقعت
یا ذلیل و خوار بے حقیقت بے مقدار هَمَّازٍ عیب کرنے والا لوگون کے پیٹھ پیچھے یا طعن کرنے والا اونکے منہ پر مَّشَّآءٍ چلنے والا
بِنَمِيْمٍ ○ لگانے چغلی کے ساتھ لوگون کے درمیان یا چغلی کھانے والا مَّنَّاعٍ بڑا منع کرنے والا لِّلْخَيْرِ خیر کا یا منع کرنے والا ایمان
اور احسان سے مُّعْتَدٍ ظلم کرنے والا اور حد سے گذرنے والا اَثِيْمٍ ○ بڑا گناہگار یا زنا کار عُتُلٍّ بدرو اور زشت خو بَعْدَ
ذٰلِكَ ان عیبون کے بعد زَنِيْمٍ ○ حرامزادہ نطفۂ تحقیق کہ اوسکا باپ معلوم نہین لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ اٹھارہ برس کا تھا اوسکے
مغیرہ نے دعوی کیا کہ مین اوسکا باپ ہون اور اوسے اپنے ساتھ لیا تفسیر زاہدی مین ہے کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت
قریش کی محفل مین ولید کے سامنے پڑھی ولید نے جس عیب کو خیال کیا اپنے مین پایا مگر حرامزادہ ہونا آپنے جی مین کہا کہ مین قریش کا
سردار ہون اور میرا باپ مشہور و معروف ہے اور مین جانتا ہون کہ محمد جھوٹ نہین کہتے مجھے انھون نے حرامزادہ جو کہا تو یہہ مہم کیونکر ہے مین
ابھی کرون تلوار کھینچکر اپنی ماں کے پاس آیا غرضکہ اوسے بہت دھمکایا کہ سچ بتا آخر اوسنے اقرار کیا کہ تیرا باپ عورتون کے حق مین بے جرأت
بے طاقت اور سرد تھا یعنی بالکل نامرد تھا اور اوسکے بھتیجے اوسکی میراث کی تاک مین تھے مجھے رشک آیا فلان شخص کے غلام کو مین نے مزدوری
ٹھہرایا اوس سے تیرے باپ کا کام لیا اسطرح تجھے پیدا کیا تو اوسکا نطفہ ہے بیشک حرامزادہ ہے اور اوس عورت کی بات سچ ہونے پر کھلی ہوئی
دلیل یہ ہے کہ ولید کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بڑی خصومت اور عداوت تھی بایں جرم و گناہ مدعی از فعل ما درست +
کور اخطائے مادر او خاکسار کرد + اَنْ كَانَ اس جہت سے کہ وہ ہے اور بکرنے ہمزۂ استفہام کے ساتھ پڑھا ہے یعنی کیا اسواسطے کہ وہ ہے
ذَا مَالٍ مال والا وَّبَنِيْنَ ○ اور اولاد والا ہمارے حبیب ایسے شخص کی اطاعت نہ کرو کہ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ جب
پڑھی جاتی ہین اوسپر اٰيٰتُنَا آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ○ کہتا ہے یہ باتین کہانیان ہین پہلون کی
سَنَسِمُهٗ قریب ہے کہ نشان کرین ہم داغ دیکر عَلَى الْخُرْطُوْمِ ○ اوسکی ناک پر یا اوسکو ہم روسیاہ کردین یا اوسکا عیب
ہم ایسا کھولدین کہ پھر وہ نہ چھپا سکے آنوار مین ہے کہ جنگ بدر کے دن اوسکی ناک پر زخم لگا اور اوسکا اثر باقی رہا اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ
بیشک ہمنے آزمایا اہل مکہ کو قحط اور گرانی اور زوال نعمت سے كَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ جسطرح آزمایا ہمنے باغ والون کو
باغ مرزان والون کو میوے زائل کر دینے سے لکھا ہے کہ ولایت یمن مین صنعا کے نواح مین ایک مرد صالح کا باغ تھا میوے توڑنے کے دن
فقیرون کو بلاتا اور درختون کے نیچے پچھونا بچھاتا جس میوے تک ہاتھ نہ پہونچتا یا ہوا جسے درخت سے گراتی یا جو میوہ
پچھونے کے کنارے گرتا وہ سب فقیرون کو دیدیتا اور اوس باغ کے حاصلات کا دسوان حصہ بھی فقیرون کو بانٹتا جب اوسنے

وفات کی تو اوسکے بیٹون نے کہا مال تھوڑا ہی اور عیال بہت اگر ہم ایسا کرینگے جیسا ہمارا باپ کرتا تھا تو ہمپر زندگی اور معیشت تنگ
ہوجائیگی صبح سویرے جب فقیرون کو خبر بھی نہو ہم جائین اور میوہ توڑلائین اور اس بات پر باہم قسمیہ ہوے جیسا کہ حق تعالیٰ
فرماتا ہے کہ اِذْ اَقْسَمُوْا لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ۙ یاد کر جب قسم کھائی باغ ضروان کے وارثون نے کہ فقیرون سے چھپاکر
اوس باغ کا میوہ توڑلائین اوس حال مین کہ داخل ہون صبح کے وقت یعنی صبح سویرے تو ایسی قسم کھائی وَلَا یَسْتَثْنُوْنَ ۝ اور
استثنا نہ کیا یعنی انشاء اللہ نہ کہا جس رات یہ نیت کرکے سوئے تو حکم الٰہی نازل ہوا فَطَافَ عَلَیْهَا
طَآئِفٌ بلا گھومنے والی مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے وَهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اور وہ سوتے تھے یعنی وارث بیٹے
فَاَصْبَحَتْ تو ہوگیا وہ باغ اوس بلا کے سبب سے كَالصَّرِیْمِ ۝ اوس باغ کا ایسا جسکا میوہ ٹوٹ چکا ہو اور چن گیا
ہو ایسا کہ اوسمین کچھ نہ باقی رہا ہو وہ اس حال سے بیخبر جب سوکر جاگے فَتَنَادَوْا تو ایک نے دوسرے کو پکارا مُصْبِحِیْنَ ۙ صبح
کرتے ہوے یعنی صبح تڑکے ایک نے دوسرے کو پکارا اَنِ اغْدُوْا عَلٰی حَرْثِكُمْ یہ کہ صبحی صبح چلو اپنی کھیتی کاٹنے کی طرف
یعنی جو پھل پوتے ہوے ہین اونھین توڑنے کو اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ۝ اگر ہو تم میوے کاٹنے والے اور اوس باغ مین خرچے
درخت تھے پس سر اوٹھائے باغ کو چلے فَانْطَلَقُوْا پھر گئے باغ کی طرف وَهُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ۙ اور وہ چپکے چپکے
باتین کرتے تھے تاکہ کوئی سن نہ لے اور باتون کا مطلب اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ ۙ یہ کہ ہرگز نہ جانے
آج تمپر کوئی فقیر یعنی تمھارے باغ مین آکے سابق کی طرح حصہ نہ پائے اور ہمارے حصہ مین کم نہو جائے وَّغَدَوْا عَلٰی حَرْدٍ
قٰدِرِیْنَ ۝ اور صبحی گئے باغ کی طرف فقیرون کو محروم اور باز رکھنے کے قصد سے قادر اپنے اعتقاد مین میوے توڑنے اور چننے پر
فَلَمَّا رَاَوْهَا پھر جب باغ کو دیکھا اوسکے برخلاف جیسا چھوڑا تھا تو قَالُوْٓا بولے ایک دوسرے سے کہ اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ۝
بیشک ہم بھولے باغ کی راہ اسواسطے کہ ہمارا باغ تو کل میوے سے بھرا ہوا تھا اور یہ باغ خالی ہی پھر بعض نے غور و تامل کیا تو درو دیوار کی
نشانیون سے پہچانا کہ وہ باغ تو اونھین کا ہی تو بولے بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ۝ ہم راہ نہین بھولے بلکہ ہم بے نصیب ہین اوسکے
حاصلات اور میوے سے باین جہت کہ نے فقیرون کو باز رکھا اور انشاء اللہ نہین کہا تھا قَالَ اَوْسَطُهُمْ کہا اوسنے
جو اونمین فاضلتر تھا عقل کی رو سے یا بڑا تھا سن مین یا بہت صائب و پختہ تھا رائے مین کہ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ کیا نہین
کہا تھا مین نے تمسے کل کہ لَوْ لَا تُسَبِّحُوْنَ ۝ کیون نہین یاد کرتے ہو تم خدا کو بزرگی کے ساتھ اور انشاء اللہ کیون نہین کہتے ہو
تو قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ بولے وہ کہ پاک ہے ہمارا رب اس بات سے کہ یہ بلا بھیجنے مین اوسنے ہمپر ظلم کیا ہو اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ۝
یقینی ہمھی تھے ظلم کرنے والے اپنے اوپر فقیرون کو محروم اور باز رکھکر فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ پھر منھ کیا اونمے
بعض نے بعض کی طرف یَتَلَاوَمُوْنَ ۝ ملامت کرتے تھے باہم ایک دوسرے کو کہ تو نے یہ خیال کیا تھا وہ عذر کرتا اور
کہتا تو بھی تو اس بات پر راضی تھا غرضکہ اپنے گناہ کے مقر ہوے اور عجز و نیاز کی راہ سے قَالُوْا یٰوَیْلَنَآ بولے کہ ای
ہمپر اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ۝ بیشک ہم ہین حد سے گذرنے والے گناہگاری مین کہ ہمنے انشاء اللہ نہ کہا اور فقیرون کو

محروم کیا عَسٰی رَبُّنَآ چاہیے کہ ہمارا رب کہ ہم اوسکے کرم سے امیدوار ہین اَنْ یُّبْدِلَنَا یہ کہ بدل دے ہمکو خَیْرًا مِّنْهَآ بہتر اوس باغ سے اِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا تحقیق کہ ہم اپنے رب کی طاعت کی طرف رٰغِبُوْنَ ○ رغبت کرنے والے ہین توبہ اور طلب عفو کے بعد پس حق تعالیٰ نے اونکو بخشدیا اور باغ انگور سے لدا ہوا حیوان نام اونکو عطا کیا وہیاطی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ جسنے وہ باغ دیکھا تھا اوسنے مجھے خبر دی کہ مین نے اوس باغ مین انگور کا خوشہ دیکھا سیاہ مرد کے برابر کھڑا ہوا محققون نے کہا ہے کہ جو کوئی بلا مین گرفتار ہوا اور اوسکا مال و متاع تلف ہوا تو اوسے چاہیے کہ وہ غور اور تامل کرے اور جان لے کہ وہ بلا اوسکے استحقاق کے سبب سے اوسپر نازل ہوئی پھر اپنے گناہ کا اقرار کرے اور حضرت رب العزت کی طرف پھرے تو اللہ جل شانہ اوس سے بہتر اور بڑھکر اوسے عطا فرماتا ہے جو اوس سے تلف ہوا ہو جیسا ان لوگون کو باغ ضروان کے بدلے باغ حیوان اوسنے عطا فرمایا حضرت مولانا روم اسی مضمون کی خبر دیتے ہین جہان پر فرماتے ہین کہ قطعہ اولم خم شکست و سر کہ بنجیت ✤ من نگفتم کہ این یا نم کرد ✤ صد خم شہد صافی از پے آن ✤ عوضم داد و شاد دائم کرد ✤ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط اسی طرح ہے عذاب کرنا خدا کا دنیا مین وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہے اس جہت سے کہ یہ عذاب جلد بلا ہے اور زوال پاتا ہے اور اوس جہان کا عذاب بدلا آدبا تا ہے اور بے انتہا ہے لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ع اگر ہون لوگ کہ جانین تو البتہ جو باتین موجب عذاب ہین اونسے پرہیز کرین اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ تحقیق کہ پرہیزگارون کے واسطے عِنْدَ رَبِّهِمْ اونکے رب پاس یعنی آخرت مین یا جوار اقدس مین جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ○ بہشتین ہین نعمت ہمیشہ کافر کہتے تھے کہ یہ جنت اور نعمت جو مسلمان کہتے ہین اول تو پیدا ہی نہین کی گئین اور اگر بالفرض ہون بھی تو پہلے ہمین ملینگی جسطرح دنیا مین مسلمانون سے زیادہ ہم خوشحال ہین اسی طرح عقبیٰ مین بھی ہونگے حق تعالیٰ اونکے قول کو رد فرماتا ہے کہ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ کیا کرینگے ہم مسلمانون کو مثل گنہگارون کے ○ یعنی مشرکون کے مثل حصول نجات اور وصول بہشت مین مَا لَكُمْ ز كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ کیا ہے تمکو کافرو کیسا حکم کرتے ہو مشرکون کو موحدون کے برابر کرنا یا موحدون پر اونکو فضیلت دینا یہ انتہا تعجب اور رہبعادی کی راہ سے ہے اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ○ کیا تمکو کوئی نوشتہ نازل ہوا ہے آسمان سے کہ تم اوسمین پڑھتے ہو کہ کافر جنت اور نعمت مین مسلمانون کے مثل ہونگے اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ○ کیا بیشک تمہارے واسطے ہے اوس نوشتہ مین جو کچھ تم پڑھتے ہو کہ اختیار کرلو اور آرزو کرو اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ کیا تمہارے واسطے ہین عہد اور پیمان مضبوط کیے ہوئے قسمون سے عَلَيْنَا بَالِغَةٌ ہمپر پہونچے ہوئے نہایت مضبوطی کو اور ثابت رہنے والے ہوئے اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قیامت کے دن تک اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ○ کیا بیشک تمہارے واسطے ہے اوس عہد پیمان پر وہ جو تم اپنے واسطے حکم کرتے ہو اوس جہان کی بہتری اور بزرگی کا سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ○ پوچھو اے محمد مشرکون سے کہ کون تم مین سے اس حکم کے ساتھ باقی رہنے والا ہے کہ آخرت مین اوس کے عہدہ برا ہو اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ کیا اونکے واسطے شریک ہین اس بات مین یا اونکے بت ہین جنکو وہ شریک کرتے ہین فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ پس کہدو کہ آوین اپنے شریکون کے ساتھ یعنی اونکو لاوین اپنی مدد کے واسطے اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ○ اگر ہوتم سچے اس

وقف لازم

ع ۳

وقف

عند المتقدمین

بات مین کہ جنات نعیم تمکو ملینگی یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ تم لانا اون شرکون کا وسدن جب اوٹھایا جائیگا پردہ ہول بھرے
کام یا امر صعب اور مہم سخت سے یا کھل جائیگی اور دکھائی دیگی ساق عرش یا تجلی فرمائیگا حق تعالیٰ وَيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ
اور پکارے جائینگے لوگ خدا کو سجدہ کرنے کے لیے لباب مین حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ رسول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ اوسدن پنڈلی اپنی دکھائیگا اور خلق سجدہ مین گر پڑیگی معالم مین حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول فعال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارا رب ساق عرش سے نور کھولدیگا اور ہر ایک مومن مرد اور مومن
عورت اوسکو سجدہ کریگی اور وہ لوگ باقی رہجائینگے جنھون نے دنیا مین رکھانے سنانے کو سجدہ کیا ہوگا تو جب یا کار سجدہ کرنا چاہیگا
تو اوسکی پیٹھ تختہ ہوجائیگی اور وہ سجدہ نہ کرسکیگا اور حدیث مین ہے کہ منافق اور کافر کی پیٹھ ایک ڈال ہوجائیگی كُلَّمَا اَرَادُوْا
تو نہ سکینگے سجدہ کرنا خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ بہت نیچی ہونگی اونکی آنکھین یعنی آنکھون والے سر جھکائے ہوئے شرمندہ ہونگے تَرْهَقُهُمْ
ذِلَّةٌ پکڑ لیگی اونکو خواری اور نگونساری وَقَدْ كَانُوْا اور تحقیق کہ تھے دنیا مین يُدْعَوْنَ کہ پکارے جاتے تھے اِلَى السُّجُوْدِ خدا کو
سجدہ کرنے کی طرف وَهُمْ سَالِمُوْنَ ○ اور وہ تندرست تھے اور اوسپر قادر تھے جب فرصت کا وقت اونھون نے فوت کیا تو اس حشر کے دن
حسرت اور ندامت کے سوا اونھین کچھ حاصل نہین قطعہ ؎ فرصت از دست گر بایدت ؎ کہ گوے سعادت زمیدان بری ؎ کہ فرصت
عزیزست اگر فوت شد ؎ بسے دست حسرت بدندان بری ؎ فَذَرْنِيْ پس چھوڑ مجکو وَمَنْ يُّكَذِّبُ اور اوسکو جو تکذیب
کرتا ہی بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اس کلام کی کہ قرآن ہی بابعث وحشر کی اس آیت مین حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی تسلی
اور تکذیب کرنے والون کو دھمکی ہی سَنَسْتَدْرِجُهُمْ قریب ہی کہ لیلینگے ہم اونکو درجہ درجہ یعنی آہستہ آہستہ عذاب ہم اونکے قریب
کردینگے مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ اوس جگہ سے کہ وہ نہ جانین یعنی جب یہ خطا کرین ہم اونکو عطا دین اور یہ بڑائی اور
زندگی جانین وَاُمْلِيْ لَهُمْ اور مہلت دیتے ہین ہم اونکو دنیا مین یہانتک کہ مغرور ہون پھر ہم اونکو پکڑ لینگے اِنَّ كَيْدِيْ
مَتِيْنٌ ○ تحقیق ہمارا عذاب محکم ہی کسی چیز سے دفع نہین ہوتا اسواسطے کہ ہماری پکڑ سخت ہی کسی کو اوسکی طاقت اور تحمل نہین
اَمْ تَسْئَلُهُمْ اَجْرًا کیا تو مانگتا ہی اونسے بدلا دعوت اور ہدایت ارشاد کرنے پر فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ تو وہ اوسکے
تاوان کے مارے مُّثْقَلُوْنَ ○ گرانبار ہین اور اس سبب سے تجھسے منھ پھیرتے ہین اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ کیا اونکے پاس
لوح محفوظ ہی جسمین غیب کی باتین لکھی ہین فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ○ کہ وہ اوسمین سے لکھ لیتے ہین جو کچھ حکم کرتے ہین
مومن اور کافر کے برابر ہونے کا فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ پس صبر کر تو اپنے رب کے حکم کے واسطے تبلیغ احکام اور
کافرون کی ایذا سہنے کے ساتھ وَلَا تَكُنْ اور نہو دل تنگ ہوکر اور جلدی کے مارے كَصَاحِبِ الْحُوْتِ م
مثل صاحب ماہی کے یعنی یونس علیہ السلام کے کہ اونھون نے کافرون کی ایذا پر صبر نہ کیا اور بے حکم اونکے درمیان سے
چلے گئے کہ مچھلی کے پیٹ مین قید کیے گئے اِذْ نَادٰى یاد کر جب یونس نے پکارا اپنے رب کو مچھلی کے پیٹ مین سے اور
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کہا وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ○ اور وہ نکلا گیا تھا غصہ اور رنج سے

وقف لازم

لَوْلَآ اَنْ تَدَرَكَهٗ اگر نہ یہ ہوتا کہ پاگئی اوسکو نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ نعمت اور رحمت اوسکے رب کی طرف سے توبہ قبول ہونے کے سبب سے تو لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ البتہ ڈالدیا جاتا میدان مین جہان درخت اور گھاس وغیرہ کچھ نہوتا وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ○ اور وہ ملامت اور مذمت کیا گیا ہوتا فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ پھر برگزیدہ کرلیا اوسے اوسکے رب نے نبوت اور رسالت دیکر اور وحی بھیجکر فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ ع پھر کردیا اوسے صالحون یعنی پیغمبرون مین سے بعضون نے کہا ہی کہ یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلۂ ثقیف کے حق مین بددعا کرنے کا ارادہ کیا تو حق تعالی نے فرمایا کہ اے ہمارے حبیب صبر کرو اور اس دعا کو موقوف رکھو کہ صبر کرنے سے کام خوب ہوتا ہی نظم کارہا از صبر گردد دل پسند ✤ خرم آن کز صبر باشد بہرہ مند ✤ چون در افتادی بگرداب حرج ✤ صبر کن والصبر مفتاح الفرج ✤ صد ہزاران کیمیا حق آفرید ✤ کیمیاے ہمچو صبر آدم ندید ✤ لکھا ہی کہ قریش کے کوتاہ نظرون نے قبیلۂ بنی اسد مین سے ایک گروہ جو حسد اور بدنظری مین مشہور تھے تجویز کرکے بہت کچھ وعدون سے اونکو تقویت دی تاکہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر توجمال کو نظر بد کا صدمہ پہونچاکر اس عالم سے مٹادین تو حق تعالی نے نظر بد سے آپکی حفاظت اور عصمت کے واسطے یہ آیت نازل فرمائی کہ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ اور قریب تھا کہ جو لوگ کافر ہین البتہ لغزش دین اور گرادین اور ہلاک کرین تجکو بِاَبْصَارِهِمْ اپنی نظرون کے سبب سے لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ اوسوقت جب کہ سنا اونھون نے قرآن کہ تم پڑھتے تھے وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ اور وہ کہتے تھے کہ یقینی اس مرد کو توجن پکڑے ہی یعنی اسکے ساتھ جن ہی کہ اسے تعلیم کرتا ہی وَمَا هُوَ اور حال یہ ہی کہ نہین ہی قرآن اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ ع مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر اشرف تمام اہل عالم کے بیت ای شرف جملۂ عالم تبو ✤ روشنے دیدۂ آدم تبو ✤ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ جہنم زخم یعنی نظر لگنے کی دوا نہین ہی مگر یہ آیت

وقف لازم ع ۱۹

سورۃ الحاقۃ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	وھی اثنتان وخمسون اٰیۃ
سورۂ حاقہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ باون آیتین ہین

اَلْحَآقَّةُ ○ وہ حالت جسکا واقع ہونا حق ہی یا وہ ساعت جس سے ڈرنا بہت سزاوار ہی مَا الْحَآقَّةُ ○ کیا حالت ہی اور کیا ساعت ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے بتایا تجھے اور علم دیا تجکو کہ مَا الْحَآقَّةُ ○ کیا چیز ہی اور کیا حالت اور کونسی ساعت ہی جسمین عملون کی مکافات اور جزا واقع ہوگی اس سے قیامت کا دن مراد ہی اور حاقہ بھی اوسکا ایک نام ہی كَذَّبَتْ تکذیب کی ثَمُوْدُ وَعَادٌ قبیلۂ ثمود اور قبیلۂ عاد نے بِالْقَارِعَةِ ○ قیامت کی کہ ٹھوکنے والی اور توڑنے والی ہی لوگون کی فَاَمَّا ثَمُوْدُ پھر مگر قبیلۂ ثمود فَاُهْلِكُوْا پس ہلاک کیے گئے وہ لوگ بِالطَّاغِيَةِ ○ زیادتی کرنے کے سبب سے یا اونمین سے فرقۂ طاغیہ کی وجہ سے جیسے قدار بن سالف اور اوسکے یار جنھون نے اونٹنی کی کوچین کاٹی تھین یا صدسے زیادہ سخت آواز کے

باعث سے ہلاک ہوے کہ کسی نے ویسی آواز نہ سنی تھی نہ دیکھی تھی یعنی حضرت جبرئیل کی چیخ وَاَمَّا عَادٌ اور مگر قبیلۂ عاد فَاُهْلِكُوْا پس ہلاک کیے گئے بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ تند اور سرد ہوا عَاتِيَةٍ ۝ حد سے گذری ہوئی یعنی جو فرشتے اوپر مقرر ہین اونکا حکم نہ ماننے والی حدیث مین ہی کہ ایک ذرہ ہوا اور کوئی قطرہ پانی دنیا مین نہین بھیجا جاتا مگر ایک وزن اور مقدار معلوم کے ساتھ لیکن قوم نوح اور قوم ہود پر جس پانی اور ہوا نے طغیانی کی وہ اُن فرشتون کے حکم مین نہ رہی جو اوپر مسلّط اور موکل ہین تفسیر کبیر مین ہی کہ فرشتے پروائی ہوا کو نہ روک سکے اور خدا نے سَخَّرَهَا مسلط کردی وہ ہوا عَلَيْهِمْ قوم عاد پر سَبْعَ لَيَالٍ سات راتین وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ اور آٹھ دن ایک بدھ کی فجر سے دوسری بدھ کی شام تک حُسُوْمًا دن رات برابر چلتی رہی قوم عاد فَتَرَى الْقَوْمَ پس تو دیکھتا قوم عاد کو اگر موجود ہوتا فِيْهَا اُن قوتون مین صَرْعٰى مُرے پڑے كَاَنَّهُمْ گویا وہ بڑے قد ہونے کے سبب اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝ درخت خرما کی جڑین ہین زمین پر پڑی یا خالی یا کاوک فَهَلْ ربع تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝ پھر کچھ دیکھتا ہی تو اونکو کہ کوئی باقی رہا یعنی سب جڑ سے اوکھڑ کر نیست و نابود ہوگئے اور اونمین سے کوئی روے زمین پر نہ رہا قطعہ مقرر ست کہ بودند در زمانہ بسے ✤ شہان تخت نشین خسروان شاہ نشان ✤ چو عاصفات قضا از مہب قہر وزید ✤ شدند خاک و ازان خاک نیز نیست نشان ✤ وَجَآءَ فِرْعَوْنُ اور آیا فرعون وَمَنْ قَبْلَهٗ اور آئے وہ لوگ جو اوسکے پہلے تھے وَالْمُؤْتَفِكٰتُ اور یہات موتفکہ کے لوگ بِالْخَاطِئَةِ ۝ گناہ کے ساتھ یعنی اونھون نے شرک کیا فَعَصَوْا پھر گنہگار ہوگئے ہر قوم کے لوگ رَسُوْلَ رَبِّهِمْ اپنے رب کے رسول کے فَاَخَذَهُمْ تو پکڑا خدا نے اونکو اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ سخت پکڑنا اور اور امتون سے زیادہ اوپر عذاب کیا اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ بیشک ہمنے اوسوقت جب طغیانی کی پانی نے یعنی جب طوفان کے وقت پانی حد سے بڑھا تو حَمَلْنٰكُمْ اوٹھایا ہمنے تمھارے باپ دادا کو فِي الْجَارِيَةِ ۝ اوس کشتی پر جو پانی پر رواں تھی یعنی سفینۂ نوح مین لِنَجْعَلَهَا تاکہ کردین ہم اوس کشتی کو لَكُمْ تمھارے واسطے تَذْكِرَةً ایک نصیحت اور عبرت مومنون کی نجات اور کافرون کی ہلاکت کے باب مین وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝ اور نگاہ رکھتا ہی اس نصیحت کو کان نگاہ رکھنے والا جو بات سنکر فائدہ اوٹھاتا ہی حدیث مین ہی کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ ای علیؓ مین نے حق تعالی سے دعا کی کہ تیرے کان کو وہ اُذن واعیہ کرے پس حضرت علیؓ کہتے ہین کہ اوسکے بعد مین کوئی بات نہین بھولا فظم گرچہ ناصح را بود صد واعیہ ✤ پند را اُذنے بباید واعیہ ✤ گر نبودے گوشہاے عیب گیر ✤ وحی یاوردے اگر دون یک بشیر ✤ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ پھر جب پھوکی جائیگی صور مین نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ ایک پھوک کہ وہ نفخۂ صعقہ ہی وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ اور اوٹھائی جائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور اوٹھائے جائینگے پہاڑ اپنی جگہون سے محض قدرت کاملہ سے یا سخت زلزلون اور ہواؤن کے باعث سے فَدُكَّتَا پھر ٹوٹ پھوٹ جائیگی زمین اور پہاڑ دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝ ایک ٹوٹنا اور روئی کے گالون کے مثل ہو جائینگے فَيَوْمَئِذٍ تو اوسوقت وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝ واقع ہوگی واقع ہونے والی یعنی قیامت قائم ہو جائیگی وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ اور پھٹ جائیگا آسمان فَهِيَ پھر آسمان يَوْمَئِذٍ اوس روز وَّاهِيَةٌ ۝ سست اور

ضعیف ہوجائیگا قوت اور مضبوطی کے بعد وَّالْمَلَكُ اور فرشتے عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا آسمانون کے کنارے ہونگے کہ خدا کا حکم ہو
اور نیچے اوتر آئین وَيَحْمِلُ اور اوٹھائینگے عَرْشَ رَبِّكَ عرش تیرے رب کا فَوْقَهُمْ اون فرشتون پر جو آسمان کے
کنارے ہونگے يَوْمَئِذٍ اوسدن ثَمٰنِيَةٌ ۝ آٹھ فرشتے اور آج چار فرشتے عرش اوٹھائے ہوے ہین معالم مین ہے
اوس روز عرش اوٹھانے والے آٹھ فرشتے ہونگے پہاڑی بکری کی صورت اونکے سموں سے زانو تک اسقدر مسافت ہوگی جسقدر
ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور بعضون نے کہا ہے کہ فرشتون کی آٹھ صفین عرش کو اوٹھائینگی کہ اونکو خدا کے سوا کوئی نہین
جانتا يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ اوسدن پیش کیے جاؤگے خدا کے سامنے محاسبہ کے واسطے لَا تَخْفٰى نہین پوشیدہ
خدا پر مِنْكُمْ تمہارے کامون مین سے خَافِيَةٌ ۝ جو کہ پوشیدہ ہے یعنی حق تعالی تمہارے پوشیدہ کامون پر مطلع ہے تو پیش
کیا جانا اور حساب ہونا اوپر اطلاع کے واسطے نہین بلکہ عدل کے واسطے ہے اور خلق پر افشاء احوال کے لیے فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ
پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائیگا كِتٰبَهٗ اوسکا اعمالنامہ بِيَمِيْنِهٖ اوسکے داہنے ہاتھ مین فَيَقُوْلُ تو وہ کہیگا خوشی کی رو سے
کہ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا آؤ پڑھو كِتٰبِيَهْ ۝ میرا اعمالنامہ کہ یہان ایسا عمل کوئی نہین جسکے ظاہر کرنے مین مین شرم کرون تبیان
مین لکھا ہے کہ یہ دوسری کتاب ہے نامۂ اعمال کے سوا لکھی ہوئی کہ اوسمین جنت کی خوشخبری ہے پس اسواسطے کہ فرشتون کا لکھا ہوا
نامۂ اعمال خدا اور بندے کے درمیان ہے کوئی اوسے نہ دیکھیگا اور نہ پڑھیگا پھر صاحب کتاب کہیگا کہ اِنِّيْ ظَنَنْتُ بیشک
مین نے جانا اَنِّيْ مُلٰقٍ یہ کہ مین دیکھنے والا ہون حِسَابِيَهْ ۝ اپنا حساب یعنی مین نے تو جانا ہی تھا کہ میرا حساب
کرینگے اور اوسپر مین آمادہ ہون فَهُوَ تو وہ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ زندگی پسندیدہ مین ہوگا کہ کدورت سے صاف
حرمت اور حشمت سے ملی ہوگی فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ جنت بلند مین قُطُوْفُهَا اوسکے میوے دَانِيَةٌ ۝ نزدیک
کہ کھڑے بیٹھے لیٹے کا ہاتھ اوسپر پہونچے اور حضرت رضوان اونسے کہینگے كُلُوْا کھاؤ میوے اس درخت کے وَاشْرَبُوْا
اور پیو پینے کی چیزین هَنِيْٓـًٔا کھانا پینا سہتا ہوا کہ ہضم ہوجائے بِمَآ اَسْلَفْتُمْ بسبب اسکے کہ تمنے عمل کیا فِي الْاَيَّامِ
الْخَالِيَةِ ۝ گذرے ہوے دنون مین یعنی دنیا مین گرمی کے دنون مین تمنے روزے رکھے وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ اور مگر وہ کہ دیا
جائیگا كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ اوسکا نامۂ اعمال بائین ہاتھ مین اور وہ اوسمین اپنی برائیان اور گناہ لکھے دیکھیگا فَيَقُوْلُ تو کہیگا
ندامت کے مارے کہ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُوْتَ اے کاشکے مین نہ دیا جاتا یعنی مجکو نہ دیتے كِتٰبِيَهْ ۝ میرا اعمالنامہ اور مین نہ دیکھتا
تاکہ برملا فضیحت نہوتا وَلَمْ اَدْرِ اور کاشکے مین نہ جانتا کہ آج مَا حِسَابِيَهْ ۝ کیا ہے میرا حساب اسواسطے کہ عذاب اور شدت کے
سوا مجھے تو کچھ حاصل ہی نہین يٰلَيْتَهَا کاشکے موت کے پہلے جسکے سبب سے مین دنیا مین مرا تھا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ ہوتی
موت ختم کرنے والی ہمیشہ کی فنا کہ اوسکے بعد مین زندہ ہی نہوتا مَآ اَغْنٰى دفع نہ کیا عَنِّيْ مجھسے عذاب کو مَالِيَهْ ۝ اوسنے
جو میرے پاس تھا مال مکان تابع لوگ هَلَكَ عَنِّيْ گم ہوگیا مجھسے سُلْطَانِيَهْ ۝ لوگون پر تسلط اور حکومت یا وہ دلیل و حجت
جسے دنیا مین مین نے مضبوط پکڑا تھا پھر دوزخ کے فرشتون کو حکم پہونچیگا کہ خُذُوْهُ لو اسے فَغُلُّوْهُ ۝ پھر گردن مین باندھو

اوسکے ہاتھ ثُمَّ الْجَحِيمَ پھر بڑی آگ مین صَلُّوهُ ۝ ڈالدو اوسے ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ پھر آگ کی زنجیر مین کہ ذَرْعُهَا
اوسکے گز سَبْعُونَ ذِرَاعًا ستر گز ہونگے نوشیر والی گز سے کہ ہر گز سات ہاتھ کے برابر ہوا ور ہر ہاتھ کوئے سے مکہ تک فَاسْلُكُوهُ
تو لاؤ تم اوسے اوس زنجیر مین یعنی اوسکے جسم پر خوب کسکر لپیٹ دو کہ ہل نہ سکے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ دنیا مین جتنا لوہا ہے
اگر جمع کرین تو اوس زنجیر کے ایک حلقہ کے برابر نہین ہوا ور اگر اوسکا ایک حلقہ عالم کے پہاڑون پر رکھدین تو پرنگے کی طرح پگھلجائین
إِنَّهُ بیشک شخص كَانَ لَا يُؤْمِنُ تھا کہ ایمان نہ لاتا تھا بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝ خدائے بزرگ کا وَلَا يَحُضُّ
اور نہ اوبھارتا تھا اپنے کو یعنی رغبت نہ کرتا تھا اور حرص نہ رکھتا تھا عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ محتاج کو کھانا دینے پر
فَلَيْسَ پس نہین ہے لَهُ الْيَوْمَ اوسکے واسطے آج هَٰهُنَا حَمِيمٌ ۝ یہان کوئی یگانہ جو اوسکی حمایت کرے
وَلَا طَعَامٌ اور نہ اوسکے واسطے کھانا ہے إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ مگر پیپ سے جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہے لَّا يَأْكُلُهُ نہ کھائے
اوسے إِلَّا الْخَاطِئُونَ ۝ ع مگر گناہگار مشرک اسواسطے کہ سب گناہ کبیرہ کا مرتکب شرک ہے فَلَا پس نہ ایسا ہے جو کافر کہتے ہین
کہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بنایا ہوا ہے أُقْسِمُ قسم کھاتا ہون بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ اوس چیز کی جو تم دیکھتے ہو دیکھی ہوئی
چیزون مین سے وَمَا لَا تُبْصِرُونَ ۝ اور اوس چیز کی جو تم نہین دیکھتے ہو غائب چیزین یا اوسکی قسم جو زمین کے اوپر اور زمین کے
اندر ہے یا اجسام اور ارواح کی قسم یا انس اور جن کی قسم یا کعبہ اور بیت المعمور کی قسم یا بر و بحر کی قسم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم
پہونچانے اور جبریل علیہ السلام کے وحی لانے کی قسم یا میرے حبیب کے آثار رسالت اور انوار ولایت کی قسم کہ إِنَّهُ بیشک قرآن
لَقَوْلُ رَسُولٍ البتہ پڑھتا ہے ایک رسول كَرِيمٍ ۝ ع بزرگوار کا کہ خدا کے نزدیک بزرگ ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور بعض نے کہا ہے کہ جبریل علیہ السلام ہین وَمَا هُوَ اور نہین ہے قرآن بِقَوْلِ شَاعِرٍ کلام شاعر کا جیسا کہ ابوجہل کہتا ہے
قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ۝ تھوڑی سی تصدیق کرتے ہو یعنی نہین تصدیق کرتے ہو وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ اور نہ قرآن
کلام ہے کاہن کا جیسا کہ عقبہ بن ابی معیط گمان کرتا ہے قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ تھوڑی سی نصیحت مانتے ہو یعنی نصیحت
نہین مانتے ہو تَنْزِيلٌ قرآن اوترا ہے مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ۝ اہل عالم کے رب پاس سے وَلَوْ تَقَوَّلَ اور اگر افترا کرین
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کہ تمہارا زعم ہے اور جھوٹ باندھلین عَلَيْنَا ہم پر بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ ۝ بعضی باتین
لَأَخَذْنَا البتہ پکڑلین ہم مِنْهُ بِالْيَمِينِ ۝ اوس سے زور اور قوت کے ساتھ ثُمَّ لَقَطَعْنَا پھر کاٹ دین ہم
مِنْهُ الْوَتِينَ ۝ اوس سے اوسکی رگ دل کو یعنی ہم اوسے ہلاک کردین فَمَا مِنكُم پس نہین ہے تم مین سے مِّنْ
أَحَدٍ کوئی یعنی تم نہین ہو عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝ اوس سے دفع کرنے والے ہلاک کو وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن لَتَذْكِرَةٌ البتہ
ایک نصیحت ہے لِّلْمُتَّقِينَ ۝ پرہیزگارون کے واسطے اسواسطے کہ وہ اوس سے نفع اوٹھاتے ہین وَإِنَّا لَنَعْلَمُ اور بیشک
ہم جانتے ہین أَنَّ مِنكُم یہ کہ بعضے تم مین سے مُّكَذِّبِينَ ۝ تکذیب کرنے والے ہین قرآن کی وَإِنَّهُ اور بیشک قرآن
لَحَسْرَةٌ البتہ سبب حسرت ہے عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ کافرون پر قیامت کے دن کہ قرآن کا ثواب دیکھینگے اور خود اوس سے

محروم ہونگے وَاِنَّهٗ اور تحقیق کہ قرآن لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ صحیح یقین ہی یعنی یقین ہی کہ حق تعالی کے پاس سے نازل ہوا فَسَبِّحْ پس تسبیح کہ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ اپنے رب کے نام کے ساتھ جو بڑا ہی یعنی اوسکی تنزیہ کرنا لائق صفتون سے اور بڑی ثنا اور صفت کے ساتھ اوسے یاد کر ع ۱۵

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ اَرْبَعٌ وَاَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورہ معارج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چوالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ نضر بن حارث نے مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر کہا کہ خدایا اگر محمد حق پر ہی اور جو کچھ وہ کہتا ہی اگر تیرے پاس سے ہی تو تو ایک پتھر مجھپر برسایا مجکو عذاب دردناک مین مبتلا کر تو یہ آیت نازل ہوئی کہ سَاَلَ سَآئِلٌ مانگا مانگنے والے نے بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۝ عذاب جو ہونا ہی لِّلْكٰفِرِيْنَ کافرون کے واسطے کہ جنگ بدر کے دن کا قتل ہی دنیا مین یا عذاب دردناک ہی آخرت مین اور بعضے کہتے ہین کہ عذاب مانگنے والا ابوجہل تھا کہ اوسنے کہا فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا اور ایک قول یہ ہی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار پر عذاب نازل ہونے کی درخواست اور جلدی کی اور بہر تقدیر لَيْسَ لَهٗ نہین ہی اوس عذاب کو دَافِعٌ ۝ کوئی دفع کرنے والا جو اوسے روکے مِّنَ اللّٰهِ اللہ سے اسواسطے کہ ارادۂ ازلی اوس سے متعلق ہوچکا ہی اور اللہ کا ارادہ کیا ہوا امر دفع نہین کیا جاتا پھر آگے اللہ جل شانہ کی صفت ہی کہ ذِي الْمَعَارِجِ ۝ خداوند بلند درجون کا یعنی جنت مین اونچے اونچے محل اپنے دوستون کے واسطے اوسنے مہیا کیے ہین یا بلند مقامات کلمات طیبات کے بلند ہونے کو مقرر فرمائے ہین تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ اوپر جاتے ہین فرشتے وَالرُّوْحُ اور جبرئیل یا جو گروہ فرشتون مین بڑا ہی اِلَيْهِ حکم الہی کی طرف یعنی اوس جگہ جہان حکم ہوتا ہی فِيْ يَوْمٍ كَانَ اوسدن مین کہ ہی مِقْدَارُهٗ مقدار اوسکی خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝ پچاس ہزار برس دنیا کے برسون سے یعنی اگر کوئی چاہے کہ دنیا مین سیر کرے وہانتک جہانتک فرشتون کو جانے کا حکم ہی اور وہ ایکدن مین جاتے ہین تو وہ سیر کرنے والا پچاس ہزار برس مین جاسکے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اوسدن سے قیامت کا دن مراد ہی کہ کافرون پر اس درازی کے ساتھ گذریگا اور بعضون نے کہا ہی کہ میدان قیامت مین پچاس موقف اور موطن ہونگے اور ہر موقف مین ہزار برس ٹھہرائینگے اور موقفون کا بیان جواہر التفسیر مین ڈھونڈھنا چاہیے اور فتوحات مین لکھا ہی کہ اللہ کے ناموں مین سے ہزار نام کے واسطے ایک دن خاص ہی کہ اوسکے ساتھ تعلق رکھتا ہی اور قرآن مین اون دنون مین سے دو دن مذکور ہین ایک یوم الرب وَاِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ یہ دن ہزار برس کا ہی اور دوسرا یوم ذی المعارج کہ پچاس ہزار برس کا دن ہی اور سنین ابدی اور سرمدی کے ایام کا بیان ان اوراق مین نہین سماتا مصرع ہر سخن وقتے وہر نکتہ مکانے دارد فَاصْبِرْ پس صبر کر منکرون کی تکذیب پر صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ نیک صبر یعنی بے قلق اور شکایت کے اِنَّهُمْ تحقیق کہ کافر يَرَوْنَهٗ دیکھتے ہین قیامت کے دن کو بَعِيْدًا ۝ دور امکان سے یعنی کہتے ہین کہ نہین ہی اور نہوگا جیسا کہ عرف مین کہتے ہین کہ فلان کام کا وقوع دور ہی

یعنی محال معلوم ہوتا ہی وَنَرٰىهُ اور جانتے ہین قیامت کو قَرِيْبًا ۝ قریب واقع ہونے کے يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ جسدن ہوجائیگا آسمان كَالْمُهْلِ ۝ جیسے پگھلی ہوئی قلعی یا روغن زیتون کا تجھٹ یعنی آسمان پگھلجائیگا وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ اور ہوجائینگے پہاڑ كَالْعِهْنِ ۝ جیسے اون رنگین دھنی ہوئی یعنی نرم اور سست اور ریزہ ریزہ وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ اور نہ پوچھا جائیگا کوئی یگانہ حَمِيْمًا ۝ اپنے یگانہ کے گناہ سے یعنی ہر ایک سے اوسی کے گناہ اور اعمال پوچھینگے يُّبَصَّرُوْنَهُمْ دکھائے جائینگے وہ اپنے یگانے یعنی ہر ایک اپنے قرابتدار کو پہچانیگا اور اوسکا احوال دیکھیگا اور جانیگا کہ ہر ایک اپنے اعمال کے سبب سے مواخذہ مین ہی يَوَدُّ الْمُجْرِمُ دوست رکھیگا اور آرزو کریگا کافر لَوْ يَفْتَدِيْ یہ کہ فدیہ دے اور بدلا کرے مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ اوسدن کے عذاب سے بِبَنِيْهِ ۝ اپنے بیٹون کو یعنی اپنے بدلے اپنے بیٹون کو عذاب مین دے جو بہت عزیز تھے اوسکے نزدیک کہ بیٹے عذاب کھینچین اور باپ نجات پائے وَصَاحِبَتِهٖ اور فدیہ دے اپنی جورو کو جو اوسکی یار اور ہوادار تھی وَاَخِيْهِ ۝ اور اپنے بھائی کو جو اوسکا قوت بازو اور مددگار تھا وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۝ اور اپنے قرابتدارون کو جنھون نے اوسے دنیا مین جگہ دی یعنی اوسکی پناہ کی جگہ تھے وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور دوست رکھیگا کہ بدلا دے اوسے جو کوئی زمین مین ہی جَمِيْعًا ۝ سب کو یعنی تمام خلائق کو چاہیگا کہ اپنا فدیہ اور بدلا دے ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۝ پس نجات دے اوسے یہ بدلا دینا كَلَّا ۝ حاشا کہ نجات نہ پائیگا عذاب سے اِنَّهَا بیشک وہ دوزخ کی آگ جس سے مجرم بدلا دیتا ہی لَظٰى ۝ شعلہ نالص نَزَّاعَةً کھینچنے والی ہی لِّلشَّوٰى ۝ مشرکون کے ہاتھ پانون یا اونکے سر کی کھال کو سو برس اور دو سو برس کی راہ سے یعنی دوزخ کا شعلہ کافرون کو اپنے مین اسطرح کھینچیگا جسطرح مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہی تَدْعُوْا پکاریگی آگ یعنی کھینچیگی یا فرشتے پکارینگے مقام مین ہی کہ آگ زبان فصیح سے نام اور لقب کے ساتھ پکاریگی مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ اوسکو جسنے حق کی طرف پیٹھ کی ہی اور منہ پھیرا ہی حکم الٰہی سے وَجَمَعَ اور جمع کیا ہی دنیا کا مال فَاَوْعٰى ۝ پھر باردان مین کرکے نگاہ رکھا اور خدا کا حق ادا نہ کیا اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی خُلِقَ پیدا کیا گیا هَلُوْعًا ۝ حریص فانی مال جمع کرنے پر اور بخیل حقوق ربانی ادا کرنے پر کتاب مین مقاتل رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہی کہ ہلوع ایک جانور ہی کوہ قاف کے پیچھے کہ ہر روز سات میدان گھاس خالی اور صاف کردیتا ہی یعنی اون میدانون کی گھاس پات کانٹے تینکے سب کھاجاتا ہی اور سات دریاؤن کا پانی پی جاتا ہی اور نہ گرمی مین صبر کرتا ہی نہ سردی مین اور ہر شب اسی خیال اور اندیشہ مین رہتا ہی کہ کل مین کیا کھاؤنگا تو حق تعالیٰ آدمی کو بے صبری اور روزی کی فکر مین اس چارپایہ سے تشبیہ دیتا ہی نظم جانوری را کہ بجز آدمی ست ✣ معدہ چو پر شد سبب بے غمی ست ✣ آدمی ست آنکہ بسیری بود ✣ بر سر سیری غم روزی خورد ✣ خورد ہمہ عمر چہ بیش و چہ کم ✣ روزی ہر روزہ زخوان کرم ✣ در ہوس حرص و امل ہمچنان ✣ ہیچ غمی نیست بجز فکر نان ✣ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جب پہونچتا ہی اوسے کچھ ضرر جیسے محتاجی مفلسی جَزُوْعًا ۝ بے صبری کرنے والا ہوتا ہی اور چیختا چلاتا ہی وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ اور جب پہونچتی ہی اوسے بھلائی جیسے تندرستی اور مالداری مَنُوْعًا ۝ روکنے والا ہوتا ہی اپنے نفس کو طاعت سے اور مال کو راہ خدا مین خرچ کرنے سے اور سب آدمی اسی حال پر مخلوق ہوئے ہین

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ۝ مگر نماز پڑھنے والے الَّذِينَ هُمْ وہ جو عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر دَائِمُونَ ۝ ہمیشگی
کرنے والے ہین یعنی کسی شغل کے سبب سے اوس سے باز نہین رہتے اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ نماز ادا کرنے کے وقت ساکن ہین
واہنے بائین التفات نہین کرتے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ اور وہ لوگ جنکے مالون مین حَقٌّ مَّعْلُومٌ ۝ حق ہے جانا
ہوا جیسے زکوۃ کہ اندازہ کی ہوئی ہے اور صدقے جو معمولی ہین لِّلسَّائِلِ فقیر سوال کرنے والے کے واسطے وَالْمَحْرُومِ ۝
اور اوس محتاج کے واسطے جو سوال نہ کرے وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ اور اون لوگون کے واسطے جنھون نے تصدیق کی ہے يَوْمِ
الدِّينِ ۝ روز جزا واقع ہونے کی اور قیامت کی تصدیق کی نشانی طاعت اور عبادت مین مشغول ہونا ہے وَالَّذِينَ هُم
اور وہ لوگ جو مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم عذاب سے اپنے رب کے مُّشْفِقُونَ ۝ ڈرنے والے ہین اور عذاب الٰہی سے ڈرنے کی علامت
ممنوعات شرعی سے بچنا ہے إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ بیشک اونکے رب کا عذاب غَيْرُ مَأْمُونٍ ۝ امن دیا گیا نہین ہے
یعنی اوسے بیخوف نہین ہو سکتے کہ البتہ گناہگارون کو وہ عذاب پہونچیگا وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ اور وہ لوگ جو
اپنی شرمگاہون کو حَافِظُونَ ۝ حفاظت کرنے والے ہین إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ مگر اپنی عورتون پر أَوْ مَا مَلَكَتْ
یا اوسپر جسکے کہ مالک ہوے ہین أَيْمَانُهُمْ اونکے ہاتھ یعنی لونڈیان کہ ہاتھ کا مال ہونے کے سبب سے اونمین تصرف کر سکتے ہین
فَإِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ غَيْرُ مَلُومِينَ ۝ نہین ملامت کیے ہوے ہین اپنی شرمگاہ کی حفاظت نہ کرنے پر اپنی جوروون اور
لونڈیون کی نسبت فَمَنِ ابْتَغَىٰ پھر جو کوئی ڈھونڈھے دخول کرنے کی جگہ وَرَاءَ ذَٰلِكَ سوا اسکے جو کہا گیا یعنی اپنی لونڈی
اور جورو کے سوا فَأُولَٰئِكَ تو وہ لوگ هُمُ الْعَادُونَ ۝ وہ حد سے گذرنے والے ہین یعنی مردون اور جانورون سے وطی کرنے والے
اور بعض کے قول پر جلق لگانا بھی حد سے گذرنے مین داخل ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو لِأَمَانَاتِهِمْ اپنی امانتون کو وَ
عَهْدِهِمْ اور عہد و پیمان کو رَاعُونَ ۝ رعایت کرنے والے ہین امانت اور عہد خالق کا ہو یا مخلوق کا کہ سب کی حفاظت کرنا
چاہیے اور امانت ادا کرنا اور عہد پورا کرنا نہ چھوڑنا چاہیے نظم اگر می باید از آتش امانت ✦ فرو مگذار قانون امانت ✦ بہر عہدے کہ
می بندی وفا کن ✦ رسوم حق گزاری را ادا کن ✦ وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو بِشَهَادَاتِهِمْ اپنی گواہیون پر قَائِمُونَ ۝
قائم ہین یا گواہی دیتے ہین اوس چیز مین جو بندون کے حقوق وہ جانتے ہین اور بکرنے بشہادت نہین پڑھا ہے وَالَّذِينَ هُمْ اور وہ لوگ جو
عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ اپنی نماز پر يُحَافِظُونَ ۝ محافظت کرتے ہین یعنی آداب و شرائط کے ساتھ ہمیشہ نماز پڑھتے ہین نماز کا ذکر
ان آیتون کے شروع اور خاتمہ مین مکرر فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ نماز سب عبادتون مین افضل ہے اور بعضون نے کہا ہے ہمیشہ پڑھنا
فرض نمازون سے تعلق رکھتا ہے اور محافظت کرنا نفلون سے متعلق ہے أُولَٰئِكَ جو لوگ ان صفتون سے موصوف ہین هُمْ فِي جَنَّاتٍ
جنتون مین ہین قیامت کے دن مُّكْرَمُونَ ۝ بزرگی دیے گئے ثواب ہدی اور جزاے سرمدی کے سبب سے یہ آیت نازل ہونے کے بعد
مشرکون نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرداگرد حلقہ باندھا اور ہنسی اور مسخرے پن کی راہ سے بولے کہ محمد کے اصحاب عقبیٰ مین جنتون کی
طمع رکھتے ہین تو ہمکو بھی یہ طمع ہے کہ ہم اونسے پہلے جنتین پائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا پھر کیا ہے ان کو کیا ہو گیا ہے

ع ۳۵

اون لوگون کو جو نہ ایمان لائے اور یہ صفتین جو مذکور ہوئین انسے بے بہرہ ہے قِبَلَكَ تیری طرف مُهْطِعِينَ ۝ دوڑنے والے عَنِ الْيَمِينِ داہنی طرف سے وَعَنِ الشِّمَالِ اور بائین طرف سے عِزِينَ ۝ گروہ گروہ حلقہ کیے ہوے اَيَطْمَعُ کیا طمع رکھتا ہے كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ ان سے اَنْ يُدْخَلَ یہ کہ داخل کیا جائیگا مومنون کے ساتھ جَنَّةَ نَعِيمٍ ۝ جنت نعمت والی مین یعنی مشرکون کو یہ دعا ہے کہ بے ایمان قبول کیے ہوے جنتون مین نعمت پر داخل پائینگے كَلَّا ایسا نہین ہے اور کافرون کو بہشت مین جانے کی راہ نہین ہے اِنَّا خَلَقْنَاهُم بیشک ہمنے اونکو پیدا کیا ہے مِّمَّا يَعْلَمُونَ ۝ اوس چیز سے جسے وہ جانتے ہین یعنی نطفہ سے کہ اوسکو کسی طرح عالم قدس سے مناسبت نہین ہے پس اگر کوئی کدورتون کے لوث سے صاف نہو اور اخلاق ملکی سے متخلق نہو جائے وہ جنت مین داخل ہونے کی استعداد اور لیاقت نہ رکھیگا فَلَآ پس ایسا نہین ہے جو کفار کہتے ہین اُقْسِمُ قسم کھاتا ہون مین بِرَبِّ الْمَشَارِقِ مشرقون کے پیدا کرنے والے کی کہ وہ آفتاب کی مشرقین ہین کہ سال بھر ہر روز دوسرے نقطہ سے آفتاب طلوع کرتا ہے وَالْمَغَارِبِ اور مغربون کے رب کی کہ آفتاب کی ہین اور ہر روز دوسرے نقطہ پر غروب کرتا ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ تارون کی مشرقین اور مغربین مراد ہین اسواسطے کہ دائرۂ افق سے ہر ایک کے شرق اور غرب کا محل دوسرا نقطہ ہے اور بہر تقدیر حق تعالی قسم کھاکر فرماتا ہے کہ اِنَّا لَقَادِرُونَ ۝ یعنی ہم قادر ہین عَلَىٰ اَنْ نُّبَدِّلَ اس بات پر کہ بہل دین ہم یعنی ان مشرکون کو ہم ہلاک کرکے انکے بدلے اور خلق پیدا کرین خَيْرًا مِّنْهُمْ انسے بہتر اور فرمانبردار وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۝ اور نہین ہین ہم مسبوق یعنی ہمپر کوئی سبقت اور پیشی نہین لیجا سکتا اگر ہم کسی امر کا ارادہ کرین تو ہمکو کوئی مغلوب نہین کرسکتا اوسے ظاہر کرنے مین فَذَرْهُمْ پس ہاتھ اوٹھا اونسے يَخُوضُوا تاکہ باطل کام شروع کرین وَيَلْعَبُوا اور کھیل مین مشغول ہون دنیا مین حَتَّىٰ يُلَاقُوا اوسوقت تک کہ ملاقات کرین يَوْمَهُمُ اپنے دن سے الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ وہ دن جسکا وعدہ دیے گئے ہین کہ وہ جنگ بدر کا دن ہے یا قیامت کا روز اس آیت کا حکم آیت قتال کے حکم سے منسوخ ہے يَوْمَ يَخْرُجُونَ جسدن کہ نکلینگے وہ مِنَ الْاَجْدَاثِ قبرون سے سِرَاعًا جلدی کرنے والے حضرت اسرافیل کا پکارنا قبول کرکے كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ اِلَىٰ نُصُبٍ اوس جھنڈے کی طرف جو استادہ کیا يُوفِضُونَ ۝ دوڑتے ہین جیسے سپاہ پراگندہ جو اپنا جھنڈا قائم دیکھتی ہے اور اوسکی طرف دوڑتی ہے خَاشِعَةً ذلیل اور خوار اَبْصَارُهُمْ اونکی آنکھین یعنی آنکھون والے اپنے سر جھکائے ہونگے تَرْهَقُهُمْ ڈھانپے ہوگی یعنی گھیرے ہوگی اونکو ذِلَّةٌ ذلت ذَٰلِكَ یہ ہے الْيَوْمُ الَّذِي وہ دن کہ دنیا مین كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ تھے وعدہ کیے گئے

ع ۹

سورۂ نوح مکیۃ وھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ ثمانی عشرۃ اٰیاتھا

سورۂ نوح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور اوسکی ۲۸ اٹھائیس آیتین ہین شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِنَّا اَرْسَلْنَا نُوحًا بیشک ہمنے بھیجا نوح کو اِلٰى قَوْمِهٖٓ اوسکی قوم آل قابیل کی طرف اَنْ اَنْذِرْ



اس حکم کے ساتھ کہ ڈرا قومک اپنی قوم کو اور ڈرا مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ قبل اسکے کہ آئے اونپر عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ عذاب دردناک کہ طوفان ہی یا عذاب آخرت قَالَ کہا نوح علیہ السلام نے کہ یٰقَوْمِ اے میری قوم کے لوگو اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ تحقیق مین تمکو ڈرانے والا ہون مُّبِیْنٌ ○ ظاہر ہی میرا ڈرانا پہونچاتا ہون مین تمکو اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ یہ حکم کہ عبادت کرو اللہ کی اوسکی وحدانیت کے ساتھ وَاتَّقُوْهُ اور ڈرو اوسکے عذاب سے یا پرہیز کرو اوسکی نافرمانی سے وَاَطِیْعُوْنِ ○ اور اطاعت کرو میری اوس چیز مین جو مین حکم کرون اور منع کرون یَغْفِرْ لَكُمْ تاکہ بخشدے خدا تمکو مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بعضے گناہ تمہارے کہ قبل اسلام کے جنکے مرتکب ہوے ہو وَیُؤَخِّرْكُمْ اور پیچھے رکھے تمکو عقوبت اور مہلکات سے یعنی زندہ رکھے تمکو اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی ط وقت نام رکھے ہوے تک کہ وہ زندگی کی مدت ہی اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ تحقیق کہ جو مدت خدا نے اندازہ کردی اِذَا جَآءَ جب آتی ہی اوس طرح پر کہ مقدر اور مقرر فرمائی ہی تو لَا یُؤَخَّرُ وہ پیچھے نہین ہٹائی جاتی ہی اور جسکی وہ اجل اور مدت ہی اوسے مہلت نہین ہوتی ربا عی روز یکہ اجل در آید از پیش و پست ✣ شک نیست کہ مہلت ندہد یک نفست ✣ یاری نرسد در ان دم از ہیچ کست ✣ بر باد شود حملہ ہوا و ہوست ✣ لَوْ كُنْتُمْ اگر ہوتم کہ فکر اور نظر سے تَعْلَمُوْنَ ○ جانو کوئی چیز تو یہ بھی جانو گے کہ اجل مین تاخیر اور مہلت دینا کچھ نہین ہی غرضکہ حضرت نوح علیہ السلام نے نوسو پچاس برس اپنی قوم کو دعوت کی اور اونھون نے سرکشی اور عناد اختیار کرکے اونکو ایذا رسانی مین حد سے زیادہ کوشش کی اور ہر گز اپنی طرف سے ایذا رسانی مین کمی نہ کرتے تھے یہانتک کہ حضرت نوح تنگ گئے اور قَالَ رَبِّ کہا کہ ای میرے رب اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ تحقیق کہ دعوت کی مین نے اپنی قوم کو اور اونکو تیری طاعت اور عبادت کی طرف بلایا لَیْلًا وَّنَهَارًا ○ رات دن یعنی برابر ہر وقت مین اونکو دعوت کرتا رہا فَلَمْ یَزِدْهُمْ پس نہین زیادہ کیا اونکو دُعَآءِیْۤ میرے بلانے اور پکارنے نے اِلَّا فِرَارًا ○ مگر بھاگنا ایمان اور طاعت سے وَاِنِّیْ اور تحقیق کہ مین نے كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ جب پکارا مین نے اونکو توحید اور عبادت کی طرف لِتَغْفِرَ لَهُمْ تاکہ بخشے تو اونکو عبادت قبول کرنے کے سبب سے تو جَعَلُوْۤا کرلین اونھون نے اَصَابِعَهُمْ اپنی اونگلیان فِیْۤ اٰذَانِهِمْ اپنے کانون مین اور میرے پکارنے اور دعوت سے کی راہ اونھون نے بند کرلی وَاسْتَغْشَوْا اور سر سے اوڑھ لیے اونھون نے ثِیَابَهُمْ اپنے کپڑے تاکہ مجکو نہ دیکھین وَاَصَرُّوْا اور اڑ گئے کفر اور معصیت پر وَاسْتَكْبَرُوا اور سرکشی کی اونھون نے میری متابعت سے اسْتِكْبَارًا ○ بڑی سرکشی ثُمَّ اِنِّیْ پھر باوصف اونکے اصرار اور استکبار کے دَعَوْتُهُمْ دعوت کی مین نے اونکو جِهَارًا ○ علانیہ اونکی محفلون مین ثُمَّ اِنِّیْۤ پھر بیشک مین نے اَعْلَنْتُ لَهُمْ ظاہر کی اونکے بعض کو یعنی علانیہ پکار کر کر مین نے دعوت کی وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اور پوشیدہ بھی مین نے بعض سے کہا اِسْرَارًا ○ پوشیدہ کہنا رانکے طور پر یعنی جسطرح مین دعوت کرسکا دعوت کرنے سے باز نہین رہا محفلون مین خلوتون مین پوشیدہ علانیہ اونکو حق کی طرف مین نے بلایا اور جب تیری قہاری نے اونسے باران رحمت روکا اور اونکی عورتون کو بانجھ کردیا کہ اونکے اولاد ہونا موقوف ہوگئی تو اونھون نے میری طرف رجوع کی فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا تو مین نے کہا کہ مغفرت چاہو

وقف لازم

ربکم اپنے رب سے یعنی توبہ کرو کفر سے انہ کان بیشک خدا ہے غفارا ۱۰ بخشنے والا توبہ کرنے والوں کو اور اگر تم توبہ کرو
تو یرسل السماء بھیجے ابر کو علیکم تم پر مدرارا ۱۱ برسنے والا جھڑی لگا کر ویمددکم اور مدد دے تمکو
باموال مالوں سے وبنین اور بیٹوں سے یعنی تمہارے مال اور اولاد بہت کردے ویجعل لکم اور دے تمکو جنت
باغ میوہ دار ویجعل لکم اور دے اور جاری کرے تمہارے واسطے انہرا ۱۲ نہریں پانی کی مالکم لا ترجون
کیا ہے تمکو کہ تم امید نہیں رکھتے ہو یعنی نہیں پہچانتے ہو للہ خدا کو وقارا ۱۳ عظمت اور بزرگی کے ساتھ مراد یہ ہے کہ تم اوسکی بزرگی کا
اعتقاد نہیں کرتے تاکہ اوسکی نافرمانی سے ڈرو یا تمکو کیا ہے کہ اوسکی عظمت اور قہاری سے نہیں ڈرتے وقد خلقکم اور حال یہ ہے
کہ اوسنے تمکو پیدا کیا ہے اطوارا ۱۴ طرح طرح کا صورت اور سیرت میں مختلف نطفہ کے طور سے تھکے کے طور پر پھر لوتھڑے کے طور پر
کر دیا آخر تک اور یہ اوسکی قدرت کاملہ اور حکمت شاملہ کی دلیل ہے الم ترو کیف کیا تم نہیں دیکھتے ہو کہ کیونکر خلق اللہ
پیدا کیے اللہ نے سبع سموٰت سات آسمان طباقا ۱۵ طبقہ بر طبقہ وجعل القمر اور کر دیا چاند کو فیہن
اونمیں سے ایک میں نورا روشنی بعضی تفسیروں میں ہے کہ چاند کا جرم آسمان دنیا میں ہے اور اوسکا نور سب آسمانوں میں پھیلتا ہے
اسطرح جیسے زمین پر پھیلتا ہے اور اونکو روشن کر دیتا ہے وجعل الشمس اور کیا اوسنے آفتاب کو سراجا ۱۶ چراغ
اہل زمین کا کہ جس طرح چراغ اندھیرے کو اپنے گرد سے دور کر دیتا ہے آفتاب رات کی تیرگی زمین پر سے ہٹا دیتا ہے اور حضرت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس جہت سے چراغ فرمایا کہ آپ کے نور نے کفر و نفاق کا ہر حال سے زائل کر دیا قطعہ چراغ جسم و
دل چشم و چراغ جان رسول اللہ ✤ کہ شمع ملت ہست از پرتو احکام آن رخشان ✤ درین ظلمت سراگر نہ چراغ افروختے شرعش ✤ کجا
کس را خلاصی بود از تاریکی طغیان ✤ واللہ انبتکم اور خدا نے اوگایا تمکو یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو
پیدا کیا من الارض زمین سے یعنی خاک سے اونکا نہال ہستی لوگایا نباتا ۱۷ اچھا اوگانا اور جب ہمارے باپ آدم
علیہ السلام خاک سے پیدا ہوئے تو ہم سب خاک سے مخلوق ہیں ثم یعیدکم پھر پھر لیجائیگا تمکو فیہا زمین میں یعنی موت کے
بعد قبر میں لائیگا ویخرجکم اور نکالیگا تمکو قبروں سے اخراجا ۱۸ نکالنا حساب کے واسطے اور جزا کے لیے واللہ جعل اور اللہ نے
کر دیا لکم الارض تمہارے واسطے زمین کو بساطا ۱۹ بچھونے کے مثل بچھی ہوئی کہ اوسمیں آرام لینا اور اوسپر چلنا پھرنا آسان ہے
لتسلکوا تاکہ چلتے ہو تم منہا زمین سے سبلا فجاجا ۲۰ کشادہ راہوں میں ان نصیحتوں کے بعد قوم نوح کے عوام لوگوں نے
غور و تامل کیا اور اونکے خواص اور رئیسوں نے اونکو بہکایا اور بھڑکایا کہ جس حال پر تھے اوس سے بھی بدتر ہو گئے اور پہلے سے بھی
زیادہ ظلم کر کے نافرمانی اور عناد زیادہ کیا تو قال نوح کہا نوح علیہ السلام نے یہ حال دیکھ کر کہ رب انہم اے میرے رب یقینی
وہ لوگ یعنی میری امت کے عام لوگ عصونی حاصی ہو گئے میرے باب میں واتبعوا اور پیروی کی اونہوں نے من لم یزدہ
اوسکی کہ زیادہ نہیں کیا مالہ وولدہ اوسکے مال اور اولاد نے الا خسارا ۲۱ مگر نقصان پانا اور گمراہی یعنی اونہوں نے
میرا حکم نہ مانا اپنے رئیسوں اور سرداروں کی متابعت کی جو اپنے مال اور اولاد پر مغرور تھے ومکروا اور مکر کیا قوم کے بزرگوں نے مکرا

ع ۱۲

کُبَّارًا ۝ مکر بڑا کہ اوسکے سبب سے کمینون اور نادانون کو اپنی طرف کھینچا اور مجکو ایذا دینے کی ترغیب اور تحریص کی وَقَالُوْا اور کہا اونھون نے کہ لَا تَذَرُنَّ ہاتھ نہ کھینچو اٰلِهَتَكُمْ اپنے معبودون کی عبادت سے وَلَا تَذَرُنَّ اور نہ چھوڑو وَدًّا وَدّ کو اور وہ ایک بت تھا مرد کی صورت پر بنایا ہوا وَّلَا سُوَاعًا ۙ اور نہ سواع کو اور وہ ایک بت عورت کی صورت تھا وَّلَا يَغُوْثَ اور نہ یغوث کو اور وہ ایک بت تھا شیر کی صورت وَيَعُوْقَ اور نہ یعوق کو اور وہ ایک بت گھوڑے کی صورت پر تھا وَنَسْرًا ۝ اور نہ نسر کو اور وہ ایک بت کرگس کی شکل پر تھا اور بہت مشہور یہ بات ہے کہ یہ پانچ مردان صالح کے نام تھے کہ یہ لوگ حضرت آدم اور حضرت نوح علیہما السلام کے زمانہ کے درمیان مین گذرے تھے اور لوگون کو اونسے اعتقاد تھا اونکے مرنے کے بعد شیطان نے اونکی صورتین لکڑی اور پتھر سے بنادی تھین لوگ اونکی تعظیم کیا کرتے جب زمانہ گذرا تو پرستش کرنے لگے طوفان نوح کے بعد شیطان نے وہ بت نکالکر عرب کو اونکی پرستش کا حکم کیا قبیلۂ بنی کلب نے وَدّ کو دومۃ الجندل مین رکھا اور سواع قبیلۂ ہذیل مین تھا دریا کے کنارے اور یغوث کو مذحج اور بنی غطیف اور بنی مراد نے اختیار کیا اور یعوق ہمدان مین جا پڑا اور نسر اہل حمیر اور آل ذی الکلاع کا معبود تھا بیت کافران از بت بے جان چہ متمتع دارند ۔ بلے آن بت بہ پرستید کہ جانے دارد ۔ غرضکہ نوح علیہ السلام نے حق تعالیٰ سے مناجات کی کہ خدایا قوم کے بڑے آدمیون نے غریب آدمیون سے کہا کہ ان بتون سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ وَقَدْ اَضَلُّوْا اور حال یہ ہے کہ گمراہ کیا قوم کے رؤسا نے ان بتون کے سبب سے كَثِيْرًا ۚ بہتیرے آدمیون اور کمزور لوگون کو وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اور نہ بڑھا بار خدایا ظالمون کو اِلَّا ضَلٰلًا ۝ مگر عذاب اور ہلاکت مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ گناہون کے واسطے اُغْرِقُوْا ڈبو دیے گئے طوفان مین فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ پھر داخل کیے گئے آگ مین یعنی قبرون کے اندر اور بعضون نے کہا ہے کہ آخرت مین داخل کیے جائینگے فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ پھر نہ پایا اونھون نے اپنے واسطے اونمین سے جنھین خدا ٹھہرایا تھا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوا خدا کے اَنْصَارًا ۝ یار اور مددگار کہ عذاب طوفان کو اوپر سے روکین لکھا ہے کہ حق تعالیٰ نے حضرت نوح کو خبر دی کہ اب اور کوئی تیری قوم مین سے ایمان نہ لائیگا اور اونسے کوئی لڑکا بھی ایسا نہ پیدا ہوگا جو ایمان لائے تو حضرت نوح علیہ السلام نے مناجات کی وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اور کہا نوح علیہ السلام نے کہ ای میرے رب لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ نہ چھوڑ روے زمین پر مِنَ الْكٰفِرِيْنَ کافرون مین سے دَيَّارًا ۝ دورہ کرنے والا یعنی کوئی آنے جانے والا انمین سے ہلاک عام مراد ہے یعنی کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یقینی تو اگر چھوڑ دیگا اونکو تو يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وہ گمراہ کرینگے تیرے بندون کو یعنی چاہینگے کہ مومنون کو بہکائین اور بھڑکائین وَلَا يَلِدُوْٓا اور وہ نہ پیدا کرینگے اِلَّا فَاجِرًا مگر بدکار كَفَّارًا ۝ ناشکر گذار یعنی اونکے لڑکے پیدا ہو کر جب بالغ ہونگے تو کفار فجار غدار ہونگے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ای میرے رب بخشدے مجکو وَلِوَالِدَيَّ اور میرے ماں باپ کو حضرت نوح کے والد ملک بن متوشلخ تھے اور اونکی ماں بہت مشہور قول کے موافق شمخا بنت انوش تھین اور دونون مومن تھے حضرت نوح نے دعا کی کہ خدایا اونکو بخشدے وَلِمَنْ دَخَلَ اور اوس شخص کو جو داخل ہو بَيْتِيَ میرے گھر مین اور میری ٹھہرنے کی جگہ یا میرے کعبہ یا مسجد مین مُؤْمِنًا اوس حال مین

کہ وہ مومن ہو وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور بخشدے ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتون کو جو قیامت تک ہون
اور بعضون نے کہا ہی کہ اس امت مرحومہ کے لوگ مراد ہین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جسطرح حضرت نوح کی دعا کافرون کے
باب مین قبول ہوئی اسی طرح مومنون کے باب مین بھی قبول ہوئی اور حضرت نوح علیہ السلام نے دعا کی کہ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ
اور نہ زیادہ کر ظالمون یعنی کافرون کو اِلَّا تَبَارًا ۝ مگر ہلاکی سختی کے ساتھ نعوذ باللہ من ذلک

نصف ع

ایاتها ۲۸ | ذکوعاتها ۲۰ | کلماتها ۲۸۶ | حروفها ۱۱۲۶

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ جن مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اٹھائیس ۲۸ آیتین ہین

اس سے قبل سورۂ احقاف مین مذکور ہوا کہ جن کا ایک گروہ بطن نخلہ مین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملازمت سے شرف اندوز
ہوا اور قرآن شریف سنکر وہ سب جن ایمان لائے ماوردی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین کہ رسول مقبول سورۂ اقرأ پڑھتے تھے اور وہ نو جن تھے
یا سات اونمین سے تین نجران کے تھے چار نصیبین کے صاحب کشاف نے لکھا ہی کہ شیصان کے اور وہ اپنے قبیلون مین بڑے اور
بزرگ تھے اور ابلیس کا تمام لشکر اونھی سے ہی اور وہ گروہ جو ایمان لایا تھا اوسنے اپنی قوم مین جاکر انواع واقسام کی باتین کہین
حق تعالیٰ اس سورت مین اونکی خبر دیتا ہی کہ قُلْ کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْحِيَ اِلَيَّ وحی کی گئی میری طرف کہ اَنَّهُ
اسْتَمَعَ یہ کہ سنا قرآن بطن نخلہ مین نَفَرٌ ایک گروہ نے کہ دس سے کم تھے اور تین سے زیادہ مِّنَ الْجِنِّ گروہ جن مین سے
فَقَالُوْٓا پھر کہا اونھون نے جب اپنی قوم مین گئے کہ ای قوم کے لوگو اِنَّا سَمِعْنَا تحقیق ہمنے سنا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ قرآن
عجیب کہ آدمی کے کلام سے نہین ملتا اور کوئی ویسی عبارت بنانے کی قدرت نہین رکھتا يَّهْدِيْٓ راہ دکھاتا ہی اِلَى الرُّشْدِ
راستی اور صواب اور دین دنیا کی صلاح کی طرف فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ پس ایمان لائے ہم اوسکا وَلَنْ نُّشْرِكَ اور ہرگز شریک نہین
لاتے اور شریک نہین ٹھہراتے ہم بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۝ اپنے رب کے ساتھ کسی بت یا شیطان وغیرہ کو جسطرح پہلے ہم شرک
کرتے تھے وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى اور بیشک بڑا ہی جَدُّ رَبِّنَا ملک ہمارے رب کا یا برتر ہی اوسکی عظمت اور جلال مخلوقات کے
ساتھ بجنس ہونے سے مَا اتَّخَذَ نہین پکڑی اوسنے صَاحِبَةً کوئی عورت جیسا بعضے بنو ملیح کہتے ہین وَّلَا وَلَدًا ۝
اور نہ کوئی فرزند جیسا یہود و نصارا عزیر اور عیسی علیہما السلام کی نسبت فرزند خدا ہونے کا اعتقاد کرتے ہین وَّاَنَّهٗ كَانَ
يَقُوْلُ اور تحقیق کہ کہتا ہی سَفِيْهُنَا جاہل اور نادان ہمارا یعنی ابلیس عَلَى اللّٰهِ اللہ پر شَطَطًا ۝ بات دور کہ
اوسکی طرف جور و لاکون کی نسبت کرتا ہی وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اور ہم سمجھے اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ یہ کہ نہین کہتے ہین
آدمی وَالْجِنُّ اور جن عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۝ خدا پر جھوٹ تو ہمارا احمق یعنی ابلیس جو کہتا تھا ہم باور کرتے تھے
جب ہمنے قرآن سنا تو معلوم ہوا کہ وہ خدا پر جھوٹ باندھتا تھا وَّاَنَّهٗ كَانَ اور تحقیق کہ تھے رِجَالٌ مِّنَ
الْاِنْسِ مرد آدمیون مین سے کہ بعض مکانون مین يَعُوْذُوْنَ پناہ لیتے تھے بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ مرد

جنون سے اسطرح پر کہ جب کوئی مرد آدمی ہولناک میدان مین پہونچتا تو کہتا کہ مین پناہ لیتا ہون اس جنگل کے سردار کی قوم کے نادانون کے شر سے اور اعتقاد یہ تھا کہ اس پناہ مانگنے سے وہ شخص سالم اور امن مین رہتا ہی اور اہل مکہ ہولناک مقام مین کہتے تھے کہ پناہ مانگتے ہین ہم خدیفہ بن بدر کی اس جنگل کے جن کے شر سے فَزَادُوهُمْ تو زیادہ کیا آدمیون نے جنون کے واسطے اس پناہ مانگنے کے سبب سے رَهَقًا ۝ تکبر اور سرکشی اور جہالت یہانتک کہ جن کہتے تھے کہ ہماری بزرگی اس درجہ ہی کہ آدمی ہمسے پناہ ڈھونڈھتے ہین وَّأَنَّهُمْ اور تحقیق کہ آدمی یعنی کافر آدمیون نے ظَنُّوا گمان کیا كَمَا ظَنَنتُمْ جیسا تمنے گمان کیا ہی اے جنو أَن لَّن يَبْعَثَ اللَّهُ أَحَدًا ۝ یہ کہ نہ اوٹھائیگا خدا کسی کو حساب اور جزا کے واسطے وَأَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ اور تحقیق کہ ہمنے مس کیا ہی آسمان کو اور پھر آکر بات سننے کو ہم اوپر گئے اور ہمنے چاہا کہ آسمان مین ہم چلے جائین فَوَجَدْنَاهَا تو ہمنے آسمان کو پایا مُلِئَتْ بھرا ہوا حَرَسًا شَدِيدًا پاسبانون سخت قوی سے یعنی فرشتون سے جو جنون کو منع کرنے اور روکنے کے واسطے نامزد ہوے ہین وَشُهُبًا ۝ اور اون آگ مچھاڑنے والے ستارون سے جو شیطانون کو ہانکنے کے واسطے متعین ہوے ہین وَأَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ اور یقینی ہم تھے کہ بیٹھے تھے مِنْهَا آسمان سے مَقَاعِدَ بیٹھنے کی جگہون مین لِلسَّمْعِ سننے کو آسمانی خبرین یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل ہم آسمانون پر جاتے اور بیٹھنے کی جگہون پر بیٹھتے تھے نہ پاسبان روکتے تھے نہ ستارون کی آگ سے ہم ہنکائے جاتے تھے فَمَن يَسْتَمِعِ الْآنَ پھر اب جو جن سننے کی خواہش کرتا ہی اب يَجِدْ لَهُ پاتا ہی اپنے واسطے شِهَابًا رَّصَدًا ۝ روشن ستارہ آگ برسانے والا نگاہ رکھنے والا اور منتظر کھڑا ہوا اوسکے جلانے کو وَأَنَّا لَا نَدْرِي اور بیشک ہم نہین جانتے کہ أَشَرٌّ أُرِيدَ کیا برائی چاہی گئی ہی آسمان سے ہمکو باز رکھنے مین بِمَن فِي الْأَرْضِ اون لوگون کے ساتھ جو زمین پر آدمی ہین أَمْ أَرَادَ بِهِمْ یا چاہا ہی اونکے واسطے رَبُّهُمْ اونکے رب نے رَشَدًا ۝ بھلائی اور صلاح وَأَنَّا مِنَّا الصَّالِحُونَ اور یقینی ہماری جنس مین سے نیک ہین یعنی مومن نیک کام کرنے والے خیر مین سبقت لیجانے والے وَمِنَّا دُونَ ذَٰلِكَ اور ہم مین سے اس سے کمتر ہین یعنی خیر اور شر مین اور راہ چلنے والے كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا ۝ اور ہم ہین مختلف اور متفرق طریقون اور مذہبون والے معالم مین حضرت حسن بصری سے منقول ہی کہ جسطرح آدمیون مین مختلف مذہبون کے لوگ ہین جیسے قدریہ مرجیہ رافضی وغیرہ اسی طرح جنون مین بھی ہین وَأَنَّا ظَنَنَّا اور بیشک ہمنے جانا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ یہ کہ ہم عاجز نہ کرسکینگے خدا کو جس جگہ ہون ہم فِي الْأَرْضِ زمین مین یعنی اگر وہ ہمارے ساتھ کچھ کیا چاہے تو ہم اوسے اوسمین عاجز نہ کرسکینگے اپنے مقام مین مقابلہ اور مقاومت کے واسطے ثابت قدم اور ساکن رہکر وَلَن نُّعْجِزَهُ اور عاجز نہین کرتے ہین ہم اوسے هَرَبًا ۝ بھاگنے کی روسے اطراف مین یا حوالی کوہ قاف مین وَأَنَّا اور بیشک ہمنے لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ جب کہ سنا ہمنے قرآن کہ اہل عالم کی ہدایت کا سبب ہی تو آمَنَّا بِهِ ایمان لائے ہم اوسکا یا اوس شخص پر جس سے ہمنے سنا یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور یہ بات ٹھہری ہوئی ہی کہ جنون کی طرف کوئی پیغمبر مبعوث نہین ہوا مگر جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکی

دعوت جن اور انس دونون کو پہونچی ہوئی ہی نظم داخل اندر دعوت الوجن والنس ۲ تا قیامت اتش ہر نوع وجنس ۲ اوست سلطان وطفیل اوہمہ ۲ اوست شاہنشاہ وخیل اوہمہ ۲ فَمَنْ يُّؤْمِنْ پھر جو کوئی ایمان لائے بِرَبِّهٖ اپنے رب پر فَلَا يَخَافُ تو وہ نہ ڈریگا بَخْسًا نقصان سے اپنی جزا مین وَّلَا رَهَقًا ۝ اور نہ ظلم سے اپنے اوپر اور نہ اپنے کو عیب پہونچنے سے وَاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ اور ہم مین سے مسلمان ہین پیغمبر پر ایمان لائے ہوے اور دین اسلام قبول کیے ہوے وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ۲ اور ہم مین سے ظالم اور بیداد کرنے والے ہین اپنے اوپر کہ شرک کرتے ہین اور حق تعالی کا حکم نہین مانتے فَمَنْ اَسْلَمَ پھر جسنے حکم مانا خدا کا جسطرح ہمنے حکم مان لیا ہی فَاُولٰٓئِكَ تو اون حکم مان لینے والون نے تَحَرَّوْا قصد کیا ہی رَشَدًا ۝ سیدھی راہ کا اور اوس راہ سے مقصد کو پہونچینگے وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ اور رہا ظالم جو نہ ایمان لائے حق پر فَكَانُوْا تو وہ ہونگے لِجَهَنَّمَ آتش دوزخ کے واسطے حَطَبًا ۝ ایندھن کہ اونکے سبب سے آگ بھڑکائی اور دہکائی جائیگی جیسے کافر آدمیون سے سلگائی جائیگی وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا اور یہ وحی کی ہی کہ اگر مستقیم ہون اہل مکہ عَلَى الطَّرِيْقَةِ سیدھی راہ پر یعنی ایمان لائین تو لَاَسْقَيْنٰهُمْ البتہ پلائینگے ہم اونکو مَّآءً غَدَقًا ۝ پانی بہت قحط اور تنگ سالی کے بعد یعنی روزی ہم اوپر کشادہ کردینگے یا اگر جن اسلام پر استقامت اختیار کرین تو اونکو ہم بہت صاحب نعمت کرینگے یعنی دوزخ کی وعید سے اونکو ہم امان دینگے اور یہ بہت بڑی نعمت ہی اور مفسرون کے ایک گروہ نے عام لیا ہی یعنی اگر جن اور انس اسلام پر مستقیم رہین ہم اوپر معیشت کشادہ کردینگے لِنَفْتِنَهُمْ تاکہ آزمائین ہم اونکو فِيْهِ ۲ اوس زندگی مین کہ اوس نعمت کا شکر ادا کرنے مین کیونکر قیام کرتے ہین وَمَنْ يُّعْرِضْ اور جو کوئی اعراض اور انکار کرے عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ اپنے رب کو یاد کرنے سے اور اوسکی نعمت یاد کرکے شکر گزاری نہ کرے تو يَسْلُكْهُ داخل کریگا اوسکو خدا عَذَابًا صَعَدًا ۝ عذاب سخت مین جسمین راحت اور فرصت نہو وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ اور یہ وحی آئی ہی کہ مسجدین لِلّٰهِ اللہ ہی کے واسطے ہین اور اوسی کے لیے خاص ہین فَلَا تَدْعُوْا تو نہ پکارو اوسمین مَعَ اللّٰهِ خدا کے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو جسطرح یہود ونصارا اپنے کنیسون اور صومعون مین حضرت عزیر اور مسیح علیہما السلام کو خدائی کے ساتھ یاد کرتے ہین اور جسطرح بیت الحرام کے گرداگرد کہتے ہین کہ لبیک لا شریک لک لبیک الا شریک ہو لک اور بعضون نے کہا ہی اس مسجد سے تمام روے زمین مراد ہی کہ حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کی مسجد ہی اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا کہ جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا یعنی کردی گئی میرے واسطے تمام زمین مسجد اور پاک تو زمین کے کسی قطعہ اور کسی بقعہ مین خدا کی یاد کے ساتھ دوسرے کی یاد خوب نہین بیت دل را بجز از یاد خدا شاد مکن ۲ بایاد وی از کسے دگر یاد مکن ۲ وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ اور تحقیق کہ جب کھڑا ہوا عَبْدُ اللّٰهِ خدا کا بندہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بطن نخلہ مین يَدْعُوْهُ پکارتا تھا خدا کو اور نماز ادا کرتا تھا اور جن اوسکی قرأت سنتے تھے كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ قریب تھا کہ ہون جن عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ اوسپر لپٹ جانے والے شوق کے مارے یہ جو حق تعالی نے اپنے رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عبد اللہ کہا اسمین بہت کہتے ہین صحابہ کا قول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ

ع ۱۹

علیہ وآلہ وسلم کو اس سے زیادہ کوئی نام پسند نہیں آیا اسواسطے کہ شرط عبادت اور عبودیت پر جسطرح حضرت نے قیام فرمایا اوسطرح کسی کو اوسپر قیام کرنے کی قدرت نہ تھی تو لاجرم منازل ملکی پر عروج کے وقت آپ اس نام سے ذکر کیے گئے سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور مدارج فلکی سے قرآن اوترنے کے وقت بھی آپکو اسی نام سے یاد فرمایا تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ نظم ؎ بندہ شعار بندگی دوست ✣ کز جملۂ بندگان گزین اوست ✣ داد ندز بندگیش راہی ✣ کان راہ ندیدہ ہیچ شاہی ✣ مکہ کے کافروں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا کہ تمنے عجب کام اختیار کیا ہی اور بڑا مہلک شروع کیا ہی اس مہم سے پھر واور اس کام سے رجوع کرو تاکہ ہم تمکو پناہ دین اور تمھاری حمایت کرین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ مشرکون سے کہ بہرحال اِنَّمَآ اَدْعُوْا نہین پکارتا ہون مین یعنی نہین عبادت کرتا ہون مین مگر رَبِّیْ اپنے رب کی وَلَآ اُشْرِکُ بِہٖٓ اور شریک نہین ٹھہراتا ہون مین اوسکے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ کہہ کہ یقینی مین مالک نہین ہون لَکُمْ تمھارے واسطے ضَرًّا ضرر دفع کرنے کا وَّلَا رَشَدًا ۝ اور نہ بھلائی پہونچانے کا یعنی مین بندہ ہون اور بندہ کا کام خدا کی عبادت ہی قُلْ اِنِّیْ کہہ کہ بیشک مین لَنْ یُّجِیْرَنِیْ نہ پناہ دیگا مجھے اور نہ پناہ مین لیگا مجھے مِنَ اللّٰہِ عذاب الہی سے اَحَدٌ کوئی یعنی اگر خدا مجھپر عذاب کرنا چاہے تو کوئی میری حمایت نہین کرسکتا وَّلَنْ اَجِدَ اور نہ پاؤنگا مین ہرگز مِنْ دُوْنِہٖ اوسکے سوا مُلْتَحَدًا ۝ کوئی پناہ جسکی طرف ہم متوجہ ہون اِلَّا بَلٰغًا مگر پہونچاتا ہون تمکو پہونچانا مِّنَ اللّٰہِ خدا کے پاس سے کہ وہ تمکو کافی ہی وَرِسٰلٰتِہٖ اور پہونچاتا ہون اوسکے بھیجے ہوے پیغام وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ اور جو کوئی نافرمانی کرے خدا کی اوسکی عبادت مین وَرَسُوْلَہٗ اور اوسکے رسول کی امر ونہی مین فَاِنَّ لَہٗ تو بیشک اوسکے واسطے ہی نَارَ جَہَنَّمَ آگ دوزخ کی خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ ہمیشہ رہینگے اوسمین اَبَدًا ۝ ہمیشہ کبھی اوس سے نجات نہ پائینگے اور اے ہمارے حبیب آج تو کافر تجکو کمزور اور بے یار ومددگار جانتے ہین اور تیرے باب مین عاصی اور گنہگار کہتے ہین حَتّٰٓی اِذَا رَاَوْا یہانتک کہ جب دیکھینگے مَا یُوْعَدُوْنَ جو کچھ وعدہ دیے گئے ہین دنیا مین جیسے واقعہ بدر یا آخرت مین فَسَیَعْلَمُوْنَ تو قریب ہی کہ جانین جب وعدہ کیا ہوا عذاب دیکھین کہ مومن اور کافر کے گروہ مین سے مَنْ اَضْعَفُ کون ہی بہت ضعیف نَاصِرًا یار اور مددگار کی راہ سے وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ اور کون ہی بہت کم عدد کی راہ سے اور معلوم ہوجائیگا کہ کسکے یار مددگار بہت قوی اور بہت زیادہ ہین اور کسکے یار مددگار بہت ضعیف اور بہت کم ہین کافرون نے یہ آیت سنکر کہا کہ یہ وعدہ کیا ہوا امر کب ظاہر ہوگا تو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ جو کچھ وعدہ کیا ہی وہ صحیح اور درست ہی مگر اوسکا وقت مجھپر پوشیدہ ہی اِنْ اَدْرِیْٓ نہین جانتا ہون مین کہ اَقَرِیْبٌ آیا نزدیک ہی مَّا تُوْعَدُوْنَ وہ چیز جو تم وعدہ دیے گئے ہو عذاب اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْٓ یا مقرر کیا ہی میرے خدا نے اوسکے واسطے اَمَدًا ۝ زمانہ دور عٰلِمُ الْغَیْبِ وہ جاننے والا ہی پوشیدہ چیزون کا فَلَا یُظْہِرُ تو ظاہر نہین کرتا اور مطلع نہین فرماتا عَلٰی غَیْبِہٖٓ اوس غیب پر مخصوص ہی اوسکے علم کے ساتھ اَحَدًا ۝ کسی کو اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مگر جسے پسند کرلیتا ہی مِنْ رَّسُوْلٍ اپنے رسول مین سے کہ اوسے

اونمین سے بعض پر اطلاع دیتا ہی تاکہ اوس رسول کا معجزہ ہو اور یہان رسول سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ پس تحقیق کہ روانہ کرتا ہی یعنی کرتا ہی مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ اوس پسندیدہ رسول کے سامنے سے وَمِنْ خَلْفِهٖ اور اوسکے پیچھے سے رَصَدًا ۙ نگہبان فرشتے کہ اوسے بچائے رکھتے ہین لِّیَعْلَمَ تاکہ جان لے نبی جسکی طرف وحی آئی ہی اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا یہ کہ پہونچا دیے جبرئیل اور ملائکہ نے جو نزول وحی کے وقت اوسکے ساتھ رہتے ہین رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ پیغام بھیجے ہوے اپنے رب کے نے تغییر اور بے تبدیل وَاَحَاطَ اور گھیر لیا ہی خدا کے علم نے اور شامل ہوا ہی بِمَا لَدَیْهِمْ اوس چیز کے ساتھ جو رسولون اور فرشتون کے پاس ہی وَاَحْصٰی اور گن لیا ہی كُلَّ شَیْءٍ ہر چیز کو عَدَدًا ۝ عدد کی رو سے یہانتک کہ مینہ کے قطرے اور میدان کی ریت اور مثل اسکے سب جانتا ہی اس سے سب معلوم کے ساتھ اوسکا کمال علم مراد ہی یعنی مطلقاً کوئی معلوم اوسکے دائرۂ علم سے باہر نہین ہی بیت ہر چہ دانستنی ست در دو جہان ۔ نیست از علم شاملش پنہان

ع ۲ ۹

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ عِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ مزمل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ بیس آیتین ہین



لکھا ہی کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مبعوث ہوے تو اوس زمانہ کی ابتدا مین آپ نماز پڑھتے اور ایک مکمل اوڑھے رہتے ام المومنین حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ وہ کمل چاند کے مثل تھا چودہ گز کا نصف مچھر رہتا اور نصف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوڑھ لیتے اور اوسی کو اوڑھے ہوے نماز پڑھتے تو حق تعالی نے آپ سے خطاب فرمایا کہ یٰۤاَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ اے مکمل اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ زمل حمل کے معنی مین ہی یعنی اے بار نبوت اوٹھانے والے قُمِ الَّیْلَ اوٹھ رات کو یعنی نماز کے واسطے اِلَّا قَلِیْلًا ۙ مگر تھوڑی رات رات کو اوٹھ کر نماز پڑھنا ابتدائے اسلام مین فرض تھا اور تین مقدارون مین اختیار دیا گیا تھا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا کہ شب کو نماز کے واسطے اوٹھ مگر تھوڑی رات کہ نِّصْفَهٗۤ آدھی رات ہو اَوِ انْقُصْ مِنْهُ یا کم کر آدھی رات سے قَلِیْلًا ۙ تھوڑی سی کہ ایک تہائی ہو اور اس سے کم نہ چاہے اَوْ زِدْ یا زیادہ کر عَلَیْهِ آدھی رات پر کہ دو تہائیون تک پہونچے اور یہ نہایت تھی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ اور آہستگی کے ساتھ یعنی ٹھہر کر پڑھ قرآن یا اوسکے حروف تلاوت کے وقت ظاہر کر ترتیلًا ۝ ظاہر کرنا ایسا کہ سننے والا اونکو شمار کر سکے حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ترتیل سے وقفون کا یاد رکھنا اور حرفون کا ادا کرنا مراد ہی اِنَّا سَنُلْقِیْ تحقیق کہ قریب ہی کہ ہم وحی کرین اور اوتارین عَلَیْكَ تجھ پر قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝ ایک بات بھاری یعنی کلام تکالیف شاقہ پر مشتمل کہ مکلفون پر اوسکا اوٹھانا گران ہو یا گران ہو اوامر و نہی و عدہ و عید حلال حرام حدود احکام کی حیثیت سے یا اوسکا سننا کافرون کو گران ہو اور اوسکا سمجھنا منافقون پر یا اوسکا ثواب قیامت کے دن میزان یعنی ترازو مین بھاری ہو یا ثقیل ہو تجھ اوسے لینا اور وہ وحی کی سخت صورت تھی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جرس کی سی آواز سنتے تھے اور فقط آواز سے مخرجون پر

بے اعتمائی کیے ہوے حروف اور کلمات کا لینا عادت کیے ہوے طریقہ سے باہر معلوم ہوتا تھا اور اس جہت سے اوس حال مین حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہایت گرانی ہو پہنچتی تھی چنانچہ ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہی کہ ایک دن نہایت شدت سے جاڑا تھا مین نے دیکھا کہ حضرت پر وحی اوترتی ہی اور آپکی پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکتے ہین اسطرح پر جو وحی کر گیگئی جب وحی آتی اور آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اونٹ کے ہاتھ پانون ٹیڑھے ہو جاتے اور اپنے یارون مین سے اگر کسی کی ران کا تکیہ آپ لگائے ہوتے تو اوسے ران ٹوٹ جانے کا خوف ہوتا اور ایسے محل مین چہرۂ مبارک زیادہ منور اور روشن ہو جاتا مصرع بسان گل کہ بصحن چمن برافروزد ✤ بحر الحقائق مین ہی کہ قرآن فی نفسہ مفصل ہی جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کِتَابٌ فُصِّلَتْ اٰیَاتُہٗ اور سب آسمانی اوتری ہوئی کتابون کی بہ نسبت اجمالی صورت رکھتا ہی اسواسطے کہ سب کی تصدیق کرنے والا اور سب کے مطابق ہی کہ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْہِ پس قرآن کا نزول اوسکی جمعیت کی طرف اشارہ ہی کہ وہ صورت اجمالی اور صورت تفصیلی دونون کو جمع کرنے والا ہی اور دو امرون کو جمع کرنے والا یقینی بہت بھاری اور بہت بزرگ اور بہت کامل اور بہت بڑا ہوگا اور ایسا بوجھ اوٹھانے والا صاحب جمعیت کے سوا اور کوئی نہ چاہیے نظم حمل چنین بار بمقدار تست ✤ کار کسے نیست کہ این کار تست ✤ کس نتواند زدن اینجا نفس ✤ قوت این کار تو داری وبس ✤ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ بیشک رات کی ساعت یا جو عبادت رات کو کیجاتی ہی یا شب کا قیام ھِیَ اَشَدُّ وَطْاً وہ بہت سخت ہی رنج اور کلفت کی رو سے اسواسطے کہ راحت اور نیند کا چھوڑ دینا نفس پر نہایت شاق ہی یا شب کو عبادت کرنے مین فراغت بڑی ہی اسواسطے کہ دن کو باب معیشت مین دل مشغول اور مصروف رہتے ہین اور رات کو طرح طرح کے خطرون سے فارغ ہو کر محراب عبادت مین متوجہ ہو سکتے ہین بیت خاموش شد عالم بشب تا چست باشی در طلب ✤ زیرا کہ بانگ عربدہ تشویش خلوت گاہ تست ✤ وَّاَقْوَمُ اور بہت درست ہی قِیْلًا ○ مقال کی رو سے یعنی رات کو قرآن پڑھنا بہت خوب بات اور پختہ کام ہی کہ دل فارغ ہوتا ہی اور زبان دل کے ساتھ موافق ہوتی ہی زبان سے پڑھتا ہی اور دل سے اوسمین تفکر کرتا ہی اور نَاشِئَةَ الَّیْلِ بعضون نے کہا ہی کہ مغرب اور عشا کا درمیان ہی یا عشا کے بعد صبح تک اور ام المومنین حضرت بی بی عایشہ رضی اللہ عنہا کے قول پر ناشئہ یہ ہی کہ سو کر اوٹھے اِنَّ لَکَ بیشک تیرے واسطے فِی النَّھَارِ دن مین سَبْحًا طَوِیْلًا ○ آنا جانا لمبا ہی یعنی خلق کو دعوت اسلام کرتے ہو اور اونکے کامون مین مشغول رہتے ہو تو راتون کو تہجد ادا کرنا اولیٰ ہی وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ اور یاد کر نام اپنے رب کا اور اسمار حسنیٰ کے ساتھ اوسے پکار وَتَبَتَّلْ اور کٹ جا خلق سے اور توجہ کر اِلَیْہِ اوسکی عبادت کی طرف تَبْتِیْلًا ○ کٹنا پورا یعنی اپنے نفس کو ماسوی اللہ کے خیال سے خالی کر اور بالکل اوسی کی طرف متوجہ ہو جا فرد دل در وبند وزغیر ش بگسل ✤ ہر چہ جز اوست برون کن از دل ✤ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ یہ بدل ہی رَبِّکَ سے یعنی یاد کر اپنے رب کا نام جو رب ہی مشرق اور مغرب کا لَآ اِلٰہَ کوئی معبود نہین عبادت کے قابل اِلَّا ھُوَ مگر وہ فَاتَّخِذْہُ تو پکڑ اوسکو وَکِیْلًا ○ اپنا کارساز اور مہمات اوسی پر چھوڑ وَاصْبِرْ اور صبر کر عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ اوپر جو کہتے ہین کافر اور تکذیب کرنے والے واہیات خرافات وَاھْجُرْھُمْ اور کٹ اونسے

هَجْرًا جَمِيلًا ○ کتنا خوب یعنی مقام انتقام مین رہ اور اونسے نصیحت روک یہ حکم آیت قتال سے منسوخ ہی وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ اور چھوڑ مجھے تکذیب کرنے والون أُولِي النَّعْمَةِ نعمت والون کے ساتھ یعنی سرداران قریش کا کام میرے ساتھ چھوڑ وَمَهِّلْهُمْ اور مہلت دے اونکو قَلِيلًا ○ مہلت تھوڑی سی یعنی تھوڑے ہی زمانہ مین اونکو تکذیب کا بدلا دونگا امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہوئی اور جنگ بدر اور سرداران عرب کی ہلاکت مین تھوڑا ہی زمانہ گذرا إِنَّ لَدَيْنَا بیشک ہمارے پاس ہی آخرت مین دین کے دشمنون کے واسطے أَنْكَالًا بیڑیان بھاری کہ اونمین مقید ہونگے وَجَحِيمًا ○ اور بڑی آگ دہکتی ہوئی کہ اوسمین جل جائینگے وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ اور کھانا گلے مین اٹکتا ہوا جیسے ضریع اور زقوم وَعَذَابًا أَلِيمًا ○ اور عذاب دردناک اور سوا اسکے بہت سی سختیان کہ خدا کے سوا کوئی اوسکی حقیقت نہین پہچانتا لباب مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہوش ہوکر گر پڑے اور فرمایا کہ یہ وعدے سچ ہونگے يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ جسدن تھرتھرائیگی زمین وَالْجِبَالُ اور جنبش مین آئینگے پہاڑ وَكَانَتِ الْجِبَالُ اور ہوجائینگے بڑے بڑے پہاڑ كَثِيبًا ٹیلا ریت کا مَهِيلًا ○ پراگندہ یعنی سخت پہاڑ ریگ روان کے مثل ہوجائینگے اوس روز کی ہیبت سے إِنَّا أَرْسَلْنَا بیشک بھیجا ہمنے إِلَيْكُمْ تمھاری طرف ای مکہ والو رَسُولًا ایک پیغمبر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شَاهِدًا عَلَيْكُمْ گواہ تمھارے اقوال و افعال پر یعنی قیامت کے دن گواہی دینگے دعوت اسلام تمھارے قبول کرنے اور نہ کرنے پر كَمَا أَرْسَلْنَا جسطرح بھیجا ہمنے إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ○ فرعون کی طرف رسول یعنی موسی علیہ السلام کو فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ تو عاصی ہوگیا فرعون اوس پیغمبر کے باب مین اور اونکی دعوت قبول نہ کی اور کہا نہ مانا فَأَخَذْنَاهُ تو پکڑا ہمنے اوسے أَخْذًا وَبِيلًا ○ پکڑنا سخت یعنی پانی مین اوسے غرق کیا اور پانی کی راہ سے آگ مین پہونچا دیا کفار قریش کی تہدید اس آیت مین مندرج ہی فَكَيْفَ تَتَّقُونَ پھر کیونکر بچاؤگے ای مشرکو اپنی جانین إِنْ كَفَرْتُمْ اگر رہوگے اپنے کفر پر يَوْمًا اوسدن کے عذاب سے جسکی ہول يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ کردیگی لڑکون کو شِيبًا ○ بوڑھے یعنی اونکے سر کے بالون کو سفید کردیگی اس سے قلق اور غم کی کثرت مراد ہی اسواسطے کہ شدت غم آدمی کو جلد بوڑھا کردیتی ہی اور ہوسکتا ہی کہ اوسدن کے طول اور درازی مین یہ مبالغہ ہو السَّمَاءُ مُنفَطِرٌ بِهِ آسمان پھٹا ہوگا اوس روز کی سختی اور ہیبت سے كَانَ وَعْدُهُ ہی وعدہ خدا کا یہ واقعے اور حادثے واقع اور حادث ہونے کے ساتھ پورا مَفْعُولًا ○ ہونا اِنَّ هَٰذِهِ بیشک یہ آیتین تَذْكِرَةٌ نصیحت اور عبرت ہین فَمَن شَاءَ پھر جو کوئی چاہے اتَّخَذَ پکڑے إِلَىٰ رَبِّهِ اپنے رب کے قرب کی طرف سَبِيلًا ○ راہ اس نصیحت کے سبب سے لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد کہ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ راتون کو اوٹھتے اور چونکہ رات کی مقدارین نصف اور اوس سے کم اور زیادہ مشتبہ تھین تو اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ قدر واجب کی محافظت کی رعایت نہ رہے دن تک نماز پڑھا کرتے یہانتک کہ آپ کے قدم مبارک ورم کرگئے اور جسم مبارک پر ضعف و نقاہت غالب ہوئی اور منکرون نے کہا ہذا فقد شقی فی ربہ کی ندا بلند کی تو حق تعالی نے سال بھر کے بعد مومنون سے وہ بار گران اوٹھا کر یہ آیت بھیجی کہ

اِنَّ رَبَّكَ بیشک تیرا رب یَعْلَمُ جانتا ہی اَنَّكَ تَقُوْمُ یہ کہ تو اوٹھتا ہی شب کو نماز کے واسطے اَدْنٰى بہت کم مِنْ ثُلُثَيِ دو تہائی رات سے وَنِصْفَهٗ اور نماز پڑھتا ہی تو آدھی رات وَثُلُثَهٗ اور ایک تہائی وَطَآئِفَةٌ اور اسی طرح اوٹھتے ہین ایک گروہ کے لوگ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ اون لوگون مین سے جو تیرے ساتھ ہین تیرے اصحاب وَاللّٰهُ اور اللہ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ اندازہ کرتا ہی رات دن کو اور وہ جانتا ہی اوسکی ساعتون کی مقدارین اور اوسکا علم ہر شب اون مقدارون مین تیرے قیام کو محیط ہی عَلِمَ جانتا ہی اللہ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ یہ کہ تم طاقت نہین رکھتے ہو وقت اندازکرنے کی اور اون اندازون کو نگاہ نہین رکھ سکتے فَتَابَ عَلَيْكُمْ پس پھرا تمہاری طرف عفو اور تخفیف کے ساتھ اور اندازکیا ہوا قیام ترک کرنے کی تمکو رخصت دیدی فَاقْرَءُوْا پس پڑھو مَا تَيَسَّرَ وہ چیز جو آسان ہو مِنَ الْقُرْاٰنِ قرآن مین سے مراد یہ ہی کہ رات کی نماز مین سے جسقدر تمکو آسان ہو اوتنی پڑھو عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ جانتا ہی خدا یہ کہ ہونگے مِنْكُمْ تم مین سے مَّرْضٰى بیمار وَاٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ اور دوسرے سفر کرینگے فِى الْاَرْضِ زمین مین يَبْتَغُوْنَ ڈھونڈھتے ہین مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ خدا کے فضل و کرم مین سے یعنی تجارت کرتے ہین اور حلال وجہون سے کسب معاش کرتے ہین وَاٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ اور دوسرے قتال کرتے ہین فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صلے خدا کی راہ مین بیمارون کو بیماری سے اور مسافرون کو تجارت اور مجاہدون کو جہاد سے رنج اور محنت ہوتی ہی تو رات کی نماز اور اوسکی مقدارین گیرنے مین تمپر تخفیف فرمائی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ تو پڑھو جو کچھ میسر اور آسان ہو مِنْهُ لا قرآن مین سے اور یہ حکم بطور فرضیت کے ہی یعنی نماز مین قرآن پڑھنا اور بعضون نے کہا ہی کہ قرآن پڑھو نماز کے باہر اور یہ حکم بطریق مندوب اور مستحب ہونے کے ہی جس مقدار قرآن پڑھنا مندوب اور مستحب ہی اوسمین اختلاف کیا ہی اور وہ تین آیتین ہین یا سو یا دو سو یا ہر مہینے مین ختم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو حکم کیا کہ ہر مہینے مین ختم قرآن کرا ونھون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین اپنے مین قوت پاتا ہون یعنی مین جلدی پڑھ سکتا ہون فرمایا کہ بیس راتون مین ختم کرو پھر عرض کی کہ مجھے زیادہ قوت ہی فرمایا کہ سات دن مین پڑھو اور اس سے زیادہ جلدی نہ کرو صاحب معالم رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی اسناد کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہین کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی ایک دن یا رات مین پچاس آیتین پڑھے اوسے غافلون مین نہین لکھتے اور اگر سو آیتین پڑھے تو اوسے فرمانبردارون مین لکھتے ہین اور اگر دو سو آیتین پڑھے تو اوسکے ساتھ قرآن دعوی اور خصومت نکریگا قیامت کے دن اور اگر پانسو آیتین پڑھا کرے تو اوسکے واسطے ایک قنطار ثواب لکھتے ہین وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور قائم رکھو نماز فرض وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اور دو زکوۃ واجب وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ اور قرض دو خدا کو قَرْضًا حَسَنًا قرض نیک یہ راہ خیر مین مستحب اخراجات کرنے اور اوسکے عوض بہت جزا پانے کا اشارہ ہی وَمَا تُقَدِّمُوْا اور جو کچھ آگے بھیجو گے لِاَنْفُسِكُمْ اپنی ذاتون کے واسطے مِّنْ خَيْرٍ نیکی سے تَجِدُوْهُ تو پاؤگے اوسے عِنْدَ اللّٰهِ خدا کے پاس هُوَ خَيْرًا وہ بہتر ہی وَّاَعْظَمَ اور بہت بڑا ہی اَجْرًا اجر کی رو سے یعنی اوسکا بہت ثواب پاؤگے ایک کا دس اور سات سو اور اوس سے بھی زیادہ یا

ع احسان

بے حساب وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ط اور مغفرت چاہو خدا سے ہر حال مین اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ بیشک خدا بخشنے والا ہی بندون کو
رَّحِيْمٌ ۝ مہربان اوپر کہ اوسکی شفقت اور مہربانی ماں باپ سے بڑھکر ہی

ع ۲

سورۃ المدثر مکیۃ وھی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	ست وخمسون ایاتھا
سورۂ مدثر مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	چھپن آیتین ۵۶ ہین

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابتدا زمانۂ وحی مین مین راہ جاتا تھا ناگاہ آسمان کی طرف سے مین نے ایک آواز سنی نگاہ اوٹھائی تو کیا دیکھتا ہون کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین میرے پاس آیا تھا زمین آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہی اوسکی ہیبت اور قد و قامت کی عظمت سے مجھ خوف طاری ہوا مین گھر پھر آیا اور مین نے لوگون سے کہا کہ مجھے اوڑھاؤ تو مجھپر کپڑے اوڑھا دیے اور مین اوسی اندیشے مین تھا کہ حضرت ذوالجلال عم نوالہ نے وحی بھیجی کہ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ اے کپڑے اوڑھنے والے اور بعضون نے کہا ہی کہ دثار نبوت مراد ہی یعنی اے لباس رسالت پہننے والے قُمْ اوٹھ اپنی خوابگاہ سے باقائم ہو جا مراسم نبوت ادا کرنے پر فَاَنْذِرْ ۝ پس ڈرا خلق کو عذاب الٰہی سے اگر اوسکے سوا اور کی عبادت کرین وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ اور اپنے رب کو تعظیم کے ساتھ یاد کر وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ اور اپنے کپڑے پاک کر میلون سے یا کوتاہ کر سرداران عرب کے خلاف کہ وہ لباس لمبا پہنتے ہین کہ اونکی عادت ترک کرنے پر پہلی علامت ہو حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اپنا لباس کوتاہ کر فَاِنَّهٗ اَتْقٰى وَاَنْقٰى اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ جو کچھ نہ چاہیے اوس سے اپنے نفس کو پاک کر نفحات مین شیخ ابوالحسن علی شاذلی مغربی قدس اللہ سرہ سے نقل ہی کہتے ہین کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مین نے خواب مین دیکھا آپنے مجھسے فرمایا کہ اے علی طَهِّرْ ثِيَابَكَ عَنِ الدَّنَسِ تَحْظَ بِمَدَدِ اللّٰهِ فِیْ كُلِّ نَفَسٍ یعنی اپنے کپڑے میل سے پاک کر تاکہ تو بہرہ مند ہو مدد الٰہی اور تائید خدا سے ہر دم مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے کپڑے کیا ہین فرمایا کہ حق تعالی نے تجھے پانچ خلعت پہنائے ہین خلعت محبت خلعت معرفت خلعت توحید خلعت ایمان خلعت اسلام اور جو کوئی خدا کو دوست رکھتا ہی اوسپر ہر چیز آسان ہو جاتی ہی اور جو خدا کو پہچانتا ہی اوسکی نگاہ مین سب چیزین چھوٹی معلوم ہوتی ہین اور جو کوئی خدا کو وحدانیت اور یگانگی کے ساتھ جانتا ہی وہ اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نہین کرتا اور جو خدا پر ایمان لاتا ہی وہ ہر چیز سے امین ہو جاتا ہی اور جسکو صفت اسلام حاصل ہو جاتی ہی وہ خدا کا گناہ نہین کرتا اور اگر گنہگار ہو جاتا ہی تو عذر کرتا ہی اور جب عذر کرتا ہی تو عذر قبول ہوتا ہی تو شیخ رحمہ اللہ تعالی نے کہا ہی کہ یہان پر سے مین نے ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ کے معنی جانے نظم در تو پوشید لطف یزدانی ۞ خلعتے از صفات روحانی ۞ دارش از لوث خشم وشہوت دور ۞ تا بپاکیزگی شوی مشہور ۞ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ اور سب گناہون سے کنارہ کر یعنی جس تقوے پر تو ہی اوسی پر رہ وَلَا تَمْنُنْ اور دیکر احسان نہ رکھ تَسْتَكْثِرُ ۝ تاکہ تو زیادہ لے یا نیک کام کرکے خدا پر احسان نہ رکھ کہ اوسکو تو بہت شمار کرے یا تبلیغ احکام کرکے لوگون پر احسان نہ جتا کہ اونسے

بہت بدلا تو طلب کرے وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ اور اپنے رب کی رضامندی کے واسطے صبر کر یا موارد قضا کے تحت مین خدا کے واسطے صابر رہ فَإِذَا نُقِرَ پھر جب پھونکا جائیگا فِي النَّاقُورِ ۝ صور مین یعنی دوسرا نفخہ کہ بعث اوسکا اثر ہے فَذَٰلِكَ تو یہ پھونکنا يَوْمَئِذٍ اوس روز يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ نشانی ہی سخت دن کی عَلَى الْكَافِرِينَ کافرون پر غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ نہ آسان ہو اگرچہ ہول ہیبت شدت اوسدن عام ہوگی مگر حق تعالیٰ اپنے کرم عام سے مومنون پر سے سختی اور دشواری اوٹھالیگا اور کافرون پر سختی باقی رہیگی اور حساب مین اونکے ساتھ سختی اور تنگی کرینگے اور اونکا منہ سیاہ ہوجائیگا اور اونکے نامۂ اعمال اونکے بائین ہاتھ مین ملینگے لکھا ہی کہ ولید بن مغیرہ لعنہ اللہ تعالیٰ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سورۂ حٰمٓ اور مومن کے شروع کی آیتین سنکر قوم مین پھر آیا اور یہ بات کہی کہ قسم خدا کی کہ اب محمدؐ سے مین نے ایسا کلام سنا ہی کہ نہ آدمی کا کلام ہی نہ جن کا اوسمین وہ حلاوت اور شیرینی ہی کہ کسی کلام مین نہین ہوتی اور اوسمین وہ طراوت اور تازگی ہی کہ کسی کلام مین نہوگی اس نہال اقبال کی پھنگیان کلیہ سعادتون کی پھل دینے والیان ہین اور اس شجرۂ طیبہ کی جڑ فضیلتون اور حکمتون کی رگون سے خوب محکم اور مضبوط ہوگئی ہی یہ کلام غالب آئیگا مغلوب نہوگا اور بلندی سے پستی کی طرف نہ جھکیگا قریش نے یہ بات سنکر گمان کیا کہ ولید ایمان لایا پس ابوجہل طرح طرح کی باتین کرکے اوسے حمیت جاہلیت مین پھیر لایا یہانتک کہ قرآن کو سحر کہا یہ خبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ نہایت غمگین ہوے اور حق تعالیٰ نے آیت بھیجی کہ ذَرْنِي چھوڑ مجھے وَمَنْ خَلَقْتُ اور اوسکو جسے پیدا کیا ہی مینے وَحِيدًا ۝ اکیلا نے آل اولاد بے یار مددگار اور ایک قول ہی کہ اوسے وحید القوم کہتے تھے یعنی اپنی قوم مین ایک وَجَعَلْتُ لَهُ اور دیا مین نے اوسے مَالًا مَّمْدُودًا ۝ مال کھنچا ہوا یعنی بہت لکھا ہی کہ اوسکے پاس زر نقد دس لاکھ دینار تھے اور مکہ اور طائف کے درمیان اوسکے اونٹ گھوڑے بکریان بہت تھین باغ اسباب لونڈی غلام بے شمار تھے وَبَنِينَ شُهُودًا ۝ اور دیے مینے اوسکو بیٹے اوسکے ساتھ حاضر اور موجود مکہ مین یعنی تجارت اور کسب معاش کے واسطے سفر کے محتاج نہ تھے اور ہمیشہ اپنے باپ کے ساتھ محفلون مین حاضر ہوتے لکھا ہی کہ اوسکے دس بیٹے تھے اونمین خالد اور عمارہ اور ہشام رضی اللہ عنہم ایمان لائے وَمَهَّدتُّ لَهُ اور بچھایا مینے اوسکے واسطے جاہ و ریاست کا بچھونا تَمْهِيدًا ۝ بچھاکر یہان تک کہ ریحانۂ قریش اوسکا لقب ہوگیا تھا یا بنایا مینے اوسکا کام خوب بناکر ثُمَّ يَطْمَعُ پھر طمع رکھتا ہی اَنْ اَزِيدَ ۝ یہ کہ زیادہ کرین ہم اپنے عطیے اوسکے باب مین كَلَّا ۝ ہرگز نہ ہم ایسا کرینگے اور اپنی نعمتین اوسکو زیادہ نہ دینگے اِنَّهُ كَانَ بیشک وہ ہی لِآيَاتِنَا میرے کلام کی آیتون کا عَنِيدًا ۝ منکر اور اونمین جھگڑا کرنے والا اور اونکو جادو کے ساتھ نسبت دینے والا اکثر تفسیرون مین ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد اوسکا جاہ و مال گھٹنے لگا اور اوسکے فرزند اوس سے برگشتہ ہوگئے اور بعضے مرگئے اور وہ محتاج رسوا ہلاک ہوا سَأُرْهِقُهُ قریب ہی کہ پہونچاوین ہم اوسے صَعُودًا ۝ صعود پر اور وہ ایک پہاڑ ہی آگ کا بہتیرے برس مین اوسکے اوپر چڑھ سکتے ہین اور اوسکے اوپر چڑھتے ہی پھر نیچے گر پڑتے ہین تبیان مین ہی کہ تکلیف دینگے ہم اوسکو صعود پر صعود اور وہ ایک پتھر ہی دوزخ مین کہ اوسپر نہین جاسکتے تو اوسکو

آگ کی زنجیرون مین جکڑکر آگے سے کھینچینگے اور پیچھے سے آگ کے گرز مارینگے کہ اوس جگہہ پر جلے اور ولید کے واسطے جزا اور سزا کی یہ بڑی وعید ہی اِنَّهٗ فَكَّرَ بیشک اوسنے فکر کی کہ قرآن پر کیا طعن کرے وَقَدَّرَ اور اپنے دل مین اندازہ ٹھیک کیا کہ کیا کہے اسکے قبل مذکور ہوا ہی کہ اوسنے قرآن کی تعریف کی اور جب قریش نے اوسکو ملامت کی تو اوسنے کہا کہ تم محمد کو مجنون کہتے ہو اور یقینی جانتے ہو کہ اوسکی عقل کامل ہی اور شیطان کو اوسپر قابو نہین اور تم خیال کرتے ہو کہ محمد کاہن ہی تو اوس سے کاہن ہونے کی کوئی علامت ظاہر نہین ہوتی اور تم گمان کرتے ہو کہ وہ کذاب یعنی بڑا جھوٹا ہی ہرگز جھوٹ کی تہمت اوسپر نہین لگی اور تم گمان کرتے ہو کہ شاعر ہی اوسکا کلام شعر سے نہین ملتا کفار قریش بولے کہ اچھا تو ہی فکر کر کہ اوسکو کیا کہہ سکتے ہین اور اوسکے کلام کو کس چیز سے نسبت دے سکتے ہین ولید نے فکر کی اور اپنے دل مین خیال باندھا کہ محمد ساحر ہی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ فَقُتِلَ لعنت کیا گیا ہو جیو كَيْفَ قَدَّرَ کیسا اندازہ کیا ثُمَّ قُتِلَ پھر لعنت کیا گیا ہو جیو كَيْفَ قَدَّرَ کیسا اندازہ پکڑا ثُمَّ نَظَرَ پھر اوسنے نظر کی قرآن کے باب مین دوبارہ ثُمَّ عَبَسَ پھر منہ سکوڑا کہ اوسمین طعن کا موجب نہ پایا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نگاہ کی اور اپنا منہ ٹیڑھا کیا وَبَسَرَ اور تیوری چڑھائی کراہت کے طور پر یا ہنسا ثُمَّ اَدْبَرَ پھر منہ پھیرا حق سے یا پیغمبر برحق سے وَاسْتَكْبَرَ اور تکبر کیا اونکی متابعت سے فَقَالَ پھر کہا کہ اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ جو محمد کہتے ہین اِلَّا سِحْرٌ يُّؤْثَرُ مگر جادو کہ تعلیم کیا جاتا ہی ساحرون سے اِنْ هٰذَآ نہین ہی یہ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ مگر کلام آدمی کا یعنی ابا فکیہہ اور جبر اور یسار کا سَاُصْلِيْهِ قریب ہی کہ ڈالدون مین ولید کو سَقَرَ دوزخ کے پانچوین درکہ مین کہ اوسکا نام سقر ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ اور کسنے واقف کیا تجکو کہ کیا ہی سقر لَا تُبْقِيْ آگ ہی جو باقی نہ چھوڑیگی گوشت پوست رگ پٹھے ہڈیون کو کسی دوزخی پر بلکہ سب کو جلادیگی اور پھر حق تعالی اونکے اجزا نئے پیدا کرویگا وَلَا تَذَرُ اور نہ چھوڑیگی دوبارہ جب تک جلادے لَوَّاحَةٌ آگ سیاہ کرنیوالی لِّلْبَشَرِ کافرون کی کھال کو عَلَيْهَا اوس آگ پر تِسْعَةَ عَشَرَ اونیس فرشتے یا اونیس قسم کے فرشتے مسلط اور متعین ہونگے تبیان مین ابن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ یہود کے ایک گروہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوزخ کے فرشتون کو پوچھا آپنے دونون ہاتھون کی اونگلیون سے اشارہ کیا دوسری بار داہنا انگوٹھا بند کر لیا اور یہ آیت آپکے کلام کی تصدیق مین نازل ہوئی اور یہود نے مان لیا کہ یہ بات توریت کے موافق ہی اور اس عدد کی تخصیص مین مفسرون اور مذکرون نے تکلفات کیے ہین ازانجملہ ایک یہ بات ہی کہ تِسْعَةَ یعنی نو کا عدد اکائیون کا اکثر ہی اور عشر یعنی دس دہائیون کا اقل ہی تو یہ عدد جامع ہی اکثر قلیل کو اور اقل کثیر کو دس مین اور باقی وجہین جو اسکی التفسیر مین مذکور ہین لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد ابوجہل بولا کہ ای گروہ قریش دوزخ کے فرشتے اونیس سے زیادہ نہین ہین کیا تم ہر دس آدمی دشمن سے ایک فرشتے کو دفع نہ کرسکینگے ابوالاسد بن کلدۃ الجمحی بن علی بولا کہ سترہ کو تو مین کافی ہون دس کو پیٹھ سے اور سات کو پیٹ سے باقی دو کو تم کفایت کرتے ہو اور ایک روایت یہ ہی کہ وہ بولا کہ صراط پر مین تمھارے آگے دس کو داہنے ہاتھ سے اور نو کو

بائین ہاتھ سے ڈھکیل کر صحیح سلامت بہشت مین ہم چلے بھی جائینگے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **وَمَا جَعَلْنَآ** اور ہمنے نہین کیا ہے **اَصْحٰبَ النَّارِ** دوزخ کے خازنون کو **اِلَّا مَلٰٓئِكَةً** مگر فرشتے کہ تمام خلق مین بہت قوی ہین معلوم ہین کہ دوزخ کے خازنون کا رئیس مالک ہے اور مالک کے ساتھ اٹھارہ اور ہین اونکی آنکھین بجلی کی طرح چمکتی ہین اور اونکے دانت اور پنجے مضبوط اور مستحکم قلعے کے مانند آگ کے شعلے اونکے مونہون سے نکلتے ہوے اور اونکے دونون کاندھون کے درمیان سال بھر چلنے کی مسافت ہے اور نہین سے ایک ایک بار مین شرر کافرون کو دوزخ کے حبس کونے مین چاہیگا ڈالدیگا اور فرشتون کا ذکر کافرون کا وہ کلام قطع کرنے کو کیا کہ وہ جان لین کہ دوزخ کے خازن آدمی نہین فرشتے ہین سخت اور تند سب آدمی یا یک فرشتے کو دیکھنے کی طاقت نہین رکھتے مقابلہ کا کیا ذکر **وَمَا جَعَلْنَا** اور نہین کیا ہے ہمنے **عِدَّتَهُمْ** اونکا شمار کا اونیس ہین **اِلَّا فِتْنَةً** مگر کم عدد کہ فتنہ کا سبب ہو **لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا** اون لوگون کے واسطے جو کافر ہوے یعنی وہ ہنسی اور تعجب کرین کہ اونیس کیونکر تمام جن و انس پر عذاب کرینگے **لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِيْنَ** تاکہ یقین کرلین وہ لوگ جو **اُوْتُوا الْكِتٰبَ** دیے گئے ہین کتاب اسواسطے کہ قرآن کو توریت کی تصدیق کرنے والا پاتے ہین **وَيَزْدَادَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا** اور تاکہ زیادہ کرے ایمان والون کو **اِيْمَانًا** ایمان اس کلام کے سبب سے یا اہل کتاب کی تصدیق کی وجہ سے **وَلَا يَرْتَابَ الَّذِيْنَ** اور تاکہ شک نہ لائین وہ لوگ جو **اُوْتُوا الْكِتٰبَ** عطا کیے گئے ہین توریت **وَالْمُؤْمِنُوْنَ** اور ایمان والے اہل اسلام سے جو دوزخ کے خازنون کے عدد پر ایمان لائے ہین **وَلِيَقُوْلَ الَّذِيْنَ** اور تاکہ کہین وہ لوگ کہ **فِيْ قُلُوْبِهِمْ** اونکے دلون مین **مَّرَضٌ** بیماری ہے شک اور نفاق کی **وَّالْكٰفِرُوْنَ** اور کہین کافر کہ **مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ** کیا چیز ارادہ کی ہے خدا نے **بِهٰذَا مَثَلًا** اس عدد سے کہ عجیب و غریب ہے مثل کی رو سے **كَذٰلِكَ** اسی طرح **يُضِلُّ اللّٰهُ** گمراہی مین چھوڑتا ہے خدا **مَنْ يَّشَآءُ** جسے چاہتا ہے **وَيَهْدِيْ** اور ہدایت کرتا ہے **مَنْ يَّشَآءُ** جسے چاہتا ہے کہا ہے کہ ابوجہل نے کہا کہ اے گروہ قریش اب تو محمد اونیس یار اور مددگار سے زیادہ نہین کہتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ **وَمَا يَعْلَمُ** اور نہین جانتا ہے **جُنُوْدَ رَبِّكَ** تیرے رب کے لشکر کو کہ وہ فرشتے ہین پیغمبرون کے معین اور مددگار **اِلَّا هُوَ** مگر وہ کہ سب معلومات کا عالم ہے **وَمَا هِيَ** اور نہین ہے سقر کی تمثیل یا خازنون کی تعداد یا یہ سورت **اِلَّا ذِكْرٰى** مگر ایک نصیحت **لِلْبَشَرِ** آدمیون کے واسطے **كَلَّا** ایسا نہین ہے کہ کوئی سقر کا انکار کرسکے **وَالْقَمَرِ** قسم چاند کی کہ وقتون اور مدتون کی پہچان اوس سے متعلق ہے **وَالَّيْلِ** اور قسم رات کی **اِذْ اَدْبَرَ** جب جاتی ہے دن کے آگے سے اور بکر نے اِذا الف کے ساتھ اور دبر ماضی کا صیغہ دبور سے پڑھا ہے یعنی رات جب آتی ہے دن کے پیچھے سے **وَالصُّبْحِ اِذَآ اَسْفَرَ** اور قسم صبح کی جب روشن کرتی ہے عالم کو **اِنَّهَا** بیشک سقر **لَاِحْدَى الْكُبَرِ** البتہ ایک در کہ دوزخ کے بڑے درکون مین سے ہے **نَذِيْرًا** کیا ہے ہمنے اوسکو ایک چیز کہ اوس سے ڈرائین آدمی کو لباب مین ہے کہ حق تعالی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتا ہے کہ تم نذیر یعنی کھڑا ہو ڈرانے والا **لِلْبَشَرِ** آدمیون کے واسطے تاکہ تجھسے نصیحت پکڑ کر گناہ سے پرہیز کرین **لِمَنْ شَآءَ** بشر سے بدل ہے یعنی تو ڈرانے والا ہے

اور پہلے قول کے موافق دوزخ ڈالنے والی ہوا سے جو چلے ہے مِنْكُمْ تم مین سے اَنْ يَّتَقَدَّمَ یہ کہ آگے بڑھ چلے جزا اور طاعت مین
اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ یا باز رہے شرک اور معصیت سے یعنی سب گروہون کو نصیحت کرنے والے ہو تم ای ہمارے حبیب یا سب کو دوزخ نصیحت
کرنے والی ہے كُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۝ اپنے اوس چیز کے جو اوسنے کیے ہین گرو ہی یعنی
دوزخ مین ہی اور اوس کام پر روکا اور قید کیا ہوا ہی اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۝ مگر داہنے ہاتھ والے کہ وہ اپنے گناہ پر گرو نہین
ہین آگ مین اسواسطے کہ اونکے گناہ بخشدیے گئے ہین بعضون نے کہا ہی کہ یہان اہل یمین سے مومنون کے لڑکے یا فرشتے مراد ہین
فِيْ جَنّٰتٍ ۛ جنتون مین یعنی جنتون کے اونچے محلون پر ہونگے دوزخ کو دیکھنے والے يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ لے پوچھینگے عَنِ
الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مشرکون کا احوال اور کہینگے کہ مَا سَلَكَكُمْ کیا چیز لائی تمکو فِيْ سَقَرَ ۝ دوزخ مین قَالُوْا
مشرک کہینگے اونکے جواب مین کہ لَمْ نَكُ نہ تھے ہم دنیا مین مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝ نماز پڑھنے والون مین سے یعنی اوسکے
فرض ہونے کا ہم اعتقاد نہ رکھتے تھے وَلَمْ نَكُ اور نہ تھے ہم کہ مال زکوۃ سے نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝ کھانا دین بیکس و
وَكُنَّا نَخُوْضُ اور تھے ہم کہ بحث کرتے تھے ہم محمد کی شان مین اور اونکی غیبت مین مشغول ہوتے تھے مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝
بحث کرنے والون کے ساتھ وَكُنَّا نُكَذِّبُ اور تھے ہم کہ تکذیب کرتے تھے بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ روز جزا کی اور اوسے ہم باور
نہ کرتے تھے حَتّٰٓى یہان تک کہ اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝ آگئی ہمکو موت اور اوس سے پہلے جو حالتین ہوتی ہین اور اوسی حال مین
ہم مرگئے فَمَا تَنْفَعُهُمْ تو نفع نہ کریگی اونکو شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝ شفاعت سب شفاعت کرنے والون کی اوس
تقدیر پر کہ وہ اون مشرکون کی شفاعت کرین اور یہ بات محال ہی فَمَا لَهُمْ پھر کیا ہی اونکو کہ ہمیشہ عَنِ التَّذْكِرَةِ
مُعْرِضِيْنَ ۝ قرآن یا اوسکی نصیحتون سے انکار کرنے والے ہین كَاَنَّهُمْ گویا کہ وہ حُمُرٌ جنگلی گدھے ہین مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝ لے
فرّت بھاگنے والے کہ بھاگے ہون مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ شیر سے یا شکاری سے یا پھندے سے یا تیر انداز آدمی سے یا مختلف
آوازون سے یعنی جسطرح جنگلی گدھے ان چیزون سے بھاگتے ہین اوسطرح وہ قرآن سننے سے بھاگتے ہین اسواسطے کہ بات
سننے والا کان اور نصیحت قبول کرنے والے دل نہین رکھتے ہین جیسا کہ مثنوی مین اشارہ کیا ہی مثنوی از کجا این قوم و پیغام
از کجا ✤ از جمادای جان کجا باشد رجا ✤ فہمہای کہنہ و کوتہ نظر ✤ صد خیال بد در آرد در نگر ✤ راز جز با راز دان ابناز نیست ✤
راز اندر گوش منکر راز نیست ✤ کلبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ مشرکون نے کہا کہ ای محمد ہمین خبر پہونچی ہی کہ جو کوئی بنی اسرائیل مین
رات کو گناہ کرتا صبح کو صحیفہ پاتا اوسمین گناہ اور گناہ کا کفارہ لکھا ہوتا تم بھی ہمارے واسطے ایسی کوئی چیز لاؤ یا یہ بات کہی کہ ہم پر
ایمان لائینگے جب تک ہمارے نام آسمانی نوشتہ نہ لاؤ کہ اوسمین لکھا ہو کہ خدا کا نامہ ہی فلانے بندے کی طرف چاہیے کہ محمد کی اطاعت
کرے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ یہ تو ہمارا کلام سننے سے بھاگتے ہین یا اوسپر ایمان نہین لاتے ہین بَلْ يُرِيْدُ بلکہ چاہتا ہی
كُلُّ امْرِئٍ ہر مرد مِّنْهُمْ اونمین سے اَنْ يُّؤْتٰى یہ کہ دیا جاے صُحُفًا نامے مُّنَشَّرَةً ۝ لے سر کھلے بے مہر
اس مضمون کے کہ ای فلان محمد کی پیروی کر كَلَّا ہرگز نہ دیے جائینگے اونکو یہ نامے اور اگر دیے بھی جائین تو بھی وہ ایمان

معانقہ
عند المتاخرین

نہ لائینگے پس اونکا انکار اسواسطے نہین کہ نامہ نہین دیا جاتا بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ بلکہ وہ نہین ڈرتے عذاب آخرت سے كَلَّآ حقا کہ وہ نہین ہی جو وہ قرآن کے باب مین کہتے ہین کہ سحر ہی یا آدمی کا کلام اِنَّهٗ بیشک قرآن تَذْكِرَةٌ ۝ نصیحت ہی اور یاد کرنا فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ پھر جو کوئی آدمی نصیحت لینا چاہے اوس نصیحت لے وَمَا يَذْكُرُوْنَ اور نہین یاد کرتے اوسے اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط مگر یہ کہ خدا چاہے کہ وہ یاد کرین هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وہ قابل اسکے ہی کہ اوس سے ڈرین وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝ اور بخشنے والا اوسنے والون کو

ثلثۃ ۲ ع ۲۵

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً
سورۂ قیامہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چالیس آیتین ہین



لَآ اُقْسِمُ لا نفی کا فعل قسم مین تاکید کے واسطے ہوتا ہی تو معنی یہ ہین کہ البتہ قسم کھاتا ہون مین بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۝ قیامت کے دن کی وَلَآ اُقْسِمُ اور البتہ قسم کھاتا ہون مین بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ط ملامت کرنے والے نفس کی اس سے نفس متقیہ مراد ہی کہ نفس مقصرہ کو تقصیر طاعت کے سبب سے ملامت کرتا ہی یا وہ نفس مقصود ہی جو اپنے کو ہمیشہ تقصیرون مین ملامت کیا کرتا ہی اگرچہ عبادتون مین اوسکی کوششین اور محنتین بہت ہون یا نفس مطمئنہ مراد ہی جو نفس امارہ کو ہمیشہ ملامت کیا کرتا ہی نفس لوامہ کی قسم کھاکر حق تعالی ارشاد فرماتا ہی کہ تم اوٹھائے جاؤگے لکھا ہی کہ عدی بن ربیعہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کا حال پوچھا جب حضرت نے اوسکی خبر دی تو وہ بولا کہ اگر اوس روز کو مین آنکھون سے دیکھون تو بھی باور نہ کرون کیا یہ متفرق ہڈیان باہم مجتمع ہونگی تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہی آدمی یعنی عدی بن ربیعہ اَلَّنْ نَّجْمَعَ یہ کہ ہم جمع نہ کرینگے عِظَامَهٗ ۝ ہڈیان پراگندہ اوسکی اس سے اوسکا نفس مراد ہی کہ ہڈیان اوسکا قالب ہین بَلٰى ہان ہم جمع کرینگے پس چاہیے کہ ہمکو جانے کہ قٰدِرِيْنَ قادر ہین عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ اس بات پر کہ ہم برابر اور درست کرین بَنَانَهٗ ۝ اوسکی اونگلیون کے سرے یعنی چھوٹے اور لطیف ہونے کے ساتھ اوسکی اونگلیون کی پورین اور سرے اکٹھا کرنے پر ہم قادر ہین تو بڑی بڑی ہڈیون کا اکٹھا کرنا کیا بات ہی بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ بلکہ چاہتا ہی عدی یا ہر آدمی چاہتا ہی لِيَفْجُرَ یہ کہ جھوٹ کہے اَمَامَهٗ ۝ اوس چیز کو جو اوسکے سامنے ہی بعث اور حساب يَسْـَٔلُ پوچھتا ہی ہنسی سے کہ اَيَّانَ کب ہوگا يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝ قیامت کا دن فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ پس جب چندھیا جائیگی آنکھ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ اور تیرہ و تاریک ہوجائیگا چاند وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ اور اکٹھا کیے جائینگے آفتاب ماہتاب یعنی اونکو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کرکے دریا مین ڈالدینگے يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ کہیگا آدمی یعنی کافر تکذیب کرنے والا يَوْمَئِذٍ اوس دن کہ اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ کہان ہی بھاگنے کی جگہ كَلَّا نہین ہی کوئی بھاگنے کی جگہ لَا وَزَرَ ۝ کوئی پناہ کی جگہ نہوگی کافرون کو اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی طرف یعنی اوسکے حکم کی طرف يَوْمَئِذٍ اوس روز الْمُسْتَقَرُّ ۝

قرارگاہ خلق ہے یعنی اپنی مشیت سے جنتیون اور دوزخیون کے ٹھہرنے کی جگہ مقرر کریگا **یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ** آگاہ کیا جائیگا آدمی **یَوْمَئِذٍ** اوس روز **بِمَا قَدَّمَ** کو اس چیز پر جو اوسنے آگے بھیجے ہین اعمال **وَاَخَّرَ** اور جو کچھ اوسنے پیچھے رکھے ہین اموال شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ گناہ تو آگے بھیجتا ہے جرأت کے ساتھ اور مال پیچھے رکھتا ہے حسرت کے ساتھ گناہ کو توبہ سے نیست کردے کہ نہ باقی رہے اور مال صدقہ دیکر آگے بھیجے کہ باقی رہے **مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ** رباعی اگر ہمہ مال صرف راہ کنی ✤ گنج داری وگرنہ آہ کنی ✤ گر فرستی زپیش ہا شد ✤ کہ بحسرت زپس نگاہ کنی ✤ **بَلِ الْاِنْسَانُ** بلکہ آدمی **عَلٰى نَفْسِهٖ** اپنے نفس پر **بَصِيْرَةٌ** صاحب بصیرت ہے یعنی اپنا حال جانتا ہے اور اپنے افعال اور اقوال پر گواہ ہے **وَّلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ** اگرچہ الگارے اپنے عذر یعنی ہرچند مقدور بھر گناہ پر عذر کرے اور اوسے دفع کرنے کی تدبیر سوچے مگر وہی اپنے گناہ کا گواہ ہوگا اور اپنے جھوٹے عذر اور باطل حیلے جائینگے **بیت** چہ چندین عذر انگیزی وچندین حیلہا سازی ✤ چہ میدانم کہ میدانی وسیدانی کہ میدانم ✤ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ جب حضرت جبریل حضرت سید انام علیہ التحیۃ والسلام پر قرآن پڑھتے تو حضرت بھی زبان سے اونکے ساتھ پڑھتے کہ بھول نہ جائین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ** نہ ہلا اپنا قرآن کے ساتھ **لِسَانَكَ** اپنی زبان وحی پوری ہونے کے قبل **لِتَعْجَلَ** تاکہ جلدی کرے **بِهٖ** اوسے یاد کر لینے کے ساتھ **اِنَّ عَلَيْنَا** بیشک ہمپر ہے **جَمْعَهٗ** جمع کر دینا اوسکا تیرے دل مین تاکہ تو یاد رکھے **وَقُرْاٰنَهٗ** اور ہمپر ہے ثابت کر دینا اوسکی قرأت کا تیری زبان پر **فَاِذَا قَرَاْنٰهُ** پھر جب پڑھین ہم اوسے جبریل کی زبانی تجھپر **فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ** تو پیروی کر قرآن کی اوسکے پڑھنے کی اور اوسمین غور اور فکر کر **ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا** پھر ہمپر ہے **بَيَانَهٗ** ظاہر کر دینا اوسکا جو اوسمین ہے تجھپر مشکل ہو **كَلَّا** ایسا نہین ہے اے آدمیو جو تمنے عقبیٰ کے امر مین گمان کیا ہے **بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ** بلکہ تم دوست رکھتے ہو دنیا جلدی کرنے والی **وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ** اور ہاتھ روکتے ہو آخرت سے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور کام برعکس کرنا چاہیے **وُجُوْهٌ** منہ **يَّوْمَئِذٍ** اوسدن کہ روز قیامت ہے **نَّاضِرَةٌ** تازے اور چمکتے ہونگے یعنی انبیا اولیا مومنون کے چہرے **اِلٰى رَبِّهَا** اپنے رب کی طرف **نَاظِرَةٌ** دیکھنے والے ہونگے ظاہر مین حجاب ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کم سے کم رتبہ کا جنتی اپنے باغون نعمتون عمدتون خدمتگارون پر نظر کریگا اور ہزار برس کی راہ سے اونھین دیکھیگا اور بہت بزرگ خدا کے نزدیک وہ ہے جو وجہ الٰہی پر نظر کرے صبح شام یعنی اپنے مقدار کے موافق پھر یہ آیت پڑھی کہ **وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ** لکھا ہے کہ اونتالیس ہراروں کے اور اومین یہ کلمات ہین کہ **اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّظَرَ اِلٰى وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ** بیت ہر کس بہشت آرزوے دارد ✤ عاشق ہمہ از دیدن دیدار مدارد ✤ **وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ** اور چہرے اوسدن **بَاسِرَةٌ** تاریک ورترش ہونگے یعنی منافقون اور مشرکون کے چہرے **تَظُنُّ** گمان کرتا ہے تو ای مخاطب یعنی تو جان لے یا گمان کرتا ہے وہ نفس یعنی یقین کے ساتھ جانتا ہے **اَنْ يُّفْعَلَ** یہ کہ پہونچائی جائیگی **بِهَا** اوسے **فَاقِرَةٌ** بلا اور رنج کہ اوسکی

پیٹھ کی ہڈیان توڑدے یہ اوسپر عذاب عظیم نازل ہوتے سے کنایہ ہی اور بہت صحیح قول کے موافق ہو ملا حجاب ہی دیدار رب الارباب سے
مصرع کہ از فراق بتر در جہان بلائے نیست ۞ کَلَّآ ایسا نہین ہی کہ دل دنیا پر رکھ سکے اور آخرت سے غافل ہو سکے
اِذَا بَلَغَتِ جب پہونچتی ہی رُوحَ التَّرَاقِیَ ۝ جنبہ سینے اور گردن کی ہڈیون مین وَقِیلَ اور کہا جاتا ہی یعنی مرنے کے
قریب جو لوگ ہین وہ یا فرشتے کہتے ہین کہ مَنْ ۜ سَرَاقٍ ۝ کون ہی جھاڑ پھونک کرنے والا اور شفا دینے والا وَظَنَّ
اَنَّهُ اور یقین کرتا ہی وہ میت جسکے پیش نظر ہی الْفِرَاقُ ۝ کہ وہ چیز جو اوسپر نازل ہوئی جدائی کا سبب ہی دنیا سے اور
دنیا کے لوگون سے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ اور لپٹگئی ہی پنڈلی مرنے والے کی بِالسَّاقِ ۝ اوسکی پنڈلی سے یعنی مرنے کے
ہول سے اوسکے پانؤن لپٹتے اور سمٹتے ہین اور اونمین حرکت نہین رہتی یا موت کی شدت آخرت کی شدت کے ساتھ جمع
ہو جاتی ہی اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی جزا کی طرف یَوْمَئِذٍ ۜ الْمَسَاقُ ۝ اوس روز بازگشت ہوگی سب کو ع ۱ ۳۰
اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ ابوجہل ملعون کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ شدت سے عداوت تھی اوسکی شان مین
یہ آیت نازل ہوئی کہ فَلَا صَدَّقَ پھر تصدیق نہ کی ابوجہل نے قرآن کی یا صدقہ نہ دیا جو کچھ مال مین سے دینا واجب تھا وَلَا صَلّٰى ۝
اور پیروی نہ کی پیغمبر کی یا نماز نہ پڑھی خدا کے واسطے وَلٰكِنْ كَذَّبَ اور مگر تکذیب کی نبی کی وَتَوَلّٰى ۝ اور پھرا راہ حق سے
ثُمَّ ذَهَبَ پھر پھرا اِلٰٓى اَهْلِهٖ اپنے لوگون کی طرف يَتَمَطّٰى ۝ ٹہلتا افتخار کی راہ سے کہ مین نے ایسا ایسا کام کیا یعنی
تکذیب اور تولی اَوْلٰى لَكَ سزاوار ہی تجکو اے ابوجہل موت سخت فَاَوْلٰى ۝ پھر بہت سزاوار ہی تجکو عذاب دوزخ قبر مین ثُمَّ اَوْلٰى
لَكَ پھر خوب سزاوار ہی تجکو ہول قیامت فَاَوْلٰى ۝ پھر نہایت سزاوار ہی تجکو دوزخ مین ہمیشہ رہنا لکھا ہی کہ یہ آیت نازل ہونے کے بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو بطحا مین دیکھا اور اوسکا کپڑا پکڑکے فرمایا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ابوجہل بولا کہ اے محمد تم مجھے
ڈراتے ہو اور بعضے علما کے نزدیک اَوْلٰى وَیل کے معنی مین ہی حق تعالی نے تاکید کے واسطے چار بار ابوجہل کو فرمایا کہ ولے تجہ اَیَحْسَبُ
الْاِنْسَانُ کیا گمان کرتا ہی آدمی اَنْ یُّتْرَكَ یہ کہ چھوڑدیا جائیگا سُدًى ۝ مہمل اور معطل اور ضائع کردینا مین مکلف اور عقبی مین مبعوث
اور معذب نہوگا اَلَمْ یَكُ نہ تھا وہ نُطْفَةً گیا نہ تھا آدمی ایک قطرہ پانی کا مِّنْ مَّنِیٍّ یُّمْنٰى ۝ منی کا بہایا گیا رحم مین ثُمَّ كَانَ
عَلَقَةً پھر تھا خون جما ہوا فَخَلَقَ پھر خدا نے پیدا کیے اوسکے اجزا اور اعضا فَسَوّٰى ۝ پھر راست اور درست کردی اوسکی صورت اور
اوسمین روح پھونکی فَجَعَلَ مِنْهُ پھر کیا منی سے الزَّوْجَیْنِ دو قسم الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ نر اور مادہ اَلَیْسَ ذٰلِكَ کیا نہین ع ۱ ۱۰
جو ایسا پیدا کرے بِقٰدِرٍ قادر عَلٰٓى اَنْ یُّحْیِیَ ۜ الْمَوْتٰى ۝ اس بات پر کہ زندہ کرے مُردون کو حدیث مین ہی کہ یہ سورت پڑھنے کے بعد
کہنا چاہیے بلٰی انہ علی کل شیئ قدیر اور دوسری روایت مین ہی کہ سبحانک اللھم بلٰی کہنا چاہیے اور ہمارے شیخ کہتے تھے سبحان ربی الاعلی

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ۝	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	اِحْدٰى وَثَلٰثُوْنَ اٰيَةً
سورۃ الدہر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکتیس ۳۱ آیتین ہین

فی بعض المصاحف سورۃ الانسان ۱۲

هَلْ اَتٰی کیا آیا یہ استفہام تقریری ہی یعنی مقرر آیا عَلَی الْاِنْسَانِ آدم علیہ السلام پر حِیْنٌ ایک وقت مِّنَ الدَّهْرِ زمانے سے
کہ اوسمین لَمْ یَكُنْ نہ تھا وہ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا ○ چیز ذکر کی ہوئی یعنی اوسمین روح پھونکنے کے قبل چالیس برس تک وہ مکہ
اور طائف کے درمیان مین پڑا رہا تھا اور کوئی انسان ہونے کے ساتھ اوسے یاد نہ کرتا تھا جیسے نطفہ اور عناصر اور کوئی نہ جانتا تھا
کہ اوسکا نام کیا ہی اور اوسے پیدا کرنے مین کیا حکمت اور فائدہ ہوگا اور یہ مطلب معلوم نہ رکھتے تھے کہ استاد قدرت ایسا آئینہ بناتا ہی
کہ جو شعاعین مفاتیح الغیب مین ہین اوسکا مظہر ہو اقصیٰ مراتب ظہور مین اور خلافت کبریٰ کے مرتبہ کے لائق ہو اور وہ عین مقصودات
اور منتہای غایت ہو اور سب پوشیدہ باتین اوسکے وجود باجود سے ظاہر ہو جائین نظم شد ظہور او بکلی نور نور ✤ گنج مخفی از وی
آمد در ظہور ✤ گنج مخفی بود زیر خاک گرد ✤ خاک را تابان تر از افلاک کرد ✤ گنج مخفی بد زپرتو می جوش کرد ✤ خاک را سلطان طلس
پوش کرد ✤ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ بیشک ہمنے پیدا کیا آدمیون کو کہ اولاد آدم ہین مِنْ نُّطْفَةٍ تھوڑے
پانی سے کہ منی ہی اور چونکہ مرد اور عورت کی منی مختلف الاجزا ہی رقت اور قوام اور خاصیت مین اسوجہ سے نطفہ کہ مفرد ہی اسکی صفت
جمع لایا اور فرمایا کہ اَمْشَاجٍ ملے ہوے یا اوس سے رنگ مراد ہین اسواسطے کہ مرد کی منی سفید ہوتی ہی اور عورت کی زرد اور دونون
اکٹھا ہونے کے بعد سبز ہو جاتی ہین یا امشاج اطوار کے معنی مین ہی یعنی نطفہ تھکا ہوا جاتا ہی پھر لوتھڑا ہو جاتا ہی آخر خلقت تک
اور بہر تقدیر انسان کو ہمنے پیدا کیا اور امر و نہی سے نَّبْتَلِیْهِ آزماتے ہین ہم اوسے فَجَعَلْنٰهُ پھر کر دیا ہمنے اوسکو
سَمِیْعًا سننے والا بَصِیْرًا ○ دیکھنے والا تاکہ دلیلین دیکھے اور آیتین سنے اِنَّا بیشک ہمنے هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ
راہ دکھائی ہمنے اوسکو سیدھی راہ قدرت کی دلیلین قائم اور آیتین نازل کرکے تاکہ ہو اِمَّا شَاكِرًا یا شکر گزار یعنی مومن
سعید وَّاِمَّا كَفُوْرًا ○ یا ناشکر یعنی کافر شقی اِنَّا اَعْتَدْنَا بیشک ہمنے تیار کین ہین لِلْكٰفِرِیْنَ کافرون
واسطے سَلٰسِلَا زنجیرین اونمین باندھ کر کافرون کو دوزخ مین کھینچینگے وَاَغْلٰلًا اور طوق کہ اونکے گلون مین ڈالینگے
وَسَعِیْرًا ○ اور آگ جلتی ہوئی کہ ہمیشہ اوسمین جلا کرینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ تحقیق کہ نیکوکار یعنی سچے مومن فرمان بردار
یَشْرَبُوْنَ پینگے آخرت مین مِنْ كَاْسٍ کان جام شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا کافُوْرًا ○ میل اوسکا کافور یعنی
اوسے جنت کے کافور سے ملا کر بنائینگے تاکہ ٹھنڈی اور خوشبو اور شیرین ہو اور بعضون نے کہا ہی کہ جنت مین ایک پانی خوشبو
اور سفید ہو جیسے کافور تو کافور سے ہمرنگ ہونے کے سبب سے اوسکا نام کافور رکھدیا اور اسی قول کی تائید کرتا ہی یہ کہ کافور کا بدل
لایا گیا عَیْنًا کافور ایک چشمہ ہی یَّشْرَبُ بِهَا پینگے اوس سے عِبَادُ اللّٰهِ بندے اللہ کے یُفَجِّرُوْنَهَا بہا لیجانا
اوس چشمہ کو جہان چاہینگے تَفْجِیْرًا ○ بہا لیجانا آسان جمہور مفسر اس بات پر ہین کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کے گھر مین تشریف لائے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین علیہما السلام کو
بیمار دیکھا تو حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ کچھ نذر کرو تاکہ تمہارے فرزند صحت پائین اونھون نے
نذر کی کہ تین روز روزہ رکھینگے حق تعالی نے حسنین علیہما السلام کو شفا بخشی اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما نے

روزے رکھے اور کسیقدر جو قرض لیے یا مزدوری کرکے حاصل کیے اور آٹا پسیکر روٹی پکائی مغرب کی نماز کے وقت چاہا کہ افطار کرین
پس ایک فقیر گھر کے دروازہ پر آیا اور آواز دی کہ اے اہل بیت نبوت مین ایک فقیر مسلمان ہون مجھے روٹی دو کہ حق تعالی
بہشت کی نعمتون مین سے تمکو عوض دے امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنا حصہ اوس فقیر کو دیدیا سب اہل بیت نے
بھی اپنے حصے دیدیے اور فقط پانی سے روزہ کھول کر رات بسر کی دوسرے دن روزہ رکھا افطار کے وقت ایک یتیم دروازے پر
آیا اور سوال کیا سب کھانا اوسے دیدیا تیسری شام کو ایک قیدی بر وقت آیا سب کھانا اوسکو عطا فرمایا حق تعالی نے یہ آیت
بھیجی کہ یُوْفُوْنَ وفا کرتے ہین ابرار لوگ بِالنَّذْرِ نذر کہ طاعت اور عبادت کرتے ہین وَیَخَافُوْنَ اور ڈرتے ہین یَوْمًا
کَانَ اوسدن سے کہ ہے شَرُّهٗ برائی اوسکی یعنی اوسکی شدت اور محنت مُسْتَطِیْرًا ○ فاش اور ظاہر اور سب کو پہونچی
ہوئی وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ اور کھلاتے ہین کھانا عَلٰی حُبِّهٖ خدا کی محبت پر یا کھانے کی محبت پر یعنی باوصف اسکے
کہ وہ اوس کھانے کے محتاج ہین اور اوسے دوست رکھتے ہین مگر ایثار کرتے ہین اورون کو کھلا دیتے ہین خود نہین کھاتے اور فانی
کھانے باقی کھانے کے واسطے دیتے ہین مِسْكِیْنًا فقیر محتاج کو وَّیَتِیْمًا اور بچے کو جو بے باپ کا ہو گیا وَّاَسِیْرًا ○ اور
قیدی کو کہ کفار مکہ مین سے گرفتار کیا ہے حدیث مین ہے کہ جب کسی قیدی کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین لاتے تو آپ اوسے
کسی مسلمان کے سپرد فرماتے یہانتک کہ آپ کی رائے اوسکے باب مین کسی امر پر قرار پائے اور اوس مسلمان کے حکم فرماتے کہ اَحْسِنْ اِلَیْهِ یعنی
اوسکے ساتھ نیکی کرنا بعضے علما اس بات پر ہین کہ فقیر قیدی جو کسی حق پر قید ہو گیا ہو اور مملوک لونڈی غلام اور عورت یہ سب قیدیون کا حکم
رکھتے ہین یعنی انکے ساتھ احسان اور نیکی کرنا چاہیے اور یہ کھانا کھلانے والے لسان مقال یا زبان حال سے جو بات اونکے اعتقاد مین ہے کہتے
ہین کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ سوا اسکے نہین کہ کھلاتے ہین ہم تمکو یہ کھانے لِوَجْهِ اللّٰهِ خدا کی خوشنودی اور اوسکے دیدار کے واسطے
لَا نُرِیْدُ نہین چاہتے ہین ہم مِنْكُمْ جَزَآءً تم سے جزا اور بدلا وَّلَا شُكُوْرًا ○ اور نہ شکر گزاری اور نہ رنج و تکلیف دفع کرنا
اسواسطے کہ احسان کرکے احسان جتانا اور بدلے کی توقع کرنا ثواب گھٹا دیتا ہے یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی
خدا کا حکم ہے نظم ہرچہ دہی مید و منت منہ ✤ وانچہ بمنت دہی آن چو دہ ✤ منت و فردی کہ در احسان بود ✤ وقت جزا موجب
نقصان بود ✤ اِنَّا نَخَافُ بیشک ہم ڈرتے ہین مِنْ رَّبِّنَا اپنے رب سے یَوْمًا عَبُوْسًا عذاب سے اوس دن کے کہ منہ بنائے
ہونگے اوسکی ہولون کی شدت سے قَمْطَرِیْرًا ○ سخت اور کریہ دن ہوگا حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا کہ قمطریر کیا ہے
فرمایا کہ سبحان اللہ کیا سخت ہے قیامت کے دن کا نام اور وہ دن اپنے نام سے زیادہ سخت ہے فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ پس بچا لیا اونکو اللہ نے شَرَّ
ذٰلِكَ الْیَوْمِ برائی اور رنج اور ہول سے اوس دن کی وَلَقّٰىهُمْ اور سامنے لایا اونکے نَضْرَةً تازگی اور خوبروئی وَّسُرُوْرًا ○
اور خوشی اور فرحت دل مین وَجَزٰىهُمْ اور جزا دی اونکو بِمَا صَبَرُوْا اسبب اسکے کہ صبر کیا اونھون نے طاعت پر معصیت سے یا کھانا کھا کر
جَنَّةً باغ کہ اوسکا میوہ کھائین وَّحَرِیْرًا ○ اور بہشت کا ریشمی کپڑا کہ پہنین مُّتَّكِـِٕیْنَ اوس حال مین کہ تکیہ لگائے
ہونگے فِیْهَا جنت مین عَلَی الْاَرَآئِكِ آراستہ تختون پر لَا یَرَوْنَ فِیْهَا نہ دیکھینگے بہشت مین شَمْسًا آفتاب

زَمْهَرِيرًا ۝ نہ حارہ اور یہ ہے کہ بہشت کی ہوا معتدل ہوگی اور وہان جاڑا گرمی کچھ نہوگا کہ گرمی کی شدت یا جاڑے کی تیزی سے ایذا پائین وَدَانِيَةً اور جزا دیگا اونکو دوسری بہشت جو نزدیک ہوگی عَلَيْهِمْ اونپر ہونگے ظِلٰلُهَا سائے اوسکے درخت کے وَذُلِّلَتْ اور سخر کردیا گیا ہوگا قُطُوفُهَا اوسکا میوہ تَذْلِيلًا ۝ سخر کرکے یعنی اوسکے میوے توڑنا آسان ہوگا اور میوے توڑنے والون کو کوئی توڑنے سے منع نہ کریگا وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ اور دورے مین لائے جائینگے اونپر بِآنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ چھوٹے چھوٹے جام چاندی کے وَأَكْوَابٍ كَانَتْ اور بڑے بڑے کوزے کہ ہونگے قَوَارِيرَا ۝ شیشون کے مانند قَوَارِيرَا مِنْ فِضَّةٍ شیشے چاندی کے یعنی چھوٹے بڑے جام چاندی کے ہونگے شیشے کی طرح صاف کہ اونکے اندر جو چیز ہو باہر سے نظر آئیگی قَدَّرُوهَا اندازہ کرلیا ہوگا پلانے والون نے اون ظرفون کو جنتیون کے سیراب ہوجانے کی قدر تَقْدِيرًا ۝ اندازہ کرنا یعنی ہر ایک کو اوسکے حوصلے کے موافق جام دینگے کہ اوسمین وہ سیراب ہوجائے اور اوس دورہ مین کمی زیادتی نہوگی وَيُسْقَوْنَ اور پلائے جائینگے فِيهَا بہشت مین كَأْسًا كَانَ شراب کہ ہوگا مِزَاجُهَا زَنجَبِيلًا ۝ میل اوسکا زنجبیل یعنی اوس شراب مین زنجبیل بہشت ملائینگے سواسطے کہ زنجبیل بہت خوشی لانے والی اور بہت لذت بخشنے والی ہے عَيْنًا فِيهَا اور وہ زنجبیل ایک چشمہ ہے جنت مین تُسَمّٰى سَلْسَبِيلًا ۝ نام رکھا گیا سلسبیل اور وہ اختیار مین ہوگا جنتی جہان جاری کرنا چاہین جاری کرسکینگے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکا پانی چلنے سے بآسانی اوتر جائیگا اور جلد ہضم ہوجائیگا وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ اور دورہ کرینگے ابرار اور اونکے گرد گرد وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ لڑکے کانون مین بندے بالے پہنے ہوئے یا ہمیشہ رہنے والے بچپنے کی حالت پر إِذَا رَأَيْتَهُمْ جب دیکھیگا تو اوسے ای دیکھنے والے حَسِبْتَهُمْ تو گمان کریگا صفائی اور رنگ سے اونکے چہرون کو لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۝ موتی چھٹکے ہوئے سیپی سے یعنی تروتازہ کہ ہنوز کسی کا ہاتھ اون تک نہین پہونچا ہے اور اونکی رونق اور آبداری مین کچھ کمی نہین پیدا ہوئی وَإِذَا رَأَيْتَ اور جب دیکھیگا تو ثَمَّ اوس جگہ یعنی جنت مین تو رَأَيْتَ نَعِيمًا دیکھیگا تو نعمتین کہ وصف مین نہین آسکتین وَمُلْكًا كَبِيرًا ۝ اور ملک یعنی بادشاہی بڑی کہ زوال کو اوسمین دخل نہین حدیث مین ہے کہ جنتیون کا ادنی سے کم رتبہ والا جو اپنے ملک اور بادشاہی پر نظر کریگا تو ہزار برس کی راہ تک دیکھیگا اور اپنی مملکت کی منتہا کو اوسی طرح دیکھیگا جسطرح اوسکی ابتدا کو دیکھتا ہے اور ایک قول کے موافق ملک کبیر خواہش جاری کرنا ہے کہ جو کچھ چاہے میسر آئے یا داخل ہونے کے وقت اونکے سامنے فرشتون کا کھڑا ہونا اور فصول مین ہے کہ نعیم راحت اجسام ہے اور ملک کبیر لذت ارواح نعیم گھر کا دیکھنا ہے اور ملک کبیر خانہ کو مشاہدہ کرنا اور گھر بے صاحب خانہ کے کچھ کام نہین آتا الجار ثم الدار بیت ایسا الاخوان تا چند انتظار آن نگار ۔ زاہدان فردوس مسجد و ماویدار ۔ عَالِيَهُمْ جنتیون کے اوپر یعنی اونکا اوپر والا لباس ثِيَابُ سُندُسٍ ریشمی باریک کپڑے خُضْرٌ سبز ہین وَإِسْتَبْرَقٌ اور ریشمی کپڑے مضبوط وَحُلُّوا اور زیور پہنائے جائینگے أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ کنگن چاندی کے اور یہ اوسکے خلاف نہین ہے کہ یحلون فیہا من اساور من ذہب سواسطے کہ دونون کو اکٹھا کرنا اور آگے پیچھے پہننا ممکن ہے

وَسَقٰىهُمْ اور پلائیگا اونکو رَبُّهُمْ اونکا رب شَرَابًا طَهُوْرًا ○ شراب پاک میلون اور نجاستون سے پاک کرنے والی
غل وغش سے مقاتل رحمۃ اللہ تعالیٰ کہتے ہین کہ طہور ایک چشمہ ہی بہشت مین جو کوئی اوسمین سے پیویگا اوسکے دل مین جسد کپٹ بلکہ
کوئی بُری صفت نہ رہیگی اور بعضے کہتے ہین کہ دل کو ماسوی اللہ کی طرف میل کرنے سے پاک کرنے والی تاکہ اوسکے لقا اور دیدار سے
لذت پائے اور اوسکی بقا کے ساتھ باقی رہے وَالْبَقَاءُ فِی اللِّقَاءِ تَمَامُ الْعَطَاءِ جاننا چاہیے کہ نہر کوثر جنت مین خاص حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے واسطے ہی اور اوسکا ذکر انشاء اللہ سورۂ کوثر مین آئیگا اور چار نہرین اور متقیون کی ہین پانی کی دودھ کی شراب کی شہد کی اور
اوسکا ایک شمہ سورۂ محمد مین ذکر ہوا اور دو چشمے اون لوگون کے واسطے ہین جنکو خوف الٰہی غالب ہی فِیْهِمَا عَيْنَانِ تجریان اور
دو چشمے اصحاب یمین کے ہین فِیْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَانِ اور یہ چاردون چشمے سورۂ رحمٰن مین مذکور ہین اور شراب حق ابرار کو ہی اور چشمہ
تسنیم مقربون کا ہی اور یہ دونون سورہ مطففین مین مذکور ہین اور دو چشمے اہل بیت کے واسطے ہین کافور اور زنجبیل کہ اسی کو سلسبیل
کہتے ہین اور شراب طہور بھی اونھی کے واسطے ہی اور محقق لوگ اوسے شراب شہود کہتے ہین اسواسطے کہ یہ شراب پینے والے کے آئینہ
دل کو اسرار قدم کے لوامع انوار سے روشن کرکے ازل اور ابد کے نقوش کے عکس قبول کرنے والا کردیتی ہی اور وقت اور حال کو ایسا
صاف کردیتی ہی کہ مطلق دوئی کے میل اور غیریت کے شائبے راہ وحدت مین نہین باقی رہتے اور دورنگی کے رنگ کو بدل کر جام اور
شراب کو یک رنگ کردیتی ہی بیت ہمہ جام ست ونیست گوئی مے ✣ یا مدام ست ونیست گوئی جام ✣ ایک عارف نے کہا ہی کہ اگر کل
دار القرار کے بزم نشینون کو نعمتون اور سرور کے تختون پہ بٹھا کر شراب طہور چکھائینگے تو آج خمخانۂ افضال کے بادہ نوشون کم اوس سے
کامل حصہ نقد دیا ہی نظم از سقاہم ربہم مین جملہ ابرار ست ✣ در جمال لایزالی ہفت وپنج وچار ست ✣ تن چو سایہ بر زمین وجان پاک
عاشقان ✣ در بہشت عدن تجری تحتہا الانہار ست ✣ خود چہ جاے عاشقان کز جاے توحید خدا ✣ کوہ وصحرا وجبال وجملہ
اشجار ست ✣ پھر ابرار کو کہینگے کہ اِنَّ هٰذَا بیشک ان بزرگیون کے ساتھ کان ہی لَكُمْ جَزَآءً تمہارے واسطے جزا
تمہارے کامون کی وَّكَانَ سَعْيُكُمْ اور ہی تمہارا دوڑنا کار خیر مین مَّشْكُوْرًا ○ پسند اور بدلا دینے کے قابل اِنَّا ع ۱ ۲۲
نَحْنُ بیشک ہمنے نَزَّلْنَا اوتارا ہمنے عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تجھپر قرآن تَنْزِيْلًا ○ اوتارنا تدریج سورت کے بعد سورت
اور آیت کے بعد آیت حکمت کے موافق فَاصْبِرْ پس صبر کر لِحُكْمِ رَبِّكَ اپنے رب کے حکم پر اوس چیز مین جو اوسنے تجکو
حکم پہونچانے کو فرمایا یا اوسکے حکم کے واسطے تیری نصرت اور تیرے معاندون کی ہلاکت کے باب مین وَلَا تُطِعْ اور نہ اطاعت کر
مِنْهُمْ اونمین سے اٰثِمًا کسی گنہگار کی جو تجکو گناہ کی طرف بلائے جیسے عتبہ نے کہا کہ دعوت اسلام سے باز آؤ کہ مین اپنی بیٹی
تمکو دون اَوْ كَفُوْرًا ○ یا کسی ناشکرے کی جو تجکو کفر کی طرف بلائے جیسے ولید مغیرہ کہ اوسنے کہا کہ اپنے باپ دادا کے دین کی طرف
رجوع کرو تاکہ تمکو مالدار کردون وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ اور یاد کر اپنے پروردگار کو بُكْرَةً صبح کے وقت وَّاَصِيْلًا ○ اور
شام کو یعنی ہمیشہ اوسکی یاد مین مشغول رہ وَمِنَ الَّيْلِ اور کچھ رات مین فَاسْجُدْ لَهٗ پس سجدہ کر اوسکے واسطے یعنی نماز
ادا کر بعضون نے کہا ہی کہ بکرت فجر کی نماز کا وقت ہی اور اصیلا ظہر اور عصر کے وقت کو شامل ہی اور کچھ رات سے مغرب اور عشا

مراد ہو تو یہ معنی ہوے کہ پانچون وقت کی نماز ہمیشہ پڑھا کر وَسَبِّحْهُ اور نماز پڑھ خدا کے واسطے لَيْلًا طَوِيلًا ○ رات کو لمبی یعنی تہجد مین مشغول ہو اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ بیشک یہ گروہی کفار يُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ دوست رکھتے ہین جلدی کرنے والی یعنی دنیا کو وَيَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ اور چھوڑا ہی اونھون نے یعنی ڈالدیا ہی اپنی پیٹھ کے پیچھے يَوْمًا ثَقِيْلًا ○ بھاری دن کو کہ قیامت کا دن ہی نہ اوسپر ایمان لاتے ہین نہ اوس دن کے واسطے کام بناتے ہین نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ ہمنے اونکو پیدا کیا سُست پانی سے کہ وہ نطفہ ہی وَشَدَدْنَآ اور مضبوط کردی ہمنے اَسْرَهُمْ اونکی پیدایش یعنی اونکے جوڑ پٹھون سے باندہ دیے وَاِذَا شِئْنَا اور اگر ہم چاہین تو بَدَّلْنَآ بدل دین اونکو اَمْثَالَهُمْ اونکے مثلون سے جو خلقت مین اونکے مثل ہین تَبْدِيْلًا ○ بدل دینا یعنی اونھین دنیا مین مارڈالین اور دوسرے عالم مین اسی صورت اور ہیئت کے مانند پھیر لائین یا اونکو ہم ہلاک کردین اور اونکے سوا اور فرمانبردار بندے پیدا کردین اِنَّ هٰذِهٖ تحقیق کہ یہ سورت تَذْكِرَةٌ نصیحت ہی یا اہل بیت رضی اللہ عنہم کا خرچ اور ایثار کرنا مومنون کے واسطے نصیحت اور عبرت ہی تاکہ اسکے مثل عمل کرین اور ایسی نعمتون سے بہرہ مند ہون فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو کوئی چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ○ اپنے رب کے قرب کی طرف راہ خیر اور طاعت اختیار کرکے وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو تم کوئی راہ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ خدا چاہتا ہی تمھاری خواہش کو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا تحقیق کہ اللہ جاننے والا ہی ہر شخص کی استعداد اور استحقاق حَكِيْمًا ○ پکا کام کرنے والا جو چیز چاہتا ہی حکمت کے ساتھ چاہتا ہی يُدْخِلُ داخل کرتا ہی مَنْ يَّشَآءُ جسے چاہتا ہی فِيْ رَحْمَتِهٖ اپنی رحمت مین ہدایت اور توفیق کے ساتھ یا بہشت مین اپنے فضل و کرم سے وَالظّٰلِمِيْنَ اور ظالم یعنی مشرک لوگ اَعَدَّ لَهُمْ تیار کیا گیا ہی اونکے واسطے عَذَابًا اَلِيْمًا ○ عذاب دردناک ہمیشہ رہنے والا

ع ۲ ۹

سورۃ المرسلت مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وھی خمسون اٰیۃ

سورۂ مرسلات مکۂ معظمہ مین نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی اور وہ پچاس آیتین ہین

وَالْمُرْسَلٰتِ قسم فرشتون بھیجے ہوؤن کی عُرْفًا ○ نیکی کے ساتھ یعنی جو فرشتے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر امر و نہی قرآن کی آیتون کے ساتھ بھیجے گئے یا اون ہواؤن کے ساتھ جو پے در پے چلائی گئین ہین فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ○ پھر قسم اون فرشتون کی جو تیز سخت اور جلد جاتے ہین تیز جانا حکم الٰہی بجالاتے ہین یا احکام کلام اللہ کی قسم جو اور احکام کو محو کردینے والے ہین یعنی کل شریعتون اور دینون کو منسوخ کردینے والے ہین یا اون ہواؤن کی قسم جو سختی کے ساتھ کسی قوم پر عذاب کے لیے چلنے والی ہین وَّالنّٰشِرٰتِ اور قسم اون فرشتون کی جو ظاہر کرنے والے ہین شریعتون اور کتابون کے نَشْرًا ○ ظاہر کرنا یا قرآن کی جو آیتین خواص اور عوام کے واسطے ہدایت کے آثار منتشر کرتی ہین اونکی قسم یا جو نرم ہوائین لوگون کی راحت و آرام کے واسطے چلتی ہین اونکی قسم وَالْفٰرِقٰتِ پھر اون فرشتون کی قسم جو حق کو باطل سے جدا کرنے والے ہین فَرْقًا ○ جدا کرکے یا قرآن کی آیتین کہ خیر کو شر سے جدا



کرتی ہین اونکی قسم یا جو ہوائین بدیون کو پراگندہ کرتی ہین اونکی قسم فَالْمُلْقِيٰتِ پھر اون فرشتون کی قسم جو پیغمبرون پر القا
کرنے والے اور ڈالنے والے ہین ذِكْرًا ۝ وحی کو یا کلام اللہ کی آیتین جو اہل عالم مین حق تعالی کا ذکر ڈالتی ہین اونکی قسم
یا جو ہوائین کہ یاد آلہی کا سبب ہوتی ہین اونکی قسم اسواسطے کہ ہوا ون کے چلنے کا مشاہدہ خدا کی یاد کا اور اوسکی قدرت پر
دلیل پکڑنے کا موجب ہی آور القاء ذکر عُذْرًا اہل حق کے عذر کے واسطے ہی اَوْ نُذْرًا ۝ یا اونکے ڈرانے کے لیے جو
باطل پر ہین یہ قسم کھاکر فرمایا کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ سوا اسکے نہین کہ جو کچھ تم وعدہ دیے گئے ہو قیامت اور اوسکے متعلقات
کے آنے کا لَوَاقِعٌ ۝ ضرور ہونا ہی فَاِذَا النُّجُوْمُ پھر جب ستارے طُمِسَتْ ۝ مٹا دیے جائینگے یعنی اونکا نور لے لینگے
وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ اور جب آسمان پھاڑا جائیگا وَاِذَا الْجِبَالُ اور جب پہاڑ نُسِفَتْ ۝ پراگندہ کیے
جائینگے اپنی جگہون سے وَاِذَا الرُّسُلُ اور جب رسول اُقِّتَتْ ۝ جمع کیے جائینگے اوسوقت اور جگہ پر جہان اپنی امتون پر
اونکا گواہی دینا مقرر ہوگا پھر کہینگے کہ لِاَيِّ يَوْمٍ کس دن کے واسطے اُجِّلَتْ ۝ پیچھے رکھی گئین یہ چیزین یعنی ستارون کا
بے نور ہونا آسمانون کا پھٹنا پہاڑون کا اوکھڑنا پھر جواب کہیگا کہ لِيَوْمِ الْفَصْلِ ۝ جدا کرنے کے دن کے واسطے کہ
وہ دن آج ہی مومن اور کافر مطیع اور عاصی کے درمیان جدا کرنا مکافات مین ہوگا یا اوسدن کے واسطے جب خلق کے درمیان
حکم کرنا ہوگا وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجکو یعنی تو کیا جانے کہ مَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۝ کیا ہی جدا
کرنے کا دن اسواسطے کہ اوسکی کنہ کوئی نہین جان سکتا وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ وای اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اون لوگون کے
واسطے جو اوسدن کی تکذیب کرتے ہین اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِيْنَ ۝ کیا ہلاک نہین کیا ہمنے اگلون کو جیسے قوم نوح
قوم ہود قوم ثمود کو ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ پھر ہم پیچھے لائینگے اونکے ہلاکت مین الْاٰخِرِيْنَ ۝ پچھلون کو جو اونکے مثل ہین
جیسے کفار مکہ كَذٰلِكَ نَفْعَلُ ایسا ہی کرتے ہین ہم بِالْمُجْرِمِيْنَ ۝ سب گناہگارون کے ساتھ وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ بڑی سختی اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ اس وعید کی تکذیب کرنے والون کو ہی اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ
کیا نہین پیدا کیا ہمنے تمکو مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝ پانی ذلیل وخوار بمقدار یعنی منی سے فَجَعَلْنٰهُ پھر نگاہ رکھا ہمنے
اوس پانی کو فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝ قرارگاہ مضبوط مین کہ رحم ہی اِلٰى قَدَرٍ ایک مقدار مَّعْلُوْمٍ ۝ جانی ہوئی تک
کہ وہ پیدا ہونے کا زمانہ ہی فَقَدَرْنَا پھر ٹھہرایا ہمنے پیچھے قادر تھے ہم تمہارے پیدا کرنے مین فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ۝ پھر خوب قادر ہین
ہم وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی بلا اوسروز لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ یہ قدرت باور نہ کرنے والون پر ہی اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ کیا نہین کیا ہمنے زمین کو كِفَاتًا ۝ چھپانے والی اور جمع کرنے والی اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ۝ زندون کو اور مردون کو
یعنی زندون کو اپنے اوپر اور مردون کو اپنے اندر رکھتی ہی وَّجَعَلْنَا اور پیدا کیے ہمنے فِيْهَا زمین مین رَوَاسِيَ پہاڑ
مضبوط گڑے ہوے شٰمِخٰتٍ اونچے سر اوٹھائے وَّاَسْقَيْنٰكُمْ اور پلایا ہمنے تمکو مَّآءً فُرَاتًا ۝
پانی میٹھا اوسکے چشمے اور سوتے زمین مین پیدا کرنے کے سبب سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ جہنم کا جنگل قیامت کے دن

لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی جو ایسی نعمتون کا اقرار نہین کرتے اور تکذیب کرنے والون سے اوسدن کہینگے کہ
انْطَلِقُوْٓا اجاؤ اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ○ اوس مکان کی طرف کہ تمنے تم جسکی تکذیب کرتے یعنی جہنم اور اوسکے
عذاب کی طرف انْطَلِقُوْٓا جاؤ اِلٰى ظِلٍّ سایہ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ○ تین شاخ والے کی طرف لَّا ظَلِيْلٍ نہ ٹھنڈا اور
ہمیشہ رہنے والا کہ اوسمین راحت ہو وَّلَا يُغْنِيْ اور نہ دفع کریگا وہ دوزخی سے مِنَ اللَّهَبِ ○ آگ کے شعلہ کی گرمی مین سے کچھ
اس سے دوزخ کے دھوین کا سایہ مراد ہی کہ بڑائی اور زیادتی کے سبب سے متفرق ہو جائیگا کئی شاخین ہوکر اور ہر شاخ ایک طرف جائیگی
تعالم مین ہی کہ دوزخ سے دھوان باہر ہوکر اوس سے تین شاخین پیدا ہونگی ایک نور کہ وہ مومنون کے سر پر سایہ کریگا اور ایک دھوان کہ
منافقون پر ٹھہریگا اور ایک خالص شعلہ اور وہ کافرون پر ٹھہریگا انوار مین ہی کہ جہنم کے دھوین کے تین شعبے ہونگے ایک کافر کے سر پر
ٹھہریگا اور ایک اوسکے داہنے پر اور ایک اوسکے بائین پر اور اس عذاب مین ڈالنے والی دو امر مین قوت واہمہ ہی اور قلب کے داہنی طرف
قوت غضبیہ اور بائین طرف قوت شہویہ جو کوئی چاہے کہ فردائے قیامت کو اوس دھوین کی آفتون سے کہ ظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ اوسکی طرف
اشارہ ہی بیخوف ہو جائے اوسے چاہیے کہ نور عقل کو مضبوط پکڑے صفت بہیمی اور صفت سبعی سے گذر جائے نظم زنار کی خشم و شہوت
حذر کن کہ از دو دآن چشم و دل تیرہ گردد غضب چون برآید رود عقل بیرون ہوا چون شود خیرہ جان خیرہ گردد انہا
بیشک دوزخ تَرْمِيْ بِشَرَرٍ پھینکیگی اوس روز شرارے ہر شرارہ كَالْقَصْرِ ○ جیسے بڑا اونچا محل كَاَنَّهٗ گویا وہ شرر
جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ○ زرد اونٹ ہین آتش دوزخ کے رنگ پر اور بعض کہتے ہین کہ صُفْر سود کے معنی مین ہی اور چونکہ دوزخ کی
آگ سیاہ ہی تو اوسکا شرارہ بھی سیاہ ہوگا اور اونچے محل کے ساتھ شرارہ کی تشبیہ بڑائی کی جہت ہی اور زرد اور سیاہ اونٹون کے ساتھ رنگ
اور کثرت کے باعث سے اور ایک کے پیچھے ایک ہونے اور ملے رہنے اور جلدی حرکت کرنے کی وجہ سے وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ بڑی شقت
اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ جھوٹون کے واسطے ہی جو دوزخ اور اوسکے شرارون کی کیفیت اور صفت باور نہین کرتے هٰذَا یہ دن
يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ○ ایسا دن ہی کہ کافر بات نہ کہینگے بعضے مواقف پر یا خدا کے سامنے دلیل اور حجت قائم کرکے بات نہ کرینگے
وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ اور نہ اذن دینگے اونکو فَيَعْتَذِرُوْنَ ○ کہ عذر خواہی کرین اور عذر بھی کچھ فائدہ نہ دیگا وَيْلٌ
يَّوْمَئِذٍ سختی اور رنج اوسدن لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ اونکے واسطے ہی جو تکذیب کرتے ہین ان چیزون کی هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ
یہ دن جدائی کرنے کا ہی اوسمین جو حق پر ہی اور اوسمین جو باطل پر ہی جَمَعْنٰكُمْ جمع کیا ہمنے تمکو اور اس امت کے تکذیب کرنے والو
وَالْاَوَّلِيْنَ ○ اور اگلون کو جنھون نے اگلے رسولون کی تکذیب کی فَاِنْ كَانَ پھر اگر ہی لَكُمْ كَيْدٌ تمھارے واسطے مکر اور
حیلہ جیسا دنیا مین مومنون کی نسبت کرتے تھے فَكِيْدُوْنِ ○ تو پیش لیجاؤ میرے ساتھ یہ اونکے عجز کے آثار ظاہر کرنا ہی یعنی خدا کے
ساتھ حیلہ پیش نہ جائیگا اور مکر و فریب کرکے اپنے اوپر سے عذاب نہ دفع کرسکوگے نظم بہ مکر و حیلہ عذاب خدا نے رد نشود دیدہ نیاز باید و اخلاص و
نالہ سحری تو ان خرید بیک آہ ملک ہر دو جہان ازین معاملہ غافل مشو کہ حیف خوری وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ غم اور غصہ اوس روز
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ تکذیب کرنے والون کو ہی کہ حیلہ کرکے عذاب سے نہ رہائی پائینگے اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ یقینی وہ لوگ جنھون نے شرک اور

ع ۱۰

عصیان سے پرہیز کیا فِیْ ظِلٰلٍ جنت کے درختوں کے سایوں مین ہونگے وَّعُیُوْنٍ ۝ اور بہتے ہوے پانی کی نہرون کے کنارے
وَّفَوَاكِهَ اور میوون مین مِمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ اوس چیز سے کہ آرزو کرینگے اور فرشتے اونسے کہینگے کہ كُلُوْا کھاؤ اِن میوون مین سے
وَاشْرَبُوْا اور پیو اِن نہرون سے پانی هَنِیْٓـًٔا کھانا پینا ہضم ہونے والا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ سبب اوسکے کہ تھے تم عمل
کرتے دنیا مین اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝ ہم ایسی ہی جزا دیتے ہین ہم نیک کام کرنے والون کو وَیْلٌ ہلاکت
اور قباحت اور مذمت یَّوْمَىِٕذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کو ہی جو جنت کی نعمتون پر ایمان نہین لاتے
كُلُوْا کھاؤ اے جھٹلانے والو دنیا کی فانی نعمتین وَتَمَتَّعُوْا اور فائدہ اوٹھاؤ قَلِیْلًا تھوڑے زمانہ تک اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ۝
بیشک تم مشرک ہو اور تمہارا انجام عذاب دائمی ہو وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ وای اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ تکذیب کرنے والون کے واسطے ہو
جو عذاب دردناک کی تکذیب کرنے والے ہین وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا اور جب کہا جاتا ہو اونکو کہ نماز پڑھو لَا یَرْكَعُوْنَ ۝
نہین نماز پڑھتے مراد یہ ہو کہ مسلمان نہین ہوتے اسواسطے کہ کلمۂ شہادتین کے بعد اسلام مین رکن اعظم نماز ہو کہ اَلصَّلٰوۃُ عَمُوْدُ الدِّیْنِ یعنی نماز
دین کا ستون ہو اور دین اوسکے سبب سے قائم ہو وَیْلٌ یَّوْمَىِٕذٍ اوس روز لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝ جھوٹون پر کہ اسلام سے
مشرف نہین ہوتے فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَهٗ پھر کس بات پر قرآن کے بعد یُؤْمِنُوْنَ ۝ ایمان لائینگے اگر قرآن پر ایمان
نہین لاتے کہ وہ ایک معجزہ ہو کھلی ہوئی دلیلون اور روشن مضمون پر مشتمل حدیث مین ہو کہ یہ آیت پڑھنے کے بعد کہنا چاہیے کہ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ

ع ۱۰

سُوْرَةُ النَّبَاِ مَكِّیَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ اَرْبَعُوْنَ اٰیَةً
سورۂ نبا کہ مکہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہو	اور وہ چالیس آیتین ہین

لکھا ہو کہ جب حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت اسلام کی اور خلق پر قرآن پڑھا اور قیامت کے دن سے ڈرایا تو کافرون نے حضرت کی نبوت اور قرآن کے
اور بعث وحشر ہونے مین اختلاف کیا اور ایک دوسرے سے آپسمین یا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مومنون سے پوچھتے تھے جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا
عَمَّ یَتَسَآءَلُوْنَ ۝ کس چیز پوچھتے ہین کافر عَنِ النَّبَاِ الْعَظِیْمِ ۝ بڑی خبر یعنی قرآن کو اَلَّذِیْ
هُمْ وہ چیز کہ وہ لوگ فِیْهِ مُخْتَلِفُوْنَ ۝ اوس چیز مین اختلاف کرنے والے ہین یعنی اوسے سحر یا شعر یا کہانت
نسبت دیتے ہین اور پیدا کیا ہوا اور افترا کیا ہوا اور کہانیان کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ نبا عظیم حضرت صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی نبوت ہی کہ کہتے ہین آیا وہ پیغمبر ہی یا نہین اور ساحر ہی یا شاعر یا مجنون اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ بعث کی خبر ہی
اور کافر اوسمین مختلف تھے بعضے کہتے تھے کہ قیامت ہی اور بت ہماری شفاعت کرینگے هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ اور بعضے
اوس سے بالکل منکر تھے اِنْ هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا اور بعضے شک رکھتے تھے کہ قیامت ہو گی یا نہو گی بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْهَا كَلَّا
سَیَعْلَمُوْنَ ۝ حقا قریب ہی کہ جانین نزع کے وقت کہ جس چیز مین اختلاف کرتے تھے حق ہو ثُمَّ كَلَّا سَیَعْلَمُوْنَ ۝
پھر حقا کہ جلدی جانینگے قیامت کے دن اپنے قول کا باطل ہونا اور اپنے عقیدے کا خبیث ہونا اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ

مِهٰدًا ۝ کیا ہمنے نہین کیا ہی زمین کو بچھونا بچھا ہوا تاکہ تمھارے ٹھہرنے کی جگہ ہو وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ اور کیا نہین کیا ہمنے پہاڑون کو میخین زمین کی کہ اوسپر گڑے رہین اور زمین اونسے تھمی رہے وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝ اور پیدا کیا ہمنے تمکو نر اور مادہ تاکہ تمھاری نسل باقی رہے یا ہمنے تمکو طرح طرح پر پیدا کیا کالا گورا لمبا ٹھگنا خوبصورت بدشکل وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝ اور کیا ہمنے تمھارے سونے کو تمھارے بدنون کی راحت یعنی سوناحس و حرکت قطع کردیتا ہی تاکہ قوائے حیوانیہ آسائش کرین اور تھکن اونسے زائل ہوجائے وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۝ اور کیا ہمنے رات کو پوشش کہ اپنی تاریکی مین سب چیزون کو چھپا لیتی ہی صاحب فتوحات قدس سرہ نے کہا ہی کہ رات شب بیدارون کا پردہ ہی کہ اغیار کی نظر سے چھپا لیتی ہی تاکہ اپنی خلوت مین مکالمہ یا محاضرہ یا مشاہدہ کی لذت سے ہر ایک اپنی استعداد کی قدر فائدہ پاتا ہی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ رات راہ چلنے والون کو پردہ ہی اور دن صبح کے جاگنے والون کا بازار ہی بیت اَللَّيْلُ لِلْعَاشِقِيْنَ سَتْرٌ + يَا لَيْتَ اَوْقَاتَهَا تَمُدُّوْمُ + شعر چون در دلِ شب خیال او یابم من + بندہ شب کہ روز بازار من ست + وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝ اور کیا ہمنے دن کو طلب معیشت کا وقت تاکہ اوسکی تحصیل مین جستجو کرین وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ اور بنائے ہمنے تمھارے سر پر سَبْعًا شِدَادًا ۝ سات آسمان یعنی مضبوط اور محکم کہ در اراور سورخ جلل اور زلل کا نشان ہوتا ہی اوسمین نہین وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ اور پیدا کیا ہمنے آسمان مین چراغ روشن یعنی آفتاب وَّاَنْزَلْنَا اور اوتارا ہمنے مِنَ الْمُعْصِرٰتِ بدلیون نچوڑنے والون سے منھ برساکر مَآءً ثَجَّاجًا ۝ پانی بہنے والا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا تاکہ نکالین ہم اوس پانی سے دانہ کہ غذا کو چاہیے جیسے گیہون جَوَّنَبَاتًا ۝ اور اوگنے والی چیز جو چارے کو چاہیے جیسے گھاس بھوسا اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ نکالین ہم دریا سے دانہ موتی کا اور زمین سے سبزہ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ اور درخت باغون کے باہم لپٹے ہوے یعنی ایک دوسرے سے بہت نزدیک اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ تحقیق کہ فیصلہ کا دن یعنی قیامت کا روز كَانَ مِيْقَاتًا ۝ ہی خدا کے حکم مین ایک وقت مقرر خلائق کے حساب لینے اور اونکے اعمال کی جزا دینے کو يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ جسدن پھونکا جائیگا صور مین دوسرا نفخہ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ۝ تو آوگے تم گروہ گروہ اپنی قبرون سے میدان حشر مین امام ثعلبی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے افواج کو پوچھا فرمایا کہ میری امت سے دس قسم پر حشر کیے جائینگے ایک بندرون کی صفت پر دوسرے سورون کی ہیئت پر تیسرے اوندھے منھ کہ اونکو منھ کے بل دوزخ مین کھینچینگے چوتھے اندھے پانچوین گونگے بہرے چھٹے وہ لوگ جو اپنی زبان چباتے ہونگے اور وہ اونکے سینون پر پڑی ہوگی اور اونکے مونھون سے پیپ بہتی ہوگی اور اہل محشر کو اوس سے کراہت ہوگی ساتوین ہاتھ پانون کٹے ہوے ہونگے آٹھوین آگ کی سولیون پر لٹکے ہوے نوین قسم کے لوگون مین بڑی بدبو آتی ہوگی مردار سے بدتر دسوین قسم کے لوگون کو آگ کے جبے پہنائے ہونگے قطران سے اونکی کھالون مین چپکے ہوے بندر سخن چین ہونگے شور حرام کھانے والے اوندھے سود خور اندھے حکم مین ظلم کرنے والے گونگے بہرے وہ جو اپنے کامون پر عجب کرتے اور اتراتے تھے زبان چبانے والے وہ عالم جنکی

رات شب بیداروں کا پردہ ہی

قولہ بندر کا الخ دوزخ کا کوئی درجہ ایسا نہین کہ اونمین یہ قسمین نہ ہون اور یہ بھی کہا ہی کہ دوزخ مین ۱۲ منہ

بات اوسکے کام کے مخالف ہوتی ہی ہاتھ پانون کٹے ہوے پڑوسیون کو ناحق ستانے والے شولی پر لٹکے ہوے چغلخور اور حاکمون اور بادشاہون کی بات پر ناحق درست اور بجا کہنے والے اور وہ جنسے بہت بدبو آتی ہوگی وہ شہوت پرست اور خدا کا حق روکنے والے اور آگ کے جبّے پہنے ہوے تکبر اور ناز والے ہونگے **وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ** اور پھاڑا جائیگا آسمان اوس روز **فَكَانَتْ اَبْوَابًا** ۝ تو ہو جائینگے دروازون کی کثرت سے دروازے یعنی آسمان دروازے والے ہو جائینگے یا دروازون کی کثرت سے گویا کہ تمام آسمان ایک دروازہ ہی **وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ** اور ہنکا دیے جائینگے یعنی اوڑا دیے جائینگے پہاڑ ہوا مین **فَكَانَتْ سَرَابًا** ۝ پس ہونگے مثل سراب کے یعنی دیکھنے مین پہاڑ ہونگے مگر اجزا پراگندہ ہونے کی وجہ سے پہاڑ ہونے کی اصلیت اور حقیقت پر نہ باقی رہینگے **اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا** ۝ تحقیق کہ دوزخ ہوگی گذرگاہ خلق کی یعنی سب کو اوسپر سے گذرنا پڑیگا یا کمینگاہ کہ دوزخ کے فرشتے وہان منتظر کھڑے ہونگے کافرون پر عذاب کرنے کو اور کافر اونسے نہ بھاگ سکینگے یا اوس مقام پر جہان دوزخ کے فرشتے تو کافرون کے منتظر ہونگے اور جنت کے فرشتے مومنون کی نگاہبانی کرتے ہونگے تاکہ صراط پر گذرتے وقت آگ کے تعرض سے محفوظ رہین اور یہ جہنم ہوگی **لِّلطَّاغِيْنَ** کافرون کے واسطے جو حد سے گذرے ہوے ہین **مَاٰبًا** ۝ بازگشت یعنی آرام اور قرار کی جگہ **لّٰبِثِيْنَ فِيْهَآ اَحْقَابًا** ۝ ٹھہرنے والے اوس وزبڑی مدتون تک معام مین مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ یہ احقاب جو حق تعالی نے ذکر کیے تینتالیس حقبے ہین ہر حقبہ ستر خریف ہر خریف سات سو برس کا ہر برس تین سو ساٹھ دن کا ہر دن ہزار برس کا ہوتا ہی موضح مین ہی کہ اس سے یہ مراد نہین ہی کہ کافرون کے عذاب کے واسطے مدت معین کی ہو بلکہ مراد یہ ہی کہ جو حقبہ گذرتا ہی اوسکے بعد دوسرا حقبہ آتا ہی ابدالآباد تک **لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا** نہ چکھینگے دوزخ مین یعنی نہ پائینگے **بَرْدًا** ٹھنڈک ہوا کی کہ اوس سے راحت پائین اور وہ ٹھنڈک دوزخ کی ہوا کی گرمی کو اونسے روکے اور بعضون نے کہا ہی کہ برد سے خواب مراد ہی یعنی اونکو جہنم مین نیند نہین ہی کہ آسائش پائین **وَّلَا شَرَابًا** ۝ اور نہ پینگے کوئی پینے کی چیز **اِلَّا حَمِيْمًا** مگر حمیم اور وہ ایسا کھولتا ہوا پانی ہی کہ جب اوسے منہ کے پاس لائینگے تو منہ کی کھال اور سیمن جل کر گر پڑیگی جب پینگے تو آنتین ٹکڑے ہو جائینگی **وَّغَسَّاقًا** ۝ اور پیپ جو اونکے زخمون سے بہتی ہوگی یا آنسو جو حسرت کے مارے برساتے ہونگے یا زمہریر کہ اوس سے عذاب کیے جائینگے **جَزَآءً** جزا دیے جائینگے جزا **وِّفَاقًا** ۝ موافق اپنے کامون کے **اِنَّهُمْ كَانُوْا** بیشک وہ تھے کہ **لَا يَرْجُوْنَ** نہ ڈرتے تھے **حِسَابًا** ۝ آخرت کے حساب سے یا امیدوار نہ تھے اوسکے ثواب کے **وَّكَذَّبُوْا** اور تکذیب کرتے تھے **بِاٰيٰتِنَا** ہماری آیتون کی جو انبیا علیہم السلام نے اونپر ظاہر کین **كِذَّابًا** ۝ تکذیب کرنا **وَكُلَّ شَيْءٍ** اور ہر چیز بندون کے اعمال مین سے طاعت معصیت وغیرہ **اَحْصَيْنٰهُ** گنا ہی ہمنے اوسکو یعنی نگاہ رکھا اور لکھا ہی **كِتٰبًا** ۝ لکھنا اور کہینگے ہم مشرکون کو کہ **فَذُوْقُوْا** پس چکھو دوزخ کا عذاب **فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ** پس ہرگز نہ بڑھائینگے ہم تمکو ہمیشہ **اِلَّا عَذَابًا** ۝ مگر عذاب پر عذاب حدیث مین ہی کہ قرآن مین دوزخیون کے واسطے جو وعید کی آیتین ہین اون سب مین یہ آیت سخت ہی **اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ** تحقیق

ع ۱ ۳۰

کہ پرہیزگارون کے واسطے مَفَازًا ۝ چھٹکارا ہی عذاب سے یا فوز و فلاح کی جگہ ہی کہ وہ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۝ باغ ہین میوہ دار درختون اور انگور کے درختون کے تخصیص فضیلت کی جہت سے ہی وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ اور اونکے واسطے لڑکیان ہین انارپستان سب بھولیان تفسیر زاہدی مین ہی کہ عورتین سولہ برس کی اور مرد تینتیس ۳۳ برس عمر کے ہونگے اور اکثر تفسیرون مین ہی کہ عورتین اور مرد تینتیس ۳۳ برس کی عمر کے ہونگے وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ اور اونکے واسطے ہین شراب کے بھرے ہوے جام پے در پے لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا انہ سنینگے متقی لوگ بیہودہ اور باطل باتین وَّلَا كِذّٰبًا ۝ اور نہ جھوٹ اور بعضون نے یہ تفسیر کی ہی کہ جنت کی شراب پیکر جنتیون سے عیب اور جھوٹ بات نہ سنینگے بخلاف اون شرابیون کے جو دنیا مین شراب پیتے ہین کہ اونکی مجلسون مین ہذیان اور خلاف اور جنگ و جدال بہت ہوتا ہی جَزَآءً جزا دیجائیگی اونکو جزا مِّنْ رَّبِّكَ تیرے رب کی طرف سے اپنے وعدے کے موافق عَطَآءً حِسَابًا ۝ عطا کیجائیگی اونکو اپنے فضل سے عطا وافی اور کافی یعنی بس کرنے والی یا اونکے اعمال کے موافق رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنے والا آسمان اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور جو کچھ اون دونون کے درمیان مین ہی الرَّحْمٰنِ بڑا رحم کرنے والا لَا يَمْلِكُوْنَ مالک نہونگے اہل آسمان اور اہل زمین مِنْهُ خِطَابًا ۝ خدا سے بات کہنے کے یعنی اس بات پر قادر نہونگے کہ اوس سے بے اذن بات کرسکین یا اس بات پر کہ خدا سے بات کرین اور اونکے ثواب اور عذاب پر اعتراض کرین اسواسطے کہ سب مملوک ہین اور مملوک مالک نہین ہوسکتا يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وہ دن کہ کھڑا ہوگا روح فرشتہ وَالْمَلٰٓئِكَةُ صَفًّا اور کھڑے ہونگے فرشتے صف باندھے ہوے روح ایک فرشتہ ہی روحون پر موکل اور تعیین عالم مین لکھا ہی کہ قیامت کے دن کوئی مخلوق اوس سے بڑا نہوگا وہ تنہا ایک صف ہوگا اور سب فرشتے باوصف کثرت عدد اور عظمت جسد کے چند صفین اور وہ بڑائی مین سب کے برابر ہوگا عین المعانی مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی کہ روح فرشتہ کا مقام چوتھا آسمان ہی اور ہر روز بارہ ہزار بار تسبیح کہتا ہی اور اوسکی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ روح ایک گروہ ہی آدمیون کی صورت اور آدمیون مین سے نہین قیامت کو ایک صف اونکی کھڑی ہوگی اور ایک صف سب فرشتون کی اور یہ بھی کہتے ہین کہ روح جبریل علیہ السلام ہین کہ فرشتون کے ساتھ صف باندھینگے لَا يَتَكَلَّمُوْنَ بات نہ کرینگے شفاعت کے باب مین اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ مگر وہ کہ اذن دے اوسکو اللہ تعالیٰ کہ شفاعت کرو کسی کی شفاعت نہ کرینگے مگر اوسکی کہ خدا جسکی شفاعت کے باب مین اذن دے وَقَالَ صَوَابًا ۝ اور کہا اوسنے دنیا مین کلمہ توحید یعنی مومنون کے سوا اور کسی کی شفاعت نہ کرینگے ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ وہ دن ہونا ہی ضرور ہوگا فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ پھر جو شخص چاہے لے اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ۝ اپنے رب کے ثواب کی طرف پھرنا ایمان اور طاعت کے سبب سے اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ بیشک ہمنے ڈرایا تمکو عَذَابًا قَرِيْبًا عذاب قریب سے کہ عذاب آخرت ہی اور اوسکا قرب تحقیق کی جہت سے ہی کہ اوسکا ہونا حق ہی يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ جسدن دیکھیگا آدمی مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ وہ چیز جو آگے بھیجی ہو اوسکے دونون ہاتھون نے یعنی اپنے کردار اچھے برے وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ اور کہیگا کافر اوس روز کہ يٰلَيْتَنِيْ کاشکے مین كُنْتُ تُرٰبًا ۝ ہوتا مین خاک یعنی ہرگز مین اس صورت پر

ع ۲

پیدا ہوا ہی نہوتا یا آج خاک رہتا اور مجکو زندہ ہی نہ کرتے اور بعضون نے کہا ہی کہ وہ حشر کرکے جب خاک کرینگے تو کافر تمنا کرینگے اور بعضے کہتے ہین کہ اس کافر سے ابلیس مراد ہی اور وہ آدم علیہ السلام پر عیب رکھتا تھا کہ خاک سے پیدا کیے گئے ہین اور اپنی تعریف اور بزرگی کرتا تھا کہ مین آگ سے پیدا ہون جب بوسیدہ زر آدم علیہ السلام اور انکی اولاد مومن کی بزرگی اور اپنا عذاب اور سختی دیکھیگا تو آرزو کریگا کہ کاشکے مین بھی خاک سے ہوتا اور آدم علیہ السلام کے ساتھ نسبت رکھتا آہ و رویش یہ وبدبہ او ظلمتہ جو خاکیون کو ہی مخلوقات کے طبقون مین سے کسی طبقہ کو نہین ہی مثنوی خاک اخوار و تیرہ دید ابلیس کرد انکارش آن حسود خسیس ماند غافل ز نور باطن او نشنید آنکہ زکنہ کائن او بہر گنجے کہ ہست در دل خاک این صمد اداوہ اند در افلاک کہ نہ بحر خاک نیست منظر کل خاک شو خاک تا بروید گل

سورۃ النّٰزِعٰت مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ سِتٌّ وَاَرْبَعُوْنَ اٰیَۃً
سورۂ نازعات کہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھیالیس آیتین ہین

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ قسم کھینچنے والون کی قوت اور سختی کے ساتھ یعنی اون فرشتون کی قسم جو کافرون کی جان سختی سے قبض کرتے ہین وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ اور قسم اون فرشتون کی جو نکالنے والے ہین مومنون کی روحین نکالنے کر وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۝ اور قسم اون فرشتون کی جو پیرنے والے ہین پیرنا یعنی بدن کے اندر سے طرح آتے جاتے اور دوڑتے ہین جیسے پیراک پیرتے ہین فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۝ پھر اون فرشتون کی قسم جو سبقت لیجانے والے ہین سبقت لیجانا باہم فرمانبرداری مین فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۝ پھر قسم اون فرشتون کی جو تدبیر کرنے والے ہین دنیا کے کام کی یعنی جبریل علیہ السلام جو ہواؤن اور لشکرون پر موکل ہین اور اسرافیل علیہ السلام کہ امور قضا و قدر کے ساتھ نزول کرنے والے ہین اور میکائیل علیہ السلام کہ مینھ اور گھاس کی تقسیم اونسے متعلق ہی اور عزرائیل علیہ السلام کہ قابض ارواح ہین انکی قسم اور بعضون نے کہا ہی کہ قسم اون تارون کی جو دوڑتے ہین مشرق سے مغرب تک اور جلنے والے ہین ایک برج سے دوسرے برج مین اور تیرتے ہین آسمان مین اور ایک دوسرے پر پیشی لیجاتے ہین سیر مین اور تدبیر کرنے والے ہین اوس امر کی جو اونسے متعلق ہی اللہ کے حکم کے ساتھ جیسے ہوا کا اختلاف فصلون کا بدلنا یا غازیون کے گھوڑون کی قسم جو باگ کھچے ہوے جاتے ہین الاسلام اور تسبیح کرتے ہین چلنے مین اور سبقت لیجاتے ہین صف جہاد مین اور اونکے سبب سے خدا کے دشمنون پر فتح اور ظفر پانے کا کام تدبیر یا تا ہی یا بزرگ نفسون کی قسم جو چھوڑائے جاتے ہین خواہشون سے اور خوشی کرتے ہوے عالم قدس مین جا کر بلندی کے مراتب مین پیرتے ہین اور کمالات حاصل کرنے مین سبقت کرتے ہین یہانتک کہ مکمل ہوکر ہدایت و ارشاد کے امور کے متکفل اور مدبر ہوتے ہین اور بہر تقدیر قسم کا جواب یہ ہی کہ تم قبرون سے زندہ کرکے پھر اوٹھائے جاؤگے اور تمسے حساب لیا جائیگا یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَۃُ ۝ یاد کرو وہ دن کہ ہلیگا ہلنے والا یعنی اوسدن کی ہیبت سے یہاں اور زمین سب تھرا ئینگے جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہی کہ یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ اور یہ حال نفخہ اولی کے وقت ہوگا

وقف لازم

یعنی جب پہلی بار صور پھونکا جائیگا تو سب تھرّائینگے اور زندے مول کے مارے مرجائینگے تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ پیچھے آئیگا اوسکے پیچھے آنے والا یعنی نفخۂ ثانیہ کہ اوسکے سبب سے خلق زندہ ہوگی قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ دل اوس روز تھرّاتے اور دہلتے ہونگے اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ نگہیں اون دل والون کی نیچی بند ہونگی يَقُوْلُوْنَ کہتے ہین جو بعث وحشر کے آج دنیا مین منکر ہین کہ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ کیا ہم پھیرے گئے ہونگے فِي الْحَافِرَةِ پہلی حالت پر یعنی ہمکو کیا مرنے کے بعد اوسی حالت پر پھیرینگے جو ہم رکھتے ہین ءَاِذَا كُنَّا کیا جب ہم ہوجائینگے عِظَامًا نَّخِرَةً پیمان پرانی خاک ہوجانے کے قریب تو کیا ہمکو پھر زندہ کرکے اوٹھائینگے قَالُوْا پھر بولے ہنسی کی راہ سے کہ اگر ایسا ہوگا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ وہ پھرنا جب پھرنا ہوگا اودھر یعنی اگر ہمکو حشر کی طرف رجوع ہوئی تو ہم نقصان اوٹھانے والے ہونگے اسواسطے کہ ہمنے تو ہمیشہ اوسکی تکذیب کی ہی حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ تم دشوار پکڑتے ہو امر قیامت کو فَاِنَّمَا هِيَ پس اسکے نہین کہ وہ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ایک چیخ ہی یعنی اسرافیل علیہ السلام کی ایک پھوک کہ سب خلائق اوسکے سبب سے زندہ ہوجائیگی فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ پھر اوسوقت روے زمین مین ہونگے اور وہ زمین سفید ہوگی اور بعضون نے کہا ہی کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہی بیت المقدس کے قریب جبل ریحا کے گرد کہ محشر اوس جگہ ہوگا حق تعالیٰ جسقدر چاہیگا اوسے کشادہ کردیگا اور بعضے کہتے ہین کہ زمین ساہرہ کو خدا نے کچی چاندی سے پیدا کیا ہی اور اوسکا عرض وطول زمین دنیا کی ایسی چالیس زمینون کے برابر ہوگا هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى کیا نہین تیرے پاس آئی ہی ہمارے حبیب بات موسی کلیم اللہ کی تاکہ اپنے دل کو قوم کی تکذیب پر تو تسلی دے اور مومنون کو وعدہ کی اور کافرون کو وعید کی خبر فرمائے اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ یاد کر جب پکارا موسیٰ کو اوسکے رب نے بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى میدان پاکیزہ مین کہ طُوٰی اوسکا نام ہی یا دوبار پاکیزہ ہوا ہی یا دوبار ندا کی گئی کہ اِذْهَبْ جا رسالت کے ساتھ اِلٰى فِرْعَوْنَ فرعون کی طرف اِنَّهٗ طَغٰى بیشک وہ حد سے گذرا ہی تکبر مین فَقُلْ هَلْ لَّكَ پس کہہ اوس سے کہ ای حد سے گذرنے والے کچھ ہی تجکو میل اور رغبت اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى اس طرف کہ پاک ہو تو کفر اور گناہ سے وَاَهْدِيَكَ اور کچھ تو چاہتا ہی کہ راہ دکھاؤن مین تجکو اِلٰى رَبِّكَ تیرے رب کی پہچان کی طرف فَتَخْشٰى پس ڈرے تو اوسکے عذاب سے اور بچے تو سرکشی اور نافرمانی سے موسیٰ علیہ السلام خدا کے حکم سے فرعون کے پاس گئے اور خدا کا پیغام پہونچایا اوسنے معجزہ طلب کیا فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى تو دکھایا اوسے موسیٰ نے بڑا معجزہ کہ عصے کو سانپ سے بدل دینا ہی فَكَذَّبَ وَعَصٰى پھر جھٹلایا فرعون نے موسیٰ کو اور گناہگار رہو گیا خدا کے حکم مین یعنی جب دیکھا کہ عصا اژدھا ہوگیا تو فرعون بولا کہ یہ خدا کے پاس سے نہین ہی بلکہ موسیٰ کا جادو ہی ثُمَّ اَدْبَرَ يَسْعٰى پھر پیٹھ کی موسیٰ کی طرف یعنی اوسنے مونہہ موڑا اور دوڑتا اور کوشش کرتا تھا اونکا امر باطل کرنے مین اور بعضون نے کہا ہی کہ اژدہا دیکھکر پیٹھ موڑی اور اولٹا بھاگا اور بھاگنے مین دوڑتا تھا فَحَشَرَ فَنَادٰى پھر جمع کی اپنی قوم پھر ندا دی اونکو خود فَقَالَ اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى پھر بولا کہ مین تمھارا رب ہون بہت بلند اور بڑا یعنی جو بت میری صورت پر ہین سب خدا ہین اور مین سب سے بڑا خدا ہون امام قشیری قدس سرہ لطائف مین لکھا ہی کہ ابلیس یہ بات

وقف لازم

وقف لازم

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

سنتا تھا اور رکتا تھا کہ مجھے یہ بات سننے کی طاقت نہین ہی مین نے آدم پر اَنَا خَیْرٌ مِّنْہُ کا دعوی کیا تھا مجھپر یہ بلا پہونچی یہ جو ایسی ٹرینگ مانگتا ہی دیکھیے اسکا کام کس خرابی کو پہونچے فَاَخَذَہُ اللّٰہُ پھر لیلیا اوسے خدا نے نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ آخرت کی سختی مین کہ وہ جلنا ہی وَالْاُوْلٰی اور عذاب دنیا مین کہ ڈوبنا ہی یا دو کلمون کے وبال مین اوسے ماخوذ کیا پہلا کلمہ تو یہی ہی کہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی اور دوسرا کلمہ یہ ہی جو اوسنے کہا تھا کہ مَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِّنْ اِلٰہٍ غَیْرِیْ اور ان دونون کلمون مین چالیس برس کا فرق تھا شیخ رکن الدین علاؤ الدولہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک وقت مجکو جوش ہوا تو مین منصور حلاج کی زیارت کو گیا مراقبہ کیا تو اونکی روح مین نے علیین سے اعلیٰ مقام مین پائی تو مینے مناجات کی کہ خدایا یہ کیا حال ہی فرعون نے اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہا اور منصور نے اَنَا الْحَقّ دونون نے ایک دعوی کیا حسین حلاج کی روح علیین مین ہی اور فرعون کی روح سجین مین تو مجکو ندا پہونچی کہ فرعون خود بینی مین پڑا بالکل اپنے ہی کو دیکھا مجکو گم کر دیا اور حسین حلاج نے مجھی کو دیکھا اپنے کو گم کر دیا تو ان دونون کے دعوے مین بڑا فرق ہی مثنوی گفت فرعونی انا الحق گشت پست ۔ گفت منصوری انا الحق پس برست ۔ این انا را رحمت اللہ ای محب ۔ وان انا را لعنت اللہ در عقب ۔ زانکہ آن سنگ سیہ بُد وین عقیق ۔ آن عدو نور بود و وین عشیق ۔ آن انا ہُو بود در سرای فضول ۔ نہ زروی اتحاد و از حلول ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی تحقیق کہ فرعون کو پکڑنے مین البتہ نصیحت اور عبرت پکڑنا ہی اوس شخص کے واسطے جسکی شان یہ ہی کہ ڈرتا ہی یہانتک کہ نافرمانی سے پرہیز کرکے حکم مانتا ہی ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا کیا تم ای بعث و حشر کے منکرو بہت سخت اور دشوار ہو پیدائش کی روسے اَمِ السَّمَآءُ بَنٰىهَا یا آسمان اس بڑائی کے ساتھ کہ بنایا اوسکو تمھارے سر پر رَفَعَ سَمْكَهَا اوٹھایا اوسکی چھت کو یعنی اوسکی بلندی کی مقدار کو زمین سے بلند کیا فَسَوّٰىهَا پھر اوسکو سیدھا اور برابر کر دیا نے کچھ فتور اور قصور کے وَاَغْطَشَ لَیْلَهَا اور تاریک کیا اوسکی رات کو وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا اور نکالا اوسکے دن کو رات دن کی اضافت آسمان کی طرف اس جہت سے ہی کہ دن رات کے پیدا ہونے کا سبب آسمان کی گردش ہی امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ دنیا مین رات دن آسمان کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اسوجہ سے کہ آسمان آفتاب اور ماہتاب پیدا ہین وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ اور زمین کو آسمان پیدا کرنے کے بعد دَحٰىهَا بچھایا اور پھیلایا جمہور علما اس بات پر ہین کہ زمین کی خلقت آسمان پیدا ہونے کے قبل ہی اور اوسکا بچھایا جانا آسمان پیدا ہونے کے بعد اَخْرَجَ مِنْهَا نکالا بچھائی ہوئی زمین سے مَآءَهَا اوسکا پانی چشمے اور نہرین پھاڑکر اور جاری کرکے وَمَرْعٰىهَا اور نکالین گھاس اوگنے کی جگہین اور چراگاہین اوسکی وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا اور پہاڑون کو محکم اور پائدار کر دیا زمین کا بچھانا پہاڑون کا مضبوط جمانا نہرین چراگاہین ظاہر کرنا مَتَاعًا لَّكُمْ فائدے کے واسطے ہی تمھارے لیے وَلِاَنْعَامِكُمْ اور تمھارے چارپایون کے واسطے فَاِذَا جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى پھر جب آئیگی بڑی بلا اور بڑی ہول جو قیامت کی سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہوگی اور وہ وہ ساعت ہی کہ دوزخیون کو دوزخ کی طرف ہنکائینگے اور جنتیون کو جنت مین پہونچائینگے اِذَا کا جواب محذوف ہی تقدیر اوسکی یہ ہی کہ اوسوقت ہوگا جو کچھ ہوگا یَوْمَ

یتذکر الانسان جسدن کہ یاد کریگا انسان ما سعی ہم وسکو جو کچھ کہ کوشش کی ہوگی اسنے عمل مین یعنی نامۂ اعمال اوسکے ہاتھ مین دینگے کہ پڑھے وبرزت الجحیم اور ظاہر کیجائیگی دوزخ لمن یری ہر اوس شخص کے واسطے جو کہ دیکھتا ہی یعنی اسطرح دوزخ ظاہر کیجائیگی کہ جو بینائی والا ہی وہ دیکھیگا فاما من طغی ۳۷ پھر جو کوئی حد سے گذرا اور نہ ایمان لایا ہو واثر الحیوۃ الدنیا ۳۸ اور اختیار کیا اوسنے دنیا کی زندگی کو یعنی راہ آخرت چلنا بھول کر اوسکا کام نہ بنایا فان الجحیم ہی المأوی ۳۹ تو بیشک دوزخ وہ اوسکے رہنے کی جگہ ہی واما من خاف اور مگر جو شخص ڈرا ہو مقام ربہ ۴۰ اپنے کھڑے ہونے سے اپنے رب کے سامنے یعنی عتاب اور عرض کے موقف مین ونہی النفس عن الہوی ۴۱ اور منع کیا اور روکا ہو اپنے نفس کو اوسکی آرزو سے یعنی حرام اور ناشایستہ تمنا سے فان الجنۃ ہی المأوی ۴۲ تو یقینی جنت وہ اوسکے آرام کرنے کی جگہ ہی فصول مین ہی کہ یہ آیت اوسکی شان مین ہی جو خلوت مین گناہ کا قصد کرے اور اوسپر قادر ہو اور نفس کے خلاف کرکے خدا سے ڈرے اور اوس کام سے باز رہے نظم گر نفسے نفس بفرمان تست ۔ در کفش آور کہ بہشت آن تست ۔ نفس کشتہ ہر نفسے سوے بست ۔ ہر کہ خلافش نفسے زود برست ۔ یسئلونک ۴۲ پوچھتے ہین تجھسے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الساعۃ قیامت سے اور کہتے ہین ایان مرسہا ۴۳ کب ہی اوسدن کا قائم ہونا اور کس زمانہ مین آئیگا فیم انت من ذکرہا ۴۴ کس چیز مین ہی تو اوسے یاد کرنے سے ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہی کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تھے کہ قیامت کا وقت حق تعالی سے پوچھین ارشاد ہوا کہ ای ہمارے حبیب قیامت کا وقت جاننے سے تو کس چیز پر ہی یعنی اوسکا جاننا تیرا حق نہین ہی اوسے ہرگز نہ پوچھنا الی ربک منتہاہا ۴۵ تیرے رب کی طرف ہی قیامت کا علم یعنی کسی کو اوسکی خبر نہ دیگا اسواسطے کہ اوسپر اطلاع خاصۂ اوسی حضرت جل شانہ کا ہی انما انت منذر من یخشاہا ۴۶ بیشک تو ڈرانے والا ہی اوسے جو ڈرے قیامت سے کانہم یوم یرونہا جسدن دیکھینگے قیامت کو جسکے آنے کا وقت پوچھتے ہین لم یلبثوا الا عشیۃ ۴۶ نہین کی اونھون نے دنیا مین یا قبر مین مگر ایک شام اوس دن کی او ضحاہا ۴۶ یا صبح اوسکی جسکی شام مذکور ہوئی یعنی اوس روز کی ہول سے اپنی زندگی کی مدت بھول جائینگے اور ایسا سمجھینگے کہ دنیا مین نہ رہے تھے کہ ایک صبح یا

ع ۲

سورۃ عبس مکیۃ وہی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	اثنتان واربعون آیۃ
سورۂ عبس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	بیالیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مین حاضر ہوے اور حضرت سید عالم قریش کو دعوت اسلام کرنے مین مشغول تھے عبد اللہ بن ام مکتوم کو اندھے ہونے کے سبب سے یہ حال نہ معلوم ہوا کہ آپ کے پاس کوئی بیٹھا ہی اور آپ اوس سے باتون مین مشغول ہین آتے ہی بات کاٹ دی حضرت بات کاٹ دینے سے رنجیدہ ہوے اور چین بجبین ہوے اور عبد اللہ کی طرف سے منھ پھیر لیا تو حضرت جبرئیل یہ آیت لائے کہ عبس وتولی ۱ تیوری چڑھائی اور منھ

پھیر لیا اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ اس سبب سے کہ آیا اوسکے پاس اندھا یعنی عبداللہ اندھے ہونے کا ذکر کرنا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کاٹ دینے مین عبداللہ کا عذر ظاہر فرماتا ہی وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰى ۝ اور کس چیز نے تجکو علم دیا شاید عبداللہ بن اُم مکتوم پاک ہوگا ہون سے اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ یا نصیحت پکڑے پھر فائدہ دے اوسکو تیرا نصیحت کرنا اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ مگر وہ جو بے پروائی کرتا ہی ایمان سے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ تو تو اوسکی طرف منہ کرتا ہی یعنی اوسکے ایمان کی حرص پر اوس سے متوجہ ہوتا ہی وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ اور تجھین ہی تجہ پر وبال اسکا کہ وہ بے پروا یا کہ نہو اسلام قبول کرے اسواسطے کہ تجہ پر تو فقط حکم پہونچا دینا ہی بس وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ اور مگر وہ جو آیا تیرے پاس دوڑتا ہوا تعلیم کی طلب مین یعنی عبداللہ بن اُم مکتوم وَهُوَ يَخْشٰى ۝ اور وہ ڈرتا ہی خدا سے یا تیرے پاس آکر کافرون کی ایذا سے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ تو تو اوس سے منہ پھیر کر اورون کی طرف متوجہ ہوتا ہی لکھا ہی کہ جب حضرت جبریل یہ آیتین پڑھتے تو آپکا چہرۂ مبارک متغیر ہوتا تھا کتاب مین لکھا ہی کہ اوس سر دجو یبار رسالت کی نرگس ایک ساعت بے آب و تاب ہوگئی یعنی جہان آپکی نگاہ مین تیرہ و تار ہوگیا کہ آپ چلتے تھے اور راہ نظر نہ آتی تھی اور قریب تھا کہ چہرۂ مبارک کا رنگ مکدر ہو دیوارون کو مشرف فرمائے امام زاہد رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبداللہ بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے پیچھے گئے اور اونھین پھیر کر مسجد مین پھر لائے اور اپنی چادر مبارک بچھا دی اور اونکا دل خوش کیا اور اونکو اپنی چادر پر بٹھایا اور پھر جب کبھی آپ اونکو دیکھتے بزرگی کرتے اور فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِیْ فِیْهِ رَبِّیْ یعنی مرحبا اوس شخص کو کہ عتاب کیا مجھے اوسکے باب مین میرے رب نے اور لڑائی پر جاتے وقت دو بار اپنے مدینہ منورہ مین اونکو اپنا خلیفہ کیا اور جاننا چاہیے کہ یہ صورت جو واقع ہوئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطا نہ تھی اسواسطے کہ حکم اجتہادی تھا آپ نے یہ کام کیا تھا اور آپکی کراہت ابن ام مکتوم کے سوء ادب سے تھی کہ اونھون نے آپکی بات کاٹ دی مگر اندھے پن کے سبب سے معذور تھے كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ حقا کہ یہ قرآنی آیتین نصیحت ہین خلق کو فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ۝ پھر جو چاہے یاد کرلے اوسے اور اوسکے سبب سے نصیحت پکڑے اور یہ نصیحتین لکھی گئی ہین فِیْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ۝ اون صحیفون مین جو بزرگ کیے گئے ہین خدا کے نزدیک مَّرْفُوْعَةٍ اوٹھائے گئے اور بلند قدر مُّطَهَّرَةٍ ۝ پاک سب عیبون سے بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ۝ ہاتھ مین لکھنے والون کے یعنی فرشتون کے کہ لوح محفوظ سے اونھون نے لکھ لیے كِرَامٍ بزرگ خدا کے نزدیک یا وہ فرشتے کریم اور مہربان ہین مومنون پر کہ اونکے واسطے استغفار کرتے ہین بَرَرَةٍ ۝ نیک قُتِلَ الْاِنْسَانُ لعنت کیا جائیو انسان یعنی کافر اور بعض کے قول پر عتبہ بن ابی لہب مراد ہی کہ پہلے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا داماد تھا آخر کو آپکی بیٹی کو طلاق دی اور بولا کہ کَفَرْتُ بِرَبِّ النَّجْمِ اِذَا هَوٰى یعنی کافر ہوا مین عتبہ قسم ہی ستارے کے رب کی جب وہ طلوع کرے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو نفرین کی اور بد دعا دی کہ اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِّنْ كِلَابِكَ یعنی الٰہی اس کافر پر مسلط کر دے ایک کتا اپنے کتون مین سے اور تھوڑا زمانہ نہ گذرا تھا کہ شیر اوسکا سر نوچ لیگیا اس باب مین

وقف لازم

حسان بن ثابت کا ایک قصیدہ ہی غرضکہ حق تعالیٰ اوسپر لعنت کرکے فرماتا ہی کہ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ کیا سخت کافر ہی خلق بھر مین کچھ نہین خیال کرتا کہ خدا نے مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ کس چیز سے پیدا کیا ہی اوسے مِنْ نُّطْفَةٍ ۝ مقدار آب منی سے خَلَقَهٗ پیدا کیا ہی فَقَدَّرَهٗ ۝ پھر اندازہ ظاہر کیا اوسکا اعضا اور شکلون اور ہیئتون سے ماں کے پیٹ مین ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ پھر راہ باہر نکلنے کی آسان کردی اوسکو کہ پیدا ہوا اور نشو ونما پائی یہانتک کہ اپنی عمر کو پہونچا ثُمَّ اَمَاتَهٗ پھر مار ڈالا اوسے اوسکی انتہائے عمر مین فَاَقْبَرَهٗ ۝ پھر خاک مین گاڑا اوسے کہ مردار کی طرح سربراہ نہ پڑا ہے ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پھر جب چاہیگا زندہ کریگا اوسے اور پھر زندہ کرنے کا وقت اوسکی مشیت سے متعلق ہی كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ جھاکہ نہین ادا کیا انسان نے جو کچھ خدا نے حکم کیا اوسے یعنی کافر نے عہد میثاق وفا نہ کیا اور ایمان اور طاعت کا حکم نہ مانا اور بعضون نے کہا ہی کہ سب آدمی مراد ہین اسواسطے کہ کسی آدمی نے احکام الٰہی کے حقوق کماحقہ نہین ادا کیے اور نہ ادا کرسکتا ہی قطعہ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش ٭ عذر بدرگاہ خدا آورد ٭ ورنہ سزاوار خداوندیش ٭ کس نتواند کہ بجا آورد ٭ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ پس چاہیے کہ نظر کرے انسان اپنے کھانے کی طرف بچشم عبرت سے اور دیکھے تو کہ کس طور سے کھانا پیدا کیا جاتا ہی اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ یہ کہ ہمنے پانی ابر سے گرائے کر ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ پھر پھاڑی ہمنے زمین پھاڑنے کر فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ پھر اوگایا ہمنے زمین مین دانہ کہ اوسے غذا کرسکین جیسے گیہون جو اور مثل اسکے وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ اور انگور اور سیب وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ اور زیتون اور خرمے کے درخت وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ اور باغ چاردیواری کھچے ہوے گھنے گنجان بہت سے بڑے بڑے درختون والے وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ اور میوے تر اور خشک یا چراگاہ یہ سب ہمنے کیا مَّتَاعًا لَّكُمْ تمہارے فائدے کو وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝ اور تمہارے چارپایون کے فائدے کو فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ پھر جب آئیگی آواز بہری کردینے والی یعنی ایسی سخت آواز کہ جو سنیگا بہرا ہو جائیگا اس سے دوسری بار صور پھونکنا مراد ہی اور اِذَا کا جواب یہ ہی کہ دیکھوگے بہت ہولین اور شدتین يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ ۝ وہ دن کہ بھاگیگا مرد مِنْ اَخِيْهِ ۝ اپنے بھائی سے باوجود موانست اور مہربانی کے وَاُمِّهٖ اور اپنی ماں سے باوصف اسکے کہ اوسکے حق بہت ہین وَاَبِيْهِ ۝ اور اپنے باپ سے باوصف اسکے کہ اوسکی شفقت اور مہربانی کا جوش اپنے اوپر دیکھا ہی وَصَاحِبَتِهٖ اور اپنی جورو سے باوجود اس بات کے کہ وہ اوسکی مونس تھی وَبَنِيْهِ ۝ اور اپنے فرزندون سے باوجود اس خیال کے کہ یہ ہمارے معین اور مددگار ہین لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝ ہر مرد کے واسطے اہل قیامت مین سے اوسدن ایک کام ہی کہ اوسے دوسرون کے کام سے باز رکھیگا اس باب مین حضرت شیخ فرید الدین عطار قدس سرہ نے ایک حکایت نظم فرمائی ہی حکایت نظم کشتیے آورد دور دریا شکست ٭ تختہ زان جملہ بر بالا نشست ٭ گربہ و موشے بران تختہ بماند ٭ کارشان بایکدگر بیچہ بماند

نے زگر بہ موش زار وے گریزے نے زموش آن گربہ اچنگال تیز ہر دو شان نہ ہول دریاے عجب و در تحیر از ماندہ خشک لب
و رقیامت نیز ایں غو نمادو د یعنی آنجا نے تو نے ما بود وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ کہرے ہونگے اوس روز تابان
اور روشن نور ایمان سے ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ خندان اور شادمان دوزخ سے نجات پانے اور جنت مین پہونچنے کی
وجہ سے وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ اور چہرے ہونگے اوس روز غبار آلودہ تیرہ و تار کفر اور عناد کے سبب سے
تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ چھا رہیگی اونمین تاریکی اور سیاہی انکار اور گناہ کی وجہ سے أُولَٰئِكَ وہ لوگ جنکے چہرے
سیاہ اور گرد آلود ہونگے هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ وہ ہین کافر جھوٹے زیانکار تباہکار بدکردار

سورۃ کورت مکیۃ وھی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تسع وعشرون آیۃ

سورۂ تکویر کہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی اونتیس آیتین ہین

حضرت عبداللہ بن حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ جو کوئی دوست رکھے کہ گویا آنکھ سے روز قیامت کا احوال دیکھے اوسے چاہیے
کہ پڑھے إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ جب آفتاب لپیٹا جائے یعنی بساط آفاق سے اوسکے نور کا انبساط یعنی پھیلنا
زائل ہو مراد یہ ہی کہ بے نور ہو جائے وَإِذَا النُّجُومُ انكَدَرَتْ اور جب ستارے گندلے ہو جائین وَإِذَا
الْجِبَالُ سُيِّرَتْ اور جب پہاڑ اپنی جگہون سے اوکھڑ کر چلین ہوا مین روئی کی طرح وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ
اور جب دس مہینے کی گابھن اونٹنیان جننے کے قریب پہونچی ہوئین کہ عرب کے مالون مین سے بہت نفیس مال ہی چھوڑ دی جائین یعنی
کسی کو اونکے چرانے کی پروا نہ رہے وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ اور جب وحشی جانور جمع کیے جائین ورایک
دوسرے سے ملین اور ایک کو دوسرے سے باہم ضرر پہونچانے کی مجال نہو خلاف عادت وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ اور جب
دریا ملائے جائین کھاری میٹھے کہ سب ملکر ایک دریا ہو جائے یا ٹھنڈ اکرین یا سب دریاؤن کو گرم کرکے جھڑکدین فتوحات مین تر
کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب دریا کو دیکھتے تو کہتے کہ یا بحر مرتین تعوذا یعنی اے دریا کب عود کریگا تو آگ کی طرف وَإِذَا
النُّفُوسُ زُوِّجَتْ اور جب نفسون کو جوڑا کرین یعنی ہر ایک کو اوسکے مثلون کے ساتھ رفیق کرین جیسے
صالح کو صالح کے ساتھ اور بدکار کو بدکار کے ساتھ یا مومنون کو حورعین کے ساتھ جفت کرین اور کافرون کو شیاطین کے
ساتھ یا روحون کو بدنون سے ملائین وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ اور جسوقت لڑکیان زندہ دفن کی ہوئی پوچھی جائینگی
یعنی اونکے قاتلون سے اونکا حال پوچھینگے کہ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ کس گناہ پر مار ڈالی گئین زمانۂ جاہلیت مین
اکثر عرب کی عادت یہ تھی کہ مفلسی کے خوف سے یا ننگ و عار کے مارے لڑکیون کو زندہ دفن کر دیتے تو حق تعالے نے
فرمایا کہ اونکے قاتلون سے سوال کرینگے اور ایک قول یہ ہی کہ لڑکی سے پوچھینگے کہ تو کیون قتل کی گئی اور اس سوال سے
یہ فائدہ ہی کہ لڑکی جواب دے کہ مجھے بیگناہ قتل کیا ہی تاکہ اوسکا قاتل شرمندہ اور لاجواب ہو جائے وَإِذَا الصُّحُفُ

نُشِرَتْ ۱۰ اور جسوقت اعمال نامے جو بندون کی موت کے وقت لپیٹے ہونگے کھولے جائین وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ ۱۱
اور جسوقت آسمان اوکھاڑا جائے اور لپیٹا جائے وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۱۲ اور جسوقت دوزخ دہکائی جائے یعنی خدا کے
غضب سے دہک اوٹھے زیادہ سے زیادہ وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۱۳ اور جسوقت جنت قریب کیجائے خدا کے دوستون سے تو
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۱۴ جان لیگا ہر ایک جی وہ چیز جو حاضر کی ہوگی نیک اور بد کام جب تک آدمی یہ بارہ حال
جو مذکور ہوے انمین سے چھ نہ زمین دنیا پر چھ نہ زمین محشر پر نہ دیکھ لیگا نہ جانیگا کہ کیا کیا ہی اور جب جانیگا تو دیکھیگا کہ ہر نیکی پر ایک بزرگی
اور عطا ہی اور ہر برائی پر ایک ملامت اور عتاب ہی تو نیکی پر حسرت کریگا کہ کیون زیادہ نہ کی اور بدی پر غم کھائیگا کہ مین نے کیون کی اور وہ
حسرت اور غم کچھ فائدہ نہ دیگا نظم تو امر و نہی صورت غنیمت شمار + کہ فرداندامت نیاید بکار + بکوش ای توانا کہ فرمانبری + کہ درنا توانی
بسے غم خوری + فَلَآ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۱۵ پھر قسم کھاتا ہون مین اون ستارون کی جو دن کو چھپ جاتے ہین الْجَوَارِ
الْکُنَّسِ ۱۶ جانے والے اپنے غروب ہونے کی جگہون مین چھپ جانے والے شعاع آفتاب مین کشف الاسرار مین ہی کہ ان
ستارون سے خمسۂ متحیرہ مراد ہین یعنی زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد انکا خنوس پھرنا ہی اور کنوس ٹھہرنا اور بعضون نے
کہا ہی کہ خنس پہاڑی گاے ہی اور کنس ہرن وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ ۱۷ اور قسم رات کی جب آگے آئے اور ہوا کو
تاریک کردے یا جب پیچھے جائے اور اندھیرا جاتا رہے اور یہ کلمہ اضداد سے ہی وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۱۸ اور قسم صبح کی
جب دم لے یعنی طلوع کرے اور اوسکا دم لینا اوسکے طلوع کی ابتدا ہی یہ قسمین کھاکر ارشاد فرماتا ہی کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ
رَسُوْلٍ کَرِیْمٍ ۱۹ بیشک قرآن البتہ پڑھنا بھیجے ہوے کا ہی جو بزرگ ہی خدا کے نزدیک یعنی جبریل علیہ السلام تبیان مین ہی
کہ رسول کریم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہین پہلے قول کے موافق ذِیْ قُوَّةٍ جبریل علیہ السلام کی صفت ہی
یعنی وہ قوت والے ہین موتفکات اوکھاڑنے اور قوم ثمود کو اپنی سخت آواز سے ہلاک کرنے مین عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ
مَکِیْنٍ ۲۰ نزدیک صاحب عرش کے جاہ و منزلت والا مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ۲۱ حکم مانا گیا فرشتون کے درمیان یعنی
جو کچھ وہ کہے سب آسمانون مین فرشتے اوسکا حکم مانتے ہین امانتدار وحی پہونچانے مین اور اگر رسول کریم سے حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد ہون تو وہ طاعت مین صاحب قوت ہین خدا کے نزدیک صاحب قدر و منزلت ہین
مطاع یعنی مستجاب الدعوات ہین امین یعنی اسرار غیب کے امانتدار ہین وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۲۲ اور نہین ہی تمہارا
صاحب یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیوانہ جیسا کہ تم گمان کرتے ہو وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ۲۳ اور تحقیق
کہ یقینی دیکھا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل کو اصلی صورت پر روشن کنارہ پر یعنی آفتاب طلوع ہونے کی جگہ پر وَمَا هُوَ
عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۲۴ اور نہین ہی پیغمبر پوشیدہ چیز پر جو کچھ اوسے وحی پہونچی بخیل کہ تمکو تعلیم نہ دے اور تم سے چھپائے
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ۲۵ اور نہین ہی قرآن بات شیطان راندے گئے کی فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ۲۶ پھر
کہان تم جاتے ہو اور جو کلام صحیح اور درست ہی اوس سے کیون منہ موڑتے ہو اِنْ هُوَ نہین ہی قرآن اِلَّا ذِکْرٌ

لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ مگر نصیحت اہل عالم کے واسطے یا نہین ہین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر شرف اہل عالم کے واسطے لِمَنْ شَآءَ بدل ہی عالمین سے یعنی قرآن نصیحت ہی اوس شخص کے واسطے جو چاہے مِنْكُمْ تم مین سے اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ۝ یہ کہ مستقیم ہوجائے راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے اسباب نزول مین لکھا ہی کہ جبریل علیہ السلام یہ آیت لائے اور ابو جہل نے سنی تو بولا کہ جب یہ کام ہمارے واسطے ہی اور ہماری خواہش سے علاقہ رکھتا ہی اگر ہم چاہین تو مستقیم ہوجائین نہ چاہین تو نہون تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اور نہین چاہتے ہو استقامت اور ہدایت کو اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ مگر یہ کہ چاہے اللہ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ رب سب اہل عالم کا اور تمہارے چاہنے کو کچھ اثر نہین ہی شیخ ابو بکر واسطی قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ خدا نے تجکو سب وصفون مین عاجز کیا ہی تو نہین چاہتا مگر اوسکی مشیت سے اور تو نہین کرتا مگر اوسکی قوت سے اور تو حکم نہین مانتا مگر اوسکے فضل سے اور تو گناہگار نہین ہوتا مگر اوسکے چھوڑ دینے سے کہ وہ تجکو چھوڑ دیتا ہی پھر تو کیا کام رکھتا ہی اور کس کام پر نازکرتا ہی حال آنکہ تجکو کچھ قوت اور قدرت نہین ہی شعر ز سر تا پا ہمہ پیچیم در پیچ + چہ باشد سر بسر پیچیم و پیچ +

ع ربع

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعٌ وَّعَشْرَةُ اٰيَةً
سورۂ انفطار مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونیس آیتین ہین



اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائے وَاِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ اور جسوقت تارے گر جائین تتہیان مین ہی کہ تارے قندیلون کی طرح طاق فلک کے سامنے سے نور کی زنجیرون مین لٹکتے ہین اوسوقت یہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب اہل آسمان مرجائینگے تو زنجیرین اونکے ہاتھون سے گر پڑینگی اور تارے زمین پر آپڑینگے وَاِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۝ اور جب دریا جاری کیے جائین یعنی بعض کو بعض مین کھولدین اور سب ایک دریا ہوجائے وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۝ اور جب قبرین تلے اوپر کردی جائین یعنی خاک کو شورش مین لائین تاکہ اوسمین جو دفن ہین فرشتے وغیرہ وہ ظاہر ہوجائین اور مُردے جی اوٹھین تو عَلِمَتْ نَفْسٌ جان لیگا ہر نفس مَّا قَدَّمَتْ وہ چیز جو آگے بھیجی نیک کام یا گناہ وَاَخَّرَتْ ۝ اور جو پیچھے چھوڑا عمل یا توبہ ترک کرنا اور بعضون نے کہا ہی کہ جانیگا ہر شخص کہ اوسنے اول عمرمین کیا کیا اور آخر عمر مین کیا کیا اوسوقت جب کافرون سے خطاب ہوگا کہ يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ اے آدمی کس چیز نے تجکو فریب دیا کہ تو کافر ہوگیا بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ ۝ اپنے رب کے ساتھ جو کرم کرنے والا ہی کہا ہی کہ اوسکا فریب دینے والا اوسکا نفس ہی جو اوسکے ساتھ مسلط تھا یعنی شیطان یا اوسکا جہل یا اپنی خواہش کی پیروی کرنا یا دنیا کی محبت بعضون نے کہا ہی کہ اس آیت کا نزول ابو الاسدین کی شان مین ہی کہ اوسنے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رنج دیا اور کوئی سختی اوسپر نہ ہوئی تبھی اس مقام پر اوسے فرماتا ہی کہ تجھے کس چیز نے غرہ کردیا کہ خدا کے عذاب سے بیخوف ہوگیا اور خدا کے مہلت دینے سے مغرور ہوگیا تھا علما کا ایک گروہ اس بات پر ہی کہ یہ خطاب عام ہی سب آدمیون سے اسکے معنی یہ ہین کہ اے انسان کس چیز نے تجکو مغرور کردیا کہ تو

گنا ہگار ہوگیا خدا کے حکم مین اور اوسکی نافرمانی مین دلیر ہوگیا شیخ منصور عمار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر خدا مجھسے سوال کرے تو مین کہون غرّنی کرمک یعنی مجھے تیرے کرم نے مغرور کردیا معالم التنزیل مین ہی کہ اہل اشارت کہتے ہین کہ اس محل پر اسم کریم کا لانا بندہ کو تعلیم کرنے کی جہت سے ہی تاکہ بندہ کہے کہ مین فریب مین آیا تیری کریمی کے سبب سے نظم چون تو وادی مژدہ لا تقنطوا ✤ من چرا ترسم ز عصیان وعتو ✤ چون تو ہر شکستہ را سازی درست ✤ پس خطا یا بر امید عفو تست الَّذِیْ خَلَقَكَ ایسا خدا جسنے تجکو پیدا کیا اور تو کچھ نہ تھا فَسَوّٰىكَ پھر درست کیے تیرے اعضا اور اجزا فَعَدَلَكَ ۝ پھر پھیرا تجکو اور چیوانون کی خلقت سے اور صاحب تمیز کردیا ایسی خلقت کے ساتھ جو اونکی خلقت سے جدا ہی فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ جس صورت مین چاہا ترکیب دی تجکو اور ایک عضو مین دوسرا عضو اور ایک جزو سے دوسرا جزو ملا دیا كَلَّا نہین ہی ایسا جیسا تم گمان کرتے ہو کہ قیامت نہوگی بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بالکہ تم تکذیب کرتے ہو بِالدِّیْنِ ۝ روز جزا کی عناد کی راہ سے وَاِنَّ عَلَیْكُمْ اور یقینی تمپر یعنی تمہارے افعال اور اقوال پر لَحٰفِظِیْنَ ۝ البتہ نگاہبان ہین فرشتے كِرَامًا كَاتِبِیْنَ ۝ بزرگ خدا کے نزدیک لکھنے والے روز تمہارے اعمالنامے یَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو نیک اور بد اور اپنے علم کی رو سے لکھتے ہین اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ بیشک نیک کام والے اور فرمانبردار لوگ البتہ بہشت مین ہین وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ اور تحقیق کہ جھوٹے اور حشر کے منکر البتہ دوزخ مین ہین یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ داخل ہونگے اوسمین روز حساب یعنی قیامت کے دن وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۝ اور نہین ہین فجار دوزخ سے غائب یعنی ہمیشہ دوزخ مین رہینگے کبھی نہ نکلینگے وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ اور کس چیز نے علم دیا تجکو یعنی تو کیا جانے کہ دیا ہی جزا اور حساب کا دن ثُمَّ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ پھر تو کیا جانے کہ کیا ہی روز شمار یہ مبالغہ اوس روز کی شان کی تعظیم کی جہت سے ہی یعنی اوسکی کیفیت کوئی نہین دریافت کرسکتا یَوْمَ لَا تَمْلِكُ وہ دن کہ مالک نہ ہوگا نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْـًٔا کوئی نفس کسی نفس کے واسطے کچھ منفعت یا مضرت کا یعنی کوئی یہ طاقت نہ رکھیگا کہ اپنی قوت یا قدرت سے کچھ نفع یا ضرر کسی کو پہونچا سکے وَالْاَمْرُ یَوْمَىٕذٍ لِّلّٰهِ ۝ ع اور حکم اوس روز خدا کے واسطے ہی جسے اور جسکے حق مین چاہیگا مرتبہ شفاعت عطا کریگا جسے چاہیگا جنت مین داخل فرمائیگا جسے چاہیگا دوزخ مین بھیجوائیگا ✤

ع ربع ۱۹



سورۃ المطففین مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَهِیَ ستّ وثلثون اٰیۃ
سورۂ تطفیف کہ مکہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھتیس آیتین ہین

لکھا ہی کہ اہل مدینہ تول ناپ مین بڑی خیانت رکھتے تھے جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ معظمہ سے ہجرت کرکے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوے تو اثنائے راہ مین یہ سورت نازل ہوئی کہ وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ ۝ وای واسطے کم کرنے والون کے تول ناپ مین کہتے ہین کہ مدینہ مین ایک مرد تھا کہ اوسے ابو جہینہ کہتے تھے وہ دو صاع

رکھتا تھا ایک بہت بڑا کاوس سے وہ مول لیتا تھا ایک بہت چھوٹا کہ اوس سے بیچتا تھا حق تعالی نے اوسکی شان مین آیت بھیجی
الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا وہ لوگ جو لیتے ہین پیمانہ سے عَلَى النَّاسِ لوگون سے اپنے واسطے يَسْتَوْفُوْنَ
پورا لیتے ہین وَاِذَا كَالُوْهُمْ اور جب ناپتے ہین اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ یا تولتے ہین لوگون کے واسطے
تو اونکے حق گھٹاتے ہین اور اونکو نقصان پہونچاتے ہین فصول سبعین مین ہی کہ جو کوئی تول ناپ مین کمی کرتا ہی کل قیامت کے دن اوسے
دوزخ کے گڑھے مین ڈال کر آگ کے دو پہاڑون کے بیچ مین بٹھائینگے اور حکم دینگے کہ ان دونون کو تول اور ناپ پس وہ اونکو تولے ناپیگا
اور جلیگا بیت تو کم دہی و بیش ثانی بہ کیل و وزن بہ روزی بود کاز کم و بیشت خبر کنند اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ کیا نہین جانتے
اور یقین نہین رکھتے وہ لوگ جو بہت لیتے اور کم دیتے ہین کہ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ یہ کہ وہ لوگ اوٹھائے گئے ہونگے
لِيَوْمٍ عَظِيْمٍ اوسدن کے واسطے جو بڑا ہی يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ جسدن کھڑے ہونگے لوگ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اہل عالم کے رب کے حکم کے واسطے یعنی جب تک حکم نہ پہونچیگا کھڑے ہی رہینگے اور وہ ہیبت کا مقام ہوگا کہ اہل عرصات مین سو برس
کھڑے رہینگے اور کسی کو بات کی مجال نہوگی یہانتک کہ حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین شفاعت کرینگے اور
خلق کو مقام ہیبت سے محاسبہ کے موقف مین لائینگے اور یہ شفاعت کبری ہوگی كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ حقا کہ کافرون کے
نامہ اعمال لَفِيْ سِجِّيْنٍ سجین مین ہونگے اور وہ ایک بڑا پتھر ہی اندر سے خالی دوزخ کے نیچے چھپا ہوا جو کافرون کی جگہ ہی
اور کافرون کے نامہ اعمال وہان ہونگے کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ فاجرون کے اعمالنامے آسمان پر لیجاتے ہین
آسمان اوسکے قبول سے انکار کرتا ہی وہان سے پھیر لاتے ہین زمین پر وہ بھی قبول نہین کرتی تو ساتوین زمین کے نیچے لیجاتے ہین
سجین مین جو ابلیس اور اوسکے لشکر کی جگہ ہی اور وہان رکھتے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ اور تو کیا جانے کہ مَا سِجِّيْنٌ کیا ہی
سجین یعنی ہول اور ہیبت اور کفار فجار کے نامہ اعمال کی جگہ ہی کہ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ایک کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی
ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھیگا جان لیگا کہ اسمین نیکی نہین ہی وَيْلٌ یہ ایک کلمہ ہی سب برائیون کو جامع یعنی عذاب سختی شدت محنت
يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ اوس روز تکذیب کرنے والون کے واسطے ہی الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ جنھون نے تکذیب کی ہی
بِيَوْمِ الدِّيْنِ روز جزا کی اور اوسے باور نہین رکھا ہی وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖٓ اور تکذیب نہین کرتا اوس روز جزا کی
اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ مگر ہر ظالم حد سے گذرا ہوا گنہگار اور بے باک کہ اِذَا تُتْلٰى جب پڑھی جاتی ہین عَلَيْهِ
اٰيٰتُنَا اوسپہ آیتین ہمارے کلام کی تو قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ کہتا ہی جہل اور حق سے انکار کی شدت سے
کہ یہ کہانیان ہین اگلون کی كَلَّا ایسا نہین ہی جو وہ کہتے ہین بَلْ رَانَ بلکہ غرور اور غفلت کا پردہ ڈالدیا ہی عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
اونکے دلون پر یا انکار کا زنگ اوپر لگا دیا ہی مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ اوسے جو تھے وہ کہ کرتے تھے گناہ یعنی برائیون کی شامت سے
اونکے دلون کو زنگ کھا گیا اور وہ بیکار ہوگئے حدیث مین ہی کہ بندہ جب گناہ کرتا ہی تو ایک سیاہ نقطہ اوسکے دل مین پڑتا ہی یہانتک نوبت
پہونچتی ہی کہ اوسکا تمام دل سیاہ ہوجاتا ہی كَلَّآ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ حقا کہ وہ کرامت اور رحمت سے اور بہت صحیح یہ ہی کہ دیدار

الٰہی سے یَوْمَئِذٍ اوس روز لَّمَحْجُوْبُوْنَ ۝ آڑ مین کیے گئے ہونگے یعنی اوس سے منع جدا محروم حجاب کیے گئے ہونگے امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس آیت کے معنی پوچھے فرمایا کہ حق تعالیٰ اپنے دشمنون کو آڑ مین رکھیگا تاکہ اوسکا دیدار نہ دیکھین اور اپنے دوستون پر تجلی فرمائیگا تاکہ وہ دولت دیدار سے مالا مال ہون امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی کہ لَمَحْجُوْبُوْنَ کفار کی شان مین نازل ہوا اس سے یہ دلالت کرتا ہی کہ مومنون کو دولت دیدار حاصل ہوگی اور دوست محجوب نہونگے کہ اوسوقت دوست اور دشمن کے درمیان فرق ظاہر ہوگا

قطعہ گوئی بہشت میہمانی ست ۔ بے دیدن میزبان چہ باشد ۔ چون دشمن و دوست را حجاب ست ۔ پس فرق میان چہ باشد

ثُمَّ اِنَّهُمْ پس تحقیق کہ تکذیب کرنے والے لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ۝ داخل ہونے والے ہین دوزخ مین ثُمَّ يُقَالُ پھر کہا جائیگا یعنی دوزخ کے فرشتے اونسے کہینگے کہ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ یہ عذاب وہ عذاب ہی کہ تھے تم اوسکی تُكَذِّبُوْنَ ۝ تکذیب کرتے كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ حقا تحقیق کہ کتاب نیکون کے اعمال کی لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ۝ علیین مین ہوگی ساتوین آسمان پر عرش کے نیچے اور بعضے کہتے ہین کہ وہ عرش کا داہنا پایہ ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ سدرۃ المنتہی ہی

وَمَآ اَدْرٰىكَ اور کس چیز نے علم دیا تجھکو کہ مَا عِلِّيُّوْنَ ۝ کیا چیز ہی علیین یعنی ایک بلند مقام یا مکان ہی یا نیکون کی كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۝ کتاب ہی لکھی ہوئی اور نشانی کی ہوئی ایسی نشانی کہ جو کوئی دیکھے وہ جان لے کہ یہین بالکل نیکیان ہین يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ حاضر ہوتے ہین اوس کتاب پر ملائکہ مقرب جو علیین مین رہتے ہین یعنی اوسکے استقبال کو جاتے ہین اور اوسکی حفاظت کرتے ہین اور قیامت کے دن اوسپر گواہی دینگے اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ تحقیق کہ نیک پاک لوگ بہشت مین ہین عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ۝ آراستہ تختون پر دیکھتے ہین ایسی چیزین کہ اوس سے خوش ہوتے ہین یا کافرون کو دوزخ مین دیکھتے ہین اور اونکا عذاب مشاہدہ کرتے ہین تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ پہچانیگا تو اے دیکھنے والے اونکے چہرون مین نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ۝ تازگی بہشت کی نعمتون کی اور اوسکی لذتون کی طراوت يُسْقَوْنَ پلائے جاتے ہین یعنی اونکو پلاتے ہین مِنْ رَّحِيْقٍ شراب خالص سفید خوشبو مَّخْتُوْمٍ ۝ مہر کیے ہوے اوسکے برتن خِتٰمُهٗ مُسْكٌ مہر اوسکی لاکھ کی جگہ پر مشک ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسکے پینے کا ختم مشک کی خوشبو پر ہی اور جہاں اس جہت سے کریگے تاکہ کسی کا ہاتھ اوسپر نہ پہونچے اور ابرار لوگ خود اوسکی مہر توڑین وَفِيْ ذٰلِكَ اور اس شراب مین فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۝ چاہیے کہ رغبت کرین رغبت کرنے والے یعنی ایسا عمل کرین کہ اوسکے سبب سے اسکے پینے کے مستحق ہوجائین

وَمِزَاجُهٗ اور میل شراب کا مِنْ تَسْنِيْمٍ ۝ چشمہ تسنیم کے پانی سے ہی تبیان مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ تسنیم اوس پانی کا نام ہی جو عرش کے نیچے سے بہشت مین ٹپکتا ہی اور جنت مین جتنی پینے کی چیزین ہین سب مین اشرف اور بہتر ہی عَيْنًا يَّشْرَبُ یعنی ایسا چشمہ کہ پیتے ہین بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ۝ اوس چشمے سے بارگاہ عنایت الٰہی کے مقربین یعنی یہ مقرب لوگ صرف ہی پینگے اور ملایا ہوا ابرار لوگون کو دیا جائیگا صاحب انوار نے فرمایا ہی کہ مقرب لوگ چونکہ ماسوا کی طرف مشغول نہین ہوتے یعنی غیر کی محبت کو خدا کی محبت سے نہین ملایا ہی اونکے پینے کی چیز

خالص بے میل ہی اور وہ لوگ جنکی محبت ملی ہوئی ہوا ونکے پینے کی شراب مین بھی دوسری چیز ملی ہوگی **بیت** ما شراب عیش میخواہیم بے دُردی وغم + صاف نوشان دیگراند و دُرد نوشان دیگراند + تحر الحقائق مین ہی کہ رحیق اوس شراب کی طرف اشارہ ہی جو خالص ہی کونین کے خمارون کی کدورت سے اور اونکے تصرف سر بمہر اولیا اور اصفیا کے دل ہین کہ اوپر مہر مشک محبت ہی اور تسنیم اعلیٰ مراتب محبت ہی یعنی محبت ذاتیہ اور مقرب وہ لوگ ہین جنکو فنا فی اللہ اور بقا باللہ کا مرتبہ حاصل ہی اور جب تک فرش قرب پر مجلس اُنس اور ریاض قدس مین ساقی رضا کے ہاتھ سے کوئی اس شراب ناب کا ایک جرعہ نہ چکھے ان باتون کے بھید کی بو اوسکے مشام جان مین نہین پہونچتی **بیت** سرمایۂ ذوق دو جہان ہستی عشق ست + آنہا کہ ازین می نہ چشیدند ندانند + لکھا ہی کہ روسائے قریش جب فقیر صحابہ کو دیکھتے جیسے حضرت عمار خباب صہیب بلال اور انکے مثل رضی اللہ عنہم کو تو انسے ہنسی و مسخرا پن کرتے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ **اِنَّ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا** بیشک وہ لوگ جنہون نے شرک کیا **كَانُوْا مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** ہین اون لوگون سے **یَضْحَكُوْنَ** ۲۹ کہ ہنستے ہین **وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ** اور جب گذرتے ہین مومنون کے ساتھ **یَتَغَامَزُوْنَ** ۳۰ تو غمزہ کرتے ہین آنکھون سے یعنی ہنسی کے واسطے اشارے کرتے ہین کشاف مین ہی کہ ایک دن حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایک مسلمان کے ساتھ جاتے تھے منافقون کا ایک گروہ ہنسا اور چشم و ابرو سے اشارے کرکے ہنسی و مسخرا پن کیا اور اپنے یارون کے پاس جاکر بولے کہ ہمارا سر ابھی آج میں آج اہمل تھا یعنی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اس بات پر بہت ہنسے ہنوز حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد نبوی مین نہ پہونچے تھے کہ یہ آیتین نازل ہوئین کہ مجرم اور منافق لوگ مومنون پر ہنستے ہین اور چشم و ابرو سے اشارہ کرتے ہین **وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا** اور جب پھرتے ہین **اِلٰٓى اَهْلِهِمُ** اپنے لوگون کی طرف تو **انْقَلَبُوْا فٰكِهِیْنَ** ۳۱ پھرتے ہین خوش خرم اوس بات پر جو کی ہی **وَاِذَا رَاَوْهُمْ** اور جب دیکھتے ہین کافر اور منافق مومنون کو تو **قَالُوْٓا اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ** کہتے ہین ایک دوسرے سے کہ یہ لوگ جو محمدؐ کی متابعت کرتے ہین **لَضَآلُّوْنَ** ۳۲ البتہ گمراہ ہین **وَمَآ اُرْسِلُوْا** حال آنکہ نہین بھیجے گئے ہین کافر اور منافق **عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ** ۳۳ مومنون پر نگاہبان کہ اونکی ضلالت اور ہدایت پر گواہی دین **فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** پس قیامت کے دن وہ لوگ جو ایمان لائے ہین **مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ** ۳۴ کافرون کے حال سے ہنسینگے **عَلَى الْاَرَآئِكِ** جواہر کے جڑاؤ تختون پر **یَنْظُرُوْنَ** ۳۵ جواہر کے جڑاؤ تختون پر بیٹھے ہوئے دیکھینگے اونکو کہ دوزخ مین کسطرح اونپر عذاب ہوتا ہی اور زنجیرون طوقون مین کیونکر جکڑے ہوے ہین صحابہ کا قول ہی کہ بہشت کا ایک دروازہ کھول کر دوزخیون سے کہینگے کہ جنت مین چلے آؤ وہ جلدی جنت کی طرف دوڑینگے جب اوس دروازے پر پہونچینگے تو جنت کے دربان دروازہ بند کردینگے اور وہ کافر رنجیدہ اور غمگین دوزخ کی طرف پھرینگے مومن لوگ اس حال سے ہنسینگے **هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ** کیا جزا دیے گئے کافر **مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ** ۳۶ اون کامون کی جو تھے دنیا مین کرتے ہنسی اور مسخرا پن یعنی مومنون کے دلون کی تسلی کے واسطے ہنسے اونکے دشمنون کو جزا دی کہ دنیا مین کافر جو مومنون پر ہنستے تھے آج قیامت کے دن مومن کافرون کے حال پر ہنستے ہین

سورۃ انشقت مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی خمس وعشرون اٰیۃ

سورۃ انشقت مکہ معظمہ مین نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی اور وہ پچیس آیتین ہین

اذا السماء انشقت ۝ جسوقت آسمان پھٹ جائیگا فرشتون کے اوترنے کو واذنت لربھا وحقت ۝
اور سنے اور حکم مانے اپنے رب کا اور سزاوار ہوا ہی آسمان خدا کے حکم کی اطاعت کا واذا الارض مدت ۝ اور
جسوقت زمین کھینچی جائے یعنی پہاڑون اور دریاؤن کو بیچ سے اوٹھا لین اور اسے چوڑان مین کھینچین والقت ما فیھا
وتخلت ۝ اور باہر ڈالدے جو کچھ اوسکے اندر ہی خزانے اور مردے اور سب سے خالی ہو جائے واذنت
لربھا وحقت ۝ اور فرمانبردار ہو جائے اپنے رب کے حکم کی اور لائق ہو حکم ربانی سننے کی جب ایسا ہوگا تو انسان
ثواب اور عذاب دیکھیگا یاایھا الانسان انک کادح ای آدمی بیشک تو کام کرنے والا ہی رنج اور کوشش کے ساتھ
الی ربک کدحا اپنے رب کی جزا کی طرف کام کرنا جد اور جہد کے ساتھ فملقیہ ۝ پس تو ملاقات کرنے والا ہی
اپنے عمل کی یعنی اپنے عمل کی جزا کی فاما من اوتی کتبہ بیمینہ ۝ پھر مگر وہ شخص کہ دیا جائے کتبہ بیمینہ ۝ نوشتہ اوسکے
اعمال کا اوسکے داہنے ہاتھ مین فسوف یحاسب توقریب ہی کہ حساب کیا جائے حسابا یسیرا ۝ حساب آسان
بے تنگی اور بے جھگڑے وینقلب الی اھلہ اور پھریگا اپنے لوگون کی طرف یعنی مومنون کے گروہ کی جانب یا اپنے
قبیلے کے مسلمانون کی طرف یا اپنی جورو ون حورعین کی طرف مسرورا ۝ خوش وسبب سے جو بھلائی اور بزرگی اوسنے
پائی ہو واما من اوتی اور مگر وہ شخص کہ دیا جائے کتبہ وراء ظھرہ ۝ یعنی اوسکا نامۂ اعمال اوسکے پیٹھ پیچھے سے
اودھر اوسکا نامۂ اعمال اوسکے ہاتھ مین رکھینگے ادھر یہ شخص فسوف یدعوا ثبورا ۝ جلدی پکاریگا یعنی تمنا کریگا
ہلاکت کی یا ثبورا کہیگا اور یہ کلمہ بھی طلب ہلاکت کا ہی ویصلی سعیرا ۝ اور پہونچ جائیگا جلتی آگ مین انہ کان
فی اھلہ مسرورا ۝ یعنی یہ شخص تھا اپنے لوگون مین دنیا مین خوش اور نازان مال فانی اور جاہ نا پائدار پر انہ ظن
تحقیق کہ اوسنے گمان کیا ہی ان لن یحور ۝ یہ کہ نہ پھیریگا خدا کی طرف یعنی اوسکا بعث اور حشر نہوگا بلکے ۝ ہان اوسکا
بعث وحشر ہوگا ان ربہ کان بیشک اوسکا خدا ہی بہ بصیرا ۝ اوسکے احوال اور اعمال کو دیکھنے والا پس اوسے چھوڑنہ دیگا
بلکہ محشر مین لائیگا اور اوسکے اعمال کی جزا اور سزا اوسے پہونچائیگا فلا اقسم بالشفق ۝ پھر قسم کھاتا ہون مین شفق کی اور
وہ ایک سرخی ہی کہ غروب آفتاب کے بعد مغرب کے کنارے مین دیکھی جاتی ہی اور اوسکا غائب ہو جانا وقت عشا کی علامت ہی امام مالک اور
امام شافعی اور صاحبین رحمہم اللہ تعالی کے مذہب پر اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے قول پر وہ ایک سفیدی ہی کہ اوسکے بعد سرخی
دکھائی دیتی ہی اور ایک گروہ اس بات پر ہی کہ وہ سفیدی اصلا غائب نہین ہوتی بلکہ ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف آتی جاتی ہی
والیل وما وسق ۝ اور قسم رات کی اور اوس چیز کی کہ رات جسے جمع کرتی ہی اور چھپا لیتی ہی یعنی قسم اوسکی جسے

معانقۃ عند النحاۃ ۱۱



رات کی تاریکی چھپا لیتی ہی وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۝ اور قسم چاند کی جسوقت کہ پورا ہوتا ہی اور بدر ہونے کے مرتبے کو پہونچتا ہی
لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۝ کہ البتہ پہونچوگے اور ملوگے تم ایک حال کو بعد ایک حال کے اوسکے مطابق شدت ہین
بہت سخت اس سے موت اور روز قیامت کی شدتین اور اوسکے ہولون کے مقامات مراد ہین کہ ایک کے بعد ایک دیکھے جائینگے
تفسیر اہدی مین ہی کہ بنی آدم کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھرنا مراد ہی یعنی نطفہ سے تھکے کی طرف پھر لوتھڑا اور ہڈی اور
دوسری خلقت اور پیٹ کے اندر کا بچہ اور پیدا ہوا بچہ اور دودھ پیتا بچہ اور پیرون چلتا ہوا بچہ اور جوانی کے قریب پہونچا ہوا لڑکا
اور جوان ادھیڑ اور بوڑھا ہوجاتا ہی آخر احوال تک فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ پھر کیا ہی آدمیون کو کہ باوجود اس حال کے
نہین ایمان لاتے خدا اور رسول اور روز جزا کا وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ اور جب پڑھا جاتا ہی اوپر قرآن تو
لَا يَسْجُدُونَ ۝ نہین سجدہ کرتے اوسکی تلاوت کے واسطے بعضے علمانے یہان پر سجدہ کیا ہی اور اکثر نے سورت کے آخر پر سجدہ ۱۳ الانشقاق ۸۴ مکیۃ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہان پر سجدہ کرتے اور کہتے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے مین نے یہان پر سجدہ کیا ہی قرآنی
سجدون مین یہ تیرھوان سجدہ ہی صاحب فتوحات نے اس سجدہ کو جمع کا سجدہ کہا ہی کہ قرآن سننے کے بعد ہی اور قرآن جامع ہی تنزیہ اور
تقدیس کی صفتون کو اور کافرون کا سجدہ نہ کرنا دلیل کی کمی اور انقطاع حجت کے سبب سے نہین ہی بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا بلکہ وہ
لوگ جو کافر رہے يُكَذِّبُونَ ۝ تکذیب کرتے ہین قرآن کی اور اوسکی آیتون مین غور اور فکر نہین کرتے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
بِمَا يُوعُونَ ۝ اور اللہ خوب جانتا ہی جو کچھ وہ نگاہ رکھتے ہین اپنے دل مین کفر اور مومنون کے ساتھ کینہ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيمٍ ۝ پس خبر کردے انکو عذاب دردناک کی اور بشارت کا لفظ ہنسی کے واسطے ہی اِلَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا مگر وہ لوگ
جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے لَهُمْ اَجْرٌ اونکے واسطے اجر ہی غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ ع ۱
نہ گھٹایا ہوا نہ کاٹا ہوا نہ احسان رکھا ہوا

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ — بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ — وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ بروج مکہ معظمہ مین نازل ہوئی — شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی — اور وہ بائیس ۲۲ آیتین ہین

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم آسمان کی کہ برجون والا ہی اس سے بارہ برج مراد ہین یا قمر کی منزلین یا آسمانون کے دروازے
وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور قسم دن وعدہ کیے ہوے کی یعنی روز قیامت کی وَشَاهِدٍ اور قسم گواہ کی کہ اللہ ہی سب کو دیکھتا
اور جانتا ہی وَمَشْهُوْدٍ ۝ اور قسم اوسکی جسپر گواہی دی گئی ہی کہ وہ بندہ ہی اور بعضون کے نزدیک شاہد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور مشہود آپکی اُمت یا گواہ آپکی اُمت ہی اور مشہود اگلی امتین یا شاہد حفظہ فرشتے ہین اور مشہود بنی آدم یا شاہد اعضا ہین اور مشہود
آدمی اور دوسرے اقوال کے موافق شاہد اور مشہود یا حجر اسود اور حاجی لوگ ہین یا عرفہ اور اوس مقام کے حضار یا قربانی کا دن اور
ذبح کرنے والے یا جمعہ کا دن اور اوس روز کے نمازی یا آدم علیہ السلام اور اونکی ذریت یا عیسیٰ علیہ السلام اور اونکی



امت یا دین رات اور اوسپر عمل کرنے والے اور بہرتقدیر یہ قسمیں کھاکر ارشاد فرمایا کہ قُتِلَ ہلاک کیے گئے اور ملعون ہوئے اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ گڑھوں والے اور وہ بُت پرست تھے ذونواس یمنی کے لوگ ذونواس بادشاہ تھا اوسکے زمانہ مین ایک ساحر تھا کاہن شعبدہ باز بادشاہ کی سلطنت کا مدار اوس ساحر پر تھا جب وہ بوڑھا ہوا تو بادشاہ سے عرض کی کہ اب مین تو بوڑھا ہوا میری قوتی مین بالکل ضعف آگیا لہذا مجھ دیدہ از ہر شعاع تیرہ شود ۔ گوش وقت سماع خیرہ شود ۔ نہ زبان را مجال گویائی نہ تن خستہ را توانائی ہو صلاح اسی مین ہو کہ ایک جوان اہیل عاقل تیز فہم میرے سپرد کیجیے کہ جو کچھ مین جانتا ہون اوسے سکھادون اور میرے بعد وہ میرا خلیفہ ہو کہ سلطنت کے امور اوسکے سبب سے منتظم رہ سکین بادشاہ کو یہ بات پسند آئی اوسکے مقصود کے موافق ایک لڑکا اوسکے سپرد کیا ساحر بڑے اہتمام کے ساتھ اوسکی تعلیم مین مشغول ہوا ایک دن وہ لڑکا ایک راہب کے عبادت خانہ مین گیا اوسکے احوال سے مطلع ہوکر رہبانیت کا طریقہ پسند کیا اور راہب کے دین پر متدین ہوگیا اور خدا پرستی اختیار کی روز بہانہ کرتا کہ مین ساحر پاس تعلیم لینے جاتا ہون اور راہب پاس آکر اوس سے صحبت رکھتا یہانتک کہ مرد عاقل کامل عامل مستجاب الدعوات ہوگیا قضائے کار ایک دن راہب کے پاس سے باہر نکلا اپنے گھر جاتا تھا ایک اژدہے نے سر راہ آکر لوگون پر رستہ بند کردیا تھا خلق ہر طرف سے حیران تھی جب وہ جوان آگے آیا تو اسم اعظم پڑھکر اژدہے کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور بولا کہ اے اژدہے راہ چھوڑ دے اپنے ٹھکانے پھر جا پس اژدہا چلا گیا اس جوان کی خبر شہر مین مشہور ہوئی پھر ایک اور وقت ایک شیر راہ پر آیا جوان نے ایک بات اوسکے کان مین کہدی وہ بھی رستے سے دور چلا گیا اب حاجتمند لوگ اوس جوان کے پاس آنے لگے اور اوسکی دعا سے سب اپنی مرادین پانے لگے یہانتک کہ بادشاہ کا دربان جو اندھا ہوگیا تھا وہ بھی اوس جوان کے پاس آیا اور دعا کی استدعا کی جوان نے کہا کہ اگر تو میری متابعت کر اور میرا بھید چھپا تو تیری آنکھین روشن کردون دربان نے بسر وچشم قبول کرلیا اور عہد کیا جوان نے اوسکو کلمہ شہادت تلقین کیا اور اوسکے حق مین دعا کی اوسکی آنکھین روشن ہوگئین دربان روشن چشم بادشاہ پاس آیا ذونواس بادشاہ نے تعجب کی راہ سے اوس سے پوچھا کہ تیری آنکھ کیونکر اچھی ہوئی وہ بولا کہ خدا نے مجکو صحت بخشی بادشاہ نے کہا کہ تیرا خدا کون ہی دربان نے جواب دیا کہ اَللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ بادشاہ نے جلہ کی راہ سے کہا کہ تو نے یہ تعلیم وتلقین کس سے پائی کہ مین بھی اوسکا گرویدہ ہون دربان کو بادشاہ کے اسلام قبول کرنے پر جو خوشی ہوئی تو خوشی کے مارے جوان کا تمام قصہ کہدیا بادشاہ نے جوان کو بلایا اور اوسکے عقیدے پر مطلع ہوا ہر چند لوگون نے کوشش کی مگر وہ جوان اپنے عقیدے سے نہ پھرا حکم ہوا کہ اسے دریا مین ڈبو دو لوگون کی ایک جماعت اوسے دریا کے کنارے لے گئی اوسنے جو دعا کی تو یہ سب لوگ ڈوب گئے اور وہ صحیح سلامت دریا کے کنارے سے پھرا بادشاہ کو یہ خبر پہونچی ایک گروہ کو خاص کیا کہ اوسے پہاڑ پر لیجائین اور نیچے ڈھکیل دین جب پہاڑ پر پہونچے تو جوان نے دعا کی ایک ہوا اوٹھی اور اوسنے اون لوگون کو پہاڑ پر سے نیچے گرادیا اور وہ جوان صحیح سالم رہا پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے آگ مین ڈالدو غرضکہ بادشاہ کے لوگ چلے اور اوس جوان پر آنچ نہ آئی پھر اوسے سولی پر لٹکایا اور تیر مارے کوئی تیر اوسپر کارگر نہوا تو جوان بولا کہ اے بادشاہ خدا پر ایمان لا کہ یہ سب اوسکی قدرت کے آثار تو دیکھ چکا بیت مبدع ہر چیز کہ بو دیش ہست ۔ مخترع ہر چہ وجو دیش ہست ۔

بادشاہ نے عداوت اور عناد اختیار کرکے کہا کہ مین تجکو قتل ہی کرنا چاہتا ہون جوان بولا کہ اگر تیری یہی مراد ہی تو ایک تیر کمان پر رکھ اور کہہ کہ اس غلام کے خدا کے نام کے ساتھ مین یہ تیر مارتا ہون یہ کہکر مجکو تیر مار بادشاہ نے ایسا ہی کیا تیر اوسکے مقتل پر پہونچا جوان نے شربت شہادت پیا جتنے آدمی وہان حاضر تھے سب کے سب ایکبار بولے کہ ہم اس غلام کے رب پر ایمان لائے پس بادشاہ غصہ مین آیا اور حکم دیا اوسکے حکم سے کئی جگہ زمین مین گڑھے کھودے اور اونمین آگ جلائی اور یہاڑون کے کنارے پر لوگ بیٹھے اور لوگون کو گرفتار کرنا شروع کیا جسے لاتے وہ لوگ اوس سے پوچھتے اگر وہ خدا پر ایمان رکھتا تو اوسے گڑھون مین ڈال کر جلا دیتے تو حق تعالی اون ظالمون کو زمین گڑھون والا اور پہاڑون والا فرماتا ہی اَلنَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ۙ اوس آگ والے جو ایندھن والی تھی یعنی لکڑیان ڈالکر جلائی تھی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ ۙ جب وہ لوگ آگ کے کنارے بیٹھے تھے وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ اور بادشاہ اور اوسکے لوگ جو کرتے تھے بِالْمُؤْمِنِيْنَ مومنون کے ساتھ شُهُوْدٌ ؕ حاضر اور اوسے مشاہدہ کرنے والے تھے وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اور عیب نہ پکڑا اور انکار نہ کیا اصحاب اخدود نے مومنون سے کچھ اِلَّآ اَنْ يُّؤْمِنُوْا اگر یہ کہ ایمان لائین بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ خدا پر جو غالب ہی کہ اوسکے عذاب سے ڈرنا چاہیے الْحَمِيْدِ ۙ تعریف کیا ہوا کہ اوسکی رحمت سے امیدوار ہونا چاہیے الَّذِيْ لَهٗ وہ خدا جسکے واسطے ہی مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ بادشاہی آسمانون اور زمینون کی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ؕ اور خدا سب چیزون پر مومن اور کافر کے افعال اور اقوال پر گواہ ہی اِنَّ الَّذِيْنَ بیشک وہ لوگ جنھون نے فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ فتنہ مین ڈالا ایمان والے مردون اور ایمان والی عورتون کو یعنی اونپر آگ کا عذاب کیا ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا پھر نہ پھرے خدا کی طرف اور کفر سے توبہ نہ کی فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ تو اونکے واسطے ہی عذاب دوزخ کا وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ؕ اور اونکے واسطے ہی عذاب آگ جلتی ہوئی کا لکھا ہی کہ وہی آگ جو اونھون نے موحدون کے واسطے گڑھون مین جلائی تھی وہی بھڑکی اور چالیس گز اونچی ہو گئی اور اوسی نے سبکو گھیر کر جلا دیا اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے اونھون نے اچھے لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اونکے واسطے ہین جنتین کہ جاری ہین اونکے درختون یا مکانون کے نیچے سے نہرین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيْرُ ؕ وہ ہی بڑا چھٹکارا اور بڑی مقصد وری کہ دنیا و ما فیہا اوسکے مقابلے مین کم اور حقیر ہی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ یقینی پکڑ تیرے رب کی لَشَدِيْدٌ ؕ البتہ سخت ہی اسواسطے کہ کفر کے سبب سے اوسنے جسکو عذاب مین پکڑا اوسے ہرگز نجات نہین ہی اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ تحقیق کہ خدا وہ ظاہر کرتا ہی اپنی پکڑ دنیا مین کافرون پر وَيُعِيْدُ ۚ اور پھیریگا اوسی کو اونپر آخرت مین اور یہ عدل کی نشانی ہی وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۙ اور وہ بخشنے والا ہی اوسے جو توبہ کرے اور اوسے دوست رکھتا ہی جو حکم مانے اور یہ فضل کی علامت ہی عدل کے سبب سے چھوڑتا ہی اور نابود کر دیتا ہی اور فضل کے سبب سے نوازتا ہی اور بلند کرتا ہی ذُو الْعَرْشِ صاحب فضل او دلنواز غمخواران و عدل و سینہ سوز جباران الْمَجِيْدُ ۙ خداوند عرش کا یا مالک ملک کا بزرگ اپنی ذات اور صفات مین فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ کرنے والا وہ جو کچھ کہ چاہے

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۝ کیا آئی تیرے پاس بات یعنی اے ہمارے حبیب ہمنے تمہاری تسلی کے واسطے کفر کے لشکرون کی
بات بھیجی جنھون نے انبیا علیہم السلام پر خروج کیا تھا فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ۝ فرعون اور اوسکی قوم اور ثمود اور قبیلۂ ثمود کی تا آخر
باتین نازل کی گئین اور منکرون نے نہ مانین بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ جو نہ ایمان لائے وہ فِيْ تَكْذِيْبٍ ۝ باور
نہ رکھنے مین ہین وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝ اور اللہ اونکے پیچھے سے جانتا ہی اونکو یعنی اوسکی قدرت اونپر شامل ہی
اور اوس سے فوت نہین ہوسکتی اور ایسا نہین ہی جو وہ قرآن کے حق مین گمان کرتے ہین کہ سحر اور شعر اور کہانت ہی بَلْ هُوَ
قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ بلکہ وہ قرآن شریف اور بزرگ ہی لکھا ہوا فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ لوح مین محفوظ ہی تغیر اور تحریف سے
متعلم مین ہی کہ لوح ایک سفید موتی کے دانہ کی ہی اوسکا طول آسمان زمین تک اور اوسکا عرض مشرق سے مغرب تک اور اوسکے کنارے
یاقوت کے ہین اور وہ ایک فرشتے کی گود مین ہی عرش کے داہنے پر اور وہ فرشتہ اوسکا واقف نہین سُبْحَانَ ذِي الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ +

ع ۱ ۱۲

سُوْرَةُ الطَّارِقِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ سَبْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ طارق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ سترہ آیتین ہین



لکھا ہی کہ ایک شب حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اپنے چچا ابو طالب کے پاس بیٹھے تھے ناگاہ ایک تارا ٹوٹا اور اوسکا ایک
بڑا شعلہ اوس سے ظاہر ہوا ابو طالب ڈرے اور پوچھا کہ یہ کیا چیز ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ستارا ہی کہ
شیطانون کو آسمان سے ہنکاتا ہی اور یہ قدرت الٰہی کی نشانی ہی پس اوسی وقت حضرت جبرئیل اس سورت سمیت نازل ہوے کہ
وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۝ اور قسم آسمان کی اور تارون کی جو رات کو ظاہر ہونے والے ہین وَمَآ اَدْرٰىكَ
مَا الطَّارِقُ ۝ اور کس چیز نے تجکو جاننے والا کیا تا کہ تو جانے کہ کیا ہی طارق النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝ ستارہ ہی
چمکنے والا روشن آگ کے شعلے کی طرح یہ قسم کھاکر فرمایا کہ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ نہین ہی کوئی جی لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝ مگر
اوسپر ایک نگہبان ہی کہ اوسکے قول اور عمل نگاہ رکھتا ہی اور شمار کرتا ہی فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ پس چاہیے کہ نظر کرے یعنی
جو کوئی بعث ونشر کا منکر ہوا اوسے چاہیے کہ اصل ایجاد کو دیکھے کہ مِمَّ خُلِقَ ۝ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہی خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ
دَافِقٍ ۝ پیدا کیا گیا ہی ایسے پانی سے جو گرایا گیا ہی رحم مین يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ نکلتا ہی مردون کی پیٹھ کے
درمیان سے وَالتَّرَآئِبِ ۝ اور عورتون کے سینون کی ہڈی سے اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ تحقیق کہ اللہ پھیرنے پر اوس
پانی کے اوس صلب مین جس سے وہ نکلا ہی لَقَادِرٌ ۝ البتہ قادر ہی یعنی موت کے بعد اونکے بعث اور اعادہ پر قادر ہی يَوْمَ
تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۝ جسدن کہ ظاہر ہو جائینگی چھپی باتین یعنی جو باتین دلون مین چھپی ہین وہ ظاہر کر دینگے تا کہ پاکیزہ خبیث سے
متمیز ہو جائے یا اوسکے فرض کام پیش کرینگے جیسے روزہ نماز غسل جنابت وضو کہ کوئی اوسپر اطلاع نہین رکھتا اور آدمی اوسکے
کرنے پر قادر تھا اور نہ کیا یا اوسکے پوشیدہ کامون پر سے پردہ اوٹھا دینگے اور اس سبب سے بڑی رسوائیان ہونگی بیت مگر پردہ

فسوسے کاربردارند ٭ آن کیست که رسوائے دو عالم نشود ٭ اور جسوقت چھپی باتین کھل جائینگی فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ۝ تو نہین ہی انسان کو کچھ زور اپنی ذات پر کہ اپنے سے عذاب کو روک رکھے اور نہ کوئی یار کہ اوسکی مددگاری سے بلا رفع دفع ہو وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجْعِ ۝ اور قسم آسمان مینھ والے کی یا رجعت والے کی یعنی ہر ذرہ اور بلندی سے رجوع کرتا ہی اوس مقام کی طرف جہان سے حرکت کی تھی وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اور زمین دراڑ والی کی کہ اوس سے اپنے والی چیز اور پانی نکلتا ہی اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ بیشک قرآن البتہ کلام ہی صحیح اور درست جدا کرنے والا حق اور باطل کے درمیان وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اور نہین ہی وہ باطل اور بیہودہ اور مسخرا پن اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ۝ تحقیق کہ قریش کے معاند مکر کرتے ہین دارالندوہ مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے یہ مکر کرنے کی خبر ہی یعنی حق تعالیٰ خبر دیتا ہی کہ کفار یہ مکر کرینگے وَّاَكِيْدُ كَيْدًا ۝ اور مین جزا دونگا اونکو مکر کی آہستہ آہستہ اوسکے مناسب جزا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ پس مہلت دے کافرون کو یعنی ہلاکت طلب کرنے مین جلدی نہ کر اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝ چھوڑ دے اونکو تھوڑے زمانہ تک یعنی وہ سب جلدی ہلاک ہو جائینگے حکم امہال آیت قتال سے منسوخ ہی

ع ۱۷

سُوْرَةُ الْاَعْلٰى مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ اعلیٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اُنیس ۱۹ آیتین ہین

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ۝ بیان کر اپنے رب کے نام کی کہ ہر برتر ہی اوسمین شریک ٹھہرانے سے اور غیر خدا پر بولے جانے سے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسم صلہ ہی اور معنی یہ ہین کہ پاکی کے ساتھ تعریف کر اپنے رب کی اور جو صفت کہ نہ چاہیے اوس سے اوسکی پاکی بیان کر یا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى کہ حدیث مین ہی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اپنے سجدون مین کہو الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ۝ وہ خدا جسنے پیدا کیا پھر درست کردی ہر ایک کی خلقت اوس سبب سے کہ عطا فرمائی اوسے وہ چیز جو اوسے درکار تھی آدمی کو پیدا کیا اور اوسکے اعضا اور اجزا حکمت کے ساتھ درست کردیے وَالَّذِيْ قَدَّرَ فَهَدٰى ۝ اور وہ خدا جسنے اندازہ کردین روزیان پھر راہ بتائی اونھین حاصل کرنے کی یا اندازہ کردین منفعتین اور رہدایت کردیا اونکو حاصل کرنیا یا اندازہ کردیا رحم مین لڑکے کا ٹھہرنا اور راہ بتائی باہر آنے کی وَالَّذِيْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۝ اور وہ خدا جسنے نکالی زمین سے گھاس چرائی کو یعنی چارا اوگایا کہ چارپائے چرین فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ۝ پھر کردیا اوس اوگے ہوے چارے کو اوسکے سبز ہونے کے بعد خشک پژمردہ میلا سیاہ محقق لوگ اس آیت کے مضمون سے سمجھے ہین کہ فائدہ لینے والون کی چراگاہ دنیا ہی اگرچہ پہلے تو تازی اور ہری اور اچھی معلوم ہوتی ہی مگر تھوڑی مدت مین حادثون کی باد خزان چلنے سے اندھیری اور بے طراوت ہو جائیگی قطعہ اگرچہ خرم و تازہ است گلشن دنیا ٭ ولے بہ نسبت باد خزان نے ارزد ٭ بہ گردہ خورد و قرص قرز جلے مرد ٭ کہ خوان چرخ بیک پارہ نان نے ارزد ٭ لکھا ہی کہ جب جبرئیل علیہ السلام کوئی آیت یا سورت لیکر نازل ہوتے اور پڑھتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اوسکو پڑھنا شروع کردیتے اور ہنوز حضرت

جبریل نے ختم نہ کیا ہو تاکہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے اول سے تلاوت فرماتے باین خیال کہ مبادا بھول جائین تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی کہ سَنُقْرِئُكَ قریب ہی کہ پڑھین ہم قرآن تجھپر یعنی جبریل امین اُسکو ہمارے حکم سے تجھپر پڑھے فَلَا تَنْسٰٓى پھر تو نہ بھولے اوسکو اوس یاد داشت کی قوت سے جو ہمنے تجکو عطا فرمائی ہی یا یہ کہ اے ہمارے حبیب تو اتنی ہی تو ان سب سورتون اور متشابہ آیتون کا یاد رکھنا اسواسطے ہی کہ تیری رسالت پر یہ دوسری نشانی ہو اس آیت مین حضرت کو اس بات کی بشارت ہی کہ جو کچھ ہم تجھپر پڑھتے ہین اوسے تو نہ بھولیگا اسواسطے کہ جبریل امین ہمارے حکم سے تیرے درس مین رہینگے چنانچہ انشاء اللہ مین آیا ہی کہ ماہ مبارک رمضان مین ہر سال حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوتے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن شریف تلاوت کرتے اخیر سال جب حضرت نے دنیا سے رحلت فرمائی تو حضرت جبریل دو بار آئے اور آپکے ساتھ قرآن شریف کا دور کیا حضرت نے صحابہ سے فرمایا کہ اب میری اجل قریب ہو اسواسطے کہ اس ماہ رمضان مین جبریل امین دو بار آئے اور مین نے اور انھون نے دو بار قرآن ختم کیا ہر سال ایک ہی بار آتے تھے چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا حضرت نے فرمایا تھا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ مگر وہ جو خدا چاہے کہ تو اوسے بھول جا اسطرح پر کہ اوسکی تلاوت منسوخ ہو جائے اور حق تعالیٰ آخر تک اوسے قاریون اور حافظون کے سینون سے اوسے محو کر دے اِنَّهٗ يَعْلَمُ الْجَهْرَ تحقیق کہ اللہ جانتا ہی ظاہر احوال خلق کا وَمَا يَخْفٰى اور جو کچھ پوشیدہ ہین اونکے اطوار وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرٰى اور آسان کرینگے اور توفیق دینگے ہم تجکو وحی یاد رکھنے مین آسان طریقہ کی یا راہ بتاینگے ہم تجکو آسان شریعت کی فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى پس نصیحت کر قرآن کے سبب سے تحقیق کہ فائدہ دیتا ہی مومنون کو نصیحت کرنا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ فائدہ دیا نہ دے یعنی نصیحت کرنا چھوڑ نہین کوئی نفع دے یا نہ دے بیت من آنچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم ۔ تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى قریب ہی کہ نصیحت پکڑے وہ شخص جو خدا سے ڈرے وَيَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى اور پہلو تہی کریگا نصیحت ماننے سے بڑا بدبخت یعنی کافر جو فاسق سے بھی زیادہ شقی ہی الَّذِيْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى وہ جو داخل ہوگا آگ مین جو بہت بڑی ہی یعنی اوس درکہ جہنم کی آگ مین جسکی آگ بہت تیز اور بڑی جلانے والی ہی حدیث مین ہی کہ یہ تمھاری آگ یعنی دنیا مین جو آگ ہی یہ ایک جزو ہی جہنم کی آگ کے ستر جزوون مین سے اور بعضون نے کہا ہی کہ نار کبریٰ جہنم کے نیچے والے طبقہ مین ہی جو جگہ ہی آل فرعون کی اور منافقون کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جو مائدہ اوترا تھا اوسکے منکرون کی اور نار صغریٰ اوپر والے طبقہ مین ہی جو امت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہگارون کی جگہ ہی ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى تو وہ بڑا بدبخت نہ مریگا اوس بڑی آگ مین کہ آسائش پا جائے اور نہ زندہ رہیگا ایسی زندگی جس سے راحت پائے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى تحقیق کہ اوسنے چھٹکارا پایا جو پاک ہو گیا کفر اور معصیت سے وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى اور یاد کیا نام اپنے رب کا اپنے دل اور زبان سے پھر نماز پڑھی کہ جو اسلام کی علامت ہی یا کامیاب ہوا وہ شخص جسنے طہارت کی اور احرام کی تکبیر کہی اور پانچون وقت کی نماز ادا کی یا صدقۂ فطر دیا اور تکبیر عید کہی اور نماز عید پڑھی بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بلکہ تم اختیار کرتے ہو زندگی دنیا کی یہ یقینون کی طرف خطاب ہی جو دنیا مین مشغول ہو کر آخرت کا

کام نہین بناتے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور آخرت بہتر ہی دنیا سے اور بہت رہنے والی ہی اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ
الْاُوْلٰى ۝ تحقیق کہ یہ بات اگلون کے صحیفون مین ہی یعنی پہلی کتابون مین جو قرآن سے قبل نازل ہوئین صُحُفِ
اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ صحیفون مین ابراہیم علیہ السلام کے کہ بیس ہین اور موسیٰ علیہ السلام کے صحیفون یعنی تختیون مین

ع ۱ ۱۹

سورۃ الغاشیہ مکیۃ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ | وَهِيَ سِتٌّ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

سورۂ غاشیہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی | اور وہ چھبیس ۲۶ آیتین ہین

اٰیاتہا ۲۶ رکوعہا ۱ کلماتہا ۹۲ حروفہا ۳۸۴

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ کیا آئی تیرے پاس خبر ڈھانپ لینے والے کی قیامت ہی اور وہ ہولون مین بد
خلائق کو ڈھانپ لیگی یعنی اوسکی ہیبت سب کو گھیر لیگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۝ چہرے اوس روز ڈرتے ہونگے
اور خوار یعنی جنکے چہرے ہین وہ ذلیل ہونگے اور بیمقدار عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۝ عمل کرنے والے رنج کھینچنے والے
اوس عمل مین یعنی دوزخی وہ کام کرینگے جس سے اونکو رنج اور محنت پہونچیگی جیسے آگ کی زنجیرین کھینچنا عذاب دوزخ مین اوپر آنا
نیچے جانا یعنی غوطے کھانا تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۝ داخل ہونگے آگ مین جو گرمی کے نہایت درجہ پر پہونچی ہی اور برکنے
تُصْلٰی کی (تے) کو پیش یعنی مجہول کا صیغہ پڑھا ہی یعنی داخل کیے جائینگے نہایت تیز آگ مین تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ۝
پلائے جائینگے یعنی جب پیاس غالب ہوگی تو اونکو اوس چشمے سے پلائینگے جسکا پانی نہایت گرم ہی بعضون نے کہا ہی کہ جہنم سے
آگ پیدا کی ہی اس پانی کو جوش کر رہے ہین لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ نہین ہی اونکے واسطے کھانا اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۝ ضریع سے اور وہ
ایک گھاس خاردار ہی جبتک تر رہتی ہی عرب اوسکو شبرق کہتے ہین اور چارپائے اوسے چرتے ہین اور جب خشک ہوجاتی ہی تو
اوسکو ضریع کہتے ہین اور چرنے والا جانور بھی اوسکے پاس نہین پھٹکتا آخرت مین اوسکی صورت پر آگ کا درخت ہوگا ابوجہل نے
جب یہ آیت سنی تو بولا کہ کیا ہوا ضریع ہمکو فربہ کردیگی جسطرح ہمارے اونٹون کو فربہ کردیتی ہی تو یہ آیت نازل ہوئی لَا يُسْمِنُ
وَلَا يُغْنِيْ مِنْ جُوْعٍ ۝ فربہ نہین کرتی دوزخ کی ضریع کسی کو اور دفع نہین کرتی بھوک کو یعنی کھانے سے بھی کوئی امر مقصود
ہوتا ہی مگر ان دونون مین سے کوئی بات نہ حاصل ہوگی وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ چہرے اوس روز تازہ ہونگے اور
نعمت کا اثر اونسے ظاہر ہوگا یعنی اون چہرون والے ناز و نعمت مین تر و تازہ ہونگے لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ اپنے کام کو
پسند کرنے والے یعنی جو کام اونھون نے کیا ہوا اوسے پسند کرینگے اور چونکہ اوسکا ثواب دیکھینگے تو اوس سے راضی ہونگے فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝
بہت بلند قدر مین ہونگے لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ اون چہرون والے یا تو نہ سنینگے اون جنت والے یا تو نہ سنیگا اے مخاطب فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ اوس بہشت عالی مین
سے وہ بات جنتیون کا کلام سب لغو اور حکمت ہوگا فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ اوس بہشت مین چشمہ جاری ہوگا کہ اوسکا پانی منقطع نہوگا
فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ اوس جنت مین تخت بلند اوٹھائے ہوے ہونگے اونکی اہل سونے کی زمرد یا قوت موتی سے
جڑاؤ معالم مین کہا ہی کہ وہ تخت ہوا مین بلند ہونگے جب صاحب تخت چاہیگا کہ اوسپر بیٹھے تو وہ تخت زمین پر اوتر آئینگے اور جب

وقفہ لازم

اوسپر بیٹھیگا تو وہ تخت پھر بلند ہوکر اپنی جگہ چلے جائینگے وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ اور اوس جنت مین آبخورے ہونگے
جنتیون کے سامنے رکھے ہوے وَنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ اور تکیے برابر رکھے ہوے وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ اور فرش
بچھے ہوے امام زاہدی رحمہ اللہ تعالی نے لکھا ہی کہ جب کافرون نے سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ کا لفظ سنا تو آپس مین کہا کہ یہ نہونا چاہیے اور
اگر ہوتا ہی تو بلالؓ اور خبابؓ اور اونکے مثل اور لوگون کو کام پڑا کہ اوس اونچے تخت پر چڑھنے کو بڑی دیر چاہیے اوپر سے اوترنے کو
بڑی فرصت چاہیے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ کیا نہین دیکھتے وہ
اونٹ کی طرف کہ ہماری قدرت سے کیسا پیدا کیا گیا ہی یعنی باوصف اتنے اونچے اور اتنے بڑے ہونے کے ایک تاگے سے لڑکے کا
مسخر اور تابع ہوجاتا ہی کہ لڑکا اوسپر چڑھتا اور اوترتا ہی پھر جنت مین تخت اگر جنتی کا مسخر اور مطیع ہو تو اوس سے یہ کافر کیون
تعجب کرتے ہین اور کہا ہی اونٹ کی خلقت خالق جل قدرتہ کے کمال قدرت اور حسن تدبیر اور علم اور حکمت پر دلالت کرتی ہی
اسواسطے کہ بڑا ہی بھاری بوجھ اوٹھاتا ہی مطیع ہی سب کا حکم بجالاتا ہی قانع ہی سب گھاس پات چرتا ہی متحمل ہی پیاس کی
حالت مین بے صبری نہین کرتا ہی اسی جہت سے بے پانی کا میدان طے کرجاتا ہی اور جو کچھ حیوان سے چاہیے نسل و بوجھ اوٹھانا دودھ
گوشت سواری یہ سب اوس سے حاصل ہی حضرت مولانا روم قدس سرہ نے فرمایا ہی رباعی برخوان اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ تا قدرت مابینی یک رہ
بشتر بنگر تا صنع خدا بینی ✦ در خار خوری قانع در بارکشی راضی ✦ این وصف اگر جوئی در اہل صفا بینی ✦ بیان مین ہی کہ مخاطب عرب ہین
انمین سے اکثر بدو و جنگلی ہوتے ہین اور اونکا مال اونٹ ہی اور جدھر دیکھتے ہین سوا آسمان زمین پہاڑ کے کچھ نہین دیکھتے تو اونٹ کے
ذکر کے بعد فرماتا ہی کہ وَاِلَى السَّمَآءِ كَيْفَ رُفِعَتْ اور کیا نہین دیکھتے آسمان کی طرف کہ ہماری حکمت سے کیونکر
اوٹھایا گیا ہی بے ستون وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ اور کیا نہین دیکھتے پہاڑون کی طرف کہ ہماری قدرت سے
کیونکر رکھے گئے زمین پر اور مستحکم ہوگئے وَاِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ اور کیا نہین دیکھتے زمین کی طرف کہ کیونکر
چوڑی بچھی ہوئی ہی کہ خلق کے آرام کی جگہ ہو فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ پس نصیحت کراونکو دلائل قدرت مین نظر
کرنے کے بعد سوا اسکے نہین کہ تو نصیحت کرنے والا ہی ہر ایک کو لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ نہین ہی تو اونپر مسلط کہ
ایمان پر اونکو اکراہ کرے آیت قتال نے اس آیت کو منسوخ کردیا ہی اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ مگر جو کوئی موڈھ پھیرے
نصیحت سنکر اور ایمان نہ لائے اور حق کو چھپائے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ تو عذاب کریگا اللہ اوسکو
بہت بڑا عذاب یعنی عذاب آخرت اسواسطے کہ دنیا مین قحط اور قید اور قتل کے عذاب مین تو مبتلا تھے اِنَّ اِلَيْنَآ
اِيَابَهُمْ تحقیق کہ ہماری طرف ہی بازگشت اونکی ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ پھر بیشک ہمپر اونکا حساب ہے محشر مین

نصف ع



سورۃ الفجر مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلثون ایۃ
سورۂ فجر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تیس آیتین ہین

وَالْفَجْرِ ۙ قسم فجر کی جو دوستون کی مناجات کا وقت اور ساعت ہی یا نماز فجر کی قسم جسکے سبب سے بیدلون کی جان کو آرام اور راحت ہی آور ایک قول کے موافق فجر سے محرم کا پہلا روز مراد ہی کہ سال اوس سے شروع ہوتا ہی یا ذی الحج کا پہلا روز مراد ہی کہ لیالی عشر اوس سے ملی ہوئی ہین یا جمعہ کی فجر ہی یا روز عرفہ کی صبح کہ اوسمین حاجیون کی دعا قبول ہوتی ہی یا عید اضحی کی فجر کہ قربانی کا روز ہی یا صبح قیامت کا اول آور تبیان مین کہا ہی کہ حضرت رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی مبارک اونگلیون سے پانی جاری ہونے کی طرف یہ اشارہ ہی آور بعضون نے کہا ہی کہ چشمون وغیرہ سے پانی جاری ہونے کی جانب ایما ہی یا پتھر سے اونٹنی جو حضرت صالح علیہ السلام کی دعا کی بدولت پیدا ہوئی تھی یا حضرت موسی علیہ السلام کی دعا سے پتھر پھٹ کر جو نہرین جاری ہوئی تھین یا بدلی سے جو پانی برستا ہی یا گناہگارون کی آنکھ سے جو ندامت کے آنسو ٹپکتے ہین اوسکی طرف اشارہ ہی وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۙ اور قسم دس راتون کی یعنی ذی الحج کے پہلے عشرہ کی کہ عرفہ اوسی مین ہی یا محرم کے پہلے عشرہ کی کہ اوسمین سے عاشورا ہی یا رمضان کے اخیر عشرہ کی کہ اوسمین شب قدر ہی یا شعبان کے بیچ والے عشرہ کی کہ اوسمین شب برات ہی وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۙ اور قسم جفت اور طاق کی جفت سے وہ تضاد اور مخالفت مراد ہی جو مخلوقون کے اوصاف مین ہوتی ہی جیسے عزت اور ذلت قدرت اور عاجزی علم اور جہل قوت اور ضعف موت اور زندگی آور وتر سے صفات الٰہی کا انفراد مقصود ہی عزت بے ذلت آور قدرت بے عجز آور علم بے جہل آور قوت بے ضعف حیات بے موت یا شفع خلق ہی کہ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَيْنِ اور فرد سے خالق مراد ہی کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور بعض کے قول پر جفت اور طاق عناصر اور افلاک ہین یا برج اور سیر کرنے والے ستارے یا نماز فجر اور نماز مغرب یا جنت کے درجے اور دوزخ کے درکے یا یقر عید اور عرفہ کا دن یا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی دو مسجدین اور ایک مسجد اقصی یا صفا اور مروہ دو پہاڑ اور بیت الحرام وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۙ اور قسم رات کی جسوقت کہ گذرے یعنی شب قدر کی عین المعانی مین ہی کہ شب مزدلفہ اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ رات کو عام لین هَلْ فِيْ ذٰلِكَ کیا ہی اس قسم مین جو مین نے یاد کی قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۙ قسم پسندیدہ عقل والون کے واسطے تاکہ عبرت لین اور جانین کہ قسم ہی تحقیق اور تاکید کی ہوئی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ ہم تکذیب کرنے والون کو عذاب کرینگے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ کیا نہین دیکھا اور نہین جانا تونے کہ کیا کیا تیرے رب نے بِعَادٍ ۙ قوم عاد کے ساتھ اِرَمَ یعنی عاد اولی کے ساتھ کہ اسے عاد بن ارم کہتے تھے اور ارم اونکے جد کا نام ہی اسواسطے کہ عاد عوص کا بیٹا تھا اور وہ ارم کا اور وہ سام بن نوح علیہ السلام کا آور بعضون نے کہا ہی کہ ارم اونکے شہر کا نام ہی اور اس تقدیر پر یہ اہل ارم مراد ہونگے پھر عادیون کی کیفیت بیان فرماتا ہی کہ ذَاتِ الْعِمَادِ ۙ بڑے بڑے قدون والے یا ستونون والے الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ ایسا قبیلہ کہ نہین پیدا کیا گیا مِثْلُهَا اوسکے مثل قد کی درازی اور جسم کی بڑائی مین فِي الْبِلَادِ ۙ شہرون مین اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ ارم عادیون کے شہر کا نام ہی اور ذات العماد اوسکی صفت ہی یعنی شہر ارم بڑے مکان والا شہر ہی جسکے مثل تمام شہرون مین نہین اور اوس مکان کا قصہ مجملا یہ ہی کہ عبداللہ بن قلابہ کھوئے ہوے اونٹ کو صحراے عدن مین ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ ایک بیابان مین ایک شہر کے اندر پہونچے شہر بنا بہت مستحکم اونچے محل بکثرت عبداللہ

یہ امید کرکے شہر پناہ کے دروازے پر آئے کہ کسی کو دیکھیے تو اوس سے اپنے اونٹ کو پوچھیے دروازے پر پہونچے تو دیکھا پھاٹک کی جوڑی مین قیمتی جواہر جڑے ہین اور کسی کو وہان نہ پایا متحیر ہوے جب شہر کے اندر پہونچے تو اونکو اور زیادہ حیرت ہوئی اسواسطے کہ اونچے اونچے مکانات دیکھے کہ اونمین یاقوت اور زمرد کے ستون ہین دیوارون مین ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی تمام دیوارین سونے چاندی کی تھین صحنون مین اسی انداز پر فرش سنگریزون کی جگہ پر آبدار موتی پڑے ہوے ہر محل کے گردنہون جاری موتی ہونگے بہتے درخت بہت اونکے تنے سونے کے پتے زمرد کے کلیان چاندی کی عبداللہ نے یہ خدا کی قدرت دیکھکر اپنے جی مین کہا کہ نِعْمَ عُقْبَى الْمُتَّقِينَ یعنی یہ وہی جنت ہی جسکا وعدہ ہی متقیون سے مصرع این چہ منزل چہ بہشت این چہ مقام ست اینجا پس تھوڑا جواہر وہان سے اوٹھاکر پشت پر باندھا اور یمن مین پھر آئے لوگون نے وہ جواہرات اونکے ہاتھ مین دیکھے گمان کیا کہ انھین خزانہ کہین ملگیا یہ قصہ لوگون کی زبانون پر جاری ہوا یہانتک کہ یہ حال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے اظہار کیا گیا اور وہ اوس زمانہ مین حاکم شام تھے حضرت معاویہ نے عبداللہ کو بلایا اور اول سے آخر تک تمام حکایت سُنی اور اونکو اپنی مجلس مین بٹھایا پھر حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کو بلاکر پوچھا کہ دنیا مین کوئی ایسا شہر ہی جسکے مکانات سونے چاندی کے اور اوسکے درخت جواہر سے جڑاؤ ہون حضرت کعب الاحبار نے کہا کہ ہان ایک شہر ہی جسکو حق تعالی نے قرآن شریف مین ذکر فرمایا کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ بیت شہرے چو بہشت از نکوئی ✻ چون قصر فلک بہ تازہ روئی ✻ اور اوسے شداد بن عاد نے بنایا تھا اور وہ بادشاہ اعظم القدر تھا نوسو برس کی عمر ہوئی تمام عالم مین جہان کہین زر و جواہر تھا سب جمع کیا اور سو افسر ہر ایک کے ساتھ ہزار ہزار نوکر بھیجے کہ انھون نے شہر ارم بنایا تین سو برس مین بنکر تیار ہوا تو شداد زاد راہ مہیا کرنے مین مشغول ہوا تمام عالم کے امرا اور سلاطین کو جمع کیا اور اپنے دارالسلطنت سے اوس شہر کی سیر کو چلا شداد کے لشکر اور اوس شہر مین ایک شب کی راہ باقی تھی کہ حق تعالی نے ایک فرشتہ بھیجا اور اوسنے اون لوگون پر ایک سخت آواز کی اور ایک چیخ ماری سب کے سب مرگئے اور وہ شہر لوگون کی نظر سے پوشیدہ ہوگیا حضرت کعب الاحبار نے یہ حال بیان کرکے حضرت معاویہ سے یہ بات کہی کہ مین نے اگلی کتابون مین لکھا دیکھا ہی کہ آپکی حکومت مین ایک مرد کوتاہ قد سرخ رنگ سبز آنکھ کا کہ اوسکے چہرے پر ایک تل ہوگا اور اوسکی گردن پر ایک علامت ہوگی اپنا اونٹ ڈھونڈھتا ہوا وہان پہونچیگا اور اوس شہر کو دیکھیگا پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پھر دیکھا اور ابن قلابہ کو غور سے ملاحظہ کیا اور فرمایا کہ یہ وہ الرجل ہے یعنی وہ قسم اللہ کی یہی مرد ہی وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ اور کیا کیا تیرے خدا نے قوم ثمود کے ساتھ وہ لوگ جو پہاڑ کاٹتے تھے وادی قری مین اپنے رہنے کو وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ اور کیا کیا فرعون کے ساتھ جو قوی بادشاہی اور بہت لشکرون والا یا میخون والا تھا کہ اوسکے سامنے لوگ میخون سے کھیل کرتے تھے یا لوگون کو چوبھا کرکے سزا دیتا تھا الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ وہ لوگ جو ان تینون گروہون مین بہالت اور شرارت مین بندگی کی حد سے گذرے اون شہرون مین جہان حاکم تھے فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ تو بہت کی اون شہرون مین تباہی کہ وہ حق سے مخالفت اور خلق پر ظلم تھا فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ تو ڈالا اوپر تیرے رب نے

ایک نوع کا عذاب چونکہ عرب کوڑے کی مار کو سب عذابوں مین سخت جانتے تھے تو ہر طرح کے عذاب کو سوط یعنی کوڑا کہتے تھے حق تعالی نے اونکے کلام کے قاعدہ کے موافق اپنے عذاب کو سوط یعنی کوڑا فرمایا اور بعضون نے کہا ہی کہ اس کلمہ مین آگاہ کرنا ہی اس بات پر کہ دنکو دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کی بہ نسبت مثل کوڑے کی ضرب کے ہی تلوار کی ضرب کے بہ نسبت اسواسطے کہ آخرت کا عذاب اشد و ابقی یعنی بہت سخت اور بہت باقی رہنے والا ہوگا اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ۝ تحقیق کہ تیرا رب البتہ گھات والا ہی یعنی جو شخص گذرگاہ مین گھات لگاکر بیٹھتا ہی اور راہ چلتون کی گھات مین رہتا ہی جسطرح اوس سے راہ چلنے والے نہین بچتے سب کو دیکھتا ہی اوسی طرح حق تعالی بھی سب بندون کو دیکھتا ہی اور سب کے کلام سنتا ہی اور اوسپر کچھ پوشیدہ نہین ہی بیت ہم نہان داند و ہم انچہ نہان تر باشد بدانکہ علم السر و اخفی صفت حضرت اوست ✣ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ پس مگر آدمی یعنی ابی ابن خلف جب مبتلا کرتا ہی اوسے اوسکا رب یعنی تونگری اور خوشحالی کے سبب سے آزماتا ہی فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۝ پھر عزت دیتا ہی اوسکو جاہ و اقتدار کے سبب سے اور نعمت دیتا ہی تو سے اوسپر کشادہ کر دیتا ہی اور اوسکا کام آسانی سے بناتا ہی فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ تو وہ کہتا ہی کہ میرے رب نے مجھے بزرگ کیا اور مجھپر یہ عنایتین اور کرامتین فرمائین وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ اور مگر جب آزماتا ہی اوسے مفلسی اور سختی کے ساتھ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۝ پھر تنگ کر دیتا ہی اوسپر اوسکی روزی فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ تو کہتا ہی کہ میرے رب نے مجھکو ذلیل و خوار کر دیا کافر اپنی عزت و بزرگی تونگری کے سبب جانتا ہی اور اپنی ذلت اور خواری مفلسی کی وجہ سے اور یہ بات اوسکے نظر کے قصور اور فہم کی کمی سے ہی اسواسطے کہ فقیری کی آسایش بیحد ہی اور فقیرون کو آرام بے شمار ہی بیت اہی دل اگر بدیدہ تحقیق بنگری ۔۔۔ درویشی اختیار کنی بر تونگری ✣ كَلَّا نہ ایسا ہی جیسا کافرون نے گمان کیا ہی بلکہ عزت و بزرگی طاعت سے ہی اور ذلت و خواری معصیت سے ہی اِنْ اگر کرامت عند اللہ التقسم اور تم جان لو کہ مین تمکو فقیری اور تنگدستی کے سبب سے ذلیل و رسوا نہین کرتا ہون بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ ۝ بلکہ تمھاری ذلت اور اہانت اس سبب سے ہی کہ بزرگی اور حرمت نہین کرتے ہو تم یتیم کی اور اونکو خرچ نہین دیتے ہو وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ اور نہین رغبت دلاتے ہو تم ایک دوسرے کو فقیر کے کھانا کھلانے پر وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ۝ اور کھا جاتے ہو مال میراث کھانا سخت اور بہت یعنی حلال حرام مال جمع کرتے ہو اور عورتون اور لڑکون کو میراث نہین دیتے ہو اور اونکے حصے خود کھا جاتے ہو وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ۝ اور دوست رکھتے ہو مال کو بڑی محبت اور طمع کے ساتھ كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ حقا کہ جب توڑی جائیگی زمین توڑ توڑ کر یعنی ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ ہو جائیگی وَّجَآءَ رَبُّكَ اور آئیگی تیرے پروردگار کی قدرت اور ہیبت کی نشانیان یعنی ظاہر ہونگی وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ اور آئینگے فرشتے میدان حشر مین صف صف اپنی منزلت اور مرتبے کے موافق ایک کے پیچھے ایک امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالی کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہر آسمان کے فرشتون کی صف علحدہ ہوگی وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ ۝ اور لائی جائیگی اوسدن جہنم حدیث مین ہی کہ ستر ہزار لگامین جہنم پر چڑھی ہونگی اور ستر ستر ہزار فرشتے ہر لگام کو پکڑے ہوئے کھینچتے ہونگے اور دوزخ کافرون پر غصہ مین جوش خروش کرتی ہوگی یہان تک کہ میدان حشر مین

لائینگے اور عرش کے بائین پر لیکھینگے اوس محل پر کوئی ملک مقرب اور نبی مرسل نہ باقی رہیگا کہ اوسکے ہول کے مارے زانو کے بل نہ گر پڑے اور اوسوقت سب کہینگے یارب نفسی نفسی اور ہمارے حضرت رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہونگے امتی امتی اور جہنم کہیگی مالی ومالک یا محمد یعنی ایکو مجسے اور مجکو آپسے کیا کام اسواسطے کہ حق تعالی نے مجھے آپ پر حرام کردیا ہی یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ اوس روز یاد کریگا انسان اپنے گناہ یا نصیحت پکڑیگا اور اپنے اعمال کی قباحت اور خرابی سے آگاہ ہوجائیگا وَاَنّٰی لَهُ الذِّکْرٰی اور کہان ہوگا اوسکے واسطے فائدہ یاد کرنے کا یا نصیحت پکڑنے کا اسواسطے کہ یاد کرنے کا محل دنیا ہی عقبی نہین اور جب بندہ دیکھیگا کہ اب نصیحت ماننا کچھ فائدہ نہین دیتا تو حسرت کی رو سے یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ کہیگا ای کاشکے قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْ آگے بھیجتا مین نیک کام اپنی زندگی کے واسطے اس عالم مین فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ پس اوسدن عذاب نہ کریگا کسی کو عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ لائق خدا کے عذاب کے مثل کوئی لوگون مین سے وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ اور نہ قید کریگا زنجیرون اور طوقون مین کسی کو مثل خدا کے قید کرنے کے کوئی یعنی اوسدن کوئی نہ کسی کو عذاب کرنے پر قادر ہوگا نہ قید کرنے پر اسواسطے کہ حکم خدا ہی کے واسطے ہوگا اور حق تعالی موت کے قریب مومن سے کہتا ہی کہ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے جان آرام پکڑنے والی میرے ذکر کے ساتھ تو نعمت مین شاکر تھی اور محنت مین صابر تھی ارْجِعِیْٓ اِلٰی رَبِّكِ پھر دنیا سے اپنے رب کی وعدہ گاہ کے جانب رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً اوس حال مین کہ پسند کرنے والی ہی تو وہ جو کہ تجکو دیا ہی پسند کی گئی ہی تو خدا کے نزدیک اور جب قیامت کا دن ہوگا تو حق تعالی فرمائیگا فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ پس داخل ہو میرے نیک بندون مین وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ اور داخل ہو میری جنت مین اس سے جنتین مراد ہین یعنی جنتون مین میرے مقرب اور خاص لوگون کے ساتھ داخل ہو

ع ۱ ۲۰



سورۃ البلد مکیۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم وھی عشرون اٰیۃ

سورۂ بلد مکہ معظمہ مین نازل ہوئی شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی اور وہ بیس آیتین ہین

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ قسم کھاتا ہون مین اس شہر یعنی مکہ معظمہ کی وَاَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ حال یہ ہی کہ تو ای ہمارے حبیب اوترا ہی اس شہر مین باوصف اسکے کہ مکہ معظمہ امن کی جگہ خلق کے ثواب حاصل کرنے کا مقام حج کا محل بیت الحرام کا مکان ہی اوسکی قسم کو اوسمین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزول کے ساتھ مقید کیا تاکہ معلوم ہوجائے کہ مکان کا شرف کیسے ہی قطعہ ای کعبہ رازیمن قدوم تو صد شرف ✽ وی مردہ راز مقدم پاک تو صد صفا ✽ بطحاز نور طلعت تو یافتہ فروغ ✽ یثرب ز خاک پاے تو بارونق وبہا ✽ اور بعضون نے کہا ہی کہ تو حلال ہی اس شہر مکہ مین یعنی جو تو چاہے قتال یا اور جو کچھ اورون پر حرام ہی ایک وقت تجھپر حلال ہوجائیگا اور مکہ معظمہ فتح ہونے اور اوسمین بعض کے قتل ہونے کا وعدہ ہی اور یہ کہ فعل کے پہلے حکم کا نازل ہونا ہی وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ اور قسم باپ کی یعنی حضرت آدم یا حضرت ابراہیم علیہما السلام کی اور اوسکی قسم جو پیدا ہو یعنی ذریت آدم یا حضرت محمد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بعضون نے کہا ہی کہ والد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور ما ولد آپکی امت اور حق تعالی اپنے حبیب اور اوسکی امت کی قسم کھاکر فرماتا ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ فِي كَبَدٍ ۝ تحقیق کہ ہمنے پیدا کیا انسان کو سختی اور رنج مین وہ جو پیدا ہوتے اور دودھ پلانے اور معاش اور زندگی اور موت مین اوسکو رنج پہونچتا ہی یا ابو الاشدین کو کمال قوت مین ہمنے پیدا کیا اور اوسکی قوت ایسی تھی کہ ایک چرسا پانؤن کے نیچے رکھتا اور دس پہلوان اوسے کھینچتے تو وہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اور اوسکے پانؤن کے نیچے سے نہ نکلتا اور وہ دعوی کرتا کہ کسی کو مجھپر قابو نہین ہی اور ہمیشہ حضرت محبوب خدا محمد مصطفی علیہ التحیۃ والثنا پر ظلم اور زیادتی کرتا تو حق تعالی نے فرمایا کہ أَيَحْسَبُ أَن لَّن يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ ۝ کیا گمان کرتا ہی ابو الاشدین یہ کہ قادر نہوگا اوسپر وہ شخص جو اوس سے ہمارے پیغمبر کا بدلا لے يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ کہتا ہی کہ ضائع کیا مین نے پیغمبر کی عداوت مین مال بہت اسواسطے کہ لوگون کو رشوت دیتا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا دین أَيَحْسَبُ أَن لَّمْ يَرَهُ أَحَدٌ ۝ کیا وہ گمان کرتا ہی یہ کہ نہین دیکھا ہی اوسے کسی نے خرچ کرتے وقت تاکہ اوس سے سوال کرے کہ تو کیون ایسا کرتا ہی یعنی خدا نے اوسے دیکھا اور اوس خرچ کرنے پر اوسے جزا دیگا أَلَمْ نَجْعَل لَّهُ عَيْنَيْنِ ۝ کیا نہین دین ہمنے اوسے دو آنکھین کہ اونسے دیکھتا ہی وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۝ اور زبان کہ اوس سے بات کہتا ہی اور دو ہونٹھ کہ اوسکے دہن کو چھپاتے ہین اور بولنے اور کھانے پینے پر اوسکی معاونت اور مدد کرتے ہین وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۝ اور دکھائی ہمنے اوسکو دو پستانون کی راہ کہ پیدا ہوتے ہی اونمین لیٹ کر دودھ پینے مین مشغول ہوا یا اوسے حق اور باطل کی راہ ہمنے دکھائی کتابین نازل کرکے اور رسول بھیج کر فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ پیس نہ گذرا وہ عقبہ سے یعنی نفس اور خواہش کی مخالفت مین اوسنے رنج نہ کھینچا عقبہ یعنی گھاٹی ایک مثال ہی جو شخص نفس اور شیطان کے ساتھ جہاد کرتا ہی اوسے اوس شخص کے چلنے کے ساتھ مثال دیتے ہین جو رنج اور تکلیف کے ساتھ گھاٹی کے اوپر چڑھتا ہی خلاصہ کلام یہ ہی کہ جو مال پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت مین صرف کیا وہ یہ گھاٹی طے کرنے مین کیون نہ صرف کیا اسطرح کہ اوسکو خدا کی راہ مین خرچ کرتا وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ اور تو کیا جانے کہ کیا ہی عقبہ یعنی اوسپر گذر جانے کا سبب کیا ہی فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ چھوڑا دینا ایک گردن کا بندگی کی قید سے یعنی مکاتب کے ثمن مین مدد کرنا أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ یا کھانا کھلانا اوس دن مین جو کہ بھوکا کا ہو یعنی جن دنون مین خدا کے بندے دشواری سے کھانا پاتے ہون تو وہ کھلائے يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اوس یتیم کو جو قرابت والا ہو یعنی کھانے والے سے قرابت رکھتا ہو أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ یا فقیر کو جو خاک والا ہو یعنی فقیری اور مفلسی کے سبب سے خاک پر لیٹا ہو اور یہ محتاجی اور تنگدستی اور عاجزی سے کنایہ ہی اور ایسا آدمی یا صاحب عیال ہی یا قرضدار یا بیمار یا مفلس یا مسافر ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا پھر ہو یہ آزاد کرنے والا یا کھانا کھلانے والا من ان لوگون مین سے جو ایمان لائے ہین اسواسطے کہ سب خیرات اور نیکیان قبول ہونے مین ایمان شرط ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ اور نصیحت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کی طاعت پر یا معصیت سے یا دین الٰہی کی نصرت مین انواع واقسام کی مشقت پر

وقف لازم

اکمل اولی

وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ اور نصیحت کی ہی اونھون نے باہم مرحمت اور مہربانی کرنے کی خدا کے بندون پر اُولٰٓئِكَ
أَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۝ وہ ایمان والے صابر مہربان داہنے طرف والے کہ عرش کی داہنی طرف سے بہشت مین جائینگے
یا برکت والے لوگ ہین وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا اور جو لوگ نہ ایمان لائے ہماری نشانیون پر یعنی حق پر جو نشانیان
ہمنے قائم کی ہین کتاب اور دلیلین اوسپر جو لوگ نہ ایمان لائے هُمْ أَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ وہ بائین طرف والے ہین
کہ اونکو عرش کی بائین جانب سے دوزخ مین لیجائینگے یا وہ لوگ شامت والے ہین عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ۝
اور اونپر ہی دوزخ مین آگ چھپی ہوئی یعنی جس درکہ مین اونپر عذاب کیا جائیگا اوسکا سر سرپوش سے بند کرکے مضبوط
کردینگے کہ نہ کبھی ہوا اوسکے اندر آئے اور نہ کچھ دھوان اوسکے باہر جائے

ع ۱۲

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ خَمْسَ عَشْرَةَ اٰيَةً
سورۂ شمس مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پندرہ آیتین ہین

وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا ۝ قسم آفتاب کی اور اوسکی دھوپ کی جب وہ بلند ہوتا ہی اور چاشت کے مقام پر پہونچتا ہی وَالْقَمَرِ
إِذَا تَلٰهَا ۝ اور قسم ماہتاب کی جب آفتاب کے پیچھے جاتا ہی یعنی چاند رات کو جب آفتاب کے پیچھے ماہتاب غروب کرتا ہی یا جس
رات کو چاند پورا ہوتا ہی تو اسکا طلوع سورج کے غروب سے ملا ہوا ہوتا ہی وَالنَّهَارِ إِذَا جَلّٰهَا ۝ اور قسم دن کی جب وہ
روشن ہوتا ہی وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰهَا ۝ اور قسم رات کی جب چھپا لیتی ہی آفاق کو یا ماہتاب کو یعنی اوسکی روشنی کو وَالسَّمَآءِ
وَمَا بَنٰهَا ۝ اور قسم آسمان کی اور اوسکی جسنے اوسے بنایا ہی وَالْأَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ اور قسم زمین کی اور اوسکی جسنے اوسے
بچھایا ہی وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ اور قسم آدمی کی جان کی اور اوسکی جسنے اوسکے اعضا درست کیے ہین فَأَلْهَمَهَا
الہام کیا اور جتا دیا اوسکو فُجُوْرَهَا جھوٹ اور ناپاکی اور بیباکی اوسکی وَتَقْوٰهَا ۝ اور پرہیزگاری اور نیکوکاری اور فرمانبرداری
یعنی بیان اور ظاہر کی اور تعلیم کردی یہ قسمین کھاکر فرماتا ہی کہ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ تحقیق کہ کامیاب ہوا جسنے نفس کو پاک کیا
برائیون کے میلون سے یا اوسکو نشو ونما دی بزرگیون کے انواع واقسام کے ساتھ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ اور تحقیق
کہ بے بہرہ رہا جسنے گم کیا اپنے نفس کو فسق اور جہالت کے سبب سے یا اوسکی قدر و منزلت گم کی معصیت اور ضلالت کے سبب سے حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہین کہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس آیت کی تلاوت کے قریب ہی یہ دعا فرماتے تھے کہ اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ
تَقْوٰهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا وَاَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا محقق لوگ اس بات پر ہین کہ نفس کو پاک کرنا دل صاف ہونے کا سبب ہی
جسوقت نفس خواہش کے شائبون سے پاک ہوجاتا ہی فی الحال دل بھی تعلق ماسوی کے لوث سے صاف ہوجاتا ہی بیت تا نفس بسنا
ورسنا ہی نشود ۔ دل آئنۂ نور الٰہی نشود ۔ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰهَا ۝ تکذیب کی قبیلۂ ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب سے صالح
علیہ السلام کی إِذِ انْۢبَعَثَ أَشْقٰهَا ۝ جسوقت کہ اوٹھا بڑا بدبخت اوس قبیلہ کا کہ قدار بن سالف تھا ایک گروہ کے ساتھ اونٹنی کی

کو چین کاٹنے اور اوسے ہلاک کرنے کو فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ تو کہا اونکو اللہ کے رسول یعنی صالح علیہ السلام نے کہ نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ قتل نہ کرو اللہ کی اونٹنی کو اور گرد نہ جاؤ اوسکے پانی کے یعنی اپنی باری کے دن جو وہ پانی پیتی ہی اوسکے پاس جاؤ تاکہ تمپر عذاب نہ نازل ہو فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۝ پھر تکذیب کی اونھون نے حضرت صالح کی عذاب نازل ہونے کے باب مین پھر اونھون نے اونٹنی کی کوچین کاٹ ڈالین فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ پس یکبارگی ہلاکت بھیجی اونپر اونکے رب نے بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ اونکے گناہ کے سبب سے پھر یکسان کردیا اوس عذاب کو سب پر کہ اونکے چھوٹے بڑے سب مرگئے وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ اور نہین ڈرتا اللہ ہلاکت کے پیچھے کو یعنی اوسنے سب کو ہلاک کردیا اور اوسکے بد انجام سے نہ ڈرا اسواسطے کہ کسی کو اوسپر قابو نہین ہی اور بد انجامون کو اوسکی طرف کوئی راہ نہین ہی

ع ۱۵

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً
سورۂ واللیل مکہ معظمہ مین نازل ہوئی اور وہ	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اکیس آیتین ہین

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم رات کی جب چھپائے عالم کو اپنے اندھیرے مین وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور قسم دن کی جب روشن ہو اور رات کے اندھیرے کو زائل کردے وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اور قسم اوسکی جسنے پیدا کیا نر و ماده یعنی حضرت آدم اور حضرت بی بی حوا کو یا سب حیوانون مین سے نر و ماده کو یہ قسمین کھاکر فرمایا کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ تحقیق کہ جزا کامون مین تمہاری کوشش کی البتہ پراگندہ ہی یعنی مختلف واقع ہوئی ہی کام کے مناسب بعض کو ثواب اور کرامت ہی بعض کو عذاب اور ملامت ہی پھر مختلف کامون اور اوسکی مختلف جزاؤن کو بیان فرماتا ہی کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى پھر مگر جسنے دیا اپنا مال اللہ کی راہ مین وَاتَّقٰى ۝ اور پرہیز کیا شرک اور کبیرہ گناہون سے وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور تصدیق کی بات نیک کلمہ کی کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی یا اس بدلے کے وعدہ کی کہ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ اکثر مفسر اس بات پر ہین کہ یہ سورت کچھ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خصلت کی شان مین ہی اور کچھ امیہ بن خلف یا ابوجہل کی کیفیت مین کشف الاسرار مین ہی کہ دو آدمیون کے باب مین یہ سورت نازل ہی ایک اَتْقٰی یعنی بڑا متقی کہ صدیقون کا امام ہی اس امت مین یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان مین اور ایک اَشْقٰی یعنی بڑا شقی کہ زندیقون کا پیشوا ہی اہل ضلالت مین یعنی ابوجہل اور سورت کے شروع مین جو رات دن کی قسم کھائی یہ ایک کی ظلمت اور دوسرے کی نورانیت کی طرف اشارہ ہی یعنی شب ضلالت مین کسی کو وہ گمراہی نہ تھی جو ابوجہل کذاب شقی کو تھی اور روز دعوت مین کسی کو وہ نور ہدایت ظاہر نہوا جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہوا مثنوی ہر روشن دلان صدیق اعظم ✤ کہ شد اقلیم تصدیقش مسلم ✤ ز مہرش روز دین را روشنائی ✤ بدو اہل یقین را آشنائی ✤ سیہ دل کی کند این قول باور ✤ تفاوتہا ے دوران بین ز دادور ✤ لکھا ہی کہ امیہ بن خلف کے حضرت بلال غلام تھے وہ کافر انکو طرح طرح کی تکلیفین دیتا تاکہ دین اسلام سے پھر جائین اور اونکے دل مین ہر وقت محبت الٰہی کی آگ اور زیادہ بھڑکتی تھی بیت آنجا کہ منتہاے کمال ارادت ست ✤ ہر چند جور بیش محبت زیادت ست ✤ ایک دن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے

دیکھا کہ امیہ نے حضرت بلال کو جلتی ہوئی ریگ پر ڈالا ہی اور تپتے ہوئے پتھر اوسکے سینے پر رکھے ہین اور وہ اوس حال مین احد احد کہہ رہے ہین حضرت ابوبکر صدیق کا دل اونپر جلا فرمایا ای امیہ وای تجپر اس خدا کے دوست پر تو کتنا عذاب کرتا ہی امیہ بولا کہ ای ابوبکر اگر تیرا دل اسپر جلتا ہی تو اسے مجسے مول لے پوچھا کتنے کو بیچتا ہی بولا کہ اسے نسطاس رومی سے بدلتا ہون اور نسطاس رومی حضرت صدیق کا غلام تھا اوس سے ہزار دینار قیمت مل سکتی تھی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اوس سے کہدیا تھا کہ اگر تو ایمان لاتو جو مال تیرے پاس ہی اور تو تجارت کرتا ہی سب تجکو بخشدون نسطاس ایمان نہ لاتا تھا اور حضرت صدیق کا دل اوس سے رنجیدہ تھا جب امیہ سے یہ بات سنی تو غنیمت جانکر نسطاس کو تمام استعداد اور مقدرت سمیت امیہ کے حوالہ کیا اور حضرت بلال کو لیلیا اور اوسی وقت ثواب آخرت حاصل کرنے کی امید پر حضرت بلال کو آزاد کردیا حق تعالی نے یہ سورت بھیجی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی سیرت سے خبر دی اور فرمایا کہ جسنے اپنا مال خرچ کیا اور اوسکا بدلا اور ثواب ملنے کو تصدیق کیا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ تو قریب ہی کہ آسانی دین ہم اوسکو نیک طریقہ کے واسطے کہ آسانی اور راحت کا سبب ہے یعنی اوس کام مین جو اوسے جنت مین پہونچادے کہ آسانی اور راحت وہین ہی وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ اور مگر وہ جسنے بخل کیا اپنے مال مین یا کلمۂ توحید کہنے مین اور اپنے کو ثواب الٰہی سے بے نیاز دیکھا اور اوس سبب سے جو کام ثواب حاصل ہونے کے موجب ہین اونکی طرف رغبت نہ کی وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور تکذیب کی اوسنے بہت نیک خصلت کی کہ دین اسلام کے ساتھ متدین ہوجاتا ہی یا حق تعالی کے وعدہ کو باور نہ رکھا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ تو ہم مہیا کرینگے اوسکو اوس صفت کے واسطے جو اوسے دشواری اور محنت مین ڈالدے یعنی وہ کام جو اوسے دوزخ مین لیجائے وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اور دفع نہ کریگا اوس عذاب کو اوسکا مال جسمین اوسنے بخل کیا ہی جب کہ وہ مرجائیگا یا جب سر کے بل آئیگا یعنی قبر مین گریگا یا دوزخ کے گڑھے مین اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝ تحقیق کہ ہمپر ہی بیان کرنا حق اور باطل اور وعدہ اور وعید کا وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى ۝ اور تحقیق کہ ہمارے ہی واسطے ہی وہ سرائے عقبی اور یہ پہلی جگہ کہ دنیا ہی جب کہ دونون جہان کے مالک ہم ہی ہین تو ہم جو کچھ چاہین عطا کرین فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى ۝ پس ڈراتا ہون مین تمکو ای اہل مکہ اوس آگ سے جو شعلے مارتی ہی لَا يَصْلٰىهَآ اِلَّا الْاَشْقَى ۝ نہ آئیگا اوسمین ہمیشہ رہنے کو مگر بڑا بدبخت یعنی امیہ یا ابوجہل الَّذِيْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ وہ شخص جسنے تکذیب کی پیغمبر کی اور مونھ پھیرا ایمان اور طاعت سے وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ اور قریب ہی کہ دور کردیا جائے اوس آگ سے بڑا پرہیزگار یعنی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝ جو کہ دیتا ہی اپنا مال ڈھونڈھتا ہی اوس سے پاکی اور نیکنامی کافر کہتے تھے کہ حضرت بلال کا کچھ حق حضرت ابوبکر صدیق کے ذمہ پر تھا کہ حضرت صدیق نے اونکو مول لیکر آزاد کردیا حق تعالی نے اُن کافرون کی بات رد کرنے کو فرمایا کہ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ کوئی نعمت اور احسان کہ بدلا لیا جائے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ مگر اوسنے یہ کام کیا اپنے رب کی رضامندی چاہنے کو جو برتر اور بہت بڑا ہی وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ اور قریب ہی کہ راضی ہوا اور جو ثواب وعدہ کیا ہوا ہی اوسکو پہونچے

سورۃ الضحیٰ مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○	وھی احدیٰ عشرۃ ایۃ
سورۂ ضحیٰ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ گیارہ آیتین ہین

لکھا ہی کہ جب حضرت جبرئیل کئی روز حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نہین آئے اور وحی نازل نہوئی تو کافرون نے طعن کرنا شروع کی کہ محمد کے خدا نے اوسے چھوڑدیا اور دشمن کرلیا تو حق تعالیٰ نے اونکا قول رد کرنے کو یہ سورت بھیجی کہ وَالضُّحٰی ○ قسم ہی چاشت کے وقت کی کہ آفتاب اوسوقت بلند ہوتا ہی اور روشنی زیادہ ہوتی ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ضحیٰ وہ وقت تھا جسوقت حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا اور فرعون کے ساحرون نے اوسی وقت خدا کو سجدہ کیا اور بعض کے قول پر ضحیٰ سے رب ضحیٰ یعنی وقت چاشت کا رب یا نماز چاشت مراد ہی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ○ اور قسم رات کی جسوقت وہ تاریک ہو اور تاریکی چیزون کو چھپالے امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شب معراج کی قسم ہی صاحب کشف الاسرار نے فرمایا کہ دن رات سے کشف اور حجاب مراد ہی کہ لطف اور قہر کی نشانی ہی یا انوار جمال اور آثار جلال کی علامت ہی یا دن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ انور کی طرف اشارہ ہی اور رات آپکے موے مبارک کی سیاہی سے کنایہ ہی بیت والضحیٰ رمزے زروے ہمچو ماہ مصطفےٰ ست ٭ معنی واللیل گیسوے سیاہ مصطفےٰ ست ٭ یہ خبرین جو مذکور ہوئین حق تعالیٰ انکی قسمین کھاکر فرماتا ہی کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی ○ نہ چھوڑدیا تجکو تیرے رب نے اور نہ دشمن کرلیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوشخبری دی اوس فتح کی جو آپکی امت کو دنیا مین ہوگی اور اکثر شہرونکی حکومت مین آئینگے اور مسخر ہوجائینگے حضرت اوس خوشخبری سے خوش ہوے تو یہ آیت نازل ہوئی کہ وَلَلْاٰخِرَةُ اور البتہ آخرت یعنی جو بزرگی آخرت مین حق تعالیٰ تجکو عطا فرمائیگا ہی ہمارے حبیب اور وہ اونچے اور بڑے شہر اور محل ہین جنت مین موتی کے اور اوسکی خاک مشک ہی اور ہر محل مین خادم اور حورین اور سامان ہی جو اوسکے لائق ہی خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ○ بہتر ہی تیرے واسطے پہلی بزرگی سے کہ شہرون کا فتح ہونا ہی یا آپکے کام کی نہایت بہتر ہی ابتدا سے اسواسطے کہ آپ دمبدم بلندی کے درجے پر بلند ہونے والے اور رتبۂ کمال پر ترقی کرنے والے ہین وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ اور قریب ہی کہ عطا فرمائے تجکو تیرا رب یعنی گناہگارون کے باب مین شفاعت کا مرتبہ فَتَرْضٰی ○ پس تو راضی ہوجائے یعنی اسقدر عطا فرمائے کہ تم کہو بس مین راضی ہوا امام محمد باقر رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ اے اہل عراق تم کہتے ہو کہ قرآن کی سب آیتون مین بڑی امید کی آیت یہ ہی کہ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اور ہم اہل بیت اِس بات پر ہین کہ آیۂ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی سے اوسکی بہ نسبت امید بہت زیادہ ہی اسواسطے کہ جب تک آپ کی امت مین سے ایک شخص بھی دوزخ مین رہیگا ہرگز آپ راضی نہونگے نظم نمانند بدوزخ کسے در گروہ ٭ کہ دارد چنین سید پیشرو ٭ عطاے شفاعت چنانش دہند ٭ کہ ہست تمامی بدوزخ رہند ٭ معالم مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے پروردگار سے پوچھی ایک پوچھنے کی بات اور مین دوست رکھتا ہون کہ اوسے نہ پوچھتا مین نے کہا کہ اتنی تو نے سلیمان کو بڑی بادشاہی دی اور فلان

اور فلان فلان کو یہ نعمت عطا کی حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی میں کیا نہیں پایا تجھے تیرے رب نے یتیم باپ کا بچہ پس جگہ دی تجکو تیرے دادا اور چچا کی گود مین کہ انھونے تجکو پرورش کیا بحر الحقائق مین ہی کہ تجکو دُرِ یتیم پایا تو ختم نبوت کی صدف مین تجکو جگہ دی بیت بس کہ غواص کرم در تنگ دریاے قدیم غوطہ زد تا بکف آورد چنین دُرِ یتیم یا تجکو ایک موتی دیکھا کہ کمال قابلیت کے ساتھ تمام کائنات مین منفرد تھا اور ماسوی سے علاقہ قطع کرنے مین متوحد تھا تو تجکو متمکن کر دیا حضرت احدیت نے جمع مین کہ وہ خاص تیرا مقام ہی وَوَجَدَكَ ضَآلًّا اور پایا تجکو تیرے خدا نے راہ بھولا ہوا مکہ کے دروازہ پر جسوقت حلیمہ جو تیری دائی تھی تیرے دادا اور تیری ماں کو پیروکرنے تجکو لائی تھی فَهَدٰى میں پھیر راہ دکھادی تجکو اسطرح پر کہ تیرے دادا کو تیرے پاس پہونچا دیا یا شام کی راہ مین جبکہ میسرہ کے ساتھ ہی ہمارے حبیب تو تجارت کو گیا اور تیرا اونٹ راہ سے بیراہ ہو گیا مین نے جبرئیل کو بھیجا کہ وہ تیرے اونٹ کی نکیل پکڑ کر راہ پر لے آیا ہی ہمارے حبیب تو نے علم اور احکام کی راہ نہ جانی تھی تیرے رب نے تجکو راہ بتادی حقائق سلمی مین مذکور ہی کہ تیرے رب نے تجکو دوست پایا معرفت اور محبت کے دریا مین ڈوبا ہوا تیرے اوپر احسان کیا اور تجکو مقام قرب مین پہونچا دیا وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى اور پایا تجکو درویش عیال دار پس مالدار کر دیا تجکو خدیجہ کے مال کی وجہ سے کہ تو نے تجارت کی یا غنیمتون کے سبب سے جو کافرون سے تو نے لین حقائق القرآن مین فرمایا ہی کہ اے ہمارے حبیب تو فقیر تھا خلق کے مشاہدہ کی وجہ سے تجکو غنی کر دیا اپنے انوار جمال کے مکاشفہ سے فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ پس جو یتیم ہوا ہو پس قہر نہ کر اور اوسکی قدر پہچان اسواسطے کہ تو یتیمی کا مزہ چکھ چکا ہی وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور جو سائل ہو پس اوسکو نہ ڈانٹ اور محروم نہ کر اسواسطے کہ محتاجی اور تنگدستی کا درد تو کھینچ چکا ہی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ع اور جو نعمت ہی تیرے رب کی کہ وہ نبوت ہی پس بیان کر یعنی اوسکے احکام خلق کو پہونچا اسواسطے کہ نعمت کا بیان کرنا نعمت دینے والے کا شکر ہی صاحب فتوحات قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ نعمت ایک چیز محبوب بالذات ہی اور نعمت دینے والا اکثر شکر کیا گیا ہوتا ہی تو حق تعالیٰ نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ میری نعمت بیان کر اسواسطے کہ خلق محتاج ہی اور محتاج جب نعمت دینے والے کا ذکر سنتا ہی تو اوسکی طرف رغبت کرتا ہی اور اوسے دوست رکھتا ہی پس میری نعمت بیان کر کے خلق کو میرا دوست کر دے اور مین خلق کو دوست رکھتا ہون

ع ۱۱

سورۃ الم نشرح مکیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وھی ثمانی ایات

سورۂ الم نشرح مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ کیا ہمنے کشادہ نہین کر دیا تیرے واسطے تیرا سینہ تاکہ حق کی مناجات اور خلق کی دعوت اور امت کا غم اوسمین سمائے یا یہ معنی ہین کہ کیا تیرے دل کو ہمنے گنجایش نہین دی کہ وحی کے اسرار جو تجپر وارد ہون اونھین قبول کر سکے اور بعض نے کہا ہی کہ سینہ کا کشادہ کر دینا اوسطرف اشارہ ہی جو حدیثون مین آیکا سینہ چاک ہونا آیا ہی اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ آپکا شق صدر کئی بار ہوا ہی ایکبار مطفولیت مین جب آپ قبیلۂ بنی سعد مین حضرت حلیمہ کے گھر

تشریف رکھتے تھے پہلی مرتبہ جب حضرت حلیمہ آپ کو دودھ پلانی تھین یا دوسری بار جب دودھ چھڑانے کے بعد آپ کو لیگئی تھین ایک قول مین ہی کہ نبوت ہونے کے چھٹے یا گیارھوین برس دوسری بار یہ صورت واقع ہوئی حدیث مین ہی کہ معراج کی رات جبرئیل علیہ السلام نے مجھکو نیسہ لگا دیا اور میرے سینہ کے اوپر سے ناف تک چاک کر دیا اور میکائیل ایک طشت مین آب زمزم لائے میرے سینہ کے اندر اور میری رگین اور میرا حلق اوس پانی سے دھویا اور جبرئیل علیہ السلام نے میرا دل نکالکر چاک کیا آخر کو ایک سونے کا طشت حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا لائے اور میرے دل کو اوس سے بھرا اور پھر اپنی جگہ پر اوسے رکھدیا منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ میرے دل پر نور کی ایک انگوٹھی سے مہر کردی چنانچہ اوسکی راحت اور لذت کا اثر اپنی رگون اور جوڑون مین مین پاتا ہون بیت ولم خزینۂ اسرار بود دست قضا ✤ درش ببست و کلیدش بہ دلستانے داد ✤ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ اور نیچے رکھدیا تجھسے تیرا بارگران الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ وہ بوجھ جسنے بھاری کردی تھی تیری پیٹھ کہ وہ کافرون کا غم تھا اور کفر پر اونکا اصرار اور آنحضرت کا تعرض اور بعضون نے کہا ہی کہ امت کے گناہ کا غم ہی کہ ای ہمارے حبیب تو اوس سے گرانبار تھا وہ بوجھ تجھسے ہمنے اوٹھالیا اور تیری شفاعت اونکے باب مین ہمنے قبول فرمائی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور بلند کیا ہمنے تیری قدر ظاہر کرنے کو تیرا ذکر نبوت اور رسالت اور خاتم ہونے کے ساتھ یا اسطور پر کہ اذان اقامت تشہد خطبہ مین تیرا نام اپنے نام سے ہمنے ملا رکھا تا کہ بندے جب مجکو یاد کرین تو تجکو بھی یاد کرین یا خود مین نے تجپر سلام بھیجا اور اورون کو بھی تجپر درود بھیجنے کا حکم دیا ذوالنون مصری قدس سرہ نے فرمایا کہ رفعت ذکر اسطرف اشارہ ہی کہ سب انبیا علیہم السلام عرش کے گرد پھرتے تھے اور آپکی ہمت عالی عرش کے اوپر تھی قطعہ سیمرغ فہم ہمچو کس از انبیا نہ رفت ✤ آنجا کہ تو ببال کرامت پریدۂ ✤ ہر یک بقدر خویش بجائے رسیدہ اند ✤ آنجا کہ جاے نیست تو آنجا رسیدۂ ✤ ای محمد صبر کر فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ پس تحقیق کہ دنیا مین دشواری کے ساتھ آخرت مین آسانی ہی اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ یقینی اس دشواری کے ساتھ جو مکہ مین تجھپر ہی مدینہ مین تیرے واسطے آسانی ہی اور موضع مین ہی کہ جو سختی اور کلفت مدینہ مین تجکو ہوتی ہی اوسکے بعد آسانی اور راحت جنت مین ہی فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ پس جب تو فارغ ہو چکا تبلیغ احکام سے تو رنج کھینچ عبادت مین یا جب نماز سے تو فارغ ہو تو کوشش کر دعا مین یا جب پہونچا چکا تو احکام تو امت کے گناہون کی مغفرت چاہنے مین مشغول ہو فتوحات کے نوین سفر مین لکھا ہی کہ ہمارے شیخ ابو مدین مغربی قدس سرہ نے اس آیت کی تاویل مین فرمایا کہ جب تو فارغ ہو مشاہدۂ اکوان سے تو اپنا دل جما مشاہدۂ جمال رحمن کے واسطے وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ اور اپنے رب کو ہر وقت پکارنے مین رغبت کر اور جو کچھ تو چاہتا ہی اوسی سے چاہ اسواسطے کہ حاجت اور مرادین پوری کرنے مین اوسکے سوا کوئی قادر نہین اور تیری بات درگاہ قرب مین مقبول ہی اور تیری پاکیزہ دعائین محل قبول مین مین بیت چو مقصود کون و مکان بود دست ✤ خدا امید مرا نیچہ مقصود تست ✤

سورۃ التین مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمانی ایات
سورۂ مین کہ مکہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

ع ۱ ۸

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ قسم انجیر کی اور زیتون کی آنوا مین ہی کہ ان دونون میوون کی تخصیص اس جہت سے ہی کہ انجیر وہ میوہ ہی
اور بے فضلہ لطیف غذا جلد ہضم ہوجانے والی ہی اور شریف دوا بہت فائدہ والی طبیعت کو نرم کرتی ہی بلغم کو تحلیل کردون کو پاک
ریگ مثانہ کو دور کرتی ہی جگر اور تلی کے سدون کو کھول دیتی ہی گردہ کو اور تمام بدن کو فربہ کرتی ہی حدیث مین آیا ہی کہ انجیر بواسیر کو
قطع کرتا ہی اور نفوس کو فائدہ دیتا ہی اور زیتون میوہ بھی اور روٹی کے ساتھ کھانے کی چیز بھی اور دوا بھی اوسمین روغن ہوتا ہی
بہت فائدہ والا اور بعض نے کہا ہی کہ انجیر اور زیتون سے اسکے اوگنے کی جگہ مراد ہی اور زمین مقدس مین وہ دو پہاڑ ہین ایک طور زیتا دوسرا
طور تینا کہ ہر ایک انمین سے انبیا علیہم السلام مین سے ایک ایک کی عبادتگاہ تھی یا دو مسجدین مراد ہین ایک دمشق کی ایک بیت المقدس کی
معالم مین فرمایا ہی کہ مین اصحاب کہف کی مسجد ہی اور زیتون مسجد ایلیا ہی تبیان مین ہی کہ جبل جودی اور جبل بیت المقدس ہی کہ حق تعالی
اونکی قسم کھاتا ہی وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ اور قسم طور سینا کی یعنی اوس زمین کی جو حضرت موسی کلیم اللہ کی مناجات کا مقام ہی
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ اور قسم اس شہر امان دینے والے یعنی مکہ معظمہ کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مولد
مبارک ہی یعنی آپ وہان پیدا ہوے ہین بحر الحقائق مین اہل اشارت کی زبانی یہ تفسیر لکھی ہی کہ قسم شجرۂ تینیہ قلبیہ کی جو مثمر علوم دینیہ ربانی
اور قسم شجرۂ زیتونۂ مبارکہ سیریہ کی کہ مصباح دل کو روشنی بخشنے والا ہی اور طور سینین بروح معنی ہی کہ تجلی الہی سے روشن اور مجلی ہی اور بلد امین
سے مراد ہی کہ تعلقات اکوان کے ہجوم آفات سے امن وامان کا محل ہی اور قسم کا جواب یہ ہی کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ تحقیق کہ پیدا کیا ہمنے آدمی کو اچھی تصویر اور ترکیب مین یعنی حیوانات مین سے قد مناسب صورت اچھی
مزاج معتدل خواص مخلوقات کو جمع کرلینے کے ساتھ اوسے ہمنے مخصوص کیا یا پیدا کیا ہمنے اوسے مظہر اتم واکمل تجلیگاہ اعم واشمل تاکہ
حامل امانت الہی اور منبع فیض نامتناہی ہوسکے ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ پھر پھیر دیا ہمنے اوسے بہت نیچے سب نیچون کے
یعنی عالم طبیعت مین یا اوسکے سبب سے ہمنے زندہ کیا ظہور اور اظہار کے آثار اور شعور اور اشعار کے اطوار کو چونکہ اس آیت کے
دقائق اور حقائق جواہر التفسیر مین مشرح وبسط کے ساتھ تحریر ہین تو اوپر مطلع ہونا اوسی کے مطالعہ پر حوالہ ہی اور بعضون نے کہا ہی
کہ آیت کے معنی یہ ہین کہ ہمنے آدمی کو بہت اچھی صورت پر پیدا کیا اور پھر پھیرا ہم اوسکو خرف ہوجانے کے سن پر کہ ارذل عمر ہی اور
اسفل السافلین اوسی کی طرف اشارہ ہی اور اوسوقت کچھ کام نہین کرسکتے اور کسی کو اوس سن مین کچھ اجر نہین ہوتا اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مگر اون لوگون کو جو ایمان لائے ہین وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کام کیے ہین اونھون نے اچھے فَلَهُمْ اَجْرٌ
غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ تو اونکے واسطے اجر ہی غیر منقطع اور کم نہ کیا گیا یعنی جسطرح جوانی اور تندرستی مین اونکی عبادت کا اجر لکھتے تھے
بوڑھاپے اور ضعیفی مین بھی باوصف اسکے کہ وہ عمل نہین کرتے ہین اوسی طرح اونکا اجر ثابت ہی فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ پھر
کیا چیز تجھے تکذیب پر رکھتی ہی اے بعث وحشر کے منکر یعنی دلیلین ظاہر ہونے سے روز جزا اور روز حساب کا مقر کیون نہین ہوتا اَلَيْسَ
اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ کیا نہین ہی اللہ بڑا حکم کرنے والا حاکمون کا یعنی ہی حدیث مین ہی کہ جو کوئی اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ کہے اوسے چاہیے کہ بلی وانا علی ذلک من الشاہدین بھی کہے

ع ۸

سورۃ العلق مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع عشرۃ ایۃ
سورۂ علق مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ اونیس آیتین ہین

جمہور علما اس بات پر ہین کہ قرآن مین پہلے جو خبر نازل ہوئی وہ اس سورت کے ابتدا کی پانچ آیتین ہین اور اس قال کا بیان مجمل یہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا مین تکیہ لگائے ہوئے تھے یا پہاڑ پر کھڑے ہوے تھے کہ ناگاہ حضرت جبریل امین آپ پر ظاہر ہوے اور کہا کہ ای محمد خدا نے مجکو تیرے پاس بھیجا ہی اور تو خدا کا رسول ہی اس امت مین پھر کہا کہ اِقْرَأْ یعنی پڑھ آپ نے فرمایا کہ مَآ اَنَا بِقَارِیٍٔ یعنی مین پڑھنے والا نہین ہون پس حضرت جبریل نے آپسے لپٹ کر زور سے معانقہ کیا ایسا کہ آپ بے طاقت ہو گئے پھر آپکو چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھ آپ نے وہی جواب دیا پھر حضرت جبریل آپسے ملے اور زور کیا اور چھوڑ دیا اور کہا کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ اور ایک قول یہ ہی کہ جبریل علیہ السلام نے اپنے پر کے نیچے سے ایک نامہ حریر بہشت پر لکھا ہوا کہا و یمین یاقوت اور موتی لگے ہوے تھے نکالا اور حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ پڑھیے آپ نے فرمایا کہ مین پڑھا نہین ہون اور اس نامہ مین کچھ لکھا نہین دیکھتا ہون پس حضرت جبریل نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے ملایا اور زور کیا ایسا کہ قریب تھا کہ آپ بیہوش ہو جائین تین مرتبہ یہی صورت ہوئی پھر آپ کو چھوڑ دیا اور یہ قرآن کی آیتین پڑھین اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ پڑھ قرآن شروع کر اپنے رب کے نام کے ساتھ جسنے پیدا کین سب چیزین یا آدم علیہ السلام کو خاک سے پیدا کیا خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ پیدا کیا آدمی کو جمے ہوے خون سے اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ پڑھ تکرار مبالغہ کے واسطے ہی اور تیرا رب بہت بزرگ ہی سب بزرگون سے اور اوسکا کرم سب کریمون کے کرم سے بڑھکر ہی الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ وہ خدا جسنے سکھایا لکھنا قلم کو تا کہ علم کو خطہ مین مقید کرین اور دوورون کو نامہ سے آگاہی ہو مین تبیان مین ہی کہ حق تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو لکھنا تعلیم فرمایا اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ پہلے جسنے لکھا وہ ادریس علیہ السلام تھے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ خدا نے علم دیا آدمی کو جو وہ نہ جانتا تھا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو احکام شریعت تعلیم فرمائے جو آپ نہ جانتے تھے كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰٓی حقا کہ بیشک انسان یعنی ابوجہل البتہ حد سے بڑھتا ہی اور گردن کشی کرتا ہی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی بسبب اسکے کہ دیکھتا ہی اپنے کو کہ بے نیاز ہوا ہی یعنی تونگر اور مال کے سبب سے کیون کوئی حد سے بڑھے اور حق تعالی کی عبادت مین سرکشی کرے اور چھوڑ دے اِنَّ اِلٰی رَبِّكَ الرُّجْعٰی تحقیق کہ تیرے رب کی طرف ہی بازگشت سب کی آخرت مین اور وہان اعمال کام آئینگے مال نہین بیت تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال کہ مال تالب گورست بعد ازان اعمال لکھا ہی کہ ابوجہل نے یہ بات کہی کہ اگر مین محمد کو سجدہ مین دیکھون تو اوسکی گردن پہ لات مارون ایک دن حضرت نماز پڑھتے تھے اوسکو خبر کی جلدی سے حضرت کی طرف چلا آپ تک نہ گیا بیچ سے پھر اپھرے کا رنگ اوڑا ہوا اعضا پر لرزہ چڑھا ہوا لوگون نے پوچھا کہ تجھکو کیا ہوا بولا کہ مین نے اپنے اور محمد کے درمیان آگ کی ایک خندق دیکھی اور ایک اژدہا مونہہ پھیلائے ہوے اور پرند جانور پر سے

گیر ملائے ہوئے یہ خبر حضرت کو پہونچی فرمایا کہ اگر وہ میرے پاس آتا تو فرشتے اوسکا ایک ایک عضو اوڑا لیجاتے اور یہ آیت نازل ہوئی
کہ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۝ کیا دیکھا تونے اوسے جو باز رکھتا ہی عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝ بندہ کامل کو کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم ہین جسوقت نماز پڑھتا ہی وہ بندہ اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۝ کیا دیکھا تونے اگر ہو بندہ نماز سے منع کیا ہوا
سیدھی راہ پر اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝ یا حکم کرے خلق کو پرہیزگاری کا تو اوسکو اوس حال سے باز رکھ سکتے ہین اَرَءَيْتَ
اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۝ تکرار تاکید کی جہت سے ہی کہ کیا دیکھا تونے اگر ابوجہل تیری تکذیب کرے یا مطلقا حق بات اور ایمان سے
موڑ پھیرے اور فرمانبرداری کی راہ سے پھرے تو کس قسم کے عذاب کا وہ مستحق ہوگا اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝
کیا نہین جانا ابوجہل نے یعنی نہین جانتا ہی یہ بات کہ بتحقیق خدا دیکھتا ہی اوسکا قصد جو حبیب خدا علیہ التحیۃ والثنا کے ساتھ اوسنے کیا
بزرگون نے کہا ہی کہ کلمہ اَنَّ اللّٰهَ يَرٰى مین وعدہ بھی ہی وعید بھی یعنی ای زاہد عبادت کرکہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور ای فاسق توبہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی
ای ریاکار اخلاص اختیار کر کہ وہ تجکو دیکھتا ہی اور ای زاہد تنہائی مین گناہ کا قصد نہ کر کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہی ایک درویش نے گناہ کرکے
توبہ کی تھی اور ہمیشہ رویا کرتا تھا لوگون نے کہا کہ اتنا کیون روتا ہی خدا غفور و رحیم ہی درویش بولا ہرچند وہ گناہ معاف کرتا ہی مگر اسکی
خجلت کہ اوسنے گناہ جانا اور دیکھ لیا ہی اپنے دل سے کیونکر دفع کرون بیت گیرم کہ تو از سر گناہم گذری ؎ زان شرم کہ دیدی کہ چہ کردم
چہ کنم ؎ فرو سر خجالت درویش زان بود در پیش ؎ کہ گر گناہ بہ بخشند شرمساری ہست ؎ لکھا ہی کہ دوسری بار پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نماز پڑھتے تھے ابوجہل ملعون پہونچا اور بولا کہ ای محمد مین نے تجکو نماز سے منع نہین کیا پس حضرت نے اوسے بہت تہدید فرمائی اور
وعید مین سنائین ابوجہل نے کہا کہ تم مجکو ڈراتے ہو حال آنکہ میری مجلس سب بدوون کی مجلس سے بہت بڑی اور عزتدار ہی اور میری مجلس کے
لوگ بہت زیادہ ہین تو یہ آیت نازل ہوئی کہ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۝ حقا اگر ابوجہل نہ باز آئیگا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایذا
دینے سے تو لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝ ضرور پکڑینگے ہم اوسکو پیشانی کے بالون سے اور دوزخ مین کھینچ لیجائینگے
نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ پیشانی جھوٹی خطاکار پیشانی کا وصف کذب و خطا کے ساتھ اسناد مجازی کے طور پر ہی اور
مراد پیشانی والا ہی یعنی ابوجہل کہ جھوٹا اور خطاکار ہی فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ پس کہ پکارے ابوجہل اپنی مجلس والون کو سَنَدْعُ
الزَّبَانِيَةَ ۝ قریب ہی کہ پکارین ہم دوزخ کے فرشتون کو اوسے دوزخ مین لیجانے کے لیے كَلَّا لَا تُطِعْهُ وہ بات نہین ہی
جو وہ کہتا ہی حکم نہ مان اوسکا نماز ترک کرنے مین یعنی اوسکی مخالفت پر ثابت رہ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ اور سجدہ کر ہمیشہ
خدا کو اور قریب ہو جا حضرت احدیت کے حدیث مین ہی کہ بندہ جسوقت سجدہ مین ہوتا ہی اوسوقت خدا سے بہت قریب ہوتا ہی
اور قرآنی سجدون مین سے چودھوان سجدہ ہی فتوحات مین اسکو طلب قربت کا سجدہ کہا ہی

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ
سورۂ قدر کہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

سجدہ عزہ ۱۴ ۱۹

ایاتہا ۵ رکوعہا ۱ کلماتہ ۱۲۵ حروفہا

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کو خبر دی کہ بنی اسرائیل مین سے ایک شخص ہزار مہینے تک ہتھیار باندھے رہا اور خدا کی راہ مین جہاد کیا اصحاب متعجب ہوکر بولے کہ ہم ایسی چھوٹی عمر مین اتنی بڑی دولت کیونکر حاصل کرسکتے ہین تو حق تعالی نے یہ سورت نازل کی کہ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ بیشک ہمنے بھیجا ہمنے قرآن جسے ذکر کیے ہوے قرآن کی طرف کنایہ فرمانا اوسکی عظمت قدر اور شہرت پر دلالت کرتا ہی یعنی بزرگی اور شرف کے سبب سے اپنی تصریح سے مستغنی ہی اور دوسرے اوسے اوتارنے کو اپنی طرف اسناد فرمایا کہ اوسے ہمنے اوتارا متبرک وقت مین فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ شب قدر مین یعنی اوسکے اوترنے کی ابتدا اس شب مین تھی یا تمام قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اسی شب مین اوترا اور حضرت جبریل علیہ السلام تیئیس برس مین آیت آیت اور سورت سورت وقت کی مصلحت کے موافق دنیا مین لائے وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ اور کس چیز نے علم دیا تجکو کہ تو جانے کہ کیا ہی شب قدر یعنی شرف اور عزت والی رات کہ اوسمین جو کوئی عبادت کرتا ہی وہ معزز اور مشرف ہوجاتا ہی یا اوس رات کو جو نیک کام وقوع مین آتا ہی وہ خدا کے نزدیک قدر والا ہوتا ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ قدر حکم کے معنی مین ہی یعنی اوس رات مین ہر ایک کام کو تقسیم کرتے ہین حکمت کے ساتھ کہ اوسمین نقص راہ نہین پاتا یا قدر تنگی کے معنی مین ہی اسواسطے کہ اوس رات فرشتے اس کثرت سے اوترتے ہین کہ اونپر زمین تنگ ہوجاتی ہی لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ شب قدر بہتر ہی ہزار مہینے سے کہ بنی اسرائیل کے غازی نے ہزار مہینے جہاد کیا اوس شخص کے واسطے بہتر ہی جو اوس شب کو پائے اور عبادت مین فجر کرے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ تعالی کے قول پر شب قدر تمام سال مین دورہ کرتی رہتی ہی اور حضرت شیخ قدس سرہ نے فتوحات مین فرمایا ہی کہ مین نے اس رات کو شعبان اور ربیع الاول مین دیکھا ہی اور اکثر رمضان مین پایا ہی اور اکثر علما اس بات پر ہین کہ شب قدر ماہ رمضان مین ہی اخیر عشرہ مین غالب طاق تہبون مین اصحاب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اکیسوین اور تیئیسوین شب کو اختیار کرتے ہین اور حنفی ستائیسوین شب کو حاصل یہ کہ لیلۃ القدر مین نو حرف ہین اور یہ کلمہ اس سورت مین تین بار مکرر ہی تو نو تینے ستائیس ہوے اور لفظ ہی جو اس سورت کے آخر مین ہی یعنی یہ تو یہ بات آخر قول کی تائید کرتی ہی پس معلوم ہوا کہ شب قدر ستائیسوین شب ہی اور شب قدر پوشیدہ رکھنے مین حکمت یہ ہی کہ سب شبون کی تعظیم کیجائے اور اونمین بندے عبادت کرتے رہین

بیت ای خواجہ چہ جوئی ز شب قدر نشانی ۔ ہر شب شب قدرست اگر قدر بدانی

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا اوترتے ہین فرشتے زمین پر یا آسمان دنیا پر اور جبریل علیہ السلام اونکے ساتھ اس سبب کہ شب مین ہوتے ہین اور حدیث مین ہی کہ فرشتون کے ساتھ ایک بڑا فرشتہ اوترتا ہی کہ روح اوسکا نام ہی یا فرشتون کی ایک قسم کہ اوسے روح کہتے ہین یا بنی آدم کی نسبت یا عیسی روح اللہ علیہ السلام فرشتون کے ساتھ اوترتے ہین حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ کی تفسیر مین مذکور ہی کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح اوترتی ہی تحصائر مین فرمایا ہی کہ جبریل علیہ السلام اون فرشتون کے ساتھ زمین پر آتے ہین جنکو اہل زمین سے علاقہ اور آشنائی ہی اور مومنون کے گھرون مین جاتے ہین اور جبریل علیہ السلام مومنون سے مصافحہ کرتے ہین اور اونکے مصافحہ کی علامت یہ ہی چمک اوٹھنا بدن پر روئین کھڑے ہوجانا قلب کی رقت آنکھون کے آنسو اور اس رات کے شرف کے واسطے کہ ملائکہ روح سمیت زمین پر آتے ہین بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۙ خدا کے حکم سے ایک بڑے کام کو جسکا خدا نے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

معانقہ منہ للمتاخرین

ثلث عشر



حکم فرمایا ہی یا ہر کام خیر و برکت والے کے لیے سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ ع سلامتی ہی سب آفتوں سے شب قدر کو مفید ہ صبح نمود ہونے تک عالمون اور عارفون کو اس سورت سے اسرار کھلے ہین کما و عکا ایک شمہ جواہر التفسیر مین مذکور ہی

سورۃ البینۃ مدنیۃ مئۃ و ثمانی ایات	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَمَانِيْ اٰيَاتٍ
سورہ بینہ مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ آٹھ آیتین ہین

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب مین سے یعنی یہود و نصاریٰ وَالْمُشْرِكِيْنَ منفكين اور عرب کے مشرکون مین سے باز رہنے والے کفر سے حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۙ اوسوقت تک کہ آئی اونکے پاس دلیل کھلی ہوئی رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ رسول خدا کی طرف سے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین يَّتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ پڑھتا ہی اپنی امت پر صحیفے پاک جھوٹ اور بہتان سے یعنی قرآن اور اوسے تعظیم کے واسطے صحیفے فرمایا اسلیے کہ سب صحیفون کے اسرار اوسمین جمع ہین فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۭ اون صحیفون مین نوشتے ہین صحیح اور درست یعنی احکام اور نصیحتین ہین اس آیت سے مقصود یہ ہی کہ اہل کتاب اور مشرک اپنے قدیم دین اور آئین پر تھے یہانتک کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپنے اونکو ایمان کی طرف بلایا تو بعضے توفیق الٰہی کی مدد سے دولت ایمان کو پہونچے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اور نہین متفرق ہوے یعنی نہین اختلاف کیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مین اون لوگون نے جو کتاب دیے گئے ہین اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَاۗءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ مگر بعد اسکے کہ آئے اونکے پاس پیغمبر علیہ السلام یعنی آپکے مبعوث ہونے کے قبل سب آپکی تصدیق پر متفق تھے جب آپکو پیغمبری ہوئی تو مختلف ہوگئے بعضے ایمان لائے اور بعضے کافر ہوگئے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ اور نہین حکم کیے گئے ہین اہل کتاب مگر یہ کہ عبادت کرین اللہ کی مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۝ خالص پاک کرنے والے خدا کے واسطے اپنا دین یعنی شک اور الحاد سے پاک رہین حُنَفَاۗءَ میل کرنے والے باطل عقیدون سے دین اسلام کی طرف وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ اور یہ حکم کیے گئے ہین کہ ادا کرین نماز فرض اوسکے وقتون پر وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ اور دین زکوۃ واجب اوسکے محل پر وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ اور جسپر وہ مامور ہین یہ دین ملت صحیح اور درست ہی اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا تحقیق کہ جو لوگ نہ ایمان لائے مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ مین سے وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ اور شرکین یعنی بت پرستون مین سے وہ آتش دوزخ مین ہونگے قیامت کے دن خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے اوسمین اُولٰۗىِٕكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۭ وہ لوگ وہ تو بدتر ہین تمام مخلوقات سے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لا اور کام کیے اونھون نے اچھے اور پاک اُولٰۗىِٕكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۭ وہ لوگ وہ تو بہتر ہین سب مخلوقات سے جَزَاۗؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جزا اونکی جو بہتر ہین خلائق ہین اوسکے رب پاس جَنّٰتُ عَدْنٍ بہشتہاے باغ ہین قیام کرنے کے کہ جاری ہین مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ نیچے سے اونکے درختون کے نہرین اسواسطے کہ باغ بے نہر جاری کے

نہ ہونا چاہیے خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا رہنے والے ہیں جنتوں میں ہمیشہ ابدًا خلود کی تاکید ہے رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ راضی ہوگا اللہ اونسے اور اونکی عبادتوں سے وَرَضُوْا عَنْهُ اور راضی ہونگے وہ خدا سے ثواب بے حساب پانے کے سبب سے اور منتہائے مرادات اور غایت غایات یعنی دولت دیدار کہ مطلب اعلیٰ اور مقصد اقصیٰ ہے وہ اونکو عطا فرمائینگے بیت دارند ہر کس از تو مرادے و مطلبے مقصود و ماز دنیا و عقبیٰ لقائے تست ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ع یہ جو مذکور ہوئی بہشت اور رضامندی اوس شخص کے واسطے ہے جو ڈرے خدا کے غضب اور عذاب سے اور جو کام ثواب کے موجب ہیں اونمیں مشغول رہے

ع ۱



سورۃ الزلزال مدنیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَهِیَ ثَمَانِیْ اٰیَاتٍ

سورۂ زلزال مدنیہ ہے اور اوسمیں آٹھ آیتیں ہیں شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ جب ہلائی جائے زمین ہلانا اپنا کہ تفخۂ اولیٰ یا ثانیہ کے قریب مقرر ہے کہ اوسکے سبب سے زمین ٹوٹ پھوٹ جائیگی وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ اور نکالیگی زمین اپنے بھاری بوجھ کہ مُردوں کے جسم اور دفینے اور جواہر ہیں یعنی اپنے اندر سے نکالکر باہر ڈالدیگی وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ اور کہیگا انسان یعنی کافر کیا ہے زمین کو کہ اوسمیں جو کچھ پوشیدہ تھا اوسے باہر کیے دیتی ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ الانسان عام ہے یعنی سب آدمی یہ بات کہینگے یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۝ اوسدن کہیگی زمین اپنی خبریں زبان حال سے اور بہت صحیح یہ بات ہے کہ حق تعالیٰ زمین کو گویائی عطا فرمائیگا اور وہ خبریں بیان کریگی اپنا ہلنا اور مدفون چیزوں کا باہر پھینک دینا یا جو عمل وسیر بندگان خدا نے کیے ہیں وہ بیان کردیگی بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۝ بسبب اسکے کہ تیرا رب حکم کریگا اوسکو اور اجازت دیگا کہ لوگوں نے جو تجھپر کام کیے ہیں اوسکی خبر دے یَوْمَئِذٍ یَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۝ اوسدن پھیرینگے اور باہر نکل آئینگے لوگ موقف حساب سے پراگندہ یعنی گروہ گروہ بعضے داہنی طرف بعضے بائیں طرف لِّیُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۝ تاکہ دکھائے جائیں اپنے اعمال کی جزا اسباب نزول میں لکھا ہے کہ دو آدمی تھے ایک تو سائل کو کپڑا اور نوالہ نہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ تھوڑی چیز ہے بہت خیر کرنا چاہیے تاکہ اوسپر اجر ملے اور دوسرا اپنے گناہ کو کم جانتا تھا اور کہتا تھا کہ چھوٹے گناہ پر مجھسے مواخذہ نہوگا بلکہ کبیرہ گناہوں پر بندے کو عذاب کرینگے حق تعالیٰ نے ان دونوں کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی کہ

ع ۲

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ پھر جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر نیک دیکھیگا اوسکی جزا وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝ اور جو کوئی عمل کرے چھوٹی چیونٹی کے برابر برا پائیگا اوسکی جزا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی مومن اور کافر نہیں جو دنیا میں کچھ نیکی یا بدی کرتا ہے مگر حق تعالیٰ اوسکا عمل قیامت کے دن اوسے دکھائیگا مگر مومن کے برے کام بخشدیگا اور اوسکے نیک کاموں کی جزا عطا کریگا اور کافر کی نیکیاں رد کردیگا اور بدیوں پر اوسکو عذاب میں مبتلا کریگا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ قرآن میں بڑی محکم آیت یہ ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آیت کو جامعہ فاذہ کہتے تھے عین المعانی میں ہے کہ صعصعہ بن ناجیہ رضی اللہ عنہ کہ فرزدق کے

دادا تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ جو کچھ آپ پر نازل ہوتا ہے میرے سامنے پڑھیے تو حضرت نے یہ آیت اونکے سامنے پڑھی وہ بولے کہ خیر ہی خیر ہی بس ہے جب کسی نے یہ بات جان لی کہ اوس میدان عظیم الشان میں فرزند فرزند پوچھینگے اور پوچھنے کو کسی طرح کچھ نہ چھوڑینگے تو وہ ضرور آج اپنے حساب میں مشغول ہوگا اور حَاسِبُوا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوا کا نکتہ ہر وقت اپنے پیش نظر رکھیگا قطعہ

حساب کار خود امروز کن کہ فرصت ہست ۔ زخیر و شر بنگر تا چہ است حاصل تو ۔ اگر نقد نکوئی تو انگری خوش باش ۔ وگرنہ جز بدی نیست کہ بر دل تو

سورۃ العٰدیٰت مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی احدیٰ عشرۃ اٰیۃ
سورہ عادیات مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے	اور وہ گیارہ آیتیں ہیں

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منذر بن عمر انصاری رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر صحابہ کے ساتھ قبیلہ بنی کنانہ میں بھیجا اور حکم دیا کہ فلاں روز صبح کے وقت چاہیے کہ اوپر پہونچو اور غارت کرو اور فلاں روز پھر آؤ اونھوں نے ایسا ہی کیا اور پھرنے میں ایک بڑا بانی اور حرج کی وجہ سے توقف ہوا منافقوں نے زبان دراز کی اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ وہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا اور کوئی نہ باقی رہا کہ اونکی خبر پہونچائے یہ بات مومنوں نے سُنی غمگین ہوے حق تعالیٰ نے اوس فوج کے حال سے مومنوں کے خوشدل ہونے کے واسطے یہ سورت بھیج کر خبر دی کہ وَالْعٰدِیٰتِ ضَبْحًا قسم دوڑنے والے گھوڑوں کی کہ دوڑتے وقت سانس لیتے ہیں سانس لینا ایسی آواز کے ساتھ کہ وہ ہنہنانا نہیں ہے فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا پھر قسم آگ جھاڑنے والوں کی پتھر سے اپنے سُموں کی ٹھوکر سے یعنی نعل بندھے سُم کے نیچے پتھر آنے سے آگ جھاڑتے ہیں آگ جھاڑ کر فَالْمُغِیْرٰتِ صُبْحًا پھر قسم غارت کرنے والوں کی صبح کے وقت اس سے اون گھوڑوں کے سوار مراد ہیں فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا پس اوٹھایا اون گھوڑوں نے تو رکے ترکے غبار اوس قبیلہ کے کنارے فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا پھر اوسی وقت بیچ میں گھس گئے ایک گروہ دشمن کے اِنَّ الْاِنْسَانَ تحقیق کہ انسان اس سے ابن اُبی منافق اپنے گروہ سمیت مراد ہے کہ لوگوں میں بدگمانی ڈالتا تھا یا مطلق انسان مراد ہے لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ اپنے رب کے واسطے ناشکر گزار ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ آیت ابو حاجب کی شان میں ہے امام ابو اللیث رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ عرب میں تین آدمی ایک وقت میں ایک ایک صفت میں یگانہ تھے اَشْعَث طمع میں ابو حاجب بخل میں حاتم سخاوت میں تو حق تعالیٰ قسم کھاتا ہے کہ ابو حاجب بخیل ہے اور کم خیر اور بعضوں نے کہا ہے کہ کنود وہ ہے جو رنج و محنت کو تو شمار میں لائے اور عیش و راحت کو یاد نہ کرے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ کنود وہ ہے جو تنہا کھائے دوسرے کو نہ دے لونڈی غلام کو مارا کرے وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ اور تحقیق کہ خدا اوسکے بخل اور ناشکری پر البتہ گواہ ہے یا انسان اپنے کنود ہونے پر گواہ ہے اس جہت سے کہ کنود ہونے کا اثر اوس سے ظاہر ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ اور یعنی انسان مال کی محبت کے واسطے البتہ سخت ہے یعنی اوسکا بخل نہایت کو پہونچ گیا شیخ الاسلام قدس سرہ نے فرمایا کہ اگر مال کو تو دوست رکھتا ہے تو دے ڈال کہ پھر تجھکو دین اور

وارث کے واسطے نہ چھوڑ کہ داغ حسرت تیرے دل پر رکھین نظم مال ہمان بہ کہ بیاران دہی ٭ گرنہ دہی بہ کہ بخاکش نہی ٭ زر زیبے منفعت ست
ای حکیم ٭ بہر نہادن چہ سفال وچہ سیم ٭ بیت زر از بہر خوردن بود ای پسر ٭ برائے نہادن چہ سنگ وچہ زر ٭ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا
بُعْثِرَ کیا نہین جانتا ہی انسان کہ جب ظاہر ہوگا اور باہر نکالا جائیگا مَا فِی الْقُبُوْرِ ۙ وہ جو قبرون مین ہی یعنی مُردے
وَحُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ اور حاصل کیا جائیگا جو کچھ سینون مین ہی یعنی اونسے درمیان مین لائینگے اور اوسکا خیر و شر
متمیز کر دینگے تو اوسوقت خدا جزا دیگا اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ تحقیق کہ اونکا رب اونکے اقوال اور افعال یَوْمَئِذٍ لَّخَبِیْرٌ ۝
اوس روز یعنی قیامت کے دن البتہ جاننے والا ہی اور جزا دینے پر قادر ہی

ع ۱۱

ایاتہا ۱۱ کلماتہا ۳۰ حروفہا ۱۰۰ ارباعہا ۱

سورۃ القارعۃ مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وھی احدی عشرۃ ایۃ

سورۂ قارعہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی | اور وہ گیارہ آیتین ہین

اَلْقَارِعَةُ ۙ ٹھونکنے والا مَا الْقَارِعَةُ ۚ کیا ہی ٹھونکنے والا وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۚ اور کس چیز نے
تجھکو جاننے والا کیا کہ تو جانے کہ کیا ہی ٹھونکنے والا اس سے قیامت کا دن مراد ہی کہ دلون کو ہول و ہیبت سے ٹھونکیگا یَوْمَ یَكُوْنُ
النَّاسُ جسدن ہونگے لوگ اوٹھنے اور دوڑنے کی شدت مین كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ پراگندہ پتنگون کے مانند یا ٹیڑی دل کی
طرح کہ اکٹھا نکلتی ہین اور پامال اور پریشان حال ہو جاتی ہین وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ اور ہونگے پہاڑ اون کے ہول سے كَالْعِهْنِ
الْمَنْفُوْشِ ۚ جیسے اون رنگین دھنکی ہوئی دھنیے کی دھنکی سے یعنی اوس دن کے ہول سے پہاڑ اجزاے متفرق ہو کر ہوا پر اوڑ جانے مین
رنگین دھنکی ہوئی اون کے مثل ہونگے اسواسطے کہ رنگنے سے اون نرم اور سست ہو جاتی ہی اور پھر دھنکنے سے جلد متفرق اور منتشر ہو جاتی ہی
فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ پھر اوسدن جسکے عمل کی ترازو مین بھاری ہونگی یعنی اوسکی نیکیون کا پلہ جھکا ہوگا فَهُوَ فِیْ
عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۙ تو وہ زندگانی پسندیدہ مین ہوگا وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ اور وہ جسکے اعمال کی
ترازو مین ہلکی ہونگی اسطرح کہ وہ نیکیان رکھتا ہی نہوا اوسکی برائیان نیکیون پر غالب ہون فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ ۙ تو اوسکی جگہ ہاویہ ہی
اور وہ دوزخ کے سب درکون کے نیچے والا درکہ ہی وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ۙ اور کس چیز نے بتایا تجھکو کہ کیا ہی ہاویہ نَارٌ
حَامِیَةٌ ۝ آگ ہی دہکتی ہوئی یعنی سوزش مین نہایت کے درجہ پر پہونچی ہوئی

ع ۱۱

ایاتہا ۸ کلماتہا ۲۹ حروفہا ۱۲۳ ارباعہا ۱

سورۃ التکاثر مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وھی ثمان ایات

سورۂ تکاثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی | شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی | اور وہ آٹھ آیتین ہین

لکھا ہی کہ بنی عبد مناف اور بنی سہم نے ایک دوسرے پر قبیلہ کے لوگون کی کثرت پر تفاخر کیا ہر ایک نے اپنے قبیلے کے لوگون کا شمار کیا
تو بنی عبد مناف کے لوگ زیادہ نکلے بنی سہم بولے کہ ہمارے لوگ جاہلیت مین بہت قتل ہو گئے ہم مُردے اور زندے سب ملا کر

شمار کرتے ہین جب اسطرح شمار کیا تو ہنی سہم کے لوگ تین خانوادہ زیادہ نکلے تو حق تعالیٰ نے یہ آیت بھیجی اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ کیا غافل اور مشغول کیا تمکو قوم کی کثرت پر فخر کرنے حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝ یہانتک کہ آئے تم قبرستانون مین اور مُردون کو شمار کیا اور بعضون نے یہ معنی کہے ہین کہ تم مال اور اولاد کی زیادتی مین غافل اور مشغول ہوے اور امور معیشت مین مستغرق ہوے یہانتک کہ مرکر قبرستان مین آئے كَلَّا ایسا نہ چاہیے کہ عاقل کی ہمت دنیا مین مصروف ہو اور آخرت کو بھول جائے کہ ناگاہ اجل آپہونچے اور پھر ندامت سے کچھ فائدہ نہو قطعہ روزے کہ اجل کند شبیخون ✤ البتہ بباید از جہان رفت ✤ گر دل نہ بود اسیر دنیا ✤ آسان رہ آنجہان توان رفت ✤ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ قریب ہی کہ جانوگے تفاخر اور تکاثر کا انجام یعنی مرتے وقت ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پھر حقا کہ جلدی جانوگے اپنی خطا قبرون سے اوٹھ کر منتشر ہوتے وقت كَلَّا ایسا نہ چاہیے کہ زندہ اور مردہ پر فخر اور مباہات کرو لَوْ تَعْلَمُوْنَ اگر جانو کہ کیا حال درپیش رکھتے ہو عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ جاننا یقین کا کہ کچھ شک وشبہہ نرہے تو البتہ مفاخرت اور مکاثرت سے تمکو باز رکھے لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ قسم خدا کی کہ دیکھوگے تم دوزخ کو اول دُور سے جسوقت کہ اوسے میدان حشر مین لائینگے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا پھر ضرور ضرور دیکھوگے تم اوسکو عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ دیکھنا یقین کی آنکھ سے جب کہ اوسمین داخل ہوگے ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ پھر البتہ پوچھے جاؤگے يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ اوس روز حساب کے وقت اون نعمتون سے جنمین مشغول ہوکر عبادتون سے باز رہے یہ خطاب خاص اوس دنیادار کی طرف ہی جسکو دنیا نے دین سے باز رکھا اور بعضون نے کہا ہی کہ کافر مخاطب ہین اور بہت صحیح یہ بات ہی کہ عام رکھین اسواسطے کہ جسے جو نعمت حاصل ہی اوس سے اوسکے شکر کا سوال ہوگا اور بعض نے نعمت کو ٹھنڈے پانی کے ساتھ خاص کیا ہی اور تر خرمے یا ٹھنڈے سائے یا نیند کے مزے یا اعتدال خلق یا اسلام یا تخفیف شرائع یا قرآن کے ساتھ اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ وہ نعمت صحت اور فراغت ہی بیت فارغ دلت ہست و تنیروے تن ✤ چو میدان فراخ ست گوے بزن ✤ اسواسطے کہ حدیث مین ہی کہ دو نعمتین ہین کہ بہت لوگ اونکی بابت نقصان مین ہین اور اونکی قدر نہین جانتے ایک صحت دوسری فراغت عین المعانی مین ہی کہ نعمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین اور سب سے اونکی ملت اور اتباع سنت کا سوال کیا جائیگا بیت چہ نعمتی ست بزرگ از خدا کہ بر ثقلین ✤ سپاسداری این نعمت ست فرض العین ✤

ع ۸

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
سورۂ عصر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین



لکھا ہی کہ ابو الاشدین نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ بات کہی کہ ای ابو بکر تمنے نقصان کیا کہ اپنے اجداد کا دین چھوڑ دیا اور بتون کی عبادت سے ہاتھ کھینچا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ وہ زیانکار نہین جو خدا اور رسول کی بات سُنے اور نیک کام کرے بلکہ بڑا زیانکار وہ ہی جو بُت پوجے اور شیطان کی متابعت کرے حق تعالیٰ نے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے جواب باصواب کے موافق یہ سورت بھیجی کہ وَالْعَصْرِ ۙ قسم زمانہ کے خدا کی یا زمانہ کی کہ بہت

عجیب باتون کو شامل ہی یا نماز عصر کی قسم یا ہر پیغمبر کے عصر کی قسم یا تمہارے عصر کی قسم یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب عصرون یعنی زمانون سے افضل ہی کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ یعنی ابو الاشد عن یا ابو جہل یا سب آدمی لَفِیْ خُسْرٍ البتہ نقصان مین ہین نا پائدار مطلب مین عمر ین صرف کرنے کے سبب بیت مدہ بیہودہ نقد عزیز عمر زدست ؎ کہ بیرون ازین کمی و مترازدار سود ؎ تو یہ مشرک سب عمر ضائع کرنے والے اور زیانکار ہین اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور کیے اونھون نے کام اچھے وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ اور نصیحت کی اونھون نے ایک دوسرے کو صحیح اور درست کام کی کہ وہ طریق حق پر قائم رہنا ہی یا صحیح کلام پر کہ وہ قرآن ہی وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۠ اور نصیحت کی ہی اونھون نے ایک دوسرے کو صبر کرنے کی طاعت پر یا مصیبت سے اور بعضے مفسر کہتے ہین کہ لَفِیْ خُسْرٍ ابو جہل کے حال سے کنایہ ہی اور اٰمَنُوْا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی صفت کی طرف ایما ہی اور وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فعل کی طرف اشارہ ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ کی بات سے خبر دیتا ہی اور وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی عادت سے حکایت کرتا ہی

ع ۳



سورۃ الہمزۃ مکیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ تِسْعُ اٰیَاتٍ
سورۂ ہمزہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ نو آیتین ہین

لکھا ہی کہ اخنس بن شریف رسول مقبول کا عیب آپکے حضور مین کرتا اور ولید بن مغیرہ الٰہی غیبت کرتا حق تعالی نے اونکے بارہ مین آیت بھیجی کہ وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ واے ہر عیب کرنے والے لُّمَزَۃٍ ۙ غیبت کرنے والے کو یا واے اوسپر جو طعن کرنے والا ہو اور ہاتھ اور آنکھ سے اشارہ کرنے والا ہو الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَہٗ ۙ وہ جسنے جمع کیا مال اور گنا اوسکو یا اوسکے شمار کو نگاہ رکھا یَحْسَبُ اَنَّ مَالَہٗٓ اَخْلَدَہٗ ۚ گمان کرتا ہی کہ اوسکا جمع کیا ہوا مال اوسے ہمیشہ رکھیگا دنیا مین کَلَّا لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ ۖ ایسا نہین جو کہ آدمی گمان کرتا ہی البتہ ڈالا جائیگا حطمہ مین اور حطمہ دوزخ کے ایک درکہ کا نام ہی کہ اوسمین جو کچھ پڑتا ہی فورا شکست اور سوخت ہو جاتا ہی وَمَآ اَدْرٰىکَ مَا الْحُطَمَۃُ ۔ اور کس چیز نے جاننے والا کیا تجکو تا کہ تو جانے کہ کیا ہی حطمہ نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ ۙ آگ ہی اللہ کی جلائی ہوئی یعنی خدا نے وہ آگ جلائی ہی اپنی قدرت سے اور جو حق تعالی جلائے اوسے کوئی دوسرا نہین بجھا سکتا بیت چراغے را کہ ایزد بر فروزد ؎ ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد ؎ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَۃِ ۔ وہ آگ ہی کہ چڑھیگی اور غالب ہو جائیگی دلون پر اور دلون کے اندر سما جائیگی آور کافرون کے دل کے ساتھ اس آگ کا خاص ہونا اس جہت سے ہی کہ کافرون کے دل عقائد نا بائستہ اور اخلاق ناشائستہ کی جگہ ہین

ع ۱

اِنَّھَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ ۙ تحقیق کہ وہ آگ یعنی اوس آگ کا سکان کافرون پر بند کیا گیا ہی فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ ۔ لمبے ستونون سے یعنی اوس درکہ کا دروازہ بند کیا ہی اور ستون اڑا کر مضبوط کر دیا ہی کہ ہر ایک نہ کھول سکے اور یہ اشارہ ہی آگ مین اونکے ہمیشہ رہنے کا صاحب کشف الاسرار نے فرمایا ہی کہ جو آگ دل مین راہ پائیگی وہ عجب کی آگ ہی حسین منصور

قدس سرہ نے فرمایا کہ ستر ہزار نار اللہ القہار قدرۃ میرے باطن میں لگائی یہانتک کہ تمام سوختہ ہوگیا ماکاہ ایک شرر مقدحۃ النار الحطم سے نکلا اور اوس جلے ہوئے میں جا پڑا اب کوئی جلا ہوا چاہیے کہ ہماری سوزش سے خبر دے بیت ای شمع بیا تا من تو راز کوئیم ٭ کا حوال دل سوختہ ہم سوختہ داند

سورۃ الفیل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس ایات
سورۂ فیل مکہ معظمہ میں نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پانچ آیتیں ہیں



سیر کی کتابوں میں معتبر نقلوں کے ساتھ مذکور ہے کہ ابرہہ جو نجاشی کی طرف سے یمن کا والی تھا اوسنے حج کے موسم میں دیکھا کہ لوگ اطراف وجوانب سے مکہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور معلوم کیا کہ اونکا مقصد خانۂ کعبہ کی زیارت ہے نخوت اور تکبر کی ہوا اوسکے دماغ میں سمائی داعیہ کیا کہ خانۂ خدا کے مقابلہ میں ایک گھر بنائے اور حاجیوں کو اوسکی طرف متوجہ کرے صنعاء میں سنگ مرمر سے ایک کلیسا منقش بنایا اور قلیس نام رکھا اور اوسکے در و دیوار زر و جواہر سے مرصع اور مزین کیے اور ملک یمن میں لوگوں کے گروہ کو اوسکے طواف کی تکلیف دی یہ صورت اگرچہ قریش کو شاق تھی مگر صبر کے سوا اونکو چارہ نہ تھا بنی کنانہ میں سے ایک شخص اوس گھر کی خدمت میں مشغول ہوکر وہاں کا مجاور بنا ایک شب اوس محدث یعنی نئے بنائے ہوئے گھر کو حدث سے آلودہ کرکے بھاگا یہ خبر شہرۂ آفاق ہوئی اور لوگوں کی طبیعت اوس گھر کے طواف سے متنفر ہوئی ابرہہ یہ حال سُنکر بگڑا اور لشکر بڑے بڑے قوی اور مہیب ہاتھیوں سمیت جمع کیا اور حرم محترم کو خراب کرنے کے قصد سے مکہ معظمہ کی طرف چلا اور محمود ایک ہاتھی اتنا بڑا تھا جیسے پہاڑ کا ٹکڑا بیت بہ ہیکل قوی راست چون کوہ قاف ٭ چو شیر غرین چابک اندر مصاف ٭ اس ہاتھی کو ابرہہ نے اپنے ساتھ لیا اور مکہ معظمہ کے گرداگرد قریش کے مواشی لوٹ لیے مکہ معظمہ کے بڑے آدمی اور بزرگ لوگوں نے پہاڑوں پر آڑ پکڑی ابرہہ نے صبح سویرے لشکر مہیا کیا اور ہاتھیوں کو اوبھارا اور لگا کر مکہ معظمہ کی طرف چلا پس محمود ہاتھی نے شہر مکہ کی دیوار کی طرف سے مونہہ پھیرا اور لشکر گاہ کی طرف مونہہ کیا ہر چند فیلبانوں نے کوشش کی کہ مکہ معظمہ کی طرف اوسے پھیریں مگر وہ نہ پھرا اوسکے پھرنے سے اور ہاتھی بھی آگے نہ بڑھے یہ حال دیکھ کر ابرہہ عاجز آیا اور گروہ قریش پہاڑوں کے اوپر سے دیکھنے لگے کہ کیا حال ہوتا ہے ناگاہ دریا کے کنارے سے دیکھا کہ غول کے غول سیاہ چڑیاں اونکی سبز گرد زمین نمودار ہوئیں اور حملہ کرکے اوس لشکر پر پتھر برسائے پس ایک دم میں وہ تمام لشکر ہلاک اور تباہ ہوگیا جیسا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ کیا نہیں جانا تو نے کہ کیسا کیا تیرے رب نے بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ہاتھی والوں کے ساتھ یعنی ابرہہ اور اوسکے لشکر کے ساتھ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ کیا نہیں کیا اور نہیں ڈالدیا اونکے مکر کو جو کعبہ شریف خراب کرنے کے واسطے اونھوں نے کیا فِيْ تَضْلِيْلٍ تباہی اور بطلان میں وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ اور بھیجا اونپر دریائے ہند کے کنارے کی طرف سے طَيْرًا اَبَابِيْلَ چڑیاں غول غول اونکی چونچوں چڑیوں کی اور پنجے کُتّے کے سے اور مسرور ندوں کے مثل اور بعض نے کہا ہے کہ چڑیاں سبز تھیں اور اونکی چونچیں زرد تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ میں ڈالتی تھیں اوس لشکر پر پتھر کنکر سے یعنی مٹی خشک ہوکر پتھر ہوگئی تھی فَجَعَلَهُمْ

ع ۵

كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝ ع تو کر دیا خدا نے اون لشکریون کو اون کنکریون کے سبب سے مثل گھاس کھائی ہوئی کے یعنی وہ مردہ افسردہ نیست ونابود پڑے تھے یہ اون لوگون کی ہلاکت سے کنایہ ہی لکھا ہی کہ ہر چڑیا تین کنکریان لیے تھی ایک چونچ مین دو دونون پنجون مین کافر کے جس عضو پر کنکری پڑتی دوسری طرف پار ہو جاتی تھی اور ہر کنکری پر اون سنگدلون سے ایک ایک کا نام لکھا تھا جنھون نے کعبہ شریف کو خراب کرنے کا ارادہ کیا تھا ابرہہ شکست کھا کر تنہا بھاگا اور نجاشی کے سامنے جا کر گر پڑا جس چڑیا کی چونچ مین ابرہہ کے نام کا پتھر تھا اوسے مارنے کو مکہ سے حبشہ تک اوسکے ساتھ تھی اور نجاشی کے دربار مین ابرہہ کے سر پر وہ چڑیا اوڑتی تھی جب ابرہہ نے کیفیت بیان کی اور نجاشی نے تعجب کی راہ سے پوچھا کہ کیسی چڑیان تھین جنھون نے اتنے لشکر والون کو ہلاک کر ڈالا اوس حال مین ابرہہ کی نظر اوس چڑیا پر پڑی بولا کہ ای بادشاہ اونمین سے ایک چڑیا یہ ہی بس اوسی دم اوس چڑیا نے اوسکے نام کی کنکری اوسکے سر پر چھوڑ دی بدن کے پار تھی نجاشی کے دیکھتے ہی دیکھتے ابرہہ ہلاک ہو گیا اور یہ حال دیکھ کر نجاشی کے دل مین عبرت جم گئی بیت نوشت خامۂ تقدیر بر جریدۂ دہر ۔ خط کہ فاعتبروا یا اولی الابصار ۔

سورۃ القریش مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

سورۂ قریش مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

اور وہ چار آیتین ہین

امام زاہدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ قریش تجارت کے واسطے دو سفر کرتے تھے جاڑے مین یمن کی طرف اور گرمی مین شام کی طرف لوگ انکو اہل حرم کہتے تھے اور انکی حرمت کرتے تھے اور صحیح روایت یہ ہی کہ نضر بن کنانہ کا لقب قریش ہی عرب مین جسکا نسب نضر سے ملتا ہی وہ قریش ہی اور نسبون کے بعضے عالم اس بات پر ہین کہ فہر بن مالک کا لقب قریش ہی کہ نضر کے پوتے ہوتے ہین تو حق تعالی نے اونپر نعمت ثابت کرنے کو یہ سورت نازل کی اور کہا کہ تعجب کرو لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝ الف لام کے واسطے ملنے قریش کے ایک دوسرے سے اور ملانا رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝ سفر مین جاڑے اور گرمی کے اور اونکے پوجے کے واسطے کہ بت پوجتے ہین یعنی تعجب کا محل ہی کہ مین نے تو اونکو یہ نعمت اور حرمت دی اور وہ میری عبادت چھوڑ کر بتون کی پرستش مین مشغول ہین فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝ پس چاہیے کہ عبادت کرین اس گھر کے رب کی کہ یہ گھر تعظیم کیا گیا ہی اور قریش کی تعظیم بھی اسی گھر کی بدولت ہی الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ وہ رب جسنے کھانا دیا اونکو ان دو سفرون کی بدولت مِّنْ جُوْعٍ ع ۝ بھوک سے بچایا وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝ ع اور بے خوف کر دیا (آیۂ مجازی ۱۲) اونکو اس حرم محترم کی بدولت اونکے خوف سے جو مکہ معظمہ کے گرد ہین اور ایک دوسرے کو لوٹتے مارتے ہین

ع ۴

سورۃ الماعون مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

سورہ ماعون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

اور وہ سات آیتین ہین

مفسر اس بات پر ہین کہ اس سورت مین سے نصف اول کافرون کی شان مین ہی اور نصف اخیر منافقون کے باب مین لکھا ہی کہ ابوجہل ملعون قیامت کی تکذیب کرتا اور جب کسی یتیم کا وصی ہوتا اور یتیم اپنے مال مین سے کھانا کپڑا مانگتا تو یہ ظالم اوس یتیم کو مار کر نکالدیتا اور ہمیشہ لوگون کو خرچ کرنے سے باز رکھتا حق تعالی نے فرمایا کہ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ کیا دیکھا تو نے اوسکو جو تکذیب کرتا اور روز جزا کی اور اوس روز کو باور نہین کرتا یعنی ابوجہل فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝ پس وہ وہ شخص ہی جو ظلم اور جبر کے ساتھ دفع کرتا ہی اور جھڑکا دیتا ہی یتیم کو اور بعضون نے کہا ہی کہ ابوسفیان یا ولید نے ایک اونٹ ذبح کیا اور اوسکے حصے کر رہا تھا ایک یتیم نے اوس سے حصہ مانگا اوسے لاٹھی سے مارا تو حق تعالی اوسکی مذمت فرماتا ہی کہ وہ کافر مارتا ہی یتیم کو وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ اور رغبت نہین دیتا اپنے لوگون کو فقیر محتاج کو کھانا دینے پر یعنی نہ خود دیتا ہی نہ دوسرے کو دینے کے واسطے کہتا ہی بلکہ نیک کام کرنے کو منع کرتا ہی نظم چون زکرم سفلہ بود برکران ✤ منع کند از کرم دیگران ✤ سفلہ نخواہد دگرے را بکام ✤ خس نگذارد کسے را بجام ✤ پھر منافقون کی شان مین فرماتا ہی کہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ پس سختی عذاب کی ریاکار نمازیون کے واسطے یعنی ابن ابی اور اوسکے یارون کے واسطے الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝ وہ لوگ جو اپنی نماز سے بیخبر ہین اور غفلت کرنے والے یعنی نماز کو شمار مین نہین لاتے اور فقط لوگون کے سامنے ہی نماز ادا کرتے ہین مراد یہ ہی کہ منافق لوگ تنہائی مین نماز کی پروا نہین کرتے ہین اور جب مسلمانون کی صحبت مین پہونچتے ہین تو شرائط اور آداب کے ساتھ نماز پڑھتے ہین بیت کلید در و نوخ ست آن نماز ✤ کہ در چشم مردم گزاری دراز ✤ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝ وہ لوگ کہ وہ ریا کرتے ہین اپنے کام مین لوگون کی تعریف کی امید پر وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝ اور باز رکھتے ہین مال زکوۃ کو یعنی مستحقون کو نہین دیتے اور بعضون نے کہا ہی کہ ماعون گھر کا اسباب ہی کہ لوگ باہم اوس سے ایک دوسرے کا کام نکالتے ہین جیسے دیگ کاسہ کلہاڑی بلچہ وغیرہ اور ایک قول یہ ہی کہ ماعون تین چیزین ہین کہ اونھین روک رکھنا نہ چاہیے آگ پانی نمک

ع ۱

سورۃ الکوثر مکیۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

سورۂ کوثر مکہ معظمہ مین نازل ہوئی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی

اور وہ تین آیتین ہین



معالم مین ہی کہ عاص بن وائل نے جناب رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم سے باب بنی سہم کے پاس ملاقات کی تھوڑی دیر باتین ہوتی رہین پھر حضرت تو باہر تشریف لیگئے اور عاص مسجد مین آیا چند رؤساے قریش جو مسجد مین بیٹھے تھے اونھون نے عاص سے پوچھا کہ کس سے باتین کرتے تھے وہ بولا کہ اس ابتر سے اور عرب کی عادت یہ تھی کہ جس شخص کے بیٹا نہوتا اوسے ابتر کہتے تھے یعنی اوسکی نسل نہ باقی رہیگی اور اونھی ایام مین حضرت کے فرزند طاہر نام نے کہ حضرت خدیجہ سے تھے انتقال فرمایا تھا جب یہ خبر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہونچی آپ کا دل مبارک غمگین ہوا تو حق تعالی نے آپکا دل مبارک خوش کرنے کو اور آپکی تسلی خاطر کے واسطے یہ سورت نازل فرمائی کہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ ہمنے عطا کی تجکو کثرت

اور یہ لفظ فوعل کے وزن پر ہی اور کثرت سے کنایہ ہی یعنی ہمنے تجکو بہت خیر عطا کی ہی اور بہت فرزند عطا فرمائے ہین اور بہت علم و عمل عنایت کیا ہی اور تفسیر عین المعانی مین ہی کہ امت کی کثرت اور بعض نے کہا ہی کہ زمین آسمان مین تیرے ذکر کی کثرت یا کثرت معجزات یا دوستون کی کثرت اور بہت مشہور یہ بات ہی کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین معراج کے احوال مین جو حدیثین ہین اونمین سے ایک حدیث مین وارد ہوا کہ ساتوین آسمان پر مین نے ایک نہر دیکھی اوس نہر کے کنارے یاقوت موتی زمرد کے خیمے تھے اور سبز چڑیان اوس نہر کے کنارے مین نے دیکھین جبرئیل امین سے مین نے پوچھا کہ یہ نہر کیا ہی کہا کہ نہر کوثر ہی کہ حق تعالی نے آپ کو عطا فرمائی معالم التنزیل مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کی ہی کہ آپنے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہی جنت مین اوسکے کنارے سونے کے ہین اور اوسکے سوتے موتی اور یاقوت کے اوسکی خاک مین مشک سے زیادہ خوشبو اور برف سے زیادہ سفیدی ہی دوسری حدیث مین ہی کہ میرا حوض یعنی حوض کوثر اوسکی سیر مہینہ بھر راہ کی ہی اوسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہی اوسکی بو مشک سے بہتر ہی اوسکے آبخورے اور کٹورے آسمان کے تارون کی طرح روشن ہین جو اوس حوض سے پانی پیویگا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا صاحب تاویلات نے فرمایا ہی کہ کوثر کثرت کی معرفت ہی وحدت مین اور وحدت کا شہود عین کثرت مین ہی اور یہ ایک نہر ہی بوستان معرفت کی کہ جو کوئی اوس سے سیراب ہوا وہ ہمیشہ کو جہالت کی پیاس سے بیخوف ہوا اور یہ یعنی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امت محمدی کے اولیاے کرام کا خاصہ ہی **فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ** ۝ پس نماز پڑھ اپنے رب کے لیے خاص اوسکی رضامندی کے واسطے اور اونٹ قربانی کر اوسکے لیے بخلاف مشرکون کے کہ وہ بتون کے واسطے قربانی کرتے ہین یا داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر نماز مین رکھے اور اونٹ کی قربانی کرتے وقت اور قلادہ کی جگہ ہی سینہ سے اور بعض نے کہا ہی کہ عید اضحی کی نماز مراد ہی اور اوسکے بعد قربانی **اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ** ۝ تحقیق کہ تیرا دشمن یعنی عاص بن وائل وہی مُہم کٹا ہی اور خیر سے منقطع اور بے نسل اور بے ذریت اور تیری بہت ذریت اور بہت حسن شہرت اور بزرگی آثار بے شمار قیامت تک باقی رہینگے **بیت** آثار اقتدار تو تا حشر متصل ✦ خصم سیاہ روے تو بیحاصل و خجل ✦

ع ۱

سورۃ الکفرون مکیۃ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ستّ آيات
سورہ کافرون مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین



قریش کے ایک گروہ جیسے ابوجہل عاص ولید امیہ اسود بن عبد یغوث اسود بن عبد المطلب نے عباس رضی اللہ عنہ کی زبانی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین پیغام بھیجا کہ آپ ایک سال ہمارے خداؤن کی پرستش کیجیے تو ہم بھی ایک برس آپکے خدا کی عبادت کرین جیسے ہی حضرت کے پاس یہ پیغام پہونچا اوسکے ساتھ ہی حضرت جبرئیل نازل ہوے اور یہ سورت لائے کہ **قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ** ۝ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکے جواب مین کہ اے کافرو انسے وہی گروہ مراد ہی جو مذکور ہوا حق تعالی جانتا تھا کہ یہ لوگ ایمان نہ لائینگے طعن اور امتحان کی راہ سے یہ بات کہتے ہین تو اے ہمارے حبیب تو کہ کہ **لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ** ۝ نہ پوجونگا مین وہ چیز جو تم پوجتے ہو یعنی

بت کہ جماد ہی وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور تم پوجنے والے ہو فی الحال اوسکو جسکی مین عبادت کرتا ہون کہ خالق عباد ہی وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ اور نہ مین ہون پوجنے والا اوس چیز کو جسکی تم پرستش کرتے ہو وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہو گے تم عبادت کرنے والے زمانۂ استقبال مین اوسکی جسکی مین عبادت کرتا ہون لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ تمھارے واسطے تمھارا دین ہی جسکے تم معتقد ہو اور اوس سے ہاتھ نہ اوٹھاؤ گے اور میرے لیے میرا دین ہی جسپر مین ہون اور اوسے نہ چھوڑونگا یا تمھارے واسطے تمھارے کیے کی سزا ہی اور میرے واسطے میرے اعمال کی جزا اور دین عادت کے معنی مین بھی آتا ہی اور یہ آیت آیت سیف سے منسوخ ہوگئی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہی کہ قرآن مین اس سورت سے زیادہ سخت شیطان پر کوئی سورت نہین ہی اسواسطے کہ یہ سورت توحید محض ہی اور اس سورت کے پڑھنے کا ثواب چوتھائی قرآن پڑھنے کے ثواب کے برابر ہوتا ہی

ع ۱ ۶



سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	وَهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ
سورۂ نصر مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ تین آیتین ہین

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۝ جب آئے مدد اللہ کی یعنی تجکو قریش پر نصرت اور ظفر دینا اور تیرے ہاتھ پر مکہ کی فتح اور تیری امت کو سب شہرون کی فتح وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ اور دیکھے تو لوگون کو کہ داخل ہوتے ہین فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۝ اللہ کے دین مین کہ اسلام ہی گروہ گروہ جس سال یہ سورت نازل ہوئی اوس سال حضرت کے تابع ہونے کا لوگون کے دلون مین جوش تھا اور بنی اسد اور قریضہ اور بنی مرہ اور بنی البکا اور بنی کنانہ اور بنی ہلال اور بلحا اور نجیب اور دارم وغیرہ اطراف واکناف سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ پس تسبیح کر اپنے رب کی حمد کے ساتھ یا سبحان اللہ وبحمدہ کہ ام المومنین حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ یہ سورت نازل ہونے کے بعد مین نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب نماز پڑھتے دیکھا تو آپ یہ بھی کہتے تھے کہ سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی اور بعض نے یہ معنی کیے ہین کہ نماز پڑھ حکم خدا کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْهُ ۝ اور مغفرت مانگ اوس سے یعنی انکسار نفس اور عجز کے واسطے اور بعض نے کہا ہی کہ اسکے یہ معنی ہین کہ مغفرت طلب کر امت کے گناہون کی اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ بیشک خدا ہی توبہ قبول کرنے والا مغفرت چاہنے والون کی اکثر علما اس بات پر ہین کہ یہ سورت فتح مکہ کے قبل نازل ہوئی اور اس سورت مین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کی خبر ہی جب حضرت نے یہ سورت پڑھی تو ابن عباس رضی اللہ عنہما روئے آپ نے پوچھا کہ کیون روتے ہو حضرت ابن عباس نے جواب دیا کہ یہ آپکی وفات کی آپکو خبر دی ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا ہی ہی جیسا تم کہتے ہو اور یہ سورت نازل ہونے کے بعد آپ دو برس زندہ رہے اور آخر سورت جو پوری نازل ہوئی وہ یہی ہی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت بی بی فاطمہ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ع ۳

رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا کہ ای میری بیٹی مجھے میری وفات کی خبر دی ہی میت نامہ رسیدا زانجہان بہر مراجعت برم عم رجوع میکنم رخت بعرش مے برم حضرت بی بی فاطمہ یہ خبر سنکر رونین آپنے فرمایا کہ رو نہین میرے اہل بیت مین جو میرے پاس پہونچینگے اونمین سے اول تو ہوگی

سورۃ تبت مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس ایات
سورہ ابی لہب مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے	اور وہ پانچ آیتین ہین

جب آیہ وانذر عشیرتک الاقربین نازل ہوئی تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر چڑھکر ندا کی یا صباحاہ روسائے قریش آپکے پاس جمع ہوے آپنے فرمایا کہ اگر مین تمکو خبر کرون کہ اس پہاڑ کے نیچے کچھ لوگ اس واقعہ پر آئے ہین کہ تمپر شبخون مارین اور تمکو لوٹین مارین تو اس بات مین تم مجھے سچا جانتے ہو یا نہین سب نے کہا کہ ہم کیون نہ سچا جانینگے تم کو ہمارے سامنے کسی نے تمکو جھوٹ کی تہمت نہین لگائی تو حضرت نے فرمایا کہ انی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید پس ابو لہب اوٹھا اور کہا کہ ہلاکت ہو جیو تیرے واسطے ہمکو اسی لیے تو نے بلایا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ دونون ہاتھ سے اوس سنگدل نے پتھر اوٹھایا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھینک مارے اوسی حال مین حق تعالی نے یہ آیت بھیجی کہ تبت یدا ابی لہب وتب ہلاک اور نیست ونابود ہو جائین دونون ہاتھ ابو لہب کے کہ پتھر اوٹھاکر اوسنے میرے حبیب کو مارنا اور ہلاک کرنا چاہا ابو لہب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا تھا اور عبد العزی اسکا نام تھا حضرت کے ساتھ بہت عداوت رکھنے کی وجہ سے ابو لہب نفرین اور پھٹکار واقع ہوئی اور بعضون نے اس آیت کے معنی اسطرح سے کہے ہین کہ ناچیز ہو دنیا اور آخرت اوسکی وتب اور ہلاک ہوا اور ناچیز ہو گئی اوسکی دنیا اور آخرت اس دعا کے بعد لکھا ہی کہ ابو لہب نے کہا کہ جو کچھ میرا بھتیجا کہتا ہی اگر یہ حق ہی تو مین اپنا مال اور اپنی اولاد فدا کرونگا کہ نجات پاؤن اوسکی بات رد کرنے کو یہ آیت نازل ہوئی کہ ما اغنی عنہ مالہ وما کسب نہ دفع کریگا اوس سے اس بد دعا کی تاثیر کو اور اس پھٹکار کو اوسکا مال اور وہ جو اوسنے کمائی کی ہی یعنی اوسکا بیٹا عتبہ یا اوسکی کمائی اس سے تجارت اور معاملات کے منافع مراد ہین سیصلی نارا ذات لہب قریب ہی کہ داخل ہو آگ شعلہ والی مین کہ شعلے مارتی ہی یعنی آتش دوزخ مین وامراتہ اور اوسکی جورو ام جمیل حرب کی بیٹی ابو سفیان کی بہن بھی اوسکے ساتھ دوزخ مین داخل ہو حمالۃ الحطب اوٹھاوے لکڑیون کی اور لادنے والی ایندھن کی اور یہ اسطرح پر تھا کہ ام جمیل کا گھر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑوس مین تھا وہ دن کو کانٹون کے گٹھے تنکون کے بوجھ جمع کرتی اور رات کو لاتی اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راہ مین ڈالدیتی تاکہ دامن مبارک مین کانٹا لگے یا آپکے پاے مبارک مین گڑے اور حضرت نماز کو باہر تشریف لاتے تو اون کانٹون اور تنکون کو اوٹھاتے اور نرمی کے ساتھ فرماتے کہ یہ کس قسم کی ہمسائگی ہی جسکا حق تم میرے ساتھ یہ ادا کرتے ہو بیت میریخست در رہ تو خار وباہمہ چون گل شگفتہ بود درخ دلستان تو اور بعضون نے کہا ہی کہ لکڑیان چننا سخن چینی سے عبارت ہی کہ دو آدمیون مین خصومت اور عداوت کی آگ لگا دیتی ہی

مثنوی میان دو کس جنگ چون آتش ست ✤ سخن چین بدبخت هیزم کش ست ✤ کند این و آن خویش گرمابه و گل ✤ وی اندر میان
همه کسار و مجل ✤ میان دو کس آتش افروختن ✤ نه عقل ست خود در میان سوختن ✤ اور ام جمیل سخن چینی کی عادت رکھتی تھی یا جہنم کا
ایندھن اوٹھانے والی تھی اسواسطے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عداوت کے سبب سے بارگناہ اوٹھائی تھی اور بعضون نے
کہا ہی کہ حقیقت مین اپنے واسطے لکڑیان ڈھوتی تھی جیساکہ عرب کی عورتون کا رسم ہی ایک دن لکڑی کا گٹھا پیٹھ پر رکھے تھی
تھک گئی لکڑیون کی رسّی اوسکی گردن مین پڑی تھی لکڑی کا گٹھا تو ایک پتھر پر رکھدیا لہ سنتا ئے ایک فرشتے کو حکم ہوا اور اوسنے
آکر اوس گٹھے کو پیٹھ کے پیچھے سے پتھر کے نیچے گرادیا رسّی اوسکے گلے مین رہی اور پھانسی ہوگئی اور وہ کمبخت جہنم کو چل دی اور حق تعالی نے
خبر دی کہ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۵ اوسکی گردن مین رسّی ہی کھجور کے پوست کی کہ اوسمین لکڑیان
باندھے تھی اور بعضون نے کہا ہی کہ دوزخ مین زنجیر مراد ہی کہ قیامت کے دن اوسکی گردن مین باندھ کر کھینچینگے

ع ۵

سورۃ الاخلاص مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع ایات
سورۂ اخلاص کہ مکہ معظمہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہی	اور وہ چار آیتین ہین

قریش کے ایک گروہ نے کہا کہ ای محمد ہمارے سامنے اوس خدا کی صفت بیان کرو جسکی عبادت کی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اور عالم مین ہی
کہ یہود کے ایک گروہ نے کہا کہ ای ابو القاسم خدا کا وصف بیان کرو تاکہ تمپر ایمان لائین اسواسطے کہ ہمنے توریت مین
اوسکی صفت لکھی دیکھی ہی اور ہم جانتے ہین کہو تو خدا کیا کھاتا ہی کیا پیتا ہی کسکی میراث اوسنے لی ہی اوسکی میراث کون لیگا
تو یہ سورت نازل ہوئی کہ قُلْ ہو ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس سے جو خدا کو پوچھتا ہی هُوَ اللّٰهُ وہ ہی خدا اَحَدٌ ۱
ایک ذات مین متوحد صفات مین متفرد اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۲ خدا کہ بے نیاز ہی سب سے اور وہ نیازمندون کی پناہ ہی کھاتا ہی
نہ پیتا ہی باقی ہی کہ ہرگز فنا اور نیست نہوگا ماوردی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہی کہ صَمَدٌ وہ ہی کہ جو کچھ چاہے کرے حسن المعانی مین
حضرت امام علی بن موسی رضا رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہی کہ صمد وہ ہی جسکی کیفیت پر اطلاع پانے سے عقلین ناامید ہون بیت
کمالش روبے ہر اندیشہ بربست ✤ خرد را پشت ازین اندیشہ بشکست ✤ لَمْ يَلِدْ ۳ نہ پیدا کیا اوسنے کسی کو یہ یہود کی رد ہی
کہ اونھون نے کہا ہی کہ عزیر علیہ السلام اوسکے بیٹے ہین وَلَمْ يُوْلَدْ ۴ اور نہ وہ پیدا کیا گیا کسی سے یہ نصاری کی رد ہی کہ
وہ کہتے ہین کہ عیسی بن مریم خدا ہین وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ۵ اور نہ تھا نہ ہی نہوگا اوسکے واسطے كُفُوًا اَحَدٌ ۶ برابری
کرنے والا کوئی یہ مجوس اور عرب کے مشرکون کی رد ہی اسواسطے کہ اونھون نے اوسکا برابر اور ہمسر کہا ہی یعنی اہرمن اور
بتون کو معاذ اللہ شیخ ابو علی رودباری نے کہا ہی کہ شرکت دائر ہی عدد اور تقلب اور علت اور معلول اور شکل اور ضد پر
تو حق تعالی نے صمد اور کثرت کی نفی کی اپنی ذات سے ہُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فرماکر اور تقلب اور تنقص کی نفی کی اَللّٰهُ الصَّمَدُ فرماکر اور
علت و معلول کی نفی کی لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ فرماکر اور اشکال و اضداد کی نفی کی لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فرماکر اسی جہت سے اس سورت کو

ع ۴

تقشیم بعکم ناظم

سورۂ اخلاص کہتے ہین محققون نے کہا ہی کہ ماہیت مین دوسرے مثل کے وجود اور قوت مین برابری کرنے والے کے وجود کی نفی سے توحید متصور ہو سکتی ہی اور ماہیت مین متماثل اور قوت مین متکافی بارتبہ مین متاخر مثل معلول کے ہوتا ہی جیسے ولد یعنی بیٹا بارتبہ متقدم بمنزلۂ علت ہوتا ہی جیسے والد یعنی باپ یا معیت رکھتا ہی بطور مقارن جیسے کفو یعنی برابر اور ہمسر پس قاعدۂ توحید کی تمہید جو قُلْ ہُوَ اللّٰہُ کے سبب سے قائم ہوئی لَمْ یَلِدْ کے سبب سے کہ قسم اول کی نفی کو مقتضی ہی اور لَمْ یُوْلَدْ سے کہ دوسرے صنف کی نفی کو مقتضی ہی اور لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے کہ تیسری قسم کی نفی کو مقتضی ہی تمام ہوئی شیخ جمال الدین ساوجی نے کہا ہی کہ معطلہ کہتے ہین کہ عالم کا کوئی صانع نہین فلاسفہ کہتے ہین کہ ہی مگر اوسکا نام اور صفت نہین ثنویہ کا مذہب یہ ہی کہ شریک رکھتا ہی مشبہ کا اعتقاد یہ ہی کہ خلق کے مثل ہی یہود و نصاریٰ کہتے ہین کہ اوسکے جورو اولڑکے ہین معتقد مغان یہ ہی کہ کفو اور ہمسر رکھتا ہی جب بندۂ مومن نے کہا کہ ہو تو معطلہ کے عقیدہ سے بیزار ہوا جب کہا اللہ تو فلاسفہ کے قول سے مبرا ہوا جب کہا اَحَدٌ تو ثنویہ کی روش سے برارت کی جب زبان پر لایا اَللّٰہُ الصَّمَدُ تو مشبہ کے مذہب سے دور ہوا جب پڑھا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ تو یہود و نصاریٰ سے بیزاری کی جب لَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کہا معتقد مغان سے برا کیا اور کہا ہی کہ اسرار تو کلمۂ ہُو سے حصہ لیتے ہین ارواح کلمۂ اللہ سے راحت پاتی ہین دل نور اَحَدٌ سے محظوظ رہتے ہین عقلین اَللّٰہُ الصَّمَدُ کے بھید سے نصیبہ پاتی ہین نفس لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کو سمجھنے سے نفع اوٹھاتے ہین شخص وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ سے مراد کو پہونچتے ہین اور کہا ہی کہ کلمۂ ہُو الہون یعنی عاشقون کا حصہ ہی لفظ اللہ عالمون کا نام اَحَدٌ محبون کا کلام اَللّٰہُ الصَّمَدُ عارفون کے کلمات لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ عاقلون کے الفاظ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ عام مومنون کا حصہ ہی جو سرّ ہُو کو پہونچا والہ یعنی عاشق ہی اور جو اللہ کو جانے عالم ہی جو اَحَدٌ کو دریافت کرے محب ہی جو صَمَدٌ کو پہچانے عارف ہی جو لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ کا اعتقاد کرے عاقل ہی اور جو کوئی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ کی تصدیق کرے وہ مومن ہی اور جو کوئی اِن سب معانی کو جمع کرے موحد خالص ہی اور اس سورت کے حقائق کا ایک شمہ جواہر التفسیر مین پاسکتے ہین



سورۃ الفلق مدنیۃ	بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	وَھِیَ خَمْسُ اٰیَاتٍ
سورۂ فلق مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ پانچ آیتین ہین

لکھا ہی کہ ایک یہودی کا لڑکا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین مشغول تھا لبید بن عاصم یہودی کی لڑکیان اوس سے اصرار اور مبالغہ کرکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک مانگ لیگئین اور حضرت کا نام لیکر ایک رسی پر جادو پھوک کے چاہ زروان مین ایک پتھر کے نیچے دبا دیا جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سید انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر کی حضرت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھیجا وہ رسی لے آئے اوسمین گیارہ گرہین لگی تھین تو حق تعالیٰ نے معوذتین یعنی سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ بھیجین گیارہ آیتین اور جبرئیل علیہ السلام نے یہ سورتین پڑھین تو ہر آیت کے ساتھ اوس رسی کی ایک گرہ کھل گئی عقبہ بن عامر نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہی کہ مَا تَعَوَّذَ الْمُتَعَوِّذُوْنَ بِمِثْلِ الْمُعَوِّذَتَیْنِ یعنی پناہ مانگنے والون کے واسطے اِن دو سورتون کے مثل کوئی پناہ نہین قُلْ

اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ کہ پناہ لیتا ہون مین صبح پیدا کرنے والے کی اور بعض نے کہا ہی کہ خلق وہ چیز ہی جو پھٹے جیسے گٹھلی درخت اونگنے کی جہت سے پھٹ جاتی ہی اور جیسے پتھر اور زمین پانی نکلنے سے شق ہو جاتی ہی یا دوزخ مین ایک قید خانہ ہی اور بہرتقدیر اوسکے خدا کی پناہ مانگنا چاہیے مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ برائی سے اوس چیز کی جو پیدا ہوئی ہی موذی آدمی جن درندے وحشی جانور اور سانپ بچھو وغیرہ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ اور برائی سے اندھیری رات کے جب اوسکا اندھیرا آئے سب چیزون یا آفتاب کی برائی سے جب وہ غروب کرے یا چاند کی برائی سے جب نکلے اور گہن بیٹھے یا ثریا کی برائی سے جب کہ وہ بیماریون کی کثرت اور شدت کا محل ہی اور اوسکا طلوع رنجون اور بیماریون کی قلت کا وقت ہی وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ اور شر سے پھونکنے والیون یعنی اون عورتون کی برائی سے جو جادو کے کلمے کہتی ہین اور پھونکتی ہین فِی الْعُقَدِ ۙ گرہون مین اس سے لبید بن عاصم یہودی کی بیٹیان مراد ہین وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اور برائی سے حسد کرنے والے کے اِذَا حَسَدَ ۙ جب وہ اپنا حسد ظاہر کرے اور اوسکے موافق عمل کرے اسواسطے کہ اگر چھپائے تو اوسکے حسد کا ضرر اوسی پر پھر آئے اس سے یہود مراد ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حسد رکھتے تھے اور حق تعالیٰ نے اس سورت کی برائیان حسد پر ختم کین جو سب سے بُری صفت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اگر حسد کی برائی سے زیادہ بُری چیز عالم مین کوئی ہوتی تو یہ سورت اوسپر ختم ہوتی پہلی خطا جو آسمان پر ابلیس سے ہوئی وہ حضرت آدم علیہ السلام پر ابلیس کا حسد تھا اور پہلا گناہ جو زمین پر صادر ہوا وہ ہابیل پر قابیل کا حسد تھا منظم حسد آتشے دان کہ چون برفروخت

حسو یعین را ہمان لحظہ سوخت ✤ گر فتم بصورت ہمہ دین شموی ✤ حسد کو گذارد کہ حق بین شوی ✤

ع ۵

سورۃ الناس مدنیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی ست ایات
سورۂ ناس مدینہ منورہ مین نازل ہوئی	شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہی	اور وہ چھ آیتین ہین

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ کہ پناہ لیتا ہون آدمیون کے رب کے سَاتھ مَلِكِ النَّاسِ ۙ بادشاہ لوگون کا اِلٰهِ النَّاسِ ۙ معبود بنی آدم کا مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ شر سے وسوسہ دینے والے چھپ رہنے والے کے جسوقت یاد الٰہی کرتے ہین شیطان کی عادت یہ ہی کہ جب بندہ حق تعالیٰ کو یاد کرتا ہی تو شیطان بھاگتا ہی اور جب یاد الٰہی سے بندہ غافل ہوتا ہی تو شیطان وسوسہ دیتا ہی اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ وہ جو وسوسہ ڈالتا ہی لوگون کے سینون مین مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۧ جنون اور آدمیون سے یعنی شیاطین الانس والجن سے لباب مین ہی کہ اس سورت مین لفظ ناس پانچ مقام پر واقع ہوا اور اوسکے معنی ایک ہی ہین مگر نہین ہین پہلے لفظ ناس سے اون کے آدمی مراد ہین اور ربوبیت کے معنی یعنی پرورش پر دلالت کرتی ہی اور دوسرے لفظ ناس سے جو ان آدمی مراد ہین اسطرف لفظ ملک اشارہ کرتا ہی کہ قہر اور سیاست کی دلیل ہی اور یہ جوانون پر ہوتی ہی اور تیسرے لفظ ناس سے بوڑھے آدمی مراد ہین اور الٰہ کا اسم کہ آگاہ کرنے والا ہی طاعت اور عبادت سے اسکے مناسب ہی کہ بوڑھا پا عبادت کرنے کا وقت ہی اور چوتھے لفظ ناس سے صلحا آدمی مراد ہین اسواسطے کہ وسوسہ اونھی کے اغوا کے واسطے ہوتا ہی اور پانچوین لفظ ناس سے

ع ۶



مفسد آدمی مراد ہین اسواسطے کہ اوسکا عطف جنۃ پر ہی کہ اوس سے پناہ مانگی گئی ہی محقق لوگ اس بات پر ہین کہ پانچ کا عدد کہ اوسکے مراتب کلیہ کو حصرات خمس کہتے ہین اوسمین منحصر ہی نہایت اور تمامی پر دلالت رکھتا ہی اور اسی جہت سے اوسے دائر کہتے ہین اور دوران اسطرف اشارہ ہی کہ ہر چند اوسے اوسی مین ضرب دیجیے اور حاصل ضرب کو پھر اوسی مین ضرب کیجیے الی غیر النہایۃ وہی پانچ اپنی اصلی صورت پر پھر آتے ہین اور نہایت مین وہ عدد اپنے کو ظاہر کرتا ہی جیسے پچیس ایک سو پانچ اور علی ہذا القیاس پس خلاصۂ مخلوقات کہ انسان ہی اوسکے جسم کی حد مین پانچ عضو پر تمام ہوتی ہین ایک سر دو ہاتھ دو پانوں پانچ ہوے اور ان پانچ اعضا کے کنارے بھی پانچ پر تمام ہین ہاتھ پانوں مین پانچ پانچ انگلیان ظاہر ہین اور سر جو بلندی سے زیادہ علاقہ رکھتا ہی اوسکا ظاہر ظاہری پانچ حواس سے اور باطن باطنی پانچ حواس سے آراستہ ہوا ہی اور اس قول کا مؤید ہی یہ کہ اس سورت مین جسپر قرآن کی سورتین تمام ہوتی ہین پانچ بار لفظ ناس مکرر آیا اور اس عدد مین بے نہایت اسرار مندرج ہین اوسمین سے کچھ اسرار کلیان جو اہر التفسیر مین تحریر ہوا ہی واللہ علیم قدیر کلام الٰہی کی ابتدا بسم اللہ کی بے سے اور انتہا ناس کے سین پر ہوئے مین ایک بہت عمدہ نکتہ اور بصید ہی کہ ان دونون حرفون کو ملائیے تو بس ہوتا ہی اور عرب بولتے ہین بحسبک یعنی حسبک تو یہ معنی ہوے کہ حسبک من الکونین ما اعطینا کہ بین الحرفین یعنی بس ہی تجکو دونون جہان مین وہ جو عطا کیا ہی ہمنے تجکو دو حرفون کے درمیان مین اور عجیب اتفاق ہی کہ یہ دو حرف یعنی بس زبان فارسی مین بھی وہی معنی مین آتا ہی حکیم سنائی قدس سرہ نے اس معنی کی طرف اشارہ فرمایا ہی بیت اول و آخر قرآن ز چہ آمد و سین یعنی اندرہ دین رہبر تو قرآن بس ؛ ترجمہ ستر عیوبہ وغفر ذنوبہ کہتا ہی کہ کیا قدرت بیزدانی اور کیا معجزۂ قرآنی ہی کہ زبان اردو مین بھی بس کا لفظ اوسی معنی مین بولا جاتا ہی حسبنا اللہ و کفی سمع اللہ لمن دعی لیس وراء اللہ المنتہی ولہ الحمد فی الآخرۃ والاولی والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ محمد المصطفی وعلی آلہ ائمۃ الہدی واصحابہ مصابیح انوار التقی والسلام علی من اتبع الہدی اللہ بس باقی ہوس

الحمد للہ والمنۃ کہ تفسیر قادری حرف بحرف ترجمۂ تفسیر حسینی مولفۂ ملا حسین واعظ کاشفی جسکو مولوی فخر الدین احمد صاحب حنفی رزاقی قادری ساکن لکھنؤ محلۂ دار العلم فرنگی محل نے مسبب فرمائش وایماے مالک مطبع ہذا کے ترجمہ کیا اور بعد تالیف ترجمہ کے مترجم موصوف نے کامل طور سے نظر ثانی کی باہتمام تمام و تصحیح مالا کلام مطبع فیض منبع منشی نول کشور مقام لکھنؤ مین بماہ جولائی سنہ ۱۸۸۹ع مطابق ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۳۰۶ ہجری بار چہارم حلیہ طبع سے آراستہ پیراستہ ہوکر آویزۂ گوش عالم ہوئی

اس کتاب کا حق تالیف بحق مطبع ہذا محفوظ ہے

ہزار مسئلہ - مجموعۂ چند رسائل یکجائی -
تنبیہ الغافلین - مسائل دین مین -
حیرت الفقہ - فقہ حنفیہ مین سوال جواب کے طور پر ترجمہ ہی -
جواب السائلین - فقہ مین -
اظہار الحقیقت - بعض مسائل فقہ کا حل -
تحفۃ المومنین تصنیف مولوی قربان علی صاحب
اشرف المسائل معروف بہ جواہر اشرف مصنفۂ مولوی اشرف علی خان -
ترجمۂ اردو کنز الدقائق - مسمی بہ تحفۃ العجم -
احسن المسائل - ترجمۂ کنز الدقائق -
ترجمۂ رسالۂ چہار باب - مسائل فقہ مین -
چہل مسائل - مصنفۂ مولوی ابراہیم حسینی بنگلوری
احسن المواعظ - مولفۂ حافظ غلام محمد فوت صاحب
یہ کتاب جامع در آداب و وعظ گوئی و حاوی در کلام داب موعظت پژوہی خصوصاً فقہ مین مفید کثیر النفع ہے مطبوعۂ ۱۳۰۶ھ -

کتب مذہبی اسلام فقہ فارسی

بدائع منظوم - مسائل فقہ مین ہی -
نام حق - مشہور کتاب مسائل فقہ کی -
مأتہ مسائل - مسائل امتناع شرک و بدعت
شرح وقایہ - مع ملتقی الابحر مشہور ترجمہ مولوی عبد الحق ہی -
مسلک المتقین - منظوم علماے ولایت نے اسمین مسائل حنفیہ فقہ کے مبسوط مندرج کیے ہین -
رسالۂ فرائض - مصنفۂ فیاض الدین صاحب تقسیم ترکہ مین -
فتاوی المیراث - معروف بشرح نظم الفرائض بنار الاسلام -
ترجمۂ فارسی ہدایہ ہدایہ - حامل المتن مع ترجمہ شرح فارسی منقول از مطبوعۂ کلکتہ جو چند علماے نامدار نے باتفاق راے مرتب کیا کارآمد وکلاے عدالت -
کنز الدقائق - فقہ مین ہی -
مالا بد منہ مع وصیت نامہ از قاضی ثناء اللہ پانی پتی -

کتب متفرقات دینیہ فارسی

تذکرۃ المعاد - قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی تصنیف بیان معاد مین -
فتوح الحرمین - منظوم فارسی مع فتوحات از حضرت عبد القادر جیلانی کاغذ عمدہ سفید ولایتی -
ایضاً - کاغذ بادامی -
خصائل السعادت - در تحقیق حسب و نسب نبی نوع آدم - مولفۂ منشی محمد سعادت خان صاحب سررشتہ دار محکمۂ کلکٹری ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع لکھنؤ
تحقیق الانساب - المشتہر باسم تاریخی مظہر الحق در باب حالات نسب از کتب فقہ مرتبہ مولوی عبد الرزاق صاحب عرف سپہدار خان کلیانوی کاغذ سفید گندہ
شواہد النبوت - اسمین حالات سیر و اخلاق حضرت خیر البشر او اذکار آل اطہار و اصحاب کبار از ملا جامی -
نفحات الانس - مع سلسلۃ الذہب مصنفۂ حضرت ملا عبد الرحمن جامی -
معارج النبوۃ - تصنیف ملا معین الدین کاشفی بیان شرائف احوال حضرت خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم -
مدارج النبوۃ - احوال فضیلت خاتم الرسالت دو جلد مین -
شرح سفر السعادت - مشہور کتاب ہی -
دوا الشفاء جدید شرح قصیدۂ بردہ - در قصیدۂ نعتیہ جناب سرور عالم صلعم معروف ہر از تصنیف مولوی نذیر خان صاحب مطبوعۂ ۱۲۸۶ھ
شرح قصیدۂ بردہ - مولفۂ سید محمد صادق علی رضوی مطبوعۂ ثمر مند لکھنؤ -
روضۃ الشہدا - تصنیف ملا حسین واعظ -
محبوبۂ شرح اوراد فتحیہ - شرح دعاے رقاب و خلاصۂ اوراد - بہت نادر کتاب ہی تصنیف ملا محمد جعفر علی صاحب یہ خلاصۃ الاوراد بہت نادر کتاب ہی جسمین کل اوراد ماہواری اور سالانہ ہین
رسالۂ جبر و تفویض -
گلدستۂ عقائد - از مولوی اجہر الدین کاغذ سفید
سفینۃ الاولیا - تصنیف شاہزادہ داراشکوہ -
تبیان فی حکام الدخان - حلت و حرمت قلیان کشی مین از ابو الخیر مولوی معین الدین شہیدی -
حجج الحج - مسمی بغایت القصور تصنیف مولوی محمد شاہ
ایضاً - کاغذ سفید -
کربلاے معلی - معروف بہ کربلا نامہ - از سید مظفر علی اسیر کاغذ سفید چکنا -
ایضاً ایضاً کاغذ رسمی حنائی
ادعیۂ زیارت مدینۂ منورہ - از مولوی محمد احسن
میزان الفرقان - تصنیف مولوی محمد عثمان خان شہید
جذب القلوب - فارسی تصنیف شاہ عبد الحق دہلوی
جامع طیبی - از شاہ طیب نجات اللہی احوال سرور کائنات -
نقوش معظم - دافع ہر درد و غم جلد نقوش عجیب و نقشہ کعبہ شریف و مدینہ منورہ ایک سطح تختے پر چسپاں ہی تعویذ بنا کر بچون کے گلے مین ڈالا جاتا ہی -
سولود النبی - از مولوی پیر محمد آتالیق کاغذ رسمی
دعاے کنج العرش - مع شش قفل وغیرہ یہ سب دعائین حفاظت کے لیے تعویذ کر کے گلے مین ڈالنا سود مند ہین تختہ سطح پر چسپی ہی فقط اطفال لیے اکثر خریدار لیتے ہین -

قصص و مناجات - در مناقب حیدر کرار مذہب امامیہ از سید مختار حسین -

مجموعۂ وظائف - اس رسالہ مین پچیسوره اوراد عیه اثنا عشریہ ہی -

جوشن صغیر و کبیر - مترجم با ترجمۂ فارسی

جواہر القرآن - مترجم وظائف قرآنی -

جلاء الاذہان - فی علم القرآن مصنفۂ جناب مولوی معین الدین المشہدی -

مجموعۂ زینت القاری - مستند قراۃ مین مفید قاریان -

مجموعۂ خطب - مشہور انتخاب ہی مرتبہ مولوی اسمٰعیل دہلوی -

ایضاً - سرخ کاغذ رنگین مترجم -

زاد المعاد - یہ کتاب مذہبی اہل سنت کی نہایت معتبر ہی -

کتب علم فقہ و اصول فقہ غیرہ عربی

ہدایہ مع الکفایہ - محشی حاشیہ ہدایہ کا ہی جلدین اولین عبادات مین یعنی کتاب الطہارت سے کتاب الحج تک پہلی جلد اور کتاب النکاح سے تا کتاب الوقف دوسری جلد بصحت و تحشی علماے فرنگی محل چھپی -

حسامی محشی - متن متین اصول علم فقہ مین نادر مصنفۂ مولانا حسام الحق مرحوم بہ صحت علماے فرنگی محل چھپی -

کتاب التحقیق - شرح حسامی محشی مسمٰی بغایۃ التحقیق یہ شرح اصول علم فقہ مین مستند از مولانا عبد العزیز بن احمد البخاری بصحبت علماے فرنگی محل نہایت اہتمام سے طبع ہوئی -

فتاوی عالمگیری - یہ فتاوی لاجواب کہ ہمارا شریف الدولہ افغانستان اور حرمین شریفین کے فتووں کا مدار اسی فتاوی پر ہی اسکی چار جلدین ہین -

اصول الشاشی - اصول فقہ مین بہت نادر کتاب درسی بہ تصحیح علماے فرنگی محل چھپی -

حاشیہ میر زاہد - شرح مواقف یہ حاشیہ نادر درسی تصنیف مولوی محمد زاہد سے مشہور ہی -

شرح عقائد نسفی - محشی علم عقائد مین مشہور درسی کتاب از ملا سعد الدین تفتازانی -

حاشیۂ خیالی محشی - بر شرح عقائد نسفی نادر نایاب حاشیہ شرح عقائد کا درسی -

حاشیۂ عبد الحکیم - بر خیالی یہ حاشیہ کا حاشیہ عقائد نسفی کا بہت مستند ہی مصنفۂ مولوی عبد الحکیم سیالکوٹی -

قدوری محشی - فقہ مین بہت نادر کتاب از ابو الحسن بن احمد متداول درسی نادر ہی -

در مختار عربی - بہت نادر فتاوی فقہ کا ہی و محفوظ کاغذ خانی گندہ چھاپہ صاف بمقابلہ نسخہ صحیحہ مولوی خرم علی مرحوم بڑی کوشش سے چھپا اور اختلاف نسخ حاشیہ پر لکھا ہی اسی فتاوی پر تمام علماء زمانہ کا عملدرآمد ہی -

ابو المکارم - شرح مختصر وقایہ یہ شرح نہایت مستند و پایہ اعتبار کی ہی عربی زبان خط نستعلیق جامع مسائل فقہ حنفیہ چار جلد مین مصنفۂ علامۂ فقیہ ابو المکارم بن عبد اللہ بن محمد -

مختصر نافع - فقہ مذہب امامیہ مصنفۂ ابو القاسم العلی -

فتح القدیر - مع تکملہ نتائج الافکار مع عربی ہدایہ کامل تصنیف شیخ الاسلام کمال الدین ابن ہمام اور تکملہ تصنیف علامہ زین الدین الہندی یہ کتاب شرح ہدایہ فقہ حنفیہ مین مبسوط و مستند ہے -

عینی شرح ہدایہ - حامل المتون من الشیخ الاجل امام محمد محمود بن احمد العینی ہی اس کتاب کا سارے ہندوستان مین صرف ایک نسخہ ہم پہونچا -

جلد اولین -

جلد آخرین - ہر چہار جلد پوری کتاب ہی -

عینی شرح کنز - محشی از کتاب البیوع تا کتاب النصب تصنیف مولوی عبد العزیز بتصحیح علماے فرنگی محل باہتمام بلیغ سے مطبع ہوئی -

توضیح و تلویح - مع حاشیۂ چلپی اور حاشیہ شیخ الاسلام و حاشیہ ملا فناری -

النافع یوم المحشر فی شرح باب حادی عشر - موافق مذہب اثنا عشریہ مصنفۂ شیخ مقداد بن عبد اللہ السیوری -

مجموعۂ نور الانوار - مع سہ حاشیہ کامل قمر الاقمار و تنویر الابصار و دائر الاصول - نور الانوار تصنیف ملا جیون اصول فقہ مین -

فتاوی قاضی خان - جلدین اولین مع فتاوی عبادات ہین -

ایضاً - جلدین آخرین - معاملات مین اور مجموعہ ہر چہار جلد فتاوی قاضی خان پوری کتاب -

کنز الدقائق خرد - محشی عربی از عبد اللہ بن احمد علم فقہ مین -

اشباہ النظائر - شرح حموی از سید احمد بن محمد حنفی اصول فقہ مین -

شرح الیاس - مسائل فقہ مین مستند مطبوعۂ قدیم

ایضاً - مطبوعۂ جدید کاغذ رسمی -

مختصر الوقایہ - محشی علم فقہ مین -

جامع الرموز - ہر چہار جلد نہایت خوشخط مطبوعۂ کلکتہ سے منقول -

شرح وقایہ - عربی محشی -

شرح وقایہ مع چلپی - فقہ حنفیہ مین درسی کتاب ہی

ذخیرۃ العقبیٰ - یہ حاشیہ شرح وقایہ کا بہت معتبر ہی